Cut

بعون محسن صناع کن فکان و فضل خلاق زمین و زمان

ہر دو جلد

طب اردو

بصحت تمام

مطبع منشی نولکشور میں لکھنؤ میں بہ طبع پسند جہان ہوئی

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحے جو سادے ہین اُنمین بعض کتب طب اُردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب طب مختص بعلاج انسان اُردو	
تشریح الاسباب مع نقشۂ بروج فلکی مصنفہ حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ر
رسالۂ زبدۃ المفردات مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب	۲ر۶پ
زبدۃ الحکمت۔ تینون فصلون کے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت مولفہ حکیم مولوی محمد قمر علی۔	۱ر۶پ
رسالۂ تعریف النبض۔ مولفہ حکیم مرزا بشیر احمد۔	۲ر
شفاء الامراض۔ از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب۔	عہر پ
ترکیب العلاج۔ مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مولفہ حکیم امیر اللہ خان جدید الطبع۔	ے پ
رسالۂ دافع طاعون۔ مولفہ راے ہزاری لال ہیڈ ماسٹر اودے پور۔	۲ر پ
مفید الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مولفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔	۳ر۳پ
طب حسانی مولفہ حکیم جہان علی۔	۳ر۶پ
مجمع البحرین۔ از حکیم حیدر خان حاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	ے ر پ
علاج الغربا۔ مترجمہ حکیم اصغر علی۔	۸ر
اُردو ترجمہ کلیات سدیدی فن اول۔ مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی المخاطب بہ عالم فاضل۔	۱۲ر پ
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن دوم۔ مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی المخاطب بعالم فاضل۔	۱۲ر پ
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن سوم و چہارم۔ مترجمہ مولوی صاحب موصوف۔	ے پ
اکسیر القلوب۔ ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	عہر
تحفۃ الاطباء۔ مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی۔	۱ر۶پ
ترجمہ قرابادین شفائی۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔	۶ر
قرابادین ذکائی اُردو۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔	۱۳ر
بحر محیط۔ طب مین بےنظیر کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیب حاذق ہوسکتا ہے مولفہ علامہ حکیم اصغر حسین فتح آبادی کامل دو جلدون مین بہ تفصیل ذیل۔	
(جلد اول) نظریات تابیان مانعہ مرض	۹ر پ
(جلد دوم) تابیان پھوڑے پھنسی	۸ر پ
قانون عشرت۔ علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ دق از حکیم عشرت حسین۔	۱۴ر۳پ

فہرست ابواب وفصول ومقالہ ہاے اُردو ترجمۂ طب اکبر فارسی بعد توسیع ـ یعنی ترجمۂ الفاظ ومصطلحات اُردو مین

بعون صناع کن فکان وفضل خلاق زمین و زمان

جلد اول

طب اکبر اردو

بصحت تمام

مطبع منشی نولکشور میں لکھنؤ میں مرتبہ طبع پسند جہان ہوئی

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

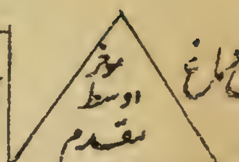
بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ کلام صحیح کہ دماغ ناطقۂ دانش آئین کو کہ آئینۂ محسوسات ومعقولات ہی اُسکی خوشبوے اداسے قوت عام کامل ہو اور ایسا مقصد کامل کہ مغز خرد باریک بین کو کہ مرکز دائرۂ بدیہیات ونظریات ہی اُسکی نسیم حصول سے فرحت دوام حاصل ہو اُس حکیم مطلق کی حمد وثنا ہی کہ نبض حرکات افلاک اُسی کے شوق دیدار مین تیز وچالاک ہی اور اُس مدبر برحق کا شکر وسپاس ہی کہ اجزاے اجرام علوی واجسام سفلی کا معجون مرکب انسانی اُسکے اختیارات بدیعی مین ایک مشت خاک اُسکی حکمت نہایت بلند اور اُسکے کلام بغایت ارجمند جو آبہرا علاے صلوات ورلولوے لالاے تحیات نثار بارگاہ فردوس جناب اور سزاوار درگاہ نبوت قباب سردار انبیاؑ کے کہ صورت ومعنی کے لیے قانون شفا مین اُسکی محبت داروے جان اور وہ مفخر موجودات کہ اُسکے نام نامی کی امداد اور اسم سامی کے فیض سے ظاہر وباطن مین باعث امن وامان ہی آن اُسپر صلوٰۃ وسلام کامل اور تحیات خالق انام نازل واہ کیا طبیب حاذق ہی کہ کلمۂ طیبہ کی ترکیب مین کہ معجون حیات ابدی ہی یہ خاصیت رکھدی کہ جو مبتلاے مرض گمراہی خلوص اعتقاد سے ایکبار زبان پر لاوے دفعۃً تمام مواد فاسد شرک خفی اور اخلاط ردی شرک جلی سے نجات پاوے یہ فضل وکرم خداوندی ہی جسکو چاہے عنایت فرمائے وہ بارگاہ رسالت شعاع آفتاب رحمت بے انتہاے ازل سے ابدتک روشن رہے اور نور ماہتاب برکت کبریا سے رشک گلشن خداے کریم کے الطاف عمیم سے مدام اور اسیطرح آل اطہار اور اصحاب کبار پر تمام بعد ادلے مراسم عبودیت بارگاہ خداے واحد ولاشریک جل جلالہ اور اظہار لوازم غلامی آستان سید عالم عم نوالہ کے مقاصد عجیب کا نقش نگار اور مطالب غریب کا درپی اظہار ذرۂ کمتر محمد اکبر عرف محمد ارزانی بن میر حاجی محمد مقیم صاحب لکھتا ہی کہ یہ گوشہ نشین خلوت گمنامی بعد درستی عقائد دینی اور تحصیل علوم مروج یقینی کے علم طب سے بھی بہرہ یاب ہوا اور اس علم شریف اور ہنر لطیف کا مرتبہ بلند دیکھا کیون نہو اس سے زیادہ کس علم کا درجہ ہی اسکا موضوع بدن انسان ہی کہ آیۂ لقد کرمنا بنی آدم جسکی شان کا بیان ہی شبدیز طبیعت کو اس میدان مین جولان دیا اور یہ ارادہ کیا کہ اس

دار ناپائدار مین کچھ یادگار رہے ایک نسخہ جامع فوائد ترتیب دے اور طب کی کتابین دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس فن مین بہت سے معتبر رسالے موجود ہین جنمین بیان اسباب و علامات امراض مع کلیات بخوبی مذکور ہی مگر جیسا کہ کتاب فیض انتساب شرح اسباب و علامات و معالجات مین پورا پورا بیان ہی اور کتابون مین کب مسطور ہی اسلیے اس حقیر کے جی مین یہ آیا کہ یہ مجموعۂ کثیر المنافع کہ نہایت معتمد اور معتبر ہی بنظر عموم افادہ زبان عربی سے زبان فارسی مین ترجمہ ہو اور بعضے دلائل کہ اصل مطلب سے زائد ہین اُنکو ترک کرنا مناسب سمجھا ہان بعض فوائد کہ مناسب مقام اور ضروری ہون قانون اور حاوی اور اقسرائی اور سدیدی اور موجز اور ذخیرہ اور کفایہ اور مجاہدیہ وغیرہ اس فن کی کتابون سے نقل کردیے آخر توفیق ایزد مطلق سے مطلب حسب مراد ظہور مین آیا اور بے علت نہایت خوبی سے نقشہ جمایا اسلیے کہ اگر اعداد حروف شرح اسباب و علامات مین سے اعداد حروف علت کہ واو و الف و یا ہی تفریق کردین تو عدد باقی تاریخ اس نسخہ کے اتمام کے بے کم و کاست رہین جس زمانے مین کہ بادشاہ دین پناہ یعنی امیدوار شفاعت نبی حجازی ابو المظفر محی الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی نے بعد فتح ملک دکن مراجعت کی یہ نسخہ اتمام کو پہونچا اور اس نسخہ کا نام بمناسبت نام احقر کے طب اکبر تجویز ہوا اب جو صاحب اِس کتاب کو ملاحظہ فرمائین اور اپنے مطالعہ مین لائین اُنسے امید ہی کہ اگر کہین نص معنی مین فتور یا چہرۂ الفاظ مین قصور اُنکی عقل دوربین مین نظر آئے اگر تصحیح نہ فرمائین تو صحیح کو بھی عیب و سقم نہ لگائین چونکہ تشریح ہر عضو کا جاننا اُن امراض مین کہ اُس عضو کے متعلق ہین نہایت ضرور ہی اور ازبس نافع اسلیے اپنے موقع اور مقام پر ہر عضو کی تشریح بھی کچھ مختصر لکھدی اور کہین کہین لغات کا حل اور اصطلاحات کا بیان بھی کردیا کہ مطلب کتاب کا پوشیدہ نرہے اب ہم شروع کرتے ہین امراض سر کا بیان اور خداوند عالم سے مدد چاہتے ہین کہ اِسکو تمام کو پہونچاوے اور اپنے فضل سے ہر جگہ خطا اور خلل سے بچالے

باب پہلا امراض سر کے بیان مین

سر مرکب ہی پوست اور گوشت اور غشا [جھلی ۱۲] اور جوہر دماغ اور شبکہ کہ جوہر دماغ پر محیط ہی اور عظم [ہڈی ۱۲] و شرائین و اورده و اعصاب سے اور بال اجزاے ذاتیہ مین سے نہین اب جاننا چاہیے کہ سر کی ہڈیان سب سات ہین چار دیوار کے طور قائم ہین ہر چار طرف سے ہر ایک ایک طرف سے اور ایک بمنزلہ فرش [پیچھے ۱۲] کے کہ قاعدۂ دماغ کہلاتی ہی اور دو مثل چھت کے کہ اُنکو قحف کہتے ہین دماغ دال کے کسرے سے مغز سر ہی اور وہ جوہر نرم متخلخل سفید رنگ اور مبدا اعصاب اور روح نفسانی کا ہی اور اعضاے رئیسہ مین سے مرکب ہی مخ اور اوردہ اور شرائین اور اغشیہ اور اعصاب اُس سے نکل کر شاخون کی طرح [مسام دار ۱۲] پھیل گئے ہین مگر اجزاے خاص ذاتیہ جوہر دماغ مین سے نہین ہین اور دماغ [مغز ۱۲] کی شکل شلث مخروطی ہی کہ قاعدہ اُسکا یعنی مقدم سر ہی اور راس اُسکا موخر [پیچھلی ۱۲] اور مقدم دماغ [اگلی طرف ۱۲] نرم ہی اسلیے کہ اعصاب حس کا منبت ہی اور موخر دماغ کا سخت ہی بہ نسبت مقدم کے اس سبب سے کہ منبت حرکت کے پٹھون کا ہی [اُگنے کی جگہ ۱۲] اور دماغ پیشانی کی طرف سے پس سر تک عرض مین تین قسم ہی اور ہر ایک کو ایک بطن [مضاف ۱۲] دماغ [مضاف الیہ ۱۲] کہتے ہین اور سب بطنون سے بطن مقدم وسیع ہی اور بطن اوسط کے نیچے ایک تجویف ہی کہ اُسکو معصرہ کہتے ہین دماغ کے فضلات وہان جمع ہو کر تالو مین آتے ہین اور سب دماغ طول مین بطن اول سے بطن آخر تک دو حصہ ہی اور غشا اور تجویف [جھرنا ۱۲] ہر حصہ کی جداگانہ ہی اور بطون شریفہ سے وہی تینون بطون مراد ہین جیسا سکتہ مین کہینگے نخاع ایک جسم ہی



جوہر دماغ کی صورت اور اُسکا خلیفہ ہی اور دنبالہ کی طرح فقرات مین اُتر کر عصعص تک کہ استخوان نشستگاہ ہی نیچے آیا وہ بھی دماغ کیطرح دو حصہ ہی گر جدائی حصون کی ایک دوسرے سے محسوس نہین چونکہ بہت ملے ہوئے ہین امتیاز نہین ہو سکتا اور نخاع کے تین غشا ہین جاننا چاہیے کہ خدا تعالی نے نخاع سے مقابل ہر اندام کے ہر مہرہ مین سے دو پٹھے نکالے ہین ایک دائین اور ایک بائین سے مگر مہرہ عصعص مین سے کہ سب سے نیچے ہی اکیلا پٹھا مثل جڑ کے نکلا ہی اور ہر ایک ان پٹھون مین سے ایک عضو سے جا ملا ہی جیسا بیان ہوگا عصب دو طرح پر ہی ایک قسم دماغ سے اُگی ہین وہ سات جوڑ ہین کہ ظاہر و باطن کے حواس اور حرکت سب اوپر کے اعضا کی جیسا کہ سر اور گردن کی اُنسے حاصل ہوتی ہی مگر چہرے کی جلد کہ اُسمین اعصاب نخاعی کا تصرف ہی اور دوسری قسم نخاع سے اُگی ہین وے اکتیس جوڑ اور ایک اکیلا ہی گردن سے نیچے کے اعضا کا حس و حرکت اُنسے حاصل ہوتا ہی مگر منہ کہ اُسکی حس کا پٹھا اس قسم مین سے ہی غشا ایک جسم عصبانی ہی لیف سے بنا ہوا اُسکا نفع یہ ہی کہ اعضا کے شکل کی حفاظت کرے تاکہ مضبوط اور آپس مین اکٹھے رہین اور جن اعضا مین کہ حس نہین مثل جگر اور تلی اُنمین حس پہونچائے سو وہ غشا کہ سر مین ہین پانچ ہین ایک قحف کے باہر اور دوسرا اندر یہ بہ نسبت تیسرے غشا کے کہ اسکے نیچے ہی اور جوہر دماغ کے گرد لگا ہوا ہی سخت ہی اور تیسرا غشا کہ مذکور ہو چکا شکن دار اور برہم اور درہم پڑا ہوا ہی اور دو غشا اور دماغ کے نیچے بچھے ہین اور شرائین کا بیان قلب مین اور اوردہ کا باب کبد مین اور روح نفسانی حمیات مین مذکور ہی

فائدہ اعضا سے مراد چند اجسام غلیظہ الگ الگ کہ اخلاط کے امتزاج سے بنتے ہین اور وے مفرد اور مرکب ہین مفرد بسیط کو کہتے ہین یعنی متشابہ الاجزا کہ ہر ایک جزو اپنے کل کے اسم و حد مین شریک ہو اور عضو مفرد کی دس قسم ہین عظم غضروف عصب عضلہ وتر رباط شریان ورید غشا اور یہ نو قسم منی سے پیدا ہوتی ہین اور دسوین قسم لحم ہی اور شحم و سمین بھی لحم کی قسم سے ہی یہ تینون خون سے بنتے ہین اور بال اور ناخن فضلات مین سے ہین محققون نے ایسا ہی لکھا ہی اور جلد مرکب ہی مفرد نہین اگرچہ عضلہ بھی لیفات عصب و وتر اور غشا یا اور رباط سے مرکب ہی اور اُسکے بیچ مین گوشت بھر رہا ہی لیکن اطبا کی عادت ایسی ٹھہر گئی کہ اُسکو اعضاء مفردہ سے گنتے ہین اور مرکب مفرد کی ضد ہی اور اعضاء مرکبہ کو آلیہ بھی کہتے ہین اور ہر ایک عضو مفرد و مرکب کا اپنے موقع پر ذکر آئیگا اور خاتمہ کتاب مین ہر ایک لفظ مشکل اور تراکیب مشہور مثل معاجین و حبوب وغیرہ کی طرف کہ بجائے خود واقع ہین اشارہ کر دیا کہ ضرورت کے وقت جلد مل جائے

پہلی فصل صداع کے بیان مین صداع کو درد سر کہتے ہین جیسا کہ مشہور ہی اور اُسکا سبب سوء مزاج مختلف یا تفرق اتصال ہی جو سر کے اعضاے حساسہ مین ہو اور سر کے سب اعضا حس والے ہین سوا جوہر دماغ اور عظم کے اور یہ مرض اختلاف سبب اور خصوصیت علاج سے کئی قسم ہی ساذج و مادی و مشارکی و ضعف دماغی و قوت حس دماغی و یبسی و عرضی و ورمی و جماعی و شرابی و سقطی و ضربی و بیضی و بحرانی و سمی و سدی و دودی و ترعرعی و عقب نومی و شقیقی اور ریحی مادی مین داخل ہی اس لیے کہ مادی کا اطلاق خلط و ریح دونون پر آتا ہی سوء مزاج مختلف و مستوی کے معنی دوار مین مذکور ہونگے اگرچہ ورم سوء مزاج مادی کی قسم ہی مگر دونون مین کچھ فرق ہی یعنے ورم کا مادہ عضو کے اجزا کے اندر پھیل کر جگہ پکڑتا ہی اور عضو کے اجزا باہم کھنچتے ہین اسلیے اسکا جدا مذکور ہوا ہی پہلی قسم صداع ساذج یعنے جو صرف

مزاج کے تغیر سے ہو جاوے بدون مادہ کے اور یہ دو طرح پر ہی ایک حار اور اُسکے اسباب خارجی ہین اور داخلی سو خارجی جیسا کہ آفتاب و آتش کی
حرارت کا لگنا اُسکی علامت سبب کا پہلے ہونا اور سر کا لمس گرم ہونا اور بول و براز معتدل ہونا [گرم ۱۲] اور مُنھ اور نتھنون مین خشکی اور پیاس اور کانون مین
شور اور بوجھ نہ ہونا اور کھنچاوٹ سر مین اور ٹھنڈی چیزون سے فائدہ معلوم ہونا اُسکا علاج یہ ہی کہ ہوا کی تعدیل و تبرید کرین جن مکانون مین سردی
اور طراوت ہو اُنمین رہین اور سرد خوشبوئین مثل صندل و بنفشہ و گلاب و کافور وہان رکھین اور بنفشہ کافور سیب سونگھین اگر اس تدبیر سے دور نہو تو اس قسم کی
دوائین سرد پانی مین ملا کر اور روغن بنفشہ و نیلوفر و کدو برف سے ٹھنڈا کر کے سر پر گرائین جو بہتی ہوئی چیزین اعضا پر برابر گرائین اُسکو نطول بولتے ہین اور
اس گرانے کو تنطیل کہتے ہین اور اگر برابر متصل نہ گرائین بلکہ تھوڑا تھوڑا ڈالین یہ سکوب کہلاتا ہی اور جہان کہین سبب قوی ہو سرکہ گلاب و روغن گل
تارک سر پر استعمال کرین جس طرح بیان ہوا اور بہت سرد دواؤن کے استعمال کی اُس وقت اجازت ہی کہ بخارات کم ہون اگر بہت ہون تو نطول
مین روغن بابونہ قریب ایک تہائی کے ملانا لازم ہی تا کہ اشیاء باردہ کے حبس کی مضرت سے کہ بخرے کو بند کرتی ہی اور مانع تحلیل ہی خوف نہ رہے
ایسا ہی عورتون اور خصی اور لڑکون کے علاج مین بہت سی تبرید منع ہی اِن امور کی رعایت کرین اور جب تک حاجت قوی نہو سرکہ استعمال نکرین
خصوص سر کے مؤخر پر کہ یہان مبردات خاصہ سرکہ کے استعمال سے بچنا چاہیے جالینوس نے کہا ہی مؤخر سر کی تبرید نچاہیے یہ ضرور پٹھون کی جڑون
مین نقصان پہونچاتا ہی اور یافوخ پر سرکہ کے استعمال کرنیکا یون طریق ہی کہ وہان کے بال مُنڈا کے سر کے اونچان سے پیچھے تک اور بھوؤن
تک آٹے کے خمیر سے احاطہ کرین اُسکو دوا سے بھر دین اور کچھ دیر رہنے دین اور اسے تعریق کہتے ہین اسکی ترکیب کا انداز جیسی ضرورت پڑے
رکھین مثلاً اگر تبرید معتدل چاہین روغن کی چوتھائی سرکہ لین یا ضرورت کے موافق برابر روغن گل کے لین یا زیادہ کرین یہ کام طبیب حاذق
جانے جو رائے مین آوے سو کرے اور سرکہ بہت پُرانا نہو اور روغن گل دھوپ مین طیار کیا ہوا آگ پر نہ بنا ہو سال گذشتہ بھی نہو اور گلاب کا یہ انداز
ہی کہ اگر بہت خوشبودار ہو تو سرکہ اور روغن گل سے کچھ زیادہ ہو اور دوا کے استعمال کی خصوصیت یافوخ پر اسلیے ہی کہ یہان کی استخوان باریک اور
نرم ہی اور یہان درز اکلیل بھی ہی اِن دو سبب سے دوا کا اثر جلد پہونچیگا اور روغن گل کے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ گلاب کے پھول شیشہ مین
ڈال کر ایک دن دھوپ مین رکھین دوسرے دن میٹھا تیل اُسمین ڈالین جب تک کہ پھولون کی بو تیل مین آوے دھوپ مین لٹکا رکھین اور چنبیلی
اور نرگس اور سداب اور بابونہ اور اور چیزون سے تیل اسی طرح بناتے ہین اور کبھی جوش بھی دے لیتے ہین غذائین اس مرض مین مناسب
ہین اُنکا بیان ہی جو چیزین سرد و تر ہین یہان نافع ہین اور مونگ کدو و پالک و کشنیز تازہ و شیرہ مغز بادام مزورہ بنا کر دین اور عدس مقشر اور کدو
و شکر و شیرہ بادام سے بھی بنا لین اور مزورہ شوربے بے گوشت سے مراد ہی اور جو کہ اسباب داخلیہ سے ہو جیسا گرم چیزون کے کھانے
سے مثل فلفل اور میٹھی کے اور دماغ کی ضرر دینے والی مثل شراب اور خرما اور لہسن اور پیاز کے ہو اُسکی علامت سبب کا مقدم ہونا اور
حواس مین تغیر اور بُری بُری فکر نیند کا کم آنا اور قلق اور خیشوم کی خشکی یعنی ناک مین جڑ کیطرف خشک ہو اور قلق سے مراد یہ ہی کہ بیمار گھڑی گھڑی بیچین
ہو کر جگہ بدلے علاج نیلوفر صندل رسوت مامیثا اور تھوڑا کافور خیارا اور کدو اور کشنیز کے پانی اور روغن گل اور گلاب مین ملا کر سر پر لگائین اور قرص

انزروت کا لگانا دماغ کی تبرید کے لیے خوب ہی شربت نیلوفر و بنفشہ و عناب و تمر ہندی اور وہ قرص کہ مغز تخم کدو و کشنیز خشک و بنسلوچن و تخم کاہو و ترنجبین و خرفہ سے بنا لین پینا چاہیے اور عصارے بارد مثل شیرۂ کاہو و بید و خرفہ سر پر ڈالین اور روغن سرد کہ قابض نہون ملنا چاہیے روغن کو عربی مین دہن کہتے ہین اور اُسکے ملنے کو تدہین بولتے ہین اور بے ضرورت مخدرات کے استعمال سے مثل یبروج و بیخ تفاح و افیون کے بچنا چاہیے اسواسطے کہ اشیاء مخدرہ کا سر پر استعمال کرنا ظلمت بصر پیدا کرتا ہی اور اور آفتین لاتا ہی اور کبھی ہلاک بھی کرتا ہی جیسا طبری نے کہا ہی مین نے ایک طبیب کو دیکھا کہ عورت حاملہ کے صداع مین سرکہ و کافور و افیون تبرید کے لیے استعمال کیا اُسکا حمل گر گیا اور سکتہ پڑا بہتر ساعت کے بعد ہلاک ہو گئی قرص انزروت کی ترکیب انزروت اقاقیا رسوت گل سُرخ نیلوفر ماثیثا اسپغول کے لعاب مین قرص بنائین سبز دھنیے کے پانی سے لگائین غذاے موافق اس بیماری مین آش جو اور مزورہ مونگ اور کدو یا پالک سبز دھنیے کا اور اِس مزورہ کو املی یا انار ترش سے ترش کر دین نہایت مفید ہی بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو جاننا چاہیے کہ گرم بیماریون مین آش جو بہت موافق آتا ہی کیونکہ سرد ہی اور اخلاط کو نضج کر دیتا ہی اخلاط سوختہ کو نکالتا ہی معدے کو صاف کرتا ہی بدن مین آسان پہونچتا ہی اور مزہ دار ہی اور غذاے معتدل اس سے حاصل ہوتی ہی پیاس کو کم کرتا ہی باوجود ان خصائل کے اخلاط فاسدہ کو نہین اُبھارتا ہی اور معدے مین نفخ نہین کرتا اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ اچھے قسم کے جو لین اور اچھے ہونیکا نشان یہ ہی کہ پکنے مین پھول جائین اور بہ بھنون اُنمین سے لال پانی نکلے اور اگر موٹے بھی ہون تو خوب ہی اُنکو لیکر چھلکے دور کرکے میٹھے پانی مین دھیمی آنچ پر پکائین اور کف اُتار ڈالین جب پک جائے صاف کرکے اُسکا پانی کام مین لائین اور پانی کے وزن مین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک دس گنا اور بعضون کے چودہ گنا شیخ نے کہا ہی اچھا وہ آش جو ہی کہ جو ایک سکرجہ اور پانی بیس سکرجہ ہو اور جمہور کا اتفاق چودہ گنے پر ہی دوسری طرح یہ کہ بارد ہو اُسکا سبب بھی خارجی اور داخلی ہوتا ہی سو خارجی سرد ہوائین لگنے سے اور برف کی نزدیکی اور سرد پانی مین غوطہ لگانا اور کبھی حمّات کے پانی مین نہانا موجب اس صداع کا ہی حمّات حمّہ کی جمع حمہ فتح و تشدید سے گرم چشمون کو کہتے ہین جیسے گندھک کا چشمہ اور نطرون اور بورہ اور نمک وغیرہ کا ایسے پانی کے نہانے سے درد سر بارد اسلیے پیدا ہوتا ہی کہ یہ پانی بواسطہ حرارت ذاتی کے بدن کے مسام کھولتے ہین اور مناسبت کی جہت سے حرارت باطنی کو کھینچتے ہین بسبب کشادگی مسام کے کشادگی اور کشش کے سبب سے حرارت تحلیل ہو کر بدن مین سردی آجاتی ہی سو دماغ کہ اُسکا مزاج سرد ہی اور بمقابلہ معدہ کے کہ وہ اعضا سے شرکت رکھتا ہی واقع ہی ایذا پاتا ہی ایسی ہی ایذا کا نام صداع ہی اس صداع کی علامت بہت کاہلی ہونا اور درد پچھلی طرف کو مائل ہونا اور گرم ہوا اچھی معلوم ہو اور سورج اور آگ کا دیکھنا خوش آئے اور خبط ہو یعنی ایک حالت مثل حیرت کے اور حواس کا کند ہونا اس مرض کے نشانون مین سے ہی اسلیے اس صداع کو خبطہ کہتے ہین علاج سر کی تسخین کے لیے تکمیدات اور انکباب اور حمّام کرین اور ورد و دہنہاے گرم مثل روغن چنبیلی و سوسن و مرزنگوش نیم گرم ملین اسفنج یا صوف ان روغنون مین تر کرکے تارک سر پر رکھ دین بنفشہ سپستان تخم خطمی و تخم السی انجیر کا جوشاندہ ترنجبین ملا کر دین کہ طبیعت نرم ہو غذا کی کمی کرین اور نخود آب کباب و تیتر کے گوشت سے بنا کر زیرہ و دارچینی ملا کر کھائین تکمید سے مراد گرمی کا پہونچانا ہی عضو پر جس طرح مشہور ہی اور تکمید طب اس طرح پر ہی کہ شانہ حیوانات

کا گرم پانی یا دوا کے پانی سے بھر کر اس مثانے کے تئین عضو بیمار پر جب تلک گرم رہے رکھتے رہین یا کپڑا یا اسفنج خالص پانی مین یا دوا کے پانی مین تر کر کے عضو پر رکھین یہ پہلے کی نسبت زیادہ قوی ہی تکمید یابس وہ ہی کہ بڑا کپڑا یا اور چیز مثل تھپڑ وغیرہ کے ہاتھ مین لیکر آگ پر گرم کر کے عضو پر رکھتے رہین یا خشک دوائین گرم کر کے کپڑے مین لپیٹ کر عضو کو سینکین تکمید کی دوائین اس مرض مین اور ہر سرد بیماری مین نمک و نخالہ یعنی سبوس و باجرا اور ریت انکباب سے یہ مراد ہی کہ تنہا پانی یا گرم دوائین کا کر اُسکے بخار پر سر کو جھکائین اور داخلی کا سبب ٹھنڈا پانی پینا یا اور چیزین اُسکے مانند کہ بالفعل سرد ہون یا بالقوہ اُسکی علامت سبب کلی نزدیک پایا جانا لمس کا سرد ہونا گرمی کے پہونچنے اور سر کے ڈھانپنے سے فائدہ پانا علاج بابونہ و اکلیل الملک و نمام و مرزنجوش و صعتر و پودینہ و درمنہ کو پکا کر اُنکا پانی گرم بقدر برداشت کے سر پر ڈالین اور اسکے جوشاندے پر سر جھکائین اور سیوتی و سوسن و مشک و عنبر و عود و نرگس جنبلی اور نارنج کے شگوفہ ایسے ہی اور گرم خوشبوئین سونگھنی چاہیین اور جند بیدستر و حب الغار و قسط کباب چینی سداب کے پانی اور گلاب مین پیسکر لیپ کرین اور گاڑھا رومال سر پر لپیٹے رہین خصوص انکباب کے وقت باقی رہا سو مزاج رطب سادج اور یابس سادج سو یہ بالذات الم کا باعث نہین ہوتا صحیح مذہب یہی ہی دوسری قسم صداع مادی یعنی خلطی و ریحی خلط ایک جسم تر بہتے ہوئے کو کہتے ہین کہ غذا کے پہلے استحالے سے بنے اور غذا اُسے بولتے ہین کہ جزو بدن ہو سکے اب جاننا چاہیے کہ جو غذا بدن مین آتی ہی تاوقتیکہ پورا جزو بدن ہو جائے اُسکو چار استحالے پیش آتے ہین ہر ایک استحالہ نضج کہلاتا ہی اور ہر ایک مین خلاصہ و فضلہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتا ہی خلاصہ غذا کے لیے ٹھہرتا ہی اور فضلہ اسہال یا ادرار بول یا پسینہ یا میل کی راہ نکلتا ہی جمہور کے نزدیک پہلا ہضم اُسوقت سے ہی کہ غذا چبانے کے بعد معدے مین ٹھہر کر خشک غلیظ کی صورت ہو جاوے یہ کیلوس کہلاتا ہی اس استحالے مین غذا صورت نوعیہ سے نہین نکلتی کیونکہ غذا کا مزہ باقی ہی جو ڈکار آتا ہی جاننا ہی دوسرا ہضم جگر مین ہوتا ہی اس سے یہ مراد ہی کہ کیلوس کے اخلاط بن جائین تیسرا ہضم رگون مین وہ یہ ہی کہ اخلاط اعضا کے مزاج کے موافق مستحیل ہو جائین چوتھا ہضم اعضا مین اُس سے یہ مطلب ہی کہ رطوبت واردہ اعضا کی صورت پکڑ جاوے یہ تینون ہضم کیموس کہلاتے ہین اس مختصر مین اتنا ہی بیان ہو سکا اور خلطین چار ہین خون و صفرا و بلغم و سودا خون کا مزاج گرم تر ہی صفرا کا گرم خشک بلغم سرد و تر سودا سرد و خشک ہی اور صفرا و سودا کی خشکی سے یہ مراد ہی کہ بالقوہ خشک ہین بالفعل نہین علامت درد سر دموی کی آنکھین اور منہ سرخ ہونا اور چہرہ اور پلکون پر تہبج ہو نبض عظیم ہو اور پیشاب گاڑھا اور بڑا بوجھ معلوم ہو سر کی رگون کا دھڑکنا اور اونگھ آنا علاج رگ سر رو کھولین پنڈلیون پر پچھنے لگا کر شاخین کھنچوائین عناب آلو منسون سپستان املی بنفشہ [illegible] کے جوشاندے مین ترنجبین ملا کر پلائین کہ طبیعت نرم ہو جو شربت کہ جوش خون کم کرتے ہین پلائین تنقیہ کے بعد آرد جو طحلب بید کا پانی نچوڑ کر ملا کر تھوڑا سا سرکہ بھی ڈالکر لیپ کر دین اور کاہو و خرفہ و کدو کا پانی روغن گل اور عورت کا دودھ ملا کر ناک مین کھینچین ایسے عربی مین استنشاق بولتے ہین اور ناک مین ٹپکائین اسکو تسعیط کہتے ہین یہ تاثیر مین زیادہ ہی اور خیار و کاہو و کشنیز کا پانی روغن گل اور کچھ سرکہ بڑے منہ کے شیشہ مین ڈال کر ہلائین اور سونگھتے جائین اسے نخلخہ بولتے ہین غذاؤن کا بیان مزورہ ترش آلو و زرد آلو سے بنالین یا تمر ہندی کچھ شکر ملا کر یا عدس مقشر و آب انار ترش و آب انگور ترش یا مونگ کی دال اور پالک اور کدو و آب نارنج سے طیار کرین یہ سب مفید ہین اور جو کھانسی بھی ہو تو صرف آش جو دیوین ترشی کے نزدیک جائین

درد سر صفراوی کی علامت بدن کا لمس بہت گرم ہونا نتھنون مین خشکی منھ کا مزہ کڑوا نیند کا نہ آنا اور پیاس اور نبض کا تیز چلنا پیشاب کا صاف ہونا اور منھ پر زردی علاج صفرا کے تنقیہ کے لیے ہلیلہ زرد کابلی آلو عناب مویز منقی اصل السوس تمر ہندی سپستان پکا کر ترنجبین مغز فلوس اُسمین ملا کر چھانکر پلائین اگر بجاے ترنجبین شیر خشت ڈالین اچھا ہی اور تنقیہ کے بعد تبدیل مزاج کے لیے طلا اور سعوط اور نطلخہ وغیرہ سرد تدبیرین جیسا کہ صداع دموی مین گذر چکا کام مین لاوین اور سبوس گندم و خطمی و بنفشہ پانی مین پکا کر پاشویہ کرین جو غذائین صداع دموی مین گذر چکین کھلاوین جاننا چاہیے کہ صفراوی مین بہت سی تبرید کرین اور دموی مین تحلیل کا زیادہ خیال رکھین درد سر بلغمی کی علامت سر بھاری ہونا حواس مین کدورت ہو نیند بہت آوے و بدن کا لمس سرد نتھنے تر مین طراوت ہو مرض کا بہت سا ٹھہرنا نبض کا سُست چلنا اور پیشاب سفید اور گاڑھا ہونا اور گاڑھے ہونیکے دو سبب ہین ایک یہ کہ مادہ بہت ہو اور آپ ہی نکل جاے دوسرے یہ کہ طبیعت نکالدے جو بہت ہونے سے آپ نکل جاے اُسکا نشان یہ کہ صورت منی اور شیشے کے ہوگا اور جو طبیعت کے دفع کرنے سے نکلے بحران کے دنون مین ہوگا اور اُسکے بعد سُبکی و آرام معلوم ہوگا علاج مادے کے نضج کے لیے ماء الاصول اور بلغم کے منضج مثل سونف ملٹھی گلقند اور اُسکے مانند پلاوین جسوقت نضج کے آثار ظاہر ہون ایارج فیقرا یا سفرجلی مسہل سقمونیا اور شحم حنظل سے قوی کرکے دین تاکہ بدن کا تنقیہ ہو جاے اسکے بعد ایارجات و شبیارات کہ سر کے تنقیہ کے لیے مخصوص ہین کام مین لاوین ترکیب ٹکیون کی جو کہ سر کے تنقیے مین مخصوص ہین ایلوا افسنتین انیسون مصطگی سقمونیا نمک سنگ ہر ایک بقدر ضرورت لیکر کوٹ لین اور چھانکر شہد مین ملا کے ٹکیان بنالین ترکیب حب شبیار کی ایلوا افسنتین انیسون مصطگی افسنتین غاریقون نمک سنگ انیسون صرف پانی مین یا شہد مین یا ترنج کی تیبون کے پانی مین ملا کے ٹکیان بنالین سوتے وقت دینی چاہیین اسی واسطے انکا نام شبیار ہی اور تنقیہ سر کیواسطے ایارج و سکنجبین یا خردل و عاقر قرحا و مرزنگوش و صعتر سے کہ شہد و مری مین ملالیوین اور غرغرہ کرین اور بعد تنقیہ سر کے مزاج کی تبدیل ضماد اور نطول و کماد و شمومات سے کرنی چاہیے انکا بیان صداع بارد مین ہو چکا بابونہ شبت اکلیل الملک پکا کے اس پانی سے سر کو دھووین اور سداب بابونہ مرزنگوش کے جوشاندے کا پانی اور روغن گرم ناک مین اور کان مین ڈالنا چاہیے اسکو عربی مین تقطیر بولتے ہین اور تقطیر کی دواؤن کو قطور کہتے ہین اور چھینک لانے کی تدبیر کو عطوس یہ دو طرح پر ہی ایک تو جندبیدستر و فرفیون کو چقندر یا مرزنگوش کے پانی مین گھسکر ناک مین ڈالین دوسرے کُھکنی افسنتین جندبیدستر خوب باریک کرکے پوٹلی باندھ کے جب چاہین کہ چھینک آوے سونگھین اور جو غذا کہ بارد سادج مین مذکور ہی یہان بھی وہی مناسب ہی نخود آب و شیرۂ قرطم کہ فارسی مین خسکدانہ کہلاتا ہی بہت مفید ہی علامت درد سر سوداوی کی یہ ہی کہ بوجھ معلوم ہو اور خشکی ہو رنگ مین کچھ سیاہی نیند نہ آنا اور نبض سُست چلے اور باریک ہو پیشاب رقیق اور سفید ہو جب تلک مادے مین خامی ہی کیونکہ نضج کامل کے بعد پیشاب سیاہ گاڑھا ہو جاتا ہی اور تمام بدن مین خشکی کا ہونا بھی اس قسم کی علامات سے ہی اگر سودا سب بدن مین پھیل جاوے اور یہ بھی جان لین کہ سر کا بوجھ معلوم ہونا صداع سوداوی مین بہ نسبت بلغمی کے کم ہوتا ہی علاج مادے کے نضج کے واسطے بسفائج و اسطوخودوس مویز منقی گاؤزبان بادرنجبویہ آلو افتیمون کا جوشاندہ ترنجبین ملا کے دیوین اور یہ بات کچھ پوشیدہ نہین کہ سودا سب خلطون سے زیادہ دنون مین نضج پاتا ہی بعضے اطبا نے صفرا کا نضج تین دن اور بلغم کا دس دن سودا کا پندرہ دن تک

ٹھہرا دیا ہی لیکن ظاہر مین سب وقتون مین اور ہر حال مین یون بن نہین پڑتا بہر حال جسوقت مادہ پک جائے اور سیاہی پیشاب کی اور گاڑھاپن سے
اُسکا نشان معلوم ہو ایارج اور مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کرین یا یہ ٹکیان کہ لکھی ہین وین ص افتیمون بسفایج غاریقون اسطوخودوس وایارج اور
نسوت سونف کے پانی مین ٹکیان بنالین بقدر ضرورت دین اور تنقیے کے بعد تبدیل مزاج کیواسطے بابونہ اکلیل الملک مرزنگوش روغن چنبیلی ملاکر لیپ
کرین اور بابونہ اکلیل صعتر ورسنہ گاوزبان برگ چقندر سبوس گندم پکاکر اسکا پانی سر پر ڈالین نرگس و عنبر مشک اور اُنکے مانند سونگھین گرم تر روغن مثل
روغن بابونہ و سوسن و نرگس و مرزنجوش یا سر در وغن جیسے روغن بنفشہ و نیلوفر ترکیب دیکر لین اور اگر سودا طبیعی ہو تبدیل کے لیے جو چیزین کہ تھوڑی گرم مائل
بسردی ہون کام مین لائین اور اگر سودائے سوختہ ہو تسخین سے ہاتھ کھینچ لین ادویہ بارد رطب کی طرف توجہ فرمائین **غذاؤن کا بیان** بیضہ نیم برشت
اور ماکیان و تیہو اور تیتر کا گوشت نخود کے ساتھ پکا ہوا موافق آتا ہی اور غذا کھانے سے ایک ساعت کے بعد جوارشین معتدل و مفرح کھائین اور کھانا کھاکر
بائین کروٹ پر ضرور لیٹ رہا کرین اس سے خوب ہضم ہوتا ہی کیونکہ جگر معدہ پر آملتا ہی اس سے ہضم مین مدد پہونچتی ہی اور ریاضت کے کام بالکل چھوڑدین
اور جہان سودا سوختہ ہو غذا اُسی کے موافق چاہیے **علامت** دردسر ریحی کی یہ ہی کہ درد جگہ بدلتا رہے سر مین کھنچاوٹ معلوم ہو بوجھ نہو کانون مین شور
پیدا ہو **علاج** ریاح کہ سر مین بند ہین اُنکے تحلیل کرنیکے واسطے سویا برنجاسف صعتر مرزنگوش سونف کو پکاکر اُسکا پانی نیمگرم سر پر ڈالین سداب تر اور سونف
سونگھین اور مرچ سیاہ و جندبیدستر چھینک آنیکے لیے سونگھائین بقراط نے کہا جو درد کہ ریح غلیظ سے ہو اُسکو چھینک اچھا کردیتی ہی اور ایلوا کھکنی زعفران مرچ
سفید و مشک مرزنگوش کے پانی مین گھس کے ناک مین ڈالین اور بلغم کی مسہل چیزین دیکر طبیعت کو نرم کرین تاکہ وہ مادہ کہ جس سے ریح پیدا ہوتی ہی نکل جاوے اور
گوشت مرغیون کا نخود و زیرہ و دارچینی مغز تخم عصفر (کرڑ ۱۲) کے ساتھ پکواکر کھلاوین اور بادی چیزون سے پرہیز کرین **تیسری قسم** صداع شرکی کے بیان مین یہ قسم اُن
سبکو جو معدے کی شرکت سے ہو یا رحم یا گردہ یا ساق یا قدم یا عضلہ (پنڈلی ۱۲) یا دونون ساعد (پہونچے ۱۲) اور کف پا یا جگر یا طحال یا حجاب حاجز یا مراق یا پشت کے شامل ہی
پہلی نوع اُس دردسر کے بیان مین کہ بسبب شرکت معدہ کے ہو جاننا چاہیے کہ جسوقت معدے کو سوء مزاج لاحق ہو یا بری خلطین اُسمین اکٹھی ہون اس جہت
سے کہ معدہ اور سر کے درمیان مین شرکت ہی دردسر ہو جاتا ہی پس جو درد بسبب سوء مزاج سادج کے پیدا ہو اُسکی علامت شکم سیری مین صداع کا غلبہ ہونا
اور خلو کے وقت خفیف ہونا لیکن سوء مزاج سادج حار مین صداع بھوک کیوقت بھی بسبب غلبۂ حرارت کے شدت سے ہوتا ہی اور علامتین سوء مزاج کی
امراض معدہ مین مفصل بیان کی ہین وہان دیکھ لین **علاج** معدے کے حال کی اصلاح اور مزاج کی تبدیل برعایت گرمی اور سردی کے اُن چیزون سے
جو معدے کے باب مین لکھین ہین کرین اور اگر معدے مین مادے کے اکٹھے ہونے سے پیدا ہو اُسکی علامت بھی اُس مادے کے نشان سے ظاہر ہوگی مثلاً اگر معدے
مین صفرا جمع ہو جاے اُسکا نشان متلی آنا اور آنکھون مین زردی مُنھ مین کڑواپن معدے مین مروڑا اور پیاس اور قے مین پت ڈالنے کے بعد تھم جانا **علاج**
سکنجبین اور گرم پانی پیکر قے کر ڈالین اور پھر معدہ اور سر کی گرمی کو تسکین کرین دونون عضو کی تقویت کے لیے مقویات دین مقویات سر کا صداع صفراوی مین
اوپر ذکر ہو چکا اور معدے کے مقوی ربوب قابض مثل رب بہ و غورہ و انار و زعرور اور جو بہت سا قبض مطلوب ہو تو بنفلوچن گل سرخ گل ارمنی خوب پیسکر
ربوب مین ملائین اور رب اُسے کہتے ہین کہ کسی چیز کا پانی نکالکر پکالین اور کچھ نہ ملائین جب چوتھائی باقی رہے اُٹھا رکھین کبھی ایسا بھی کرتے ہین جب آدھا

یا چوتھائی باقی رہے قند ملاکر پھر پکائین یہان تلک کہ گاڑھا ہو جائے اور جو معدہ مین بلغم جمع ہو جائے اُسکا نشان معدے مین نفخ اور بدہضمی پہلے ہونا اور لعاب کی کثرت اور متلی اور قے مین بلغم نکلنے سے آرام پانا اور کھٹی ڈکارون کا آنا علاج سویا اور مولی اور ملیٹھی پکاکر سکنجبین عسلی ملاکر پی لین اور اسسے بکر قے کرڈالین اور اسہال کے لیے حب ایارج کھاوین تنقیے کے بعد معدے کی تقویت کم کھانے سے اور جوارشون سے کرنی چاہیے اور جو سودا معدے مین اکٹھا ہو اُسکی علامت معدے مین جلن بھوک کی زیادتی اور قے مین سودا نکلنے سے آرام پانا علاج مادے کو افتیمون کے جوشاندے سے پکائین پکنے کے بعد معدے کا تنقیہ مقیات سودا کے ساتھ کرائین ترکیب اُن بُوٹیون کی جو سودا کے نکالنے مین مخصوص ہین اور بہت نافع ہلیلہ سیاہ بسفائج اسطوخودوس افتیمون غاریقون لاجورد مغسول سقمونیا سب مین سے بقدر ضرورت لین اور تجویہ کے پانی مین ٹکیان بناکے حال کے موافق دین اور سقمونیا کو بے اصلاح کبھی نہ استعمال کرین اسکی اصلاح کا یون طریق ہے کہ سیب یا بہی لیکر اُس مین گڑھا کر دین سقمونیا کو باریک کپڑے مین باندھ کے اُسمین رکھ دین اور اُسی گڑھے کو اُسکے ٹکڑون سے بھر کے بند کرین پھر آٹے مین لپیٹکر تنور مین رکھین جب لال ہو جائے نکال کے کام مین لائین یہ سیب اور بہی بھی قوی مسہل ہوگا اور سقمونیا کا بنفشہ کے ساتھ پیس لینا بھنے ہوے کے برابر کام دیتا ہے اور اصلاح کی کچھ حاجت نہین اور بہی کے پانی مین پیسنا اور ایارج مین ملانا بھی ایسا ہی حکم رکھتا ہے اسکی اصلاح کے بہت طریقے ہین اس مختصر مین اتنا ہی کافی ہے اور جو معدے مین ریاح پیدا ہون اُسکی علامت پہلے معدے مین درد ہونا اور معدے کے درد کے تھمنے سے سر کا درد تھم جانا اور نفاخ کھانون سے ضرر پانا اور درد کی جگہ بدلنا اور سر کے بیچ سے پہلے درد اُٹھنا یہ پچھلی علامات درد سر کی سب اقسام مین جو معدے کی شرکت سے ہون پائی جائینگی اسواسطے کہ تارک سر معدے کے سامنے ہے علاج نفخ کو تحلیل کرین اور اُسکے مادے کے تئین کہ بلغم ہے نکال دین معدے کو تقویت کرین اور مادہ نکالنے کیواسطے جو بلغم مین بیان ہوا استعمال مین لاوین اور تقویت و تحلیل کے لیے کمونی اور فودنجی اور اُسکے مانند تناول فرمائین اور بسا اوقات تقویت و تحلیل ہی کافی ہوتی ہے استفراغ کی ضرورت نہین رہتی اور جو فم معدہ کا ضعف صداع کا سبب ہو اُسکی یہ علامت ہے کہ شکم کے خلو مین اور رات کی نیند سے جاگنے کے بعد درد سر زیادتی پکڑے علاج ہر روز صبح کیوقت غورہ یا ریباس یا سماق یا انار دانہ کے پانی مین روٹی بھگو کر چند لقمہ کھالین یہ بات پوشیدہ نہین کہ قوابضات مذکورہ معدے کو قوت دیتے ہین اور بخرے کو دباتے ہین صفرا کو اُکھاڑ دالتے ہین اور اگر معدے کا مزاج باوجود ضعف کے سرد ہو روٹی ترشیون مین تر کرنیکے بعد انیسون زیرہ سیاہ اجواین زعفران لگاکر کھاوین تاکہ قبض کے ساتھ تسخین بھی آجائے اور جس جگہ ترشی نہ دے سکین جیسا کھانسی مین یا اسکے سوا تو لقمہ کو جلاب مین کہ قند اور میٹھے پانی اور گلاب سے بنا ہو بھگو کر کھاوین دوسری نوع درد سر کہ رحم اور گردہ اور دونون ساق اور دونون قدم اور دونون ہاتھ اور طحال اور جگر اور حجاب حاجز اور مراق اور پشت کی شرکت سے پیدا ہو اسکا سبب کسی عضو کو ان اعضا مین سے آفت پہونچنا اور شرکت کے سبب یا بخارات کے چڑھنے سے درد سر پیدا ہو ہر ایک کے لیے ایک جدی علامت ہوتی ہے مثلاً جو رحم سے ہو اُسکی علامت سر کے اگلی طرف درد ہو بلکہ بیچ مین رہا کرے اور جو گردون سے ہو اُسکا نشان سر کی پچھلی طرف مین درد کا رہنا اور جو طحال سے ہو اُسکی علامت بائین طرف سر مین درد کا ہونا اگر جگر کی شرکت سے ہے تو سر کی داہنی طرف مین درد ہو اور جو حجاب سے ہو اُسکا نشان درد سر کے بیچ مین اگلی طرف کو مائل ہوگا حجاب حاجز کا بیان سینہ کی بیماریون مین آویگا اور جو مراق سے ہو تو درد اگلی طرف ماتھے کے نزدیک مراق کو صفاق کی بیماریون مین بیان کرینگے اور جو پشت سے ہو درد

کے بہت پچھلے اجزا مین ہوگا اتنا ہی فرق ہی صلبی اور کلیتی یعنی جو پشت سے اور گردون سے ہو اور جو پنڈلیون اور پانؤن اور ہاتھون کی شرکت سے ہو اسکی
یہ علامت ہی کہ بیمار یون جانے کہ اس جگہ سے چیونٹیان سی چلکر سر کیطرف جاتی ہین وہ علامتین کہ شرکی کے سب اقسام مین ہونگی یہ ہین کہ پہلے ان اعضا
سے کسی عضو مین آفت ظاہر ہو پھر سر مین درد اُٹھے علاج جو پانؤن اور پنڈلیون کی شرکت سے ہو صافن کی فصد کرین پنڈلیون پر شاخین کھچوائین حب
اصطمخیقون سے بدن کا تنقیہ کردین صداع کیوقت پانؤن کو رانون کی جڑ سے تلوون تلک باندھدین روغن خیری تلوون پر ملین وہ پاشویہ جسکا صداع صفراوی
مین بیان آچکا کرنا چاہیے اور جو ہاتھون کی شرکت سے ہو تنقیہ بدن کیواسطے حب اصطمخیقون دین اور خاص عضو کے تنقیے کیواسطے جہان سے بخار اُٹھتے
ہون وہان شاخین لگائین درد اُٹھنے کیوقت بازوون کو باندھدین اور جو اور عضا سے ہو تو سب کا علاج اُس عضو کی تقویت و تنقیہ کرنا ہی جیسا اپنی اپنی
جگہ لکھا ہوا ہی اور صرع شرکی مین بھی کچھ فائدون کے ساتھ اسکا ذکر آیا ہی چوتھی قسم دردسر جو ضعف دماغ سے ہو اسکی علامت حواس مین کدورت افعال
دماغی اور حرکات ارادی مین آفت اور اس قسم مین ادنی سبب جیسا غذا کے ہضم کیوقت ابخرے کا جانا اور آوازون کا سننا اور تھوڑی سی خوشبو کا سونگھنا
موجب دردسر کا ہوتا ہی افعال دماغی فکر و تخیل تذکر یعنی یاد رکھنا علاج دماغ کی تقویت کے لیے گوشت مرغ اور تیتر کا نخود کے ساتھ پکا کر زعفران گلاب
دارچینی سے خوشبو کرکے کھالین اور لونگ گلاب مین پیسکر لگائین روغن گل ملین سیب و عنبر و گلاب سونگھین اور جو سوء مزاج سادج بھی ضعف کے
ساتھ ہو مزاج کی تبدیل کرین اُن چیزون سے کہ اوپر گذرین اور جو سوء مزاج مادی ضعف کے ساتھ مرکب ہو تقویت سے تنقیے کو مقدم رکھین پانچوین
قسم دردسر کہ قوت حس دماغ سے ہو اُسکی علامت باوجود حس کی تیزی اور افعال کی سلامتی کے ادنی سبب کہ محسوس ہو اسکا اثر ماننا
اس قسم مین دماغ کے فضول سے پاک ہونے کی جہت سے میل اور چیپڑ اور رینٹ کچھ نہو گا علاج حواس کند کرنیکے لیے تدبیر کرین اسطرح پر کہ کلہ پایہ
جَو کے ساتھ پکا کر کھاوین اور ہریسہ خاصکر گاؤ کے گوشت کا بہت فائدہ دیتا ہی پھر اگر ہاضمہ ضعیف نہو ٹھنڈے ساگ جیسے کاہو خرفہ کشنیز بھی کھایا کرین
اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ یہ تدبیرین کچھ کام ندین مخدرات کے استعمال کی حاجت پڑے یعنی حس کی تخدیر کیواسطے اور اس کام کے لیے بھی شربت خشخاش
اور ویسی ہی اور مخدر چیزین کہ طبیعت کی مالوف ہون اور کھانے مین آتی ہون نافع ہین شاید فلونیا کی احتیاج پڑے اور تخم کاہو اور پوست خشخاش
افیون اجواین خراسانی برگ قنب آب لفاح کا لگانا نفع دیتا ہی اور کبھی مخدر دواؤن کا استعمال کرنا کسی بُری بلا مین ڈالتا ہی جیسا طبری کی حکایت مین اوپر
گذر چکا بہر صورت جو بُری ضرورت پیش آوے اُنمین سے تھوڑا سا استعمال کرین بہت نہ لین جہان کہین مخدر دوا کے استعمال کے بعد حال بدل جائے
اور حواس مین نقصان آئے اسکی یہ تدبیر ہی کہ اُسی وقت بہت سا نیمگرم پانی سر پر ڈالین اور مخدرات سے ہاتھ تھام لین چھٹی قسم دردسر جو بیسی یعنی خلو کے سبب
سے ہو اسکو صداع خفت کہتے ہین اُسکے عرض کے نام پر نام رکھا ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ بہت سے استفراغ کے پیچھے یا بہت سا جاگنے یا غم کے بعد ہو جائے
اور استفراغ فقط سر سے ہو جیسا نزلہ اور نکسیر اور غرغرون سے مواد کھنچ جانا اور ایسے ہی عوارض خواہ تمام بدن سے جیسے قے اور جماع اور اسہال و فصد اور
اور راہ سے ایسا ہی اور جگہ سے خون نکلنا اور کبھی بہت سی بھوک اور غذا کے مادے کا منقطع ہونا بدن کے رطوبات کو تحلیل کرنے سے اِس صداع کا موجب
ہوتا ہی اگرچہ استفراغ نہ کیا جاے اور رازی نے کہا ہی کہ یہ صداع اکثر عورتون کو ہو جاتا ہی کہتے ہین کہ اُسکی یہ وجہ ہی کہ حیض یا نفاس مین خون بہت

نکل جائے **علاج** غذائین جید الکیموس جیسے کشک جو اور موٹی مرغیون کا گوشت اور حریرہ کہ نشاستہ اور روغن بادام سے بنا ہوا ور ماء اللحم کہ دودھ پیتی بکری کے بچے کی گردن کے گوشت سے بنا لیا ہو کھائین اور روغن مرطب جیسے روغن بادام و کنجد سر اور بدن مین ملین روغن بنفشہ و کدو و نیلوفر ناک مین ڈالین اور گاؤ کی نلی کا گودہ اور تیہو اور مرغیون کی چربی استعمال کرین **ساتوین قسم** صداع عرضی کہ حمیات یعنی تپون کے تابع ہو اسکی علامت ہو کہ جسوقت تپ آوے سر مین درد ہو جاوے اور جب تپ اُتر جاوے وہ بھی جاتا رہے اِسکا **علاج** تپ کا علاج کرین اور درد کی شدت کے وقت جیسا سبب ہو جن چیزون سے کہ گذرا تسکین کرین **آٹھوین قسم** صداع ورمی کے بیان مین جان لے جو کہ دماغ اور اُسکے اندر کے غشاؤن کے ورم سے ہو اُسکو سرسام کہتے ہین جدی فصل مین اسکا بیان ہوگا اور جو قحف کے ڈھانپنے والے غشا اور سر کی جلد کے ورم سے ہو اِسکا علاج سبب کا دور کرنا جیسا بارہا آگیا ہو اور آئیگا **نوین قسم** صداع جماعی یعنی درد سر کہ جماع کے بعد ہو جاوے یہ تین قسم ہو ایک وہ کہ منی کے بہت نکل جانے سے ہو اور منی کا استفراغ سب استفراغون سے بُرا ہو اور سب رطوبتون کے استفراغ سے بُرا ہو یہ قسم ایک قسم بیہوشی کی ہو کہ جسکا نام خفت ہو اُسکی علامت بہت سے جماع کا پہلے ہونا خصوص اگر بدن دُبلا اور ناتوان ہو کیونکہ جماع کا ضرر جسیم کے بدن مین کم معلوم ہوتا ہو اس قسم کا **علاج** اُنھین چیزون سے ہو کہ بیہوشی مین کہ چکے اور نیم گرم میٹھے پانی سے نہانا روغن بنفشہ ناک مین کھینچنا گاے کا دودھ پینا مفید ہو دوسرے یہ کہ انجرے کے اُٹھنے سے پیدا ہو کیونکہ جماع کی حرکتین انجرے کو ہیجان مین لاتی ہین اِسکی علامت بدن کا امتلا اور سب علامتین اخلاط کے غلبے کی **علاج** خلط کے موافق بدن کا تنقیہ کرین اُسکے بعد سر کی تقویت تاکہ بخارات قبول نہ کرے تیسرے یہ کہ پٹھے جماع کی حرکتون سے ایذا پائین اس سبب سے دماغ کو الم پہونچے سر مین درد پیدا ہو اِسکا سبب پٹھون کا ضعف ہو اور جن جوانون کے پٹھون مین قوت ہو اس قسم کا درد اُنکو نہین ہوتا علامت اسکی یہ ہو کہ جماع کے بعد بدن کانپنے لگے حرکتون مین ضعف آجاوے اور بیمار یون جانے کہ اُسکا دماغ کھنچتا ہو اور کھنچا جاتا ہو سو اگر ضعف مقدم دماغ مین ہو پچھلی طرف کھنچتا معلوم ہوگا اور جو ضعف پچھلی مین ہو اگلی طرف کھنچیگا اور ہو سکتا ہو کہ دماغ کے ایذا پانے اور کھنچنے سے سکتہ اور موت تک نوبت پہونچے **علاج** سر کی تقویت کے لیے کہ اعصاب کا مبدا ہو جندبیدستر روغن قسط مین ملا کر ملین اور بکری کے بچے کا گوشت مصالح سے خوشبو کرکے اور اِسکے مانند غذائین خوشبودار کھائین اور خوشبوئین سونگھین **دسوین قسم** صداع شرابی جان کہ خالص شراب کا بہت پینا خاصکر جبکہ پرانی اور گاڑھی ہو اور صاف نہو خمار کے سبب سے درد سر لاتا ہو **فائدہ** شراب پینے کے بعد معدہ مین ہضم نہوا اور اُسکا فضلہ معدے مین رہجائے اُس سے انجرہ دماغ کیطرف چڑھ جاوین اور سر مین درد ہو جائے یہ خمار ہو اسکی علامت یہ ہو کہ شراب پینے کے بعد ظہور پکڑے پھر اگر رطوبت فضلہ کے ساتھ ملجاے تو عارض ہوگا صداع اور نہایت سرگرانی خصوص جبکہ مزاج سرد و تر ہو اور جو صفرا ملے تو قی اور متلی لاحق ہوگی ایک شخص خمار آلودہ دیکھا گیا اُسپر متلی کا زور تھا پھر ایک خلط ڈالی اور اُسی رنگ کا پیشاب کیا پھر اُسکے مُنھ مین اور زبان پر پھنسیان نکل آئین اور اُسی دن مرگیا اور جتنی دیر جیا متلا تا رہا یہان تک کہ زبان باہر نکل آئی اور سوج گئی پھر نمبسر نکلی اور مرگیا **علاج** جب تلک شراب کا بقیہ معدے سے نہ نکلے شبت کا جوشاندہ اور سکنجبین پیکر بار بار قی کرتے رہین اور اسہال کے لیے جو چیز کہ صفرا و بلغم کے استفراغ کو جامع ہو کھائین مثلاً گرم مزاج والا آب انارین تھوڑی سی سقمونیا ملا کے کام مین لائے اور سرد مزاج ایارج فیقرا سقمونیا سے قوی کرکے استعمال کرین اور جہان قی اور اسہال سے فائدہ حاصل نہو بسبب فضلہ کے جوش مین آنے اور سب نکل جانے سے متلی شدت پکڑے تھوڑا سا کھانا ملائم کھائین اور ایک ساعت کے

بعد قے کر ڈالین تاکہ ناقص مادہ کھانیکے ساتھ ملکر نکل آئے اور معدے کو اول شربتون سے کہ حرارت کو دبا دین اور مقوی معدہ اور قاطع بخارات ہون تقویت دین جیسا شربت انار و سیب و بہی و غورہ سرد پانی مین ملا کے پیین اور اس کام کے لیے ایک فقاع کہ کشک جو اور تھوڑی سی بالچھڑ سے بنالین اور چیزون سے بہتر ہی خاصکر جو تھوڑا سا انگور ترش یا لیمو کا پانی اور کچھ نمک اس فقاع مین ملاوین اور ابتدا مین تقویت سر کے لیے سرکہ روغن گل گلاب لگاوین اور انتہا مین روغن بابونہ و سوسن نیم گرم طلا کرین اور بخارات کے جذب کرنے کو بابونہ بنفشہ تھوڑا سا نمک لگا کر پاشویہ کردین اور دونون پانون کو ملین رازی نے کہا ہی کہ ایک شخص کے سر مین درد تھا اسکے دونون پانون برابر ایک دن رات ملا کیے پھر اچھا ہو گیا گیارھوین قسم صداع ضربی اور سقطی کے بیان مین اور ضربہ اور سقطہ سے الم کا سبب یا تو صرف ایذا اور تکلیف ہی کہ قحف کے اوپر کے حجاب مین لاحق ہو یا ورم کہ جوہر دماغ یا اسکے غشاؤن مین یا دماغ اور اسکے اندر کے پردون مین یا اُس غشا مین کہ باہر کی طرف گرد ہی انشقاق پیدا ہو یا سر کی کوئی ہڈیون مین سے ٹوٹ جائے اس سبب سے پردے کھنچ جاوین یا دماغ اپنی جگہ سے ہل جائے اور سقطہ اور ضربہ کہ موجب دماغ کے ہل جانے کا ہوتا ہی اکثر ہلاک کر دیتا ہی اسکا علاج جب سر پر ضربہ و سقطہ پہونچے اور ٹوٹنے اور پھٹنے کی نوبت پہونچے اور درد کی شدت سے ورم کا خوف ہو جلد رگ سر رو یا ہفت اندام کھول دین اگر کوئی امر مانع نہو اور درد کی تسکین اور سر کی تبرید و تقویت کے لیے آش کی شاخین اور جو کا آٹا گل ارمنی مامیثا مسور کا آٹا سوت اقاقیا صندل بارتنگ کا پانی اور روغن گل ملا کر لیپ کرین اور اس باب مین روغن گل بہت ہی مفید ہی ملنے مین بھی اور لیپ مین ملانا کیونکہ درد کو تسکین کرتا ہی سر کو تقویت دیتا ہی اور اگر کچھ سرکہ بھی روغن گل مین ملالین تو خوب ہی کیونکہ لطیف ہی قحف کے اندر تک سرایت کر جائیگا لیکن سرکہ کے استعمال کی اُسوقت اجازت ہی کہ درد شدت سے نہو اور عناب اور املتاس کے جوشاندے سے طبیعت نرم کرین تاکہ دماغ سے مادہ باز رہے اور اس باب مین حقنہ نرم نہایت مفید ہی اور جسوقت تپ معلوم ہو اور عقل مین اختلاط ظاہر ہو دماغ کے ورم کا نشان ہی ایسے وقت مین لازم ہی کہ بہت قابض چیزین لیپ کرین جیسے جھاؤ پوست انار جوز سرو دقاق کندر گل سرخ تاکہ ورم کو بڑھنے نہ دے اور سرسام کے علاج پر متوجہ ہون اور جسوقت ضربہ اور سقطہ سے پھٹ جانے کی نوبت پہونچے اگر شقاق قحف کے اوپر کے غشا مین ہی اُسکا علاج سوء مزاج کی تبدیل کے بعد زخم کا علاج مرہمون سے کرین اور جو شقاق اندر کے غشاؤن مین پڑے اسکا علاج مشکل ہی خصوص اگر اس حجاب مین ہو کہ جسکا نام مانجس ہی اور اگر جوہر دماغ مین شقاق پڑے اُسکا علاج بہت ہی مشکل اور بڑی سخت بیماری اور نہایت خوف کی بات ہی غرض علاج اُسی طور پر ہی کہ بیان ہو چکا اور علاج ہڈی کے ٹوٹ جانے کا کتاب کے آخر مین کہینگے بارھوین قسم صداع بیضی کے بیان مین یہ درد مشکل سے جاتا ہی بہت تکلیف دیتا ہی کس لیے کہ بیضہ یعنی خود سلاح کیطرح سر کے تمام اجزا گھیر لیتا ہی اسیواسطے بیضہ اور خود بولتے ہین اکثر صداع کی حقیقت اور تعریف مین حکما نے اختلاف کیا ہی شیخ بو علی سینا نے یون ٹھہرایا ہی وہ صداع جو بہت دنون ٹھہرتا ہی اور پرانا پڑتا ہی گھڑی گھڑی مین ذرا سی بات سے بڑھ جاتا ہی یہان تلک کہ درد والے کو زور سے بولنا اور لوگون مین ملنا برا معلوم ہو اور اندھیرے مین اکیلے آرام سے لیٹے رہنا خوش آئے اور ہر گھڑی معلوم ہو کہ سر مین چوٹ لگتی ہی اور کھنچتا ہی اور پھٹا پڑتا ہی اس صداع کے چھ سبب ہین ایک تو ابخرۂ غلیظ کہ اخلاط سے اُٹھکر دماغ مین آئین اور اُس غشا کے نیچے کہ قحف کے اوپر ہی یا اُس غشا کے نیچے کہ قحف کے اندر ہین اور دماغ پر محیط ہین بند ہو جائین اور جن خلطون سے بخارات اُٹھتے ہین وہ صرف سر مین ہووین یا دوسرے اعضا مین دوسرے یہ کہ بڑی خلطین اُنھین جگہون مین بند ہون تیسرے ورم خونی دماغ مین ہو جائے چوتھے حمرۂ دماغ پانچوین ورم سرد کہ سر کے اندرونی اجزا مین ہو جائے چھٹے

ریح غلیظ کہ غشائے مذکورہ مین بند ہو اور اِس صداع کی عام و خاص پانچ علامت ہین ایک یہ کہ ادنیٰ سبب سے جیسے تھوڑی سی حرکت کرنی اور شراب پینی اور بخار انگیز چیزین کھانی اور گرمی کے پہونچنے اور آوازون کے سننے سے زیادتی پکڑ جائے دوسرے یہ کہ بیمار کو روشنی خوش نہ آئے اور اندھیرا اور الگ رہنا اور آرام اور حرکت نہ کرنا اچھا جانے اور درد کی شدت مین آنکھ نہ کھول سکے تیسرے یہ کہ آنکھ کی جڑون مین درد اور کھنچاوٹ معلوم ہو یہ اُسوقت ہے کہ سبب اندر کے پردے مین ہو چوتھے مُنھ پر کھنچاوٹ ہو اور رنگ بدل جائے اور سر پر ہاتھ لگانے سے تکلیف پہونچے یہ جب کہ مادہ قحف کے اوپر والے پردے مین آئے اور مُنھ کی رنگت بدلنے سے مادے کی قسم کی پہچان ہو سکتی ہے پانچوین یہ کہ رگون کا دھڑکنا معلوم نہو یہ اُس صورت مین ہے کہ ابخرے غشا کے نیچے بند ہو کر صداع پیدا کرین علاج سبب تحقیق کر کے اور خلط کا غلبہ پہچان کر خلط غالب کا استفراغ کرین اور تنقیے کے بعد سر کی تقویت کرین جیسا چاہیے اور خلط کے غلبے کا نشان مکرر بیان ہو چکا اور یہ صداع آنکھون مین پانی اُتر آنے کا مقدمہ ہوتا ہے تیرھوین قسم صداع بحرانی کے بیان مین کہ بحران کے دن ہو جائے یہ صداع گرم و عفنی بیماریون مین اکثر ہوتا ہے علامت اُسکی یہ ہے کہ بحران کا دن ہو اور کبھی پیشاب سفید اور رقیق ہوتا ہے علاج طبیعت کی مدد کرنی چاہیے مادے کے دفعیے پر مادہ کا میلان جانکر اور طبیعت کا رخ پہچان کر مثلاً اگر درد سر اور متلی اور دوران سر ہو سکنجبین اور گرم پانی سے قے کرین یا ملٹھی و بیخ خیار و حنظل کے جوشاندے سے اور جو شکم مین قراقر اور نفخ معلوم ہو اور شکم کے پوست مین جلن اور بیچینی ہو طبیعت کو نرم کرین آلو بخارا عناب سپستان مویز منقی تمر ہندی کے جوشاندے سے یا شیرخشت یا شربت آلو اور تمر ہندی یا شربت ورد مکرر سرد پانی مین ملا کر اور اگر تلیین کے لیے عناب سپستان آلو برگ چقندر کشک جو نیلوفر بنفشہ زرد آلو پکائین ترنجبین اور روغن گل ملا کر حقنہ کرین خوب ہے اور اگر بیمار کی آنکھون کے آگے شعاع اور سرخی اور خیال سرخ یا زرد نظر آئین نکسیر نکالنی چاہیے اُسکی یہ تدبیر ہے کہ ناک مین اندر کی طرف سخت کھُرکھُری چیز سے کھجلائین اور پتھر یا اینٹ گرم کر کے اُسپر سرکہ ڈالین جو بخار اُس سے اُٹھے اُسے ناک مین کھینچ لین اور سُرخ چیزون کو دیکھتے رہین اگر مقصد حاصل ہو فبہا نہین تو جنگلی پودینہ و گل اذخر و نکچھکنی باریک پیسکر بیل کے پتے مین ملا لین اور بتی بنا کر اُسمین بھر کر ناک مین رکھ دین اور اگر بیمار کو گُردے مین اور پشت کی پسلیون کے نیچے بوجھ معلوم ہو پیشاب کا ادرار کرین اس طرح پر کہ شیرۂ تخم خیارا اور خربزے کا سکنجبین یا شربت مین ملا کر پی لین چودھوین قسم صداع شمّی یعنی سنڈاس کی بدبو سے اور چمڑا دھونیکی جگہ کی بدبو سے یا گرم چیزونکے سونگھنے سے ہو جائے خواہ وہ چیزین خوشبودار ہون جیسے مشک اور اُسکے مانند خواہ بدبو جیسے بصل اور ہینگ اور اُنکے مانند علاج جو گرم خوشبو سے ہو جائے اور صرف حرارت سے ضرر پہونچا ہو فقط کافور اور سرد خوشبوئین جیسے بنفشہ نیلوفر سونگھین اور اگر حرارت کے ساتھ خشکی بھی ہو روغن بنفشہ اور نیلوفر اور اُسکے مانند ناک مین لینا چاہیے اور جو گرم بدبو سے پیدا ہو وہ خوشبوئین کہ اُسکے مزاج کی ضد ہون استعمال مین لائین مثلاً اگر بو خشک ہے نیلوفر سونگھین اور جو تر ہو کافور و صندل اور ایسا ہی دوسرے روغن کہ سبب کی ضد ہووین اور نطول جیسی ضرورت ہو کام مین لائین اور سر کو موافق چیزون سے تقویت دین انکا ذکر کئی دفعہ آلیا ہے اور اگر بو سے سنڈاس اور بھیگے چمڑون کی بدبو سے ہو جائے علاج یہ ہے کہ حمام کرین اور نیمگرم پانی سر پر ڈالین اور سرکہ سونگھین اور ایک بتی سرکہ مین تر کر کے ناک مین رکھین اور خوشبوئین گرم و سرد جو حال کے مناسب ہین سونگھین خصوصاً اگر بیمار بوڑھا ہو گرم چیزونکا سونگھنا نافع ہے اور اُسکے برعکس جوان فائدہ گرم دوا خوشبو یا بدبو کے سونگھنے کا ضرر صرف کیفیت سے ہوتا ہے اور پلید مکان جیسے سنڈاس اور بھیگے چمڑے اور سڑے ہوے حیوانات کی بدبو کا ضرر بدبوئی اور گاڑھے پن اور بوجھ اور مزاحمت یعنے دباؤ کے سبب سے اسواسطے کہ جو ابخرے اِن چیزون سے نکلتے ہین بہت بوجھل اور گاڑھے

ہوتے

ہوتے ہین جب دماغ مین آجاتے ہین اپنے بوجھ سے دماغ کو بھاری کردیتے ہین اور کبھی دباو کی شدت سے دماغ مین تشنج اور اُسکے اوپر کے پردے مین
کھنچاوٹ بھی پڑجاتی ہو پندرھوین قسم صداع سُدّی کے بیان مین جاننا چاہیے کبھی جوہر دماغ کے اور دہ یا تراین مین یا وہ حجاب کہ دماغ کے اندر
ہین اُنکی رگون مین خلطین غلیظ بند ہون اور دردسر کا باعث ہوجائین اسکی علامت امتلا اور بوجھ اور مُنھ اور سر مین کھنچاوٹ اور اس سے پہلے آرام اور سکون بہت نا
اور بہت کھانا اور محنت کے کام چھوڑدینا حمام نہ کرنا سبب پر دلالت کرتا ہو علاج زوفا جاشا بسفائج افتیمون کا جوشاندہ گلقند ملاکر پیین تاکہ گاڑھے
خلط رقیق اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین بعدہ ایارجات اور شبیار کھائین کہ خلط مذکور نکلجائے سولھوین قسم صداع دودی یعنی کیڑون سے اور دماغ مین
کرم بہت کم پیدا ہوتے ہین اُنکے پیدا ہونے کی جگہ دماغ کا مقدم ہو اور بعض ہندی طبیب کہتے ہین کہ سر کے گرد دماغ کے پردون کے نزدیک
بھی پیدا ہوتے ہین اس قول کو شیخ نے جائز رکھا ہو اور اس جگہ کرم پیدا ہونے کا سبب یہ ہو کہ بہت سا مواد غلیظ بدبو اس جگہ اکٹھا ہوجائے علامت
اُسکی یہ ہو کہ دماغ مین بڑی خارش پیدا ہو اور ناک سے بدبو آئے اور جسوقت مریض ہلے یا سر ہلائے درد زیادہ ہو کیونکہ یہ ہلنا کیڑون کو ہلاتا ہو اور کرم کا ہلنا
درد کی شدت کا موجب ہوتا ہو علاج ٹبیان تنقیہ دماغ کی کھائین تاکہ بدبو کا مادہ کہ اُس سے کیڑے پیدا ہوتے ہین نکلجائے اُسکے بعد ایارج فیقرا اور
دوسری دوائین کہ کیڑون کے مارنے مین مخصوص ہین جیسے برگ شفتالو کا پانی اور توت کی جڑ کا پانی اور افسنتین اور درمنہ کا پکا ہوا پانی ناک مین ڈالین اور
پھر دماغ کا تنقیہ کرین اسکے بعد اگر ناک مین بدبو باقی رہے اُسکی اصلاح کرین اُن چیزون سے کہ نتن انف یعنی ناک کی بدبو مین بیان کرینگے سترھوین
قسم صداع تزعزعی مین یعنی جو تزعزع سے پیدا ہو تزعزع دونون زاے نقطہ دار سے عربی مین حرکت کو کہتے ہین اسکے دو سبب ہین ایک سخت ہلنا
اور بہت لذت کہ ملاعبت سے حاصل ہو کیونکہ لذت شدید دماغ کو ہلا دیتی ہو دوسرے کوئی چیز سر پر گر پڑے جیسے چوٹ اور صدمہ اور دماغ کا ہلجانا دو ہو
کہ اُسکے اجزا کے اتصال مین فرق آجائے اور بعض اجزا کی وضع بدل جائے اور دماغ ایک طرف سے کھنچ جائے اور دوسری طرف ڈھیلا ہوجائے اور یا کبھی
ہلنے کی شدت سے بعض پردے ٹوٹ جائین اور دماغ کے بعضے اجزا پھٹ جائین اس صورت مین امید نہین کہ بیمار اچھا ہو علامت تزعزع دماغ کے
سبب کا پہلے پایا جانا جیسے ملاعبت اور چوٹ اور اُن پٹھون مین اور رگون مین کہ دماغ کے متصل ہین کھنچاوٹ آجائے اور آنکھون مین اندھیرا چھا جائے
اور بیمار حیران رہ جائے اور ممکن ہو کہ سکتہ پڑے اور کبھی ہوتا ہو کہ سب طرح کی بو سونگھنے مین ایک طرح کی معلوم ہو علاج مادے کے امالہ کے لیے باسلیق
یا سر رو کھول دین اور طبیعت کو نرم کرین تپ کیوقت تو حقنہ نرم یا املتاس اور شیرہ کاسنی سے اور جسوقت تپ نہو تیز حقنے سے اور حب قوقایا دین اُسکے
بعد تعدیل اور تقویت کرنی چاہیے اگر تپ اور ورم ہو صندل اور چھالیا گل ارمنی ریوند اور کائی آرد جو آرد باقلا لیپ کرین اور اگر تپ نہو اور سر مین ورم
نہو گلنار پوست انار گل سُرخ آس چرایتہ پھٹکری لیپ کردین اور خوشبوئین سونگھین اور روغن گل اور روغن بنفشہ عورتون کے دودھ مین ملاکر
اور تھوڑی سی رسوت اُسمین گھسکر ناک اور کان مین ڈالین بہت فائدہ دیگا اٹھارھوین قسم وہ صداع کہ سونے کے بعد ہوجائے اُسکا
علاج خلط غالب کا تنقیہ کرنا اور خاکستر سر کے مین ملاکے ماتھے اور کنپٹیون پر لگانی فائدہ مند ہو اور انجیر کی لکڑی کی راکھ سر کے کے
ساتھ اور بغیر سر کہ بھی لگانا مفید ہو انیسوین قسم صداع شقیقہ کے بیان مین اسکا نام اسکی جگہ کے نام پر رکھا ہو یہ درد سر کے ایک طرف

طول مین ہوتا ہے اُسکے دو سبب ہین ایک یہ کہ بخار سب بدن سے یا کسی عضو سے چڑھیں دوسری شق مین یعنی ایک طرف مین اُس طرف کے ضعیف
ہونے سے اکٹھے ہون دوسرے یہ کہ اُس جانب مین خلطین یا ریح آجائے اور خلطین خواہ گرم ہون یا سرد اور اکثر مادہ اِسکا شرائین مین ہوتا ہے
اِسکی علامت ہمیشہ ایک جانب مین رہنا اور شرائین کا ضربان یعنی دھڑکنا اِسکی خاص علامت ہے اور جو شریان کو ہاتھ سے اسطرح دابین
کہ دھڑکنے نہ پائے درد ٹھہر جائے علاج جو صداع صرف مین تنقیہ و تعدیل خلط کے موافق بیان ہو چکا استعمال کرنا چاہیے اور جہان مادہ
گرم ہو نیلوفر بنفشہ برگ خطمی کا ہو گل سرخ لگائین اور درد کی جگہ پر گرائین اور تخم کاہو بیخ تفاح افیون اور اِسکے مانند لیپ کرین اور جس جگہ مادہ سرد
ہو بابونہ شبت شیح صعتر پانی مین پکاکر سر پر ڈالین اور مہندی پانی اور نمک کے ساتھ ملاکر اور ثافسیا یعنی جنگلی سداب کا گوندا اور پوست بیخ کبر اور کانڈا
اور فرفیون ریحان کی شراب مین ملاکر لیپ کردین اور ضرورت کی شدت مین لازق[1] افیونی شریان پر لگائین تاکہ اُسکو دھڑکنے سے روک دے اُسکی
ترکیب دم الاخوین زعفران صمغ عربی افیون انڈے کی سفیدی مین ملالین اور کاغذ پر رکھ کے کنپٹی کی دھڑکنے والی شریان پر لگائین دوسرا نسخہ
تخم کاہو اجوائن خراسانی افیون کتیرا سرکہ مین ملاکر جس طرح کہ دیا لگائین اور ایک اور نسخہ شقیقہ عین مین کہینگے اور مخدر دواؤن کے استعمال مین تا
بمقدور دلیری نکرین جب درد کے تھامنے مین کوئی تدبیر فائدہ نہ دے دیکھین کہ وہ دو رگین کہ کنپٹی پر اور کانون کے پیچھے ہین جو انمین سے بہت کودے
اور دھڑکے اور پھولی ہو اُسکو کاٹ ڈالین کہ راستہ ابخرے جانیکا یہی ہے اور کاٹنے کے بعد داغ دین کہ خون تھم جائے کیونکہ شریان کا زخم مشکل سے مٹتا ہے
جاننا چاہیے کہ کان کے نیچے کی رگون کے کاٹ ڈالنے سے آگے کو نسل نہین چلتی چنانچہ باہ کے باب مین منی کی پیدائش کے حال مین اسکا ذکر آئیگا
دوسری فصل سرسام کے بیان مین اور اِس سے یہ مراد ہے کہ دماغ مین یا قحف کے اندر کے دو پردون مین ورم ہو جائے اور اُن پردون کا نام صلب اور
لین ہے خواہ ورم ایک پردے مین ہو یا دونون مین کسی جگہ یا ایک مین کسی جگہ لیکن اکثر اِن پردون مین اُس جگہ ورم ہوتا ہے کہ جہان دماغ کے مقدم سے متصل ہین
یا پیچ کیطرف کو مائل اور عام ہے کہ ورم گرم ہو یا سرد مگر بعضون نے سرسام کو پردون کے ورم گرم کے ساتھ مخصوص کردیا ہے اور ایک قوم کے نزدیک یون ہے کہ دماغ
کا جرم ورم کو قبول نہین کرتا اِس قوم کی دلیل مع ایک جواب کے کہ شیخ نے روایتون مین لکھا ہے بڑی کتابون مین مذکور ہے اور سرسام ایک مرکب نام ہے فارسی کے
لفظ سے کہ سر ہے اور یونانی کلمہ سے کہ سام ہے ورم کے معنی مین آب جان لے سرسام خونی کو قرانیطس کہتے ہین فقط اگرچہ یونان کے لغت مین یہ لفظ سرسام
سے علاوہ بھی بولتے ہین اور صفراوی کو قرانیطس خالص اور بلغمی کو لیثرغس اور سوداوی کا کوئی نام نہین اور خالص دماغ کے ورم کو اگر صرف خون کے
سبب سے ہو فلغمونی کہتے ہین اور یہ اکثر خون بدبو سے ہو جاتا ہے اور جو اُسکا سبب خون صفراوی یا خالص صفرا ہو حمرہ کہتے ہین اور جو ورم کہ خاص دماغ کے
شرائین کے اندر خون غلیظ سے پڑے غانغرایا اور شقاقلوس کہلاتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب تلک مادہ لطیف نہو غشاؤن مین نہین گھس سکتا کیونکہ مادہ غلیظ جرم
سخت مین نہین جا سکتا پس معلوم ہوا کہ دماغ کے غشاؤن مین ورم نہین ہوتا مگر صفرا یا خون صفراوی سے بخلاف جوہر دماغ کے کہ ہر مادہ سے اُسمین ورم ہوتا ہے
چنانچہ اگر اُسکے مزاج کے مخالف ہو تو فوراً اور جو اُسکے مزاج کے ہمشکل ہو اُس سے آہستگی کے ساتھ ورم ہوتا ہے کیونکہ مادہ نرم اور گاڑھا جسم نرم اور چیپدار
مین فی الفور نہین گھستا علامت نفس دماغ کے ورم کی نبض کا عظیم اور موجی ہونا حرارت کی کثرت اگر مادہ گرم ہو آنکھون مین اندر کیطرف بوجھ معلوم ہونا اور کبھی ہوتا ہے

[1] لازق افیونی یہ دوا اس نام سے کاغذی ... مشہور ہے [illegible]

کہ ورم دماغ کے سب اجزا مین ہوجائے ایسی حالت مین اُسکے سب افعال بگڑ جائینگے اور بیمار بہت کم بچیگا اگرچہ ورم بعضے اجزا کے بھی خرابی سے
خالی نہین ہوتے اور یہ چار دن مین ہلاک کرڈالتا ہی اگر چار دن خیر سے گذرے نجات کی امید ہی اور اُس غشاء صلب کے ورم کی کہ قحف کے اندر
کیطرف لگ رہا ہی یہ علامت ہی کہ نبض صلب اور منشاری ہو اور خاص پردے مین درد معلوم ہو اور غشاء لین کہ دماغ کو لگ رہا ہی اُسکے ورم کی علامت یہ ہی
کہ نبض صلب اور موجی ہو اور درد غشا کے اورام مین بہت سخت ہوتا ہی خصوصاً غشاء لین کے ورم مین اور جب غشاؤن اور دماغ کو ورم شامل ہو بیمار
نہین جیا کرتا اور مقدم دماغ کے ورم کی یہ علامت ہی کہ بیمار آنکھین کھلی رکھے آنکھون کے آگے ہاتھ ہلائے گویا مکھیان ہٹاتا ہی یا پکڑتا ہی اور کپڑے اور دیوار
پر ہاتھ ملے اور اگر دماغ کے اوسط مین ورم ہو اُسکی یہ علامت ہی کہ بیمار بیہوشی کی باتین بہت کرے اور کبھی بے ارادہ تھوڑا تھوڑا پیشاب نکل جائے اور تمیز
نرہے اور سر کی پچھلی طرف مین ورم ہونیکی یہ علامت ہی کہ جو کہے سو بھول جائے چنانچہ کبھی حاجتی یعنی پیشاب کا برتن مانگے اِسلیے کہ پیشاب کرے جب
سامنے آئے بھول جائے اور ہرگاہ دماغ کے سب اجزا مین ورم ہو یہ سب نشان اکٹھے معلوم ہون اور اس سبب سے کہ سرسام موافق مادہ اور خصوصیت
موضع کے ایک نام کے ساتھ خاص ہی ہر ایک سرسام ایک جدی قسم مین بیان کیا جاتا ہی پہلی قسم قرانیطس ہی وہ قاف سے ہی اور اُسکے معنی لغت
یونانی مین ہذیان یعنی بہکنا جو ہذیان اس مرض کے لوازم سے ہی اسکے عرض کے نام پر نام رکھا گیا سرسام دموی کی علامت تپ دائمی سر مین بوجھ
اور درد کی شدت اور آنکھون مین اور منہ پر سرخی بہکی باتین ہنسکر کرنا زبان مین کھردرا پن اور نبض عظیم ہو اور آنسوؤن کا بہنا بڑی علامت ہی خصوص
ایک آنکھ سے علاج شروع مین تین دن تلک سرو کی اور دوسری رگون کی بمقتضاے حاجت فصد کرین اور خون بیمار کی قوت کے موافق نکالین
اور پنڈلیون پر پچھنے لگائین اور طبیعت کو فواکہ کے جوشاندے سے اور شربت آلو اور شربت تمر ہندی سے نرم کرین اگر اِس جوشاندے مین یا شربت مین
ترنجبین ملائین بہتر ہی اور اس کام کے لیے نرم حقنہ کہ املتاس کے فلوس اُسمین حل کرلین مفید ہی اور دماغ کی تبرید کیواسطے سرکہ روغن گل گلاب سر پر لگائے
رکھین جیسا ہمنے اُسکا بیان کیا اور بنفشہ اور نیلوفر سونگھین کدو اور خیار اور کشنیز تر کا پانی اور سرکہ اور روغن گل ملاکر نطلہ بنالین اور پاشویہ کرنا چاہیے اور
جہان بیخوابی ہو تھوڑا سا شربت خشخاش دے سکتے ہین اور شربت عناب اور گلاب اور عرق بید سے بنا ہو مناسب ہی اور فصد و تلیین مین دیر نہ کرنی چاہیے
اور خون کے نکالنے مین افراط نہ کرین خصوص جس حال مین بیمار غذا نہ کھا سکے تاکہ طبیعت بسبب قوت خون کے باوجود غذا نہ ملنے کے اس مرض کے دفع کرنے
پر قادر رہے غذا کا بیان آش جو کفایت کرتا ہی بشرطیکہ قوت زیادہ ہو اور بیماری کی انتہا نزدیک ہو اور جہان کہین قوت ضعیف ہو اور انتہا دور ہو
مزورہ جو اور مونگ کی دال اور کدو اور پالک سے روغن بادام کے ساتھ بناکر کھائین دوسری قسم قرانیطس خالص کے بیان مین یہ وہ ہی کہ اسکا سبب صفراے
خالص ہوتا ہی اِسکی علامت تپ بہت گرم سر کا ہلکاپن اور جاگنا اور نتھنون اور آنکھون مین خشکی منہ اور زبان پر زردی نبض مین سرعت بہکی باتین بہت کرنا
غصہ اور بداخلاقی عقل مین فساد آنا اور گھبرانا علاج تمر ہندی عناب آلو زرد آلو سپستان ترنجبین شیرخشت کے خیساندے سے طبیعت نرم کرین اور حقنہ نرم
مفید ہی اور تبرید اور ترطیب کے لیے آب نارین یا انار میخوش کا پانی اور گلاب آب کدو اور آب تربز بہین اور سرکہ روغن گل پوست کدو اور خیار اور کدو کے دانے اور بید
سر پر رکھین اور روغن بنفشہ اور کدو اور نیلوفر برف مین ٹھنڈا کرکے اِن سے سر کو چکنا رکھین اور بنفشہ کدو نیلوفر خطمی پکاکر اُسکا پانی سر پر گرائین اور اگر بیداری بہت

تخم کاہو پوست خشخاش اور تھوڑا سا بابونہ نطول کی دواؤن مین ملائین اور شربت خشخاش پیین اور تبرید اور ترطیب کا بہت خیال رکھین اُن
چیزون سے کہ بارہا کہہ چکے ہین اور آیندہ کہینگے اور کھانے پینے مین کھانسی کے ہونے نہونے کی اور پیاس کی شدت کی رعایت رکھین اور اس
قسم مین تبرید و ترطیب کی افراط سے خوف نہ کرین بخلاف دموی کے کہ اُسمین اتنی دلیری نہ چاہیے **فائدہ** نطول مین بابونہ خشخاش کی اصلاح کے
لیے ہے نہ اور فائدے کیواسطے اسی سبب سے کم ڈالتے ہین کہ ضرر نکرے اور خشخاش کا مصلح ہو طریق میوون کے پانی نکالنے کا انار کے دانے ملکر
پانی نکالین اور خیار کوٹ کے نچوڑ لین اور تربوز کو چھری سے تراش کے اور چھری کی نوک سے اُسکے اندر کوچہ دیکر نچوڑین اور کدو کے پانی نکالنے کی
یہ ترکیب ہے کہ کدوے شیرین نرم لیکر جَو کے آٹے مین لپیٹکر تنور مین رکھ دین جب پک جاے نکال ڈالین صاف کر کے پانی نچوڑ لین بعضے لوگ صرف
آٹے کے خمیر پر مٹی بھی لیپ کرتے ہین مگر جَو کا آٹا بہتر ہے نقوع یعنی خیساندہ یہ ہے کہ دواؤن کو پانی مین بھگوئین اُس پانیکو بغیر جوش آئے پی لیوین
تیسری قسم سرسام سوداوی اُسکی علامت بہکنا اور ڈرنا اور رونا اور جاگنا اور دماغ اور زبان اور تالو خشک ہونا اور عقل زائل ہونی اور بہت دم کرنا
گویا گلا گھٹ گیا ہے آنکھین کھلی رہین پلک نہ جھپکے اور چوتھیہ کے دورے کیطرح پر شدت سے حالت بدل جائے اور سر مین خفیف درد اور ہلکی سی تپ
برابر رہے اور نبض صغیر اور صلب اور مختلف ہو **علاج** گاؤزبان بسفائج برگ بادرنجبویہ سپستان پکا کر ترنجبین ملا کر پیین تاکہ مادہ پک جائے خوب
پک جانیکے بعد ہلیون اور حقنے سے بدن کا تنقیہ کرین اور تبرید اور ترطیب کیواسطے آش جو دین اور خلط کو رقیق اور قطع کرنیکے لیے سکنجبین کہ بہت ترش نہو
کام مین لائین بشرطیکہ کھانسی نہو اور تنقیہ کامل کے بعد مغز تخم کدو مغز تخم خربوزہ نیلوفر بنفشہ عورت کے دودھ مین ملا کر سر پر لیپ کرین اور بابونہ نمام
گل سُرخ اکلیل الملک برگ خشخاش برگ چقندر کو پکا کر اُنکا پانی سر پر ڈالین اور روغن کدو اور بنفشہ نیلوفر بابونہ انکا روغن ملین اور دودھ اُن عورتونکا
کہ لڑکیون کو پلاتی ہین سر پر دوہین **ترکیب** ہلیون کی جو بدن سے سودا کو پاک کرتی ہین افتیمون بسفائج غاریقون شحم حنظل سقمونیا سنگ لاجورد مغسول
حب بلسان ہر ایک سے بحسب مقتضاے وقت لین اور کاسنی کے پانی مین ٹکیان بناوین اور دوسری ٹکیونکا بیان صداع شرکی مین آلیا ہے اور لاجورد
کے دھونیکا یہ طریق ہے کہ پانی مین پیس لین جب باریک ہو جائے چھوڑ دین تاکہ بیٹھ جائے پھر پانی نکال دین اور کام مین لائین اور ہو سکتا ہے کہ دوبار
یا تین بار پانی بدل کر دھوئین اور سب پتھریلی سخت دواؤن کو جیسے اقلیمیا اور خبث الحدید اسی طرح دھوتے ہین **ترکیب** حقنہ کی افتیمون ہلیلۂ
سیاہ ہلیلۂ کابلی سنا شاہترہ بادرنجبویہ گاؤزبان مویز منقی بسفائج جو مقشر سب کے تئین پکائین اور چھانکر لال شکر اور املتاس کا پانی اور روغن بادام
شیرین ملا کر حقنہ کرین **چوتھی قسم** سرسام بلغمی ہے اسکو لیثرغس کہتے ہین اسکا نام اسکے لازم کے نام پر ہے کیونکہ اسکا ترجمہ نسیان ہے اور نسیان اس
سرسام کو لازم ہے اور اس علت کا مادہ بسا اوقات دماغ کے مجاری یعنی راستون مین ہوتا ہے اور کبھی جوہر دماغ مین اس طور پر کہ جوہر دماغ رطوبت کو
پی لے آفت آجائے اور غشاؤن مین ہرگز نہین گھستا جیسا اوپر کہہ چکے ہین اُسکی علامت تپ دائمی ہلکی اور حواس مین ثقل اور زبان پر سفیدی جمایان
بہت آنی عقل مین اختلاط اور مشکل سے حرکت کرنا خصوص زبان اور پلکون کی حرکت اور باتین کرنے سے نادان ہونا اور بدقت جواب دینا اور سبات ارقی مین
مبتلا ہو یعنی کبھی سوئے کبھی جاگے مگر سونا جاگنے سے زیادہ ہو **علاج** نضج کیواسطے بیخ بادیان تخم کرفس انیسون مویز منقی بیخ اذخر اسطوخودوس پکا کر گلقند

عسلی اور سکنجبین عنصلی ملا کر دین اور نضج کے بعد بدن کا تنقیہ کرین ٹیون سے اور حقنہ مناسب اور شیاف سے اور سرکہ اور گلاب اور روغن گل ابتدا مین دو دن تک سر پر طلا کرین اور دو دن کے بعد تھوڑا سا جندبیدستر طلاے مذکور مین بڑھا دین جسوقت مرض انتہا کو پہونچے صرف محلل چیزین لگائین رادعات نہ ملائین جیسے جندبیدستر عاقرقرحا پودینہ حاشا بورہ ارمنی نمام یا مرزنگوش کے پانی مین ملا کر تھوڑا سا سرکہ عنصل اور روغن زیتون ڈال کر استعمال کرین اور جس وقت مرض انحطاط کو پہونچے یعنی گھٹنے لگے تحریک و تبدیل و تسخین دماغ اور تحلیل بقایاے مادہ کے لیے نکچھکنی جندبیدستر سونگھائین تاکہ چھینکین آجائین ترکیب ٹیان بنانیکی جو بلغم نکالتی ہین ایلوا تربد شحم حنظل سقمونیا غاریقون مصطگی سونف کے پانی مین ٹیان بنائین ترکیب حقنے کی جو بلغم کو نکالتا ہی بیخ کرفس بیخ کزبیخ بادیان پودینہ قنطوریون بیخ اذخران سب کو جوش دین اور چھان لین اور شیرہ مغز تخم عصفر کا اور آبکامہ اور لال شکر شحم حنظل سقمونیا نمک سنگ بورہ ارمنی بڑھا کر حقنہ کرین اور ایک قسم کا سرسام ہی کہ اسکو سقاقلوس کہتے ہین سین مہملہ اور دو قاف کے ساتھ اور یہان اُس سے ورم گرم مراد ہی کہ اُسکا مادہ خون غلیظ ہو اور دماغ کے شرائین کے جوف مین پیدا ہو جائے یہ سرسام کے سب اقسام سے سخت ہی تین دن مین کام تمام کرتا ہی اگر اتفاق تقدیر سے تین دن سے تجاوز کریگا صحت کی امید ہی سقاقلوس کے حقیقی معنی یونان کے لغت مین یہ ہین کہ عضو مردہ ہو جاے اور حس باطل ہو جیسا کتاب کے آخر مین آویگا لیکن یہان بر سبیل مجاز بولتے ہین اور سقاقلوس کے مقدمے کو یعنی شروع مین غانغرایا کہتے ہین اور جسوقت تکلیف بڑھ جائے اور بالکل حس باطل ہو جاوے سقاقلوس کہتے ہین جالینوس نے کہا یہ دونون ہم معنی ہین یعنی انکے ایک معنی ہین اور علامات و علاج سرسام دموی کی علامت اور علاج کے مانند ہین مگر اتنا کہ عوارض سقاقلوس کے نہایت سخت ہوتے ہین کہتے ہین کہ جب تک تین دن نگذرین علاج پر ہاتھ نہ ڈالین اور سقاقلوس کہ دوسرے اعضا مین پڑے اُسکی علامت و علاج کا بیان اورام کی فصل مین کہا جائیگا اور سرسام کی ایک قسم کو جمرہ کہتے ہین اُسکی یہ علامت ہی کہ بیمار یون سمجھے کہ سر مین آگ جلتی ہی اور بیقرار ہو اور مُنھ کی جلد سرد اور رنگ زرد ہو اور وجہ مُنھ کے جلد ٹھنڈے ہونیکی یہ ہی کہ طبیعت موذی کے دفع کرنیکے واسطے باطن کو رجوع کرے اور اُسکے پیچھے خون بھی باہر سے اندر کیطرف ساتھ ہوے اور گرمی چھپ جاتی ہی پھر ہاتھ رکھنے کی جگہ سرد معلوم ہوتی ہی اور ممکن ہی کہ قوبا دماغ مین ہو جاے اُسکی علامت جمرہ کے قریب ہی اور دماغ مین خارش اور کھجلانا علاج رگ سر رو و رگ پیشانی اور رگ ارنبہ یعنی ناک کے سر کی رگ اور رگ زبان کہ دو رگین زبان کے اوپر اور دو نیچے ہین کھولین قوت اور حاجت کے موافق ایک ایک یا دو دو یا ایک کے پیچھے دوسری ٹھہرا کے یا بے توقف اور فصد کے بعد طبیعت کو اُن چیزون سے کہ سرسام دموی اور صفراوی مین بیان ہو چکین نرم رکھین اور طلا اور نطول اور شموم سب جیسے سرسام صفراوی مین گذرے استعمال کرین اور غذاؤن مین سے فقط آش جو پر قناعت کرین فائدہ یہ بیماری اکثر لڑکون کو پڑا کرتی ہی اسکی علامت یہ ہی کہ تارک سر نیچے کو بیٹھ جائے آنکھین گڑ جائین اور چھوٹی ہو جائین اور ظاہر مین خشک نظر آئین ایسے وقت مین یہ علاج ہی کہ سفیدی بیضۂ مرغ کی بنفشہ کے روغن گل مین خوب ملا کر سرد کر کے تارک سر پر رکھدین ہر گھڑی گرم ہونے پر بدلتے رہین اور برگ خرفہ اور کشنیز تر اور کدو اور سبز کاہو کا پانی نچوڑ کر روغن گل مین ملا کر رکھتے رہین اور سرسام کی ایک قسم ہی کہ اُسے فلغمونی کہتے ہین یہ ورم اکثر بگڑے ہوے خون سے ہو جاتا ہی اور بہت ہوتا ہی کہ آماس کی شدت سے سر کی درزین کھل کر ایک دوسرے سے جدا ہون اور دماغ کا شبکہ اندر کیطرف کھنچ جائے اُسکی یہ علامت ہی کہ آنکھ اور مُنھ نہایت سرخ ہو

اور درد بہت سخت کہ گویا چیرے ڈالتا ہے اور عجب نہین کہ کزاز پیدا ہو اور متلی معلوم ہو علاج وہی ہے کہ حمرہ مین کہ چکے اور ہر ایک فلغمونی اور حمرہ اور سقاقلوس کو اورام کے باب مین جدے مقالے مین بیان کرینگے اور سرسام حقیقی وہ ہے کہ اسمین دماغ یا پردون مین ورم پیدا ہو جائے اور غیر حقیقی وہ کہ دماغ مین ورم نہو لیکن اعراض جیسے ورم کے اعراض ہوا کرتے ہین ظاہر ہون جیسا کہ سرسام اور تپ مین اور اُسکے سوا اسلیے ہمنے سرسام کو امراض جنب یعنی پسلی کے امراض مین لکھدیا ہے

تیسری فصل ماشرا کے بیان مین یہ لفظ سریانی ہے اور حقیقت مین فلغمونی کی ایک قسم ہے کہ جس وقت سر کے اجزاے خارجی مین اور پیشانی اور ناک اور آنکھون کے گرد پیدا ہو اس نام سے کہتے ہین اور کبھی ورم بڑھ کر سر کے اجزاے داخلی مین جیسے دماغ اور قحف کے اندر کے پردون مین جا پہونچے اور کبھی ہوتا ہے کہ سینہ اور بازو تک نیچے اتر آئے اور سر کے اعضاے داخلی مین ورم پھیلنے کے موافق اعراض مین بھی شدت ہوگی اور بہت کھنچنے سے یہ نوبت ہو کہ سر پھٹ جاے اُسکا علاج سرسام دموی کے علاج کے مانند ہے اور باطن سے ظاہر کی طرف خون جذب ہونیکے لیے سُرخ چیزون کو دیکھنا مفید ہے اور باقی علامت اور علاج مع اور فائدون کے اورام کے باب مین کہا جائیگا اور ماشرا کا مادہ خون تر ہے کہ صفرا کے ساتھ مل جاے اسلیے کہتے ہین کہ حمرہ غیر خالص کے قریب ہے

چوتھی فصل سدر اور دوار کے بیان مین سدر سین مہملہ کے فتحے اور دال مہملہ کے سکون کے ساتھ اندھیری جو بینائی مین کھڑے ہونیکے وقت آجاے اور شاید کہ بیمار گرنے لگے اور گر پڑے اور سر مین اور کانون مین بوجھ معلوم ہونا اُسکے نشان مین سے ہے اور کبھی ہووے کہ عقل زائل ہونیکی نوبت پہونچے اور سدر کے معنی تحیر مین اسلیے لازم کے نام پر نام رکھا گیا ہے اسمین حیران رہ جانا لازم ہے اور یہ دوار کا مقدمہ ہے دوار وہ ہے کہ بیمار اپنے تئین اور دماغ اور سب چیزون کو گرد پھرتے ہوئے اور چکر مین سمجھے بیٹھا اور کھڑا نہ رہ سکے بلکہ گر پڑے اور کم و زیادہ ٹھہرنا اور جلدی موقوف ہونا اِس حالت کا سبب کی کمی اور بیشی پر ہوتا ہے اسی واسطے مادہ کی کمی مین دوار بھی خفیف ہوتا ہے جب تک قوی حرکت واقع نہو نہین اُٹھتا جیسا اُن لوگون کے حال سے ظاہر ہے اب جاننا چاہیے کہ جالینوس نے دوار اور سدر مین فرق نہین کیا ہے اور رازی کہتا ہے کہ جسوقت دوار شدت کو پہونچے ایسا کہ گرادے تو اُسکو سدر کہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ سدر اور دوار جب امتلا پڑ جاے خصوصاً بڈھون مین اندیشہ ہے کہ صرع یا سکتے مین جا ملے کبھی ہوتا ہے کہ جو درد سر جاتا رہے دوار پڑ جائے یا اُسکے برعکس اور اِس جہت سے کہ صحیح قول پر سدر دوار کا مقدمہ ہے اُسکا ذکر کرنا دوار سے پہلے اِس فقیر کو اچھا معلوم ہوا اور اس فصل کو دو قسم پر تقسیم کیا پہلی قسم سدر کے بیان مین سدر کا سبب کلی یہ ہے کہ روح نفسانی دماغ کے بطن اور اُسکی رگون مین مجری طبیعی پر نفوذ نہ کر سکے اِس ضرورت سے دماغ سرد اور بحیس ہو جائے کہ وہ سبب کہ روح نفسانی کو دماغ مین مجری طبیعی پر چلنے سے مانع ہو اس طور پر کہ سدر ہو جائے ایک یہ ہے کہ خلط سرد گاڑھی روح کے بعض منافذ مین بند ہو جائے جسوقت اسباب سخنہ سے جیسے آفتاب اور آگ کی گرمی اور کپڑون سے سر ڈھانپنے اور اِسکے مانند سے سرگرم ہووے خلط مذکور مین بھی گرمی آئے اور بعضے اجزا مستعدہ بخار بنجائین اور اس مرض کا باعث ہون اس قسم کا نام سدر قدری ہے کیونکہ اسمین ایک طرح کا خدر یعنی بحس ہو جانا ہوتا ہے اور دماغ مین خلط بارد کے جمع ہو جانیکی علامت صداع وغیرہ مین مفصل مذکور ہے اور اخلاط غلیظہ اور رقیقہ مین علامتون کی جہت سے کچھ فرق نہین مگر اتنا کہ بوجھ کا زیادہ ہونا غلیظہ کے لوازم سے ہے علاج پہلے آہستگی کے ساتھ تمام بدن کا تنقیہ کرین حقنہ قوی اور بلغم کے نکالنے والے جوشاندون سے اور آہستگی کا حکم اسواسطے ہے کہ غشی نہ پڑے اور قوت نہ جائے اور تنقیہ عام کے بعد تنقیہ عضو خاص یعنی دماغ کے لیے ایارجات اور غرغرہ اور عطوس اور شموم اور سعوط اور نطول کہ لیثرغس مین

لکھے ہین استعمال کرین دوسرے یہ کہ سقطہ یا ضربہ سر پر پہونچے اور سقطہ یا ضربہ کہ روح کو مانع ہو اُس سے سدر کا پیدا ہونا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ دماغ کے حجابون مین الم پہونچے اس سببسے دماغ کی قوتین منقبض ہون اور تصرف سے باز رہین پھر آدمی حیران رہجائے اور اُس کیفیت کے باقی رہنے تک اُسکی حس و حرکت باقی رہے دوسرے یہ کہ اُس جگہ بھی سدہ پڑے اور سدہ کا ہوجانا ضربہ اور سقطہ سے اس طرح پر کہ سدر پیدا کرے یہ بھی دو طرح سے ہے ایک یہ کہ دماغ ایذا و الم کے خوف سے قرار کرکے اپنے آپ سکڑ جائے دوسرے یہ کہ طبیعت الم کے دفع کرنیکے لیے اس جانب متوجہ ہو اور اخلاط اُسکے ساتھ مین اسطرف جھک آئین خواہ ورم ہو یا نہو غرض جسطرح پر کہ ہو روح نفسانی کے بعض راستون کے بند ہونے سے سدر پڑجائے اس قسم کا نام سدر سولم یعنی درد پہونچانے والا کہلاتا ہے اور ہر سبب کی علامتونکا بارہا ذکر آگیا ہے اور دوار مین بھی بتفصیل بیان کیا جائیگا علاج دماغ سے جانب مخالف مادے کو جذب کرین اور فصد کرنے اور پچھنے اور جونک لگانے اور اسہال بقدر ضرورت کرنے سے اور عضو اور روح کی تقویت اور مادے کی تحلیل کے لیے روغن گل گرم کرکے سر پر رکھین جسطرح صداع مین بیان کیا اور جو موم کے تیئن روغن گل مین پگھلائین اور سر پر رکھین جائز ہے اور چاہیے کہ سر کو آفتاب اور غبار اور اُسکے مانند سے بچائین تاکہ چھینک نہ آئے کیونکہ چھینک دماغ کو حرکت دیتی ہے اور دماغ کی حرکت اس عالم مین الم کی شدت سے غشی کا موجب ہوتی ہے **فائدہ** جو سدر کہ حار یا بارد کے سبب ہو خاص اُسکے سبب بھی دماغ کے پردون کو الم پہونچتا ہے اور یہ سدر نہین ہوا کرتا ہے مگر ضعیف دماغ والون کو اسکا علاج وہی ہے جو اس قسم کے صداع کے مناسب ہو اور جاننا چاہیے کہ سدر دماغ کے افعال ارادی موقوف ہونے اور ٹھہر جانے مین صرع کے مشابہ ہوتا ہے اور یہ فرق ہے کہ سدر مین تشنج نہین ہوتا ہے اور نیز سدر مین حرکتین مضطربانہ جیسے صرع مین ہوتی ہین نہین ہوا کرتین

دوسری قسم دوار کے بیان مین

اور دوار کا سبب کلی یہ ہے کہ روح دماغ کی تجاویف اور راستون اور رگون اور شریانون مین کسی سبب سے ہل جائے اور چکر اگر موج مین آئے جسوقت روح باصرہ اپنے معدن کے اندر گردش مین آئے ایسا معلوم ہو کہ عالم اُسکے گرد پھرتا ہے اور سبب جزئیہ بہت ہین ایک یہ کہ اخلاط رقیقہ باردہ یا حارہ دماغ کے بطون مین یا رگون مین آجائین اور قرار پکڑین جسوقت کسی سبب سے خلط مذکور غیر طبیعی حرکت کرے روح نفسانی بھی اُسکے مقابل مقاومت کیواسطے حرکت کرے حرکت طبیعی کے ساتھ کہ خلط کی حرکت کی ضد ہے سو اس سببسے کہ وہ حرکت متضادہ ہین کہ ایک دوسرے کو مانع ہے مدافعت واقع ہوتی ہے حرکت دوریہ روح مین ہوجاتی ہے کیونکہ روح اپنی لطافت کے سبب اونچی ہوجائیگی چکراتی ہوئی گویا اپنے اوپر لپٹی ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ خلط اگرچہ اپنی جگہ قائم ہو مگر کسی جہت سے اوپر سے بخار جدا ہووین جیسا دوار ریحی کے بیان مین کہا جائیگا دوسرے یہ کہ ریاح غلیظہ ہون یا بہت سے دماغ کے بطون مین یا رگون مین جمع ہوجائین مضبوطی کے ساتھ اور اُسکی حرکت کیوقت جیسا اوپر کہہ چکے روح اور ریح مین مدافعت پڑے پھر دونون حرکت کرین یعنی حرکت دوری کیونکہ ریح بھی بسبب لطافت کے روح کیطرح اونچی ہوویگی اپنے اوپر لپٹی ہوئی بخلاف خلط کے تیسرے یہ کہ اخلاط غریزہ عروق مستدیرہ مین کہ دماغ کے گرداگرد ہین اگر ٹھہر جائین اس سببسے روح راہ طبیعی پر نفوذ نہ کرسکے وہان پہونچ کر پلٹے اور چکر کھائے اسکی مثال یہ ہے کہ جیسے ہوا کے آگے پہاڑ یا دیوار یا کوئی روکنے والی چیز پیش آجائے اور اُسمین حرکت دوریہ پڑجائے اور شاید کہ کسی سببسے ان اخلاط سے بخار اُٹھین اور دوار پیدا کرین اور یہ ظاہر ہے کہ جسوقت کوئی چیز دماغ مین دور کرے صرف روح ہو یا ریح کے ساتھ ہو تو روح کے دور کے سبب وہ نسبت کہ باصرہ اور مرئیات مین ہے بدل جائے بالضرور سب چیزین پھرتی ہوئی معلوم ہونگی اور آنکھ مین تاریکی

آئیگی چوتھے یہ کہ اخلاط یا ریاح دماغ مین جگہ نہ پکڑین بلکہ اُنکے ٹھہرنیکی جگہ دوسرے عضو مین ہو جیسے معدہ اور رحم اور کلیہ وغیرہ پر بھی کسی سبب سے اُن
اخلاط سے بخارات یا ریح یا خود یہ اخلاط دماغ کیطرف چڑھین اور دوار پیدا کرین اور اس جہت سے کہ دوار کا مادہ خاص دماغ مین ٹھہرا ہوا ہوتا ہی
یا دوسرے عضو مین دوار کو ہم دو قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم اس بیان مین کہ دوار کا مادہ دماغ مین ہو یہ چھ طرح پر ہی ایک یہ کہ اُسکا مادہ بلغم
ہو اُسکی یہ علامت ہی کہ جو سر کو گرمی پہونچے دوار ٹھہر جائے اور باقی علامتین صداع بلغمی مین دیکھ لین دوسرے یہ کہ سودا ہو اُسکی علامت فکر کی کثرت
اور چپ رہنا اور نبض مین صلابت اور ضعف اور باقی علامتین صداع سوداوی سے معلوم ہو سکتی ہین جاننا چاہیے کہ فکر کی کثرت اور بہت چپ رہنا اُسوقت
ہوتا ہی کہ سودا صفراوی نہو اور ضعف نبض کے دو سبب ہین یا ضعف قوت یا شرائین کی صلابت لیکن اس مرض مین ضعف نبض کا سبب صلابت ہی
تیسرے یہ کہ خون ہو اُسکی یہ علامت ہی کہ دوار جلد موقوف ہو جائے بہ نسبت دوار بلغمی اور سوداوی کے اور دوسری علامتین صداع دموی کی ظاہر
ہون چوتھے یہ کہ صفرا ہو اُسکی علامت سرد چیزون سے آرام پانا اور دوار کا جلد موقوف ہو جانا اور جو کچھ صداع صفراوی مین بیان کیا وہ ظاہر ہونا پانچوین یہ کہ
ریاح باردہ ہون اور یہ بات نہین پوشیدہ کہ اخلاط باردہ سے ریاح باردہ اُٹھتے ہین اور اخلاط حارہ سے ریاح حارہ پھیلتے ہین اور علامت ریح کی جس خلط سے کہ ہو وہی
ہی کہ اُس خلط مین بیان ہو چکا سوائے نقل کے کہ ریحی مین نہین ہوتا چھٹی ریح حار اُسکی وہی علامت ہی کہ اخلاط حارہ مین گذر چکی اور چھینک بہت آنا اور ناک کی خشکی
اور دوار کے وقت تھوڑا سا پسینا سر پر آنا اور صرع والون کیطرح زمین پر گر پڑنا اُسکے نشان مین سے ہی اس قسم کا دوار اکثر لطافت کے سبب سے بہت دیر نہین ٹھہرتا
اور سب اقسام سے جلد موقوف ہو جاتا ہی لیکن بہت شدت سے ہوتا ہی اور اس سے زیادہ کون شدت ہوگی کہ گرا دے علاج بلغمی اور سوداوی اور ریحی
بارد مین اول مادے کو سبب کے موافق پکائین پھر بدن و دماغ کے تنقیہ کیواسطے حقنہ اور حبوب اور غرغرہ جس طرح پر کہ صداع بلغمی اور سوداوی مین مذکور
ہین استعمال کرین اور ریاح کی تحلیل کے لیے مشک اور غالیہ اور نمام اور چنبیلی سونگھین اور نکچھکنی جند بیدستر چھینک کے واسطے دین اور مرچ سفید المیوا زعفران
جند بیدستر مرزنگوش کے پانی اور روغن بنفشہ مین ملا کر ناک مین ڈالین اور عاقرقرحا خردل قرنفل اور نمام کا پانی اور سرکہ عنصل ملا کر لیپ کرین اور بابونہ
برنجاسف برگ غار اکلیل الملک شبت کے جوشاندے کے بخار پر سر جھکائین اور دموی مین رگ سر رد کھولین اور پنڈلیون پر پچھنے دین اور حرارت کے تطفیہ کے
لیے لعاب اسپغول شربت بنفشہ اور عناب اور آش جو اور طفیشل[له] و مزورہ ترش اور اُسکے مانند جو صداع دموی مین مذکور ہی کھائین اور صفراوی مین ہلیلہ شاہترہ
جو خوشی[?] مغز فلوس الملتاس اور ترنجبین یا شیرخشت ملا کر طبیعت کو نرم کرین اور جو کچھ صداع صفراوی مین کہا گیا استعمال کرین اور ریحی حار مین اُس ریح کے مادہ کے
موافق تنقیہ مین کوشش کرین مثلاً اگر خون کے آثار ظاہر ہون رگ سر رد کھولین پھر تطفیہ اور ترطیب کیطرف متوجہ ہون اور جو صفرا کا نشان ہو جوشاندہ مذکور سے
طبیعت نرم کرین اور شموم اور نطول وغیرہ جو صداع حار مین مذکور ہین استعمال کرین دوسری قسم اس دوار کے بیان مین جسکا مادہ معدہ یا رحم یا مثانہ یا
کلیتین یا رجلین یا فخذین یا ساقین یا مراق یا شرائین یا وداجین مین ہو اور جو بخار کہ دل یا جگر سے اُٹھے اُسکا راستہ رگون اور شریانون مین کہ کان کے
اور گردن کے پیچھے ہین ہوا کرتا ہی اور اس قسم کے چار اصناف ہین پہلی صنف اس بیان مین کہ مادہ کی جگہ معدہ ہو یہ صنف اختلاف مواد سے چار طرح
پر ہی ایک یہ کہ اخلاط باردہ معدے مین جمع ہو جائین علامت اُسکی یہ ہی کہ دوار کیوقت صداع سر کے مقدم سے شروع ہو اور یافوخ تک پہونچے اور اگر مادہ بہت

[له] طفیشل ایک قسم کی غذا ہے جو مسور اور جو اور سرکہ سے بناتے ہین ۱۲

ہوتو ہو سکتا ہی کہ سر کے موخر تک تجاوز کرے اور اُسکی باقی علامت ہر قسم کے سوء مزاج معدہ مین بیان ہوگی اور کچھ اوپر بھی بیان ہو چکا علاج ہلیلہ کابلی انیسون بیخ بادیان بیخ کرفس نسوت قنطوریون سنا غافث یہ آٹھ دوائین لین جو کوٹنے کے لائق ہو اُسے کوٹ لین اور سبکو جوش دین اور چھان لین اور شیرہ مغز تخم عصفر اور شکر سرخ روغن بید انجیر صبر سقوطری اس جوشاندے مین بڑھائین اور حقنہ کرین اور ایسا ہی بحسب احتیاج قی کرنے اور جوشاندہ مسہل کے پینے مین اور ایارج کھانے مین کوشش کرین اور تنقیہ کے بعد معدے کی تقویت اور درستی ہضم کیواسطے اطریفلات اور جوارشات حارہ کام مین لائین دوسرے یہ کہ معدے مین ریاح سرد اخلاط باردہ سے پیدا ہون اُسکی علامت اُن خلطون کی علامت سے ظاہر ہی اور کبھی متلی بھی آجائے لیکن فضول کچھ نہ نکلین کیونکہ مواد معدہ مین قرار پکڑنیکے سبب سے قی مین نہین نکلتا اور کبھی یہ ہو کہ درد کچھاوٹ کے ساتھ ہو مگر یہ اُس وقت ہوگا کہ ریح کی مقدار بہ نسبت فضاے جوف معدے کے زیادہ ہو اِسکا علاج بعینہٖ اخلاط باردہ کا سا ہو لیکن اس سببسے کہ اخلاط ریحی ہین اِسکے تنقیہ کرنیوالی اور تقویت دینے والی چیزون مین واجب ہی کہ بادشکن چیزین بھی ملائین سب چیزون سے زیادہ نافع ریح کے توڑنے مین شراب ہی کہ اُسمین سیاہ زیرہ اور صعتر پکا لین تیسرے یہ کہ خلطین گرم صفراوی اکٹھی ہو جائین اُسکی علامت خالی شکم مین دوار اُٹھنا اور شکم پر ہونے پر تھم جانا اور سب علامتین صفراوی جو معدے مین بیان کی ہین ظاہر ہونی علاج سکنجبین اور گرم پانی پیئین اور قی کرڈالین اور ہلیلہ کے جوشاندے یا ماء الجبن یا نقوع آلو اور آب انارین سے کسیکو گودے کے نچوڑلین طبیعت نرم کرین ترکیب ہلیلہ کے جوشاندے کی ہلیلہ زرد زرد آلو سپستان تمر ہندی تخم کاسنی سبکو پکا کر چھان لین اور ترنجبین ملا کر دین اگر سقمونیا جوشاندہ کی تقویت کیواسطے سردارو کرین خوب عمل کرے سردارو اُسے کہتے ہین کہ ایک چیز جوشاندہ یا خیساندہ یا جلاب کے اوپر ملا کے پی لین ترکیب ماء الجبن کی بقول رازی اسطرح پر ہی کہ لال رنگ کی بکری جوان تندرست لیوین کہ اُسکے بیانے پر چالیس دن گذر چکے ہون اور بیانے پر بہت مدت بھی نہ گذری ہو اُسکو کئی دن تک ککڑی اور ہرا دھنیا اور کاہو کی پتی اور اسپغول کی پتی چرائین شام کیوقت اُسکا دودھ دوہ لین اور دیگ سنگین یا مٹی کی دیگ مین خوب جوش دین پھر آگ کے اوپر سے اُتار لین اور دو رطل تازہ دودھ کے حساب سے ایک تہائی رطل کی سکنجبین خوب ترش یا آب غورہ ڈالین اور انجیر تر کی لکڑی سے کہ اُسکا پوست دور کرکے اُسکا سر کوٹ لیا ہو ملائین تاکہ بستہ ہو جائے پھر گاڑھے کپڑے مین ڈال کے لٹکا دین تاکہ صاف پانی ٹپک جائے پھر صبح کیوقت اس پانی کو جوش دین جس وقت کف آئین اُنکو اُتار ڈالین پھر جبکہ کف آنے موقوف ہو جائین چھان لین اور سکنجبین ملا کے پی لین اور بقول امین الدولہ ابن تلمیذ کے اُسکی یون ترکیب ہی کہ ہر روز پانچ رطل تازہ دودھ جیسی بکری کا ذکر آیا ہی لیوین اور گرم کرین اور ایک درم پنیر مایہ یعنے جستہ اُسمین ملا دین اور چھوڑ دین تاکہ جم جائے پھر چھری سے لکیرین لبناؤ اور چوڑاؤ مین کھینچین اور دو درم نمک اندرانی پیس کر اُسپر چھڑک دین پھر جب بہنے لگے کپڑے مین لٹکا دین تاکہ پانی نکلنے لگے پھر باریک کپڑے مین یا برگ خرما کی زنبیل مین چھان لین اور ڈیڑھ رطل اُسمین سے لیکر ایک اوقیہ سکنجبین اسمین ڈالین اور دھیمی آنچ پر لگائین کف نکالتے رہین تاکہ صرف پانی بے جبنیت یعنی بے پنیر رہجائے پھر چھانکر پی لین اور طریق پینے کا اسطرح ہی کہ تین دفعہ پیین ہر مرتبہ ایک ساعت کا فاصلہ دین ہر دفعہ پینے کے بعد سو قدم ٹہلین بعضون نے کہا کہ ڈیڑھ ساعت مین تین دفعہ پیین اور بعضون کے نزدیک انجیر کی لکڑی سے حرکت دینا ضرور نہین جاننا چاہیے کہ اگر بکری کا دودھ نہ بہم پہونچے گاے کا دودھ اُسکا بدل ہی گاے کے دودھ کا ماء الجبن بنا سکتے ہین اور دوسرے دودھ سے بھی لیکن بکری کا دودھ بہتر ہی کیونکہ بکری کے دودھ مین مائیت اور رطوبت اور دہنیت زیادہ ہی اور یہی مقصود ہی اور انجیر کی لکڑی سے حرکت دینا تلیین کو مدد کرتا ہی چوتھے یہ کہ ریاح معدے مین اخلاط حارہ سے پیدا ہون اُسکی علامت اخلاط حارہ کی علامت کا ہونا اور معدے مین خلش یعنی چبھن معلوم ہونا

اور ناف مین درد اور ریح کے نکلنے سے خواہ نیچے سے خواہ ڈکار مین آرام پانا **علاج** معدے کا تنقیہ کرین ہلیلہ کے جوشاندے کے ساتھ جسکا ذکر آگیا ہی اور سقمونیا
ملائین دوسری صنف اس بیان مین کہ فضلہ کنپٹی کے اوپر شرائین یا اُن شرائین مین کہ کان کے پیچھے مین یا اُن شرائین مین کہ انکا نام سباتیہ ہی جمع ہو اور اس جگہ
سے چڑھکر دوار پیدا کرے اسکی علامت کھنچی رہنا اور بھر جانا اور پھولنا اور پھڑکنا ان رگون کا ہی اور جوان رگون کو ہاتھ سے دبائین یا دوائے قابض اُسپر
لگائین دوار ٹھہر جائے اگر یہ فضلہ دل یا جگر یا تلی سے نکل کر آتا ہی باوجود ان علامتون کے ان اعضا سے کسی عضو مین بھی آفت پائی جائے اور ہر ایک کا ذکر
اپنے مقام پر مذکور ہی وہان دیکھین **علاج** پہلے یہ سمجھ لین کہ بخار کا مادہ کون سی خلط ہی پھر اُسی استفراغ کی فکر کرین اور اگر جگر مین مادہ ہو تو اُسکے افعال
مین نقصان ہونا اور حوالی مین الم اور آفت اور جو اُسکے باب مین کہینگے یہان گواہی دے سو اگر مادہ مقعر کی جانب ہو استفراغ کرین اور اگر مادہ محدب کیطرف ہو
ادرار مین توجہ کرین اور مادہ کے میلان کی علامت کہ ان دو طرف سے کس طرف میل رکھتا ہی باب جگر مین مفصل مذکور ہی اور جس جگہ مادہ دل مین ہو استفراغ
سے پیچھے شربت سیب اور مفرحات دین اور جس جگہ مادہ تلی مین ہو رگ اسیلم بائین ہاتھ سے کھولین اور ضماد محلل تلی پر لگائین اور ہر ایک عضو آفت رسیدہ
کے علاج مین توجہ کرین اور تنقیہ کے بعد خواہ مادہ ان اعضا مین ہو خواہ رگو نمین اگر دوار زائل ہو جائے فبہا اور جو باقی ہو جستجو کرین کہ فضلہ کا راستہ کون سی
رگ سے ہی اُسکو پھولنے اور بہت دھڑکنے سے پہچان سکتے ہین پھر اگر فضلہ کے جانیکی راہ عروق صدغین یا عروق خلف الاذنین یعنی جو رگین کنپٹیون یا دونون
کانون کے پیچھے ہین ثابت ہون اُنمین سے جسکو بہت پھولی ہوئی دیکھین کاٹ دین اور کاٹنے کے بعد داغ دین جیسا کہ صداع مین مع علت داغ کے اور
اسکے کہ قطع عروق خلف الاذنین قطع نسل کا سبب ہوتا ہی مکرر ذکر ہو چکا اور جو فضلہ کی عروق سباتیہ متحقق ہون کاٹنے سے اور داغ سے ہاتھ کھینچ لین اور عروق
سباتیہ دو شریان ہین گہرے کہ ورید و دواجین کے مانند ایک حلق کے داہنی طرف اور بائین طرف سے اوپر کو گئی ہین اور سباتیہ اسلیے کہتے ہین کہ جسوقت طوبت
غرویہ ان رگون کے وسیلہ سے دماغ کیطرف چڑھتی ہی اُس وقت نیند آتی ہی تیسری صنف یہ ہین کہ فضلہ دواجین مین آگیا ہو اور دوار کا موجب ہو جائے اُسکی
چھیپادار ۱۲
یہ علامت ہی کہ دواجین پہلے پھول جائین اور کھینچین پھر دوار ہو جائے اور دواجین وہ دو رگین ہین وریدی کہ حلق کے دونون طرف گردن کے متصل ہین **علاج**
رگ مذکور کی فصد کرین اسکے بعد اگر زائل نہو اور اُسکا مادہ جگر مین ہو جگر کا تنقیہ کرین جسطرح اوپر ذکر آیا چوتھی صنف وہ ہی کہ مادہ رحم یا شانہ یا کلیتین یا رجلین یا
ساقین یا فخذین یا مراق مین قرار پکڑے اُسکی یہ علامت ہی کہ پہلے ایک عضو مین ان اعضاے مذکورہ سے آفت ظاہر ہو اُسکے بعد دوار ہو جائے اور بیمار یہ جانے کہ
ان جگہ مین سے کوئی چیز حرکت کر کے اوپر چڑھتی ہی پھر دوار پڑ جائے اور علامتین ہر عضو کی آفت کی بجائے خود مذکور ہین اور حیض کا بند ہونا اور اختناق رحم اکثر باعث
دوار کا ہوا کرتا ہی اور جاننا چاہیے کہ مادہ رحم اور شانہ اور کلیتین اور مراق کا اکثر گرم ہوتا ہی اور مادہ رجلین کا سرد ہوتا ہی اس سبب سے کہ وہ چشمۂ حرارت سے یعنی قلب سے دور
ہین **علاج** عضو آفت رسیدہ کے علاج پر توجہ کرین اور عضو مذکور سے بطرف مخالف مادہ جذب کرین فصد و اسہال اور حقنہ اور دلک یعنی مالش وغیرہ کے ساتھ جیسی
ضرورت ہو اور سر اور دماغ کو تقویت دین تا کہ فضلہ کو قبول نکرے اور کبھی ہوتا ہی کہ سقطہ اور ضربہ سر پر پہونچے اس سبب سے روح نفسانی حرکت کرے اور دوار پڑ جائے
اور روح نفسانی کا حرکت کرنا ضربہ اور سقطہ کے سبب سے پانی کی حرکت کے مشابہ ہی کہ جسوقت کوئی بھاری چیز پانی مین پڑے یا کوئی چیز پانی پر زور سے مارین وہ پانی
حرکت کریگا اور چکر مین آئیگا اور موج ماریگا ایسا ہی روح حرکت دوری سے موج مین آتی ہی اور علامت اُسکی ظاہر ہی **علاج** سقطہ اور ضربہ کا علاج کرین اور

یعنی وہ رگین جو کانون کے پیچھے ہین ۱۲

پہنچے

جبکہ الم موقوف ہونیکے بعد بھی دوار باقی رہے جان سکتے ہین کہ سوء مزاج دماغ مین آگیا ہی پھر اُس سوء مزاج کے موافق کہ اُسکے آثار سے معلوم ہوگا علاج کرین اور کبھی ہوتا ہی کہ سوء مزاج مختلف سافج دفعۃً دماغ مین عارض ہو اور اُس سبب سے موذی یا طبیعی سے روح خوف کرے اور مضطرب ہو جائے اور حرکت دوری مین آئے حالانکہ کوئی جسمانی چیز مثل ابخرہ اور ریح کے اُسکی حرکت کا باعث نہو اور سوء مزاج مختلف کے معنی عنقریب آتے ہین اسکی علامت دماغ کا سبک ہونا اور گرمی یا سردی پہونچنے کے بعد دفعۃً دوار پیدا ہونا اور عام ہی کہ حرارت یا برودت خارجی ہو یا داخلی جیسا صداع مین کہا گیا علاج سبب تحقیق کرنیکے بعد اُن چیزون سے کہ ضد ہون معالجہ کرین اور وہ بہ تفصیل صداع سافج مین مذکور ہین اور کبھی ہوتا ہی کہ آدمی سر کو پھرائے پھر ٹھہرائے اُسکی روح حرکت مین آتی ہی یہ اُسکے مشابہ ہی کہ پانی کے بھرے ہوے پیالے کو حرکت دین اگرچہ اُسکو ٹھہرائین مگر اُسمین کا پانی دیر تک حرکت کرتا رہیگا اور کبھی ہوتا ہی کہ جو آدمی تیز پھرنیوالی چیز پر بہت دیر دیکھے جائے روح باصرہ اُسکے دیکھنے سے چکر کھانے لگے اور دوار لائے اور وہ ہیئت یعنی چکر کی ہیئت اُسمین دیر تک باقی رہے اور جتنا کہ محسوس زیادہ قوی اور بدن کی قوتین ضعیف ہون محسوس کا اثر حس کے آلہ مین اُتنا ہی زیادہ قوی اور بہت ہوگا علاج اگر دوار باقی رہے سوء مزاج کا ازالہ کرین جیسا ہم ذکر کر چکے اور کبھی ضعف قلب کے سبب سے دوار ہو جاتا ہی جیسا نقاہت والون کو ہوتا ہی علاج دل کی تقویت کے لیے شربت حماض اور لیمو اور صندل اور سیب کا شربت اور مفرحات مزاج کے مناسب اور لطیف اور موافق غذائین کھائین فائدہ دوار کے اسباب مین سوء مزاج مختلف کا ذکر آیا ہی اب اُسکا بیان کرنا لازم پڑا جاننا چاہیے کہ اطبا نے سوء مزاج کو مختلف اور مستوی پر تقسیم کیا ہی اور اُسکی تفسیر مین اختلاف کیا ہی جالینوس کہتا ہی مستوی وہ ہی کہ سب بدن مین عام ہو اور مختلف وہ کہ ایک کے ساتھ مخصوص ہو اور شیخ نے کہا ہی جو مزاج کہ عضو کے جوہر مین قرار پکڑ جائے اور مزاج اصلی کے حکم مین ہو جائے مستوی ہوگا اور مختلف وہ ہی کہ جو ایسا نہو اسی جہت سے مستوی مولم نہین ہوتا کیونکہ طبیعت کے اور اُسکے درمیان مقاومت نہین ہوتی بخلاف مختلف کے الم دینے والا اور درد پہونچانے والا ہی مقاومت کے سبب سے اور اس کلام کی تحقیق یہ ہی کہ جو مزاج عرضی کہ عضو مین عارض ہو اور اُس عضو مین ایسی استعداد نہو کہ مزاج طبیعی کیطرف آسانی سے پلٹ آئے اُسکو مستوی اور متفق کہتے ہین اسکی مثال برص اور مزاج عرضی کہ اُسکے ساتھ اعضا مین ایسی استعداد ہو کہ مزاج اصلی کیطرف آسان پلٹ آئے اُسکو مختلف بولتے ہین اُسکی مثال جیسے تپ عفنی ہی

پانچوین فصل سُبات کے بیانمین وہ ایک بڑی نیند ہی گہری افراط کے ساتھ کہ بیمار دشواری سے جاگے اور اس مرض کے دس سبب ہین ایک یہ کہ سوء مزاج بارد سافج بافراط دماغ مین عارض ہو اُسکی علامت یہ کہ نبض صلب اور متفاوت ہو اور بدن اور مُنھ کے رنگ مین سبزی آئے اور پہلے سر کو سردی پہونچنا یا سرد چیزین اس سے پہلے کھانا یا ادویۂ مخدرہ کا استعمال کرنا اور مُنھ پر تہبج یعنی بھربھراہٹ نہو علاج تبدیل مزاج کے لیے ریاحین حارہ سونگھین اور سداب کے جوشاندے کا پانی سر پر ڈالین اور روغن بان اور قسط جند بیدستر ملاکر طلین اور جند بیدستر اور عنصل اور مویزج اور عاقرقرحا سرکہ مین ملاکر ضماد کرین اور دوار المسک شہر و دیطوس کھائین اور مرغ کا چوزہ کہ نخود آب اور روغن جوز اور خردل مین پکائین تناول فرمائین اور جس جگہ ادویۂ مخدرہ اسکا سبب ہوئی اُسکا تدارک فادزہر مناسب کے ساتھ کرین جیسا آخر کتاب مین بیان آئیگا دوسرے یہ کہ مقدم دماغ مین رطوبت خام جمع ہو جائے اُسکی یہ علامت ہی کہ بیمار کو سر کے مقدم مین اور پلکون مین بوجھ اور آنکھون کی حرکت مین گرانی معلوم ہو اور گاڑھا پانی نتھنون سے اکثر اوقات بہے اور زبان چپ اور رطوبت سے بھری رہے

علاج اول دماغ کا تنقیہ کرین حبوب اور حقنے کے ساتھ جسکا کہ لیشرغس مین بیان آچکا ہی اور تنقیے کے بعد مزاج کی اصلاح کرین اُن چیزون سے جو پہلی قسم مین کہ بارد ساذج ہی بیان ہو چکین تیسرے یہ کہ بخارات رطبیہ ردیہ اُٹھکر دماغ کیطرف جائین اور یہ نہین ہوتا مگر تپون مین خصوصاً تپ بلغمی مین اُسکی علامت تپ کا پہلے ہونا ہی علاج تپ کے معالجہ مین کوشش کرین اور تقویت دماغ کے لیے روغن گل وگلاب و سرکہ تارک پر رکھین اور جذب مواد کے لیے پاشویہ کام مین لاوین اور پانون کے تلوے کھردری چیز سے ملین اور اطراف یعنی ہاتھ اور پانون باندھین اور چھینک کو حرکت دینا مفید ہی چوتھے یہ کہ صدغین پر چوٹ لگے اور اُسکے سبب سے عصب حس یعنی وہ پٹھا جس سے حس پہونچتا ہی کٹ جائے پانچوین یہ کہ قحف سقطہ یا ضربہ کے سبب سے ٹوٹ جائے اور اُسکے سبب سے دماغ دب جائے اور بھیچ جائے ہر ایک کی علامت کا سبب پہلے ہونا یا موجود ہونا اور اُسکا علاج ضربہ اور کسر کا علاج کرنا جیسا صداع ضربی اور سقطی مین بیان کیا ہی اور آخر مین بھی بیان کرینگے چھٹے یہ کہ بخارات معدے سے دماغ کیطرف چڑھین اور سبات پیدا کرین اُسکی مثال مستی کی نیند اور بدہضمی کی نیند ہی اور اُسکی علامت سدر اور دوار اور کانون مین شور اور پہلے آنکھون کے آگے خیالات نظر آئین اور خلو معدہ کی حالت مین سبات مین تخفیف پانی ساتوین یہ کہ ریہ یا صدر سے ابخرے اُٹھین اُسکی علامت ذات الریہ اور ذات الصدر کی علامت کا موجود ہونا جیسے دم کی تنگی اور تپ اور کھانسی اور نبض منشاری آٹھوین یہ کہ امعا مین کرم پیدا ہون یا منی یا خون حیض یا نفاس رحم مین بند ہو جائے پھر آنتون سے یا رحم سے ابخرے چڑھین اور سبات پیدا کرین اُسکی علامت سبب کا ہونا اور اُس عضو مین آفت کا پایا جانا اور جاننا چاہیے کہ کبھی سبات صرف ایذا کے سبب سے کہ دماغ کو عضو آفت رسیدہ کی شرکت سے پہونچے ہوا کرتی ہی بدون اسکے کہ ان اعضا سے ابخرے چڑھین علاج عضو آفت رسیدہ کے علاج مین کوشش کرین جیسے ہر ایک اپنی جگہ مذکور ہی اور سبب زائل ہونیکے بعد سر کو تقویت دین جن چیزون سے کہ بارہا ذکر آیا ہی نوین یہ کہ بدن مین خون بہت ہو جائے اور سبات کی نوبت پہونچے اور علامات امتلا سے خونی کا بارہا ذکر ہو چکا علاج رگ سر رو اور ہفت اندام کھولین اور فصد کے بعد پنڈلیون پر پچھنے لگائین تاکہ دماغ سے مادہ نیچے کیطرف اُتر آئے اور صافن کی فصد بھی فائدہ مند ہی اور جو تدبیرین کہ سرسام دموی مین مذکور ہین سب اس جگہ بھی کام آتی ہین لیکن طبیب پر واجب ہی کہ جیسا دیکھے کمی اور زیادتی مین تصرف کرے دسوین یہ کہ کسی رنج اور ریاضت اور حرکت سخت کے سبب یا بہت استفراغ کے سبب سے ہر روح تحلیل ہو جائے اور بہت تحلیل ہونیکے سبب سے ان مین پھیلنے سے ناچار ہو جاے اور بالضرور طبیعت آرام چاہے اور روح نفسانی آلات حس اور حرکت کی کارفرمائی سے ٹھہر جائے رہکر جب کہ روح حیوانی سے مدد پائے اور جو اُسمین سے تحلیل ہو گیا پھر اُتنا ہی آجائے اُسکی علامت اسباب محللہ کا پہلے ہو جانا اور آہستہ آہستہ سبات واقع ہونا علاج گرم مزاج والے کو ماء اللحم گلاب اور آب سیب مین ملا کر دین اور مثرودیطوس مین طباشیر برابر ملا کر شربت سیب یا انار کے ساتھ مفید ہی اور صندل اور گلاب سونگھنا مفید ہی حاصل کلام غشی کے علاج کیطرف رجوع کرین اور بارد رطب مزاج والے کو مثرودیطوس یا العسل یا ایشا یا شراب انگوری کے ساتھ دین اور ماء اللحم شراب مین دیتے ہین فائدہ سبات اور غشی مین یہ فرق ہی کہ نبض سبات والے کی اکثر اوقات مین قوی اور تندرستون کی نبض کے مشابہ ہوگی اور غشی والے کی نبض ضعیف ہوتی ہی اور بہ نسبت نبض صاحب سبات کے صلب اور غشی مین رنگ زردی مائل اور صاحب سبات کا رنگ اپنے حال پر ہوتا ہی اور کبھی سبزی مائل بھی ہوتا ہی جیسا اول قسم مین کہہ چکے ہین اور سکتہ اور سبات مین یہ فرق ہی کہ صاحب سبات کو بدشواری جگا سکتے ہین اور اُسکی حرکت سونیوالون کی حرکت کے طور پر ہوتی ہی اور اُسکے

حواس اگرچہ کند ہون لیکن کچھ کچھ درست بھی ہوتے ہین بخلاف سکوت کے کہ اُسکے حس و حرکت تمام جاتے رہتے ہین فائدہ جلیلہ جہان کہین دماغ مین آفت ہو ٹھنڈا پانی پینا اور اُس سے کلی کرنا نقصان رکھتا ہی

چھٹی فصل سہر مین سہر بیداری مفرط یعنی بہت جاگنے کو کہتے ہین اس مرض کا نام اسکے لازم کے نام پر رکھا گیا ہی اور اسکے سبب آٹھ ہین ایک سوء مزاج یابس ساذج کہ دماغ مین عارض ہو اور اُسکو خشک کردے اسکی یہ علامت ہی کہ سر اور حواس سبک ہو وین اور آنکھین او رزبان اور ناک خشک ہو جائین اور سر کا لمس گرم معلوم ہو اور دماغ مین خشکی جس قدر زیادہ ہوگی بیداری اُسی قدر قوی اور دیرپا ہوگی علاج دماغ کی ترطیب کیلیے ہر طرح کوشش کرین مثلاً بنفشہ اور نیلوفر اور برگ کاہو کشنیز سبز اجواین خراسانی پوست خشخاش جوجوش دیکر سر پر ڈالین اور کلہ پایہ اور بکری کی اوجھڑی کا پانی پکا ہوا یہی تاثیر رکھتا ہی اور نطول یعنی پانی گرانے مین آفتابے کی ٹونٹی ایک بالشت کے فاصلے پر رکھین اور بنفشہ اور نیلوفر سونگھین اور آب برگ کاہو اور کشنیز تر شیرہ خشخاش روغن نیلوفر سے نخلخہ بنائین اور روغن تخم کدو اور لڑکیون کے پینے کا دودھ سر پر ملین اور ناک اور کانون مین بھی ڈالین اور گوشت بچہ مرغ یا بچہ کبوتر یا بزغالہ کا جیسے بہم پہونچے کدو اور پالک کا ہو شیرہ تخم کاہو کے ساتھ پکا کر کھائین اور غذا ہضم ہونیکے بعد نیم گرم میٹھے پانی سے نہاوین اور آرام و سکون اور طراوت کی جگہ بیٹھے رہنا لازم سمجھین اور جو چیزین خشکی بڑھائین اُنسے پرہیز واجب سمجھین دوسرے سوء مزاج حار یابس ساذج کہ دماغ مین عارض ہو یہ قسم نہایت سخت ہوتی ہی اسکی علامت گرمی اور خشکی دماغ مین ہونا اور سر مین سوزش اور پیاس کی شدت علاج تدابیر مرطبہ یعنی جو تدبیرین کہ رطوبت پہونچاتی ہین اور یابس ساذج مین مذکور ہین مبردات کے ساتھ ملاکر استعمال کرین تیسرے سوء مزاج یابس سوداوی کہ دماغ مین عارض ہو چوتھے سوء مزاج حار یابس صفراوی دماغ مین لاحق ہو اور علامت اور علاج ہر ایک کا بارہا مذکور ہوا اور سودا اور صفرا کے تنقیے کے بعد ترطیب مین کوشش کرین جسطرح گذر چکا پانچوین رطوبت شور دماغ مین آجاے اور یہ وہ رطوبت ہوتی ہی کہ اُسمین حرارت نے اثر نا طبیعی کیا ہو نہ بطور نضج کے سو اُس رطوبت مین ایکطرح کا احتراق اور رمادیت اور عفونت پیدا ہو علامت یہ ہی کہ نتھنون مین تری اور رطوبت اور آنکھون مین چیپڑ اور میل آئے اور سر مین کچھ بوجھ معلوم ہو اور بیمار نیند سے جلد جاگے اور ہڑبڑا کر اُٹھے علاج ہر روز صبح کیوقت بیخ بادیان ملٹھی گاوزبان کے جوشاندے مین گلقند ملاکر پیین جب تک کہ نضج ظاہر ہو اور نضج کامل کے بعد خلط کا استفراغ ایارج اور حب شبیار سے کرین اور تنقیہ کے بعد روغن بابونہ اور اقحوان سر پر ملین اور سمک رضراضی اور مرغ فربہ اور بزغالہ کا گوشت بطریق شوربا پکاکر پالک اور کدو ملاکر کھائین اور تلخ و تیز و شور چیزون سے پرہیز واجب جانین چھٹے تپ یا بدن مین اخلاط سے امتلا ہو یا بدہضمی یا غم اور الم اور فکر و تشویش مین ڈالے ان اسباب سے جو سہر کی نوبت پہونچے ہر ایک کی علامت اُسکے سبب کا موجود ہونا علاج سبب کا ازالہ کرین اور جو باقی رہے اُسکا تدارک مناسب دواؤن سے کرنا چاہیے ساتوین آماس سوداوی جیسے سرطان اور اُسکے مانند کہ دماغ کے حوالی مین ظاہر ہو آٹھوین کھانے کی بادانگیز چیزین کہ اُنسے سر کیطرف ابخرے اُٹھین اس سبب سے پریشان خواب دیکھے اور خواب مین ڈر کر چونک اُٹھے اور اِس جہت سے کہ طبیعت مین خوف آ چکا ہی سونیکی طرف متوجہ نہو ہر ایک کی علامت اور علاج سبب کے موافق ہوتی ہی مثلاً جسمین کہ سبب نفاخ کھانے ہون غذا کی تبدیل کرین اور ایارج فیقرا اور حب شبیار کام مین لائین اور جسکا سبب سرطان ہو وہ مشکل کام ہی سرطان اور سب اورام کی تدبیر جس جگہ مذکور ہی وہان سے تلاش کرلین اور کبھی بڑھاپا بھی بیداری کا سبب ہوتا ہی اسکی دو وجہ ہین ایک یہ کہ بڈھونکی رطوبات شور ہوتی ہین دوسرے یہ کہ بڈھون کا جوہر دماغ بہ نسبت جوانون کے دماغ کے خشک ہوا کرتا ہی اسکی علامت یہ ہی کہ اور علامتین نہون اور اُسکا علاج دشوار ہی فی الجملہ ہر روز رات کیوقت بابونہ کا جوشاندہ اور

کشنک جو سر پر ڈالین اور روغن بابونہ روغن اقحوان ناک مین کھینچین اور انکی غذاؤن مین تھوڑا سا کاہو یا اُسکا تخم داخل کردین فائدہ اُن حیلون کے بیان مین کہ سہر والون کو مفید ہین رات کیوقت بیمار کے ہاتھ اور پانوٗن باندھین اور بے تکیہ بٹھلائین اور بڑا چراغ اُسکے سامنے رکھین اور بہت آدمی اکٹھے ہون اور حکایتین اور کہانیان بیان کرین اور بیمار کو اونگھنے نہ دین جب کہ تھک جائے ایکبارگی چراغ کو ٹھنڈا کرین اور لوگ الگ ہو جائین اور ہاتھ پانوٗن کی ہتیلی اور تلوون پر روغن مناسب ملین اور جو چیزین خواب کی مانع ہون جیسے آواز اور حرکت الگ رکھین اور جو کسی اور مکان مین سے چکی کی آواز آئے مفید ہوگی

ساتوین فصل سبات سہری اور سہر سباتی کے بیان مین

اور اس مرض مین جو دو عرض لازم ہین اُنکے نام پر اُسکا نام رکھا کیونکہ سبات کے معنی خواب یا سونا اور سہر کے معنی بیداری یعنی جاگنا اور بیداری کو عربی مین ارق بھی کہتے ہین اور مرض مذکور صفرا اور بلغم کی ترکیب سے پیدا ہوتا ہے جس جگہ بلغم غالب ہو سبات سہری کہتے ہین اور جہان کہین صفرا غالب ہو سہر سباتی کہتے ہین قرشی نے کہا وہ دماغی ورم کا نام ہے جو صفرا اور بلغم سے ہو بہر تقدیر سبات سہری کی یہ علامت ہے کہ کبھی نیند زیادہ اور کبھی جاگنا بہت دیر تک مگر نیند کا زمانہ جاگنے کے زمانے سے زیادہ ہو اور بوجھ اور تکان اور سب آثار لیثرغس کے ہونے اُسکے نشان ہین اور سہر سباتی کی یہ علامت ہے کہ کبھی بیداری زیادہ ہے اور کبھی خواب طویل مگر بیداری کا زمانہ خواب کے زمانے سے زیادہ ہو اور ہذیان اور بیخوابی اور سب اعراض قرانیطس کے اس مرض کے نشان ہین اور یہ بھی جان لے بعضے لوگ ہوتے ہین کہ اُنکے بدن مین کوئی بُری خلط ہوتی ہے جبتک جاگے جائین اور بیٹھے رہین خلط ٹھہری رہے جس وقت اونگھنے لگین اور سونیکا ارادہ کرین حرارت غریزی بدن کے اندر سے ہضم اور اخلاط کے پکانیکے واسطے متوجہ ہو مگر حرارت کی قوت اُس کام مین وفا نہ کرے سوا اسکے کہ اخلاط کو جنبش دے اور ابخرہ اُٹھائے اور ابخرے مذکور دماغ پر آئین اور آدمی جلد جاگ اُٹھے ہر چند سونیکا قصد کرے نیند نہ آئے اور اونگھنے سے آرام نہ پائے یہ بھی سہر سباتی کی ایک قسم ہے یہ کیفیت خشک مزاجون کو اکثر پیش آتی ہے

علامت ردیہ کا بیان ان دو مرض مین چت پڑا رہنا اور کھانا پینا بھول جانا اور پانی پینے کے وقت سانس کا اُلٹ جانا اسطرح پر کہ تھوڑا سا پانی قصبہ ریہ مین آ جائے اور کھانسی اُٹھے اور باقی جو فضلے حلق مین رہا ہو ناک کے راستے نکل جائے یہ علامت سخت ہوتی ہے جاننا چاہیے کہ کبھی ہوتا ہے کہ بول و براز بند ہو جائے اور سانس تنگی سے آئے اور اُسکا احوال اختناق الرحم کے احوال سے مشابہ ہوتا ہے اور دونون مین یہ فرق ہے کہ اس بیماری سے بہت چونکانیکے بعد بات کرنا اور جواب دینا ہو سکتا ہے اور اختناق الرحم کی حالت مین بیمار یہ تکلیف نہین کر سکتا اور اختناق مین بیمار کا چہرہ اپنے حال پر رہتا ہے بخلاف اس مرض کے کہ مُنھ کا رنگ خلط کے موافق بدل جاتا ہے اور مرض مذکور علامات صفرا کے موجود ہونیکے سبب لیثرغس سے فرق رکھتا ہے اور علامات بلغم کے ہونے سے قرانیطس سے **فائدہ** اور کبھی ہوتا ہے کہ شاذ و نادر بلغم اور صفرا برابر ہون اس صورت مین خواب طبیعی کا زمانہ بیداری ناطبیعی کے زمانیکے ساتھ مساوی ہوگا ایسے ہی باقی اور اعراض

علاج تدبیر مشترک وہ ہے کہ اگر ممکن ہو اول فصد کرین اور پنڈلیون پر شاخین کھنیچین تاکہ دماغ سے مادہ اُتر آئے کیونکہ خون کا نکالنا استفراغ کلی ہے پھر دیکھین اگر بلغم غالب ہو ایارجات اور غاریقون اور تربد اور اُنکے مانند سے نکالین اور جو صفرا کا غلبہ ہو مطبوخ ہلیلہ معجون خیارشنبر اور سقمونیا کے ساتھ استفراغ کرین حاصل کلام لیثرغس اور قرانیطس کا معالجہ مرکب کرکے اور خلط کی برابری اور کمی اور زیادتی کے موافق گھٹا اور بڑھا کر کام مین لائین اور تنقیے کے بعد مزاج کی تبدیل اطلیہ اور شمومات اور نطولات وغیرہ کے ساتھ کرین جیسی ضرورت ہو اور تشخیص مین آئے اور جس جگہ بہت کھانا بیماری کا سبب ہوا ہو اور معلوم ہو جائے کہ غذائین غلیظ بہت کھائی ہین پہلے قے کرین اور معدے کو پاک کرین اور جہان کہین اس مرض کا سبب شراب پینے کی کثرت اور مستی پڑ رہی ہو جب تک مستی دور نہو کچھ علاج نکرین پھر خمار کا علاج کرین اور یہ مضمون سبات مین بھی یاد رکھین

آٹھوین فصل جمود کے بیان مین اسکا شخوص اور آخذہ اور مدرکہ اور فاطوخس بھی نام ہی اب جاننا چاہیے کہ جمود وہ ہی کہ آدمی کے حس اور حرکتین دفعۃً موقوف ہو جائین چنانچہ اگر کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا سوتا یا کسی کام مین اور یہ بیماری پڑے آدمی اُسی حال مین رہ جاتے اور آنکھین اگر کھلی ہین تو کھلی رہین اور بند ہون تو بند رہ جائین اور شخوص اس طرح کا جمود ہی کہ اُسمین آنکھین کھلی رہین اور یہی شخوص کے معنی ہین اور جمود کہ دفعۃً ہو جاتا ہی اس سبب سے اُسکو آخذہ اور مدرکہ کہتے ہین اور جمود کا نام یونانیون نے فاطوخس رکھا ہی اُسکے معنی رُکے رہ جانا اور اس مرض کا مادہ خلط سوداوی ہی کہ دماغ کے بطن موخر مین بند ہو نہ جوہر دماغ مین مگر مشارکت کے سبب سے دماغ کے تمام اجزا مین آفت پہونچتی ہی اس سبب سے تمام حس اور حرکتین باطل ہو جاتی ہین اور اِس علت کی یہ علامت ہی کہ دفعۃً ہو جائے اور بیمار سانس نہ لینے اور حرکت نہ کرنے سے مردہ سا معلوم ہو اور جمود اور سبات مین یہ فرق ہی کہ سبات ہر گز اس مرتبے کو نہین پہونچتی کہ اُسمین سانس بند ہو جائے اور سبات والے کی آنکھین بند رہتی ہین بخلاف جمود کے کہ اُسمین اکثر کھلین رہتی ہین اور گہری نیند بھی کہ آہستہ آہستہ بہت بڑھ جائے سبات کی نشانیون مین سے ہی بخلاف جمود کے کہ اچانک پڑتا ہی اور نبض سبات مین نرم ہوتی ہی اور جمود مین سُست اور سخت اور صاحب سبات دشواری سے کلام کر سکتا ہی اور شاذ و نادر جواب بھی دے سکتا ہی جیسا سکتہ مین بیان کرینگے بخلاف صاحب جمود کے کہ یہ کام ہر گز نہین کر سکتا اور جمود اور سکتہ مین یہ فرق ہی کہ جمود والے کے حلق مین کچھ نہین جا سکتا بخلاف سکتے والے کے اور صاحب سکتہ چت لیٹا رہتا ہی بخلاف صاحب جمود کے کہ وہ ایک وضع خاص پر نہین رہتا جیسا اوپر لکھا گیا اور جمود سکتے سے نہایت مشابہ ہی اور جمود اور سرسام بارد مین یہ فرق ہی کہ جمود مین تپ نہین ہوتی اور سرسام مین تپ لازم ہی اور انمین فرق ظاہر ہی کیونکہ سرسام کبھی اس حد کو نہین پہونچتا کہ بیمار مردے کی صورت ہو جائے اور حرکات باطل ہون **علاج** تنقیۂ دماغ کے لیے سودا کی نکالنے والی دواؤن سے حقنہ کرین اور حقنے مین بیمار کے مزاج کی رعایت رکھین مثلاً اگر قوی مزاج ہو افتیمون بسفائج ہلیلہ کابلی غاریقون اور اُنکے مانند سے حقنہ کرین اور نہین تو سبوس گندم برگ چقندر پکا کر یا بغیر پکائے اِسکا پانی لین اور روغن کنجد اور تھوڑا سا بورۂ ارمنی اور شحم حنظل ملا کر استعمال کرین اور ہوش آنیکے بعد جو قوت مادے کو تنقیون سے اور ایارجون اور سودا کے نکالنے والے جوشاندون سے استفراغ کرین اور اگر بیمار ناطاقت ہو تو ہوش مین آنیکے بعد بھی نرم حقنون پر کفایت کرین اور اِس مرض مین بابونہ زوفائے خشک اکلیل الملک شبت سرکہ عنصل کے ساتھ ملا کر سر کے موخر پر ضماد کرنا مفید ہی ہوش آنے سے پہلے اور بعد مین بھی اور ایسا ہی روغن گرم مثل روغن خیری اور سداب اور مرزنجوش تھوڑا سا جندبیدستر ملا کر ملنا مفید ہی اور جو بیماری کم ہونے پر آئے گلقند عسلی دینا چاہیے اور پانی کی جگہ ماء العسل یعنی شہد کے پانی پر اور جو چیزین یہان مناسب ہون اُنپر اکتفا کرین اور اگر استفراغ کے سبب سے یا حقنے کی تیزی سے بیخوابی پیدا ہو جائے ہوش آنے کے بعد روغن بنفشہ نیم گرم سر پر ملین اور بابونہ شبت اکلیل الملک گل سُرخ تخم کاہو پوست خشخاش سے نطول بنا کر سر پر ڈالین

نوین فصل نسیان کے بیان مین اور وہ ذکر یا فکر یا تخیل مین فساد آنے سے مراد ہی اور اُنکو تین قسم مین ہم بیان کرتے ہین پہلی قسم فساد ذکر وہ اسطرح پر ہی کہ حواس ظاہری سلامت ہون دیکھنے اور سننے مین کچھ نقصان نہو مگر جو دیکھے یا سنے جلد بھول جائے اور یہ دو طرح سے ہوتا ہی ایک یہ کہ حفظ باطل اور معدوم ہو دوسرے یہ کہ حفظ مین نقصان آئے اور فساد ذکر کے دو سبب ہین ایک یہ کہ سردی اور رطوبت

دماغ کے موخر پر کہ حفظ کا مکان ہی غلبہ پائے اسلیے جو اُسمین نقش ہوتا ہی ٹھہرنے نہ پائے کیونکہ تھام لینا اور ٹھہرانا یبوست معتدل کا کام ہی اور یہ خود رطوبت کے غلبہ سے اپنے حال پر نہین رہا اور حفظ کا کم ہونا یا بالکل جانا سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہوتا ہی اور اُسکی علامت بہت سونا اور سر مین گرانی خصوصًا موخر مین اور دماغ سے ہمیشہ رطوبت کا بہنا علاج تنقیہ دماغ کے لیے تیز حقنہ کہ اُنمین قنطوریون دقیق گوگل جاؤشیر بورہ ارمنی شحم حنظل ہو استعمال کرین اور اگر حقنہ کافی نہو تنقیہ دماغ کے لیے ایارج فیقرا اور جوشاندے دین اور خردل کلونجی عاقرقرحا جوش دیکر شہد ملاکر غرغرہ کرنا اور تربد جندبیدستر باریک کرکے ناک مین پھونکنا تاکہ چھینک آجائے تنقیہ دماغ کے لیے نہایت فائدہ مند ہی مگر یہ حقنہ اور مسہل کے بعد استعمال کرین اور تنقیہ کامل کے بعد تبدیل مزاج کے لیے بورہ جندبیدستر خردل سداب جنگلی سرکہ عنصل اور روغن سوسن ملاکر سر کے موخر پر لیپ کرین اور جندبیدستر مس کر روغن سوسن ملاکر ملین اور جن گرم معجونون مین بھلاوان اور بچ ہو وہ کھائین اور یہ معجون اس بیماری مین بہت مفید ہی اُسکی ترکیب بلادر ایک اوقیہ ایلوا ساٹھ مثقال غاریقون چوبیس مثقال بچ اور بیج زراوند مدحرج زعفران دارچینی مصطگی ہر یک چھ مثقال افتیمون ایک اوقیہ شہد بقدر احتیاج جیسا معمول ہی معجون بنالین فائدہ سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصل کے سرکہ کی بناتے ہین اس بیماری مین بہت فائدہ مند ہی دوسرے یہ کہ بہت سی سردی اور خشکی دماغ کے موخر پر غلبہ کرے اس طرح پر کہ اس کو مثل موم کے سخت کردے اس سبب سے کسی چیز کا اس مین نقش نہو سکے یہ قسم بہ نسبت پہلی قسم کے کم پائی جاتی ہی اس کی علامت ہمیشہ نیند نہ آنا اور دماغ کے موخر مین خشکی معلوم ہونی اور مریض مشکل سے کلام ٹھہر ٹھہر کر کرے اور کبھی گلا بھی گھٹتا ہوا معلوم ہو یا سر پچھلی طرف کو کھنچتا ہوا سمجھے علاج رطوبت اور گرمی پہونچانیکے لیے اسفیداج کہ گوشت مرغ اور پرند جانورون کے چوزون سے اور بکری کے گوشت سے بنایا ہو کھائین اور گاے کی نلی کا گودہ اور روغن بادام اور روغن بابونہ سر کے موخر پر ملین اور سری کے پکے پانی اور بابونہ اور السی اور بنفشہ کے جوشاندے سے نطول کرین اور کبھی بردسا ذج فساد ذکر کا سبب ہی اور اُسکی علامت دونون قسم کی علامتون کے بیچ بیچ مین ہوگی اور ایسا ہی علاج دوسری قسم فساد فکر کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ جو فکر مین آئے فاسد ہوجائے یا اشیا کے فکر کرنے پر قدرت نہو یعنی مقدمات جزئیہ کہ معلومات سے حافظہ یعنی ذکر مین اور مقدمات کلیہ کہ عقل فعال مین حاصل ہون قوت مفکرہ اُن معلومات جزئیہ سے اُن مقدمات کو ترتیب نہ کرسکے اور فساد فکر کے چار سبب ہین ایک یہ کہ سردی اور رطوبت اوسط دماغ پر کہ فکر کا مکان ہی غالب ہو اور جو کہ روح اُسمین ہی سرد اور کثیف اور غلیظ ہوجائے اور فکر فاسد ہوجائے کیونکہ وہ روح کہ اوسط دماغ سے موخر کیطرف آئی ہی اور پھر موخر سے اوسط کی طرف پلٹی ہی اور اسی حرکت کا نام فکر ہی اور یہ ظاہر ہی کہ حرکت طبیعی بدون حرارت طبیعی کے نہین ہوتی اسلیے اس بطن کا مزاج بہ نسبت مقدم اور موخر کے مائل بحرارت ہی جسوقت بہ سبب عوارض کے اس بطن مین سے حرارت جاتی رہیگی بالضرور فکر مین آفت آئیگی اور فکر کم ہونا یا بالکل جانا سبب کی کمی اور زیادتی کے موافق ہوتا ہی دوسرے یہ کہ سردی خشکی کے ساتھ بطن اوسط پر غلبہ کرے تیسرے یہ کہ سردی ساذج سے بطن اوسط مذکور پر غالب آئے چوتھے یہ کہ دماغ مین حرارت کا غلبہ ہو اور فساد فکر کا موجب ہو کیونکہ اس صورت مین روح نفسانی کی حرکت مین پریشانی آئیگی اور ہر ایک کی علامت اور علاج اُسکے سبب کے موافق خواہ فساد ذکر مین یا دوسرے امراض دماغی مین بہ تفصیل مذکور ہوچکا ہی اُسکے موافق عمل کرین اور پوشیدہ نہین کہ فساد فکر کی اس قسم مین لیپ اور ملنے کی دوائین مرض کی جگہ پر یعنے وسط

دماغ پر لگائی جائین اور اس جگہ سے بعض آثار معلوم کر سکتے ہین مثلاً اگر علت کا سبب سردی اور رطوبت ہو سر کے بیچ مین بوجھ معلوم ہو ایسا ہی خشکی اور گرمی جیسا سبب ہون اپنی علامات سے معلوم ہو سکتے ہین اور سوء مزاج کی رعایت کا مادی اور ساذج ہونے مین بارہا ذکر آیا ہی اُسکے آثار کے موافق جیسی ضرورت پڑے کام مین لائین **فائدہ** اگرچہ فساد فکر حقیقت مین نسیان نہین ہی کیونکہ نسیان کہ اُسکو بھولنا کہتے ہین یہان نہین پایا جاتا مگر جو کہ مقدمات باریک سے نتیجہ نکالنا اور مسائل علمی کو آپس مین تمیز کرنا فکر فاسد سے نہین ہو سکتا اسلیے بطریق مجاز نسیان کی قسم مین شمار کیا اور جمہور نے فساد فکر کو کہ امور خانہ داری کے بندوبست اور اخلاق مین ہو حمق بولتے ہین اور جو علوم اور مسائل باریک کے سمجھنے مین ہو اُسکو بلادت کہتے ہین تیسری قسم فساد تخیل کے بیان مین یہ دو طرح پر ہی ایک یہ کہ امور تخیلہ مین ضعف اور نقصان آجائے دوسرے یہ کہ خیال بالکل باطل ہو اور امور تخیلہ یعنی خیال کے کام یہ ہین کہ اُن صور محسوسہ کو کہ حس مشترک ادراک کرتی ہو اور اُن صورتون کو کہ حس مذکور مین جمع ہو گئی ہون اور اُن محسوسات کو بھی جو اس سے غائب ہو جائین اُن صورتون کو اُسی کیفیت پر حاضر کر سکے اور خیال کے نقصان کے فعل کی یہ علامت ہی کہ آدمی خواب بہت کم دیکھے اور اگر دیکھے تو جاگنے کے بعد بھول جائے ایسا ہی محسوسات کی صورتون کو ضبط نکر سکے اور اُسکے باطل ہونیکی یہ علامت ہی کہ ہرگز خواب نہ دیکھے اور اگر کبھی دیکھے تو ہرگز یاد نرہے اور محسوسات کی صورت کہ فوراً غائب ہوتی ہی بھول جائے مثلاً بات کرتا ہی اور مُنھ سے نکلتے ہی بھول جائے کہ کیا کہتا تھا اور ایسا ہی چیزون کو دیکھتا ہی اور غائب ہوتے ہی فوراً بھول جائے کہ کیا دیکھتا تھا **فائدہ** پہلے نظر مین حافظہ اور خیال مین فرق کم معلوم ہوتا ہی اسلیے اسکی تصریح کیجاتی ہی کہ حافظہ کا یہ کام کہ محسوسات کے معانی جزئیہ کو کہ وہم یا تخیلہ سے اُسکی طرف پہونچتے ہین حفاظت کرے نہ اُن محسوسات کی صورتون کو اور نہ اُنکے معانی کلیہ کو کیونکہ معانی کلیہ کا خزانہ عقل فعال ہی اور مدرک اُنکا نفس ناطقہ اور محسوسات کی صورتون کی حفاظت کرنا خیال کا کام ہی جیسا گذر چکا اور اسباب اور علامات اور علاج اس قسم کا وہ ہی کہ نقصان ذکر مین بیان ہوا مگر یہ فساد تخیل اکثر یبوست سے ہوتا ہی اور فساد ذکر رطوبت سے پڑتا ہی اور طلا اور مروخات اور نطولات کا استعمال سر کے مقدم پر کرنا چاہیے کہ یہ مرض کی جگہ ہی اور فساد تخیل کی ایک قسم ہی کہ انسان اس چیز کو خیال کرے کہ موجود نہو یا وہ چیز دیکھے کہ اُسکا وجود خارج مین نہو مثلاً ایسی صورت کہ آدھا انسان ہو اور باقی آدھا گھوڑا یا آدمی بغیر سر کا یا دو سر کا تصور کرے اور علی ہذا القیاس یہ فساد نقصان اور باطل ہونیکے سبب سے نہین بلکہ تشویش یعنی پریشانی کے قبیل سے ہی اسکا سبب یہ ہی کہ سوء مزاج حار ساذج یا صفراوی مقدم دماغ پر غلبہ کرے اس جہت سے دماغ کا مقدم گرم رہتا ہی اور نتھنے خشک ہوتے ہین اور طرح طرح کے رنگ اور مشغلے خیال مین آتے ہین اور ساذج اور مادی کا فرق بارہا مذکور ہوا علاج ساذج مین ہر صبح تبدیل مزاج کے لیے شربت بنفشہ شربت نیلوفر گلاب اور عرق بید سرد پانی مین ملا کر پین اور طلا اور روغن اور نطول کہ سرسام صفراوی مین بیان کیے ہین سر کے مقدم پر استعمال کرین اور مادی مین پہلے حقنۂ نرم اور مطبوخ ہلیلہ کے ساتھ تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد مزاج کی تبدیل کرین **فائدہ** قوت نفسانی دماغ سے اُٹھنے سے اور پٹھون کے وسیلے سے سب بدن مین پھیل جاتی ہی اور حس اور حرکت پہونچاتی ہی اللہ تعالے کے حکم سے اور اس قوت کی دو قسم ہین مدرکہ اور محرکہ پہلی قسم مدرکہ کے بیان مین اُسکی بھی دو قسم مین ایک یہ کہ ظاہری امور کا ادراک کرے اسکو حواس ظاہری کہتے ہین وہ پانچ ہین باصرہ شامہ ذائقہ سامعہ لامسہ دوسرے وہ کہ امور باطنی کا ادراک اُسکا کام ہی اُسکو حواس باطنی بولتے ہین

وہ بھی پانچ ہین اور اس جگہ حواس باطنی کا بیان مقصود ہی اسلیے حواس ظاہری کی تفصیل کی کہ چندان پوشیدہ نہین ورپڑے ہوا جان کہ باطنی حواس سے پہلی قوت حس مشترک ہی اور وہ ایسی قوت ہی کہ جو کچھ حواس خمسۂ ظاہری سے دریافت ہوا اُسمین پہونچتا ہی اس سبب سے اُسکو مشترک کہتے ہین اُسکی جگہ دماغ کے بطن اول کا مقدم ہی اور دوسری قوت خیال ہی اور وہ حس مشترک کا خزانہ ہی کہ جو کچھ پاتی ہی اُسکو سونپ دیتی ہی اور اُسکا مکان بطن اول کا موخر ہی الحاصل یہ دونون قوتین بطن مقدم مین ہین اور خیال کے فعل کا بیان امور تخیلہ مین مذکور ہوچکا اور تیسری قوت متخیلہ اسکو متصرفہ بھی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ صور محسوسہ کہ خیال مین موجود ہین اُنمین تصرف کرتی ہی اور یہ تصرف یا ترکیب کے ساتھ جیسا دو سر کا آدمی کو تصور کرنا یا تفصیل کے ساتھ جیسا انسان بے سر تصور کرنا جیسا فساد تخیل کی ایک قسم مین بیان ہوچکا اور یہ تصرفات اس قوت کے اس صورت مین ہین کہ وہم صور متخیلہ اور معانی جزئیہ مین اس سے خدمت لیتا ہی اسلیے کہ جب قوت عقل کی اطاعت اور نفس ناطقہ کی خدمت کرتی ہی تب اسکا نام متفکرہ ہوتا ہی اور اس قوت کا نفس ناطقہ کی خدمت کرنا سوا انسان کے اور کسی جاندار مین نہین ہوتا اسلیے متفکرہ نہین پائی جاتی ہی مگر انسان مین اور فساد فکر کے معنی بیان کیے گئے اور اس قوت کی جگہ وہم اور خیال کے درمیان مین ہی چوتھی قوت وہم ہی وہ ایسی قوت ہی کہ معانی جزئیہ کو کہ محسوسات سے تعلق رکھتے ہین ادراک کرے جیسا دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی اسی واسطے بکری بھیڑیے کو دیکھتے ہی بھاگتی ہی اور جنسے مانوس ہی اُنکی طرف آتی ہی اور اس قوت کی جگہ بطن اوسط کے آخر مین ہی اور پانچوین قوت حافظہ ہی وہ ایسی قوت ہی کہ اُن معانی کو جو متفکرہ یا متوہمہ نے دریافت کیا ہو نگاہ رکھے اور اُسکو متذکرہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ وہ بھولی چیزون کو یاد دلاتی ہی اور وہ متوہمہ اور متخیلہ کا خزانہ ہی اور اُسکی جگہ دماغ کا بطن موخر ہی اور دماغ کے بطنون کا بیان اس باب کی ابتدا مین تشریح مین بیان ہوچکا دوسری قسم محرکہ کے بیان مین اُسکی بھی دو قسم ہین باعثہ اور فاعلہ اور باعثہ دو طرح ہی شہوانی اور غضبی شہوانی وہ ہی کہ نافع کی طرف حرکت کرنے کی باعث ہو اور غضبی وہ ہی کہ ضرر دفع کرنے پر حرکت کرنے کی باعث ہو اور یہ نفع اور ضرر عام ہی کہ فی الواقع ہو یا گمان کے موافق ہو اور فاعلہ وہ قوت ہی کہ پٹھون مین جاتی ہی تاکہ اُسکے واسطہ سے عضلہ کھنچتے ہین اور ڈھیلے ہوجاتے ہین اور اُنکے بند ہونے اور کھلنے سے اعضا حرکت کرین اور فاعلہ باعثہ کی مطیع اور تابعدار ہوتی ہی۔

دسوین فصل مالیخولیا کے بیانمین وہ اسطرح پر ہی کہ ظن اور فکر جسطرح پر طبیعت کا انداز ہی نہ رہین اور یہ بیماری سوا سوداوی مزاج کے نہین ہوتی اور جاننا چاہیے کہ بعض طبیب اس مرض کا نام مالنخولیا کہتے ہین پہلے لام کے بعد نون ثابت کرتے ہین مگر یے کے ساتھ بہت مشہور ہی اور یونانی اس بیماری والے کو مالیخولی کہتے ہین اور جان لے کہ اس مرض کا سبب کلی وہ ہی کہ کوئی آفت دماغ مین آجائے اُس سبب سے افعال دماغی بگڑ جائین یا اُنمین کمی آجائے یا پریشان ہوجائین جیسے سبب کی قوت اور ضعف ہو اور اُسکے اسباب سودا ہی یا مرۂ سودا اور مرۂ سودا سودائے ناطبیعی ہی کہ ہر خلط کے احتراق سے پیدا ہوا کرتا ہی اب جاننا چاہیے کہ مالیخولیا اپنے سببون کے مختلف جگہ ہونے سے قسمت کلی کے طور پر تین قسم مین تقسیم ہوتا ہی پہلی قسم وہ ہی کہ مرۂ سودا یا سودائے طبیعی سے تمام بدن سوائے سر کے بھرا ہو پھر بخارات سیاہ بدن سے دماغ کی طرف چڑھین اور مرض کے باعث ہون اور طبیعی سے یہ مراد ہی کہ سودا سوختہ نہو والا نہ اس اعتبار سے کہ جتنا چاہیے

اُس سے زیادہ ہی ناطبیعی کہہ سکتے ہین اور ظاہر ہی کہ جب تک کوئی خلط مقدار طبیعی سے زیادہ نہو جائے مرض پیدا نہین کرتی اور اس قسم کی علامت
کلی بدن کا دُبلا ہونا اور ناطاقتی اور ایام گذشتہ مین غذائین جو سودا پیدا کرتی ہین کثرت سے کھانا جیسے نمک شور اور نمکین مچھلی اور بینگن اور اُسکے مانند
اور نبض کی صلابت اور اختلاف بھی اور بہت سی کوشش اور مشقت کا پہلے ہو چکنا اسکا نشان ہی اور کبھی بدن کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہی اور قارورہ
صاف آتا ہی اور قارورے کی صفائی نضج سے پہلے ہوتی ہی اور نضج کے بعد سیاہی سے خالی نہین ہوتا اور یہ قسم سب قسمون مین سالم تر ہی کیونکہ مادہ
کسی ایک عضو مین مخصوص نہین اور علامات جزئیہ جیسا سبب ہے ویسا ہی ہوتی ہین مثلاً بہکنا اور ہنسنا اور خوشی اور آنکھون مین سُرخی اور رگون کا امتلا [بھرنا ۱۲]
اور نبض مین عظم اور سرعت اور رنگ سیاہ مائل بسرخی ہونا سودائے دموی کے نشان ہین اور باوجود ان امور کے اگر بیمار جوانکے بدن سے خون معتاد
کا نکلنا موقوف ہو جائے اور سابق مین تدبیرین گرمی اور رطوبت پیدا کرنیوالی عمل مین آئی ہون یہ سب خون کے احتراق پر تاکید کرتی ہین اور سوچ مین
رہنا اور فکر کرنا اور ڈرنا اور خوف کرنا اور رونا اور بُرے بُرے خیال اور اکیلے رہنا نشان اُس سودا کا ہی کہ سودائے طبیعی کے احتراق سے پیدا ہو اور
سودائے طبیعی کے احتراق کی قید اسلیے لگائی کہ سودائے غیر طبیعی کے احتراق سے جنون ہو جاتا ہی اور بہت تیزی اور بدخلقی اور بہکنا اور چلانا
اور بیقراری کرنا اور جاگنا اور کم ٹھہرنا اور غصہ بہت کرنا اور لمس بدن مین گرمی اور رنگ مین زردی اور درندون کیطرح دیکھنا اور جنون ہو جانا نشان
اُس سودا کا ہی کہ صفرا کے احتراق سے بنا ہو اور تدبیرین گرم و خشک پہلے عمل مین آئی ہون فائدہ جنون جسکا ذکر یہان آیا ہی اخلاط ردیہ سے [بریج ۱۲]
جو توثب کے ساتھ ہون مراد ہی اور توثب کودنے کو اور پہلو بہ پہلو اُچھلنے کو کہتے ہین اور تکان اور ٹھہرے رہنا اور لمس مین حرارت کا کم ہونا اُس
سودا کا نشان ہی کہ بلغم کے جلنے سے حاصل ہو اور اخلاط کے احتراق سے یہ مراد ہی کہ اُس خلط کی ذات مین گرمی آجائے اور جو لطیف ہو تحلیل ہو جائے اور
کثیف باقی رہے اور سودائے غیر طبیعی ہو اگرچہ ہر خلط سوختہ سوداوی ہوتی ہی جیسا حکما نے کہا ہی جو خلط جلتی ہی سودائے غیر طبیعی ہو جاتی ہی علاج
دموی مین ہفت اندام اور باسلیق کی فصد کھولین اور اگر احتباس [بند ہونا ۱۲] طمث [حیض ۱۲] مالیخولیائے دموی کا سبب ہو رگ صافن بھی کھولین اور ہمیشہ بنفشہ نیلوفر گاؤزبان
ہر ایک تین درم عناب سات دانہ سپستان بیس دانہ نبات دس درم جوش دیکر شربت بنا کر پی لین اور خلط پکنے اور نرم ہونیکے بعد مادے کو مطبوخ افتیمون کے
ساتھ استفراغ [نکال دین ۱۲] کرین اور تنقیہ کامل کے بعد غذائین اور شربت اور ترمیوہ خوب فراغت سے کھلائین اور حمام مرطب ہمیشہ کرین اور بکری کا دودھ سر پر [جوشاندہ ۱۲]
دوھنا اور بنفشہ نیلوفر برگ کاہو جو نیکوفتہ پوست خشخاش گل سرخ بابونہ پکا کر آبزن کرنا اور روغن بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ ناک مین ٹپکانا اور بدن پر ملنا
فائدہ مند ہی جاننا چاہیے کہ غذاؤن مین سے گوشت چوزہ اور مرغیون کا اور بکری کے بچے کا اور پالک اور روغن بادام اور مغز بادام اور اُنکے مانند سب
مفید ہین احتیاج کے موافق کام مین لائین غرض چکنی اور میٹھی غذائین اور رسیلی مزہ دار کھانے پر رغبت رکھین اور میدے کی روٹی کہ عربی مین
اُسکو خبز سمید کہتے ہین مفید ہی اور شربتون مین سے پتلے فالودے روغن بادام اور شکر ملا کر موافق آتے ہین ایسا ہی گائے کے دودھ
کا دہی اور میوون مین سے تربوز اور ککڑی اور میٹھا انگور اور میٹھا سیب اور خربوزہ مناسب ہین اور سب تدبیر سے بہتر ریاضت کا چھوڑ دینا ہی
اور آرام اور سکون اختیار کرنا ترکیب مطبوخ افتیمون کی ہلیلہ کابلی اسطوخودوس مویز منقی ہر ایک دس درم شاہترہ بسفائج ستا ہر ایک پانچ درم

کوٹنے کی دوا کو کوٹ لین پھر تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل باقی رہے نیچے اُتار لین اور اُسی وقت دس درم افتیمون ڈالکر چھوڑ دین کہ سرد
ہو جائے پھر چھان لین اور ایک درم غاریقون دو درم ایلوا باریک پیسکر اسمین ملائین اور شکر سے میٹھا کرکے پیین اور صفراوی مین پہلے ترطیب کے لیے
لعاب اور شربت مرطبہ دین اور ترطیب حاصل ہونیکے بعد مرض کے مادہ کو ماء الجبن اور اس جوشاندے سے کہ مذکور ہوتا ہی استفراغ کرین تنقیے کے بعد
سرد اور تر چیزون سے مزاج کی تبدیل کرین اور ریاضت کو ترک کرین اور آرام اور ٹھہرنا اور راگ سننا لازم سمجھین ترکیب مطبوخ کی پوست ہلیلہ زرد تمر ہندی
شاہترہ ہر ایک دس درم آلو بیس دانہ سپستان پچاس دانہ گل سرخ تخم کاسنی ہر یک پانچ درم کوٹنے کی چیز کو کوٹ ڈالین اور تین رطل پانی مین پکائین
جسوقت کہ ایک رطل رہ جائے تو نیچے اُتار لین اور فوراً دس درم افتیمون اسمین ملا دین اور چھوڑ دین کہ سرد ہو جائے پھر چھان کر ایک دانگ سقمونیا اور
ایلوا دھویا ہوا ایک درم فسوت ایک درم ملا کر بیس درم ترنجبین اور شیرخشت یا نبات سے میٹھا کرکے پیین اور ترکیب ایلوے کے دھونیکی یہ ہی کہ صبر
سقوطری یعنی ایلوا ایک رطل لیکر کوٹ کر چھلنی سے چھانین پھر افسنتین رومی بالچھڑ جراینہ دارچینی تج عود بلسان حب بلسان مرچیا کند مصطگی ہر ایک تین درم
لیوین اور دو رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل رہے چھان لین اور ایلوے کو پتھر کی کھرل مین جوشاندہ مذکور کے ساتھ پیس لین جب باریک ہو جائے ایک
برتن مین رکھدین کہ صاف ہو جائے اور سخت ٹکڑے جو رہین جدا کرین اور پھر جوشاندہ مذکور مین پیس لین جتنا باریک ہو بہتر ہی پھر برتن مین رکھین کہ بیٹھ جائے اور
اُسکا پانی آہستہ آہستہ نکال دین تا کہ ایلوا باقی رہجائے پھر ایلوے کو سکھا دین اور تین درم زعفران پیسکر اسمین ملائین اور اُٹھا رکھین اور ضرورت کیوقت بقدر
احتیاج دواؤن مین ملائین اور دھویا ہوا بغیر دھوئے ہوئے کی نسبت زیادہ نافع ہی نہین تو بے دھوئے اگر کام مین لائین بہت اسہال کرتا ہی اور سوداوی مین
ہر روز ماء الاصول دین یا گاؤزبان نیلوفر بنفشہ ہر ایک تین درم بالنگو دس درم گلقند دس مثقال اُسمین جلاب بنائین جبتک کہ نضج ظاہر ہو اور جو خون زیادہ ہو پہلے
فصد کھولین اور نضج کے بعد مادہ کو مطبوخ افتیمون اور ایارجات سے اور اُن بٹیون سے کہ سودا کے استفراغ مین مخصوص اور صداع شرکی مین مذکور ہوتین استفراغ
کرین اور راس مرض کے علاج مین جب مذکور کے اجزا مین ایارج فیقرا اور اسطوخودوس بھی ملا دین اور مناسب ہی کہ آسانی سے اور بدفعات استفراغ کرین تا کہ مادہ بھی سب
نکلجائے اور قوت بھی قائم رہے کیونکہ سودا کا مادہ آسانی سے نہین نکلتا جیسا اُسکی ارضیت سے ظاہر ہی اور ایارجات کے استعمال مین جسکا عمل ضعیف
ہو اُس سے شروع کرین مثلاً پہلے ایارج فیقرا استعمال کرین اُسکے بعد احتیاج کے موافق ایارج جالینوس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا ترکیب
اُس ماء الاصول کی کہ اس جگہ کام آتا ہی بیخ بادیان بیخ کاسنی ملہٹی بسفائج گاؤزبان بادرنجبویہ ہلیلہ کابلی ہر ایک سے بقدر احتیاج لیکر پکائین
اور جس طرح مذکور ہوا ہی افتیمون ملا کر اور ترنجبین سے میٹھا کرکے پیین اور تنقیے کے بعد ترطیب مین کوشش کرین یعنی مرطب غذائین کھانے
اور حمام کرنے اور نطول کرنے سے اور شربت مزاج کے موافق استعمال کرین اور ماء الجبن نہایت مفید ہی اور تنقیے کے بعد دماغ اور دل کو مفرحات
موافق سے تقویت دینا چاہیے اور دماغ کی تقویت اسواسطے چاہیے کہ اگر باقی مادے سے سیاہ ابخرے چڑھین اُنکو قبول نکرے اور دل کی تقویت
اسلیے ہی کہ مالیخولیا بدون دل کی شرکت کے نہین ہوتا ہی شیخ نے کہا ہی کچھ اسکا عجب نہین کہ مالیخولیا کا مبدا دل سے ہو اگرچہ اُسکا استحکام دماغ
شروع ۱۲
مین ہو کیونکہ یہ ممکن ہی کہ پہلے دل کا مزاج فاسد ہو جائے پھر دماغ اُسکا تابع ہو یا پہلے دماغ کا مزاج فاسد ہو اُسکے بعد قلب کا اور اُسکی

روح کا مزاج فاسد ہوا اور اُس روح مین سے جو دماغ کیطرف جاتی ہی فاسد ہوا اور اسکو بھی فاسد کرے کیونکہ روح دماغی روح قلبی کے ساتھ مل رہی ہی اور اُسی کے جوہر سے ہی سو لازم ہی کہ سب اقسام مین خصوصاً اس قسم مین دماغ اور دل کی تقویت مین کوشش کرین جب تک خوف اور ڈر اور غم زائل نہو پھر اگر مزاج گرم ہووے تقویت کیلیے جو کچھ خفقان گرم مین بیان ہی کام مین لائین اور جو مزاج سرد ہو نوشدارو اور دوار المسک کھلائین ترکیب اُس نوشدارو کی کہ رازی نے تالیف کی اور مفرح اُسکا نام ہی گل سرخ چھ درم سعد کوفی پانچ درم قرنفل مصطگی بالچھڑ اسارون ہر ایک تین درم قرفہ زرنب زعفران ہر یک دو درم دانۂ الائچی بسباسہ جوز بوا ہر ایک ایک درم آملہ ایک رطل آملہ کو سات رطل پانی مین پکائین جب تین رطل رہے ملکر چھان لین اور آدھا رطل شہد اُسمین ملائین اور پھر جوش دین جب گاڑھا ہو جائے نیچے اُتار کر دوائین باریک پیسکر اُسمین ڈالین اور بید کی لکڑی سے کہ سر اُسکا چمچے کی طرح چوڑا ہو ہلاتے رہین تاکہ مل جائے اور دو مہینے کے بعد استعمال کرین اور یہ دوا فرحت بخشتی ہی اور رنگ کو صاف اور ہضم کو اچھا کرتی ہی اور بوڑھاپا دیر تک روکتی ہی اور جاننا چاہیے کہ اس ترکیب مین شہد صرف آدھا رطل ہی مگر بعض طبیب قند اور شہد آدھون آدھ یا صرف قند ہی یا نرا شہد ضرورت کے موافق دو رطل ڈالتے ہین مزہ دار ہونیکے لیے لیکن سمرقندی نے اپنی قرابادین مین بھی آدھا رطل لکھا ہی ترکیب دوار المسک گرم کی زرنباد درونج عقربی مروارید ناسفتہ کہربا بسد ہر ایک دس درم ابریشم خام بہمن سفید بہمن سرخ سنبل دانۂ الائچی خرد ہر ایک پانچ درم اشنہ دارفلفل زنجبیل ہر ایک چار درم مشک دو درم کوٹ چھان کے شہد مین معجون بنالین ترکیب ماء الجبن کی بکری کا دودھ ایک رطل پکائین اور پکتے وقت جوش کی حالت مین نیچے اُتار کر ایک اوقیہ سکنجبین سادہ یا افتیمونی اُسپر ڈالین اور ہلائین پھر صاف کر کے پیین اور دوار مین ماء الجبن کا طریقہ بتفصیل مذکور ہو چکا اور بلغمی مین منضج پینے اور نضج ظاہر ہونیکے بعد مادہ کو اس مطبوخ سے نکالین ہلیلۂ کابلی شاہترہ ہر ایک دس درم بسفائج بالنگو ہر ایک تین درم سب کو پکائین اور بطریق مقرر دس درم افتیمون اُسمین ملائین اور سر دھونیکے بعد صاف کرین اور ایک درم نسوت اور ایکدرم غاریقون باریک کر کے اُسمین ڈالین اور شکر سے میٹھا کرین اور بقدر ضرورت حب اصطخیقون اول کھا کر اُسکے اوپر یہ جوشاندہ پیین اور ہمیشہ حمام کرتے رہین اور روغن ناردین و روغن زنبق بدن پر ملین اور گوشت مرغ کے چوزہ اور تیہو اور بچہ میش یک سالہ کا اور نخود آب شیرۂ مغز قرطم کے ساتھ تناول فرمائین اور تنقیۂ کامل کے بعد یہ مفرح نافع ہی ترکیب بالنگو پوست ترنج قرنفل مصطگی قرفہ دارچینی جوز بوا دانۂ الائچی نارمشک بہمن سرخ بہمن سفید زرنباد درونج زعفران تخم بادروج تخم فرنجمشک ہر یک دو درم مشک خالص ایک دانگ سب کو بیس لین اور چالیس عدد ہلیلہ اور بیس عدد آملہ نیکوب کر کے تین رطل پانی مین جوش دین جب ایک رطل رہے چھان لین اور ایک رطل شہد خالص یا کچھ زیادہ کے ساتھ قوام کرین اور آگ کے اوپر سے اُتار کر دوائین پسی ہوئی ملائین اور کبھی کبھی ایک مثقال کے برابر تناول کیا کرین اور بعضون نے پوست ہلیلہ پچاس درم اور آملۂ مقشر پچھتر درم لکھا ہی اور بجاے شہد ترنجبین — دوسری قسم وہ ہی کہ مرۂ سودا سر مین جگہ پکڑے اور تمام بدن مین نہ پھیلا ہو مگر ہو سکتا ہی کہ باوجود دماغ مین ٹھہرنے کے کچھ اُسمین سے بعض بدن مین سے بھی علاقہ رکھے اور مالیخولیا کی یہ قسم سب قسمون سے بُری ہی اکثر باریک فکر والون کو کہ رات دن مسائل باریک کے حل کرنے مین مصروف رہتے ہین عارض ہوتی ہی روفس نے کہا یہ مرض بہت سے فلسفیون کو جیسے افلاطون

اور اُسکے ہمسرون کو اور طبری نے کہا مین نے بہت سے فاضلون کو دیکھا کہ اکیلے رہنے لگے اور علوم کے سوا اور شغل چھوڑ دیے اور آدمیون سے تنہائی اختیار کی پھر اُنکے اخلاط جل گئے اور اُنکو مالیخولیا ہو گیا چنانچہ ایک اُنھین مین سے فارابی ہی اور اُسکے سوا اور بہت سے آدمی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ بڑا فکر والا ہو اور وسواس مین ہمیشہ رہے اور ہمیشہ زمین پر ایک چیز کیطرف دیکھے جائے اور سر اور مُنھ دبلا ہو باقی بدن مین گوشت معتدل ہو اور آنکھین گڑھ گئی ہون اور نبض سُست اور صغیر اور مختلف اور صلب ہو اور قارورہ رقیق اور صاف ہو اور مرض ہونیسے پہلے جاگنے کا اور فکر کی کثرت اور دھوپ مین خصوصًا ننگے سر پھرنیکا اور وہ غذائین جو دماغ کو ضرر رکھتی ہین جیسے لہسن اور پیاز اور گندنا بہت کھانیکا اتفاق پڑا ہوگا علاج اگر خون مین امتلا پائین پہلے رگ سر رو کھولین پھر غور کرین کہ خون نرا سیاہ ہی یا مائل بسُرخی یا صرف سرخ جہان کہ سیاہ ہو بند نہ کرین جبتک کہ خون کا رنگ پلٹ جائے یا ضعف کا خوف کرین اور خون مذکور یہ دلالت کرتا ہی کہ مواد سوختہ باوجود دماغ مین جگہ پکڑ نیکے بدن مین بھی پھیل گیا ہی اور جس جگہ سیاہ مائل بسرخی ہو بقدر معتدل نکالین اور زیادتی نہ کرین اور جہان کہین خون سرخ اور صاف نکلے جان سکتے ہین کہ مادہ دماغ کی رگون مین رک رہا ہی اُسمین سے کچھ بدن مین نہین پھیلا اب قیفال کے عوض رگ پیشانی کھولین تا کہ مادہ نفس عضو سے آسان طریق سے نکل جائے اور صافن کی فصد سرروکی فصد سے بہتر ہی خاصکر جس جگہ استفراغ امالہ کے ساتھ منظور ہو خصوصًا عورتون مین بشرطیکہ جہان احتباس طمث سبب ہوا ہو اور چاہیے کہ فصد کے بعد خلط غالب کو مطبوخ اور حبوب کے ساتھ جو لائق اُس خلط کے ہون استفراغ کرین اور اُنکا بیان پہلی فصل مین تفصیل سے بیان ہو چکا مگر جبتک دماغ اور خلط کو رطوبت نہ پہونچائین مسہل نہ دین کیونکہ مادہ آسانی سے نہ نکلیگا اور رطوبت پہونچانیکی تدبیر یہ ہی کہ اسفیدباجات کھلائین جو موٹی مرغیون اور بزغالہ اور برہ کے گوشت سے اور سمک رضراض سے بنے ہون اور فالودہ کہ نشاستہ اور شکر اور خشخاش اور روغن بادام سے بنالین تناول کرین اور مرطب روغنون مین نیمگرم کرکے سر ڈوبا رکھین اور تغریق سر کا بیان صداع مین گذر چکا ہی اور ترطیب کے اثر کی انتہا یہ ہی کہ ناک کے سوراخ مین تری ظاہر ہو اور جو مقشر اور بنفشہ اور نیلوفر اور برگ کاہو پکا کر اُسکا پانی بھی سر پر ڈالین اور مغز تخم کدو و تخم کاہو مغز تخم تربز گل نیلوفر بنفشہ عورتون کا دودھ ملاکر سر پر لیپ کرین اور شربت مرطب کہ بارہا جنکا ذکر آیا ہی پئین اور میٹھے پانی سے حمام معتدل مین غسل کرین اور سرد و تر مکانون مین بیٹھین اور سرد و تر خوشبو کے پھول اور گلاب کثرت سے سونگھین اور بہت سونا جس کسی خوب حیلہ سے ممکن ہو مفید ہی اور جو چیز ضرر رکھتی ہو جیسے ریاضت اور فکر اور جماع وغیرہ اُنکے مانند اُس کو چھوڑ دین اور تنقیہ کے بعد پھر ترطیب مین کوشش کرین یہانتک کہ دماغ سے وہ خشکی جو کہ احتراق اور استفراغ کے سبب آگئی ہو زائل ہو تیسری قسم مالیخولیا مراقی کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ خلط حار سوداوی معدے یا ماساریقا یا طحال یا مراق مین جمع ہو جائین پھر ابخرہ سیاہ جس عضو مین ہے کہ مادہ کا محل ہو صعود کرکے دماغ مین پہونچین اور یہ مرض پیدا کرین اور مادہ مذکور جس عضو مین اِن اعضا سے مکان پکڑتا ہی مراق مین نفخ ضرور پیدا کرتا ہو اسلیے مراق کے لفظ کے ساتھ منسوب کیا ہی اور نفخ کے لازم ہونیکی جہت سے مالیخولیا نافخہ اور نفخہ مراقیہ بھی کہتے ہین فائدہ مراق قاف کی تشدید سے اُس غشا مستبطن کو کہتے ہین کہ باہر سے احشا کے اوپر کھنچ رہا ہی اور کبھی مراق کا لفظ شکم کے پوست پر بولتے ہین جیسا امراض صفاق مین بیان کرینگے اور احشا شکم کے اندر کے اعضا کو کہتے ہین جیسے معدہ اور جگر اور ماساریقا اور طحال اور امعا اور اس قسم مین جو تعلق مادے کا اِن چارون اعضا کے ساتھ ہی اسلیے

ملہ پردہ ... ۱۲

چار قسم پر منقسم ہی پہلی یہ کہ مادہ معدے مین ہو اور مادۂ مذکور اکثر قعر معدہ مین ورم پیدا کرتا ہی خصوصًا ورم سرد اور یہ مادّہ معدے مین کیون جمع ہوتا ہی اسکے سبب مین جو اطبا نے اختلاف کیا ہی طول کے سبب ہمنے بیان نہین کیا دوسری یہ کہ ماساریقا مین مادہ آجائے اور سدہ پیدا کرے تیسری یہ کہ مادہ طحال مین آجائے اور طحال مین ورم یا سدہ پیدا کرے چوتھی یہ کہ مراق مین جمع ہو اور حرارت باطن کے سبب سے اکٹھا ہوکر جلجائے خواہ مراق مین ورم پیدا کرے یا نکرے پھر بخارات سیاہ اُسمین سے صعود کرین اور دماغ مین پہونچکر روح نفسانی کو تاریک کردین اس سبب سے خوف اور غم بڑھ جائے اور اوپر بیان ہوچکا کہ مادہ جس عضو مین جگہ پکڑ جائے بخارات سیاہ اُس جگہ سے دماغ کیطرف چڑھتے ہین اور مرض پیدا کرتے ہین اب جاننا چاہیے کہ اس قسم کی علامت یہ ہی کہ ڈکارین ترش اور سوختہ بہت آئین اور ممکن ہی کہ ریاح کے غلیظ ہونیسے ڈکار بھی نہ آئے اور باوجود بہت کھانیکے بدنین کم لگے یعنی بدن کو غذا کم پہونچے اور معدہ اور مراق مین درد اور جلن اور کھچاوٹ معلوم ہو اور چھاتی رُکی رہے اور مُنھ سے لعاب بہت آئے اور پیٹ پھرا معلوم ہو اور نہایت نرم ہو اور دونون شانون کے بیچ کی جگہ درد کرے اور جھوٹی بھوک بافراط ہو اور بیمار کو ابخرے کا چڑھنا محسوس ہو اور ابخرہ محسوس ہونیکے وقت سمجھے کہ حلق اور تالو بخارات کے لگنے سے جلا جاتا ہی پھر جسکا مبدا طحال ہو گا باوجود اِن علامات مذکورہ کے طحال کا بڑا ہونا اُسکے مبدا ہونے پر گواہی دیگا اسی طرح اور جو معدے کے ورم سے ہو جیسی ورم کی قسم ہو ویسے ہی آثار حرارت اور برودت کے جیسے تپ اور پیاس اور قے صفراوی یا نہونا انکا اسکے حال کا گواہ ہی اور ایسے ہی ماساریقا مین سُدّہ ہونیکا حال جیسا کہ ذرب مین بیان کرینگے پوشیدہ نہین رہتا اور علامات مشترک کا پایا جانا مشترک ہونیکی دلیل ہی اور علامات کلیہ مذکورہ خاص کر ہونا اور دوسرے عضو کے مبدا ہونیکی کوئی علامت نہ پائی جائے قطعی دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ مادہ نفس مراق مین ہی خصوصًا اگر شکم مین ورم فاحش ظاہر ہوا اور معدے کے افعال سلامت ہون علاج ہر چالیس دنمین یا کم و زیادہ مین جیسے مزاج تقاضا کرے رگ باسلیق کھولین بشرطیکہ خون غالب ہو اور کوئی امر قوی مانع نہو بقدر حاجت اور بمقتضاے وقت کے موافق خون نکالین اور چاہیے کہ نشتر فراخ لگائین تاکہ خون غلیظ نکل جائے اور یہ قاعدہ جن امراض سوداوی مین فصد واجب ہو سب یاد رکھنا چاہیے اور جو اِس قسم کے ساتھ حرارت معلوم ہو ایک جلاب نیلوفر تخم کاسنی عنب الثعلب ترنجبین نبات سے بناکر پیین اور شربت بنفشہ اور شربت خشخاش مفید ہی اور غذا آش جو یا آش مقشر مغز بادام کے ساتھ اور اگر حرارت نہو تقویت احشا کے لیے صرف گلقند کھائین اور اگر جلاب مین بالنگو گاؤزبان بادیان ملائین بہتر ہی اور مرغ کا چوزہ اور بیضے کی زردی اور اُسکے مانند کہ جلد ہضم ہوجائے اور اُسکا فضلہ کم ہو اور کیموس اچھا پیدا ہو غذا کرین بشرطیکہ کسی عضو مین ورم نہو اور جاننا چاہیے جس جگہ کہ مادہ معدے مین یا ماساریقا یا مراق مین ہو ضرورت کیوقت ملائم چیزون سے کہ احشا کو نافع ہون جیسے فلوس املتاس کو بادرنجبویہ گاؤزبان افتیمون افسنتین کے جوشاندے مین ملاکر استعمال کرین کہتے ہین کہ مالنخولیاے مراقی مین افسنتین نہایت نافع ہی اور ایسا ہی اُسکی شراب اور شربت اور جہان مادہ صرف طحال مین ہو استعمال کے لیے قوی دوائین استعمال کرین کیونکہ مسہل ضعیف سے مادہ طحال سے نکلکر معدہ یا اور اعضا مین رہجاتا ہی اور نہین نکلتا اس لیے واجب ہی کہ طحال کا تنقیہ قوی دواؤن سے کرین تاکہ مادے کو دوسرے عضو مین ٹھہرنے ندے کہ کسی دوسری آفت کا موجب نہو اور جاننا چاہیے کہ جو مادہ معدے اور مراق اور ماساریقا مین ہو صرف فصد سے نکالین اور مسہل ندین مگر احتیاج کیوقت اور وہ اسطرح پر ہوتی ہی کہ تحقیق کرنیسے معلوم ہو کہ مادہ متعفن ہوجائیگا یا تمام بدن مین پھیل جائیگا تو اس صورت مین تنقیہ استعمال

له دھوکا نہ کھانا چاہیے کہ ابتدا کی ۱۲

کے ساتھ واجب ہوتا ہی اور قی کی سب اقسام مین ممانعت ہی اور نقصان اُسکا نفع سے زیادہ ہی یہ بات پوشیدہ نہین ہی مگر جسکو کہ آسان قی آئے اور مادہ فضاے معدہ مین ہو فائدہ اگر مادہ بلا ورم مراق مین ہو روغن گل اور سنبل اور مصطگی نیم گرم معدے کی جگہ خصوص فم معدہ پر ملنا اور سبوس گرم سے تکمید کرنا اور بابونہ اکلیل الملک برگ اترج کے پانی سے نطول کرنا ریاح کی تحلیل کیواسطے فائدہ مند ہی اور تکمید رطب بہ نسبت تکمید یابس کے زیادہ مفید ہی کیونکہ ترطیب اور تحلیل دونون حاصل ہوتی ہی ایسا ہی جس عضو مین کہ مادہ ہو اس عضو کے تنقیہ اور تقویت مین جسطرح کہ اپنی اپنی جگہ بیان آیا ہی توجہ کرین اور جاننا چاہیے کہ مالیخولیا کے احوال جیسے مادے کا محل مختلف ہو یا جیسے کوئی دوسری خلط اُسمین ملجائے اُسی کے موافق مختلف ہوا کرتے ہین مثلاً اگر مادہ دماغ کے اوسط مین کہ تمیز اور تفکر کا محل ہی آجائے عقل اور تمیز باطل ہوجاتی ہی اور اُسکے سب کام بگڑ جاتے ہین اور جو مادہ دماغ کے اگلے اجزا مین کہ خیال کا مکان ہی آئیگا تو سب خیال باطل ہونگے اور جو مادہ دماغ کے سب اجزا مین ہوگا خیال اور اندیشہ اور قول اور فعل سب مین خرابی آجائیگی اور اختلاف دوسرے خلط کے ملنے سے اسطرح پر ہوتا ہی کہ اگر سودا صفرا کے ساتھ اکٹھا ہو بیمار کے مزاج مین غصہ اور تیزی ہوگی اور اگر بلغم ملے یا سودا مین بیمار کو تکان ہے اور آرام خوش آنے اور بارہا بیان کیا ہی کہ سودا جس خلط کے احتراق سے ہوتا ہی اُس خلط کی کیفیت اُسمین ہوتی ہی اور اُسکے نشان اُسپر گواہ ہوتے ہین۔

گیارھوین فصل دیوانگی کے اقسام مین اور یہ سب مالیخولیا کے قبیل سے ہین دیوانگی کی جو چار قسم ہین اسلیے اس فصل کو ہم چار قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم قطرب کے بیان مین اُسکی یہ علامت یہ ہی کہ بیمار نہایت ترش رو رہے ایک جگہ نہ ٹھہرے ہمیشہ بیہودہ سرگردان پھرتا رہے اور آدمیون کیطرف سے گمان کرے کہ میرے مار ڈالنے کی فکر مین لگ رہے ہین اسلیے تمام دن قبرستان اور مکانات ویران مین چھپا رہے اور رات کیوقت باہر نکلے اور بعض اس بیماری والے خوف نہین کیا کرتے مگر نہایت ترش رو تاسف زدہ زرد رنگ زبان خشک اور گرم ہوتے ہین اور شاید آدمیون پر بھی حملہ کرین اور جنگل مین چوپایون کیطرح چارون ہاتھ پانون پر پھرتے رہین اور کبھی اس بیماری والے کی پنڈلیان بہت پھرنیکی جہت سے زخمی ہوجاتی ہین اور زخم نہین بھرتا اور رات کے پھرنے اور کانٹے پتھر لگنے سے تمام پانون چھل جاتے ہین اب جاننا چاہیے کہ اسکی وجہ تسمیہ مین اطبا نے اختلاف کیا ہی شیخ نے کہا کہ قطرب ایک جانور ہی کہ پانی پر جلد جلد پھرتا ہی داہنے بائین آگے پیچھے غیر مقرر نکمی حرکتین کرتا ہی ہر گھڑی غوطہ لگاتا ہی اور نکل آتا ہی اس بیماری کا مبتلا جو اسی طرح کی حرکتین کرتا ہی مرض مذکور کا قطرب نام رکھا ہی اور کہتے ہین کہ قطرب ذئب امعط یعنی بھیڑیے بال گرے ہوئے کو بولتے ہین اس بیماری والا جو آدمیون پر حملہ کرتا ہی اور بصورت چارپایون کے پھرتا ہی اور بھیڑیون کیطرح آوازین کرتا ہی اسلیے اس نام سے مشہور ہوا اس سبب سے اُسکو ذئب امعط اور علط الذئب بھی کہتے ہین اور اُسکے نام رکھنے کی وجہ مین کچھ اور بھی وجہ کہتے ہین مگر اس مقام مین اتنا ہی مناسب جانا علاج اگر ضرورت ہو خون نکالین اور نضج کامل کے بعد مادے کا استفراغ افتیمون کے جوشاندے اور اُسکے مانند سے کرین اور تنقیے کے بعد مزاج کی تعدیل نطولات اور روغن سرد و تر سے کرنی چاہیے اور اور تدبیرین سردی اور رطوبت بڑھانیوالی جنکا بیان گذرچکا استعمال کرین اور ترطیب مین مبالغہ کرنا چاہیے اور غذاؤن مین سے جو لطیف اور مناسب ہو کھلائین اور فکر دور ہونیکے لیے جسطرح سے بن پڑے سلانا اور بہلانے فکر دفع ہونیکے کام مین لانا واجب ہی اور شیخ رحمہ اللہ نے کہا ہی جسوقت کوئی تدبیر

مفید نہ پڑے چاہیے کہ سر پر اور منھ پر مارین اور تارک سر پر داغ دین کہ یہ کام قوت نفسانی کو چونکاتا ہی اور بیمار کو ہوش مین لاتا ہی دوسری قسم مانیا کے بیان مین اور مانیا یونانی زبان مین جنون سبعی کو کہتے ہین یعنی درندہ کیطرح رازی کہتا ہی کہ بعض متاخرین نے مانیا کا ترجمہ جنون بالج کیا ہی یعنی بھڑکا ہوا اُسکی یہ علامت ہی کہ درندون کیطرح پھرے اور جو چیز دیکھے توڑ دے اور پھاڑ ڈالے اور ہمیشہ ارادہ کرے کہ آدمیون پر آپڑے اور اُسکی نظر آدمیون کی سی نہو بلکہ درندون کیطرح دیکھے تیسری قسم داء الکلب کے بیان مین یہ بھی مانیا کی ایک قسم ہی کہ جو صاحب مانیا کبھی غصہ اور گرمی اور کبھی خوشامد اور خرمی کتون کی طرح کرتا ہی اس نام سے بولتے ہین اور اسکا داء الکلب اس وجہ سے نام رکھا ہی کہ اگر بیمار مذکور جس کسی کو کاٹے تو وہ مرجائے جیسے باؤلا کتا اور جاننا چاہیے کہ علت مانیا کا مادہ صفراے سوختہ کا بخار ہی کہ دماغ مین اکٹھا ہو جائے یا سوداے سوختہ کا بخار اور جو سودا کے ہی احتراق سے پیدا ہوا اُسکا نشان یہ ہی کہ اُسکا بیمار متفکر اور خاموش رہے اور اگر کبھی کلام کرنے لگے تو اتنا بولے کہ سننے والے کو پیچھا چھڑانا مشکل پڑے اور جو غصہ آئے بڑی دیر مین ٹھنڈا ہوا اور بدن رنگ سیاہی مائل ہو اور جو صفرا کے احتراق سے ہو اُسکا یہ نشان ہی کہ نہایت بیقرار ہو اور جلد شرارت کرنے لگے اور شرارت جلدی سے موافق ہوجائے اور قلق اور غم اور سوچ مین رہنا اس قسم کا نشان ہی اور اس مرض مین اور دماغ کے ورم مین یہ فرق ہی کہ دماغ کے ورم مین حمی کا لازم ہونا شرط ہی بخلاف اسکے کہ یہ بے تپ ہوتا ہی علاج نضج اور ترطیب کے بعد سبب کے موافق تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد بھی مرطبات سے دست کش نہون دوا مین بھی اور غذا مین بھی اور تنقیے کے بعد لازم ہی کہ قلب کی تقویت مفرحات اور موافق غذاؤن سے کرین چوتھی قسم صبارا کے بیان مین یہ لفظ سریانی ہی برسے جنون کے معنون مین اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہی کہ گویا مانیا اور قرانیطس اکٹھے ہو گئے اسکی علامتین یہ ہین کہ شروع مین بہت جاگنا اور بیمار بیقرار اور پریشان حال رہے اور نیند مین ڈر کر جاگ اُٹھے اور سانس چڑھے اور ہونکنے لگے اور سوال کے موافق جواب نہ دے اور بھولنے کی عادت ہو آنکھون مین سُرخی اور گرانی معلوم کرے اور یون جانے کہ کوئی چیز آنکھ مین گر پڑی ہی اور خود بخود آنسو نکلین اور قارورہ سفید اور رقیق ہو اور کبھی ہوتا ہی کہ پیشاب نہ آئے اسلیے پیڑو پر ہاتھ مارے اور ملے اور بیعقلی سے کہ نہ سکے کہ کیا ہی اور کبھی بدن بھی کانپنے لگتا ہی علاج سر سے مادہ جذب کرنیکے لیے اور ابخرے کو منع کرنیکے واسطے جو سرسام صفراوی مین مذکور ہی استعمال کرین مگر ترطیب مین بہت کوشش کرین اور ہاتھ پاؤن کا باندھنا واجب سمجھین اور باندھنے کے بہت فائدے ہین ایک یہ کہ ہاتھ پاؤن مارنے سے باز رہے کہ اس سے بیماری کا سبب ترقی پکڑتا ہی دوسرے یہ کہ دماغ سے مادہ کچھ آئے تیسرے یہ کہ آپ کو یا اور کو ہلاک نکرے طبری نے کہا مین نے دو شخصون کو دیکھا کہ اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا اور بہت مرد عورتون کو طبرستان اور دیلم مین دیکھا کہ اپنے آپ کو درختون مین لٹکاتے تھے۔

بارھوین فصل اختلاط عقل اور ہذیان کے بیان مین (بیہودہ بکنا ۱۲) یہ مالیخولیا کی ایک قسم ہی اور وہ ایسی آفت ہی کہ فکر کے افعال مین پیدا ہو اس طور سے کہ افعال بدل جائین اور پریشان ہون نہ اس طور سے کہ باطل ہون اور نقصان آئے اور یہ بدون حرارت کے نہین ہوا کرتا اور اس فصل کی مبدا علت کے موافق تین قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ بیماری کا مبدا دماغ ہو یہ چھ طرح پر ہوتا ہی ایک یہ کہ دماغ کے اجزا خصوصاً بطن اوسط کہ فکر کا مکان ہی مرہ سودا سے بھر جائے اُسکی یہ علامت ہی کہ بیمار غمگین اور بدظن رہے جیسا کہ مالیخولیا مین بیان کیا دوسرے یہ کہ سوداے صفراوی سے کچھ بلغم ملا ہو اُسکی علامت مدبرون کی سی عادت اور

ولا اور ہی تیسرے یہ کہ سوداے دموی سے بھر جائے اسکی علامت خوشی اور ہنسنا اور رگین پھولنی چوتھے یہ کہ دماغ مین مرۂ صفرا سے امتلا ہو اُسکی علامت گرمی کا بھڑکنا اور بیقراری اور سر مین اور حلق مین گرمی کا معلوم ہونا اور بدن کی رنگت مین زردی پانچوین یہ کہ بلغم عفن (بدبو ۱۲) تیز سے امتلا ہو جائے اُسکی علامت بہکنا متانت کے ساتھ اور بیمار اپنی بھوون کو ہاتھ سے اوپر چڑھائے اور سر مین گرانی ہو چھٹے یہ کہ حرارت اور یبوست ساذج (خشکی ۱۲) دماغ مین آکر اختلاط اور ہذیان کی باعث ہو اُسکی علامت ہلکاپن اور خشکی دماغ مین اور ہمیشہ جاگنا اور سوا دکی علامتین نہونی **دوسری قسم** وہ ہی کہ علت (بیماری ۱۲) کا مبدا دماغ نہو بلکہ معدہ یا مراق یا رحم یا اوعیۂ منی یا اور کوئی عضو خاص ہو پھر ان اعضا مین سے کسی ایک عضو سے دماغ مین ضرر پہونچے اور اختلاط کا باعث ہو اور ضرر کا پہونچنا یا تو صرف اُس بُری کیفیت کے سبب سے جو عضو آفت رسیدہ سے دماغ کو پہونچتی ہی ہوتا ہی یا گرم ابخرے کے چڑھنے سے اور اس قسم کی علامت پہلے اُس عضو مین آفت پہونچنا پھر اختلاط اور ہذیان پیدا ہونا علاج اسکا یہ ہی کہ اس عضو کا علاج کرین **تیسری قسم** یہ کہ بخارات تیز تمام بدن سے اُٹھکر دماغ مین آئین اور اختلاط پیدا کرین جیسا تپ لازمی مین ہوتا ہی اسکی علامت پہلے تپ ہونا اور اُسکا علاج یہ ہی کہ تپ کا علاج کرین

تیرھوین فصل رعونت اور حمق کے بیان مین

کہ مالیخولیا کی ایک قسم ہی اور وہ اسطرح پر ہی کہ فکر کے افعال عملی کامون مین جیسے کاروبار گھر کے اور لوگون سے معاملہ کرنے مین بگڑ جائین یا کم ہو جائین اسی جہت سے اس علت والا کام بے حاصل لڑکون کی طرح کرتا ہی اور اُسکا تخیل مشہور اور آسان چیزون مین ثابت اور سلامت ہوتا ہی مگر انجام امور مین بیہودہ اور اس مرض کے دو سبب ہین ایک یہ کہ صرف سردی یا خشکی کے ساتھ دماغ کے بطن اوسط مین کہ فکر کا مکان ہی آجائے دوسرے یہ کہ بطن مذکور کے اوعیہ کے تجاویف مین بلغمی مادہ حاصل ہو سو اگر سردی اور خشکی یا صرف سردی کے سبب سے ہو اُسکی علامت ناک مین خشکی اور نیند نہ آنی اور حمام کرنے اور سر پر گرم پانی ڈالنے سے نفع پانا اور سردی اور خشکی کے اسباب کا پہلے ہونا علاج تسخین اور ترطیب کیواسطے موٹی مرغیون کا گوشت اور اسفیدباجات دارچینی اور خولنجان کے ساتھ خوشبو کر کے کھائین اور میٹھی چیزین معتدل اور میٹھے فالودے روغن بادام مین ملا کے بہت مفید ہین اور روغن خیری اور بابونہ سر کے اوسط پر ملنا اور حشایش گرم و نرم یعنے نباتات خشک پکا کر اُسکا پانی سر پر ڈالنا فائدہ مند ہی اور اگر بلغم کے سبب سے ہو اُسکی علامت اور علاج اُس نسیان کی علامت اور علاج کے مانند ہوا کرتا ہی کہ جسکا سبب فساد فکر ہو اور فساد کا موجب سردی اور بلغم ہوے ہون۔

چودھوین فصل عشق کے بیانمین

اور وہ عشقہ سے مشتق ہی اور عشقہ لبلاب کی ایک قسم ہی کہ جب کسی درخت پر لپٹتا ہی اُسکو سکھلا دیتا ہی اس جہت سے کہ یہ مرض بھی بیمار کو خشک کر دیتا ہی اسکا یہ نام رکھا اور یہ ایسا مرض ہی کہ لوگ اسے اپنے آپ لگا لیتے ہین اور مستحکم ہونیکے بعد ہر وقت غمگین رہنے اور تنہا اور چپ رہنے اور کام نہ کرنے مین بعینہٖ مالیخولیا کی صورت ہو جاتا ہی اور اپنے آپ بیماری لگا لینے کے یہ معنی ہین کہ آدمی بعضی صورتون کے اچھے ہونے مین بہت فکر کرے اور اُنکے دیکھنے کا خیال رکھے وہ معشوق واقع مین خوبصورت ہو یا نہو اور کبھی شہوت کی زیادتی اور جماع کی فکر کا موجب اور خوبصورت کے دیکھنے کا باعث ہوا کرتی ہی غرض جسطرح کہ ہو ہمیشہ فکر مین رہنے سے خون جلکر سودا ہو جاتا ہی اور سبب استحکام پاتا ہی اور عشق کی علامت یہ ہی کہ آدمی خاموش اور سر جھکائے رہے اور جو سنے یا دیکھے بھول جائے آنکھیں گڑ جائین اور حرکت

کرتی رہین اور خشک ہون مگر رونیکے وقت اور ایسا معلوم ہو کہ گویا ہر وقت کسی اچھی چیز کیطرف دیکھتا ہی نہایت محبت سے اور آدمیون مین بیٹھنا بُرا جانے اکیلے رہنا خوش آئے اور نبض مین اختلاف ہونا اور لمبی لمبی سانس لینا اسکا نشان ہی خصوصاً اگر معشوق کو دیکھے یا اُسکا نام سُنے اور آثار کی کمی اور زیادتی سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہوتی ہی **علاج** مزاج اور بدن کی ترطیب اُن تدبیرون سے کہ مالیخولیا مین مذکور ہین دوا اور غذا کرنی چاہیے اور اسکا زیادہ خیال رکھین کہ اُسکا اندیشہ موقوف ہوجائے اور یہ اس طور بن پڑتا ہی کہ راگ اور مزامیر اور قصے اور کہانیان زاہدون کی باتین اور ایسے ہی جو امور طبیعت کے مناسب ہین اور شغل کا موجب سمجھین اُنمین مشغول رکھین اور جھگڑے کے کامون مین ڈال دین اور معشوق کی بُری بُری باتین اُسکے آگے بیان کرین اسطرح پر کہ وہ یہ غرض نہ سمجھے اور اگر مجرد ہو قبیلہ داری مین پابند کرین کیونکہ جماع خصوص معشوق کے ساتھ عشق کے زائل کرنیمین اثر رکھتا ہی اور جہانتک ہوسکے وصال کی تدبیر مین کوشش کرین اگر بطریق شرعی میسر آوے دریغ نکرین کہ اس سے بڑھکر کوئی علاج نہین اور یہ کہ عشاق کو بیکار نہ رہنے دین کیونکہ بیکاری فکر بڑھاتی ہی اور اگر قوت قوی ہو خلط سوداوی کو موافق چیزون سے استفراغ کرین اور یہ بیماری ہرچند کہ نفسانی عوارض مین سے ہی مگر بدن کو اُس سے نقصان اور ضرر پہونچتا ہی واجب ہی کہ معالجہ نفسانی کے ساتھ ترطیب بدن اور دماغ کی بھی رعایت رکھین فائدہ یہ جو کچھ کہا ہی عشق باطل کے باب مین ہی کہ انجام سے روکتا ہی اور نہین تو عشق حقیقی کو کہ دافع الامراض اور باعث حصول مراد ہی کون ہی کہ اُسکو نہ چاہے یا اللہ ہمکو نصیب کر چنانچہ مولوی روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہین **نظم** شاد باش ای عشق خوش سودائے ما + ای طبیب جملہ علتہائے ما + ای دوائے نخوت وناموس ما + ای تو افلاطون وجالینوس ما + عاشق صنع خدا با فر بود + عاشق مصنوع او کافر بود +

پندرھوین فصل کابوس کے بیانمین اُسکو نیدلان اور جاثوم بھی کہتے ہین اور وہ اسطرح پر ہی کہ آدمی خواب مین یہ خیال کرے کہ کوئی بوجھل چیز سینے پر آگئی اور دباتی ہی اور دم رُکنے لگے اور ہلنے کی طاقت نہ رہے اور آواز نہ نکل سکے مگر اسطرح سے کہ گویا اُسکا گلا داب لیتا ہی اور کبھی سانس بھی بند ہوجاوے اور جس وقت یہ خیال موقوف ہو فوراً جاگ اُٹھے اور بیماری کا سبب جو اکثر ہوتا ہی یہ ہی کہ جو اخلاط غلیظ کے ابخرے جاگنے کی حالت مین تحلیل ہوتے تھے نیند کی حالت مین اسباب محللہ کے نہونے سے ایک دفعہ ہی چڑھین اور دماغ کے مقدم مین اکٹھے ہوجائین اور دماغ کو داب لین اسی سبب سے کابوس کو ضاغط اور خانق بھی کہتے ہین یعنی داب لینے والا اور گلا گھونٹنے والا اور کبھی ہوتا ہی کہ شدت کی سردی سونمین سر کو پہونچے اس سبب سے دماغ منقبض ہوجائے اور روح کے راستے بند ہوجائین اور اخلاط رک جائین اور روح مین کثافت پیدا ہو پھر وہ خیالات جو کابوس کے موجب ہین اُنکا خیال آ بندھے اب جاننا چاہیے کہ اس فصل کی اس مرض کے سبب کے موافق دو قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ ابخرے کے چڑھنے کے سبب سے پیدا ہو یہ قسم مادے کے موافق تین طرح پر ہی ایک یہ کہ بخار کا مادہ خون ہو اُسکی علامت بدن مین اور آنکھون مین سُرخی اور نیند کا غلبہ مگر گہری نہو اور سونے مین خیال سرخ نظر آئین **علاج** فصد کھولین اور پنڈلیون پر پچھنے لگائین اور غذا کم کرین اور جو چیزین خون کو رقیق کرتی ہین استعمال کرین دوسرے یہ کہ بخار کا مادہ بلغم ہو اُسکی علامت حواس کند ہونا اور مُنھ اور ناک سے پانی بہنا اور تکان اور بدن ڈھیلا ہونا اور سونیکی حالت مین سفید اور سبز خیال نظر آئے **علاج** پہلے قے کرین اور بلغم کا مسہل کھائین پھر دماغ کے تنقیہ اور تعدیل کے لیے عطوس اور سعوط اور غرغرہ اور طلا استعمال کرین اور پانوٗن کا ملنا

مادے کے سب اقسام مین مفید ہی ترکیب منقی بلغم کی شبت اور مولی کے بیج پکاکر اور شہد ملاکر پیین اور قی کر ڈالین اور بلغم کے مسہل کا بارہا ذکر آیا ہی اور ایارج فیقرا اور حب قوقایا سر اور بدن کے تنقیے کیواسطے بہت خوب ہی تیسرے یہ کہ ابخرے کا مادہ سودا ہو اُسکی علامت فکر کی کثرت اور بیخوابی اور یہ کہ آنکھین گڑہ جائین اور سونیکی حالت مین اندھیرا اور سیاہی خیال مین گذرے پوشیدہ نرہے کہ بخار کا رنگ اُسکے مادے کے موافق ہوتا ہی اسیواسطے جس خلط کا غلبہ ہوتا ہی اُسی کا رنگ خیال مین آتا ہی **علاج** نضج کے بعد مادے کو مطبوخ افتیمون اور حب الجبن سے استفراغ کرین اور جاننا چاہیے کہ صفرا کے بخارات قلیل اور رقیق ہونیکی جہت سے کابوس کا سبب نہین ہوتے **دوسری قسم** وہ کہ سر کو سردی پہونچنے کے سبب کابوس ہو جائے اور یہ قسم سوا اُن لوگونکے کہ جنکا دماغ ضعیف نہین ہوا کرتی اور ایسا ہی پہلی قسم بھی بدون ضعف دماغ کے نہین ہوسکتی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ سر کو سوتے وقت بہت سردی پہونچے اور پہلی قسم کے اعراض نہون **علاج** روغن سداب روغن مصطگی روغن اذخر نیمگرم سر پر ملین اور جو چیزین عضو کو سرخ کرتی ہین جیسے خردل اور جندبیدستر اور نطرون یعنی بورۂ ارمنی سرکہ عنصل کے ساتھ ملاکے ضماد کرین **فائدہ** بعض کہتے ہین کہ کابوس فی نفسہ مرض نہین مگر اس جہت سے کہ سکتہ یا صرع یا مانیا سے ڈراتا ہی اسکو بھی امراض مین شمار کیا

سوطوین فصل صرع کے بیانمین۔ وہ ایسی بیماری ہی کہ حس اور حرکات کے جو آلات ہین اُنکے کام بے انتظام اور ناتمام ہو جائین اور اس حالت مین ہیئت طبیعی بدل جائے اور آدمی گر پڑے اسلیئے اسکا نام صرع رکھا کیونکہ صرع عربی زبان مین گرنیکو کہتے ہین اور اسکا سبب کلی سدہ غیر تامہ کہ دماغ کے بطون اور اعصاب کے مجاری مین پیدا ہو جس سے روح نفسانی مجرای طبیعی پر یعنی اصلی راہ پر اعصاب مین نفوذ نکر سکے اور پٹھے کھنچ جائین اور پوشیدہ نہین کہ اگر سُدہ نہوتا آلات حس و حرکت کے افعال مین آفت نہ آتی اور تشنج نہ پڑتا اور اگر سدہ کامل ہوتا حس اور حرکت بالکل باطل ہو جاتی جیسا سکتہ مین مشاہدہ ہوتا ہی اور تشنج بھی نہ پڑتا اب جاننا چاہیے اگرچہ صرع کی آفت دماغ کے مقدم کو مخصوص ہی مگر نزدیک ہونیکے سبب سے دوسرے اجزا بھی نہین سلامت رہتے اور ہیظاہر ہی کہ اگر دوسرے اجزا مین آفت نہ پہونچتی تمیز اور حفظ کی قوتُ فعال باطل نہوتے اور صرع کی زیادتی اور کمی سبب کے موافق ہو اسیواسطے صاحب ذخیرہ لکھتا ہی کہ اکثر ہوا کرتا ہی کہ کسی شخص کو صرع پڑے اور رفع ہو جائے لیکن تشنج معلوم نہو سکا یہ سبب تہا کہ مادّہ قلیل ہو اور بہت بے انہو اور جاننا چاہیے کہ تشنج کے سبب مطلقاً تین ہین ایک امتلا دوسرے خشکی تیسرے انقباض مگر صرع کا تشنج خشکی سے نہین ہوا کرتا کیونکہ تشنج خشک دفعۃً نہین پڑا کرتا آہستہ آہستہ ہو جایا کرتا ہی اور جس جگہ خشکی اس مرتبہ کو پہونچے کہ دماغ مین تشنج پیدا کرے ایسے تشنج سے پہلے ہی موت آتی ہی اب تحقیق ہو گیا کہ صرع کے تشنج کا سبب امتلا ہی یا دماغ کا انقباض کہ جسکی تیزی سے ہو یا ابخرے سے یا کیفیت سمی سے نفرت کھاکر بھاگتا ہی اور اس سبب سے کہ کثیر مادہ نفس دماغ مین جگہ پکڑتا ہی اور کسی سبب سے تھوڑا سا اُسمین حرکت کرتا ہی اور پھیلتا ہی یا اُسکے بخارات پھیلتے ہین اور مجاری مین امتلا پیدا کرتے ہین تب ناتمام سدہ کے پیدا ہونے سے صرع آتی ہی اور کبھی مادہ دوسرے عضو مین جگہ پکڑتا ہی اور بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہین اور کیفیت ردیہ کے سبب یا انقباض ہو کر یا ابخرے کی کثرت سے امتلا ہو کر سدہ پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ مادّہ بالکل نہو مگر کوئی جانور زہریلا جیسے بچھو اور زنبور وغیرہ عضو مین نیش مارے اس طرح سے کہ اُسکا زہر اُس عضو کے پٹھے مین اثر کرے اور زہر کی تاثیر

لہ یعنی دوا ؤ ںالایو ولی ۱۲

مشارکت کی جہت سے دماغ مین پہونچے اور دماغ کو بُری معلوم ہو اپنے آپ سکڑ جائے تاکہ زہر کا اثر نہ پہونچے بالضرور دماغ کے سکڑنے سے تشنج اور صرع پیدا ہو جائے یا اسطرح پر کہ مادہ تھوڑا ہو مگر دماغ مین حس زیادہ ہو بُری کیفیتون کا جلد اثر مانے اور سکڑ جائے اِس سے لازم ہوا کہ اس فصل کو تین قسم مین ہم بیان کرین **پہلی قسم** اسمین کہ علت کا مبدا صرف دماغ ہو اور یہ چار طرح پر ہی ایک وہ ہی کہ خلط فاعل بلغم ہو اور اسکی علامت حواس مین کدورت ہو اور کندھون اور سر مین بوجھ اور صرع کے وقت مُنھ مین کف بہت آئین اور تھوک اور رینٹ بہت آئے اور بدن ڈھیلا رہے مزاج مین سردی اور دشواری سے ہلنا بھی بلغم کا نشان ہی **علاج** نضج کے بعد بدن کا تنقیہ اُن مسہلات قویہ سے کہ بلغم کے نکالنے مین مخصوص ہین کرین جیسے حب ایارج اور غاریقون اور اسطمخیقون اور صبر اور معجون سیسالیوس اور یہ بٹیان بنائین دماغ کیواسطے بہت مفید ہین ص ایلوا تربد غاریقون حب النیل شحم حنظل سقمونیا جتنی احتیاج ہو لین اور شہد مین بٹیان بنائین اور مسہل اور حقنہ کے بعد مرچ سیاہ اور جندبیدستر باریک پیسکر ناک مین پھونکھین تاکہ جو کچھ مادہ باقی رہا ہی اُسکی جڑ اُکھڑ جائے اور ہر روز صبح کیوقت ریاضت معتدل کیا کرین اور بدن کو ملا کرین اسطرح سے کہ ملنے مین ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف لائین اور اطراف یعنی ہاتھ اور پانوٴن سے شروع کرین پھر سر کو بھی اسی طرح ملین اور امتلا اور بدہضمی اور دودھ کے اقسام اور خاگینون اور اُن چیزون سے کہ بخارات پیدا کرتی ہین اور دیر ہضم میوون سے جیسے سیب اور اُن چیزون سے کہ دیر ہضم ہون جیسے شلغم اور مولی اور اُنکے مانند پرہیز کرین اور جاڑا اور گرمی اور جماع اور بہتے پانی مین دیکھنا اور چاندنی مین اور اونچی جگہ بیٹھنا اور حمام مین بہت ٹھہرنا اور زیادہ چلنا اور سوار ہونا خصوصاً گھوڑا دوڑانا اور چمکتی چیزون مین اور رہٹ کو دیکھنا سب صرع والون کو ضرر رکھتا ہی اور صرع بلغمی مین سب سے اچھی غذا نخوداب ہی جو کہ تیتر اور تیہو اور مرغ اور ہرن کے گوشت سے پکا ہوا اور صرع کیوقت ہینگ اور شہد کا پانی حلق مین ڈالنا فائدہ مند ہی **ترکیب معجون سیسالیوس** کی عاقرقرحا اسطوخودوس سیسالیوس ہر ایک دس درم غاریقون پانچ درم فرومانا حلتیت یعنے ہینگ زراوند مدحرج عود بلسان حب بلسان ہر ایک اڑھائی درم سب کو کوٹ لین اور سکنجبین عنصلی مین ملائین خوراک ایک مثقال اور چاہیے کہ فرومانا تازہ تر ہو اور حلتیت خوشبودار ہو اور صرع بلغمی پرانی کیلیے ایارج ہرمسی اور بلادری صغیر بہت نافع ہی دوسرے یہ کہ سودا ہو اُسکی علامت خفقان اور دل کا اختلاج یعنی پھڑکنا اور وہ کف کہ مُنھ سے آتے ہین اُنکا مزہ ترش ہو اور شاید کہ جو کف زمین پر گر پڑے اُسکی تیزی اور ترشی کی شدت سے زمین اُبلنے لگے جیسا کہ سرکہ سے اُبلتی ہی اور پہلے سے جھوٹھے گمان اور بُرے بُرے خیالات اور فکر اور وسواس کی کثرت اور دُبلا پن اور خشکی بدن مین اور بھوک کی زیادتی ہو اگر مادہ دماغ سے اور بدن مین بھی پھیل گیا ہو اور یہ قسم بلغمی کی نسبت بہت بُری ہی کیونکہ بلغم دماغ کے مزاج کے مناسب ہی اور جو چیز مناسب ہو وہ کم ضرر پہونچاتی ہی **علاج** نضج کے بعد مادے کو مطبوخ افتیمون اور حبوب مخرج سودا سے یعنی جو سودا کو نکالتی ہین استفراغ کرین اور تنقیے کے بعد تقویت سر کے لیے عنبر اور گلاب سونگھین اور غذا چکنی چکنی اسفیدباجات کہ چوزہ کے اور موٹی مرغیون اور بکری کے گوشت سے بنائین تناول کرین اور اسفیدباج ایک شوربا کی قسم ہی کہ گوشت اور پیاز اُسمین اصل ہی اور وہ کئی طرح سے بنتا ہی **تیسرے** یہ کہ خون ہو مگر جاننا چاہیے کہ خون صرف سے صرع بہت کم ہوا کرتی ہی جیسے صفرا سے لیکن خون سوداوی اور بلغمی سودا اور بلغم کے مانند اکثر صرع پیدا کرتا ہی اور خون کا غلبہ جو سر مین ہوا

کرتا ہی اُسکی علامت کا بارہا ذکر آیا ہی مثلاً دوا جین بھری رہین اور مُنھ سرخ ہوا اور بھر بھرا جائے خصوصاً صرع کے وقت اور کبھی اُس وقت مین ناک سے خون بہنے لگتا ہی اور پہلے سے اقسام اقسام کے درد سر مین ہونے اور ہمیشہ سر بھاری رہنا اور سدر اور دوار ہر وقت رہنا اگرچہ معدہ خالی اور ہلکا ہو اور عادت کیوقت طبع کی اجابت بھی ہو یہ سب صرع دماغی کی علامتون مین سے ہی اور ایسا ہی اس قسم کا یہ نشان بھی ہی کہ صرع اگرچہ موقوف ہو جائے مگر ہر وقت سر مین آفت رہے اور عقل مین نقصان آوے اور جیسا مادہ ہو اُسکے موافق اعراض ظاہر ہون علاج صافن کی فصد کھولین اور پنڈلیون پر پچھنے لگائین اور غذا کم کرین اور اگر مادہ باوجود دماغ مین ٹھہرنیکے تمام بدن مین بھی ہو بدن کے امتلا کی جو علامات ہین اُن علامتون سے پہچان سکتے ہین ایسے وقت مین اگر دیکھنے سے ضرورت معلوم ہو پہلے دونون ہاتھ سے قیفال ایک دفعہ مین کھولین یا ایک ہاتھ سے کھولین جیسا بیمار کا حال مقتضی ہو اور قوت کے اندازہ پر خون نکالین اور اگر مصروع کی فصد کا بہار کے موسم مین اتفاق پڑے اور خوب ہی جس جگہ دماغ مین ضعف نہو اور دماغ مین سردی آجانیکا خوف نہو کئی دن کے بعد احتیاج کیوقت رگ زیر زبان کھولین اور گدّی پر پچھنے لگائین اور جہان کہین فصد کی ضرورت پڑے اور فصد لیجاوے ایک ہفتہ آرام دین پھر اسہال کی تدبیر کرین اُسکے بعد اگر حاجت پڑے رگ صافن کھولین یا دونون پنڈلیون پر پچھنے لگائین پھر غور کرین اگر علامتین خون کے امتلا کی بدن مین ہنوز باقی ہین ہر ایک استفراغ کے بعد ایک ہفتہ آرام دین اور دل و دماغ کی قوت کی رعایت رکھین اور پھر استفراغ کرین کہ وہ مادہ جس سے بخارات پیدا ہوتے ہین جڑ سے اکھڑ جائے چوتھے یہ کہ صفرا ہو اور صرع دماغی صفرا کے سبب بہت کم ہوا کرتی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ بہکنا اور بیچینی اور بیقراری اور گرمی اُسوقت شدت سے ہو اور قی آئے اور مُنھ اور آنکھین زرد ہو جائین اور صرع جلد موقوف ہو جائے اور تشنج کم پڑے اور ہو سکتا ہی کہ تشنج محسوس نہو کیونکہ مادہ بہت لطیف ہی جیسے اوپر کہا گیا علاج صفرا کے استفراغ کیواسطے شربت آلو اور شربت تمر ہندی سرد پانی مین ملا کر پین اور مزاج کی اصلاح کے لیے شمومات اور سعوطات اور اطلیۂ سرد تر استعمال کرین اور انگلیون کے پینے کا دودھ سر پر ملین اور جہان کہین اعضا مین تشنج آجائے روغن اور نیم گرم پانی نوبت کیوقت اور نوبت کے بعد بھی بدن پر ملین اور یہ کام تشنج موقوف ہونیکے لیے سب قسمون مین کام آتا ہی فائدہ روفس کہتا ہی جسوقت صرع دماغی مین سر اور پیشانی پر عرق ہو جائے یہ اسبات کا نشان ہی کہ صرع کا مادہ تحلیل ہو گیا دوسری قسم اس بیان مین کہ مادہ دوسرے عضو مین ہو جیسے معدہ مین یا طحال اور مراق اور جگر اور رحم اور امعا مین اور ہاتھون اور پاؤن مین اور اُسکے مانند جیساکہ صداع شرکی مین بیان ہوا پھر اس مادہ سے بخارات یا ریح اُٹھکر دماغ مین آئے اور صرع پیدا کرے اور یہ قسم کئی طرح پر ہی پہلی نوع صرع معدی کے بیان مین یعنی بیماری کا مبدا معدہ ہو جاننا چاہیے کہ جسوقت معدہ خلاط فاسد بلغمی اور سوداوی یا صفراوی سے بھرتا ہی اُن خلاط سے دماغ کیطرف ابخرے چڑھتے ہین پھر کبھی یون ہوا کرتا ہی کہ ابخرے کی صرف بری کیفیت سے دماغ ایذا پاتا ہی اور سکڑ جاتا ہی اس سبب سے روح کے راستے بند ہو جاتے ہین اور پوشیدہ نرہے کہ جبتک ردارت قوی نہو یعنی بہت برائی نہو دماغ مین تشنج کی نوبت نہین پہونچتی مگر جہان کہین دماغ کا حس تیز اور زیادہ ہو جائے وہان تھوڑی سی ردارت بھی کافی ہوا کرتی ہی اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ بخار ویسے ہی برے ہونگے جیسا اُنکا مادہ برائی مین ہوگا ابخرۂ غلیظہ کے مقدار مین زیادہ ہونے سے

دماغ ایذا پاتا ہے اور کھنچ جاتا ہے غرض جسطرح سے کہ ہو صرع پڑ جاتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ اجزۂ غلیظہ کی قید اسلیے ہے کہ لطیف اجزے سدہ کا موجب نہین ہو سکتے خاص کر حرکات ارادیہ کے مبدا مین کہ جب تک سبب قوی نہو ہرگز روح کو طبیعی طریق پر چلنے سے مانع نہین ہو سکتا اور یہ عام ہے کہ جو اجزے اٹھتے ہین وہ فی نفسہ غلیظ ہون یا چڑھنے کے بعد دماغ کی سردی سے اُنہین غلظت آئے اور جس جگہ کہ صفرا کے اجزے مقدار کی جہت سے سدہ پیدا کرین وہ اسی قبیل سے ہوگا کیونکہ اُنہین ذاتی غلظت کا دخل نہین جیسا کہ اُنکے مادہ کی لطافت سے ظاہر ہے اسی سببسے صرع صفراوی کمتر ہوا کرتی ہے اب جاننا چاہیے وہ علامتین کہ صرع کے سب اقسام کو لازم ہون نو ہین ایک یہ کہ مصروع کی زبان زرد ہو اور زبان کے نیچے کی رگین سبز ہون دوسرے یہ کہ جس وقت دلتنگ ہو یا تھوڑا سا غصہ آوے سر بھاری ہو جائے تیسرے یہ کہ نوبت آنیکے پہلے زبان بہت بھاری ہو جائے چوتھے یہ کہ خوابہائے پریشان بہت دیکھے پانچوین یہ کہ بھولنے کی عادت ہو جائے اور بد دلی اور ہر چیز سے ڈرنا عارض ہو چھٹے یہ کہ منھ مین جھاگ آئین ساتوین یہ کہ بُرے بُرے اندیشے مالیخولیا والے کی طرح آنے لگین آٹھوین یہ کہ دلتنگ اور بیصبر ہو جائے نوین یہ کہ ادنی کام مین غصہ آنا اور ناحق غصہ کرنا جو علامتین کہ صرع دماغی کے لیے مخصوص تھین اُنکا بیان ہو چکا اور جو مادہ دوسرے اعضا مین تعلق رکھتا ہے اُسکی بھی خاص خاص علامتین لکھی جاتی ہین سو وہ علامات کہ صرع معدی کے لیے مخصوص ہین چھ علامت ہین ایک معدے کا ہلنا خفقان کے طور پر دوسرے جھلاہٹ اور سوزش اور رعشہ معدہ مین خاصکر بھوک کے وقت تیسرے یہ کہ نوبت کیوقت دواجین کھنچین اور نتھنے پھول جائین اور ایسا معلوم ہو کہ اُسکا گلا گھٹا جاتا ہے اور شاید چیخ مارے اور شاید کہ براز یا پیشاب یا منی نکل جائے چوتھے یہ کہ قے کے بعد صرع ہلکی پڑ جائے پانچوین یہ کہ امتلا اور بدہضمی سے صرع بڑھ جائے یعنی شدت سے آئے یا نوبت کے پہلے ہی آجائے اور دیر تک رہے اور یہ علامتین اُسوقت ثابت ہونگی کہ وہ خلط جو معدے مین ہے اُنکے بُرے ہونیکے سببسے نہین بلکہ مقدار کی زیادتی سے صرع پڑے کیونکہ جہان کہین خلط کی برائی سے صرع ہوا کرتی ہے اکثر سوتے مین اور بھوک مین صرع زیادہ ہوا کرتی ہے اور ظاہر ہے کہ خلو معدہ کی حالت مین کیفیت ردیہ بطریق آسان دماغ مین پہونچتی ہے کیونکہ کوئی چیز مانع نہین یہ اُسی قسم کی بات ہے کہ اگر معدے کے امتلا پر زہر کھانیکا اتفاق پڑے بہت کم ضرر پہونچتا ہے چھٹے یہ کہ اکثر ہوا کرتا ہے کہ صرف موافق غذاؤن کے استعمال سے صرع موقوف ہو جائے دوسری دواؤن کی حاجت نہ پڑے اور یہ خاصیتین اور علامتین اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ خلط برائی کے سببسے صرع پیدا کرتی ہے نہ مقدار کے سببسے اور دوسری علامتین کہ اُنسے مرض پیدا کرنیوالی خلط کی قسم معلوم ہو بارہا مذکور ہوئین علاج اگر مشاہدہ کے بعد ضرورت جانین پہلے سرو یا باسلیق کی فصد کھولین کیونکہ فصد استفراغ کلی ہے اور مادہ جس قسم کا ہو اُسکا تنقیہ قے اور اسہال کرین اور قے صرع معدی مین نہایت موثر ہے اب جاننا چاہیے جو حبوب اور مطبوخ مسہلہ کہ مکرر مذکور ہو چکے اسی طرح اُنمین سے جونسا خلط جس قسم کے مناسب ہو کام مین لائین سو اگر خلط بلغمی ہو قے کے لیے مولی اور سوئے کے پانی مین سکنجبین عسلی ملا کے پیوین اور قے کر ڈالین اور اگر خلط سوداوی ہو مولی کو چیر کر اُسمین خربق سیاہ بھر دین پھر اُس مولی کو سکنجبین مین بھگوئین پھر اُس مولی کو کھائین اور سکنجبین عسلی لوبیا کے پانی مین ملا کر اُسکے بعد پیوین اور امداد کرین کہ قے ہو جائے اور جو صفراوی ہو سوئے کے اور خربوزے کے بیج اور خبازی لین اور اُسمین تھوڑا سا نمک ملا کر سکنجبین کے ساتھ پیوین اور قے کر ڈالین

اور اگر گرم پانی ملالین خوب ہی اور تنقیے کے بعد معدے کی تقویت کرین کہ پھر مادّہ کو قبول نکرے اور تقویت بھی ہر خلط کے موافق ہوتی ہی مثلاً بلغمی مین گل سرخ مصطگی قشار کندر یعنے کندر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور عود ہندی سنبل الطیب ان پانچون دواؤن کو باریک کرکے اور گلاب مین ملا کر معدے پر لیپ کرین اور تریاق اربعہ اور گرم جوارشین اور گلقند کھائین اور بھنے گوشت اور پرند جانورون کے گوشت دارچینی سے خوشبو کر کے کھائین اور سوداوی مین صندل اور گلاب ضماد کرین اور جو کچھ بلغمی مین بیان کیا یہان بھی مفید ہی اور شیر خوار بکری کا گوشت اور مرغ کے چوزے مونگ اور مغز بادام اور پالک کے ساتھ پکا کر کھائین اور صفراوی مین خرفہ اور کاہو کی پتی اور بید کی شاخین سرکے مین پکا کر لیپ کرین اور رب بہ اور طباشیر اور خشک دھنیا ملا کر پین اور انار کے پانی مین روٹی بھگو کر اور بکری کا گوشت املی سے ترش کر کے اور دھنیے سے خوشبو کر کے تناول کرین اور صرع معدی جو خلاط کی بُری کیفیت کے سبب پیدا ہو اسکے لیے کہہ چکے ہین کہ شکم خالی ہونے پر شدت پکڑتی ہی اور اُسکا علاج وہ ہی جو صداع معدی مین مذکور ہوا دوسری نوع صرع طحالی اسکی علامت طحال کا نفخ اور سختی اور درد تیسری نوع صرع مراقی اسکی علامت کھٹی ڈکارین اور پیٹ کا پھرنا اور مراق مین جلن اور بے چینی اور قے مین کھانا بے ہضم ہوا نکلنا چوتھی نوع وہ صرع ہی کہ اُسکا مادہ منی کے اوعیہ مین یا رحم مین ہو اُسکا سبب حیض بند ہونا اور منی کا رک جانا کیونکہ جس وقت حیض کے یا منی کے فضلے رحم مین یا منی کے اوعیہ مین اکٹھے ہون اور اُنمین ایک بُری کیفیت آجائے اُنسے ابخرے دماغ کیطرف چڑھین اور صرع پیدا کرین اسکی علامت حیض بند ہونا اور ایک مدت تک جماع اور منی نکلنے کا اتفاق نہونا اور زیر ناف کے بالون مین اور رانون کے گوشہ مین یعنی چڈھون مین اور گردہ اور پٹھہ مین درد اور بوجھ معلوم ہونا اور صرع رحمی اکثر حاملہ عورتون کو ہوا کرتی ہی اور بعد پیدایش کے موقوف ہو جاتی ہی علاج جو کچھ کہ امراض طحال کی فصل مین اور مالیخولیاے مراقی مین اور اختناق الرحم اور احتباس الطمث مین مذکور ہی ان تینون قسم کا ہر ایک سبب کے موافق ویسا ہی علاج ہی اُسی طرح پر تنقیہ اور عضو کی تقویت مین کوشش کرین اور جو صرع کہ منی کے رُکنے سے پیدا ہو اُسکا علاج جماع ہی مرد ہو خواہ عورت پانچوین نوع صرع کبدی کے بیان مین اسکی علامت جگر کے حالات مین تلاش کرین پھر اگر جگر کی حرارت کے آثار معلوم ہون اسکا علاج یہ ہی کہ حرارت کو تسکین کرین اور سدہ کھولین اور اسکے سوا جو اُس باب مین لکھا ہی استعمال کرین اور ایسا ہی اگر بلغم کے علامات اور جگر کی سردی کے نشان ظاہر ہون ماءالاصول سے سدہ کھولین اور مزاج کی اصلاح کے لیے جو بجاے خود بیان ہوا استعمال کرنا چاہیے چھٹی نوع صرع امعائی جاننا چاہیے کہ کبھی آنتون مین کرم پیدا ہو جاتے ہین اور خبیث ابخرے اُس جگہ سے اُٹھکر دماغ مین آتے ہین اور صرع لاتے ہین علامات اور علاج اُسکا وہی ہی کہ دیدان کی فصل مین بیان کرینگے ساتوین نوع صرع اطرافی یعنی وہ صرع کہ اُسکا مادہ پانون یا ہاتھ مین ہو پھر بخارات ریحی اُس جگہ سے اُٹھکر دماغ کیطرف چڑھین دماغ کے سکڑ جانے اور کھنچنے سے صرع پیدا ہو اور اُن اعضا مین ریح پیدا ہونیکا سبب یہ ہی کہ اُن اعضا کی بعض رگون مین صاف مادہ چمٹ جائے پھر روح حیوانی اس جگہ نہ جاسکے تب روح حیوانی کے نہ پہونچنے سے اُس مادے مین اور جو خون کہ اُس جگہ ہو اُسمین سردی آجائے اُس سے ریح سرد پیدا ہو اور شاید کہ بہت دنون کے بعد مادے کی سردی اس حد کو پہونچے کہ بالفعل بھی سردی ہو جائے جیسے مردون کے بدن پھر عضو آفت رسیدہ سے سردی نکل کر پٹھون کے وسیلے سے دماغ مین پہونچے اور دماغ کے بطون کی رطوبت کو غلیظ کر دے اس سبب سے روح نفسانی کے راستے تنگ ہو جائین اور صرع پڑ جائے اور ہو سکتا ہی کہ سدے کا سبب صرف مادے کی سردی نہو بلکہ دماغ کو

مادے کی کیفیت سمیہ بُری معلوم ہو اور نفرت آئے اسلیے سکڑ جائے اس سبب سے روح کے مجاری بند ہو جائین اور صرع پیدا ہو پھر جبتک کہ بدن کی حرارت اور طبیعت کی توجہ سے برودت اور غلظت زائل نہو اور کیفیت سمیہ کا اثر تمام نہو چکے آدمی صرع مین مبتلا رہے اور جاننا چاہیے کہ صرع کے زمانے مین کمی بیشی سبب کے موافق ہوتی ہی مثلاً جسوقت کہ مادہ بہت ہو اور سبب قوی ہو کبھی ہوتا ہی کہ تھوڑی سی مدت مین صرع پڑجائے اور اُس حالت مین ایک ساعت یا آدھی ساعت سے زیادہ فرصت نملے جون ہی موقوف ہو پھر آجائے اور جو صرع اس افراط سے ہو اُس سے نجات پانا امر محال ہی اور جبکہ مادہ خفیف اور سبب ضعیف ہو ممکن ہی کہ بیمار مہینون اچھا رہے اور صرع اطرافی کی یہ علامت ہی کہ بیمار کو معلوم ہو کہ ایک چیز جیسے سرد ہوا اُس جگہ سے چلکر آہستہ آہستہ ایک دوسرے عضو مین ہو کر دماغ کیطرف آتی ہی اور نوبت کیوقت آنکھین کھلی رہ جائین اور آنسو بھر آئین اور مُنھ کا رنگ سیاہ ہو جائے اور ہاتھ اور پانوٗن کی انگلیان اینٹھ جائین اور دوسرے اعضا مین کھنچاوٹ پیدا ہو اور نوبت کے پہلے جمائیان اور انگڑائیان بھی بہت آئین اور پیشاب جلد جلد آئے جالینوس نے کہا ہی ایک لڑکا مین نے دیکھا کہ یہ بیماری اُسکو پنڈلی کے درد سے ہو جاتی تھی پھر یہ خبر دی کہ اُسکو معلوم ہوتا ہی کہ جیسے ٹھنڈی چیز سی دماغ کیطرف چڑھتی ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ صرع والون مین سے ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ اُسکو معلوم ہوا کرتا تھا کہ ایک ٹھنڈی چیز پانوٗن کے انگوٹھے سے اوپر کو چڑھتی ہی اور روفس نے حکایت کی کہ ایک مرد کو یہ بیماری ہاتھ کی پشت سے اُٹھتی تھی اور وہ کہتا تھا کہ میرا ہاتھ گویا برف مین دب رہا ہی غرض کہ ایسا ہی اس زمانے مین بھی دیکھنے کا اکثر اتفاق پڑا ہی علاج نوبت کیوقت اُس جگہ سے اوپر کیطرف تسمون سے خوب مضبوط باندھین تاکہ ریح سرد اور بُری کیفیت کو چڑھنے نہ دے جیسا بچھو کے کاٹنے پر عضو کو باندھ دیتے ہین اور عضو کی سردی بالفعل کو زائل کرنیکے واسطے عضو آفت رسیدہ پر گرمی پہونچائین آگ سے یا اُن دواؤن سے کہ بالقوہ سخن ہین جیسے عاقرقرحا اور چیتہ اور ہینگ اور فرفیون اور روغن بلسان اُس جگہ پر ضماد کرین اگر گرم کر کے ضماد کرین بہتر ہی کیونکہ حرارت بالفعل کا اثر زیادہ قوی ہی اور چاہیے کہ گرم پانی مین روغن بابونہ ملائین اور عضو کو اُسمین ڈوبا رکھین اور اُسکو ٹھنڈا نہونے دین اسطرح پر کہ اُسکے نیچے آگ رکھین یا گرم پانی نیا ملائین اور جب نوبت کا وقت نہو تو اُسوقت تدبیر یہ ہی کہ بلغم کا تنقیہ کئی دفعہ مین کرین اور دماغ کی تقویت اور تسخین کے لیے سکنجبین عنصلی اور شربت اسطوخودوس پئین اور سداب و مشک عنبر سونگھین اور روغن بید دینہ اور جو چیزین اُسکے مانند ہین سر پر ملین اور جب بدن کے تنقیے اور دماغ کی تقویت سے فراغت ہو چکے عضو مذکور مین گرمی پہونچانے کے لیے رائی اور جند اور سیاہ مرچ شہد مین ملاکر اُسپر طلا کرین اور روغن بید انجیر روغن سداب روغن خیری روغن قسط ملین پھر اگر مقصود حاصل ہو فہو المراد اور نہین تو اُس عضو پر داغ دین اس طرح پر کہ بھلانوہ کا شہد اور کبوتر کی بیٹ اور انجیر کا دودھ اور کیبلج کا ضماد کرین تاکہ زخم پڑ جائے اور زخم کو ایک مدت اچھا ہونے ندین تاکہ مادہ فاسد تھوڑا تھوڑا بہکر عضو سے نکلجائے اور داغ دینے اور مقرح دوا لگانے سے عضو مذکور پر سینگین پچھنون سے یا بدون پچھنون کے لگانی بہت مفید ہین خصوصاً نوبت کیوقت اور یہ تدبیر کہ زخم یا داغ نہ بھرے اسطرح سے ہی کہ اسرب یعنی سیسے کا ٹکڑا اُسپر بندھا رکھین اور اور حیلے بھی بہت ہین اور وہ صرع کہ جسکا مادہ کسی دوسرے عضو مین ہو جیسے پانوٗن مین اور پھیپھڑے مین اور اُسکے مانند اُسکے علاج کا طریق اس علاج سے کہ مذکور ہوا ظاہر ہی تیسری قسم اس صرع کے بیان مین کہ جو بچھو اور زنبور کے کاٹنے سے یا دماغ کے حس قوی ہونے سے پیدا ہو اس قسم کی

دو نوع ہین پہلی نوع صرع لسعی یعنی جو صرع زہردار جانورون کے کاٹنے سے پیدا ہو اُسکے بیان مین اُسکی علامت یہ ہی کہ ان جانورون کے کاٹنے کے بعد صرع پیدا ہو اور اُسکا علاج جو چیزین کاٹنے والے جانورونکی مضرت کو دفع کرتی ہین اور اُنکا بیان آگے آئیگا کام مین لائین اور اگر دو درم بادیان اور دس درم گلقند پکائین اور چھانکر ایک مثقال تریاق اربعہ اُسمین ملاکر پلائین مفید ہی ص تریاق اربعہ کی جنطیانا رومی حب الغار مرکی زراوند طویل چارون دوا کو برابر لین اور کوٹ کر اور چھانکر شہد مین ملائین دوسری نوع صرع قوت حس دماغی یعنی جو صرع دماغ کے حس قوی ہو جانے سے پیدا ہو جاننا چاہیے اکثر ہوا کرتا ہی کہ ایک شخص کے دماغ کی حس قوی اور تیز ہو اور اُس سبب سے بُری کیفیتون کو جلد دریافت کرے اور نہایت تکلیف پاوے اور اپنے تئین سکوڑ لیوے تب تشنج اور صرع ظاہر ہو اور اُسکی علامت صداع قوت حس دماغی مین ملیگی علاج شربت خشخاش اور لُبج غذائین یعنی چیپ دار جیسے کلہ پایہ اور گوسالہ کا گوشت اور تازہ مچھلی کھائین اور اُسکے کھانون مین تخم خشخاش تخم کاہو ڈالین اب جاننا چاہیے کہ صرع کی ایک قسم ہی کہ اُسکو یونانی ابلیمیا کہتے ہین اور اُسکا ترجمہ تشنج مانع حس و حرکت ہی اور یہ سب اقسام سے بدتر اور قاتل ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اُسکے شروع مین ہی بدن کے جمیع اعضا مین تشنج ہوا کرتا ہی بخلاف باقی اقسام کے کہ اُسمین تشنج صرع کے تابع ہی علاج جو خلط اس مرض کو پیدا کرتی ہی وہ بلغم ہی یا سودا غرض جو کچھ کہ ہو اُسکے موافق ازالہ مین کوشش کرین اور تشنج زائل ہونیکے لیے جسطرح اُسکے باب مین آئیگا استعمال کرین اور صرع کی ایک قسم ہی کہ اُسکو صبیانی اور ام الصبیان اور ریح الصبیان اور ام الشیاطین اور رفرغ الصبیانی کہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ لفظ ام الصبیان کی تحقیق اور تعریف مین اطبا نے اختلاف کیا ہی رازی نے کہا ایک صرع ہی کہ تپ گرم محرقہ[1] یا یابسہ قشقیہ کے ساتھ عارض ہوا کرتی ہی اور اُسمین پیشاب سفید ہوتا ہی اور بعضے یہ کہتے ہین کہ صرع کی ایک قسم ہی جسوقت کہ لڑکون کو لاحق ہو ان نامون سے بولتے ہین اور حکیم ابو الفرح مفتاح مین لکھتا ہی کہ ام الصبیان مطلقاً صرع کو کہتے ہین اور یہ بیماری جو لڑکون کو اکثر ہو جاتی ہی اس نام کے ساتھ موسوم ہوتی اور نابالغ لڑکون کو کثرت سے صرع ہو جانیکا یہ سبب ہی کہ اُنکے دماغ کے اندر اصل پیدائش مین رطوبات ہوا کرتے ہین سو کبھی رحم مین ہی پاک ہو جاتے ہین اور کبھی پیدائش کے بعد سر مین قروح اور ورم ہو کر اُس طریق سے نکل جاتے ہین پھر اگر اُن رطوبات فضلیہ خلقیہ کا تنقیہ نہ رحم مین اتفاق پڑے اور نہ پیدائش کے بعد سر کے اورام اور قروح کے ساتھ تنقیہ ہو ضروری بات ہی کہ صرع پیدا ہو اور اس قسم کی صرع اکثر بے علاج ہی بالغ ہونیکے وقت تک خود بخود زائل ہو جاتی ہی بشرطیکہ کوئی سوء تدبیری نہ واقع ہو اور اس سبب سے بعضون نے کہا ہے کہ شیر خوارہ کے صرع کا علاج نکرین ہان اگر طبیب حاذق مناسب جانے اُس رطوبت کے تنقیے مین جن چیزون سے کہ اُسکے لائق ہون کوشش کرے اور ظاہر ہی کہ بچے کو بانتظار وقت بلوغ بیمار رکھنا دانائی کے خلاف ہی مگر کچھ توقف کرنا چاہیے کیونکہ اکثر ہوا کرتا ہی کہ وہ رطوبت واجب التنقیہ رحم مین یا پیدائش کے بعد قروح اور اورام کے سبب سے کم ہو کر تھوڑی سی باقی رہے اور صرع پیدا کرے اور تھوڑی سی مدت مین رطوبات کے موافق نمو بخود تحلیل ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ صاحب اسباب و علامات نے لکھا ہی کہ ام الصبیان لڑکون کو بدون تپ اور مزاج کی حرارت کے نہین ہوا کرتی اور مبردات کے استعمال سے زائل ہو جاتی ہی اسلیے اُسکو صداع صفراوی مین شمار کرکے دونون کا ایک ہی علاج بیان کیا اب جاننا چاہیے کہ جو صرع کہ لڑکون کو ہوا کرتی ہی اس نام سے بولتے ہین اور لازم نہین کہ بچون کو صرع صفراوی کے سوا دوسری نہو اس لیے بعضے جاہل

[1] محرقہ وہ تپ ہی کہ صفرا سے ہو اور اسکا مادہ قوی ہو اور یابسہ یعنی جو خشکی کے ساتھ ہو اور قشقیہ وہ تپ ہی کہ جس مین مسامات بند ہو جائین اور پسینا نہ آتے اور تفصیل اسکی حمیات مین معلوم ہوگی ۱۲

اس گمان سے کہ بچون کی صرع کا نام ام الصبیان ہی اور علاج اسکا اور صفراوی کا یکسان ہی تبرید کے سوا دوسری چیز نہین استعمال کرتے ہین اور ہلاک کرتے ہین یہ بات محض خطا ہی بلکہ چاہیے کہ جیسے اعراض دیکھین ویسی بیماری سمجھین اور اُسکے موافق معالجے مین کوشش کرین مثلاً اگر صفرا کے آثار معلوم ہون تو جو کچھ صرع صفراوی مین مذکور ہی استعمال مین لائین اور سرد و تر چیزین ناک مین ڈالین اور دودھ سر پر لگائین اور دودھ اُسکی مان کا نہایت خوب ہی اور سرد مکان مین رکھین اور اگر بلغم کی علامتین ظاہر ہون اور یہ اکثر ہوتا ہی جو کچھ کہ صرع بلغمی مین مذکور ہی استعمال کرین اور جسطرح ہو دایہ کو یعنی جو دودھ پلاتی ہی علاج مین شریک کرین یعنی دودھ کی اصلاح کرین اور شوہر کی مباشرت سے باز رکھین اور جو چیز مضر ہو جیسے بادل کے گرجنے کی آواز اور بندوق کی آواز اور اُسکے مانند بچے کو اُسکے سننے سے بچائے رکھین اور ایسا ہی اور چیزون سے جو صرع کو جوش مین لاتی ہون فائدہ فسیا اور ابرقلسا اور مرض کاہنی بھی صرع کے نام ہین اور صرع صبیانی کو قاذون بھی کہتے ہین اور فسیا کے معنی حس و حرکت کا باطل ہونا اور ابرقلسا برقلس کے نام سے مشتق ہی اور اُسکے معنی ام الصبیان اور صرع کو کاہنی نام رکھنے کی وجہ مین اطبا نے اختلاف کیا ہی طبری اور ابو الفرج نے کہا اسلیے کہ بعضے مصروعی کہانت کرتے ہین اور ہونیوالی چیزون کی کاہنون کیطرح خبر دیا کرتے ہین اور فاضل علامہ نے کہا یہ نام یقیناً اِسکا اسلیے رکھا ہی کہ کاہن لوگ اِسکا علاج کہنایا کے ساتھ کیا کرتے تھے اور کہنایا عود صلیب کو کہتے ہین اور قاذون کے معنی صبیانی ہین یہان ایسی تدبیر جامع النفع کا بیان ہی کہ سب اقسام مین نوبت کیوقت استعمال کرین جاننا چاہیے کہ مصروع زبان چبایا کرتا ہی اسلیے چاہیے کہ نرم کپڑے مین روئی بھر کر اسکی صورت گیند سی بنا لین اور جسوقت کہ صرع ظاہر ہونے لگے وہ گیند اُسکے مُنھ مین رکھدین تاکہ زبان نہ چب جائے اور مُنھ کھلا رہے اور انگوزہ اور جندبیدستر ہر ایک پیسکر سکنجبین عسلی مین ملا کر حلق مین ٹپکائین اور کندش اور خربق سفید اور شحم حنظل اور عصارۂ قثاء الحمار اور فلفل اور شونیز اور زنجبیل اور مُر اور فرفیون اور جندبیدستر چارون دواؤن مین سے بہم پہونچے پیسکر ناک مین ملین اور عود فادانیا کہ عود صلیب ہی ناک کے سامنے اِسکی دھونی کرین اور اگر پیسکر ناک مین پھونکین تو بھی مضائقہ نہین ہی یہ سب تدبیر اسلیے ہی کہ جلد ہوش آجائے اور عود صلیب کو بازو پر باندھنا سب صرع والون کو مفید ہی خصوصاً اگر نہار ہاتھ آئے اور سداب کو صرع کی حالت اور ہوش مین بھی سونگھنا مفید ہی اور ایسا ہی مسخن چیزون سے تکمید کرنا ہوش مین لاتا ہی جیسے کہ صداع بارد مین ذکر آیا فائدہ بعضے طبیبون نے کہا ہی کہ اگر عاقرقرحا کو ٹکر مصروع کی ناک مین پھونکین جو چھینک آجائے تو اچھے ہونیکی امید رکھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی جو صرع پچیس برس کی عمر پہونچنے کے بعد ہو جائے دشواری سے جاتی ہی خاصکر اگر دماغ کا مزاج تر ہو حاصل کلام یہ ایک بڑا مرض دیرپا ہی حق سبحانہ تعالی سب مسلمانون کو جمیع آفات سے اپنی حفظ و امان مین رکھے

بیان اُن چیزونکا جو صرع کے سب اقسام مین مضر ہین جو چیزین تیز چلنے والی ہین اور چمکنے والی چیزین اور چکر کھانیوالی چیزین انکو دیکھنا اور اونچی جگہ چڑھنا اور حمام مین اور ہوادار مکان مین قیام کرنا اور جاڑے کی سردی اور گرمیونکی گرمی اور جماع کی کثرت اور بہت پڑھنا اور دوڑنا اور گھوڑا دوڑانا اور تیز شہائی اور بہت چکنا کھانا کھانا اور پرانی اور نئی شراب پینا اور پیادہ پا چلنا اور بجلی اور رعد کی آواز سُننا اور غلیظ غذائین اور بڑے جانورون کا گوشت اور شلغم اور کرفس اور گندنا اور مولی اور لہسن اور پیاز اور باقلا اور مسور اور سب اقسام کے ساگ نقصان رکھتے ہین اور مادہ کو حرکت دیتے ہین سوا پودینہ کے

اور کرفس کی یہ خاصیت ہی کہ صرع کو حرکت مین لاتی ہی اور گرم پانی سے نہانا دماغ کو سُست کرتا ہی اور سرد پانی اخلاط کو دابتا ہی یعنی نچوڑتا ہی اور سب میوے اور سب جانورون کا دودھا اور جو چیز دودھ سے بنائین ناموافق ہی اور جن چیزون سے ابخرے اُٹھین جیسے پیپل ورائی نقصان کرتے ہین اور اخلاط کو دماغ مین اُبھارلاتے ہین مگر دارچینی انیسون زیرہ مفید ہین اخلاط کو دماغ سے اُتارتے ہین اور رگون مین سے ریح کو نکالتے ہین اور گندک کی بو اور قیرا ور قطران کی او رجلے بالونکی ناموافق ہی اور دن مین سونا بُرا ہی خصوصاً اگر بہت سا سوئے اور پیٹ بھرے پر سونا اور بہت جاگنا بھی مضر ہی اور اگر مصروع کے آگے بہروزے کی دھونی کرین صرع حرکت مین آجاتی ہی اور اگر بکری کا گوشت بہت کھائین توبھی صرع پیدا ہونیکا خوف ہی اور اگر بکری کی کھال اوڑھکر پانی مین جائین صرع حرکت کرتی ہی اور غصہ لانیوالی اور غم لانیوالی چیزین خاصکر اگر اچانک آجائین نہایت ضرر رکھتی ہین اور بعضے طبیبون نے کاہو اور کشنیز کی اجازت دی ہی مگر شیخ فرماتا ہی کہ ہم ان دونون کو اچھا نہین کہتے واللہ اعلم بالصواب

سترھوین فصل سکتہ کے بیان مین وہ ایسی بیماری ہی کہ اچانک آپڑتی ہی حس و حرکت کی قوت کہ دماغ سے بدن مین آتی ہی یکبارگی اُسکی راہ بند ہوجاے اور تمام بدن بیکار ہوجائے سبب اس باطل ہوجائین اور تمام حرکتون مین سے سانس کی حرکت کے سوا دوسری باقی نرہے اور بیمار سیدھا چت پڑا رہے اور شاید کہ سانس لینے کی حرکت بھی تمیز نہوسکے اور سکوت یعنے سکتے والا مردے کی صورت ہوجائے اور مسکوت ور مردے مین جو فرق ہی وہ اس فصل کے آخر مین مفصل کہا جائیگا اور سکوت یعنی چپ رہنا جو اس مرض کو لازم ہی اسلیے سکتہ اسکا نام رکھا اور جاننا چاہیے کہ اس بیماری کا سبب کلی وہ ہی کہ دماغ کے بطون شریفہ مین یکبارگی سُدہ کامل پڑجائے اور بطون شریفہ سے وہ فضا مراد ہی کہ مخ یعنی بھیجے کے اندر ہی اور پوشیدہ نرہے کہ جو فضا کہ قحف کے اندر ہی اور وہ فضا کہ ام جافی کے اندر ہی ان فضاؤن سے ہر ایک پر لفظ بطون کا اطلاق کرتے ہین یعنی ہر ایک فضا کو بطن بولتے ہین سو وہ فضا کو مخ کے اندر دماغ کی تینون قسمون مین ہی شریفہ کی لفظ کے ساتھ مخصوص ہی اور سدے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ دماغ اور اسکے تجاویف اور رستا فذ یعنی راستے مادۂ بلغم یا خون یا سودا سے بھر جائین مگر صفرا سے ایسا امتلا دماغ جس سے سکتہ پڑے ہرگز نہین ہوسکتا ہی اگر ورم ہو توکیا مضائقہ ہوسکتا ہی دوسرے یہ کہ شدت کی سردی سر پر پہونچنے سے یا ضربہ اور سقطہ کے باعث ورد غیر مورم سے یعنی جو ورم پیدا نہ کرے یا فاسد ابخرے یا کیفیت ردی سمی سے جیسا صرع مین بیان ہوا سر کو ایذا پہونچے اور دماغ ان اسباب کی ایذاؤن سے سکڑجائے اور دماغ کا انقباض یعنی سکڑجانا جس سے سکتہ ہوجائے انقباض کامل ہوتا ہی کہ دماغ کے بہت اکٹھے ہونے اور سکڑجانے سے روح کے مجاری سبکے سب بند ہوجائین اور ایسا ہی امتلا کیونکہ اگر سدہ ناقص یعنی ناتمام ہوتا سکتہ نہ پڑتا اور بیماری کی دشواری اور آسانی سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہوا کرتی ہی بقراط نے کہا ہی کہ جسوقت سکتہ قوی ہوتا ہی اچھا نہین ہوا کرتا اور جسوقت ضعیف ہو اُسکا اچھا ہونا بھی آسان نہین اُسکے سخت اور آسان ہونیکی علامت سانس آنیکی دشواری اور آسانی سے معلوم ہوجاتی ہی اور مُنھ مین کف آجانا قوت کے عاجز ہونیکی علامت ہی اور جس شخص کو بیماری بہت سخت ہو کہ نہ کف آئے اور نہ خرخرہ سانس مین معلوم ہو اور نہ سانس لیوے اور پینے کی جو چیز اُسکے حلق مین ڈالین ناک کے راستے سے باہر نکل جائے ایسا بیمار جلد ہلاک ہو اور جالینوس نے کہا ہی یہ بات نہین کہ جو شخص بیہوش پڑے اور اُسکو حس اور حرکت نرہے وہ سکتے مین ہی بلکہ ممکن ہی کہ سبات مین ہو اور سبات

اور سکتے مین جو فرق ہی وہ سبات مین اور سکتہ اور جمود کے بیچ مین جو فرق ہی وہ جمود مین لکھا ہی اور سکتے کے آثار پہلے ظاہر ہونے جیسے دوار اور طنین وغیرہ سکتہ ہونیکے گواہ ہین اور جس شخص کے تمام بدن مین اختلاج پڑے خوف ہی کہ وہ سکتے ہین جلد ہلاک ہو جائے اب جاننا چاہیے کہ جیسے سکتے کے سبب جنسیہ یعنی عام دو ہین اُسکو بھی دو قسم مین ہم بیان کرتے ہین پہلی قسم سکتہ امتلائی مین یہ تین طرح پر ہی پہلے یہ کہ دماغ کے ورم سے سکتے کی نوبت پہونچے خواہ ورم بارد ہو یا حار اُسکی علامات اور علاج سرسام کی فصل سے تلاش کرین اور جاننا چاہیے کہ سکتہ ورمی ناگاہ نہین ہو جاتا پہلے سرسام کے اعراض ظاہر ہوتے ہین اُسکے بعد سکتہ پڑتا ہی مثلاً قرانیطس اور لیثرغس آخر مین سکتے کو پہونچے اور شاید کہ سکتہ ورمی کا سبب سقطہ یا ضربہ ہو الحاصل سکتہ ورمی بغیر تپ کے نہین ہوا کرتا اور پہلے سرسام کا ہونا یا ضربہ اور سقطہ کا جو ورم پیدا کرے واقع ہونا اسکے گواہ ہین دوسرے یہ کہ مادہ بہت اور غلیظ دماغ کے تجویف اور منافذ مین آجائے اور اگرچہ ورم نہ پیدا ہو مگر حس و حرکت کے قوۃ کی راہ بند کر دے اور یہ اکثر بلغم سے ہوا کرتا ہی اور سودا سے کمتر اتفاق پڑتا ہی تیسرے یہ کہ بدن مین خون غالب ہو اور تمام بدن کی رگین اور شریانین بھر جائین اور دماغ کے تجاویف اور شریانین بھر جائین اس طرح سے کہ روح حیوانی کی قوت کا راستہ دل سے دماغ کیطرف اور قوت نفسانی کا دماغ سے تمام بدن کی طرف بند ہو جائے اور شریانون کی حرکت تھم جائے اور دم لینا موقوف ہو جائے اور تمام بدن ٹھنڈا ہو کر سکتہ پڑے اور بعضے اسکو خناق قلبی کہتے ہین اور جان لو کہ اگرچہ علامات اور علاج سبب کے موافق بارہا مذکور ہوئے مگر اس جگہ بھی کہا جاتا ہی مثلاً اگر مادہ بلغم ہو اسکی علامت بدن کا ڈھیلا ہونا رنگ مین سفیدی اور مُنھ سے لعاب کی کثرت مگر غلیظ یعنی خرخرہ کا ہونا مرض کی سختی کا نشان ہی اور اسکا علاج دو طرح سے ہی ایک وہ کہ بیماری کیوقت کرتے ہین دوسرے یہ کہ ہوش آنے پر کرین سو وہ علاج کہ اُسوقت کرین اسطرح پر ہی کہ پہلے مادے کو شیاف اور حقنون سے جذب کرین پھر دماغ کو گرمی پہونچائین اور کبھی حقنے سے پہلے خلط کی تلطیف کے لیے سر کو گرمی پہونچانا منظور ہوا کرتا ہی اور تسخین دماغ یعنی دماغ کو گرمی پہونچانیکی یہ تدبیر ہی کہ مشک و سداب و قرنفل سونگھائین اور کلونجی سیاہ مرچ جندبیدستر باریک کر کے ناک مین پھونکین اور جیسے نطول مناسب ہون استعمال کرین اور تکمید خشک یا تر کام مین لائین اور سر کے بال مونڈکر جندبیدستر خردل ہیکر سرکے کے ساتھ گرم کر کے لیپ کرین اس سے دماغ کو گرمی پہونچتی ہی اور بہتر یہ تدبیر ہی کہ نمدے کا ٹکڑا گرم کر کے یا گرم اینٹ سر پر رکھین یا نمدے کی ٹوپی سر پر پہنائین اور لوہے کا توا خوب گرم کر کے ٹوپی کے اوپر رکھ دین اور سر کے موخر پر گرمی پہونچانے کا زیادہ خیال رکھین اور قے لانیوالی چیزین استعمال کرین یعنی مرغ کا پر روغن سے چکنا کر کے ایارج فیقرا مین بھر کر حلق مین ڈالین تاکہ قے آجائے اگرچہ قے نہ آئے مگر تاہم فائدہ سے خالی نہوگا اور جبتک روغن سرس میسر آئے مرغ کا پر روغن سے چکنا نہ کرین کہ وہ نہایت مفید ہی اور سکتہ بلغمی مین قے سب چیزون سے زیادہ فائدہ مند ہی خاص کر اگر فم معدہ مین امتلا ہووے اور گرم روغن جیسے روغن سداب اور سوسن اور اُنکے مانند کہ موم کے ساتھ مرکب ہون گرم گرم گردن اور کمر کے منکون پر ملین اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس ماء العسل کے ساتھ ملا کر جس حیلے سے کہ بن پڑے حلق مین ٹپکائین اور اگر تریاق اور مثرودیطوس موجود نہو سونف انیسون زیرے کے جوشاندے مین گلقند ملا کر حلق مین ڈالین حقنے کی ترکیب حاشا شبت برنجاسف قنطوریون دقیق سداب خشک بید انجیر نیکوفتہ تخم کرفس سب کو پکا کر چھان لین پھر شکر سرخ اور آبکامہ اور روغن زیتون ملائین اور گوگل نسوت

بورۂ ارمنی حنظل سقمونیا سرداروکر کے حقنہ کرین اور افاقت کے بعد یہ تدبیر ہو کہ جبتک چوتھا یا ساتوان یا چودھوان دن مادہ کے ضعف قوت کے
موافق گذر نہ جائے ہرگز تنقیے مین توجہ نکرین مگر نضج کے لیے ہر روز انیسون بادیان گاؤزبان ہر ایک تین درم گلقند دس درم سے جلاب بناکر
دے سکتے ہین اور غذا نخود آب کبک اور تیہو سے بناکر زیرہ اور دارچینی وغیرہ ملا کر دے سکتے ہین محمد زکریا کہتا ہو کہ مین نے انگوزہ [ہینگ ۱۲] کو سکتہ اور فالج
اور لقوہ مین بہت فائدہ مند پایا صبح اور شام باقلا کے دانہ کے برابر شراب مین گھسکر دین اور جب چوتھا دن یا ساتوان یا چودھوان دن گذر جائے
مادے کا تنقیہ ایارجات یا حبوب ملائم سے جنکا بارہا ذکر آیا ہو کرنا چاہیے اور چاہیے کہ ہر تنقیے مین ایک بار یا دو بار بیمار کی قوت اور مزاج کے موافق
تنقیہ کرین اور ہوش آنیکے بعد چوبیس دن تک یہی تدبیر ہمیشہ کیا کرین اُسکے بعد ہر روز صبح کو روغن بیدانجیر مار الاصول کے ساتھ دین اور فالج کا سا
علاج کرین اور پوشیدہ نہین ہو کہ سکتہ بلغمی اگر موقوف ہوجاتا ہو تو اکثر لقوہ اور فالج کیطرف بدل جاتا ہو اور اکثر ایسا بھی ہوا کرتا ہو کہ فالج کا مادہ انجام
مین سکتہ کو پہونچے اور جس شخص کو خون کی خرابی سے اکثر فصد کی حاجت پڑے اور فصد سے آرام پائے تو یہ خوف ہو کہ اگر فصد مین کچھ تاخیر پڑے تو فالج
یا سکتہ پیدا ہوجائے اِسی سبب سے حکما کہتے ہین کہ اگر سکتہ بلغمی مین خون کے غلبے کا نشان بھی ظاہر ہو تو فصد کو سب تدبیرون پر مقدم رکھین اور اگر
مادہ خونی بدن مین غالب آگیا ہو جیساکہ اوپر بیان ہوچکا اُسکی علامت یہ ہو کہ مُنھ کا رنگ سرخ مائل بسیاہی ہو جیساکہ کسی کا گلا گھٹ جائے
اور اُسکے رنگ مین سرخی اور سیاہی ہوتی ہو اور ماتھے پر پسینا اور رگ دواجین بھری نظر آئین اور سانس مین خرخرہ نہو اور جاننا چاہیے کہ خونی سکتہ اگر
کھلتا ہو فالج کیطرف نہین بدلتا کیونکہ بیمار بدون خون نکالے اُس سے خلاصی نہین پاتا یعنی خون نکالنے کے بعد مادہ باقی نہین رہتا علاج اگر نجات
کی اُمید ہو دونون ہاتھ سے سرو کھولین اور خون بہت نکالین اور اگر طبیب کی نظر مین ضرورت معلوم ہو گردن کی رگین کہ جنکو دواجین بولتے ہین کھولین
پھر پنڈلیون پر پچھنے لگا کر شاخین کھینچین فصد اور حجامت یعنی شاخ لگانیکے بعد ہاتھ اور پاؤن کو ملنا اور باندھنا مفید ہو اور سکنجبین اور گرم پانی سے قے
کرنا فائدہ مند ہو اور حقنہ معتدل استعمال کرنا مفید اور اُن تدبیرون کے بعد سر کی تقویت کے لیے روغن گل اور روغن بابونہ اور سرکہ سر پر رکھنا چاہیے
پھر اگر حقنہ معتدل استعمال کرین بہتر ہو تاکہ مادہ جتنا باقی رہا ہو نکل جائے اور جسوقت سکتے سے ہوش آئے غذا مین کمی کرنی چاہیے اور جلاب اور کشکاب
پر قناعت کرین اور رفتہ رفتہ تیہو اور تیتر اور مرغ کے گوشت پر طبیعت کو متوجہ کرین اور اگر مادہ سودا ہو اُسکی علامت اور علاج صرع وغیرہ سے تلاش کرین
اور ایسا ہی ہر ایک خلط کے مرکب ہونیکا نشان ہر ایک خلط کے جدے جدے نشان سے ظاہر ہو اور ایسا ہی اُسکا علاج **دوسری قسم**
سکتہ انقباضی کے بیانمین اُسکی علامت اور علاج سبب کے موافق ہوتے ہین اور اِس فصل کے اول مین اسباب کے تعداد کا بیان ہوچکا اور صرع
اور کابوس کی فصل مین اُن اسباب کا بیان کہ جنسے دماغ مین انقباض آتا ہو مفصل مذکور ہوچکا فائدہ کبھی مسکوت یعنی سکتے والا مردے کے مشابہ ہوا
کرتا ہو اسلیے جالینوس کہتا ہو کہ سکتے والے کو بہتّر ساعت تک دفن نکرین اب اُن علامتون کا ہم بیان کرتے ہین کہ جنسے سکتے والے کی موت
اور حیات مین فرق معلوم ہوجائے وہ کئی قسم ہین ایک یہ کہ دُھنی ہوئی اون جو نہایت نرم ہو یا کبوتر کا باریک پر اِن دونون مین سے جو میسر آئے
لیکر ناک کے سوراخ کے مقابل رکھین اگر ان دونون مین سے کوئی ہلنے لگے زندگی کی علامت ہو کیونکہ سکتے والے کا سانس آنا معلوم ہوتا ہو

مگر یہ کام اسطرح کرنا چاہیے کہ انکے ہلنے مین اور لوگون کی سانس یا ہوا کا شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ ایک برتن جو نہایت ہلکا ہو اُسمین پانی ڈالکر اُسکو چھاتی پر رکھ دین اور غور سے دیکھین اگر دم باقی ہی پانی مین حرکت محسوس ہوگی تیسرے یہ کہ خصیون پر اور چڈھون مین اور پیشاب گاہ کے سوراخ مین اور پاخانے کے مقام کے اندر پچھلی طرف کو مائل ایک شریان آئی ہوئی ہی کہ جبتک زندگی باقی ہی وہ حرکت کرتی ہی سو نباض کامل ان شرائین پر اُنگلی رکھکر دریافت کرے کہ حرکت کرتی ہی یا نہین چوتھے یہ کہ اگر آنکھ کی تپلی مین روشنی اور رونق ہی زندگی کا نشان ہی پانچوین یہ کہ روشن مکان مین اُسکی آنکھ کھول کر دیکھین اگر آنکھ کی سیاہی مین دیکھنے والے کی صورت کا عکس پڑے تو زندہ ہی اور ایسا ہی اندھیرے مکان مین چراغ روشن کرین اور آنکھ کے سامنے لائین اگر اُسکا عکس آنکھ مین معلوم ہو زندہ ہی اور جسوقت بدن سڑنے لگے ان استدلال کی حاجت نہین کیونکہ وہ بیشک مرچکا۔

اٹھارھوین فصل استرخا اور فالج کے بیانمین استرخا وہ ہی کہ عضلے اور وتر سست ہو جائین اور جو عضو کہ اُسکی حرکت ان عضلون کے سبب سے ہو نکما ہو جائے یعنی اُس عضو کی حرکت اور جنبش جاتی رہے اور بحس ہو جائے اور سبب جیسا جیسا کم یا زیادہ ہوا کرتا ہی اُسکے موافق حس اور حرکت یعنی بالکل باطل ہوا کرتی ہین یا کم ہو جاتی ہین اور ممکن ہی کہ حس باقی رہے اور حرکت جاتی رہے اس سبب سے کہ حرکت کے آلہ مین آفت پڑی ہو نہ حس کے آلہ مین اور جاننا چاہیے کہ کبھی اعصاب کے شعبون سے کسی شعبے مین آفت آئے اور جو عضو اس شعبے سے تعلق رکھتا ہی مسترخی یعنی ڈھیلا ہو جائے اور باقی بدن سلامت رہے مثلاً حنجرہ یا مری یا زبان یا مثانہ یا معا مستقیم یا کوئی اُنگلی یا کوئی جزو اعضا کے اجزا مین سے ڈھیلا ہو جائے اور باقی سب بدن صحیح و سالم رہے اور کبھی بدن کے ایک طرف اعصاب نخاعی اور دماغی مین سبب ہوا کرتا ہی تو اس حالت مین آدھا بدن سر سے پائون تک مسترخی ہو جاتا ہی اور اس قسم کے استرخا کو اکثر متاخرین معتمد فالج کہتے ہین اور فالج لفظ عربی ہی کیونکہ فلج کے معنی تنصیف یعنی آدھون آدھ کرنا جیسا عرب کے محاورے مین آتا ہی فلجت الشی یعنی تقسیم کیا مین نے اُسکو دو نصف پر اور کبھی بدن کے ایک طرف کے اعصاب نخاعی مین یعنی اُن پٹھون مین جو نخاع سے نکلتے ہین سبب ہوا کرتا ہی اس حالت مین بھی آدھا بدن لنبائو مین ڈھیلا پڑ جاتا ہی مگر سر کے اعضا سلامت رہتے ہین اور شاید کہ مُنھ کی جلد بحس ہو جائے کیونکہ وہ عصب کہ جس سے مُنھ کے اعضا کو حس پہونچتی ہی نخاع سے نکل کر گردن کے مُہرے سے باہر آیا ہی جیسا صاحب ذخیرہ نے بیان کیا ہی اور بعضون کے نزدیک فالج وہ ہی کہ نصف بدن طول مین سُست ہو جاے اور اعضاے وجہ یعنی مُنھ کے اعضا سلامت رہین جیسا ہم اُسکو کہہ چکے ہین اور جہان کہ آدھا سر بھی شریک ہو فالج مع اللقوہ ہوا کرتا ہی اور اُسکو خلع بولتے ہین صاحب کامل نے ایسا ہی کہا ہی اور کبھی دونون طرف کے اعصاب نخاعی مین ہوا کرتا ہی اس صورت مین سر کے اعضا کے سوا تمام بدن مفلوج ہوگا اور اس قسم کے استرخا کو یونانی ابو بلقیا کہتے ہین اور اس استرخا مین ہو سکتا ہی کہ مُنھ کا پوست بحس ہو جائے جیسا ہم نے ذکر کیا ہی اور پوشیدہ نہین کہ جسوقت استرخا عام ہو یعنی استرخا کا سبب تمام اعصاب دماغی اور اعصاب نخاعی کی جڑون مین سکتہ ہوگا اور جاننا چاہیے کہ قدما نے فالج اور استرخا مین کچھ فرق نہین کیا اور بسبیل ترادف یعنی ایک معنی مین استعمال کیا ہی اور سبب کلی اس مرض مین

دو ہین ایک یہ کہ روح حساسہ اور محرکہ کی قوت کا اعصاب اور عضلات مین جو اُنکے آلہ ہین اُنمین سدہ پڑجانے سے یا عصب کے کٹ جانے سے
گذر نہو سکے دوسرے یہ کہ اگرچہ سُدہ نفوذ کو مانع نہو یا مطلق سُدہ ہی نہو اور قوتین مذکورہ پٹھون مین گذرتی ہون لیکن بعضے اعضا کو اُنکے مزاج مین فساد
آگیا ہو اس سبب سے ان قوتون کا اثر نہ قبول کرین اور اعضا کے مزاج مین فساد آنیکا سبب گرمی ہی یا سردی یا تری یا خشکی مگر حرارت حس و حرکت مین
بہت کم خلل ڈالتی ہی ایسا ہی یبوست جیسا مدقوق کا حال گواہی دیتا ہی کہ باوجودیکہ حرارت اور یبوست اعضا پر غالب ہی مگر حس و حرکت اپنے
حال پر ہی آلبتہ حرارت اور یبوست کا افراط کس درجے پر ہو کہ حس و حرکت کو مانع ہو سکے مگر سردی روح کے مزاج کی ضد ہی روح کے جوہر کو جلد کثیف
کرڈالے اور وہ استرخا کہ جسکا سبب سردی ساذج ہو اکثر ایک عضو سے تجاوز نہین کرتا اور اسکا علاج آسان ہوتا ہی گرم ضماد اور گرم روغنون سے
زائل ہوتا ہی اور رطوبت آلات کو بھر دیتی ہی اور لیف اور عصب کو ایک دوسرے پر ٹھلا دیتی ہی اور روح کے جوہر کو غلیظ اور تیرہ کرتی ہی اور قوتون کو
پٹھون مین اور عضلون مین آنے سے باز رکھتی ہی اور مزاج کو سردی قبول کرنے پر مستعد کرتی ہی اور سردی روح کے مزاج کی ضد ہی اب معلوم ہوا کہ
استرخا کا سبب جبکہ بدن کے ایک سو یعنی ایک طرف مین یا بہت سے بدن مین پڑے سُدہ ہوتا ہی یا پٹھے کا ٹوٹ جانا اور کٹ جانا اور سدے کے
سبب علی العموم سات ہین ایک یہ کہ کسی عضو کو اسطرح پر باندھین کہ اعصاب کے مجاری یعنی جس راہ سے قوت حساسہ اور محرکہ پہنچتی ہی بند ہو جائین
اور وہ عضو اس سبب سے بحس و حرکت ہو جائے اور یہ سدہ عارضی ہی جسوقت بند کھولدین جاتا رہے دوسرے یہ کہ ایک رطوبت غلیظ لزج پٹھون مین آجائے
اور قوتون کے منافذ بند ہو جائین اور جاننا چاہیے کہ اس رطوبت مین گاڑھا پن اتنا نہین ہوتا کہ پٹھے کے اندر نہ گھس سکے کیونکہ اگر ایسا نہو تا استرخا
نہ پڑتا جیسا تشنج کی فصل مین اسکا بیان مفصل آئیگا لیکن یہ ہوسکتا ہی کہ جہان کہین مادہ مختلف القوام یعنی گاڑھا اور پتلا ہو بعضون مین استرخا آجائے
اور بعضون مین تشنج پڑجائے کیونکہ جو رقیق ہوگا عصب کے جرم مین نفوذ کریگا اور جو غلیظ ہی طول مین گھٹائیگا اور عرض مین بڑھائیگا اور یہی تشنج ہی
تیسرے یہ کہ نخاع مین یا اور اعضا مین گرم یا سرد ورم ہو جائے پھر آماس کا مادہ داب لینے کی جہت سے قوتون کی راہ بند کردے چوتھے یہ کہ کسی پٹھے
کی جڑ کے اوپر سقطہ یا ضربہ پہونچے اور اس سبب سے پٹھا دبکر بھچ جائے اور قوت کی راہ بند ہو جائے پانچوین کوئی گردن کا منکا یا پیٹھ کا منکا اپنی
جگہ سے پھسل جائے اور اس سبب سے قوت کی راہ بند ہو جائے لیکن جاننا چاہیے کہ اگر مُہرے یعنی منکے دائین بائین ہو جائین پٹھا دب جانیکے
سبب سے راہ بند ہو جائیگی کیونکہ وہ سوراخ جو پٹھے کی راہ ہی مُہرے کے پہلو پر ہی اور مُہرہ جسوقت اُسکی طرف جھک جائے جو پٹھا کہ نخاع سے نکلا ہی دب
جاتا ہی اور بالضرور راستہ بند ہو جاتا ہی اور اگر مہرے آگے پیچھے جھکین اس صورت مین پٹھون کے کھنچ جانیسے راہ بند ہوگی نہ دب جانیسے چھٹے یہ کہ
عصب منقبض ہو یعنی سکڑ جائے سردی کی شدت سے یا جوہر عصب کے بہت غلیظ ہو جانیسے ساتوین یہ کہ کسی سبب خارجی یا داخلی کی جہت سے
کوئی عضو جوڑ مین سے نکل جائے جیسے رطوبت لزج کہ اُن رباطات کو جن سے ہڈیون کا مفصل یعنی جوڑ دونون طرف سے بندھا رہتا ہی بھگو دے اس
سبب سے مفصل ضرور جدا ہو جائیگا غرض جسطرح پر کہ ہو عصب کے دب جانیسے روح کے راستے بند ہو جاتے ہین بیان علامتونکا جان لینا چاہیے
کہ استرخا کے اقسام مین سے جو قسم عصب کے ٹوٹ جانیسے ہوتی ہی بہت چھپی ہوا کرتی ہی خصوصاً اگر پٹھا بہت اندر کو یعنی گہرا ہو اور جو عصب ٹوٹ جائے

اُسکا یہ نشان ہی کہ سقطہ اور ضربہ پہونچتی ہی عضو سست ہو جائے اور اگر ضربہ اور سقطہ پہونچنے سے بہت دیر بعد استرخا پیدا ہو عصب مین ورم ہونیکا نشان ہی اور پٹھا ٹوٹ جانیکی یہ علامت ہی کہ کسی دواسے فائدہ نہو اور اُسکا علاج بھی نہین ہو سکتا اور استرخا ورمی کو پٹھون کی کھنچاوٹ اور درد اور ہر وقت تپ رہنے سے پہچان سکتے ہین اب اگر ورم گرم ہوگا درد بہت ہوگا اور تپ بہت تیز ہوگی اور جو ورم سرد ہی درد کم ہوگا اور تپ نرم ہوگی اور ایسا ہی اگر آماس سخت ہوگا چھونیسے معلوم کر سکین گے اور اس سے پہلے کچھ درد بھی ہوا ہوگا اور اگر ورم نرم ہو تپ کی نرمی اور درد کی کمی سے معلوم ہو جاتا ہی اور ایک بحیسی اُسکے ساتھ ہوا کرتی ہی اور حرکت کیوقت درد زیادہ ہو جاتا ہی اور جو استرخا کہ گرم ورم کے سبب سے واقع ہو زیادہ علاج پذیر ہی اور استرخا سقطی اور ضربی اور زوال فقراتی اور خلعی یعنی جو منکے ٹل جانیسے اور جوڑ اُکھڑ جانیسے ہوا اور قطع عصبی یعنی جو پٹھا کٹ جانے سے عارض ہو اُنکی علامت سبب کا پایا جانا اور مفصل یعنی جوڑ کے گڑھے مین ایک زائد چیز نکلی ہوئی معلوم ہونا مفصل کے اکھڑ جانیکا نشان ہی اور زوال فقرات یعنی منکے جگہ سے ٹل جائین اسکا نشان یہ ہی کہ اگر اندر کیطرف کو جائینگے تو پیٹھ اور گردن اندر کو دب جائیگی اور چھاتی باہر کو نکل آئیگی اور جو مہرہ باہر کیطرف نکل جائے تو کمر اور گردن باہر کی طرف اُگر کبڑی ہو جائیگی اور اگر پٹھے کے غلیظ ہو جانیسے اور خشکی کے غلبہ سے استرخا ہو جائے اُسکی یہ علامت ہی کہ انبساط اور انقباض کی دونون حرکت دشواری سے کر سکے اور جو پٹھے کے کثیف ہو جانیسے ہو یعنی سردی کے پہونچنے سے اُسکی علامت سبب کا پہلے ہونا جسکا سبب سرد سادہ یا تر سادہ ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ بیماری آہستہ آہستہ پیدا ہو اور حس لمس بیکار ہو جائے اور جو دوائین کہ پٹھون کو گرم کرتی ہین اُنسے آرام پانا اور ایسا ہی جو دو سبب کی ترکیب سے پڑے اُسکا حال بھی نہین چھپا رہتا مثلاً بہت سرد پانی پینا اور برف مین پھرنا اور پانی مین کھڑا ہونا سوء مزاج بارد رطب ساذج کا نشان ہی جالینوس نے کہا کہ ایک شخص مچھلی کا شکار کرتا تھا اُس سبب سے اُسکے پاخانیکی جگہ اور مثانہ کی جگہ مین سردی لگگئی اور آنت اور مثانے ڈھیلے ہو گئے پیشاب اور پاخانہ بے اختیار نکلجاتا تھا اور جو استرخا رطوبی کہ اُسکا سبب بلغم ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ حس و حرکت دونون باطل ہون اور ایکبارگی واقع ہو جائے بدون اسبابت کے کہ سقطہ یا ضربہ یا قطع پہونچے اور قارورہ مائل بکدورت اور غلیظ القوام یعنی گاڑھا ہوا اور استرخا اکثر رطوبی پڑا کرتا ہی اور فالج کیطرف مائل ہو جاتا ہی یعنی استرخاے عام کہ بدن کے ایک طرف طول مین پڑے اور استرخاے دموی کی یہ علامت ہی کہ رگین بھری ہوئی معلوم ہون اور نبض اور آنکھ کا اور مُنھ کا رنگ اُسپر گواہی دے اور وہ استرخا کہ قولنج اور صرع اور سکتہ اور اختناق الرحم کے بعد عارض ہوا ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ ان امراض کے بعد پڑے اور اُسکو استرخاے بحرانی کہتے ہین اور اکثر ہوا کرتا ہی کہ قولنج کی بیماری استرخا کی نوبت پہونچائے اور دونون مونڈھے اور کولے اُتر جائین صاحب الکامل نے کہا ہی مین نے بہت لوگون کو دیکھا اُن کو قولنج کا درد بہت شدت سے تھا اُنہین سے بعضون کے مونڈھے اُتر گئے اور بعضون کے دونون مونڈھے اور دونون کولے اُتر گئے اور اُنہین سے بعضونکے شانے حرکت سے بیکار ہو گئے اور یونس نے کہا ہی کہ میرے زمانہ مین بہت لوگون کو قولنج کی بیماری پڑی اور جو اُس سے بچا اُسکے ہاتھ اور پانون مین استرخا پڑا یعنے نکمے ہو گئے اور ہر عضو کے استرخا کی علامت کچھ چھپی نہین ہی اور زبان اور حنجرہ اور مری اور مثانہ اور امعاء مستقیم کے استرخا کا بیان جدا جدا اپنی جگہ کیا جائے گا اور مثانہ اور معاء مستقیم کے استرخا کا یہ نشان ہی کہ بول و براز یعنی پیشاب

اور پاخانہ بے ارادہ خود بخود نکل آئے اور کبھی قوت دافعہ بھی باطل ہو جاتی ہی اور کچھ دفع نہین کر سکتی اور جاننا چاہیے کہ جسوقت عضو مسترخی یعنی جس عضو مین استرخا آیا ہی اپنے رنگ پر ہو اور پہلے کے بہ نسبت دُبلا اور چھوٹا نہ معلوم ہو اچھے ہونیکا نشان ہی جیساکہ رازی نے کہا ہی جسوقت کہ عضو فالج زدہ بہت دُبلا اور چھوٹا ہو جائے اُسکا کچھ علاج نہین اور اگر موٹا اور بدن کے ہمرنگ ہو تو اُسکا علاج ہو سکتا ہی علاج اگر فالج بلغمی ہو شروع مین سبب کی قوت اور ضعف کو دیکھکر جب تک چوتھا دن یا ساتوان دن یا چودھوان نہ گذر چکے کوئی قوی علاج پلانیکی قسم سے نکرین جیساکہ ساہر نے کہا ہی کہ مفلوج کو قوی دواؤن سے چوتھے دن یا ساتوین یا چودھوین دن تک کوئی چیز ندینی چاہیے کیونکہ مین نے دیکھا ہی کہ شروع مین مسہل دوائین دینے سے اکثر بیماری زیادہ ہو جاتی ہی مگر اجازت ہی کہ ابتدا مین نرم حقنہ استعمال کرین اور لازم ہی کہ جو چیز مادے کو لطیف کرتی ہی جیسے انیسون تخم شبت اجواین قردمانا تخم کرفس بیخ بادیان بیخ کرفس بیخ اذخر اصل السوس بیخ کر پانی مین جوش دیکر صاف کرین اور گلقند ملاکر ہر روز صبح کیوقت پیین اور نضج اور تلطیف کے بعد اور جب چوتھا یا ساتوان یا چودھوان دن گذر چکے مسہل کی دوائین پیین اور جو دوائین اس کام مین آتی ہین وہ حب منتن اور حب شیطرج اور اُنکے مانند ہین اور قی کرنا بھی مفید ہی اور تنقیے کے بعد فقرہ یعنی منکے اور پٹھون کو گرم روغنون سے کہ محلل اور مقوی اعصاب ہون یعنی پٹھون کا مادہ تحلیل کرین اور انکو قوت دین جیسے روغن بید انجیر اور ناردین اور شبت اور اُنکے مانند ملین اور کبھی کبھی جندبیدستر اور عاقرقرحا بھی ان روغنون مین ملا لیا کرین اور ایسا ہی تنقیے کے بعد مزاج کی اصلاح کے لیے تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور کلکلانج اور اُنکے مانند دینا بہتر ہی اور اگر تریاق اور دوسری معجون موجود نہون سکبینج یا جاؤشیر جو بہم پہونچے باقلا کے دانہ کے برابر شہد کے پانی مین گھسکر پیین اور ہینگ کا کھانا اور لیپ کرنا بہت مفید ہی خصوصاً اگر سردی کا غلبہ ہو صبح اور شام شہد کے پانی مین دین تاکہ جلد فائدہ بخشے اور بعضون نے کہا ہی کہ ہمیشہ ایک مثقال ایارج فیقرا اور آدھی مثقال مرچ سیاہ شہد مین ملا کر دین اور پانی ندین تاکہ معدے مین دیر تک ٹھہری رہے اور زیادہ اثر کرے اور ہر رات آدھی مثقال فلفل اور جندبیدستر سوتے وقت دین اور محمد زکریا نے کہا ہی کہ فالج کا علاج جلد اس طرح کرنا چاہیے کہ تنقیے کے لیے حب قوقایا سے استفراغ کرین تاکہ مادہ کم ہو جائے اور ہر روز جوارش بلادر یا ایارج ترمس کے ساتھ دین تاکہ مزاج کو بدل ڈالے اور روغن قسط ملین تاکہ پٹھون مین گرمی پہونچائے یہ سب جو کچھ بیان کیا گیا اُسوقت ہی کہ فالج کے ساتھ مزاج مین حرارت نہو کیونکہ اگر فصل اور سال اور عمر اور قوت معاون ہون خاص کر جہان کہ بیمار کے بدن مین گرمی اور رنگ مین سُرخی اور جوان ہو چاہیے کہ علاج فصد سے شروع کرین اس لیے کہ خون سب اخلاط کی سواری ہی اُسی وقت مادہ کم ہو جائیگا اور بیماری مین تخفیف آئیگی لیکن جس جگہ مادہ صرف بلغم ہو اور رنگ مین سُرخی اور بدن مین گرمی نہو اور رطوبت کم کرنیکے لیے فصد کرنی منظور ہو تو بہتر یہ ہی کہ فصد سے ایک ساعت پہلے تریاق کی ایک خوراک یا مثرودیطوس یا سنجرنیا یا انقردیا کی پرانی شراب مین یا شہد کے پانی مین گھسکر دین پھر فصد کرین اور جہان کہین مزاج مین گرمی ہو چاہین فصد کرین یا نکرین مگر ضرور ہی کہ پہلے حرارت کی تسکین کرین مثلاً سکنجبین پیین اور زیرباج کھائین اور روغن گل سرکہ مین پکا کر سر پر رکھین اور جب کہ حرارت جاتی رہے تب فالج کا علاج کرین جیساکہ شیخ نے کہا جسوقت کہ فالج اور تپ دونون جمع ہون تو فالج کو تاخیر کرین اور ایسے وقت مین سکنجبین گلقند کے ساتھ خوب دوا ہی

جالینوس نے کہا جسوقت کہ دماغ سے رطوبت پٹھون کی طرف فالج اور لقوے مین بہکر جاے اسکے پیچھے مختلف جگہ مین حرارت آجایا کرتی ہے اور کبھی اچھی طرف کا مزاج گرم ہوجاتا ہی فقط اور شیخ نے کہا کبھی بدن کی اچھی طرف بہت گرم ہوجاتی ہی گویا وہ آگ مین ہی اور دوسری آدھی طرف جو فالج زدہ ہی گویا وہ برف مین پڑی ہی فقط اور یہ جو آدھا بدن فالج زدہ سرد ہوا کرتا ہی اور آدھا اچھا گرم ہوجاتا ہی اُسکی دو وجہ ہین ایک یہ کہ روح نفسانی جو اسطرف مفلوج مین نفوذ کرتی تھی اُسکے بند ہوجانے سے وہ بھی اُس طرف مین جو سلامت ہی جائیگی اور اس سبب سے شق سلیم یعنی اچھی طرف گرم ہوگی دوسرے یہ کہ شق مفلوج اور ضعف کے سببسے جو اُسمین آگیا ہی خون کو جذب نکرسکے اس ضرورت سے اُسکا حصہ بھی شق سلیم کیطرف تقسیم ہوجائیگا اور روح بھی اُسکے ساتھ چلی جائیگی کیونکہ خون اُسکو اُٹھائے ہوئے ہی اور یہ بھی بعید نہین ہی دواؤن کا استعمال جنسے علاج کرتے ہین اسبات مین مدد کرے یعنی گرمی بڑھائے اور پوشیدہ نہین کہ دوا کا اثر صحیح طرف مین ضرور زیادہ ہوا کرتا ہی فائدہ جبتک کہ اشتہاے صادق نہو غذا نکھائین اور جبتک پیاس بشدت معلوم نہو پانی نہ پیین اور اگر بجاے پانی کے ماء العسل پر کفایت کرین بہتر ہی اور غذاؤن سے جو لطیف اور مناسب ہو کھائین اور مثلاً تھوڑی سی روٹی شہد کے پانی سے لگاکر کھائین اور جس جگہ قوت ضعیف ہو بھنی ہوئی چڑیان اور تیہو اور تیتر اور لوے اور مرغ کے چوزے اور اُسکے مانند دے سکتے ہین اور شراب نہایت مضر ہی کیونکہ مادّے کو پٹھون مین اُتار لاتی ہی اور بیمار کے معدے مین ترش ہوکر سرکہ بن جاتی ہی اور سرکہ پٹھون کے لیے سب چیزون سے بُرا ہی اور ابتدا مین جہان تک ہوسکے غذا مین کمی کرین اور تھوڑے سے آب گوشت پر دارچینی اور زیرہ کے ساتھ قناعت کرین اور جس جگہ بدن مین حرارت ہو زیرباج سے بہتر کچھ نہین کیونکہ حرارت کو بھی دباتا ہی اور بلغم کو قطع کرتا ہی ترکیب ایسے زیرباج کی کہ اس جگہ اور جہان حرارت ہو استعمال کرین پیاز سفید ایک عدد اور گرم مصالحہ مناسب لین پھر تراش کر کوٹ لین اور روغن بادام مین بھونین جبتک کہ پکجائے پھر تھوڑا سا پانی جتنا کہ جذب کرسکے اُسپر ڈالین اور دو جوش دین اُسکے بعد سرکہ اور شکر سفید اور تھوڑا سا آبکامہ بڑھائین اور تھوڑے سے زیرہ اور دھنیہ سے خوشبو کرکے کھائین اور خرگوش کا مغز بھنا ہوا رعشہ اور فالج والے کو مفید ہی اور چلغوزہ شہد مین ملا ہوا بالخاصہ مفید ہی ترکیب اُن ٹیون کی کہ پٹھون کے پاک کرنے مین کوئی دوا اُسکے برابر نہین ایلوا شحم حنظل ہر ایک دس درم فرفیون پانچ درم گوگل دس درم جسطرح معمول ہی ٹیان بنائین اور پہلی دفعہ بارہ قیراط دین اور ایک ہفتہ موقوف رکھین اور دوسرے ہفتہ مین اٹھارہ قیراط دین اور اگلے ہفتے مین مہلت دین اور تیسرے ہفتے مین چوبیس قیراط دین اور ایسا ہی ایک ہفتہ چھوڑ دین اسی انداز سے چھتیس قیراط تک پہونچ جائے ترکیب ٹیون کی محمد زکریا کہتا ہی کہ انکا نفع بڑا ہی اور جلد اثر کرتی ہین انگوزہ یعنی ہینگ جندبیدستر شحم حنظل قنطوریون باریک ہر ایک آدھے درم گوگل اتنا لین کہ اُسمین ٹیان بنجائین اور یہ سب ایک خوراک ہی اور استفراغ کے بعد محجمہ آتش یعنی بارے عضلون پر لگانے اور حمام خشک مین اور گرم ریت مین اور گندک کے چشمے کے پانی مین اور دریاے شور کے پانی مین بیٹھنا اور ریاضت کرنی اور بھوکا رہنا اور چیخنا اور بلند آواز سے قرآن پڑھنا اور آبکامہ اور خردل سے غرغرہ کرنا یہ سب مفید ہین ترکیب ایسے حقنے کی جو استفراغ کے پہلے اور پیچھے استعمال کرسکتے ہین بابونہ شبت اکلیل حلبہ یعنے میتھی اور بیدانجیر اور ملہٹی اور قنطوریون باریک ان سبکو پانی مین جوش دین اور چھان لین پھر شہد اور آبکامہ اور

روغن زیتون پُرانا اور شحم حنظل بڑھا کر حقنہ کرین اور جاننا چاہیے کہ سوائے دریا کے پانی اور گندک کی کھان کے پانی کے عضو فالج زدہ پر کوئی گرم پانی نہ ڈالین کیونکہ میٹھا پانی جب گرم ہوتا ہی مادے کو زیادہ پھیلاتا ہی اور پٹھون کو نرم کرتا ہی اور اکثر ہوا کرتا ہی کہ سرد پانی ڈھیلے عضو کو قوت دے اس جہت سے کہ مادہ رقیق ہو جسوقت کہ پانی کی سردی اُسمین پہونچے اکٹھا ہو جائے اور ابن ماسویہ نے کہا ہی کہ مین نے بہت دیکھا ہی کہ مفلوج کو دست آئے اور فالج جاتی رہی اور اگر استرخا خون کے سبب سے ہو فصد کرین اور احتیاج کے موافق دوسری تدبیرین کام مین لائین شارح اسباب نے کہا ہی یہ بحث کا مقام ہی یعنی خون سے استرخا ہونا اور اگر استرخا پٹھا کٹ جانیسے ہو جائے اُسکے لیے علاج نہین اور گرم ورم کے سبب پڑے تو فصد کرین بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو اور ابتدا مین چھالیا اور صندل اقاقیا ایلوا اور اُسکے مانند جو چیز رادع ہو یعنی مادہ ہٹا دے مکو کے پانی مین ملا کر ضماد کرین اور تزاید مین یعنے بڑھنے کے وقت جو چیزین کہ ردع اور رخاوت یعنے ہٹانا اور نرمی اُسمین دونون ہون جیسے جو کا آٹا اور سبز دھنیہ کا پانی اور روغن گل اُنکو ملا کر کام مین لائین اور انتہا مین انحطاط یعنی گھٹنے تک مرخیات محللہ یعنی نرم اور تحلیل کرنیوالی چیزین جیسے بابونہ اور برگ چقندر روغن آس اور موم صاف کے ساتھ ملا کر استعمال کرین اور یہ ضماد ورم کی جگہ پر کرنا چاہیے نہ کہ عضو مسترخی پر اور اگر سرد ورم استرخا کا موجب ہو چاہیے کہ عضو متورم پر یعنی جس مین ورم ہی حب الغار میعۂ یابسہ مر جوز السرو زعفران جند بید ستر پھٹکری روغن قسط مین موم پکا کر اُسمین دوائین ملائین اور استعمال کرین اور اگر استرخا ضربہ اور سقطہ کے سبب سے عارض ہوا اور پٹھے مین فسخ اور قطع کی نوبت نہ پہونچے یعنی کٹ جانیسے کچھ جدا نہوا ہو اور نہ کٹ گیا ہو چاہیے کہ تنقیۂ بدن کے لیے فصد کرین اور مسہل دین اور محلل اور مقوی دوائین جیسے مر اور جاؤشیر اور جند بید ستر فرفیون موم اور روغن کے ساتھ ملا کر جس جگہ پر سقطہ اور ضربہ پہونچا ہو لگائین اور محلل دواؤن کے استعمال کا اسلیے حکم ہی کہ ورم انتہا مین معلوم ہوا کرتا ہی جالینوس نقل کرتا ہی کہ ایک شخص سواری کے اوپر سے گر پڑا اور اُسکی پیٹھ زمین پر لگی یعنی کمر کے بل گرا اور اُسکے دونون پانون ڈھیلے رہ گئے طبیبون نے چاہا کہ دوا اُسکے پانون پر لگائین مین نے روکا اور چوٹ کی جگہ پر دوا لگانیکو حکم کیا ورم اچھا ہو گیا اور اُس شخص نے بیماری سے نجات پائی اور اگر استرخا زوال فقرات یعنی منکا اُتر جانیکے سبب سے ہوا ہو اُسکا علاج فقرات کو اپنی جگہ پر ہٹا لانا اور ایسا ہی جس جگہ خلع مفصل یعنی جوڑ اُتر جانیسے استرخا واقع ہو خلع کا علاج کرنا چاہیے اور اگر سوء مزاج سافج کے باعث یہ مرض عارض ہو اُسکا علاج یہ ہی کہ جسطرح مناسب ہو مزاج کی اصلاح کرین محمد زکریا نے کہا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا اُسکو روزہ رکھنے سے فالج ہو گیا اور گرمی شدت سے تھی اور طبیبون نے ایارج فیقرا کھلائی اُسکو بہت تکلیف پہونچی پھر اُسکو حمام مین لے گئے اور وہ تدبیرین کین جنسے رطوبت بڑھی تب وہ اچھا ہوا اور زبان اور حنجرہ اور مری وغیرہ کے استرخا کا علاج جدا جدا اُنکی فصل مین بیان ہوگا اور استرخا بحرانی کا یہ علاج ہی کہ روغن معتدل الحرارت جیسے روغن نرگس اور سوسن اور بید انجیر اور ناردین طین اور ایسا ہی جو چیزین عضو کو قوت دین اور مادے کو گرنیسے روکین جیسے بابونہ اکلیل الملک مرزنجوش کاسنی کے پانی مین ملا کر اور ایسے ہی وہ دوائین کہ اُنمین تھوڑی سی سردی بھی ہو ملا کر ملنا مفید ہی اور روغن نارجیل کھانے مین اور ملنے مین مجرب ہی ترکیب حب منتن کبیر کی کہ فالج اور لقوہ اور نقرس اور درد مفاصل سرد بلغمی کو مفید ہی ایارج دس درم شحم حنظل شبرم قنطوریون دقیق ماہی زہرہ ہر ایک پانچ درم فرفیون اڑھائی درم جند بید ستر زنجبیل انگوزہ سکبینج

جاؤشیر شیطرج خردل فلفل ہر ایک ایک درم پانی یا جس چیز مین مناسب سمجھین بٹیان بنائین اور بقدر احتیاج دین ترکیب حب منتن صغیر بارد کی کہ گرمی مین اور گرم مزاج والیکو دیسکتے ہین شحم حنظل ایک درم کی چوتھائی کتیرا درم کی ایک تہائی سورنجان بوزیدان ماہی زہرہ ہلیلہ ہر ایک آدھے درم یہ سب ایک ہی خوراک ہی ترکیب حب شیطرج کی نسوت دس درم ایلوا بیس درم سونٹھ خردل سفید نمک سنگ بج چیتہ ہر ایک دو دو درم مپیل عاقرقرحا ایک ایک درم شکر سفید چار درم کوٹ اور چھان کر کرنب کے پانی مین یا اور مناسب چیز مین بٹیان بنالین خوراک تین درم روزانہ۔

اُنیسوین فصل تشنج کے بیان مین اور اُسکا نام لازم کے نام پر رکھا ہی اور وہ اسطرح پر ہی کہ پٹھے مین کوئی آفت پہونچے اور اس سبب سے عضلے اپنے مبادی کیطرف حرکت کرین تب عضو ایک طرف کو کھنچ جائے اور جلدی سے نہ پھیل سکے بشرطیکہ سبب قوی ہو اور نہین تو جس جگہ سبب ضعیف ہوتا ہی بدون علاج کے جلدی سے عضو اپنی ہیئت پر پلٹ آتا ہی جیسا تثاوب یعنی جماہی مین دیکھا جاتا ہی اور ایسا ہی صرع مین اور اس سبب سے کہ کبھی ابخرۂ ریاحیہ سے تشنج پیدا ہوتا ہی اور کبھی پٹھون مین خلط اگر امتلا ہوتا ہی اور اس سے تشنج پڑتا ہی اور کبھی عصب اور عضلون مین رطوبت کے نکلنے سے خشکی آتی ہی اور تشنج کا باعث ہوتی ہی اور کبھی عصب حساسہ اور دماغ مین ریح کے پہونچنے سے تشنج ہوتا ہی اور امتلا اور خشکی کا اُسمین دخل نہین ہوا کرتا اسلیے لازم ہوا کہ تشنج کو ہم چار قسم مین بیان کرین پہلی قسم ریحی کے بیان مین جسکا نام عقال ہی اور عقال اونٹ کے پانون باندھنے کی رسی ہوتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جیسا یکبارگی ہو جائے پھر ویسا ہی جلد موقوف ہو اور جماہی اس قسم مین داخل ہی جیسا حکما نے کہا ہی جماہی ایک تشنج ہی جو دونون جبڑون کے عضلون مین ریاحی ابخرے سے کہ جلد تحلیل ہو جاتے ہین پیدا ہوا کرتا ہی۔ علاج اگر ابخرے کی غلظت کے سبب تشنج جلد نہ جائے ابخرۂ ریاحی کی تحلیل کے لیے روغن مرطب محلل ملین دوسری قسم تشنج امتلائی کو تشنج رطب بھی کہتے ہین اور یہ اکثر بلغم سے ہوا کرتا ہی اور یہ بلغم یا سودا سے اسطرح پر پیدا ہوا کرتا ہی کہ مواد مذکورہ اعصاب کے سوراخون مین آجائے اور عصب بھر کر عرض مین کھنچ جائے سو اس صورت مین عصب بالضرور طول مین کم ہوگا اور عرض مین بڑھ جائیگا اور تقلص سے یہی مراد ہی یعنی سکڑ جانا اور ظاہر ہی کہ جسوقت پٹھا سکڑ جائے تو وہ عضو کہ جسکی حرکت اُس پٹھے کے سبب سے ہی پھیل نہ سکیگا فائدہ جو مادہ بلغمی کہ عصب مین نفوذ کرے اور تشنج پیدا کرے یہ لازم نہین کہ اس سے استرخا بھی ہو جائے کیونکہ مادہ جبتک عصب کے جرم مین اور اُن لیفون کے جوہر مین جو عضلے مین ہین نفوذ نکرے عضو مین استرخا نہین آتا بخلاف تشنج کے کہ اُسکے پیدا ہونے مین عصب کے مسام مین مادے کا آنا کفایت کرتا ہی لیکن اگر مادہ مختلف القوام ہو یعنے رقیق اور غلیظ دونون طرح پر ممکن ہی کہ تشنج بھی ہو اور استرخا بھی ہو اور خون سے تشنج اسطرح پیدا ہوا کرتا ہی کہ عضلہ ورم کرے اور مادہ لیفون مین اور پٹھون مین آجائے اور جگہ گھیر لے اس سبب سے پٹھے چوڑان مین زیادہ ہو جائین اور لنبائو مین کم اور ہوسکتا ہی کہ شاذ و نادر صفرا بھی خون کی طرح تشنج امتلائی پیدا کرے اور جو تشنج کہ تپ گرم کے بعد اس سبب سے ہو جائے کہ جو مادہ تپ کی گرمی سے پگھلا ہو پٹھون مین اور عضلون مین اُتر آئے یہ بھی امتلائی کے اقسام مین داخل ہی بخلاف اُس تشنج کے جو تپ گرم کے بعد رطوبت اصلی فنا ہونے سے پڑے کہ وہ تشنج یابس کے اقسام سے ہی علامتون کا بیان جو تشنج بلغم کے سبب سے ہو اُسکا یہ نشان کہ تشنج یکبارگی ہو جائے اور بوجھ اور تکان معلوم ہو خاص کر حرکت کے وقت اور جلد مین کھجاوٹ ہو اور نبض

عریض ہو اور پیشاب غلیظ بدن کے رنگ مین سفیدی اور گوشت مین ڈھیلا پن اور اُس جگہ ہاتھ لگانے سے نرمی اور سردی معلوم ہو اور
پیاس نہو اور نیند بہت آتے اور پٹھون مین سُستی ہو اور اس سے پہلے بلغم پیدا کرنیوالی چیزون کا استعمال کیا ہو اور جو تشنج سودا سے پیدا ہو سودا کی
جو علامتین کہ بارہا گذر چکین اُنسے معلوم ہوگا اور جو تشنج ورم دموی سے پڑے یا احیاناً ورم صفراوی سے تو اورام مذکورہ کے نشان یہ ہین بوجھ اور
درد معلوم ہونا دموی مین اور ضربان یعنی ٹپک اور جلن صفراوی مین اور اُنکے سوا جو ہر قسم کے درد کے لوازم ہین پوشیدہ نہین اور اگر تپ گرم کے بعد
اس سبب سے کہ تپ کا مادہ پٹھون مین بہکر گیا ہو تشنج ہو جائے اُسکی یہ علامت ہو کہ پہلے تپ گرم عارض ہووے اور دوسرے اسباب کا نشان
بالکل نہو اور اُسمین کہ تپ کے بعد رطوبت کے فنا ہونے سے عارض ہو جائے یہ فرق ہو کہ تشنج خشک آہستہ آہستہ ہوا کرتا ہو خاص کر جو تشنج کہ
رطوبت کے فنا ہونیسے ہوا ہو اور بشرہ یعنی بدن کی صورت سے کہ دن بدن دُبلا ہونے لگے یہ مرض معلوم ہو جاتا ہے علاج بلغمی مین پہلے مادے
کے نضج کے لیے ہر روز صبح کیوقت ماء الاصول گلقند مین ملا کر دین اور نضج کے بعد ایارج فیقرا وغیرہ جو فالج مین مذکور ہین اُنسے بلغم کا تنقیہ کرین لیکن
چاہیے کہ استفراغ آہستہ آہستہ کئی دفعہ مین کرین اُن دواؤن سے کہ بہت قوی نہون اور آہستگی کا حکم سب امراض عصبانی کے تنقیے مین اسلیے ہو کہ
اعصاب کیواسطے رگین نہین کہ جسوقت دوا جذب کرے مادہ دفعتًہ نکل آئے بلکہ عصب کا مادہ بر سبیل ترشح یعنے ٹپک کر نکلتا ہو اسلیے واجب ہو کہ
استفراغ بھی آہستہ آہستہ کرین تاکہ مادہ بھی بر سبیل ترشح تھوڑا تھوڑا نکل آئے اور قوت بھی اپنے حال پر رہے اور تنقیے کے بعد روغن گرم جیسے
روغن قسط اور سداب اور یاسمین ملین اور کبھی کبھی جند بیدستر فرفیون عاقرقرحا اگر ان روغنون مین ملالین تو خوب اثر کرین اور غذا اقتضاے وقت کے
موافق جسطرح کہ اوپر ذکر آیا ہو وہی چاہیے اور سوداوی مین بھی نضج کے بعد تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد روغن ملین اور سودا کے منضج اور مسہل کا بارہا
ذکر آیا ہو اور جو تشنج پٹھے کے ورم کے سبب سے عارض ہو جو کچھ کہ سر خامے ورمی مین بیان کیا ہو اور جو کچھ عصب کے اورام مین کہا جائیگا استعمال
کرین اور ہر خلط کی رعایت استفراغ اور طلا مین رکھین اور جو تشنج تپ گرم کے بعد اُس سبب سے کہ بیان کیا ہو پیدا ہو جائے اُسمین قے اور اسہال
کفایت کرتے ہین اور یہ قسم بہت آسان ہو تیسری قسم تشنج یابس استفراغی کہ اُسکو استفراغی بھی کہتے ہین اس قسم کی علامت یہ ہو کہ وہ عضو جسمین
تشنج ہو دُبلا اور باریک ہو جائے اور اسباب مجففہ کا یعنے جو خشکی پیدا کرتے ہین جیسے استفراغ سخت اور مشقت اور جاگنا اور بہت بھوکا رہنا اور تپ
تیز محرق پہلے اتفاق پڑی ہو اور یہ بھی اس قسم کی علامت ہو کہ آہستہ آہستہ پیدا ہوا اور جب عضو آفت رسیدہ پر روغن ملین جلد خشک ہو جائے
بخلاف امتلائی کے کہ یکبارگی پیدا ہو جائے اور روغن کو جلدی سے جذب نکرے اور جبتک رطوبت اصلی کا مادہ فنا نہو اور دماغ اور اعصاب
جلکر خشک نہو جائین تشنج یابس نہین پڑتا اسی سبب سے حکما نے کہا کہ یہ تشنج اچھا نہین ہوا کرتا مگر لڑکون مین اور جوانون مین اور وہ بھی کہین کہین
اور بہت دنون مین علاج کوشش کرکے بدن مین رطوبت پہونچائین اور عضو آفت زدہ پر بہت توجہ رکھین اسطرح پر کہ گدھی کا دودھ اور بکری کا
دودھ تازہ آش جو اور بہیدانہ کے لعاب کے ساتھ شربت بنفشہ اور شراب نیلوفر ملا کر اور روغن کدو اور روغن بادام بڑھا کر پین یا جو کچھ اُنمین
سے میسر آئے اور بکری کے بچے اور بھیڑ کے بچے کے پائے یا کلے اور روغن بادام کے ساتھ پکا کر کھائین اور سمک رضراضی یعنے کنکھیلے

صاف پانی کی مچھلی اور حریرہ کہ نشاستہ گندم اور شکر سفید اور روغن بادام سے بنائین یہ سب مفید ہین اور آبزن مین مٹھینا اور قیروطی مرطب یعنی موم روغن طراوت بڑھانیوالا بدن پر خصوص عضو تشنج زدہ پر ملنا اکثر فائدہ مند ہے ایسے ہی نطول اور ضماد اور جن دواؤن سے نطول بنائین یہ ہین بنفشہ برگ کاہو جو مقشر برگ خطمی برگ بید اور کدو نیلوفر اور ضماد کی دوائین یہ ہین بنفشہ خطمی آرد جو لعاب اسپغول و روغن کدو ملا کر قیروطی کی ترکیب مغز ساق گاؤ اور مرغیون کی چربی موم سفید روغن بنفشہ مین پکائین پھر لڑکی والی عورت کا دودھ ملا کر ملین اور جہان تپ ہو دودھ کا پینا اور پائچہ کا کھانا نہین چاہیے اور لگانیکی دواؤن مین بھی احتیاط کرنی چاہیے حاصل کلام جو کچھ کہ دق مین بیان کرینگے اس قسم کے مناسب ہے اور ترطیب جس طور سے میسر آئے کرنی چاہیے اور اگر بیمار چھوٹا بچہ ہو پینے کی چیزین دایہ کو پلائین اور روغن اور ضماد لڑکے کے بدن پر لگائین خواہ تشنج امتلائی ہو یا استفراغی چوتھی قسم اس تشنج کے بیان مین جو پٹھے مین یا دماغ مین ایذا پہونچنے سے عارض ہو جائے اور امتلا اور خشکی اور ریح کو اُسمین دخل نہو اور اسطرح پر ہوا کرتا ہے کہ پٹھے کی جرم پر اندر سے یا باہر سے کوئی الم پہونچے اور اِس سبب سے پٹھا اُسکو بُرا جانکر اپنے مبدا کی طرف بھاگے اور اپنے مین آپ اکٹھا ہو جائے تا کہ ایذا کو دفع کرے اس سے تشنج پڑے یعنے عضو کھچ جائے اور یہ عام ہے کہ پٹھے مین بے واسطہ اور بے شراکت دوسرے عضو کے ایذا پہونچے جیسے موذی جانور کا نیش پٹھے پر لگے یا پٹھا کٹ جائے یا خلط کی تیزی سے تکلیف پائے اور اُسکے مانند یا دوسرے عضو کی شرکت سے اور دماغ کے ایذا پانے سے یہ امر واقع ہو اور اِن سب کی تفصیل بیان کرینگے اب جاننا چاہیے کہ یہ قسم دس طرح پر ہے ایک یہ کہ عضلہ یا پٹھا کٹ جائے اسطرح پر کہ علاقہ باقی رہے یعنی بالکل جدا نہو کیونکہ بالکل کٹ جانے سے استرخا ہوگا نہ تشنج دوسرے خلط حاد لاذع یا اکال یعنی جس خلط کی تیزی سے عضو مین سوزش ہو یا عضو کو کھا جائے ایسی خلط پٹھے مین آپڑے اُسکے سبب سے پٹھا اپنے مبدا کی طرف بھاگے تیسرے یہ کہ پٹھے پر بچھو اور رتیلا اور زنبور وغیرہ کے نیش سے صدمہ پہونچے اور اُسکی کیفیت سمیہ سے دماغ کہ مبدا اعصاب ہے ضرر پائے پٹھا بھی بالضرور تابعداری کرے اور مبدا کی طرف ہٹ جائے اور تشنج ہو جائے چوتھے یہ کہ دوائین سمی جیسے افیون اور شوکران اور اُسکے مانند کھانیکا اتفاق پڑے اور ان دواؤن سے تشنج رطوبت کے جم جانے اور کثیف ہو جانے سے پڑ جائے یا اس سبب سے کہ اُنکی کیفیت سمیہ دماغ کو اور اعصاب کو ضرر پہونچائے شارح نے کہا ہے یہ دونون یعنے افیون اور شوکران باوجود اسبات کے کہ رطوبت کو جمانے اور کثیف کرنے سے تشنج پیدا کرتی ہین انمین ایک ایسی کیفیت ہے جو بدن کی ضد ہے اُس سے پٹھے سخت ایذا پاتے ہین اور اپنے آپ مین سکڑ جاتے ہین اور اپنے مبدا کیطرف بھاگتے ہین پانچوین یہ کہ شدت کی سردی باہر سے یا اندر سے پٹھے مین پہونچے اور اُسکے سبب پٹھا اکٹھا ہو جائے اور تشنج پڑے چھٹے یہ کہ اتفاق سے قے زنگاری خلط کی آئے اور مادے کی بہت سوزش اور سمیت سے فم معدہ ایذا پاکر تشنج کے طور پر اکٹھا ہو جائے پھر جونسا عضو کہ اُسکے عصب سے ملا ہوا یا نزدیک ہے شرکت کے سبب سے اُسمین تشنج آئیگا ساتوین یہ کہ خلط مرائی یعنی صفراوی فم معدہ کیطرف کہ حس قوی ہے مندفع ہو پھر اُسکی تیزی سے اُس عضو مین کہ فم معدہ سے شرکت رکھتا ہے تشنج ہو جائے جیسا کہ زنگاری خلط کی قے مین بیان کیا ہے آٹھوین یہ کہ معدے کی علت سے اُن اعضا مین کہ معدے مین اور اُن مین مناسبت اور مشارکت ہے تشنج کی نوبت پہونچے اسی سبب سے کبھی ہیضے مین پنڈلیون اور پہونچون کے عضلون مین تشنج ہوا کرتا ہے کیونکہ معدہ اور اطراف

کے درمیان مشارکت اور مناسبت ہی جیسا جالینوس نے اغلوقن مین صریح بیان کیا ہی اس لیے ہاتھ اور پانون معدے کی سردی سے سرد
ہو جاتے ہین اور معدے کے گرم ہونے سے اُنمین بھی گرمی آتی ہی نوین یہ کہ کوئی بیماری رحم مین یا مثانے مین یا اوعیہ منی مین عارض ہو اور
شرکت سبب دماغ کو ضرر پہونچے اور تشنج پیدا ہو اور اُن اعضا کی علت سے دماغ کو ضرر پہونچنے کی وجہ بارہا بیان کر چکے ہین دسوین یہ کہ شکم مین
جو کرم پیدا ہو جاتے ہین تشنج کا سبب ہون اور اس تشنج کی یا تو یہ وجہ ہی کہ اُنکے کاٹنے اور ایذا دینے سے انتین اکٹھی ہون اور کھنچ جائین پھر جو پٹھا
کہ اُنمین شرکت رکھتا ہی وہ بھی کھنچ جائے اور جس عضو مین کہ وہ پٹھا جا ملا ہی اُسمین بھی ضرر آئے یا یہ بات کہ اجزۂ خبیث متعفن اُن کیڑون سے اُٹھکر معدہ
اور دماغ کیطرف پہونچین اور یہ دونون ایذا پاکر سکڑ جائین اور اپنے آپ کو کھینچ لین سوکٹ جانیکی علامت یہ ہی کہ پہلے یہ ہو چکا ہو اور خلط لذاع اکال
یعنے جس خلط سے ٹیس پیدا ہو اور جس عضو پر پڑے اُسکو کھا کر فاسد کرے اس خلط کا نشان یہ ہی کہ درد لاذع اور حکاک معلوم ہو یعنی وہ درد ٹیس اور
خارش کے ساتھ اس جگہ مین ہو اور زہر دار جانور کے کاٹنے کی علامت اور افیون اور شوکران پینے کی اور شدت کی سردی پہونچنے کی اور قی زنگاری
کی یہ علامت ہی کہ پہلے ہو چکی ہون اُسکے بعد تشنج ہو اور معدے پر صفرا گرنے کی یہ علامت ہی کہ قی مین صفرا نکلے اور متلی اور معدے مین جلن ہو اور
امراض معدہ اور رحم اور اعضاے عصبیہ یعنی جو پٹھے سے بنے ہین اُنکی علامت یہ ہی کہ ان اعضا مین آفت موجود ہو اور دیدان یعنے کیڑون کی علامت
یہ ہی کہ کبھی کبھی آنتون سے نکل آئین اور ہر ایک کی اور علامتین اپنی اپنی جگہ مذکور ہین علاج جو سبب کہ ایذا دیتا ہی اُسکو دفع کرین مثلاً اُس تشنج مین
کہ پٹھا کٹ جانے سے ہو جو کچھ عصب کے اورام اور تفرق اتصال مین بیان کرینگے اُسکو استعمال کرین اور جو تشنج خلط حاد اور لاذع کے سبب سے
ہو خلط کو نکالین اور عضو کو ضماد اور نطول اور روغن سے سردی پہونچائین اور جو تشنج سمّی جانورون کے کاٹنے سے اور سمّی دواؤن کے پینے سے
ہوا ہو جو کچھ فصل دافع السموم مین بیان کیا جائیگا عمل مین لائین اور تھوڑا سا صرع کی فصل مین بھی بیان کیا ہی اور جو تشنج شدت کی سردی سے
عارض ہو روغن اور نطول اور ضماد گرم استعمال کرین اور جو تشنج قی زنگاری اور معدے پر صفرا گرنے سے پیدا ہو پہلے مادے کو پاک کرنا چاہیے
اگر باقی ہو اور مطفیات اور مسکنات دین یعنی جو دوائین گرمی کو بجھاتی ہین اور اُسکو دباتی ہین اور فم معدے کی تقویت کیواسطے جو کچھ کہ قی کے باب
مین کہا جائیگا کام مین لائین اور قی زنگاری اکیلی ہی مہلک ہی چہ جاے کہ تشنج کی بھی نوبت پہونچائے اور جس جگہ معدے کی بیماری سے تشنج پڑے
اسمین سعی کرین کہ معدے سے غذا نکل جائے اور اکثر یون ہوا کرتا ہی کہ جب معدے سے غذا اُتر جائے اور ایذا موقوف ہو جانے سے تشنج بھی
جاتا رہے اسلیے کہتے ہین کہ اس قسم کا تشنج سہل العلاج اور جلد اچھا ہو جاتا ہی اور ایسا ہی جو عضو کہ شرکت کے سبب سے تشنج کا باعث ہو
اُس عضو کی تدبیر کرین جسطرح اپنے مقامون مین لکھے گئے اور تشنج والے عضو پر اُسکے مناسب روغن ملین اور جو تشنج کیڑون کے سبب سے
پیدا ہو اُنکو مار ڈالنا اور نکال دینا کفایت کرتا ہی فائدہ صرع مین اسطرح بیان کیا ہی کہ صرع کا تشنج یا امتلا سے ہوا کرتا ہی یا انقباض کے
سبب سے مگر اُس مین خشکی کا دخل نہین لیکن یہ سمجھنے کی بات ہی کہ تشنج صرعی مین مادہ خاص پٹھے مین نہین ہوتا کہ اُسکے سبب پٹھا عرض
مین بڑھ جائے اور اُس سبب سے تشنج پڑے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تشنج جلد موقوف نہوتا بلکہ دماغ کہ منبت اعصاب ہی اِسکے امتلا اور

انقباض سے تشنج ہوا کرتا ہی اور جو تشنج کہ بڑے خوف یا بہت بڑے غم کے سبب سے واقع ہوا کرتا ہی اُسکی یہ وجہ ہی کہ خوف اور غم کیوقت روح اندر کی طرف رجوع کرتی ہی اور اُسکی تابعداری سے عضلے کھچ جاتے ہین اور تشنج پڑتا ہی اور اس تشنج کا کم اتفاق ہوا کرتا ہی

بیسوین فصل تمدد اور کزاز کے بیان مین جاننا چاہیے کہ تمدد سے عضو کا دونون طرف کھچنا مراد ہی اسی سبب سے تمدد والا عضو سیدھا رہتا ہی اور کسی طرف نہین پھرتا سو گویا تمدد و تشنج سے مرکب ہی جیسا بقراط نے کہا ہی تمدد مرکب ہی اگلی طرف اور پچھلی طرف کے تشنج سے اسیواسطے تمدد اکیلے تشنج سے بہت بُرا ہی کیونکہ طبیعت اتنی سختی کا تحمل نکر سکے گی اور چوتھے دن اسکا بحران ہی اور بحران ہونے تک بھی اندیشہ ہی جیسا بقراط نے کہا جس شخص کو تمدد ہو جائے بیشک وہ چار دن مین ہلاک ہو جائیگا پھر اگر ان چار دن سے نکل گیا تو اچھا ہو گیا اور جاننا چاہیے کہ تمدد اس صورت سے کہ انقباض سے منع کرتا ہی تشنج کا ضد ہی اور اس جہت سے کہ جیسے تشنج امتلا اور استفراغ اور اذیت یعنی ایذا پانے سے پیدا ہوتا ہی یہ بھی اُنھین اسباب سے واقع ہوتا ہی اُسکا شریک ہی اگرچہ بعضے اسباب کی جہت سے اُس سے جدا ہی اور فرق رکھتا ہی اور تمدد اور کزاز کے اسباب بہت ہین ایک یہ کہ سرد رطوبت عصب کے لیفون مین آئے اور جمجائے اس سببسے عضو کا سکڑنا اور مڑنا دشوار ہو اور حال یہ ہی کہ طول مین کچھ کمی نہو اور یہ عام ہی کہ رطوبت عصب کے لیف مین آپ جم جائے یا کوئی سبب سرد کرنیوالا داخلی یا خارجی اُس مین پہونچے داخلی جیسے افیون اور سرد پانی پینا اور اُسکے سوا اور خارجی جیسے برف کی نزدیکی اور سرد ہوا اور سرد پانی اور مخدرات کا لگانا اور کبھی ہوا کرتا ہی کہ پٹھے اور عضلے کے لیفون مین رطوبت آجائے چنانچہ لیفون کی شکل پر لنباؤ مین پھیل جائے اور چوڑائی مین تھوڑی جگہ لے جیسے استرخا کا مادہ آتا ہی سو اس سبب سے عضلے کی درازی مین کمی نہ آئے اور فرق اس تمدد مین اور استرخاے رطوبی مین یہ ہی کہ استرخا مین مادہ تر اور رقیق ہوا کرتا ہی اور پٹھون کو بھر دیتا ہی یعنے تر کر دیتا ہی اور ہر وقت رقیق رہتا ہی اور تمدد کا مادہ لیفون مین نفوذ کرنے کے بعد پر ضرور ہی کہ کسی سبب سے سخت ہو اور ٹھہرا جائے اور سخت اور افسردہ ہونیکے سبب سے عضو کی حرکت باطل ہو جائے اور کبھی ہوا کرتا ہی کہ تمدد کا مادہ ابتک عضلون مین نہ آیا ہو مگر عضلے کے نزدیک پہونچکر اُسی جگہ سخت ہو جائے اور ٹھہرا کے رہجائے اور انقباض کی حرکت کو باطل کر دے دوسرے یہ کہ مادہ عصب کے اصل اور مبدا یعنی جڑ مین آپڑے پھر عصب اُس مادے کو اپنے پیچھے خلاف مبدا کی طرف کہ طول کا انتہا ہی دفع کرے اور اس سببسے اُسی حال پر رہے اور منقبض نہو سکے تیسرے یہ کہ عصب مین کوئی ایذا اور الم پہونچے اور عصب اُسے بُرا جانکر اُس جگہ سے طول مین فرار کرے نہ اس طرح کہ اکٹھا ہو اور سکڑ جائے اور اس قسم کا تمدد نہین ہوا کرتا مگر قے کی شدت سے یا سمی جانورون کے کاٹنے سے یا پٹھے پر زخم آنے سے سوقے کے سبب سے اس لیے کہ مادہ لذاع یعنے جس سے سوزش پیدا ہو قے کی حرکت سے معدے مین گرتا ہی اور فم معدہ اس سے ایذا پاتا ہی اور وہ پٹھا کہ اُس مین شریک ہی اس طرف کے خلاف کو بھاگ جائے اور ایسا ہی جو سبب کہ پٹھے کو الم پہونچائے اور پٹھا اس جگہ سے اُلٹی طرف قرار کرے چوتھے یہ کہ خشکی غلبہ کرے پھر رطوبت اصلی جو پٹھون کے اور عضلون کے لیفون مین ہی تحلیل ہو جائے اور ناچار عضلہ اور عصب کا چوڑاؤ اکٹھا ہو جائے اور لنباؤ مین بڑھ جائے اور اس سببسے قوت محرکہ کے اُتر آنے کی راہ بند

ہو جائے اور تشنج یابس اور تمدد یابس مین یہ فرق ہی کہ تشنج یابس مین درازی اور چوڑان عضلے کی دونون کم ہو جائین اور تمدد یابس مین چوڑائی کم ہو گی نہ لنبان اس سببسے تشنج یابس مین تمدد یابس سے زیادہ خوف ہی اور جان لے کہ تمدد کے اقسام سے بعضا ایسا ہوا کرتا ہی کہ اُسکا سبب بہت بڑا اور مادہ قوی ہو اور یہ مشکل ہوا کرتا ہی اور اسکی بعضی قسم اسباب ضعیفہ سے پیدا ہوتی ہی مثلاً اکثر ہوا کرتا ہی کہ کوئی شخص بھاری چیز اُٹھائے یا سخت زمین پر سوئے اور اس سببسے اُسکے عضلے کھچ جائین یا اُنمین کوئی آفت آجائے اور ایک ساعت یا زیادہ اُسی شکل پر رہے اور جو اس قسم سے ہوا کرتا ہی تمدد مین شمار کرتے ہین مگر آسان ہوا کرتا ہی پانچوین یہ کہ باد غلیظ اس مرض کا موجب ہو اور تمدد ریحی سخت ہوا کرتا ہی اور علاج اسکا بہت مشکل بخلاف تشنج ریحی کے چھٹے یہ کہ عضو جل جائے یا زخمی ہو اور عضلے اُس ایذا کے خوف سے جو کھلنے اور سکڑنے سے پہونچتی ہی حرکت نکر سکے اور اسی شکل پر رہے فائدہ اکثر حال مین تمدد اور کزاز اور تشنج درد سے خالی نہین ہوا کرتے اور اُسمین درد ہونیکا سبب یہ ہی کہ مادہ لیفون مین آپڑتا ہی اور انقباض کی حرکت اُسکو دباتی ہی اس سببسے درد پیدا ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ لفظ کزاز کو ایسے تشنج پر بھی بولتے ہین کہ ترقوہ کے عضلات مین شروع ہو یعنی چنبر گردن جسکو ہانس بولتے ہین پھر اُسکو طول مین کھینچے اگلی طرف یا پچھلی طرف یا دونون طرفون مین اور کبھی ہر قسم کے تمدد پر بولتے ہین خواہ کسی عضو مین ہو اس صورت مین کزاز تمدد کے ہم معنی ہی اور کبھی اُس تمدد پر بولتے ہین کہ پٹھے مین رطوبت جمجانیکے سبب ہو اس صورت مین تمدد عام ہی اور کزاز خاص اور علامتین تمدد اور کزاز کی ہر سبب کے موافق خواہ رطوبت سے ہو یا یبوست سے یا ورم یا ایذا سے سبکے سب مع علاج مذکور ہین مگر اتنا ہی کہ اس مرض کے علاج مین تشنج کے علاج کی نسبت جلدی کرین جیسا شیخ نے کہا ہی بہتر یہ ہی کہ اسکے علاج مین تشنج کی نسبت جلدی کیجائے کیونکہ یہ ایذا دیتا ہی اور گلا روک کر اچانک مار ڈالتا ہی مگر یہ اُس وقت ہی کہ سبب قوی ہو اب ہم وہ علامتین جو اس مرض سے پہلے ہوا کرتی ہین اور تمدد کے ساتھ مخصوص ہین بیان کرتے ہین وہ بہت سی ہین ایک یہ ہی کہ پیٹھ اور گدی کے سب اعضا سخت ہو جائین دوسرے یہ کہ سب بدن مین اختلاج ہو یعنی پھڑکنے لگے اور زبان مین بوجھ معلوم ہو تیسرے یہ کہ مُنھ کا لعاب اور پینے کی چیز دشواری سے نگل سکے اور تمام بدن مین خارش پیدا ہو جائے اور جتنا کھجلائین کھجلانے سے لذت نپائین اور یہ سب کزاز کا مقدمہ ہوا کرتا ہی اور وہ نشان کہ بیماری پڑنے کے بعد ظاہر ہون یہ ہین کہ مُنھ اور آنکھ کزاز والے کی خناق والے کی صورت ہو جائے لال مُنھ اور چڑھی ہوئی آنکھین اور شاید کہ آنکھین جلد جلد جھپکین اور یہ سب اُسوقت ہین کہ کزاز اگلی طرف واقع ہو اور شاید کہ مُنھ کا رنگ سیاہ یا سبز ہو جائے اور یہ اُسوقت ہی کہ دماغ اور سر کی رگون مین مواد اکٹھا ہو کر امتلا اس حد کو پہونچے کہ منافذ یعنے ہوا کے راستون کو بند کر دے کیونکہ اس صورت مین حرارت غریزی ہوا نہ پہونچنے سے بجھے گی اور رطوبات مین سردی غلبہ کرے گی اور جلد مین کثافت اور انقباض آئیگا پھر اگر اجزاے شفاف کہ جو سفیدی اور سرخی کا باعث ہین جلد کے مسامون مین سے سب کے سب نکل جائین میلاپن اور سیاہی رنگ مین ہو جائیگی اور اگر وہ اجزا بہت سے نکل گئے اور تھوڑے سے باقی رہے سبزی آئے گی اور کبھی ہوا کرتا ہی کہ مُنھ کے عضلون مین تمدد پڑے اور بیمار ہنستا نظر آئے اور کبھی تمدد مثانے کے عضلون مین پڑے اور پیشاب بند ہو جائے اور کبھی مثانے کے عضلے اسطرح کھنچ جاتے ہین

کہ قوت ماسکہ باطل ہوجائے اور پیشاب نہ رک سکے اور کبھی مثانے کے عضلے ایسے کھچین کہ بعضی رگین ٹوٹ جائین یا کسی رگ کا مُنھ کھل جائے اور پیشاب خون ہوجائے اور کبھی ہوا کرتا ہی کہ معا مستقیم اور مقعد کے عضلے اسطرح کھچین کہ ثفل یعنے فضلہ نہ تھم سکے اور کبھی ہوتا ہی کہ بعضون کو سردی اور افسردگی کے سببسے قولنج ہوجائے اور اس مرض مین اکثر حال مین پیشاب پانی سا اور کف دار ہوا کرتا ہی اور کبھی ہوا کرتا ہی کہ بیمار کے پٹھے اور عضلے کھچاوٹ کے ساتھ ایسے بل کھائین کہ بستر پر نہ ٹھہر سکے اور اوپر گذر چکا ہی کہ تمدد امتلائی کی علامتین بعینہ تشنج امتلائی اور ورمی کی علامتون کے مانند ہین اور کسی قسم کا کزاز بیخوابی اور درد سے خاص کر دونون شانون کے بیچ مین درد ہونے سے خالی نہوگا اور سب اعراض کہ اُنکا بیان کیا ہی اُنمین سے ہر ایک کا ظہور جیسا تمدد واقع ہوگا ویسا ہی ہوگا چنانچہ یہ کچھ پوشیدہ نہین تنبیہ اس سبب سے کہ تمدد اکثر امر مین سردی اور افسردگی سے واقع ہوا کرتا ہی ضماد اور روغن کہ اُس قسم مین استعمال کرین چاہیے کہ گرمی اور تری کی طرف مائل ہون اور اگر پسینا آئے پونچھتے رہین اور اس کے بدن مین ٹھنڈا نہونے دین اور باقی تدبیر تشنج کے باب مین دیکھ لین کہ وہان پورا پورا ذکر کیا گیا ہی —

اکیسوین فصل رعشہ کے بیانمین اور وہ لغت مین بمعنی لرزہ اور کانپنے کے ہی اور یہ بیماری لازم کے نام سے مشہور ہی اور سوائے عضاے مرکب کے کہ حرکت کے آلے ہین اور عضو مین یہ بیماری واقع نہین ہوا کرتی اور رعشہ ہاتھ مین یا سر مین اکثر پڑتا ہی اور دوسرے یعنے مرکب جیسے ہاتھ پانون اعضاے آلیہ مین بہت کم پڑتا ہی اور وجہ رعشے کی اکثر ہاتھون مین واقع ہونے کی مطولات یعنے بڑی بڑی کتابون مین لکھی ہی اور رعشہ اور اختلاج مین یہ فرق ہی کہ اختلاج مین حرکت ہر حالت مین ظاہر ہوتی ہی یعنے خواہ عضو ٹھہرا رہے خواہ حرکت کرے بخلاف رعشے کے کہ ٹھہرنے کی حالت مین ظاہر نہین ہوتی اور ٹھہرنے سے یہ مراد ہی کہ عضو کسی ٹھہرنے کی جگہ پر ٹھہرے نہ کہ بے اعتماد اور بے سہارے کہ اُسمین رعشہ بھی ہوا کرتا ہی اب جاننا چاہیے کہ سبب کلی اس مرض مین تین طرح پر ہی ایک یہ کہ قوت محرکہ ضعیف ہو دوسرے یہ کہ حرکت کا آلہ ضعیف ہو تیسرے یہ کہ دونون اکٹھے ایک جگہ ضعیف ہون اور اس بیماری کو سبب کے موافق تین قسم مین ہم بیان کرتے ہین پہلی قسم وہ ہی کہ قوت محرکہ کے ضعف سے پڑے اور یہ دو طرح پر ہی ایک یہ کہ بیماریون کو بیماریون کے بعد ہوجائے اور اُن لوگون کو کہ جو بہت جماع کرتے ہین خاص کر پیٹ بھرے پر دوسرے یہ کہ اعراض نفسیہ کے سبب پیدا ہو جیسے بادشاہ کی ہیبت اور بہت ڈرنے سے جیسے اونچی جگہ سے نیچے دیکھنا یا دیوار پر چلنا اور اسکے سوا اور بڑی خوشی اور سخت غصے اور بہت خجالت سے ہوجاتے یہ سب سبب قوت محرکہ کے عاجز ہونے یا پریشان ہونیسے رعشہ پیدا کرتے ہین اور جاننا چاہیے کہ خوف قوت کو ضعیف کرتا ہی اور خجالت اور غصہ اور خوشی قوت حیوانی کی حرکت کے انتظام مین پریشانی ڈالتی ہی اور ظاہر ہی کہ قوت نفسانی قوت حیوانی کی تابع ہی مگر غصہ اُس وقت قوت کی حرکت مین تشویش پیدا کرتا ہی کہ خوف کے ساتھ ملا جلا ہو اور نہین تو اکیلا غصہ رعشہ نہین لاتا ہی کیونکہ غصے مین ضعف کا دخل نہین ہوتا بلکہ قلب مین قوت ہونے کی علامت ہی اسی سبب سے جو غصہ کہ ڈر کے ساتھ نہو اُسمین مُنھ کا رنگ سرخ ہوتا ہی اور جو ڈر کے ساتھ ملا ہوا ہو اُسمین زرد ہوا کرتا ہی فائدہ کبھی اکیلا غصہ اور خوف بدون اسکے کہ کوئی دوسرا عارض انکے ساتھ ہو رعشہ پیدا کرتے ہین یہ اُس وقت ہوتا ہی کہ روح مین اضطراب قوی آئے اور اِس سے اُسکی حرکات مین

اختلاف پڑے اور قوت کی حرکتون کا انتظام پریشان ہو جائے اور کبھی ہوتا ہی کہ غصہ اور خوشی اور فتح پانا اگرچہ مراد کے موافق بھی ہو اور روح مین اضطراب نہ آئے اور کسی دوسرے عارض کے ساتھ مرکب بھی نہو مگر رعشہ پیدا کرے اور یہ اُس وقت ہی کہ جلد کے نیچے رطوبت فضلی موجود ہو کیونکہ جسوقت غصے اور خوشی کی حرارت سے وہ رطوبت پگھلکر وہان سے نکل آتی ہی اور عضلون پر گرتی ہی رعشہ پیدا ہوتا ہی اور جو رعشہ کہ بعضے جوانون کو جماع کیوقت پڑتا ہی وہ بھی اسی قبیل سے ہی علاج جو رعشہ کہ بیماریون کے بعد پڑے سبب دور کرنیکے بعد دل اور دماغ کی تقویت کرین اور جو جماع کے بعد ہو جائے اُسکی تدبیر یہ ہی کہ جماع کو ترک کرین خصوصاً امتلا پر یعنی جسوقت معدے مین غذا ہو اُسکے بعد تقویت کے لیے جو قوت باہ کے باب مین ضعف کے تدارک کے لیے کہا جائیگا استعمال مین لائین اور جو رعشہ اغراض نفسیہ کے سبب سے پڑے اُسکی یہ تدبیر ہی کہ جس چیز سے تسکین حاصل ہو جیسے دلاسا اور امیدواری اور حقارت اور اُسکے مانند جیسا اُس سبب کے لائق ہو عمل مین لائین اور جو رعشہ قریب وقت جماع کے ہو جائے اُسکی تدبیر خلط زائد کا تنقیہ کرنا ہی قسم دوسری وہ ہی کہ آلہ کی حرکت مین ضعف ہو اُسکے سبب رعشہ پڑے اور یہ تین طرح پر ہی ایک یہ ہی کہ سوء مزاج سرد پٹھے مین آجائے اور پٹھا اُسکے سبب روح کا اثر جیسا چاہیے نہ مانے اور اُسمین یعنے پٹھے مین استرخا غیر تام یعنے تھوڑا سا آجائے کیونکہ اس صورت مین قوت محرکہ اعضا کو اوپر کیطرف جذب کر سکتی ہی مگر ضعف کے سبب نہین ٹھہرا سکتی اسلیے وہ عضو اپنے بوجھ کی جہت سے نیچے کیطرف جھکتا ہی اور ناچار قوت محرکہ کی حرکت جاذبہ مین اور عضو کی حرکت متسفلہ یعنے نیچے آنیوالی مین حرکت متضادہ مرتعشہ پڑیگی یعنے وہ حرکت جو ایک کی دوسری ضد ہی اور رعشہ پیدا کرے بخلاف فالج کے کہ استرخا تام یعنے کامل ہی اور اُسمین قوت محرکہ اعضا کی جذب کرنے پر قدرت ہی نہین رکھتی اور جبتک کہ قوت اعضا کی جذب کرنے پر قدرت نرکھے اور پھر ضعف کے سبب اُنکو ٹھہرا نسکے رعشہ پیدا نہین ہو سکتا اور جو رعشہ کہ بوڑھے آدمیون کو ہو جاتا ہی یا وہ رعشہ کہ نہایت ٹھنڈا پانی پینے یا بہت سا پینے سے یا بیوقت پانی پینے سے پیدا ہوتا ہی اسی قبیل سے ہی اور پانی پینا بے وقت یہ ہی کہ ناشتا کی حالت مین یعنے نہار منھہ یا ریاضت محنت پر یا حمام کے بعد خاص کر اگر پیٹ خالی ہو اتفاق پڑے اور وہ رعشہ بھی کہ بہت شراب پینے سے ہو جائے شارح اسباب و علامات نے کہا ہی زیادہ استعمال اُسکا یعنے شراب کا بلکہ سب غذاؤن کی زیادتی گرم ہون خواہ سرد مزاج کو سرد کرتی ہین اس سبب سے کہ حرارت غریزی کو بجھاتی ہین اور جما دیتی ہین اور دبا لیتی ہین جیسے تھوڑی سی آگ پر بہت سا ایندھن پھر اُس سبب سے پٹھا اور روح اور قوت ضعیف ہو کر اعضا کو طریق طبیعی پر حرکت ندے سکین اور رعشہ اور استرخا اور ایسی ہی اور سرد بیماریان پیدا ہون اور ان امراض کا پیدا ہونا بہت شراب پینے سے ہوتا ہی اور اُسکے اور سبب بھی بیان کیے ہین درازی کے خوف سے ہمنے اُنکو نہین لکھا دوسرے یہ کہ امتلا کے سبب یا کھانا ہضم نہونے سے یا ریاضت نکرنے سے عصب مین سدہ غیر تام اغلاط غلیظہ لزج سے پڑ جائے اور اس سبب سے قوت محرکہ سب کی سب نفوذ نکر سکے اور جتنی کہ نفوذ کرے عضو کو اوپر کی طرف کھینچے اور اس سبب سے کہ مقدار مین تھوڑی سی ہی نہ ٹھہرا سکے اور بالضرور عضو اپنے اصلی بوجھ سے اور جو خلط کہ اُسکے اندر جگہ پکڑ گئی اُسکے بوجھ سے نیچے کیطرف جانا چاہے اور ان دو حرکت متضادہ سے رعشہ پیدا ہو اور سوء مزاج اور سدے کی علامتین فالج مین بیان ہوئین علاج جو رعشہ خلط کے سبب سے ہو مادے کو نرمی سے آہستہ آہستہ کئی دفعہ مین نکالین مثلاً پہلے ماء الاصول دین

اُسکے بعد جب شیطرح اُسکے بعد ایارجات اور استفراغ کی نرمی کی تدبیر امراض سابق مین صاف صاف مذکور ہی بہر تقدیر قوی دواؤن اور قوی استفراغون
سے بچنا ضروری ہی جیسا کہ حکما نے کہا ہی رعشہ مین قوی دواؤن اور قوی استفراغ سے بچنا واجب ہی کیونکہ یہ سبکے سب قوت کو تحلیل اور ضعیف کرتے ہین
اور رعشے کو بڑھاتے ہین فقط اور پٹھون کے سب امراض مین یہی حکم ہی جیسا کہ اوپر بارہا ذکر آیا اور روغن قسط اور روغن چنبیلی ملنا اور طبیخ صباغ یعنے
گفتار کو جس پانی مین پکائین اور طبیخ ارنب یعنی جس پانی مین خرگوش کو پکائین اُنمین بیٹھنا اور اسپست کا ضماد کرنا اور گرم چشمون کے پانی مین نہانا
اور عضو کو دبانا اور ملنا یہ سب مفید ہین یہ سبکے سب بالضرور اُس جگہ کیطرف بہت سا خون کھینچ لائینگے اور اُسکو گرم کر دینگے پھر اُسکی حرکت درست
ہو جائیگی اور جو رعشہ سوء مزاج بارد کے سبب پیدا ہو مزاج کی اصلاح کے لیے جو کچھ کہ سوء مزاج مادی مین مذکور ہو استعمال کرین مگر تنقیہ کی اس قسم مین
اُسکی احتیاج نہین کیونکہ یہ مادے سے خالی ہی اور جو رعشہ کہ شراب پینے سے عارض ہو اُسکی تدبیر یہ ہی کہ ایکبارگی شراب پینے سے ہاتھ کھینچین اور
روغن گل یا روغن آس مین تھوڑا سا سرکہ ملا کر سر پر لگائین اور غذاؤن مین سے وہ غذا کھائین جو خون کو گاڑھا کر دے جیسے کہ رُب اور مسور اور
اُسکے مانند اور خرگوش کا مغز بھونا ہوا اس بیماری مین نہایت مفید ہی تیسرے یہ کہ پٹھے پر خشکی غلبہ کرے اور اس سببسے حرکت مین جیسا چاہیے
تابعداری نکرے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اسباب مجفف پہلے ہو چکین اور عضو دبلا ہوا اور اُسکے عضلے بھی دبلے ہون اور یہ بھی اس قسم کا نشان
ہی کہ جب عضو آفت زدہ پر روغن ملین جلد خشک ہو جائے اور باوجود اُسکے اُس عضو مین گرمی نکرے اور یاد رہے کہ جبتک خشکی نہایت کے
درجے مین نہو رعشے کا موجب نہین ہوا کرتی اس دلیل سے کہ دق والے کو باوجودیکہ اُسپر خشکی غالب ہوا کرتی ہی رعشہ نہین ہوا کرتا مگر انتہا مین
علاج رطوبت پہونچانے مین اُن چیزون سے کہ تشنج یابس مین مذکور ہین کوشش کرین تیسری قسم وہ ہی کہ قوت کے اور آلے کے ضعف سے
پڑے اور یہ اس طرح سے ملکر ہوتا ہی کہ پٹھا اسباب داخلی یا خارجی سے ایذا پائے خارجی جیسے بہت سردی یا زخم لگنا یا زہردار جانور کا کاٹنا اور
عضو کا جل جانا اور داخلیہ جیسے کوئی خلط نہایت سرد یا نہایت گرم کسی جگہ مین اکٹھی ہو جائے اور پٹھے کو ایذا پہونچائے اور ایسے اسباب
سے قوت مین بھی اور آلے مین بھی ضعف پیدا ہوا کرتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ آفت موجود ہوا اور جن اسباب سے کہ ایذا پہونچتی ہی
اُنکے اعراض ظاہر ہون علاج سبب دور کرنیکے بعد جو اثر باقی رہا اُسکا مناسب چیزون سے تدارک کرین مثلاً جسکا سبب سردی کا پہونچنا
روغن زیتون مین عاقرقرحا اور انگوزہ (ہینگ ۱۲) اور جند بیدستر ملا کر عضو پر ملین اور جو عضو کے جلنے کے سببسے ہو جائے اسبغول کا لعاب اور بیضے
کی سفیدی اور روغن سرد اُس جگہ پر ملین اور باقی تدبیر احتراق کی فصل مین بیان کرینگے اور جہان کہین زہریلے جانورن کے کاٹنے سے
واقع ہو اُسکی تدبیر کتاب کے آخر مین لکھینگے اور جو خلط کے آجانے سے عارض ہو اُس خلط سے بدن کو پاک کرین اور ایسا ہی سببکے لحاظ
جو کچھ کہ مناسب ہو عمل مین لائین اور جان لے کہ رعشہ بائین طرف مین پڑتا ہی زیادہ مشکل ہوتا ہی اور ایسا ہی بوڑھون کا رعشہ کہ بڑھاپے کے
سبب پیدا ہو فائدہ جو کچھ کہ سر کانپنے کے واسطے طبیبون نے آزمایا ہی یہ ہی کہ ایک درم اسطوخودوس کو ایک درم ایارج فیقرا کے ساتھ
گولی بنا کر دین اور اگر دو درم فقط اسطوخودوس ہی شہد کے پانی مین دین تو بہت موافق آتا ہی اور اٹھارہ دن کے بعد ایک درم یا

ڈیڑھ درم قوت کے موافق حب قوقایا دینا مفید ہی اور پرانے رعشے کے لیے جند بید ستر شہد کے پانی مین مفید ہی فائدہ رعشہ مین سب قسم کے پانی سے مینھ کا پانی کم مضر ہی اور بہت فصد کرنا اس مرض کے موجبات سے ہی اور دوسرے موجبات کا اوپر ذکر آیا ہی اور محمد ذکریا نے کہا ہی کہ جس وقت صرع والے کا سر ہلنے لگے جانناچاہیے کہ اُسکے سر مین ورم ہی واللہ اعلم

بائیسوین فصل خدر یعنی سُن کے بیانمین یہ لفظ عربی ہی فتور اور سستی کے معنون مین اور اس سبب سے کہ فتور اس مرض کو لازم ہی لازم کے نام سے نام رکھا گیا اور جمہور اطباے متاخرین نے اسطرح تعریف کی ہی کہ ایسی علت آتی ہی کہ حس لمس مین پیدا ہوتی ہی پھر اگر سبب قوی ہو حس بالکل جاتی رہیگی اور نہین تو کم ہو جائیگی جتنا سبب کم ہوگا اور اکثر اس بیماری مین جس عضو مین کہ خدر ہی اُسکی حرکت حالت طبیعی پر نہین رہتی ہی مگر جہان کہین سبب ضعیف ہو حرکت اپنے حال سے نہین بدلتی کیونکہ جو پٹھے کہ حس کے آلے ہین وہ اور ہین اور جن پٹھون سے حرکت ہی وہ دوسرے ہین اور ایسا ہی جس جگہ سبب قوی ہوتا ہی اور قوت حس کا راستہ بند ہوتا ہی حرکت کی قوت کا بھی راستہ بند ہو جاتا ہی جبتک مستحکم نہین ہوتا خدر رعشے کے ساتھ ہوا کرتی ہی اور مستحکم ہونیکے بعد استرخا کے ساتھ ہوتی ہی اور بہت سے متقدمین نے خدر کو حس کے نقصان کے ساتھ خاص کر دیا ہی یعنی حس مین کمی آسنے اور کبھی خدر سے رعشہ مراد رکھتے ہین اور دونون کو ہم معنی سمجھتے ہین اسیواسطے شیخ نے کہا خدر کا لفظ کتابون مین مختلف معنی مین استعمال کیا جاتا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ جب خدر کسی عضو مین رہ جائے اور استفراغ سے نہ جائے اور اسکے بعد دوار بھی ہو جائے تو سکتے کے آنیکا خوف ہی اور خدر والے عضو مین چیونٹیان سی چلتی اور سوئیان سی چبھتی ہوئی معلوم ہوا کرتی ہین جہان بیماری کا سبب سور مزاج بارد مکثف ہو یا عصب مین خون سے امتلا ہو جیسا کہ اُسکی علامتون کے بیان مین آئیگا عمل مین لائین اب جانناچاہیے کہ خدر کا سبب کلی وہ ہی کہ قوت حساسہ کلاً یا بعضاً اعضا مین نفوذ نکر سکے اور اُسکے اسباب جزیہ آٹھ ہین ایک یہ کہ کوئی پٹھا دبکر بھنچ جائے یا بل کھا جائے جیسا کہ کوئی شخص بہت دیر تک پانوٗن پر بیٹھا رہے اور جب اُٹھے اُسکا پانوٗن سوگیا ہو اور جو کسر اور خلع یعنے ٹوٹ جانے سے اور اُتر جانے سے اور عضو کو باندھنے سے ہوتا ہی وہ بھی اسی قبیل سے ہی علاج سبب کو دور کرین مثلاً اگر ایک طرح بیٹھنے سے ہو ہیات کو بدلنا چاہیے اور عضو کو آہستہ آہستہ درست کرین اور کسر اور خلع مین وہ تدبیر کرین جو اُسکے باب مین کہا جائیگا اور اگر عضو کو باندھ دینے سے ہو اُسکی بندش کھول ڈالین پھر آہستہ آہستہ ملین دوسرے یہ کہ پٹھے مین خلط خام سرد سے سدہ پڑ جائے یا پٹھا فضلۂ رطوبی مائی یعنے رقیق پیکر بھیگ جائے اور ڈھیلا ہو کر اجزا ملجائین ان دونون صورتون مین قوت حسیہ اپنی اصلی حال سے رہ جائے اور اُسکی علامت اور علاج وہی ہین جو فالج بلغمی مین بیان ہو چکے ہین تیسرے یہ کہ کسی سبب سے بہت سا خون عضو پر گرے اور اُس سبب سے سدہ پڑ کر خدر پیدا ہو اور اُسکی یہ علامت ہی کہ عضو کا رنگ سرخ مائل بسیاہی ہو علاج فصد کرین اور غذا کم کھائین اور جہان کہین عضو کو بہت دیر تک ایک طرح پر رکھنے سے خون اکٹھا ہو جائے ایسی حالت مین اکثر ہیات کا بدلنا کفایت کرتا ہی اور جاننا چاہیے کہ وہ سدہ جو خدر پیدا کرتا ہی سودا سے بہت کم پڑتا ہی اور صفرا سے شاذ و نادر ہوتا ہی چوتھے یہ کہ باہر سے عضو مین بہت سردی پہونچے اور اُسکے مزاج کو خراب اور جرم کو غلیظ کر دے اس سبب سے روح جیسا چاہیے نفوذ نکر سکے

۱۵

اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ سوء مزاج مکثف مجمد یعنے جو عضو کو کثیف کرے اور خلط کو جما دے وہ داخلی ہو یا خارجی عصب کے جوہر کو سخت کرتا ہی کیونکہ اُسکے اجزا کو اکٹھا کرتا ہی اسی سبب سے پانؤن کا لمس ہاتھ کی نسبت اور ایڑی کی جلد ساق کی جلد کی نسبت پیدایش سے بحِس ہی اور سوء مزاج بارد کی علامت کے سبب پہلے بیان ہو چکے اور پٹھے مین غلظت اور کثافت اور سختی ظاہر ہو اور گرمی سے فائدہ معلوم ہونا اور عضو مین چیونٹیان سی چلتی معلوم ہون علاج پٹھا نرم کرنیکے واسطے گرم روغن ملین اور نیمگرم پانی ڈالین اور پٹھے کے مزاج کی اصلاح کیواسطے ضماد اور نطول گرمی پہونچانیوالے استعمال کرین اور عضو کو اِسطرح سے ملین کہ سرخ ہو جائے پانچوین یہ کہ خشکی غلبہ کرے اور اس سببسے عصب کے اجزا اکٹھے ہو جائین اور لیف آپس مین مل جائین کیونکہ جسوقت وہ رطوبتین کہ لیفون مین بھر رہی ہین خشکی کے سبب فنا ہو جائین خلا کی ضرورت سے لیف ایک دوسرے سے لپجائینگی اس صورت مین ضرور راستے بند ہو جائینگے اور روح کے نفوذ کو مانع ہونگے اور علامت اور علاج وہی ہی جیسے تشنج یابس کی علامت اور علاج ہی اور جاننا چاہیے کہ جالینوس کہتا ہی کبھی ہوتا ہی کہ خشک مزاج والے کو گرم دوا کھانے سے خشکی بڑھ جائے اس سبب سے اسکی انگلیون کے سرون سے خدر شروع ہو جاتی ہی اور اوپر چڑھتی جاوے اور دوسرے اعضا مین پہونچتی ہی اور اسی قبیل سے وہ خدر ہی کہ محرقہ اور حادہ تپون مین رطوبت اصلی تحلیل ہونے سے اور خشکی آجانے سے ہاتھ اور پانؤن مین پیدا ہو جائے چھٹے یہ کہ سرد زہر مثل افیون یا گرم جیسے بیش کھانے کا اتفاق پڑے اُسکے سبب سے خدر پیدا ہو اور ظاہر ہی کہ روح کا مزاج زہر سے بدل جاتا ہی اور اس سبب سے جو مناسبت کہ اعضا اور روح کے درمیان ہی کم ہو جاتی ہی پھر اعضا اُسکا اثر نہین قبول کرتے ہین اور باوجود اسبات کے سرد زہر اپنی سردی کے سبب روح کو غلیظ کرتا ہی جیسے اور مغلظات ساتوین یہ کہ کسی زہر دار جانور کے نیش کا زخم پٹھے پر لگے خواہ سرد ہو جیسے بچھو ڈنک مارے خواہ گرم ہو جیسا سانپ کاٹ لے اور جو خدر زہریلے جانورون کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہی اُسکا وہی سبب ہی کہ زہر کے کھانے مین بیان کیا گیا علاج تریاق فاروق دینا چاہیے کہ سب زہر کے اقسام مین فائدہ مند ہی اور کتاب کے آخر مین ہر زہر کے موافق تدبیر مذکور ہی وہان دیکھ لین فائدہ ایک قسم کی مچھلی ہی کہ اُسکو رعادہ کہتے ہین اُسکا یہ خواص ہی کہ جو کوئی اُسکو ہاتھ مین پکڑے اُسکے ہاتھ کی حس جاتی رہے بلکہ یہ کہتے ہین کہ اگر جال مین آپھنسے اُسیوقت صیاد کا ہاتھ بحِس ہو جائے اور جال کی ڈوری نہ تھام سکے آٹھوین یہ کہ قوت حیوانی ضعیف ہو جائے اور اس سببسے ہاتھ اور پانؤن کی حس کم ہو جائے اور یہ غشی اور مرنیکی حالت مین اتفاق ہوتا ہی فائدہ جسوقت خدر امتلا کے سبب سے عارض ہو اور مادہ دماغ مین ہو اور تمام بدن کی حس وحرکت جاتی رہے اُسیدن بیمار کو ہلاک کر ڈالتی ہی اور کبھی آفت نخاع مین ہوتی ہی پھر سبب کے اندازے پر تمام بدن مین یا ایک نصف مین حس وحرکت کم ہو جاتی ہی اور مُنھ کے اعضا کی حس سلامت رہتی ہی اور کبھی ہوا کرتا ہی کہ جو پٹھا کہ گردن کے مہرون سے یا پشت کے ایک مہرے مین سے نکلتا ہی اُسکی ایک شاخ مین سبب ہو اور ایک ہی عضو مین کہ یہ اُس سے جا ملا ہی آفت ظاہر ہو اور جاننا چاہیے کہ خدر بلغمی جسوقت کہ مستحکم ہو جاتا ہی انجام مین فالج ہو جاتا ہی جیسا اوپر ذکر آگیا ہی اور کبھی ذات الریہ اور ذات الجنب اور سرسام سرد سے استرخا اور خدر ہو جاتے ہین اور خدر کا بہت ہو جانا فالج یا صرع یا سکتہ یا تشنج کا مقدمہ ہوتا ہی اللھم احفظنا وسائر المومنین من جمیع آفاتک وبلائک

تیئیسوین فصل لقوہ کے بیان مین وہ ایسی بیماری ہی کہ مُنھ کے عضلون مین پڑتی ہی اور آنکھ اور بھوین اور پیشانی کی جلد اور ہونٹ ٹیڑھے ہو جاتے ہین اور اصلی صورت بدل جاتی ہی اور ہونٹ اچھی طرح آپس مین نہ مل سکین اور آدمی چوسنے سے اور کسی چیز کو مُنھ سے کھینچنے سے ناچار ہو جائے اور ایسا ہی اگر پھونکے پھونک ایک طرف سے نکلے اور سیدھی نہ نکلے چنانچہ چراغ کو نہ گل کر سکے اور آنکھ کی پلکین اچھی طرح بند نہون اور یہ سب جو کچھ کہا گیا ہی اُسوقت ہوتا ہی کہ بیماری مُنھ کے ایک طرف مین ہو اور اکثر یہی اتفاق ہوا کرتا ہی مگر کبھی مُنھ کے دونون طرف مین علت ہوتی ہی اسطرح پر کہ دو طرف کے مقام اطراف کو گھیر لیوے اُس وقت مُنھ مین کجی تو ظاہر نہو گی لیکن پلکون کے ملنے مین فتور آئیگا اور دوسرے اعراض جو گذر چکے یا موجود ہین اُس سے زیادہ ہونگے جو ایک جانب کی علت مین ہوا کرتے ہین رازی حکایت کرتا ہی کہ ایک شخص نے حجامت کی یعنی پچھنے لگوائے اور بہت عرصے تک بھوکا رہا پھر اُسکو لقوہ اسطرح سے پیدا ہوا کہ اُسکا مُنھ ٹیڑھا نہوا مگر اُسکو ایک آنکھ کا بند کرنا مشکل ہو گیا اور دوسری مطلق بند نہوتی تھی اور جان لے کہ لقوے کی دو قسم ہین تشنجی اور استرخائی اور اس فصل کو ہم دو قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم لقوہ تشنجی کے بیان مین یہ تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ جن عضلون سے اِن اعضا کی حرکت ہوتی ہی اُنمین رطوبت غلیظ دماغ سے آکر امتلا پیدا کرے اور عرض مین بڑھ جائین اور طول مین کم ہو جائین اس سببسے یہ اعضا کھنچ جائین اور اپنی اصل سے پھر جائین دوسرے یہ کہ گردن کا عضلہ آماس کرے اور خناق پیدا کرے اور اس سببسے اوتار اور مُنھ کے عضلے کھنچ جائین اور لقوہ پیدا ہو جائے اسلیے کہ مُنھ کے بعضے اوتار اور عضلے گردن کے حلقے سے نکلے ہین اور اس قسم کا لقوہ ہونٹون مین ظاہر ہوا کرتا ہی اور صرف ہونٹون مین ظاہر ہونیکا سبب تشریح سے معلوم ہوگا اور کبھی گردن کے عضلے کے آماس سے انجام مین فالج ہو جاتا ہی اسواسطے کہ اعصاب کے منافذ جو حس و حرکت کی قوت کی راہ ہین دب جاتے ہین اور اس سببسے کہ گردن کے عضلون کے آماس سے انجام مین کبھی فالج ہو جاتا ہی اور کبھی لقوہ اُس کو اسباب مشترکہ سے شمار کرتے ہین تیسرے یہ کہ خشکی غلبہ کرے اور اُس سببسے رطوبتین باقی نرہین اور دماغ اور نخاع اور اعصاب جل بھن جائین اور لقوہ پیدا ہوا اور یہ قسم گرم بیماریون کے آخر مین اور تپ محرقہ مین موت کے نزدیک پیدا ہوتی ہی اور ممکن ہی کہ بہت بڑے استفراغ سے بھی لقوہ تشنجی پیدا ہو کیونکہ وہ خشکی پیدا کرتی ہی اور رطوبت کو فنا کرتی ہی اور لقوہ تشنجی کی یہ علامت ہی کہ جو طرف بیمار ہی اُس طرف کی پیشانی کا پوست سخت ہو جائے اور اوپر کیطرف اس طرح سے کھنچ جائے کہ ماتھے کی شکن اُسطرف بالکل باقی نرہین اور سر کی جلد مین یا گردن کی طرف شکنج اور شکن پڑ جائین اور مُنھ سے لعاب بہت کم نکلے اور اچھی طرف کی آنکھ کو بند کرنا دشوار ہو اور اس قسم مین درد بہت ہوا کرتا ہی اور باوجود اسکے حس کی قوتین اپنے حال پر بدستور ہوتی ہین اور حواس کند نہین ہوا کرتے اور جو لقوہ کہ عضلے کے آماس سے پیدا ہو آماس کا اول ہونا اُسکے حال کا گواہ ہی

فائدہ تشنج یابس مین مُنھ کے لعاب اور تھوک کے کم آنیکی وجہ ظاہر ہی مگر امتلائی مین اس سببسے کہ مادہ گاڑھا اور کچا ہی نہ کچھ رطوبت آتی ہی نہ تھوک آتا ہی اور مادہ استرخائی اسکے خلاف ہی کیونکہ رقیق ہی اس سببسے تھوک مین آسان نکل آتا ہی علاج جو کچھ کہ تشنج یابس یا امتلائی مین مذکور ہی اس قسم کے لقوے کے بھی سبب کے موافق بعینہ ویسی ہی تدبیر کرنی چاہیے اور لقوہ تشنجی مین بھی خواہ اُسکا سبب خشکی ہو خواہ امتلا کما دات مرخیہ یعنے نرم کرنیوالے

جیسے کپڑا گرم پانی مین بھگو کر اور روغن شانون مین بھر کر تکمید کرین اور روغن نیم گرم ملنا مفید ہی اور باقی علاج لقوہ تشنجی کا کہ امتلا کے سبب سے ہو بعینہ وہی ہی کہ لقوہ استرخائی مین کہا جائیگا اور اسی سبب سے کہتے ہین کچھ خوف کی بات نہین کہ ان دونون مین تمیز نکرین کیونکہ علاج ایک ہی ہی تنبیہ احتیاط کی بات یہ ہی کہ جبتک چار دن یا سات دن نگذرین بیمار کا علاج قوی نکرین لیکن اگر طبیعت خشک ہو یعنے قبض ہو دوسرے دن نرم حقنے سے طبیعت کو کھول سکتے ہین اور اگر لقوے کے ساتھ وہ علامتین کہ سکتے کے مقدمے ہین ہین نظر آئین تو اسوقت جلدی کرنی چاہیے اور بلا تامل تیز حقنہ یا قوی مسہل سے استفراغ کرنا چاہیے یعنے اگرچہ پہلا ہی دن ہو اور یہ ضابطہ استرخائی مین بھی یاد رکھنا چاہیے اور دوسرے فائدہ جو استرخائی کی قسم مین بیان کرینگے لقوہ تشنجی امتلائی مین بھی انکو لحاظ رکھین اور لقوے کے علاج مین چار دن تک توقف کرنیکے لیے اس جگہ حکم ہی کہ علت ضعیف ہو اور جہان کہین علت قوی ہو اور لقوے کے ساتھ سر مین اور بدن مین بوجھ اور حواس مین کدورت ہو وہان سات دن تک توقف کرین اور استفراغ کے توقف کا حکم اسواسطے ہی کہ لقوہ مادی تشنجی ہو یا استرخائی اسکا مادہ فی نفسہ ہیجان اور جوش مین ہوتا ہی اسیواسطے یکبارگی آپڑتا ہی اور باوجود اسبات کے ابتدا مین کہ نضج نہین پایا اور نکلنے کی استعداد اسمین نہین ہی دوا کی تاثیر اگر مادے کو حرکت دے تو ہو سکتا ہی کہ مادہ نہ نکلے اور دل کی طرف گرنے لگے اور اچانک ہلاک کر ڈالے یا نخاع کی کسی طرف مین جا پڑے اور فالج مین جا ملے یا دماغ کے بطون شریفہ کی طرف رخ کرے اور سکتہ لائے یا موت کا باعث ہو اسیواسطے صاحب اسباب و علامات نے کہا ہی لقوہ اکثر ان امراض سے ڈراتا ہی یعنے سکتہ اور فالج کی خبر سناتا ہی مناسب ہی کہ اسکے علاج کے شروع مین خلط کو تلطیف کرین اور استفراغ کے لیے طیار اور آمادہ کر رکھین جیسا کہ بیان کرینگے اور جس جگہ گردن کے عضلے کا آماس لقوے کا سبب ہو جو کچھ کہ آماس کے حال کے مناسب ہو کام مین لائین دوسری قسم لقوہ استرخائی کے بیان مین یہ اسطرح پر ہوا کرتا ہی کہ دماغ سے رطوبت رقیق ایک طرف کے عضلون مین اور پٹھون مین اتر آئے اور عضلے اور پٹھے تر اور غشا ئین سست ہو جائین اور روح کے راستے بند ہو جائین اس سبب سے وہ عضا سست ہو کر ڈھیلے ہو جائین لیکن لقوہ تشنجی اکثر ہوا کرتا ہی اور استرخائی کمتر اور اسکی علامت یہ ہی کہ منھ کا گردہ ڈھیلا ہو اور اسکی حرکت مین ضعف آجائے اور اس طرف پیشانی اور منھ کا پوست اور عضلہ بہت نہ کھنچین بلکہ نرم ہون اور اس طرف کی آنکھ کے نیچے کی پلک اسقدر نیچے آجائے کہ اوپر کی پلک اس تک نہ پہونچے اور اس آنکھ سے آنسو بہتے رہین اور حواس خصوصاً ذائقہ کند اور مکدر ہون اور اگرچہ تشنجی اور استرخائی مین فرق اظہر من الشمس ہی مگر زیادتی تحقیق کے لیے دوسرا فرق لکھا جاتا ہی اور وہ یہ ہی کہ جالینوس کہتا ہی کہ ایک درز ہی جو تالو کے بیچون بیچ گذرتی ہی اور تمام منھ کی ہڈیان اسکے سبب جڑی ہو رہی ہین اور منھ کے اندر سے ایک ہلکی غشا لگی ہوئی ہی اور یہ درز اس غشا سے ایک دوسرے سے ملگئی ہی پھر جسوقت لقوہ استرخائی پیدا ہو جس شق مین کہ استرخا ہوگا تالو کا غشا اسی طرف سے ڈھیلا ہو کر لٹک جائیگا اور رنگ بدل جائیگا اور رطوبت وا ہوگا اور دوسرا اپنے حال پر ہوگا اور اسکے دیکھنے کا یہ طریق ہی کہ بیمار کی زبان پر طبیب انگلی رکھکر دبائے تاکہ زبان نیچی ہو جائے اور اسکے تالو کو دیکھے اگر غشا مین کسی طرف استرخا اور جو کچھ کہا ہی ظاہر ہو حکم کرے کہ لقوہ استرخائی ہی اور اگر غشا اپنے حال پر ہو اور تشنج کے اعراض جیسے پیشانی کی جلد مین کھنچاوٹ اور اسکے سوا جیسے بیان کیا ہی ظاہر ہون تو یقیناً لقوہ تشنجی ہی اور استرخائی مین پلک قطعاً حرکت نہین کرتی اور تشنجی مین حرکت کرتی ہی اگر بیمار

ہمت کرے لیکن دوسری پلک بند نہو سکیگی علاج جبتک چوتھا دن یا ساتوان نگذر جائے دواؤن سے ماء الاصول کے سوا کہ اُسکو سکنجبین بزوری یا عنصلی یا گلقند کے ساتھ ملائین اور کوئی چیز نہ دین اور لطیف غذائین تری اور خشکی مین معتدل جیسے نخود آب روغن زیتون کے ساتھ اور اُسکے مانند اختیار کرین اور کھانے اور پینے سے جتنا بچین بہتر ہی اور جو چیز رطوبات مین گرمی پیدا کرے جیسے شہد اور کبوتر کا بچہ وغیرہ اُنسے پرہیز کرین خصوصًا تشنجی قسم مین مگر ماء العسل کا دینا کچھ ڈر نہین پہلے ہی دن دے سکتے ہین کیونکہ اُسکی گرمی پانی کے سبب سے کم ہو جاتی ہی مگر جو ماء العسل کہ چار دن تک دیتے ہین چاہیے کہ سادہ ہو یعنے گرم دوائین اُسمین نہ ملائین اور اُن دنون کے گذر جانے تک اور تنقیے سے پہلے غرغرہ اور چھینک کی دوا سے پرہیز کرین کیونکہ غرغرہ اور چھینک بیماری کی جگہ دوسرا مادہ کھینچ لاتی ہین اور جو مادہ اس جگہ موجود ہو اور کچا ہو اُسکو دفع نہین کر سکتی ہین اور ایسا ہی سب تیز دوائین ابتدا مین بہت نقصان پہونچاتی ہین اسلیے کہ مادے مین سے جو لطیف ہی اُسکو تحلیل کرتی ہین اور غلیظ باقی رہ جاتا ہی اور دشواری سے تحلیل ہوتا ہی سبب یہ ہی کہ جبتک وہ مادہ کہ بیماری کی جگہ پر جھک رہا ہی خوب نہ ٹھہر جائے صبر کرین اور اس اثنا مین یہ تدبیر کرنی چاہیے کہ مادے کو مدد نہ ملے اور قوت قائم رہے اور اُسکے بعد کہ دن مقررہ گذر جائین اور مادہ پک جائے بدن کے تنقیے کے لیے حبوب اور ایارج جنکا بیان فالج مین ہو چکا استعمال کرین اور یہ بھی آہستہ آہستہ کرنا چاہیے جیسا پچھلے باب مین مکرر ذکر آیا ہی اور جسوقت بدن کے تنقیے سے خاطر جمع ہو جائے خاص سر کے تنقیے کے لیے غرغرہ اور سعوط اور نطول اور کماد اور شموم کام مین لائین کہ نہایت جلد اثر کرتے ہین اور احتیاط اُسمین ہی کہ جبتک چالیس دن نگذرین سعوط استعمال نکرین ترکیب غرغرہ کی مرزنگوش صعتر عاقرقرحا خردل پوست بیخ کبر انار دانہ ترش زنجبیل ان سب دواؤنکو کوٹ کر پکائین اور سکنجبین عنصلی مین ملاکر غرغرہ کرین اور اگر ایارج فیقرا شہد کے پانی مین ملاکر غرغرہ کرین یہی تاثیر رکھتی ہی سعوط کی ترکیب کلنگ کا پتّہ اور باز کا پتہ اصل السوس تر کے پانی مین ملاکر ناک مین ٹپکائین اور کلنگ کا پتّہ عورتون کے دودھ کے ساتھ یہی تاثیر رکھتا ہی اور ایسا ہی باشہ کا پتہ اور بھیڑیے کا پتہ اور شبوط کا پتہ اور مرزنگوش اور چقندر کا پانی اور کہتے ہین اگر ایک دانگ سکبینج دس درم مرزنگوش کے پانی مین گھسکر آدھا درم روغن زیتون ملاکر ناک مین ڈالین پانچ دن کے عرصے مین لقوہ اچھا ہو جاتا ہی نطول اور کماد کی ترکیب اسطرح پر ہی کہ صعتر اور سداب اور عاقرقرحا اور درمنہ اور برگ غار اور اسپند اور بابونہ اکلیل الملک مرزنجوش وغیرہ پکاکر نطول کے طور پر بھی اور کماد کی طرح سے استعمال کرین اور جن چیزون کا سونگھنا فائدہ مند ہی وہ جندبیدستر اور سکبینج اور جاؤشیر اور گوگل ہین اور ان چیزون کے سونگھنے مین یہ فائدہ ہی کہ بلغم کو لطیف کرتی ہین اور دماغ سے اُتارتی ہین اور ایسا ہی مصطگی اور علک البطم اور بچ کو چبانا نافع ہی خاص کر اگر نہار منہ چبائین اور صاحب ذخیرہ لکھتا ہی کہ علاج مین یہ ترتیب بہتر ہی کہ جب چار دن گذر جائین ایک مثقال ایارج فیقرا شبیار کے طریق پر کھائین اور ایک ہفتے کے بعد ہفتے کا بھی استعمال کرین اور بیمار کو ایسے گھر مین بٹھلائین کہ اُسمین بہت روشنی نہو بلکہ اندھیرا ہو اور آئینۂ چینی مین منھ دیکھتے رہین اور اُسمین یہ فائدہ ہی کہ آئینۂ چینی بہت روشن نہین ہوتا اور اندھیرے گھر مین ایک مشقت سے اُس مین صورت نظر آئیگی اور مشقت کے ساتھ دیکھنا مُنھ کے اعضا کو سیدھا کرتا ہی اور ہر وقت جوزبوا مُنھ مین رکھنا بہت مفید ہی اور وہ علاج کہ ہندی طبیبون نے امتحان کیے

ہین اور اُن سے بہت فائدہ ہوا یہ ہین کہ حیوانون کا گوشت جیسے روباہ کا اور گورخر اور کفتار اور نیلگاؤ کا پکائین اور ہڈیون سے جدا کر کے کوٹ لین اور روغن زیتون مین ملا کر بیمار کے سر اور گردن اور کلہ پر لگائین اور ہرن کا گوشت اس باب مین مفید نہین اور ہمیشہ مُنھ کو خاص کر بھوون اور پیشانی کو سرکہ سے دھو کر طلا کرین اور اگر سرکے مین ملطف دوائین جیسے حاشا اور زوفا صعتر پودینہ جنگلی پکائین خوب ہی اور ایسا ہی سرکہ ناک مین لینا بھی مفید ہی کیونکہ ناک کے راستے سے رطوبت نکالے گا اور رائی سرکے مین پیسکر لیپ کرنا بھی مفید ہی ایسا ہی اگر مرزنگوش اسپند قیصوم سداب کو سرکے مین تیز آنچ پر پکائین اور اسکے بخار پر سر جھکائین مفید ہی اور جاننا چاہیے کہ لقوہ تشنجی مین پہلے عضلے کو نرم کرنا چاہیے پھر مادے کو تحلیل کرنا چاہیے اور محمد زکریا کہتا ہی کہ پُرانی قدیم قرابادین مین مذکور ہی کہ لقوے والے کو اندھیرے مکان مین جہان مطلق روشنی نہو بٹھائین اور کسی وقت وہان سے نکلنے ندین اور احتیاط کرین کہ ہوا نہ پہونچے اور کسی حیوان کا گوشت اور تر میوہ نہ کھلائین اور ہر روز صبح کیوقت نہار مُنھ غرغرہ کرائین پھر کھانا کھلائین اور سات دن مین ایک دن صبح کیوقت کھانیسے پہلے جسطرف کی آنکھ بند نکرسکے روغن جوزیا روغن حبتہ الخضرا سے نیمگرم اکیس قطرے جُدے جدے ڈالین اور دوسری طرف مین چھ قطرے پھر بابونہ صعتر پودینہ جنگلی آفتابے مین مُنھ بند کر کے پکائین اور اُسکا پانی ایک طاس مین ڈالین بیمار اُسکے بخار پر سر جھکائے رکھے اور ایک کمل سر پر ڈال دین تاکہ پسینا آئے اور صبر کرین تاکہ خوب پسینا آئے پھر اُسکا پسینا پونچھ ڈالین اور سر اور مُنھ کھُرے کھُرے کپڑے سے اتنا کھُجلائین کہ لال ہو جائے پھر روغن جوزیا روغن حبتہ الخضرا گرم کر کے سر اور مُنھ مین اور کنپٹیون مین اور گردن کے نیچے ملین اور ایک ساعت آرام کرنے دین اور پھر آفتابے کو گرم کرین اور بیمار کا سر اُسکے بخار پر رکھین جیسا کہ پہلے اور پسینا پونچھ لین اور تیل ملین اور پھر ایک ساعت چھوڑ دین اور پھر عمل مین لائین چنانچہ یہ عمل ایک دن مین دس بار کیا جائے پھر سات دن مین ایکدن اُسی طرح کرین اور جو کوئی اس علاج سے ایک مہینے کے بعد اچھا نہو جاننا چاہیے کہ علاج سے اچھا نہوگا اور محمد زکریا کہتا ہی کہ اُسکو کھانا ندین تاکہ بدن مین گرمی آئے اور رگین خالی ہو جائین اور سر اور مُنھ آفتابے کے بخار پر رکھین جسکا ذکر آچکا ہی اور روغن قسط یا روغن سداب یا روغن حبتہ الخضرا گرم کر کے سر اور گردن مین ملین اور اگر تپ آجائے کچھ خوف نہین اور جالینوس کہتا ہی کہ اگر سیاہ مرچ خوب باریک غبار کے مانند پیسکر روغن مین ملا کر طلا کرین اسباب مین کوئی دوا اُسکے برابر نہین اور اس بیماری کے علاج مین زیادہ تر اعتماد غرغرے اور سعوط پر ہوتا ہی اور جس جگہ سعوط کی دواؤن سے دماغ مین الم پہونچے روغن بنفشہ اور تازہ دودھ اور عورتون کا دودھ تھوڑی سی شکر ملا کر ناک مین ڈالین اور سر کے مقدم پر لگائین اور اس بیماری مین گردن کے فقرون کو اور فک یعنے جبڑے کے عضلون کو گرمی پہونچانا مفید ہی اور گدی پر سینگیان لگانی مادے کو دماغ سے نکالتی ہین اور بیمار کو اگر پانی کی جگہ شہد کا پانی دین بہتر ہی اور لونگ چبانا فائدہ مند ہی فائدہ اس باب مین طبیبون نے اختلاف کیا ہی کہ جون سی طرف جھک گئی اسی مین بیماری کا سبب ہی یا اُس طرف مین کہ نہین جھُکی اور ہر ایک اپنی راے پر دلیل لاتا ہی مگر حق یہ ہی کہ لقوہ تشنجی مین جو طرف کہ نہین جھکی اُس مین مادہ اُترآتا ہی اور جون سی طرف جُھک گئی وہ صحیح وسالم ہی لیکن استرخائی مین کبھی جھکی ہوئی طرف صحیح ہوا کرتی ہی اور جو نہین جُھکی اُس مین مادہ ہوا کرتا ہی اور کبھی اُسکے برعکس ہوتا ہی اسی طرح اسباب و علامات کے شارح نے کہا ہی اور

جن علامتون سے معلوم ہو جاتا ہی کہ کون سی طرف مین آفت ہی ایک یہ ہی کہ اُس طرف کی حس باطل یا ناقص ہو جائے اور اُسطرف اختلاج پیدا ہو دوسرے یہ کہ اگر بیماری والی طرف کو ہاتھ سے سیدھا کرین اور اصلی شکل پر لائین دوسری بے تکلف سیدھی ہو جائے اور اُسکی شکل ہیأت اصلی پر آجائے اور جاننا چاہیے جو لقوہ کہ بائین طرف مین پڑے بہت مشکل ہوا کرتا ہی اور لقوہ شروع ہونیکا یہ نشان ہی کہ پہلے مُنھ کی ہڈیون مین درد معلوم ہو اور مُنھ کی جلد کی حس کم ہو جائے اور منھ کے آدھی طرف مین اختلاج بہت ہو جائے رازی نے حاوی کبیر مین لکھا ہی کہ جب لقوہ چھ مہینے تک ٹھہرے اُسکے اچھے ہونیکی امید نہین اور جاننا چاہیے کہ کبھی لقوے کا مادہ مختلف القوام ہوتا ہی پھر جو مادہ کہ رقیق ہی استرخا پیدا کرتا ہی اور جونسا غلیظ ہی وہ تشنج لاتا ہی اس صورت مین منھ کی ایک طرف ڈھیلی ہو جائیگی اور دوسری طرف کھنچ جائیگی سو ایک طرف مین استرخا کی علامتین ظاہر ہونگی اور دوسری طرف مین تشنج کے نشان معلوم ہونگے فائدہ محمد زکریا کہتا ہی جس کسی کو لقوہ ہونیکو ہو تو پچھنے لگانیسے اُسکو ضرور لقوہ ہوگا اور کہتا ہی کہ مین نے دو شخصون کو دیکھا ایک ہی دن اُنھون نے پچھنے لگوائے اور دونون نے حجامت سے پہلے مرغ کے انڈے کھائے تھے دونون کو اُسیدن لقوہ ہو گیا اور وہی کہتا ہی ایک شخص نے حجامت کی اُسکے بعد بھوکا رہا اُسکو لقوہ کی بیماری ہو گئی اور اُسکا مُنھ ٹیڑھا نہوا مگر یہ کہ ایک آنکھ بند نکر سکتا تھا اور دوسری آنکھ مشکل سے بند ہوتی تھی اور جس وقت پانی پیتا تھا اُسکے مُنھ سے گر جاتا تھا اور اُسکا مُنھ جو ٹیڑھا نہوا اُسکا یہ سبب تھا کہ بیماری دونون طرف مین تھی اور اُسی نے کہا مین نے بہت دیکھا ہی کہ پہلے لقوہ ظاہر ہوا پھر سکتے نے آدبایا اور یہ بھی کہتا ہی کہ اکثر ہوتا ہی کہ لقوے والا چار دن مین ہلاک ہو جائے اور اگر چوتھا دن گذر جائے پھر کچھ سکتے کا خوف نہین اور جو لقوہ دو مہینے مین موقوف نہو طول کھینچیگا اور چھ مہینے تک جو رہیگا اُسکا جانا مشکل ہی۔

چوبیسوین فصل اختلاج مین

یعنے عضو کا پھڑکنا وہ ایک حرکت غیر اختیاری ہی کہ بدن مین کسی جگہ پیدا ہو جاتی ہی جیسے قلب مین اور معدے مین اور عضلون مین اور کبد اور طحال اور پٹھون مین اور رحم کی رگون مین اور اُسکے مانند جو عضو منبسط اور منقبض ہو سکے یعنے پھیل سکے اور سکڑ سکے اور رعشہ اُسکے خلاف ہی کہ تشنج کیطرح اعضاے آلیہ ہی مین ہوتا ہی کہ ارادے سے حرکت کیا کرتے ہین یعنے ہاتھ اور پانون اور سر مین ہوا کرتا ہی اور حرکت اختلاجی کا خاصہ یہ ہی کہ سریع اور متواتر ہوا کرتی ہی اور جلد ٹھہر جاتی ہی لیکن اگر سبب قوی ہی ممکن ہی کہ ٹھہر جائے اور اختلاج ہو جائے یا بہت دیر تک اختلاج رہے اور نہ ٹھہرے اور جسطرح ہو اختلاج والے عضو کی حرکت کسی طرف کے ساتھ مخصوص نہین ہر طرف حرکت کرتا ہی اور میلان اوپر کیطرف ہوا کرتا ہی بخلاف رعشے کے کہ اُسمین ہمیشہ عضو نیچے کیطرف مائل ہوتا ہی اور جلدی کو اور ٹھہرنے کو اُس مین دخل نہین ہوتا اور اس بیماری کا سبب ریح غلیظ ہی کہ خلط غلیظ کے بخار سے پیدا ہوتی ہی اور اس سببسے کہ ریح غلیظ ہی مسام کی راہ نہین نکل سکتی اور جو گوشت کہ اُسکے اوپر ہی نکلنے کو مانع آتا ہی خاص کر اگر بدن کے ظاہر مین سردی کا غلبہ ہو اور قوت دافعہ اُسکو دفع کرتی ہی اور دونون مین مدافعت اور اضطراب پڑتا ہی اور اُسکے اضطراب سے عضو مین اختلاج ہوتا ہی جبتک حرکت کی حرارت سے ریح غلیظ لطیف اور تحلیل نہو جائے اور اُسکے لطیف ہوجانیکی یہ دلیل ہی کہ جلد تحلیل ہو جاتا ہی اور غلیظ ہونیکی یہ دلیل ہی کہ سرد مزاجون مین اور سرد وقتون مین اور سرد بدن مین اور سردی کے اسباب سے جیسے

سرد پانی پینا اور اُسمین نہانا اکثر پیدا ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جو عضو بہت نرم ہی جیسے دماغ اور جو نہایت سخت ہی جیسے ہڈی اُنمین اختلاج نہین پڑتا کیونکہ ہوا ایسے عضو مین اس طرح پر نہین بند ہو سکتی کہ اُسمین تموج آئے اور اختلاج آئے اور اکثر اعراض نفسیہ کے سبب سے جیسے غصہ اور خوشی اور غم مین اختلاج ہو جاتا ہی اس سبب سے کہ روح حرکت کرتی ہی اور اُسکی حرکت سے مادہ تحلیل ہو کر ہوا غلیظ القوام پیدا ہوتی ہی اور ہوا غلیظ وہ ہوا ہوتی ہی کہ بدن کے تجاویف مین رہ جائے اور کثیف ہو کر ایسی ہو جائے جیسے ہوا کسی جگہ مین بند ہو کر ہلنے لگے اب جاننا چاہیے کہ ہر وقت اور ہمیشہ کا اختلاج اگر مُنھ اور چہرے کے اندر ہو تو لقوے کا مقدمہ ہوتا ہی اور تمام بدن مین سکتے کا مقدمہ یا تمدد یا تشنج کا اور شکم کے عضلون مین مالیخولیا اور صرع کا مقدمہ اور پسلیون کے سرون کے نیچے ورم حجاب کا اور سینے کے نواح مین ورم ہونیکا مقدمہ ہی اور ہونٹ کا اختلاج کبھی قی کے پہلے ہوتا ہی اور لقوہ اور صرع کی ابتدا مین ضرور پڑتا ہی علاج پہلے ان چیزون سے جو مادہ اور سبب بڑھاتی ہین پرہیز کرنا چاہیے جیسے برف کا پانی اور سرد کھانے اور بادانگیز اور امتلا پر کھانا اور رات کیوقت کھانا اور شراب کثرت سے پینا اور اُسکے مانند پھر اس جگہ کو کھرکھرے کپڑے سے ملین یا گرم نمک سے تکمید کرین اور اُسکے بعد روغن گرم جیسے روغن بابونہ اور خیری اور روغن قسط اور فرفیون کے روغن ترتیب کے ساتھ ملین یعنے شروع مین ضعیف کو استعمال کرین جبکہ اس سے فائدہ حاصل نہو اُس سے زیادہ قوی استعمال کرین حاصل یہ ہی کہ جبتک روغن بابونہ سے کام نکلے روغن قسط کام مین نہ لائین اور جبتک قسط سے مطلب حاصل ہو فرفیون کیطرف نہ جائین اور ہر روز صبح کیوقت گلقند عسلی سونف کے ساتھ دینا چاہیے اور تلطیف کی تدبیر کرنی چاہیے اور غذاؤن مین سے نخود آب اور چڑیا اور کبوتر کے بچے کا شوربا اور اُسکے مانند کہ صعتر اور دار چینی اور زیرے کے ساتھ پکائین اُنکے سوا نہ کھائین اور دریا کا پانی گرم کر کے اور مثانے مین ڈالکر تکمید کرنا مفید ہی اور اگر دریا کا پانی میسر نہو اُسکی جگہ نمک کا پانی کام دیتا ہی اور جب کہ ان تدبیرون سے نہ جائے خفیف مسہلون سے جو فالج مین مذکور ہین علاج کرین اور محمد زکریا نے کہا ہی کہ اُس جگہ کو سخت کپڑے سے ملکر روغن جوز طلا کرین اختلاج زائل ہو جائیگا اور جاننا چاہیے اگر اختلاج کا سبب ضعیف ہوتا ہی بے علاج دور ہو جاتا ہی اور ممکن ہی کہ تھوڑی سی گرمی پہونچانی ہی کافی ہو۔

پچیسوین فصل فیحج مین کہ عربی مین لوی کو کہتے ہین یہ ایسی حالت ہوا کرتی ہی کہ آدمی اپنے آپکو لپیٹے اور کھولے اور انگڑائیان اور جمائیان لینے لگے اور مُنھ اور آنکھ کا رنگ سُرخ ہو جائے اُسکا سبب یہ ہی کہ ایک شخص کتنے دنون کھانا اور شراب زیادہ کھائے پیئے اور ریاضت کم کرے اس سبب سے اُسکے بدن مین امتلا ہو جائے اور اُسکے عضلون مین اور رگون مین ریاح اور اکٹھے ہو جائین پھر اُسکے بدن مین تکان معلوم ہو اور فیحج معرب لفظ ہی یعنے ہوا چکر کھانیوالی علاج خونی اور صفراوی مادے کا جلد استفراغ کرین اور گرم مزاج والے کو اکثر ٹھنڈا پانی اس امتلا سے آرام دیتا ہی پینے مین ہو یا نہانے مین اسلیے کہ ٹھنڈا پانی اخلاط کا جوش بجھاتا ہی اور خشک دھنیہ کوٹ کر شکر کے ساتھ سفوف کر کے ایسا ہی اثر کرتا ہی اور جس جگہ کہ ہوا اور ابخرے کا مادہ بہت اور غلیظ ہو اور مزاج مین سردی ہو وج مربی اور غیر مربی کھانا مفید ہی اور ریاح کو تحلیل کرتی ہی اور سباتی رگون کی پکڑ لیتی ہی اور داب لیتی ہی اسطور پر کہ سبات اور غشی لائے یہ مرض زائل ہو جاتا ہی کیونکہ یہ رگین روح

کے جانیکا راستہ ہین جس وقت کہ اُنکو پکڑلین روح اُنکی ہو جاتی ہی اور جب کھول دین روح یکبارگی حملہ کرکے ریاح اور ابخرے جو دماغ مین آگئے ہین تحلیل کرڈالے اور ان رگون کے پکڑنیکا طریق حمامی و حجام جانتے ہین مگر یہ عمل خطرے سے خالی نہین اس لیے حکمانے کہا ہی کہ اگر پکڑین رگ کے اوپر ہاتھ بہت دیر تک نرکھین اور آدمی جتنا دم بند کرنیکی طاقت رکھتا ہو اُس سے جلد چھوڑ دین اور نہین تو بہت بڑا اندیشہ ہی —

چھبیسوین فصل زکام اور نزلے کے بیانمین - جاننا چاہیے جو مادہ کہ دماغ کے دونون اگلے بطن سے ناک کیطرف اُترآتا ہی جمہور کے نزدیک اُسکا نام زکام ہی اور جو حلق کیطرف گرتا ہی اُسکا نام نزلہ ہی اور بعض طبیبون نے نزلے کو اس مادے کے ساتھ مخصوص کیا ہی کہ صدر اور ریہ کیطرف گرتا ہی اور بعض اُس مادے کو جو ناک کیطرف اُترآتا ہی اور رقیق ہوتا ہی اور ناک کا راستہ بند کرتا ہی زکام کہتے ہین اور باقی سب کو نزلہ کہتے ہین اور اس جہت سے کہ علت کا مبدا ایک ہی گرنیکی جگہ اگرچہ مختلف ہین دونون آپس مین مشترک ہین اور اس بیماری کی دماغ کے ساتھ ایسی نسبت ہی جیسے ذرب کی نسبت معدے کے ساتھ کیونکہ ذرب مین ضعف معدے کے سبب سے غذا خوب ہضم نہین ہوتی اسلیے معدے مین رطوبات جمع ہو جاتے ہین پھر معدے کی قوت دافعہ اُسکو دفع کرتی ہی اسیطرح پر جسوقت کہ بہت رطوبت دماغ کیطرف آتی ہی اور دماغ اُسکو ہضم نہین کرسکتا دماغ کی قوت دافعہ اُسکو بغیر ہضم کیے دفع کرتی ہی اور اس مرض کے اسباب جزئیہ پانچ ہین ایک یہ کہ خارج سے دماغ کو بہت سی حرارت پہونچے اور جو رطوبات کہ اُس مین ہین اُن کو گلاکر حرکت دے اور ناک اور حلق کی طرف ڈالے اور یہ طرح پر ہوتا ہی کہ آفتاب مین یا حمام مین یا آگ کے نزدیک ٹھہرنے کا اتفاق پڑے یا گرمی کی فصل مین ایسے گرم مکان مین کہ باہر کی ہوا اُس مین نجاسکے ٹھہرنے کا اتفاق ہو یا کوئی چیز گرم جیسے مشک اور جندبیدستر اور زعفران اور ان کے مانند سونگھین یا گرم روغن سر پر ملین ان اسباب سے رطوبات حرکت کرین اور ناک یا حلق کی طرف اُترآئین اور یہ ظاہر ہی کہ جس وقت سر مین گرمی آئے گی اور جو رطوبات کہ اُس مین تحلیل ہو جائین اور نکل جائین خلا کی ضرورت سے اُس کے بدلے مین دوسرے فضلے بدن سے اُسکی طرف کھنچ آئینگے جیسا آگ کیطرف تیل کھنچ آتا ہی اور اس قسم کی علامت سبب کا پہلے ہونا اور دونون آنکھون مین سرخی اور ناک مین خارش اور جلن کا پیدا ہونا اور جو زکام کہ گرمی کے سبب ہوتا ہی تپ آنے سے بڑھ جاتا ہی علاج اگر بدن مین امتلا ہو مسہل دین اور فصد کرین تاکہ بدن سے سر کی طرف مادے کا چڑھنا موقوف ہو اور نیمگرم پانی سے حمام کرین کیونکہ نیمگرم پانی خارش کو تسکین اور رطوبات کو تحلیل کرتا ہی اور جلد کو کثیف اور مسام کو بند نہین کرتا کہ اُس سے زکام بڑھ جائے اور ایسا ہی خارش کے تھامنے کے لیے اور دماغ کو سردی پہونچانے کے واسطے سرد روغن جیسا بنفشہ اور نیلوفر اور کدو کا روغن ناک مین لین اور جہان کہین بیماری طول پکڑے اور مادہ بہتا رہے اِسکے روکنے کے لیے کافور کا بخور کرین یا سبوس سرکے مین بھگو کر تبخیر کرین طریق کافور کی تبخیر کا اس طرح ہی کہ ایک کانچ کا برتن چنگاریون پر رکھ کر کافور اُسپر چھڑک دین اور اُسکا بخار ناک مین کھینچین اور اس سبب سے کہ کافور مین تیزی زیادہ ہی اُسکی تبخیر گرم رطوبات کو خشک کرتی ہی اور بستہ کر دیتی ہی اس سبب سے انکا بہنا موقوف ہو جاتا ہی اور ایسا ہی گیہون کی بھوسی

سرکے مین بھگو کر آگ پر رکھین اور اُسکا بخار ناک مین کھینچ لین فائدہ جلیلہ کہ زکام کے سب اقسام مین یاد رکھنا چاہیے جاننا چاہیے کہ زکام کے علاج مین گرم ہو یا سرد اصل یہ ہی کہ مادے کو پکائین اور مادے کا پکانا اسطرح پر ہی کہ اُسکا قوام معتدل ہو جائے یعنے جو گرم اور رقیق ہو بہت غلیظ ہو جائے تاکہ اعتدال کی حد کو پہونچے اور جو سرد اور غلیظ ہو وہ رقیق ہو کر اعتدال پر آئے مثلاً گرم اور رقیق زکام مین آش جو مین عناب اور سپستان بنفشہ تخم خشخاش پکا کر دین اور شربت خشخاش بہت مفید ہی اور پہلے دن سے تین دن تک آش جو کے سوا کہ مذکور ہوا کوئی سا کھانا اور پینے کی چیز ندین اور جبتک کہ زکام نجائے گوشت سے پرہیز کرنا چاہیے اور مزورہ کہ مونگ کی دال اور پالک سے بنائین اور حریرہ کہ سبوس گندم کے پانی سے اور باقلا کے آٹے سے اور نشاستہ اور کتیرا کہ روغن بادام اور شکر سے بنائین اُنھین پر اکتفا کرین اور مغز تخم خیارین اور مغز بادام اور روغن بادام اور مسکہ خاص کر گاے کا گرم زکام کے مناسب ہی اور اگر مادہ تیز اور گرم ہو جلد فصد کھولنی چاہیے اور اگر مادے کی ایسی کثرت اور گرمی کی شدت نہو تین دن کے بعد فصد کرین تاکہ مادے مین نضج آجائے اور زکام مین خواہ گرم ہو یا سرد پشت پر نسوئین تاکہ مادہ چھاتی پر نگرے اور بہتر یہ ہی کہ سرھانا اُنچا رکھین اور تکیہ پر مُنھ رکھکر سوئین تاکہ مادہ ناک کی طرف جھک آئے اور سینہ پر نگرے اور زکام کی ابتدا مین چھینک نقصان رکھتی ہی اگر چھینک آنے لگے بند کرنا چاہیے جیسا اُسکی فصل مین کہا جائیگا اور زکام اگرچہ گرم ہو وے سر کو ڈھانپے رکھین اور ٹھنڈی ہوا سے اور پہاڑ والی ہوا سے بچنا چاہیے اور اگرچہ بہت پیاس ہو برف اور یخ کا ٹھنڈا پانی نہ پینا چاہیے اور سونا کم کرین اور دن مین سونیکے لیے کسی طرح اجازت نہین خاص کر کھانیکے بعد اور حمام زکام کے شروع مین مضر ہی مگر جہان کہین مادہ رقیق اور تھوڑا ہو فائدہ مند ہی اسلیے کہ جو رقیق ہی تحلیل ہو جائیگا اور باقی غلیظ رہ جائیگا اور مشکل سے تحلیل ہوگا مگر زکام کے آخر مین بہت مفید ہی کیونکہ پکے ہوئے مادے کو جلد گلا کر نکال دیتا ہی اور جس شخص کو زکام بہت ہوتا ہو تندرستی کی حالت مین حمام کرنا اور پسینا لانا مفید ہی کیونکہ رطوبتین اور ابخرے کہ جنسے زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہی پسینے مین نکل جائینگے اور اسی سبب سے حمام تندرستی کی حالت مین اُن اسباب مین سے ایک سبب ہی جو زکام کو مانع ہین لیکن اس شرط سے کہ بغیر کھانا کھائے حمام مین جائے اور آہستہ آہستہ اور بدن ڈھانپ کر باہر نکلے اور جلد جلد سر کے بال منڈائے اور سر کھجلائے کنگھی کرنا مسام کو کھولتا ہی اور نزلے کے مادے کو ہٹاتا ہی اور گرم زکام مین اگر مسہل کی احتیاج پڑے بنفشہ عناب سپستان بیخ خطمی تخم خطمی خیار شنبر شیر خشت سے جلاب بنا کر پلائین اور جس جگہ زکام کا مادہ حلق پر گرتا ہو اور اُسکو روکنا چاہین انار کے پانی اور مسور کے پانی سے غرغرہ کرین اور اگر زیادہ قوی چیزون کی حاجت پڑے تخم خشخاش اور پوست خشخاش مسور کے پانی مین پکا کر اُس سے غرغرہ کرین ترکیب شربت خشخاش کی تخم خشخاش آدھ سیر چار سیر پانی مین ایک رات دن بھیگی رکھین پھر کچلکر اُسی پانی مین پکائین جب آدھا رہجائے ہاتھ سے ملکر چھان لین اور ایک سیر شکر ڈالکر قوام کرین اور اگر مادہ بہت تیز اور گرم ہو تھوڑے سے پوست خشخاش بھی ملا دین اور اگر خشخاش تر ہاتھ لگین سو عدد گن کر لیوین اور مع پوست کچلکر سات سیر میٹھے پانی مین بھگو کر پکائین یہانتک کہ آدھا رہ جائے اور ہاتھ سے ملین اور چھان لین اور ایک سیر شکر اور ایک سیر سفینجج ڈالکر قوام کرلین خوراک سات درم کشکاب کے ساتھ اور اس شربت کو دیاقوزہ اور سفینجج کو فارسی مین بہیخوش

اور دو شاب کہتے ہین دوسرے یہ کہ خاص دماغ کے مزاج کی گرمی بغیر اسکے کہ خارج سے مدد پائے نزلہ اور زکام کی موجب ہو اور یہ دو سبب سے
ہوتا ہو ایک یہ کہ جسوقت دماغ گرم ہو جانے اتنی رطوبات کو اپنی طرف کھینچے کہ ہضم نکر سکے اور چھوڑ دے دوسرے یہ کہ جبس بدن مین کہ
سوء مزاج آتا ہو اُسمین ضعف پیدا ہو جاتا ہو اور اس سببسے عادت کے موافق ہضم اور تحلیل نہین کر سکتا غرض جسطرح سے کہ ہو جسوقت
بہت سی رطوبتین دماغ مین جمع ہو جائین قوت دافعہ اپنی کوشش سے اس راہ سے اُسکو دفع کرتی ہو اور ممکن ہو کہ تمام بدن مین حرارت
ہو اور ابخرے اُٹھین اور دماغ کے مزاج کی گرمی مین مدد کرین اور اُسکی وہی علامت ہو جو پہلی قسم مین بیان کی گئی اور نبض مین عظم اور سرعت اور تواتر
اور قارورے مین زردی کا ہونا گواہ ہو علاج جیسا پہلی قسم مین تنقیہ اور مزاج کی تبدیل کا بیان آیا ہو یہان بھی اُسیطرح کرنا چاہیے تیسرا سبب
یہ ہو کہ خارج سے سر کو سردی پہونچے اور وہ ایسا ہوتا ہو کہ بہت عرصے تک ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈے پانی مین سر ننگا رکھین یا رضت اور حمام کے بعد یا ایسے
کام کے بعد کہ جس سے بدن مین گرمی آگئی ہو اور مسام کھل گئے ہون سر کو ننگا کرین یا حمام سے سر کھلے ہوے سرد ہوا مین باہر نکل آئین یہانتک
کہ ان اسباب سے مسام بند ہو جائین اور یہ ظاہر ہو کہ جسوقت سر کا پوست سخت ہو جائے اور مسام بند ہو جائین جو ابخرے کہ تحلیل ہوا کرتے تھے وہ
ابخرے راہ نملنے سے اور تحلیل نہونیسے اکٹھے ہو جائین اور رطوبت بنکر حلق کیطرف یا ناک کیطرف کرنے لگین جیسا کہ قرع سے ابخرے انبیق کیطرف چڑھکر
اور رطوبت بنکر گرتے ہین اور سوء مزاج بارد کے سببسے دماغ سرد ہو جاتا ہو اور اُسمین ضعف آجاتا ہو اپنی مقررہ اور معمولی غذا کو بھی ہضم نہین کر سکتا اس
ضرورت سے اُسکی قوت دافعہ اُس زائد کو فضلے کے طریق پر دفع کرتی ہو اور اُسکی علامت یہ ہو کہ اسباب مذکورہ پہلے ہو چکے ہون اور جاننا چاہیے کہ سرد زکام
اسباب خارجی سے ہو یا داخلی سے اُسمین آنکھ مُنھ اپنے رنگ پر رہتے ہین مگر گرانی بہت ہوتی ہو اور جو کچھ ناک مین یا حلق مین اُترتا ہو دلدار اور سفید یا
نیلہ پن سے ہوتا ہو اور اگر تپ آجائے زکام کی تکلیف سے بیمار جلد چھوٹ جائے اور رنگ مین تغیر نہونا اور بہت بوجھ معلوم ہونا جیسا سبب ہو
یعنے سافج یا مادی اسی کے موافق کم اور زیادہ ہوا کرتا ہو جیسا بہت دفعہ ذکر ہو چکا علاج تکمید کرنا چاہیے یعنی گاورس گرم کرکے اور گرم کپڑون
سے اور حمام مین آئین تاکہ مسام کھلجائین اور فضلات نضج پائین اور ان چیزون سے جو مسام کو کھولتی ہین اور مادے کو پکاتی ہین سر کو دھونا چاہیے
اور سیلان قطع کرنیکے لیے جو چیزین کہ دماغ کو گرم کرتی ہین اور سدہ کو کھولتی ہین جیسے لادن اور عود اور قسط اور کلونجی سرکے مین بھگو کر آگ پر جلائین
اور اُسکا بخار ناک مین کھینچ لین چوتھے یہ کہ خاص دماغ کے مزاج کی سردی اس مرض کا سبب ہو جائے اور اسباب خارجی کا اُسمین کچھ دخل نہو اور
سردی سے زکام ہونیکی وجہ کا تیسری قسم مین بیان آچکا ہو اور اُسکی علامت حواس کا کند ہونا اور سر مین بوجھ اور بدن مین تکان اور گرم چیزون سے
نفع پانا اور جو علامتین سردی کے لیے مخصوص ہین ظاہر ہونا علاج کماد اور نطول اور شموم مناسب سے سر کو گرمی پہونچائین اور باقی وہی تدبیر ہو
جسکا تیسری قسم مین بیان آگیا ہو اور جاننا چاہیے کہ اکثر امور مین اسباب خارجی اور داخلی سے دو سبب جمع ہو کر نزلہ اور زکام پیدا کرتے ہین اور
جو زکام کہ دو سببکے جمع ہونیسے پیدا ہوتا ہو بہت زور دار ہوا کرتا ہو اور سرد زکام والے کو غذاؤن مین سے سبوس کا پانی شہد کے ساتھ اور
تخم السی بھونکر اور کوٹ کر شہد مین ملاکر اور تھوڑی سی مرچ سیاہ بھی اُسمین ملاکر اور گیہون کا حریرہ اور اُسکے مانند دینا چاہیے اور

کبوتر کا بچہ اور بھنی ہوئی چڑیون کی بھی اجازت ہی پانچوین یہ کہ تمام بدن مین اور سر مین امتلا ہو اور با وجود اُسکے بدن سے بخارات چڑھکر دماغ مین امتلا کو زیادہ کرین پھر زکام اور نزلہ پیدا ہو جائے اور اگرچہ سافج کی چارون قسم کے ضمن مین تقریباً مادی کا ذکر بھی آگیا ہی اور اس پانچوین قسم کو پھر کر بیان کرنا طول محض ہی لیکن صاحب اسباب و علامات کے اتباع کے سبب اس سے عدول کرنا مناسب نجانا اور بعضے فائدون سے خالی بھی نہین جیسا ظاہر ہوتا ہی اور اس قسم کو مادے کے اقسام کے موافق چار طرح پر بیان کیا پہلی نوع صفراوی اور اُسکی یہ علامت ہی کہ سر مین درد اور جلن اور آنکھون مین جلن اور آنسو بہنا اور تالو مین کڑواپن اور پیاس اور جو رطوبت کہ ناک سے نکلے رقیق اور زرد رنگ اور جلن کے ساتھ نکلے گویا آگ ہی کہ ناک کو جلائے دیتی ہی علاج مادہ کے استفراغ کے لیے ماء الفواکہ مین املتاس اور ترنجبین ملا کر پیین اور نضج کیواسطے بنفشہ بابونہ خطمی برگ کاہو پوست خشخاش کے جوشاندے پر انکباب کرین اور جہان کہین مادہ رقیق ہو شربت خشخاش اُسکا منضج ہی اور غلیظ کرنیکے سبب اُسکو گرنیسے روکتا ہی لیکن کبھی سیلان یعنے بہنے کی ضرورت باقی ہوتی ہی اور شربت خشخاش دیا جاتا ہی اور اس سببسے مصفاۃ مین سدہ پڑجائے اور جس خلط کا دفع ہونا ضرور ہی وہ بند ہو جاتی ہی اور ضرر پہونچتا ہی اس صورت مین ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ سدے کو کھول دے اور دماغ کو قوت دے اور بخارات کو دفع کرے اور با وجود اسکے دماغ مین بہت گرمی نکرے اور وہ یہ ہی کہ شکر طبرزد اور کا غذ اور جلجلان اور عنبر تبخیر کرین اور جاننا چاہیے کہ اس مرض مین آش جو سب غذاؤن سے زیادہ موافق ہی اور جو کچھ پہلی قسم مین کہا گیا ہی سب مفید ہی دوسری نوع دموی اور اُسکی علامت آنکھون مین سُرخی اور سر مین گرانی اور حواس مین کدورت اور گہری نیند نہ آنی اور لہات اور مسوڑون مین اور کانون مین اور مُنہ مین دغدغہ اور خارش ہو جانا اور مُنہ کا مزہ میٹھا کچھ بدبو کے ساتھ اور جو ناک سے گرتا ہی اُسکا گلابی رنگ ہوتا ہی علاج فصد سر رو کھولین اور مناسب چیزون سے طبیعت نرم کرین اور آش جو پیین اور جس وقت مادے کو غلیظ کرنا منظور ہو شربت عناب اور شربت خشخاش دے سکتے ہین اور جسوقت مغلظات کے استعمال یا بے استعمال اُنکے کسی اور سبب سے مادہ بہنے سے ٹھہر جائے اور بہنے کی ضرورت باقی ہو ایسی حالت مین اُن چیزون سے جنکو صفراوی مین بیان کیا ہی تبخیر کرنا چاہیے اور اس جہت سے کہ خون کا مادہ صفرا کی نسبت بہت غلیظ ہوتا ہی زیادہ تفتیح کے لیے سنبل سندروس عود تبخیر مین بڑھانا چاہیے اور بابونا اکلیل مرزنگوش کے جوشاندے پر انکباب کرنا نضج اور تفتیح کرتا ہی یعنے مادے کو پکاتا ہی اور سدہ کھولتا ہی تیسری نوع بلغمی اور یہ سب اقسام سے سالم ہی کیونکہ خلط کا مزاج دماغ کے مناسب ہی اور جونسا مرض کہ عضو آفت زدہ کے مزاج کے مناسب ہوتا ہی اُسکا خوف کم ہوا کرتا ہی کیونکہ سبب کے ضعیف ہونے کی دلیل ہی اور اُسکی علامت سر مین گرانی اور حواس مین کدورت اور مُنہ مین رطوبت اور جو کچھ کھائے اور پیے اُسکا مزہ نپائے اور کھانے کے وقت مین اور سونے مین زبان کاٹے اور اس قسم مین کلام کے اندر بہت تغیر ہو جاتا ہی کیونکہ خیشوم سے یعنے ناک کی جڑ سے آواز مین صفائی اور خوبی ہوتی ہی بشرطیکہ صاف ہو اور جسوقت اُسمین بلغم غلیظ لزج بند ہو جائیگا صفائی سے کلام کرنا مشکل ہوگا علاج طبیعت نرم کرنیکے لیے زوفا اصل السوس انجیر جوش دیکر ترنجبین ملا کر پیین اور غذاؤن مین سے حریرہ بر جو سبوس گندم اور مغز بادام اور شہد سے بنالین اکتفا کرین اور پانی کے عوض جلاب پینا چاہیے کیونکہ صرف پانی مادے کو کچا رکھتا ہی

اور پکنے مین دیر لگاتا ہی اور بلغم بڑھاتا ہی اور اگر نضج کی احتیاج پڑے شبت بابونہ قیصوم صعتر اکلیل جوش دیکر اُسکے پانی پر انکباب کرین اور جو بارد سافج کی قسم مین مفصل ذکر کیا ہی اُسکے موافق عمل مین لائین اور اگر سدہ بڑھ جائے اور مادہ نگرے شکر سرخ اور کاغذ اور سنبل اور اسپند اور سندروس اور خراق تبخیر کرین اور خراق کے معنی کپڑے کے ٹکڑے یا صوف کے ٹکڑے یا ایک کپڑا سرخ جو خراسان اور عراق مین ہوتا ہی چوتھی نوع سوداوی اور یہ کم ہوا کرتا ہی اور اگر ہو بھی جاتا ہی تو سب اقسام سے بُرا ہوتا ہی اور اُسکی علامت دونون آنکھون مین خشکی معلوم ہونی اور سر مین درد اور گرانی اور مُنھ مین جلی چیز کا مزہ پانا اور جس چیز کو سونگھے دھوئین کی بو اور عفونت سونگھنے مین آئے علاج بنفشہ خطمی برگ کاہو برگ کدو جوش دیکر انکباب کرین اور اسی جوشاندے کا پانی سر کے مقدم پر گرائین اور ماء الشعیر کہ اُس مین خشخاش پکا ہو اور حریرہ کہ نشاستہ اور شکر اور روغن بادام سے بنایا ہو نوش کرین اور اگر سدہ پڑ جائے شکر اور میعہ اور سندروس تبخیر کرین اور باقی تدبیر جیسا مناسب ہو اُن چیزون سے جنکا بارہا ذکر آیا ہی عمل مین لائین تنبیہ جاننا چاہیے کہ زکام اور نزلے کا مادہ گرم اور رقیق ہوتا ہی اور بعضا سرد اور غلیظ لیکن رقیق بعضا تو تیز اور جلتا ہوا اور تلخ ہوتا ہی اور بعضا ترش اور غلیظ بعضا تو شور ہوتا ہی اور بعضا بدمزہ اور بعضا بیمزہ پھیکا جاننا چاہیے کہ اس مرض کے کام مین غفلت اور مہلت نفرمائین کیونکہ اگر مادہ جلد نضج نہ پائیگا اور بیماری نجائیگی دوسری بیماریون کا سبب ہو جائیگا جیسے آنکھ کی اور کانون کی اور ناک کی بیماریان اور خناق اور معدے کا درد اور جوع الکلب اور ذرب اور سحج اور ذات الجنب اور شوصہ اور اسہال دماغی اور قولنج اور اُنکے مانند اسلیے کہ حبس بد نہین کریگا اُس جگہ جو بیماری کہ وہان پر مخصوص ہی اور نزلے کے مادے کے مناسب ہی پیدا ہو جائیگی اور ممکن ہی کہ دماغ کی قوت دافعہ ضعیف ہو یا مادے کے نکلنے کے راستے بند ہون اور خلط غلیظ رک جائے پھر بخار اور رطوبت کہ دماغ مین بند ہو جائین اگر دماغ کی تجویف اور منفذ مین ہووین اور بہت سے ہون ممکن ہی کہ سکتہ لائین اور اگر کم ہون صرع پیدا کرین اور اگر دماغ کی رگون مین ہون اور مقدار مین کم ہون صداع اور شقیقہ اور اگر بہت سے ہون اور جلجائین مالیخولیا پیدا کرین اور اگر دماغ کے جوہر مین یا دماغ کے غشا مین ہون سرسام اور سبات اور رعانیا لائین اور جو سر اور دماغ کی رگون مین ہون دوار اور سدر پیدا کرین اسی واسطے کہتے ہین کہ جبتک دماغ مین مادہ ہو نزلے کو بند نکرنا چاہیے اور اگر بند ہو جائے تو کھول دینا چاہیے جیسا ہم بیان کر چکے ہین۔

ستائیسوین فصل عصابہ کے بیانمین وہ ایسا درد ہوا کرتا ہی کہ بھوؤن کی جگہ مین پیشانی کے عضلے اور آنکھ کے کوئے کیطرف مائل ہوتا ہی اور مقرر نہین کہ دونون بھوون مین ہو یا ایک مین اور اس سبب سے کہ یہ جگہ عصابہ یعنے پٹی باندھنے کی ہی اس درد کا نام اس جگہ ہونیکے سبب عصابہ رکھا ہی اور اس بیماری کی دو قسم ہین ایک یہ کہ اخلاط بخاری گرم بدن سے اوپر کیطرف چڑھین اور جلد کی کثافت اور مسام بند ہونیکے سبب اس جگہ گھٹ جائین اسیواسطے ہوا شمالی پہونچنے کے بعد اور سرد پانی سے نہانیکے بعد اکثر ہو جاتا ہی اور اُسکی علامت اسجگہ درد ہونا اور بیمار پلک اُٹھا نسکے اور ہمیشہ مُنھ پر اُلٹا پڑا رہے اور آنکھ نہ پھیر سکے اور درد کی شدت سے سمجھے کہ اب پیشانی پھٹ جائیگی علاج سخت کھر کھری چیزون سے ناک کے اندر کھجلائین تاکہ نکسیر نکل آئے اور مادہ نزدیک جگہ سے نکلے اور اگر نکسیر نہ نکلے رگ سر رو کھولین اور سرکہ اور کافور

سونگھین اور پنڈلیان اور تلوے ملین اور غذاؤن مین سے وہ مزورہ کہ شکر اور سرکے سے بنائین اکثر کھایا کرین اور ایسا ہی آش جو اور باقی تدبیر طبیب کی رائے پر موقوف ہی جو مناسب سمجھے وہ کام کرے دوسرے یہ کہ سوءِ مزاج سافج صدغ یعنے کنپٹی مین اور آنکھ مین آجاتے اور اس جگہ درد ہووے اور یہ ایسا ہوا کرتا ہی کہ ایک شخص تیز دھوپ مین پھرے اور بغیر ٹھنڈے ہوئے سرد ہوا مین سر کھول ڈالے یا سر پر پانی ڈالے اور اس سبب سے سر کے مسام بند ہو جائین اور گرمی رُک جائے چنانچہ صداع اور زکام کے باب مین بھی ذکر آیا ہی اور اس قسم کے عصابہ کی یہ علامت ہی کہ آفتاب کے نکلتے ہی درد شروع ہو اور جتنا آفتاب گرمی پر آئے درد بڑھتا جائے اور جب آفتاب زوال پر آئے یہ بھی گھٹنے لگے یہانتک کہ رات ہو جائے پھر تمام رات اُسکا نشان نرہے علاج تدبیر اور تفتیح مین کوشش کرین اور کافور روغن گل مین ملا کر ناک مین ڈالین۔

اٹھائیسوین فصل ایک مرض دماغی کے بیانمین جو اکثر ہو جاتا ہی اور اُسکا نام حس کہلاتا ہی اور وہ اس طرح پر ہوتا ہی کہ آدمی دماغ مین ایک خارش بے صداع اور بے الم پائے اور اگر اُسکا سر داب لین یا کوئی بھاری چیز اُسکے سر پر آہستہ مارین یا گرم پانی ڈالین لذت پائے اور اُسکا سبب یہ ہی کہ تھوڑے سے بخار لطیف رقیق تیز اور لذاع دماغ کیطرف چڑھ جائین اور اس سبب سے کہ ضعیف ہین صداع پیدا نکر سکین مگر دماغ کے بطون مین جمع ہو کر لذع پیدا کرین جیسے جرب یعنے خارش کے بخارات کہ مسام مین لذع پیدا کرتے ہین یعنے تیز لگتے ہین اور ایسے ابخرے جو بلکہ عرق ہو کر دفع ہوتے ہین اگر رقیق ہین تو خارش پیدا کرتے ہین اور اگر غلیظ ہین جرب یابس علاج اس سبب سے کہ ایسے ابخرے کا مادہ خلط حاد لذاع حریف یعنے تیز ہوتا ہی مناسب یہ ہی کہ پہلے اخلاط کے مزاج کی تبدیل کرین اور سردی اور رطوبت پہونچانے مین کوشش مثلاً ماء الجبن اور آب دوغ اور لعاب اسبغول اور لعاب تخم مرو شربت خشخاش اور شربت بنفشہ کے ساتھ پین اور تربوز اور کدو کا پانی مفید ہی اور بکری کا دودھ شکر ملا کر اور وہ آش جو کہ کاہو اور پالک اُسمین پکائین یہ سب فائدہ مند ہین اور اگر اتنے علاج سے مقصود نہ حاصل ہو ہلیلہ تمر ہندی افسنتین افتیمون کے جوشاندے سے یا شاہترہ کے پانی سے کہ اُسکو شکر سے میٹھا کرین طبیعت کو ملائم کرین اور جو چیز مادے کو ادرار سے دفع کرے اور قوی ہو دیسکتے ہین تاکہ خلط ادرار کی راہ سے دفع ہو جائے اور اگر فصد کی احتیاج ہو اور بیمار کا حال اور طبیب کی تشخیص مقتضی ہو تو کر دینی چاہیے اور استفراغ کے بعد پھر مزاج کی تبرید کے لیے طلا اور نطول اور روغن سرد استعمال کرین۔

دوسرا باب آنکھ کے امراض مین

جاننا چاہیے کہ آنکھ اعضاے شریفہ مین سے ہی اور اُسمین اعصاب اور اوردہ اور شرائین پھیلے ہین اور وہ سات طبقون اور تین رطوبات سے مرکب ہی چنانچہ ہر ایک کا حال ترتیب کے موافق مع تشریح علیحدہ فصل مین بیان کیا جاتا ہی فائدہ آنکھ کا خاص مزاج گرم و تر ہی اور جو ایسا نہو مزاج خاصہ نہین ہوتا اور آنکھ کے مزاج کی گرمی کا یہ نشان ہی کہ جلد حرکت کرے اور رگین ظاہر ہون اور اُسکے رنگ مین سُرخی ہو اور لمس گرم معلوم ہو اور سردی کے نشان سب اُسکے برخلاف ہونگے اور تری کے یہ نشان ہین کہ میل اور آنسو بہت آئین اور آنکھ بڑی ہو اور خشکی کا یہ نشان ہی کہ آنکھ چھوٹی ہو اور میل اور آنسو نہو اور

اندر گرمی ہوئی ہو اور لمس سخت معلوم ہو اور جاننا چاہیے کہ ازرق آنکھ کی گرمی اور تری دوسرے رنگ کی گرمی اور تری سے کم ہوتی ہو اور سیاہ آنکھ کی گرمی اور تری سب رنگ سے زیادہ ہو اسلیے اکثر سیاہ آنکھ مین نزول الماء ہو جاتا ہو اور ایسا ہی اور بیماریان کہ ابخرے کی کثرت سے پیدا ہون اور شہلا آنکھ یعنے جسکی سیاہی مین سرخی معتدل ہوتی ہو اب جاننا چاہیے اگرچہ اسباب جزئیہ کے اعتبار سے آنکھ کے سب مرض کے اقسام ایک جدی علاج کے ساتھ مخصوص ہین یعنی ہر ایک کا علاج علیحدہ ہو مگر اصول کے اعتبار سے چار جنس مین منحصر ہین چنانچہ پہلے اجمال کے طور پر بیان کیا ہو اور اسکے بعد ہر طبقہ اور ہر رطوبت کی بیماری کو جدی فصل مین بیان کرتا ہو ایک تو سوء مزاج سادج ہو اور دوسرا سوء مزاج مادی ہو تیسرے تفرق اتصال جیسا زخم اور ورم چوتھے وہ بیماریان کہ آنکھ کے اجزا کی ترکیب مین پڑین جیسا احول ہونا اور آنکھ باہر کیطرف نکل آنا اور اُسکے مانند اور علاج کی بھی چار جنس ہین ایک سادہ مزاج کی اصلاح دوسرے مادے کا تنقیہ تیسرے تفرق اتصال کی تدبیر چوتھے آنکھ کی ہیئت کی اصلاح اور جو آفت کہ آنکھ کے اجزا کی ترکیب مین آتی ہو اُسکو دور کرنا اب مزاج سادج کی تبدیل اُن دواؤن سے کرنی چاہیے کہ وہ اوپری مزاج کی ضد ہون مثلاً اگر گرم ہو مکوے اور کاسنی اور کاہو کا پانی اور گلاب اور مرغ کے انڈے کی سفیدی اور ایسی ہی اور چیزین استعمال کرین اور اگر سرد ہو مشک مامیران بچ مرچ سیاہ اور ان جیسی اور چیزین کام مین لائین اور اگر تر ہو اُسکا علاج توتیا اور قلیمیا اور اُسکے مانند سے کرین اور اگر خشک ہو اُسکی تدبیر مین دودھ اور مغز بادام اور بیضے کی سفیدی اور اسبغول کا لعاب اور اُسکے مانند استعمال کرین اور کھانے اور پینے مین بھی ہر سبب کے موافق ایسی ہی رعایت رکھین فائدہ جاننا چاہیے کہ آنکھ کے مادیکا استفراغ سات طرح پر کر سکتے ہین ایک تو یہ کہ کھانے پینے کی چیزین بہت کم اور ہلکی ہلکی اور اچھی اچھی چاہیین دین اور بدہضمی کی چیزون سے اور بخار اُٹھانیوالی چیزون سے پرہیز کرین دوسرے یہ کہ اگر بدن مین امتلا ہو پہلے بدنکو بُری خلط سے پاک کرین تیسرے یہ کہ دماغ کو تنقیہ دماغ کی دواؤن سے پاک کرین اور حجامت کرنے یعنے پچھنے لگانے اور رگ سر کھولنا اور جو رگین سر مین ہین اُنکو کھولنا اسباب مین مفید ہو چوتھے یہ کہ مادہ کو چھینک کے لانیسے ناک کی راہ سے نکالین تاکہ آنکھ کیطرف سے پھر جائے اسلیے کہ یہ راہ سب سے نزدیک ہو اور جان لے کہ اگرچہ عطوسات یعنے چھینک لانیوالی دواؤن کا استعمال آنکھ کے تنقیے مین کامل اثر رکھتا ہو مگر جبتک بدن کو پاک نکرین اور جبتک مادہ نہ ٹھہر جائے اس علاج مین مشغول نہون کیونکہ ضرر کرتا ہو پانچوین آنکھ کے کوئے کی رگ کھولین چھٹے آنسو نکالنے والی چیزون سے آنکھ مین سے مادہ صاف کردین اور آنسو نکالنے کی چیزون کے استعمال مین اور آنکھ کی رگ کے فصد کرنے مین بھی پہلے تنقیے کا ہونا شرط ہو تاکہ ضرر کا خوف نرہے اور جہان بدن پاک ہو کچھ ضرر نہین کرتا ساتوین یہ کہ اگر مادہ کسی عضو سے آنکھ مین آتا ہو اُس عضو کو اُس مادے سے پاک کرین اور اُس عضو کی تدبیر مین مشغول ہون اور تفرق اتصال کا علاج اُن دواؤن سے کرین جو تری کو کم کرین اور بہت خشکی نہ بڑھائین اور جلانیوالی نہون جیسا سرمہ اور زعفران اور توتیا اور سفیدہ اور شادنج عدسی اور ایلوا وغیرہ اسلیے کہ جو دوا کہ اُسکا مزاج آنکھ کے مزاج کے بہت مشابہ ہو آنکھ کو نقصان رکھتی ہو اور جو تھوڑی سی اُسکے مخالف ہو مفید ہو اور جو بیان ہوئین وہ اسی قسم سے ہین کیونکہ آنکھ کا مزاج گرم اور تر ہو اس سبب سے اکثر احوال مین تری بڑھانیوالی دوا آنکھ کو نقصان رکھتی ہو اور جو دوا کہ تھوڑی سی تری کم کرتی ہو اور جلانیوالی نہو آنکھ کو قوت دیتی ہو اور جو عضو کہ قوت پاتا ہو بیماری کے مادے کو قبول نہین کرتا اور سلامت

رہتا ہی اور یہ ایک بڑا قاعدہ ہی اکثر آنکھ کے علاجون مین یاد رکھنا چاہیے اور آنکھ کی ہیأت کو صلاح پر لانا اور جو آفت اُسکے اجزا کی ترکیب مین
پڑے اُسکو زائل کرنا اُسکی تدبیر بعضی تو فصد اور استفراغ سے ہوتی ہی اور بعضی طرح طرح کے حیلون کے ساتھ کہ ہر ایک اپنی جگہ یاد کیا جائیگا
فائدہ آنکھ کے علاج کا یہ قانون ہی پہلے غور کرین کہ آنکھ کے درد کے ساتھ کچھ ورم بھی ہی یا نہین اگر ورم صداع کے ساتھ ہو دیکھین کہ اُسکا
مادہ کونسی خلط ہی اور کونسی خلط کی علامتین خوب ظاہر ہین اور یہ بھی دیکھین کہ مادہ تمام بدن مین ہی یا فقط سر مین ہی پھر اگر تمام بدن مین ہو پہلے
خلط کے موافق استفراغ عام کرین پھر استفراغ خاص برکہ دماغ کا تنقیہ ہی متوجہ ہون اُسکے بعد عضو خاص الخاص کہ آنکھ ہی اُسکے تنقیے مین
مشغول ہون اور کسی وجہ سے استفراغ کلی سے پہلے آنکھ کو ہاتھ نہ لگائین اور محلل دوا آنکھ پر استعمال نکرین جہان کہین کہ ورم کے ساتھ صداع
سخت بھی ہی یا آنکھ مین درد ہو اگر ایسا کرین تکلیف بڑھ جائیگی اور بڑی خطا سرزد ہوگی اور تدبیر سبب کے موافق اگرچہ مفصل بیان کیجائیگی مگر یہان بھی
اجمال کے طور پر کہی جاتی ہی مثلاً جس جگہ آنکھ کے درد کا مادہ رطوبت غلیظ یا مادۂ ریحی ہو پہلے مناسب مسہلون سے تنقیۂ عام کرین اُسکے بعد حب صبر
اور حب ایارہ اور قوقایا سے دماغ کو پاک کرین پھر باقی کو اوپر سے کھینچین اور آنکھ کو میتھی کے پانی سے اور تازہ دودھ سے دھوئین اور جب دیکھین کہ بدن
پاک ہوگیا ہی اور مادہ پکنے لگا موافق دوائین آنکھ مین لگائین اور حمام کرین اور جہان کہین مادہ رطوبت رقیق یا خون صفرا مین ملا ہوا ہو پہلے فصد کرین
جونسی رگ تشخیص مین آئے اُسکے بعد مسہل دین اُسکے بعد مادے کو سر سے کھینچین اور جس جگہ مادۂ ریحی ہو حمام اور محلل چیزین فائدہ رکھتی ہین اور جس جگہ
مادہ خونی ہو فصد کفایت کرتی ہی اور ممکن ہی کہ خون بہت غلیظ ہو اور آنکھ کی رگین اُس سے بھر رہی ہون اور اگرچہ فصد کیجاے رگین ویسی ہی بھری
رہین ایسی حالت مین حمام کرنا اور اُسکے بعد غذاے لطیف کھانا مفید ہی اور ایارج فیقرا اور حب قوقایا کھانی مفید ہین اور شیاف احمر آنکھون مین لگانا اور
ضماد محلل کرنا غلیظ خون کو رقیق کرتا ہی اور جو کوئی شراب کے پینے کی رغبت رکھتا ہو جان لے کہ اگر تھوڑی سی صرف شراب خاص کر حمام کے بعد
پیین دماغ کو گرم کرتی ہی اور سُدون کو کھولتی ہی اور خون کو لطیف کرتی ہی مگر روح کو غلیظ کرتی ہی اور اُسکی نورانیت کو ظلمانیت سے بدلتی ہی اور جاننا
چاہیے کہ کبھی آنکھ مین ورم ظاہر نہین ہوتا ہی لیکن مادہ ہمیشہ آنکھ مین آتا ہی اور علاج کا فائدہ ظاہر نہین ہوتا ہی اسصورت مین واجب ہی کہ غور کرین کہ
مادہ قحف کے باہر سے آتا ہی یا قحف کے اندر سے پھر اُسکے موافق تدبیر کرین مثلاً جو قحف کے باہر سے آتا ہی اُسکی علامت آنکھ اور مُنھ سرخ ہونا اور
سر اور پیشانی مین گرمی اور سر کی رگون کا بھرا رہنا علاج سر کی رگین کھولین اور کنپٹی کے شرائین کاٹ ڈالین اور داغ دین اور مقوی ضماد بھی
مفید ہین اور جو قحف کے اندر سے آتا ہی اُسکی علامت ناک مین دغدغہ یعنے گدگدانا اور آنکھ ناک مین کھجلانا اور چھینک بہت آنا علاج فصد اور اسہال
سے دماغ کو پاک کرین اور دوسری تدبیرین تنقیۂ دماغ کی استعمال کرین اور جو کچھ سبل کی فصل مین کہا جائیگا یہان بھی مفید ہی فائدۂ جلیلہ جہان کہین
رمد مین اچھے اچھے علاج کیے جائین اور رمد اپنے حال پر رہے سیدھی راہ کو نچھوڑنا چاہیے اسلیے کہ ممکن ہی کہ مادہ بہت غلیظ اور دیر طلب ہو اور
بہت مدت چاہیے کہ وہ مادہ لطیف اور تحلیل ہو فائدہ آنکھ کی حفاظت کرتے رہین تاکہ اچھی رہے اور بیمار نہو وہ اسطرح پر ہی کہ جو چیز مضر ہو اُس سے
پرہیز کرین اور جو چیز فائدہ مند ہی اُسکو کام مین لائین سو جو چیزین آنکھ کو ضرر رکھتی ہین یہ ہین دھوان لگنا اور گرد آلود ہوا اور گرم ہوا اور بہت سرد

ہوا اور بہت رونا اور بہت روشن اور چمکتی چیزون مین دیکھنا اور چت لیٹ کر سونا اور بہت مستی اور کھانے پینے کی غلیظ چیزین جو اچھی طرح ہضم نہون اور جو چیز کہ دماغ کیطرف بخار اُٹھائے اور تیز ہو جیسا گندنا اور لہسن اور پیاز اور ان ایسی چیزین اور قبض ہونا اور حمام بہت کرنا اور فصد کھولنا اور بہت حجامت کرنا اور بہت سونا یا جاگنا اور ہمیشہ ایک طرف پر نگاہ کرنا اسطرح پر کہ پلک نہ جھپکے اور نمک بہت کھانا اور امتلا پر سونا اور رات کیوقت کھانا کھانا اور بہت جماع کرنا اور شراب تیرہ اور غلیظ اور جو چیز کہ فم معدہ کو تکلیف دے آنکھ کو اور بینائی کی تیزی کو سخت نقصان رکھتی ہی اور ایسا ہی بادروج اور سویا اور پکا ہوا زیتون ناموافق ہین اور چھوٹے چھوٹے نقشون کا دیکھنا اور باریک خطون کا پڑھنا بھی مضر ہی مگر کبھی کبھی ریاضت کے طور پر مفید ہی اور جو چیزین کہ آنکھ کو مفید ہین یہ ہین کہ میٹھے اور سرد پانی مین غوطہ لگا کر آنکھین کھول دین اور سرمہ اور توتیا بادیان اور مرزنگوش کے پانی مین مدبر کرکے لگانا بینائی کو تیز کرتا ہی اور آنکھ کو قوت دیتا ہی اور برد درمان اور آب بادیان کہ سادہ ہو لگانا مفید ہی۔

فصل طبقہ صلبیہ کے امراض مین یہ طبقہ دماغ کے غشاء صلبی سے کہ عصبۂ مجوفہ سے متصل ہی نکلکر آیا ہی اور بعضے طبیب اُسکو طبقون مین نہین شمار کرتے اور غشا ہی جانتے ہین اس صورت مین طبقے گنتی مین چھ آتے ہین اور اس وجہ سے کہ اس طبقۂ مذکور مین ورم اور یبوست اور التوا اور استرخا آجاتے ہین ہم اس فصل کو چار قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم ورم کے بیان مین معین نہین کہ ورم خاص اسی طبقے مین ہوجائے یا اور طبقون کی شرکت سے عارض ہو اور اس طبقے کے ورم کی سب علامتون مین یہ ہوتا ہی کہ آنکھ باہر نکلی ہوئی نظر آئے اور آنکھ کے گہراو مین درد معلوم ہو پھر اگر ورم کا مادہ خون ہوگا تو اُسکا نشان کھنچاوٹ اور خارش ہوتا ہی اور معلوم بھی نہین ہوا کرتا کہ خارش آنکھ مین کس جگہ ہی اور اگر ورم کا مادہ صفرا ہو جلن اور سوزش اُسکی علامت ہی اور اگر مادہ بلغم ہو گرانی اور پلک کا استرخا اُسکا گواہ ہی اور ورم کا مادہ کوئی خلط ہو آنکھ کا باہر آنا اور درد کرنا طبقہ صلبیہ کے ورم کو لازم ہی علاج دموی مین رگ قیفال کھولین اور طبیعت نرم کرنیکے لیے خفیف چیزون سے جیسے نیلوفر بنفشہ خطمی عناب سپستان جو نیکوفتہ پکا کر اور روغن کنجد مین شکر سرخ ملا کر حقنہ کرین اور عناب سپستان آلو نیلوفر خطمی کشنیز خشک جوش دیکر چھانکر ترنجبین ملا کر پیین اور جبکہ مادہ گرنے سے ٹھہر جائے اور سر فضلون سے پاک ہوجائے شیاف ابیض کو کشنیز خشک اور عنب الثعلب کے پکے ہوئے پانی مین گھسکر آنکھ مین ڈالین ترکیب شیاف مذکور کی کہ اس جگہ کام آتا ہی نشاستہ گوند کتیرا ہر ایک دو درم سفیدہ چھ درم افیون درم کی ایک تہائی کوٹ چھانکر انڈے کی سفیدی مین شیاف بنالین فائدہ جبتک کہ مادہ گرنا موقوف نہو شیاف مذکور کو استعمال نکرین کیونکہ اسوقت مین مغریات یعنی چیپدار چیزونکا استعمال بہت سی آفتین لاتا ہی اور صفراوی مین پہلے طبیعت کو اُس جوشاندے سے جو دموی مین بیان کیا گیا ملائم کرین اُسکے بعد جو مقشر اور بہیدانہ شیرین غیر مقشر اور چاکسو نیکوفتہ اور تھوڑا سا انزروت جسطرح بیان کرینگے پکا کر اُسکا صاف پانی آنکھ مین لگائین اور ادویۂ مذکور کے پکانیکا یہ طریق ہی کہ ایک چھوٹے برتن مین دواؤن کو رکھکر میٹھا پانی اسمین ڈالین پھر ایک بڑی دیگ یعنی ہانڈی لائین اور اُس دیگ کو پانی سے بھر دین اور اس چھوٹے برتن کو اُس دیگ مین پانی کے اندر جسطرح مناسب ہو رکھدین پھر دیگ کے نیچے آگ جلائین یہانتک کہ خوب پک جائے اور دواؤن کی قوت اور لعاب نکل آئے اور انزروت بہت کم ڈالنا چاہیے کیونکہ بہت انزروت کبھی آنکھ مین سوراخ ڈالتا ہی اور صلبیہ کے ورم مین بہت چیزون سے زیادہ مفید یہ ہی کہ انڈے کا گودہ اور کاسنی کی شاخین کوٹکر روغن گل ملا کر آنکھ پر

اوپر لیپ کرین اور بلغمی مین مادے کے نضج اور تنقیے کے بعد روغن مصطگی اور مشک اور زوفا کا پانی ناک مین ڈالین اور ثول اور کلونجی بریان اور زعفران باریک کرکے سونگھین تاکہ چھینک آجائے اور یہ سب تدبیرین اسلیے ہین کہ رطوبات دور ہوجائین اور دماغ پاک ہوجائے اور کبھی صداع بیضیہ کا مادہ دماغ کے حجاب داخلی مین جسکا نام مانیخس ہی اکٹھا ہوجاتا ہی اور اس سبب سے کہ صلبیہ ور مانیخس ایک دوسرے سے متصل ہین صلبیہ مین بھی آفت آجاتی ہی اور اُسکا نشان یہ ہی کہ باوجودیکہ درد آنکھ کے اندر گہراؤ مین معلوم ہوا ور آنکھ اُبھر آئے مگر سرخی آنکھ مین ظاہر نہوا ور سرخی اسلیے نہین ہوتی کہ مادہ آنکھ کے اندر نہین اور اُسکی تدبیر صداع بیضیہ مین تلاش کرلین دوسری قسم یبوست جو صلبیہ مین عارض ہوجاتی ہی اُسکی یہ علامت ہی کہ آنکھ کی جڑ مین درد معلوم ہوا ور بیمار ایسا جانے کہ آنکھ پیچھے کیطرف کھنچی جاتی ہی علاج بدن اور دماغ اور آنکھ کے مزاج مین رطوبت پہونچانیکے واسطے تر غذائین اور شربت رطوبت پہونچانیوالے اختیار کرین اور بکری کا دودھ سر پر دوہین اور ناک مین ٹپکائین اور روغن بنفشہ ناک مین ڈالنا نہایت مفید ہی اور آنکھ کو باندھے رکھنا چاہیے تاکہ خشکی زیادہ نہوجائے کیونکہ حرکت اور ہوا لگنے سے گرمی آتی ہی اور رطوبت تحلیل ہوتی ہی تیسری قسم صلبیہ کے التوا مین یعنی لپٹ جانے مین اس طبقے کا لپٹنا دو سبب سے ہوتا ہی ایک یہ کہ آنکھ مین گرم ہوائین لگنے سے رطوبت زجاجیہ جو رطوبت جلیدیہ اور طبقۂ شبکیہ کے درمیان مین ہی خشک ہوجائے اور خلا کی ضرورت سے جلیدیہ مع شبکیہ اور مشیمہ صلبیہ پر سہارا پکڑے اور تکیہ کرلے اور اس سبب سے کہ صلبیہ کے نیچے کوئی ایسا فضلہ نہین کہ اُس طرف رجوع کرے اور خود نہ سکڑے اور نہ لپٹے بلکہ ہڈی سے لگ رہا ہی ناچار اپنے آپ مین ہی جھک جاتا ہی دوسرے یہ کہ آنکھ کو سخت باندھ لیا ہوا ور باندھنے کی شدت سے سب طبقے اور رطوبات بھچ جائین اور ایک کے بعد دوسرا جو اُسکے نیچے ہوا اُسپر تکیہ کرے اور صلبیہ تک نوبت پہونچے پھر صلبیہ اس سبب سے کہ بیان ہوا اپنے آپ مین لپٹ جائے اور طبقۂ مذکور مین التوا آنیکی یہ علامت ہی کہ انسان اپنی آنکھون مین ایک حالت التوا کے مشابہ کسی ایک طرف مین پائے اور اُسکے ساتھ جسطرف سے آنکھ جھک گئی اسطرف درد تمدد کے ساتھ تمیز کرے علاج التوا کا سبب گرم ہوائین ہون یا سخت باندھنا مزاج کی ترطیب مین کوشش کرین کھانے مین اور پینے مین اور نطول اور حمام اور تمریخ اور طلا اور سعوط اور قطور مین روغنون ملینا ۱۲ فائدہ پہلی صورت مین ترطیب کی وجہ ظاہر ہی کہ جو گرم ہواؤن سے یبوست آگئی ہی اُسکے دفع کرنیکے لیے استعمال کرتے ہین اور جس جگہ سخت باندھنے سے عارض ہوجائے وہان ترطیب اسلیے ہی کہ طبقات اور رطوبات نرم اور ڈھیلے ہوکر اصلی حالت پر آسانی سے آجائین چوتھی قسم استرخا جو صلبیہ مین رطوبت آنے سے عارض ہوجاتا ہی اور سوء مزاج رطب جو اُسمین آتا ہی عام ہی کہ سافج ہو یا مادی اُسکی یہ علامت ہی کہ بیمار گمان کرے کہ اُسکی آنکھین نیچے کو نکلی آتی ہین اور شاید کہ جو اعصاب آنکھ کو حرکت دیتے ہین اُنکے ضعف اور استرخا سے چھت کیطرف دیکھنا دشوار ہوجائے پھر اگر سوء مزاج سافج ہوگا الم اور درد نہونا اُسکا نشان ہی اور اگر مادی ہوگا تو الم اور درد اُسکو لازم ہی اور مادے کا جتنا کم وبیش تمدد ہوگا اُسکے موافق درد مین تیزی اور ہلکاپن ہوگا علاج نضج کے بعد بدن اور دماغ کا تنقیہ حبوب اور ایارجات مناسبہ سے کرنا چاہیے پھر خاص عضو کے تنقیے کے لیے غرغرہ موافق استعمال کرین اور مصطگی اور راتینج اور درج اکیلی یا مویز منقی کے ساتھ اکٹھا کرکے چبائین اور غذاؤن سے قلیہ اور پرند جانورون کے بھنے ہوئے گوشت اور اُنکے مانند جو چیز رطوبات کو خشک کرتی ہی کھانا اختیار کرین اور مادے مین خواہ استرخا کا سبب خون ہو خواہ بلغم

پہلے فصد کھولین اُسکے بعد منضجات اور مسہلات کام مین لائین فائدہ فصد کا نفع دموی مین توظاہر ہے مگر بلغمی مین اگر مزاج اور قوت اور سن اور فصل اور سال موافق اور معاون ہون فصد مین بڑا نفع ہے کیونکہ خون اخلاط کا مرکب ہے فصد مین بلغم بھی نکلے گا اسی واسطے فصد کو استفراغ کلی کہتے ہین اور حال یہ ہے کہ بدن مین خشکی پہونچانی منظور ہے اسلیے شارح اسباب لکھتا ہے کہ عالم طبیب فالج کی ابتدا مین فصد کا حکم کرتے ہین اور پہلے فصد کرنیکے لیے ایسے امراض مین اسلیے حکم ہے کہ خون نکلنے کے سبب رگون مین وسعت آجائے اور اسکے بعد کہ دواسے تنقیہ کرین رگون کی کشادگی سے مواد کا حرکت دینا اور نکالنا آسان ہو جائے

فصل طبقۂ مشیمیہ کی بیماریون کے بیان مین جاننا چاہیے اس طبقے کی بناوٹ غشا رقیق دماغ کے اطراف اور اوردہ اور شرائین سے ہوئی ہے اور مشیمیہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ شبکیہ کے اوپر اسطرح آرہا ہے جیسا مشیمہ یعنے بچہ دان بچے کے اوپر لگا رہتا ہے اور کہتے ہین کہ اسکا نام مشابہت کے سبب سے ہے کہ مشیمہ کے ساتھ رگون اور شرائین کی کثرت سے مشابہ ہے اور جو کہ اس طبقے مین رگین بہت ہین اور دوسرے طبقون کی غذا اور رطوبات انکا راستہ ہے خونی بیماریان اسمین اکثر پڑتی ہین اور ممکن ہے کہ اسمین کوئی فساد آپڑے اور اُسکے سبب جلیدیہ کا مزاج فاسد ہو جائے کیونکہ شبکیہ مشیمیہ سے غذا لیتا ہے اور اپنا حصہ لیکر باقی کو صاف کرکے زجاجیہ کو پہونچاتا ہے اور زجاجیہ اپنی غذا لیکر اور باقی کو صاف بناکر جلیدیہ کو دیتی ہے سو اگر مشیمیہ مین کوئی فساد آجاتا ہے جو غذا وہان سے آتی ہے وہ بھی فاسد ہوتی ہے اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ مشیمیہ ورم کر جائے اور اس سبب سے عصبۂ مجوفہ دب جائے اور بینائی مین ضعف آجائے اور اِس طبقے مین بیماری ہونیکی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی پچھلی طرف مین یعنی اُسکے طول اور عرض مین سرخی ظاہر ہو اور آنکھ کے گہراؤ مین مشیمیہ کی جگہ درد معلوم ہو علاج فصد کھولین اور جہان مناسب ہو پچھنے دیکر شاخین لگاوین اور ملائم چیزون سے طبیعت نرم کرین اور اسبغول اور بارتنگ اور مکو کے پتون کا پانی لیکر اور آپس مین ملاکر خوب پکاوین اور ریسوت اور تھوڑا سا شیاف ابیض اُس جگہ مین گھسکر آنکھ مین ڈالین اور طلع یعنی کھجور کا پھول کوٹکر اسبغول کے لعاب اور کچھ سرکہ اور روغن گل مین ملاکر آنکھ کے اوپر ضماد کرین فائدہ شیاف ابیض خون کی تیزی کے کم کرنے مین بے مثل ہے لیکن بہت تھوڑا استعمال کرنا چاہیے تاکہ ضرر نہ بڑھائے کیونکہ اُسکو زیادہ استعمال کرنا خون کو کچا رکھتا ہے اور مسام مین چمٹ جاتا ہے اسی سبب سے تنقیے کے پہلے اُسکے استعمال کی ممانعت ہے جیسا اوپر بیان کیا گیا۔

فصل شبکیہ کی بیماریون مین یہ طبقہ عصبۂ مجوفہ کے اطراف مین سے نکلا ہے اور زجاجیہ اور جلیدیہ پر اُنکے پیچھے سے شامل اور گرد لگا ہوا ہے اس حدتک کہ جلیدیہ اور بیضیہ درمیان مین واقع ہے اور اس سبب سے کہ یہ طبقہ ان دونون رطوبتون کو گھیرے ہوئے ہے جیسا جال شکار کو گھیر لیتا ہے شبکیہ کے نام سے بولا جاتا ہے اور کہتے ہین کہ اس سبب سے شبکیہ کہتے ہین کہ غشاء رقیق سے بہت رگین اس طبقے مین آئی ہین اور جال کی بناوٹ کی صورت بنا ہوا ہے اور بعضے طبیب اسکو طبقون مین شمار نہین کرتے کیونکہ اُنکے نزدیک طبقہ وہ ہے کہ جس چیز پر چڑھا ہوا ہے اُسکو پناہ مین رکھے اور شبکیہ ایسا نہین سو اُنکے نزدیک بھی چھ طبقے ہوتے ہین اور آنکھ کی بیماریون مین کوئی بیماری اس طبقہ کی بیماریون سے زیادہ سخت نہین دو سبب سے ایک یہ کہ دوا کی قوت کو بہانتک پہونچنا دشوار ہے خواہ داخل سے استعمال کرین خواہ خارج سے دوسرے یہ کہ یہ طبقہ ذکی الحس ہے اور اسمین رگین اور شرائین بہت ہین اس سبب سے

بیمار

بہت مواد اُسمین گرتا ہی اور اُسمین رُکا رہتا ہی اور حال یہ ہی کہ جلیدیہ سے نزدیک ہی اور عصبہ مجوفہ سے کہ روح اور نور کا راستہ ہی مل رہا ہی اسبات سے
بے اندیشہ نہین ہو سکتے کہ اس طبقے کی آفت کا ضرر جلیدیہ اور عصبہ مجوفہ مین پہونچ جائے اور جو امراض کہ اس طبقے کے مخصوص ہین پانچ ہین ایک یرقان
کہ آنکھ مین ظاہر ہو اور اُسکے ساتھ آنسوؤن کا بہنا اور آنسو بہنے کی قید اسواسطے لگائی ہی کہ جس یرقان مین آنسو نہ بہین اُسکا سبب یہ ہی کہ فقط طبقہ ملتحمہ زنگین ہو گیا
ہی بخلاف اُس یرقان کے کہ اُسمین آنسو کا بہنا پایا جائے کیونکہ اُسکا مادہ شبکیہ مین ہوتا ہی اور آنسو بہنے کی یہ وجہ ہی کہ تھوڑا سا صفرا طبقہ شبکیہ پر گرتا ہی اور جو کہ
اس طبقے کی حس بہت تیز ہی نہایت ایذا پاتا ہی اور اُس صفرا کو جلیدیہ کیطرف بھیجتا ہی جیسا غذا کو بھیجتا ہی اور اُس جگہ سے صفرا سب طبقات مین پھیل جاتا ہی
اور سبکو زنگین کر دیتا ہی اور آنسوؤن مین باہر نکلتا ہی علاج اگر ضرورت ہو قیفال کی فصد کھولین پھر مطبوخ ہلیلہ سے طبیعت نرم کرین اور تنقیہ کے بعد
شیاف ابیض عورت کے دودھ مین جو لڑکی کو پلاتی ہو ملا کر آنکھ مین ڈالین اور اسبغول اور کاسنی کا پانی اور انڈے کی سفیدی اور روغن گل آنکھ پر لیپ کرین
اور جب مادے کی تیزی مین کمی آئے اور ٹیس تھمنے لگے باقی کی تحلیل کے لیے بنفشہ اور خطمی بابونہ اکلیل کے جوشاندے پر انکباب کرین دوسرا سدہ
ہی کہ اس طبقے کے اوردہ مین پڑ جائے اور اُسکے سبب زجاجیہ اور جلیدیہ سے غذا منقطع ہو جائے کیونکہ پہلے غذا مشیمہ سے شبکیہ کو پہونچتی ہی اور شبکیہ سے
زجاجیہ اور جلیدیہ کو سو جسوقت شبکیہ مین سدہ پڑے ضرور رطوبات مذکورہ سے غذا بند ہو جائے اور اس طبقے مین سدہ پڑنیکی یہ علامت ہی کہ آنکھین اندر
گڑ جائین اور خشک ہو جائین اور آنکھ مین رطوبت ظاہر نہو اور بیمار کو آنکھ مین کچھ درد بھی معلوم ہو علاج فصد کھولین اور طبیعت نرم کرنیکے لیے اور سدہ
کھولنے کیواسطے سکنجبین بزوری اور ویسی چیزین پیین اور جسوقت سدہ کھلجائے اور آنکھ درستی پر آئے باقی یبوست کے دور کرنیکے لیے رطوبت پہونچانیوالی
چیزین آنکھ مین ڈالین اور تمام بدن کے رطوبت پہونچانے مین کوشش کرین جبتک کہ آنکھ حالت اصلی پر آئے مگر سدہ کھلنے سے پہلے نرمی ترطیب کچھ فائدہ نہین کرتی
بلکہ کبھی رگون مین امتلا بڑھاتی اور اُنمین تمدد پیدا کرنیکے سبب سے بہت بڑا ضرر پہونچاتی ہی تیسرے یہ کہ جو رگین کہ شبکیہ سے مل رہی ہین اُنمین سے کسی رگ
کا مُنھ کھلجائے اور اُس رگ مین سے بہت سا خون نکلکر ملتحمہ پر گرے اور عنبیہ اور قرنیہ اُسکے نیچے ویسی ہی سلامت رہین اور اس سبب سے فقط ملتحمہ مین ورم ہو جائے
یہانتک کہ سفیدی اور سیاہی کو ڈھانپ لے اور یہ ظاہر ہی کہ اگر مادہ قرنیہ اور عنبیہ مین بھی ہوتا سفیدی سیاہی کو نہ ڈھانپتی اور کبھی خون مذکور فقط
پلکون مین ہی گرتا ہی اور ایک پلک یا دونون کے گرنیکے موافق ورم کر جاتی ہین پھر آنکھ کھولنا دشوار ہو جاتا ہی اور کبھی مادہ ملتحمہ پر بھی گرتا ہی اور پلکون پر
بھی اور ورم ملتحمہ مین بھی ہو جاتا ہی اور پلکون مین بھی پیدا ہوتا ہی اور جو کہ اس مرض کا سبب شبکیہ مین ہوتا ہی اس سبب سے اس طبقے کی بیماریون مین گنتے
ہین اور نہین تو ظاہر ہونیکے اعتبار سے بعضے ملتحمہ کے امراض سے اور بعضے پلکون کے امراض مین شمار کرتے ہین لیکن اگر یہ ورم اُس رگ باریک کھلنے
سے جو ملتحمہ یا پلک مین مل رہی ہی پیدا ہو اس صورت مین شبکیہ سے کچھ خصوصیت نہین رکھتا اور جاننا چاہیے کہ یہی ورم اگر لڑکون کو ہو جاتا ہی ورینج
کہلاتا ہی اور اگر بڑون کو اسکی تکلیف پیش آئے بیغ بولا جاتا ہی اور یہ لڑکون مین بھی بہت ہوتا ہی فائدہ آنکھ کی سفیدی کا ورم کرنا اس بات کا نشان
ہی کہ مادہ ملتحمہ مین ہی اور پلکون کا پھول جانا اور باہر کی طرف اُلٹ جانا اس بات کی علامت ہی کہ مادہ پلکون مین آگیا ہی اور کبھی پلکین اتنی پھول
جاتی ہین کہ جھپک نہ سکین اور آنکھ نہ نظر آئے اور کبھی پلک اندر سے پھٹکر بہت خون نکلتا ہی اور کبھی پلک مین پھنسیان نکل آتی ہین جسوقت کہ مادہ

گرم ہو علاج اگر ضرورت ہو قیفال کی فصد کرین اور سر کے پیچھے یا دونون شانون پر حجامت کرین اور خون نکالنے کے بعد اگر کوئی امر مانع نہو ہلیلہ کے مطبوخ اور تمر ہندی اور ترنجبین سے طبیعت نرم کرین اور کئی دفعہ مین استفراغ کرنا چاہیے تاکہ قوت قائم رہے اور غذا مین بہت کمی کرین اور پہلے دن سے تیسرے دن تک بلکہ چوتھے دن تک فقط عورتون کا دودھ جو لڑکیون کو پلاتی ہین آنکھ مین ڈالین اور پستے کا بیرونی پوست اور مسور اور رسوت اور انار کا گودا یا انار کا پوست اور کاسنی کی پتی یا اُسکی بیخ یہ دوائین اکیلی اکیلی یا اکٹھی کوٹ کر اور روغن گل مین ملا کر آنکھ پر لگائین اور تیسرے یا چوتھے دن کے بعد ایک شیاف ذرور ملکایا سے بنا کر تازہ دودھ مین یا اسبغول کے لعاب مین یا بہدانہ کے لعاب مین گھسکر پلک کی پشت پر لگائین اور ایک ہفتے کے بعد ذرور اصفر صغیر اور شیاف احمر لین اور ذرور بنا نیم کام مین لائین اور جسوقت گھٹنے لگے اصفر کبیر استعمال کرین اور جس کسیکی پلک زخمی ہو جائے اور آنکھ کھولنا دشوار ہو اور اُن تدبیرون سے کچھ فائدہ نہو ذرور اغبر استعمال کرین اور ذرور کو پلک کے سوا اوپر نہ ڈالین یعنے آنکھ کے اندر نہ جانے دین اور جہان کہین بیماری کے آخر مین پلک کھجلائے پلک کو پھرائین اور شیاف سے آہستہ آہستہ کھجلائین ذرور ملکایا کی ترکیب انزروت گدھی کے دودھ مین مدبر کی ہوئی نشاستہ صمغ عربی نبات چارون برابر کوٹ چھان کر کام مین لائین دوسرا پہلے سے زیادہ قوی انزروت مدبر دس درم نبات تین درم نشاستہ ایک درم کف دریا آدھا درم اور ذرور بنا نیم وہ ہوتا ہی کہ ذرور ملکایا اور اصفر صغیر کو آپس مین برابر ملائین اور ایک قسم کا وردینج ہی کہ بہت کم ہوا کرتا ہی وہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ آدمی آنکھ مین خشکی پائے اور ضربان یعنی اولین بہت سخت کہ بیتاب کر ڈالین اور باوجود اسکے سرخی اور ورم کچھ نہو لیکن اُسکے سر کا پوست ایسا نظر آئے گویا جل گیا ہی علاج بدن اور آنکھ کے مزاج مین کوشش کر کے رطوبت پہونچائین اور دماغ کی طرف جانے سے ابخرے کو روک دین اور چوتھی بیماری کا نام صداع حدقہ اور شقیقہ عین ہی یعنی آنکھ کا درد اور یہ ایسا مرض ہی کہ آنکھ کے گہراؤ مین ضربان یعنے چوٹ سی لگے اور درد چبھن کے ساتھ یا دلبنے والا ہو اور ضربان کبھی لازم ہوتی ہی اور کبھی نہین جیسے سر کے شقیقے مین اور اس درد کے تین سبب ہین ایک یہ جو رگین کہ شبکیہ سے ملی ہین اُنمین سدہ پڑ جائے اور وہان خون بند ہو جائے اور اُس سے گرم بُرے بُرے بخار نکلین اور طبیعت اُن بخارون کو دفع کرنیکے واسطے اور روح کو صاف کرنے کے لیے شرائین کو زور کے ساتھ حرکت مین لائے اور یہی ضربان ہوتی ہی علاج تنقیے کے واسطے ایارج دین اور کنپٹیون پر جونکین لگائین تاکہ خون کو چوس لین اور دوسرا سبب یہ کہ خون گرم ہو جائے اور گرم گرم بخار اُس سے اُٹھین اور ضربان پیدا کرین جس سبب سے کہ ہمنے بیان کیا ہی علاج حرارت کی تسکین کے لیے سرد چیزین استعمال کرین اور اگر ممکن ہو خون بھی نکالین تیسرا سبب یہ کہ شرائین مین فضلے جمع ہو جائین پھر ان فضلون مین سے تھوڑے سے شرائین کے اطراف آئین یہانتک کہ شبکیہ مین پہونچین اور صداع حدقہ پیدا کرین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ فضلے جسوقت شبکیہ مین پہونچتے ہین سر مین شقیقہ اور کنپٹیون مین ضربان پیدا کرتے ہین اور ظاہر ہی کہ مادہ مذکور اگر بہت سا ہو سر کا شقیقہ آنکھ کے شقیقے کے ساتھ لازم ہوتا ہی فائدہ جو فضلہ کہ شرائین مین اکٹھا ہو جاتا ہی وہ دو حال سے خالی نہین ایک یہ کہ دل کی غذا کا فضلہ ہو کر شرائین مین جمع ہو جائے دوسرے یہ کہ فضلے کا مادہ اوردہ سے اُن شعبون کی راہ سے کہ اوردہ اور شرائین کے درمیان ہین شرائین مین آئے علاج جو کچھ سر کے شقیقے مین بیان کیا ہی وہی بعینہ اسکا علاج ہی یعنے اگر ضرورت ہو فصد کھولین اور مسہل

دینا اور شریان کو کاٹ ڈالین اور شریان کے کاٹنے کا بیان سر کے شقیقے مین مذکور ہی اور اِس مرض کے علاج مین دیر نکرنا چاہیے اور رگ کے کاٹ ڈالنے مین جلدی کرین تاکہ بڑی بڑی آفتون مین نہ ڈالے جیسا شارح نے کہا ہی یہ بیماری بہت دفعہ نزول الماء مین اور انتشار مین پہونچاتی ہی یا بیضیہ کو مکدر کرتی ہی سو واجب ہی کہ اُسکے کاٹنے مین جلدی کرین اور علاج مین دیر نکرین ترکیب ایسے قطور کی جو درد کو تھامتا ہی اور حرارت دور کرتا ہی اور مادے کو ہٹاتا ہی عصی الراعی کا پانی لیکر اور شیاف ابیض اور رسوت اور انڈے کی سفیدی اور لڑکونکے پینے کا دودھ آپس مین ملا کر جوش دین اور روغن گل ملا کر آنکھ مین ڈالین اور جہان کہین ضربان بہت تکلیف پہونچائے لزاق الصدغین کنپٹیون پر لگائین اُسکی ترکیب تخم کاسنی تخم کاہو ہر ایک دو درم بول ایک درم رسوت تین درم افیون آدھا درم سبکو پیسکر اسبغول کے لعاب مین ملائین اور کپڑے کے دو ٹکڑون پر کہ ہر ایک درم کے برابر ہو طلا کرین اور کنپٹیون پر لگا کر چھوڑ دین تاکہ خشک ہو جائے پانچوین بیماری یہ ہی کہ اس طبقے مین تفرق اتصال پڑے پھر وہ نور کہ اُسمین گھر رہا ہی آنکھ کے سب اجزا مین بکھر جائے اور رطوبات مین ملجائے اور بینائی ایکدفعہ ہی جاتی رہے اور اس مرض کا نام انتشار النور فی جمیع اجزاء العین بولتے ہین یعنے آنکھ کے سب اجزا مین نور بکھرتا
اسکے لیے کوئی علاج نہین

فصل رطوبت زجاجیہ کے بیان مین اور زجاجیہ ایک رطوبت ہی صاف قوام مین گاڑھی سفید رنگ کچھ سرخی مائل جیسا گلا ہوا شیشہ یعنے کانچ اسیواسطے زجاجیہ اسکا نام ہی اور یہ رطوبت جلیدیہ کی پچھلی آدھی پر جہان تک جلیدیہ کا بڑا دائرہ ہی شامل اور گردائی ہی تاکہ اُسکے وسیلے سے جلیدیہ کو غذا پہونچے اور اس رطوبت کی بیماریان سب آنکھ کی بیماریون سے علاج کرنے مین بہت سخت ہوتی ہین کیونکہ دوا خارج سے خواہ داخل سے استعمال کرین اُسکا اثر بہت دور سے پہونچیگا اور اسیلیے اس رطوبت کے مرض پر دشواری سے اطلاع ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ یہ رطوبت دو مرض کے ساتھ مخصوص ہی ایک یہ کہ اس رطوبت کو غذا نہ پہونچے اور غذا نہ پہونچنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ رگون مین جو غذا کی راہین ہین اُن مین سدّہ پڑجائے دوسرے یہ کہ استفراغ کی کثرت سے یا رونے کی کثرت سے یا کھانا چھوڑ دینے سے اور ایسی ہی چیزون سے جو رطوبت کو فنا کرتی ہین ان رگون مین خشکی آجائے اور اس مرض کی یہ علامت ہی کہ مریض آنکھ کو حرکت نہ دے سکے اور گمان کرے کہ حدقے مین کانٹا یا کنکر گر پڑا ہی اور آفتاب کیطرف آنکھ نہ کھول سکے اور دونون آنکھین اندر گڑ جائین اور آنکھ مین آنسو نظر نہ آئین مگر جہان کہین سدّے کے سبب سے ہو کہ اُس جگہ کبھی گون کے امتلا سے آنکھ مین آنسو آجاتا ہی بے ترتیب اور کبھی بیمار کے کانون مین ایک چیز پیپ کی صورت پھوٹ نکلتی ہی اور مُنھ کا مزا پھیکا ہو جاتا ہی اور آنسو ٹپکنا اور پیپ کی صورت کان سے بہنا اور مُنھ کا ذائقہ بدلنا اس جگہ ہوتا ہی کہ سُدے کے سبب سے غذا نہ پہونچے اور جہان اُسکا سبب خشکی ہو آنکھون مین خشکی ہوتی ہی اور گڑ جاتی ہین اور سدے کے آثار کچھ بھی نہین ہوتے علاج اگر غذا نہ پہونچنے کا سبب سدہ ہو تو سدے کا جیسا مادہ ہو اُسکے موافق اسہال کرتے ہین اور سدہ کھولنے مین کوشش کرین مثلاً جہان کہین مادہ سرد ہو بادیان اذخر افسنتین تخم کشوث پکا کر شربت دینار کے ساتھ دین اور جس جگہ مادہ گرم ہو تخم کاسنی اصل السوس عنب الثعلب مویز منقی شاہترہ جوش دیکر سکنجبین سادہ کے ساتھ دین اور گرم مادے سے سدہ پڑنا بہت نادر ہی اور رطوبت پہونچانیکے لیے خبازی اور خطمی کی پتی انڈے کی سفیدی اور روغن بنفشہ کے ساتھ ملا کر آنکھ پر

لیپ کرین اور شیاف ابیض لڑکیون کے پینے کے دودھ مین گھسکر آنکھ مین لگائین اور روغن بنفشہ ناک مین ڈالین اور اگر خشکی کے سبب اور رگین خالی ہونے سے غذا نہ پہونچے رطوبت پہونچانے مین ہمت مصروف رکھین مثلاً عورتون کا دودھ سر پر دوہین اور لطیف غذائین بہت فراغت کے ساتھ کھلائین اور روغن رطوبت پہونچانیوالے ناک مین ڈالنے اور سر پر ملنے فائدہ مند ہین دوسرا یہ مرض ہی کہ آنکھ مین ورم بھی نہو اور بڑی ہوجائے اور مریض کو آنکھ کے پھیرنے مین دیر معلوم ہو اور ایسا گمان کرے کہ آنکھ باہر نکلی جاتی ہی اور اسوجہ سے جو آنکھ بڑی ہوجاتی ہی اُسکا نام جحوظ العین ہی یعنی آنکھ اُبھر آنا اور آنکھ اُبھر آنیکے دو سبب ہین ایک یہ کہ جن رگون مین کہ اس رطوبت کی غذا آتی ہی کشادہ ہوجائین اور اس سبب سے غذا اندازے سے زیادہ پہونچے اور رطوبت مذکور اس سے تر ہوکر اور بھیگ کر ضرور اپنی جگہ سے باہر نکلنے لگے اور وہ جحوظ یعنی آنکھ کا نکلنا جو گلا گھٹنے کیوقت اور چیخ کیوقت اور قے اور دروزہ کیوقت اور اسکے سوا جو دم رکنے سے ہو وہ جحوظ اتساعی کی قبیل سے ہوتا ہی یعنے کشادہ ہونیسے اور اسکی علامت یہ ہی آنسو گاڑھے چیپدار نکلین دوسرا یہ کہ جون سے طبقے اس رطوبت کے گرد ہین غذا کی کثرت سے موٹے ہوجائین جیسا عورتون مین حیض بند ہونیکے وقت ہوجاتا ہی حمل کے سبب سے یا اُسکے سوا اور یہ پچھلی قسم سخت بیماریون مین سے نہین اور اس قسم کو زجاجیہ کی بیماریون سے گننے مین بحث ہی کیونکہ یہ آنکھ کے سب طبقون کو شامل ہی علاج سر کے تنقیے کیواسطے فصد اور حجامت کرین اور پینے کی دواؤن سے اور حقنہ مسہل سے طبیعت کھولین اور تنقیہ عام کے بعد آنکھ کے تنقیے کے لیے جو چیز مادے کو چوسنے والی اور جلانیوالی اور آنسو نکالنیوالی ہو جیسے ہلیلہ دار فلفل آب پیاز آب بادیان آب کرفس شیاف سماق آنکھ مین لگائین اور غذا کم کرنا سب علاجون سے زیادہ فائدہ مند ہی کیونکہ مادے کی مدد کو قطع کرتا ہی اور جحوظ کو آنکھون کے امراض کے آخر مین بھی بہت فائدون کے ساتھ جدا فصل مین ذکر کرینگے انشاءاللہ تعالیٰ

فصل رطوبت جلیدیہ کی بیماریون مین یہ رطوبت آنکھ کے سب اجزا سے شریف ہی کیونکہ حقیقت مین بینائی اسی سے تعلق رکھتی ہی اور باقی سب اجزا اسکے خادم ہین اسیواسطے بیچ مین آئی ہی تاکہ پناہ مین رہے اور اس سبب سے کہ برف کی صورت جمی ہوئی اور صاف ہی اسکا نام جلیدیہ رکھتے ہین اور اسوجہ سے کہ گول صورت ہی بردیہ بولتے ہین اور عربی مین جلید برف کو اور برد اُولیکو کہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ جلیدیہ کا مقدم یعنی اگلی طرف چوڑا اور چپٹا ہی اور موخر دراز اور اُسکے آگے سے چپٹا ہونے مین یہ فائدہ ہی کہ اشباہ یعنی صورتون کے عکس پڑنیکو بڑی جگہ ہووے اور چھوٹا مرئی بھی زیادہ حصہ پائے اور موخر کے دراز ہونے مین یہ فائدہ ہی کہ عصبۂ مجوفہ مین اشباہ اچھی طرح اُتر جائین اور پوشیدہ نرہے کہ جو امراض اس رطوبت مین مشارکت سے عارض ہوتے ہین بہت ہین مگر جو اسکو مخصوص ہی وہ ایک ہی مرض ہی سو اس فصل کو بھی ہم دو قسم مین لکھتے ہین پہلی قسم جو بیماریان شرکت کے سبب پیدا ہون اور یہ چار طرح پر ہین پہلی نوع یہ کہ اس رطوبت کی وضع مین تغیر آجائے اور چھ طرفون مین کسی طرف مائل ہوجائے اسلیے وہ تغیر چھ طرح پر ہوتا ہی پہلی صنف یہ کہ رطوبت پچھلی طرف جھک جائے یعنے اندر اُتر جائے اور یہ رطوبت زجاجیہ کے کم ہونیسے ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ شبکیہ مین سدہ پڑکر جلیدیہ کو غذا نہ پہونچے اور اُنمین سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ مذکور ہوا دوسری صنف یہ کہ رطوبت اگلی طرف جھک آئے اور باہر کو آجائے اور یہ باہر کی طرف آنا دو حال سے خالی نہین یا تو یہ کہ زجاجیہ بھیگ کر تر ہوجائے اور باہر کیطرف جھکے جیسا زجاجیہ کی بیماریون مین ذکر ہوچکا ہی یا یہ کہ جو عضلے کہ اُسکے

عضلے

علاقے یعنے لگاؤ کو تھامتے ہین ڈھیلے ہو جائین اور ضرور آنکھ اُبھر آئے اور اُسکا یہ خاصہ ہے کہ آنکھ کچھ بھی بڑی نہو بخلاف اس جحوظ کے جو زجاجیہ کے تر ہو جانیسے پیدا ہو کہ اُسمین ضرور آنکھ بڑی ہو جائیگی **علاج** جحوظ استرخائی کو اُس سے جو مطلق استرخا مین مذکور ہے تدارک کر سکتے ہین اور باقی چار صنفین کہ اُنمین پہلی ہے جلیدیہ داہنی کو اور دوسری مین بائین طرف اور تیسری مین اوپر کو اور چوتھی مین نیچے کو چلا جاتا ہے دو طرح پر ہے جہان کہین داہنے بائین ہو گیا ہے اُسمین ہر ایک چیز جتنی کہ ہے اُس سے عریض اور چوڑی نظر آتی ہے اور جو اوپر اور نیچے کو ہو جائے یعنی ایک آنکھ کی رطوبت اونچی ہو جائے اور دوسری کی نیچی یا ایک اپنے حال پر رہے اور دوسری اونچی یا نیچی ہو جائے اِس صورت مین جس چیز کو دونون آنکھ سے دیکھے وہ چیز دو نظر آئے اور اُسکو حول کہتے ہین اور بیماری والے کو احول اور اُسکا جدا بیان آئیگا **دوسری نوع** یہ ہے کہ اس رطوبت کی کیفیت بدل جائے اور یہ تین طرح پر ہے ایک یہ کہ رطوبت جلیدیہ کا رنگ بدل جائے اور خلط غالب کے رنگ پر رنگ پکڑے سُرخی یا زردی یا سفیدی یا سیاہی اور اس بیماری مین ہر چیز اُس رنگ سے نظر آئے کہ رطوبت نے جونسا رنگ پکڑا ہے دوسرے یہ کہ اس رطوبت پر رطوبت یا یبوست زجاجیہ کی شرکت سے غلبہ کرے اور اسکا ذکر آچکا ہے تیسرے یہ کہ جلیدیہ مین خشونت یعنی کھراپن اور سختی آجائے اور جاننا چاہیے کہ یہ رطوبت کھری نہین ہوتی جبتک کہ پہلے عصبۂ مجوفہ مین کھراپن نہ آجائے کیونکہ عصبۂ مجوفہ آدھی جلیدیہ کو گھیر رہا ہے اور عصبہ مین خشونت آنیکا یہ سبب ہے کہ کوئی خلط اللذاع قابض تیز اور خشک دماغ کے بطون سے عصبہ کی طرف ٹپک آئے اور سوزش اور جلن سے پہلے آنسو نکالے پھر رطوبت مین کمی آنیکے سبب عصبے مین کھراپن پیدا ہو جائے اور عصبے کی خشونت سے جلیدیہ مین بھی کھراپن پہونچے اور جاننا چاہیے کہ یہ عصبہ اصل پیدایش مین نرم اور صاف پیدا ہوا ہے دو سبب سے ایک یہ کہ شکلین اور رنگ اور روشنیان آسانی سے منتقش ہون دوسرا یہ کہ جو نور اس عصبے سے جلیدیہ کیطرف آتا ہے بے تغیر اور آسان برابر اور سیدھا نکل آئے اور جلیدیہ مین خشونت آنے کی یہ علامت ہے کہ بینائی مین ضعف آئے اور جسوقت بیمار آنکھ کو پھرائے حدقے مین کھراپن اور سختی پائے کیونکہ وہ عنکبوتیہ سے ٹھسی ہے اور کہتے ہین کہ کبھی عنکبوتیہ مادے کی تیزی سے پھٹ جاتا ہے اور اُسکا تدارک نہین ہو سکتا **علاج** سر کا تنقیہ اُن چیزون سے کرین کہ جنمین متوسط گرمی ہو جیسے افتیمون اور گل سُرخ اور مصطگی اور ایلوا اور مزاج کی اصلاح کے لیے اور خشونت دور کرنیکے واسطے غذائین موافق اختیار کرین اور روغن بنفشہ اور لڑکیون کے پینے کا دودھ اور بیضے کی سفیدی ناک مین ٹپکائین اور گدیان روغن گل اور گلاب مین بھگو کر آنکھ پر رکھین اور تنقیے کے لیے وہ دوائین کہ جنمین اوسط درجہ کی گرمی ہو اسلیے اختیار کی ہین کہ بہت گرم دوائین مادے کی تیزی بڑھاتی ہین اور ٹھنڈی چیزین آنکھ کے اجزا کو منقبض کرتی ہین اور روح باصرہ کو کثیف اور غلیظ کرتی ہین اور جو اوسط درجے مین گرم ہین اس مرض مین مفید ہین اور ضرر نہین کرتین **فائدہ** اس مرض مین ضعف بینائی کی یہ وجہ ہے کہ جلیدیہ برابر چکنی اور صاف پیدا ہوئی ہے تاکہ دیکھی ہوئی چیزون کی صورتین جیسا چاہیے منتقش ہو جائین اور جسوقت اس رطوبت مین یہ اوصاف نرہین اور خشونت کے سبب اُسکے بعض اجزا نیچے اور بعض اونچے ہو جائین صورتون کے منتقش ہونے مین ضرور آفت آئیگی اور بینائی ضعیف ہو جائیگی **تیسری نوع** یہ ہے کہ اس رطوبت کی ہیئت اور شکل مین پاس والے اعضا کے سبب تغیر آئے مثلاً پلک کے اندر کیطرف یا آنکھ کے طبقون مین ورم پیدا ہو اور ورم کے سبب سے جگہ تنگ ہو جائے اور جلیدیہ سکڑ جائے یا تھوڑی سی جتنا ورم نزدیک ہو دب جائے

اور اسکے بعض اجزا بعضون سے مل جائین اسطرح پر کہ بیمار اس دبنے سے خبر رکھے اور جانے اسیواسطے اس مرض کو ضغطہ کہتے ہین اور اسکی یہ علامت ہے کہ
بیمار کو جلیدیہ مین درد شدید ابتدا والا معلوم ہو اور آنکھ کو نہ ہلا سکے اور آنکھ میل اور آنسوون سے بھری رہے اور اسکا علاج ایسا ہے جیسا آنکھ کے ورم کا
علاج ہوتا ہے چنانچہ ہم اُسکا علاج آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی اور کبھی زجاجیہ مین تیز مادہ گرنیسے تفرق اتصال پڑتا ہے اور اُسکے سببسے جلیدیہ پھٹ جاتی ہے
چوتھی نوع اس رطوبت کی مقدار مین تغیر آجائے اور یہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ جلیدیہ اپنے مقدار سے بڑھ جائے اور اُسکا سبب زجاجیہ کا امتلا ہوتا ہے
اور اُسکی علامت یہ ہے کہ سب نظر آنیوالی چیزین جتنی ہون اُس سے چھوٹی نظر آئین اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ جسوقت جلیدیہ بڑی ہو جائے روح باصرہ اُسمین
پھیل جائے اور اُسکے اجزا مین جو بڑھ گئے ہین چھپ جائے سو اس صورت مین ضرور نظر آنیوالی چیزین چھوٹی نظر آئینگی کیونکہ روح اپنی اصلی راہ پر نہین
نکل سکتی اور اسکا علاج یہ ہے کہ غذا کم کرین اور بدن کا تنقیہ کرین دوسرے یہ کہ جلیدیہ اپنے مقدار سے چھوٹی ہو جائے اُسکی علامت یہ ہے کہ نظر آنیوالی
چیزین اپنے مقدار سے بڑی نظر آئین اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جسوقت یہ رطوبت چھوٹی ہو جائیگی تو اُسوقت روح اکٹھی ہو کر قوت کے ساتھ نکلیگی اور اس
سببسے ہر چیز اپنے مقدار سے بڑی نظر آئیگی لیکن جسوقت یہ رطوبت بہت چھوٹی ہو جائیگی اُسوقت بینائی مین ضعف آجائیگا دوسری قسم اُس مرض
کے بیان مین کہ جلیدیہ کو مخصوص ہے اور وہ یہ ہے کہ اس رطوبت مین فقط خشکی آجائے اور اس سببسے کہ خشکی کدورت پیدا کرتی ہے صورتین منقش نہون
جیسا کہ چاہیے اور جاننا چاہیے کہ یہ خشکی اُس درجے کی نہین کہ خشونت پیدا کرے اسیواسطے اس مرض مین خشونت کے آثار بالکل نہین ہوا کرتے مگر
اتنا ہی ہوتا ہے کہ صورتون کے منقش ہونے مین فتور پڑتا ہے اور اس مرض کے دو سبب ہین ایک یہ کہ روزہ یا استفراغ کی کثرت سے تمام بدن مین
خشکی آجائے اسکا علاج یہ ہے کہ بدن مین اور مزاج مین رطوبت پہونچائین اسطرح کہ غذائین وسعت اور فراغت سے دین اور شربت اور روغن
اور حمام استعمال کرین اور ریاضت اور بھوکے رہنا اور جماع اور جو کچھ محلل ہون ترک کرین دوسرے یہ کہ گرمی مین سفر کرنے اور ہمیشہ غبار پڑنے
سے صرف آنکھ مین ہی خشکی آجائے اُسکا علاج دماغ اور آنکھ کو رطوبت پہونچائین مثلاً لعاب اور دودھ آنکھ اور ناک مین ڈالین اور بنفشہ نیلوفر سونگھین اور
سر و پیشانی پر تر روغن ملین اور دوسری تدبیرین رطوبت بڑھانیوالی کام مین لائین۔

فصل طبقہ عنکبوتیہ کی بیماریونمین یہ طبقہ شبکیہ کے کنارے سے نکلا ہے اور باریک باریک شاخین طبقہ مشیمیہ سے اس طبقے مین مل رہی ہین
اور یہ طبقہ رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے درمیان مین آرہا ہے اور عنکبوتیہ اسلیے کہتے ہین کہ بہت رقیق ہونیسے مکڑی کے جالے کی صورت ہے اور اسکے رقیق
ہونیکا یہ فائدہ ہے کہ بینائی کا مانع نہو کیونکہ عنکبوتیہ آدھے جلیدیہ کو باہر کیطرف سے ڈھانپ رہا ہے اگر اسکا جرم کثیف ہوتا بینائی کو روک لیتا اور جاننا چاہیے
کہ بعضے طبیبون نے اس طبقے کو شبکیہ کے اجزا سے شمار کیا ہے اور جدا طبقہ نہین گنتے اور شبکیہ کو بھی ایسا ہی جانتے ہین اس صورت مین پانچ طبقے ہونگے اور
اس طبقے کی بیماریان دو قسم ہین ایک یہ کہ دوسرے طبقون کی شرکت سے ہون دوسرے یہ کہ خاص اسی طبقے مین ہون پہلی قسم اُس مرض کے بیان مین
کہ اس طبقے مین اور سب طبقون مین اُسکی شرکت سے ہو جائے اور وہ ورم ہوتا ہے کہ اس طبقے مین پیدا ہوا اور دوسرے طبقون مین ورم
پیدا کرے اور اس طبقے مین ورم پیدا ہونے کی یہ علامت ہے کہ بینائی بہت رقیق اور ضعیف ہو جائے اور اس بات کی علامت کہ

دوسرے طبقے بھی ورم مین شریک ہین یہ ہی کہ بینائی دب جائے اور بیمار دائین اور بائین منہ کے آگے کی نسبت زیادہ دیکھے اور ایسا گمان کرے کہ آنکھ کی پلکین نیچے کیطرف کھنچی جاتی ہین علاج مادے کا استفراغ اور ورم کو تحلیل کرین جن چیزون سے کہ رمد کی فصل مین بیان کرینگے **دوسری قسم** اُن بیماریون مین کہ خاص اسی طبقے مین پڑین اور دوسرے طبقون مین شریک نہون سو وہ تشنج اور تقلص ہی یعنی کھنچ جانا کہ اس طبقے مین عارض ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بینائی ضعیف ہو جائے اور آنکھ پھڑکنے لگے اور بیمار یہ جانے کہ آنکھ مین گویا کانٹا چُبھتا ہی یا کوئی چیز آنکھ کو کھینچتی ہی اور بھوک کی حالت مین اور آفتاب کی روشنی مین اور دوپہر کیوقت بینائی کم ہو جائے اور غذا کھانیکے پیچھے اور سائے کی جگہ اور رات کیوقت قوی ہو جائے علاج اگر تشنج خشکی کے سبب سے ہو مزاج مین رطوبت پہونچانیکے لیے لڑکیون کے پینے کا دودھ اور روغن بنفشہ اور روغن کدو ناک مین ڈالین اور جو چیزین تر ہون اور اعضا کو نرم کرتی ہین جیسا بنفشہ اور خطمی اور کدو کے اور کنجد کے پتے پانی مین پکا کر اُسپر انکباب کرین اور سب مرطب تدبیرین جنکا ذکر بارہا آچکا ہی عمل مین لائین اور اگر تشنج امتلا سے عارض ہوا ایارجات کھائین اور خشکی لانیوالے غرغرے استعمال کرین اور تنقیے کے بعد کحل مدمعہ یعنی سرمہ آنسو نکالنے والا آنکھ مین لگائین

فصل رطوبت بیضیہ کی بیماریونمین یہ رطوبت بیضے کی سفیدی کی صورت ہی رنگ اور صفائی اور قوام مین اسواسطے بیضیہ اسکا نام رکھا اور اس رطوبت کا جلیدیہ کے آگے پیدا ہونے مین یہ نفع ہی کہ قوی روشنیاں جلیدیہ پر آہستہ آہستہ پڑین اور اُسکے سبب جلیدیہ ایذا سے اور قوی روشنیون کی خشکی اور گرم ہوا کی ایذا اور خشکی سے بچی رہے اور اس رطوبت مین تین بیماریان پڑتی ہین ایک یہ کہ حجم مین بڑھ جائے دوسرے یہ کہ حجم مین کم ہو جائے تیسرے یہ کہ اُسمین کدورت اور گاڑھاپن آجائے اور ان تینون کو تین قسم مین ہم بیان کرتے ہین **پہلی قسم** حجم زیادہ ہونیکے بیان مین اسکے بڑھ جانیکا نقصان ظاہر ہی کہ اگرچہ تھوڑی سی زیادتی ہو مگر اس سبب سے کہ اجزا بڑھ جانیسے شفافیت اور صفائی نہین رہتی جلیدیہ پر صورتون کے نقش پکڑنے مین قصور پڑتا ہی اور شعاع نکلنے مین طبعی راہ سے فتور آتا ہی چہ جائے کہ حجم بہت بڑھ جائے اس صورت مین بینائی رہتی ہی اور اندھیرا آجاتا ہی اور صورتون اور جلیدیہ کے درمیان مین اس رطوبت کے حائل ہونیکی ایسی مثال ہی جیسا گہرا پانی بینائی کو مانع ہوتا ہی اور اس رطوبت کے بڑھ جانیکی یہ علامت ہی کہ بیمار جسوقت اپنا سر ہلائے اپنے منہ کے سامنے خیال کرے کہ پانی کا دریا کھڑا ہی اور معدے کے امتلا مین اور سونیکے بعد بینائی مین ضعف زیادہ ہو اور بھوک کیوقت اور دوپہر کیوقت اتنا ضعف نہو اور اس بیماری والا نزدیک چیزون کی نسبت دور کی چیزون کو اچھی طرح دیکھتا ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ اس رطوبت کی کثرت سے روح کثیف ہو جاتی ہی اور اس سبب سے جبتک کہ دور تک حرکت نکرے اس کی غلظت مین لطافت اور قوام مین اعتدال نہین آتا اسی سبب سے بہت نزدیک کی چیزین خوب پوری پوری نظر نہین آتی ہین کیونکہ نزدیک کی چیزون کے دیکھنے مین روح کو کچھ زیادہ حرکت نہین ہوتی کہ اُسکی غلظت مین لطافت آجائے علاج پہلے سادے جوشاندے سے بدن کا تنقیہ کرین اور اُسکے سر کے تنقیے کے لیے حب ایارج دین اور آبکامہ پکا کر اُسمین شہد ملا کر غرغرہ کرائین اور دوسرے غرغرے بھی جو کہ حال کے مناسب ہون استعمال کرین اور کھانے پینے کی چیزون سے جونسی ملطف ہون یعنے خلط کو لطیف کرین کام مین لائین **دوسری قسم** رطوبت بیضیہ کے کم ہو جانے مین اسکے نقصان کا ضرر جبکہ نقصان آجائے بینائی جاتی رہے اور جب نقصان تھوڑا ہو بینائی ضعیف

ہو جائے فائدہ جو نور کہ دماغ سے آنکھ کیطرف آتا ہی اُس رطوبت مین جمع ہوتا ہی جبتک کہ جلیدیہ پر صورتون کا نقش اور قوت باصرہ کا کام پورا ہو جائے اور جسوقت اس رطوبت مین نقصان پڑے جو نور کہ اُسکی طرف آتا ہی جمع نہین رہ سکتا اور ثقبہ سے یعنے عنبیہ کے سوراخ سے جلد نکل جاتا ہی اور بکھر جاتا ہی سو اگر نقصان بدرجہ کمال ہی نور کے جلد نکلجانے سے بینائی کا کام بالکل بگڑ جاتا ہی اور اگر نقصان بہت کم ہی باصرہ کے کام مین ضعف آتا ہی اور اس رطوبت مین نقصان آنیکی یہ علامت ہی کہ جسوقت اس مرض والا اپنا سر ہلائے خیال کرے کہ گویا آنکھون کے آگے کنوان اور گڑھا آگیا ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ جسوقت رطوبت مین نقصان آجائے عنکبوتیہ کے اور اُسکے درمیان ایک فضا ہو جائے اور وہ فضا بینائی مین کنوے اور گڑھے کی شکل نظر آئے اور اس دلیل مین کئی وجہ سے بحث ہی چنانچہ شرح اسباب مین اسکا بیان مذکور ہی اور شارح اسباب لکھتا ہی کہ سچ تو یہ ہی کہ جسوقت بیضیہ کم ہو جاتی ہی تو خشکی کے سبب اکٹھی ہو جاتی ہی اور یہ دو حال سے باہر نہین ایک یہ کہ رطوبت مذکور کے سب اجزا اکٹھے ہو جائین اس صورت مین بینائی بالکل جاتی رہتی ہی اور کچھ نہین نظر آتا دوسرے یہ کہ سب اکٹھے نہون بلکہ بعضے اجزا اکٹھے ہون اور یہ بھی دو طرح پر ہی ایک یہ کہ خشکی ایک جگہ مین ہو دوسرے یہ کہ کئی جگہ مین ہو اگر رطوبت کے اجزا ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے تو بیمار ہر چیز مین گڑھا اور اندھیرا دیکھتا ہی اور اگر رطوبت کے اجزا کئی جگہ مین سکڑ گئے ہون تو جس طور پر اجزا اکٹھے ہوئے ہین اسی کے موافق ہر چیز مین گڑھے نظر آئین اور یہ کیفیتین اس رطوبت کی کدورت مین بھی پیش آتی ہین چنانچہ ہم نزول الماء مین بیان کرینگے مگر اجزا کا اجتماع اور چیز ہی اور کدورت کا آنا اور چیز اس سبب سے کہ بے خشکی اجزا اکٹھے نہین ہوتے آنکھ کا چھوٹا ہو جانا اور عادت کی نیند مین آفت آنا اس رطوبت کے اجزا اکٹھے ہونیکو لازم ہی اس سبب سے بھی ان دونون مین فرق کر سکتے ہین اگرچہ دوسرے فرق بھی بہت ہین علاج بدن کے فربہ کرنے مین کوشش کرین اور جو چیز خشکی زائل کرے اور رطوبت پیدا کرے کام مین لائین اسطرح پر کہ اچھی غذائین کھلائین اور ریاضت اور مشقت چھوڑ دین اور حمام مرطب ہمیشہ کیا کرین اور لڑکیون کے پلنے کا دودھ اور انڈے کی سفیدی ناک مین ڈالین اور بنفشہ اور نیلوفر سونگھین اور سر کو مرطب روغنون سے تر رکھین اور جو چیز کہ دماغ مین رطوبت بڑھائے کام مین لائین تیسری قسم رطوبت بیضیہ کی کدورت اور غلظت اسکا یہ ضرر ہی کہ بینائی کے کام مین آفت آجاتی ہی سو اگر تھوڑی سی کدورت ہوگی دور کی چیزین ہرگز نظر نہین آئینگی اور نزدیک کی چیزین بھی خوب اچھی طرح تمیز نہو سکینگی اور اگر کدورت اور غلظت بہت شدت سے ہو اور یہ دو وجہ سے خالی نہین ایک یہ کہ رطوبت کے سب اجزا مین کدورت عام ہو اس حالت مین بینائی بالکل جاتی رہیگی دوسرے یہ کہ اس رطوبت کے بعضے اجزا مین کدورت آئے اور یہ چار طرح پر ہی ایک یہ کہ رطوبت کے وسط مین جو مقابل اور سامنے ہی کدورت آئے اور یہ کدورت ثقبہ کے انداز سے زیادہ ہو اور اس صورت مین بھی بینائی بالکل باطل ہو جائیگی اور بعضے طبیب اسی کو نزول الماء کہتے ہین دوسرے یہ کہ رطوبت کا بیچ کہ ثقبہ کے سامنے ہی ثقبہ کی مقدار سے بہت کم غلیظ ہو جائے چنانچہ ثقبہ کے گرد دائرے کی صورت اپنے حال پر رہے یعنی اُسمین کدورت نہو اس حالت مین سب چیزون کے بیچ مین اندھیر نظر آئے تیسرے یہ کہ رطوبت کے جو اجزا کہ ثقبہ کے سامنے ہین اسطرح پر اُنمین کدورت آئے کہ وسط حقیقی یعنی بیچون بیچ اپنے حال پر رہے اور اُسمین کدورت اس صورت مین بہت اجسام ایک دفعہ مین نظر نہ آئین بلکہ جدا جدا ایک کے بعد دوسرا نظر آئے چوتھے یہ کہ

کدورت رطوبت کے اجزا مین جلدی جلدی پھیل جائے اس صورت مین مریض اپنے مُنھ کے سامنے خیال کرے کہ مچھر اور بال اور مکھیان اور اُسکے سوا پھرتی ہین جیسا نزول الماء مین خیال مین آتا ہے اور اِس کدورت بیضیہ مین اور نزول الماء مین یہ فرق ہے کہ پانی کے رنگ ہمیشہ طرح طرح کے ہوتے ہین اور ہمیشہ آہستہ آہستہ بینائی مین کدورت بڑھاتا ہے یہانتک کہ سب اُتر آتا ہے بخلاف کدورت کے کہ ہمیشہ سفید رنگ ہوتی ہے اور اگرچہ بہت مدت گذر جائے زیادہ آفت نہین لاتی اور کدورت اُسی ایک حال پر ثابت رہتی ہے اور یہ مرض نزول الماء کی خبر سے ڈراتا ہے اور اُسمین بحث ہے اور کدورت کی علامت ظاہر ہے علاج تلطیف کی تدبیر کرین اور جو نزول کی ابتدا مین مفید ہے حاجت کے موافق یہان بھی استعمال کرین

اور اس رطوبت کی کدورت کا بیان ضعف بصر مین کہا جائے گا۔

فصل طبقۂ عنبیہ کی بیماریون مین اس طبقے کا جرم غلیظ ہے اور نور کے نکلنے کے لیے اس طبقے کے بیچ مین جلیدیہ کے مقابل ثقبہ یعنی ایک سوراخ ہو رہا ہے جیسا ثقبہ انگور مین ہوتا ہے جسوقت کہ اُسکو خوشہ سے جدا کرین اور اسیوجہ سے کہ عنب یعنی انگور سے مشابہت رکھتا ہے اسکا نام عنبیہ کہتے ہین اور اسکا اصلی رنگ جالینوس کے نزدیک آسمانی ہے اور ارسطو کے نزدیک سیاہ اور بعضے طبیب اس طبقے کو مشیمیہ کے اجزا مین شمار کرتے ہین اور جدا طبقہ حساب مین نہین لاتے اور شبکیہ اور عنکبوتیہ اور ملتحمہ کو بھی ایسا ہی جانتے ہین اس صورتمین سب تین طبقے گنتے ہین اور جاننا چاہیے کہ عنبیہ کا ظاہر یعنی باہر کیطرف سے سخت ہے کیونکہ اسطرف قرنیہ اسمین لگتا ہے اور اُسکو چھوتا ہے اور اُسکا باطن یعنی اندر کیطرف سے ملائم اور نرم ہے اور اُسمین چنتین اور شکن اسفنج کیطرح پڑی ہوئی ہین اور اسطرف سے بیضیہ سے ملا ہوا ہے اور اُسکی شکن اور چنت مین تین فائدے ہین ایک یہ کہ جب پانی اُتر آئے قدح کرنیوالا اس پانی کو دستکاری سے چنتون کے نیچے دبا دے اور چنتین اس پانی کو ٹھہرالین اور ثقبہ کے سامنے نہ آنے دین اس شرط پر کہ کوئی مانع نہو دوسرے یہ جو فضلے کہ آنکھ پر گرتے ہین چنتون مین ٹھہر جائین اور ثقبہ مین نہ پہونچین تیسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ کہ اس طرف مین چھوٹی ہے ان شکنون کے سبب سے اپنی جگہ ٹھہری رہے اور بہ نجائے اور یہ طبقہ پانچ مرض کے ساتھ مخصوص ہے ایک قرحہ دوسرا امتلا تیسرا زوال چوتھا اتساع پانچوان ضیق اور ہر ایک علحدہ قسم مین بیان کیا جاتا ہے پہلی قسم قرحہ یعنی زخم کہ اس رطوبت مین پیدا ہو اسکی یہ علامت ہے کہ پہلے آنکھ کے اندر سیاہی کے مقابلے مین پھنسی سرخ رنگ نظر آئے اور اس طبقے کی پھنسی مین اور طبقۂ قرنیہ کی پھنسی مین یہ فرق ہے کہ قرنیہ کی پھنسی سفید ہوتی ہے کیونکہ قرنیہ اصل مین سفید ہے اور عنبیہ جو اُسکے نیچے ہے اُسکے سبب سے رنگین نظر آتا ہے سو جسوقت قرنیہ مین پھنسی ہوگی اس سبب سے کہ پھنسی کثافت پیدا کرتی ہے قرنیہ کا رنگ چھپ جاتا ہے اور قرنیہ اپنے رنگ پر کہ وہ سفید ہے نظر آتا ہے اور اس سبب سے کہ عنبیہ کی حد آنکھ کی سیاہی سے نہین بڑھی ملتحمہ کے قرحے سے بھی فرق رکھتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جو پھنسی عنبیہ مین ہو جاتی ہے کبھی ویسی ہی تحلیل ہو جاتی ہے اور قرحہ نہین پڑتا اور کبھی بڑھ جاتی ہے اور مدت تک رہتی ہے یہانتک کہ قرنیہ پھٹ جائے اور عنبیہ باہر آجائے اور قرحے کا بیان علحدہ کیا جائیگا اور کبھی ہوتا ہے کہ وہ پھنسی پھوٹ جائے اور عنبیہ پھٹ جائے ناچار بیضیہ بہ جائے اور اس رطوبت کا بہنا تین بیماریان لاتا ہے ایک یہ کہ نور ڈھیلے مین اکٹھا نہو اور جلد بکھر جائے دوسرے یہ کہ روح متفرق ہو جائے تیسرے یہ کہ جلیدیہ مین خشکی آجائے بیضیہ کے نقصان مین کہا گیا دوسری قسم عنبیہ کے امتلا مین جاننا چاہیے کبھی یہ طبقہ

رطوبت کے غلبے سے بھر جاتا ہے یہانتک کہ حدقہ قریب ہوکر فراخ ہو جائے جیسا شیخ نے اسکی تصریح کی ہے اور کبھی حجم مین بڑھ جانے سے ورم کیا ہوا معلوم ہوا اور اس بیماری مین اور ورم مین یہ فرق ہے کہ اس مرض مین درد اور کھجلی نہین ہوتی کیونکہ امتلا موٹے ہو جانے کی قبیل سے ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ مرض نزول الماء سے علیحدہ ہے کیونکہ حقیقت مین اتساع نہین یعنی فراخ نہین ہوا جیسا جمہور اسیطرف گئے ہین اور بالفرض اگر اتساع مسلم رکھین جیسا کہ بعضون نے اُسکو جائز رکھا تو اس صورت مین ہم کہتے ہین کہ یہ اتساع ثقبہ مین ہے عصبہ مین نہین ہے اور جو اتساع نزول الماء کے ساتھ مخصوص ہے وہ عصبہ مجوفہ کا اتساع ہے جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور اس طبقے مین امتلا کی یہ علامت ہے کہ بینائی ضعیف ہو جاتی ہے اور ایک آنکھ دوسری سے بڑی نظر آتی ہے اور ایک حالت تمدد کے طور پر آنکھ مین پائی جاتی ہے اور ایک دوسری آنکھ سے اُسوقت زیادہ ہوگی کہ صرف ایک ہی آنکھ مین امتلا ہو یا دونون مین مگر ایک مین دوسری سے زیادہ ہو علاج حبوب اور ایارجات اور غرغرون سے مادہ نکالین اور غلیظ اور تر غذاؤن سے جیسی موٹی گائے اور بھیڑ کا گوشت اور اُسکے مانند سے پرہیز کرین اور تنقیے کے بعد اور امتلا مین کمی آنیکے بعد جو چیزین آنکھ کی رطوبت کو خشک کرین اور تحلیل کرین آنکھ مین لگائین تاکہ باقی مادہ خاص عضو سے پاک ہو جائے اور جو اس کام مین آتا ہے وہ سونف کا پانی ہے اور شہد اور ہینگ اور سیاہ مرچ اور سکبینج اور آش اور اُنکے مانند ہے تیسری قسم عنبیہ کے زوال مین یعنی اپنی جگہ ٹلجانے اسکے دو سبب ہین ایک اس طبقے مین یا اُسکے نزدیک کے طبقون مین ورم ہو جانے اور اُسکے سبب یہ طبقہ اپنی جگہ سے ٹل جائے اور اُسکی یہ علامت ہے کہ آنکھ بھاری ہو اور اُسمین درد ہو اور آنسو نکلین اور اس سبب سے کہ ثقبہ جلیدیہ کے مقابل سے ٹل گیا ہے ہر چیز ترچھی نظر آئے اور ڈھیلا باہر آنیسے اور آنکھ کی مقدار بڑھ جانے سے کہ ورم کے سبب سے یہ امور ضروری ہے پلک آپس مین نہ ملین اور آنکھ مین ایسا معلوم ہو کہ قرنیہ کے دو حصے ہو گئے ہون ایک ویسا ہی صاف اور شفاف اپنے حال پر ہے اور دوسرے مین کدورت آگئی پھر اگر زوال داہنی طرف ہوگا تو بائین طرف کے آدھے قرنیہ مین کدورت ظاہر ہوگی اور جو اسکے برعکس ہو تو برعکس ظاہر ہو علاج مسہل مناسب دین اور اگر ضرورت سمجھین فصد کرین اور بدن کے تنقیے کے بعد خاص عضو سے مادہ نکالنے کے لیے جو چیز چھیڑ اور آنسو نکالنے والی ہو آنکھ مین لگائین اور ان چیزونکا بیان اس طبقے کے امتلا مین کیا گیا اور باہر کیطرف سے بھی ایسی تدبیرین استعمال کرین کہ زوال اور جحوظ کو نافع ہون اور اُسکی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا اسرب یعنے سیسے کا لیکر آنکھ کے گھر کے برابر اُسکو ٹوپی کی صورت بنالین اور اُسکے بیچون بیچ مین سوراخ کردین پھر اُس ٹوپی کو گدیون مین اسطرح لپیٹین کہ اُسکا سوراخ ویسا ہی کھلا رہے اور گدیون کے نیچے بند نہو جائے پھر اس سوراخ دار ٹوپی آنکھ پر باندھین اور اُسکے باندھنے مین یہ نفع ہے کہ آنکھ اصلی شکل پر رہے اور آنکھ کا زوال اور زیادتی اصلاح پکڑے اور آنکھ جا بجا دیکھنے سے اور حرکتون سے کہ اس سبب مادہ کھنچ آتا ہے محفوظ رہے اور سوراخ کرنے مین یہ حکمت ہے کہ بیمار اُس سوراخ سے دیکھنا چاہے اور یہ تکلف سے خالی نہین جو ایک مدت تک تکلف سے دیکھنے کی عادت کرے آنکھ کی ضرور اصلاح ہو جائے گی اور اپنی اصلی صورت پر آئیگی اور دوسرا سبب اس طبقے کے زوال کا یہ ہے کہ قرنیہ اُبھر جائے اس سبب سے عنبیہ ٹلجائے اور نتوء القرنیہ یعنے قرنیہ کا اونچا ہونا اگلی فصل مین کہا جاتا ہے چوتھی اور پانچوین قسم کہ وہ اتساع اور ضیق ہے یعنی فراخ ہونا اور تنگ ہو جانا زیادہ فوائد کے لیے جدی جدی فصلون مین

طبقون کی بیماریون کے بعد انکا ذکر آئے گا ۔

فصل طبقۂ قرنیہ کی بیماریون کے بیان مین یہ طبقہ سخت اور شفاف ہی جیسے شاخ سفید یعنے سینگ کہ بہت باریک کیا ہوا اسیواسطے اُسکو قرنیہ کہتے ہین اور یہ طبقہ صلبیہ کے کنارون مین سے نکلا ہی اور جو طبقے اور رطوبتین کہ اُسکے نیچے ہین اُنکی اوٹ بنگیا ہی تاکہ اُنکی محافظت کرے یہی وجہ ہی کہ خالق جل شانہ نے اُسکو چار تہ والا پیدا کیا ہی جیسا سینگ تہ بتہ ہوتا ہی اسلیے کہ اگر ایک تہ مین آفت پہونچے دوسری جو اُسکے نیچے ہی اُسکے سلامت رہنے سے آنکھ کے اجزا جو اُسکے نیچے ہین محفوظ رہین اور ممکن ہی کہ اُسکا قرنیہ اس تشبیہ سے نام رکھا ہو کہ جیسا سینگ تہ بتہ ہوتا ہی اسمین بھی ویسے ہی طبقے ہوتے ہین اور قرنیہ کے جو اجزا پتلی کے سامنے ہین اُسکے سب اجزا سے سخت ہین تاکہ خوب کامل محافظت کرین کیونکہ اس جگہ قرنیہ ملتحمہ سے ملتا ہی اور اُسکے اوپر اور کوئی ایسی چیز نہین کہ باہر کی آفتون سے اُسکی پناہ مین رہے اور اس طبقے کی رطوبت جلیدیہ کے ساتھ ایسی مثال ہی کہ جیسا قندیل کا شیشہ چراغ کی روشنی سے نسبت رکھتا ہی یعنی باوجودیکہ باہر کی آفتون سے بچاتا ہی نور کے ظاہر ہونیکو مانع نہین ہوتا اسلیے کہ خود شفاف ہی اور بعضے اس طبقے کو بھی جدا طبقہ نہین شمار کرتے ہین جیسا عنبیہ اور شبکیہ اور عنکبوتیہ اور ملتحمہ کو صلبیہ کے اجزا مین گنتے ہین اور آنکھون کے سب دو طبقے حساب مین لاتے ہین اور جو امراض اس طبقے کے ساتھ مخصوص ہین اُنکی نو قسم ہین خشونت نتو شقاق قرحہ بیاض سرطان تیرہ کمون مدہ اور شقاق کی دو قسم ہین اور ان آٹھون قسمون کو جدی جدی قسم مین ہم بیان کرتے ہین پہلی قسم خشونت یعنی سختی اور کھرکھرا پن کہ قرنیہ مین پیدا ہو جائے اُسکے تین سبب ہین ایک یہ کہ اُسمین خشکی آجائے اس سببسے جو رطوبت کہ عضو کے چھیدون مین بھری رہتی ہی اور اُسکے سطح کو صاف رکھتی ہی معدوم ہو جانے اور سطح کے اجزا کے اونچے اور نیچے ہونیسے برابر نرہے اور اُسکا نقصان اور ضرر ظاہر ہی کہ صفائی اور صیقل کے جانیسے روشنی اور صورتون کے قبول کرنے مین فتور پڑتا ہی دوسرے یہ کہ تیز خلط یا مواد شور اس طبقے پر گرے اور اپنی تیزی اور کھاری پن سے طبقے کی سطح کو چھیلے جیسے جرب یعنی خارشمین جلد چھل جاتی ہی تیسرے یہ کہ حاد اور اکال دواؤن کے استعمال سے اس طبقے کا مزاج بدل جائے اور اس طبقے مین خشونت آئیگی یہ علامت ہی کہ آدمی آنکھ کھولنے اور بند کرنیکے وقت گمان کرے کہ اُسکے اوپر کی پلک کسی کھرکھری چیز پر لگ کر جاتی ہی اور پلک کے لگنے سے ایذا ہو چکر آنسو نکل آئین اور خشکی جو خشونت کا سبب اصل ہی اورون کو بھی دکھلا سکے اور دیکھنے سے نظر آئے اور جس سببسے کہ ہو پہلے تدبیرین اُسکی گواہ ہوتی ہین علاج خواہ کسی سببسے ہو تبدیل مزاج کے لیے مرطبات استعمال کرین تاکہ خشونت دور ہو جائے اور ٹیس اور جھلانا تھم جائے پھر اگر اسکا سبب خلط نمکین یا تیز ہو وے بنفشہ پکا کر اُسمین املتاس کے فلوس اور ترنجبین حل کرکے پلائین تاکہ مادہ نکلجائے اور سیسے کا میل آنکھ مین لگائین کہ وہ قرنیہ کے گڑھون کے بھرنے مین عجب خاصیت رکھتا ہی خصوصاً اگر روغن بنفشہ مین ملائین اور سیسے کا میل اس ترکیب سے نکلتا ہی کہ سیسے کا ایک ٹکڑا ہتیلی پر یا بانس کے اوپر رگڑین جب سیاہی نکل آئے اُسکو تھوڑے سے روغن بنفشہ مین ملاکر آنکھ مین لگائین اور سیسے کا میل اس سے مراد ہی اور قرنیہ کا زخم بھرنیکے لیے لعاب بہیدانہ کتیرا کے ساتھ یا روغن بنفشہ مین ملاکر آنکھ مین لگانا مفید ہی اور کبوتر کے بچے کا خون ٹپکانا بھی مفید ہی اور کبوتر کے بچے کا خون اس طریق سے لیتے ہین کہ اُسکے بازو کا پر اُکھاڑ کر جو خون کہ اُسمین سے نکلے آنکھ مین ٹپکائین یا کوئی رگ اُسکے بازو کی رگون مین سے کھولکر خون لیکر کام مین لائین **دوسری قسم** نتوء القرنیہ یعنی

قرنیہ کا اونچا ہونا اور اُبھر آنا جاننا چاہیے کہ کبھی قرنیہ ملتحمہ سے اونچا ہو جاتا ہی اس طرح پر کہ اُسکا اُبھر آنا نظر آتا ہی جیسا ملتحمہ وردینج مین قرنیہ سے اونچا ہو جاتا ہی اور جو فرق اس طبقے کے نتو اور بثور مین ہوتا ہی بثور مین کہا جائیگا اور اس مرض کا یہ سبب ہی کہ خلط ریحی اس طبقے کے نیچے آجائے اور اُسکے دبانے اور اُبھارنے سے اس طبقے مین اونچان آجائے علاج پہلے خلط غلیظ چیپ دار کے نکالنے کیواسطے بدن کا تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد محلل چیزین جیسا ذرور اصفر اور شیاف احمر خاص عضو کے تنقیے کے واسطے آنکھ مین لگائین اور گرم پانیون سے مُنھ دھوئین اور اُنکے بخار پر سر جھکائین تیسری قسم شقاق یعنی پھٹنا کہ قرنیہ مین عارض ہو اسطرح پر کہ چارون تہ پھٹ جائین اور اُسکے نیچے سے عنبیہ باہر نکل آئے اس علت کا مُورسرج نام ہی اور اسکا بیان جدی فصل مین آئیگا چوتھی قسم قرنیہ مین شقاق ایسی طرح پر پڑے کہ اوپر کی تہ جو باہر ہی پھٹکر باقی تہین اُسکے نیچے سے باہر نکل آئین اور عنبیہ اپنے حال پر ویسا ہی رہے اور اُسکی علامت ظاہر ہی اور اُسکی وہی تدبیر ہی جو مورسرج مین آئیگی پانچوین اور چھٹی قسم قرحہ اور بیاض کہ اس طبقے مین پیدا ہو اور جدی جدی فصل مین انکا بیان آئیگا ساتوین قسم سرطان قرنیہ یعنے ورم سخت کہ سوداے صفراوی کے سبب سے اس طبقے مین ہو جائے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ درد بہت شدت کے ساتھ ہو اور آنکھون کی رگون مین کھنچاوٹ معلوم ہو اور ورم کے رنگ مین سُرخی سیاہی مائل اور تیرگی ظاہر ہو اور درد چبھن کے ساتھ کنپٹیون تک پہونچے خاص کر بہت سخت حرکت کرنیسے اور سر مین درد تکلیف پہونچائے اور کھانے کی خواہش نہو اور اگرچہ یہ مرض علاج سے نہین جاتا مگر جن تدبیرون سے درد اور مرض ٹھہر جائے اُنسے ہاتھ نروکین تاکہ بُری بُری آفتین پیدا نہون اور تدبیر یہ ہی کہ فصد کرین اور قوت کے موافق خون نکالین اور طبیعت کو ماء الجبن اور سکنجبین افتیمونی سے بھی نرم کرین اور جسوقت مادے مین سوزش اور جلن آئے اور درد بڑھ جائے شیاف ابیض انڈے کی سفیدی مین ملاکر آنکھ مین ڈالین اور خطمی اور خبازی اور مکو کی پتی کو نکر روغن بنفشہ مین ملاکر لیپ کرین اور تیز دوائین کبھی نہ استعمال کرین جیسا کہ شارح نے اس بحث مین کہا ہی کہ تجھکو تیز دواؤن کے استعمال سے پرہیز کرنا لازم اور ضرور ہی کیونکہ اُنسے ایسا درد اُٹھیگا کہ طاقت سے باہر ہوگا آٹھوین قسم بثور قرنیہ یعنی قرنیہ کی پھنسیان جاننا چاہیے کہ کبھی اس طبقے کی چارون تہون مین بثور کا مادہ جمع ہو جاتا ہی پھر باہر کے سطح مین بثور ہو جاتے ہین اور انکے اعراض کے احوال یعنی رنگ اور درد وغیرہ مختلف ہونگے جیسا مادہ کم یا زیادہ بھلا یا بُرا اور جس جس جگہ اور جیسا قوام مین ہوگا مثلاً اگر مادہ تھوڑا سا اور میٹھا ہوگا درد بہت کم ہوگا اور اگر مادہ بہت اور رقیق اور تیز ہوگا درد شدت سے ہوگا اور اسکا بہت خوف ہوگا اور مادے کی جگہ کا مختلف ہونا اس طور پر ہوتا ہی کہ جو پھنسی باہر کی تہ مین ہوتی ہی صاف اور سیاہ نظر آتی ہی بخلاف اُن پھنسیون کے جو دوسری اور تیسری تہ کے نیچے ہین کہ وہ اس سبب سے کہ عنبیہ کے ادراک کو مانع آتی ہین جو تیسری تہ کے نیچے ہی سفید نظر آئیگی اور جو دوسری تہ کے نیچے ہی سیاہی اور سفیدی مین بین بین ہوگی اور صاحب تذکرہ نے کہا پہلی تہ مین پھنسی اس سبب سے سیاہ ہوتی ہی کہ جو نور نکلتا ہی اُس سے دور ہی اور تیسری مین اس لیے سفید ہوتی ہی کہ نور جو اُس مین نکلتا ہی اُس سے نزدیک ہی اور دوسری مین بین بین ہوتی ہی کیونکہ اُس مین نور متوسط ہی اور جاننا چاہیے کہ جو پھنسی قرنیہ کے باہر کی طرف ہو اور ثقبہ کے مقابل نہو بہت سالم ہوتی ہی کیونکہ اگر مادے کی کثرت اور حدت سے قرنیہ کے پھٹنے کی نوبت پہونچے تو اُس مین سے تھوڑا سا پھٹے اس سبب سے کہ قرنیہ کے باہر کی تہ اُس کی دوسری تہون کی نسبت بہت سخت ہی تو اُس مین سے تھوڑا سا

پھٹیگا اور اچھے ہونیکے بعد اگر اُسکا نشان ثقبہ کے مقابل نہوگا بینائی کو مانع نہ آئیگا بخلاف اسکے کہ دوسری تہون مین پھٹنے کی نوبت پہونچے کیونکہ وہ تہین اُسکی نسبت چندان سخت نہین اُنکے اجزا زیادہ پھٹ جاتے ہین اور پھنسی جس تہ مین کہ ثقبہ کے مقابل ہو بہت بُری ہی کہ اچھا ہونیکے بعد اُسکا نشان بینائی کو مانع ہوگا اور جو پھنسی کہ باہر کی تہ کے سوا اور تہ مین پھٹنے کی نوبت پہونچائے نتو عنبیہ پیدا کرتی ہی یعنی عنبیہ اونچا ہو جاتا ہی علاج اس مرض کی تدبیر حال کے موافق اورام اور قروح کے باب سے تلاش کرین یعنی فصد اور اسہال سے مادہ نیچے کیطرف جذب اور کم کرین اور ابتدا مین روادعات یعنی مادہ ہٹانیوالی دوائین استعمال کرین اور انتہا مین وہ شیاف ابیض کہ اُسمین کندر داخل ہو آنکھ مین لگائین اور انحطاط کیوقت شیاف احمر لین استعمال کرین اور نتو قرنیہ مین اور اُسکی پھنسیون مین یہ فرق ہو کہ نتو سخت اور مضبوط ہوتا ہی اور سلائی کے نیچے نہین دبتا اور پھنسیان سلائی سے دب جاتی ہین اور آنسو اور درد سے خالی نہین ہوتین نوین قسم یہ ہی کہ قرنیہ کے نیچے پیپ آجائے اور اُسکو عربی مین کمون المدہ تحت القرنیہ کہتے ہین اور اس بیماری کے تین سبب ہین ایک یہ کہ اس طبقے مین زخم پڑجائے اور پھٹنے کی نوبت نہ پہونچے کہ پیپ باہر نکلجائے اور وہ پیپ اسی جگہ بند رہ جائے دوسرے یہ کہ رمد شدت سے ہو جائے اور اُسکے فضلے تحلیل نہون اور پیپ بنکر یہان ٹھہر جائین تیسرے یہ کہ صداع شدید اُٹھے اور طبیعت فضلے کو اسطرف دفع کرے اور وہ اس جگہ مین ٹھہر کر پیپ بنجائے اس پیپ کی شکل ناخنے کی شکل ہوتی ہی اور اسکا حال مختلف ہوتا ہی یعنی بعضے قرنیہ مین تھوڑی سی جگہ مین ہوتی ہی اور بعضی اُسمین سے بہت جگہ گھیر لیتی ہی یہانتک کہ آنکھ کی تمام سیاہی کو شامل ہو جاتی ہی اور یہ بات بُری ہوتی ہی علاج جو چیزین نضج اور تحلیل اعتدال کے ساتھ کرتی ہین کام مین لائین مثلاً ذرور اصفر عورتون کے دودھ مین یا میتھی کے پانی مین یا السی کے لعاب مین ملاکر آنکھ مین لگائین اور میتھی اور اکلیل کے نیمگرم پانی سے گھڑی گھڑی آنکھ کو تکمید کرین اور پیپ کو تحلیل اور خشک کرنے کے واسطے مارقشیشا رفضہ یعنے روپا مکھی کہ سونہ مکھی کی ایک قسم ہی اور اقلیمیا رفضہ یعنے چاندی کا میل باریک کرکے آنکھون مین ڈالین یہ دونون چیزین اس باب مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہین اور جاننا چاہیے کہ جب ان تدبیرون سے پیپ تحلیل نہو اس وقت دستکاری کی طرف متوجہ ہون اور اُسکا یہ طریق ہی کہ قرنیہ کو اکلیل یعنی سیاہی کے گردے کی طرف سے اُس نشتر سے کہ وہ اس کام مین مخصوص ہی چیر ڈالین اور گہرا شگاف ندین تاکہ آفت نہ پہونچے پھر اس شگاف مین سلائی کہ اُسکو مہت کہتے ہین ڈالکر پیپ کو نکالین اور اُسکے بعد آنکھ کے زخم کا علاج کرین مگر جبتک کہ قوی حاجت نہ پڑے اور وہ پیپ بینائی کو مانع نہو دستکاری سے ہاتھ کھینچے رہین ترکیب ذرور اصفر کی انزروت مربی دس درم ایلوا زعفران رسوت ہر ایک دو درم بول ایک درم کوٹ کر اور باریک کپڑے مین چھانکر دودھ مین یا اُسکے سوا جو بیان کیا ہی ملاکر استعمال کرین —

فصل طبقۂ ملتحمہ کی بیماریون مین یہ طبقہ ایک پردہ ہی غضروفی سخت اور شفاف اور اُسکا جرم غلیظ ہی اور ان عضلون مین جو آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دیتے ہین مل رہا ہی اور یہ طبقہ سفید اور چکنے گوشت سے بھر رہا ہی اور غشاء صلب کہ قحف کے اوپر اور سر کی جلد کے نیچے ہی اُسکی شاخون سے پیدا ہوا ہی اور آنکھ مین آکر موٹا ہو گیا ہی اور آنکھ کے سب اجزا ڈھانپ لیے ہین سوا سے قرنیہ کے کہ اُسکے گردا گرد مضبوط لگ رہا ہی اور التحام پایا ہی یعنے ملگیا ہی اسیواسطے ملتحمہ کہلاتا ہی فائدہ جو کچھ اوپر بیان کیا ہی کہ یہ طبقہ غشاء صلب سے جو قحف

کے اوپر ہی اُسمین سے نکلتا ہو وہ بقراط کے قول کے موافق ہو اور رازی نے کہا اسیواسطے ملتحمہ کا ورم جبکہ شدت سے ہوتا ہو آنکھ کے گرداگرد سے بڑھکر رخسارے تک پہونچتا ہو مگر ارجیجانس اور روفس یہ کہتے ہین کہ جو عشا صلب کہ قحف کے اندر ہو یہ طبقہ اُسمین سے نکلا ہو اور یہ دلیل لاتے ہین کہ رمد شدید مین ذہن مین تغیر آنیکی نوبت پہونچتی ہو اور یہ کچھ بات نہین کیونکہ عشا خارجی کا الم بھی ذہن اور سب حواس مین تغیر لاتا ہو اس سبب سے کہ دماغ کے نزدیک ہو جیسا اس صداع مین کہ چوٹ کے سبب پیدا ہو دیکھا جاتا ہو اور بعضے اس طبقے کو مع شبکیہ اور عنکبوتیہ کے طبقون مین شمار نہین کرتے اور اُنکے نزدیک طبقے چار ہوتے ہین اور اس طبقے مین جو بیماریان پڑتی ہین وہ چودہ ہین بعضی اسمین خاص ہین اور بعضی خاص نہین اور نو قسم اسی فصل مین بیان کیجاتی ہین جیسے رمد اور طرفہ اور ظفرہ اور سبل اور انتفاخ اور جسّا اور حکہ اور دوقہ اور توثہ اور باقی اپنی اپنی جگہ جدی جدی فصلون مین مذکور ہوتی ہین کیونکہ اس بحث مین اسواسطے کہ مطلب آسان حاصل ہو مصنف کی تابعداری پسند نہ آئی باوجودیکہ مقصود سر موبھی نہین چھوٹا پہلی قسم رمد کے بیان مین یعنی آنکھ دکھنا اور وہ ملتحمہ کے ورم کرنے سے مراد ہو اور رمد حقیقی اُسیکو کہتے ہین کیونکہ کبھی رمد کا لفظ مجازاً اُس سرخی پر کہ آنکھ مین غبار اور دھوئین اور آفتاب کی گرمی کے سبب ہو جائے اور ورم کے ساتھ نہو بولتے ہین اور جاننا چاہیے کہ شیخ رحمہ اللہ اور جو اُسکے تابع ہین یہ کہتے ہین کہ ملتحمہ کا ورم گرم ہو خواہ سرد اُسکو رمد بولتے ہین اور قدما نے یہ لفظ اس طبقے کے گرم ورم کے ساتھ مخصوص رکھا ہو اور طبقے کے ورم سرد کے اوپر تکدر کا لفظ بولا ہو اور یہ اطبا کی اصطلاح ہو مگر لغت کے اعتبار سے جو نسا درد آنکھ مین ہو جائے رمد کہلاتا ہو اور اس مرض کا نام لازم کے نام پر رکھا ہو جیسا عرب کے محاورے مین بولا جاتا ہو رمد الرجل جبکہ آنکھ جوش کر آئی ہو اور رمد کو اُسکے سبب کے موافق کہ خون سے ہو یا صفرا یا بلغم یا سودا یا ریح سے ہو ہم پانچ نوع مین بیان کرتے ہین پہلی نوع رمد دموی اُسکی علامت یہ ہو کہ آنکھ بہت ورم کی ہوئی اور سرخ اور پھولی ہوئی اور کھنچی ہوئی ہوگی اور میل بہت سا آئیگا اور رگین مواد سے بھری ہوئی ہونگی اور کنپٹیون مین درد اور ضربان ہونگے اور خون کی سب علامتین ظاہر ہونگی علاج اگر کوئی امر مانع نہو پہلے جس طرف کہ رمد ہو اُسی طرف فصد کھولین اور اگر فصد کا کوئی مانع ہو گدی پر حجامت کرین اور خون نکالنے کے بعد ہلیلہ آلو شاہترہ و املی کے جوشاندے سے طبیعت نرم کرین اور تنقیے کے بعد شیاف ابیض انڈے کی سفیدی مین یا میتھی کے لعاب مین یا عورتون کے دودھ مین گھسکر آنکھ مین لگائین مگر شیاف کو پانی مین استعمال نکرین کیونکہ جیسا شیاف مذکور اور سب لعابی چیپ دار چیزون کا استعمال بدن اور سر کے تنقیے سے پہلے منع ہو اسلیے کہ کبھی بہت کھنچنے سے نتوّ اور انشقاق اور تاکل کی نوبت پہونچتی ہو جیسا صاحب ذخیرہ نے کہا جو طبیب کہ رمد مین استفراغ کے پہلے لگانے کی دوائین استعمال کرتا ہو بہت بڑی خطا کرتا ہو ویسا ہی رمد کی ابتدا مین پانی آنکھ مین پہونچانا بھی منع ہو کیونکہ مادے کو کچا رکھتا ہو اور آنکھ کے پردون کو کثیف کرتا ہو اور پٹھے کو ضرر پہونچاتا ہو اور اور بھی بہت سے ضرر کرتا ہو اور تنقیے کے بعد آنکھ کی تقویت اور ردع مواد یعنے مادہ ہٹانیکے لیے صندل اور سوت اور اقاقیا اور مامیثا سبز دھنیے کے پانی مین لیپ کرین اور غذائین ترش اور شیرین اختیار کرین جیسا انار اور زرشک اور املی شکر کے ساتھ ملاکر اور اُنکے مانند کیونکہ یہ غذا خون کی تیزی کو اکھاڑتی ہو اور اُسکے جوش کو بجھاتی ہو لیکن صرف ترشی ندینی چاہیے کیونکہ طبقہ ملتحمہ عصبانی ہو اور عصب کے واسطے کوئی چیز ترشی سے

کو اکھاڑتی ہی اور اُسکے جوش کو بجھاتی ہی لیکن صرف ترشی نہ دینی چاہیے کیونکہ طبقۂ ملتحمہ عصبانی ہی اور عصب کیواسطے کوئی چیز ترشی سے زیادہ ضرر نہین رکھتی ہی دوسری نوع رمد صفراوی کے بیان مین اور اُسکی یہ علامت ہی کہ ورم اور پھولنا اور کھچنا اور سُرخی اور میل آنا اور آنسو بہنا خونی کی نسبت اُسمین بہت کم ہو مگر درد اور جلن اور چبھن زیادہ ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ آنسو صحت کی حالت مین گرم ہوتے ہین اسلیے کہ اُنمین ہضم ہو چکا ہی اور رمد مین سرد ہوتے ہین کیونکہ بدون ہضم کے آتے ہین علاج مطبوخ ہلیلہ سے جسکا رمد دموی مین ذکر آیا ہی طبیعت کو نرم کرین اور سرد چیزون کے پانی جیسا شیرۂ کاسنی اور تخم پالک اور کدو سبز اور سبز دھنیے کی پتی آنکھ پر لگائین اور بہیدانہ اور اسبغول کا لعاب اور لڑکیون کے پینے کا دودھ اور انڈے کی سفیدی آنکھ مین ڈالین اور جسوقت درد کی شدت ہو شیاف کافوری افیونی آنکھ مین لگائین فائدہ جو بیماری کہ بہت سخت درد کے ساتھ ہو پہلے درد کے تھامنے کی فکر کرین کیونکہ درد عضو کی قوت کو ضعیف کرتا ہی اور طبیعت کو مرض کے دفع کرنے سے پھیر دیتا ہی اور مواد کو کھینچتا ہی اور ان سب صورتون سے مرض بڑھتا ہی مگر مخدرات کے ہمیشہ استعمال کرنیکی اجازت نہین کیونکہ ہمیشہ سیچیں کرنا بہت آفتین برپا کرتا ہی جیسا حیلۃ البُر مین جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے ایک قوم کو دیکھا جبکہ طبیبون نے مخدرات کا استعمال اُنپر ہمیشہ کیا اُسکے بعد اُنکی بینائی اصلی حالت پر نہ آئی لیکن اُسی وقت سے اُنکی بینائی مین اندھیرا شروع ہو کر ایک عرصے تلک باقی رہا پھر بہت دنون کے بعد اُنمین سے بعضون کی آنکھون مین پانی اُتر آیا اور بعضون کی بینائی کم ہو گئی اور بعضون کو سبل اور بعض کی بیماری پیدا ہوئی تیسری نوع رمد بلغمی کے بیان مین اسکی یہ علامت ہی کہ بہت پھولنا اور بوجھ شدت سے ہونا اور میل اور آنسو بہت آنا اور سونیکی حالت مین دونون پلکین آپسمین چمٹ جانا اور سرخی کا کم ہونا علاج نضج کے بعد تنقیۂ دماغ کے لیے حبوب اور ایارجات دین اور مادے کی ردع اور تحلیل کیواسطے ایلوا اور سوت بول اقاقیا زعفران گلاب مین ملا کر پیشانی اور پلک کی پشت پر لیپ کرین جالینوس کہتا ہی ایلوا آنکھ کے اورام کو نفع رکھتا ہی کیونکہ جو اِسکی طرف کھنچکر آتا ہی اُسکو ہٹاتا ہی اور جو آ چکا ہی اُسکو تحلیل کرتا ہی اور نضج اور تحلیل کیواسطے میتھی دھوئی کا لعاب اور السی کا لعاب آنکھ مین ڈالین اور اُسکے بعد جب دوسرا یا تیسرا دن گذر جائے اور مرض انتہا کو پہونچے تو ذرور ابیض آنکھ مین بھرین اور ذرور کے استعمال مین توقف کرنیکا حکم اسواسطے کیا ہی کہ یہ ذرور تحلیل بہت کرتا ہی اور محللات کا خصوصاً اگر قوی ہو استعمال اورام مین انتہا سے پہلے جائز نہین اور میتھی کے دھونیکا یہ طریق ہی کہ میتھی کو میٹھے پانی مین ڈالکر دو پہر رکھدین پھر اُس پانی کو نکال ڈالین اور دوسرا پانی جو میتھی سے بیس گنا ہو اُسمین ملا کر پکائین کہ آدھا رہجائے پھر اُس لعاب کو لیکر کام مین لائین ترکیب ذرور ابیض کی انزروت لیکر پیس لین اور گدھی کے دودھ مین یا لڑکیون کے پینے کے دودھ مین گوندھ کر جھاؤ کی لکڑیون پر رکھ کر ایسے تنور مین جو ٹھنڈا ہونیکے قریب ہو رکھدین تاکہ انزروت اُن لکڑیون پر سوکھ جائے پھر نکالکر ایک حصہ اس انزروت مین سے اور ایک حصہ کی چوتھائی نشاستہ لیکر آپس مین ملا کر باریک پیس لین اور ممکن ہی کہ پلکون کے چمٹ جانے سے اور میل کی رعایت سے تھوڑی سی مصری بڑھا لین اور بعضے انزروت کو اس طرح پر مدبر کرتے ہین کہ دودھ مین پیسکر دھوپ مین سُکھلا لیتے ہین اسی طرح تین بار کرتے ہین پھر ترکیب مین داخل کرتے ہین اور سکھلانے کے وقت جس چیز کو کہ اُس مین انزروت ہو احتیاطاً ڈھانپ کر رکھین کہ گرد و غبار نہ پڑے چوتھی نوع رمد سوداوی کے بیان مین کحال اس نوع کو رمد یابس کہتے ہین اور اُسکی

یہ علامت ہی کہ آنکھ خشک اور بھاری اور رنگ مین سیاہی مائل ہو اور چبھن معلوم ہو اور بیماری طول پکڑے اور پلکون مین سُرخی آجائے اور ممکن ہی کہ شاذ و نادر ملتحمہ مین بھی سرخی آئے اور یہ رمد اکثر صداع کے ساتھ ہوا کرتی ہی خاص کر اگر بیمار کا مزاج سوداوی ہو اور دماغ مین خشکی ہو علاج دماغ مین رطوبت پہونچانیکے لیے غذائین رطوبت پیدا کرنیوالی جنسے اچھے اخلاط پیدا ہون اور اُنکا ذکر مالیخولیا مین آیا ہی کھائین اور آش جو پیئین اور بنفشہ نیلوفر برگ خطمی برگ کدو کشک جو کا جوشاندہ سر کے مقدم پر گرائین اور اسی جوشاندے پر انکباب کرین اور حمام کرنا ضروری سمجھین اور روغن بنفشہ اور دودھ تازہ ناک مین کھینچین اور بہیدانے کا لعاب آنکھ مین ٹپکائین اور بابونہ بنفشہ السی روغن نیلوفر کے ساتھ ملا کر آنکھ پر لیپ کرین اور شیاف دینار گون آنکھ مین لگائین اور خلط کے رطوبت پہونچانے سے پہلے استفراغات اور محللات سے پرہیز واجب سمجھین کیونکہ رطوبت پہونچنے سے پہلے تنقیہ خشکی بڑھائیگا اور مادہ مین غلظت زیادہ کریگا ترکیب شیاف دینار گون کی سفیدہ اقلیمیا ہر ایک دس درم افیون ایک درم کتیرا ڈیڑھ درم نشاستہ ایک درم سبکو کوٹ کر شیاف بنالین پانچوین نوع رمد ریحی کے بیانمین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ آنکھ کھنچی رہے اور گرانی اور آنسو بالکل نہون اور کبھی درد کے سببسے سرخی بھی ہو جاتی ہی علاج بابونہ اکلیل مرزنگوش کو پکا کر اُسکا پانی آنکھ کے اوپر گرائین اور سبوس اور جاورس سے تکمید کرین اور حمام محلل استعمال کرین اور جاننا چاہیے کہ کبھی ملتحمہ مین اسباب خارجی سے جیسے آفتاب کی گرمی کا لگنا اور بہت تیز روشن چیزون کیطرف دیکھنا اور اُنکے مانند حرارت آجائے اور رمد پیدا ہو اور یہ بیماری ایک قسم رمد مجازی کی ہوتی ہی اور اُسکو تکدر بھی کہتے ہین اور اُسکی عادت ایسی ہوتی ہی کہ اکثر تین یا چار دن مین یعنے جسوقت سبب دور ہو جائے بدون علاج کے خود بخود دور ہو جاتی ہی اسیواسطے کہتے ہین کہ اُسکے علاج مین جلدی نکرین جبتک کہ خود بخود دور نہو جائے اور دوا نہ کرین کیونکہ اسکا علاج سبب کا دور ہونا ہوتا ہی اور بس اور جسوقت سبب کا دور کرنا کافی نہو علاج کی طرف توجہ کرین اور اس مرض کی یہ علامت ہی کہ سبب گذر چکا ہو یا موجود ہو اور تھوڑی سی سرخی اور جلن آنکھ مین معلوم ہونا اور آنسو آنے علاج اگر تین چار دن مین زائل نہو باوجودیکہ سبب موقوف ہو چکا ہو تو اُس وقت فصد کرنا چاہیے اور اسہال کیواسطے ہلیلہ آلو پکا کر املتاس ترنجبین اُسمین ملا کر پلانا چاہیے اور شیاف ابیض آنکھ مین لگانا فائدہ جو رمد کہ برف کے ہمیشہ دیکھنے سے ہو جائے اُسکو مع علامتون اور علاج کے قمور کی فصل مین ہم بیان کرینگے جاننا چاہیے کہ جس رمد مین پلک کے چمٹ جانیکا خوف ہو تنقیہ اور تبدیل کے بعد شیاف ابیض اور شیاف آبار اور ذرور ابیض کہ جو انزروت اُسمین داخل ہو وہ انزروت لڑکیون کے پینے کے دودھ مین مدبر ہو آنکھ مین لگائین اور جبکہ آنکھ مین سے دوا اثر کرنیکے بعد نکل جائے اور آنکھ اس سے پاک ہو جائے تو اُس وقت مین ایک سلائی روغن گل مین بھر کر آنکھ مین لگائین اور آنکھ کے اوپر ایک گدی ترچھی باندھین تاکہ ملجانے سے محفوظ رہے اور رمد کے اقسام سے کوئی ایسی نہین کہ اُسمین روغن استعمال کیا جائے مگر یہی قسم اور التصاق مین بھی بیان کرینگے کہ جسوقت آنکھ مین نہایت سرخی ہو اور پلک پھٹجائے اور چھل جائے اسبات کا خوف ہی کہ پلک چمٹ جائے اور جبکہ ایسا حال ہو جلد تدارک کرین دوسری قسم طرفہ وہ ایک سرخ نقطہ ہوتا ہی یا سیاہ یا نیلا کہ ملتحمہ مین ہو جاتا ہی اور اِسکے چار سبب ہوتے ہین ایک یہ کہ طپانچہ یا چوٹ آنکھ کے اوپر لگے اور اِسکے سبب بعضی باریک رگین پھٹ جائین اور اُنسے خون نکلکر ملتحمہ کے نیچے ٹھہر جائے اور کبھی اُسکے ساتھ ملتحمہ بھی پھٹ جاتا ہی

دوسرے یہ کہ امتلا اور کھنچنے کی شدت سے رگین پھٹ جائین تیسرے یہ کہ خون جوش مین آنے اور تیزی اور زیادتی کے سبب آنکھ کیطرف مائل ہوکر ملتحمہ کے اجزا مین آجائے چوتھے یہ کہ بہت زور سے چیخنے کا اور سخت حرکت اور پتلی کی شدت اور دم روکنے کا اتفاق پڑے اور دماغ کے امتلا اور خون جوش مین آنیکے سبب سے طرفہ پیدا ہوجائے اور جس طرفہ کا سبب ضعیف ہوتا ہی تھوڑی مدت مین بدون علاج کے خودبخود دور ہوجاتا ہی اور جسکا سبب قوی پیدا کرتا ہی وہ علاج کی احتیاج رکھتا ہی علاج امالہ اور تنقیے کے لیے رگ قیفال کھولین اور مطبوخ ہلیلہ کے ساتھ طبیعت کو نرم کرین اگر سقمونیا کو اس مطبوخ کے اوپر سردار و کرین مناسب ہی مگر ایارجات کو ہرگز استعمال نکرین اور حقنہ نہایت مفید اور درد کے تھامنے اور مادے کو پکانے کے لیے دودھ اور جو لعاب مناسب ہین نیمگرم کرکے آنکھ مین ڈالین اور ایک روئی کا پہل انڈے کی سفیدی اور زردی مین بھرکر آنکھ کے اوپر رکھکر باندھ دین اور چت لٹائین اور جبتک درد نہ تھمے یہی تدبیرین کیے جائین اور درد تھمنے کے بعد ابتدا مین کبوتر کے بازو کا خون گرم آنکھ مین ڈالین اور اگر مادہ ہٹانے کیواسطے گل ارمنی طین احمر اور طین قیمولیا گرم پانی مین گھسکر خون مذکور مین ملائین بہتر ہی پھر جسوقت مرض گھٹنے لگے کندر بول اشق زعفران تحلیل کے لیے خون مذکور مین ملائین بلکہ اگر تحلیل کی نہایت ضرورت ہو ہرتال زرد اور سرخ کبوتر کے بازو کے خون مین ملاکر آنکھ مین لگائین اور مویز دانہ نکال کر اور مکو کی پتی اور پنیر تازہ اور تھوڑا سا نمک سنگ آپس مین ملاکر آنکھ کے اوپر ضماد کرین اور صعتر اور زوفاے خشک پکاکر تکمید کرین اور جہان علاج کی احتیاج ہو وہان علاج کرنے مین دیر نکرین کہ شاید وہ خون ٹھہراکر اور سخت ہوکر ہرگز ہرگز تحلیل نہو اور صورت مین بگاڑ باقی رہے اور کبھی اسکے پاس کے اجزا متعفن ہوکر قرحہ ہوجاتا ہی اور آنکھ کے سب اجزا مین پہونچ جاتا ہی تیسری قسم ظفرہ ظاے معجمہ اور فا کے فتحے سے اور ظا کے ضمہ اور فا کے سکون سے بھی آتا ہی اور اطبا مین یہی مشہور ہی کیونکہ اسکو سفیدی اور سختی مین ظفرہ سے تشبیہ کرتے ہین اور اسی سبب سے فارسی مین ناخنہ کہتے ہین اور ظفرہ ایک زیادتی عصبانی ہی جو ملتحمہ کے اوپر پیدا ہوجائے اور اکثر بڑے کوئے مین جو ناک کیطرف ہی شروع ہوتا ہی اور ممکن ہی کہ چھوٹے کوئے سے یا دونون طرف سے شروع ہو اور اُسکے احوال طرح طرح پر ہوتے ہین کبھی تھوڑا سا بڑھکر ٹھہر جائے اور کبھی ملتحمہ کے اوپر ہمیشہ بڑھتا ہی یہانتک کہ قرنیہ پر جا پہونچتا ہی اور پتلی کو ڈھانپ لیتا ہی اور جاننا چاہیے کہ ناخنہ چار قسم کا ہوتا ہی ایک تو رقیق جیسے جھلی ہوا کرتی ہی اور ملتحمہ کے دائین یا بائین یا اوپر یا نیچے سے پیدا ہوتا ہی اور کوئے کے ساتھ خصوصیت نہین رکھتا اور اس سبب سے کہ اس قسم کا ظفرہ کسی طرف معین سے خصوصیت نہین رکھتا اور اسی سبب سبل سے مشابہ ہوتا ہی ان دونون کا فرق بیان کرنا ضروری ہوا اور وہ اس طرح پر ہی کہ سبل آنکھ کے سب طرفون سے پیدا ہوتی ہی اور گولائی کے ساتھ قرنیہ کے گرد پھیل جاتی ہی اور ظفرہ ایک طرف سے ہرگز تجاوز نہین کرتا اور ہرگز اسمین گولائی نہین آتی اور ظفرہ جس جگہ سے پیدا ہوتا ہی جڑ کے مانند ہوتا ہی اور دوسری طرف سے شاخون کی طرح پھیلا ہوا ہوتا ہی اور سبل مین جڑ اور شاخ کا امتیاز نہین ہوا کرتا علاج قیفال کی فصد کرین اور اسہال کے لیے ایارج دین اور تنقیے کے بعد اُسکو تحلیل کرنیکے لیے شیاف دیزج اور دینارگون اور باسلیقون اکبر آنکھ مین لگائین اور اُن دواؤن کو جب آنکھ مین لگائین کہ پہلے حمام کرلیا ہو اور ظفرے کو نرم کرچکے ہون تاکہ نرمی کے سبب دوا کا اثر خوب مانے ترکیب شیاف دیزج کی اُسکو شیاف اسود بھی کہتے ہین یہ ہی سرمۂ زنگار شادنج ہر ایک ڈیڑھ درم اقلیمیا دہ درم اشق سکبینج

دار فلفل ہر ایک ڈیڑھ درم اشق اور سکبینج کو پرانی شراب مین گھس لین اور باقی اجزا کو کوٹ چھان کر اُسمین ملا کر شیاف بنائین ترکیب شیاف
دینارگون کی جو یہان کام آتا ہی شنگرف رونحج زرنیخ احمر کندر شکر طبرزد اشق ہر ایک ایک جزو مر زعفران زردچوب ہر ایک جزو کی ایک چوتھائی
سبکو کوٹ کر اور چھان کر پانی مین گوندھ لین اور اس سببسے کہ یہ شیاف دینار کے رنگ پر ہوتا ہی اس نام سے بولا جاتا ہی دوسری قسم کا ظفرہ وہ ہی
کہ بڑے کوئے کے گوشت سے جسکو وتد بولتے ہین شروع ہو اور قرنیہ کے کنارے پر کہ سیاہی کی حد وہان تک ہوتی ہی پہونچکر غلیظ ہو جائے اور
ٹھہر جائے اور اس قسم کا ظفرہ اکثر یہین ٹھہر جاتا ہی اور سیاہی تک نہین تجاوز کرتا ہی اسیواسطے کہتے ہین کہ جبتک یقیناً معلوم نہو کہ سیاہی پر پہونچ
جائیگا اسکے علاج پر ہاتھ نڈالین اور اُسکی تھوڑیسی ایذا پر صبر کرین کیونکہ قوی دواؤن کے استعمال سے قوت بینائی ضعیف ہو جاتی ہی اور بڑی
محلل دوا اسقدر جرم غلیظ کو تحلیل کر سکتی ہی حالانکہ اسکا ہونا بینائی کو منع نہین کرتا لیکن اگر یہ جانین کہ سیاہی کے اوپر پہونچا چاہتا ہی اسوقت مین
جو دوا پہلی قسم مین بیان ہوی اجازت ہی کہ اسکو آنکھ مین لگائین تاکہ حدقہ یعنی سیاہی پر پہونچکر بینائی کو مانع نہو تیسری قسم وہ ہی کہ سیاہی کو ڈھانپ لے
اور بینائی کو ضرر پہونچائے البتہ اُسکا علاج کشط ہی یعنے تراش کر اُٹھا لینا اور کشط کا طریق اس طرح پر ہوتا ہی کہ ظفرہ کو صنارات سے یعنی دو آلہ خمدار
جو اس کام مین مخصوص ہین ملتحمہ کے اوپر سے اُٹھا لین پھر اُسکے نیچے سلائی جو اس کام مین مخصوص ہی یا مرغ کا پر جڑ کیطرف سے ڈالکر جڑ سے اُکھاڑ
لین تاکہ سب اُٹھ آئے اور کچھ اُسمین سے ملتحمہ پر لگا ہو باقی نہ رہے پھر اُسکو کاٹکر اُٹھا لین اور کاٹتے وقت بہت احتیاط کرنی چاہیئے تاکہ کوئے کا گوشت
نہ کٹ جائے کیونکہ اگر اس گوشت کا ٹکڑا کٹ جاتا ہی تو ہمیشہ آنسو بہا کرتے ہین اور ممکن ہی کہ رطوبت بیضیہ بہکر آنکھ اندھی ہو جائے اسلیئے کمال پر واجب ہی
کہ ظفرہ کو لحمہ سے یعنی کوئے کے گوشت سے پہچان لے تاکہ اسکو نہ کاٹے اور فرق یہ ہی کہ ظفرہ سفید اور سخت ہوا کرتا ہی اور لحمہ سُرخ اور
نرم ہوتا ہی اور ممکن ہی کہ ناخنہ بھی سرخ ہو مگر اُسکی سرخی ملتحمہ کی سرخی سے مشابہ نہین ہوتی اور یہ حکم کہ ظفرہ کو جڑ سے اُکھاڑ کر کاٹین اور باقی نچھوڑین
اسلیئے ہی کہ اگر تھوڑا باقی رہ گیا خوف ہی کہ پھر عود کر آئے اور جاننا چاہیئے کہ اس قسم کا ظفرہ دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہ کہ ملتحمہ کے ساتھ ملا ہوا نہو بلکہ
جدا ہو اور تمیز مین آسکے دوسرے یہ کہ اُسمین لگا ہوا اور چمٹا ہوا ہو حاصل یہ ہی کہ جو تمیز ہو سکتا ہی آسانی کے ساتھ صناروں سے اُٹھ آتا ہی اور اگر
چمٹا ہوا ہوتا ہی اُسکے جدا کرنے کی یہ تدبیر ہی کہ پہلے ظفرہ کو ایک جگہ سے کاٹین تاکہ اس کام کا آلہ اُسمین جا سکے اور ناخنہ کو ملتحمہ سے جدا کر دے پھر سلائی
ڈالکر اور لوہے کے آلہ سے جو بہت تیز نہو کاٹ ڈالین اور یہ قاعدہ یعنی ناخنہ کو آہستہ اُٹھانا اور جدا کرنا کحال تجربہ کار خوب جانتے ہین فائدہ تراشنے کے
بعد نمک اور زیرہ چبا کر اُسکا پانی آنکھ مین ٹپکائین تاکہ داغ ہو جائے پھر مرغ کے بیضے کی زردی روغن گل مین ملا کر آنکھ کی پشت پر لگائین تاکہ سوزش
کو تسکین کرے اور حکم کرین تاکہ ہر وقت پتلی کو ہلاتا رہے اسلیئے کہ پلک ملتحمہ پر نہ چمٹ جائے دوسرے دن کھول کر نمک اور زیرہ چبا کر اُسکا پانی آنکھ مین ٹپکائین
اور تین دن کے بعد روشنائی اور باسلیقون اور اُنکے سوا جو چیز مناسب ہو آنکھ مین لگائین اور جب ناخنہ ملتحمہ سے تمام و کمال نہ تراش سکین اسصورت مین بہتر یہ ہی
کہ جتنے کو تراش سکین تراش ڈالین اور جتنا باقی رہے اُسکو باسلیقون وغیرہ سے تدارک کرین اور جو آنکھ مین لگائین حمام کے بعد لگانا چاہیئے اور جسوقت تراشنے
کا ارادہ کرین پہلے استفراغ کے ساتھ بدن اور دماغ کو پاک کر لین تاکہ مضرت نہ پہونچے چوتھی قسم نادر الوقوع ظفرہ ہی کہ دو تہ والا ہوتا ہی

ایک باہر کیطرف اور ایک اندر باہر کی تہ اُسکی طبقۂ ملتحمہ کے کنارے نکلتی ہی اس طرح پر کہ ملتحمہ کو پکڑے رہتی ہی اور اندر کی تہ اُس حجاب مین کہ آنکھ کو محیط ہی یعنی طبقۂ صلبیہ سے لگی رہتی ہی کیونکہ طبقۂ صلبیہ کے کنارے اندر کیطرف سے اُلٹکر باہر نکلے ہین اور اس جگہ مین کہ اس ناخنہ کا مبدا ہی ظاہر ہوے ہین اسیواسطے کہتے ہین کہ اس طبقۂ ظفرہ کو لوہا نہ لگائین کیونکہ صلبیہ کٹ جائیگا اور صلبیہ کا کٹ جانا کراز پیدا کرتا ہی اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ کراز اُن امراض حادہ مین سے ہی کہ چار دن مین تمام ہوتے ہین خواہ اچھے ہون یا ہلاک کردین

چوتھی قسم سبل

یہ ایسی بیماری ہی کہ آنکھ مین رگین سرخ ہو جائین اور خون غلیظ اور بخارات کثیف سے بھر جائین اور آنکھ مین خارش پیدا ہو اور یہ مرض اس اعتبار سے کہ کس کس جگہ سے پیدا ہوتا ہی دو طرح پر ہی ایک یہ کہ مادہ ملتحمہ کے اندر کی رگون مین جمع ہوئے اور اُسکے سبب رگین پھول جائین اُبھر کر سرخ ہو جائین اور قرنیہ کے اوپر باہر کیطرف ایک پردہ جیسے ابر ہو سرخ رنگ پیدا ہو جاتا ہی اور اس سببسے کہ یہ رگین مذکورہ قحف کے اندر سے نکل کر آئی ہین اس قسم مین دماغ کے اندر جلن اور درد ضربان کے ساتھ ہوا کرتا ہی اور چھینک تکلیف دیتی ہی اور آنکھ کے اندر گہراؤ مین درد ہوتا ہی دوسرے یہ کہ مادہ ملتحمہ کے باہر کی رگون مین جو قحف کے خارج سے نکل کر آئی ہین آجائے اور اُسکے سبب یہ رگین سُرخ اور بھری ہوئی اور اُبھری ہوئی نظر آئین اور ممکن ہی کہ قرنیہ کے اوپر بھی ایک پردہ جیسا دھوان ہو پیدا ہو جائے اور اس قسم مین اس سببسے کہ جن رگون مین مادہ ہی وہ قحف کے خارج سے نکلی ہین دونون رخسارے سُرخ ہو جاتے ہین اور دونون بھوؤن مین گرمی اور درد ہمیشہ رہا کرتے ہین اور کنپٹیون مین ضربان شدتسے ہوتے ہین اور جس وقت نیچے کی پلک کو اپنی طرف کو کھینچے ایسا معلوم ہو کہ سبل کی رگین ملتحمہ کے اوپر سے اُٹھتی ہین اور دونون طرح مین بیمار آفتاب اور چراغ کیطرف نہین دیکھ سکتا اور جاننا چاہیے کہ سبل سبب اور علامتون کے اختلاف سے تین طرح پر ہوتا ہی اسیواسطے دوسری تقسیم مین تین نوع مین ہم بیان کرتے ہین پہلی نوع سبل رطب اسکا یہ نشان ہی کہ آنسو ٹپکتے رہین اور پلکون مین نہایت رطوبت ہو اور جو کہ اس نوع کا مادہ اکثر اندر کی رگون مین ہوا کرتا ہی جیسا ہم پہلی قسم مین بیان کر آئے ہین اس سببسے آنکھ کے قعر مین درد ضربان کے ساتھ اور چھینکین پیاپی آنا اسکے لوازم مین ہوتا ہی اور اس نوع کا علاج اُٹھانے اور تراشنے کے ساتھ نہین کرسکتے کیونکہ یہ رگین ملتحمہ کے اندر ہین صنارہ سے انکا اُٹھنا غیر ممکن ہی دوسری نوع سبل یابس اُسکی یہ علامت ہی کہ غشار سبل کے سوا اور کوئی چیز جیسے آنسو بہنا اور پلکین تر ہونا ظاہر نہو اور اس نوع مین خشکی کی یہ وجہ ہی کہ مادۂ غلیظ ہی نہ یہ کہ رطوبت آجاتی علاج دماغ جو اس بیماری کا چشمہ ہی اُسکے تنقیے کیواسطے رگ قیفال کھولین اور ایارج وغیرہ سے طبیعت کو نرم کرین اور تنقیے کے بعد تلطیف مادہ کے لیے شکم خالی ہونے پر حمام کرتے رہین اور کحل تیز اور جلا دینوالے جیسا باسلیقون اور اُسکے مانند آنکھ مین لگائین بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو اور کحل کے استعمال مین سبل کی رقت اور غلظت کا لحاظ رکھین مثلاً اگر سبل رقیق ہو شیاف دینارگون اُسکو دور کردیتا ہی اس سے زیادہ قوی استعمال نکرین اور اُسی پر قیاس کرنا چاہیے اور اگر سبل یابس ہو دوا لگانیسے پہلے اور اُسکے بعد بھی حمام مین جائین اور دوسری تدبیرین جو ظفرہ نرم کرنیکے لیے بیان کی ہین کام مین لائین تاکہ مادہ غلیظ نرم ہو جائے اور دوا کا اثر جلد قبول کرے اور جہان کہین سبل کے ساتھ رمد گرم بھی پیدا ہو جائے آنکھ کے اوپر کوئی دوا سرد نہ لگائین اور مادے کے استفراغ اور کھینچ لینے مین مشغول رہین اور زردۂ بیضۂ مرغ آنکھ کی پشت پر لگائین اور ذرور اغبر استعمال کرین اور رمد اگرچہ نہایت گرم ہو شیاف ابیض اور ملکایا

ہرگز نہ لگائین اور شاذنج عدسی مغسول پر اکتفا کرین اور جبتک کہ رمد دور نہو تیز دوائین بھی دور رکھین اور جو چیز کہ سبل اور رمد گرم دونون کو مفید ہو جیسے شیاف سماق استعمال کرنا چاہیے فائدہ بخار انگیز کھانے جیسے باقلا اور پیاز اور لہسن اور مسور اور گندنا اور غلیظ اور سرد غذائین جیسے مچھلی اور گاے کا گوشت سبل کے سب اقسام مین منع ہین اور ایسا ہی شراب اور دودھ اور جو چیز اُنسے بنائین اور مٹھائی نقصان پہونچاتی ہی اور گرد اور دھوان اور بہت کلام کرنا اور چلانا اور آگ کی روشنی کو دیکھنا خوب نہین اور بہتر یہ ہی کہ اس بیماری والے کا سرہانا اونچا رکھین اور چت لیٹنے سے اور سر جھکانے سے منع کرین **تیسری نوع** جو سبل کہ مستحکم اور غلیظ ہو کر پرانا پڑجائے اور سیاہی کو دبالے اور باصرہ کو اُسکے طبعی کام سے مانع آئے اور یہ دو حال سے باہر نہین ایک یہ کہ بہت گاڑھی اور مضبوط ہو اور بینائی کو بہت روکے اور آنکھون کی رگین شدت سے پھول جائین دوسرے یہ کہ اس درجے کو پہونچی ہو اُسکی وہی تدبیر ہی کہ بیان ہو چکی مگر سبل جو کہ شدت کے رتبے مین پہونچے اور جن تدبیرون کا ذکر آیا ہی اُنسے منقطع نہو دستکاری سے اُسکو کاٹ ڈالین اور سبل کے کاٹنے کو عربی مین لقط کہتے ہین **ترکیب باسلیقون** یہ ہی کف دریا اقلیمیا نقرہ ہر ایک دس درم مامیران زردچوب ہر ایک تین درم مس سوختہ نمک سنگ تبرج سفیدہ رصاص فلفل دارفلفل سنبل توتیا ہر ایک دو درم پوست ہلیلہ نمک طعام شیام مامیثا ہر ایک پانچ درم مشک آدھا درم باریک پیسکر اور حریر مین چھانکر آنکھون مین لگانیکے لائق بنالین اور باسلیقون کے معنی ملوکی یعنی دوا بادشاہون کے لائق **ترکیب شیاف دینارگون** کی جو سبل رقیق کو دور کر دیتا ہی زردچوبہ شاذنج مغسول الیوا شیاف مامیثا ان چارون کو وزن مین برابر لیکر شیاف بنالین **ترکیب شیاف سماق** کی کہ سبل اور رمد کو مفید ہی سماق جتنا چاہین لیکر صاف پانی مین بھگو دین اور اُسکا ترش پانی چھان لین اور دھوپ مین اسطرح پر رکھدین کہ گرد و غبار اُسمین نہ پڑے اور جب گاڑھا ہو جائے شیاف بنالین اور کام مین لائین اور لقط کا یہ طریق ہی کہ کحال دانا تجربہ کار سبل کی رگون کو آنکھ کے سطح سے اونچی اُٹھاکر مقراض سے کاٹ ڈالے اور رگون کے اُٹھانے اور جدا کرنیکے دو طور ہین ایک یہ کہ بہت سے مضبوط دھاگے باریک سوئی سے ان رگون مین ڈالین پھر دھاگون کے دونون سرے پکڑ کر اوپر کیطرف کھینچین تاکہ رگین سب کی سب اُٹھ آئین دوسرے یہ کہ صنارونسے رگین اُٹھالین غرض جسطرح کہ حال کے مناسب ہو کرنا چاہیے اور جسوقت فراغت پالے غور کرکے دیکھ لے کہ کوئی رگ باقی بھی رہی ہی اگر باقی رہگئی ہو اُسکو بھی اُٹھالے تاکہ اُسکی کوئی شاخ باقی نہ رہے اور لقط کے بعد نمک اور زیرہ چباکر اُسکا پانی آنکھ مین ٹپکائین اور بیمار کو کہدین کہ ہر وقت آنکھ کو پلک کے اندر پھراتا رہے تاکہ پلک نہ چمٹ جائے اور مرغ کے بیضے کی زردی اور روغن گل مین صاف روئی بھرکر آنکھ کی پشت پر رکھدین اور گدیون سے اور پٹیون سے باندھ دین اور دوسرے دن گل سرخ خشک پانی مین پکاکر اور اُسکی آنکھ کھول کر اُس پانی سے دھو ڈالین اور سلائی روغن گل مین چکنی کرکے آنکھ کے اندر پھرائین اور اگر یہ جانین کہ پلک طبقہ ملتحمہ سے چمٹ گئی ہی تو جدا کرین اور دوسری دفعہ زیرہ اور نمک چباکر اُسکا پانی ٹپکائین اور مناسب ہی کہ تین دن تلک زیرہ اور نمک چباکر اُسکا پانی ڈالتے رہین خواہ ملتحمہ پر پلک چمٹ جائے یا نہ چمٹے اور تین دن کے بعد باسلیقون اور اُسکے مانند استعمال کرین تاکہ سبل کی جڑ بالکل نہ رہے اور اگر رمد یا ورم پیدا ہو جائے اُسکا علاج کرکے پھر سبل کے علاج مین پلٹ آئین **فائدہ** صنانیر صنارہ کی جمع ہی اور صنارہ ضمہ اور تشدید کے ساتھ ایک آلہ ہی لوہے سے بنتا ہی کلنگے کی شکل اور سر اُسکا ٹیڑھا ہوتا ہی اس آنکڑے کی صورت کہ مچھلی کو اُس سے شکار کرتے ہین اور سبل کی ایک قسم ہوتی ہی کہ اکثر رمد گرم کے بعد اس سبب سے

پیدا ہو جاتی ہی کہ رمد کے معالجے مین سرد چیزین افراط سے استعمال کرین اسوجہ سے خون غلیظ اور جلد کثیف اور مسام بند ہو جائین اور مادہ تحلیل ہونیسے
رہ جاتے اس ضرورت سے اُسکا حجم تخلخل آنیسے یعنی پھولکر بڑھ جاتے اور رگین پھول جائین اور اسکی علامت یہ ہی کہ ملتحمہ بدون ورم کے سرخ ہو اور اسکے
اوپر سرخ رگین بھری ہوئی نظر آئین اور ہمیشہ درد رہے اور آنسو بہے جائین علاج فصد کھولین اور طبیعت کو نرم کرین لسکے بعد اگر تیزی غلظت سے
زیادہ ہو شیاف ابیض استعمال کرین ورنہین تو امر ضروری ہی کہ ایسی چیزین کہ غلیظ کو لطیف کرتی ہین اور مادے کو نکالتی ہین استعمال کرین جیسے احمرلین
اور روشنائی اور ذرور رمادی ترکیب ذرور رمادی کی یہ ہی کہ مامیران چینی ایک درم توتیاے کرمانی پروردہ شیح سوختہ پروردہ توبال مس شستہ سرمۂ صفہانی
پروردہ ہر ایک دو درم سکو کوٹ اور چھانکر کام مین لائین سبل اور جرب اور دمعہ کو نفع بخشتا ہی اور جس کسی کو کہ بادسبل ایذا پہنچاوے اُسکے لیے شیاف اسود
کہ اُسکو شیاف وینج بھی کہتے ہین فائدہ مند ہی اور رگ پیشانی اور آنکھ کے گوشے کی رگ کھولنی بہت مفید ہی ترکیب شیاف اسود کی کہ بادسبل کو
نفع دیتا ہی اقاقیا مغسول صمغ عربی ہر ایک آٹھ درم مس سوختہ پانچ درم بول افیون ہر ایک ڈیڑھ درم کوٹکر چھانکر پانی مین گوندھکر شیاف بنالین پانچوین
قسم انفلاخ ملتحمہ انتفاخ عربی کا لفظ ہی اسکے معنی اُبھر آنا اور پھولنا اور اسباب و علامت کا ماتن اسی بحث مین لکھتا ہی کہ انتفاخ ایک ورم بادی ہی جو
آنکھ مین اکثر خارش کے ساتھ ہو جاتا ہی فقط اور تحقیق اسطرح پر ہی کہ ورم کا لفظ انتفاخ پر بر سبیل مجاز بولا جاتا ہی والا ورم انتفاخ مین فرق معین کرتے
ہین کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو متاخرین کے نزدیک کسی وجہ سے انتفاخ ملتحمہ اور رمد مین امتیاز نہوتا اور یہ بیماری سبب کے موافق چار نوع مین بیان کیجاتی ہی ایک
یہ کہ اسکا سبب ریح ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اچانک پیدا ہو جائے اور کچھ بھی گرانی معلوم نہو اور پہلے آنکھ کے اُس کنارے مین جو ناک کیطرف ہی ایک
جلن جیسے مچھر یا مکھی کے کاٹنے سے ہوتی ہی ظاہر ہو اور تھوڑی سی جلن اور خارش سے خالی نہو اور آنکھ کا رنگ مثل آماس بلغمی کے ہو اور اکثر گرمی
کے موسم مین اور جوانون کو عارض ہو علاج جبتک دوسرا یا تیسرا دن نگذرے بہتر یہ ہی کہ علاج پر ہاتھ نڈالین اسلیے کہ ریح کا مادہ خود بخود تحلیل ہو جاتا
اور اگر اس عرصے مین تحلیل نہو غذا مین کمی کرین اور لطیف غذائین کھانیکو دین اور گرم پانی سے آنکھ کو دھوئین اور جہان کہین جھلاہٹ اور خارش
کا تھمنا منظور ہو اور بیماری کی ہنوز ابتدا ہو وہ شیاف ابیض کہ اُسمین افیون نہو اور ذرور اصفر استعمال کرین اور مادہ ہٹانیکے واسطے ایلوا اور شیاف مامیثا
اور اکلیل الملک اور صندل اور چھالیا اور اُنکے مانند آنکھ کی پشت پر طلا کرین اور آخر الامر ذرور اصفر صغیر احمر لین کے ساتھ مرکب کرکے آنکھ مین لگائین اور
ایلوا اور سوت زعفران مکو کے پانی مین حل کرکے طلا کرین اور غذائین مجفف یعنے خشک کرنیوالی کھلائین اور منفخات یعنی جو چیزین نفخ پیدا کرتی ہین چھوڑ دینا
اور اگر احتیاج ہو ہیرات اطریفل استعمال کرین دوسرے یہ کہ اسکا سبب بلغم ہو اور اسکی یہ علامت ہی کہ بوجھ معلوم ہو اور ریحی کی نسبت سرد اور ترہو اور
جسوقت اُسکو دبائین بڑی دیر تک اُسمین دبانیکا نشان رہے اور جلدی پہلیکو برابر نہو علاج تنقیہ بلغم کے لیے ایارج دین اور سکنجبین اور گرم پانی سے یا
میفخج اور فلوس املتاس یا بادیان کے جوشاندے سے غرغرہ کرین اور تنقیے کے بعد احمر لین آنکھ مین لگائین اور اُسکے بعد ذرور اصفر شیاف احمر حاد دونون کو اکٹھا
کرکے استعمال کرین ترکیب شیاف احمر حاد کی یہ ہی شادنج پھٹکری بریان ہر ایک ایک درم روسختج زعفران مرچ سیاہ ہر ایک آدھا درم کوٹ کر اور چھانکر
سداب کے پانی مین شیاف بنالین تیسرے یہ کہ اُسکا سبب رطوبت مائی ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ درد اور ضربان اور خارش کچھ نہو اور انتفاخ

کا رنگ بدن کے ہمرنگ ہو اور جب اُسکو دبائین دبانیکے بعد فوراً اپنی وضع پر آجائے اور دابنے کا اثر بہت دیر تک نرہے علاج استفراغ کے لیے ایسے مطبوخ کا پانی جو ایارج سے تقویت دیا گیا ہو پلائین اور تنقیے کے بعد اکحال مذکورہ حسب ترتیب کہ اوپر ذکر آیا ہی آنکھ مین لگائین اور شیاف دینارگون اس جگہ بہت فائدہ بخشتا ہی اور مناسب ہی کہ بابونہ اکلیل صعتر مرزنگوش کے جوشاندے کے پانی سے نطول کرین اور مٹر کا آٹا اور جو کا آٹا اور ایلوا اور بابونہ اکلیل سونف کے پانی مین گوندھ کر ضماد کرین چوتھے یہ کہ اسکا سبب سودا ہو اور اسکی یہ علامت ہی کہ انتفاخ اتنا سخت ہو کہ دب نہ سکے اور کھنچاوٹ بشدت ہو اور درد اس سے زیادہ نہو کہ جتنا تمدد سے ہوتا ہی یعنی تمدد کے اندازے پر ہو کیونکہ مادہ بارد سے الم شدید نہین ہوا کرتا خاص کر جہان کلانی ہو کیونکہ وہ حسکو باطل کر دیتا ہی اور اس انتفاخ کا رنگ سیاہی مائل ہوگا جیسے سودا کا رنگ ہوگا اور اکثر یہ علت ملتحمہ مین بھی اور پلک مین ہوا کرتی ہی اور کبھی انتفاخ دونون رخسارے تک پہونچ جاتا ہی اور یہ مرض اکثر رمد مزمن اور چیچک کے بعد پڑا کرتا ہی علاج مادے کے نضج اور ترطیب کے بعد جو چیزین سودا کا تنقیہ کرتی ہین دین اور تنقیے کے بعد احمر لین اور اصفر آنکھ مین لگائین اور وہ طلا اور ضماد کہ جو سرطان اور ورم سوداوی مین مخصوص ہین استعمال کرین اور خلط سوداوی کو نرم اور تحلیل کرنے کے لیے حمام کرنا نافع ہی تنقیے سے پہلے ہو خواہ اُسکے بعد چھٹی قسم ملتحمہ کے امراض مین سے یہ ہی کہ ملتحمہ بدون ورم اور انتفاخ کے سخت ہو جائے اور آنکھ سختی کے سبب اپنے حلقے مین پھر نہ سکے اور تمام حرکتین دشوار ہو جائین بلکہ نہو سکین اور یہ طبقہ کھچ جائے اور سرخ ہو جائے اور اُسمین خشکی اور درد ہو جسوقت نیند سے اُٹھے آنکھ دشواری سے کھول سکے اور کبھی آنکھ کے کونے مین چیپڑے خشک اکٹھا ہو جائین اور اس بیماری کو عربی مین حسار الملتحمہ بولتے ہین علاج پہلے طبیعت کو نرم کرین اور ہمیشہ حمام مین جائین اور بخار گرم کے اوپر سر جھکائین اور گرم پانی مین اسفنج بھگو کر آنکھ کے اوپر رکھین اور آنکھ مین گرم پانی ڈالین اور ہر رات مین بیضے کی زردی اور سفیدی روغن گل یا بط کی چربی مین ملاکر آنکھ کی پشت پر رکھین اور سرد کھانون سے پرہیز کرین اور اس روغن سے کہ تازہ دودھ مین پکا لیا ہو سر کو چکنا رکھین اور تنقیہ اور نرم ہونیکے بعد آنسو نکالنے والی دوائین برود حصرم اور باسلیقون اور شیاف احمر لین اور احمر حاد اور کحل روشنائی آنکھ مین لگائین ساتوین قسم حکۃ الملتحمہ یعنے ملتحمہ مین کھجلی آنا خارش کا سبب وہ فضلۂ شور ہوتا ہی کہ بورہ کی طبیعت پر ہو اسکے سبب آنسو کھاری آتے ہین اور طبقے کے رنگ مین سرخی آتی ہی اور ممکن ہی کہ پلک بھی سرخ ہو جائے بلکہ خارش کی شدت سے پلک زخمی ہو جائے علاج طبیعت کو نرم کرین اور ہر صبح کو حمام مین جائین اور نرم کھانے کھائین اور تیز اور شور چیزون سے پرہیز کرین اور جو دوائین کہ آنسو نکالتی ہین آنکھ مین لگائین آٹھوین قسم دوقہ وہ ورم اور پھنسیان سخت ہوتی ہین کہ ملتحمہ کے اوپر ظاہر ہون بڑے کوئے کیطرف سے یا چھوٹے کی جانب سے اور کبھی اکلیل یعنی سیاہی کے گرداگرد چھوٹے چھوٹے دانے بہت سے جیسے موتی کے دانے نکل آتے ہین اور کبھی یہ بیماری پلک کے نیچے پیدا ہو جاتی ہی اور اس ورم کا رنگ جیسا جیسا اسکا مادہ ہو اسکے موافق طرح طرح کا ہوتا ہی مثلاً اگر مادہ خونی ہو دوقہ سرخ رنگ ہوا کرتا ہی اور اگر بلغمی ہو سپید رنگ ہوتا ہی اور یہ بیماری رمد کی انتہا مین بڑھ جاتی ہی اور دوقہ اور مورسرج مین یہ فرق ہی کہ مورسرج قرنیہ مین ہوتی ہی اور دوقہ ملتحمہ مین پڑتا ہی اور ملتحمہ مین پھٹجانے کی نوبت نہین پہونچتی مگر شاذ و نادر علاج خونی مین رگ قیفال کھولین اور بلغمی مین بلغم نکالنے کے لیے مطبوخ افتیمون اور حب ایارج دین اور تنقیے کے بعد

اگر مرض باقی رہے غور سے دیکھین کہ سرخ ہی یا سفید اگر سرخ ہو تو شیاف ابیض آنکھ مین لگائین اور اگر سفید ہو شیاف احمر لین کام مین لائین اور جب بہت دن گذر جائین تیز دوائین جیسے باسلیقون اور شیاف احمر حاد اور اُنکے مانند استعمال کرین اور جسوقت مادہ جمع ہونے لگے تو پہلے نضج اور جمع ہونیکی امداد کے لیے شیاف ابیض کام مین لائین اور اُسکے بعد جبکہ پھوٹ جائے شیاف آبار اور شیاف کندر استعمال کرین ترکیب شیاف احمر کی یہ ہی شادنج چھ درم صمغ عربی کتیرا ہر ایک پانچ درم مس سوختہ تین درم بسد مروارید کہربا سفیدۂ رصاص شنگرف ہر ایک ایکدرم دم الاخوین زعفران ہر ایک آدھا درم یہ سب گیارہ دوائین ہوتی ہین کوٹ اور چھان کر پانی مین شیاف بنالین ترکیب شیاف کندر کی یہ ہی اشق انزروت ہر ایک پانچ درم کندر ۱۰ دس درم زعفران دو درم میتھی کے لعاب مین شیاف بنالین اور جاننا چاہیے کہ اکثر ودقہ کا مادہ سبک ہوا کرتا ہی جسوقت گدی گلاب مین بھگو کر آنکھ پر رکھکر باندھ دین زائل ہو جاتا ہی بدون اسباب کے کہ اور محنت و مشقت اُٹھانی پڑے نوین قسم توثہ کہ ملتحمہ پر ظاہر ہو توثہ ایک نرم گوشت ہوا کرتا ہی کہ بہت سُرخ نہو اور اکثر آنکھ کے کوئے کیطرف جو ناک کے نزدیک ہی پیدا ہوتا ہی اور آنکھ کے گوشے کی سرخ رگین اُسمین ناخنہ کے طور پر ملی ہوتی ہین علاج پہلے فصد قیفال سے اور اسہال سے بدنکو پاک کرین اور مسہل کئی دفعہ دینا چاہیے تاکہ مادہ پاک ہو جائے کیونکہ یہ بیماری اکثر پلٹ آتی ہی پھر توثہ کو صنارہ سے آہستگی اور تیز دستی کے ساتھ پکڑ لین کیونکہ وہ ڈھیلا ہوتا ہی صنارہ سے نکل جاتا ہی پھر مہت یعنی سلائی اُن رگون کے اندر جو گوشے سے آکر اُسمین ملگئی ہین ڈالین اور ناخنہ کیطرح تراش ڈالین اور ناخن سے اُٹھالین اور زیرہ اور نمک چبا کر اُسکا پانی آنکھ مین کئی بار ڈالین اور بیضے کی زردی بدون روغن آنکھ کی پشت پر لگائین پھر باسلیقون اور ویسی ہی چیزین کام مین لائین۔

فصل دمعہ کے بیان مین یہ ایسی بیماری ہی کہ ہمیشہ بے ارادہ آنسوؤن سے آنکھ تر رہے حالانکہ کوئی آفت جیسے پھنسی یا جرب یا پلک مین کھرابی یا بال اُلٹا ظاہر مین نہو اور کبھی دمعہ اس حد کو پہونچتی ہی کہ ہمیشہ آنسو جاری رہین اور کبھی یہ بیماری بڑھکر پلک مین بیاض پیدا کرتی ہی اور دوسرے امراض بھی سلاق اور اُسکے مانند اور کبھی پلکون کو کھا کر گرا دیتی ہی اور یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہی ایک یہ کہ مادر زاد ہو دوسرے یہ کہ عارضی ہو اور مادر زاد کے لیے علاج نہین مگر عارضی علاج پذیر ہوتا ہی لیکن اگر عارضی بھی اُس گوشت کے زیادہ کٹنے سے کہ جو آنکھ کے گوشے مین ہی ہو جائے تو یہ بھی لادوا ہی اور دمعہ کے جیسے جیسے سبب ہین اُسی کے موافق کئی اقسام مین ہم بیان کرتے ہین پہلی قسم اُس دمعہ کے بیان مین کہ کسی کام مین حد سے گذرنیکے سبب پیدا ہو جائے جیسا ظفرہ کے تراشنے مین حد سے بڑھکر آنکھ کے کوئے کا کچھ گوشت بھی ظفرہ کے ساتھ کٹ گیا ہو اُسکا علاج اُسوقت ہو سکتا ہی کہ آنکھ کے گوشے کا گوشت تھوڑا سا کٹ گیا ہو اور بہت سا باقی رہگیا ہو اور اگر گوشت سبکا سب یا بہت سا کٹجائے ہر گز دوا کارگر نہین ہوتی علاج ذرور صفر اور شیاف زعفران آنکھ مین لگائین اور املیوا اور کندر اور شیاف مامیثا اور اُنکے سوا جو چیزین گوشت پیدا کرتی ہین اور عضو مین قبض کرتی ہین اور رطوبت کو خشک کرتی ہین استعمال کرین ترکیب شیاف زعفران کی زعفران سنبل ہر ایک دو درم دارفلفل ایک درم مرچ سفید ڈیڑھ دانگ نوسادر آدھا درم مازو تین درم کافور آدھا دانگ یہ سب سات دوائین ہین اُنکو کوٹ اور چھان کر گلاب مین شیاف بنالین دوسری قسم وہ دمعہ کہ اُسکا سبب اور آنکھ کا امتلا ہو یعنی اُنمین مادہ ہو اور قوت ماسکہ اور ہاضمہ اور منضجہ ضعیف ہو علاج تنقیہ دماغ کے لیے مسہل دین اور اگر تشخیص مین آئے فصد کھولین

اور تنقیے کے بعد توتیاے ہندی مغسول وردوسرے کحل کہ جواس کام کے لائق ہون آنکھ مین لگائین ترکیب اِس کحل کی کہ دمعۂ امتلائی کو نفع کرتا ہی اور
آنکھ کی صحت کی حفاظت کرتا ہی توتیاے ہندی اور ہلیلہ کا پوست گھسا ہوا دونون کو برابر لیکر ترش انگور کے پانی مین یا سماق کے پانی مین پیسکر خشک کرین
تیسری قسم وہ دمعہ کہ اُسکا سبب آنکھ اور دماغ کی گرمی ہووے اور اسکی یہ علامت ہی کہ آنکھ کی حرکتین سبک اور جلد جلد ہون اور آنسو گرم اور رقیق ہون پھر
اگر مادے کے سبب سے امتلا کے آثار کہ وہ رگون کی غلظت اور سرخی اور بھرا رہنا ہوتا ہی ظاہر ہونگے چوتھی قسم وہ دمعہ کہ آنکھ اور دماغ کے مزاج کی سردی
سے ہووے اور یہ دو طرح پر ہی ایک یہ کہ مادے کے سبب سے ہو یہ امتلائی کے قبیل سے ہی دوسرے یہ کہ سادج ہو یعنی بدون مادہ اور دمعۂ سردی بدون
مادہ اسطرح پر پیدا ہوتا ہی کہ باہر سے سر کو سردی پہونچے اور اُسکے سبب سے آنکھ کے طبقے بھچ جائین اور رطوبات سکڑ جائین اور آنسو نکل آئین جیسا جاڑے
کے دنون مین خاصکر صبح کیوقت دیکھا جاتا ہی اور طبری ابو ماہر سے نقل کرتا ہی کہ اُسنے کہا کہ سرد ہوا مین آنسو بہنا وہ آنکھ کے مزاج کی گرمی سے ہوا کرتا ہی
کیونکہ سرد ہوا غلیظ جسوقت گرم آنکھون مین پہونچتی ہی آنسو بن جاتی ہی سو اسوقت مین یہ مناسب ہی کہ اُسکا علاج تسکین حرارت کرین اور اسمین
اعتراض ہی اور جو دمعہ کہ بہت ہنسنے سے پیدا ہو وہ بھی دمعۂ انعصاری کے قبیل سے ہوتا ہی یعنی بھچنے کے سبب کیونکہ بہت ہنسنے کیوقت سر اور سینہ
کے فضا کشادہ ہو جاتے ہین اور اُنکے پٹھے کھنچتے جاتے ہین سو اس ضرورت سے آنکھ کے طبقے دب جاتے ہین اور رطوبات بھچکر جو زیادہ ہین آنسو کی راہ
سے باہر نکل آتے ہین علاج جو دمعہ کہ امتلائی کی قبیل سے ہوتا ہی حار ہو یا بارد تنقیہ کرنا چاہیے اور جو باقی ہین اُنمین سبب کا دور ہونا کفایت کرتا ہی
ترکیب ایسے سرمہ کی جو گرم دمعہ کے لیے نافع ہوتا ہی شادنج توتیاے مغسول مارقشیشا ہر ایک ایکدرم مروارید لسد ہر ایک آدھا درم شیاف مامیثا ایلوا
ہر ایک ڈیڑھ دانگ یہ سب سات دوائین ہین انکو کوٹکر اور حریر مین چھانکر استعمال کرین ترکیب ایسے سرمہ کی کہ دمعۂ سرد کو جو تری کے ساتھ ہو فائدہ بخشے
مرچ سیاہ ایک درم نمک سنگ ایک درم دارفلفل دو درم کف دریا آدھا درم سرمہ سب دواؤن سے چند یہ سب پانچ دوائین ہوتی ہین کوٹ کر اور حریر
مین چھانکر استعمال کرین اور جسکا مزاج سرد و تر ہو اُسکے لیے باسلیقون اور روشنائی مفید ہی ترکیب اس دوا کی جو آنکھ کے عضلہ مین ضعف آنیکو
مفید ہی استخوان ہلیلۂ زرد سوختہ نمک سنگ سوختہ بازوان تینون کو برابر لیکر کوٹ اور چھانکر استعمال مین لائین

فصل بوالتین کے بیان مین یہ ایسی بیماری ہوتی ہی کہ ہر گھڑی تھوڑی تھوڑی دیر آنسو ٹپکنے لگین اور تھم جائین طبری نے کہا ہی اسی سبب سے
اسکا نام بوالتین ہی اور اسکا سبب یہ ہوا کرتا ہی کہ اوپر کی پلک تھوڑی سی موٹی ہو جائے اور اُس پلک کے اندر زیادہ چیز اُبھر آئے پھر جسوقت
وہ زیادہ چیز اُبھری ہوئی ملتحمہ پر یا نیچے کی پلک پر لگتی ہی اس سبب سے کہ وہ زیادتی اُنسے رگڑتی ہی آنسو نکلتے ہین اور اس مرض کا حال جیسے جیسے بدن
کے تغیرات ہوتے ہین اُسی طور کئی طرح پر ہوتا ہی مثلاً جسوقت بدن مین مواد کا امتلا ہو اور معدہ غذا اور شراب سے بھر رہا ہو یا بہت جاگنے کا اتفاق
پڑا ہو اس صورت مین پلک کی غلظت بڑھ جاتی ہی اور اُسکی تکلیف زیادہ ہوا کرتی ہی اور جسوقت کہ شکم خالی ہو اور اعتدال کے ساتھ نیند
آئی ہو اس مین تخفیف آجاتی ہی اور جس وقت پلک مین غلظت بہت خفیف ہو اور اندر بہت کم اُبھری ہوئی ہووے اتنا کہ ملتحمہ اور نیچے
کی پلک پر زور سے نہ گھس سکے اس حالت مین آنسو نہین نکلتے اور یہ مرض سبب کے اعتبار سے ہر چند کہ پلک کے امراض مین

داخل ہو مگر اُسکا ذکر دمعہ کے بعد اُس مناسبت کے سبب سے جو دمعہ کو بوالتین کے ساتھ آنسو نکلنے مین ہوتی ہو مناسب معلوم ہوا علاج بدن کا تنقیہ کرین اور غذاے غلیظ بخار انگیز سے پرہیز کرین اور غذا کم کرنے مین اور ہضم کی درستی مین کوشش کرین اور محلل دوائین جیسے مایشا اور بول اور زعفران پلک کے اوپر ضماد کرین اور تکمید بھی کرین اور تنقیے کے بعد ایسی دوائین جو آنسو نکالتی ہین اور رطوبات کو تحلیل کرتی ہین جیسے باسلیقون اور شیاف احمر آنکھ مین لگائین

فصل کمنہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ یہ لفظ تین جگہ مین جنکے معنی مختلف ہین اشتراک لفظی کے ساتھ بولا جاتا ہو ایک یہ کہ پلک مین ریح غلیظ کے سبب گرانی پیدا ہو اور بیمار جسوقت نیند سے جاگے گمان کرے کہ آنکھ مین ریت یا مٹی گر گئی ہو اور یہ پلک کے امراض مین داخل ہو اور اسی جگہ بیان کیا جائیگا دوسرے یہ کہ طبقہ قرنیہ کے نیچے پیپ اکٹھی ہو جائے اور یہ قرنیہ کے امراض مین بیان ہو چکا اور تیسرے یہ معنی جو اس جگہ مراد ہین اور ملتحمہ کے امراض مین شمار کرتے ہین وہ یہ ہین کہ ایک حالت رمد خشک کے مشابہ آنکھ مین پیدا ہو جائے اور بخارات سوداویہ کے اُٹھنے کے سبب بینائی ضعیف ہو جائے اور مبصرات یعنی جن چیزون کو دیکھتا ہو ایسی نظر آئین کہ گویا ابر اور دھوئین کے اندر آگئی ہین اور اس مرض کو یہ امر لازم ہوتا ہو کہ طبقات کے رنگ مین تغیر آجائے یعنے سرخی اور کدورت ہو اور آنکھ کی حرکت مین گرانی اور سستی ظاہر ہو اور مریض ایسا ہو جائے کہ گویا اسکی آنکھین وضع اصلی سے بڑھ گئی ہین اور جثہ مین زیادہ ہو گئین اور آنکھ مین خارش ہر وقت رہا کرے اور جسوقت گرم پانی مین دھوئین خارش تھم جائے اور گرانی کم ہو جائے اور اس بیماری کا سبب یہ ہو کہ بخارات سوداویہ جس مین بُری کیفیت اور حرارت بشدت ہو گھر آئین اور آنکھ کے طبقون مین اکٹھی ہو جائین اور رک رہین علاج مادے کے استفراغ کیواسطے ایارجات اور طبیخ افتیمون دینا چاہیے اور غرغرہ کرین اور ذرور کمنہ آنکھ مین ڈالین اور میتھی اکلیل بابونہ اور اُنکے مانند جو چیز ملطف ہو یعنی مادّے کو رقیق کرے پانی مین پکا کر آنکھ کو تکمید کرین ترکیب ذرور کمنہ دار فلفل مامیران ہر ایک دو دانگ ایلوا ڈیڑھ دانگ ہلیلۂ زرد کف دریا بول رسوت ہر ایک ایک درم یہ سب سات دوا ہوتی ہین اُنکو کوٹ کر اور حریر مین چھان کر استعمال کرین اور کبھی سونف کے پانی مین گوندھ کر گولیان بنا لیتے ہین اور احتیاج کے وقت کام مین لاتے ہین۔

فصل قذی کے بیان مین یعنی کوئی چیز جیسے خاک اور تنکا وغیرہ آنکھ مین گرنا اور جانور کا آنکھ مین گرنے کا بیان اور یہ فصل دو قسم مین بیان کیجاتی ہو پہلی قسم قذی مین اور اُسکے پہچاننے کا یہ طریقہ ہو کہ جسوقت غبار اور ہوا پہونچنے کے بعد آنکھ مین خراش معلوم ہو اور آنسو نکلنے لگین حالانکہ اس سے پہلے کسی طرح کا آشوب آنکھ مین نہو جان سکتے ہین کہ کوئی اوپری چیز آنکھ مین گر پڑی ہو علاج آنکھ کو گرم پانی سے دھوئین اور آنکھ کو ہرگز نہ ملین اور عورتون کا دودھ ڈالین پھر اگر دھوان اور غبار ہو اسی تدبیر سے دور ہو جائیگا اور نہین تو پلک کو اُلٹ کر آنکھ کے اندر اور دونون پلک کی جڑ مین غور سے دیکھین اگر نظر آئے سلائی کے سرے سے اُٹھا لین یا ایک روئی کا پھل رکھین اور کچھ دیر تک اُسکے اوپر رہنے دین تاکہ قذی اس روئی مین لگ جائے پھر ایکبارگی اُسکو باہر نکالین اور اگر بہت اوپر اور ملتحمہ مین یا پلک کے اندر چمٹ گیا ہو کتان کے ٹکڑے سے یا جو کپڑا موجود ہو آسان نکل آتا ہو اور اگر بہت اندر گہرا چلا گیا ہو اور ان تدبیرون سے نہ نکلے مناسب ہو کہ نشاستہ کو باریک پیسکر آنکھ مین ڈالین اور کچھ دیر تک ٹھہرائے رکھین تاکہ قذی اپنی جگہ سے جدا ہو کر نشاستہ مین لگ آئے پھر روئی سے نکال لین اور اگر قذی معلوم نہین

ہوا کرتا اور جب باریک کپڑا انگلی پر لپیٹ کر پلک کے اندر پھرائین تو نکل آتا ہی اور جہان کہین کوئی کھر کھری چیز جیسے گیہون یا جو کی بالی کے اوپر کا تنکا یا شیشے کا ریزہ اور ویسی چیزین گر پڑین اور چمٹ جائین تو اس حالت مین انکو اس آلے سے کہ جو اس کام مین مخصوص ہی پکڑ کر نکال لین یا اور جس حیلے سے نکلنا ممکن ہو نکالنا چاہیے اور اسکے بعد عورتون کا دودھ یا انڈے کی سفیدی آنکھ مین ڈالین تاکہ ضرر سے بچے رہین دوسری قسم آنکھ مین جانور گرنے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ ایک مچھر کی صورت جانور ہی بلکہ اُس سے بہت چھوٹا کہ دو بازو باریک رکھتا ہی اور جسوقت آنکھ مین گرتا ہی تپلی پر چمٹ جاتا ہی اور حدقہ کو چوستا ہی اور اس سبب سے الم شدید ہوتا ہی اور جھلاہٹ ہوتی ہی اور آنکھ سُرخ ہو جاتی ہی اور اُسکے نکالنے کے دو طریق ہین ایک یہ کہ طین فارسی باریک پیسکر آنکھ مین بھر دین اور ایک ساعت پلک بند رکھین تاکہ یہ جانور اُسمین لگ آئے پھر اُسکو کپڑے سے یا روئی سے نکال لین دوسرے یہ کہ پہلے آنکھ مین زور سے تکمید کرین تاکہ نرم ہو جائے پھر ایک سلائی سوراخ دار جسمین گرا اور پہلو بنے ہو وین اُسکے وسیلے سے آنکھ مین زور سے پھونکین تاکہ وہ جانور اس جگہ سے ٹل جائے پھر آنکھ کی سیاہی کے اوپر سلائی کی نگر سے کھجلائین تاکہ جانور باہر نکل آئے فائدہ طین فارسی ایک قسم کی مٹی ہوتی ہی کہ اُس سے سر دھویا کرتے ہین اور فارسی مین گل سر شوے کہتے ہین اور یہ تین قسم کی ہوتی ہی سفید اور سبزی مائل اور سُرخی مائل وہ سب قسمون سے بہتر ہوتی ہی

فصل ضربہ یعنی چوٹ کے بیانمین جو آنکھ پر لگے اور اُسکے سبب سے سُرخی یا ورم پیدا ہو جائے علاج فصد کھولین اور ہلکے ہلکے خیساندون سے اور آب فواکہ سے طبیعت کو نرم کرین اور اگر احتیاج ہو حجامت بھی کرنی چاہیے اور تنقیے کے بعد تسکین الم کے لیے انڈے کی سفیدی مع زردی روغن گل مین ملا کر آنکھ پر لگائین اور جبکہ مادہ بھر جائے اور درد کو تسکین ہو اور سرخی دور ہو جائے مگر آنکھ مین نیلاپن باقی رہے مناسب ہی کہ دھنیا اور پودینہ اور سنگ فلفل اور ہرتال طلا کرین تاکہ نیلاپن دور ہو جائے اور سنگ فلفل اُس سے مراد ہی کہ فلفل مین ملا کرتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جو تفرق اتصال ملتحمہ مین واقع ہو خواہ تلوار سے خواہ پتھر سے یا اُنکے سوا اُسکی بھی تدبیر فصد اور اسہال ہوتی ہی تاکہ اُس مین مادہ نہ جاسکے اور جہان کہین خون نکل آیا ہو خون کو اُسکے اوپر سے پاک کرین اور شادنج مغسول تھوڑے سے کافور کے ساتھ اُسپر لگا کر سخت باندھ دین اور جسمین خون نہ نکلا ہو تو تیا پروردہ اُسمین بھر دین اور انڈے کی زردی آنکھ کی پشت پر لگائین اور تھوڑی تھوڑی مدت مین فصد اور مسہل استعمال کرتے رہین تاکہ مدہ موقوف ہو جائے اور خیال رکھین کہ آنکھ کے رطوبات اس مین سے چھن نہ جائین اور آنکھ کے قرحہ اور ڈھیلے کے علاج مین رجوع کرین

فصل قروح العین مین یعنی آنکھ کے زخم مین جاننا چاہیے کہ قرحے کا پیدا ہونا آنکھ کے سب طبقون مین ممکن ہی مگر جو قرحہ کہ ملتحمہ اور قرنیہ اور عنبیہ مین پڑتا ہی نظر آتا ہی اور اُسکی جدی جدی علامتین ہوتی ہین بخلاف اُس قرحے کے جو دوسرے طبقات مین پڑے کہ وہ نظر نہین آیا کرتا مگر جسوقت کہ پیپ جوش کرے اور اوپر کے طبقون کو پھاڑ کر اور رطوبات مین گھسکر باہر کی طرف آئے لیکن ابتدا مین اس سے پہلے کہ پیپ جوش کرے اور ظاہر کی طرف آئے کچھ آثار نہین پائے جاتے مگر اتنا کہ بہت درد اور بُری طرح کا فساد تکلیف دیتا ہی

اور طبیب سمجھتا ہو کہ یہ رمد ہو اور اس سبب سے کہ قرحہ کا موجب وہ تیز اخلاط جلے ہوئے ہوتے ہین جیسے سوزش اور ٹیس اور طبقون مین تفرق اتصال پیدا ہو اسلیے درد کی شدت اور چبھن اور ضربان اور آنسو بہنا سب طبقون کے قروح کو لازم ہو اب وہ علامات جو ملتحمہ اور عنبیہ اور قرنیہ کے قروح کو مخصوص ہین بیان کیے جاتے ہین سو ملتحمہ کے قرحے کی یہ علامت ہو کہ آنکھ کی سفیدی مین ایک سُرخ نقطہ ظاہر ہو اور اگر سرخی تمام سفیدی مین پھیل گئی ہو کوئی خاص جگہ دوسرے اجزا سے زیادہ سرخ نظر آئے اور باوجود اسکے دوسرے آثار جو قروح کو لازم ہین اور بیان ہو چکے ہین اُسکے گواہ ہونگے اور ملتحمہ مین جو قرحہ کہ گہرا ہوتا ہو اُسکا نام دبلیہ کہلاتا ہو اور عنبیہ کے قرحے کی یہ علامت ہو کہ آنکھ کی سیاہی کے مقابل ایک نقطہ سُرخ جو سرخ رگون سے بنا ہوا ہو نظر آئے پھر اگر مادہ مقدار مین زیادہ اور کیفیت مین بُرا ہو قرنیہ کو پھاڑ ڈالتا ہو اور اگر زیادتی اور بُرائی سے خالی ہوتا ہو تو تحلیل ہو جاتا ہو اور پھٹنے کی نوبت نہین پہونچتی اور قرنیہ کے قرحے کی یہ علامت ہو کہ آنکھ کی سیاہی مین ایک سفید نقطہ ظاہر ہو اور قرنیہ کا قرحہ جو سفید ہوتا ہو اُسکی یہ وجہ ہو کہ عنبیہ جو اسکے نیچے ہو بینائی کو اُسکے دیکھنے سے مانع آتا ہو اور قرنیہ کا رنگ اُسکے رنگ پر نظر آتا ہو اور اس طبقے کے زخمون کی سات قسم ہین اور ان سات مین سے چار ایسی ہوتی ہین کہ قرنیہ کے سطح ظاہری پر پیدا ہون اور تین اُسکے باطن مین ہوتی ہین یعنے اُسکے گہراؤ مین اور اُسکو ہم دو قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم قرنیہ کا وہ قرحہ کہ سطح ظاہر کے اوپر پیدا ہو جو زخم کہ سطح ظاہری پر ہون اُنکو قرحہ بولنا جالینوس اور اُسکے تابعین کی راے کے موافق ہو اور نہین تو بعضے متقدمین جیسے ابن سرافیون نے سطح قرنیہ کے زخم پر لفظ خشونت اور جرب کو بولا ہو نہ قرحہ اور حنین ابن اسحق کہتا ہو کہ ان دونون کے معنی مین اختلاف نہین بلکہ نام مین اختلاف ہو کیونکہ خشونت اور جرب انحلال فرد کی جنس مین سے ہین اور انحلال فرد سے مراد وہ تفرق اتصال ہو کہ جو اعضاے متشابہہ مین پڑے اور اُسکے معنی وہ چیز کہ جلد کو شق کرے تو جس کسی نے اُسپر قرحے کا اطلاق جائز رکھا خاص کر جبکہ وہ آنکھ مین پیدا ہو اُسکو خطاوار نہین کہہ سکتے اور جاننا چاہیے کہ یہ قسم چار صنف پر شامل ہو پہلی یہ کہ سیاہی کے ظاہر پر ایک نقطہ وسیع دھوئین کے مانند پیدا ہو جائے اور اُسکو عربی مین قتام کہتے ہین اور یونانی مین اخیلوس اور قتام کے معنی غبار ہین اور اخیلوس کے معنی تاریکی اور اندھیرا دوسری یہ کہ پہلی صنف کی نسبت زیادہ گہرا اور بہت سفید ہو مگر وسعت مین بہت کم ہو یعنے بہت جگہ نہ روکے اور اُسکو عربی مین سحاب اور غمام اور یونانی مین قانالیون کہتے ہین اور ان دونون کا ترجمہ ابر ہوتا ہو تیسری یہ کہ سیاہی کے کنارے پر ظاہر ہو اور ملتحمہ مین سے بھی تھوڑا سا داب لے اور اُسکو عربی مین اکلیلی اور یونانی مین ارخیمون کہتے ہین یعنے دو رنگ والا کیونکہ یہ قرحہ بہت سا تو سیاہی پر ہوتا ہو اور تھوڑا سا سفیدی پر اور جو سیاہی پر ہو سفید نظر آتا ہو اسلیے کہ وہ عنبیہ کے دیکھنے سے مانع ہوتا ہو اور جو سفیدی پر ہو سُرخ ہوتا ہو اور جان لے کہ آنکھ کی سیاہی کے طوق یعنی گردے کو عربی مین اکلیل السواد کہتے ہین اور یونانی مین ارخاسون چوتھی یہ کہ آنکھ کی سیاہی پر مثل بال اور صوف سفید کے ظاہر ہو گویا ایک صوف کا چھوٹا سا ٹکڑا ہو اور اُسکو عربی مین صوفی کہتے ہین اور احراقی بھی بولتے ہین اور یونانی مین ابیقوما اور ہفیقادا کہتے ہین اور ابیقوما کا ترجمہ شعبہ ہو اور ترجمہ ہفیقاد کا احراقی ہو دوسری قسم وہ قرحہ کہ قرنیہ کے باطن مین پڑ جائے یہ تین طرح پر ہوتا ہو ایک یہ کہ گہرا اور صاف رنگ اور چھوٹائی مین گاورس یعنے باجرے کے مشابہ ہو اور کھرنڈ اُسپر بہت کم آئے اور اُسکو یونانی

یوثون کہتے ہین اور اُسکا ترجمہ جُب ہی جیم کے ضمہ کے ساتھ گہرے گڑھے کے معنون مین دوسری یہ کہ یوثون کی نسبت زیادہ فراخ ہو اور گہرائو مین کم ہو اور اُسکو حافرہ کہتے ہین اور یونانی مین قولوما یعنی گہراؤ اور ذخیرہ مین لکھا ہی کہ اُسکو فلغموصا کہتے ہین یعنی الم پہونچانیوالا اور دردناک تیسری یہ کہ اسمین بہت میل آئے اور پھر بدبہت لائے اور اگر بہت مدت گذر جائے آنکھ کی رطوبات اُس سے چھنکر نکل جائین اور بعضون کے نزدیک یہی دبیلہ ہی اور یہ قرحہ بھی انھین نامون سے نام کیا جاتا ہی جو پہلی قسم کی چوتھی صنف مین مذکور ہوئے ہین یعنی اخراقی اور ابقوما اور ہفیقادما اور ایک قسم کا قرحہ ہی جو ان اقسام سے خارج ہی اور شاذونادر ہوتا ہی اور اُسکو ذات العروق کہتے ہین یعنی رگون والا اور اُسکی یہ پہچان ہی کہ اُسمین بہت رگین ہووین اور آنکھ کی جس جگہ مین کہ ظاہر ہو شعب اور رگین بنی ہوئی ظاہر ہون جیسے جال اور یہ قرحہ بہت سے طبقون کو داب لیتا ہی اور دبیلہ ہوجاتا ہی اور اس سے آنکھ اچھی نہین ہوا کرتی اور اس بیماری کا مبدا شبکیہ ہی فائدہ ان قروح مین سے بہت سالم وہ ہی کہ ملتحمہ مین ہو اور اُسمین درد اور قلق اور آنسو بہت کم ہون اور بیمار آنکھ کو بند کرسکے اور جو ایسا نہو بہت بُرا ہوتا ہی خصوصًا اگر سیاہی مین تپلی کے مقابل ہو علاج جسوقت یہ علامتین کہ جنکا ذکر آیا ہی انکا اثر ظاہر ہو جلد فصد کرین اور قوت کے اندازے پر خون نکالین اور ہر ہفتے مین یا اُس سے بھی نزدیک قیفال سے تھوڑا تھوڑا خون نکالتے رہین اور ہلیلہ اور تمر ہندی اور املتاس کے جوشاندے سے اور ویسی ہی چیزون سے طبیعت کو نرم کرین اور اگر ہلیلہ کے جوشاندے کو تھوڑے ایارج کے ساتھ تقویت دین بہتر ہی اور اسہال بھی دفعات مین کرنا چاہیے اور جہان کہین کہ قرحہ اُس گوشے کیطرف کہ جو ناک کیطرف مین واقع ہی بہت نزدیک ہو سونیکے وقت ایسی طرح پر سوئے کہ وہ طرف اونچی رہے تاکہ پیپ آنکھ کے کوئے مین جمع نہو اور اُسکو نہ بگاڑے اگر اُس گوشے مین جو کان کیطرف ہی بہت نزدیک ہو ایسی طرح پر سوئین کہ یہ گوشہ تکیہ کے اوپر ہو تاکہ پیپ چھنکر نکلتی رہے اور آواز بلند اور قی اور چھینک اور سرہانا نیچا رکھنا اور غذائین غلیظ کھانی ضرر رکھتی ہین اُنسے پرہیز کرتے رہین اور اگر قرحہ قوی اور مادہ گرم اور جلانیوالا اور درد کے ساتھ ہو شیاف ابیض بیضے کی سفیدی مین یا عورتون کے دودھ مین گھسکر آنکھ مین لگاتے رہین اور اکیلا دودھ ڈالنا بھی مفید ہی اور اگر قرحہ جلد نہ پکے دھوئی ہوئی مَیتھی کا لعاب اور السی کا لعاب یا اکلیل الملک کا پانی آنکھ مین ڈالین تاکہ پک کر پیپ ہو جائے اور اُسکے بعد کہ پیپ ظاہر ہو قرحے کے پاک کرنے اور صفائی کے لیے شیاف آبار اور ذرور انزروت استعمال کرین اور اگر پیپ غلیظ ہو اور اس سبب سے استفراغ نہ پائے مناسب ہی کہ مَیتھی کا لعاب اور شہد استعمال کرین تاکہ پیپ رقیق اور سبک ہو جائے اور آسانی سے نکل سکے اور جب قرحہ پاک ہو جائے شیاف کندر اور اُسکے مانند جو چیزین کہ قرحے کو بھر لاوین اور گوشت پیدا کرین استعمال کرین اور جبکہ قرحہ بھر جائے تو شیاف احمر لین لگانا چاہیے اور اُسکے بعد شیاف کحل اغبر اور اگر احتیاج پڑے سب شیافون اور سرمون کے بعد شیاف اخضر لگانا مفید ہی اور اگر اچھے ہونیکے بعد قرحے کا نشان رہجائے تو جو چیزین آثار قروح اور جدری کے مٹانے کے واسطے مخصوص ہین عمل مین لائین اور اگر قرحہ بڑھکر مورسرج ہو جائے تو اُن دواؤن سے علاج کرین کہ قابض اور قوت دینے والی ہون اور پھر کھرا پن زیادہ نہ کرین ترکیب ذرور انزروت نشاستہ چھ درم انزروت مربی سفیدۂ قلعی ہر ایک دو درم ان تینون کو باریک کر کے اور حریر مین چھانکر استعمال کرین

فصل بیاض کے بیان مین یعنے وہ سفیدی کہ آنکھ کی سیاہی کے اوپر پیدا ہو یہ دو طرح پر ہوتی ہی ایک وہ ہی کہ قرینہ کے ظاہر پر ہوا ور باریک ہو اور اس قسم کو ابر اور غمام کہتے ہین اور سحاب بھی بولتے ہین دوسرے یہ کہ قرینہ کے گہراؤ مین پیدا ہو اور اس قسم کا بیاض کے سوا کوئی نام نہین اور جاننا چاہیے کہ اس مرض کے تین سبب ہین ایک وہ ہی کہ پہلے قرحہ پڑے اور اس سبب سے کہ عرصۂ دراز تک بند رہے اور بڑے بڑے فضول اُسکے اوپر گرتے رہین اور ضعف کی جہت سے تحلیل نہون اگرچہ قرحہ اچھا ہو جائے مگر سفیدی باقی رہے اور یہ قسم علاج سے تمام وکمال زائل نہین ہوا کرتی اور قرحے کے نشان کے اندازے پر سفیدی رہجاتی ہی کیونکہ جسوقت قرینہ مین تفرق اتصال پڑتا ہی تو حقیقت مین نہین ملتا جیسے کہ ملنا چاہیے بلکہ ملنے کا نشان اُسمین باقی رہتا ہی جیسا جلد مین رہجایا کرتا ہی اور اس نشان کے جانیکی امید نہین دوسرے یہ کہ رمد کے سببسے بیاض ہو جائے اور وہ اسطرح پر ہوا کرتا ہی کہ علاج مین خطا واقع ہو اور مادے کے غلیظ ہونے اور تحلیل نہونے سے طبقات مین الم پہونچے اور بہت بند رہے پس اس سببسے بہت سے فضول آجائین اور بیاض کی نوبت پہونچے تیسرے یہ کہ شقیقہ اور صداع الم پہونچانے والے کے بعد بیاض پیدا ہو جائے اس سببسے کہ آنکھ بند رہے اور فضول آجائین کیونکہ جو صداع بہت الم پہونچاتا ہی اُسمین آنکھ کا بند رکھنا خوش آتا ہی اور جسوقت کہ ایسا امر ہوتا ہی تو بسبب اُن فضول کے حرکت انطباقی اور انقباضی تحلیل ہوا کرتی ہی پس جبکہ وہ فضول تحلیل ہونیسے رہجائین اور اکٹھے ہو جائین علاج اگر سبب باقی ہو پہلے اُن چیزون سے کہ اُسکے حال کے مناسب ہون اُسکے دور کرنے مین کوشش کرین ورنہین تو یہ مرض فی حد ذاتہ نہ فصد کی احتیاج رکھتا ہی نہ اسہال کی مگر جہان کہین یہ خوف ہو کہ تیز دوائین جو تراشنے والی ہین اُنکے استعمال سے گرمی پیدا ہو اور مادے کو جذب کرے ایسے حال مین بر سبیل پیش بندی فصد اور اسہال کرنا بہتر ہوا کرتا ہی اور سبب دور ہونیکے بعد اگر بیاض خفیف ہی شقائق النعمان یعنی لالے کا پانی تنہا اور قنطوریون کا نچوڑا ہوا پانی شہد کے ساتھ لگانا اُسکو تراش ڈالتا ہی اور اکثر بیاض رقیق زبان پر لانیسے موقوف ہو جاتا ہی اور یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ شکر اور نمک زبان پر رکھین جب زبان کھرکھری ہو جائے آنکھ کو زبان پر ملین اور ہر صبح عمل مین لائین اور مناسب ہی کہ یہ شخص پرہیز کرے اور بیاض اگر غلیظ ہو قوی دوائین استعمال کرین جیسا جلا ہوا تانبا اور بورہ اور نوشادر اور نمک اندرانی اور کف دریا اور ذرور ممسک اور خرم صغیر اور کبیر اور خرم معسل اور ذرور کے استعمال سے پہلے فضلون کو لطیف اور نرم کرنے کے لیے حمام مین جائین اور گرم پانی کے بخار پر انکباب کرین اور آنکھ کھولے رکھین یہانتک کہ مُنھ سُرخ ہو جائے اور پسینا آجائے اُسکے بعد دوا استعمال کرین تاکہ بہت فائدہ کرے مگر جہان کہین یہ خوف ہو کہ مواد کھینچ آئیگا تنقیے سے پہلے ہرگز علاج پر ہاتھ نڈالین ذرور ممسک یعنی جسمین مُشک پڑتا ہی اور اُسکو فارسی مین ذرور مشکین بھی کہتے ہین اُسکی یہ ترکیب ہی سرطان دریائی یعنی کیکڑا اور دست برنجن اہل ہند یعنی کانچ کی چوڑی اور کف دریا اور سرگین سوسمار اور سنگدان جزر کہ اُسکو عربی مین حساری کہتے ہین اور توتیاے بصری پوست بیضۂ شتر مرغ سفیدۂ ارزیز توبال مس آبگینۂ شامی مروارید ناسفتہ عقیق سوختہ سنگ سنر کہ جسکے اوپر چھری تیز کرتے ہین دار فلفل سفال رنگین اقلیمیاے زرد توتیاے ہندی بیخ مرجان طین قیمولیا مس سوختہ توتیاے کرمانی اور محمودی ہر ایک دو درم اور ایک نسخہ مین ایکدرم لکھا ہی اور نمک سنگ بورۂ ارمنی ہر ایک چار دانگ مرقشیشا سیرق یعنی بس افگندۂ شپرہ ہر ایک

آدھا درم کف آبگینہ دو درم مشک دو دانگ ان سبکو غبار کے مانند پیسکر کام مین لائین اور یہ دوائین گنتی مین اٹھائیس ہوتی ہین دوسرا نسخہ سرگین سوسمار تین درم قنطوریون پانچ درم مردار یہ تین درم زنگار ایک درم بسد تین درم نطرون دو درم اُشنہ آدھا درم پوست بیضہ شتر مرغ سوختہ تین درم توتیاے ہندی ڈھائی درم مشک وجبہ کے برابر یہ دوائین گنتی مین دس ہوتی ہین اور مجرب دواؤن مین سے یہ ہی کہ چمگادڑ کی پیچال شہد مین ملاکر آنکھ مین لگائین اور پوست بیضۂ مرغ مکلس یعنے جلاکر سفید کرلین اور نبات دونون برابر پیسکر ذرور بنالین یہ مجرب ہی ترکیب خم صغیر پوست بیضۂ مرغ جتنا چاہین اُسکو لیکر میٹھے پانی مین بھگو دین اور اُس برتن کو دھوپ مین رکھ دین یہانتک کہ اُس پانی مین بدبو آنے لگے پھر اُسکو آہستہ آہستہ دھوکر پانی نکال ڈالین اور تازہ پانی ڈالین اور اسطرح دھوپ مین رکھین جبکہ پھر بدبو آنے لگے پھر اُسکو دھوکر نکال ڈالین اور دوسرا پانی ملائین اسیطرح کرتے رہین جبتک پانی مین بدبو نہ آئے پھر اُن قشور کو نکال کر سُکھلالین اور باریک پیسکر اور شکر مین ملاکر استعمال کرین ترکیب خرم کبیر پوست بیضۂ مدبر جسطرح پر کہ اُسکا ذکر آچکا ہی اور پُرانے بانس کی گرہ صدف سوختہ مردار یہ ناسفتہ شیح کف دریا دہنج سرگین سوسمار اقلیمیاے نقرہ اقلیمیاے زر وشادنہ خاکستر بازوے کرگس بسد ہر ایک ایک جزو سنگ سبز جسپر چُھری تیز کرتے ہین جزو کی ایک چوتھائی بس افگندۂ شپرہ یعنے چمگادڑ کی پیچال آدھے جزو یہ سب پندرہ دوائین ہوتی ہین انکو کوٹکر اور حریر مین چھانکر استعمال کرین ترکیب خرم معسل کی یہ ہی کہ سرگین سوسمار پوست بیضۂ شتر مرغ صدف سوختہ شیح بُسد سرگین خطاف بورۂ ارمنی یہ سب سات دوائین ہوتی انکو برابر لیکر کرگس اور کلنگ کے پتّے مین بھگو کر خشک کرین اور باریک پیسکر اُٹھا رکھین اور ضرورت کیوقت شہد رقیق مین ملاکر استعمال کرین اور ان دواؤن کو بیاض غلیظ اور قوی ابدان مین استعمال کرین۔

فصل مورسرج کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جب قرنیہ قرحہ یا بثرہ یا زخم کے سبب سے پھٹ جائے اور عنبیہ اُسکے نیچے سے باہر نکل آئے اور اونچا ہو جائے اس اونچے ہونیکا نام عام مورسرج ہوتا ہی یعنی مورسرہ ہندی مین اسکا ترجمہ چیونٹی کا سر مگر اہل صنعت کے نزدیک اُس اونچے ہونیکا نام جیسی اُسکی مقدار ہو ویسا ہی مختلف ہوا کرتا ہی مثلاً اگر عنبیہ چیونٹی کے سر کے برابر اُبھر آئے اُس اُبھر آنے کو راس النملی یعنی چیونٹی کا سر کہتے ہین اور اگر اِس مقدار سے کچھ زیادہ جیسے مکھی کا سر اُسکو راس الذبابی بولتے ہین اور اگر اونچا ہونا بڑائی مین انگور کے مشابہ ہو اُسکو عنبی کہتے ہین اور اگر اس مقدار سے زیادہ ہو یہانتک کہ پلک تک پہونچ جائے اور آنکھ کے بند ہونیکو مانع آئے تو تفاحی کہلاتا ہی اس سبب سے کہ وہ بڑائی مین سیب کے مشابہ ہوتا ہی اور جسوقت تفاحی پُرانا ہو جائے اور اُسکے اوپر قرنیہ کے پھٹے ہوئے اجزا لگجائین مسماری بولا جاتا ہی کیونکہ وہ ظلس مسمار یعنے اُس میخ کے سر کے مشابہ ہی کہ جسکو سوہن سے برابر کیا ہو اور مسماری کو بعضے کحال ثولولی اور بعضے فلکی کہتے ہین اس سبب سے کہ وہ فلک مغزل سے مشابہ ہی اور مغزل لوہے کا آلہ ہوتا ہی کہ چرخے مین لگاتے ہین اور اُس سے سوت کاتتے ہین اُسکو ہندی مین تکلہ بولتے ہین اور فلک ایک گول ٹکڑا ہی کہ تکلے مین ڈالتے ہین تاکہ وہ چرخے کی لکڑی اور سوت کے درمیان حائل رہے اور اسکو ہندی مین پھرکی کہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ راس النملی ثبور قرنیہ کے مشابہ ہوا کرتا ہی اور اُنمین فرق یہ ہی کہ مورسرج عنبیہ کے ہمرنگ ہو اور اُجان کے گرد ایک سفید چیز طوق کیصورت نظر آتی ہی کیونکہ جسوقت قرنیہ پھٹ جاتا ہی اور عنبیہ باہر نکل آتا ہی قرنیہ کے اجزا عنبیہ کے گرداگرد اپنے سفید رنگ پر نظر آتے ہین اور یہ بھی مورسرج کا نشان ہی کہ سیاہی چھوٹی اور ٹیڑھی ہو جاتی ہی اور

اُس گولائی پر جیسا کہ اُبھر آنے سے پہلے ہوگئی ہو نہین رہا کرتی اور بثوران سب علامتون سے خالی ہوتے ہین اور جاننا چاہیے کہ کبھی قرنیہ کے چارون قشور یعنی بھو ونین سے بیچ کے بعضے قشور پھٹ جاتے ہین اور جو قشور کہ اُسکے نیچے ہوتے ہین اوپر کے قشر سے اُبھر آتے ہین اور اس سبب سے کہ عنبیہ کے اور اُکسے مانع آتے ہین ان قشور کا رنگ جو کہ سفید ہو اپنی سفیدی پر نظر آتے ہین اور اسی سبب سے بثور کے ساتھ مشابہ ہو جاتے ہین اور ان دونون مین یہ فرق ہو کہ خاص قرنیہ کے نتو مین آنکھ کی سفیدی مین سُرخی اور ضربان نہین ہوا کرتی اور نتو مذکور قرنیہ کی صلابت کے سبب سلائی کے نیچے نہین دبتا اور نیچا نہین ہوتا اور بثور اِسکے برخلاف ہوا کرتے ہین کیونکہ اُنمین آنکھ کی سفیدی مین سرخی اور ضربان لازم ہو علاج مورسرج مین اس سے پہلے کہ قرنیہ کے پھٹے ہوئے کنارے موٹے ہو جائین اور علاج پذیر نہون جلدی کرین اور نتو کے ہٹا دینے مین کوشش کرین اور جو چیز کہ قابض ہو اور اُنمین گھر کھر اپن نہو آنکھ مین لگائین تا کہ آنکھ کے اجزا کو قبض اور کثیف کرنے اور اکٹھے اور سخت کرنیکے سبب زیادہ نہ پھٹنے دے اور عنبیہ کو نہ نکلنے دین جیسے شادنج مغسول اور اقلیمیاے نقرہ اور شبح سوختہ اور صدف سوختہ اور جو چیزین ایسی ہون اور اس بات مین سب سے زیادہ فائدہ مند کحل اکسیرین ہو اور اکسیرین کے معنی شافی ہین اور کہتے ہین کہ اسکے معنی نافع ہین ترکیب سرمہ شادنج وزن مین برابر دونون کو باریک پیس لین اور نتو کے ہٹانے کا یہ طریق ہے کہ ایک گدی موٹی آنکھ کے اوپر رکھکر باندھ دین اور گدی گول آنکھ کے حلقے کے برابر بنائین اور اگر ضرورت ہو اسرب یعنے سیسے کا ٹکڑا جو وزن مین پانچ درم یا دس درم ہو گدی کے اوپر رکھکر باندھ دین اور اگر اُسکے عوض ایک تھیلی باریک سرمہ سے بھر کر رکھ دین بہتر ہو کیونکہ ملائم ہو اور سرمے کے اندر آنکھ کی قوت دینے کی ایک معین خاصیت بھی ہو اور جسوقت کہ شگاف کے کنارے موٹے اور سخت ہو جائین اسکا اچھا ہونا ممکن نہین اور فلاح کی امید نہین لیکن جبکہ مسماری اور عنبی پرانے ہو جائین افزونی کو یعنی زیادتی کو کاٹ ڈالتے ہین تا کہ آنکھ بری نہ معلوم ہو اور یہ کام خوف سے خالی نہین

فصل حول کے بیان مین یہ ایسا مرض ہو کہ آدمی ہر اکیلی چیز کو دونون آنکھون سے دیکھے گمان کرے کہ دو چیزین ہین اور یہ بیماری جلیدیہ کے ساتھ مخصوص ہو چنانچہ اُس جگہ ہم بیان کر آئے کہ جسوقت کہ دونون آنکھون کی جلیدیہ مین مخالفت تام پڑے ہر ایک چیز دو نظر آتی ہو اور مخالفت تام وہ ہوتی ہو کہ ایک نیچے کیطرف جُھک جائے اور دوسری اونچی ہو جائے یا ایک اونچی یا نیچی ہو جائے اور دوسری اپنی حالت پر رہے لیکن اگر جلیدیہ داہنی اور بائین اپنی جگہ سے ٹلجائے حول نہین پیدا کرتی کیونکہ دونون آنکھ کے عصبہ مجوفہ کو مجمع النور سے خلاف نہین پڑتا اور ہم اس مقدمے کو ایسی طرح سے واضح بیان کرتے ہین کہ حول پیدا ہونیکی علت پوری پوری سمجھ مین آجائے جاننا چاہیے کہ دماغ کی اگلی طرف سے دو پٹھے نکلے ہین اور دماغ کے آگے سے دو فزونی یعنی زیادہ چیز باہر نکلی ہین جیسے پستان کے دو سر اسیواسطے ان دو فزونی کو عربی مین حلمتی الثدی کہتے ہین اور سونگھنے کا حس انھین دو فزونی سے ہوتا ہو اور ہر ایک کے پاس سے ایک پٹھا نکلا ہو کہ اُنکا اندر خالی ہو اسیوجہ سے اس پٹھے کو مجوف کہتے ہین اور اس پٹھے کا جوف اسقدر ہوتا ہو کہ باریک سوئی اُسمین جا سکے اور یہ پٹھا کہ داہنی طرف سے نکلا ہو بائین طرف نیچے آیا ہو اور بایان پٹھا داہنی طرف اور دونون ایک دوسری کیطرف پہونچکر آپس مین مل گئے ہین چنانچہ دونون کا جوف ایک دوسرے کے اندر ہی کھل رہا ہو اور ایک ہو گیا ہو اور اُسمین فراخی آگئی ہو اور یہ ظاہر ہو کہ جب وہ تجویف ایک ہو جاتی ہین ایک تجویف بہت فراخ

پیدا ہو جاتی ہی اور اس تجویف کو مجمع النور کہتے ہین اور وہ پٹھے پھر اُس جگہ سے آپس سے جدا ہو کر دو شاخ ہو گئے ہین اس طور پر کہ جو داہنی طرف سے آیا تھا داہنی ہی طرف ہٹ گیا ہی اور داہنی آنکھ مین اُتر کر آیا ہی اور جو بائین طرف سے آیا تھا وہ بائین طرف پلٹ کر بائین آنکھ مین آیا ہی اور دونون کے کنارے اس جگہ مین زیادہ فراخ ہو گئے ہین اور رطوبت جلیدیہ مین کہ باصرہ کی جگہ ہی آئے ہین اور جو کچھ کہ داہنے پٹھے کا داہنی طرف اور بائین کا بائین طرف پلٹ جانا بیان کیا ہی یہ جالینوس کا قول ہی اور یہی درست ہی اور جو کچھ دوسرون نے کہا ہی کہ داہنا پٹھا بائین آنکھ مین اور بایان پٹھا داہنی آنکھ مین آیا ہی جمہور علما کے نزدیک اُسکا اعتماد نہین اور جان لے کہ مجمع النور کے سب منافع مین سے ایک یہ ہی کہ دو آنکھ کے واسطے ایک جگہ ہو کہ جس چیز کو دیکھین اس جگہ پہونچائین تا کہ ایک صورت دو نہ نظر آئے اور یہ جگہ کہ چیز اس جگہ دونون آنکھ سے پہونچتی ہی مجمع النور ہی کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ جسوقت ایک آنکھ کی پتلی اوپر آتی ہی اور دوسری نیچے جاتی ہی یا ایک اوپر یا نیچے ہو اور دوسری اپنے حال پر رہے ایک چیز دو نظر آتی ہی اور یہ اس سبب سے ہوا کرتا ہی کہ وہ دونون پٹھے مجمع النور مین گذرتے ہین ایک دوسرے کی سیدھ پر نہ گذرین اور اس جہت سے تجویف کی شکل مین یعنی مجمع النور مین اُن پٹھون کے جھک جانیسے کہ وہ آپس مین سے ملتے ہین فتور پڑ جائے اور ایسی صورت ہو جائے کہ گویا ایک چیز مجمع النور مین دو جگہ سے پہونچتی ہی یعنی ایک پٹھا اونچی جگہ سے چیز کو لاتا ہی اور دوسرا پٹھا نیچی جگہ سے اس سبب سے ایک چیز دو نظر آتی ہی حول ہونیکا یہ سبب ہی اب ہم مطلب کیطرف رجوع کرتے ہین جاننا چاہیے کہ حول دو قسم کی ہوتی ہی ایک یہ کہ پیدایشی ہو اور اُسکا علاج نہین دوسرے یہ کہ پیدا ہو جائے اور جو حول کہ نئی پیدا ہو جاتی ہی اس اعتبار سے کہ اکثر لڑکون مین پیدا ہوتی ہی اور کبھی بڑے ہونے مین بھی ہو جاتی ہی دو طرح پر ہی پہلی قسم وہ ہی کہ بچون مین پیدا ہو اور اُسکے تین سبب ہین ایک یہ کہ صرع پڑ کر اُسکے سبب سے دماغ کی غشا کھنچ کر سکڑ جائے اور آنکھ کے طبقات اور عصبہ مجوفہ بھی کھنچ جائین اور آنکھ اوپر کیطرف یا نیچے کیطرف مائل ہو جائے اور ہر چند کہ صرع زائل ہو جائے مگر یہ ہیئت آنکھ مین باقی رہے دوسرے یہ کہ دایہ لٹانے مین اور دودھ پلانے مین نامناسب تدبیر عمل مین لائے مثلاً ہمیشہ ایک جانب پر لٹانے اور اسیطور پر دودھ پلائے اور اس سبب سے کہ لڑکا دایہ کیطرف ایک جانب سے بہت عرصے تک دیکھتا ہی وہی ہیئت اُسکی آنکھ مین ٹھہر کر جم جائے تیسرے یہ کہ کوئی آواز بلند یا مثل اُسکے مانند کہ ایکبارگی بچے کو ہلا دے اتفاق ہو اور اس سبب سے اُس طرف دیکھنے لگے اور بہت دیر تک دیکھنے سے آنکھ اُسی طرف پھر جائے جبتک اُس طرف دیکھتا رہے راحت پائے اور جب اس طرف کے برخلاف دیکھنا چاہے دشوار معلوم ہو کیونکہ پٹھے اور غشاؤن کے کھنچنے سے الم پہونچتا ہی اس ضرورت سے اُسی شکل پر رہے علاج جو تدبیر کہ آنکھ کی اصلاح کرے کام مین لائین اور علاج مین مہلت نکرین کیونکہ اطفال کے اعضا نرمی کے سبب علاج جلد قبول کرتے ہین اور تدبیر یہ ہی کہ اسبات مین کوشش کرین کہ جسطرف آنکھ پھر گئی ہی بچہ اُس طرف کے خلاف دیکھے مثلاً جسطرف آنکھ کو پھیرنا چاہیے ایک چیز سرخ رنگ اس طرف باندھ دین کیونکہ سرخ چیز بچون کو خوش آتی ہی سو اگر چھوٹے کوئے کیطرف جو کان کی طرف ہی آنکھ پھر گئی ہو تو اس صورت مین ناک کے اوپر بڑے کوئے کے نزدیک سرخ کپڑا لگا دین تا کہ بچہ ہمیشہ بڑی خواہش سے اُس طرف دیکھنے کی عادت پکڑے اور اس قیاس پر جسطرف مائل ہو جائے اُسکی دوسری طرف کوئی سرخ چیز لٹکانی چاہیے اور دوسرا طریق یہ ہی کہ مُنہ کے اوپر برقع ڈھانپ دین اور پتلی کے مقابل برقع مین سوراخ کر دین پھر اُس بچے کے سامنے چراغ جلا کر رکھین تا کہ تکلف سے دیکھنے کے سبب سے آنکھ کی اصلاح ہو جائے

جیسا القوہ والے کا مُنھ آئینہ مین دیکھنے سے اصلی حالت پر پلٹ آتا ہی اور مناسب ہی کہ دایہ کو لطیف غذائین کھلائین تا کہ حرارت غریزی اور طبیعت قوت اور عضو کو سیدھا کردے اور جہان کہین صرع کے سببسے حول پیدا ہو جائے دایہ کو بخار انگیز غذاؤن سے پرہیز کرائین اور جماع سے روکنا ضروری سمجھین دوسری وہ حول ہی کہ بڑون مین پیدا ہو اور اُسکے بھی تین سبب ہین ایک وہ ہی کہ کوئی عضلہ ان عضلات مین سے جو آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دیا کرتے ہین کھنچ جاوے اور ڈھیلا اُلٹکر اُس طرف پھر جائے اور اِس تشنج کا سبب اگر یبوست ہو اُسکی یہ علامت ہی کہ بہت تیز بیماریون کے اور قرانیطس کے بعد پڑتا ہی اور اُسکا علاج ترطیب ہی اُن نطول اور روغنون کے ساتھ جنکا تشنج یابس مین ذکر آیا ہی اور لڑکیون کے پینے کا دودھ اور گدھی کا دودھ آنکھ مین ڈالنا فائدہ مند ہوتا ہی اور اگر اس تشنج کا سبب وہ رطوبت ہو کہ عضلات کو بھر کر عرض مین کھینچے اُسکی علامت تشنج امتلائی کی علامت کے مانند ہوتی ہی اور یہ اکثر صرع کے بعد پڑتا ہی علاج جو کچھ کہ تشنج امتلائی مین بیان ہو چکا جیسے ایارج کے استفراغ اور غرغرہ اور تلطیف تدبیر یعنی لطیف غذائین کھانا کام مین لائین دوسرے یہ کہ انھین عضلون مین جنکا ذکر آچکا ہی کوئی عضلہ ڈھیلا ہو جاوے یعنی اُسمین استرخا پیدا ہو اور آنکھ کا ڈھیلا اس عضلے کی دوسری طرف جھک جاوے اور استرخا کی علامات اور علاج کا ذکر سر کے امراض مین آچکا ہی تیسرے یہ کہ طبقات اور رطوبات اپنی جگہ سے اُن ریاح غلیظہ کے سببسے ٹلجائین کہ اُنکا تحلیل ہونا دشوار ہو اور مختلف حرکات کی کثرت سے طبقات اور رطوبات کو ہلائین اور اُنکی جگہ سے ٹال دین اور کسی طرف جھکائین اُسکی یہ علامت ہی کہ آنکھ حرکت اختلاجی کیا کرے اور شاید کہ آنسو بھی بہنے لگین علاج پہلے ایارجات اور حبوب دینا چاہیے تا کہ اُن رطوبات کو جو ریاح پیدا کرتے ہین دماغ سے پاک کرے اور ریاح کو تحلیل کرنیکے لیے گرم پانی سے تکمید کرین اور مامیران سونف کے پانی مین ضماد کرین اور اگر مادہ معدے مین ہو اور اُس جگہ سے دماغ مین جا کر مرض پیدا کرے تو معدے کا تنقیہ قے اور اسہال سے کرنا چاہیے اور گرم جوارشون کے استعمال سے ریاح کو توڑنا چاہیے اور کبھی طبقات اور رطوبات کا اپنی جگہ سے ٹلجانا اس سبب سے ہوتا ہی کہ فضول غلیظ بخاری رگون مین اکٹھے ہو کر شبکیہ مین پہونچین اور شبکیہ اپنی جگہ سے اونچا ہو کر زجاجیہ جلیدیہ سے مزاحمت کر کے اُسکو اُسکی جگہ سے ٹال دے

فصل عشاکے بیانمین عشاکے معنی شبکوری یعنے رتوندھاپن وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہی کہ رات کیوقت بینائی بیکار ہو جائے یہانتک کہ ستارون کو نہ دیکھ سکے اور دن مین اپنے حال پر آئے اور جب آفتاب غروب ہونے لگے بینائی مین ضعف ظاہر ہونے لگے اور بعضے یہ کہتے ہین کہ جسوقت شبکورہ اس حد کو پہونچے کہ دن کو ابر کیوقت بھی نہ دیکھ سکے اُسوقت اُسکا نام عشا ہوا کرتا ہی اور اس مرض کے تین سبب ہین ایک یہ کہ روح باصرہ بخارات غلیظہ کے سبب غلیظ ہو جانے اور بخارات خواہ دماغ مین پیدا ہون خواہ معدے سے دماغ کیطرف چڑھکر جائین اور ان دونون مین یہ فرق ہی کہ اگر بخارات دماغ سے ہون ایک حال پر قائم رہے اور اگر معدے سے ہون معدے کی سُبکی مین خفیف ہو جائے اور امتلا مین بڑھ جائے دوسرے یہ کہ کسی سببسے آنکھ کے اجزا مین رطوبت زائد آجائے اور رطوبت بیضیہ غلیظ ہو جائے اور ان دونون مین یہ وجہ ہی کہ دنکی ہوا رانکی ہوا کے نسبت آفتاب کے نور کی جہت سے گرم اور لطیف ہوا کرتی ہی اس سببسے دن مین روح اور بیضیہ کی غلظت

اور آنکھ کی رطوبت مین لطافت آجاتی ہو اور بینائی اپنے حال پر رہتی ہو اور اس سبب سے کہ رات کی ہوا سرد اور تر اور غلیظ ہوتی ہو سبب کی مدد کرتی ہو باصرہ اپنے کام سے رہ جاتی ہو تیسرے یہ کہ ہمیشہ آفتاب مین ٹھہرنیکا اتفاق پڑے اور آفتاب کا نور باصرہ کی لطافت کو تحلیل کردے اور رطوبت غلیظ رہجائے اور جب رات آئے تو رات کی ہوا روح کی غلاظت بڑھائے اور کوئی چیز نظر نہ آئے اور سبب کا پہلے ہوچکنا اور جو آثار کہ موجود ہین سبب کے اوپر دلالت کیا کرتے ہین اور جاننا چاہیے کہ اکثر شبکوری بڑی بڑی آنکھ اور سیاہ آنکھ والون کو ہرا کرتی ہو علاج جہان کہین مادے کا تنقیہ کرنا ضرور ہو ایارجات اور غرغرون سے استعمال کرین اور بخارات اور رطوبات کو لطیف کرنیکے لیے مرچ سیاہ اور نکچھکنی اور جند بیدستر اور ایلوا چھینک آنیکے واسطے استعمال کرین اور بادیان اور شبت اور بابونہ قیصوم مرزنجوش تمام سداب جوش دیکر اُنکے پانی پر انکباب کرین اور اگر بکری کی کلیجی تھوڑی سی سونف اور دار فلفل کے ساتھ ملاکر دیگ مین پانی کے ساتھ پکاکر اُسکے بخار پر سر جھکائین نہایت فائدہ کرتا ہو اور کلیجی کو آگ کے اوپر بھونین اور اُسکے بخار پر انکباب کرین ایسی ہی تاثیر کرتا ہو اور مریض کے کھانے مین ہینگ اور پودینہ اور رائی اور صعتر اور انجدان بہت سی ملائین اور جنگلی بکری کی کلیجی کہ اُسکو عربی مین تیس کہتے ہین یا گاے کی کلیجی اور بکری کی آگ کے اوپر رکھکر اور سیاہ مرچ اور بادیان کوٹکر اُسکے اوپر ڈالین تاکہ جو رطوبت کلیجی مین سے نکلتی ہو یہ دوائین اُسکو جذب کرلین پھر ان دواؤن کو کلیجی کے اوپر سے اُتار لین اور باریک کرکے رکھ چھوڑین اور سُرمہ کے مانند آنکھ مین لگائین شارح اسباب نے کہا ہو پیپل اور پیچ جنگلی بکری کی کلیجی مین گوڈکر بھون لین اور جو پانی کہ اُس سے نکلتا ہو اُسکو آنکھ مین لگائین شبکوری کو اچھا کردیتی ہو اور یہ ایسا عجیب علاج ہو کہ اُسکی تعریف نہین ہوسکتی ہو اور جہان کہین خون کا غلبہ ہو رگ قیفال اور رگ گوشہ چشم کا کھولنا نفع دیتا ہو اور جب کسی کو روح باصرہ کا غلیظ ہونا آفتاب مین ٹھہرنیکے سبب سے مرض کا موجب ہوا ہو اُسکی تدبیر رطوبت اور گرمی کا پہونچانا اور مغلظ غذاؤن سے یعنی جو سواد غلیظ پیدا کرتی

ہین پرہیز کرنا اور جو چیزین نافع ہین اُنکو اختیار کرنا

فصل جہر کے بیان مین اسکو فارسی مین روز کوری کہتے ہین یہ شبکوری کا ضد ہوتا ہو یعنی روز روشن مین کچھ نظر نہ آئے اور رات مین اور ابر والے دن دیکھ سکے اور جہر کا یہ سبب ہو کہ روح باصرہ قلیل اور رقیق ہوجائے اور اس سبب سے کہ آفتاب کی گرمی اُسکو تحلیل کرتی ہو دن مین بینائی کا کام باطل ہو اور جبکہ رات آئے اور ابر ہوجائے سردی کے سبب سے روح اکٹھی ہوکر باصرہ اپنی حالت پر آئے اور بعضے حکما کہتے ہین کہ جہر کا سبب وہ تیز خلط ہو کہ دماغ مین آجائے اور اپنی تیزی سے روح نفسانی کو فاسد کردے پھر دن کی گرمی اُسکی گرمی کو بڑھادے اور باصرہ کا فعل باطل کرے علاج دماغ کی ترطیب مین خارج اور باطن سے مدد کرین مثلاً لڑکیون کے پینے کا دودھ اور روغن بنفشہ اور روغن کدو ناک مین ڈالین اور ریباس کا پانی اور شربت نیلوفر اور شربت بنفشہ اور اُنکے مانند پلائین اور سرد پانی مین غوطہ لگاکر پانی کے اندر آنکھ کھولین اور روح کو غلیظ کرنیکے لیے غذائین مغلظ کہ جنسے

خون غلیظ پیدا ہو کھلائین جیسے ہریسہ اور کلہ پاچہ اور گاے کا گوشت اور توے کی پکی ہوئی روٹی اور ویسی ہی چیزین

فصل اتساع اور انتشار کے بیان مین حکما ان دونون لفظ کے بولنے مین اختلاف کرتے ہین بعضون نے اتساع کو عصبہ مجوفہ کے کشادہ ہونیکے ساتھ مخصوص کیا ہو اور انتشار کو ثقبہ عنبیہ کے کشادہ ہونیکے ساتھ خاص رکھا ہو اور بعضے برعکس اسکے اطلاق کرتے ہین اور قدما کے کلام سے معلوم

ہوتا ہی کہ یہ دونون لفظ مترادف یعنی ہم معنی ہین مگر جو کچھ کہ جمہور متاخرین کے نزدیک ٹھہر گیا ہی اور لغت کے مطابق ہی اسطرح پر ہی کہ اتساع مرض ہی اور انتشار عرض اور بعید نہین کہ قدما کے نزدیک یہ دونون لفظ اس جہت سے مترادف ہون کہ اتساع کو انتشار لازم ہوتا ہی کیونکہ جسوقت عصبۂ مجوفہ کا مُنھ اپنی اصلی ذات سے کہ اُسکا جوف اتنا ہوتا ہی کہ باریک سوئی دشواری سے اُسمین جاسکے زیادہ کشادہ ہوجائے یا ثقبہ عنبیہ اپنی مقدار معین سے زیادہ فراخ ہوجائے اس صورت مین ضرور ہی کہ جو نور رُکا ہوا ہی اُسمین پریشانی آجائے اور پوشیدہ نہین کہ کشادہ ہونیکو اتساع کہتے ہین اور پراگندہ ہونیکو انتشار بولتے ہین اور جاننا چاہیے کہ اگر عصبہ اتساع کی آفت سے محفوظ رہے اور فقط ثقبہ کشادہ ہوجائے مگر ثقبہ کا فراخ ہونا اکلیل تک جو ملتحمہ اور قرنیہ کے درمیان مین کہ حد فاصل ہی نہ پہونچا ہو اس صورت مین بینائی بالکل باطل نہین ہوا کرتی لیکن جسوقت اتساع عصبہ مین ہو اور ثقبہ عنبیہ کی فراخی اکلیل تک پہونچے بینائی سب کی سب باطل ہوتی ہی اور عصبہ کے کشادہ ہوجانے مین اور ثقبہ کے فراخ ہونے مین کہ اکلیل تک پہونچ جائے یہ فرق ہی کہ عصبہ کے اتساع مین آنکھ کے اجزا کے اندر نور کا پھیل جانا ظاہر ہوا کرتا ہی اور ثقبہ کے فراخ ہونے مین نور کا پھیلنا آنکھ کے اجزا مین ظاہر نہین ہوا کرتا یہانتک کہ اگر کوئی ایسا شخص کہ اُسکو اس بات کی سمجھ نہو ایسی آنکھ کیطرف نظر کرے تو یہ گمان کرے کہ تمام آنکھ سیاہ ہوگئی ہی اور ثقبہ فراخ ہونیکے وقت جو آنکھ کے اجزا مین نور نہین آیا کرتا اِسکی یہ وجہ ہی کہ نور سب کا سب سیدھا ثقبہ سے باہر چلا آتا ہی اور اُسکے بعد بکھر جاتا ہی اور ظاہر ہی کہ جب نور ثقبہ سے نکل آتا ہی آنکھ کے اجزا مین پھیلنا ظاہر نہین ہوتا بخلاف عصبہ کے کہ اُسکے اتساع مین نور آنکھ کے اجزا مین پھیلتا ہی اور ثقبہ سے سیدھا باہر نہین نکلتا اسلیے آنکھ کے اجزا مین نور کا انتشار ظاہر نظر آنا عصبہ کے اتساع کی علامت مین سے ہوتا ہی اور جو انتشار کہ شبکیہ کے تفرق اتصال سے پڑتا ہی اُسمین بھی بینائی بالکل جاتی رہتی ہی اور جیسا شبکیہ کے امراض مین گذر چکا اور شبکیہ کے انتشار اور عصبہ کے انتشار مین یہ فرق ہی کہ شبکیہ کا انتشار دفعۃً پڑتا ہی اور عصبیہ آہستہ آہستہ اور اس فصل کو ہم تین قسم مین بیان کرتے مین پہلی قسم اتساع عصبیہ کے بیانمین اُسکی علامات کا بیان ہوچکا اور اکثر احوال مین انتشار عصبی اس صداع امتلائی کے بعد جو بہت سخت ہوتا ہی یا سرسام کے پیچھے یا ماشرا کے بعد پیدا ہوا کرتا ہی اور اُسکا یہ سبب ہی کہ خلط غلیظ یا بخارات تیز اور غلیظ عصبہ مین آجائین اور اُسکو عرض مین کھینچین اور فراخ کردین اور بہت کم یون بھی ہوتا ہی کہ عصبہ کے اتساع کے ساتھ ثقبہ مین اتساع نہ پڑے اور اس سبب سے کہ دوا کا اثر عصبہ تک پہونچنا بہت دشوار ہی اور ہاتھ سے بھی اصلاح غیر ممکن ہی شارح نے اُسکے باب مین لاحیلۃ فی برءہ کہا ہی یعنی کسی حیلے سے اچھا نہین ہوتا اور حاصل کلام جو کچھ کہ نزول کی ابتدا مین نافع ہی اُسمین بھی مفید ہی دوسری قسم ثقبہ کے اتساع مین اسکے پانچ سبب ہین ایک یہ کہ خارج سے ہو جیسے چوٹ یا طپانچہ آنکھ پر لگے اور اسکے سبب طبقہ عنبیہ اطراف مین کھنچ جائے اور ثقبہ فراخ ہوجائے اور اس قسم کا علاج آسانی سے ہوسکتا ہی علاج رگ قیفال کھولین اور پنڈلیون پر حجامت کرین اور نرم حقنون سے طبیعت کھولین اور قے سے پرہیز کرنا لازم سمجھین اور غلیظ کھانون سے اور جماع سے اور چت لیٹنے سے اور روشنی مین دیکھنے سے پرہیز کرین اور عورت کا دودھ جسکو لڑکا پیا کرتا ہو آنکھ مین ڈالین اور باقلا کا آٹا اور بنفشہ اور خطمی بیضہ مرغ کی زردی مین ملاکر ضماد کرین اور اُسکے بعد جبکہ درد تھم جائے اور مرض مین کمی پڑے ضماد کی دواؤن مین بابونہ اور قیر وطی بڑھادین تاکہ زیادہ تحلیل کرے اور جب کہ ورم دور

ہو جائے روشنائی اور باسلیقون آنکھ مین لگائین تاکہ باقی مادے کو لطیف اور تحلیل کرے دوسرے یہ کہ اِسکا سبب باطن سے ہو جیسے خلط غلیظ یا بخارات تیز اور غلیظ عنبیہ کی رگون مین کہ شبکیہ سے بنی ہوتی ہین آجائے اور اُسمین تمدد اور فسخ پیدا کرے یعنی کھنچکر اجزا جُدی جُدی ہو جائین اور یہ قسم صداع شدید کے بعد یا سرسام یا باشرا کے پیچھے اکثر ہو جاتی ہی اور اُسمین خوف ہوتا ہی کہ عصبہ مین اتساع کی نوبت پہونچے اسیواسطے صاحب اسباب و علامات نے کہا ہی کہ اُسکی اصلاح کی امید نہین کیونکہ جو انتشار ان بیماریون کے سبب پیدا ہوتا ہی اکثر عصبہ کے اتساع کے ساتھ ہوتا ہی اور عصبہ کے اتساع کو اچھا کرنے کا کوئی حیلہ نہین اِس لیے کہ اِسکا علاج ہاتھ سے ممکن نہین اور نہ اُس تک دواؤن کا اثر پہونچتا ہی علاج پہلے مرض سابقہ کا ازالہ کرنا چاہیے اور قوی مسہلون سے دماغ کو پاک کرین پھر اگر عصبہ صحیح ہو اور ثقبہ کا اتساع اکلیل تک نہ پہونچا ہو شیاف مرارات آنکھ مین لگائین تاکہ جو بینائی باقی ہی اُسکو بچائے رکھے اور ہم اوپر کہہ چکے کہ اگر عصبہ فراخ ہو جائے یا ثقبہ کی فراخی اکلیل تک پہونچے بینائی بالکل باطل ہو جاتی ہی اور جب ایسا ہوا کرتا ہی اُسکا تدارک نہین ہو سکتا اور ترکیب شیاف مرارات کی یہ ہی زہرہ کلنگ زہرہ ماہی شبوط زہرہ بز صحرائی کہ اُسکو تیس بولتے ہین زہرہ باز زہرہ کبک زہرہ عقاب اور زہرہ پتے کو کہتے ہین ان چھوؤن پتون کو برابر لیکر خشک کر لین اور شحم حنظل اور سکبینج اور فرفیون کہ ہر ایک ایک درم ہو اُسمین ملاکر کوٹ اور چھان کر سونف کے پانی مین گوندھکر شیاف بنالین تیسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ مقدار مین بڑھ جاوے اور عنبیہ کو مزاحمت پہونچائے اور اتساع کی نوبت پہونچے اور یہ قسم عورتون اور لڑکیون مین بہت ہوا کرتی ہی چوتھے یہ کہ عنبیہ ورم کر جائے اور ورم کے سبب سے اُسکے اجزا اُسکے اطراف کیجانب کھنچ جائین اور بیضیہ کا بڑھنا اور عنبیہ کا ورم کرنا طبقات کے امراض مین مع علامات اور علاج کے بیان ہو چکا ہی وہان رجوع کرنا چاہیے پانچوین یہ کہ عنبیہ مین خشکی آجائے اور اُس سبب سے اطراف کی جانب کھنچ جائے اور اُسکے بعضے اجزا بعضون پر جمع ہو جائین اور ثقبہ کا گروہ اپنے مرکز سے دور ہو جائے اور یہ قسم اُسوقت پیدا ہوتی ہی کہ اُس طبقے کے اطراف مین یبوست قوی غلبہ کرے اور اُسکی علامت وہی ضعف کی علامت ہی جسکا سبب یبوست ہو اور اُسکا بیان آئیگا یعنی اگر آنکھ دُبلی ہو جائے اور بھوک کیوقت اور بہت ریاضت اور استفراغ کے بعد شدت پکڑے اور اُسکا علاج وہی ہی کہ ضعف بصر یبسی مین کہا جائیگا اور جاننا چاہیے کہ یہ دوسری اقسام کی نسبت عسر البرء ہی یعنی اِسکا اچھا ہونا دشوار ہی جالینوس کہتا ہی کہ عنبیہ کی سب بیماری مین جیسے اورام وغیرہ اچھے ہوتے ہین اُن امراض سے زیادہ سہل ہین جو خشکی سے پیدا ہون اور ظاہر ہی کہ ہر عضو مین خشکی پہونچانی رطوبت پہونچانے سے سہل ہی تیسری قسم وہ انتشار ہی کہ شبکیہ کے تفرق اتصال سے پیدا ہو اور اُسکا نشان یہ ہی کہ بینائی دفعۃً باطل ہو جائے اور جو دوسرے اسباب کہ بینائی کو باطل کرتے ہین اُنکی علامت نہ پائی جائے اور اُسکے لیے علاج نہین

فصل ضیق کے بیان مین وہ ثقبہ عنبیہ کا تنگ ہو جانا ہوتا ہی اور حکما ضیق کے اسباب معین کرنے مین اور اُسکی تعریف اور مذمت مین بہت مخالفت اور مناظرہ رکھتے ہین مگر جیسپر جمہور متاخرین کا اتفاق ہی وہ یہ ہی کہ ضیق دو طرح پر ہی ایک وہ کہ اصل پیدایش مین تنگ پیدا ہو اور اُسکو طبعی اور جبلی کہتے ہین اور یہ پسندیدہ اور خوب ہی کیونکہ بینائی کا نور جمع رہے اور بینائی کو بڑھائے دوسرے یہ کہ عارضی ہو اور وہ ناپسندیدہ ہی اور خوب نہین اسلیے کہ بینائی مین ضعف لاتا ہی اور ضعف کا موجب اس اعتبار سے نہین کہ ثقبہ تنگ ہو جائے بلکہ جو اسباب ضیق پیدا کرتے ہین اُنکے واسطے سے ضعف ہوتا ہی

اور نہین تو ظاہر ہی کہ ضیق فی نفسہ برا نہین اگر اس درجہ کو نہ پہونچا ہو کہ ملجائے اور اس مرض کے چار سبب ہین ایک یہ کہ رطوبت کے غلبہ سے طبقۂ عنبیہ ڈھیلا ہوجاتے اور اُس سبب سے ثقبہ تنگ ہوجائے اور یہ ایسا ہوتا ہی جیسے خشک چھلنی کو بھگو لین اور اُسکے تسمے ڈھیلے ہوکر اُسکے سوراخ ملکر تنگ ہوجائین اور پہلی تدبیر اور رطوبت کے آثار اُسکے گواہ ہین علاج حب ایارج فیقرا اور حب قوقایا سے استفراغ کرین اور افادیہ یعنی خوشبو کی چیزین جیسے الایچی اور لونگ اور سیاہ مرچ پانی مین پکاکر سر پر گرائین اور شیاف زعفران آنکھ مین لگائین اُسکی ترکیب یہ ہی اُشق زعفران زنگار ہر ایک ایک درم اخلاط زعفران چار درم ان چارون اجزا کو آپس مین ملاکر شیاف بنالین اور دوسرے نسخے مین جاؤشیر بھی بڑھائی ہی ترکیب اخلاط زعفران کی یہ ہی زعفران شیاف مامیثا گل سرخ ایلوا مر نشاستہ صمغ عربی ہر ایک ایک جزو ان ساتون دوا کو کوٹ اور چھانکر آپس مین ملائین اور کام مین لائین دوسرے یہ کہ خشکی کے غلبہ سے طبقۂ عنبیہ کھنچ کر کھلا جائے اور اس سبب سے ثقبہ تنگ ہوجاوے اور ممکن ہی کہ ثقبہ سب کا سب بند ہوجائے اور پہلی تدبیرین اور خشکی کی علامتین اُسکی گواہ ہین علاج ترطیب کے لیے عورتون کا دودھ سر کے اوپر دوہین اور روغن مرطب ناک مین اور کان مین ٹپکائین اور خرفہ کا پانی اور بید کا پانی اور کاہو کا پانی اور اسبغول کا لعاب سر پر رکھین اور غذا نرم اور چکنی کھائین اور مادہ جذب کرسکنے کے لیے بیمار کا سر تھوڑی دیر ملنا اور کبھی کبھی کوئی چیز گرم کھانی اور طلا کرنی اور حمام جانا اور صاف پانی نیم گرم مین بیٹھنا اور اچھے صاف پانی مین آنکھ کھولنا بہت موافق آتا ہی تیسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ کم ہوجاتے اور عنبیہ کی مدد اُس سے موقوف ہوجائے اس سبب سے کھلا کر چھوٹا ہوجائے اور یہ قسم بوڑھون مین اور گرم سرسام کے بعد بہت پیدا ہوتی ہی اور اُسکی یہ علامت ہی کہ آنکھ چھوٹی ہوجائے اور خشکی کے نشان ظاہر ہون اور پہلی تدبیرین اُسپر گواہی دین اور اُس بیماری والے کو اشخاص کے اشباح نظر آئین یعنی ہر چیز کے جسم مین سے شکل اور رنگ نہ دیکھ سکے بلکہ سایہ کے مانند تصور کرے اور اُسکا علاج وہی ہی کہ جو عنبیہ کے ضیق مین کہ خشکی سے پیدا ہو ہم بیان کر آئے ہین یعنی مرطبات کا استعمال چوتھے یہ کہ کیموس یعنی خلط سخت اور غلیظ ثقبہ کے اندر جمع ہوجائے اور اُس جگہ ٹھہر جائے اور اُسکی یہ علامت ہی کہ طبیب کو ثقبہ نہ نظر آئے اُسکا علاج دماغ کا تنقیہ اور استفراغ سے اور ترطیب کی رعایت تاکہ کیموس سخت نکلنے کے قابل ہوجائے فائدہ جاننا چاہیے کہ اطبا کو اس باب مین اختلاف ہی کہ رطوبت اور یبوست عنبیہ کی ضیق کا سبب ہو بعضے اس طرف ہین کہ اس صورت مین ضعف بینائی کا سبب کہ ضیق نا طبعی کے لوازم مین سے ہی تحقیق نہین ہوتا جیسا شارح اسباب اس بحث مین اختلافات اور مناظرات کے بیان کے بعد لکھتا ہی کہ شیخ نے اُسکو چھوڑ کر کہا اور اسباب اُسکے یا تو قرنیہ کا یبس ہی کہ اُسکو اکٹھا کرے اور ثقبہ کو سکوڑ دے اور ضیق پیدا کرے یا سُدّہ ہے جو قرنیہ کو اطراف سے وسط کی طرف کھینچے اور ثقبہ تنگ ہوجائے یا بیضیہ مین یبس شدید ہو اور وہ کم ہوجائے اور اُسکے ساتھ طبقہ دبلا اور جمع ہوجائے اُسطرح سے جو غذا کی حالت کے مخالف ہو فقط اور ظاہر ہی کہ جسوقت قرنیہ رطوبت یا یبوست کے ساتھ اکٹھا ہوکر سکڑ جائے اسطور پر کہ عنبیہ کو اکٹھا کرے اور اُسمین تمدد پیدا کرے تو اُسکا ثقبہ بھی اکٹھا ہوجاتا ہی اور جب قرنیہ کے اجزا اس مرتبہ کو پہنچ جائین کہ طبقۂ عنبیہ کو جو اُسکے نیچے ہی اپنے ساتھ جمع اور اکٹھا کرلے اس صورت مین لازم ہی کہ قرنیہ مین کثافت اور غضون یعنی شکنج پیدا ہونگے جیسا بڈھون کو آخر عمر مین عارض ہوتا ہی اور پوشیدہ نہین کہ قرنیہ کا شفاف نہ ہونا نور کے نفوذ کو مانع آتا ہی اور اشباح کو جلیدیہ بخوبی

نفش پکڑنے سے باز رکھتا ہو اور اس حالت مین مریض جس چیز کو دیکھتا ہو گمان کرتا ہو کہ ابر مین اور دھوئین مین آرہی ہو اور یہی ضعف ہو اور یبوست اور بیضیہ کی کمی بالاتفاق ضیق کا اور ضعف کا سبب ہو جیسا کہ پوشیدہ نہین اور اس احقر کے نزدیک اجتماع قرنیہ کا پانچوان سبب ہو اس لیے اس مقام مین صاحب ذخیرہ خوارزم شاہی کے قول کو مقدم رکھکر عنبیہ کی رطوبت اور یبوست کو بھی ضیق کے اسباب مین شمار کیا اور روح کے قوام مین تغیر آنیکو کہ اوپری رطوبت یا یبوست سے عارض ہوتا ہو ضعف بینائی کا سبب جانتا ہو چنانچہ بعض طبیب بھی اسطرف گئے ہین اور جو کوئی اس قول پر اعتراض رکھتا ہو مجھکو اُسکے اعتراض پر اعتراض ہو اور جہان کہین ضیق کا سبب اجتماع قرنیہ ہوا ہو شقاقیہ کا ہونا اور اسکے اجزا مین اجتماع آنا اُسکا گواہ ہوگا اور اُسکو اُن چیزون سے کہ طبقات کی بیماریون کے باب مین اُنکا بیان آتا ہو اور ہر سبب کے موافق کہ وہ بھی اسی جگہ مفصل لکھا ہوا ہو تدارک کر سکتے ہین اور جو کچھ اسباب و علامات کے ماتن نے ضیق کے اسباب کا بیان کیا ہو وہ تمام گفتگو کی جگہ ہو اُسکا بیان کرنا سمجھ مین مناسب نہ آیا جسپر اطبا کا اتفاق تھا اُسکو لکھا

فصل تخیلات کے بیان مین چونکہ بعضے خیالات نزول الماء کا خوف دلاتے ہین اسلیے اُنکا ذکر نزول الماء کے پہلے زیادہ مناسب معلوم ہوا اور خیالات وہ ہین کہ ہوا کے اندر رنگارنگ شکلین نظر آئین اور جیسا جیسا اسباب کا رنگ ہوتا ہو اُسی رنگ کی شکلین نظر آتی ہین چنانچہ اُسکا بیان آتا ہو اب جاننا چاہیے کہ اس بیماری کے سبب کلی چار ہین ایک یہ کہ باصرہ نہایت قوی ہوجاے اور چھوٹے چھوٹے ذرے اور ہلکا ہلکا غبار جو ہوا مین موجود ہو اور اورون کو نظر نہین آتا وہ اُسکو دیکھین اور ایسی ہی غذا کے بخارات جنسے بدن خالی نہین ہوا کرتا جسکی قوت کے سبب سے دیکھ سکے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ جسکے فعل مین کسی وجہ سے قصور نہو اور باصرہ اور سب حواس قوی ہون اور جب غلیظ غذائین جنسے کدورت پیدا ہوتی ہو کھانیکا اتفاق پڑے خیالات کم ہوجائین اور یہ قسم حقیقت مین مرض نہین اور سوا اسکے نہین کہ جسکی پریشانی کے سبب سے اُسکو دفع کرتے ہین دوسرے یہ کہ طبقات مین کوئی آفت پڑے مثلاً قرنیہ مین چیچک کے نشان یا رمد کے یا سردی کے سبب سے جو کثافت پیدا کرتی ہو پیدا ہوجائین اور اگرچہ وہ آثار بہت چھوٹے ہونے سے آنکھ مین نظر نہ آئین مگر اس سبب سے کہ شفافیت اور صفائی طبقۂ مذکور کی باطن سے باطل کرتی ہین جتنی اُسکی مقدار ہوتی ہو اُسی قدر نظر کو ڈھانپ لیتے ہین اس ضرورت سے جتنی جتنی مقدار اور جیسی جیسی شکل ہو مثلاً مثلث ہو یا مربع یا مسدس آدمی ویسا ہی خیال کرے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ یہ اسباب جنکا ذکر آیا ہو پہلے ہوچکین اور خیالات بہت عرصہ تک ثابت رہین اور کوئی دوسری آفت نہ پیش آوے اور غذاؤن کے سبب سے اُنمین کمی اور زیادتی نہ پڑے تیسرے یہ کہ رطوبت مین کسی طرح کا عارضہ پیدا ہوا اور یہ چار طرح پر ہوتا ہو ایک یہ کہ جو یہ رطوبت بیضیہ ہو بذات خود تخیلات کا سبب ہو دوسرے یہ کہ سوء مزاج بارد رطب آنکھ کے اجزا مین عارض ہو کر اُسکی رطوبت اور شفافیت اور صفائی کو بدل ڈالے تیسرے یہ کہ قوی حرارت رطوبت مین اسطرح پر آجائے کہ رطوبت جوش کرنے لگے اور جوش کرنیسے ہوائیت پیدا ہو کر رطوبت مل جائے اور اسکا قوام جھاگ کی صورت ہو کر شفافیت نہ رہے چوتھے یہ کہ سردی اور خشکی اور جماع رطوبت کو کثیف کردے اور اسکی شفافیت زائل ہوجائے اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ اسباب کا پہلے ہوجانا گواہی دے مثلاً پہلے گرم رمد یا کوئی ایسے سبب کا جو سردی یا رطوبت یا گرمی یا خشکی

پہونچانیوالا ہوا اتفاق پڑے جیسا رطوبات کے امراض مین ہمنے مفصل بیان کیا ہی اور یہ قسم الکحل سے دریافت ہو سکتی ہی خصوصاً اگر قرنیہ صاف اور شفاف ہو اور خشونت
یعنی کھرکھراپن کا کوئی نشان اُسپر ظاہر نہو اور باوجود اسکے خیال ثابت رہین اور اُنمین زیادتی اور نقصان نہ آئے اور کسی بڑے ضرر مین نہ پہونچاوے یہ بھی اس نوع
کی علامتون سے ہی اور چوتھا سبب یہ ہی کہ کوئی امر خارجی تخیلات کا باعث ہو اور یہ دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہ کہ قائم نہ رہے اور جب آئے تحلیل ہو جائے خاص کر
اگر وہ سبب لطیف اور جلد زائل ہونیوالا ہو اور یہ اُس بخارات کی جنس سے ہوتا ہی کہ تمام بدن سے یا معدے سے دماغ پر چڑھتے ہین اور ابخرے چڑھنے کا باعث
یا مُبخر غذا اور کھانا یعنی جو غذائین بخارات پیدا کرتی ہین یا بحران یا قے یا غصہ اور جو چیزین ایسی ہون کہ ابخرے کی مدد کرین اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ جو اسباب
اسکے موجب ہین وہ گواہی دین اور خیال ایک آنکھ کے ساتھ مخصوص نہون اور ایک حال پر ثابت نرہین بلکہ سبب کے بدلنے سے کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جائین دوسرے
وہ کہ قائم ہو جائین اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہوتا ہی اور اسکی یہ علامت ہی کہ کوئی دوسرا سبب ظاہر نہو اور کدورت اور ضعف بصارت آہستہ آہستہ بڑھتا جائے
یہانتک کہ اگر تدارک نکرین پانی اُتر آئے اور دوسری علامات اور فرق کہ جنسے ان خیالات کو جو نزول الماء سے دکھاتے ہین فرق کر سکین نزول الماء کی فصل مین مفصل
بیان کرینگے نئے فائدون کے ساتھ انشاء اللہ تعالی پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ اس مرض کا علاج سبب کے موافق طبقات اور رطوبات کی بیماریون مین کہہ چکے ہین اور
نزول سے ڈراتا ہی اُسکی تدبیر نزول مین کہینگے مگر آسانی کیواسطے اس فصل مین بھی اُسکے اسباب شاذہ جزئیہ یعنی جو بہت کم ہوتے ہین جزئیہ کو بیان
کرنا مستحسن اور خوب سمجھا اور اسباب جزئیہ بہت ہین ایک یہ کہ خلط سوداوی شرائین مین آجائے اور دماغ کیطرف بخار اُٹھکر روح مین ملجائین اور اوپر
چڑھکر پھیلجائین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ آدمی خیال کرے کہ دھوین کے ستون مُنھ کے سامنے سے نکلتے ہین اور بلند ہو کر پھیل جاتے ہین علاج
پہلے بدن کو خلط مذکور سے اُن چیزون سے کہ اُسکے مناسب ہون پاک کرین اُس ترتیب اور قانون کے موافق کہ امراض سوداوی مین لکھا ہی پھر اگر
فائدہ حاصل نہو کنپٹیون کے شریان یا کان کے پیچھے کے شریان کاٹ ڈالین اُسکے بعد داغ کرین اور بدون کاٹنے کے داغ کرنیسے بھی مقصود
حاصل ہوتا ہی جیسا نزول الماء کے مقدمے مین بیان کرینگے اور قطع اور داغ کرنیکے بعد سودا کے تنقیے سے غفلت نکرین کیونکہ شرائین ایسے چھپے
ہوتے ہین کہ اُنکا قطع کرنا اور داغ کرنا ممکن نہین سو اگر احیاناً مادہ رہگیا ہو ممکن ہی کہ ان چھپے ہوئے شرائین سے چڑھ جائے اور قطع شرائین اور داغ شرائین کا
طریق مع نفع اور نقصان کے شقیقہ کے بیان مین مذکور ہی دوسرے یہ کہ شرائین گرم خون سے بھر جائین پھر اُسمین پہنچ جائین اور سُرخ بخارات اُنسے اُٹھکر روح
مین ملجائین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ سر نا طاقت ہو جائے اور کبھی کبھی آگ کے شعلے خیال مین آئین علاج پہلے فصد کرین اور خون مقدار مین زیادہ نکالین
اور فصد کے بعد طبیعت کو اُن چیزون سے کہ خون کا جوش بجھاتی ہین نرم کرین اور جو چیزین خون بڑھاتی ہین جیسے گوشت اور شیرینی اور بہت کھانا اُنسے
پرہیز کرین اور اس قسم کے علاج مین مہلت نکرین کیونکہ کبھی خون قلب کے دونون تجویف مین جا پڑتا ہی اور غشی لاتا ہی پھر خناق اور سوتا اور کبھی خون
مذکور دماغ کے تجویف مین گرتا ہی اور سکتہ پیدا کرتا ہی سو واجب ہی کہ علاج مین جلدی کرین اور فصد کے پہلے مسہل بھی نہ دین اور خون تھوڑا نہ نکالین
تا مادے کو حرکت دینے اور اُسکے خوب نہ نکلنے سے ان آفتون مین نہ پڑین تیسرے یہ کہ رطوبت بلغمی جو شیرین اور صاف ہو معدے مین آجائے پھر دماغ
کے مقدم مین یا آنکھ کے گردے مین جمع ہو جاوے اور جسوقت کہ آدمی چھینکے یا آنکھ کو ملے اُس مادہ بارد کو حرکت پہونچے اور مادے کے رنگ کے

موافق بخار اُس سے نکلین اور خیال مین آئے کہ سفید چیزین بیجد ار نیچے آتی ہین اور اوپر جاتی ہین اور جبتک چھینک کی حرکت کا اور آنکھ کے ملنے کا اثر اُسمین رہیگا یہ خیال نظر آئینگے **علاج** قے کرین اور معدہ اور دماغ ایارجات وغیرہ سے پاک کرین اور غذا کی اصلاح کے لیے مرغیون کا گوشت نخود کے ساتھ پکا کر اور دارچینی سے خوشبو کر کے کھائین چوتھے یہ کہ اُن اسباب مین سے کسی سببسے جو خیالات کے اسباب کلیہ مین اسی فصل مین لکھے ہین رطوبت بیضیہ کے بعض اجزا مین کدورت آئے مگر پہلو کی جانب یعنی برابر مین نہ کہ درمیان مین اُسکی علامت یہ ہی کہ داہئین طرف یا بائین طرف جونسی طرف رطوبت کے اجزا مین کدورت ہو آدمی خیال کرے کہ کوئی شخص کھڑا ہی اور شاید اس گمان سے کہ نفس الامر ہی یعنی حقیقت مین ایسا ہی ہی اُس طرف التفات کرے اور پوشیدہ نہین کہ جبتک رطوبت کی کدورت زائل نہو یہ خیال ہمیشہ رہا کرتا ہی **علاج** مادے کو نکال ڈالین غذا کی اصلاح کرین اور جو چیزین کہ رطوبت کو جلا کرتی ہین جیسے وہ کحل کہ جنکا ذکر آیا ہی اور شیاف مرارات آنکھ مین لگائین اور جو مادے کے سببسے نہو استفراغ کرنیکی حاجت نہین تعدیل اور اصلاح کفایت کرتی ہی پانچوین یہ کہ اخلاط مین سے کوئی خلط دماغ مین آجائے اور کسی سببسے کوئی چیز اُسکے جرم سے یا اُسکا بخار طبقات کے اوپر کبھی کبھی گرنے لگے اور اِس خلط یا بخار کے گرنے کے وقت آدمی اُسکو خیال کرے کہ کوئی چیز خارج مین اونچی جگہ سے اُسکے مُنھ کے آگے گرتی ہی اور شاید کہ اِس خیال ناگہانی سے ڈرنے لگے اور جو خلط اُسکی موجب ہی خیال کے رنگ سے اُسپر دلیل پکڑ سکتے ہین **علاج** پہلے جیسا مادہ ہو فصد اور اسہال اور قے کے ساتھ اُسکا تنقیہ کرین جیسا کچھ مریض کے حال کے مناسب ہو اور تنقیے کے بعد شربت خشخاش دین تاکہ مادے کو غلیظ کردے اور آنکھ پر گرنے سے روک رکھے اور جہان کہین یہ خوف ہو کہ مادے کو غلیظ اور قبض کرنیسے کوئی دوسری آفت پیش آئے تو مناسب ہی کہ مناسب تدبیرون سے مادے کو ناک کی راہ سے نیچے اُتار لین اور ایک مدت تک مادے کو اسطرح ناک کی راہ سے نکلنے دین تاکہ مادہ آنکھ کی راہ سے ہٹ جائے اور کوئی ضرر نہ پہونچائے اور خیالات کی ایک قسم ہی کہ ایک ہی چیز بہت دور سے کئی چیزین نظر آئین اور اُسکی یہ وجہ ہی کہ رطوبت کے ریشہ بینائی کے اور جن چیزون کو دیکھتے ہین اُنکے درمیان مین حائل ہون اور ہر ریشہ اپنی مقدار کے موافق اس چیز کے جرم کو ڈھانپ لے اور جو سوراخ اور خلو تین کہ اِن ریشون کے درمیان مین ہین اُنکے سبب ایک چیز کی بہت چیزین نظر آئین اور اس جگہ مین گفتگو ہی کیونکہ جیسا رطوبت کے ریشے نظر کے سامنے کی چیزون کو جب کہ وہ دور ہون ڈھانپ لیتے ہین ویسا ہی نزدیک ہونیکی صورت مین بھی ڈھانپ لین **علاج** معدے اور سر کا تنقیہ کرین اور ارزیہ جو چانول کی غذا بنتی ہی اُس سے اور سب مغلظ چیزون سے پرہیز کرین اور جماع اور رات کا کھانا چھوڑ دین **فائدہ** خیالات کے دوسرے اقسام جو بینائی کے ساتھ تعلق رکھتے ہین جیسا بڑی چیز کا چھوٹا نظر آنا اور اُسکے برعکس اور نزدیک سے دور کی نسبت خوب نظر آنا اور اسکے برعکس جو کہ یہ ضعف بینائی کے اقسام سے ہین ہم ضعف بصارت کی فصل مین بیان کرینگے —

فصل نزول الماء کے بیان مین یعنے پانی اُترآنا جاننا چاہیے کہ اِس مرض مین اطبا کے بہت قول ہین مگر جسکو شیخ نے اور اُسکے تابعین نے اختیار کیا ہی یہ ہی کہ وہ ایک اوپری رطوبت ہی جو سر سے اُتر کر طبقہ عنبیہ کے ثقبہ مین طبقہ قرنیہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان مین ٹھہر جاتی ہی اور اس سبب سے کہ یہ ثقبہ ایسا راستہ ہی کہ شعاع کا نکلنا اور اشباح کا آنا اسی مین سے ہوا کرتا ہی جبکہ رطوبت مذکور

اس راہ کو بند کرتی ہی جسقدر راہ کے اجزا بند ہونگے اُسی قدر بصارت باطل ہوتی جائیگی مثلاً اگر تمام ثقبہ کو گھیر لے تمام بینائی زائل ہوجائیگی اور اگر پانی بعضے اجزا مین ہوگا اور بعض اُس سے خالی ہونگے کھلی ہوئی طرف سے دیکھ سکتا ہی اور اسکے احوال مختلف ہوا کرتے ہین کبھی ہالے کیطرح ثقبہ کا گروہ روک لیتا ہی اور اِسکا درمیان خالی رہتا ہی سو جس چیز کو غور کے ساتھ سامنے سے دیکھے اُسکا بیچ نظر آتا ہی اور کنارے نہین دیکھ سکتا اور کبھی وسط کو یعنی بیچ کو دبا لیتا ہی اور گروہ کھلا رہتا ہی اس حالت مین سامنے سے جن چیزون کو دیکھتا ہی اُنکا بیچ نہین نظر آتا لیکن حدقہ کے پھیرنے سے دیکھ سکتا ہی اس سبب سے کہ ثقبہ کی کھلی ہوئی طرف مرئیات کے سامنے ہوجاتی ہی اور کبھی یہ رطوبات رقیق ہوا کرتے ہین اِس صورت مین اگرچہ تمام ثقبہ کو ڈھانپ لیتی ہی مگر رقیق ہونیکے سبب آفتاب اور چراغ کی روشنی کے دیکھنے سے اور روشن چیزین نظر آنے سے مانع نہین ہوسکتی لیکن وہ بھی ضعف کے ساتھ یعنی کم نظر آتی ہین اور اس قسم کو رقیق منتشر کہتے ہین یعنے رقیق پھیلا ہوا اور جو جالینوس نے کہا کہ پانی کا سبب یہ ہی کہ رطوبت بیضیہ غلیظ ہوجائے اُسکی مراد یہ ہی کہ بیضیہ او پری اور غلیظ رطوبت سے مدد پائے اور وہ رطوبت ٹپکنے کے طور پر تھوڑی تھوڑی ثقبۂ عنبیہ سے باہر نکلکر عنبیہ کے اوپر قرنیہ کے نیچے ٹھہر جائے نہ یہ کہ جوہر بیضیہ تمام غلیظ ہوجائے اور سردی اُسمین پہنچ کر ٹھہر جائے جیسا کہ بعضے اطبا نے گمان کیا ہی تنبیہ احمد فرح نے کہا ہی کہ نزول تین طرح کا ہوتا ہی ایک یہ کہ پانی اُترکر عنبیہ اور عنکبوتیہ کے درمیان مین ٹھہر جائے اور بینائی کو باطل کرے اور آنکھ کی پتلی مین کدورت آجائے اور اُسکا رنگ سیاہ خاکی جیسے ابر معلوم ہو اور اُسکے لیے علاج نہین دوسرے یہ کہ قرنیہ اور عنبیہ کے درمیان مین ٹھہر جاتے اور اسی سے ہمارا مطلب ہو تیسرے یہ کہ عصبۂ مجوفہ مین اُتر آئے اور اِس قسم مین آنکھ کی پتلی کے اندر کسی طرح کی کدورت نظر نہین آتی اور اگر نظر بھی آئے نہایت کم ہوگی اور اُسکا نشان وہی ہی عصبہ کے سدے مین بیان کرینگے اور اسکا نام ماء اسود ہی یعنے سیاہ پانی بولا جاتا ہی اور اُسکا علاج نہین اور جاننا چاہیے کہ پانی کے آنے کے چھ سبب ہین ایک یہ کہ سقطہ یا ضربہ سر مین پہونچے اور دماغ ایسی طرح پر ہلجائے کہ کچھ رنگ رطوبت اُن رطوبات مین سے کہ دماغ کے بطون مین بند ہین جاری ہو اور اُسمین سے تھوڑا سا عصبۂ مجوفہ مین چلا جائے اور آنکھ کیطرف اُتر آئے پھر کبھی عصبہ مین ہی رہجاتا ہی اور یہ عصبہ کا سدہ ہی نہ وہ نزول جو ہماری اصطلاح ہی اور کبھی عصبہ سے نکلکر عنبیہ کے ثقبہ مین جس طریق پر کہ بیان کیا ہی ٹھہر جاتا ہی اور یہی پانی ہی اور کبھی عصبہ مین بھی رہجاتا ہی اور ثقبہ مین بھی آتا ہی اس صورت مین عصبہ کا سدہ نزول کے ساتھ مرکب ہوتا ہی اور جو فرق عصبہ کے سُدہ اور نزول کے درمیان مین ہی بیان کرینگے اور سدہ اور نزول سقطہ یا ضربہ کے سبب سے ہوتا ہی یکبارگی ہوجاتا ہی دوسرے یہ کہ بدن مین کیموسات غلیظ سے امتلا ہو اور اُن رطوبات کیموسیہ سے بخار نکل کر آہستہ آہستہ ثقبہ مین آجائین اور جب اس بخار سے اجزاے ناریہ جدے ہوجائین اور سردی غالب آئے بخار کی صورت رطوبت غلیظ کی صورت بنجائے اور بینائی کو مانع آئے تیسرے یہ کہ صداع سخت اور دیرپا عارض ہوجائے اور الم کی شدت اخلاط کو جوش مین لائے اور اعضا کو ناطاقت کردے پھر تھوڑی سی رطوبت فاسد شرائین اور عصبۂ مجوفہ کے وسیلہ سے آنکھ کی طرف اُتر آئے چوتھے یہ کہ بہت قے آنے کا اتفاق پڑے اور اس سبب سے کہ مجاری فراخ ہوجاتے ہین اور اخلاط مین اضطراب کے حرکات آنے مین تھوڑی سی رطوبت آنکھ کی طرف اُتر آئے اور یہ بھی اچانک ہوجاتا ہی پانچوین یہ کہ سخت جاڑا اور مزاج کی سردی اس مرض کا

باعث ہو جیسا کوئی شخص برف اور جاڑے مین گرفتار ہوا اسکو عارض ہوجاے تو چھٹے یہ کہ روح باصرہ ضعیف ہوجائے اور یہ قسم بڈھون کو اور جو لوگ بہت بیماری اُٹھائین ہوجاتی ہی اور جاننا چاہیے کہ ہر سبب کو اُسکے پہلے حال سے تحقیق کرسکتے ہین اور جہان کہین دفعۃً پڑجائے فرق کرنیوالی علامتون کی وہان کچھ احتیاج نہین مگر جو آہستہ آہستہ پیدا ہو اُسکے شروع ہونیکے آثار کا بیان ضروری ہی تاکہ استحکام ہونے سے پہلے تدارک کیا جائے نزول الماء کی ابتدا کی یہ علامت ہی کہ خیالات جیسے مچھر اور مکھیان اور بال اور شعاع اور اُنکے مانند جیسے جیسے مختلف سبب ہین اُنکے موافق نظر آئین اور اس سبب سے کہ کبھی یہ خیالات نزول کا مقدمہ ہوا کرتے ہین اور نہین تو دوسرے اسباب سے جنکا تخیلات کی فصل مین ذکر آیا ہی اکثر ہوجاتے ہین لازم ہوا کہ اس بحث مین بھی خوب واضح ہونیکے لیے اُن خیالات مین کہ نزول الماء سے ڈراتے ہین اور اُنکے سوا مین فرق کا بیان کیا جائیگا اور اُنمین پانچ وجہ سے فرق ہوتا ہی ایک یہ کہ خیالات منذرہ یعنی ڈرانیوالے اکثر ایک آنکھ مین ہوجاتے ہین اور اس علامت کی تعیین اُس وقت ہوسکتی ہی کہ باوجود اسکے طبقات اور رطوبات مین دوسری آفت کا نشان نہو جیسا ہم خیالات مین بیان کرچکے ہین دوسرے یہ کہ خیالات منذرہ کی یہ علامت ہی کہ اگر دونون آنکھون مین واقع ہون تو اس صورت مین لازم ہی کہ شروع ہونے مین کمی زیادتی مین فرق رکھتے ہون دونون اکٹھے ایک دفعہ ہی شروع نہون بلکہ جب ایک آنکھ مین عارض ہون ایک عرصے کے بعد دوسری آنکھ مین واقع ہون اور ایک آنکھ مین خیال زیادہ ہون اور دوسری مین کم تیسرے یہ کہ خیال کو معدے کے خالی ہونے اور بھرنے مین کچھ فرق نہ پڑے اور ہمیشہ آنکھ مین کدورت آہستہ آہستہ ترقی پکڑتی رہے اور بخار کی دبانیوالی چیزین اور قی کچھ نفع نہ کرین جبتک کہ وہ مادہ جو ان خیالات کا موجب ہی جڑ سے نہ اُکھڑ جائے ایارجات اور حبوب مسہلہ کے استعمال سے کچھ نفع نپائے چوتھے یہ کہ حدقہ کا رنگ کسی قسم کے تغیر سے خالی نہو اور تین چار مہینے کے بعد تغیر فاش ظاہر ہوجائے سو طبیب کو واجب ہی کہ خیال نزولی کو دوسرے خیالات سے جیسے وہ خیال جو حس کی تیزی سے اور بدن کے بخارات سے اور قرنیہ کے قروح کے نشان سے ہوتے ہین پہچان لے اور اُسکی کدورت کو کمنہ کی کدورت سے اور سب کدورات سے جو طبقات اور رطوبات مین آفت آنے سے ہوجاتی ہین اور ہر ایک طبقات اور رطوبات کی بیماریون مین ضبط ہوچکے ہین فرق اور امتیاز کرے تاکہ اچھی طرح آئینہ مقصود کو صاف کرکے صورت مراد مشاہدہ کرے اور پوشیدہ نہین کہ جو خیالات قروح قرنیہ کے آثار سے ہوا کرتے ہین بدون کمی اور زیادتی کے ایک شکل پر ہمیشہ رہا کرتے ہین پانچوین یہ کہ نزول کے خیالات چھ مہینے سے زیادہ نہین گذرتے کہ بینائی کو باطل کردیتے ہین لیکن اگر چھ مہینے گذر جائین نزول الماء کی آفت سے محفوظ رہے صاحب اقسرائی نے کہا ہی چھ مہینے تک وقت مقرر کرنا اس پہچان کے واسطے کہ خیالات نزول سے نہین ڈراتے یہ امر اکثری ہی بہت سے تجربے سے معلوم ہوا علاج جب تک کہ ابتدا مین ہی جلدی کرین اور ایارجات اور حبوب سے سر کا تنقیہ کرین شبیار کے طور پر اور اس اثنا مین نضج کی رعایت بھی لازم سمجھین یعنے بدون نضج کے تنقیہ نہ کرین اور منضجات اور مسہلات کے استعمال مین بیمار کے مزاج اور قوت کی رعایت کرنا واجب ہی تاکہ گرم دواؤن کی افراط سے کوئی دوسری آفت نہ برپا ہو اور جہان کہین قوت قوی ہو اسہال اسوقت پے در پے کرنا چاہیے اور نہین تو ایک دفعہ کے ہفتہ مین ایارج فیقرا مطبوخ قنطوریون کے ساتھ دین اور غذاؤن مین سے خشک کھانے جیسے کبک اور تدرو کا گوشت

اور خشک قلیہ اور زنان خشکار اور اُسکے مانند اختیار کرین اور غذاؤن کے اندر دار چینی اور صعتر اور ہینگ اور سداب اور ہری سونف اور آبکامہ استعمال کرین اور تنقیہ کامل کے بعد جو چیز کہ پانی کو جلا کرنیوالی اور لطیف کرنیوالی اور بکھیرنیوالی ہو جیسے شیاف مرارات اور باسلیقون اور اُنکے مانند آنکھ مین لگائین اور کہتے ہین اگر بزر الکتم سرمہ کے مانند آنکھ مین لگائین پانی سے محفوظ رکھتا ہے اور اُسکو اچھا کر دیتا ہے اور بزر الکتم فارسی مین تخم وسمہ یعنی نیل کا بیج اور جو گولیان کہ استعمال مین آتی ہین مناسب ہے کہ اُنکو بڑی بڑی بنائین تاکہ بڑی ہونیکے سبب معدے مین ٹھہرین اور معدے مین بہت ٹھہرنیکے سبب مادہ دماغ سے اچھی طرح نیچے اُتار سکین اور جہان کہین زیادہ گرمی پہونچنے کا خوف ہو اطریفل ایارج کے ساتھ تقویت دیا ہوا نہایت فائدہ دیتا ہے اور جاننا چاہیے کہ عطوسات یعنی چھینک لانیوالی دوائین اگرچہ اس مرض مین مفید ہین لیکن خطر سے خالی بھی نہین ہین کیونکہ اُنکی حرکت بہت سخت ہے اور بعید نہین کہ اِس سبب سے پانی آنکھ مین اُتر آنے کی مدد کرین مگر جہان کہین اخلاط مین جوش نہو اور تنقیہ خواہش کے موافق وقوع مین آیا ہو کچھ مضائقہ نہین اور شیخ قانون مین لکھتا ہے کہ کان کے پیچھے کی رگ کھولنی مفید ہے اب جان لے کہ جو کچھ لکھا گیا یہ وہ تدبیر ہے کہ ابتدا مین کام آتی ہے اور اللہ کے فضل سے بہت سے آدمی نزول کے درطہ سے نکل آتے ہین مگر اس جہت سے کہ مسہلات کا استعمال اور مضرات کا پرہیز حرج سے خالی بھی نہین بلکہ کبھی یہ محنت نفع نہین کرتی اور باوجودیکہ تدبیرین کیجاتی ہین مگر پانی اُتر آتا ہے اسمین مصلحت یہ ہے کہ بلا تامل کنپٹی کے شریان کو گرم لوہے سے جو اس کام کے لیے مخصوص ہے داغ دین بدون اس بات کے کہ قطع کرین کوئی دوسری تدبیر نہین ہے اور یہ کام خاص ہندوستانی جراحون کا ہے ان شہرون مین مشہور ہے اور بہت لوگ جانتے ہین اور تجربے مین بھی آیا ہے مگر لازم ہے کہ پرہیز مین کوتاہی نکرین اور ہمیشہ طبیعت کو نرم رکھین تاکہ مادے کا سلسلہ ٹوٹ جائے اور دوسری شریانین کہ بہت چھپی ہوئی واقع ہین اور اُنمین داغ آنا دشوار ہے اُنکو اپنا راستہ بنا کر آنکھ کیطرف متوجہ نہو لازم ہے کہ مریض مذکور فصد اور حجامت اور جماع سے اور جو چیز کہ دماغ کو ضعیف کرتی ہین اور بخار اُٹھاتی ہین پرہیز کرے لیکن اگر جوان اور گرم مزاج اور بہت خون والا ہو اور فصد کی احتیاج لازم سمجھین ہو سکتا ہے کہ فصد کے لیے اجازت دین شیخ نے قانون مین بھی ایسا ہی لکھا ہے اور جسوقت کہ نزول پورا اور کامل ہو جائے اور بینائی سب کی سب باطل کر دے قدح اسکا علاج ہے مگر پہلے غور سے دیکھین کہ قدح کی اُسمین قابلیت ہے یا نہین اور باوجود قابلیت کے عصبہ مجوفہ سدہ کے ساتھ مرکب ہے یا نہین اگر قابلیت رکھتا ہے اور سدے کے ساتھ مرکب نہین تو اُسکے قدح کرنے مین اجازت ہے اور اگر اسمین قابلیت ہے مگر سدے کے ساتھ مرکب ہے تو پہلے سدے کو کھول دین اور سدہ کھلنے کے بعد قدح کرین اور عصبہ کے سدے کا بیان مع علامات اور علاج کے اور فرق اُن دو قسم کے نزول الماء مین کہ سدے کے ساتھ اور بدون سدے کے ہوتا ہے ہم اس فصل کے آخر مین بیان کرینگے اور جو نزول کہ قدح کے قابل نہو اچھی تدبیرون سے قدح کے قابل کر لین پھر قدح کرین اور صاحب اسباب وعلامات نے کہا ممکن ہے کہ اسکی سب قسمین اچھی تدبیر سے اُس قسم کی ہو جائین جسکو قدح کرتے ہین اور جس قسم مین کہ قدح کی قابلیت ہے وہ یہ ہے کہ سفید اور صاف اور رقت مین معتدل ہو اور جب بیمار کو چھینک آئے تو معلوم ہو کہ ایک روشنائی مستطیل شعاع کے مانند اُسکی آنکھ سے باہر نکلتی ہے اور جسوقت اُس آنکھ کو جسمین آفت ہے ملین پانی کے اجزا بکھرے ہوئے اور پریشان نظر آئین اور جو ایسا نہو قدح کے قابل نہین ہوتا اور جو قدح

کے قابل نہین اُسکے بہت اقسام ہین اور ہر ایک کا جیسا جیسا رنگ اور قوام ہو اُسی کے موافق اُسکا نام ہی چنانچہ ایک غمامی ہی اور وہ ایک رطوبت
ہی ابر سیاہ کی صورت کہ حرکت نہین کرتی اور دوسری زیبقی وہ ایک گول رطوبت سیماب کی صورت اور یہ قسم حرکت بھی کرتی ہی تیسری جصّی وہ
اسطرح پر ہی کہ گچ یعنی چونہ کے ٹکڑے کی صورت نظر آئے اور ثقبہ مین تمدد پیدا کرے اور حرکت نکرے اور جب کہ دوسری آنکھ بند کر لین اور کھول دین
اس پانی مین کسیطرح کا تغیر ظاہر نہو چوتھی آسمان گونی وہ اسطرح ہوتا ہی کہ اسکا رنگ آسمانی رنگ کے مشابہ ہو اور یہ پانی اکثر حرکت نہین کیا کرتا اور
اس سبب سے کہ اپنی تیزی اور گرمی سے بیضیہ کو فاسد کرتا ہی اُسکی اصلاح دشوار ہی اسیواسطے شارح نے کہا ہی اسمین قدح سے فلاح نہین ہوتی پانچوین
منتشر رقیق کہ پورا اور کامل نہو اور استحکام نہ پائے اور اُسمین غلظت معتدل نہ آئے اِس قسم مین بیمار تھوڑا سا دیکھ سکتا ہی یعنی کم کم نظر آتا ہی اور کبھی
قوت باصرہ کا ضعف کم ہو جاتا ہی اور کبھی ضعف بڑھ جاتا ہی اور اس قسم مین جبتک کہ اعتدال نہین آتا اسکا قدح نہین بن پڑتا چھٹی زجاجی یعنی شیشے
کی صورت ساتوین ابیض بردی یعنی سفید اولے کیصورت آٹھوین اخضر یعنی سبز نوین اصفر یعنی زرد دسوین احمر ذہبی یعنی سرخ سنہرا گیارھوین ارزق
یعنی بلی کی آنکھ کے رنگ بارھوین اسود یعنی سیاہ اور وہ تدبیر کہ غیر قابل کرتی ہی اسطرح پر ہی کہ لطیف غذائین اور بہت کم کھائین اور غلیظ کھانون سے
جیسے گائے کا گوشت اور پنیر اور مسور یا اور ایسی چیزین اُنسے پرہیز کرین اور رات کیوقت کھانیسے اور جماع اور شراب اور حمام کرنیسے اور پیاز اور گندنا اور
باورنج یعنی تلسی اور مچھلی سے بھی پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً مچھلی کی ایسی خاصیت ہی کہ پانی آجانیکو اور اُسکے غلیظ کرنیکو مدد کرتی ہی اسیواسطے طبیب
جب چاہتے ہین کہ پانی جلد اکٹھا ہو جائے بیمار کو مچھلی کھلاتے ہین اور مناسب ہی کہ کحل ملطفہ جیسے شیاف مرارت اور اُسکے مانند آنکھ مین لگاتے رہین
اور یہ تدبیر جسکا بیان آیا ہی سب اجناس کیواسطے مناسب ہی مگر رقیق منتشر کہ اُسکی اصلاح اس تدبیر کے برخلاف ہوا کرتی ہی مثلاً رقیق منتشر مین لازم
ہی کہ مغلظات دین اور مچھلی کھائین تاکہ پانی کا قوام اعتدال پر آئے اور پوشیدہ نہین کہ اقسام مذکورہ مین سے بعضے جلد اصلاح قبول کرتے ہین اور
بعضے دیر کہ قابل ہوا کرتے ہین یہانتک کہ نظر مین نہین آتا کہ اسقدر بڑے پرہیز پر بیمار کو صبر کرنا آسان ہو اور ممکن ہی کہ بعضے قسم ہرگز اصلاح پذیر نہو جیسا
کہ تجربہ والون کو معلوم ہی اور قدح کا طریق اس طرح پر ہی کہ غور سے دیکھین کہ کوئی امر ایسا مانع تو نہین ہی کہ قدح کرنے سے روک رکھے جیسے صداع اور زکام اور
کھانسی اور اُنکے سوا اگر ایسے امور مین سے کوئی مانع ہو تو پہلے اسکا علاج کرنا چاہیے اور بدن اور دماغ کا فصد اور اسہال سے تنقیہ کرنا چاہیے اور جس دن
کہ قدح کرین چاہیے کہ اُس دن ابر اور ہوا نہو اور ہوا معتدل اور شمالی ہو پھر مریض کو روشن مکان مین کہ سایہ دار ہو نرم نرم تکیون پر بٹھلائین اور حکم کرین کہ
دونون گھٹنون کو سینے سے لگائے اور دونون ہاتھ پنڈلیون پر ملا کر رکھے اور اپنے آپ کو اکٹھا کرے اور کحال یعنی آنکھ بنانے والا اُسکے مقابل کرسی پر
بیٹھے تاکہ بیمار سے اونچا رہے اور اگر دوسری آنکھ صحیح اور سالم ہو اُسکے اوپر ایک گدّی ورپٹی اچھی طرح باندھ دین اور اُسمین دو فائدے ہین ایک
بیمار کے لیے اور ایک طبیب کیواسطے سو بیمار کا یہ فائدہ کہ اگر آنکھ بندھی ہوئی نہو گی تو حرکت کرتی رہیگی اور دوسری آنکھ کو بھی حرکت مین لائیگی اور
اُس حرکت سے قدح کرنا دشوار ہوگا اور طبیب کا یہ فائدہ ہی کہ جب پانی کھل جائے تو بیمار سے جو چیزین کہ موجود ہین اُنکا نشان پوچھنا چاہیے اور
وہ بتلائے یہ تہمت نہ لگائین کہ دوسری آنکھ سے دیکھتا ہی جان لے کہ جسوقت طریق مذکور پر بیمار بیٹھ گیا ایک شخص کو اُسکے پیچھے بٹھلائین اور

کھدین کہ بیمار کا سر ہاتھ مین پکڑکر تھامے رکھے اور کحال اپنے ہاتھ سے اوپر کی پلک اُٹھا کر ساری آنکھ کو کھول دے اور بیمار سے کہے کہ طبیب کیطرف دیکھنے کا ارادہ کرے اس طرح پر کہ آنکھ کا میلان اُس کوئے کیطرف ہو جو ناک کی طرف واقع ہی اور اُسکو ماق اکبر کہتے ہین پھر طبیب مہت یعنے سلائی کی پچھلی طرف اُس جگہ پر کہ جسکو قدح کرنا منظور ہی رکھکر نشان کرے اور اُسمین تین غرض ہین ایک یہ کہ بیمار کی آزمائش ہو جائے کہ اس تکلیف پر صبر بھی کر سکیگا دوسرے یہ کہ دیکھ لے کہ یہ نشان ثقبہ عنبیہ کے برابر ہی یا نہین کیونکہ سلائی کا سر آنکھ کے اِس گوشے پر جو گال کیطرف ہی ثقبہ کے برابر آنا چاہیے چنانچہ ثقبہ سے تھوڑا سا اونچا ہو اور نیچا نہو تیسرے یہ کہ اگر سلائی کی پچھلی طرف سے نشان نکرین ہو سکتا ہی کہ جب اُسکو تیز طرف سے ملتحمہ کے اوپر رکھکر شگاف کرنا چاہین اُس نشان کے نہونے سے جو کہ تیز طرف کو ٹھہرا سکتا ہی سلائی کا تیز سر ملتحمہ کے اوپر سے پھسل جائے پھر جس جگہ کہ مقصود وہی نشان ہو جائے اگر داہنی آنکھ ہو سلائی بائین ہاتھ مین اور اگر بائین آنکھ ہو سلائی داہنے ہاتھ مین لے اور سلائی کی تیز طرف نشان کی جگہ پر رکھے اور بہت قوت سے اُسکو دبائے تاکہ ملتحمہ پھٹ جائے اور اُس وقت مین دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی اُنگلی سے آنکھ کو اور پلکوں کو تھام رکھے تاکہ بیمار آنکھ کو نہ پھیر سکے اور جہان کہین ملتحمہ نہایت نرم ہو اور نرمی کے سبب سلائی سے پھٹ نہ سکے مناسب ہی کہ گول سر کے نشتر سے پہلے اُس جگہ کو سوراخ کرین پھر سلائی ڈالین غرض جسطرح پر ہو سلائی ڈالنے کے بعد نگاہ کرے تاکہ سلائی کا سر قرنیہ کے پیچھے سے نظر آئے اور سلائی کو ثقبہ کے برابر اُسمین ڈالے سو اگر آدھے جو کے برابر اندر چلی جائے روا ہی اور اگر زیادہ چلی جائیگی تو اچھا نہین کہ قدح کی جگہ زخمی ہو جاتی ہی پھر جب کہ سلائی کا سر ثقبہ کے برابر آجائے سلائی کی پچھلی طرف انگوٹھے پر ڈال کے جیسے کوئی شخص کام کرنے سے آرام لیتا ہی اور بیمار کی خوشخبری سے تسلی کرین تاکہ دل کو قوی رکھے اور اکثر اُسوقت مین بیمار کو قے آیا کرتی ہی اس سبب سے مناسب ہی کہ اُس دن کچھ نہ کھائے اور اگر طبیعت اُلٹ پلٹ ہونے لگے تو تھوڑا سا شربت غورہ یا شربت ریباس یا شربت انار دین تاکہ متلی ٹھہر جائے اور آنکھ کا درد تھامنے کے لیے پاکیزہ روئی یعنی گالے کا ٹکڑا آنکھ پر رکھکر مُنھ سے پھونکین ایسا کہ اُسمین گرمی آئے اور اگر منھ آنکھ کے نزدیک لیجائین جسطرح پر کہ کسی چیز کو پیار کرتے ہین اُسپر مُنھ رکھکر دم کھینچین تو بہتر ہی اور مطلب اُس سے یہ ہی کہ آنکھ کو آرام پہونچے پھر جبکہ آنکھ کا درد ہلکا پڑ جائے اور متلی اگر اُٹھی ہو ٹھہر جائے سلائی کو آہستہ آہستہ پھرائین تاکہ قرنیہ کے پیچھے سے نظر آئے کہ سلائی کا سر پانی کے اوپر ہی پھر سلائی کی پچھلی طرف آہستہ پھرا کر تھوڑا اونچا کرے اور پانی کو سلائی کے سر سے دبا کر آہستہ آہستہ بٹھلا دے تاکہ پانی بیٹھ جائے اور عنبیہ کی جھلیین اُسکو اندر کھینچ لین پھر سلائی کو دیر تک اُسی طرح پر رہنے دین اور اُسکے بعد کہ اُسکی جگہ پکڑنے سے خاطر جمع ہو جائے سلائی کا سر ثقبہ مین سے الگ کرین اور جلدی سے نہ نکالین تاکہ اگر دوبارہ پانی عود کر آئے پھر دبا کر بٹھلا دین کیونکہ اگر سلائی کو نکال لیا ہوگا اور پانی پھر عود کر آئے گا تو دوبارہ سلائی کے ڈالنے سے آنکھ کا درد بڑھ جائیگا سو لازم ہی کہ جبتک خوب جگہ پکڑنے سے دلجمعی نہو سلائی کے نکالنے مین جلدی نہ کرین اور اکثر عنبیہ کی خمل یعنی شکن چیپ دار ہوا کرتی ہی اس سبب سے پانی کو بہت دشواری سے کھینچتی ہی اور ممکن ہی کہ پانی بہت غلیظ یا رقیق ہو اور اس وجہ سے اُسکا دبنا اور بیٹھ جانا دشوار ہو اور اکثر ہوا کرتا ہی ایک دفعہ ہی ایسا بیٹھ جائے کہ اُسمین ہٹ آنیکا خوف نہو اور اکثر بہت دشواری سے دبتا ہی اور پھر آجاتا ہی اور جہان اُسکو لے جانا چاہتے ہین سب کا سب نہین جاتا اسیواسطے کہتے ہین کہ اگر ایسا ہو اور بہت رنج

اور تکلیف دے سلائی کو اُسی طرح رہنے دین اور سلائی کی تیزی سے آنکھ کے گوشے مین قوت کرین تاکہ تھوڑا سا خون نکل آئے اور پانی کو اُس خون
کے ساتھ دباکر ٹھلا سکین اور شاید کہ بدون قصد طبیب کے تھوڑا سا خون نکل آئے خوف نکرنا چاہیے اور جو پانی دشواری سے دبتا ہی اُسکو اتنے خون
کے ساتھ ٹھلا سکین تاکہ خون کی قوت پانی کو خمل کے اندر جلا کر نابود کر دے اور پانی کو خون کے ساتھ ٹھلانے مین دوسرا نفع یہ ہی کہ اگر خون کو نہ دبائین
اور اُسی جگہ ٹھہر اکر رہ جائے اور اُس سے طرفہ کی بیماری پیدا ہو جائے اور وہ مشکل سے تحلیل ہو اور مناسب ہی کہ پانی کو ٹھلانے کے وقت بیمار حلق
کی راہ سے کھنکھارے نہ ناک کی راہ سے اور مُنھ کا لعاب حلق مین لیجاوے یعنی نگل جائے تاکہ اس حرکت کے سبب سے پانی اندر کی طرف میلان کرے
اور تابعدار ہو اور پانی ٹھلا دینے کے بعد سلائی کو آہستہ آہستہ پھرا کر باہر نکالین اور انڈے کی زردی روغن گل کے ساتھ پکا کر آنکھ کی پشت پر رکھین
اور نمک اور زیرہ چبا کر اُسکا خالص پانی آنکھ مین ڈالین اور دونون آنکھون کو سخت باندھ دین اگر باہر کی طرف آنکھ کے کوئے پر خون نظر آئے نمک
پیسکر اُسپر ڈال کر گدی سخت باندھ دین اور بیمار کو اندھیرے گھر مین لائین اور کہدین کہ سیدھا لیٹا رہے اور سونے والون کی طرح پڑا رہے کچھ بھی
حرکت نہ کرے اور بات بھی نہ کرے ضرورت کے لیے اشارون پر اکتفا کرے اور چھینک اور کھانسی سے اپنے تئین بچائے اور کنپٹیون پر جو چیز کہ سرد
اور مخدر ہو لیپ کرنا چاہیے تاکہ صداع نہو جائے اور اگر چھینک آنے لگے تو ناک کو ہاتھ سے مل دے تاکہ چھینک ٹھہر جائے اور جو کھانسی آنے لگے
تو جلاب روغن بادام مین ملا کر تھوڑا تھوڑا گھونٹ کر کے پیین اور کھانا بہت کم دینا چاہیے اور جو چیز کہ پینے کے لائق ہو اُسکو کھائین اور جو چیز چبانیکے
لائق ہو نہ کھانی چاہیے کہ چبانا پانی کو حرکت دیتا ہی اور دوسرے دن اگر آنکھ کھولنا چاہین مضائقہ نہین اور گدیان آہستہ آہستہ اُٹھائین اور روئی
گلاب مین بھگو کر آنکھ اُس سے دھو ڈالین اسطرح پر کہ آنکھ کو اُس سے کسی طرح کا صدمہ نہ پہونچے اور ہاتھ کا زور کسی طرح سے آنکھ پر نہ ڈالین اور
آنکھ بھی نہ کھولین اور پھر انڈے کی سفیدی مین روئی بھگو کر آنکھ کی پشت پر رکھین اور گدیون سے اور پٹیون سے باندھ دین لیکن اگر تیسرے دن تک
نہ کھولین بہتر ہی اور تیسرے دن کے آخر مین کھولین اور فرماتے رہین تاکہ گل سرخ پانی مین جوش دیکر اُس پانی سے آنکھ کو دھوئین اور بیمار کی پشت
کے پیچھے تکیہ لگا کر سیدھا ٹھلائین اور گرداگرد تکیے رکھین اسطرح پر کہ اُسکے ہر طرف تکیے رہین کہ اُنپر سہارا کرے اور آرام سے رہے اور کوئی حرکت
نہ کرے اور ایک سیاہ کپڑا اُسکے مُنھ پر لٹکائے رکھین اور اگر شافِ مغسول یا سُرمہ سیاہ آنکھ کے اندر لگانا چاہین مضائقہ نہین اور اگر دو تین دن کے
بعد پانی عود کر آئے غور کرین کہ کوئی گرم آماس پیدا ہوا ہی یا نہین اگر نہو پھر سلائی کے ساتھ اُسکو اُسکی جگہ پر کردین کیونکہ اس نزدیک وقت مین ملتحمہ
بند نہین ہوا ہوگا اور اسکا شگاف ابتک نہین بھرا ہوگا اور جہان کہین قدح کی جگہ کے اوپر گوشت زائد نکل آئے اُسکو تیز ناخن سے یا مقراض سے
اُٹھا لین اور خوف نکرین اور مہت یعنی سلائی ایسا آلہ ہی کہ سرخ تانبے سے بناتے ہین اُسکی ایک طرف تیز ہی اور تین پہلو رکھتا ہی اب جاننا چاہیے کہ ثقبہ مین پانی
کے ٹھلانے کی حقیقت ظاہر ہی کہ جب عنبیہ کو مہت یعنی سلائی سے دبائین اُسکا ثقبہ اندر کیطرف جاتا ہی اور اس سبب سے کہ اُسکے اندر شکن اور چینتین واقع
ہین پانی اُنمین لٹک جاتا ہی اور جسوقت سلائی کو اُٹھا لیتے ہین عنبیہ اصلی حالت پر آجاتا ہی اور ثقبہ سلامت رہتا ہی لیکن کبھی بعضے طبیب اس پانی کو آنکھ سے
باہر نکالتے ہین اور اُسکا طریق یہ ہی کہ قرنیہ کے نیچے کیطرف شگاف دیتے ہین اور اُس سلائی سے کہ اس کام کے لیے مخصوص ہی باہر کھینچ لیتے ہین مگر اس طریق

مین بہت بڑا خوف ہی اور وہ یہ ہی کہ اگر پانی غلیظ ہوتا ہی تو رطوبت بیضیہ کو اپنے ساتھ باہر کھینچ لاتا ہی اسیواسطے ہمنے اس طریق کے بیان سے تعرض نہ کیا ترکیب حب الذہب کی الیوا دس درم تربد مصوف سات درم مصطگی گل سرخ ہر ایک اڑھائی درم زعفران اڑھائی درم ہلیلہ زرد پانچ درم سقمونیا ساڑھے تین درم خوراک دو مثقال یہ سب سات دوائین ہین اور طبیب لوگ حال کے موافق اوزان کی کمی اور بیشی مین اور دواؤن کے داخل کرنے اور نکالنے مین مختار ہین اور حبوب منقیہ کئی نسخون مین اوپر لکھے ہین چنانچہ کتاب کے خاتمے مین ہر نسخہ کی جگہ کا اور ہر فائدے کا اشارہ کیا جائیگا جو شخص چاہے اُسکی جگہ خاتمے سے تلاش کر کے نکال لے اور ترکیب مطبوخ قنطوریون کی یہ ہی قنطوریون باریک تربد سفید نیمکوفتہ ہر ایک تین درم بسفائج نیمکوفتہ سات درم مویز منقی بیس درم یہ سب چار دوا ہین انکو لیکر ڈیڑھ سو درم پانی مین پکائین جب پچاس درم باقی رہے صاف کرین اور اس ایارج کے پیچھے پلائین اور اگر ایارج اس مطبوخ مین ملا کر دین بہتر ہی ترکیب ایسی معجون کی کہ ابتدا مین نفع کرتی ہی اور مجرب ہی بچ اور ہینگ اور سونٹھ اور سونف چارون کو برابر لیکر کوٹ اور چھانکر صاف کیے ہوے شہد مین گوندھ لین خوراک ہر روز صبح کیوقت ایک مثقال اور جاننا چاہیے کہ مرزنجوش اور یاسمین اور کلونجی سونگھنا نافع ہی اور ایسا ہی روغن مرزنگوش سر پر ملنا اور یہ جتنا کچھ دواؤن کا بیان ہوا یہ ابتدا کے ساتھ مخصوص ہی اور بیمار کے مزاج کی گرمی اور سردی کی رعایت کرنا واجب ہی اور تنقیے کے پہلے آنکھ مین دوا کا استعمال کرنا منع ہی اور پیاز کا پانی اکیلا اور شہد کے ساتھ لگانا آنکھ کو جلا کرتا ہی اور آب سرد اور ہینگ کھانا اور شہد کے ساتھ آنکھ مین لگانا نفع رکھتا ہی اور شیخ نے کہا جو پانی کی ابتدا مین تجربہ کیا گیا ہی یہ ہی کہ خطاف کا سر جلا شہد مین ملا کر آنکھ مین لگائین اور خطاف کو ابابیل اور کنہیا کہتے ہین بیان عصبۂ مجوفہ کے سدّے کا یہ دو قسم ہی ایک وہ کہ اسکے ساتھ مین نزول الماء نہو دوسری وہ کہ نزول الماء کے ساتھ ہو اور جو سدہ کہ تنہا ہوگا اُسکی یہ علامت ہی کہ پانی کے نشان سے پاک ہو اور آنکھ سالم نظر آئے اور باوجود اسکے بینائی بالکل بیکار ہو جائے کیونکہ بینائی کا بیکار ہو جانا سدے کو لازم ہی اور عصبہ کے سدے مین اور اُسکے ورم مین یہ فرق ہی کہ ورم بوجھ اور درد سے جو آنکھ کے قعر مین ہو خالی نہین ہوا کرتا اور سدے مین یہ نہین پایا جاتا اور آماس بینائی کو بالکل باطل نہین کرتا بخلاف سدہ اور ضغطہ کے کہ یہ بالکل باطل کرتا ہی اور عصبہ کا ورم اور ضغطہ طبقات اور رطوبات کی بیماریون کے ضمن مین شرح کے ساتھ مذکور ہی اور سدے کی تدبیر کا یہان بیان کیا جاتا ہی اور جو سدہ کہ نزول کے ساتھ ہو لازم ہی کہ اُسکا ذکر مفصل کیا جائیگا تاکہ اُس نزول کو جو سدے کے ساتھ ہوتا ہی اُس نزول سے جو بے سدہ ہو امتیاز کر سکین چنانچہ ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ عصبہ کے سدے کو نزول الماء کے ساتھ کچھ اشتباہ نہین یہ مقصود ہی کہ نزول سدے اور غیر سدے مین فرق کر سکتے ہین تاکہ اگر نزول مع سدہ ہو پہلے سدے کو کھول دین پھر اُس پانی کو قدح کرین اور فرق اسطرح پر کرسکتے ہین کہ بیمار دونون آنکھین رکھتا ہو خواہ نزول ایک آنکھ مین ہو خواہ دونون مین اُس سے کہین کہ ایک آنکھ کو بند کر لے اور دوسری آنکھ مین دیکھے کہ ثقبۂ عنبیہ زیادہ فراخ ہوتا ہی یا نہین اگر زیادہ فراخ ہوتا ہی جان لین کہ عصبہ سلامت ہی اُسمین سدہ نہین بلا تامل قدح کرین اور اگر بہت فراخ نہو عصبہ کے سدے کا نشان ہی مگر یہ فرق کلی نہین کیونکہ کبھی ہو سکتا ہی کہ سدہ نہو لیکن اس سبب سے کہ پانی بہت غلیظ ہو حدقے کی فراخی کو نظر آنے سے مانع ہو اور شاید کہ اتنا غلیظ ہو کہ روح کو اسطرف مین آنیکی گنجایش نہ رہے اور ظاہر ہی کہ دوسری آنکھ بند کرنیکے وقت جو ثقبہ فراخ ہوتا ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ بند آنکھ کی روح کھلی آنکھ کیطرف جاتی ہی اور ثقبہ مین فراخی آتی ہی اور جب پانی کی غلظت

روح کے نکلنے کو جس سبب سے ثقبہ مین فراخی آتی ہو مانع آئے تو اس صورت مین ثقبہ کے فراخ نہونے سے عصبہ مین قطعاً حکم نہین کر سکتے کہ عصبہ مین سدہ ہو اسیواسطے اُسمین مصلحت ہو کہ جب قدح کرنا چاہین پہلے دماغ کو پاک کرین اور سدے کی کھولنے والی چیزین استعمال کرین تاکہ اگر بالفرض سدہ بھی ہو تو کھلجائے اور قدح فائدہ دے اور احیاناً اگر کسی جاہل کحال نے اس نزول الماء کو جو سدے کے ساتھ ہو قدح کیا اور سدہ نہ کھولا اور پانی کو ثقبہ سے دور کر دیا اور پھر بھی بینائی نہ کھلے جان سکتے ہین کہ عصبہ مین سدہ پڑا ہوا ہو خاطر جمع رکھین اور ایک مدت کے بعد کہ بیمار کا تنقیہ کر سکین جو کچھ کہ ہم عصبہ کے سدے کے باب مین کہتے ہین سدہ کھولنے کے لیے اسمین رجوع کرین کہ بینائی کھلجائے علاج پہلے حب قوقایا اور ایارج فیقرا اور اُنکے مانند دیگر استفراغ کرین اور آنکھ کے گوشے کی رگ کھولین اور کنپٹیون پر جونکین لگائین اور مادّے کو پانُون کی طرف کھینچ لین

فصل زرقہ کے بیان مین زرقہ کے معنی گربہ چشم ہونا اور وہ دو طرح ہوتا ہو ایک اصلی اور دوسرا حادث یعنی جو نیا پیدا ہوا اور پہلے سے نہو اور اصلی زرقے کے سات سبب ہوا کرتے ہین ایک تو روح باصرہ کی کثرت دوسرے صفائی اور نورانیت یعنی روشنی تیسرے جلیدیہ کا بڑا ہونا چوتھے جلیدیہ کا اونچا ہونا پانچوین رطوبت بیضیہ کی کمی چھٹے رطوبت بیضیہ کی صفائی ساتوین عنبیہ کی سیاہی مین کمی اور زرقہ حادثہ کے تین سبب ہین ایک تو رطوبت جلیدیہ کا اونچا ہونا خواہ جلیدیہ کے اونچے ہونیکا سبب زجاجیہ کا بڑھ جانا ہو یا طبقہ صلبیہ اور مشیمیہ اور شبکیہ کا ورم اور ظاہر ہو کہ جب زجاجیہ بڑھ جائے یا طبقات مذکورہ مین ورم پیدا ہو جلیدیہ دب جاتی ہو اور باہر کیطرف جھک آتی ہو اور اس سبب سے حدقہ کا رنگ ازرق نظر آتا ہو اور پوشیدہ نہین کہ جلیدیہ کا باہر کیطرف نزدیک آنا وہ کام کرتا ہو جو اُسکا زیادہ ہونا کرتا ہو اور اُسکے بڑھ جانیکا یہ کام ہو کہ عنبیہ کے رنگ کو چھپائے اور اُسکی علامت اور علاج اور اسباب طبقات اور رطوبات کی بیماریون مین ہم بیان کر آئے ہین احتیاج کے موافق اُس جگہ سے تلاش کر لین اور جو زرقہ نو جلیدیہ کے سبب سے ہو اور نتو اسکا سبب زجاجیہ کی زیادتی ہو اُسکے لیے سب سے بہتر تدبیر یہ ہو کہ اگر مزاج سرد ہو روغن بادام تلخ اور روغن بیدانجیر اور روغن غار ناک مین ڈالین اور مناسب چیزین جیسے شادنج اور دار فلفل اور زنجبیل اور کف دریا اور ہلیلہ زرد آنکھ مین لگائین اور اگر مزاج گرم ہو سرد چیزین جیسے صمغ عربی اور تمام سرد روغن ناک مین ڈالین اور سرمہ سیاہ اور توتیا اور طباشیر بھی آنکھ مین لگائین کیونکہ یہ چیزین رطوبات کو خشک کرتی این اور انکو چن لیتی ہین اور جان لے کہ روغن گل ناک مین ڈالنا خواہ مرض کا سبب سردی ہو خواہ گرمی مفید ہو دوسرے یہ کہ طبقہ عنبیہ کے مزاج مین رطوبت غلیظہ سے تغیر آوے اور اس سبب سے اُسکی سیاہی جیسی کہ ہو نہ رہے اور اس بات پر بچون کا حال دلالت کرتا ہو اسلیے کہ ہم دیکھتے ہین کہ اکثر لڑکے جوان ہونے اور بالغ ہونے سے پہلے رطوبات کے غلبہ اور اُنکے خام ہونیسے گربہ چشم ہوا کرتے ہین اور جسوقت بالغ ہو جاتے ہین اور حرارت مین قوت آتی ہو رطوبات مذکورہ مین سے کچھ تو تحلیل ہو جاتی ہین اور باقی مین خشکی آجاتی ہو اور غذا کی اصلاح ہونیسے حدقہ کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہو اور یہ قسم اُسکے موافق جو سکندر نے اپنے کناشہ مین بیان کیا ہو برص العین کہلاتی ہو اور اس زرقہ مین اور جو زرقہ کہ ماء ازرق کے سبب ہو اُسمین یہ فرق ہو کہ بینائی کا جانا اور اُسکا قدح سے زائل ہونا اور ابتدا مین خیالات کا نظر آنا اُس زرقہ پر جو نزول الماء کے سبب سے ہو گواہ ہوتا ہو اب جان لے کہ زرقہ مذکورہ کی یہ علامت ہو کہ پہلی قسم کے اسباب مین سے کوئی چیز ظاہر نہو علاج ایارجات قویہ کے ساتھ جیسے ایارج جالینوس اور ایارج لوغاذیا استفراغ کرین اور ایسے غرغرے جو دماغ کو پاک کرتے ہین استعمال کرین

اور چھینک آنیکے واسطے گرم چیزین دینی چاہییں اور مزاج کی اصلاح کیواسطے گرم معجون دین اور زعفران باریک پیسکر آنکھ مین لگائین اور جاننا چاہیے کہ روغن زعفران حدقہ کے سیاہ کرنے مین مخصوص ہی اگرچہ اُسکا زرقہ کسی سببسے ہو اور ایسا ہی اگر سلائی اندرائن کے پھل مین بھگوکر آنکھ مین لگائین اور اُسکی تعریف مین کہتے ہین کہ بلّی کی آنکھ کو بھی سیاہ کر دیتا ہی تیسرے یہ کہ جو رطوبات پختہ اور نضج یافتہ جو رنگ کرنیکا باعث ہی تحلیل ہو جائین اور اس سببسے زرقہ نظر آئے اور اُسکے اوپر نباتات کا حال دلالت کرتا ہی کہ جب اُسکے رطوبات تحلیل ہو جائین اور خشکی آنے لگے اُسمین سفیدی غلبہ کرتی ہی اسیوجہ سے بڈھون کی آنکھین اور اُن بیمارون کی جو خشکی کے عارضے مین مبتلا ہون رطوبت اصلیہ کے تحلیل ہو جانے سے ازرق ہو جاتی ہین اور اس سببسے کہ یہ قسم قرنیہ کا رنگ بدل دیتی ہی اور بینائی کو باطل کرتی ہی اُسکو بھی نزول الماء کے اقسام مین گنتے ہین اگرچہ حقیقت مین خشکی سے ہی جیسا کہ پیٹ کے پھولنے کو استسقاء طبلی مین استسقا شمار کرتے ہین ہر چند کہ پیٹ پھولنے مین پانی کا کچھ لگاؤ نہین اور اس زرقہ مین اور وہ زرقہ جو نزول الماء کے سبب سے ہوتی ہی یہ فرق ہی کہ اس قسم مین خیالات نہین ہوا کرتے اور قدح کرنا فائدہ نہین دیتا اور آنکھ کا دُبلا ہونا بھی خشکی کے لوازم سے ہوتا ہی

علاج جس طرح سے کہ بن پڑے رطوبت پہونچانے مین کوشش کرین

فصل ضعف بصر کے بیانمین اس سے یہ مراد ہی کہ بصارت کے فعل مین خلل آجائے مثلاً ہر چیز کو جیسی وہ ہو اچھی طرح پورا پورا نہ دیکھ سکے یا ایسی دور جگہ سے کہ نظر اچھی طرح وہان تک کام کر سکتی ہی دریافت نکر سکے اگرچہ نزدیک سے ہر ایک چیز کو خوب دیکھے یا دیکھنے مین خطا کرے جیسے چھوٹی چیز کو بڑی دیکھے اور بڑی چیز چھوٹی نظر آئے اور سبز کو سیاہ اور سیاہ کو سبز اور دراز کو کوتاہ اور کوتاہ کو دراز اور سیدھے کو ٹیڑھا اور ٹیڑھے کو سیدھا اور اسی قیاس پر دیکھے اور اِن سبکو ضعف باصرہ کہتے ہین اور ضعف باصرہ کی بارہ قسم ہین ایک آنکہ سوء مزاج سرد و تر مادی روح باصرہ کو غلیظ اور اخلاط کو کثیف کر دے پھر روح کے مزاج مین فساد آنیسے اور بصر کے آلات مین تغیر پیدا ہونیسے ضعف پیش آئے اُسکی علامت یہ ہی کہ گاڑھے اور چھوٹے چھوٹے آنسو آنکھ سے ٹپکین اور آنکھ کے کوئے مین تھوڑا سا میل نکل آئے اور صحت کی حالت کی نسبت آنکھ بڑی نظر آوے لیکن درد اور سرخی بالکل نہو اور کھانے اور سونیکے بعد خاص کر بدہضمی کی حالت مین اور غذا فاسد ہونیکے وقت مین ضعف بڑھ جائے اور اِس سببسے کہ اس قسم مین ضعف کا سبب روح کی کدورت اور بصر کے آلات کا تغیر ضعف کا سبب ہوا کرتا ہی مبصر یعنی جسکو دیکھتے ہین اُسکی حقیقت کامل دریافت نہین ہو سکتی اور باہر سے بھی قرنیہ مین اور بیضیہ مین کدورت ظاہر معلوم ہوا کرتی ہی بلکہ کدورت کے سبب سے آنکھ کی تپلی نظر نہین آیا کرتی پھر اگر کدورت فقط ثقبہ کے ہی مقابل مین ہو جاننا چاہیے کہ بیضیہ مین ہی اور اگر قرنیہ کے سب اجزا مین نظر آئے جان لین کہ قرنیہ مین ہی یا قرنیہ مین بھی اور بیضیہ مین بھی علاج تنقیہ دماغ کے لیے حبوب مسہلہ دین اور موافق چیزون سے غرغرہ کرین اور ایارج اور مصطگی چبائین اور تنقیے کے بعد باسلیقون ممسک اور روشنائی کبیر آنکھ مین لگائین دوسرے یہ کہ سوء مزاج بارد ساذج ضعف کا سبب ہو اور اُسکی یہ علامت ہی کہ آنکھ کے حجم مین نقصان آئے یعنے حالت صحت کی نسبت چھوٹی ہو جائے اس سبب سے کہ سردی رطوبات جما دیتی ہی اور اجزا کو سکوڑتی ہی اور دیر کو حرکت کرنا اور بینائی مین خرابی آنا اِس قسم کا نشان ہی علاج دماغ کے مزاج کی اصلاح کیواسطے تیہو اور مرغیون کا گوشت کھائین بھون کر یا نخود اور دارچینی کے ساتھ

پکا کر اور روغن بان اور روغن یاسمین ناک مین ڈالین اور گرم دوائین جو گھاس کی قسم سے ہین انکے پکے ہوے پانی پر انکباب کرین اور شیاف اصفر
اور شیاف اخضر آنکھ مین لگائین شیاف اصفر کی ترکیب ہلیلہ زرد توتیاے ہندی ہر ایک پانچ درم مرچ سفید صمغ عربی ہر ایک تین درم زعفران ایکدرم
یہ سب پانچ دوائین کوٹ اور چھانکر بادیان کے پانی مین شیاف بنالین ترکیب شیاف اخضر کی زنگار تین درم قلقطار سوختہ چھ درم بورہ کف دریا زرنیخ سرخ
ہر ایک ایک درم نوشادر آدھا درم اشق ایک مثقال یہ سب سات دوائین اشق کو سداب کے پانی مین حل کرلین اور باقی اجزا کو کوٹ اور چھانکر اسمین
گوندھلین اور شیاف بنالین تیسرے یہ کہ سوء مزاج گرم مادی ضعف کا سبب ہوجاے اور پوشیدہ نہین کہ حرارت رطوبات کو اُبال دیتی ہی اور انکا
حجم بڑھاتی ہی اس ضرورت سے بصر کے آلات کھنچکر بڑھ جاتے ہین اور بینائی مین خلل پڑتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ آنکھ پھولی ہوئی اور سُرخ اور گرم
معلوم ہو علاج اگر خون کا غلبہ پائین فصد کرین اور مطبوخ ہلیلہ سے طبیعت کو نرم کرین اور شور اور تیز چیزون سے اور پیاز گندنا اور بادروج اور سب
بخار انگیز چیزون سے پرہیز کرین اور تنقیہ عام کے بعد تنقیہ نفس عضو کے لیے جو چیز کہ آنسو نکالنے والی ہو آنکھ مین لگائین جیسے برود حصرمی اور اُسکے مانند
ترکیب برود حصرمی کی یہ ہی توتیا کو لیکر باریک پیسکر انگور ترش کے پانی مین رچالین اور سایہ مین سکھلا کر دوسری دفعہ پیسکر اور حریر مین چھانکر استعمال کرین اور
دوسری چیزین بھی توتیا کے ساتھ پرورش کرین جسطرح پر قرابادینون مین لکھا ہی چوتھے یہ کہ سوء مزاج گرم ساذج جو شدت سے گرم ہو بصر کے اعضا کو گرم
کرے اور رطوبات کو خشک کردے پھر روح مین بہت کمی آتی اور آدمی دور سے نہ دیکھ سکے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ آنکھ دبلی ہوکر گڑجاے اور آنکھ اور
ناک سے رطوبت بہت کم نکلے اور بھوک کی حالت مین اور گرمی کیوقت اور اسہال کے بعد ضعف بینائی غلبہ کرے اور کھانیکے بعد اور سونیکے پیچھے بینائی کا
ضعف ہلکا پڑے علاج سردی اور رطوبت پہونچانیکی تدبیرین جن جن چیزون سے کہ بارہا اُنکا ذکر آیا ہی توجہ کرین اور روغن سرد و تر جیسے روغن بنفشہ روغن
نیلوفر سر پر ملین اور ناک مین ڈالین اور میٹھے بادام کا روغن آنکھ مین ڈالین اور لڑکیون کے پینے کا دودھ آنکھ مین دوہین اور اگر شراب مین بہت سا پانی ملاکر پئین
مضایقہ نہین اور بہت پانی ملانے مین یہ فائدہ ہی کہ رطوبت زیادہ پہونچاے اور گرمی کم پیدا کرے پانچوین یہ کہ آنکھ مین کوئی علت نہو بلکہ علت معدے
مین ہو اور غلیظ ابخرے اُٹھکر چڑھین اور ضعف کے باعث ہون اور اُسکی علامت یہ ہی کہ ضعف ہر وقت نہو بلکہ بدہضمی کی حالت مین پیدا ہوجاے
اور بھوک کیوقت البتہ جاتا رہے علاج اگر معدے مین امتلا ہو اُسکا تنقیہ کرین اور موافق موافق جوارشون سے تقویت دین چھٹے یہ کہ حرارت غریزی ضعیف
ہوجاے اور اس سبب سے رطوبات فضلیہ کے نضج اور اصلاح مین نقصان پڑے اور فساد پیش آئے اور بڑے بڑے بخارات بڑھ جائین اور دماغ کے
مزاج مین اور قوت حساسہ مین ضعف واقع ہو اور یہ قسم بڈھون کو مخصوص ہی اور اس سبب سے کہ اعادۂ معدوم محال ہی یعنی جو چیز نابود ہوگئی اُسکا موجود
کرنا ممکن نہین اس نوع کو لاعلاج کہتے ہین لیکن اسلیے کہ بڑھ جاے علاج سے ہاتھ نہ روکین اور اُسکا علاج یہ ہی کہ دماغ کا تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد
کبھی شادنج اور کف دریا اور ہلیلۂ زرد آنکھ مین لگائین تاکہ آنکھ مین صفائی آوے اور مادہ اُس مین سے پاک ہوجاے اور کبھی سرمہ اور توتیا اور
انکے مانند آنکھ مین استعمال کرین تاکہ آنکھ کو قوت دے فائدہ ضعف بینائی جو بڈھون کو ہوا کرتا ہی اُسکو سب کا سب لاعلاج نہ سمجھین کیونکہ
یہی ایک قسم لادوا ہی اور اُسکا پیدا ہونا بڈھون مین مخصوص ہی ساتوین رطوبت بیضیہ مین کدورت آئے اور شفافیت کا کم ہونا نور کو

جلیدیہ سے باہر کیطرف نکلنے کو اور اور صورتون کو اُسپر خوب نقش پکڑنے سے مانع آئے اور رطوبت بیضیہ کی کدورت کے تین سبب ہین ایک یہ کہ اخلاط سوداوی بدن مین غلبہ کرین پھر اُس مادے سے سوداوی انجرے جو غلیظ اور سیاہ ہو دین دماغ کیطرف آجائین اور اُس جگہ سے نیچے اُتر کر بیضیہ مین جمع ہو جائین اور اپنی غلظت سے اُسمین کدورت پیدا کرین دوسرے یہ کہ جماع کثرت اور افراط سے کیا جائے اور اس جہت سے کہ غذائے اخیر کا جوہر تمام بدن سے اور خصوص دماغ سے استفراغ ہوتا ہے یعنی نکل جاتا ہے دماغ مین بہت خشکی پیدا ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ آنکھ کے رطوبات اور اُنکی غذا دماغ کے رطوبات اور غذا سے ہین جسوقت کہ دماغ خشک ہو جائے اُسکی تبعیت مین آنکھ بھی خشک ہو جائیگی اور اس ضرورت سے بیضیہ بھی سکڑ کر کثیف ہو جائیگی اور اُسکی روشنی اور چمکاہٹ زائل ہو جائیگی پھر اگر خشکی نہایت ہو کوئی چیز نظر نہین آئیگی اور اگر کم ہو اس طرح پر دیکھ سکتا ہے کہ گویا ایک سیاہ پردہ آنکھ پر پڑا ہوا ہے تیسرے یہ کہ کھانے پینے مین سوء تدبیری واقع ہو اور ہمیشہ رات کو کھانے کا اتفاق پڑے اور اس سبب ہضم بگڑنے سے اور نضج مین قصور آنے سے بدن مین رطوبات پیدا ہو جائین اور بیضیہ کو گندلا کردین اور اس قسم کے ضعف کی یہ علامت ہے کہ بیمار اپنی آنکھ کے آگے ایک سیاہ پردہ دیکھے اور اُسکی نظر آسمان کیطرف دیکھنے مین زمین کیطرف دیکھنے کی نسبت صاف اور روشن ہو کیونکہ اکثر امر مین اُسکی کدورت اجزاے غلیظۂ ارضیہ کے ملنے سے ہوا کرتی ہے اور ان اجزا کا میلان بالطبع نیچے کیطرف ہوا کرتا ہے اس صورت مین آنکھ کے نیچا کرنے مین بہت کدورت آئیگی اُسکے اونچا کرنیسے اور جسکا سبب مجامعت کا افراط ہو اُسکا پہلے ہو لینا اُسپر گواہ ہوگا علاج جہان کہین امتلا سبب ہو مطبوخ افتیمون اور غاریقون سے استفراغ کرین اور جو چیزین مضر ہین اُنسے پرہیز کرین اور جہان جماع اُسکا سبب ہو رطوبت پہونچانے مین کوشش کرین اور جماع کو ترک کرین اور سب استفراغ کی چیزون سے پرہیز کرین حاصل یہ ہے کہ علاج سبب کے موافق کرنا چاہیے رطوبت پہونچانا ہو یا خشک کرنا آٹھوین یہ ہے کہ جلیدیہ کا مکدر ہونا ضعف کا باعث ہو اور اس رطوبت مین کدورت آنیکا سبب وہ رطوبتین متعفن سوداوی ہوا کرتی ہین کہ دماغ مین بہنے لگین اور اُنمین سے تھوڑی سی جلیدیہ پر گرے اور اُسکی یہ علامت ہے کہ جلیدیہ مین کدورت آتی رہے یہانتک کہ ایکبارگی آنکھ مین ایسی سیاہی آجائے کہ محسوسات کی صورتون کا اسمین نقشہ نہ جمے مگر باوجود اِس کیفیت کے نزول الماء اور انتشار کا کچھ اثر اور نشان نہو اور جب سودا کا تنقیہ کیا جائے رطوبتون مین روشنی آئے اور اندھیرا کم ہو جائے علاج سودا کا استفراغ کرین اور غذائین لطیف کھلائین اور جلیدیہ اور بیضیہ کی کدورت کا بیان اُسکی جگہ ہم مفصل کہ آئے ہین نوین یہ کہ ہر چیز اپنی ہیئت کی نسبت آنکھ مین چھوٹی معلوم ہو حالانکہ نزدیک ہو اور نزدیک ہونیکی قید اسواسطے لگائی کہ بہت دور سے بڑی چیز کا چھوٹا معلوم ہونا امر طبیعی ہوا کرتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ عصبۂ مجوفہ دب جائے اور تنگ ہو جانے اور دب جانیکے تین سبب ہین ایک تو ورم دوسرا سدہ تیسرا اجفاف یعنی خشک ہو جانا اور ظاہر ہے کہ جب عصبہ تنگ ہو جاتا ہے تو نور اصلی مقدار پر نہین نکلتا بلکہ جتنا راستہ تنگ ہوتا ہے اُتنا باریک ہو جاتا ہے اس ضرورت سے ہر ایک چیز اپنی مقدار سے چھوٹی نظر آتی ہے اور یہ فرق کہ بینائی کا دقیق ہو جانا ثقبۂ عنبیہ کے تنگ ہو جانیسے ہے یا عصبہ کے تنگ ہونیسے اِس طرح پر ہے کہ وہ باریک ہو جانا جو ثقبہ کے تنگ ہونیکے سبب سے ہوا کرتا ہے اُسمین ہر ایک چیز اپنی مقدار پر نظر آتی ہے کیونکہ روح باصرہ ثقبہ مین مکان تنگ ہونیکے سبب ہر چند کہ کثیف اور حجم مین کم ہو لیکن جبکہ جگہ بدل کر اُس جگہ جاتی ہے کہ جہان دونون پٹھے ملتے ہین اور اُسکو

مجمع النور کہتے ہین تو پھر اپنی اصلی مقدار پر آجاتی ہی اس سبب سے کہ پٹھا سلامت ہی اور ہر ایک چیز اپنی مقدار پر نظر آتی ہی علاج اگر پٹھے کے دبجانیکا سبب خشکی ہو کہ کھنچ کر پٹھے کو دبا دے اور اُسکی تجویف کو سدۂ ناتمام سے بند کردے ایسی طرح پر کہ بالکل بند نہو رطوبت پہونچانے مین کوشش کرین اور اگر دبجانیکا سبب رطوبت ہو اُسکے خشک کرنے اور چن لینے مین اور تنقیہ کرنے مین توجہ کرین اور یہ عام ہی کہ رطوبت مذکور ورم پیدا کرے یا نکرے اور جسطرح کہ ہو اگر رطوبت کا مادہ بدون ورم کے ہوگا عصب مین استرخا واجب کریگا اور اس سبب سے اُسکے بعضے اجزا بعضون پر ملجائینگے ایسے طور پر کہ عصب کی راہ بالکل بند نہو کیونکہ اگر سب کا سب بند ہوجائے تو اس صورت مین ضرور اندھا کردیتا ہی جیسا نزول الماء کے آخر مین بیان کیا ہی اور اگر رطوبت مورم ہی یعنی ورم پیدا کرنیوالی عصب کے اجزا کا ورم کرنا مع اُن اعضا کے جو نزدیک ہین عصب کی راہ مین تنگی پیدا کرتا ہی دسوین یہ کہ چھوٹی چیز بڑی نظر آئے حالانکہ بہت نزدیک نہو اور نہ بہت دور کیونکہ اگر وہ چیز نہایت قریب ہوگی سب کسی کو بڑی نظر آئیگی جیسا کہ انگشتری کو آنکھ کے بہت نزدیک لائین تو کنگن کے برابر معلوم ہوا کرتی ہی اور چھوٹی چیز جو متوسط مسافت سے بڑی نظر آئے اُسکا سبب یہ ہی کہ جسم غلیظ اور شفاف جیسے پانی اور بلور اور صاف شیشہ بینائی کے اور نظر آنیوالی چیز کے درمیان حائل ہوجاتا ہی تب اُس جسم کے سبب آنکھ کا نور ٹیڑھا ہوجاتا ہی اور جب نور ٹیڑھا ہوا اور اُسکی شعاعون نے ہر طرف ٹیڑھے ہوکر قوت پائی ہر شی بڑی نظر آنے لگتی ہی اور اُسی سبب سے جاڑے کے موسم مین ستارے ہوا کے غلیظ ہونے سے بڑے بڑے نظر آتے ہین اور درہم پانی کے گہراؤ مین اور خط صاف بلور کے نیچے بڑے معلوم ہوتے ہین اسلیے ضعف بینائی مین عینک کا وسیلہ پکڑتے ہین علاج معدہ اور سر کے تنقیے کیواسطے ایارجات دین تاکہ رطوبات جو مرض کا باعث ہین زائل ہون اُسکے بعد آنکھ کے طبقات کو پاک کرنیکے لیے اکحال مدمعہ یعنی جو سرمے آنسو نکالتے ہین جیسے باسلیقون اور اُسکے مانند آنکھ مین لگائین تاکہ وہ جسم بخاری جو بیچ مین آگیا ہی سب تحلیل ہوجائے گیارھوین یہ ہی کہ ایام صحت مین جتنی دور سے باصرہ اچھی طرح دیکھتی تھی اب اچھی طرح احساس نکرسکے اور ضعف آجائے مگر نزدیک سے کسی طرح کا فتور ظاہر نہو اُسکا یہ سبب ہی کہ روح باصرہ قلیل اور رقیق ہوجاتی ہی اس سبب سے رقت کے سبب دور جگہ تک استقلال اور استکمال کے ساتھ حرکت نہین کرسکتی اور بکھر جاتی ہی پھر اُسکے فعل مین ضعف اور نقصان پڑتا ہی اور اس مرض کا اچھا ہونا دشوار ہی علاج بدن کی ترطیب کے لیے بکری اور بھیڑ کے بچے کا اور موٹی مرغیون کا گوشت اور بیضۂ نیمبرشت کھلائین اور نیمگرم میٹھے پانی سے بدن کو دھوئین اور حمام کرین اور تر روغن جیسے روغن نیلوفر اور روغن کدو سر پر ملین اور غرض یہ ہی کہ تعاہد مین کوشش کرین جسطرح کہ مزاج کے مناسب ہے بارھوین وہ ہی کہ دور جگہ سے نزدیک جگہ کی نسبت بہتر معلوم ہو اور اسکا یہ سبب ہی کہ روح باصرہ مین بخارات ملے رہتے ہین سو جتنا کہ دور تک حرکت کرتی ہی وہ بخارات جو اُسمین مل رہے ہین تحلیل ہوتے ہین اور اس سبب سے باصرہ اچھی طرح پورا پورا دیکھ سکتی ہی علاج استفراغ کے لیے ایارج دین اور جو چیزین رطوبت بڑھاتی ہین اُنکو ترک کرین اور کحل روشنائی آنکھ مین لگائین اور بانی نے اِن پچھلی چارون قسم کو خیالات مین لکھا ہی اور اس فقیر حقیر نے ضعف کی فصل مین شمار کیا اس اس سبب سے کہ ضعف باصرہ سے اُنکو مناسبت تھی چنانچہ خیالات مین بھی اُسکی طرف اشارہ کیا گیا ہی۔

فصل ذہاب بصر و رسطامیر و جوس مظلمہ

فصل ذہاب بصر و رسطامیر و جوس مظلمہ یعنی تہخانون مین اور اندھیرے قیدخانہ مین بینائی کا جانا اور اس بیماری کی دو قسم ہین ایک وہ ہی

کہ بہت دنون تک اندھیری جگہ مین آدمی بیٹھا رہے اور روشنی کو نہ دیکھے اور اس سبب سے وہ رطوبات اور ابخرۂ غلیظہ جو روشنی مین پریشان ہوکر تحلیل ہوا کرتے تھے تحلیل نہون بالضرور اس جہت سے ملطف اور محلل نرہا یعنی جو سبب کہ لطیف اور تحلیل کرنیوالا تھا نرہا تو بینائی کثیف ہوجائیگی اور نور غلیظ ہوگا اور رطوبات غلیظہ کے جمع ہوجانیسے اور رطوبات اصلیہ کے غلیظ ہونیسے اور طبقات کے کثیف ہونیسے بھی نور کے راستے بند ہوجاتے ہین اور کبھی فضلات کے جمع ہونیسے رطوبت بیضیہ گاڑھی اور گندلی اور سیاہ ہوجاتی ہی اور بینائی کو روکتی ہی دوسرے یہ کہ کوئی بہت عرصے تک اندھیری جگہ مین بیٹھے اور اس جگہ سے ایکبارگی روشنی مین نکل آئے اور اس سبب سے آنکھ کا نور کہ روشنی کو تلاش کرتا ہی قوت کے ساتھ نکلے تاکہ باہر کے نور مین جا ملے پھر اسواسطے کہ نور قوت سے نکلتا ہی ثقبہ فراخ ہوجائے اور جب ثقبہ کشادہ اور فراخ ہوگا نور بکھر جائیگا اور آفتاب کی روشنی بھی اُس بینائی کے نور کو جو ضعیف ہوا کرتا ہی سلب کرتی ہی جیسا کہ چراغ کے نور کو اُسکی کمی اور ضعف کے سبب سلب کرتی ہی علاج جہان کہین نور کا گندلا ہونا یا راستون مین سدہ پڑنا یا بیضیہ کا سیاہ ہوجانا سبب ہوا کحال ملطف جیسے باسلیقون اور شیاف مرارات اور اُنکے مانند آنکھ مین لگائین اور غذا مین اور معجون جو مادے کو لطیف کرنیوالی ہون [سرمے ۱۲] استعمال کرین اور جہان کہین کہ اندھیرے سے دفعۃً نکل آنا اس بیماری کا سبب ہوا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ آفتاب کی روشنی کیطرف نہ دیکھین اور ایک برقع آسمانی رنگ اپنے مُنھ پر ڈالے رکھین اور اسرب یعنی سیسے کو سوہان سے ریت کر اُسکے برادے پر نظر کرتے رہین اور اچھی اچھی غذائین کھائین اور رات کے وقت کھانا نہ کھائین اور روزہ اور جماع سے پرہیز کرین۔

فصل خفش کے بیان مین اس لفظ کے بولنے مین اطبا کا اختلاف ہی بعضون کا یہ مذہب ہی کہ جب طبقۂ قرنیہ اور عنبیہ اصل پیدایش مین رقیق ہو یا رطوبت بیضیہ اصل پیدایش مین بہت کم ہو اور اس سبب سے آفتاب کی شعاع اور روشنی اُسمین نفوذ کر جائے اُس مرض کو خفش کہتے ہین اسیواسطے کہتے ہین کہ یہ مرض آدمی کے ساتھ ہی پیدا ہوا کرتا ہی اور اُسکی یہ علامت ہی کہ روز روشن مین بینائی ضعیف ہو اور آفتاب غروب ہونیکے وقت اور جسدن ابر ہو کسی طرح کا فتور نہو اور بینائی قوی ہو اور کبھی سبب ضعیف ہوا کرتا ہی پھر اگرچہ دن روشن ہو مگر سایے مین دیکھ سکتا ہی لیکن شعاع مین آنکھ کے تنگ ہوجانے اور اکٹھے ہوجانیسے ضعیف ہوجائے اسی سبب سے اس نام سے نام رکھا اور اسیوجہ سے شپرہ کو خفاش کہتے ہین اور لغت مین خفش کے معنی آنکھ کا چھوٹا ہونا ہی اور اس خفش کے لیے علاج نہین مگر اسواسطے کہ پلکین اور رطوبات سیاہ ہوجائین تاکہ آنکھ کو روشنی پر دیکھنے کی قوت آئے اگر دخان روغن بنفشہ یعنی روغن بنفشہ کا کاجل آنکھ مین لگائین مناسب ہی اور یہ خصوصیت کہ روغن بنفشہ ہی کا کاجل بنائین اسلیے ہی کہ لطیف ہی اور اسمین ناریت کم ہی اور اکثر طبیب کہتے ہین کہ خفش وہ ہوتا ہی کہ ضعف بینائی کے ساتھ طراوت اور نمی پلکون مین ظاہر ہو اور اسکا تدارک موافق علاج کے ساتھ کرسکتے ہین اور اسکا علاج یہ ہی کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین اسکے بعد سر کا تنقیہ کرنا چاہیے اور تنقیے کے بعد توتیاے ہندی اور سرمۂ اصفہانی اور برگ آس کی اور گلنار کی خاکستر آنکھ مین لگائین تاکہ آنکھ کو قوت ملے اور رطوبت خشک ہوجائے اور طبقات پاک ہون اور نمی جاتی رہے

فصل قمور کے بیان مین اُس سے یہ مراد ہی کہ بینائی برف کیطرف اور روشن چیزون کی طرف بہت دیکھنے سے کند اور ضعیف ہوجاتی اور اس مرض مین کبھی بینائی بالکل باطل ہوجاتی ہی اور کوئی چیز نظر نہین آیا کرتی اور کبھی اس حد تک نہین پہونچتی لیکن دور کی چیزونکو دریافت نہین کرسکتی اسلیے کہ نور

ضعیف ہی مگر نزدیک سے دیکھ سکتی ہی اور جس رنگ کو دیکھے اُسکے اوپر سفیدی خیال کرے اور اُسکی یہ وجہ ہی کہ ہمیشہ سفیدی پر نظر پڑنیسے اُسکی متخیلہ مین سفیدی خوب ٹھہر گئی اور جم گئی ہی سو جس چیز کو دیکھتا ہی خیال کرتا ہی کہ اُسپر سفیدی ہی اور قمور کے پیدا ہونیکی وجہ مین جو کچھ شیخ نے کہا ہی وہی کچھ ٹھیک معلوم ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ سفید چیزین اور تیز روشنیان اپنی لطافت کی شدت سے روح باصرہ کو متفرق اور پریشان کرتی ہین جیسا آفتاب کا نور چراغ کے نور کو بیکار کرتا ہی اور اسیطرح سے بہت دن گذرنیسے یہ کیفیت روح مین جمجاتی ہی اور خیال مین بھی جگہ پکڑ جاتی ہی اگرچہ اُن چیزون کے دیکھنے سے رُک رہے مگر اُسکا ضرر بینائی مین باقی رہے جبتک کہ اُسکا تدارک نکرین علاج ایک سیاہ کپڑا مُنھ کے اوپر لٹکائین اور سیاہ کپڑے پہن لین اور سیاہ پٹیان آنکھ کے نیچے باندھ دین ایسی طرح پر کہ ہمیشہ نظر اُنپر پڑتی رہے اور سب سے بہتر یہ تدبیر ہی کہ ایک چیز سیاہ جسکو سیاہ بالون سے بنتے ہین اور ترک لوگ سفر مین استعمال کرتے ہین آنکھ کے اوپر باندھ دین تاکہ سیاہی کے سبب نور کو جمع رکھے اور اُن سوراخون کے سبب جو اُسمین ہوا کرتے ہین اشیا کے دیکھنے سے مانع نہ آئے اور دودھ آنکھ مین دوہین تاکہ روح مین غلظت پیدا کرے اور طبقات کو نرم کرے اور برودت کی کثافت کو زائل کرے اگر مرض برف کے دیکھنے سے پیدا ہوا ہو اور بینائی کی قوت اور روح کی غلظت اور کثافت زائل ہونیکے لیے بادام خاص کر اگر تلخ ہو لیکر اور کوٹکر آنکھ کے اوپر ضماد کرین اور آنکھ کی اور روح کی ترطیب کے لیے اور طبقات کی نرمی اور کثافت زائل ہونے اور مسامات کھولنے کے لیے گرم پانی سے تکمید کرین فائدہ کبھی برف پر نظر کرنیسے رمد پیدا ہوتی ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ طبقات مین کثافت آنے اور مسام بند ہونیکے سبب سے آنکھ مین بخارات گھٹ جاتے ہین اور اس جگہ رک کر اُنکا مواد ردی اور بورم پہنچاتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ سبب پہلے ہو چکے اور دوسرے آثار کہ رمد کی فصل مین ہر سبب کے موافق شرح کے ساتھ بیان کیے ہین موجود نہون علاج تدبیر محلل استعمال کرین جس سے مسام کھلجائین اور بخارے اور مواد جو موجود ہین اُنکی تلطیف ہوجائے مثلاً شلغم اور لہسن کھٹے یا اُسکے سوکھے ہوے چھلکے اور زوفاے خشک اور اکلیل اور بابونہ پانی مین پکاکر اُسکے بخار پر انکباب کرین اور چکی کا پتھر گرم کرین اور شراب مقطر اُسپر ڈالین اور اُسکے بخار پر سر جھکائے رکھین اور اگر آبنا گرم کرین اور شراب اُسپر ڈالکر اُسکا بخار آنکھ مین پہونچائین بہتر ہوگا اور مسام کے کھولنے اور مواد کے تحلیل کرنے اور آنکھ کو قوت دینے مین جلد تاثیر کرے گا۔

فصل سبل العین کے بیان مین سبل کے معنی لغت مین دُبلا ہو جانا ہی کبھی اس مرض مین آنکھ کا ڈھیلا نہایت دُبلا ہو جاتا ہی اور قریب ہو کہ پلکین اُسکے اوپر ملجائین اور کبھی خشکی کے غلبہ سے اور رطوبات کی صفائی اور شفافیت جاتی رہنے سے بینائی بالکل بیکار ہو جایا کرتی ہی اور جاننا چاہیے کہ ضعف بصر اس بیماری کو لازم ہی اور کبھی تخلف نہین کرتا اور اس سبب سے کہ یہ مرض اگر بڈھون کو عارض ہو اُسکے اسباب اور علاج دوسرے ہوا کرتے ہین اور جبکہ جوانون مین واقع ہو تو اور ہوتے ہین ہم اسکو دو قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم وہ سبل العین کہ جو بڈھون کو اکثر عارض ہوا کرتی ہی اور اُسکا سبب یہ ہی کہ رطوبات اصلی کا بدل جو اُنکے اعضا کے جوہر مین ٹھہر رہے ہین کم ہو جائے علاج اگرچہ اس قسم کے تدارک کے لیے اس سبب سے کہ رطوبات اصلیہ کا بدل پہونچانا دشوار ہی توقع بہت کم ہی مگر اسلیے کہ زیادہ نہو جائے ہر حال مین ترطیب مین توجہ اور کوشش کرنا واجب سمجھین اور جو چیزین خشکی پیدا کرتی ہین اُنسے پرہیز کرنا لازم جانین دوسری قسم وہ سبل العین کہ جوانون مین واقع ہو اور وہ بہت کم ہوا کرتی ہی اور جاننا چاہیے کہ جب یہ علت جوانون مین واقع ہوتی ہی اکثر ایک ایک آنکھ مین ہوا کرتی ہی اور دونون آنکھون مین واقع ہونا شاذونادر ہی کیونکہ اسکا سبب رطوبات اصلیہ کا نقصان

نہین بلکہ مرض ہو اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ طبیعت اپنے خالق کے اذن سے جیسا کہ شریف کی خسیس سے حمایت کرتی ہو ویسا ہی دو برادرون مین سے ایک کی دوسرے سے حمایت کیا کرتی ہو جہانتک اُس سے بن پڑتا ہو اور یہی سبب ہو کہ نزول الماء اکثر ایک آنکھ مین واقع ہوتا ہو اور بہت کم ہوا کرتا ہو کہ دونون آنکھون مین اکٹھا ایک دفعہ ہی پیدا ہو جیسا کہ اُسکی جگہ مین ہمنے اُسکی تصریح کی ہو اب جان لے کہ اِس قسم کا سبب ہو کہ زجاجیہ مین یا جلیدیہ مین یا بیضیہ مین خشکی واقع ہو اور خشکی پیدا ہونیکے سبب بہت ہین ایک تو یہ ہو کہ بہت سا استفراغ واقع ہوا ہو دوسرے یہ کہ ایک عرصہ دراز تک غذا نہ پائے جیسا بعضے نقاہت والون مین دیکھنے کا اتفاق ہوا کرتا ہو تیسرے یہ کہ مشیمہ کے عروق مین یا شبکیہ کی رگون مین سدہ پڑے اور اُسکے سبب رطوبات تک غذا نہ پہونچ سکے چوتھے یہ کہ آنکھ کی قوتین غذا کے لینے سے ضعیف اور عاجز ہو جائین جیسا مخدرات کے استعمال سے عارض ہوا کرتا ہو کیونکہ مخدر چیز برد مجمد یعنی سردی جمانیوالی کے سبب سے قوت غاذیہ کو مردہ کرتی ہو جیسا کہ جالینوس نے حیلۃ البرء مین کہا ہو کہ بہت سے آدمی ہین کہ اطبا نے اُنکا علاج آنکھ کے درد مین افیون اور دوسری مخدر چیزون کے ساتھ کیا جب اُنپر ایک زمانہ گذرا بعضون کی بینائی ضعیف اور بیکار اور بعضون کی آنکھ دُبلی اور چھوٹی ہو گئی اور یہ قول اگرچہ پہلے بھی ہمنے بیان کیا ہو مگر فوائد کی کثرت کے لیے اُسکو پھر مکرر بیان کیا علاج جہان کہین مرض کا سبب سدہ ہو استفراغ مین اور سدہ کھولنے مین کوشش کرین اور اُسکے بعد تمام بدن اور سر کے مزاج کی ترطیب کرین اور جہان کہین سدہ نہو صرف ترطیب مین مبالغہ کرین اور استفراغ اور تفتیح یعنی سدہ کھولنیوالی چیزون سے پرہیز کرین

فصل جحوظ کے بیان مین اگرچہ اس بیماری کا تھوڑا سا بیان زجاجیہ اور جلیدیہ کی بیماریون مین ہم بیان کر آئے ہین اب اس جگہ اس جہت سے کہ فائدہ بڑھ جائین پھر جدا بیان کرتے ہین جان لے کہ اس مرض کے تین سبب ہین ایک یہ کہ مادہ ریحی یا خلطی آنکھ کے اجزا مین آجائے اور اُسکے سبب آنکھ کا ڈھیلہ بڑھکر اور پھولکر باہر کیطرف جھک آئے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ اونچی ہونے اور اُبھرنیکے ساتھ آنکھ بڑی معلوم ہو اور اگر خلط کے سبب سے ہو تو بوجھ بھی محسوس ہو علاج جیسا مادہ اُسکا موجب ہو اُسکے موافق حقنہ اور مسہلات اور فصد اور حجامت کے ساتھ تنقیہ کرین اور تنقیہ کے بعد جو چیز کہ آنسو نکالے اور قابض اور مضبوط کرنیوالی ہو آنکھ مین لگائین کہ آنکھ کو قوت دے اور اُبھر آنیسے اور مادے کو قبول کرنیسے روک رکھے اور جو کچھ کہ اس کام مین آتا ہو وہ شیاف سماق ہو اس نسخہ سے اُسکی ترکیب یہ ہو سماق کو پانی مین پکاکر چھان لین اور چھنے ہوئے فقط پانی کو پکالین جب قوام آجائے اُسوقت سفیدہ قلعی ایک جزو کافور جزو کی ایک چوتھائی کتیرا ایک جزو کا چھٹا حصہ اس قوام کیے ہوئے مین ملاکر شیاف بنالین دوسرے یہ کہ جو اسباب داب لینے والے ہین اُنمین سے کسی سبب سے ڈھیلہ باہر کیطرف دبکر نکل آئے اور اسباب مذکور سے خناق ہو اور صداع شدید اور قے اور چیخنا اور بہت زور سے آواز کرنا اور لڑکا جننا اور دردزہ شدت سے ہونا اور زحیر کو تھمنا اور جو کچھ کہ سانس روکنے کا موجب ہو اُسکی علامت یہ ہو کہ سبب موجود ہو یا پہلے ہو چکے اور ایسی کھنچاوٹ کہ آنکھ کو پیچھے سے باہر کیطرف نکالے محسوس ہونے اور اگر مادہ بھی نکلنے پر مستعد ہو آنکھ بڑھی ہوئی نظر آتی ہو علاج اگر سبب کا دور کرنا کفایت نکرے اور ہر چند کہ سبب زائل ہو آنکھ مین جحوظ باقی رہے چاہیے کہ سیسے کا ایک ٹکڑا یا ایک تھیلی باریک سُرمہ سے بھر کر گدی کے اوپر رکھین اور آنکھ کے اوپر مضبوط باندھدین اور بیمار کو حکم کرین کہ پشت پر سیدھا لیٹے اور طلا سے قابض جیسے پوست انار اقاقیا علیق عصارۂ لحیۃ التیس آنکھ پر لگائین اور

خوب ٹھنڈے پانی سے مُنھ دھوئین تاکہ آنکھ کو قوت دے اور اُسکے اجزا کو اکٹھا کرے اور سکوڑ دے اور اگر قابض چیزین جیسے گلنار اور برگ زیتون اور برگ خشخاش پانی مین پکالین اور اُس پانی کو ٹھنڈا کر کے اُس سے مُنھ دھوئین زیادہ قبض کرتا ہو اور جلد نفع دیتا ہی تیسرے یہ کہ ڈھیلے کے علاقہ اور جو عضلات کہ اُن علاقون کے نگہبان ہین ڈھیلے ہو جائین اور اُسکی علامت یہ ہو کہ آنکھ بڑھی ہوئی نہ معلوم ہو کیونکہ اُسمین امتلا نہین ہو اور نہ باطن مین بہت تمدد اور کھنچاوٹ اس لیے کہ اُس مین کوئی چیز نہین کہ اندر سے دبا کر باہر کی طرف دفع کرے لیکن ضرور ہو کہ حدقہ مین اضطراب ہو اور بے اختیار حرکت کرنے لگے کیونکہ وہ رباطین اور بندشین کہ مقلہ کو اضطراب اور بے اختیاری حرکتون سے بچائے رکھتی تھین اور روکتی تھین اب ڈھیلی ہو گئی ہین علاج وہ رطوبات جو سُست کرنیوالی ہین اُنکے استفراغ کے لیے ایارجات کبار دین اور غرغرہ اور شموم اور نجور جنکا بیان سر کے امراض مین کیا ہو کام مین لائین اور تنقیہ کے بعد انبلی کا بیج جلا ہوا اور گل سُرخ اور گلنار اور کندر اور مائجھ آنکھ کے اوپر لگائین تاکہ قبض کے سبب سے ڈھیلے اجزا کو کھینچ کر مضبوط کر دین۔

فصل ضعف العین للشعاع کے بیان مین یعنی شعاع کو دیکھنا اچھا نہ معلوم ہو اس بیماری کے دو سبب ہین ایک یہ کہ روح گرم ہو کر بھڑک اُٹھے پھر شعاع کی گرمی اور روشنی سے اُسکی گرمی اور رقت بڑھ جائے اور اس سبب سے باصرہ کو اُسکا دیکھنا بُرا معلوم ہو اور یہ قرانیطس کا منذر ہو یعنی اُسکی خبر سے ڈراتا ہو اور اُسکی علامت یہ ہو کہ دوسری قسم کے آثار بالکل نہون علاج رطوبت اور سردی پہونچانے مین کوشش کرین اور مہلت نکرین تاکہ کسی بڑی آفت مین نہ ڈالے دوسرے یہ کہ آنکھ مین کوئی عارضہ جیسے رمد اور سبل غلیظ پیدا ہو جائے یا پلک مین کوئی آفت جیسے جرب واقع ہو پھر اس عارضہ کے سبب شعاع کا دیکھنا خوش نہ آئے اور سبب کا موجود ہونا اُسکی علامت ہو اور سبب کا دور کرنا اُسکا علاج ہو

فصل کمنہ کے بیان مین جو پلکون سے علاقہ رکھتا ہو یہ لفظ کئی معنون مین مشترک ہو اُسکی تحقیق اوپر بیان کی گئی اور اس جگہ یہ مراد ہو کہ جب آدمی نیند سے جاگے گمان کرے کہ اُسکی دونون آنکھون مین ریت اور خاک ہو اور اُسکا سبب یہ ہو کہ ریح غلیظ کے سبب ایک قسم کا بوجھ پلک مین پیدا ہو اور غلیظ ابخرے آنکھ کے طبقات مین بند ہو جائین اور یہ کیفیت اسواسطے ہمیشہ ہر وقت نہین رہا کرتی کیونکہ جاگنے کی حالت مین پلک کے بند کرنے اور کھولنے اور ہر طرف دیکھنے اور دن کی روشنی کے سبب سے ابخرے تحلیل ہو جایا کرتے ہین اور جب سونے کی حالت مین اسباب محللہ کے موجود نہونے سے ابخرے جمع ہو جاتے ہین بالضرور جاگنے کے بعد محسوس ہوا کرتا ہو گویا ریت گر پڑا ہو اور کچھ دیر کے بعد جاگنے کی حرارت کے سبب جتنے جمع ہو گئے ہین تحلیل ہو جاتے ہین علاج جو چیزین کہ مریض کے موافق ہین اُنسے بخار پیدا کرنے والے مواد کو استفراغ کرین اور تنقیہ عام کے بعد پلکون اور طبقون کے تنقیہ کے لیے مدمعات یعنی آنسو نکالنے والی چیزین آنکھ مین لگائین جیسے احمر لین اور احمر حاد اور باسلیقون اور شیاف طرخاطیقون اور پلک کے اوپر شیاف حلوقی یا شیاف اسود لین اور ہر صبح حمام مین جائین اور بارہا کہہ چکے ہین کہ جبتک اُن چیزون سے جو قوی نہون کام نکلے قوی چیزونکو ہاتھ نہ لگائین یعنی جبتک احمر لین سے کام چلے احمر حاد اور باسلیقون موقوف رکھین خاص کر اگر مزاج اصل مین گرم ہو۔

فصل استرخاء الجفن کے بیان مین یعنی پلک سُست ہو جائے جاننا چاہیے کہ کبھی ہوا کرتا ہو کہ جب رمد پیدا ہو اوپر کی پلک مین استرخا ظاہر

ہو اور شاید کہ استرخا اس حد کو پہونچے کہ پلک نہ اُٹھا سکین اور یہ مرض پلک کے عضلات مین استرخا واقع ہونے کے سبب پیدا ہوا کرتا ہی علاج اگر احتیاج دیکھین پہلے بدن کا تنقیہ کرین اور رمد کا جیسا مادہ ہو اُسی کے موافق اُسکا علاج کرین اور جب رمد زائل ہو جائے اور استرخا باقی رہے لازم ہی کہ ناک کے اندر کی رگین کھولین اور پلک اور بھوون اور پیشانی پر ایلوا اور اقاقیا اور ماميثا اور زعفران اور ببول آس کے پانی مین ملا کر ضماد کرین تاکہ مادہ کو خشک کر دے اور عضو کو قوت دے اور پلک کے تنقیے کے لیے جو کحل یعنی سرمہ آنسو نکالتا ہی پلک مین لگائین اور اگر اس علاج کے بعد بھی پلک بینائی کی جگہ کو ڈھانپنے رہے تشمیر کرین یعنی پلک کو کاٹ دین اور تشمیر کا طریق اسطرح پر ہی کہ اوپر کی پلک کو چھوٹے کوئے سے بڑے کوئے تک کاٹ ڈالین اور استرخا کی کمی اور زیادتی کے موافق جسقدر منظور ہو پلک کا ٹکڑا مقراض سے کترلین یعنی جس جگہ استرخا بہت ہو وہان سے پلک کو زیادہ قطع کرین اور جہان کم ہو وہان کم تراشین اور کاٹنے کے بعد تین چار ٹانکے لگائین اور سیین اور اُسکے اوپر ذرور اصفر چھڑک دین اور نمک اور زیرہ چبا کر اُسکا پانی آنکھ مین ٹپکائین اور تیسرے دن یا چوتھے دن دھاگون کو مقراض سے کتر کر نکالین اور مرہم استعمال کرین اس تدبیر سے پلک اُٹھ آتی ہی اور پتلی کھُل جاتی ہی فائدہ ناک کے دونون سوراخون کے اندر دو رگین باریک ہین کہ اُنکو عرق المنخرین یعنی نتھنون کی رگین کہتے ہین اور ان رگون کی فصد کا یہ طریق ہی کہ بیمار سانس روک کر آفتاب مین کھڑا ہو اور ناک کے سوراخ آفتاب کے سامنے رکھے تاکہ روشنی کے سبب رگین ظاہر ہون اور فصاد کو نظر آئین پھر اُنکو نشتر کی پشت سے یا اُس آلہ سے جو اُسکام کے لیے مخصوص ہی اور وہ مبضع کے مانند ہوا کرتا ہی یعنی چیرنیکا آلہ کھولدین اور اُن رگون کی فصد کا یہ فائدہ ہی کہ رطوبت کو خون کے ساتھ آنکھ سے نکال دے اور کبھی پلک کا استرخا فالج اور لقوہ کے طریق پر ہوا کرتا ہی اور اُسکا بیان ہو چکا اور کبھی ہوتا ہی کہ وہ وتر جو پلک کو تھام رکھتی ہی رگ پیشانی کی فصد کے وقت فصاد کی خطا کے سبب سے کسی طرف سے کٹ جائے اور اس سبب سے پلک ڈھیلی ہو جاتے جیسا اندروماخس کو اتفاق پڑا کہ جسوقت بادشاہ کے بیٹے کی فصد کرتا تھا اور وتر کی ایک طرف کٹ گئی اور اُسکی دونون آنکھین بند ہو گئین پھر بادشاہ نے اُسکا ہاتھ کاٹ ڈالنے کے لیے حکم کیا اور اُن بادشاہون کا طبیب کے لیے ایسا ہی حکم تھا جب علاج مین خطا کرے۔

فصل التصاق الجفن کے بیان مین یعنی دونون پلکا آپسمین مل جانا جاننا چاہیے کہ کبھی التصاق ایک گوشے مین ہوا کرتا ہی اور کبھی دونون گوشے مین اور کبھی دونون پلکین ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک ملجاتی ہین اور کبھی پلک طبقۂ ملتحمہ پر یا قرنیہ پر یا دونون پر چمٹ جاتی ہی اور اس مرض کے تین سبب ہین ایک یہ کہ رمد ہو کر آنکھ بہت سرخ ہو جائے اور پلک ایسی نظر آئے کہ گویا پھٹ گئی اور چھل گئی پھر جب زخم بھر جائے اس سبب سے کہ بہت مدت تک ایک دوسری برابر لگی رہے ملجائے دوسرے یہ کہ آنکھ مین یا پلک مین قرحہ پڑ جائے اور مدت تک آنکھ بند رہے اور اُسکے سبب زخم کی جگہ چمٹ جائے تیسرے یہ کہ سبل یا ناخنہ تراش دیا ہو اور اس جگہ کو جیسا کہ چاہیے تھا زبرد اور نمک سے داغ نہ دیا ہو اور جو رعایتین کہ تراشنے کے بعد لازم ہین اُنکو نہ کیا ہو یہان تک کہ ان اسباب سے التصاق پیدا ہو گیا ہو علاج اس بیماری کی تدبیر دستکاری ہی جہان کہین پلک کھلی ہوئی ہو سلائی ڈال کر پلک کو اُٹھائین اور جس جگہ کہ چپک گئی ہو اُسکو گرد دار سلائی سے یا صنارہ سے اُٹھا دین اور آپس سے جدا کر دین اور اگر ملتحمہ یا حدقہ کے اوپر پلک جم گئی ہو ہاتھ کو ہلکا اور پست رکھین تاکہ پلک زیادہ نہ کھنچ آئے کیونکہ اس بات کا خوف ہی کہ قرنیہ پلک کے ساتھ نہ اُٹھ آئے اور آنکھ اپنی جگہ سے اُٹھ جائے

اور جہان کہین دونون پلکین سب برابر ملگئی ہون اور سلائی اندر نہ جاسکے پلک کو آہستہ آہستہ دو صناروں سے تھوڑا سا جدا کرکے اُس آلہ سے
کہ اُسے منحل ناصور کہتے ہین کھول دین یا پلک کو چھوٹے کونے کیطرف جس جگہ سے دوسری پلک سے چپک گئی ہو اتنا چیر دین کہ اسمین سلائی
جاسکے پھر سلائی ڈالکر پلک اوپر اُٹھالین اور مقراض سے جدا کرین اور جسطرح کہ ہوسکے کھولنے کے بعد زیرہ اور نمک چبا کر اُسکا پانی آنکھ مین
ٹپکائین تاکہ داغ ہوجائے اور روئی روغن گل مین چکنی کرکے دونون پلکون کے بیچ مین رکھدین تاکہ پھر آپس مین چمٹ نہ جائین اور آنکھ کی
پشت پر بیضہ کی زردی روغن گل مین ملاکر لگائین تاکہ نرم رکھے اور درد کو تھام دے اور عضو کو قوت دے اور آنکھ کو ڈھیلی پٹی سے باندھ دین
اور دوسرے دن کھولین اور پھر زیرہ اور نمک چبا کر اُسکا پانی ڈالین اور بیضے کی زردی اور روغن گل آنکھ کی پشت پر استعمال کرین اور تیسرے دن
اگر ممکن ہو وہ شیاف جو زخم کو بھر لاتے ہین اندر لگائین اور حفاظت کرین کہ دوسری دفعہ التصاق نہو جائے اور اگر ابھی شیاف لگانا مناسب نہ سمجھین
روغن گل اور بیضے کی زردی ہی کے ساتھ علاج کرین جبتک کہ شیاف کا وقت آپہونچے فائدہ جس مرض مین کہ التصاق کا خوف ہو اس سے پہلے
کہ التصاق کی نوبت پہونچے اُسکا تدارک کرین اور اس سبب سے کہ رمد کا ذکر اُسکی بحث مین لائق تھا اس جگہ بیان ہوا اور صاحب اسباب کا اتباع کیا

فصل شترہ کے بیان مین اسکا نام اسکی حقیقت کے نام پر رکھا گیا کیونکہ شترہ آنکھ کی پلک کی کوتاہی کو کہتے ہین اور اکثر اس مین اوپر کی پلک
سکڑ جاتی ہو اور نیچے کی پلک باہر کیطرف اُلٹ جایا کرتی ہو اسطرح پر کہ اوپر کی پلک نیچے کی پلک تک نہ پہونچے اور جتنی سکڑ جائیگی اُسی کے موافق تمام
سفیدی کو یا اسمین سے بعض کو نہ ڈھانپ سکیگی اور اس آنکھ کو خرگوش کی سی آنکھ کہتے ہین اور اس آنکھ والے کی نیند کو خواب خرگوش بولتے ہین
اور اس حالت کا ضرر ظاہر ہو کہ آنکھ مین بہت غبار جمع ہونے سے اور پلکین نہ ملنے سے بینائی مین ضرور ضعف آتا ہو اور اس مرض کی دو قسم ہین ایک
یہ کہ اصل پیدائش مین مادہ کہ جس سے پلک بنتی ہو کم ہوا اور اس سبب سے پلک ناقص پیدا ہوا اور یہ اچھا نہین ہوسکتا دوسرے یہ کہ عارض ہو کسی
سبب سے اور اُسکے حادث کرنیوالے اسباب چھ ہین ایک یہ کہ پلک کنچ جائے جیسا شعر زائد یعنی پربال کی بیماری مین دوسرے یہ کہ پلک مین غدود نکل
آئے یا زائد گوشت جم آئے خواہ وہ زائد گوشت اُس قرحہ کے نشان سے ہو کہ اسمین ہوگیا تھا خواہ خود بخود بدون قرحہ کے جم آئے تیسرے یہ کہ کسی
سبب سے اوپر کی پلک قطع کرین اور اُسکے سینے مین جیسا کہ چاہیے اتفاق نہ پڑے اور بُری طرح سینے سے شترہ ظاہر ہو یعنی پلک چھوٹی ہو جائے
چوتھے یہ کہ سبل ہو جائے اور اُسکے تراشنے کے وقت پلک کو باہر کی طرف اُلٹ دیا ہو اسمین سے تھوڑا سا کٹ جائے اور اُسی صورت پر چھوڑ دین
پھر تشنج کے سبب سے جو زخم کے بھرنے سے ہو جایا کرتا ہو یا زائد گوشت پیدا ہونے سے پلک اُس طرح باہر کی طرف اُلٹی رہے اسیواسطے کہتے ہین کہ
سبل تراشنے کے بعد پلکون کو کہ اُلٹ رکھا ہو اندر کیطرف پھر ہٹانا چاہیے تاکہ اس آفت سے محفوظ رہے حاصل کلام جبتک کہ کمال تجربہ کار
اور دانا نہو اور اس فن کے سب جزئیات سے آگاہ نہو اُسکو چاہیے کہ مریض کو ہاتھ نہ لگائے علاج ان سب اقسام مین دستکاری سے
رستگاری ہوتی ہو سو جہان کہین کہ پلک کنچ جانے سے یا بُری طرح سینے سے اور پلک کو ضرورت سے زیادہ اُٹھا لینے سے یعنے
تراشنے سے یہ بیماری پیدا ہو تو چاہیے کہ پلک کو جس جگہ سے کہ زخم مل گیا ہو چیر ڈالین اور چھوڑ دین کہ ڈھیلی پڑی رہے اور آنکھ کو

ڈھانپ لے اور شگاف کے بیچ مین وہ مرہم کہ گوشت جما دیتا ہی بتی پر لگا کر رکھین تاکہ دونون شگاف کے کنارے نہ ملین اور اُنکے بیچ مین گوشت جم آئے اور جہان کہین کہ غدہ یا زائد گوشت ہو تو چاہیے کہ اُسکو دو یا تین صنارون سے پکڑکر اُٹھالین پھر مقراض سے کتر ڈالین اور اُسکے بعد تیز دوا کٹی ہوئی جگہ پر لگائین تاکہ پھر زائد گوشت نہ جم آئے غرض جسطرح کہ ہو یہ تدبیرین دشوار ہین اور جس جگہ سبل تراشنے کے بعد پلک باہر کیطرف اُلٹی ہوئی رہ جانے سے یہ بیماری پیدا ہو وہان غور سے دیکھنا چاہیے اگر ملتحمہ پلک کے ساتھ اُبھر آئے اور اچھے ہونے مین جھک گیا ہو اور اس سبب سے پلک کھچ کر اُلٹ رہی ہو اس علاج کے ساتھ کہ جسکا ذکر التصاق مین آیا ہی تدارک کرنا چاہیے اور پلک کو ملتحمہ کے اوپر سے جدا کرین جسطرح کہ بیان کیا ہی اور اگر کوئی چیز عقدے کی صورت پیدا ہو گئی ہو اُسکے تحلیل کیواسطے میتھی کا لعاب اور السی کا لعاب اور داخلیون استعمال کرین اگر تحلیل ہو گئی بہتر اور نہین تو لوہے کے آلہ سے کاٹ ڈالین پانچوین یہ کہ وہ غشا کہ قحف کے گرد لگا ہوا ہی کسی باطنی علت سے یا ضربہ یا سقطہ یا قرحے کے سبب سے کہ سر پر یا پیشانی پر واقع ہوا ایذا پاکر کھنچ جائے اور اتصال کے سبب سے اوپر کی پلک مین تشنج پیدا ہو یعنے وہ بھی کھنچ جائے پیچھے یہ کہ پلک کا اُٹھانیوالا عضلہ کھنچ جائے اور شترہ کا موجب ہو اور جاننا چاہیے کہ غشا کا تشنج جو ضربہ یا سقطہ یا قرحے کے سبب پیدا ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ اُسمین آفت موجود ہو اور اُسکا علاج یہ ہی کہ جیسا دیکھین اُسکے اسباب کا تدارک کرین اور جو تشنج کہ امور باطنی کے سبب پڑے خواہ اُس غشا مین جو قحف پر لگ رہا ہی خواہ پلک کے عضلے مین اُن آثار سے جو تشنج یبسی یا امتلائی کے ہر ایک سبب سے مخصوص ہین دریافت کر سکتے ہین اور اُسکے مطابق اُسکا معالجہ ہو سکتا ہی مثلاً اگر شترہ دفعۃً واقع ہوا اور پلک مین بوجھ اور تمدد معلوم ہو اور امتلا کی سب علامتین ظاہر ہون تو جان لین کہ تشنج مادی ہی اور اگر شترہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا اور پلک دبلی اور باریک ہو اور وہ اسباب جو خشکی پیدا کرتے ہین پہلے ہو چکین سمجھ لین کہ تشنج یبسی ہی علاج مادی مین استفراغ کرین اور محلل روغن ملین اور میتھی کے لعاب سے نطول کرین اور رطوبت کا پہونچانا غذا کے ساتھ اور شربتون کے ساتھ اور روغن ملنے اور نطول مرطبہ کے ساتھ دونون قسم مین یعنی یبسی اور مادی مین فائدہ مند ہی کیونکہ امتلا بھی مادے غلظت کی جہت سے ترطیب اور نرم کرنیکا محتاج ہی اور ایسا ہی بنفشہ اور خطمی لڑکیون کے پینے کا دودھ ملاکر ضماد کرنا اور روغن بنفشہ اور روغن کدو سے سر کو چکنا رکھنا دونون قسم مین مفید ہی

فصل شرناق کے بیان مین

وہ ایک زائد جسم ہوا کرتا ہی چربی کے مانند کہ عصب سے بنا ہوا ہوتا ہی اور ایک غشا اُسمین کھنچا ہوا اوپر کی پلک مین باہر کیطرف پیدا ہوا کرتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ پلک موٹی ہو جائے اور اُسکے سبب دشواری سے کھلے اور ہمیشہ آنکھ مین رطوبت رہے اور جسوقت شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو کھول کر آنکھ کے اوپر رکھکر زور ڈالین دونون انگلیون کے بیچ مین ایک ایک زائد چیز ظاہر ہو اور اس سبب سے کہ یہ مرض عضو کے جوہر مین پیچکر گڑا رہتا ہی اور جدا نہین ہوتا حرکت نہین کرتا بخلاف سلعہ کے کہ وہ حرکت کیا کرتی ہی اور شرناق اور سلعہ کے بیچ مین یہی فرق ہی اور بیماری والا آفتاب کی روشنی بہت کم دیکھ سکتا ہی اور جلد آنسو نکلنے لگتے ہین اور چھینک آجاتی ہی اور یہ مرض زکام اور نزلے والے کو اور مرطوب مزاج کو اکثر پیدا ہوا کرتا ہی علاج جیسی ضرورت ہو پہلے بدن کے تنقیے کے لیے فصد کھولین اور قرص بنفشہ دین اور تلطیف کیواسطے مزورہ پلاوین اور پرند جانورون کے گوشت پر

اکتفا کرین اور مغلظ چیزون سے پرہیز کرین اور مزاج کی اصلاح کے لیے کوشش کرین اور حمام کرنے کو نافع سمجھین اور محلل دوائین جو گھانس کی قسم مین پانی مین پکا کر اُس پانی سے تکمید کرین اور تنقیے کے بعد باسلیقون اکبر لگائین تاکہ مادہ رطوبی تحلیل ہو جائے اور اگر ان تدبیرون سے مطلب حاصل نہو دستکاری سے علاج کرین اور ظاہر ہی کہ جبتک بن پڑے کہ دوا سے تدبیر ہو سکے ہاتھ سے کاٹنا بہتر نہین کیونکہ دستکاری رنج اور خوف سے خالی نہین اسیواسطے شارح اسباب نے دوا سے علاج کی رغبت دینے کے لیے لکھا ہی کہ کونسی سختی ہی کہ خوب پرہیز کرنیسے تحلیل نہو کیونکہ خنازیر اور سرطانات پرہیز کے سببسے تحلیل ہو جاتے ہین اور علی بن عیسیٰ نے کہا کہ ایک شخص کو شرناق عارض ہوا اور اطبا نے اُسکا علاج لوہے کے ساتھ اُسکی ایذا اور سختی کے سبب بُرا جانا پھر اُسکا علاج طلاے محلل اور ذرور اغبر کے ساتھ کیا سو بالکل اچھا ہو گیا اور جہان کہین ان تدبیرون سے نفع نہو اور دستکاری کی حاجت پڑے تو مناسب ہی کہ رطوبت کی جگہ کو بیچ سے عرض مین شگاف دین اور یہ شگاف اسقدر گہرا لگانا چاہیے کہ شحمہ یعنی چربی تک پہونچے اور احتیاط کرین کہ مبادا شگاف شحمہ سے بڑھ جائے اور بڑی بڑی آفتون مین ڈالے پھر جب شگاف جسقدر کہ ضرور ہی آجائے اور شحمہ نکل آئے اُسکو کتان کے ٹکڑے سے پکڑ لین تاکہ ہاتھ نہ پھسل جائے پھر آہستہ آہستہ دائین بائین اور اوپر کیطرف ہلائین تاکہ سب باہر آجائے اور کاٹ ڈالنے کے بعد کتان کا ٹکڑا سرکہ اور گلاب مین بھگو کر شگاف کی جگہ پر رکھین اور جہان کہین شحمہ یعنی چربی کا ٹکڑا جڑ سے نہ اُکھڑے اور تھوڑا سا باقی رہجائے تو چاہیے کہ نمک باریک پیسکر اُسپر ڈالین تاکہ باقی کو کھا جائے مگر جب کہ چربی کے ٹکڑے مین سے کچھ باقی رہے اور نہ نکلنے شرناق سے زیادہ ایک ضرر ہوا کرتا ہی اسلیے کہ درد شدید اور ورم حار پیدا کرتا ہی اور وہ بقیہ سخت ہو جاتا ہی اور آنکھ کھولنے سے مانع آتا ہی اور جاننا چاہیے کہ اگرچہ دستکاری جیسی چاہیے ویسی ہی بن پڑے لیکن اس سبب سے کہ شحمہ جو پلک کا ایک جزو ہی نکالا جاتا ہی پلک مین خشکی آجاتی ہی اور جیسا کہ چاہیے بند نہین ہوا کرتی **فائدہ** جس کسی مرض مین کوئی ایسا عارضہ کہ اُس مرض کے علاج سے مانع ہو پیدا ہو جائے پہلے اُس عارضے کو دفع کرین اور یہ قانون سب جگہ کام آتا ہی

فصل عقدہ کے بیان مین یعنی گرہ کی صورت جو اوپر کی پلک پر پیدا ہوا کرتا ہی اور اُسکا سبب وہ رطوبت غلیظ سوداوی ہوتی ہی کہ سر مین سے پلک کے اوپر گرے اور لطیف اجزا تحلیل ہو کر باقی ٹھہر جائے اسواسطے اُسکا عقدہ نام رکھا اور عقدے کی تین قسم ہین ایک وہ ہی کہ سلعہ کیطرح حرکت کرے اور اپنی جگہ سے دائین بائین اوپر نیچے ٹل جائے **علاج** اگر عقدہ گہرا اندر گڑا ہوا نہو تو عقدے کے اوپر کا پوست عرض مین شگاف کرین اور شگاف کے کنارے صناروں سے پکڑ کر عقدے کے اوپر سے کھینچ لین اور جلد چھیل ڈالین تاکہ اُسکے اوپر کا غشا جو اُسپر چھا رہا ہی نظر آنے لگے پھر اُس غشا کو آہستہ کھینچین تاکہ مع عقدہ باہر نکل آئے اور نکالنے کیوقت احتیاط کرین تاکہ وہ غشا نہ پھٹے کیونکہ اگر وہ غشا جو عقدے پر چھا رہا ہی پھٹ جائے تراش دینا اور چھیلنا اچھی طرح نہ بن پڑیگا اسیواسطے بعضون نے کہا ہی کہ عقدے کے اوپر والے پوست کو بھی عرض مین اور طول مین بھی چیر دین تاکہ عقدے کا نکال لینا آسان ہو اور اگر عقدہ بہت اندر گڑا ہو اپلک کو باہر کیطرف اُلٹ دین اور پلک کے اندر سے جس جگہ عقدہ ہی شگاف کرین اور احتیاط کے ساتھ جسطرح کہ بیان کیا ہی نکال لین پھر زیرہ چبا کر اُسکا پانی آنکھ مین ڈالین اور کچھ دیر تک تھام رکھین تاکہ جھک نہ جائے دوسرے یہ کہ کنکری اور پتھری کے مانند سخت ہو اور اپنی جگہ سے نہ ہلے اسلیے کہ عضو سے جدا نہین ہی بلکہ اُسمین چمٹ رہا ہی اس لیے شارح اسباب نے

کہا ہی کہ یہ دبل کے قریب ہی **علاج** عقدے کے نرم کرنیکے واسطے گرم پانی اور قیروطی اُسپر استعمال کرین اور جب نرم ہوجاتے داخلیون اور میتھی السی کا لعاب لگائین تاکہ تحلیل کردے پھر اگر تحلیل نہو تو بہتر یہ ہی کہ اُسکو چھوڑ دین اور لوہے کے آلات سے اور تیز دواؤن سے نہ چھیڑین کیونکہ اُسکے کاٹنے مین ستانیکے اور دُکھ دینے کے سوا کوئی اور فائدہ نہین اور خوف بہت ہی اسلیے کہ اُسکے لیے کوئی جدی تھیلی نہین ہوا کرتی تاکہ اُسکے سبب سے سب کا سب نکل آئے اور اس سبب سے کہ تھوڑا سا باقی رہا کرتا ہی اُسکے خمیر سے دوسری دفعہ عود کرتا ہی اور شاید کہ کوئی بڑا ورم پیدا کرے اور بعضے طبیبون نے تجویز کیا ہی کہ کامل تنقیے کے بعد اور جب کہ بیماری کا مادہ مدعا کے موافق قطع ہوجائے عقدہ مقراض سے کتر کر اُٹھالین اور دیر تک خون کو بند نہ کرین تاکہ کسی دوسرے عضو پر نہ جا پڑے اور پلک مین بھی ورم ہونیکا خوف نہ رہے تیسرے یہ کہ جلد کی سطح مین پھیل رہا ہو اور اُسکی رگین عضو مین گڑ رہی ہون اور اُسکا رنگ سرخ توت کے رنگ کے مانند ہو یا بینگن کے رنگ کے مانند **علاج** تھوڑی تھوڑی مدت مین استفراغ کرتے رہین تاکہ مادہ نہ بڑھے اور غلیظ غذاؤن سے ضرور پرہیز کرین اور کسی وجہ سے اُسکے علاج مین لوہے کے آلات سے تعرض نکرین کیونکہ اُسکا جڑ سے اُکھڑنا دشوار ہی اس سبب سے کہ اُسکا مادہ بہت بُرا اور خبیث ہوا کرتا ہی زخم بھی بھرا کرتا جیسا سرطان کا زخم نہین ملتا سو واجب ہی کہ دستکاری سے ہاتھ روکے رہین

تاکہ کوئی آفت عقدے سے زیادہ قوی نہ آجائے

فصل شعر منقلب اور شعر زائد کے بیانمین اسکو پر بال کہتے ہین بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ شعر منقلب شعر زائد ہی مگر حق اسطرح پر ہی کہ شعر منقلب اُسکو کہتے ہین کہ پلک کی جگہ مین ایسا بال جم آئے کہ اُسکا سر آنکھ کے اندر مُڑا ہوا ہو پھر جب آنکھ حرکت کرے اور مڑے تو بال ڈھیلے مین چھبین اور آنسو نکل آئین اور اس سبب سے آنکھ ضعیف ہوجائے اور مواد کو قبول کرنے کی اُسمین استعداد آجائے اور سبل اور آنسو آنا اور حرارت اور سُرخی ظاہر ہو اور شعر زائد وہ ہوا کرتا ہی کہ ایک زائد اور نکما بال پلک کے اندر جہان پلکین نکلتی ہین اُس سے نیچے نکل آئے اور یہ بال دو طرح کا ہوا کرتا ہی ایک تو یہ کہ سیدھا ہو اور ڈھیلے مین چبھے اور جو ضرر شعر منقلب کے بیان کیے ہین اُسمین ظاہر ہون دوسرے یہ کہ باہر کیطرف مُڑ رہا ہو اور جب ایسا ہوتا ہی ڈھیلے مین نہین چبھتا اور آنکھ کو کوئی بڑا ضرر نہین پہونچاتا کہ تمیز ہوسکے لیکن اس سبب سے کہ آنکھ کے حدقہ پر پڑا رہتا ہی اس مرض والے کو دیکھنے کی چیزون پر سیاہ خط نظر آیا کرتے ہین اور ایسا ہی وہ شخص دیکھا کرتا ہی کہ جسکی پلکون کے بال جتنے ہوا کرتے ہین اُس سے زیادہ ہون اور بے جگہ طبیعت کے خلاف نکل آئے ہون اور جاننا چاہیے اس مرض کا سبب رطوبت بدبو جو پلک مین اور پلک کے بالون کے نزدیک جمع ہوجائے ہوا کرتی ہی اور اس رطوبت مین شورش اور کھاری پن نہین ہوا کرتا کیونکہ اگر ایسی ہوتی بالون کو گرا دیتی اور تباہ کرتی اور ممکن نہ تھا کہ اُس سے بال جم آتے **علاج** پہلے استفراغ کرنا چاہیے اور زائد مادے کو مناسب دواؤن سے دماغ اور بدن مین سے نکالنا چاہیے اور ایارج اور اسیطرح کی چیزون سے غرغرہ کرنا مناسب ہی اور جس شخص کے مزاج مین گرمی ہو صبح ہلیلہ زرد مربی یا اطریفل صغیر دینا چاہیے اور ہمیشہ ہلیلہ زرد یا کابلی مُنھ مین رکھنا اور چوسنا اور جس کسی کا مزاج سرد ہو اُسکو مصطگی اور قرنفل چبانا اور جوز بوا مُنھ مین رکھکر اُسکا پانی آہستہ آہستہ کھینچنا اور عنبر سونگھنا چاہیے اور ان تدبیرون کے بعد دستکاری علاج ہی اور اس بیماری مین دستکاری پانچ طرح پر ہوا کرتی ہی ایک تو دوا لگانا دوسرے اس نکمے بال کو اچھے بالون

کے ساتھ لگانا اور چپکانا تیسرے داغ دینا چوتھے سینا پانچوین تشمیر کرنا سو دوا لگانا ایسی چیزین لگائین کہ تیز ہون اور پلک کو پاک کرنیوالی ہون جیسے باسلیقون اور روشنائی اور شیاف اخضر اور احمر حاد اور نکمے بال کو اچھے بالون سے چپکانا اور لگا دینا اسطرح ہوتا ہی کہ نکمے بال کو اور اچھے بال کو کوئی چیپ دار چیز لگا کر انگلی سے دونون کو آپس مین ملا کر جما دین اور اتنی دیر حفاظت کرین کہ وہ سخت ہو جائین اور وہ چیپ دار چیز سوکھ جائے اور یہ کام اُسوقت کر سکتے ہین کہ زائد بال گنتی مین پانچ سے زیادہ نہون بلکہ پانچ سے کم ہون اور جس چیز سے چپکاتے ہین وہ صمغ عربی ہی اور کتیرا حل کیا اور اور دبق کا شہد بھی ایسی ہی تاثیر رکھتا ہی بلکہ سب سے زیادہ قوی ہی اور مصطگی کو گچھلا کر اُس سے اور راتینج سے چپکا سکتے ہین اور دبق ایک دانہ ہی جیسے حب الاس اور اُسکے اندر شہد ہی بہت چیپ دار اور بال کی جڑ کو داغ دینا اسطرح پر ہی کہ پلک کو باہر کیطرف اُلٹ کر بال کو اُکھاڑ ڈالین اور ایک آلہ سوئی کے مانند جو اس کام کے لیے مخصوص ہی اُسکو آگ مین سرخ کرین اور بال کی جڑ کو داغ دین اور ہر نوبت مین دو بالون سے زیادہ نہ اکھاڑین بلکہ اگر ایک ہی بال اکھاڑین اور داغ دین اور چھوڑ دین کہ اچھا ہو جائے پھر دوسرا بال اُکھاڑین اور اسی طرح داغ دیتے رہین تو بہتر ہوگا اور پلک کو اُلٹ لینے کے لیے اسواسطے حکم کیا کہ داغ کے آلہ کی گرمی سے آنکھ بچی رہے اسیواسطے بعضون کے نزدیک اسطرح پر ہی کہ جسوقت ان بالون کو داغ دین آنکھ مین ٹھنڈا خمیر بھر دین تاکہ داغ کا ضرر آنکھ کو نہ پہونچے اور داغ کے بعد انڈے کی سفیدی اور روغن گُل داغ کی جگہ پر لگائین اور جبتک داغ کا نشان اور اُسکی تکلیف زائل نہو دوسرا داغ نہ دین اور سب تدبیرون سے بہت عمدہ تدبیر کہ بال اُکھاڑنیکے بعد کام مین آتے اور داغ کی احتیاج سے بے پروا کردے یہ ہی کہ زائد بالون کو اُکھاڑ دین اور اُس جگہ کو نوشادر سے کھجلائین یا سبز مینڈک دریائی کا خون اور جراد الکلب یعنے کُتے کی چچڑیون کا خون اور ہدہد کا پتا اور چیونٹیون کے انڈے اور انجیر کا دودھ انمین سے کوئی جس جگہ سے بال اُکھاڑا ہی اُسکی جگہ پر ملین بالونکو نہین نکلنے دیتا اور جمنے سے روکتا ہی اور کف دریا اسبغول کے لعاب مین ملا کر لگانا بالون کی جگہ کو سرد اور بحس کر دیتا ہی اور دوائین اور بھی بہت ہین ہمنے اس مقام مین اسی قدر پر بس کیا اور سینا اس طرح پر ہوا کرتا ہی کہ ایک باریک سوئی لیکر اور سر کا ایک باریک بال دُہرا کر کے اُسکے دونون سرے ملا کر سوئی مین پروئین اسطرح کہ باقی بال حلقہ کی صورت باہر رہے اور سر کا ایک بال اور بھی اس حلقے مین ڈال دین کیونکہ کام آئیگا اور اس دوسرے بال کو بھی اسطرح پر دُہرا کر لین کہ اُسکا حلقہ اُس دوسرے بال کے حلقے مین جو سوئی مین پرو دیا ہی پڑ جائے پھر سوئی کا سر پلک کے اندر ہر بال کے نزدیک سے باہر نکال لین جتنا منظور ہو اور سلائی کے سرے سے ہر بال کو اس بال کے حلقے مین جو سوئی مین پرو دیا ہی کھینچ کر اندر کر دین اور سوئی کو آہستہ آہستہ کھینچتے جائین جب حلقہ چھوٹا ہو جائے تب ایک دفعہ ہی کھینچ لین تاکہ ہر بال باہر نکل آئے اور اگر ہر بال حلقے کے اندر سے نکل جائے اور اپنی جگہہ آجائے تو اس دوسرے بال سے جو پہلے بال کے حلقہ مین ڈال لیا تھا پہلے بال کے حلقے کو پھر اندر کیطرف کھینچ لین اور اگر اتفاقاً دوسری دفعہ سوئی لگانیکی ضرورت پڑے پہلی جگہ پر نہ لگائین اس لیے کہ سوراخ کشادہ ہو جائیگا اور ہر بال اُسمین نہ تھم سکیگا اس لیے مناسب ہی کہ دوسری دفعہ پہلی جگہ کے برابر مین سوئی لگائین اور جسوقت کہ ہر بال کو نکال لائین تب اُسکو اصلی بالون کے ساتھ جیسا جان چکے ہین چپکا دین مگر پہلے سوئی کے نکلنے کا سوراخ سلائی سے کئی دفعہ مل دین تاکہ مل جائے اور ہر بال اُسمین ٹھہرا رہے اور اس سینے کو عربی مین نظم کہتے ہین فائدہ اور اگر بال کی جگہ ابریشم کا

باریک دھاگہ کام مین لائین مضائقہ نہین اوران بالون کے سینے کے باب مین صاحب اسباب نے کہا کہ اگر ممکن ہو سوئی کے ناکے مین پرو کر پلک کے باہر نکال لین اور یہان ممکن ہونیسے یہ مراد ہو کہ پربال بہت چھوٹا نہو اور تشمیر یعنی پلک کا تراش دینا اُسجگہ کرنا چاہیے کہ پربال بہت ہون اور اُسکا اچھا طریق یہ ہو کہ بیمار لیٹ جائے اور طبیب اپنے بائین ہاتھ کے انگوٹھے سے اور شہادت کی اُنگلی سے اوپر کی پلک پکڑکر اُسکو تھوڑا سا اُٹھالے اور سلائی کا چوڑا سر پلک کی پشت پر رکھکر دبائے تاکہ اُلٹ آئے اور تین دھاگے تین باریک باریک سوئیوں مین پروئین اور اُن سوئیون کو پلک کے اندر سے پلک کی پشت کیطرف سے باہر نکال لین جس جگہ پلک کا بیچ سمجھ مین آئے اور اگر دھاگون کے عوض پلک کو صنارون سے اُٹھالین بہتر ہو اور جب پلک کو خواہ دھاگون سے خواہ صنارون سے اُٹھالین تو اندازہ کرلین کہ کتنی کاٹنی مناسب ہو اور جتنا اندازے مین آئے اس جگہ سوئی اور دھاگے سے تین جگہ نشان کردین پھر مقراض سے تراش دین اور احتیاط رکھین کہ پلک کے پوست کے سوا اور کچھ نہ کٹ جائے اور جب کاٹنے سے فراغت پائین تین جگہ سوئی سے ٹانکے لگاکر گرہ لگادین اور اول بیچ کی جگہ کو سیین پھر ذرور اصفر مرہم ابیض مین ملاکر زخم لگائین اور طبیب کاٹنے کیوقت اس بات کو کان مین رکھے تاکہ پلک کے وہ عضلے جو پلک کو جھکا رہے ہین نہ کٹ جائین اسی سبب سے بارہا کہا گیا ہو کہ اس کام مین بڑا ہوشیار اور دانا طبیب دستکار درکار ہو اور تشمیر کا دوسرا طریق یہ ہو کہ آنکھ کی پلک کو دو انگلیون سے یا صنارون سے تھوڑا سا اُٹھالین اور تختیان خوب برابر اور صاف سبک پلک کے اندازے پر تراش کر بنالین اور پلک کو جتنا کاٹنا اندازے مین آئے دونون تختیون کے بیچ مین دباکر تختیون کے دونون سرے اسی طرح پر سخت باندھ دین کہ پلک کا پوست شکنجہ مین آجائے تاکہ غذا کی مدد اُسمین نہ پہونچے اور دس دن مین یا کم وبیش مین مُردار ہوکر گر پڑے اور زخم کا نشان پیدا نہو اور جو شخص دستکاری کی تاب نہ لاسکے اور لوہے کو دیکھنے سے اور دستکاری کی بات سننے سے ڈرے اُسکو تیز داروسے تشمیر کرنا چاہیے اور اُسکی یہ ترکیب ہو کہ تیز دوا کو سلائی کے سر پر اُٹھاکر پلک کے پوست پر جس جگہ تشمیر کرنا چاہین طلا کرین مورد کی تپی کی صورت اُسی گھڑی پوست پھولکر اُبھر آئیگا اور زخم کا نشان ظاہر ہوگا پھر دوا کو وہان سے دور کرین اور ایک ساعت آرام دین اور پھر طلا کرین اور تھوڑی دیر لگی رہنے دین اور اسیطرح کیے جائین یہانتک کہ زخم ہوجائے اور چھوڑ دین جبتک کہ سیاہ ہوکر کھرنڈ بندھ جائے پھر دوا کو دھوکر موم روغن لگائین تاکہ کھرنڈ بندھ جائے اور اگر ضرورت پڑے تو مرہم اسفیداج لگائین تاکہ سخت ہوکر اچھا ہوجائے اور اکثر طبیب اس علاج کی اجازت نہین دیتے ترکیب تیز دوا کی یہ ہو کہ بن بجھا چونہ دو جزو نشادر یعنی سجی ایک جزو نوشادر ایک جزو بورہ دو جزو صابون کا پانی دو جزو چارون دوا کو کوٹ اور چھان کر صابون کے پانی مین گوندھ لین اور اُٹھا رکھین اور اگر نابالغ لڑکون کے پیشاب مین یا راکھ کے پانی مین گوندھ لین کچھ مضائقہ نہین اور جاننا چاہیے کہ جہان کہین انقلاب نہو اور اپنی جگہ جہان کہ پلکین جمی ہین وہین جما ہوا ہو مگر اُسکا سر اندر کیطرف مڑا ہوا اُسکا علاج نظم ہو یعنی سی دینا اور مڑے ہوئے بال کو سیدھے بالون کے ساتھ جما دینا جیسا کہ بیان ہوچکا اور اُسمین داغ اور تشمیر کی کوئی راہ نہین بن پڑتی کیونکہ یہ دونون زائد بال کے لیے مخصوص ہین جیسا کہ ہمنے تحقیق مین اُسکا بیان کیا ہو اور جالینوس نے کہا اگر چھوٹی چھوٹی صدف جلاکر قطران مین ملالین اور مڑے بال کو یا ہر بال کو اُکھاڑکر اس جگہ اس دوا کو طلا کرین دوبارہ نہین نکلتا۔

فصل انتشار الاہداب یعنی پلکون کے بال گرجانے مین اس مرض کے چار سبب ہین ایک یہ کہ جو غذا اس جگہ مین پہونچے اُسمین صفرا یا سودا کے

ملنے سے تیزی آگئی ہو اور جب ایسا ہو جو مادہ کہ اُس سے پلک پیدا ہوا کرتی تھی معدوم ہو جائے اور پلکون کو بھی گرا دے اور یہ فساد خاص اسی جگہ مین ہوا کرتا ہی کیونکہ اگر تمام بدن مین عام ہوتا تو سب بدن کے بالون کو گرا دیتا اور اس فقیر کے نزدیک ممکن ہی کہ مادہ عام ہو مگر اُسکا اثر پلک کی جرم کے سوا کہ نرم اور ہلکی ہونیکے سبب سے جلد اثر قبول کرتا ہی اور ون مین ثابت نہو اور اُسکی علامت دونون خلطون مین سے ایک کے غلبہ کی علامت ظاہر ہوا ور جلن اور خارش علاج جیسی خلط ہو اُسی کے موافق استفراغ اور مزاج کی اصلاح کرین پھر جو چیزین کہ پلک کے بال جما دیتی ہین وہ سُرمہ کیطرح لگائین جیسے لاجورد سنگ ارمنی چھوارے کی گٹھلی جلی ہوئی اور دخان کندرا ور قشور صنوبر اور بالچھڑ دوسرے یہ کہ پلک کی قوت جاذبہ ضعیف ہو جائے اور اس سبب سے اُسمین غذا نہ پہونچے اور پلکون کے بال جھڑ جائین اور جبتک سبب کا تدارک نہو پھر نہ جمین جیسا کسی درخت مین پانی نہ پہونچے اور اُسکی یہ علامت ہی کہ گرم سرسام اور تیز تپون کے بعد اُسکا اتفاق پڑے علاج ایسی تدبیر کرین کہ جو قوت جاذبہ کو اُبھارے اور بدن مین رطوبت بڑھانیکے لیے وہ غذائین جنسے اچھے اخلاط پیدا ہوتے ہین کھائین اور حمام کرنا اور استفراغ کی چیزون سے بالکل ہاتھ کھینچ لین اور رطوبت بڑھانیوالی چیزون سے رغبت رکھین پھر ایسی چیز جو آنسو نہ نکالے مگر پلکون کی جڑ مین گرمی پہونچائے اور غذا کے جذب کرنے پر قوت دے لگائین جیسے باسلیقون اور روشنائی ترکیب کحل روشنائی کی یہ ہی مس سوختہ شادنج ہر ایک پانچ درم فلفل دار فلفل زعفران شحم حنظل ہر ایک آدھا درم زنگار صبر بورہ ارمنی ہر ایک ایک درم اقلیمیا دو درم یہ سب دس درم دوائین کوٹ لین اور غبار کے مانند کرلین تیسرے یہ کہ اس جگہ مین رطوبت بڑھ جائے اور پلکون کی جڑ کو ڈھیلا و سُست کردے اور منافذ کو فراخ کردے اس ضرورت سے بال اُنمین نہ تھم سکین اور باہر نکلجائین اور بلغم کے موجود ہونیکی علامت اُسکی گواہ ہی علاج بلغم کے استفراغ کے لیے ایارج اور جوب دین اور ریاضت سخت اور جاگنا اور غذا کم کرنا اور جو چیزین خشکی پیدا کرتی ہین عمل مین لائین اور جو چیزین آنسو نکالنے والی ہین جیسے احمر حاد اور اخضر آنکھ مین لگائین تاکہ نفس عضو سے رطوبت پاک ہو جائے چوتھے یہ کہ کوئی امر غذا کو پلک کیطرف آنیسے مانع آئے اور روک دے اور یہ مانع دو حال سے خالی نہین ایک یہ کہ خلط غلیظ مسام مین چپک جائے اور بال کی جڑ کو فاسد کردے اور جو ابخرے کہ بال کے مادے ہین اُنکو نفوذ کرنیسے باز رکھے اور یہ داء الثعلب کی جنس مین سے ہی علاج غور کرین کہ وہ خلط غلیظ بلغم ہی یا سودا یا خون فاسد یا مرہ محیہ یعنی صفرا نا طبعی کہ اُسمین رطوبت رقیق مل رہی ہو اور ہر ایک سبب کی حقیقت پلک کے رنگ سے دریافت ہو سکتی ہی خاص کر اُسکو ملنے کے بعد اور ہر ایک کے آثار اُسکے گواہ ہین جیسا بارہا بیان ہو چکا پھر جیسی خلط ہو ویسا ہی استفراغ کر سکتے ہین اور تنقیہ کے بعد جو اطلیہ کہ داء الثعلب کے جدی جدی اقسام مین لکھے ہوئے ہین طلا کرنا چاہیے اور جب سبب نے اُٹل اور تعدیل حاصل ہو تو ایسی چیز جو پلک کے بال جما لائے آنکھ مین لگانی چاہیے دوسرے یہ کہ غذا نہ پہونچنے کا یہ سبب ہو کہ مسام چیچک سے یا زخم کے بھرنیسے یا آگ سے جلکر اچھا ہونیسے بند ہو جائین اور بالکل باقی نہ رہین اور اُسمین کوئی حیلہ نہین چل سکتا فائدہ اس سبب سے کہ بھوؤن کے بال آنکھ کی بینائی کی مدد کرتے ہین اس جگہ مین بھوون کے جھڑ جانیکا علاج بیان کرنا لائق اور مناسب سمجھا اور بھوون کے بالون کے جھڑ جانیکا یہ علاج ہی کہ اُنگلی کو بط کی چربی مین یا روغن زیتون یا کسی اور روغن سے چکنا کرکے ازیر بزیر یعنی انگ پر زور سے طین اور بھوؤن پر لگائین اس سے بال جم آتے ہین۔

فصل بیاض الاہداب کے بیان مین یعنی پلکین سفید ہو جائین اور رطوبت چیپ دار اس مرض کا سبب ہوا کرتی ہی علاج پہلے بدن کو رطوبت

سے پاک کرین پھر جنگلی لالہ کہ اُسکو فارسی مین شقائق کہتے ہین روغن زیتون مین یا بکری کی چربی مین یا ریچھ کی چربی مین پیسکر پلکون پر طلا کرین اور حلزون یعنی سیپ جلا کر بکری کی چربی مین یا ریچھ کی چربی مین پیسکر طلا کرین پلکون کو سیاہ کرتا ہی اور سرمۂ روشنائی سلائی سے پلکون پر لگا لینا نافع ہی اور رطوبت کو تحلیل کرتا ہی واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب

فصل جرب الاجفان کے بیان مین یعنی پلک کی خارش اُسکی چار قسمین ہین ایک یہ کہ پلک کے اندر شور مادے کے سبب سے تھوڑا سا کھرا پن اور سختی سُرخی اور خارش کے ساتھ ظاہر ہو اور اُسکے سبب سے آنکھ مین آنسو آنے جائین اور یہ قسم جرب منبسط مشہور ہی یعنی خارش پھیلی ہوئی اور اکثر گرم رمد کے بعد کہ اُسکے علاج مین تبرید کی افراط کرین پیدا ہوا کرتی ہی علاج رگ قیفال کھولین اور ہلیلہ زرد کے نقوع سے اور شکرسے طبیعت کو نرم کرین اور بدن کے تنقیے کے بعد نفس عضو کے تنقیے کے لیے کحل روشنائی اور شیاف احمر لین اور اخضر لین آنکھ مین لگائین اور اگر یہ جرب غلیظ اور سخت ہو اور اس تدبیر سے زائل نہو تو اُسکا یہ علاج ہی کہ تنقیے کے بعد پلک کے اندر بیماری کی جگہ پر نشتر سے پچھنے لگائین اور اس سبب سے کہ اُسکا مادہ بہت عمیق نہین ہوا کرتا ہی پچھنے گہرے نہ لگائین اور ہلکے ہلکے پچھنون پر اکتفا کرین اور پچھنے لگانیکے بعد اُس جگہ کو سلائی سے کھجلانا چاہیے تاکہ بہت سا خون نکل جائے اور کھرا پن زائل ہو اور پلک کا جرم جیسا کہ اصل مین تھا رقیق ہو جائے اسکے بعد گلاب اور کچھ سرکہ اُس جگہ لگائین تاکہ خون کو تھام دے اور چپکنے نہ دے اور ایسے جرب مین ہمیشہ حمام کرنا بہت مفید ہی کیونکہ خلط کو تحلیل کرنے مین مدد کرتا ہی اور عضو کو طیار اور آمادہ کرتا ہی کہ اُسکا تنقیہ کامل ہو جاوے اور دوا کا اثر جلد قبول کرے اور جبتک تلیین اور تنقیے سے اور خفیف اور نرم محللات سے مادے کی جڑ اکھڑ سکے پچھنے لگانے اور کھجلانے سے ضرور ہاتھ تھام رکھین اور ضرورت کیوقت ناچاری ہی اور کھجلانیکا حکم جو کیا ہی یہ اُس قسم کو مخصوص ہی جسکا مادہ غشا کی سطح پر رُک رہا ہو بلکہ گہرا ہو نہ اُس قسم مین جسکا مادہ گہرا نہو بلکہ غشا مین ہو جیسا دوسری قسم مین کہا جاتا ہی دوسرے یہ کہ پلک کے اندر تیز اخلاط اور بدبو کے بخارات سے چھوٹے چھوٹے دانہ سفید سر کے پیدا ہو جائین اور شاید کہ اُن بخارات مین بند ہو جانیکے سبب کیفیت مالحہ بورقیہ یعنی کھاری پن آ جائے اور اس جہت سے کہ اس قسم کے جرب کے دانے حصف کی صورت ہوا کرتے ہین اُسکا نام حصفی ہوا اور اُنکی خاصیت ہی کہ ہلکا اور رقیق پوست دانون کے اوپر سے چھلکے کی صورت اُترے اور جب پرانا پڑ جائے اور علاج مین مہلت کرین تو دمعہ پیدا ہو اور رمقہ مین یعنی ڈھیلے مین فساد جا پہونچے اور سبل عارض ہو اور اسیوجہ سے ابن التلمیذ نے کہا بیشک جرب اور سبل اکثر ساتھ لگے رہتے ہین علاج رگ سرو کھولین اور مطبوخ افتیمون سے استفراغ کرین اور لطیف غذاؤن پر اکتفا کرین اور اس سبب سے کہ یہ قسم غشا کے سطح مین ہوا کرتی ہی اور پلک کے گہراؤ مین کچھ گہری نہین ہونی چاہیے کہ اس قسم مین کھجلانا اور خراش کرنا البتہ روا نہ رکھین اس لیے صاحب اسباب نے کہا اگر کھجلاینگے صفاق پھٹ جائیگا اور پلک بگڑ جائیگی اور ایسا ہی اس قسم مین تنقیے سے پہلے شیاف جو نہایت تیز ہون اُنکو استعمال کرنا منع ہی اور تنقیے کے بعد بھی ضرر سے خالی نہین جیسا کہ شارح نے اس قسم مین کہا کہ شیافات اپنی تیزی سے درد کو بڑھاتے ہین اور اُسکی طرف بہت سا مواد کھینچ لاتے ہین سو اس سبب سے رمد شدید پیدا ہو جاتا ہی یا قرحہ اور علاج مشکل ہو جاتا ہی اس لیے بہتر یہ ہی کہ جب تیز شیافات استعمال کرین اُنکے پیچھے بردو نفسجی بھی استعمال کرین تاکہ گرم دوا سے جتنی حرارت آگئی ہو وہ دب جائے اور آنکھ کا مزاج درست ہو جائے اور یہ فائدہ اکثر جگہ یاد رکھین فائدہ اس قسم کا مادہ پلک کے اندر اس لیے عمیق نہین ہوا کرتا کہ وہ گرم ابخرون سے پیدا ہوا کرتا

ہی اور یہ اجزے عضو کے گہراؤن مین بالطبع نہین ٹھہر سکتے یعنی اُنکی طبیعت کا یہ تقتضی نہین بخلاف اخلاط غلیظہ کے اور یہی وجہ ہی کہ اس قسم مین پلک موٹی اور پھولی ہوئی نہین ہوا کرتی اور یقیناً یہ سبب کی لطافت سے ہوتا ہی ترکیب بردو نفسجی کی گل بنفشہ کشمیری کشنیز بریان صمغ عربی کتیرا ہر ایک ایک درم نشاستہ تین درم یہ سب پانچ دوائین ہین کوٹ لین اور چھانکر پانچ دفعہ سرکے مین پروردہ کر لین یعنی سرکے مین گوندھ کر سایہ مین سُکھلا لین اسیطرح پانچ مرتبہ کرنا چاہیے اور پھر پیس لین اور حریر مین چھان کر اُٹھا رکھین اور برود اُسکو کہتے ہین کہ آنکھ کی دواؤن کو کسی بہتی چیز مین پروردہ کرین یعنی رچا لین تیسری وہ ہی کہ اُسکی صورت انجیر کے دانون کی صورت ہو اور بعضے بعضون سے چمٹ رہے ہون اور جڑ کی طرف سے گول اور سر کیطرف سے نوک دار ہون اسیواسطے تینی کے نام سے مشہور ہین یعنی انجیر کیصورت اور یونانی اُسکو سوفوسیس کہتے ہین اور سوفوسیس اُنکے لغت مین تین ہی یعنی انجیر اور ابن سرافیون کہتا ہی تینی اسلیے انکا نام ہوا کہ جیسا انجیر کا پیٹ اندر سے پاش پاش اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا کرتا ہی ایسا ہی جب یہ جرب پلک مین عارض ہوا کرتی ہی پلک بھی انجیر کے جوف کیطرح پھٹی ہوئی نظر آتی ہی اور بعضون نے اِسکے نام رکھنے کی وجہ مین اُسکے پھٹنے کو انجیر کے پوست کے پھٹنے سے مشابہ کیا ہی حاصل کلام یہ قسم پہلی سب قسمون سے بدتر ہی اور خون فاسد کے احتراق سے عارض ہوا کرتی ہی اور شارح نے اُسکے بُرے ہونیکے باب مین کہا ہی اسلیے کہ وہ بہت کھر کھری اور سخت اور غلیظ ہی اور دیرپا ہوتی ہی اور اسکا مادہ بدن مین بہت ہوا کرتا ہی **علاج** فصد کھولین اور استفراغ کے لیے مطبوخ افتیمون پلائین اور اس لیے کہ مادہ بہت اور غلیظ ہی استفراغ کئی دفعہ مین پے در پے کرنا چاہیے اور کامل تنقیے کے بعد شیاف احمر حاد ہمیشہ آنکھ مین لگایا کرین اور شکر طبرزد یعنی مصری سے اور لوہے کے آلہ سے کہ اُسکو وردہ کہتے ہین آہستہ آہستہ اُسکو خراش کرین تاکہ پلک اپنی اصلی صورت پر آجائے اور چھیلنے کے بعد شیاف ابیض اور شیاف اپار اور ذرور آنکھ مین لگائین تاکہ گرمی کو دبائے اور چھیلنے کے سبب سے جو زخم پڑگیا ہی اُسکو بھر لائے اور وردہ ایک آلہ ہوا کرتا ہی مبضع یعنی نشتر کی صورت کہ اُسکا سر دینار کے سر کے مانند ہوتا ہی چوتھے یہ کہ سیاہ ہو اور اُسپر گرند رہا ہو اور یہ قسم تینون قسمون سے بدتر ہی اور اُسکا مادہ آسانی سے نہین اُکھڑتا خصوصاً جبکہ پرانی ہو جائے اور اس قسم کا سبب مادۂ سوداوی ہی کہ متعفن ہو کر اُس جگہ فساد پیدا کرے اور اس قسم کو یونانی طوخسیس کہتے ہین اور اُسکا ترجمہ خبیث ہی **علاج** جو چیزین سودا کو پاک کرتی ہین اُنسے بدن کا تنقیہ کرین پھر حبوب اور ایارجات سے دماغ کو پاک کرین اور غذائین لطیف کھلائین اور انجیر کی پتی سے یا لوہے سے چھیلین اور خراش کے تدارک کے لیے جو قانون پہلے لکھ چکے ہین اُن کی رعایت رکھین۔

فصل بردہ کے بیان مین وہ ایک رطوبت غلیظ ہی کہ پلک مین جمع ہو کر غلیظ ہو جائے اور ٹھٹھر جائے جیسا اولا اور اولے کو عربی مین بردہ کہتے ہین اور اکثر یہ بیماری پلک کے باہر کیطرف پیدا ہوا کرتی ہی اور اس سبب سے کہ اُسکا مادہ کیفیت حریفہ لذاعہ سے یعنی جس سے سوزش اور جھلاہٹ پیدا ہو خالی نہین ہوا کرتا کبھی درد کرتا ہی اور کبھی کھجلاتا ہی اور جب اُسکو کھجلائین بیمار کو اُسمین لذت آئے **علاج** یہ مادہ جو منجمد ہو گیا ہی یعنی ٹھہر گیا ہی اُسکے نضج کے لیے میتھی کا لعاب اور السی کا لعاب ٹپکائین اور اشق اور بہروزہ اور صمغ البطم سرکے مین اور عکر الزیت یعنی روغن زیتون کی تلچھٹ مین گھلا کر ضماد کرین اور اگر اس تدبیر سے تحلیل نہو دستکاری کرین اور وہ اسطرح کہ نشتر سے پلک کو چیر ڈالین اور سلائی کے چوڑے سرے سے بردہ کو باہر نکال لین کیونکہ وہ عضو مین گرا ہوا نہین بلکہ اُس سے الگ ہی اور جب نکال چکین زخم بھرنیکے لیے ذرور اصفر استعمال کرین اور اگر شگاف بڑا ہو اُسکو بیچ مین سے سی دین اور ذرور اصفر اُسپر ڈالین اور جہان کہین

بردہ پلک کے اندر ہو پلک کو اُلٹکر عرض مین سے چیر کر نکال لین اور آنکھ کو گرم پانی سے دھوئین —

فصل صلابت الاجفان وغلظہا یعنے پلکین سخت اور موٹی ہو جائین اور صلابۃ الاجفان یہ ہو کہ آنکھ کے بند کرنے مین اور کھولنے مین پلک کی حرکت دشواری اور مشکل سے ہو سکے اور درد اور سُرخی ظاہر ہو اور اُسکو عربی مین حساۃ کہتے ہین اور غلظۃ الاجفان وہ ہو کہ اوپر کی پلک اندر سے غلیظ اور موٹی ہو جاوے ایسی طرح پر کہ اُسکو جرب گمان کرین اور جب پلک کو الٹین کوئی چیز ظاہر مین نظر نہ آئے اور غلظت اوپر کی پلک سے مخصوص ہو بخلاف صلابت کے کہ کبھی کوئے سے ایک پلک مین ہوا کرتی ہو اور کبھی دونون مین اور ان امراض کا سبب بخارات غلیظ یا لبستہ ہوتے ہین کہ جنسے صلابت پیدا ہوتی ہو وہ بہت خشک ہوا کرتے ہین اور جو غلظت پیدا کرتے ہین وہ مائل برطوبت ہوتے ہین اور ان بخارات مین لذع یعنی سوزش نہین ہوا کرتی اور نہین تو انسے سلاق پیدا ہوا کرتا اور جن چیزون سے اس مرض کے اسباب پیدا ہوا کرتے ہین وہ چار ہین ایک یہ کہ چلنے کی حرکت سے اور اُسکے مانند سے مسام کشادہ ہو جائین اور پسینہ آجائے اُسوقت دفعۃً سرد ہوا یا سرد پانی پلکون مین لگے اور اس سبب سے بخارات جو رقیق اور لطیف ہو کر باہر نکلنا چاہتے ہین پوست کے نیچے رک رہین اور تحلیل ہونیسے اور باہر نکلنے سے باز رہین اور یہ پوشیدہ نہین کہ سردی بالفعل کی مسامون کو بند کر دیتی ہو دوسرے یہ کہ نیند سے جاگنا اس کیفیت کا باعث ہو اور یہ اس طور سے ہوا کرتا ہو کہ جو بخارات جاگنے کی حرکت سے تحلیل ہوا کرتے تھے نیند کی حالت مین تحلیل نہو سکے بہت ہو جائین اور سر کیطرف چڑھ کر اُس جگہ بند ہو جائین خاص کر جاڑے کی راتو نمین کہ اکثرون مین غلظت اور مسامون مین کثافت ہوا کرتی ہو تیسرے یہ کہ جرب کا مادہ غلظت پیدا کر دے اور یہ اسطرح ہوا کرتا ہو کہ اُسکے مادے مین سے اجزاے لطیف جنمین کھاری پن اور سوزش ہو تحلیل ہو کر اجزاے کثیف جنمین سوزش نہو باقی رہین چوتھے یہ کہ رمد کا مادہ اس مرض مین ڈالے مثلاً اُسکے علاج مین جو پلک کے اوپر سرد طلا استعمال کرتے ہین مادے کو غلیظ اور مسام کو کثیف کر دین

علاج اول منضج جوشاندون سے مادے کو نضج کرین اُسکے بعد مطبوخ افتیمون اور ہلیلۂ کابلی سے استفراغ کرین اور بابونہ اکلیل بنفشہ برگ خطمی پکا کر اُسکے بخار پر سر جھکائین یعنی انکباب کرین تاکہ مسام کھلجائین اور مادہ نرم اور رقیق ہو کر نکلنے مین آسان ہو جائے اور تنقیے کے بعد آنکھ کو ہاتھ سے ملین اور پوشیدہ نہین کہ بیشک ملنا حرارت کی جہت سے مسام کو کھولتا ہو اور مادے کو اور اُن بخارات کو جو پلکون مین ٹھہر رہے ہین تحلیل کرتا ہو اسیوجہ سے جاگنے کے بعد آنکھ کو ملنے مین ہلکا پن آجاتا ہو اور حسار الاجفان کی ایک قسم ہو کہ اُسکو یبوستہ العین کہتے ہین جیسا کہ صاحب اسباب نے اُسمین کہا ہو جبکہ خارش بلا مادہ ہو یبوستہ العین اسکا نام رکھا جاتا ہو اور جب ایسا ہو ترطیب کفایت کرتی ہو اور تنقیے کی حاجت نہین اور ترطیب کیواسطے گرم پانی سے تکمید کرنا اور تر دواؤن کو پانی مین پکا کر اُس گرم پانی سے نطول کرنا اور تر روغنون سے سر پر تدہین کرنا یعنے روغن ملنا جیسا بارہا کہہ چکے ہین کام مین لانا چاہیے —

فصل سلاق کے بیانمین وہ اسطرح ہوا کرتا ہو کہ پلک موٹی ہو کر سُرخ ہو جائے خاصکر پلک کے کنارے بہت موٹے ہو جائین اور خارش آنا اُسمین لازم ہو کیونکہ اس بیماری کا مادہ تیز نمکین اور کھاری ہوا کرتا ہو اور جب ایک مدت تک اُسکا تدارک نکرین پلکین جھڑ پڑین اور پلک کے کنارے جنکو عربی مین اشفار الاجفان اور منابت الاہداب کہتے ہین جلکر زخمی ہو جائین اور اُسکا فساد آنکھ مین بھی پہونچ جائے اور یہ مرض اکثر سرد چیزون کے بہت استعمال کرنیسے رمد کے بعد پیدا ہوا کرتا ہو اور ہم اسکو دو قسم مین بیان کرتے ہین ایک تو وہ ہو کہ ابھی شروع ہوا ہو اور بہت دن نہ گذرین اور خفیف ہو اور اُسکے سوا اور آثار ظاہر نہون کہ فقط آنکھ کے کوئون مین اور

پلک مین کھجلی آئے اور تھوڑی سی سرخی ظاہر ہو علاج اس سبب سے کہ ہنوز مادہ خفیف ہی استفراغ کے لیے آب فواکہ اور اُسکے مانند کافی ہی اور مادہ اکھاڑنے کے لیے سماق کو گلاب مین بھگو دین اور صاف کرکے آنکھ مین لگائین اور اُسمین کپڑا بھگو کر پلک پر رکھ دین اور رات کیوقت خرفہ اور کاسنی کی پتی کچھ روغن گل مین ملاکر پلک پر لیپ کرین یا انڈے کی سفیدی روغن گل مین ملاکر کپڑے پر طلا کرین اور پلک پر رکھ دین اور ہر صبح حمام کرین تاکہ مادے کی تحلیل مین اور دوا کے اثر مین مدد کرے دوسرے یہ کہ پُرانا ہو جائے اور غلیظ ہو اور سرخ ہو اور پھول جائے علاج رگ قیفال اور رگ پیشانی کھولین اور پنڈلیون پر یا دونون شانون کے بیچ مین حجامت کرین یعنی پچھنے لگائین اور مطبوخ ہلیلہ کے ساتھ غاریقون سرواردکرکے پلائین اور تنقیے کے بعد شیاف احمر لین آنکھ مین لگائین اور گرم پانی سے تکمید کرین اور اُسکے بخار پر سر جھکائین اور چھلی ہوئی مسور اور انار کا گودا مفنجج مین ملاکر ضماد کرین تاکہ عضو مین کثافت اور قبض پیدا کرے اور مادے کی تیزی کو دبا دے اور تحلیل اور جلا بھی حاصل ہو اور جہان کہین کہ بدرجہ نہایت پُرانا ہو جائے اور آنسو بہین اور پلکین جھڑ جائین اور پلکونکے کنارے زخمی ہو جائین وہان چاہیے کہ تنقیے کرین اور پرہیز ہمیشہ رکھین اور اُسکے بعد شیاف مویزج اور احمر لین اور ابیض جمع کرکے آنکھ مین لگائین اور ان شیافون کو بادیان کے پانی مین پیسکر استعمال کرین اور ان شیافون کو جمع کرنے کے واسطے اسلیے حکم کیا کہ اعتدال آجانے سے مادے کی تیزی نہ بڑھائین اور اُس کو تحلیل بھی کرین۔

فصل قمل الاجفان کے بیان مین یعنی پلکون مین جوئین پڑ جائین یہ تین طرح پر ہوا کرتی ہین ایک یہ کہ بہت چھوٹی اور سفید ہون اور پلک کے بالون کی جڑ مین نظر آئین اِسکو عربی مین صئبان کہتے ہین دوسرے یہ کہ بڑی ہون اور اُنکا رنگ مائل بگندم گون ہو یا غبار کے رنگ اُنکو قمقام بولتے ہین اور بعضون کے نزدیک یون ہی کہ جسکے پانون بہت ہون اُسکو قمقام بولتے ہین اور نہین تو قمل کہتے ہین اور اس قائل کے نزدیک قمقام اور قمل مین فرق ہی تیسرے یہ کہ اُسکا مادہ بہت سا اور بہت غلیظ ہو اور اُسکے پانون نظر آئین اور اُسکو قردہ کہتے ہین غرض کہ اسکا مادہ رطوبت بلغمی عفنی ہوا کرتا ہی کہ طبیعت اُسکو نضج کے بعد جلد کے اطراف مین اور بالون کی جڑون مین پھینک دیا کرتی ہی کیونکہ طبیعت کو اُسکی عفونت اور سیلے پن سے کراہت آتی ہی اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ بیشک بالون کی جڑ مین ایسی جگہ کہ جن فضلون سے بال غذا پاتے ہین اُنکو قبول کرنیکے لیے آمادہ رہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ مادہ بلغمی کے سوا دوسری خلط مین یہ صلاحیت نہین کہ اُس سے قمل پیدا ہو کیونکہ صفرا کی حرارت بہت تیز ہی اور اسکا مزہ کڑوا ہی اور یہ کیفیت قمل کے مزاج کے مخالف ہی اور یہی سبب ہی کہ کڑوی چیزین اُسکو مار ڈالتی ہین اور سودا اپنی طبیعت سے حیات کے مزاج کا مضاد ہی کیونکہ وہ سرد و خشک ہی اور خون طبیعت کے نزدیک بخل کی چیز ہی اُسکو ہاتھ سے نہین چھوڑتی فائدہ رطوبت خواہ فضلی اور فاسد ہو خواہ صالح ہو جب حرارت غریزی یا غریبی یعنی اصلی یا اوپری اُسمین تصرف کرتی ہی اُس رطوبت مین حیات کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہی مبداء فیاض سے اُسمین حیات آجاتی ہی یہ اللہ جل شانہ کی کاریگری ہی علاج بدن کو بُرے مادے سے پاک کرین اُسکے بعد ایارج فیقرا اور حب قوقایا سے اور حب صبر سے اور اُن غرغرون سے جو ایارج فیقرا اور آبکامہ اور شہد سے بنائین دماغ کا تنقیہ کرین اور تنقیہ اسوقت ہو سکتا ہی کہ ماءالاصول کے پینے سے مادے مین نضج اور لطافت آگئی ہو اور جب باطن کا تنقیہ کر چکین تب اُسی عضو کا تنقیہ کرنا چاہیے اور اُسکا یہ طور ہی کہ اگر بن پڑے اُن حیوانات کو پلک سے جدا کر دین اور پلک کو اُس پانی سے جسمین نمک اور شبت پکا ہو دھوئین اور دھونیکے بعد ایسی چیزین جو پلک کو جلا کرین اور قمل کو قتل کرین لگائین مثلاً پھٹکری ایک حصہ اور مویزج آدھا حصہ دونون کو پیس لین اور اُسمین سلائی بھر کر اُس جگہ پر لگائین اور بورہ کو باریک پیسکر سلائی سے لگانا بھی مفید ہی

نوعا دیگر سلائی کو پارہ مین ڈال دین جب اُسمین پارہ کی بو اثر کرجائے آہستہ اُس سلائی پر ہاتھ پھیر اگر آنکھ مین لگائین بالخاصہ قمل کو مار ڈالتا ہی ایسا ہی شارح نے کہا کہ پارے کی بو اپنی خاصیت سے سب چھوٹے جانورون کے لیے قاتل ہی اور اس باب مین اُسکے برابر کوئی چیز نہین

فصل شعیرہ کے بیان مین وہ ایک ورم ہی دراز شکل مین شعیر یعنی جو کے مشابہ پلک کے کنارے مین پیدا ہوتا ہی اور وہ دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہ کہ پلک کے ہمرنگ ہو اور اُسکا مادہ خون غلیظ کا فضلہ جلا ہوا ہی دوسرے یہ کہ اُسکا رنگ سرخ ہو اور نرم ہو اور اُسکو عروس کہتے ہین اور اکثر اُسکا مادہ خون خالص ہوا کرتا ہی علاج فصد کرین اور دماغ کا تنقیہ کرین اور بھوکھا رکھین اور غذا مین کمی کرین اور رات کو کھانا ترک کرین اور ابتدا مین ایلوا رسوت یا گل ارمنی کاسنی کے پانی مین ملا کر طلا کرین اور جب ابتدا کا زمانہ گذر چکے گرم موم اور داخلیون استعمال کرین اور یہ علاج دونون کے لیے مشترک ہی مگر پہلی قسم شاید کہ اس تدبیر سے زائل نہو اور دستکاری کی احتیاج پڑے اور دستکاری کا یہ طریق ہی کہ شعیرہ کو جڑ سے اُکھاڑ لین اور ناخن سے یا مقراض سے کتر دین اور اُسکے خون کو ایک ساعت تک بند نکرنا چاہیے اُسکے بعد ذرور اصفر اُسپر ملین تاکہ بھر آئے ــــ

فصل توثۃ الاجفان کے بیان مین وہ ایک گوشت کا ٹکڑا سرخ سیاہی مائل اور نرم ہوا کرتا ہی اور توت کی شکل لٹکا رہتا ہی اسیواسطے اُسکا یہ نام ہوا اور توثہ مذکور اکثر نیچے کی پلک کے اندر لٹکا رہتا ہی اور کبھی اوپر کی پلک مین ہوا کرتا ہی اور کبھی اُسین سے خون سرخ یا سیاہ چھنکر نکلتا ہی اور کبھی عمیا یعنی اندھا ہوا کرتا ہی یعنی اُسمین سے کچھ رطوبت نہ نکلے اور اس مرض کا سبب بگڑا ہوا خون جسمین احتراق آیا ہو ہوا کرتا ہی علاج فصد کھولین اور مسہل دین اُسکے بعد علم طریق یہ ہی کہ لوہے سے اُکھاڑ ڈالین کیونکہ تیز دواؤن کی نسبت اسکا انجام بہتر ہی اور قطع کرنیکا یہ طریق ہی کہ توثہ کو صناررون سے اُٹھا کر مقراض سے کتر دین اور کاٹنے کے وقت اُسکی جڑ باقی چھوڑ دین تاکہ عود نکر آئے اور جب اُسکو جڑ سے قطع کر چکین نمک اور زیرہ چبا کر اُسکا پانی ٹپکائین اور اگر جڑ سے کاٹ دینا ممکن نہو مناسب ہی کہ پلک کو کھینچ لین اور آنکھ مین خمیر بھر دین پھر جو توثہ کہ باقی رہگیا ہی اُسپر تیز دوائین ڈالکر دو ساعت رکھین جب وہ جگہ سیاہ ہو جائے دوا اُتار دین اور کئی مرتبہ تازہ دودھ سے دھو ڈالین تاکہ آنکھ کو آرام پہونچے اور دوا کا رنج اور ایذا موقوف ہو جائے اور تیز دوائین جیسے زراوند طویل اور زنگار اور پھٹکری اور مردار سنگ اور کندر اور نوشادر اور شیاف اخضر اور روشنائی اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ قطع نکرین بلکہ تیز دوائین استعمال کرین تاکہ اُس زائد چیز کو کھا جائین اور توثہ کو لوہے سے اور شکر سے کھجلائین اور ذرور اصفر اور شیاف احمر اُسپر ڈالین اور اسی طرح کرتے رہین یہانتک کہ جڑ سے اُکھڑ جائے اور وہی بہتر ہی جو ہم ابھی کہہ چکے ہین

فصل تحجر کے بیان مین وہ ایک فضلہ غلیظ سوداوی ہوا کرتا ہی جو پلکون مین جمکر پتھرا جائے اور اُسکا مادہ بردہ کے فضلہ سے زیادہ غلیظ ہوا کرتا ہی علاج حب ایارج سے استفراغ کرین اور گوسالہ کی تلی کا گودہ اور موم روغن جو بنفشہ کے روغن سے بنا ہو طلا کرین تاکہ جو مادہ ٹھہر گیا ہی اُسکو نرم کر دے پھر مرہم داخلیون استعمال کرین تاکہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے تحلیل نہو پلک کو اُلٹ کر لوہے کے آلہ سے جسکا سر گول ہوا کرتا ہی چیر دین اور ناخن سے دبائین تاکہ فضلہ باہر آ جائے اور اگر مرض کے عود کرنیکا خوف ہو زخم کے کنارون کو مقراض سے کتر دین تاکہ بہت دنون ملین اور اس سبب سے ایک مدت تک مادہ نکلتا رہے اور عضو کامل پاک ہو جائے

فصل قروح الجفن کے بیان مین پلک کا قرحہ یا تو اسباب بادیہ یعنی خارجیہ سے پیدا ہوا کرتا ہی یا گرم ورم کے سبب سے کہ اُسکا مادہ جمع ہو کر اور پک کر زخمی کر دے علاج اول عدس پوست انار پوست پستہ سرکے مین پکا کر ضماد کرین اور جب کھرنڈ گر جائے زخم بھر آنیکے لیے انڈے کی زردی زعفران

کے ساتھ یا شیاف کندر یا شیاف اصطفطیقان کے ساتھ مرکب کرکے استعمال کرین ترکیب شیاف اصطفطیقان کی اقلیمیا رذہب یعنی سونیکا میل سیاہ مرچ افیون زعفران ہر ایک دو درم نمک سنگ بورہ ارمنی میںسل ہر ایک ایک درم صمغ عربی شیاف مامیثا انزروت ہر ایک چار درم یہ سب دس دوا ہین انکو کوٹ اور چھانکر بادیان کے پانی مین گوندھ لین اور شیاف بنالین اور کام مین لائین

فصل تہبیج و انتفاخ اجفان کے بیان مین یعنی پلک بھر بھرائی رہین اور تہبیج اُس ورم ریحی کو کہتے ہین کہ ریح عضو کے جوہر مین اندر آگئی ہو اور اس بیماری کے تین سبب ہین ایک یہ کہ احشا مین ضعف ہو اور اُسکی قوتین کھانیکے ہضم سے قاصر ہون دوسرے یہ کہ بلغمی خلط کی کثرت ہو اور حرارت غریزی اُسکے نضج اور ہضم سے عاجز ہو تیسرے گرم ورم فلغمونی کی جنس سے ہو علاج جسکو احشا کا ضعف اس بیماری کا سبب ہو احشا کی تقویت کرین اور جسکو بلغم کی زیادتی سبب ہو لطیف غذائین کھلائین اور بلغم کا استفراغ کرین اور اطریفل بزرک کھلائین اور ایلوا سرکے مین ملاکر طلا کرین اور سرکہ اور نیمگرم پانی ملاکر پلک کو دھوئین اور اسفنج یا کپڑا گرم پانی مین بھگوکر آنکھ پر رکھین اور جسکو فلغمونی کے سبب ہو قیفال کی فصد کرین اور شیاف مامیثا اور صندل کاسنی کے پانی مین گھسکر طلا کرین اس قسم کو انتفاخ مین مجازاً شمار کیا۔

فصل گدگد کے بیان مین وہ ایک سخت ورم ہی جو پلک مین پیدا ہوا کرتا ہی اور ایسی صورت ہوا کرتی ہی کہ گویا کوئی دمل ہی یا ہونیوالا ہی اور عوام اُسکو گدگد کہتے ہین اور دمل بھی کہتے ہین اور حقیقت مین تحجر کی ایک قسم ہی اور تحجر کا بیان ہو چکا ــــ

فصل ثولول کے بیان مین یعنی مسّہ کہ پلک پر واقع ہو اور اُسکا سبب خلط سرد سوداوی ہوا کرتی ہی علاج بدن کو خلط سوداوی سے پاک کرین اور مسہ پر روغن زیتون کا تلچھٹ زور سے ملین یا مسہ پر کلونجی اور نمک سنگ پیسکر ملین جتنا کہ ہوسکے اور سرکے مین ملاکر طلا کرین اور اگر اس علاج سے تحلیل نہو اُسکو منقاش یعنی موچنہ سے پکڑکر ناخن گیر سے کاٹ دین اگر خون نکلنے لگے تھوڑی سی دیر نکلنے دین پھر اُس زخم پر پھٹکری ڈالین تاکہ خون بند ہو جائے۔

فصل شری کے بیان مین جو پلک کے اوپر ہو جائے یعنی پتی اچھل آئے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ پلک مین خارش اُٹھے جب کھجلائین آماس پیدا ہو اور ایسی صورت ہو جائے کہ گویا بھڑنے یا کسی دوسرے جانور نے کاٹ لیا ہی اور اس بیماری کا سبب یا تو خون کا غلبہ ہی یا صفرا کا علاج فصد کھولین اور ہلیلہ اور تمر ہندی اور ایسی ہی چیزون کے جوشاندے سے طبیعت کو نرم کرین اور غذا کی اصلاح کرین اور آنکھ کھٹے انگور کے پانی سے دھوئین اور شادنج عدسی آنکھ مین لگائین۔

فصل نملہ کے بیان مین جو پلک کے اوپر پیدا ہو وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیان ہوا کرتی ہین اور اُنمین جلن ہوتی ہی کہ تھوڑا سا آماس ہوکر زخمی ہو جائے اور پھیلجائے اور اُسکا سبب صفرائے سوختہ ہی اور جب پلک پر ظاہر ہوا کرتا ہی پلکین جھڑنے لگتی ہین اور پلک کا کنارہ ایسا ہو جاتا ہی کہ گویا بھٹجائیگا اور رنگ سرخ ہوا کرتا ہی علاج استفراغ کرین اور مادے کی گرمی کو تسکین کرین پھر شیاف مامیثا اور زعفران اور رسوت اور بول طلا کرین اور شیاف احمر لین لگائین تاکہ باقی مادہ بھی تحلیل ہو جائے۔

فصل سعفہ پلک کے بیان مین یعنی گنج کی صورت ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ پلک کے بالون کی جڑون مین سبوسہ یعنی بھوسی کی صورت

پیدا ہوا اور شاید کہ زخمی ہو کر پیپ پڑ جائے پھر گُھر کُھری ہو جائین اور ممکن ہی کہ پلک کے بال جھڑ جائین اور جہان کہین سودا کی عفونت سے اور اُسکے بخار کے سبب سے سعفہ پیدا ہوتا ہی اُسکا رنگ اغبر یعنی خاکی رنگ ہوا کرتا ہی اور جس جگہ بلغم کی عفونت اور اسکے ابخرے کے سبب ہون تو اُسکا رنگ سفید ہوتا ہی علاج اول بدن کو خلط فاسد سے پاک کرین اُسکے بعد شیاف احمر لین یا شیاف ونج آنکھ مین لگائین اور ارزن کی ساق کا پوست جلا کر روغن گل مین ملا کر طلا کرین اور اگر سعفہ پُرانا ہو گیا ہو نشتر سے کوچ دین یا جرب کی طرح شکر سے کھجلا کر سُرمۂ روشنائی لگائین

فصل سلعہ کے بیان مین یعنی رسوئی جو پلک کے اوپر پیدا ہو وہ ایک زائد جسم چشم کے پوست اور گوشت سے جدا ہوا کرتا ہی اور اُسکے لیے ایک غشا تھیلی کی صورت ہوتا ہی علاج تنقیہ بدن کے بعد دستکاری کرین اور اُسکا یہ طور ہی کہ پلک کے پوست کو آہستہ عرض مین چیر دین اور احتیاط کرین کہ نشتر کا سر سلعہ کی غشا مین نہ پہونچے اور اس بات کی کوشش کرین کہ سلعہ مع اپنی غشا کے ثابت اور تمام نکل آئے اور جہان کہین بقیہ رہجائے تیز دوا اور روغن گاؤ اسپر لگائین تاکہ سب کا سب باہر آئے اور اگر اُسکا غشا زخمی ہو کر اُسمین سے رطوبت نکلجائے اس صورت مین علاج مشکل ہو جاتا ہی اور سلعہ عود کر آتی ہی فائدہ ثولول اور شری اور سلعہ ایک ہی عضو سے مخصوص نہین ہوا کرتے چنانچہ کتاب کے آخر مین اُن امراض کا بیان کہ کسی ایک عضو سے مخصوص نہین لکھا جائیگا مگر ہمنے اس جگہ مین بھی اس لیے بیان کر دیا کہ جب یہ امراض اسجگہ پیدا ہوتے ہین بعضی تدبیرین اور طرح پر ہین اور یہین مخصوص ہین جیسا کہ پوشیدہ نہین

فصل کبودی یعنی نیلا رنگ اور سبزی جو زخم کے سبب سے پلک کے اوپر پیدا ہو جائے علاج اگر زخم باقی ہو اور کوئی امر مانع نہو فصد کرین اور سہل دین اور صندل اور مرداسنگ گلاب مین پیسکر طلا کرین تاکہ زخم زائل ہو اسکے بعد سنگ فلفل گھسکر طلا کرین اور سفال کو یعنی کوری ٹھیکری آپس مین گھسکر لگانا مفید ہی اور کبودی کو زائل کرتا ہی اور مولی کے بیج پانی مین رگڑ کر طلا کرنا نیل کو دور کرتا ہی اور جو چیزین نیل اور سبزی کو زائل کرتی ہین اور اس کام مین مخصوص ہین کتاب کے آخر مین لکھی ہین

فصل غرب کے بیان مین یعنی ناسور جاننا چاہیے کہ جب آنکھ کے کوئے مین جو ناک کیطرف ہی ورم پیدا ہو کر اُسکے بعد ناسور پڑ جائے تو اُس ناسور کو غرب کہتے ہین اور جو مادہ کہ اِس جگہ مین جمع ہوا کرتا ہی اُسکے احوال مختلف ہین کبھی ناک کیطرف پھوٹ نکلتا ہی اور اُس راہ سے جو آنکھ اور ناک کے بیچ مین ہی پیپ نکلتی ہی اور کبھی پلک کے پوست کو پھاڑ کر نکلتا ہی اور پلک کے غضروف کو تباہ کر دیتا ہی اور جسوقت کہ پلک کے اوپر اُنگلی لگائین پیپ باہر نکل آتی ہی اور اکثر ہوا کرتا ہی کہ اُسکی تیزی سے گوشت کے نیچے ہڈی تباہ ہو کر گھن جاتی ہی اور غرب ایک ایسی قسم ہی کہ پھوٹکر باہر نہ نکلے اور درد کے ساتھ ہو اور اسکی مشارکت سے آنکھ ہمیشہ دردمند رہے اور کبھی اس سبب سے کہ پیپ ہمیشہ بھری رہتی ہی آنکھ مین بھی فساد پیدا ہو جاتا ہی علاج اول رگ قیفال کھولین اور مسہل دیکر بدن اور دماغ کو پاک کرین اور غذائین لطیف کھلائین جیسا قروح کے علاج کا قاعدہ ہی اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے شیاف خوب ٹپکائین اور ضرور ہی کہ شیاف کے استعمال سے پہلے ناسور کو پیپ اور مردار گوشت سے پاک کر دین مثلاً پیپ کو پُرانی روئی سے اُٹھا لین اور مردار گوشت کو قطع کر دین اور قطع کرنیکے دو طریق ہین ایک تو لوہے سے دوسرا دوا کے ساتھ اور جہان کہین گہرا نہو اور پلک سے جدا ہو گوشت فاسد کو لوہے سے کاٹ دین اور جس جگہ گہرا ہو اور پلک مین ملا ہوا ہو اسکے کاٹنے کے لیے مرہم زنگاری استعمال کرین اور یہ بات ظاہر ہی کہ اگر پیپ اور مردار گوشت الگ نہ کرین اور شیاف غرب کام مین

لائین کچھ نفع نکریگا اور جبکہ اس تدبیر سے نفع حاصل نہو تب داغ دینا چاہیے اور داغ کا یہ طریق ہی کہ داغ کا آلہ جو چھوٹا اور گول سر کا ہو لیکر اُسکو آگ مین سرخ کرین اور کئی دفعہ مردار گوشت مین رکھین تاکہ گوشت فاسد سب کا سب جلجائے اور پیپ اور میلی رطوبت خشک ہوجائے اور جسوقت داغ دین واجب ہی کہ خمیر برف مین سرد کرکے یا کپڑا ٹھنڈا کیا ہوا آنکھ مین رکھ دین کہ داغ کی گرمی آنکھ مین نہ پہونچے اور دوسرا طریق جو پہلے سے بہتر ہی اسطرح پر ہی کہ ایک نلکی تانبے سے یا اُسیطرح کی چیز سے بنالین اور اُسکی ایک طرف جو خوب برابر اور ہموار ہی ناسور کی جگہ پر رکھین اور سیسہ پگھلا کر اُسکی ٹونٹی مین ڈال دین اور بیمار اُسپر اتنا صبر کرے کہ اچھی طرح سے داغ پورا آجائے اس طریق کو اطبا نے پسند کیا ہی کیونکہ اُس جگہ خاص سے داغ تجاوز نہین کرتا اور جس طور پر کہ داغ دین اُسکے بعد سفیدہ کا مرہم استعمال کرین تاکہ زخم بھر آئے اور درد تھم جائے ترکیب شیاف غرب کی صبر کندر انزروت دم الاخوین گلنار سرمہ شب یمانی سب ایک ایک حصہ زنگار حصے کی چوتھائی ان ساتون دواؤن کو کوٹ چھانکر شیاف بنالین اور احتیاج کیوقت پانی مین حل کرکے تین قطرے ٹپکائین اور تھوڑی سی مدت کے بعد اسی طرح ٹپکایا کرین یہانتک کہ غرض حاصل ہو فائدہ جبتک ورم مذکور نے مُنھ نہ کیا ہو آیشاف زعفران مر صبر صدف سوختہ اُنمین سے جو بہم پہونچے سبکو طلخشقون کے پانی مین یا کاسنی کے پانی مین طلا کرین اور کہتے ہین کہ ماش کی یہ خاصیت ہی کہ اگر اُسکو چبا کر ناسور پر رکھدین زائل کرتا ہی اور اس علاج مین یہ منفعت ہی کہ آماس کو ہٹادے اور باطل کردے اور اگر نہ ہٹے تیز دوائین ضماد کرین جیسے کرسنہ کوٹ کے اور شہد مین ملاکر اور کندر کبوتر کی بیخال مین ملاکر اور زاج پیسکر اور سکبینج سرکہ مین گھسکر استعمال کرین اور انکا نفع یہ ہی کہ پکا کر جلد توڑ دین اور فاسد ہونیکی اور ہڈی کو تباہ کرنیکی مہلت ندے اور جب پک جائے بول اور مور دخشک گھسکر اور اُنکے مانند ناسور کے سوراخ مین بھردین تاکہ اُسکو خشک کردے اور اگر زنگار کو پیسکر بتی مین لگاکر اُسمین رکھدین نفع کرتی ہی اور یہ دوائین اگرچہ اول مین جلا دیتی ہین اور سوزش پیدا کرتی ہین مگر جب کئی دفعہ استعمال کرین اور اُنکی عادت پڑجائے ضرر نہین پہونچاتی ہین اور ہمارون یعنی سیپ اور ایلوا اور بول ان تینون کو ملاکر پیس لین اور مُنھ کرنیسے پہلے اور بعد مین بھی طلا کرنا مفید ہی اور برگ سداب پانی مین پیسکر بتی بناکر اُسمین رکھدین بہت نافع ہی اور خشک سماق کا پانی اُسمین ٹپکانا مفید ہی اور بہتر یہ ہی کہ جب دوا بتی پر لگاکر اُسمین رکھنا چاہین اول اُسکو بھیجدین تاکہ جو اُسمین مواد ہو نکل آئے اور شراب انگوری قابض سے دھوکر اُسمین دوا رکھین اور اگر اُسمین مواد کم ہو اور نہ نکلے دو تین دن مہلت دین تاکہ اکٹھا ہوجائے اُسکے بعد بھیجکر دھو ڈالین اور دوا رکھدین اور جب ناسور کا مُنھ بند ہوجائے اور پیپ نہ نکلے تخم کنجد کو کوٹ کر خمیر مین ملائین یا عورت کے دودھ مین یا گدھی کے دودھ مین پکا کر تھوڑا سا زعفران اُسمین ڈالکر ناسور پر رکھدین تاکہ نرم ہو کر گھلجائے اور میدہ کی روٹی کا گودہ اور کندر پیسکر کنکر کے پانی مین ملاکر لگانا بند ناسور کو کھول دیتا ہی اور بہتر یہ ہی کہ سلائی کے سر سے اُسکا گہراؤ دریافت کرلین پھر روئی کا ٹکڑا دوا مین بھر کر سلائی پر لپیٹ کر اُسمین رکھدین اور جب خشک یا تر دوا استعمال کرین بعد استعمال کے آنکھ پر پٹی باندھ دین اور ایک ساعت حرکت نکرین اور جب دوا سے کام نہ نکلے تب دستکاری اور داغ مین رجوع کرین جیسا کہ گذر چکا —

فصل حکہ اماق و اجفان یعنی آنکھ کے کوئے مین اور پلک مین خارش پیدا ہو اور خارش کا سبب رطوبت مالحہ بورقیہ ہی یعنی نمکین کھاری جو عضو پر گرے اور یہی وجہ ہی کہ آنسو شور نکلتے ہین اور عضو آفت زدہ مین سرخی اور سوزش پیدا ہوجاتی ہی یہانتک کہ قروح ہوجائین علاج کاسنی کو ٹکر روغن گل مین ملاکر ضماد کرین اور حضری آنکھ مین لگائین تاکہ رطوبت ردیہ کا استفراغ کردے اور اگر اسقدر علاج سے مقصود حاصل ہو بہتر اور نہین تو تدبیر مین اعتدال

کرین یعنی غذاؤن مین سے بکری کے اور جانورون کے گوشت پر اور پاکیزہ روٹی پر اکتفا کرین اور میوون کی قسم سے انجیر اور مویز کھائین اور سب وجہ سے ترطیب مین کوشش رکھین اسی طرح پر ہمیشہ حمام کرتے رہین اور تر روغن ملین اور نطولات اور غذائین اور شربت رطوبت فزا استعمال کرین اور یہ اسلیے ہے کہ مادہ استفراغ کے لیے طیار ہو جائے اور اُسکی تیزی اور شورش دب جائے اور جب ترطیب حاصل ہو چکے تب نظر کرین کہ اگر رطوبت شور نمکین ہوئی ہی تو فصد کرین اور اگر کوئی اور خلط ہو اُسی کے موافق استفراغ کی چیزین استعمال کرین اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے اُسی عضو کے تنقیے کیواسطے باسلیقون اور کحل عزیزی لگائین صفت کحل عزیزی کی سرمہ اصفہانی سوختہ پانچ درم اقلیمیا طلا و نقرہ شادنہ عدسی مغسول توتیاے ہندی مس سوختہ ہر ایک دو درم پوست ہلیلۂ زرد تیرج فلفل دار فلفل نوشادر ایلوا رسوت مکی زعفران سرطان بحری یعنی دریائی کیکڑا سب ایک درم زنجبیل آدھا درم کافور آدھا دانگ مشک تین رتی قرنفل دو دانگ یہ سب اُنیس دوائین ہین اُنکو کوٹ اور چھانکر غبار کے مانند پیس لین

فصل غدہ کے بیان مین جو آنکھ کے گوشے مین پیدا ہو جائے جب آنکھ کے اُس کوئے کا جو ناک کیطرف ہے گوشت حد سے زیادہ بڑھ جاے اُسکو غدہ بولتے ہین اور اُس سے یہ ضرر ہے کہ آنکھ کے جو فضلے آنسو اور چیپڑ ہو کر نکلتے ہین اُنکو کوئے مین روک رکھے اور اس سبب سے ناسور پیدا ہو اور کبھی بہت بڑھ جانیسے بینائی کو مانع آتا ہے علاج بدن مین جو خلط غالب ہے اُسکا استفراغ کرین اسکے بعد مرہم زنگار یا شیاف زنگار اُسپر استعمال کرین پھر اگر فنا ہو گیا بہتر اور نہین تو ظفرہ کی طرح اسکو کاٹ ڈالین اور جب زائد گوشت قطع ہو اور حالت اصلی پر آجائے یہ فکر نکرین کہ بالکل جڑ سے کٹے تاکہ دمعہ نہ پیدا ہو جاوے اور بہتر یہ ہے کہ قطع کے بعد ذرور اصفر اُسپر چھڑک دین تاکہ جو باقی رہے اُسکو کھا جائے اور کاٹنے کے سبب سے جو ایذا پہونچے اُسکے دفع کے لیے انڈے کی زردی روغن گل مین ملا کر طلا کرین اور زخم ملنے کے لیے مرہم استعمال کرین صفت شیاف زنگار صمغ عربی سفیدۂ قلعی زنگار ہر ایک دو دو درم تینون دواؤن کو پیسکر سداب کے پانی مین گوندھ لین اور شیاف بنالین واللہ اعلم۔

باب تیسیرالامراض گوش یعنے کان کی بیماریون کے بیان مین

وہ ایک عضو غضروفی اور گوشت سے اور عصب حساس سے مرکب ہے اور اُسکی منفعت یہ ہے کہ ہوا موج مارتی ہوئی اُسمین جمع ہو کر عظم حجری کے سوراخ مین نفوذ کرے اور جب اُس عصبے مین کہ جو کان کے سوراخ مین بچھ رہا ہے اور قوت سامعہ اُسمین رہتی ہے جا کر ٹکراے تب آوازون کا ادراک حاصل ہو اور اس باب مین آٹھ فصل ہین

فصل وجع الاذن کے بیانمین یعنی کان کا درد اور اُسکا جیسا جیسا سبب ہوا کرتا ہے اُسی کے موافق اُسکی دس قسم ہین پہلی قسم وہ ہے کہ ریح گرم بخاری جسمین سے سب اجزاے ناری جدا نہوے ہون کان مین ٹھہر جائے اور کھچاوٹ کے سبب سے الم پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ درد جلن کے ساتھ ہو اور کان مین اور آنکھ مین سرخی اور بیمار کو معلوم ہو کہ گویا اُسکے کان مین سے آگ کے شعلے نکلتے ہین اور لہات یعنی ملازہ مین بھی خشکی ہوتی اس قسم کی علامت ہے اور یہ قسم چار طرح پر ہوا کرتی ہے ایک یہ کہ مادّہ معدے مین ہو اور وہان سے ریاحی ابخرے چڑھین اور معدے مین مادہ ہونیکی یہ علامت ہے کہ فم معدہ مین جلن ہو اور پیاس بہت شدت سے ہو جائے اور سرد پانی پینے سے تخفیف حاصل ہو اور آنکھون مین پانی بھر ارہے علاج اگر ضرورت معلوم ہو رگ باسلیق

کھولین اور بقدر حاجت خون نکالین اور مطبوخ ہلیلہ پلاکر طبیعت کو نرم کرین اور سرد غذائین جیسی مناسب ہون کھلائین اور ایک شربت خشخاش اور تخم کاہو اور کشنیز خشک سے بنا کر پلائین تاکہ معدے کو سرد کرے اور ابخرے کو چڑھنے سے روک دے اور عضو آفت رسیدہ مین سردی پہونچانیکے لیے اور ابخرے کو ہٹانیکے واسطے روغن گل سہ چند سرکہ مین ملاکر پکالین جب روغن باقی رہے کان مین ٹپکائین اور جہان کہین درد کی شدت ہو اور تشنج اور غشی پڑے اور ذہن مین اختلاط یعنی بہکنا عارض ہو تو چاہیے کہ افیون دودھ مین گھسکر کان مین ڈالین اور صندل اور مامیثا گلاب مین اور سبز دھنیے کے پانی مین اور کاہو کے پانی مین پیسکر باہر کیطرف مین طلا کرین فائدہ افیون اور دودھ کو ہر روز استعمال نکرین کہ ہمیشہ اُسکے استعمال کرنیسے کان مین گرانی آتی ہی اور افیون کو روغن گل مین گھسکر بھی استعمال نکرین کیونکہ بعید نہین کہ روغن کی غلظت سے افیون کسی جگہ مین چمٹ جائے اور اس سببسے درد زیادہ ہو جائے اور دودھ مین یہ بات نہین کیونکہ اُسکی مائیت جلا کرتی ہی اور دھونیوالی ہی اور روغن کی نسبت درد کو بہت تھامتا ہی کیونکہ عضو کو بہت نرم کرتا ہی دوسرے یہ کہ گرمی کے ایام مین چلنے کا اتفاق پڑے اس سببسے دماغ کی رطوبات مین گرمی آکر اُنسے ابخرے اُٹھین اور جب اُن ابخرون مین سے اجزاے ناری جدا ہو جائین ان ابخرے کی ریاح بنجائے اور کان مین ٹھہر جائے اور اسکی یہ علامت ہی کہ بیمار کو دونون کانون مین اور دونون آنکھون مین اور مُنھ مین گرمی اور جلن معلوم ہو اور نتھنے خشک ہو جائین اور بےچینی اور بیقراری اور پیاس پیدا ہو اور جب سرد پانی سے کلی کرے یا عراض ہلکے پڑجائین اور جسکا سبب معدے مین ہوتا ہی وہ اسکے خلاف ہوا کرتا ہی کہ جبتک سرد پانی نہ پئین تخفیف حاصل نہو اور اس قسم مین کلی کرنیسے اسیلیے تخفیف حاصل ہوا کرتی ہی کہ اسمین گرمی فقط سر کے اعضا مین ہی رک رہی ہی اور پہلے سے گرم ہوائین لگنی اُسکی گواہ ہین علاج روغن گل سہ چند سرکہ مین پکاکر کان مین ٹپکائین اور کپڑے ٹھنڈے کرکے کان پر رکھدین اور دماغ کو سردی اور رطوبت پہونچانے مین کوشش کرین یعنی طلا اور نطول اور روغن کے استعمال سے اور اُنکے مانند جو چیزین ہون جیسا صداع احتراقی مین انکو لکھا ہی تیسرے یہ کہ گرم پانی یا گرم چشمون کا پانی کان کو لگ کر گرم ریاح کے پیدا ہونیکا سبب ہو جائے اور اُسکی وجہ کہ اِن پانیون کے گرنیسے یا اُن پانیون مین غوطہ لگانیسے کیون ریاح پیدا ہوتے ہین بعینہ وہی ہی جو شمائم کے پہونچنے مین بیان کیا ہی خاص کر گرم چشمون کا پانی کہ میاہ حمات کہتے ہین جیسے گندک کے چشمے کا پانی یا بورہ کے چشمے کا یا نمک کے چشمے کا سر کو نہایت گرم کرتے ہین اور حرارت فعلی ریاح پیدا کرنے مین اسکی مدد کرتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ سبب کا پہلے ہونا گواہی دے اور سر ہلکا ہو اور کانون مین اور سر مین شدت سے گرمی ہو اور اسکے موخر مین یا وسط مین درد معلوم ہو فائدہ سر کا ہلکا ہونا ایسی علامت ہی جو ریاحی کے سب اقسام مین پائی جاتی ہی علاج اگر ضرورت معلوم ہو مواد کو پھیر دینے اور اُتار لینے کے لیے فصد کرین اور پنڈلیون کو باندھدین اور پاؤن کے تلوے ملین اور ابخرہ کو ہٹانیکے لیے اور حرارت کے دبانیکے واسطے سرد روغن جیسے روغن بنفشہ و روغن نیلوفر اور روغن بید و روغن تخم کدو کان مین اور ناک مین ٹپکائین غرضکہ دماغ کی ترطیب کے لیے پینے مین اور طلا کرنے مین کوشش کرین چوتھے یہ کہ گرم دواؤن کے لگانیسے ریاح پیدا ہون اسلیے کہ وہ اخلاط اور رطوبات کو جوش مین لاتے ہین اور سبب کا پہلے ہوجانا اسکی علامت ہی علاج فصد کرین اور طبیعت کو نرم رکھین اور جو چیزین اُن دواؤن کی ضد ہون طلا کرین دوسری قسم وہ ہی کہ ریاح سرد غلیظ صماخ یعنی کان کے سوراخ مین ٹھہر جائین اور نکلنے کی جگہ نپائین اور درد پیدا کرین اور یہ ریاح جیسے جیسے اُسکے سبب ہو

جگہ مختلف ہین اسی کے موافق پانچ طرح پر ہوا کرتی ہو ایک یہ کہ معدے سے کان کیطرف چڑھے اور مادہ معدے مین قائم رہے اُسکی علامت یہ ہو کہ متلی پیدا ہو اور مُنھہ مین پانی بھرا رہے اور درد سر اُسکی نسبت جو گرم ریحی مین عارض ہو کمتر ہو اور جب گرم پانی سر پر گرائین آرام پائے علاج معدے کا تنقیہ کرین اُسکے بعد گرم روغن جیسے روغن غار روغن سداب روغن بید انجیر کان مین ڈالین اور اگر ان روغنون کو پیاز کے پانی مین اور سداب کے پانی مین پکالین تو زیادہ اثر کرتے ہین اور اگر گرمی پہونچانا اور تحلیل کرنا زیادہ منظور ہو تو جند بیدستر اور فرفیون بھی ان روغنون مین ملائین اور استعمال کرین دوسرے درد فضلے جو سر مین موجود ہون اُسمین ضعیف سی حرارت اثر کرے اس سببسے اُنمین سے سرد ریاح نکل کر کان کی طرف آکر ٹھہر جائے اور درد پیدا کرے اُسکی یہ علامت ہو کہ دوی اور طنین یعنی کانون مین شور پیدا ہوا و سر مین بوجھ ہوا کرے اور درد سر کی ایذا ہے علاج ایارج اور غرغرون سے دماغ کا تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد جو چیزین بادی ہین کان مین ڈالنے کیواسطے بیان کی ہین اس جگہ بھی اُنکو کانمین استعمال کرین تیسرے یہ کہ جاڑا اور سرد ہواؤن کے لگنے سے سر کے مسام تنگ ہو جائین اور جلد مین کثافت آئے اس سببسے جو اجزے بدن سے تحلیل ہوتے ہین اس جگہ مین رک کر اکٹھے ہو جائین اور نہ نکل سکین اور دماغ کی نزدیکی سے اُنمین سردی آئے اور اجزاے ناری اُنمین سے تمامہ جدی ہون پھر اُن اجزون کے ریاح سرد بنجائین خاص کر اگر وہ اجزے فی نفسہ سرد ہون جیسے سرد مزاج والون کے یا تر مزاج والون کے اجزے ہوا کرتے ہین اور وہان سے کان کیطرف آکر الم پیدا کرین اور اُسکی علامت یہ ہو کہ اُس سے پہلے سرد ہوا پہونچی ہو اور بیمار کو اپنے کان مین ہوا کی سی حرکت معلوم ہو اور اِس قسم مین درد اس تمدد کیصورت جو عضو کو کھنچی سے اطراف مین کھینچے نہین ہوا کرتا جیسا کہ ریاح حارہ لطیفہ سے کہ اُنکی مقدار عضو کی تجویف سے زیادہ ہوتی ہو تمدد ہوا کرتا ہو بلکہ اس قسم مین اسطرح کا درد ہوا کرتا ہو کہ گویا کوئی چیز زور سے کان مین گھستی ہو اور اُسکے آگے سے کچھ درد تمددی پیدا ہوتا ہو علاج گرم روغن ملین اور کان مین ڈالین تاکہ گرمی پہونچے اور شبت سیت بابونہ اکلیل الملک برگ غار مرزنگوش نمام قیصوم پانی مین پکاکر نطول کرین اور حمام مین گرم توے کے اوپر کان جھکائے رہین اور شلغم پکاکر اُسکا بخار کان مین پہونچائین اور دوائی کوٹ کر گرم روغنون مین ملاکر اُسکی بتی بناکر کان مین رکھین اور نطول کی دواؤن سے یا پرانی روئی روغن زیتون شیرین مین بھگو کر اُس سے نیم گرم تکمید کرین چوتھے یہ کہ سرد پانی سر پر ڈالنا یا اُسمین غوطہ لگانا جیسے سرد ہوا کے لگنے مین بیان کیا گیا سرد ریاح کے پیدا ہونیکا باعث ہو اور اُس سببسے کان مین درد پیدا ہو اور سبب کا پہلے ہونا اُسکی علامت ہو اور سر کی پچھلی طرف مین اس طرح پر درد پیدا ہو تاکہ سر کو حرکت دینا دشوار ہو علاج گرم روغن سر پر خاص کر اُسکے موخر پر ملین اور کان مین بھی ڈالین پانچوین وہ ہو کہ کان مین سرد دواؤن کے استعمال سے ریاح پیدا ہون اور سبب کا پہلے ہوجانا اسکی علامت ہو علاج جو چیزین اُن دواؤن کی ضد ہون استعمال کرین تیسری قسم وجع الاذن یعنی کان کا وہ درد کہ خون کا امتلا اُسکا سبب ہو اُسکی یہ علامت ہو کہ مُنھہ پر سرخی ہو اور سر اور پیشانی مین خاصکر سجدے کیوقت گرانی معلوم ہو اور کان کے درد کے ساتھ ضربان شدت سے ہو علاج رگ سرر کھولین اور میوون کے پانی سے طبیعت کو نرم کرین اور روغن گل سرکہ مین پکاکر کان مین ٹپکائین چوتھی قسم سوء مزاج گرم سادہ یا صفراوی سے کان مین درد عارض ہو اُسکی علامت یہ ہو کہ مُنھہ اور سر مین گرمی ہو اور سر مین درد ہو جائے اور ٹھنڈی ہوا سے آرام پائے پھر اگر سادہ ہو کچھ گرانی نہوگی اور اگر مادی ہو تھوڑا سا بوجھ معلوم ہوگا کیونکہ صفرا لطیف ہو اور اس قسم مین اُس قسم کی نسبت جو دموی یعنی خون کے سببسے ہو جلن زیادہ ہوگی اور گرانی کم

معلوم ہوگی علاج ایسی چیزین جو شکم کو نرم کرتی ہین پلائین اور شیاف ابیض اور سرد روغن کان مین ڈالین اور مامیثا آرد جو صندل کافور ہرے دھنیے
کے پانی مین اور کاہو کے پانی مین ضماد کرین فائدہ صفراوی مین تو پیٹ کو اسلیے نرم کرتا ہو کہ مادہ اُس طرف سے پھر کر دفع ہوجائے مگر سافج مین اسواسطے
ہو کہ مادے کو سر کیطرف نجانے دے اسوجہ سے ورم کے پیدا ہونیسے محفوظ رہین پانچوین قسم سوء مزاج سرد سادہ یا بلغمی کے سبب کان مین درد پیدا ہو
اُسکی علامت یہ ہو کہ پہلے ایسی تدبیرین جو سردی پہونچاتی ہین عمل مین آئی ہون اور کان مین درد کے ساتھ جلن اور سرخی بھی نہو اور گرم چیزون سے خصوصاً
اگر بالفعل گرم ہون نفع حاصل ہو پھر اگر مادی ہو کان مین اور سر مین گرانی ہوگی اور نیند بہت آئیگی اور ناک کے سوراخ تر رہینگے علاج مادی مین حبوب اور
ایارجات سے دماغ کا تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد گرم روغن جیسے روغن ترب روغن قسط روغن ناردین روغن زنبق کان مین ڈالین اور محلل چیزون سے
جیسے بابونہ شبت مرزنگوش عاقرقرحا پانی مین پکاکر تکمید کرین اور سادہ مین تنقیے کی اور محلل دوائین لگانیکی حاجت نہین جو چیزین گرمی پہونچاتی ہین اور مزاج
کو اصلاح کرتی ہین اسمین کفایت کرتی ہین فائدہ روغن زنبق وہ ہو کہ میٹھے تیل کو چنبیلی کے پھولون مین رچالین چھٹی قسم وہ ہو کہ کان مین ورم پیدا ہوکر
درد کا باعث ہو اور یہ دو طرح پر ہوا کرتا ہو ایک تو یہ کہ ورم گرم ہو دوسرے وہ ہو کہ ورم سرد ہو پہلی نوع اُس درد کے بیان مین جو گرم ورم سے پیدا ہو
اُسکی یہ علامت ہو کہ درد اور ضربان کی شدت اور سر اور پیشانی مین بوجھ اور کھنچاوٹ اور جلن کی ایذا اور چہرے پر سرخی ہو اور یہ ورم دو طرح پر ہوتا ہو
ایک تو وہ ہو کہ سوراخ مین اور سوراخ سے باہر کے اعضا مین پیدا ہو یہ ورم نظر آتا ہو اور اس سبب سے کہ دماغ سے اور ان پٹھون سے جنکی حس تیز ہو دور ہو اس مین شدت سے
درد نہین ہوا کرتا اور جبکہ ورم پک کر پھوٹتا ہو عصبہ سمع یعنی وہ پٹھا جسمین قوت سامعہ ہو پھٹنے سے محفوظ رہتا ہو پس اُنھین دو فائدون کے سبب سے اس نوع مین بہت خوف
نہین علاج رادعات یعنی جو دوائین مادے کو ہٹاتی ہین یعنی آنیسے روک دیتی ہین اُنکے استعمال سے بچین اور مادے کو ورم کی جگہ مین کھینچ لین اگرچہ سینگی لگانیسے
ہی کھینچے اور دو دن کے بعد کرنب کی پتی پرانے گھی مین پکاکر ورم پر ضماد کرین تاکہ تحلیل کردے اور اگر شروع سے درد بہت سخت ہو میٹھے پانی نیم گرم مین کپڑا بھگو کر رکھین
اور اگر درد شدت سے ہو نمک گرم کرکے اُسپر رکھین دوسرے یہ کہ سوراخ کے اندر ورم پیدا ہو اور نزدیکی کے سبب سے عصبہ سمع بھی آماس کرے اور اس قسم مین جبتک
کہ یکبارگی پیپ نہین پڑجاتی سختی اور شدت رہا کرتی ہو اور خوف کا مقام ہو اور درد اتنا بڑھ جاتا ہو کہ اُسکی کثرت سے غشی اور عقل مین اختلاط آجاتا ہو بلکہ اکثر سرسام کی
نوبت پہونچتی ہو اور کبھی سات دن کے اندر ہلاک کرتا ہو خاص کر اگر بیمار جوان ہو اور اس قسم کی یعنی ثقبہ کے اندر ورم ہونیکی یہ علامت ہو کہ کانمین بوجھ معلوم ہو
اور سننے مین قصور آجائے اور کان کے گہراؤ مین درد کی شدت ہو اور ایک ایسی آواز جو تھوڑی سی دیر مین موقوف ہوجائے اور پھر آنے لگے بیمار کو معلوم ہو اور
شاید کہ دماغ مین اور سب کے تمام اعضا کے ماسکہ مین ضعف آجانیسے آنسو بہنے لگین اور ناک مین سے بھی رطوبت نکلے اور جاننا چاہیے کہ اس نوع مین تپ ہر وقت
رہا کرتے ہین اور جو ورم کہ ثقبہ سے باہر ہوا کرتا ہو اُسمین تپ لازم نہین ہوا کرتی مگر یوم مین علاج فصد کھولین اور طبیعت کو نرم کرین اور شیاف ابیض کان
مین ٹپکائین اور نرد کہ حنین ابن اسحق کی تراکیب مین سے مشہور ہو سبز دھنیا اور مکوا اور کاسنی کے پانی مین ملاکر طلا کرین اور پستان سے دودھ کان
مین ڈالین یہ سب تدبیرین درد تھامنے کیواسطے ہین سو اگر تھم گیا تو بہتر نہین تو لعابات منضجہ جیسے السی کا لعاب اور اُسکے مانند کان مین ٹپکائین
تاکہ یکبارگی پیپ نکل جائے اور درد تھم جائے صفت نرد صندلین مامیثا گل ارمنی رسوت سفیدہ بوش دربندی تخم کاسنی طباشیر کافور یہ سب دس

دوائین ہین ہر ایک کو جتنا مناسب ہو لیکر بعضے سرد عصارون مین گوندھکر نرد کی صورت گولیان بنالین یعنی سر کی طرف سے باریک اور جڑ کیطرف سے موٹی اور پھیلی ہوئی بلکہ مناسب ہو کہ اُسکے چھ پہلو رکھین تاکہ ضرورت کیوقت پتھر پر جلد گھس جائے فائدہ گرم ورم خونی ہو یا صفراوی اور ہر ایک کی علامتین اُسکے سبب کی گواہ ہین دوسری نوع وہ ہو کہ کانین سرد ورم پیدا ہو کر درد کا باعث ہو اور یہ ورم یا تو باہر کے اجزا مین ہوا کرتا ہی یا صماخ یعنی کان کے سوراخ مین یا خارج مین بھی اور صماخ مین بھی غرض جسطرح پر کہ ہو عصبۂ سمع کو اُسکا صدمہ نہین پہونچتا کیونکہ عصبہ مذکور بہت سخت پیدا ہوا ہی اور وہ غشا اور بھی جو دماغ سے آتے ہین اُسپر محیط ہین اور بلغمی مادہ کہ غلیظ ہو ممکن نہین کہ اُسمین نفوذ کرے حالانکہ طبیعت بھی یہ نہین چاہتی بلکہ اپنے خالق کے حکم سے ہمیشہ عوارضات کے دور کرنے مین مصروف ہو اور اس ورم کی علامت یہ ہو کہ گرانی اور کھنچاوٹ اور ضربان اور درد کی شدت اور دردسر اور بدمزاجی اور تپ جو کچھ گرم مادے کی علامات ہین اُنمین سے کوئی بھی نہین ہوا کرتی علاج تنقیہ کے لیے ایارجات اور حبوب کھلائین اور غرغرہ کرین اور روغن شبت اور روغن ترب کان مین ڈالین اور محلل چیزین جیسے میتھی کا آٹا بابونہ اکلیل الملک موم اور تیل مین ملاکر ضماد کرین اور جان لے کہ سوداوی ورم کا بھی اسیطرح تدارک کیا کرتے ہین اور اسوجہ سے کہ یہ ورم سخت ہوا کرتا ہی جو ضمادات کہ مناسب ہین اُسکے استعمال سے اُسکو نرم کرین ساتوین قسم وہ درد جو کان مین زخم ہونیسے عارض ہو اُسکی علامت پہلے سے ورم ہونا اور پیپ کا نکلنا ہو علاج اگر قرحہ نیا ہو مرہم ابیض روغن گل مین گھسکر اُسمین ٹپکائین مگر اول قرحہ کو پیپ سے پاک کرلین تاکہ زخم بھرنیوالی دوا کا اثر مفید آئے اور پاک کرنیکا یہ طریق ہو کہ پرانی روئی شہد کے پانی مین بھگو کر کان مین رکھدین تاکہ پیپ نکل آئے پھر مرہم اسفیداج اور مرہم رانیخ اور انزروت دم الاخوین کندر عصارہ لحیۃ التیس سے ذرور بناکر ایک بتی پر لگاکر استعمال کرین صفت مرہم ابیض سفیدہ قلعی ایک حصہ موم ایک حصہ روغن گل یا میٹھا تیل دو حصہ موم کو روغن مین پگھالین اور سفیدہ کو کھرل مین ڈالکر تھوڑا تھوڑا موم روغن اُسپر ڈالین اور دستہ سے ہلاتے رہین یہانتک کہ ٹھنڈا ہوکر سب مل جاوے اور اگر قرحہ پرانا اور میل سے بھر رہا ہو مرہم مصری اور مرہم باسلیقون کبیر اور مرہم احمر اور خل خبث الحدید استعمال کرین اور جہان کہین صرف رطوبت بہتی رہے اور پیپ نہو مازو کو باریک پیسکر پرانی شراب مین ملاکر کان مین ٹپکائین تخفیف حاصل ہوگی اور جس جگہ رطوبت بہنے کے ساتھ پیپ بھی موجود ہو تو چاہیے کہ مجففات مین یعنی خشک کرنیوالی دواؤن مین ایسی دوائین ملادین کہ مادے کو صاف اور رقیق کرین اور زخم کو پاک کرین اور جہان کہین قرحہ مین درد ہو اور اُسکو تھامنا منظور ہو تو افیون کی راکھ اُسمین استعمال کرین کہ افیون سے اُسکی راکھ مین تخدیر اور تخفیف زیادہ ہی مگر اس راکھ مین کچھ جندبیدستر بھی ضرور ملائین کہ افیون کی اصلاح ہوجائے صفت مرہم مصری زنگار شہد سرکہ کندر چارون برابر لیکر پانی مین اتنا پکائین کہ شہد کے قوام مین آجائے تب موم اور روغن گل بڑھاکر کام مین لائین صفت مرہم باسلیقون کبیر موم آدھا رطل زفت چار اوقیہ مر راتینج علک الانباط ہر ایک دو اوقیہ روغن زیتون دو رطل موم کو روغن زیتون مین پکائین اور چارون دواؤن کو اُسمین ملاکر مرہم بنالین صفت خل خبث الحدید خبث الحدید سرکے مین ایک مہینے تک بھگو رکھین تا ایک مہینے سے زیادہ بھگو کر سرکہ علیحدہ کرلین نوع دیگر خبث الحدید کو کوٹکر سرکے مین دھولین اور سکھلائین اسیطرح سات دفعہ دھوئین اور سکھلائین پھر پرانے سرکے مین اتنا پکائین کہ شہد کے قوام مین آجائے پھر اُٹھالین اور کئی قطرے کان مین ٹپکائین آٹھوین

قسم وہ ہی کہ کان مین درد کیڑون کے پیدا ہو جانیسے عارض ہو اُسکے دو سبب ہین ایک تو مادۂ عفنہ دوسرے قرحہ جو پُرانا ہوکر عفونت کرے اور کانمین کرم ہونگی یہ علامت ہی کہ خارش اور کرم کی حرکت معلوم ہو اور کبھی کوئی کرم نکل آیا کرے اور یہ کرم مواد کے اختلاف سے دو طرح پر ہوا کرتے ہین ایک تو وہ ہین کہ سفید ہون مگر اُنکا سر سیاہ ہو اور ہر وقت حرکت اور اضطراب کرتے رہین دوسرے خاکی رنگ جیسے کتے کی مکھی علاج کرم کو مار ڈالین اور یہ کام اسطرح پر ہی کہ سرکہ بورۂ ارمنی الیوا لیکر افسنتین یا شحم حنظل یا برگ شفتالو کے پانی مین یا برگ شفتالو کے پکے ہوئے پانی مین جونسا اُنمین سے بہم پہونچے ملا کر کان مین ڈالین تاکہ کرم مرجائین اور جب مرجائین تب اُنکے نکالنے کی تدبیر کرین اُسکا یہ طریق ہی کہ صوف کی بتی بنا کر دلق مین یا مرہم مین بھر کر کان مین ڈالکر کیڑونکو نکال لین یا نچھکنی یا بیک پیسکر ناک مین پھونکین اور چھینک آنیکے وقت ناک اور مُنھ کو بند کرلین تاکہ چھینک کی قوت کان کیطرف پھر جاوے اور کرم باہر نکل آئین اور جہان کہین قرحہ ہو کیڑون کو قتل کرین اور قرحے کو پاک کرین پھر مطلات یعنی جو دوائین زخم بھر لائین استعمال کرین نوین قسم وہ ہی کہ کان مین ہوام کے گھس جانیسے درد پیدا ہو جیسے چیونٹی اور کنسلائی اور اُنکے مانند اُسکی یہ علامت ہی کہ ہوام کی حرکت اُسکے جسم کے اندازے پر محسوس ہو اور جب ہوام حرکت کرے درد کا غلبہ ہو اور جب وہ ٹھہر جائے درد بھی تھم جائے علاج جیسا دیدان یعنی کیڑون کی تدبیر مین اُنکے مار ڈالنے اور نکالنے کا بیان گذر چکا عمل مین لائین دسوین قسم کان مین پانی آجانیسے درد پیدا ہو اور ظاہر ہی کہ جب پانی کانمین آئے اور جلد نہ نکلے اور کان کی جڑ مین ایذا کے سبب سے ورم پیدا کرے اس صورت مین ضرور درد پیدا ہوا کرتا ہی اور شاید کہ کان کے میل مین ملجائے اور گرم ہوکر جوش کھائے اور شنوائی کو باطل یا ناقص کردے اور اس قسم کا اثر بُری قسم کے پانی سے جس مین کیفیت دوائی ہو جلد ہوا کرتا ہی اور کان مین پانی آجانیکی اور اُس سے درد اُٹھنے کی یہ علامت ہی کہ دریا کے پیرنیکے بعد یا نہانیکے پیچھے دو دن بھی نہ گذرین کہ درد غلبہ کرے لیکن سماعت مین اُسی وقت سے گرانی خفیف سے درد کے ساتھ معلوم ہو علاج پانی کے نکالنے مین کوشش کرین اور یہ کئی طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ بیمار اپنی ہتیلی اُسی کان کے سوراخ پر رکھکر اور اُسی طرف کو سر جھکا کر ایک پانون پر کھڑا ہو اور کودے یہانتک کہ پانی نکل آئے دوسرے یہ کہ دوسرا آدمی پانی کو مُنھ یا نلکی سے کھینچ لے تیسرے یہ ہی کہ ایسی تدبیر کرین جس سے پانی مین خشکی آکر تحلیل ہو جائے اُسکا یہ طریق ہی کہ بادیان یا شبت یا بر سے کی شاخ جو اندر سے خالی ہو ایک بالشت کے برابر لیکر اُسکا ایک طرف کان مین داخل کرین اور گرد روئی بھر دین کہ ہوا نہ جانے پائے پھر اُس شاخ کی دوسری طرف روئی لپیٹ کر روغن چنبیلی یا روغن زیتون سے یا جونسا روغن موجود ہو اُس سے چکنا کردین پھر اسطرف کو آگ سے روشن کرین اور یہ بات ظاہر ہی کہ جب دوسری طرف جلنے لگے آگ کی گرمی کا کان مین اثر پہونچیگا اور پانی باہر کی طرف کھنچیگا اور فنا ہو جائیگا جیسا چراغ کے تیل کو دیکھتے ہین چوتھے یہ کہ اسفنج کی بتی بنا کر کان مین رکھین اور بیمار اُسی کان پر لیٹے اور بہت دیر کے بعد اُسکو نکالین اللہ جل شانہ کے اذن سے تمام پانی اُسمین کھنچ آئے گا۔

فصل طرش ووقر وصمم کے بیان مین طرش سُننے مین نقصان آنا اور وقر بالکل نہ سُننا اور صمم کان کا سوراخ گم ہونا اور کبھی مجازاً ایک کو دوسرے کے مقام مین بولتے ہین اور بعضے طبیبون نے سماعت کی آفت کو جو بہت مدت سے ہو اور پرانی ہو جائے اُسکو وقر کے ساتھ مخصوص کیا ہی اور اگر نئی آفت ہو اور بہت دن نہ گذرین اُسکو طرش کہا ہی غرض کہ سماعت کے نقصان اور باطل ہونیکی سات قسم ہین ایک وہ ہی کہ پیدایشی

ہوا اور اُسکے لیے علاج نہین اور علاج نہونیکی یہ وجہ ہی کہ وہ دو حال سے خالی نہین ایک تو یہ کہ قوت سامعہ معدوم ہو یعنی پیدا نہو دوسرے یہ کہ سدۂ خلقیہ قوی یعنی پیدایشی لاحق ہوا اور یہ ظاہر ہی کہ سدۂ خلقیہ قوی علاج سے زائل نہین ہوا کرتا اور سامعہ کا ایجاد کرنا طاقت بشری سے ناممکن اور محال ہی مگر اللہ جل شانہ کے اذن سے اور یہ معجزات سے مخصوص ہی ارسطو اور بقراط کے عقول اُسکو ادراک نہین کر سکتے اور سُدۂ خلقیہ کا بیان اس فصل کے آخر مین مع ایک قسم غیر قویہ کے جسکا علاج محال نہین مفصل کیا جائیگا اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ بہرا مادرزاد گونگا ہوا کرتا ہی کیونکہ آواز اور حروف کے مخارج کا اور اُنکے ادا کرنیکی کیفیت کا اُسکو ادراک نہین اور مجہول کا زبان پر لانا محال ہی دوسرے یہ کہ بہت عمر اور بوڑھاپا آنیکے سبب بہراپن عارض ہو اسلیے کہ قوتین ضعیف ہوجائین اور سردی اور خشکی اعضاے اصلیہ پر غلبہ پائین اور یہ بھی لادوا ہی چنانچہ یہ پوشیدہ نہین تیسرے وہ ہی کہ جو عصبہ کان کے سوراخ مین مفروش ہی اور قوت سامعہ اُسمین رہتی ہی سقطہ یا ضربہ کے سبب سے ٹوٹ جائے اور یہ بھی لاعلاج ہی کیونکہ اسکا ملنا دشوار ہی چوتھے وہ ہی کہ بر سبیل بحران دماغ کیطرف صفرا چڑھ آئے اور بہرے ہونیکا موجب ہو جیسا امراض حادہ اور صفراوی تپون کے آخر مین عارض ہوا کرتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ صفرا کے آثار ظاہر ہون اور جن علامات کا ذکر آیا ہی وہ پائے جائین علاج مطبوخ ہلیلہ اور اسی قسم کی چیزون سے مادہ کا استفراغ کرین اور جسطرح بن پڑے مادے کو نیچے کیطرف کھینچ لین اور تنقیے کے بعد ماء الرمان کان مین ٹپکائین تاکہ عضو مین سردی پہونچائے اور اُسکو جمع کرے یعنی قوت دے اور صفرا کی تیزی کو دبائے اور دوسرے مادے کو اسجگہ مین نہ گھسنے دے صفت دواء الرمان انار ترش لیکر دانہ اور گودا اُسمین سے نکالکر پوست خالی کرلین پھر دونون کو نچوڑ لین انکا پانی لیکر اُس خالی پوست مین ڈالین اور تھوڑا سا سرکہ اور روغن گل اور تھوڑا سا کندر بھی اُسمین ملائین پھر اُس انار کو آگ کی چنگاریون پر رکھین جب اُسکے اندر کی دوائین گاڑھی ہوجائین اُتار لین اور کئی بوند ٹپکائین پانچوین یہ کہ سوء مزاج ساذج گرم ہو یا سرد خواہ تر ہو خواہ خشک سمع کے آلات مین اگر طرش پیدا کرے جان لے کہ سوء مزاج حار عصب کے قوام کو خشک کرتا ہی اور بھون دیتا ہی اس سبب سے قوت سامعہ اچھی طرح اُسمین نفوذ نہین کر سکتی اور بارد قبض اور کثیف کرنیکے سبب شنوائی کے آلہ کا قوام کثیف کرتا ہی اس سبب سے روح طبعی طریق پر نفوذ نہین کر سکتی اور رطب عصب کے قوام سُست کر دیتا ہی اس سبب سے بعضے اجزا بعضون پر گر پڑتے ہین اور روح کے راستے اُسمین بند ہو جاتے ہین اور یابس حار کی طرح خشکی لاتا ہی اور سماعت کی روح کو نفوذ سے منع کرتا ہی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ کان کے عمق مین درد محسوس ہو اور بوجھ اور کھچاوٹ نہو لیکن اگر سوء مزاج رطب ہو درد بھی نہین ہوا کرتا ہی اور ہم ان چارون سوء مزاج کے آثار تفصیل سے بیان کرتے ہین جاننا چاہیے کہ اگر بارد ہو سردی ضرر پہونچاتی ہی اور سردی کی اوقات مین بہراپن زیادہ ہو جاتا ہی اور اگر حار ہو گرمی سے ضرر پاتا ہی اور آفتاب کی گرمی کیوقت شدت پکڑتا ہی اور یہ بھی اُسکے لوازم مین ہی کہ کان مین اور اُسکے حوالی مین جلن اور سوزش ہے اور اگر یابس ہو مشقت اور روزہ اور جاگنا اور اُنکے سوا جو اسباب مجففہ ہین اُنکا پہلے اتفاق پڑا گواہی دے اور آنکھون مین اور منھ پر دبلا پن ظاہر ہو اور ترطیب نفع کرے اور یبوست ضرر پہونچائے اور اگر رطب ہو مرطبات سے ایذا اور مجففات سے نفع پائے فائدہ سوء مزاج ساذج رطب شاذ و نادر اس مرض کا سبب ہوا کرتا ہی اسیواسطے شیخ نے اُسکا ذکر چھوڑ دیا اور اسباب و علامات کے ماتن نے بھی شیخ کا اتباع کیا علاج جیسا سبب ہو اُسی کے موافق شربتون اور غذاؤن اور نطولات اور قطورات اور سعوطات مناسبہ سے مزاج کی تبدیل اور اصلاح کرین چھٹے یہ کہ خلط خام غلیظ اُس عصب کیطرف جو شنوائی کا آلہ ہی گرے اس سبب سے اُسمین روح نفسانی نفوذ نہ کرے البتہ اُسکی حس زائل ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ گرم چیزین نفع کرین اور پہلے تدبیر مبرد کا اتفاق پڑا ہو اور سر مین گرانی معلوم ہو اور سجدے کیوقت

سر مین گرانی زیادہ ہو اور گرمی اور سردی بالکل نہو علاج ایارجات اور غرغرون سے اور ایسی چیزون سے دماغ کا تنقیہ کرین پھر روغن شبت روغن سداب کان مین ڈالین اور خندقوقی برگ غار مرزنگوش نمام برنجاسف صعتر بابونہ کے پانی سے گُدی پر اور کان کی جڑ پر تکمید کرین اور سداب صعتر افسنتین سرکہ اور روغن زیتون اور پانی مین پکائین اور آفتابہ مین ڈالکر اُسکا مُنہ بند کردین اور آفتابہ کی ٹونٹی کان مین رکھدین تاکہ اُس جوشاندے کا بخار اندر پہونچے فائدہ کان مین جو گرانی ہوتی ہو اُسکا استفراغ کئی بار مین کرنا چاہیے تاکہ قوت باقی رہے اور مادے کے نضج تک وفا کرے اور جو چیز کان مین ڈالین نہ گرم ہو سرد یا گرم نہ چاہیے اور تنقیے سے پہلے کسی قسم کی دوا کان مین نہ ٹپکائین اور اس فائدے کو سب جگہ یاد رکھین ساتوین یہ کہ کان کے سوراخ مین سدہ عارض ہو اور ہوا سے حامل الصوت کو یعنی جو ہوا آواز کو اُٹھاتی ہو عصب مین پہونچنے ندے اور اس سدے کے تین سبب مین ایک تو یہ ہو کہ کان مین بہت سا میل اکٹھا ہو جائے اور اگر کان کو آفتاب کے مقابل کرین میل نظر آئے اِسکا علاج یہ ہو کہ اُس آلہ سے جو اس کام مین مخصوص ہو میل کو نکال لین اور اُسکے نرم کرنیکے لیے سوتے وقت روغن نیمگرم کان مین ٹپکائین اور صبح کو گرم پانی کا بخار کان مین پہونچائین یا حمام مین جاکر گرم توے کے اوپر کان رکھے رہین جبتک کہ میل نرم ہو جائے اور خود بخود نکل آئے اور نہین تو آلہ مخصوص سے نکال لین کہ نرم ہونیکے بعد آسان نکل آتا ہو اور اگر تخم سپندان اور بورہ کو سرکے مین ملاکر اور بتی بناکر کان مین رکھدین اور تین دن رکھکر پھر نکال لین بہت سا میل نکل آتا ہو دوسرے پتھری یا کوئی اور چیز جیسے ریت اور دانہ کان مین گر پڑے یا کوئی حیوان کان مین گھسکر مر جائے اور حیوان کے نکالنے کی تدبیر وجع الاذن مین گذر چکی مگر پتھری اور ریت وغیرہ کو اسطرح پر نکالتے ہین کہ کان مین تیل ٹپکائین تاکہ ڈھیلا اور نرم ہو کر راہ فراخ ہو جائے پھر جند بیدستر چھینک آنیکے لیے دین اور جب چھینک آئے مُنہ اور ناک بند کرلین اور سر کو اُسی کان کیطرف جھکائے رکھین تاکہ چھینک کا زور اندر کیجانب پڑے اور پتھری نکل آئے اور دوسرا طریق اسطرح پر ہو کہ زراقہ سے کھینچ لین اور زراقہ ایک نلکی ہو کچھ اندر سے خالی ہوتی ہو اور اُسکے خلو مین خلو کی مقدار پر ایک عمود ہوا کرتا ہو اور اُسکے استعمال کا یہ طریق ہو کہ وہ نلکی جسکا نام زراقہ ہو کان کے سوراخ مین داخل کرین اور اُسکے گرد روئی سے ایسی طرح پر بھردین کہ ہوا نہ جانے پائے پھر اُس عمود کو اُسکے اندر سے آہستہ آہستہ باہر کیطرف کھینچین کہ خلا کی ضرورت سے پتھری کھنچ آئیگی اور اس عمل کیوقت چاہیے کہ علیل چارپائی یا تخت پر لیٹ کر سر لٹکائے رکھے اور طبیب زمین مین بیٹھکر اور بیمار کا سر اپنے گھٹنون پر رکھکر جیسے جانے عمل کرے اور دوسرا طریق یہ ہو کہ صوف کی ایک بتی بناکر اور دبق یا سریشم ماہی مین بھرکر کان مین ڈالین اور اُس کنکر تک پہونچائین اور آہستہ آہستہ کھینچین اور اس عمل کیوقت مین بھی لازم ہو کہ بیمار کو اُسی شکل پر لٹائین جسکا ذکر زراقہ کے استعمال مین آیا ہو اور چاہیے کہ علاج مین دیر نہ کرین کیونکہ بسا اوقات ہلاک کرتا ہو تیسرے گوشت زائد کہ زخم بھرنیکے بعد اس جگہ مین جم آئے یا مسہ پیدا ہو جائے علاج اگر وہ گوشت زائد یا مسہ نظر آتا ہو تو اُسکو چھری یا جھاؤ کی لکڑی کی چھری سے جو خاردار ہو کاٹ ڈالین اور اگر وہ زائد چیز اندر کیطرف اور گہراؤ مین ہو باریک آلہ سے جس حیلے سے بن پڑے قطع کرین اور قطع کے بعد ایک بتی کو قلقطار اور اُسکے مانند جو چیزین زخم کو نہ ملنے دین بھرکر کان مین رکھین تا عود نکرے اور جہان کہین کسیوجہ سے قطع نہوسکے تو چاہیے کہ ہمیشہ کان کو نطرون اور گرم پانی سے دھویا کرین اور سنبل باریک پیسکر سرکے مین ملاکر اُس جگہ رکھین تاکہ اُس زائد چیز کو کھا جائے اور جب وہ فنا ہو جائے تب قرحے کا علاج کرین اور مدملات یعنی زخم کو ملانیوالی دوائین کام مین لائین تنبیہ سدہ خلقیہ تین طرح پر ہوا کرتا ہو ایک تو وہ ہو کہ کان کی جڑ مین جو ہڈی ہو اُسمین آواز آنیکا راستہ یعنی سوراخ

نہ پیدا ہو دوسرے یہ کہ اگرچہ سوراخ تو ہو لیکن گوشت سے بھر کر خوب مضبوط بند ہو رہا ہو یہ دونون لاعلاج ہین اور اس فصل کی ابتدا مین جو یہ بیان کیا ہو کہ طرش معلوم ہوئی یعنی پیدایشی جسکا سبب سدۂ خلقیہ تو یہ ہوا اُسکا علاج محال ہی سو اُس سے یہی سدہ مراد تھا مگر سدۂ خلقیہ کی تیسری قسم جو علاج کے قابل ہی یہ ہی کہ سب راستہ کُھل رہا ہو لیکن راستے کے اوپر باہر کیطرف ایک پوست جھلی کی صورت ڈھانپا ہوا ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ آدمی اونچی آوازین سُن سکے اور اگر سوراخ کے اوپر انگلی مارین انگلی کے لگنے کو اور اُسکی چوٹ کو دریافت کر سکے اسکی تدبیر یہ ہی کہ اُس پوست کو سوراخ کرین اور راستہ کھولدین اور قلقطار مین بتی بھر کر اُس سوراخ مین رکھدین تاکہ زخم کو نہ ملنے دے غرض اس بات کا خیال رکھین کہ راستہ بند نہونے پائے فائدہ اگر چھوٹے بچے کے کان مین گرانی معلوم ہو دودھ پلائی کو چاہیے کہ صعتر اور نمک اندرانی منھ مین چبا کر اُس پانی کا ایک قطرہ اُسکے کان مین ٹپکائے

فصل طنین و دوی کے بیان مین طنین لغت مین طاس کی آواز کو بولتے ہین اور اصطلاح مین وہ آواز ہی جسکو آدمی فقط ہوا اور بخار باطنی کی حرکت کے سبب سے سُنے اور باہر کی ہوا کے آنیسے نہو پھر اگر یہ چھوٹی آواز بہت تیز اور باریک ہو طنین کہلاتی ہی اور اگر بہت نرم اور بڑی ہو دوی بولی جاتی ہی اور صوت صادق یعنی سچی آواز وہ ہی کہ ہوائے خارجی کسی سبب سے ایسی طرح پر موج مین آئے کہ ہوائے داخلی کو حرکت مین لائے پھر اُسکو سامعہ ادراک کرے اسیواسطے اطبا نے کہا ہی کہ طنین اور دوی کو کان کے ساتھ ایسا قیاس کرنا چاہیے جیسا جھوٹے خیالات آنکھ مین ہوا کرتے ہین اور اس قسم کی آفت کو تشویش کہتے ہین اور آلہ شنوائی کا فعل باطل ہونا اسطور پر ہی کہ بالکل نہ سُنے اور نقصان کی یہ صورت ہی کہ ہلکی اور دور کی آوازون کو نہ سُنے اور تشویش وہ ہی کہ جھوٹی آوازین سنتا ہے اور جھوٹی آوازین سُننے کے بہت سبب ہین ایک وہ ہی کہ حس سمع ذکی اور تیز ہو جائے حالانکہ بدن صحیح اور سالم ہو اور حس کے ذکی ہونیسے ادنی حرکت کو جو اندر کے اخلاط اور ابخرے مین واقع ہو ادراک کرے اور یہ بیماری نہین مگر رفع تشویش کے لیے علاج کیا کرتے ہین اُسکی علامت یہ ہی کہ بھوک کی حالت مین اور شکم خالی ہونے پر زیادہ ہو جاتی اور مغلظ غذاؤن سے تخفیف اور دوسرے حواس بھی ذکی ہونگے علاج بحیس کرنیکے لیے روغن گل اور سرکہ اکٹھا پکالین جب روغن باقی رہے پھر تھوڑی سی افیون ملا کر ٹپکائین اور ہو سکتا ہی کہ افیون کے ساتھ چلغوزہ اور جندبیدستر بھی تھوڑا سا اُس روغن مین بڑھائین دوسرے وہ ہی کہ قوت سامعہ ضعیف ہو جائے اور ذکاحس کیطرح ادنی جنبشون سے جو بدن مین غذا کے جذب ہونے اور دفع ہونیکی حرکتون سے ضروری ہین یا ابخرۂ لطیفہ کی حرکت سے جو ہضم کیوقت غذا سے نکلتے ہین اثر قبول کرے اور یہ قسم نقاہت والون کو مخصوص ہی علاج مزاج کی تعدیل مین کوشش کرین اور دماغ کی تقویت کے لیے غذائین خوشبودار کھلائین اور خوشبودار چیزین جنمین تیزی نہو سونگھین اور کان کی تقویت کیواسطے روغن گل یا روغن بادام سرکہ مین پکا کر ڈالین تیسرے یہ کہ سر مین فضول اکٹھے ہو جائین اور ہوائے غلیظ اُنمین سے نکلے اور سامعہ اُسکو ادراک کرے چوتھے یہ ہی کہ خود فضلے ہی کان کیطرف گرین اور ہوا جو کان کے سوراخ مین ٹھہر رہی ہی اُسکی جگہ کو تنگ کردین اس سبب سے رُکی ہوئی ہوا مین تشویش پڑے اور سامعہ اُسکو دریافت کرے سو وہ قسم جسمین سر کے فضلون سے ہوا نکل کر سبب ہو جاتی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ کان مین تمدد اور سر مین گرانی ہی اور جب محرکات بدنی یا نفسانی کے اتفاق سے ہوائے مذکور حرکت مین آئے تو طنین شدت پکڑے اور جسوقت سبب محرک زائل ہو طنین بھی ساکن ہو اور خلط کا بگڑنا جسکا سبب ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ سر اور کان مین گرانی اور تمدد پیدا ہو اور اس سبب سے کہ خلط کے گرنے کی حرکت ہمیشہ رہے طنین ہر وقت رہے اور پہلے اسباب

جو فضلہ بڑھاتے ہین اُسپر گواہی دین علاج دماغ کا تنقیہ کرین اسکے بعد پودینہ افسنتین مرزنگوش صعتر پکاکر اُسکے بخار پر انکباب کرین اور روغن سوسن اور روغن خیری کان مین ٹپکائین اور تنقیے کے بعد اسلیے کہ ریاح اور باقی فضول تحلیل ہو جائین ہمیشہ حمام کیا کرین لیکن تنقیے سے پہلے حمام اور سخت حرکتون سے اور آفتاب اور آگ کی گرمی سے البتہ ضرور پرہیز کرین تاکہ سبب نہ بڑھے پانچوین یہ کہ خشکی کی شدت اور فاقہ کی کثرت اس مرض کی باعث ہون اور یہ اسطرح ہوا کرتا ہی کہ جب آدمی کو غذا نہ پہونچے ضرور طبیعت غذا پہونچانیکے لیے اُن رطوبات کی طرف جو شبنم کیطرح بدن مین بکھر رہے ہین متوجہ ہو اور تحلیل کرنے اور حرکت دینے سے رطوبات مین اضطراب پڑے اور ان رطوبات کی حرکت کے سبب اور جو بخارات ان رطوبات سے نکلتے ہین اُنکی حرکت سے جو بخارات کہ دماغ مین ٹھہر رہے ہین وہ بھی حرکت کرنے لگین اور اسوجہ سے کہ سر مادے سے خالی اور حواس غذا کی کدورت سے پاک ہین حاسہ سمع حرکات مذکورہ کو دریافت کرے اور اسکی علامت یہ ہی کہ بھوک کی حالت اور شکم کے خالی ہونے مین طنین بڑھ جائے اور فاقون کی کثرت اور غذا نہ ملنا اُسپر گواہی دے علاج غذا مین وسعت دین اور کئی مرتبہ کھایا کرین اور روغن گل اور دوسرے روغن سرد و تر کان مین ڈالین اور کبھی کبھی حس کم کرنیکے لیے روغن بیخ بھی کان مین ڈالا کرین تا سامعہ طنین کی حس نہ کرے چھٹے یہ کہ اضطراب اور سوء مزاج گرم اخلاط کو جوش مین لائے اور بخارات کو جنبش دے اور سامعہ اُسکو ادراک کرے جیسا کہ بعضے بیمارون کو تپ کی ابتدا مین عارض ہوا کرتا ہی علاج تپ کی تدبیر کرنی چاہیے ساتوین کوئی ایسی دوا کے کھانیکا اتفاق ہو جو بخار کو جنبش دیکر دماغ مین لیجائے جیسے فلفل اور اُسکے مانند یا بخار انگیز غذا کہ کان مین گئی ہو اور ٹھہرے ہوئے بخار کو حرکت مین لائے جیسے لہسن اور گندنا اور اُسکے مانند کھانے مین آئے اور طنین پیدا کرے اور اس قسم کی طنین اکثر بہت دیر نہین رہا کرتی مگر جہان کہین جہالت کے سبب ان چیزون کو ہمیشہ کھانیکا اتفاق ہو علاج سبب کو قطع کرین اور اخلاط کی تعدیل مین کوشش کرین آٹھوین وہ ہی کہ پیپ اور زرد آب جو قرحے مین سے چھن کر کان مین جمع ہو جائے اُسکا جوش کرنا یا کیڑون کا حرکت کرنا جو وہان پیدا ہو جائین اس مرض کا باعث ہو اور ہر ایک کی علامت پوشیدہ نہین علاج اگر پیپ اسکا سبب ہو کان کے قرحے کا علاج کرین اور اگر کرم اسکے باعث ہون اُنکے مارنیکی تدبیر کرین اور شاید کہ سر اور بدن کی رگون کا امتلا طنین کا موجب ہو جیسا مستی کے بعد اور کھانیکے پیچھے سونے سے پیدا ہوا کرتی ہی اور ممکن ہی کہ سخت قے کے سبب دماغ مین اضطراب پیدا ہو یا سقطہ اور ضربہ سر پر پہونچے اور دماغ کو مضطرب کرے اور طنین عارض ہو اور ہر ایک کے لیے مزاج کے موافق تدبیر اور علاج کرین تنبیہ طنین اور دوی دو حال سے باہر نہین ایک تو وہ ہی جو فقط دماغ اور کان سے تعلق رکھے دوسرے وہ ہی کہ معدے کی یا دوسرے اعضا کی شرکت سے واقع ہو سو معدے کی مشارکت سے اکثر اتفاق ہوتا ہی اور جسکا مادہ سر مین ہوتا ہی اکثر امر مین لازم ہوا کرتی ہی یعنی ہر وقت رہا کرتی ہی اور جو طنین اور دوی معدہ اور دوسرے اعضا کی شرکت سے ہوا کرتی ہی وہ اسکے برخلاف ہوتی ہی کہ گھٹا کرتی ہی اور بڑھ بھی جاتی ہی

فصل انفجار خون کے بیان مین یعنی کان مین سے خون نکلنا اسکی تین قسم ہین ایک تو وہ ہی جو بر سبیل بحران واقع ہو جیسے نکسیر اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بحران کے دنون مین واقع ہو اور اُسکے نکلنے سے مرض مین تخفیف آئے اور اس قسم بحرانی مین واجب ہی کہ جبتک بیمار ضعیف نہو اور غشی کا خوف نہ پیدا ہو بند نکرین تاکہ کسی بڑی آفت مین نہ ڈالے دوسرے یہ کہ امتلائے شدید کے سبب یا کوئی قوی صدمہ اور ضرب پہونچنے سے کوئی رگ کان کے اندر پھٹ جائے یا رگ کا مُنھ کھل جائے تیسرے یہ کہ حیہ ورا قہ یعنی کودنیوالا سانپ کاٹے کیونکہ اس سانپ کی خاصیت ہی کہ جب کاٹتا ہی بدن کے تمام مسام اور

منافذ سے خون جاری ہوتا ہو علاج جہان کہین امتلا سبب ہو پہلے فصد کرین اگر کوئی امر مانع نہو اور جس جگہ صدمہ یا ضربہ موجب ہو اور دیکھنے سے ضرورت معلوم ہو وہان بھی فصد کرین اور جیسا حال کا مقتضی ہو اُسی قدر خون نکالین اور جہان کہین سانپ کا کاٹنا سبب ہو اول کاٹنے کا ضرر زائل کرین اور سب انواع مین سبب زائل کرنیکے بعد خون بند کرنیکے لیے جو چیزین خون کو بند کرتی ہین کان مین ڈالین اور گرمی اور سردی کی بھی رعایت رکھین مثلاً اگر تپ اور گرمی ہو مازو کو سرکے مین پکائین اور تھوڑا سا کافور اُس سرکے مین ملاکر کان مین ڈالین اور بارتنگ کا پانی اور خرفہ کا پانی یا پیٹا اور اقاقیا اُسمین ملا کر استعمال کرنا ویسی ہی تاثیر کرتا ہو اور ایک انار میخوش یعنی کھٹا میٹھا لیکن ویسا ہی ثابت سرکے مین پکائین جب پک جائے اُسکا پانی نچوڑ کر کئی بوندین کان مین ٹپکائین خون کو بند کر دیتا ہو اور اگر مزاج مین حرارت نہو گندنا کا پانی سرکے مین پکا کر استعمال کرین اور اگر معتدل بنایا چاہین تھوڑا سا کافور اسی گندنا کے پانی مین بڑھائین اور کسی طرح یہ بات پوشیدہ نہین کہ گندنا کا پانی خون کو بند کرتا ہو کیونکہ وہ داغ دینے والی چیزون مین سے ہے —

فصل انکسار الاذن کے بیانمین یعنی کان ٹوٹ جانا اور انکسار کا لفظ عضو غضروفی کے ٹوٹنے پر اسلیے لائے کہ بعضون نے ہکو استخوان کے حکم مین رکھا ہو اور ہر ایک کو پہونچتا ہو کہ ایک اصطلاح ٹھہرائے اور نہین تو جمہور کے نزدیک اس طرح پر ہو کہ غضروف کے ٹوٹنے اور کچا ہنکو رض کہتے ہین اور ہڈی کے ٹوٹنے کو کسر بولتے ہین اور اس مرض کا سبب یہ ہو کہ زور سے کان کو ملین یا چوٹ لگے یا زور سے دب جائے علاج فصد کھولین اور طبیعت کو نرم کرین اور ایلوا اقاقیا راتینج حنا اُس طرف ضماد کرین کہ جسطرف ٹوٹا ہوا عضو جھک گیا ہو تاکہ ضماد مذکور پوست کو سخت کر دے اور عضو کو ہئیت اصلی پر ہٹا دے مثلاً اگر انکسار یعنی ٹوٹنا اندر کیطرف سے باہر کیطرف ہو تو اس صورت مین باہر کیطرف ضماد کرین اور اگر اندر کیطرف ہو ضماد کو اندر کیطرف رکھین اور اگر انکسار مع التفسخ ہو یعنی ٹوٹنے کے ساتھ اجزا جدا ہو جائین اندر اور باہر دونون طرف ضماد کرین اور جب ٹوٹنے کی جگہ سے خون نکلنے لگے جو مرہم اعضاے غضروفی کے اندمال مین مخصوص ہو یعنی صمغ بطم اور قنہ اور زفت اور موم اور بط کی چربی سے بنا کر لگائین جبتک کہ اچھا ہو جائے اور یہ مرہم اعضاے غضروف کے لیے مخصوص ہو کیونکہ غضروف ایک عضو صلب ہو اور ایسے عضو کے اندمال کو دوا بھی بہت خشک درکار ہو تاکہ اُسکو اپنی سختی سے پہلے حال پر ہٹا لائے

فصل انقلاع الاذن یعنی کان کی جڑ اُکھڑ جائے اُسکے تین سبب ہین ایک تو زور سے کھینچنا دوسرے دبانیوالا ورم تیسرے ریح دبانیوالی علاج فصد کرین اور مسہل دین اُسکے بعد آہستہ کان کو اُسکی جگہ پر لیجائین اور پٹی اور گدی سے باندھ دین اور تین دن تک نہ کھولین تاکہ مضبوط ہو جائے اور اگر جگہ پر ہٹانے اور مضبوط ہونیکے بعد درد باقی رہے اُسکی گرمی کو تسکین کرین اور عضو کو نرم کرین یعنی یہ قیروطی ملین تاکہ درد تھم جائے بط کی چربی لیکر اُسکو پگھلائین اور برگ خطمی اور برگ اسپغول اور کدو کے پوست کے پانی مین ملا کر ملین جیسا کہ مشہور ہو

فصل اُن اورام کے بیانمین جو کان کی جڑ مین پیدا ہوا کرتے ہین اور یہ ورم ردی یعنی بُرے ہوا کرتے ہین کیونکہ ایسے عضو مین واقع ہوتے ہین جو نرم اور غددی ہو اور فساد کو جلد قبول کرتا ہو اور اُسکی حس بہت تیز ہو اور دماغ سے نزدیک ہو اسیواسطے اکثر سرسام اور اختلاط عقل ہو جاتا ہو اور شاید کہ الم کی شدت سے ہلاکت کی نوبت پہونچے اور جو قروح اس جگہ مین پیدا ہون اُنکا بھی ایسا ہی حکم ہو اور جو اورام اس جگہ واقع ہوتے ہین اُنمین سے زیادہ سالم وہ ہو کہ بطریق بحران نیک واقع ہو علامات خونی ورم کو سرخی اور گرانی اور درد دھنچاوٹ کے ساتھ لازم ہو اور صفراوی مین سوزش کے ساتھ

درد اور جلن اور ہلکاپن یعنی گرانی کا نہونا اور بلغمی مین نرمی اور گرانی اور سرخی کی کمی اور سوداوی مین ورم کی سختی اور درد کی کمی علاج سب اقسام مین اول جیسی ضرورت ہو اُسکے موافق فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد جو چیزین مرخی یعنی نرم کرنیوالی اور درد کو تھامنے والی کہ اُنکا مزاج گرم تر ہو ضماد کرین اگرچہ ابتدا مین ہو اور جو چیزین سرد اور رادع یعنی مادے کو ہٹانیوالی ہین اُنسے پرہیز کرین بخلاف اُن اورام کے جو دوسری جگہ پیدا ہوں کہ اُنکا علاج ابتدا مین ردع ہی یعنی مادے کو ہٹانا کیونکہ کان کی جڑ ایسی جگہ ہی کہ دماغ کا فضلہ اُسپر گرتا ہی سو اگر رادعات استعمال کرین اسبات کا خوف ہی کہ وہ فضلہ دماغ کیطرف جو ایک عضو رئیس ہی پلٹجائے اور جو چیزین یہان ضماد مین استعمال کرتے مین یہ ہین آرد شبت بابونہ السی روغن گل اور موم مین ملاکر نیمگرم ضماد کرین اور کرنب کی پتی گھی مین پکاکر اُسی طرح کا اثر کرتی ہی اور بحرانی ورم مین مادے کے جذب کرنے مین کوشش کرین تاکہ اُس جگہ بہت سا مادہ کھنچ آئے یہ بات جس حیلے سے بن پڑے خواہ محجمہ رکھنے سے یعنی بارسے کے لگانے سے یا مُنہ سے کھینچنے سے اور محلل ضماد استعمال کرینسے اور جہان کہین ابتدا سے درد شدید ہو ایک کپڑا نیمگرم خالص پانی مین بھگو کر اُسپر رکھدین درد تھم جاتا ہی اور جب معلوم ہو کہ ورم مین پک کر پیپ پڑگئی اور تحلیل نہوگی پکانیوالی دوائین اُسپر لگائین لیکن اگر آماس سوداوی ہو ابتدا مین سرد چیزین جیسے مرہم کافوری اور مکو کا پانی استعمال کرسکتے ہین تاکہ آماس نہ بڑھے اور سرد دواؤن کے استعمال کی اجازت اس ورم مین اسواسطے ہی کہ مادہ سوداوی غلیظ جلد نہین ہٹا کرتا اور سرد چیزون کے سببسے زیادہ بھی نہین ہوا کرتا۔

فصل جراحت وشقاق بیخ گوش کے بیان مین یعنی کان کی جڑ مین زخم پڑنا اور جلد کا پھٹنا اور اس زحمت کو قلاع الاذن بھی کہتے ہین یعنی کان کا چھالا اور یہ مرض لڑکون کو اکثر عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ اُنکی جلد نرم ہوا کرتی ہی علاج دونون شانون کے بیچ مین اور کانکی جڑ مین حجامت کرین اور اس جگہ کو عورتون کے دودھ سے دھوئین تاکہ مادے کی تیزی موقوف ہوجاوے اور پیپ اور زرد آب جو اس شقاق اور سب زخمونکو لازم ہی پاک ہوجاے اسکے بعد مردارسنگ اور کمیلہ باریک پیسکر چھڑک دین

فصل بعضی چیزونکا کانمین گر پڑنا جو چیزین کانمین گرتی ہین اُن سب کے نکالنے کا وہی طریق ہی جو وجع الاذن مین پانی کے نکالنے کے لیے لکھا گیا ہی لیکن اگر سیماب کان مین گر جائے اکثر ایسا ہوا کرتا ہی کہ جب سر کو اُسی طرف جھکائین سیماب اپنے بوجھ کے سبب اُسی گھڑی باہر آجاتے اور شاید کہ کبھی تھوڑا سا سیماب کان کے سوراخ مین جاکر رک جائے اس سببسے بڑے بڑے امراض جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور شدت کی گرانی اُسی کانمین پیدا ہو اور ممکن ہی کہ آخر صرع اور سکتہ کی نوبت پہونچے علاج راہ کشادہ ہونیکے لیے نیمگرم روغن کانمین ڈالین اور سر کو اسیطرف جھکاکر کھجلنی اور جند بیدستر اور اُنکے مانند سے چھینکین اور جب چھینک آنے لگے ناک اور مُنہ کو بند کرلین تاکہ چھینک کا زور اندر کی طرف جا پڑے اور اس سبب سے جو چیز کان مین ہو باہر نکل آئے —

فصل حکۃ الاذن یعنی کان مین خارش ہونا اور کھجلی آنیکا سبب رطوبت شور ہوا کرتی ہی علاج افسنتین کا پانی روغن خستہ زرد آلو اور روغن بادام تلخ اور ایسی چیزون مین ملاکر کانمین ٹپکائین اور اگر افسنتین کو سرکے مین پکالین اور پکے ہوئے سرکے کو روغنون مذکورہ مین ملاکر کانمین ڈالین اُسیطرح کی تاثیر کرتا ہی

فصل بری آوازون سے کان کا نفرت کھانا اور اُنکے سننے سے ایذا پانا اُسکے دو سبب ہین ایک یہ کہ فقط قوت نفسانی سب کی سب ضعیف ہوجائے دوسرے یہ کہ فقط قوت سامعہ ضعیف ہو اور یہ مرض حاسہ سمع کے ساتھ ایسی نسبت رکھتا ہی جیسے قمور کی نسبت حاسہ بصر کے ساتھ ہی علاج

دماغ کی تقویت کرین اُن چیزون سے کہ جنکا بارہا ذکر آیا ہی یعنی غذائین اور شمومات اور مروحات اور اُسکے سوا

باب چوتھا امراض مینی یعنی ناک کی بیماریون کا بیان

یعنے ناک مین سے اوپر کی آدھی استخوان ہی اور نیچے کی آدھی غضروف اور ناک کا راستہ مصفات تک جسکو عظم مشاشی کہتے ہین کھلا ہوا ہی اور مصفات کے برابر دماغ کی غشا مین ایک راہ ہی کہ بوئین اُسی راستے سے گذر کر دماغ مین پہونچتی ہین اور وہ دو چیزین زائد کہ دماغ کے مقدم مین سے سر پستان کی صورت نکلی ہین اور طبیب اُنکو حلمتی الثدی یعنی دو سر پستان کہتے ہین بوؤن کو احساس کرتی ہین اور دماغ کے فضلات بھی اسی راستے سے باہر کیطرف مندفع ہوا کرتے ہین اور ناک کے سوراخ مین سے دو اور راستے تالو کیطرف اسلیے کھل رہے ہین تاکہ سانس آتے اور ناک کی راہ سے ہوا کھنچ جاتے اور آواز کو صاف کرے اسوجہ سے زکام اور نزلہ مین جب اُن دونون راستون مین رطوبات آجاتے ہین آواز بگڑ جاتی ہی اور حق سبحانہ تعالی نے جیسا کہ ناک کو منھ کے لیے زینت کیا سونگھنے کی حس اور آواز کو صاف کرنا بھی اُسی کو سپرد کیا فتبارک اللہ احسن الخالقین اور اس باب مین گیارہ فصل ہین —

فصل پہلی خشم کے بیان مین وہ ایسا ہوتا ہی کہ سونگھنے کی حس باطل ہو جائے سو اگر پیدایشی ہی تو لاعلاج ہی اور اگر عارضی ہی سبب کے موافق سات قسم پر منقسم ہی پہلی قسم وہ ہی کہ ناک کی راہ مین گوشت زائد غددی جم آئے اور ہوا کو جو بوؤن کی کیفیت پاکر آلہ شم تین پہونچتی ہی نہ جانے دے اُسکو بواسیر الانف کہتے ہین اور یہ گوشت زائد اکثر سفید ہوتا ہی تو اُسکے ساتھ درد نہین ہوا کرتا اور اُسکا علاج بہت آسان ہی اور اگر سرخ اور سیاہی مائل ہو بہت درد کے ساتھ ہوا کرتا ہی اور علاج اُسکا مشکل خصوصًا اگر زرد آب بدبو اُسمین بہا کرے اور یہ زائد چیز کبھی اس حد کو پہونچتی ہی کہ ناک کا سوراخ اُس سے بھر جائے اور کبھی اسقدر دراز ہو جائے کہ ناک اور تالو سے باہر نکل آئے ایسے وقت مین اُسکو علق بولتے ہین علاج رگ کھولین اور جس جگہ مناسب ہو حجامت کرین اور اسہال کے لیے ایارج دین اور تنقیے کے بعد زنگار اور اشنان قصارین اور مُر تینون برابر لیکر مرہم بنالین اور اُسمین بتی بھر کر ناک مین رکھین لیکن تنقیے سے پہلے اُسپر گرم دواؤن کے لگانے سے بیماری بڑھ جاتی ہی کیونکہ مواد اُسکی طرف کھنچ آتا ہی سو اگر اسی تدبیر سے گوشت زائد بالکل فنا ہو جائے فہو المقصود اور نہین تو تیز دوائین استعمال کرین مثلًا توبال نحاس قلقند یا زرنیخ احمر سرکے مین ملا کر فتیلہ اُسمین بھر کر گوشت زائد پر رکھین کہ لوہے کا کام اس سے حاصل ہوتا ہی اور اگر امر بہت دشوار ہو اور اس دوا سے بھی کام نہ نکلے تو دستکاری کرین اور دستکاری دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اس زائد چیز کو چھیل ڈالین دوسرے یہ کہ لوہے سے کاٹ ڈالین اور چھیلنے کا طریق بھی دو طرح ہی ایک یہ کہ اُس آلے سے جو نل کی صورت ہوا کرتا ہی اور اس کام مین مخصوص ہی اور جراح لوگ اُسکو جانتے ہین اتنا چھیلین کہ زخمی ہو جائے دوسرے یہ کہ گھوڑے کے بالون سے ایک دھاگا گرہ دار بنالین اور اس دھاگے کا سر سیسے کے آلے سے جو اس کام کے لیے ہوا کرتا ہی ناک مین ڈالکر حلق کیطرف نکال لین پھر اُس دھاگے کو آری کی صورت کھینچین تاکہ دھاگے کی گرہون کے گذرنے سے گوشت زائد زخمی ہو جائے اور جب یہ گوشت زائد دور ہو جائے تو اُس آلے سے جو نل کی صورت ہوا کرتا ہی یا ایسے دھاگے سے جسطرح پر کہ ممکن ہو مرہم زنگاری استعمال کرین تاکہ گوشت فاسد جتنا باقی ہو بالکل فنا ہو جائے اسکے بعد مرہم اسفیداج کام مین لائین تاکہ زخم بھر جائے اور لوہے سے قطع کرنیکا یہ طریق ہی کہ بیمار ایک کرسی پر آفتاب کے مقابل بیٹھے اور جراح اُسکی ناک کا سوراخ بائین ہاتھ سے کھولے اور داہنے ہاتھ مین ایک چھُری باریک اور تیز لیکر گوشت زائد کو جتنا کاٹ سکے کاٹ ڈالے اور اچھی طرح سے کاٹے کہ گوشت زائد باقی نہ رہے اور اگر ناک کے گہراؤ مین تھوڑا سا گوشت زائد باقی

رہجائے بالون کا دھاگا جسکا ذکر آچکا ہی استعمال کرین تاکہ جو باقی رہگیا ہی وہ بھی کٹ جائے اور جب بالکل اُکھڑ جائے جو دوائین اکال اور مجفف ہین یعنی گوشت کو کھاتی ہین اور خشک کرتی ہین کام مین لائین اور اُسکا یہ طریق ہی کہ سیسے کی نلکی یا پر کی جڑ لیکر اُسپر کپڑا لپیٹ کر اکال دوائین اُسپر لگا کر اُسکو ناک کے اندر لائین جبتک کہ مقصود حاصل ہو اور نلکی کے سوراخ کے سبب اور پر کے اندر سے خالی ہونیکی وجہ سے سانس آنیکی جگہ کھلی رہیگی **دوسری قسم** وہ ہی کہ ناک کی راہ مین ورم نرم عارض ہو اور وہ حجم مین بڑا ہو اور اُسمین باریک رگین بہت سی ظاہر ہون اسی سبب سے اس ورم کو کثیر الارجل اور بسفائج کہتے ہین اسواسطے کہ ماہی روبیان کے مشابہ ہی کیونکہ یہ مچھلی بھی نرم اور ملائم ہوا کرتی ہی اور باریک باریک پانون بہت رکھتی ہی نہ اُسمین کانٹے نہ ہڈی اور صاحب کامل نے کہا ہی کہ ماہی روبیان کو جب کوئی شکار کرنا چاہے مچھلی مذکور اپنے پانون سے اپنی ناک کا سوراخ بند کرلیتی ہی جیسے یہ ورم ناک کا سوراخ بند کرتا ہی اس تشبیہ سے یہ نام پایا اور اس ورم کی خاصیت ہی کہ جب ناک کے اندر پیدا ہوا کرتا ہی باریک باریک رگین سبز اور سُرخ جیسے روبیان کے پانون ناک کے باہر ظاہر ہوا کرتے ہین اور کبھی ورم زخمی ہو کر اُسمین سے زرد آب اور رطوبت بہا کرتی ہی اور کبھی یہ ورم سرطانی ہو جاتا ہی اور ناک کی شکل بگاڑ دیتا ہی اور اس باب کی علامت کہ ورم سرطان ہونیکی طرف مائل ہو گیا ہی یہ کہ ورم جیسا تھا اُس سے زیادہ سخت ہو جائے اور پہلی نسبت درد مین بہت کم آئے اور وہان کی رگین تمام سبز ہو کر کھنچ جائین اور آنکھون کی پلک کے اندر تمدد یعنی کھنچاوٹ معلوم ہو **علاج** حبوب اور ایارج سے دماغ کا تنقیہ کرین اور سوت مرزوفا سے ترعکر الزیت یعنی روغن زیتون کا تلچھٹ مردار سنگ میتھی یا السی کے لعاب مین ملا کر ورم پر طلا کرین اور جبتک کہ ورم خوب نرم ہو ان دواؤن کو لگاتے رہین پھر نشتر سے پچھنے لگا کر خون نکالین یا جونکین لگائین لیکن سرطانی ورم مین چاہیے کہ اُسکے علاج مین لوہے کے آلات سے تعرض نکرین اور دوائین اکالہ بھی اُس سے دور رکھین کیونکہ اگر سرطانی ورم زخمی ہو گیا اُسکا بھرنا دشوار ہی اور شاید کہ الم کی شدت سے دماغ کے حجاب مین ورم کی نوبت پہونچے اور ہلاک کردے اسلیے یہ بات ضروری ہی کہ ورم سرطانی پر ہمیشہ قیروطی لگاتے رہین تاکہ سختی کم ہو جائے اور سودا کے تنقیے کے لیے معجون نجاح یا مطبوخ افتیمون دیے جائین **تیسری قسم** وہ ہی کہ دماغ مین سے خلط غلیظ چیپ دار ناک کی راہ مین اُتر آئے اور راہ کو ایسی طرح بند کردے کہ زائدتین[له] تلک ہوا نہ پہونچ سکے پھر وہ خلط اسی جگہ ٹھہر کر بستہ ہو جائے اور نہایت غلیظ اور سخت ہو کر ایسا معلوم ہو کہ گویا گوشت زائد ہی یا غدہ اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بیمار کو سر کے مقدم مین ناک کے سوراخون کے نزدیک گرانی معلوم ہو **علاج** مطبوخ اصول پلائین تاکہ خلط کی تلطیف ہو جائے اُسکے بعد استفراغ کے لیے حب ایارہ اور حب قوقایا استعمال کرین اور انجیر پکا کر اُسکے پانی مین شہد اور آبکامہ ملا کر غرغرہ کرین اور جب سدہ کھلجائے اور خلط بہ نکلے چقندر اور آذان الفار اور سداب کا پانی ناک مین ڈالین اور بابونہ مرزنگوش شیح پکا کر انکباب کرین **چوتھی قسم** وہ ہی کہ ناک کا راستہ اصل پیدایش مین تنگ پیدا ہوا ہو اسوجہ سے اگر تھوڑی شی بھی دماغ سے اُسمین اُتر آئے راہ بند ہو جائے اور اُسکی علامت ظاہر ہی **علاج** دماغ کا تنقیہ کرین اور اطریفلات کا استعمال کرین تاکہ دماغ کی محافظت کرے کہ اُس مین فضلہ اکٹھا نہو اور خیشوم یعنی ناک کے سوراخ پر نہ پڑے **پانچوین قسم** وہ ہی کہ مصفات کے سوراخون مین خلط غلیظ لزج چمٹجائے اور ہوا کے نفوذ کو مانع آئے یعنی اندر نہ جانے دے اور مصفات ایک نرم ہڈی سوراخ دار اسفنج کے مانند اُن دو زائدون کے مُنھ پر رکھی ہوئی ہی جو دو سر پستان کے مشابہ ہین اور سوراخون کی یہ منفعت ہی کہ ہوا محل احساس مین یعنی جس جگہ قوت حاسہ ہی پہونچ جائے اور فضول مخاطیہ بھی نکلتے رہین **فائدہ** ان سوراخون کے پیچدار اور مڑے ہوئے ہونے مین جیسے اسفنج کے سوراخ ہوا کرتے ہین یہ حکمت ہی کہ جو ہوا ناک مین جاتی ہی سوراخون کے پیچدار ہونیکے سبب

[له] یعنی دو جسم زائد جو دماغ کے مقدم مین ہین ۱۲

سے دفعۃً حس کے آلہ مین نہ پہونچے بلکہ معتدل ہوکر داخل ہو اور اس سبب سے ہوا کی سردی دماغ کو ایذا نہ پہونچائے اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ ناک کے سوراخ کُھل رہے ہون یعنی بند نہون اور باوجودیکہ کُھل رہے ہین ناک مین سے کچھ بھی فضلہ نہ نکلے کیونکہ سدہ فضلہ کے اُترنیکو ایسی جگہ سے منع کرتا ہی کہ وہ جگہ ناک کے سوراخون سے بہت اونچی ہی اور اس مرض کے اندر کلام مین تغیر آجاتا ہی اور ایسا محسوس ہوا کرتا ہی کہ ناک مین بولتا ہی اور اسکی تحقیق اسطرح پر ہی کہ کلام مین تغیر نہین آتا جبتک کہ اس راہ مین جو ناک اور مُنہ کے بیچ مین ہی سدہ نہ پڑے جیسا اِس فصل کے شروع مین ناک کی تشریح مین مذکور ہوا اور ابن سرافیون نے اپنی کتاب مین کہا ہی جب سونگھنے کی حس باطل ہوجائے دیکھنا چاہیے کہ بیمار اپنی ناک سے بھی بولتا ہی سو اگر یہ بات ہو تو علت مجری مین ہی دماغ مین نہین اور اگر کلام اپنے حال پر ہو تو بیماری کا سبب مصفات مین ہی یا دماغ مین علاج خلط کی تلطیف اور دماغ کا تنقیہ کرین اسکے بعد ایسی دوائین جو خلط کو قطع کردین اور لطیف بنادین جیسے کلونجی پودینہ شحم حنظل بول شتر ناک مین ٹپکائین اکیلے اکیلے یا اکٹھے کرکے اور ایسا ہی ملطف دواؤن کو پکاکر نطول کرین اور جب دوا ناک مین ڈالین بیمار کو چاہیے کہ اپنے مُنہ مین پانی بھرلے اور سر کو پشت کی طرف جھکائے اور زور سے دم کھینچے چھٹی قسم وہ ہی کہ ریح غلیظ ناک کی راہ مین بند ہوجائے اور مصفات سالم رہے اس قسم کی علامت یہ ہی کہ جب بیمار ناک سے اندر کی سانس نکالے سانس وقت سے باہر نکلے اور ناک کا ایک سوراخ ہمیشہ بند رہا کرے علاج پہلے دماغ کا تنقیہ کرین تاکہ وہ مادہ جس سے ریح پیدا ہوتی ہی نکل جائے پھر فلفل اور جند بیدستر سے چھینکین اور کرفس خردل کمون شیح تمام فودنج اور اسی قسم کی محلل چیزین پانی مین پکاکر اُسکے بخار پر انکباب کرین اور تلخ بادام کے روغن مین اسپند اور تھوڑی سی فلفل سفید ملاکر ناک مین ٹپکائین ساتوین قسم وہ ہی کہ دماغ کے مقدم مین سوءمزاج اور اُن دونون بطن مین جو اُسمین داہنے اور بائین واقع ہین سوءمزاج عارض ہو یا اُن دونون زائدون مین جو آلہ بویائی یعنی سونگھنے کے آلہ ہین سوءمزاج واقع ہو اور رازی نے کہا ہی خشم حقیقی یہی ہی اور جاننا چاہیے کہ اس قسم مین کلام مین تغیر نہین آتا اور چارون سوءمزاجون کی علامتین ہم بیان کرتے ہین سو اگر سوءمزاج حار ہی گرم تدبیرون کا پہلے ہونا اسپر گواہ ہوگا اور بیمار کو سر کے مقدم مین اور پیشانی مین حرارت معلوم ہوگی پھر اگر مادی ہوگا پکی ہوئی رطوبتین بھی دماغ مین سے نکلینگی اور اگر بارد ہی کچی رطوبتین مقدار مین کم ناک مین سے نکلکر اُسکا نشان دینگی پھر اگر سوءمزاج کے ساتھ امتلا بھی ہوگا بیمار کو دماغ کے مقدم مین گرانی معلوم ہوگی اور اُسکی وجہ کہ بارد مین رطوبت قلیل المقدار کیون نکلتی ہی یہ ہی کہ دماغ ضعف کے سبب سے غذا کم جذب کرتا ہی اور فضلہ کو بالکل دفع کرنیکی قدرت نہین رکھتا اور یہ قسم کثر وقوع مین آیا کرتی ہی اور جو سوءمزاج یابس ہی وہ اکثر امراض حادۂ مجففہ کے بعد یعنی جیسے سرسام وغیرہ کے بعد واقع ہوا کرتا ہی اور جو سوءمزاج رطب ہی جو تدبیرین رطوبت افزا ایام گذشتہ مین عمل مین آئی ہونگی وہ اسپر گواہ ہونگی اور رطوبت کے آثار جواب موجود ہین سادہ ہون یا مادی ظاہر ہونگے لیکن سازج رطب نہایت کم وقوع مین آیا کرتا ہی علاج اگر سوءمزاج سازج ہی مزاج کی تبدیل مین کوشش کرین فقط اور اگر مادی ہی پہلے مادے کا تنقیہ کرین اُسکے بعد تبدیل پر متوجہ ہون اور جن چیزون سے تبدیل کرتے ہین وہ شربت ہین اور غذائین اور نطولات اور طلیا اور شمومات اور اُنکے مانند کہ سبب کے مضاد ہون جیسا علاج کا قانون ہی اور دواؤن کے استعمال مین دماغ کے مقدم پر زیادہ عنایت مصروف رکھین کیونکہ وہی علت کا مکان ہی اور جاننا چاہیے کہ یبسی کی قسم مین اور اُس تشنج مین جو امراض حادہ کے بعد واقع ہو علاج پذیرائی کی طمع کو دور رکھین مگر یہ کہ بیمار لڑکا ہو اور وہ بھی جملہ نادرات سے ہی فائدہ جو کچھ کہ شارح نے بر سبیل اعتراض لکھا ہی کہ سوءمزاج

حارہ یابس تغیر اور تشویش کا سبب ہو سکتا ہی نہ باطل ہونے کا تامل کا مقام ہی چنانچہ داناؤن کے عقول پر پوشیدہ نہین۔

فصل فساد شم کے بیان مین یعنی سونگھنے مین فساد آجائے اور فساد سے وہ تغیر اور تشویش مراد ہی جو قوت شامہ مین واقع ہوا اور اسکو طبعی راہ سے پھرا دے اور اس فساد کی تین قسم ہین **پہلی قسم** وہ ہی کہ حاسۂ شم یعنی قوت شامہ سب قسم کی بو کو ایک طرح پر ادراک کرے اسکے دو سبب ہین ایک تو وہ ہی کہ دماغ کے مقدم مین سوء مزاج عارض ہوا اور جان لے کہ سوء مزاج گرم اور خشک اسوجہ سے کہ قوت شامہ کے افعال کو تغیر اور پریشان کرتا ہی اس سبب سے خوشبو یا بدبو ہمیشہ ادراک کرتی ہی اور حال یہ ہی کہ کوئی چیز موجود نہین ہوتی اور شاید کہ تشویش کے سبب سے شامہ کو ایسی کیفیت لاحق ہو کہ خبیث اور بری چیزون کو اچھا جانے اور اچھی خوشبودار چیزون سے کراہت کرے مگر سوء مزاج بارد اور رطب جبتک ضعیف ہین فساد یعنی تغیر کا سبب ہو سکتے ہین اور شامہ ایک ہی بو کو ادراک کر سکتی ہی خوشبو ہو یا بدبو اگرچہ وہ موجود نہو لیکن اگر یہ دونون مزاج قوی ہونگے شامہ کو بالکل باطل کرینگے اور خشم کے سبب ہونگے اور کسی قسم کی بو موجود یا غیر موجود کا ادراک نہوگا اور چارون سوء مزاج کی علامتین خشم مین مذکور ہو چکین **علاج** مزاج کی تبدیل کرین اور دوسرا سبب پہلی قسم کا وہ ہی کہ دماغ کے مقدم مین ایک بری خلط آجائے اور شامہ اُسکی بو کو احساس کرے پھر اگر یہ خلط مقدار مین بہت ہوگی یا کیفیت فاسدہ قویہ اُسمین آگئی ہوگی ہمیشہ شامہ اسی کو احساس کیا کرتی ہی اور اگر مقدار مین قلیل اور کیفیت مین ضعیف ہو تو اسوقت اس خلط کی بو محسوس نہوگی مگر جب کہ انسان کسی اور چیز کے سونگھنے کا خارج سے قصد کرے اور ظاہر ہی کہ مشموم خارجی یعنی جس چیز کو خارج سے سونگھتا ہی اُسمین اگرچہ کسی قسم کی بو موجود ہو لیکن شامہ ادراک نہین کریگی مگر اُسی خلط کی بو کیونکہ وہی نزدیک ہی اور پاس لگی ہوئی **فائدہ** خلط کی نوع کو اُسکی بو سے پہچان سکتے ہین مثلاً اگر فلفل اور سنبل کی بو محسوس ہو خلط حار ہی یعنے گرم اور اگر عفونت کی بو سونگھنے مین آتی ہی خلط عفن ہی اور اگر نمی اور تری کی بو کا ادراک ہو خلط سرد ہی اور اگر بو سے ترش پائی جاتی ہی خلط سوداوی **علاج** خلط مذکور کو جوب اور غرغرون کے ساتھ جیسے مناسب ہون اور جو چیزین ایسی ہون دماغ سے پاک کرین **دوسری قسم** وہ ہی کہ ایک چیز سے مختلف قسم کی بوئین سونگھنے مین آئین اُسکا سبب یہ ہی کہ مواد مختلف الکیفیۃ کے سبب سے یعنے جسمین کئی طرح کی مختلف کیفیتین ہون مقدم دماغ کے مزاج مین اختلاف واقع ہو **علاج** دماغ کا تنقیہ اور اُسکے مزاج کی تعدیل کرین **تیسری قسم** وہ ہی کہ بعضی بوؤن کو شامہ احساس کرے اور بعضی کو نکرے اور اس تیسری قسم کی دو نوع ہین **پہلی نوع** وہ ہی کہ خوشبودار چیزونکو ادراک کرے اور بدبو کی چیزون کو احساس نکرے اُسکا سبب یہ ہی کہ دماغ کے مقدم مین یا اُن دو زائدون مین جو سونگھنے کے آلہ ہین مادۂ عفنہ آجائے یا ناک کی انتہا مین قرحۂ بدبو پیدا ہو جائے اور ایک مدت کے بعد شامہ اُس سے اُلفت پکڑ جائے اور اُسکا اثر نہ قبول کرے پھر جو عفونت کے مضاد ہو محسوس ہو اور بدبو کی چیزون سے شامہ اثر نہ قبول کرے **علاج** اول دماغ کا تنقیہ کرین اور اگر قرحہ ہو اُسکا تدارک کرین اسکے بعد خوشبودار تیز چیزین جیسے مشک اور قرنفل اور اُنکے مانند ہمیشہ سونگھا کرین اور ناک مین بھی ڈالین **دوسری نوع** وہ ہی کہ بدبو چیزین محسوس ہون اور خوشبوؤن کا ادراک نہو اور اسکا سبب یہ ہی کہ دماغ کے مقدم مین یا اُن دو زائدون مین مادۂ شیرین طبعی دموی یا بلغمی جمع ہو جائے اور اُسوجہ سے جو پہلی نوع مین بیان کی ہی شامہ اُسکی بو کے ادراک سے باز رہے سوا اس ضرورت سے بدبو کی چیزین محسوس ہون کیونکہ جسکے ساتھ شامہ مالوف ہو گئی ہی اُسکے مضاد ہین اور خوشبو کی چیزون کا ادراک نہوا اسلیے کہ شامہ اُنسے خوگرفتہ ہو گئی ہی **علاج** دماغ کا تنقیہ کرین اور اُسکے بعد بدبو کی چیزین

کہ گرم ہون جیسے جند بیدستر اور سکبینج اور مُر اور جاوشیر اور کندش سونگھین اور ناک مین ٹپکائین **فائدہ** شیخ اور اُسکے تابعین کے نزدیک یہ ہی کہ جہان کہین کہ اچھی چیزون کی بو محسوس ہو اور بُری چیزون کی بو دریافت نہو سکے جند بیدستر سعوط کرین اور جس جگہ بدبو کا ادراک ہو ناک مین مشک ٹپکائین حاصل یہ ہی کہ صاحب اسباب کا قول شیخ اور اُسکے تابعین کے کلام کا مناقض ہی مگر شارح علیہ الرحمۃ نے اُن دو قول مختلف کے مطابق کرنے مین ایسا ٹھہرایا ہی کہ جبتک مزاج عرضی نے خوب قرار نہین پایا شیخ کے قول پر عمل کرنا چاہیے اور اُسکے بعد کہ خوب ٹھہر کر جگہ پکڑ گیا وہی تدبیر ہی جو صاحب اسباب نے لکھی چنانچہ رازی کی بھی وہی راے ہی

فصل بثور بینی یعنی ناک کی پھنسیان کبھی ناک کے اندر فضلہ بلغمی یا سوداوی کے سبب پھنسی نکل آتی ہی اور باطن کی حرارت سے لطیف مادہ تحلیل ہو جاتا ہی اور باقی غلیظ ہو کر ٹھہر جاتا ہی اور دم کو مزاحمت کرتا ہی اور ایسا ہی فضول مخاطیہ کے مندفع ہونے مین علاج جیسا مادہ ہو اُسی کے موافق دماغ کا تنقیہ کرین پھر پھنسیون کو نرم کرنیکے لیے موم اور روغن اُنپر لگائین اور گرم پانی ناک مین ڈالین تاکہ مادہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے تحلیل نہو نشتر سے پچھنے لگائین اگر ممکن ہو اور مرہم اکالہ جیسے مرہم اخضر استعمال کرین جبتک کہ بالکل فنا ہو جائے پھر زخم بھرنیکے لیے مراہم اسفیداج استعمال کرین اور اس مرض کے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے کیونکہ اکثر ناسور ہو جاتا ہی

فصل قروح بینی یعنی ناک کے زخم اور اُنکی تین قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ تر ہو اور اُسکا سبب رطوبات فاسدا کالہ ہوا کرتی ہین جو دماغ سے اس جگہ اُتر آتی ہین علاج دماغ کا تنقیہ کرین تاکہ جو مادہ مرض کا موجب ہی نکلجائے اُسکے بعد سفیدہ مردار سنگ خبث الفضہ اسرب سوختہ روغن گل کا مرہم بناکر استعمال کرین دوسری وہ ہی کہ خشک ہو اور یہ قسم اکثر ہوا کرتی ہی اور اخلاط سوختہ سے پیدا ہوا کرتی ہی علاج روغن نیلوفر اور مرغی اور بط کی چربی ملین اور مرہم ابیض اور زرد موم روغن بادام تلخ روغن بنفشہ مغز ساق گاو کی قیروطی بناکر بہیدانہ کے لعاب مین ملاکر استعمال کرین یعنی موم کو روغنون مین پکاکر اور تھوڑا سا لعاب مذکور اُسمین ڈالکر خوب ملکر ملائین تیسری وہ ہی کہ قرحے مین بہت مدت گذرنے سے یا رطوبات بدبو کے سبب سے عفونت آجائے علاج خربق سفید اور زُحرف برابر پیسکر ناک مین پھونکین اُسکے بعد سرکہ انگوری سے زخم کو دھوئین اور دوا باریک پیسکر ناک مین پھونکین یہانتک کہ سب میل پاک ہو جائے اُسکے بعد خشک کرنیوالی دوائین استعمال کرین فقط

فصل رعاف کے بیان مین یعنی ناک مین سے خون نکل آنا جسکو نکسیر بولتے ہین اور اس مرض کے سبب کے موافق تین قسم ہین ایک وہ ہی کہ بحرانی ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ امراض حادہ مین اور گرم تپون مین اور بحران کے دنون مین جنکو ایام باحوری کہتے ہین پیدا ہو اس قسم کی رعاف کو بند نکرنا چاہیے کیونکہ مرض کا مادہ مندفع ہوتا ہی لیکن جب کہ خون کا بہنا افراط کو پہونچے اور خوف ہو کہ قوت ساقط ہو گی ایسے وقت مین بند کرنا واجب ہی اور بند کرنیکی تدبیر اگلی قسمون مین تفصیل آئیگی دوسری وہ ہی کہ خون مین تیزی آجائے اس سبب سے باریک رگین جو ناک کے اندر واقع ہین اُنکا مُنھ کھلجائے اُسکی علامت یہ ہی کہ صفرا کا غلبہ پایا جائے اور خون تھوڑا تھوڑا نکلے اور نہایت رقیق ہو علاج قوت کے ساقط ہونیسے پہلے اُس ہاتھ سے رگ قیفال کھولین جو اُس جانب کے مقابل ہی جس طرف سے خون آتا ہی اور مناسب ہی کہ فصد باریک کھولین اور خون کو کئی دفعہ مین نکالین کیونکہ اس قسم کے معالجے سے غرض یہی

ہی کہ جانب مخالف مین خون کو جذب کرین اور قوت بھی باقی رہے اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ دونون ہاتھون کی فصد فراخ کھولنی چاہیے اور ایکبارگی بہت سا خون نکالنا چاہیے یہانتک کہ غشی پڑے اور خون مین سردی اور غلظت آنیکے سبب سے رعاف منقطع ہوجائے اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ خون افراط سے نکالنا اور غشی کو ضرور لے آنا اُسوقت جائز ہے کہ دوسری تدبیر نفع نہ دے اور فصد کو تنگ لینا اور خون کو دفعات مین نکالنا مفید نہ آئے اور حاصل کلام پینے کی چیزین اور غذائین اور اُنکے سوا جو چیزین کہ خون کی تیزی اور گرمی کو بجھائین استعمال کرین مثلاً شربت کہ شربت عناب شربت ریباس پلائین اور طفشیل اور برنج بسور مقشر کے ساتھ کھلائین اور ٹھنڈا پانی سادہ سر پر گرائین اور اُسمین غوطہ بھی لگائین اور ناک مین کھینچ لین اور گلاب صندل کافور پیشانی پر طلا کرین اور جاننا چاہیے کہ بادروج کا پانی ناک مین ڈالنا رعاف کو بالخاصیت بند کرتا ہی اور ایسا ہی پودینہ اور گدھے کی لید کا پانی تھوڑے سے کافور کے ساتھ اور ایسا ہی مازو اور دھنیہ اور چکی کی گرد یعنی جھاڑن کندر ایلوا دم الاخوین پھٹکری باریک پیس لین جب غبار سی ہوجائین رہنے دین اور ایک بتی کاغذ یا کپڑے کی بنا کر اُسکو گدھے کی لید کے پانی مین یا بیضے کی سفیدی مین بھر لین پھر دواؤن مذکورہ مین بھر کر ناک مین رکھین اور ممکن ہی کہ ان پیسی ہوئی دواؤن کو نلکی سے ناک مین پھونکین اور اگر مکڑی کا جالا سیاہی مین بھگو کر اور چکی کی گرد اُسپر ڈال کر ناک مین رکھین جلد نکسیر کو بند کر دیتا ہی اور گدھے کی لید کا پانی اکیلا ہی ناک مین ٹپکانا مجرب ہی اور بازو اور ران کو باندھنا اور ملنا اور ایسا ہی دونون کان اور دونون خصیون اور دونون چھاتیون کا باندھنا اور ملنا رعاف کے بند کرنے مین کامل اثر رکھتا ہی لیکن ایسا باندھنا چاہیے کہ درد معلوم ہو اور گدی پر شاخ اور بارے کھینچنے مفید ہین اور اگر جگر کی طرف کے نتھنے سے خون بہتا ہو جگر پر شاخین اور بارے لگانا مفید ہی اور اگر تلی کیطرف کے نتھنے مین آفت ہو تلی پر لگانا فائدہ مند ہی فائدہ جالینوس اور ابن سرافیون کے نزدیک بازو اور ران کو باندھنے کی کیفیت اسطرح پر ہی کہ ہاتھ کو بغل سے لیکر ہتیلی تک اور پانون کو چڈھون سے لگا کر قدم تک سب کا سب باندھنا چاہیے اور بغل اور ران کی جڑ سے باندھنا شروع کرین اور رازی کہتا ہی کہ اسطرح باندھنا بڑی خطا کی بات ہی بلکہ عضو کی جڑ کو باندھ دین مثلاً بازو کو بغل کے نزدیک اور پانون کو چڈھے سے ملا کر باندھین فقط اور نیچے کیطرف سے انکو اسیطرح چھوڑ دین اسلیے کہ اس طرف خون کھنچکر نیچے اُتر آئے اور جگہ پائے اگر عضو تمام بندھا ہوگا امالہ مین نقصان رہیگا یعنی مادہ اچھی طرح نہ اُتریگا اور ممکن ہی کہ جب یہان جگہ نپائے پلٹ جائے اور بڑی آفت مین ڈالے بہر تقدیر اگر بدن مین خون کا امتلا ہو یعنی خون بھر رہا ہو البتہ رازی کا قول اختیار کرنا چاہیے تیسرے وہ ہی کہ جو رگین اور شرائین کہ دماغ کے نیچے کی غشا مین جسکا نام شبکیہ او مشیمہ ہی واقع ہین خون کے امتلا کی شدت سے کھلجائین اور رعاف پیدا ہو اس قسم کی علامت یہ ہی کہ اول صداع شدید حادث ہو اور منھ اور آنکھ مین سُرخی ظاہر ہو اُسکے بعد رعاف عارض ہو اور جاننا چاہیے کہ جب خون کود کر نکلے اور رقیق اور سرخ خالص اور گرم ہو جان سکتے ہین کہ شرائی ہی اب جان لے کہ یہ نکسیر مرض حاد کے پیچھے یا سقطہ یا ضربہ کے بعد جسمین رگین پھٹ جائین اکثر عارض ہوا کرتی ہی اور سقطی اور ضربی مین دماغ مین فساد آنیکے اعراض جیسے سرسام اور دوار اور سکتہ اور سبات بھی رعاف کو لازم ہوا کرتی ہین اور شاید کہ افعی کے کاٹنے سے خون مین جوش اور تیزی آکر اس قسم کی رعاف پیدا ہو علاج اکال دوائین یعنی جو چیزین کہ گوشت کو کھا جاتی ہین اور عضو کو جلا دیتی ہین اور خشک کر کے کھرنڈ باندھ دیتی ہین جیسے زاج اور زنگار اور اُنکے مانند اس جگہ مین استعمال کرین شاید کہ بند ہوجائے شیخ نے کہا ان چیزون کے استعمال مین احتیاط واجب ہی یقیناً ایسی چیزین کھرنڈ پیدا کرتی

ہین

ہین جب وہ گر جاتی ہو پہلے سے بہت بُری قسم کی رعاف کھینچ لاتا ہو اور رازی نے کہا کہ میرے گمان مین یہ آتا ہو کہ اِس علاج سے اُسی رعاف مین فلاح ہوتی ہو جو رگون کے کھل جانیسے ہو نہ شریانون کے کھلنے سے اور شاید اُسکی فلاح رگون کے کھلنے مین بھی تب ہو کہ بہت سا خون نکل جائے جس سے بیمار کو غشی آئے فائدہ کبھی دماغ کے امراض مین نکسیر نکالنے کی احتیاج پڑا کرتی ہو اُسکی تدبیر یہ ہو کہ کندش مویزج فرفیون کوٹ کر بیل کی پتی مین ملائین اور شیاف بناکر ناک مین رکھین اور متقدمین نے اس کام کے لیے ایک آلہ بنایا ہو اگر چاہین اُس کو کام مین لائین

فصل بخر الانف کے بیان مین یعنی ناک مین سے بدبو آنا اِس مرض کے تین سبب ہین ایک یہ ہو کہ بواسیر متعفن یا پُرانا قرحہ متعفن ناک کے اندر ہو اُسکا علاج مفصل بیان ہو چکا دوسرے یہ کہ بخارات بدبو سینے کے نواح سے یا پھیپھڑے کے اطراف سے یا معدے سے چڑھ کر حلق اور تالو مین جمع ہو جائین اور اُن دو سوراخ کی راہ سے جو ناک مین سے مُنھ کی انتہا مین پہونچے ہین ناک کی طرف نفوذ کرین علاج اُس بات کی تلاش کرین کہ خلط متعفن جسمین سے بخارات اُٹھتے ہین کون سے عضو مین ہو پھر اُس عضو کا تنقیہ کرین اور جب اُس خلط کا جو بیماری کا مادہ ہو تنقیہ کر چکین بدبو کے بدلنے کے لیے جو ناک مین ٹھہر گئی ہو شراب ریحانی ناک مین کھینچین اور سنبل سعد عود اکیلے اکیلے یا سب اکٹھے باریک پیسکر ناک مین پھونکین اور ممکن ہو کہ ان دواؤن کو شراب مین ملائین اور بتی بناکر ناک مین رکھین فائدہ شراب ریحانی صرف شراب خوشبودار کو کہتے ہین اور اُسکی ترکیب یہ ہو کہ قرنفل جائفل دارچینی جوتری ع دبارتنگ اور ایک نسخہ مین بجاے بارتنگ گاوزبان ہو بادرنجبویہ تھیلی مین ڈالکر شیرۂ انگور کی مٹکی مین ڈالدین جبتک کہ خوشبودار ہو جائے تیسرے یہ کہ رطوبت بدبو تمام دماغ مین یا اُسکے مقدم مین یا اُس جگہ جو ناک سے متصل ہو جمع ہو جائے اور اُسکی بو ناک کیطرف آئے علاج دماغ کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کرنیوالی گولیان اور ایارجات دین اُسکے بعد سکنجبین بزوری اور زیرہ خردل یعنی رائی کے جھاگ سے غرغرہ کرین تاکہ جلا کرے اور رطوبات بدبو کو قطع کرے اُسکے بعد سنبل قرنفل گل سُرخ شراب مین پکاکر غرغرہ کرین اور اُسکے بعد خوشبو کی چیزین جنکا ذکر آیا ہو یعنی سنبل وغیرہ باریک پیسکر ناک مین پھونک لین فقط

فصل رض الانف یعنی ناک کٹ جانی اور رض اور انکسار کے لفظ کے بولنے کی تحقیق انکسار الاذن مین مذکور ہو علاج اگر کوفتگی خفیف ہو موٹی سلائی ناک مین ڈالکر اونچ نیچ کو برابر کرین اور باہر کیطرف سے بھی ہاتھ سے سنوار دین یہانتک کہ اصلی صورت پر آجائے پھر ایلوا مغاث اقاقیا مر باریک پیسکر بارتنگ کے لعاب مین گوندھ کر اور کاغذ پر لگاکر ناک کے اوپر چپکا دین اور اگر کوفت شدید پہونچی ہو اور ناک کا غضروف بھی ٹوٹ گیا ہو فصد جلد کھولنی چاہیے اور مادے کو اُسطرف سے پھیر دین تا ورم کا خوف نہ رہے اور دماغ کے مزاج کی حفاظت کےلیے طلا اور ضماد سر پر استعمال کرین تاکہ ایسا نہو کہ نزدیک کے درد کی جہت سے دماغ مین حرارت آئے اور سرسام کی نوبت پہونچے اور جب مادے کو آثار چکین اور دماغ کے مزاج کی حفاظت سے فارغ ہون ناک کے درست اور برابر کرنیکے واسطے وہ آلہ جسکا مفتاح الرحم نام ہو ناک مین ڈالین اور آہستہ آہستہ پھرائین جبتک ناک کے اجزا جو اندر کیطرف گر پڑے ہین اپنی جگہ پر پھر آجائین اُسکے بعد ایک باریک لکڑی لیکر اُسکے اوپر کپڑا لپیٹ کر بتی کی صورت بنالین اور اُس بتی کو اتنا موٹا بنائین کہ ناک کے جوف کے برابر رہے پھر اقاقیا اور مغاث اُس پر طلا کر کے ناک مین رکھ دین اور جب ناک مین بتی رکھ چکین تب ناک کے اجزا کو باہر سے بھی ہاتھ سے درست کر دین اور جبتک کہ اچھی ہو جائے بتی کو ناک مین رکھے رہین اور جو نسا طلا کوفت خفیف مین بیان کیا ہو ناک کے اوپر بھی استعمال

کرین فائدہ شائد بہت مدت تک ناک مین بتی رکھنے کے سبب ناک کے بند ہونے سے سانس مین تنگی آجائے اور اس سبب سے بیمار گھبرائے سو بہتر یہ ہی کہ سیسے یا تانبے کی نلکی بنا کر یا پر کی جڑ لیکر اُس نلکی پر یا پر کی جڑ پر کپڑا لپیٹ دین اور جبر کی دوائین یعنی جو دوائین ٹوٹے ہوئے کو جوڑتی ہین اُسپر طلا کر کے کام مین لائین تاکہ جو بات چاہتے ہین وہ بھی حاصل رہے اور نلکی اور پر کی جڑ کے سوراخ کے سبب سے سانس فراغت سے آسکے۔

فصل عطاس کے بیان مین یعنی چھینک بہت آنا جان لے کہ چھینک دماغ کیواسطے ایسی ہی جیسے کھانسی پھیپھڑے کے لیے اور اُسکا سبب خارجی ہی یا داخلی اور چھینک اگرچہ اسوجہ سے کہ دماغ سے ایذا کی چیز دفع ہوتی ہی اُسکے حفظ کا موجب ہی لیکن اُسکی زیادتی بہت سی آفتون کا باعث ہی اسیواسطے شارح کہتا ہی کہ بہت دفعہ رعاف شدید کو جوش مین لاتی ہی اور بسا اوقات تپون مین اور اسیطرح کی بیماریون مین اس حد کو پہونچتی ہی کہ قوت کو گرا دیتی ہی خصوصًا زکام کے شروع مین اور تپون کی ابتدا مین اور اُس شخص کو کہ اُسکے دماغ کا گرم ہونا مناسب نہین اور جس شخص کے سینے مین مادہ بہت ہو اور جسکی ناک سے خون بہت نکلے نقصان رکھتی ہی لیکن تین شخصون کو چھینک فائدہ رکھتی ہی ایک تو اُس شخص کو جسکے سر مین تھوڑا بخار یا ریح یا خلط خفیف موجود ہو دوسرے اُسکو جسکے دماغ مین پکا ہوا مادہ ہو اسی سبب سے زکام کے آخر مین خوب ہی اور اگرچہ مادہ غلیظ اور بہت ہو جب پکا ہوا ہو اور چھینک آئے دماغ کے قوی ہونیکی دلیل ہی اسیوجہ سے موت کے نزدیک چھینک نہین آیا کرتی کیونکہ دماغ ضعیف ہوجاتا ہی تیسرے عورتون کے لیے جننے کیوقت بچہ کو اور مشیمہ کو باہر نکلنے پر مدد کرتی ہی **علاج** جسوقت کہ چھینک حد سے بڑھ جائے اور ضرورت ہو اور روکنا چاہین روغن گل خوشبودار اور روغن بید ناک مین کھینچین اور نیمگرم میٹھا پانی سر پر ڈالین اور نیمگرم روغن کانون مین اور کانون کی جڑ مین ملین اور گرم حریرہ پیئین اور تکیہ گرم کر کے گدّی کے نیچے رکھین اور ہاتھ اور پانوٗن آنکھین اور کان اور تالو ملین اور حکم کرین کہ بستر پر لیٹ کر کروٹین بدلے اور فکر کرنا اور کامون مین مشغول ہونا اور اُسپر صبر کرنا اور سیب سونگھنا چھینک کے روکنے مین مدد کرتے ہین اور لازم ہی کہ دھوئین اور غبار سے اور اسکے سوا جو چیزین چھینک کے آنیکا باعث ہین پرہیز کرین **فائدہ** اگر چھوٹے بچے کو چھینکین آتی ہون بکری کا گردہ آگ کے اوپر بھونین اور جو پانی اُسمین سے ٹپکے اُسکو لیکر بچّے کی ناک کے اندر ملین یا ناک مین ٹپکائین

فصل جفاف الانف کے بیان مین یعنی ناک مین خشکی ہونی جان لے کہ ناک کی خشکی کے تین سبب ہین ایک تو شدت کی حرارت جیسا تپ محرقہ مین عارض ہوا کرتی ہی دوسرے شدت کی خشکی کہ رطوبت کو فنا کرے جیسا تپ دق مین ہوا کرتی ہی تیسرے جیسے ار خلط کہ ناک کے اندر چمٹکر اسی جگہ ہوا کی گرمی سے خشک ہو جائے اور راہ بند ہونیکے سبب وہ رطوبت جو دماغ سے اُترتی ہی اور ناک کو تر رکھتی ہی نہ آئے اس ضرورت سے خشکی پیدا ہو **علاج** جسکا سبب حرارت ہو تبرید کی سرد دوائین پلائین اور سرد روغن ناک مین ڈالین اور طلا اور ضماد اور غذاؤن مین سے جو سرد و تر ہون کام مین لائین اور جسکا سبب یبوست ہو رطوبت پہونچانیکے لیے تر دوائین استعمال کرین اور تر روغن ناک مین ڈالین اور پستان سے دودھ پیشانی پر دوہین اور جو قسم ناک کی راہ مین خلط چمٹ جانے سے عارض ہو روغن اور لعابون کے ڈالنے سے اور جو چیزین رطوبت پیدا کرتی ہین اُنکے پینے سے اُسکو نرم کرین جب خلط مذکور مین نکلنے کی استعداد آجائے پھر اُسکو غرغرون سے اور نطول اور نسوق سے نکال دین

فصل حکۃ الانف کے بیان مین یعنی ناک مین خارش کا پیدا ہونا جاننا چاہیے کہ ناک کی خارش کی دو قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ جب سرد ہوا آدمی کی ناک مین جاتے تب ناک مین اور دماغ مین تیزی اور سوزش معلوم ہوا ور آنسو نکل آئین اور آنسو نکل آنیکا سبب یہ ہی کہ سوزش اور جلن کے الم سے دماغ گرم ہوجاتا ہی اور رطوبات گرم ہوکر آنسو مین نکلتے ہین مگر سرد ہوا کے ناک مین جانیسے اُسوقت خارش پیدا ہوا کرتی ہی کہ تیز خلطین دماغ کے بطون مین جمع ہون اور تیز ابخرے اُسمین سے نکل کر ناک کی راہ سے باہر آئین پھر جسوقت ٹھنڈی ہوا ناک مین جائے اسوجہ سے کہ ہوا کی سردی اُنکو روکتی ہی ناک مین بند ہوجائین اور شدت کی جلن پیدا کرین اور کبھی مادہ دماغ مین نہین ہوا کرتا بلکہ دوسری جگہ مین ہوا کرتا ہی اور وہان سے بخارات چڑھ کر جسطرح پر کہ بیان کیا ہی خارش پیدا کرتے ہین **علاج** کھانے اور پینے کی چیزون سے دماغ اور بدن کے مزاج کی اصلاح کرین اور اُس خلط کو تنقیے کی دواؤن سے نکال دین اور تنقیے کے بعد صندل اور گلاب اور روغن گل کا لخلخہ بنا کر سونگھین اور جہان کہین بدن سے ابخرے چڑھین اطریفل کشنیزی سب چیزون سے زیادہ فائدہ مند ہی دوسرے یہ کہ ناک کی خارش اور جلن ٹھنڈی ہوا کے ناک مین جلنے پر موقوف نہو اور اِس قسم کا سبب یا تو نزلۂ تیز اور زکام تیز ہی یا پھنسیان یا نکسیر کا مقدمہ یا چیچک کا مقدمہ اور یہ اُسوقت زائل ہو کہ سبب زائل ہو چکے اُسکے موافق تدارک کرین لیکن جہان کہین نکسیر کا مقدمہ یعنی اُسکے آنیکی علامت ہو اور چہرے مین سرخی اور آنکھون کے آگے بجلی کی سی چمک محسوس ہو رگ قیفال کھولین

فصل جو چیز کہ ناک مین گھس جائے اور وہ رہجائے اُسکے نکالنے کی تدبیر چاہیے کہ جو دوائین چھینک لانیوالی ہین جیسے نکچھکنی اور سفید کنگی اور سیاہ مرچ اور جندبیدا اور رائی کوٹ اور چھانکر مرغ کے پر سے اُٹھا کر ناک مین داخل کرین یا نلکی سے پھونک دین اور دوسرے سوراخ کو جو خالی ہی بند کرلین اور مُنھ کیطرف سے سانس لین تاکہ جسوقت چھینک آئے چھینک کی قوت سے وہ چیز باہر جا پڑے اور جنگلی سداب اور عاقرقرحا اور ایلوا بھی چھینک لے آتے ہین اور پوشیدہ نہین کہ بعضی جگہ چھینک لانیکی حاجت ہوا کرتی ہی مگر گرم مزاج والے کو اِن گرم چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہی فائدہ ہر چند کہ نزلے اور زکام کا بیان اِس مقام کے مناسب تھا لیکن صاحب اسباب کے اتباع کے سبب سر کے امراض ہین فصلون کے آخر مین اختلاج اور فیحج کے ذکر کے بعد بیان کیا

باب پانچوان زبان اور مُنھ کی بیماریون کے بیان مین

اور ہر ایک کا بیان جدی فصل مین کیا جائیگا اور مُنھ کی راہ کہ غذا کے آلات مین سے پہلا عضو ہی اُسکا فائدہ ظاہر ہی اور زبان سفید گوشت سے اور شرائین اور اوردہ اور پٹھون سے مرکب ہی اور رگون اور شریانون کے خون کے سبب سے اُسمین سرخی ہی اور زبان کی جڑ مین گوشت غدوی کا ایک ٹکڑا ہی کہ لعاب اور مُنھ کا پانی اُسمین سے نکلتا ہی اور زبان کو تر رکھتا ہی اور کھانیکی چیزون مین ملا کرتا ہی اور زبان کی اگرچہ دو شاخ ہین مگر اِس سبب سے کہ ایک ہی غلاف مین ہین البتہ ایک ہی نظر آتی ہی اور زبان کی منفعت ظاہر ہی کہ آدمی کا راز اُسی کے سبب سے ہر شخص پر ظاہر ہوتا اور کھلتا ہے

فصل ورم اللسان یعنی زبان کا آماس زبان کے ورم کی چار قسم ہین ایک وہ کہ خونی ہو اُسکی علامت زبان کی سُرخی اور نیلا پن اور درد کھنچاوٹ کے ساتھ اُسمین معلوم ہونا اور تھوڑا تھوڑا لعاب آنا **علاج** فصد کرین اور جوشاندے اور خیساندے سے جو مناسب ہون طبیعت کو نرم کرین اور اگر ورم کے بڑے ہونیسے مری کا راستہ بند ہوجاتے اور کوئی چیز نہ اُتر سکے طبیعت نرم کرنیکے لیے نرم حقنہ کام مین لائین اور نرم کرنیکے بعد مادے کو ہٹانیکے

سیلیے کا ہوا اور کاسنی اور مکو کا نچوڑا ہوا پانی لیکر اور اسیطرح کی جو چیزین سرد اور قابض ہون اُنسے غرغرہ کرین اور اسیطرح اُنھین چیزون کے پانی مین کپڑا بھگو کر زبان پر رکھین اور جب ابتدا کا زمانہ گذر چکے کاکنج کا پانی اور کرنب کا پانی السی کے لعاب مین ملاکر استعمال کرین اور جب مرض گھٹنے لگے بابونہ اکلیل الملک بنفشہ کے جوشاندے مین املتاس کا پانی ملاکر غرغرہ کرین اور غذاؤن اور شربتون سے خون کی رعایت کرتے رہین دوسرے وہ ہے کہ صفراوی ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ زبان زرد ہو اور جلن کی شدت اور شاید کہ ساری زبان پر پھنسیان نکل آئین علاج جو کچھ کہ خونی مین بیان کیا ہے صفراوی مین بھی وہی استعمال کرین مگر فصد کہ اس قسم مین فائدہ مند نہین کیونکہ خون رطوبت کے سبب سے صفرا کی تیزی کو دباتا ہے اُسکے نکلنے سے تیزی اور سوزش بڑھ جائیگی تیسرے بلغمی اُسکی علامت زبان مین سفیدی اور لعاب کثرت سے بہنا علاج جس حقنے مین تیزی کم ہو اور جو مطبوخ کہ مناسب ہو اُنسے طبیعت کو نرم کرین اور تنقیے کے بعد ایارج فیقرا سے غرغرہ کرین اور صرف شہد ہی یا صعتر اور ایارج کے ساتھ ملاکر زبان پر ملین اور معجون مشرودیطوس اور سلیثا اور سنجرنیا کا ملنا کامل نفع دیتا ہے چوتھے سوداوی اُسکی علامت زبان مین سیاہی اور اُسکے پوست مین خشکی اور مُنھ کا لعاب بہت کم ہونا علاج تنقیے کے لیے مطبوخ افتیمون پلائین اور تنقیے کے بعد انجیر میتھی السی پکاکر روغن بنفشہ اور شہد املتاس کا شیرہ ملاکر غرغرہ کرین اور کاہو اور کاسنی اور کشنیز سبز کا نچوڑا ہوا پانی اکثر مُنھ مین رکھنا چاہیے تاکہ گرم دواؤن کے استعمال سے مادے کی تیزی نہ بڑھے اور سرطان نہو جائے فائدہ اور ممکن ہے کہ زہردار چیزون کا کھانا جیسے افیون اور فطر زبان مین ورم پیدا کرے اور اُسکا علاج کتاب کے آخر مین باب تدارک سموم مین بیان کیا جائیگا اور فطر فا کے کسرہ سے سماروغ ہے اور کماۃ اور کلاہ باران بھی کہتے ہین اور ہندی مین کنبھی بولتے ہین اور اُسکی قسمین بہت ہین اُنمین سب سے بڑی قسم فطر ہے اور جاننا چاہیے کہ جس سوء مزاج سے ورم کی نوبت پہونچے اُسکا ویسا ہی تدارک کرین جیسا اُسکا سبب ہو مثلاً اگر دموی ہو فصد کھولین اور بارتنگ کے پانی اور سرکہ اور گلاب سے کلیان کرین اور روغن بنفشہ اور روغن بادام روغن نیلوفر اور کافور مُنھ مین لین اور اسیطرح جیسا سبب ہو اُسکے مطابق موافق چیزون سے علاج کر سکتے ہین اور جو سوء مزاج کہ سادہ ہو اُسمین تنقیہ کی احتیاج نہین تعدیل کفایت کرتی ہے

فصل بطلان ذوق اور فساد ذوق یعنی ذائقہ کا بالکل بگڑ جانا یا اُسمین تغیر آنا اور ہم ان دونون کو جدی جدی فصل مین بیان کرتے ہین پہلی قسم ذائقہ کے باطل ہونے مین اور باطل ہونا اسطرح پر ہے کہ بالکل مزہ معلوم نہو اور یہ باطل ہونا کبھی اس درجہ کو پہونچتا ہے کہ سردی اور گرمی مین امتیاز نکر سکے یعنی زبان کی حس لمس مین فتور پڑ جاتے اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ سردی اور گرمی کا قوت لمس کے ساتھ تعلق ہے اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ عصب حساسہ نرم جو زبان پر اور مُنھ کے سطح پر بچھ رہا ہے اُسمین رطوبت فضلی جمع ہو جائے اور پٹھا اُسکو پی جائے پھر قوت ذائقہ کے نفوذ کے راستے بند ہو جائین اور پٹھے کے پینے اور نہ پینے سے ورم اور استرخا ر رطوبی مین فرق کر سکتے ہین علاج ماء الاصول پلائین تاکہ فضلون مین لطافت اور نضج آئے اُسکے بعد ایارج فیقرا اور حب قوقایا سے دماغ کو پاک کرین اور ایسا ہی عاقرقرحا مویزج خردل پکاکر غرغرہ کرین اور جاننا چاہیے کہ جو کچھ گرم چیزونکا استعمال بیان کیا ہے اُس وقت ہے کہ مزاج مین گرمی نہو اور اگر مزاج مین گرمی ہو سکنجبین عنصلی اور ترنجبین پلائین اور ریباس اور گل سرخ پکاکر اُسکے پکے ہوے پانی مین سکنجبین یا ترنجبین یا آبکامہ ملاکر غرغرہ کرین دوسری قسم ذائقہ مین فساد آنا اُس سے یہ مراد ہے کہ ذائقہ مین تغیر آجائے اور ذائقہ کا تغیر دو طرح پر ہے ایک وہ ہے کہ جتنی قسم کے مزے ہین اُنمین سے کوئی مزہ محسوس ہو بدون اسباب کے کہ کسی چیز کو چکھین دوسرے وہ ہے کہ جب کسی چیز کو چکھین اُس چیز کے مزے کے خلاف ایک اور مزہ معلوم ہو اور یہ ظاہر ہے کہ پہلی مین سبب قوی ہے اور

له فطر بضم فا ایک قسم کی ہے جو سب قسمون سے بڑی ہوتی ہے ۱۲

دوسری مین ضعیف کیونکہ اگر سبب قوی ہی تو ذائقہ ہمیشہ اسی خلط کے مزے کو ادراک کرتی ہی اور اگر ضعیف ہی تو اسکے مزے کو احساس نہین کرتی مگر جبکہ کوئی چیز چکھنے مین آئے کیونکہ اسلیے کہ چکھنے کیو قت طبیعت کی رغبت سے ذائقہ متوجہ ہوتی ہی اور اسوجہ سے کہ وہ خلط جو اس بیماری کا سبب ہی اسکے اجزا مین موجود ہی اُسکے مزے کے سوا ادرکا ادراک نہین کرتی مثلاً اگر سبب صفرا ہوا در قوی ہو منھ ہمیشہ کڑوا رہا کرے اور اگر ضعیف ہو تلخی محسوس نہوگی مگر جب کہ کوئی چیز چکھنے مین اور کھانے مین آئے اگرچہ وہ چیز میٹھی ہوا ور دوسرے انواع کو بھی اسی پر قیاس کرلین اور جس قسم کا مزہ ہوا کرتا ہی اُس سے سبب کی نوع کو پہچان سکتے ہین چنانچہ تلخی صفرا پر دلالت کرتی ہی اور میٹھا پن خون پر یا میٹھے بلغم پر اور ترشی کھٹے بلغم پر یا سودا پر اور نمکین ہونا کھاری بلغم پر دلالت کرتا ہی **علاج** جیسا مادہ غالب ہو اُسکے موافق بدنکا تنقیہ کرین اُسکے بعد دماغ اور منھ اور زبان کو غرغرون کے استعمال سے پاک کرین جیسے مناسب ہون ـ

فصل ثقل اللسان یعنی زبان بھاری ہو جانا اور وہ اسطرح ہوا کرتا ہی کہ کلام مین تغیر پڑے اور اچھی طرح حروف ادا نہو سکین اور اس مرض کی سبب کے موافق آٹھ قسم ہین ایک وہ ہی کہ زبان کے عضلون مین سوء مزاج بہت گرم واقع ہو اور زبان کے رطوبات کو خشک کردے پھر تشنج استفراغی عارض ہو اور یہ ظاہر ہی کہ کلام کی قدرت رکھنا اور حرفون کو پورا فصاحت سے ادا کرنا تب ہی ہو سکتا ہی کہ زبان کے طول اور عرض مین اعتدال ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ زبان دُبلی ہو جائے اور کھنچ جائے اور پہلے تیز تپین گذر چکی ہون **علاج** ہر چند کہ اس مرض کا زائل کرنا ممکن نہین جیسا تشنج استفراغی عام مین بیان کر چکے لیکن اسلیے کہ کسی بڑی آفت مین نہ پڑے واجب ہی کہ مرطب چیزین جیسے روغن بنفشہ روغن کدو روغن بادام شیرین اور تخم کنوچہ بہدانہ تخم خطمی کا لعاب اور مرغیون کی اور بط کی چربی استعمال کرین اور مرطبات مذکورہ کے استعمال کا یہ طریق ہی کہ منھ مین لین اور غرغرہ کرین اور زبان پر ملین اور سر پر ڈالین اور گردن اور فقرون پر اور کانون کی جڑ پر ملین دوسری وہ ہی کہ فالج یعنی استرخا خاص کر زبان مین ہی عارض ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ جن اعضا مین حس و حرکت دماغ سے آتی ہی اُنکے حواس اور حرکات درست اور سالم ہون کیونکہ علت فقط زبان مین ہی **علاج** پہلے دماغ کا تنقیہ کرین اور اُسکے بعد فلفل نوشادر خردل عاقر قرحا صعتر بورہ نمک زبان پر اچھی طرح ملین اور انھین دواؤن کے جوشاندے سے غرغرہ بھی کرین اور دونون جبڑون پر کانکی جڑ کے نزدیک داغ دین تیسری یہ کہ زبان مین داغ کی شرکت سے استرخا پیدا ہو اور اُسکی علامت حواس مین کدورت اور حرکات مین سستی اور زبان مین ڈھیلا پن اور لعاب کا بہنا ہی پھر اگر استرخا قوی ہو گا بیمار کلام نہ کر سکیگا اور اگر استرخا ضعیف ہو کلام مین تغیر اور لکنت پیدا ہوگی **علاج** جو کچھ کہ فالج عام مین بیان کیا ہی کام مین لائین اور موافق دوائین زبان پر ملین اور غرغرہ کرین چوتھی یہ کہ رطوبت غلیظ زبان مین جمع ہو کر تشنج امتلائی یعنی تمدد پیدا کرے اس قسم کی علامت یہ ہی کہ زبان بھاری ہو جائے اور ارادہ کے موافق دشواری سے حرکت کرے مگر بے ارادہ اُسکی حرکت پیچھے کیطرف ضروری ہوگی اس سبب سے کہ اُسکا میل طبعی جو مادے کے بوجھ سے بڑھ گیا ہی تحریک ارادی سے مقاومت کرتا ہی اور اُسکو مانع آتا ہی پھر اگر تمدد مبدا کی طرف ہوگا اُسکا نشان یہ ہی کہ زبان چھوٹی اور موٹی ہو جائیگی اور اگر مبدا کے خلاف کیطرف ہو اُسکی یہ علامت ہی کہ زبان بڑھ کر دراز ہو جائیگی **علاج** پہلے دماغ کا تنقیہ حبوب اور ایارجات اور تنقیہ کرنیوالے غرغرون سے کرین اُسکے بعد روغن شبت روغن بابونہ سے غرغرہ کرین تاکہ مادہ تحلیل ہو اور عضو مین نرمی آئے اور اسیطرح سر کے پیچھے گدی پر جس جگہ سے کہ زبان کا حرکت دینیوالا پٹھا نکلا ہی گرم پانی ڈالین تاکہ پٹھے کو نرم کردے

اور مادے کو رطوبت پہونچاکر نکلنے کے لیئے امادہ کرے اور روغن خستۂ زرد آلو زبان پر ملین اور منھ مین رکھین تاکہ مادہ خاص اسی عضو سے تحلیل ہوجائے پانچوین وہ ہی کہ ثقل اللسان اور تغیر کلام سرسام کے بعد یا اُس برسام کے بعد جس سے سرسام کی نوبت پہونچے پیدا ہوا ور دماغ کے ورم کے بعد اُسکے پیدا ہونیکا یہ سبب ہی کہ دماغ مین سے فضلے بحران کے طریق پر پٹھون کیطرف مندفع ہون علاج جو اس قسم مین سے پُرانی ہوجاتی ہی علاج پذیر نہین ہوا کرتی چنانچہ رازی نے فاخر مین ایسا ہی کہا ہی مگر جو مرض کہ تھوڑی مدت کا ہوا ور پُرانا نہوا ہو اُسکی تدبیر یہ ہی کہ جو چیز لعاب نکالتی ہی اور مادہ غلیظ کو دفع کرتی ہی زبان پر ملین جیسے نمک اندرانی اور نوسادر اور اُنکے مانند چھٹی وہ ہی کہ جو رباط زبان کے نیچے واقع ہی اُسکے چھوٹے ہونیکے سبب زبان مین گرانی ہوا ور اس رباط کی کوتاہی یا تو خلقی اور پیدائشی ہوا کرتی ہی یا اُس جگہ قرحہ پڑے اور جب بھر جائے اور زخم ملجائے اُسکے سبب کوتاہی عارض ہوا ور کبھی یہ رباط زبان کے کنارے پر لگی ہوا کرتی ہی اور اُسکا سر زبان کے سر تک ایسی طرح پر کہ زبان کا سر اُس رباط سے کچھ بھی خالی نہو لگا رہتا ہی اور کبھی زبان کا سر خالی ہوا کرتا ہی مگر اچھی طرح پھیل نہین سکتی اور یہ بات ظاہر ہی کہ جبتک زبان منھ سے نہ نکل سکے اور اُلٹ کرتالو تک نہ پہونچ سکے مراد کے موافق کلام کرنا دشوار ہی علاج رباط مذکور کو تھوڑا سا عرض مین زبان کے کنارے سے نشتر سے کاٹ دین اور کاٹنے مین احتیاط کرین کہ گہری نہ کٹ جائے کیونکہ اگر گہری کٹ گئی اور شریان کھل گئے خون کا بند ہونا دشوار پڑیگا اور جاننا چاہیئے کہ رباط کے کاٹنے مین اتنا ہی مطلب ہی کہ زبان منھ مین سے نکل سکے اور پھر مڑکر حلق کے اوپر پہونچ سکے کیونکہ زبان کے روان ہونیکو اسی قدر کافی ہی اور کاٹنے کے بعد خون بند کرنیکے لیے زاج پیسکر اور ایسی ہی خشک دوائین چھڑک دین ساتوین وہ ہی کہ ورم سخت کے سبب سے زبان مین گرانی پیدا ہوا ور ورم خواہ ابتدا سے سخت ہو خواہ انتہا مین صلب ہوجائے اور شاید کہ جب زخم ملجائے اُس جگہ مین تعقد یعنی گرہ پیدا ہو اس سبب سے زبان مین گرانی آجائے علاج صلابت اور تعقد نرم کرنیکے لیے لعاب اور چربیان اور روغن استعمال کرین آٹھوین وہ ہی کہ زبان کو حرکت دینیوالا پٹھا ضربہ یا سقطہ کے سبب سے جو سر کے پچھلی طرف واقع ہو ٹوٹ جائے اور اس سبب سے زبان مین گرانی پیدا ہوا ور یہ لاعلاج ہی۔

فصل عظم اللسان کے بیان مین یعنی زبان کا بڑا ہوجانا جاننا چاہیئے کہ کبھی زبان اتنی بڑھ جاتی کہ منھ مین نہین سماتی اور منھ سے باہر نکل آتی ہی اسیواسطے اسکا نام اولاع اللسان ہی یعنی زبان نکل آنا اور اُس مرض کا سبب رطوبات فضلیہ ہین کہ سر سے زبان کی طرف گرتی ہین اور زبان کے اجزا اُنکو پی لیتے ہین علاج اگر اُس جگہ گرمی کی علامت ظاہر ہوا ور وہ رطوبت جسکو زبان کے اجزا نے پیا ہی خون کی مائیت ہو تو پہلے فصد کرین اُسکے بعد مصل اور ترنج کی ترشی اور اُنکے مانند جو چیزین مادے کو قطع کرتی ہین اور لعاب کو بہاتی ہین جیسے کھٹا انار اور اُسکے سوا زبان پر ملین اور اگر حرارت نہوا ور وہ رطوبت جسکو زبان نے پی لیا ہی رطوبت رقیق بلغمی ہو تو ایارجات سے استفراغ کرین پھر نمک اور سرکہ اور زنجبیل یا نوشادر کہ اُسکو سرکے مین یا جبین مین ملالیا ہو زبان پر ملین فقط

فصل استرخاء اللسان کے بیان مین یعنی زبان سست ہوجانا ہرچند کہ ثقل اللسان مین استرخاے زبان کو مفصل بیان کر چکے ہین مگر بعض فوائد زائد کی جہت سے جدا فصل مین بیان کیا جاتا ہی علاج ٹھوڑی کے نیچے محجمہ ناری یعنے بارے لگانے اور خردل اور شہد اور اُنکے مانند اور چیزون سے غرغرہ کرنا مفید ہی اور شاید کہ رگ زیر زبان کی فصد کھولنے کی حاجت پڑے

بعض

فصل ضفدع اللسان کے بیانمین وہ ایک زائد چیز سخت غدہ کے مانند ہو کہ زبان کے نیچے پیدا ہوتی ہو اور مینڈک کے رنگ کے مشابہ ہوا کرتی ہو اسیواسطے ضفدع کہتے ہین اور بعضون نے اسکی وجہ تسمیہ مین کہا ہو کہ اسکی شکل مینڈکیون کے سر کے مشابہ ہوا کرتی ہو اسیواسطے ضفدع کہتے ہین اور جان لے کہ جب یہ زائد چیز بڑھ جاتی ہو کلام کرنیکو مانع آتی ہو اور اس مرض کا سبب یا تو بلغم لزج ہو یا وہ خون کہ جسم مین سے خون لطیف تحلیل ہو جاوے اور باقی سخت ہو کر رہجاتے علاج اگر خون غالب ہو رگ قیفال کھولین اور مسہل دین پھر جو دوائین کہ مادے کو قطع اور لطیف کیا کرتی ہین جیسے صعتر زوفا نمک پوست انار اور اکال دوائین جیسے نوشادر اور زاج سوختہ اور زنگار اور بیخ سوسن اور مرسرکے مین ملاکر ضفدع پر ملین اور جہان کہین یہ تدبیر کافی نہو وہان دستکاری علاج ہو اور چاہیے کہ جب ضفدع کو نکال چکین سرکہ اور پانی سے کلی کرین اور زخم بھر لانیوالے مرہمون سے زخم کا علاج کرین اور دستکاری کیوقت اُن دونون شریانون کو جو زبان کے نیچے ہین صنارہ سے پکڑکر الگ رکھین تاکہ وہ نہ کٹ جائین کیونکہ اُنکے کٹ جانے مین ہلاک ہونیکا خوف ہو اس سببسے کہ خون بند نہین ہوا کرتا فائدہ اور کبھی زبان کے نیچے ایک زائد چیز نرم پیدا ہو جاتی ہو اور اُسکے اندر رطوبت غلیظ بھری رہتی ہو اور جبکہ شگاف دیکر اس رطوبت کو نکال لین تھوڑی سی مدت مین پھر بھر جاتی اُسکا علاج دواؤن مذکورہ سے ہوتا ہو مگر سبسے بہتر یہ تدبیر ہو کہ اول اُسکو نشتر سے چیر ڈالین تاکہ اُسمین سے رطوبت نکل جاوے پھر اُسکے پوست کو جسمین رطوبت رہتی تھی اُسی احتیاط کے ساتھ جسکا ذکر اوپر آچکا ہو مقراض سے اُٹھالین اسمین فرق نہونے پاوے

فصل شقاق اللسان کے بیانمین یعنی زبان کا پھٹ جانا اس مرض کے دو سبب ہین ایک تو وہ ہو کہ بہت سی خشکی دماغ پر غلبہ کرے اور وہی مزاج میسی پٹھون کی راہ سے زبان کیطرف آجاوے اور اجزا کے جمع ہونیسے تشقق پیدا ہو یعنی زبان پھٹ جاتے اور اسوجہ سے کہ زبان ایک عضو نرم اور مسام دار متخلخل ہو شقاق عمیق اور گہرا ہوا کرتا ہو یہانتک کہ کھانیسے ناچار کر دیتا ہو اور جسوقت کوئی چیز ترش یا نمکین زبان کو لگتی ہو شدت سے درد اور جلن پیدا ہوتی ہو اور اُسکی علامت پہلے سے نیند کا نہ آنا اور دماغ کی خشکی کے آثار جنکا ذکر بارہا آچکا ہو ظاہر ہون علاج اسبغول تھوڑی سی شکر کے ساتھ مُنھ مین رکھین اور آش جو بیین اور پایچہ یعنی پائے کھایا کرین اور زبد الخیار یعنی خیار کی جھاگ اور موم روغن جسکو بنفشہ کے روغن سے بنالیا ہو زبان پر ملین اور جو چیزین نمکین اور ترش اور تیز ہین اُنسے پرہیز کرین اور دماغ کے مزاج کی اصلاح مین کوشش کرین فائدہ زبد الخیار وہ ہو کہ کھیرے کو تراش کر دونون ٹکڑون کو ایک دوسرے پر ملین یہانتک کہ جھاگ پیدا ہون اور یہ کف رطوبت اور چپکاہٹ کے سبب خشکی اور شقاق کو سب چیزون سے زیادہ مفید دوسرے یہ کہ جلی ہوئی خلطین معدے مین جمع ہو جائین اور اُنمین سے بخار اُٹھین اُنکے سببسے زبان پھٹ جاوے اُسکی علامت یہ ہو کہ ڈکارین دھوان سا معلوم ہو اور جیسا خلط کا مزہ ہو گا مُنھ کے مزے کی بھی وہی کیفیت ہو گی اور کبھی کبھی وہی خلط قے مین بھی نکل آیا کرتی ہو علاج جو چیزین کہ اُس مادے کے مناسب ہین اُنسے معدے کا تنقیہ کرین اور سپستان مُنھ مین رکھین اور باقی تدبیر پہلی قسم مین سے اخذ کر لین فقط —

فصل جفاف اللسان کے بیانمین یعنی زبان کا خشک ہو جانا اُسکی دو قسم ہین ایک وہ ہو کہ گرمی اور خشکی سبب ہون اور اُسکی علامت یہ ہو کہ زبان زرد اور کھرکھری ہو اور صفرا کی سب علامتین ظاہر ہون اور یبوست حقیقی کی یہی قسم ہو اور حمیات محرقہ مین عارض ہوا کرتی ہو علاج

بہدانہ کا لعاب نیلوفر کے پانی مین اور شکر مین ملاکر ملین اور منھ مین رکھین اور اگر شیرہ مغز تخم کدو یا شیرہ خُرفہ بڑھالین بہتر ہوگا اور تخم خرفہ کے نچوڑے ہوئے پانی اور تربوز کے پانی اور ککڑی اور کھیرے کے پانی سے کلی کرنا مفید ہی دوسرے وہ ہی کہ خلط لزج زبان کے سطح پر آجائے اور حرارت کے سبب خشک ہوجائے اور یہ حقیقت مین خشکی نہین لیکن اس سبب سے کہ رطوبت اُتر کر زبان کی سطح پر غلیظ ہوگئی ہی اُسکے سبب سے خشکی کو زبان کے ساتھ منسوب کیا اور اُسکی علامت مُنھ کا لعاب چیپ دار ہونا علاج بید کی لکڑی سکنجبین مین یا خربزہ کے پانی مین اور شکر مین بھگو کر اُسکو مسواک کے طریق پر زبان پر ملین۔

فصل حرقۃ اللسان کے بیانمین یعنی زبان مین سوزش اور جلن ہونا اسکے چار سبب ہین ایک تو فم معدہ کی حرارت دوسرے دماغ کی گرمی تیسرے تیز یا کڑوی یا نمکین چیزون کا کھانا چوتھے گرم خلط کا زبان پر گرنا علاج ان سب انواع مین بہتر یہ ہی کہ ٹھنڈی چیزین جیسے شیرہ خرفہ اور سبز دھنیا اور اسبغول کا لعاب اور بہدانہ کا لعاب مُنھ مین رکھین اور لحظہ لحظہ مین بدلتے رہین اور مغز تخم خیارین مغز بادام مغز تخم خربزہ مغز تخم کدو زبان پر ملین اور اگر خلط گرم سبب ہو اُسکو غرغرون کے استعمال اور نقوع ملین کے پینے سے نکال دین اور جاننا چاہیے کہ زبان کی جلن اکثر فم معدہ کی حرارت سے واقع ہوا کرتی ہی اور جب ایسا ہو اُسکے بجھانے کے لیے سرد چیزون کا پینا ضروری ہی اور ایسا ہی اُس مین جو دماغ کی حرارت سے عارض ہو —

فصل حکۃ اللسان کے بیانمین یعنی خارش زبان مین پیدا ہونا اُسکا سبب یہ ہی کہ زبان مین خلط گرم سوختہ جسکے سبب سوزش پیدا ہوا آجائے خواہ یہ خلط دماغ سے گرے خواہ معدے سے یا بدن سے زبان کیطرف چڑھ آئے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ زبان سرخ ہو آدمی زبان کو دانتون سے کھجائے اور جب گرم پانی سے کلی کرے تخفیف اور آرام حاصل ہو علاج پہلے خلط کا تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد گرم پانی سے کلیان کرین تاکہ سوزش تھم جائے اور زبان کی جلد نرم ہو جائے اور مادے مین رطوبت پہونچے اور تحلیل ہونے پر آمادہ ہو جائے اور اُسکے بعد سردی پہونچانیکے لیے دودھ مین کچھ شکر ملاکر کلیان کرین اور پھر سرکہ اور روغن گل سے مضمضہ کرین تاکہ سوزش کو تسکین ہو اور سردی پہونچے اور مادہ نرم اور قطع ہوکر تحلیل ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ ہلیلہ زرد کا چبانا اور زبان پر ملنا گرم مواد جو زبان مین ہو اُسکے نکالنے مین کامل اثر رکھتا ہی۔

فصل تقشر اللسان کے بیانمین جو زبان پر اور تالو پر یعنی جو مقام کہ حلق کے اوپر چھت کے طور ہی اور شدقین پر یعنی مُنھ کے گوشے جو باچھون کے اندر کیطرف ہین اور عمور پر یعنی مسوڑھون پر واقع ہو اور عمور عین مہملہ کے ضمہ سے عمر کی جمع ہی اور عمر فتحہ کے ساتھ دانتون کے بیچ کا گوشت ہی اور تقشر یعنی پوست اُترنے کا سبب بخارات گرم اور تیز اور چبھنے والے ہوا کرتے ہین کہ بدن مین سے اُٹھین اور اس غشا کو جو ان اعضا پر لگا ہوا ہی جلا کر خشک کردین اور اس رطوبت کو جس سے عضو کے اجزا مل رہے ہین فنا کردین پھر اس ضرورت سے پوست باریک جدا ہوا کرتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ آدمی جب اپنے مُنھ کو یا تالو کو کپڑے سے ملے پوست باریک سفید جیسے پیاز کے چھلکے جدا ہون اور درد معلوم ہو علاج فصد کھولین اور مطبوخ ہلیلہ پلائین اور آس اور گلنار اور گُل سرخ سرکہ مین پکا کر اُس سے کلیان کرین اور بہتر یہ ہی کہ اس مرض کے علاج مین ایسی چیزین استعمال کرین جو نرم کرنے کے ساتھ قابض بھی ہون

(پوست اُترنا ۱۲)

فصل بثور الفم کے بیانمین یعنی مُنھ کی پھنسیان اور پھنسیون کے نکل آنے کا سبب خون تیز ہوا کرتا ہی جسمین تھوڑا صفرا مل گیا ہو اور اس مرض

مین درد شدت سے ہوا کرتا ہی یہانتک کہ چیزونکا چبانا دشوار ہوجاتا ہی علاج فصد کرین اور استفراغ کے لیے مطبوخ ہلیلہ دین اور ابتدا مین گل سرخ عصی الراعی برگ مکو اور کاسنی کی جڑ اور پتی اور کشنیز ادرمسور سرکہ مین پکا کر کلیان کرین۔

فصل قلاع کے بیان مین وہ ایک قرحہ ہی کہ مُنھ اور زبان کے پوست مین پیدا ہوتا ہی اور اتنا پھیل جاتا ہی کہ تمام مُنھ کو گھیر لیا کرتا ہی اور شاذ کہ اندر کے طبقہ مین جا پہونچے اور مری اور معدے مین اُتر آئے اور جان سے لے کہ جو زخم عمق مین گہرے ہوا کرتے ہین اور اُنمین بدبو ہوتی ہی اُنکو جالینوس نے قلاع کہا ہی اور جمہور ایسے قلاع کو آکلہ کہتے ہین ہم اُسکو جدی فصل مین ذکر کرینگے اور جاننا چاہیے کہ قلاع کی تین قسم ہین ایک تو وہ ہی جسکا مادہ خون ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ اُسمین گرمی اور سُرخی ہو اور مُنھ کا غشا اُبھرا ہوا نظر آئے علاج رگ سر رو یا ٹھوڑی کے نیچے کی رگین یا چہار رگ کھولین اور ہلیلہ اور شاہترہ کے جوشاندے سے طبیعت کو ملائم کرین اور سماق کے پانی سے یا سرکہ سے جس مین گل سرخ کشنیز عدس عنب الثعلب پکا لین کلیان کرین اور گل سرخ سماق طباشیر کشنیز گلنار عدس کافور باریک پیسکر زخمون پر چھڑک دین اور اگر قرحہ مین بدبو ہو کاویہ دواؤن سے یعنی جو دوائین جلانیوالی ہین جیسے سرکہ نوسادر نمک یا پھٹکری اور نمک اور اُنکے مانند کلیان کرین تاکہ جو اجزا فاسد اور متعفن ہین اُنکو دور کردین اور رطوبت اور پیپ کو خشک کرین اور جہان کہین سرکہ کی ٹیس سے خوف کرین سرکہ کی جگہ زعفران ملائین دوسری وہ ہی کہ اُسکا مادہ رطوبت نمکین بلغمی ہو کہ نمکینی کے سبب سے قرحے کی نوبت پہونچائے اُسکی علامت یہ ہی کہ قرحہ سفید ہو اور درد بہت کم ہو اور غشا کے پھولنے سے نرم ورم کے مشابہ ہو علاج اسہال کے لیے حب صبر دین اور عاقرقرحا اور مویزج سے غرغرہ کرین اور مامیران ہلیلہ عاقرقرحا سرکہ مین پکا کر کلیان کرین کہ اُنمین بشکت خوبی جمع ہین کہ مادے کو قطع کرتے ہین اور بلغم کو بہاتے ہین یعنی گلاتے ہین اور عضو کو قبض اور خشک کرتے ہین تیسرے یہ کہ اُسکا مادہ سودا تیز اور جلا ہوا سودا ہو اور یہ قسم سب قسمون سے بہت بُری ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ زبان سیاہ ہوجائے اور درد اور خشکی اور تیزی اور سوزش یعنی ٹیس ظاہر ہو علاج اسہال کے لیے مطبوخ افتیمون پلائین اور شروع مین مادے کو پکانے اور نرم کرنے کے لیے مغز ساق گاؤ طلا کرین اور اُسکے بعد حکم کرین کہ مہندی کی پتی چبائے تاکہ زخم خشک ہوکر بھر آئین پھر مازو پوست انار گلنار سماق کشنیز سرکہ مین پکا کر کلیان کرین

فصل آکلۃ الفم کے بیان مین یعنی مُنھ مین آکلہ ہوجانا اور وہ ایک گہرا قرحہ خبیث اور بدبو ہوا کرتا ہی جو تھوڑے سے عرصے مین بہت سی جگہون مین پھیل جائے اور اُسکا مادہ خباثت اور بُرائی مین جتنا زیادہ ہوا کرتا ہی اتنا ہی یہ قرحہ بھی بہت جلد پھیلا کرتا ہی اور اُسکا سبب خلط بدبو تیز ٹیس پیدا کرنیوالی اور اعضا کو کھانیوالی ہو کہ سر مین سے اُتر آئے یا بدن مین سے اوپر چڑھ جائے اور یہ جگہ ضعف کے سبب سے اُسکو قبول کرلے علاج فصد کھولین اور اسہال کے لیے مطبوخ افتیمون دین اور مادے کی تیزی کو توڑنیکے لیے سرکہ اور سماق کے پانی اور انگور ترش کے پانی سے کلیان کرین اور ایسا ہی جو دوائین کاویہ یعنی داغ دنیوالی ہین اور اُنمین قبض اور خشک کرنے کی تاثیر ہو اُنسے مضمضہ کرین تاکہ آکلہ پھیلنے سے رک جائے اُسکے بعد فلافیون اور سورنجان استعمال کرین تاکہ گوشت فاسد بدبو فنا ہو اور قرحہ میل اور پیپ سے پاک ہوجائے پھر اچھا گوشت جم آئے ترکیب فلافیون کی بن بجھا چونہ جو بہت اچھا ہو ایک جزو ہرتال سرخ اور زرد بھی اقاقیا ہر ایک آدھا جزو ان پانچون دواؤن کو پیسکر سرکہ انگوری مین ملا کر قرص بنائین اور سکھلا رکھین احتیاج کے وقت کام مین لائین ترکیب سورنجان کی پوست انار ترش شیرین ہر ایک تیس درم مازو گلنار پھٹکری کاغذ مصری سوختہ

عاقرقرحہ ہر ایک سو درم سماق پندرہ درم نمک ہندی نوسادر ہر ایک پانچ درم یہ سب دس دوائین ہین اُنکو کوٹ اور چھانکر حب الآس کے سرکہ مین گوندھکر قرص بنالین اور سکھلاکر اُٹھا رکھین ضرورت کے وقت کام مین لائین

فصل کثرۃ اللعاب وسیلابہ من الفم یعنی لعاب بہت ہوجانا اور مُنہ سے بہنا خواہ سونے مین خواہ جاگنے مین اس مرض کے دو سبب ہین ایک تو حرارت اور رطوبت خصوصًا جبکہ معدے مین ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ شکم کے خالی ہونے مین اور غذا کم کرنے مین حرارت کی شدت پکڑنے سے اور رطوبات کے پگھلنے سے لعاب بڑھ جاتے پھر سوتے مین بہت سا لعاب بہا کرے اور جاگنے مین بہت سا تھوک آیا کرے اور شکم سیر ہونے پر کیا جاگنے مین کیا سونے مین مُنھ کا پانی کم ہوجایا کرے علاج رگ باسلیق کی فصد کھولین اور رب بہ اور رب انار اور رب غورہ پیین اور قابض میوے جیسے سیب اور بہ اور زعرور کھائین اور سماق عدس گل سُرخ آس کی شاخین اور توت کی باریک شاخین اور گلنار پکاکر مضمضہ کرین اور سبز کاسنی تازہ تھوڑے سے نمک نیکوفتہ کے ساتھ کھلائین اور یہ سب تدبیرین اس لیے ہین کہ گرمی کو دبائین اور رطوبات کو قطع کرکے چُن لین دوسرے سردی اور رطوبت بلغمی جو معدے مین بہت سی جمع ہوجائے اُسکی علامت یہ ہی کہ ہضم ضعیف ہو اور لعاب مین گاڑھا پن اور چپچپاہٹ اور مُنھ مین ترشی ہو علاج شبت تخم ترب اصل السوس اور بیلا کر اسکا پانی پی کر قی کرڈالین اور اطریفلات اور گرم جوارشین جیسے کمونی اور فودنجی کھائین اور گیہون کا ستو تھوڑی سی رائی ملاکر کھائین اور نہار مُنھ آبکامہ گھونٹ گھونٹ پیین اور کندر اور مصطگی چبائین

فصل بخر الفم کے بیان مین یعنی مُنھ سے بدبو آنا بخر بائے موحدہ کے فتحہ سے اور خائے معجمہ کے سکون سے بدبو کو کہتے ہین جو مُنھ مین سے یا ناک مین سے آتی ہی اور مُنھ کی بدبو کے سبب کے موافق چھ قسم ہین ایک وہ ہی کہ اوپری حرارت معدے مین آجائے اور اُن رطوبات پر جو معدے مین اور تالو کے حوالی مین اور دانتون کی جڑون مین موجود ہین غلبہ کرے اور اوپری تصرف سے رطوبات مذکورہ کو بگاڑکر بدبودار بنادے اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ کھانا کھانے پر بہت کم ہوجائے اور اس قسم مین اس سبب سے کہ جڑونمین سے عفونت دانتون مین پہونچ جاتی ہی اکثر دانت سیاہ ہوجاتے ہین علاج نقوع زرد آلو یعنی زرد آلو کا خیساندہ ہر روز صبح کیوقت پیین کیونکہ وہ معدے کو بہت سرد کرتا ہی اور رطوبات بدبو کو بہا دیتا ہی اور جو کا ستو برف کے پانی مین ملاکر اور کچھ شکر بڑھاکر کھانا اور خیار اور آلو اور شفتالو اور تربوز کھانا اس مرض مین مفید ہی اور چاہیے کہ صبح کے اول مین کوئی چیز کھالیا کرین تاکہ معدے کی گرمی اور بھوک شدت نہ پکڑے دوسری یہ کہ بلغم بدبو معدے مین جمع ہوجائے اور اُسمین سے ابخرے بدبو اُٹھین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ کھانے سے اور مُنھ دھونے سے کچھ ٹھہر جائے یعنی کم ہو کیونکہ اس بیماری کا سبب کھانے سے اور مُنھ کے دھونے سے زائل نہین ہوا کرتا مگر کچھ دب جاتا ہی علاج نمکین مچھلی کھاکر اور مولی اور لوبیا اور سوئے کا جوشاندہ پی کر قی کرین اور ایارج فیقرا اور حب صبر سے طبیعت کو نرم کرین اور نقوع صبر شراب افسنتین کے ساتھ مفید ہی اور تنقیے کے بعد زنجبیل مربی کھانا چاہیے اور اطریفل صعتر اور گلقند عسلی اور سکنجبین عسلی ہمیشہ استعمال کرنا چاہیے اور اس مرض مین ایسی غذائین کھایا کرین جو رطوبت کی چھنٹنے والی ہون جیسے کباب اور قلیہ جنمین خوب مصالحے پڑین اور اُنکے مانند تیسری وہ ہی کہ رطوبت فاسد بدبو جسکی کیفیت مین تیزی ہو سر مین سے دانتون کی جڑون پر گرے اور اُنکو کھاکر اور سڑاکر بگاڑ دے اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ جب اس مرض والا کسی کٹھی یا کھاری چیز سے کُلّی کرے

چیپ دار رطوبتین بدبو دانتون کی جڑون مین سے اور سر مین سے کھنچ کر کلون مین اور باچھون مین آئین اور تب بھی مُنھ کی بدبو نہ جاے اگرچہ کچھ ایک دیر تک دب جائے اور یہ بات کہ بالکل منقطع نہو اُسکے دو سبب ہین ایک یہ ہی کہ رطوبات فاسد جو کلی کرنے کے سببسے دانتون کی جڑمین سے دور ہوجاتی ہین اُسکے بدلہ مین اور رطوبتین سر مین سے کھنچ آتی ہین دوسرے یہ کہ رطوبات فاسد اُن پٹھون کے حوالی مین جو دانتون پر محیط ہین ٹھہر رہی ہین اور مضمضہ کی دوا کا اثر وہان تک نہ پہونچے علاج دماغ اور مُنھ کے تنقیے کے لیے ایارجات کھائین اور مسوڑھون کی تقویت کے لیے آس اور گلنار سرکہ مین پکاکر کلیان کرین تاکہ اُس مادے کو جو سر سے اُسکی طرف گرتا ہی قبول نکرے اور اگر انگور کا شیرہ اِس سرکہ مین ملالین بہتر ہی اور مُنھ کی خوشبو اور مسوڑھون کی تقویت کے لیے حب المسک مُنھ مین رکھین ترکیب حب المسک کی چھالیا قرنفل خولنجان عاقرقرحا ہر ایک ایک درم گل سرخ صندل ہلیلہ ہر ایک دو درم طباشیر آدھا درم مشک کافور ہر ایک ایک دانگ کوٹ اور چھانکر بہی کے پانی اور گلاب مین گولیان بنالین چوتھے یہ کہ سوء مزاج گرم بدبو پیدا کرنے والا دانتون کی جڑون مین آپڑے اور اُنکی رطوبات کو فاسد کردے اور اس قسم مین ہمیشہ مسوڑھون مین سے خون نکلا کرتا ہی علاج رگ سرو کی فصد کھولین اور ہلیلہ کا جوشاندہ پلائین اور اُس سبنے ہوئے سرکہ سے جسکا تیسری قسم مین ذکر آچکا ہی کلیان کرین اور اگر مسوڑھون مین بدبو قرحے کے سببسے ہو جو اُس جگہ پڑگیا ہی یا رطوبات خبیثہ کے سبب سے جو اُسپر گرتی ہون خوب جم جائے اور مستحکم ہوگئی ہو آکلہ کے علاج مین رجوع کرین اور جیسا جیسا سبب قوی اور ضعیف ہو ویسی ہی دوائین قوی اور غیر قوی استعمال کرنی چاہیین مثلا جہان کہین سبب قوی اور رطوبت اور ریم بہت ہو فلدفیون استعمال کرین اور جب اعتدال کے درجے مین ہو تو مازو طباشیر گل سرخ اقاقیا کام مین لائین پانچوین یہ رطوبت ردی دانتون کی جرم مین گھسکر اُنکو کھاکر متعفن کردے علاج اگر دانتون مین فساد سرایت کرگیا ہو یعنی اُن دانتون کے بہت سے اجزا یا سبکے سب فاسد ہوگئے ہون اُن دانتون کو اُکھاڑ ڈالنا چاہیے اور اگر بعض اجزا مین فساد آیا ہو بگڑے ہوئے اجزا کو لوہے کے آلہ سے جو اِس کام مین مخصوص ہی تراش دین اور پاک ہوجانے اور جلا پانے اور صاف ہونیکے لیے کف دریا نمک خاکستر صدف دانتون پر ملین اور جبتک مرض زائل ہو بدبو کے ڈھانپنے کے لیے آس اور مازو دو مو ٹھہ مصطگی گل سرخ رامک سے سنون بناکر استعمال کرتے رہین اور رامک ایک مرکب دوا ہی کہ مازو پوست انار زاک سیاہ صمغ عربی دوشاب سے بنتی ہی چھٹی یہ ہی کہ پھیپھڑے کی بدبو مُنھ کی بدبو کا سبب ہوجائے اور یہ عارضہ سل کے آخر مین ہوجاتا ہی۔

فصل ورم الحنک کے بیان مین یعنے تالو کا ورم اسکے دو سبب ہین ایک تو خون گرم جسکی کیفیت مین تیزی ہو دوسرے وہ رطوبت جسمین گرمی کم ہو سو خونی کی علامت یہ ہی کہ تالو مین سرخی اور درد ہو علاج فصد کھولین اور ہلیلہ شاہترہ کے جوشاندے سے طبیعت نرم کرین اور مادے کو ہٹانیکے لیے ابتدا مین آس گل سرخ گلنار عنب الثعلب کی جڑ سرکہ مین پکاکر کلیان کرین اور ذرور قابض کہ طباشیر گل سرخ تخم خرفہ نشاستہ کتیرا صمغ عربی مسور کے آٹے سے اور تھوڑے سے کافور سے بنائین تالو پر چھڑک دین اور انتہا مین بابونہ بنفشہ تخم کنوچہ کے جوشاندے مین املتاس کے فلوس حل کرین اور کلیان کرین تاکہ جو باقی ہی اُسکو بھی تحلیل کردے اور رطوبی کی علامت یہ ہی کہ ورم کا رنگ سفید ہو اور نرم ہو اور درد نہو علاج تنقیے کے لیے ایارج کھائین اور مائین عاقرقرحا آبکامہ مین ملاکر غرغرہ کرین قبض اور تقویت بھی حاصل ہو اور مادہ قطع اور تحلیل بھی ہوجائے

باب چھٹا امراض لب کے بیان مین

یعنے ہونٹھون کی بیماریان اور ہونٹھ پٹھے اور گوشت اور عضلہ اور شریان اور ورید سے مرکب ہی اور اُسکا فائدہ یہ ہی کہ مُنھ کو ڈھانپے رکھے اور چبانے کی چیز دن کو تھامے رہے اور لعاب کو روکے رہے اور بولنے پر مدد کرے اور مُنھ کی زیبایش ہی اور جونسا مرض کہ مقعد مین پڑا کرتا ہی ہونٹھ مین بھی واقع ہوا کرتا ہی کیونکہ جیسا اُسکا مزاج اور ترکیب ہی مقعد کا بھی ویسا ہی مزاج اور ترکیب ہی اور دونون مری اور معدہ اور آنتون کے دو کنارے ہین اسطرح پر کہ ایک شروع اور دوسرا انتہا مین ہی اسیواسطے جیسے مقعد مین شقاق پڑتا ہی اور بواسیر پیدا ہوتی ہی لب مین بھی ویسی ہی شقاق اور بواسیر عارض ہوا کرتی ہی اور ایسی ہی سب بیماریان اور اس باب مین دس فصل ہین۔

فصل بیاض الشفہ کے بیان مین یعنی ہونٹھ مین سفیدی کا ہو جانا اور اس مرض کا سبب یہ ہی کہ خون مین رطوبت بلغمی خام کے سبب سے اور سر اور مُنھ کے اعضا کی حرارت مین نقصان آنے سے فساد آجائے کیونکہ اس صورت مین قوت مغیرہ ضعیف ہو جاتی ہی اور غذا کو مغتذی یعنی غذا پانیوالے عضو کے مشابہ نہین کر سکتی اور اسوجہ سے کہ ہونٹھ کا رنگ سرخ ہی ادنی فتور سے جو مغیرہ مین پڑے سپیدی محسوس ہو جاتی ہی بخلاف دوسرے اعضاؤن کے کہ جبتک سبب قوی نہو سپیدی محسوس نہین ہوتی اور تمیز مین نہین آتی علاج بلغم کی نکالنے والی چیزین استعمال کرین اور ہری ترکاریون اور ہر ایسی اور اُس چیز سے کہ جسمین نہ چپکاہٹ ہو نہ چکنائی پرہیز کرین خصوصًا جبکہ بیاض کے ساتھ تقشر بھی عارض ہو اور حرارت غریزی کو اُبھارنیکے لیے اور خلط بلغمی کو قطع کرنیکے واسطے روغن ناردین روغن خیری روغن چنبیلی روغن زعفران ناک مین ٹپکائین فائدہ شاید کہ بیاض کے ساتھ تقشر بھی عارض ہو اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یبوست سافج اور حرارت غریبہ کہ رطوبات کو خشک کرتی ہین غالب آگئی ہین باوجودیکہ بیاض کے اسباب موجود ہین اور تقشر کا علاج جدی فصل مین بیان کیا جاتا ہی

فصل تشقق وتقشر وجفاف لب کے بیان مین یعنی ہونٹھون کا پھٹ جانا اور اُنکے اوپر سے پوست اُترنا اور خشک ہو جانا اور ہونٹھونکے پھٹ جانے اور پوست اُترنے اور خشک ہونیکا وہی سبب ہی جو زبان کے شقاق اور جفاف اور تقشر مین بیان ہو چکا اور ویسا ہی اسکا علاج ہی اور جب تقشر پیدا ہو سب تدبیرون سے بہتر یہ ہی کہ بہیدانہ اور خطمی اور السی کا لعاب لب پر ملین اور بط یا مرغی کی چربی سے قیروطی بناکر استعمال کرین اور اوپر سے نیچے کیطرف مادہ جذب کرنیکے لیے ناف اور مقعد پر روغن بنفشہ ملنا سب چیزون سے زیادہ مفید ہی اور سب دواؤن سے مجرب اس مرض مین یہ ہی کہ مازو اور سفیدہ اور نشاستہ اور کتیرا باریک پیسکر مرغی کی چربی مین ملائین اور ہونٹھ پر لگائین اور چاہیے کہ شقاق اور تقشر کی جگہ کو ہوا سے بچائین اور جونسا طلا کہ ہونٹھ پر لگائین انڈے کے اندر کا چھلکا اُسپر چپکا دین اور لہسن پیاز نمک اور ہرن اور بکری اور گھوڑے کے گوشت سے اور جو چیزین صفرا پیدا کرتی ہین اور اُسکو اُبھارتی ہین اُنسے پرہیز کرین

فصل اختلاج الشفہ کے بیان مین یعنی ہونٹھ پھڑکنا اور اُسکی چار قسم ہین ایک وہ ہی کہ فم معدہ کی شرکت سے پیدا ہوا ہو اور وہ ایسا ہوا کرتا ہی کہ مادہ سودی معدے کیطرف گرے اور اس سبب سے معدہ کبھی دفع کرنیکے لیے سکڑ جائے اور کبھی آرام کے لیے پھیل جائے اور اسوجہ سے کہ مُنھ کا سطح معدے کے سطح سے مائل رہا ہی اور وہ غشا کہ ان دونون کے بیچ مین مل رہا ہی فی نفسہ سخت ہی اس ضرورت سے معدے کی حرکت سے ہونٹھ کے پھڑکنے کی نوبت پہونچے کیونکہ سخت جسم کی جب ایک طرف

حرکت کرتی ہو دوسری طرف بھی ضرور حرکت مین آیا کرتی ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ تتلی اور ہچکی اسکے ساتھ ہو اور یہ قسم قی کا مقدمہ ہو دوسری یہ کہ اُس پٹھے کی شرکت سے جو دماغ سے ہونٹھ پر پہونچا ہو عارض ہو اور یہ اُسوقت ہوا کرتا ہو کہ مادہ موذی دماغ مین آجائے اور دماغ حرکت انقباضی اور انبساطی کے ساتھ اُسکے دفع کرنیکے لیے حرکت کرے اور پٹھے کے وسیلے سے ہونٹھ مین اختلاج ظاہر ہو اور اس قسم کا اختلاج صرع اور لقوہ کی ابتدا مین واقع ہوا کرتا ہو تیسری یہ کہ اسی جگہ مین مادۂ غلیظ پیدا ہو اور اختلاج پیدا کرے اور ان تینون قسم کا بیان اختلاج مطلق کی فصل مین کہ سر کے امراض مین لکھی ہو گذر چکا چوتھی قسم وہ ہو کہ باریک رگین جو ہونٹھ مین واقع ہین خون سے بھر جائین پھر ایک قسم کی قوت سرد کرنیوالی اُسمین عارض ہو اور اُن بخرون کو جو خون سے نکلتے ہین ریاح بنا دے اور مسامون کو بھی کثیف کر دے ناچار وہ ریاح تحلیل ہونے سے رہ جائین اور اختلاج پیدا کرین اور خون کی علامتین ظاہر ہون علاج سرو کی فصد کرین اور غذا کم کرین اور عضو کے مسامون کے کھولنے مین کوشش کرین۔

فصل تقلص شفتین کے بیان مین یعنی دونون ہونٹھون کا کھنچنا اور سکڑنا اور اس مرض کی تین قسمین ہین ایک تو وہ ہو کہ مادے کی کمی سے اصل پیدائش مین بچہ کا ہونٹھ ویسا ہی پیدا ہو اور یہ قسم لڑکپن کے ایام مین جبکہ بچہ بڑھتا ہو اصلاح پذیر ہوا کرتی ہو کیونکہ اعضا نرم ہوتے ہین اور ہر شکل کو قبول کرتے ہین اور اصلاح کا یہ طریق ہو کہ کھنچے ہوے اور مڑے ہوے ہونٹھ کو سیدھا کرین اور اچھی شکل پر لائین پھر اُسی شکل پر باندھ دین تاکہ درست رہے دوسری یہ کہ تشنج استفراغی سے تقلص پیدا ہو اور وہ لاعلاج ہو تیسری یہ کہ تشنج امتلائی کا سبب ہو اور اُسکا علاج استفراغ ہو اور گرم روغنون کا ملنا جیسا تشنج امتلائی مین بیان ہو چکا ہو۔

فصل بواسیر لب کے بیان مین اور یہ دو طرح پر ہو ایک وہ ہو کہ ایک قسم کی غلظت سیاہی مائل چھوٹے انگور کے دانہ کے برابر نیچے کے ہونٹھ مین پیدا ہو اور وہ غلظت بیچ مین سے پھٹ رہی ہو اور اس قسم مین ہونٹھ آفت رسیدہ باہر کیطرف اُلٹا ہوا ہوتا ہو دوسری یہ کہ ایک چیز شاہتوت کی صورت نیچے کے ہونٹھ مین ظہور پکڑے اور اس قسم مین درد نہین ہوا کرتا ہو کیونکہ سرطان کیطرح عضو کو مردہ کر دیتی ہو اور حس کو باطل کرتی ہو اور کبھی مادے کی کثرت اور فساد کے مستحکم ہونے سے اوپر کے ہونٹھ مین بھی جابجا پہونچتی ہو بلکہ مُنھ کے بعضے اجزا کو دبا لیتی ہو اور بواسیر لب کا سبب خون سوختہ ہو جو رگون کی شاخون مین سے نکلکر یہان اکٹھا ہو جاتا ہو علاج رگ قیفال کھولین اور چار رگ یعنی چار بند کھولین اور مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کرین اور تنقیے کے بعد دیکھین کہ بواسیر کا رنگ سیاہ ہو یا سُرخ اگر سیاہ ہو ہونٹھ پر نشتر سے پچھنے لگائین تاکہ اُسی عضو مین سے مادہ نکلجائے اور پچھنون کے بعد سرکہ ملین تاکہ خون منقطع ہو جائے کیونکہ یہ داغ کے قائم مقام ہو اور اگر سُرخ ہو تو پچھنے لگانیسے ہاتھ کو تھام رکھین اور ہرگز لوہا نہ لگائین کیونکہ اُسکا مادہ خون ہو جو شرائین کے کنارون مین سے بکھر گیا ہو اور اسوجہ سے کہ ایسے وقت مین شرائین بھری اور پھولی ہوا کرتی ہین لوہے کے استعمال مین خوف ہو کہ شریان کٹ جائے اور خون کا بند ہونا دشوار ہو سو واجب ہو کہ اس قسم مین بدن کے تنقیے کے بعد عدس کے ضماد اور مردارسنگ کے مرہم پر اکتفا کرین **ترکیب ضماد** کی مسور بابونہ اکلیل الملک خطمی لیکر پانی مین پکائین پھر اُن دواؤن کا پکا ہوا پانی بیضہ کی زردی اور مرغیون کی چربی مین ملا کر استعمال کرین **ترکیب مرہم** کی مردارسنگ سفیدہ زعفران پھٹکری خبث الحدید باریک پیسکر موم اور روغن بادام مین ملائین فائدہ جب بواسیر انی

ہو جائے اور اِن علاجون سے زائل نہو تدبیر یہ ہی کہ لب کو طول مین شگاف کرین اور زخم کے کنارے کو کہ سینے کے بعد صورت اصلی پر آسکے مقراض سے تراش دین اور پھر ایسی طرح پر سین کہ حالت اصلی پر آجائے اور خون کی بند کرنیوالی دوائین جیسے گل سرخ زعفران دم الاخوین چھڑک دین اور اُسکے بعد زخم بھر لانے والے مرہمون سے معالجہ کرین

فصل لب کے ورم کے بیان مین اور اُسکا سبب اخلاط کی زیادتی ہوا کرتا ہی اور اخلاط کے غلبہ کی علامتین بارہا مذکور ہو چکین علاج جیسی خلط ہو اُسی کے موافق فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کرین اور استفراغ کے بعد ایسی چیزون سے ضماد کرین جنمین تحلیل کے ساتھ قبض بھی ہو جیسے رسوت بابونہ آرد جو گلاب عصارۂ غافث عنب الثعلب اور انتہا مین روغن بادام اور موم سے مرہم بناکر استعمال کرین اور گرم پانی سے بہت سا دھویا کرین اور بلغمی مین محلل چیزین جیسے سویا بابونہ اکلیل الملک طلا کرنا چاہیے اور سوداوی مین جو کچھ کہ سرطان کے باب مین مذکور ہو کام مین لانا چاہیے اور کوئی ضماد گرم اور محلل استعمال نکرنا چاہیے کیونکہ تحلیل نہوگا لیکن سرد چیزون کا استعمال ضروری ہی تاکہ زیادہ نہو جائے اور اس مرض مین غذا کو کم کرنا اور رات کا کھانا ترک کرنا لازم سمجھین۔

فصل ثبور لب کے بیان مین یعنے ہونٹھ کی پھنسیان اور ثبور کا سبب یا خون ہوا کرتا ہی یا صفرا علاج رگ قیفال کھولین اور ہلیلہ کے جوشاندہ سے یا افتیمون کے جوشاندہ سے طبیعت کو نرم کرین۔

فصل قروح لب کے بیان مین یعنے ہونٹھ کے زخم اُسکا سبب اکثر یون ہوا کرتا ہی کہ پھنسیون مین پیپ ہو کر قروح ہو جائین علاج سفیدہ کا مرہم لگائین اور ایسا ہی مُردار سنگ مازو کوٹ کر موم اور روغن زرد آلو کی قیروطی مین استعمال کرین

فصل سوءمزاجون کے بیان مین جو ہونٹھ مین عارض ہو سو اگر سوءمزاج گرم ہو ہونٹھ مین جلن ہوا کرتی ہو اور ٹھنڈے پانی سے آرام معلوم ہو اور اگر سرد ہو ٹھنڈی ہوا مین اور صبح کی سردی مین ہونٹھ نیلے ہو جائین اور اُنکی حس باطل ہو جائے اور اگر خشک ہو تو ہمیشہ ہونٹھ پھٹ جایا کرین اور باریک چھلکے اُبھر اُٹھ آیا کرین اور اگر تر ہوگا تو ہونٹھ لٹکے ہوے اور سُست اور نرم رہین اور سوءمزاج تر ہونٹھ کو جلد ضعیف کردیتا ہی اس سبب سے کلام کرنے مین سستی لاتا ہی علاج سوءمزاج گرم مین کتان کا ٹکڑا کاہو یا خرفہ یا سبز دھنیا یا بارتنگ یا کاسنی کے یا عصی الراعی کے پانی مین یا گلاب مین بھگو کر اور برف مین لگا کر ہونٹھ پر رکھ دین اور اسبغول گلاب مین بھگو کر اور یخ مین ٹھنڈا کرکے طلا کرین اور صندل گلاب کافور سے ہونٹھ کو بھگا رکھین اور سوءمزاج سرد مین مشک کو گھسکر روغن بان کے ساتھ اور عاقرقرحا پیسکر روغن چنبیلی مین اور جند بیدستر روغن نرگس اور روغن سوسن مین ملاکر ہونٹھ پر لگائین اور سوءمزاج خشک مین کشکاب اور روغن بادام کھائین اور اسبغول کا لعاب اور شکر پیین اور لب کو روغن بنفشہ اور نیلوفر و مغز تخم کدو سے ہمیشہ چکنا رکھین اور انھین روغنون سے موم روغن بناکر ملین اور دوسری تدبیرون کا شقاق مین بیان ہو چکا اور سوءمزاج تر مین لقوہ کے علاج مین رجوع کرین اور ہرچند کہ سادہ ہو مگر تنقیے سے ہاتھ نہ کھینچین

فصل آکلہ کے بیان مین جو لب پر واقع ہو اور اُسکے علاج کو آکلۃ الفم مین تلاش کرین ۔

باب ساتوان امراض اسنان ولثہ کے بیان مین

یعنے دانتون اور مسوڑھون کی بیماریان جان لے کہ طبیبون نے اس باب مین اختلاف کیا ہی کہ دانتون کی ذات ہڈی ہی یا نہیں ہر ایک مطلب کے

ثابت کرنے مین ایک دلیل لایا ہی جو لوگ کہ سختی کی وجہ سے اُنکو ہڈیون مین شمار کرتے ہین اور اُنکو بجس ٹھہراتے ہین یہ کہتے ہین کہ اگر اُنمین حس ہوا کرتی تو جب اُنکو تراشتے ہین اور گھستے ہین یعنی ریتتے ہین تو الم پیدا ہوا کرتا مگر تھوڑا سا درد جو اُکھاڑنیکے بعد ہوا کرتا ہی اُسکا سبب یا تو اُس عصب کا سوء مزاج ہی جو دانتون کی جڑ مین مل رہا ہی یا دانتون کی جڑ کا ورم اور اس وجہ سے کہ یہ اعضا دانتون سے بہت ملے ہوئے ہین خیال مین ایسا آیا کرتا ہی کہ خود دانتون مین ہی درد ہی اور جو لوگ کہ پٹھون مین شمار کرتے ہین اسلیے کہ وہ گرمی اور سردی کا اثر قبول کرتے ہین اور ترشی سے بے حس ہو جاتے ہین یہ کہتے ہین کہ خدر یعنی بجسی پٹھے کے سوا نہین ہوا کرتی اور دانتون کے بجس ہونیکو ضرس بولتے ہین لیکن ٹھیک بات یہ ہی کہ دانتون کی ذات ہڈی ہی اور دماغ کے پٹھے اُس کے جوہر سے مل رہے ہین اور اُسمین مل گئے ہین اور یہ پٹھے اُسکی جڑون مین زیادہ ہین سو اُسکا درد اور ضربان اور حس ان پٹھون کے سبب سے ہی اور سختی اور ٹوٹ جانا اور ریتنے اور تراشنے کے اثر سے الم نہ پانا اُسکی اصل ذات کے اعتبار سے ہی کہ ہڈی ہی اور جالینوس نے کہا البتہ اُنمین حس ہی اور وہ پھڑکتے ہین جیسے ہونٹھ پھڑکتا ہی اور بجس ہو جاتے ہین اور ثابت بن قرہ نے یہی قول اختیار کیا اور شیخ اور اُسکے تابعین بھی اسیطرح ہین اور ایسا ہی اسباب مین بھی خلاف پڑا ہی کہ دانتون کا جوہر ہڈی اور پٹھے وغیرہ کیطرح نطفہ سے پیدا ہوا ہی یا غذا سے یعنی خون سے گوشت اور چربی کیطرح جم آیا ہی اور خلاف کا یہ فائدہ ہی کہ جونسا عضو مان باپ کے نطفہ سے بنا ہی اگر اُسمین کا ایک ٹکڑا جاتا رہے اُسکا بدل پھر نہین آتا اور کسی علاج سے اُسکی اصلاح نہین ہو سکتی بخلاف اُس عضو کے جو غذا سے پیدا ہو کہ اگر اُسمین کا ٹکڑا جاتا رہا اُسکا عوض پھر آجاتا ہی

فصل وجع الاسنان کے بیانمین یعنی دانتون کا درد اور اُسکی نو قسم ہین ایک وہ ہی کہ سوء مزاج گرم سادہ سے عارض ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ جڑون مین گرمی ہو اور مُنہ مین سرد پانی لینے سے آرام پائے اور مسوڑھون مین بے ورم سرخی ظاہر ہو علاج سرکہ اور گلاب مُنہ مین لین اور جب درد کی شدت ہو تھوڑا کافور بھی بڑھائین اور مُنہ مین روغن گل لیکر ٹھہرانا مفید ہی اور جہان کہین درد قوی ہو تھوڑی سی افیون اُسی روغن گل مین ملا لینی مفید ہی اور ایسا ہی سرکہ اور نمک آپسمین ملا کر مُنہ مین رکھنا اور اسبغول سرکہ مین ملا کر دانتون پر رکھنا درد کو تھام لیتا ہی دوسرے یہ کہ خون کے غلبہ سے درد پیدا ہو اُسکی علامت سرخی اور مسوڑھون مین ورم ہونا اور درد کے ساتھ گرانی پھر اگر خاص دانتون مین یہی سبب ہو دانتون کے طول مین درد محسوس ہو اور اگر سبب پٹھے مین ہی الم گہراؤ مین معلوم ہوگا علاج رگ سر رو کھولین اور ٹھوڑی کے اوپر پچھنے یا جونکین لگائین یا چار رگ کھولدین جیسی احتیاج ہو اور مناسب چیزون سے طبیعت کو نرم کرین اور درد تھانبنے کے لیے جو کچھ ساذج مین کہ چکے ہین کام مین لائین اور ابتدا مین ہلکو کا پانی اور دھنیے کا پانی اور بارتنگ کا پانی مُنہ مین رکھنا سب چیزون سے بہتر ہی پھر آہستہ آہستہ محلل دواؤن کی طرف متوجہ ہونا تیسرے یہ کہ مادہ صفراوی درد کا باعث ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ درد کے ساتھ ہلکاپن ہو اور ضربان اور مسوڑھون مین زردی اور صفرا کی دوسری علامتین ظاہر ہون علاج صفرا کے نکالنے کے لیے ہلیلہ اور تمر ہندی کا جوشاندہ پلائین اور تسکین اور تعدیل کے لیے جو کچھ حار ساذج مین بیان کیا ہی اور خونی مین بھی ذکر آیا ہی کام مین لائین اور بہتر یہ ہی کہ کلیون کی دواؤن کو نیم گرم کر لین تاکہ حرارت فعلی کے سبب سے انکا اثر زیادہ نفوذ کرے اور نفوذ کے بعد جب وہ گرمی نکل جائے اُنکا اثر کہ سردی اور قبض ہی جلد ظاہر ہو چوتھے یہ کہ سوء مزاج بارد سادہ درد کا سبب ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ سرد پانی پینے اور ٹھنڈی ہوا لگنے کے بعد پیدا ہو

اور مُنھ مین گرم پانی لینے سے تھم جائے علاج جو کچھ کہ بلغمی مین تنقیے کے سوا تکمید اور مضمضہ اور داغ کا بیان آئیگا کام مین لائین اور چاہیے کہ سیاہ مرچ
کو باریک پیسکر شہد مین ملا کر دانتون کی جڑون مین ملین اور اُسکی غذاؤن مین لہسن اور گرم دوائین اور زعفران ڈالین فائدہ سوء مزاج رطب سادہ درد
نہین پیدا کرتا مگر سوء مزاج یابس سادج کبھی عضو کے آخر کو لاکٹھے کر نیسے درد کی نوبت پہونچاتا ہی اُسکو رطوبت پہونچانیوالی چیزون سے تدارک کر سکتے
ہین پانچوین وہ ہی کہ بلغم کے سبب سے درد پیدا ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ سردی کے پہونچنے سے بڑھ جائے اور گرمی سے فائدہ معلوم ہو خواہ گرمی اور سردی بالقوہ
ہو یا بالفعل اور اس درد مین ضربان نہین ہوا کرتی اور حرارت کے آثار سے خالی ہوا کرتا ہی علاج ایارج اور حب صبر اور اِنکے مانند کھائین تاکہ بلغم نکھر جائے اور
پودینہ صعتر عاقرقرحا سرکہ مین پکا کر کُلیان کرین تاکہ بلغم کو قطع کردے اور دوا کی قوت کو عضو کے گہراؤ مین پہونچا دے اور عاقرقرحا بورۂ ارمنی زنجبیل جندبیدستر
پیپل باریک پیسکر ملین اور تریاق اربعہ اور تریاق الاسنان یا فلونیا دانتون کی جڑون پر رکھین اور نمک اور باجرا گرم کرکے جڑون کو تکمید کے طور پر سینکین
یا اکیلا کپڑا ہی بہت گرم کرکے تکمید کرین تاکہ دانتون مین سے مادہ باہر کیطرف کھنچ آئے اور اسوجہ سے کہ باہر کیطرف مادہ کے کھنچ آنیسے درد تھم جاتا ہی یعنی
جسوقت جڑون مین ورم ہو جائے درد تھم جائے چاہیے کہ تکمید ایسی طرح پر کرین کہ فائدے کے علاوہ ضرر نہ پہونچائے اور یہ اس طرح پر ہی کہ کھانا
کھانیکے بعد جبتک چار ساعت نہ گذرین تکمید نکرین اور تکمید کے بعد تب تک کہ دو ساعت نگذرین کھانا نہ کھائین کیونکہ اگر ایسا نکرین اسبات کا خوف
ہی کہ کچا مادہ بے ہضم ہوئے اُس جگہ کھنچ آئے اور درد کو بڑھائے ترکیب **تریاق الاسنان** کی جندبیدستر حلتیت فلفل زنجبیل میعہ افیون ان چھ
دواؤن کو برابر لیکر کوٹ اور چھانکر شہد مین ملائین پھر اگر ان تدبیرون سے درد تھم جلئے فہو المراد اور نہین توان دانتون پر داغ دین یا مفتتات یعنے جو
چیزین کہ دانتون کو توڑ کر ٹکڑے کرتی ہین یعنی بُھر بُھرے کرتی ہین استعمال کرین اور داغ کی یہ منفعت ہی کہ مزاج کی سردی کو زائل کرے اور اُسی عضو
کو قوت دے اور بگڑے ہوئے مواد کو تحلیل کردے اور توڑنیوالی دواؤن کا یہ فائدہ ہی کہ دانتون کو بوسیدہ کردین اور اس سبب سے دواؤن کی قوت بہت
اچھی طرح نفوذ کرے اور جو مادہ اندر ٹھہر رہا ہی اُسکو تحلیل کرے اور داغ کے طریق دو طرح پر ہین ایک یہ ہی کہ سونیکی یا لوہے کی سلائی بنالین اور آفت رسیدہ
دانتون پر ایک نلکی رکھین پھر اُس سلائی کو آگ مین سرخ کرکے اُس نلکی مین لائین یہانتک کہ دانتون پر پہونچے اور خوب دیر تک رہنے دین اور پھر
اعادہ کرین جبتک کہ داغ خوب آجائے دوسرے یہ کہ دانتون کے گرداگرد خمیر ایسی طرح پر لگادین کہ جب ان دانتون پر روغن ڈالین احاطہ سے
باہر نہ نکل جلئے پھر روغن زیتون اتنا گرم کرین کہ جوش کھائے پھر چھوٹے چمچے سے لیکر اُن دانتون پر اسقدر ڈالین کہ خمیر کا احاطہ بھر جائے
اس عمل سے فوراً درد تھم جاتا ہی اور یہ مفتتات مین سے بھی ہی اور تفتت یعنے بوسیدہ اور بُھر بُھرے کرنیکا یہ طریق ہی کہ توبال مس باریک کرین اور
انجیر کے درخت کے دودھ مین ملائین اور تھوڑا سا روئی کا ٹکڑا تر کرین اور درد والے دانتون پر رکھین یا زنجبیل کو سرکہ مین چالیس دنتک بھگو کر
اور کوٹ کر اُسپر رکھ دین اور چاہیے کہ مفتتات کے استعمال سے پہلے دوسرے دانتون کو روغن سے چکنا کردین تاکہ دوا سے مفتت کی قوت
اُنمین اثر نہ کر سکے اور توبال نحاس تانبے کے چھوٹے چھوٹے اجزا کو کہتے ہین جو کوٹنے اور گرم ھنے کیوقت گرا کرتے ہین چھٹے یہ کہ معدہ کی شرکت
سے واقع ہو اُسکی یہ صورت ہی کہ معدے مین مادہ غلیظ یا تیز یا ردی بھر جائے اور اُسکی ایذا دانتون مین پہونچے اور اُسکی علامت یہ ہی

کہ شکم سیری اور بدہضمی اور رات کے کھانے کی حالت مین درد غلبہ کرے علاج تنقیے کے لیے حب ایارجات کھائین اور غذا مین کمی کرین اور اس قسم مین قی سے پرہیز کرنا لازم سمجھین اور کھانے مین دھنیہ ڈال دین اور دودھ اور میوون کو ترک کرین اور اگر احیاناً قی کا اتفاق پڑے تھوڑی سی افیون دانتون پر لگائین تاکہ بے حس ہو جائین اور قی کے بعد جو بخارات اٹھین انمین گذر نپائین ساتوین یہ کہ مادہ ردی دانتون کی جڑون مین متعفن ہو جائے اور دانتون کو فاسد کردے اور فاسد ہوکر ٹوٹنے اور پھٹنے سے درد عارض ہو بدون اسبابت کے کہ ہلنے لگین یا کوئی چیز باہر سے دانتون کی جڑ مین آجائے علاج عاقرقرحا افیون قسار کندر باریک پیسکر عورتون کے دودھ مین یا گاے کے دودھ مین ملا کر دانتون پر رکھین تاکہ درد تھم جائے اور دانت زیادہ نہ پھٹنے پائے اور اگر یہ تدبیر مفید نہو داغ دین جسطرح پر کہ بلغمی مین اسکا بیان ہوچکا اور قسار کندر سے کندر کے چھوٹے اجزا مراد ہین آٹھوین یہ کہ باد غلیظ سر مین سے تحلیل ہوکر دانتون کی جڑ اور اس پٹھے کی طرف جو دانتون پر محیط ہے مندفع ہو اسکی علامت یہ ہے کہ کھنچاوٹ سے درد ہو اور جگہ بدلتا رہے علاج جس مادے سے کہ ریح پیدا ہوتی ہے اسکے تنقیے کے لیے حب نفشہ اور حب ایارہ اور انکے مانند کھائین اور تحلیل کے لیے بادیان انیسون زیرہ ہر ایک ایکدرم پکاکر اسکا پانی گرم گرم منہ مین رکھین اور تقویت کے لیے صمغ البطم فلفل پوست بیخ کبر شبت باریک پیسکر شہد مین ملاکر دانتون پر ملین اور ٹھنڈے پانی سے اور جو چیزین بلغم کو بڑھاتی ہین انسے پرہیز کرین اور بادشکن چیزین کھائین نوین وہ ہے کہ دانتون مین کیڑا پیدا ہو جائے اور درد پیدا کرے اور دانتون مین کیڑا اس طرح پر پیدا ہوا کرتا ہے کہ کسی سوراخ دار گھنے ہوئے دانت مین رطوبت آجائے اور متعفن ہوکر کیڑے بنجائین علاج تخم گندنا جو ایک خراسانی تخم پیاز موم مین یا بکری کی چربی مین ملائین اور اسکو آگ پر ڈالین اور اسکے دھوین کو نلکی کے وسیلے سے کہ اس نلکی کی ایک طرف اس دوا پر رکھی رہے اور دوسری طرف دانتون پر پہونچائین تاکہ کیڑے مرکر گر پڑین فائدہ دانتون کی حفظ صحت کے لیے آدمی کو چاہیے کہ دس چیزون کی رعایت رکھے تاکہ اسکے دانت آفتون سے بچے رہین ایک تو تخمہ یعنی بدہضمی سے کہ غذا فاسد ہو جائے اور بہت کھانے سے اور معدے کو بوجھل کرنیسے پرہیز کرے دوم ان غذاؤن سے کہ جلد فاسد ہو جاتی ہین جیسے دودھ یا مچھلی اور کھانے مین سوء ترتیب سے احتراز کرے یعنی لطیف اور غلیظ کو اسکے مرتبہ پر رکھے دوسرے یہ کہ بہت قی کرنیکی عادت نکرے خصوصاً جب کہ کھٹی قی آئے تیسرے یہ کہ سخت چیزین جیسے اخروٹ بادام چھالیا دانتون سے نہ توڑے چوتھے کڑی مٹھائیان چبانیسے جیسے ناطف وغیرہ اسکے سوا اجتناب کرے پانچوین جو چیزین دانتون کو کند کرتی ہین جیسے ترش انگور اور ترنج کی ترشی انسے الگ رہین چھٹے یہ کہ بہت ٹھنڈی اور بہت گرم چیزون کو خاصکر ایک کو دوسرے کے بعد نہ کھائین ساتوین جو کچھ دانتون کو بالخاصیت ضرر پہونچائے جیسے گندنا اخروٹ خرما اسکی طرف رغبت نہ کرین آٹھوین یہ کہ جب کھانا کھا چکین خلال کرین اور دانتون کے بیچ کو پاک کرین لیکن خلال کرنیمین اسقدر مبالغہ نکرین کہ مسوڑھون کو تکلیف پہونچے نوین یہ کہ ہر صبح کو مسواک کرین اور مسواک کرنیمین بھی اتنی زیادتی نکرین کہ دانتونمین سے آب ورجلا طبیعی جاتی رہے اور مسواک نرم اور تلخ لکڑی کی بنانا چاہیے جیسے پیلو اور زیتون دسوین یہ کہ سوتے وقت اور قی کرنیکے وقت دانتون کو روغن سے چکنا کرین پھر اگر دانتون کا مزاج گرم ہو روغن گل ملین اور اگر سرد ہو روغن بان یا روغن مصطگی اور بہتر یہ ہے کہ پہلے دانتون پر شہد ملین پھر روغن سے چکنا کرین اور جاننا چاہیے کہ خرگوش کا سر جلا کر اور کوٹ کر دانتون پر ملنا اور نمک شہد مین ملا کر ملنا خواہ نمک کو جلائین یا نہ جلائین ہر مہینے مین دو دفعہ ملنا مسوڑون کے گوشت کو سخت

کرتا ہی اور دانتون کی جڑون مین سے مادے کو پاک کرتا ہی اور اُنکی صحت کو نگاہ رکھتا ہی اور پھٹکری آگ مین بھونکر اور سرکے مین ملاکر اور تھوڑا اسا رُبّ صانی بڑھاکر ملنا ایسا ہی عمل کرتا ہی اور جان لینا چاہیے کہ اس سبب سے کہ دانتون کا مزاج خشک ہی جو دوائین کہ اُسکی صحت کی حفاظت کرین خشک ہونی چاہییں اور سردی اور گرمی مین معتدل ہان اگر کسی کا مزاج سرد یا گرم ہو گیا ہی تو وہان جیسی ضرورت ہو ویسی ہی خشک دوائین گرم یا سرد مزاج کی اصلاح کے لیے اختیار کرنی چاہییں بیان اُن دواؤن کا جو باوجود خشکی کے سرد ہین صندل گل سُرخ مشک کافور کزمازہ گلنار دم الاخوین مازو مروارید چھالیا آردجو برگ جھاؤ پوست درخت توت ذکر اُن دواؤن کا جو باوجود خشکی کے گرم ہین نمک سوختہ شیح سوختہ سعد دارچینی زوفاے خشک گل اذخر شاخ گاؤ کوہی سوختہ پودینہ سوختہ اور ناسوختہ ہو بیر زراوند گرد شحم حنظل عاقرقرحا شرج پوست بیخ کبر اور کبر عود خستہ خرماے سوختہ سر خرگوش سوختہ پر سیاوشان سوختہ و ناسوختہ خاکستر چوب انگور خاکستر بورۂ مصطگی آبگینہ سوختہ اور جب معتدل بنانا چاہین سرد دواؤن کو گرم کے ساتھ ضرورت کے موافق ترکیب دین

فصل ضرس کے بیان مین جاننا چاہیے کہ ضرس حرکت کے ساتھ دانتون کے کند ہونیکو کہتے ہین اور اُسکے دو سبب ہین ایک تو خارجی جیسے کسی قابض یا عفص اور نہایت ترش چیز کا کھانا اور چبانا کہ دانتون پر بہت دیر ٹھہرے پھر اُس چیز مین سے تھوڑی رقیق اور لطیف دانتون کے جرم مین گھس جائے اور سردی اور خشونت پیدا کرے اور بہت دیر ٹھہرنیکی قید اسلیے لگائی کہ اگر وہ چیز نہایت ترش ہو مگر لطافت اور رقت کے سبب سے دانتون مین نہ ٹھہرے ضرس نہین پیدا کرتی جیسے سرکہ علاج اگر مزاج گرم ہو خرفہ کی پتی اور شاخین اور بادروج چبائین اور جہان کہین خرفہ کی پتی اور شاخ موجود نہون اُسکے بیج کٹے ہوئے اور بھیگے ہوئے اُسکی جگہ کام آتے ہین اور شیر خرما اور کچے زیتون کے روغن سے کلی کرنا اور گرم کباب دانتون مین دبانا مفید ہی اور اگر مزاج مین گرمی نہو مغز جوز مغز فندق جوز ہندی مغز بادام تلخ گرم کرکے دانتون پر ملین اور موم زرد اور علک الانباط چبائین اور صعتر بادروج شہد نمک ملین اور روغن زیت کا تلچھٹ جسکو تانبے کے پیالے مین آگ پر یا دھوپ مین رکھکر غلیظ کر لیا ہو دانتون کو مفید ہی دوسرے سبب داخلی جیسے خلط ترش کہ فم معدہ مین جمع ہو اور قے مین نکل آئے اور دانتون کو کند کردے یا اگر قے مین نہ نکلے اُسمین سے بخار اُٹھین اور دانتون کو کند کردین اُسکی علامت کھٹی ڈکار کا آنا اور مُنھ ترش ہونا اور ترش قے اور مُنھ مین پانی بھر آنا علاج جیسا مادہ ہو سودا یا بلغم اسی کے موافق معدے کا تنقیہ کرین اور اسوجہ سے کہ مادہ فم معدہ مین ہی قے کے ساتھ تنقیہ کرنا بہت مفید ہی اور معدے کے تنقیے کے بعد چبانے اور ملنے کے لیے جو کچھ پہلی قسم مین بیان کیا ہی احتیاج کے موافق کام مین لائین اور ضرس کی ایک نوع ہی کہ گرم یا سرد چیزون کے کھانے سے عارض ہو جائے اُسکی علامت یہ ہی کہ سردی یا گرمی پہونچنے سے دانتون مین درد ہو اور کوئی سخت چیز درد کے سبب سے جو چبانے کے وقت عارض ہوتا ہی نہ چبا سکے اور اس نوع کا نام ذہاب ماء الاسنان ہی اور جدی فصل مین اسکا بیان کیا جاتا ہی

فصل ذہاب ماء الاسنان کے بیان مین یعنی دانتون کی آب کا جانا اور وہ ایسی حالت ہی کہ دانتون مین کھانے پینے کی گرم اور سرد چیزون سے ایذا پہونچے اور چبانے کی چیزون سے عاجز ہو جائین اور اُسکے دو سبب ہین ایک تو سردی کثیف کرنے والی کہ دانتون مین عارض ہو اور یہ اکثر ہوتا ہی اور کبھی دانتون مین درد ہونے کا مقدمہ ہوا کرتا ہی علاج حب الغار شب یمانی زراوند طویل باریک پیسکر دانتون کی

جڑمین ملین اور گرم روٹی اور بیضہ کی زردی بھنی ہوئی گرما گرم دانتون مین دبائین یعنی دانتون مین پکڑلین اور جبتک گرمی باقی رہے دانتون مین رکھی رہنے دین اور پھر ایسا ہی کئی مرتبہ کرین تاکہ جمی ہوئی سردی سادہ ہو یا مادی زائل ہو جائے اور مادی مین تنقیے کو مقدم رکھین اور چاہیے کہ دانتون کی تکمید کیوقت روٹی اور انڈے کی زردی مین اتنی گرمی ہو کہ جب اُنکو دانتون مین پکڑین آنسو نکل آئین اور اگر عنصل کو بھون لین اور کوٹ کر سرکہ مین ملا کر گرم کرین اور دانتون پر رکھین ایسا ہی عمل کرتا ہے اور جان سے کہ طحال مین ایسی خاصیت ہے کہ اگر اُسکو بھون لین اور کوٹ کر گرم کر کے اُس سے دانتون کو تکمید کرین جمی ہوئی سردی کو اُنمین سے نکال دیتی ہے اور جنگلی بکری کا خون بھون کر اور گرم کر کے اُس سے تکمید کرین دانتون کی سردی کو بالخاصیت زائل کرتا ہے اور تکمید کے بعد روغن گل مین مصطگی گھسکر گرم کر کے مُنھ مین لین تاکہ مسوڑھون کو اور دانتون کو قوت دے اور اُنکے سرد اوجاع کو ساکن کرے اور تریاق بزرک اور روغن بلسان ملنا نہایت مفید ہے اور ایسا ہی روغن خردل مُنھ مین رکھنا دوسرے وہ ہے کہ دانتون مین شدت کی حرارت عارض ہو اور اُنکا اعتدال فاسد کر دے اور ایسی طرح خشکی پیدا کرے کہ اُسمین تھوڑا سا خدر آجائے جیسے پہلی قسم مین کثیف کرنیوالی سردی دانتون کے خدر کا باعث ہوتی ہے اس قسم مین شدت کی حرارت خدر کا سبب ہو اس سبب سے کہ خشکی کے سبب روح کے راستہ بند ہو جائین اور یہ قسم اکثر وقوع مین آیا کرتی ہے اور دانتون مین گرمی ہونے کی یہ علامت ہے کہ مسوڑھون کے اور دانتون کے لمس مین گرمی محسوس ہو اور مسوڑھے سرخ ہو جائین اور ممکن ہے کہ دانتون کے رنگ مین بھی کچھ سُرخی آئے علاج روغن گل مین کافور اور صندل ملا کر دانتون پر ملین اور مُنھ مین رکھین اور خرفہ کی پتی اور شاخین یا اُسکے تخم چبائین

فصل تاکل وتفتت وتثقب اسنان کے بیانمین یعنی دانت گھنے ہوئے اور بھربھرے اور سوراخ دار ہو جانے اور اس مرض کی دو قسم ہین ایک وہ ہے کہ رطوبت ردیہ دانتون کے جرم مین گھسکر متعفن ہو جائے اور اُنکے روح کے مزاج کو فاسد کر دے اس سبب سے بوسیدہ اور بھربھرے ہو جائین اور اُسکی علامت یہ ہے کہ دانتون کا حجم اپنی اصلی حالت پر رہے اور رنگ مین سبزی یا زردی یا سیاہی آجائے علاج ایارجات اور حبوب سے دماغ کا تنقیہ کرین اور دانتون کی تقویت کے لیے ایسی چیز کہ قابض ہو اور تاکل کو یعنی بوسیدگی کو مانع ہو جیسے رسوت ناردین سعد مازو عاقرقرحا لین تاکہ مواد فاسد کو قبول نکرے اور آس گلنار پھٹکری سرکہ مین پکا کر مضمضہ کرین اور چاہیے کہ دانتون کی جونسی جگہ کھائی اور بوسیدہ اور سوراخدار یعنے کھوکھل ہو گئی ہے اُسمین سک اور مصطگی اور تھوڑا سا کافور بار یک پیسکر بھر دین کہ یہ دوائین زیادہ بوسیدہ ہونیکو اور ایذا کو جو چبانیکے وقت ہوتی ہے روک دیتی ہین اور درد کو تھما دیتی ہین اور چاہیے کہ پہلے دانتون کے اجزاے فاسد کو سوہان سے پاک کر دین یعنے ریت ڈالین تاکہ اُنمین سے فساد دوسرون مین جو اُنکے نزدیک ہین نہ پہونچے اور تاکل نہ بڑھے اور جہان کہین تاکل اور سوراخ تھوڑا سا ہو سوہان سے تراش کر برابر کر دین اور جو باقی رہے اُسکو کئی دفعہ داغ دین پھر روغن زیت اور مرزنگوش کا پانی ملین تاکہ پھر بوسیدہ نہون دوسرے یہ کہ رطوبت اصلی جو دانتون کے اجزا کی تھامنے والی اور چپکانیوالی ہے فنا ہو جائے اور دانتون مین خشکی غلبہ کرے اِس سبب سے دانت پھٹنے لگین اور بھربھرے ہو جائین اور اکثر یہ قسم بڈھون کو اور نقاہت والون کو اور اُن لوگون کو جو بہت بھوکے رہین یا کسی وجہ سے اُنکے ابدان مین تحلیل قوی واقع ہو عارض ہوا کرتی ہے اُسکی علامت یہ ہے کہ دانتون مین خشکی اور دُبلا پن اور

سبب موجود ہونا یا پہلے ہو جانا اور اس قسم کا تدارک دشوار ہی علاج رطوبت پہونچانیکے لیے غذائین اور شربت رطوبت افزا کھائین پئین اور بہیدانے کی سفیدی اور اسبغول کا لعاب ورگدہی کا دودھا اور روغن بنفشہ چارون چیزین یا جو کچھ میسر آئے آپس مین ملا کر دانتون پر رکھین اور انھین سے کلیان کرین اور ہر چند علاج کا اثر اس بیماری مین بہت کم ہوا کرتا ہی لیکن غفلت نہ کرنی چاہیئے کیونکہ بڑا فائدہ ہی کہ بڑھنے نپائے اور اچھا ہونا بھی ممکن ہی محال نہین اور شاید کہ سردی یا گرمی شاذ و نادر اس مرض کو پیدا کرے اور ہر ایک کو اُنہین سے مناسب دواؤن کے استعمال سے تدارک کر سکتے ہین جنکا ذکر مزاج کی تبدیل کے لیے بارہا آچکا ہی خصوصاً فصل وجع الاسنان کے آخر مین گرم اور سرد دواؤن کا ذکر مفصل آچکا ہی

فصل حفر کے بیان مین وہ ایک چیز ہی کہ ٹھیکری کی صورت جو بھربھرے ہونے مین جمی ہوئی ریت کے مشابہ ہو دانتون کی جڑون مین چمٹ کر ٹھہر جائے اور ایسی سخت ہو جائے کہ اُسکا اُکھاڑنا مشکل ہو جائے اور جیسی قسم کا اسکا مادہ ہوا کرتا ہی ویسا ہی اُسکا رنگ سبز یا زرد یا سیاہ ہوا کرتا ہی اور جس خلط کے بخار چڑھکر اس جگہ جمکر سخت ہو جاتے ہین اُس خلط کی نوعیت کو اسی رنگ سے پہچان سکتے ہین اُس مرض کو قلح بھی کہتے ہین یعنی دانت زرد ہونے اور اُسکا سبب بخارات رطبہ غلیظہ ہوا کرتے ہین جو چیپ دار ہون اور اُنمین کچھ حرارت بھی ہو اور معدے سے اُٹھکر منھ کی سطح پر اکٹھے ہو کر دانتون کی جڑون مین چمٹجا مین پھر جو کچھ کہ سطح مین ہون زبان کی حرکت کے سبب سے دور ہو جائین اور جتنے دانتون کی جڑون پر اندر باہر ہین باقی رہجائین کیونکہ یہ جگہ زبان کی ہر وقت کی حرکت سے محفوظ ہی بلکہ اُسمین بے قصد زبان کا پہونچنا دشوار ہی اور یہ علت اُن لوگون کو ہوا کرتی ہی کہ بہت دنون تک مسواک نکرین اور نہ دانتون کو ملین علاج جو خلط کہ اس بیماری کا سبب ہی پہلے اُس کو بدن اور معدے مین سے پاک کرین پھر اگر حفر یعنے دانتون کا میل بہت سخت ہو اُسکو لوہے کے آلہ سے آہستہ آہستہ چھیل ڈالین اور اگر اتنا سخت نہو یکبارگی جدا کر دین اور جب اُسکو اُکھاڑ کر جدا کر دین نمک کف دریا خاکستر صدف شیشۂ سوختہ سوختہ شاخ گاؤ کوہی سوختہ سے سنون بنا کر استعمال کرین تاکہ باقی دور کر دے اور پھر سخت نہونے دے

فصل دانتون کا رنگ بدل جانیکے بیان مین اُسکا سبب یہ ہی کہ بُرا مادہ دانتون کے جوہر مین نفوذ کر جائے اور اُنکو اپنے رنگ کی صورت رنگین کر دے اور یہ نہو کہ حفر پیدا کرے پھر اگر مادہ غلیظ ہو تغیر ایک مدت مین ظاہر ہو اور خفیف ہو اور اگر مادہ رقیق ہو تھوڑی سی مدت مین تغیر پھیل جائے اور سب کو شامل ہو جائے علاج اول جبوب اور غرغرون سے بدن کا اور دماغ کا تنقیہ کرین اور مادے کے استفراغ کے بعد اگر دانتون کا رنگ زرد ہو مکو کے پانی اور سرکہ سے مضمضہ کرین پھر مسور اور جو اور خطمی کا آٹا سرکہ مین ملا کر دانتون پر رکھین اور اگر سیاہ ہو بیخ کبر افسنتین مصطگی اشنہ کوٹ چھان کر روغن گل مین ملا کر استعمال کرین اور اگر دانتون کا رنگ حبشی یعنی چونہ کے رنگ کا ہو روغن مصطگی ملین اور مرغی کی چربی اور موم روغن خیری مین نگھلا کر اور تھوڑا سا زوفا اور کچھ ہینگ اُسمین ملا کر دانتون پر لگائین اور اس قسم مین اور سوداوی مین سب دواؤن سے زیادہ نافع یہ ہی کہ اندراین کے بیج نکال کر اُسکو سرکہ مین پکائین اور اس سے کلیان کرین اور جاننا چاہیئے کہ اندراین کے بیج کو عربی مین ہبید کہتے ہین اور وہ زہر قاتل ہین اور اُن مین سے ایک دانگ مار ڈالتے ہین اسلیے کہدیا کہ بیجون کو اُسمین سے نکال دین کیونکہ احتمال ہی کہ کلی کرتے وقت اس سرکہ مین سے کچھ حلق مین اُتر جائے فائدہ زرد رنگ صفرا سے ہوا کرتا ہی اور سیاہ اور بادنجانی سوداسے اور حبشی بلغم غلیظ سے اور حبشی کو تلقی بھی

سکھتے ہین یعنی ابرک کے رنگ اور اس قسم کا علاج غلیظ ہونے اور چیپ دار ہونیکے سبب سے مشکل ہو اور شاید کہ دانت پھٹ جائین اور پتھرایا ہوا مادہ اُنہین سے نکلے اور صفراوی اور سوداوی مین ایسی آفت کی نوبت نہین پہونچتی اس لیے کہ وہ لزوجت یعنے چیپ دار ہونے سے خالی ہین

فصل تحرک وسقوط اسنان کے بیان مین یعنی دانتون کا ہلنا اور گرنا اس مرض کی تین قسم ہین پہلی قسم وہ ہو جو لڑکپن مین عارض ہوا کرتی ہو اور اُسکا سبب اُوّاری کا فراخ ہو جانا ہو اور اُوّاری واو کی تشدید سے اریہ کی جمع ہو اور اریہ اُس سوراخ کو کہتے ہین جسمین دانت گڑے ہین دوسری قسم وہ ہو کہ بڈھون مین پیدا ہو اس سبب سے کہ مسوڑھون مین اور دانتون مین نقصان اور خشکی اور لاغری آئے اور اسوجہ سے کہ یہ نقصان ذبول کے قبیل سے ہو کیونکہ رطوبت غریزی کے تحلیل ہو جانے سے اس عمر مین پڑتا ہو اُسکو لا علاج کہتے ہین تیسری قسم وہ ہو کہ اُسکا سبب دانتون کی جڑون کا فراخ ہونا ہو اور نہ بڑھاپا اور عمر رسیدہ ہونا بلکہ کوئی اور اُسکا باعث ہو جیسا جوانون کو عارض ہو اور یہ کئی وجہ سے ہوا کرتا ہو ایک وہ ہو کہ غذا نہ پہونچے اس سبب سے دانتون کی جڑ کا گوشت جو اُنکے گردا گرد ہو اور اُنکو پکڑ رکھا ہو ناقص اور ضعیف ہو جائے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ بدن کا دُبلا ہونا اور آنکھون کا گڑنا ظاہر ہو اور مسوڑھون مین درد اور تاکل اور تعفن اور استرخا اور فساد کا کچھ اثر ظاہر نہو اور یہ قسم نقاہت والون کو اور اُن لوگون کو کہ پے در پے بھوکے رہین عارض ہوا کرتی ہو علاج خشک غذاؤن سے پرہیز کرین اور بدن اور دماغ کی ترطیب کے لیے مرطب غذائین تناول کرین اور آرام اختیار کرین اور شکم سیر ہونے پر سوئین اور تر اور چکنی چیزین ملین اور ترطیب حاصل ہونیکے بعد گل سُرخ طباشیر عدس مشک مائین خرد اور اُنکے مانند جو چیز قابض اور سرد ہو باریک پیسکر دانتون کی جڑون پر چھڑکین تاکہ اُنہین قوت آئے دوسری یہ کہ رطوبت رقیق کے آنے سے مسوڑھے اور وہ پٹھا کہ دانتون کو تھام رہا ہو سُست ہو جائے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ مسوڑھے ڈھیلے اور سُست رہین اور گرم اور سرد چیزون سے اُنہین ضرر پہونچے اور دانت موٹے ہون اور بولنے کیوقت مُنہ کا جبڑا کانپنے لگے اور بیمار کو دانتون کی جڑون مین سردی محسوس ہو اور مُنہ سے لعاب بہنے لگے علاج جو کچھ فالج مین تنقیہ وغیرہ بیان کیا ہو کام مین لائین اور گرم اور قابض چیزون کے جوشاندے سے جیسے عاقرقرحا پوست بیخ کبر خا سعد شب گل سرخ سنبل کلیان کرین اور ایسی قابض خشک چیزین مسوڑھون پر اور دانتون پر چھڑکین اور جڑون پر لیپ کرین تیسری وہ ہو کہ آماس گرم لثہ مین یعنی مسوڑھون مین پیدا ہو اس سبب سے مسوڑھے دانتون سے جُدی ہو جائین اُسکی علامت ورم کا ہونا اور درد کی شدت اور ضربان علاج فصد کھولین اور حجامت کرین اور احتیاج کے موافق مُسہل دین جیسا ورم لثہ مین مذکور ہو اور تنقیے کے بعد ابتدا مین قابض اور سرد دوائین جیسے طباشیر پوست ہلیلہ زرد گلنار سماق مسوڑھون پر ملین اور بارتنگ اور خرفہ کے پانی سے مضمضہ کرین اور انحطاط یعنی گھٹنے کیوقت محلل چیزون سے جیسے دھنیے کا پانی اور روغن گل سے کلیان کرین چوتھی یہ کہ ضعف کے سبب اور خون کی کمی سے مسوڑھے ڈھیلے ہو کر دانتون سے جُدی ہو جائین جیسا نقاہت والونکو اتفاق پڑتا ہو نہ یہ کہ رطوبت کے سبب سے ڈھیلے ہو جائین اور اُسکی علامت یہ ہو کہ مسوڑھے بالکل سفید ہو جائین اور ایسا نظر آئے کہ اُنمین خون نہین رہا اور یہ بات ظاہر ہو کہ گوشت سفید ہو اور اُس مین سرخی خون کے سبب سے ہوا کرتی ہو اور ایسا ہی جو کچھ رطوبی مین بیان کیا ہو اس قسم مین نہ پایا جاوے علاج بزغالہ اور برہ اور مرغ کے چوزون کا گوشت کہ فربہ ہون اور بیضے کی زردی کھائین تاکہ قوت حاصل ہو اور اچھا خون پیدا ہو

اور گرم چیزین جیسے سعد سنبل عود سوختہ مصطگی گل سُرخ مسوڑھون پر ملین تاکہ اُنکی طرف خون کھنچ آئے پانچوین مادہ تیز اکال مسوڑھون پر گرے اور اُنکے گوشت کو کھاکر ناقص کردے اس سبب سے دانتون کی جڑون کی مضبوطی مین فتور آجائے اور دانت ہلنے لگین اور اُسکی علامت ظاہر ہی علاج فصد کھولین اور مسہل پیین اور حجامت کرین اور جوکین لگائین اور سماقیہ اور رُمانیہ کھائین اور مٹھائی اور گوشت سے اور جو چیزین خون بڑھاتی ہین اُنسے پرہیز کرین اور زراوند کندر بیخ سوسن دم الاخوین آرد کرسنہ کوٹ اور چھان کر شہد اور سرکہ عنصل مین ملاکر مسوڑھون پر لگائین تاکہ نکمے اور بگڑے ہوے گوشت کو فنا کردے اور باقی کو قوت دے اور بگڑنے سے بچائے رکھے اور اگر مسوڑھون مین عفونت آگئی ہو زیادہ تیز دوائین اُنپر استعمال کرین جیسے فلد فیون اور چاہیے کہ اس دوا کو گوشت فاسد ہی پر رکھین اُسکے سوا اور جگہ احتیاط کرین اور دوا کو دور کرنیکے بعد سرکہ سے مضمضہ کرین چھٹے وہ ہی کہ سقطہ یا ضربہ دانتون کے ہلنے کا باعث ہو علاج جو چیزین قابض اور مضبوط کرنیوالی سرد ہون جنکا ذکر بارہا آچکا ہی باریک پیسکر دانتون کی جڑون پر چھڑک دین اور اگر اس تدبیر سے اصلاح پذیر نہو اُنکی جڑون کو گرم لوہے سے داغ دین یا سونیکے یا چاندی کے تار سے اُنکو آس پاس کے دانتون سے باندھ دین اور اُسکے اوپر دوائین مذکورہ چھڑک دین تا مضبوط ہو جائین فائدہ جب کوئی دانت درد کرے یا ہلنے لگے اور دوا فائدہ نہ دے اور اُسکے گرانے کی احتیاج ہو اور اُسکی جڑ مضبوط ہو جائے تو دوائین استعمال کرین تاکہ اُنکی جڑ سُست ہو جائے اور دانت آسان گر پڑے کیونکہ اگر مضبوط جڑ والے دانت کو کھینچین بہت درد پیدا کرتا ہی اور درد سر اور آنکھون مین درد لاتا ہی اور شاید کہ جبڑے کا کنارہ توڑ دے اور ننگا کردے یعنی ہڈی نکل آئے لیکن سہل اُکھڑنیکی یہ تدبیر ہی کہ پہلے دانتون کی جڑ کے گوشت کو نشتر سے الگ کرین پھر دوا رکھین تاکہ اُسکی جڑ مین دوا کی قوت جلد پہونچ جائے اور جو دوائین کہ اس کام مین آتی ہین یہ ہین توت کی جڑ کا پوست اور عاقرقرحا لیکر کوٹکر نرم کرین اور سرکہ مین ملاکر دھوپ مین رکھین جبکہ شہد سا ہو جائے اُٹھا لین پھر ہر روز تین دفعہ دانتون کی جڑ پر طلا کرین اور دوسرے دانتون پر خمیہ یا کوئی اور چیز لگا دیا کرین تاکہ اُسکا اثر اور ون مین نہ پہونچے نوع دیگر شاہ توت کے درخت کا پوست بیخ کبر ہرتال زرد عاقرقرحا زرد چوبہ شبرم بیخ قثاء الحمار سب برابر لیکر کوٹ کر اور چھانکر سرکہ مین ملاکر تین دن رکھدین پھر طلا کرین نوع دیگر ہرتال سرخ سرکہ مین رچاکر اُس جگہ پر رکھین دانتون کی جڑ کو جلد کم زور کر دیتی ہی اور سرکے کا تلچھٹ اسیطرح کم زور کر دیتا ہی اور کچے انجیر کا دودھ بھی اسباب مین قوی ہی او انجیر کا سبز پتا باریک پسا ہوا بھی نافع ہی

فصل بچون کے دانتون کی تدبیر کہ آسان نکل آئین چاہیے کہ جڑون پر یعنی دانت جمنے کی جگہ پر روغن اور مسکہ اور چربیان اور گائے کی ساق کا مغز اور اُسکے سر کا مغز ملین اور خرگوش کا مغز پکا ہوا ملنا مفید ہی اور کتے کا دودھ بالخاصیتہ اس باب مین ٹھہرایا ہی اور جسوقت دانت نکلنے کے اثنا مین درد کا غلبہ ہو مکوے کا پانی اور روغن گل ملاکر نیمگرم کرین اور اُسمین اُنگلی کو چکنا کر کے آہستہ سے جبڑے پر ملین اور جب دانت نکلنے لگین سر اور گردن اور کانون کی جڑ اور نیچے کے جبڑے کو چکنا رکھین اور اگر روغن نیمگرم کا قطرہ کان مین ٹپکائین مضائقہ نہین اور بچے کو کوئی چیز نہ چبانے دین کیونکہ دانتون کا مادہ تحلیل ہو جائیگا

فصل تزائد السن کے بیان مین یعنی دانت کا بڑھنا اور اُسکی دو قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ دانتون کا حجم بڑھ جائے اور غلیظ ہو جائین دوسری قسم کا ورم اُنمین پیدا ہو اور اُسکا سبب یہ ہی کہ دانتون کی جرم مین مادہ گرے اور جاننا چاہیے کہ دانت جیسی غذا کو قبول کرتے ہین اور بڑھتے ہین ویسا ہی فضلون

کو قبول کرتے اور حجم مین زیادہ ہو جاتے ہین اور یہ ظاہر ہی کہ اگر فضلون کو قبول نہ کرتے طرح طرح کے رنگون سے رنگ دار نہوتے اور یہ کام یقیناً دانتون مین مادے کے نفوذ کرنیسے بھی ہوا کرتا ہی اور یہ قسم دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی جسکا سبب خلط گرم ہو اور اُسکی علامت دانتون مین درد کا ہونا علاج فصد کرین اور مسہل پیین جبسی احتیاج ہو اور بے حس کرنیکے لیے جو اور خشخاش پکا کر پیین اور مادے کے ہٹانیکے لیے سماق کے پانی اور گلاب سے کلی کرین اور جوز سرد مازو کزمازو سرکہ مین ملا کر دانتون پر رکھدین دوسری وہ ہی کہ اُسکا سبب رطوبت بلغمی ہو اُسکی علامت درد کا نہ ہونا علاج دماغ کے تنقیے کے لیے ایارجات اور حبوب مسہلہ کھلائین اور گرم و خشک چیزون سے کلیان کرین اور سعد اور مصطگی چبائین تاکہ مادے کو تحلیل کردے اور لہسن روغن مین بھونکر دانتون پر ملنا بھی مادے کو تحلیل کرتا ہی اور اگر تحلیل کے ساتھ قبض بھی درکار ہو سک کو سداب کے پانی مین پیس لین اور دانتون پر ملین دوسری قسم وہ ہی کہ دانتون کے طول مین زیادتی ظاہر ہو یعنی طول مین بڑھ جائین اور اُسکی تین وجہ ہین ایک یہ کہ کوئی دانت اصل پیدائش مین اور دانتونکی نسبت سخت ہو پھر جب بہت مدت گذر جائے دوسرے دانت گھس جائین اور کم ہو جائین اور وہ سختی کے سببسے ویسا ہی اپنے حال پر ثابت رہے اور یہ حقیقت مین بڑھنا نہین کیونکہ اپنی ہئیت پر باقی ہی اور دوسرے دانتون کے کم ہونیسے بڑھا ہوا نظر آتا ہی علاج جسقدر مناسب ہو لوہے کے آلہ سے جو اس کام مین مخصوص ہی تراش دین یا سوہان سے ریت ڈالین تاکہ اور دانتون کے برابر ہو جائے اور تراشنے مین اور ریتنے مین احتیاط کرین کہ ہل نہ جائے اور اُسمین کجی نہ آئے اور جاننا چاہیے کہ اس زیادہ ہونیکا علاج اطبانے اسلیے بیان کیا ہی کہ جب دانتون مین زیادتی ہوا کرتی ہی چبانیکی چیزین اچھی طرح نہین چبائی جاتی ہین خاص کر اگر طول مین زیادہ ہو کیونکہ اور دانتون کو ایک دوسرے سے نہین ملنے دیتا دوسری یہ کہ دانتون کی جڑ مین آماس پیدا ہو اس سببسے بدون اُکھڑنیکے دانت اُبھر آئے علاج اگر ضرورت ہو فصد کرین اور مسہل پیین اور ابتدا مین مادے کو ہٹانیکے لیے عصارات قابضہ سے جیسے مکو کا پانی اور گل سرخ تر کا پانی مضمضہ کرین اور انتہا مین محلل چیزین جیسی مناسب ہون استعمال کرین تیسری یہ کہ دانتون کی جڑ مین ورم پیدا ہو اور دانت جس جگہ مین گڑے ہین وہان سے اُسکو اُکھاڑ دے اِس سببسے دانت طول مین زیادہ معلوم ہو علاج اگر اُس پٹھے مین سے جو اُسکو ٹھہراتا ہی اور مضبوط رکھتا ہی جدا نہوا ہو اور اُسمین تعلق باقی رہے اُسکو ہاتھ سے پیچھے کیطرف ہٹا دینا چاہیے تاکہ اپنی جگہ مین بیٹھ جائے پھر مصطگی باریک پیسکر چھڑک دین تاکہ اُسکو مضبوط رکھے اور اگر سونیکے تارون سے باندھ دین بہتر ہوگا اور جبتک کہ خوب مضبوط نہو پھٹکری شاخ گوزن سوختہ اُسپر چھڑکتے رہین

فصل حکۃ الاسنان کے بیان مین یعنی دانتون کی خارش اور اُسکے دو سبب ہین ایک تو یہ ہی کہ مختلف قسم کے پانی جنمین بُری کیفیت ہو جیسے نمک اور گندک اور بورہ کی کھان کے پانی اور اُنکے سوا پینے کا اتفاق پڑے اور یہ اکثر وقوع مین آتا ہی دوسرے یہ کہ تیز غذائین کھانے مین آئین اور اُنسے تیز خلط پیدا ہو اور تھوڑی سی دانتون کی جڑون مین آجائے اور شاید کہ اُنکے جرم مین بھی آجائے اور یہ مادہ اگر بدن مین بھی پھیل رہا ہو بدن مین بھی خارش پیدا ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ دانتون مین اور اُنکی جڑون مین کھُجلی سی معلوم ہو اس سبب دانتون کو آپس مین رگڑنے سے یا اور چیزون کو چبانے سے ایک لمحہ نہ تھمے علاج بدن اور دماغ کے تنقیے کے لیے مطبوخ افتیمون اور حب ایارج کھلائین اور تیز اور تلخ اور نمکین چیزون سے پرہیز کرین اور اخلاط کو قطع کرنیکے لیے سکنجبین عنصلی سے یا حماض کی جڑین سرکے مین پکا کر اُس سے کلیان کرین

فصل صریر الاسنان فی النوم کے بیان مین یعنی نیند مین دانت کٹکٹانے اور اُسکا سبب یہ ہو کہ جبڑون کے عضلون مین ضعف آجائے اور یہ حالت اکثر چھوٹے لڑکون مین واقع ہوا کرتی ہو اور بالغ ہونیکے بعد حرارت ذاتی کے غالب ہونے سے زائل ہو جاتی ہو اور ایسا ہی یہ کیفیت سکتہ اور صرع اور تشنج اور فالج کی ابتدا مین اور پیٹ مین کیڑون کے پیدا ہونے پر اور نافض یعنی لرزے کیوقت اور جبکہ درد کی شدت ہو عارض ہوا کرتی ہو اور اُسکے اسباب بڑی کتابون مین مذکور ہین علاج جہان کہین دماغ کی رطوبت اِسکا سبب ہو دماغ کے تنقیے کے لیے ایارجات کھلائین اور غرغرہ استعمال کرین اور دماغ کی تقویت اور پٹھون کی قوت کے لیے خوشبودار روغن جنمین قبض بھی ہو جیسے روغن قسط روغن زعفران گردن پر ملین اور گردن پر روغن ملنے کیواسطے اس لیے حکم کیا کہ جبڑون کے عضلون کا وہی مبدا ہو

فصل ورم لثہ کے بیان مین یعنی مسوڑھون مین ورم ہونا اور یہ تین طرح پر ہی ایک تو وہ ہو کہ خون کے سبب سے پیدا ہوا اور اُسکی علامت مسوڑھون مین سرخی اور درد اور ضربان اور آماس کا زیادہ ہونا اور خون کے غلبہ کے دوسرے آثار ظاہر ہونے علاج سرو اور چہار رگ کی فصد کرین یا سینگیان لگائین غرض جیسی ضرورت ہو ویسا ہی کرین اور اگر اس سے کام نہ نکلے اسہال کے لیے مطبوخ فواکہ یعنی میوون کا جوشاندہ جسمین ہلیلہ زرد اور شاہترہ بھی داخل ہو پلائین اور مادہ کو ہٹا دینے کے لیے عدس کشنیز گلنار آس صندل سرخ چھالیا سماق پکا کر کلیان کرین اور خرفہ اور عنب الثعلب اور بارتنگ کا پانی مُنھ مین رکھین اور گلاب مین سماق ملا کر اُس سے کلی کرنا نہایت مفید ہو اور اگر ورم دب جائے اور مسوڑھون مین ورم کی شدت کا اثر باقی رہے چاہیے کہ روغن بادام یا روغن گل گرم پانی مین ملا کر اُس سے کلیان کرین اور مسوڑھون کو روغن سے چکنا رکھین اور اگر ورم بہت بڑا ہو اور ان تدبیرون سے تحلیل نہو اُسکو نشتر سے چیر ڈالین پھر زخم کا علاج کر لین دوسرے یہ کہ صفراوی ہو اُسکی علامت ورم کم ہونا اور درد کی شدت اور جلن اور ٹھنڈی چیزون سے فائدہ معلوم ہونا اور اس ورم کی خاصیت ہو کہ جب اُسپر اُنگلی رکھین اس جگہ سے خون ہٹ جائے اور جب اُٹھا لین پھر آجائے علاج ہلیلہ کے جوشاندے سے صفرا کو نکالین اور اگر ضرورت ہو فصد کھولین اور جب ایسا ہو تو فصد کو اسہال پر مقدم رکھین اور دانتون کی جڑون پر پچھنے لگائین تاکہ خون نکلجائے اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے اور عضو پاک ہو جائے آس اور مکو کے دانے سرکہ مین پکا کر کلیان کرین تاکہ مسوڑھون کو سخت کر دے اور مادے کو گرنے سے روک دے لیکن تنقیے کے پہلے اِن چیزون سے مضمضہ کرنا جائز نہین اسلیے کہ عضو کو کثیف کرتے ہین اور مادے کو تحلیل سے مانع آتے ہین تیسرے یہ کہ بلغمی ہو اُسکی علامت ورم مین سفیدی اور لمس مین سردی علاج اول مادے کو نرم اور قطع کرنیکے لیے شہد اور زیت سے مضمضہ کرین پھر تحلیل کے لیے بابونہ اکلیل الملک مرزنگوش تخم میتھی السی پکا کر کلیان کرین اور اگر سبب قوی ہو بلغمی فضلون کا تنقیہ کرین

فصل لثہ دامیہ کے بیان مین اور وہ ایسا ہوا کرتا ہو کہ دانتون کی جڑ کے گوشت مین سے خون بہے اور اسکا سبب یہ ہو کہ مسوڑھون کی قوت غاذیہ مین ضعف آجائے کیونکہ ضعف ہونے کے سبب سے اُس خون مین جو مسوڑھون کے حصہ مین پہونچتا ہو تصرف کرنے سے عاجز ہو جائے اور عضو مین خون بھر جائے اور اس وجہ سے کہ یہ جگہ نرم ہو پھٹ کر خون بہنے لگے علاج جو چیزین قابض اور مقوی

ہین جیسے آس عدس سوختہ طباشیر سماق قرظ مازو باریک پیسکر ملین اور ذرور شبی اور ذرور طریخی مسوڑھون پر چھڑک دین ترکیب ذرور شبی کی شب یمانی بھونکر سرکے مین بجھائی ہوئی ایک حصہ نمک دو حصہ زاج سرخ ڈیڑھ حصہ تینون کو باریک پیسکر مسوڑھون پر چھڑک دین اور شب یمانی یعنی پھٹکری کے سرکہ مین بجھانیکا یہ طریق ہی کہ اُسکو لیکر ٹھیکرے پر بھونین اور بھی گرم ہی ہو اُسپر سرکہ ڈالین کہ اُسمین سے بخار اُٹھے ترکیب ذرور طریخی کی طریخ کہ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہی اُسکو لیکر آگ مین ڈال دین جبکہ جلکر لال ہو جائے تب اُسکی راکھ لیکر اُسکے برابر گل سرخ خشک ملائین اور دونون کو باریک پیسکر مسوڑھون پر چھڑک دین فائدہ طریخ طاے مہملہ سے ایک مچھلی ہی بالشت کے برابر اور اُسکو دریاے ارجیس مین سے شکار کرتے ہین اور نمک ملاکر سکھلاکر شہرون مین لیجاتے ہین اُسکا مزاج پہلے درجہ مین گرم اور خشک ہی اور جتنی پُرانی ہو جائے اتنی ہی فائدہ مند ہی اور یہی مچھلی آذربائجان سے بھی لاتے ہین اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہی کہ مسوڑھون کی قوت غاذیہ اپنے حال پر ہو اور ضعیف نہو مگر بدن مین خون بڑھ جانے سے مسوڑھے سے خون چھننے لگے اُسکی علامت خون کے غلبہ کے آثار ہونے علاج فصد کھولین اور غذا کم کرین اور سرد چیزون سے کُلیان کرین۔

فصل قرحہ اور ناسور کے بیانمین جو مسوڑھون مین پڑ جائے اور ناسور سے یہ مراد ہی کہ ایک زخم پُرانا اور بہت مدت رہا ہو اور نلکی کے طور سوراخ ہو کر گوشت مین اُتر گیا ہو اور اُسمین سے زرد آب بہا کرے اور قرحہ تفرق اتصال کو کہتے ہین جو گوشت مین واقع ہو اور پیپ آ جائے پھر اُسمین اگر ورم یا عفونت نہو تو ساذج کہتے ہین اور نہین تو خبیثہ بولتے ہین پہلا مقدمہ قرحے کے بیانمین اُسکا علاج وہی ہی جسکا قلاع مین ذکر آچکا پھر اگر قرحہ قوی اور اُسمین رطوبت بھی زیادہ ہو جن دواؤن مین بہت خشکی ہی اُنکو استعمال کرین اور اگر ضعیف ہو دوا بھی اُسی کے موافق کام مین لائین لیکن اگر قرحہ بدبو ہو گیا ہو آکلۃ الفم کے علاج مین رجوع کرین یعنی پُرانا سرکہ اور فلدفیون استعمال کرین تاکہ گندہ گوشت فنا ہو جائے پھر مازو اور مُر اور اُنکے مانند قابض دوائین اُسپر رکھین تاکہ نیا گوشت پیدا ہو اور یہ گفتگو مُنھ کے امراض مین مفصل لکھی گئی **دوسرا مقدمہ ناسور کے بیانمین** اور اُسکا علاج بھی آکلہ کے علاج سے قریب ہی اور شاید کہ داغ کی احتیاج پڑے اور داغ کا یہ طریق ہی کہ سلائی لیکر اُسکے ایک طرف پر صوف لپیٹکر اُسکو روغن مین جو بہت گرم ہو ڈُبا کر بگڑے ہوئے گوشت پر رکھین جبتک کہ سب جل جائے اور جو رطوبت کہ زخم کو نہین بھرنے دیتی وہ خشک ہو جائے

فصل نقصان اور استرخا کے بیانمین جو دانتون کی جڑ کے گوشت مین عارض ہو اور ان دونون کو تحرک اسنان کی فصل مین بیان کر چکے ہین کیونکہ یہ دونون تحرک الاسنان کے اسباب مین داخل ہین اب ایسی دارو کا بیان ہی جو مسوڑھون کو مضبوط کرتی ہی اور استرخا کو زائل کرتی ہی گل سرخ جفت بلوط گلنار حب الآس ہر ایک چار درم خرنوب نبطی سماق عاقرقرحا ہر ایک پانچ درم لیکر ان سبکو کوٹ اور چھانکر جب غبار سی ہو جائین مسوڑھون پر چھڑک دین

فصل گوشت زائد کے بیانمین جو مسوڑھون پر پیدا ہو جاتے اور یہ اکثر سب دانتون کے آخر کی داڑھ مین عارض ہوا کرتا ہی اور اسطرح پر ہوا کرتا ہی کہ آماس گرم پیدا ہو اسمین اجزاے لطیف تحلیل ہو جائین اور باقی سخت ہو کر رہجاتے ہین اور بیمار یون جانے کہ کوئی کھانے کی چیزون مین سے داڑھ مین چمٹ رہی ہی علاج زاج سبز اور مُر دونون باریک پیسکر اُس بڑھے ہوئے گوشت پر لگا دین تا اُسکو کھاکر سکھلا دے

باب آٹھوان امراض حلق ولہات ومری وقصبۂ ریہ کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ جمہور اطبا کے نزدیک حلق سے وہ فضا مراد ہی جو غذا کے راستہ یعنی مری مین اور ہوا کی راہ یعنی حنجرے مین مشترک ہی اور لہاۃ
ایک جسم ہی گوشت کا بنا ہوا صنوبر کی سی شکل کہ تالو کے اوپر سے لٹکتا ہی اور اُسمین شرائین اور عضلات نہین اور ایسا ہی پٹھے بھی بہت نہین اور اُسکا فائدہ
یہ ہی کہ ہوا کو دھوئین اور غبار سے صاف کردے اور آواز مین امداد کرے اور مری گوشت اور شرائین اور پٹھون سے مرکب ہی اور طبقہ وار ہی اور عظم حنجرہ کے
مقابل سے اُٹھی ہی اور اس جگہ کو فم معدہ کہتے ہین اور مُنھ کی انتہا تک پہونچی اور اُسکا فائدہ ظاہر ہی اور جیسا کہ آنتین معدے کے نیچے فضلون کے دفع
ہونیکے لیے پیدا ہوئی ہین ویسا ہی مری چیزون کے آنیکے واسطے بنائی گئی اور مری آنتون سے زیادہ فراخ ہی اور اُسکے اندر کا غشا بہت قوی ہی کیونکہ
جو کھانا کہ مری پر گذرتا ہی کچا اور بے ہضم اور غلیظ ہوا کرتا ہی اور جو کچھ آنتون مین جاتا ہی پکا ہوا ہوتا ہی اور قصبۂ ریہ ایک عضو ہی مزمار کی شکل اور بہت سے
غضروفون سے مرکب ہی اور یہ غضروف بعضے تو دائرے کی شکل اور بعضے آدھے دائرے کی صورت اور سب مزمار کی طرح اکٹھے کیے ہوئے ہین اور
ہر غضروف دوسرے کے ساتھ ایک رباط سے بندھا ہوا اور دونون کے بیچ مین تھوڑا سا فرق ہی اور ان سب غضروفون کے اوپر غشا پھیل رہی ہی
اور اندر کی طرف ایک اور غشا بہت سخت لگ رہی ہی اور قصبۂ ریہ مری کے آگے رکھی ہوئی ہی اور جیسے مری معدہ سے مل رہی ہی ویسا ہی وہ پھیپھڑے
سے جاملی ہی اور اُسکی منفعت سانس لینا یعنی ہوا کو کھینچنا اور بخار کو دفع کرنا اور قصبہ کے مُنھ کو عربی مین حنجرہ کہتے ہین اور لوزتین کے معنی خناق مین
اور حلقوم اور حنجرہ کے معنی ذبحہ مین بیان کیے جائینگے۔

فصل ورم اللہاۃ کے بیان مین اور لہاۃ کو فارسی مین ملازہ اور ہندی مین کوا کہتے ہین اور اس ورم کی چار قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ دموی
ہو اور اُسکی علامت لہاۃ مین سرخی اور پھول جانا اور جلن اور تھوڑا سا درد اور درد کم ہونیکی یہ وجہ ہی کہ لہاۃ مین حس کم ہی جیسا کہ بیان ہو چکا کہ اُسکا
جوہر گوشت غددی سے بنا ہی اور اُسمین پٹھے کم ہین علاج فصد کھولین اور مادے کو ہٹانیکے لیے سرکہ اور گلاب سے غرغرہ کرین اور گل سرخ صندل
کافور گلنار باریک پیسکر ملازہ پر ملین اور دوا ملنے کا یہ طریق ہی کہ سلائی کے کفگیر یعنی پھیلے ہوئے سر مین یا اُس آلہ مین جو لجام کی صورت ہوا کرتا ہی اور
اس کام مین مخصوص ہی دوائین رکھکر اُسپر لگائین دوسری یہ کہ صفراوی ہو اور اُسکی علامت چبھن اور شدت کی جلن اور پیاس کا غلبہ اور مُنھ مین خشکی
اور صفراوی مین خونی کی نسبت درد زیادہ ہوا کرتا ہی کیونکہ صفرا مین تیزی ہی علاج طبیعت کو نرم کرنیکے کے لیے تمرہندی کے نقوع مین شیرخشت
حل کرین اور پلائین یا املتاس کے مطبوخ مین ترنجبین ملاکر پیین اور مادے کو ہٹانیکے لیے مکوے اور کاسنی کا پانی اور رُبوب قابضہ جیسے رُبِّ زرب
شاہ توت اور گلاب اور ریباس سے غرغرہ کرین اور اگر یہ خوف ہو کہ صرف قابضات کے استعمال سے مادہ سخت ہو کر ٹھہر جائیگا اور مادے کی کثرت
کے سبب سے رادعات کا نفع ظاہر نہو کوئی چیز محلل اور نرم کرنیوالی غرغرون مین بڑھائین جیسے املتاس کا لعاب اور خطمی اور کنوچہ اور بہیدانہ کا لعاب اور
سبز دھنیا اور بارتنگ کا پانی تاکہ درد تھم جائے اور نرم ہو کر تحلیل ہو جائے تیسری یہ کہ بلغمی ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ ورم مین سُستی اور نرمی اور سپیدی
اور بھبھرانا اور درد بہت کم ہونا اور ممکن ہی کہ ملازہ چوہے کی دم کی صورت دراز ہو جائے علاج پہلے حب قوقایا اور حب صبر اور اُنکے مانند سے

بلغم کا تنقیہ کرین اور ہر صبح گلقند شہد کا بنا ہوا کھلائین اور بلغم کو تحلیل اور قطع کرنیکے لیے آبکامہ اور سکنجبین پرانی ملا کر غرغرہ کرین اور نوشادر باریک پیسکر نلکی مین رکھکر اُسپر پھونکین تاکہ بلغم لطیف ہو کر پگھل جائے اور مازو نوشادر نمک پھٹکری سے ملازہ کو اُٹھائین جیسے دائیان اُٹھایا کرتی ہین اور جو کچھ اس عضو کے استرخا کی فصل مین کہا جائیگا یہان بھی مفید ہی چوتھی یہ کہ سوداوی ہو اور اسکی علامت ورم مین سختی اور تالوا ور زبان اور کوے کے رنگ مین سیاہی اور مُنھ کا مزہ ترش ہونا علاج سودا کے تنقیے کے لیے مطبوخ افتیمون یا ماء الجبن اور سکنجبین افتیمونی دین اور استفراغ کئی دفعہ مین کرنا چاہیے اور لطیف اور تحلیل کرنیکے لیے رب السوس املتاس کے شیرہ اور تازہ دودھ اور روغن بادام اور میتھی کے لعاب مین تھوڑا سا نمک ملا کر غرغرہ کرین اور اگر یہ خوف ہو کہ ورم سرطانی ہو جائیگا تو سرد چیزین جیسے سبز دھنیے کا پانی اور کاہو کا پانی ہمیشہ منھ مین رکھین اور اسی سے غرغرہ کرین اور گرم چیزین الگ رکھین تاکہ سرطانی ہونیسے محفوظ رہے فائدہ لہات کے ورم کے جیسے جیسے حال مختلف ہین ویسے ہی اُسکے نام بھی مختلف ہین مثلاً اگر ورم ملازہ کے سب اجزا مین پھیل گیا ہو ورم عمودی اور استوانی کہتے ہین یعنی ستون کی صورت اوپر نیچے سے برابر اور اگر گول آماس ملازہ کے فقط سر مین ہو ورم عنبی کہتے ہین یعنے انگور کی صورت

فصل استرخاء اللہاۃ کے بیان مین یعنی کوّا ڈھیلا ہو جانا وہ اسطرح پر ہوا کرتا ہے کہ ملازہ دراز ہو جائے اور بدون ورم نیچے کی طرف گر پڑے اور بیمار کو یہ معلوم ہو کہ کوئی چیز حلق مین لٹک گئی ہے اور جب مُنھ کھولے اور زبان نکال کر اور دن کو دکھلائے تب اُسکا دراز ہو جانا نظر آئے اور جبتک کہ اُسکو اُنگلی سے نہ اُٹھائین لقمہ نہ نگل سکے اور اُسکے استرخا کو سقوط اللہاۃ بھی کہتے ہین یعنی کوّا گرنا اور اس مرض کے دو سبب ہین ایک تو سوء مزاج گرم خونی اور اُسکی علامت زبان اور تالوا اور ملازہ مین سُرخی اور گرمی علاج قیفال کی فصد کرین اور جو کچھ کہ ورم اللہاۃ خونی مین بیان کیا ہے کام مین لائین اور اگر طبیعت مین قبض ہو جو چیزین مناسب ہون اُنسے کھول دین دوسرے سوء مزاج سرد بلغمی اُسکی علامت مُنھ مین لعاب کی کثرت اور حرارت اور سرخی کا نہونا علاج بلغم کو قطع اور تحلیل کرنیکے واسطے ماء العسل اور زوفا کے جوشاندے سے غرغرہ کرین اور پھٹکری اور آس باریک پیسکر کھٹے اور میٹھے انار کے گودے کے پانی مین ملا کر کلیان اور غرغرہ کرین تاکہ رطوبات کو خشک کر دین اور پھٹکری اور شاخ گوزن سوختہ اور نوسادر باریک پیسکر نلکی سے اُسپر پھونکین یا چھوٹی سی سلائی کے کفچے پر رکھ کر اُس سے ملازہ کو اُٹھائین اور اسوجہ سے کہ ملازہ کے لیے کوئی حرکت خاصکر حرکت ارادی نہین ہے اور اُسکی جڑ اُسکے گرد کے گوشت مین جسکو عربی مین تغنغہ کہتے ہین ملی ہوئی ہے اور ایسا ہی اور غشا سے جو قحف کے اوپر گرد الگ رہا ہے اور سر کے پوست سے ربط رکھتا ہے چاہیے کہ جو چیزین قبض اور کشش کرتی ہین سر کے تارک پر رکھین تاکہ سر کے پوست مین قبض اور کشش کرین اُسکی تابعداری سے ملازہ بھی کھنچکر اُٹھ جائیگا ان دواؤن کی ترکیب یہ ہے مغاث اقاقیا اور دھوئین کھائی مٹی جسکو عربی مین طین متدخنہ کہتے ہین اور سریش اور اسبغول اسبغول کے سواسب کو کوٹ کر رہنے دین پھر سرکہ لیکر اُسمین برگ آس اور کشنیز خشک پکا کر اور چھانکر اور دوائین مذکورہ اُس سرکہ مین ملا کر یافوخ پر رکھدین مگر اُس سے پہلے اُس جگہ کے بال منڈا دین اور یہ دوا بچون کو بھی اور بڑون کو بھی مفید ہے باوجودیکہ ملازہ کو کھینچتی ہے دماغ کے رطوبات کو جو ملازہ کی طرف کھنچکر آتے ہین انکو بھی خشک کرتی ہے ترکیب ایسی دوا کی جو بچون کے ملازہ کو اُٹھاتی ہے مازو کو سرکہ مین پیسکر یافوخ پر طلا کرین اور گل سرشوے سوختہ

سرکے مین ملاکر تار کی پر لگانا بھی مفید ہی اور جب ڈھیلے ہونیکے بعد ملازہ کی جڑ باریک اور سر موٹا اور غلیظ ہو جائے اور دوا فائدہ نکرے چاہیئے کہ زفت کو گرم پانی مین پگھلاکر گرما گرم غرغرہ کرین تاکہ ورم نرم ہوکر تحلیل ہو جائے اور نرم ہونیکے بعد قابض چیزون سے جیسے عصارۂ لحیۃ التیس کہ سُک اور مازو اُسمین ملالیا ہو غرغرہ کرین تاکہ اور مادہ نگرے اور جہان کہین ملازہ مین حرارت آئیسے سرخی اور حرارت ظاہر ہو جائے تو سنبر مکوے اور سنبز دھنیے کے پانی سے غرغرہ کرین اور جب کوئی شی دوا ڈھیلے ملازہ کے اُٹھانے مین مفید نہ پڑے اور اُسکی جڑ نہایت باریک اور سر کی طرف سے بہت بڑا ہو جائے گولائی مین انگور کی صورت اور رنگ سفید ہو اور حلق پر یعنی حنجرے پر پڑے رہنے سے دم کے گھٹنے کا خوف ہو واجب ہی کہ جتنا زیادہ ہو اُسکو کاٹ دین اور ایسا ہی اگر ملازہ دراز ہو اور جڑ باریک اور کنارے چوہے کی دم کی صورت ہون اور ڈھیلا ہو جائے غرض جسطرح سے کہ ہو جب کاٹنا چاہین پہلے دونون قسم مین بدن کا تنقیہ کرین اور سب کا سب نہ کاٹنا چاہیے بلکہ مقدار طبیعی سے جتنا زیادہ ہو اتنا ہی کاٹنا چاہیے کیونکہ اگر زیادہ کٹ گیا خوف ہی کہ خون نہ تھمے اور حلق مین اتنا خون اُتر جائے کہ حلق اور پھیپھڑا بھر جاوے اور بیمار اسی گھڑی مرجائے اور شائد کہ ورم سخت اور خناق مہلک عارض ہو اور اطبا نے اسی وجہ سے اُسکے کاٹنے مین جرأت نہین اختیار کی اور اگر اتفاق پڑے یہ بھی سمجھ لین کہ جیسا اُسکو جڑ سے کاٹنا منع ہی ویسا ہی مقدار مین کم کاٹنا بھی خوب نہین کیونکہ اس صورت مین آفت اُسی حال پر رہتی ہی اور قطع کرنا دو طرح پر ہی ایک لوہے سے دوسرے دوا سے لوہے سے اس طرح پر کٹتا ہی کہ بیمار آفتاب کے مقابل بیٹھے اور جسقدر ممکن ہو مُنھ کو کھولے اور جراح اُسکی زبان کو اپنی انگلی سے نیچے کیطرف دبائے پھر ملازہ کو جس جگہ سے کہ مقدار طبیعی سے زیادہ ہی اُس آلہ سے جسکا نام ماسکۃ اللہاۃ ہی پکڑ لے اور بڑھے ہوئے کو مقراض سے یا نشتر سے کاٹ ڈالے اُسکے بعد گلاب کو کہ اُسمین سماق بھگو رکھا ہو بیمار مُنھ مین لیکر غرغرہ کرے تاکہ بہت خون نہ نکلے اور ایسا ہی قرص کہربا افیونی اور شراب جوزا ور شراب خرنوب حاضر رکھین اسلیے کہ اگر احتیاج پڑے اُن چیزون سے غرغرہ کرین تاکہ خون تھم جائے اور قابض دوائین سلائی کے کفچہ سے اُٹھاکر ملازہ اُسمین رکھدین تاکہ خون کو بند کردے اور انگور ترش اور ریباس اور عنب الثعلب اور بہ ترش کا پانی اس باب مین فائدہ مند ہی اور گل مختوم سرد پانی کے ساتھ مفید ہی اور اُنمین سے ہر ایک خون کے بند کرنے مین مخصوص ہی اور دوا سے قطع کرنا اسطرح پر ہی کہ انگوزہ اور پھٹکری پیسکر اس جگہ کہ قطع کرنا منظور ہو طلا کرین اور ایسا ہی نوسادر اور انگوزہ یعنی ہینگ استعمال کرنا اُسکی جڑ کو باریک کرتا ہی اور گرادیتا ہی اور زاک کو مُنھ مین رکھنا بھی اس کام مین مفید ہی اور اکثر تین دن کے بعد گر پڑتا ہی اور جب ان کاٹنے والی دواؤن کو استعمال کرین چاہیے کہ بیمار آگے تکیہ رکھکر بیٹھے اور مُنھ ایسی طرح پر کھلا رکھے کہ لعاب باہر نکلتا رہے اور دوا مین سے کچھ بھی حلق مین نہ پہونچے اور کٹ جانیکے بعد قابضات مذکورہ استعمال کرین فائدہ قطع کرنیمین استیصال نکرین یعنی جڑ سے نہ کاٹین کیونکہ اُسکا بالکل کٹ جانا آواز کو منقطع کرتا ہی اور بعضے مخارج کو باطل کرتا ہی بلکہ کبھی ہلاک کردیتا ہی اور استیصال بہت امراض پیدا کرتا ہی سو لازم ہی کہ جبتک سانس بند ہونے سے ہلاکت کا خوف نہو قطع نکرین اور جب قطع کرنیکا اتفاق پڑے جتنا زائد ہی اُس سے تجاوز نکرین اور زائد مین کچھ چھوڑ بھی ندین کہ کم کاٹنا بھی حرج بے فائدہ ہی اسی وجہ سے لوہے سے قطع کرنے کو اچھا کہتے ہین کیونکہ دوا سے کاٹنے مین خاص ایک ہی جگہ کو مقرر کرنا دشوار ہی

فصل خناق کے بیان مین اُس سے یہ مراد ہی کہ سانس لینے مین یا کوئی چیز نگلنے مین یا دونون مین ایسا فتور پڑ جائے کہ سبب کی قوت اور ضعف اور بیماری کے محل کے موافق یہ دونون بالکل موقوف ہون یا دشوار ہو جائین چنانچہ اُسکا بیان کیا جائیگا اور جان لین کہ اکثر سبب حنجرے مین ہوا کرتا ہی لیکن نزدیک ہونیکے سبب سے مری کے افعال مین بھی آفت پڑے یا ہرچند کہ سبب مری مین ہو مگر نزدیکی کی جہت سے حنجرہ اور قصبۂ ریہ مین بھی فتور ظاہر ہوا اور نزدیک ہونیکے سبب سے تب بھی ایذا پہونچتی ہی کہ سبب بہت بڑا ہوا اور نزدیک کے اعضا کو دبا لے اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ جس عضو مین بیماری کا مادہ ہوا کرتا ہی اُسکی نسبت کہ جسمین نزدیک ہونیکے سبب سے ایذا نہ پہونچے اُس عضو کے افعال مین زیادہ نقصان ہوا کرتا ہی مثلاً آلات تنفس یعنی سانس کے آلات مین آفت ہو اور سبب کے قوی ہونیسے مری مین بھی جو غذا کا آلہ ہی ایذا پہونچے سو اس صورت مین ہرچند کہ سانس لینے مین اور نگلنے مین دشواری ہوگی لیکن سانس رُکنے کی شدت نگلنے کی دشواری سے زیادہ ہوگی اور ایسا ہی اِسکے برعکس ہی مگر جب کہ سبب کی زیادتی پاس والے عضو کے فعل کو بھی باطل کر دے کیونکہ ایسی حالت مین دونون کے فعل مین نقصان برابر ہوگا اور خناق جیسی جیسی جگہ ہوا کرتا ہی اُسی کے موافق اُسکی چار قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ لوزتین اور حلق کے اُن خارجی عضلون مین جو مُنھ اور زبان سے متصل ہین اور لوزتین پر محیط ہین ورم پیدا ہو اور اس قسم کو مطلق خناق ہی کہتے ہین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جب بیمار مُنھ کھولے اور زبان باہر نکالے ورم نظر آئے اور یہ قسم دوسری قسم کی نسبت جسکا نام خناق کلبی ہی زیادہ سالم ہی اور لوزتین جنکو نغنغان بھی کہتے ہین گوشت عصبی کے دو ٹکڑے ہین کہ حلقوم کے دونون طرف سے زبان کی جڑ کے متصل جم آئے ہین اور اُنسے یہ نفع ہی کہ ہوا کو ناک مین کھینچنے کیوقت دفعۃً نجانے دین بلکہ آہستہ آہستہ بھیجین اور خناق مطلق کی پہلی قسم چار قسم پر منقسم ہی ایک تو وہ ہی کہ ورم کا مادہ خون ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ مُنھ سُرخ ہو اور جور گین کہ سر مین اور حلق کے نواح مین ہین بھر جائین اور کودنے لگین اور حلق مین جلن اور مُنھ کا مزہ میٹھا اور جیسے شراب کا مزہ پھر اگر مادہ تمام بدن مین پھیلا ہوا ہو اعضا مین کسل اور اُسکے سوا خون کے غلبہ کے آثار ظاہر ہون علاج اگر قوت مین ضعف ہو تو دونون ہاتھ کی رگ سر رو کھولین اور خون تھوڑا تھوڑا کئی دفعہ مین نکالین چنانچہ ہر ساعت مین دس درم یا پانچ درم جیسی اُسوقت ضرورت ہو اور کئی دفعہ مین تھوڑا تھوڑا نکالنے سے یہ غرض ہی کہ غشی نہ پڑے کیونکہ خناق کے ساتھ غشی بہت بُری ہوتی ہی اور چاہیے کہ کئی کئی دفعہ کی فصد کے اثنا مین رگ زیر زبان اور چہار رگ کے کھولنے سے غافل نہون خصوصاً جس وقت کہ زبان کے نیچے کی رگون مین امتلا ظاہر ہو اور جبکہ مادہ حلق کے حوالی مین ہی رُک رہا ہو اور بدن مین امتلا کا شبہہ نہو مضائقہ نہین کہ فصد کو موقوف رکھین اور غذا نہ دین کیونکہ غذا کا بند کرنا بھی فصد کا قائم مقام ہی لیکن اگر خناق تمام بدن کی شرکت سے پیدا ہو اور قوت مددگار ہی فت اندام یا باسلیق کی فصد سر رو کی فصد پر مقدم رکھین اور یکبارگی اتنا خون نکالین کہ غشی کے نزدیک پہونچے اور خناق اُسی وقت زائل ہو جائے اور جسطرح پر کہ ہوسکے پنڈلیون پر پچھنے لگانے بہت مفید ہین اور رگ صافن کی فصد کھولنی فائدہ مند ہی خاصکر جہان کہین خون کے غلبہ کا اور خناق کا سبب بواسیر کا خون بند ہونا یا حیض کا بند ہونا ہو جائے اور فصد کے بعد نرم حقنون یا میوؤن کے پانی سے اور اسی قسم کی چیزون سے طبیعت نرم کرنی چاہیے اور تنقیے کے بعد سرکہ اور گلاب سے یا سکنجبین اور شربت عناب مین عدس تخم کاہو تخم کاسنی کشنیز خشک کا پکا ہوا پانی ملا کر یا رُب توت اور تراخروٹ کے سرکہ سے غرغرہ کرین اور تراخروٹ

کا سرکہ اس طرح بنتا ہی کہ سبز اخروٹ کے باہر کا پوست سرکہ مین ڈالین اور اُسمین حلق کے آماس دفع کرنیکی عجیب خاصیت ہی اور جبتک تنقیہ نکیا جائے غرغرہ نکرنا چاہیے تاکہ مادہ کسی بڑے شریف عضو کی طرف جنسے ریہ اور قلب ہر نہ ہٹ جائے اور جب انتہا یعنی بڑھنے کا وقت گذر چکے مادہ کے پکانے اور تحلیل کرنے مین توجہ کرین اور اگر ایسے وقت مین طبیب بیمار کے سر پر پہونچے اگر مناسب سمجھے تو فصد کرنے سے ہاتھ تھام لے کیونکہ اندیشہ ہی کہ قوت ضعیف ہو جائے اور غذا دینے کی حاجت پڑے اور جس شخص کو نگلنا دشوار ہو اُسکو غذا دینا عذاب دینا ہی اور جبکہ ورم باہر کیطرف ظاہر ہو اُسپر نشتر سے پچھنے لگائین تاکہ اسی عضو مین سے خون نکل آئے اور جو چیزین کہ انتہا کے قریب مادہ کے پکانے اور تحلیل کرنیکے لیے اُنسے غرغرہ کیا کرین یہ ہین انجیر مویز تخم میتھی تخم السی پانی مین پکا کر تازہ دودھ اور التماس کا شیرہ ملا کر استعمال کرین اور جو چیزین مادے کو پکاتی ہین اور نرم کرتی ہین اور درد کو تھامتی ہین یہ ان مفید ہین اور تیسرا یا چوتھا دن انتہا کا وقت ہوا کرتا ہی اور ایسا ہی اگر اسوقت مین روغن گل مین موم صافی پگھلا کر اور پُرانی روئی پانی مین بھگو کر اور یہ موم روغن اُسپر لگا کر حلقوم کے گرداگرد رکھدین بہتر ہی اور جب آماس مین سُرخی نہ رہے اور زردی آجائے اور ڈھیلا ہو جاتے جان لین کہ مادہ پک گیا ہی اور خون کی پیپ بن گئی پھر اگر خود بخود پھوٹ جاے بہتر ہی نہین تو غرغرے منفجر یعنی ورم کو توڑنیوالے استعمال کرین اُنکی ترکیب یہ ہی بورۂ ارمنی حلتیت پس افگندہ خطاطیف لیکر تازہ دودھ مین اور گرم روغنون مین ملا کر اُس سے غرغرہ کرین اور اگر مازو گلنار پھٹکری پوست انار اور اُنکے مانند جو چیزین قابض ہین پانی مین پکا کر غرغرہ کرین آماس کو توڑ دیتی ہین کیونکہ اُسکے اجزا کو بہت شدت سے اکٹھا کرتی ہین اور اگر ورم کے ٹوٹنے مین دیر ہو جائے اگر ممکن ہو آماس کو اُنگلی سے دبائین یا ایک آلہ کہ سلائی کی صورت ہوا کرتا ہی اور اُسکا سرا ایسا تیز ہوتا ہی جیسا نشتر کا سرا اور ایک آلہ کے جوف مین جونکی کی صورت ہوا کرتا ہی رکھا رہتا ہی اُسکو میل نہان کہتے ہین اُس سے آماس کو حلق مین چیر دین تاکہ پیپ نکل جائے اور قاعدہ کلی یہ ہی کہ جبتک دوا سے کام نکلے لوہے سے کام نہ لین اور جب ورم ٹوٹ جائے گاے کا گھی یا روغن بنفشہ گرم پانی مین ملا کر غرغرہ کرین تاکہ اُسکو دھو دھا کر پاک و صاف کردے اور تازہ دودھ اور شہد سے غرغرہ کرنا بھی ایسا ہی نافع ہی اسکے بعد جب پاک ہو جائے گُلنار مازو ایک جزو بیخ سوسن آسمان گون آدھا جزو پانی مین پکا کر اُس سے غرغرہ کرین اور شروع مین سب غذاؤن سے آش جو پر جو مسور کے ساتھ پکا ہو قناعت کرین اور ورم ٹوٹنے کے بعد سبوس گندم کے پانی اور روغن بادام اور شکر سے حریرہ بنا کر اختیار کرین اور غذا کے دوسرے تصرفات حال پر موقوف ہین جیسا حال دیکھین ویسی ہی غذا اختیار کرین ترکیب ایسی گولیون کی کہ مُنہ مین زبان کے نیچے رکھین جسکو خناق خونی اور صفراوی ہو اُسکے لیے ابتدا مین نافع ہین تخم گل تخم خرفہ نشاستہ طباشیر سماق کتیرا ہر ایک ایک درم کافور ایک دانگ سب کو کوٹکر اسبغول کے لعاب مین ملا لین اور گولیان بنا لین اور صاحب ذخیرہ کہتا ہی اگر غلصمہ کے حوالی مین ورم ہو اور مادے کی حرکت اور بڑھنے کا وقت گذر جانے سے پہلے فصد لی جاے اس بات کا خوف ہی کہ آماس کا مادہ حلق مین اُتر آئے اور خناق بہت سخت ہو جائے اور غلصمہ گوشت صفاقی ہی کہ مازہ کے نیچے تالو مین مل رہا ہی اور حلقوم کے قصبہ پر رکھا ہوا ہی تاکہ دھوان اور گرد اور سرد ہوا یکبارگی اندر نجائے فائدہ جسوقت کہ آماس کا مادہ تحلیل ہو جائے یا پھوٹ کر پیپ نکلجائے اور تب بھی آماس کم نہو اور آرام نہ معلوم ہو اور نبض موجی ہو اور کھانسی پیدا ہو جاے جان سکتے ہین کہ مادہ پھیپھڑے مین اُتر گیا اور خناق ذات الریہ سے بدل گیا اور اگر نبض صغیر اور متفاوت ہو اور خفقان اور غشی عارض ہو جانا چاہیے کہ مادہ

دل کے نواح مین اُترآیا ہی اور اگر معدے مین درد اور متلی پیدا ہو معدے مین مادہ اُترآنیکی علامت ہی اور اگر نبض تشنجی ہو جائے جاننا چاہیے کہ مادہ پٹھون مین جاپڑا ہی اور تشنج پڑیگا اور اگر چار دن کے بعد ورم نرم ہو جائے نضج کی علامت ہی اور اگر وہ سرخی جو سینہ اور گردن پر ظاہر ہو گئی ہو غائب ہو جائے دو حال سے باہر نہین ایک تو یہ کہ مادہ تحلیل ہو جائے اور استفراغ مین نکل جاے اور اُسمین امید ہی اور دم آنا آسان ہو دوسرے یہ کہ مادہ اندر کی طرف پلٹ جائے اور یہ بُرا ہوتا ہی اور جب خناق والے کے مُنھ مین کف آئے اکثر نجات کی امید منقطع ہو جاتی ہی اور کبھی کف آنے پر بھی امید نہین منقطع ہوا کرتی اور یہ اُس وقت ہوا کرتا ہی کہ بیمار کی قوت اشتہا اپنے حال پر رہے مگر جسوقت مریض کا مُنھ سبز ہو اور آنکھ کے حلقے سیاہ ہو جائین اُسوقت بیمار مرجاتا ہی اور ایسا ہی اگر نبض صغیر ہو اور ہاتھ پانوٴن سرد اور زبان موٹی اور سیاہ ہو جائے موت کے نزدیک ہونیکے نشان ہین اور اگر خناق کے ساتھ تپ ہو بڑے اندیشہ کی بات ہی اور جبکہ تپ گرم مین بحران کے دن خناق ظاہر ہو اُسکا بہت خوف ہی اور جسوقت ایک دم دو دفعہ مین پورا ہو اور ہر دفعہ کی سانس مین سینہ اور نتھنے ملین نہایت خوف ہوا کرتا ہی اور ان فائدون کو خناق کے سب اصناف مین یاد رکھنا چاہیے دوسرے یہ کہ آماس کا مادہ صفرا ہو اور اُسکی علامت پیاس کی زیادتی اور مُنھ مین خشکی اور کڑواپن اور نیند نہ آنی اور سوزش اور ورد ٹیس کے ساتھ اور جیسا دموی مین درد کھنچاوٹ کے ساتھ ہوا کرتا ہی ویسا ہی صفراوی مین درد بہت ٹیس کے ساتھ ہوتا ہی اور خناق صفراوی مین دم کی تنگی یعنی سانس کا رک جانا خناق خونی کی نسبت بہت کم ہوا کرتا ہی کیونکہ صفرا کی قلت سے ورم کا حجم بہت کم ہوا کرتا ہی علاج اُنھین رعایتون کے ساتھ جنکو دموی مین بیان کیا ہی فصد کھولین اور میوون کے جوشاندے یا خیساندے مین املتاس اور شیرخشت ملا کر طبیعت کو نرم کرین اور تنقیے کے بعد ابتدا مین عدس کے جوشاندے اور رب توت اور شیرہ تخم کاہو اور شیرہ تخم کاسنی اور انکے مانند چیزون سے جنکا ذکر آچکا ہی غرغرہ کرین اور دوسرے یا تیسرے دن کے بعد محلل چیزون سے جنکا ذکر دموی مین گذر چکا ہی غرغرہ کرین اور اُسمین تحلیل کی حاجت بہت کم ہی اور تبرید زیادہ مطلوب ہی اسلیے آش جو اور لعاب اسبغول اور تربز کا پانی اور خرفہ کا شیرہ پینا کامل فائدہ دیتا ہی اور جب بیماری انتہا کو پہونچے سبوس گندم پانی مین پکالین اور چھانکر اُسمین املتاس ملا کر غرغرہ کرین اور اگر مادے کو اندر سے باہر کیطرف کھینچنا چاہین زفت نطرون خردل سداب جنگلی حلق کے باہر ضماد کرین اور مادے کو کھینچنے کے لیے بہت اچھی تدبیر یہ ہی کہ ٹھوڑی کے نیچے شاخین یا بارے لگائین تیسرے یہ کہ ورم کا مادہ بلغم ہو اور اُسکی علامت مُنھ اور آنکھون کا بھربھرانا اور ورم کا سفید ہونا اور لعاب کی کثرت اور درد کی قلت اور مُنھ کا مزہ نمکین اور کھاری ہونا اور اس قسم مین ورم کے بڑے ہونے سے پانی اور کھانا بہت دشواری سے نگلا جاتا ہی لیکن اس سبب سے کہ ورم بلغمی نرم ہوتا ہی نگلنے سے بالکل منع نہین کرتا اور جاننا چاہیے کہ اگر بلغم کا مادہ چیپدار رطوبت اور سرد ہو تو ورم ملازہ اور حنجرہ کے حوالی مین پیدا ہوا کرتا ہی اور جو عضا کہ اُس سے نیچے ہین اُنمین سرد اور غلیظ ہونیکے سبب سے نہین جاسکتا اور اگر رطوبت رقیق اور گرم ہو اندر کے عضلون مین بھی آماس پیدا ہو جاتا ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ جو اعضا سخت ہین اور اُنمین منافذ یعنی راستے نہین ہین جبس مادے مین حرارت نہو وہ اُنمین نہین نفوذ کر سکتا علاج تیز حقنون سے اور ایارج اور جب قوقایا سے استفراغ کرین اور آبکامہ اور شہد سے یا رب عنب اور سکنجبین عنصلی اور مولی کے پانی اور خردل اور میویزج اور عاقرقرحا سے یا رب قشور الجوز سے یعنی اخروٹ کے چھلکون کا ست اور سونف کے پانی سے جو چیز اُنمین سے میسر آئے غرغرہ کرین اور ابتدا مین یہ چاہیے کہ رب شاہ توت آبکامہ مین ملائین اور جہان کہین بیماری انتہا کو پہونچے اور مادہ اکٹھا ہونے لگے بورہ ارمنی انجیر کے

جوشاندے مین ملائین اور غرغرہ کرین تاکہ پککر پھوٹ جائے اور بورۂ ارمنی اور ہینگ اور نوسادر باریک پیسکر حلق مین پھونکین کیونکہ یہ بے تامل ورم کو توڑ دیتے ہین اور
اگر بیماری سخت ہو زبان کے نیچے کی رگ کھولین اور قفا پر یعنی گدّی پر اور تھوڑی کے نیچے حجامت کرین اور اگر ضرورت پڑے بھلانوہ کا شہد حلق پر طلا کرین تاکہ دانہ
زخم ہو کر پیپ نکل جائے اور شہد اور سرکہ سے غرغرہ کرنا مادے کے قطع کرنے مین بہت نافع ہی اور جبکہ ورم ٹوٹ جائے اور گرم دواؤن کے استعمال سے حلق مین
کھرا کھراپن ہو جائے تازہ دودھ اور روغن ملاکر غرغرہ کرین اور جب بیماری انتہا کو پہونچے موم سفید روغن سوسن مین ملائین اور باہر کیطرف لگائین اور اس وجہ سے
کہ فصد استفراغ کلی ہی اگر بیمار کا حال منقبض ہو رگ ہفت اندام کھولین اور قیفال بھی کھول سکتے ہین خاص کر جہان کہین کہ بلغم مین حرارت اور بیمار جوان ہو ترکیب
تیز حقنے کی سبوس شبت اکلیل الملک انجیر لیکر پانی مین پکاکر چھان لین اور بورہ اور نمک اور شکر سرخ اور آبکامہ اُسمین ملاکر کام مین لائین ترکیب رب قشور جوز کی تر اخروٹ
کے چھلکے لیکر کوٹ کر اُنکا پانی نچوڑ کر پکائین جب آدھا رہ جائے تب اُسمین آدھی شکر ملاکر جوش دین اور کف اُتار ڈالین اور کام مین لائین اور شارح نے لکھا ہی کہ یہ رب
اورام کے لیے جو حلق اور مُنھ مین عارض ہون بہت قوی اور خوب معالجہ ہی چوتھے یہ کہ ورم کا مادہ سودا ہو اُسکی علامت ورم مین سختی اور کڑاپن اور منھ کا مزہ ترش
یا کسیلا اور مُنھ مین خشکی اور چہرے کے رنگ مین سیاہی اور ورم کی جگہ مین کھنچاوٹ اور کھنچاوٹ ہر چند کہ ورم کے سب انواع مین لازم ہی لیکن سوداوی مین نہایت
شدت سے ہوا کرتی ہی کیونکہ مادہ بہت کثیف اور غلیظ ہی اسیواسطے یہ ورم تھوڑا تھوڑا پڑا کرتا ہی اور اس جگہ مین اُسکا پیدا ہونا نادرات سے ہی کیونکہ اکثر اسمین
خون سوداوی گرم آماس کے بدلنے سے پیدا ہوا کرتا ہی اور گرم آماس اس جگہ مین اتنی مہلت نہین دیتا کہ اُسمین سے لطیف تحلیل ہو جائے اور باقی غلیظ ہو کر
سودا ہو جائے اور اسوجہ سے کہ بدن مین یہ جگہ اونچی ہی اور سودا اپنی طبیعت سے نیچے کیطرف مائل ہی اور باین ہمہ اُسکا جرم بھی کثیف ہی خود بھی ورم
کا سبب نہین ہو سکتا مگر شاذ و نادر علاج اول فصد کھولین اور رگ کا شگاف فراخ کرین یعنی نشتر فراخ لگائین تاکہ خون سوداوی جسکا قوام غلیظ ہی نکل
آئے اسیواسطے اطبا نے اس جگہ باسلیق کی فصد اختیار کی ہی کیونکہ وہ کشادگی کے سبب سے جامع النفع ہی اور متوسط حقنون سے یعنی جو تیز اور نرم کے
درمیان ہین یا ایارج فیقرا اور مطبوخ افتیمون سے طبیعت نرم کرین اور انجیر کے جوشاندے مین یا رب قشور الجوز یا آبکامہ مین میتھی کا لعاب اور املتاس کا
شیرہ ملاکر غرغرہ کرین یا جلاب گرم اور ماء العسل اور میفختج سے یا اکلیل الملک تخم کتان بابونہ میتھی کے جوشاندے سے غرغرہ کرین اور تازہ دودھ سے بھی غرغرہ کرنا خوب
ہی اور چاہیے کہ میتھی اور سویا اور بابونہ اور برگ کرنب اور اُسکے بیج اور مرزنگوش کوٹ کر پکائین اور روغن نرگس اور بط کی چربی پگھلا کر ملائین اور حلق کے باہر لیپ کرین دوسری
قسم وہ ہی کہ خناق کلبی اسکا نام ہی اور طبری کہتا ہی چونکہ یہ مرض کتے کو اکثر عارض ہوا کرتا ہی اسلیے اس نام سے بولتے ہین لیکن متقدمین نے اس نام کو اُس ورم پر جو
حنجرے کے اندر پیدا ہو بولا ہی کیونکہ اُس ورم والے کو کتے کیطرح مُنھ کھولنے اور زبان نکالنے کی ضرورت پڑتی ہی پھر ایک زمانے کے بعد ہر ایک بُرے خناق کو اُس نام سے
بولنے لگے اور اُسکے دو نوع ہین ایک تو وہ ہی کہ جو عضلے حلق کے اندر ہین اُنمین ورم پیدا ہو اور اس نوع مین مُنھ کے اجزا مین اور حلق کے باہر آماس بالکل معلوم نہین ہوا کرتا
اور بعض اطبا اسیکو ذبحہ کہتے ہین اور سب قسمون سے بدتر ہی جیسا بقراط نے کہا ہی خناق کے سب اصناف مین بہت بُرا وہ ہی جسمین ورم یا سرخی حلق مین یا گردن مین
ظاہر نہو اور اُسکے ساتھ درد کی شدت ہو اور دم تنگی سے کھنچکر آئے وہ بیشک پہلے دن سے چوتھے دن تک ہلاک کرتا ہی فائدہ حلق کے معنی جمہور کے قول کے موافق
خناق مطلق مین بیان ہو چکے کہ حلق وہ فضا ہی کہ دم آنیکا اور غذا کا راستہ اسی کے اندر ہی اب جان لے کہ طبری کہتا ہی کہ حلق سب حنجرہ اور حلقوم اور مری سے جو عضلے

اسپر رکھے ہوئے ہین اُنسے مراد ہی پھر جونسا مرض ان جگھون مین واقع ہوا اُسکو جمع الحلق یعنی حلق کا درد کہتے ہین اور جاننا چاہیے اگر آماس حنجرہ مین واقع ہو سانس مین فتور آتا ہی اور نگلنے مین خلل نہین پڑتا اور اگر مری عارض ہو اُسکے برعکس ہوا کرتا ہی اور یہ جو کچھ کہا ہی اُس وقت ہوا کرتا ہی کہ حنجرہ کا ورم خفیف ہو اور مری مین اوپر کیطرف بھی ورم ہو کیونکہ اگر حنجرہ کا آماس بڑا ہو یا مری کے اوپر کیطرف مین بھی ورم ہو گا ورم کے بڑے ہونے سے دونون کے افعال مین نزدیک ہونیکے سبب ضرر پہونچیگا لیکن اُسوجہ سے کہ مادے کی جگہ مین عارضہ ذاتی ہی اور ہمسایہ مین عرضی ضرر کے پیدا ہونے مین فرق ہوتا ہی مثلاً اگر بڑا آماس فقط حنجرہ مین واقع ہو تو دم کو بالکل روک لیتا ہی اور ہر چند نزدیک ہونیکے سبب سے مری مین بھی تنگی آجاتی ہی مگر نگلنے سے اسقدر مانع نہین آتی کہ بالکل موقوف ہوجائے اور اسی طرح پر اسکے برعکس اور اس سبب سے کہ سانس آثار حیات کا مدرقہ یعنی ساتھی ہی حنجرہ کا آماس مہلک چیزون مین سے ہی کیون سانس کی احتیاج جاندار کے لیے ہر آن مین ضروری ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اکثر مُنھ کھلا رہے اور زبان نکل آئے اور سانس آنا نہایت دشوار ہو اور سبب کے موافق آثار ظاہر ہون جیسے بیان ہوچکا اور ہم اوپر شرح کر چکے ہین کہ جس مادے مین حرارت نہو وہ اس جگہ نفوذ نہین کر سکتا علاج جو کچھ پہلی قسم مین فصد اور تلیین وغیرہ کا بیان گذر چکا اُنھین قاعدون سے استعمال کرین اور ضماد اور محاجم یعنی سینگی اور بارے لگانیسے مادہ کو باہر کیطرف کھینچنے مین مبالغہ کرین اور جس خناق مین نگلنے کی چیزین حلق مین نہ اُتر سکین حیلہ کرنا چاہیے چنانچہ ذبحہ مین اُسکا بیان آئیگا دوسرے یہ کہ گردن کے فقرات اپنی جگہ سے ٹلجائین اور اندر کیطرف اُترجائین اور خناق پیدا کرین انزال فقار یعنی منکا ٹل جانیکے چھ سبب ہین ایک تو ضربہ یا سقطہ دوسرے ورم کہ فقرون کے عضلون مین یا مری مین یا اُسکے عضلون مین جو اندر لے رہے ہین یا اُس عضلے مین جو حنجرے کے اندر ہی یا اُس عضلے مین جو مری اور حنجرے کے بیچ مین واقع ہی عارض ہو اور فقرے کو اندر کیطرف کھینچے اسلیے کہ ان آلات مین اور گردن کے فقرون مین رباطات اور پٹھون کے سبب سے آپسمین شرکت ہی پھر جسوقت یہ رباطات اور پٹھے اُن آلات کیطرف کھنچ جائینگے ضروری بات ہی کہ فقرات اُنکے اتصال کے سبب اندر کی طرف کھنچینگے تیسرے تشنج یابسی یا امتلائی کہ فقرون کے عضلون مین پڑے اور اُنکو پھسلادے اور اندر کیطرف کھنچ جائین چوتھے باد غلیظ کہ فقرون کے جوڑ مین آجائے اور اُنکو جگہ سے ہٹادے پانچوین تیز مادہ جوڑ مین آجائے اور فقرے ٹل جائین چھٹے رطوبت مزلقہ یعنی پھسلانیوالی کہ فقرون کو اندر کیطرف ہٹادے اور یہ قسم اکثر بچون مین عارض ہوا کرتی ہی کیونکہ اُنکے پٹھے نرم ہین اور دماغ مین رطوبت بھر رہی ہی اور مہرے کے پھسلنے کی یہ علامت ہی کہ جونسا مہرہ یعنی منکا جگہ سے ٹل گیا ہو اُس جگہ مین گڑھا پڑجائے اور حلقوم کے آگے سے اُبھر آئے اور ہر چیز کے چھونے سے اُسمین درد ہو اور بیمار سر نہ اُٹھا سکے اور داہنے بائین نہ دیکھ سکے اور مُنھ نہ کھول سکے اور اگر پہلا یا دوسرا مہرہ ٹلگیا ہو گا بیمار اُسی دن مرجائیگا کیونکہ جن عضلون سے دم آنکی حرکت قائم ہی اُنکے لیف اُنھین دونون مہرون مین سے پیدا ہوے ہین اور اگر کوئی مہرہ اور ہو اور یہ دونون سلامت ہون ممکن ہی کہ جب ٹلے ہوے کو اُسکی جگہ ہٹالائین خناق کھل جائے بشرطیکہ نخاع نہ بھچ گیا ہو علاج جہان کہین فقرے کے ٹل جانیکا سبب ضربہ یا سقطہ یا ورم یا تشنج امتلائی یا تیز مادہ ہو سبب تامل فصد کرین اور طبیعت کو حقنون یا جوشاندون سے جیسے مناسب ہو نرم کرین اور ورم مین غرغرون کو جنکا ذکر آچکا ہی استعمال کرین اور ممکن ہی کہ گردن کی دونون طرف حجامت کرین اور جہان کہین باد غلیظ اور رطوبت مزلقہ سبب ہو اسہال کفایت کرتے ہین فصد کی حاجت نہین ہان

اگر کوئی ضرورت عارض ہوا ورجس جگہ تشنج یا یبس سبب ہو تو رطب حاصل ہونے تک کام تمام ہو جاتا ہے اور اُس سے نجات پانیکی امید نہین اور سبب زائل ہونیکے بعد فقرون کو اُنگلی سے خواہ اُس آلہ سے جو لگام کی زبان کے مشابہ ہوا کرتا ہے اور اس کام مین مخصوص ہے اُنکی جگہ پر ہٹا لائین اور جب پلٹ کر اپنی اصلی صورت پر آجائین قابض چیزین جیسے مغاث مُر اقاقیا ایلوا کمانگر کماؤن سریش لعاب اسبغول اُس فقرے پر لیپ کردین تاکہ اُسکو اُسی ہیئت پر محفوظ رکھے اور اُسکا طریق یہ ہے کہ سریش کو لعاب مین پگھلائین اور دوائین باریک پیسکر اُسمین ملائین اور اُس فقرے پر لگائین اور ممکن ہے کہ انگلی سے یا آلہ سے نہ ہٹائین بلکہ اس سے پہلے جس جگہ کہ فقرے کا گڑھا ہوگیا ہے وہان قابض دوائین لگائین تاکہ وہ فقرے کو کھینچکر اصلی صورت پر لے آئین اور جبتک دوا سے مہرہ کھنچ سکے اور اُبھر آئے انگلی ڈالنا اور آلہ استعمال کرنا روا نہین اسلیے کہ اگر وہان ورم ہوگا انگلی اور آلہ سے اُسکو ایذا پہونچیگی اور طبری حکایت کرتا ہے کہ ایک بچہ کی گردن کا منکا ٹلگیا اور ایک دائی نے باریک چمڑے کا ٹکڑا کہ قیر مین بھرا ہوا تھا دھوپ مین رکھ دیا جب نرم ہوگیا اور قیر پگھل گیا تب اُسکو بچہ کی گردن پر لگا دیا یہانتک کہ خشک ہوگیا اور خشک ہوتے ہی منکا اپنی جگہ پر آگیا اور اگر اُس جگہ سینگی لگاکر اور مُنھ سے زور کے ساتھ کھینچین فقرہ کھنچ آتا ہے اور یہ عمل ضغطہ کے زائل کرنے مین بھی نافع ہے جیسا ذبحہ مین بیان کیا جائیگا اور ورمی مین اگر ممکن ہو آماس کو میل نہانی سے چیر دین اور جو خناق کہ فقرون کے ٹلجانے سے عارض ہو جب اُسمین چار دن گذر جائین اور ہاتھ پانؤن سن ہون اور اُنمین کی حس باطل نہو بچنے کی امید ہے سو احتیاط کی بات یہ ہے کہ چوتھے دن کے بعد فصد اور حقنہ استعمال کرین کیونکہ خناق کلبی سب اقسام مین بہت بُرا ہے اور اکثر چار دن سے کم مین ہلاک کرتا ہے فائدہ جس وقت خناق مین تدبیرین اور علاج جنکا ذکر آیا ہے فائدہ کرین اور سانس نہ آنیکے سبب زندگی کی امید نرہے اُسکے بچنے کی امید اس بات مین ہے کہ حلق کو چیر دین اور یہ اس طور ہوتا ہے کہ بیمار کا سر پیچھے کیطرف ہٹائین اور حلق کا پوست صنارہ سے اُٹھالین اور حلق سے الگ کرلین اور چیرین اور قصبہ کے دو حلقون کے بیچ کی ایک رباط بھی اس پوست کے شگاف کے برابر الگ کرکے چیر دین تاکہ سانس لینے لگے اور ہلاکت کا خوف نرہے اور جب گردن کے مہرہ اور آماس کی تدبیر سے فارغ ہون شگاف کو ایسی طرح پر سین کہ غشا اور غضروف مین صدمہ نہ پہونچے لیکن اگر رباطون مین بھی ورم ہوگیا ہو یہ علاج کبھی نکرنا چاہیے تیسری قسم وہ ہے جسکا نام ذبحہ ہے ذال معجمہ کے ضمہ اور بائے موحدہ کے فتحہ سے اور عام لوگ بائے موحدہ کو ساکن پڑھتے ہین اور وہ اسطرح پر ہوا کرتا ہے کہ حلقوم کے دونون طرف کے عضلون مین اور اُس عضلہ مین کہ مری کے مُنھ پر اور حلقوم پر ہے اور مری کے اندر خون گرم غلیظ فاسد کے سبب سے ورم پیدا ہو جائے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ بیمار بول نہ سکے اور آنکھین باہر نکلنے لگین اور لعاب بہنے لگے اور کوئی چیز نہ نگل سکے اور اگر بیمار زور سے نگلنے لگے ناک کی راہ سے نکل آئے اور کبھی بڑی مشقت سے تھوڑی سی چیز حلق مین اُتر جاتی ہے اور جاننا چاہیے کہ جب اس مرض مین مادہ اندر سے باہر انتقال کرتا ہے یعنی جگہ بدلتا ہے حلق پر باہر کیطرف اس کان سے اُس کان تک ایک طوق سرخ ہلالی پیدا ہو جاتا ہے اسیواسطے اس قسم کو ذبح کہتے ہین اور اس سرخی کا ظاہر ہونا نیک علامت ہے کیونکہ مادے کا اندر سے باہر آجانا اچھا ہے اور جان لے کہ حلقوم اطبا کے نزدیک قصبہ ریہ اور حنجرہ سے مراد ہے اور اُسکے سر کے حلقے کو غلصمہ کہتے ہین اور حنجرہ قصبہ ریہ کے مُنھ کو کہتے ہین اور وہ ایک عضو غضروف سے بنا ہوا ہے کہ آواز کے تمام کرنیکا اور دم ٹھہرانیکا آلہ ہے اور تین غضروفون سے مرکب ہے ایک تو وہ ہے کہ زنخدان یعنی ٹھوری کے نیچے حلقوم کے آگے نظر آتا ہے اور انگلی سے معلوم ہوتا ہے اور

ہے

اُسکو ورقی کہتے ہین یعنی سپر جسکو ہندی مین ڈھال کہتے ہین اُسکی جڑ زبان کی جڑ مین مل رہی ہی اور حنجرہ کے بند ہونیکے وقت سرمری کی طرف جھکا ہی
اور اُسپر بیٹھ جاتا ہی تاکہ کھانیکی چیزین اُسکی پشت پر سے گذر جائین دوسرا غضروف وہ ہی کہ ورقی کے برابر گردن پر رکھا ہوا ہی اور گردن مین مل رہا ہی اور
اسکا کچھ نام نہین اور جب حنجرہ بند ہوتا ہی اُسکا سر زبان کی جڑ مین آجاتا ہی تیسرا وہ غضروف ہی کہ نگلنے کے وقت حنجرہ پر آپڑتا ہی تاکہ کوئی چیز قصبۂ ریہ مین
نہ چلی جاے اسیواسطے اسکو مکبے یعنی سرنگون کہتے ہین اور کھانے پینے کی چیزین اُسکی پشت پر گذرتی ہین یہانتک کہ مری مین اُترجاتی ہین اور جس وقت کھانے
اور پینے کیوقت اچانک بول اُٹھین یا کوئی حرکت واقع ہو حنجرہ کھل جاتا ہی اور کھانے پینے کی چیزین سے تھوڑا سا حلقوم مین جا پڑتا ہی اور جب وہ نہین نکلتا
تو قوت دافعہ کے سبب سے آدمی کو کھانسی آتی ہی اور حنجرے کے آگے ایک ہڈی ہی جسکو اطبا عظم اللامی کہتے ہین کیونکہ اس شکل سے لام صرف یونانی
کی صورت کے مشابہ ہی اور اس ہڈی کی یہ صنعت ہی کہ حنجرہ کے عضلات اور رباط اسی سے نکلے ہین اور حنجرے کے جوف مین ایک ایسا جسم ہی جیسے
مزمار کی زبان کہ کھل جاتا ہی اور بند ہو جاتا ہی اور آواز اسی سے حاصل ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ حنجرے کے اندر ایک ایسی رطوبت چکنی اور چیپ دار
ہی کہ اُسکو تر رکھتی ہی اور آواز سے رطوبت کے سبب سے باہر آتی ہی یہی وجہ ہی کہ جسوقت وہ رطوبت خشک ہو جاتی ہی جبتک حلق کو تر نکرین آواز نہین نکلتی
جیسا بعضے آدمیون مین تپ محرقہ کی حالت اور گرم ہوا مین دیکھنے کا اتفاق ہوا کرتا ہی علاج فصد کھولین اور اُنھین رعایتون سے جنکا بیان خناق مطلق
دموی مین گذر چکا خون نکالین اور ایسے حقنون سے جو حرارت کو بجھائین طبیعت کو نرم کرین اور جس دن تک نضج حاصل ہو اسی طرح کبھی فصد کرین اور دس پانچ
حال کے موافق خون نکالین اور کبھی تلیین کرین یعنی طبیعت کو نرم کرین تاکہ قوت بھی باقی رہے اور مقصود حاصل ہو اور اگر کچھ نگلنا ممکن ہو آش جو تھوڑا تھوڑا
دیے جائین اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے تب ادویۂ جاذبہ یعنی کھینچنے والی دوائین جیسے قسط بورہ جندبیدستر گندھک حلق کے باہر ضماد کرین اسلیے کہ شاید مادہ
باہر کیطرف کھنچ آئے اور دوسری تدبیرون کا ذکر مفصل ہو چکا جیسا حال دیکھین ویسی ہی استعمال کرین اور جہان کہین کسی چیز کا نگلنا ممکن نہو ایسا حیلہ
کرین کہ نگلنے مین امداد کرے اور یہ اسطرح ہوا کرتا ہی کہ گردن کے دوسرے فقرے پر سینگی لگائین اور یہ ظاہر ہی کہ اس حیلہ سے کچھ راستہ فراخ ہوتا ہی کیونکہ جبتک
سینگی لگی ہوئی ہی جس چیز کا قوام رقیق ہو اُسکا نگلنا ممکن ہی **فائدہ** رازی نے کہا ہی کہ جب دبلے بدن والون کو خناق سخت عارض ہو میری راے مین
یہ آتا ہی کہ فصد کو موقوف کرین اور سرد مکان مین بٹھلائین اور غرغرہ استعمال کرین جبتک کہ حلق کھل جائے اور ممکن ہی کہ اس تدبیر سے آدمی بدون کھائے
بیس دن تک زندہ رہے اور خناق اگرچہ قوی ہو البتہ اس مدت مین کھل جاتا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ بہت سرد مکان تحلیل ہونیکو اور بھوک اور پیاس کو مانع ہی
اور جو کچھ تحلیل ہوتا ہی اُسکا بدلہ کرنے مین بدن کا خون کفایت کرتا ہی بخلاف اسکے کہ اس قسم کے بیمار کی فصد کرین اور بہت سا خون نکالین کیونکہ ایسی
مہلک صورت مین بدون غذا کھانیکے تین دن تک زندہ رہنا دشوار ہی لیکن اسوجہ سے کہ متقدمین مین سے ایک بھی اس تدبیر کو زبان پر نہین
لایا اور جس خناق مین فصد واجب ہی اُسکا معالجہ خون نکالنے کے سوا خواہ تھوڑا ہو یا بہت کچھ اور نہین فرمایا رازی کی راے ضعیف ہو گئی چنانچہ
اُسکا کلام یعنی مین قدما کی بالکل مخالفت کرنے سے خناق کے علاج مین ڈرتا ہون خود کہ رہا ہی اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ موذی کا نکالنا بہتر ہی اگرچہ
تھوڑا ہی ہو باوجودیکہ اُسکے کم نکالنے مین اجازت ہی اگرچہ مادہ بہت ہو اور یہ جو رازی نے فصد کی مضرت مین بیمار موصوف کے لیے کہا ہی اُسوقت

ثابت ہوگا کہ جب خون کے نکالنے مین مبالغہ یعنی زیادتی کرین اور کوئی شخص بھی ایسی دلیری نہین کرسکتا اور بہتر وہی ہی جسپر متقدمین متفق ہین اور بہت متاخرین بھی اسی طرف ہین چوتھی قسم وہ ہی کہ ان اعضا کا ورم اُسکا سبب نہو بلکہ دوسرے سبب سے اختناق پیدا ہوا اور اس سبب سے کہ یہ قسم کمتر وقوع مین آتی ہی اکثر کتابون مین اسکا ذکر چھوٹ گیا ہی اور اس قسم کی سات نوع ہین ایک تو وہ ہی کہ جو عضلہ حنجرے کو کھولا کرتا ہی اُسمین استرخا آجائے پھر اُس عضلے کی حرکت باطل ہوجائے حالانکہ ورم نہو اور یہ ظاہر ہی کہ جب اُسکی حرکت باطل ہوگی راستہ تنگ ہوجائیگا اور مراد کے موافق دم آئیگا دوسرے یہ کہ حنجرے کے اندر کی طرف کے عضلے مین بہت سی خشکی عارض ہوا اور اس سبب سے ہوا کے کھینچنے سے جو اُسکا کام ہی عاجز ہوجائے اس ضرورت سے آدمی کے دم مین تنگی آئیگی اگرچہ راستہ کھلا ہوا ہو تیسرے یہ کہ ریہ کا ورم یا پیپ کہ ریہ مین یا سینہ کی فضا مین پیدا ہوجائے اختناق کا سبب ہو چوتھے یہ کہ معدے مین یا آنتون مین بہت کرم پیدا ہون اور اس سبب سے سانس آنا دشوار ہوجائے پانچوین یہ کہ معدے مین اور باریک آنتون مین اور اُنکے سوا خون ٹھٹھر جائے اور اس سے دم آنے مین آفت آئے چھٹے یہ کہ کوئی ایسی دوا کھانیکا اتفاق پڑے جو بالخاصیت خناق پیدا کرتی ہی جیسے سماروغ یعنی کھمبی اور زہرے دوسرے اقسام ساتوین یہ کہ پے در پے حمام کرنا خناق کا باعث ہوجائے اور ایک کے لیے ایک علامت ہی مثلاً اگر عضلے کی حرکت باطل ہوگی آدمی کو ہوا کے کھینچنے پر قدرت نہوگی اور ایسا ہی اگر اندر کے عضلے کی خشکی سبب ہوگی اور یہان خشکی کے اسباب بھی پہلے گذر چکے ہونگے اور جب ریہ کا ورم اور ریہ اور سینے مین پیپ کا جمع ہونا اور کیڑون کا پیدا ہونا اور خون کا ٹھٹھرنا خناق کا سبب ہو ہر ایک کے بیان سے جو اپنی اپنی جگہ لکھا ہوا ہی ظاہر ہوگا اور کھمبی کا کھانا اور پے در پے حمام کرنا علامت کا محتاج نہین علاج سبب کے زائل کرنے مین کوشش کرین اور جو کچھ جلد جلد حمام کرنیکے سبب سے واقع ہوا اسکا علاج شربت لیمون اور شربت نارنج سے کرین اور حنجرے کے استرخا کو جدی فصل مین بھی بیان کرینگے اور جاننا چاہیے کہ لفظ خناق اور ذبحہ کے استعمال مین اطبا نے اختلاف کیا ہی اُنہین سے بعضے تو ایسے ورم کو جو حنجرے کے ظاہری عضلون مین یا قصبۂ ریہ کے باطنی مین یا مری کے باطن مین یا اُسکے ظاہر مین پیدا ہو خناق بولتے ہین اور ورم گرم کو جو لوزتین مین عارض ہو ذبحہ کہتے ہین اور صاحب کامل اور اسکے تابعین کی راے بھی اسی طرف گئی ہی اور بعضے کے نزدیک یہ ہی کہ جونسا ورم حنجرے کے باہر کے عضلات مین پیدا ہو خناق ہی اور جو ورم کہ حلق اور مری کے عضلے مین ہو ذبحہ ہی اور جونسا ورم اندر کے عضلات مین واقع ہو وہ خناق کلبی ہی اور صاحب تقویم کی راے اسیطرف گئی ہی اور صاحب اسباب نے اُسی کا اتباع کیا اور بعضون کے نزدیک یون ہی کہ جسوقت اعضاے باطنہ مین جنکا ذکر آیا ہی آماس مخصوص ہوا اور مُنھ کے اجزا مین اور باہر کی طرف آماس کا کچھ بھی اثر ظاہر نہوا اُسکو ذبحہ کہتے ہین اور ابن ابی صادق کا یہی مذہب ہی اور بعضے ان دونون مین یعنی خناق اور ذبحہ مین فرق نہین کرتے اور شیخ الرئیس اور فیلسوف اور ابو الفرج نے اُسی کو اختیار کیا ہی اور ہر کوئی جیسا چاہے اپنی ایک اصطلاح ٹھہرا لے لیکن یہ اختلاف مقصود کے لیے مضر نہین

فصل بثور حارۂ محترقہ کے بیان مین یعنی گرم پھنسیان کہ حلق اور مری اور قصبۂ ریہ مین پیدا ہون جاننا چاہیے کہ پھنسیان اکثر مری مین نکل آتی ہین کیونکہ اُسکا جرم نرم اور گوشت کا بنا ہوا ہی اس سبب سے گرم مواد کو بہت جلد قبول کرتا ہی اور قصبۂ ریہ اسکے خلاف ہی کہ مواد کو جلد نہین قبول کرتا کیونکہ اُسکا جرم سخت اور غضروف کا بنا ہوا ہی اسی سبب سے اُسمین بثور کم پیدا ہوا کرتے ہین اور جو بثور کہ مری کے مُنھ پر نکل آئین اُنکی علامت یہ ہی کہ جب غذا اور پانی

سے گذرے درد جتنا تھا اُس سے زیادہ ہوجاے خصوصًا اگر سخت یا ترش یا تیز غذا کھانے مین آئے اور اگر ثبور حلق اور حنجرے پر نکل آئین غذا کے جانے سے درد نہو مگر بات کرنے سے اور دھوئین اور غبار سے اور چبانے اور کھانے سے الم پہونچے اور آواز مین تغیر آجائے اور جس جگہ مین ثبور ہون اُسی جگہ ہروقت درد اور جلن کا رہنا ضروری ہی علاج رگ باسلیق یا اکحل کھولین اور شیرۂ جو نشاستہ روغن بنفشہ کا حریرہ بنا کر پیین تاکہ سوزش اور جلن تھم جائے اور ٹھنڈا پانی پینے سے پرہیز کرین خاص کر اگر ثبور سے زخم ہوجائین اور میوون کے پانی سے طبیعت نرم کرین اور رات کیوقت اسبغول کا لعاب نیمگرم دین اور جونسی غذا پینے کے لائق ہو اُسکو اختیار کرین اور جونسا کھانا خشک یا ترش یا تیز ہو اُس سے پرہیز کرین اور جسوقت مادہ کے پکانیکی احتیاج پڑے جیسا علاج خناق کے پکانیکے لیے ہی وہی یہان بھی استعمال کرین اور جب پکجائے اور کھنکار مین پیپ نکلنے لگے وہی تدبیرین جو خناق مین پھوٹنے کے بعد کام آتی ہین اور اُنکا ذکر آچکا ہی کام مین لائین اور آخر مین تھوڑا سا سرکہ نیمگرم پانی مین ملاکر گھونٹ گھونٹ پیین اور اُسی سے غرغرہ کرین تاکہ اُس جگہ کو دھو کر پاک کردے اور اگر سرکہ کی تیزی سے الم پہونچے روغن گل یا روغن بنفشہ یا السی کا لعاب پیین اور اسی سے غرغرہ کرین اور زخمی پھنسیون مین درد تھامنے کے لیے موم روغن یا مرہم ابیض سے اسطرح پر معالجہ کرین کہ ہر ایک دوا اکیلی یا بیضے کی زردی مین ملاکر نیمگرم کرکے گھونٹون پی لین اور منھ مین رکھین اور جاننا چاہیے کہ حلق کی پھنسیان دشوار ہوا کرتی ہین اسلیے کہ اُسکی خلقت غضروف اور غشا سے ہوئی ہی سو جسوقت اُس جگہ درد معلوم ہو جلدی سے فصد اور اسہال اور شربت جنکا ذکر آچکا ہی استعمال کرین اور دیر نکرین اور اُسکا علاج اکثر غرغرون سے کرین اور اُنکا ذکر خناق کے علاج مین آچکا

حب السعال کہ بنفشہ کتیرا رب السوس تخم خیارہ بادرنگ نشاستہ سے اسبغول کے لعاب مین ملاکر بنائین منھ مین رکھین

فصل تعلق زلوچہ بحلق کے بیان مین یعنی حلق مین جونک لگ جائے اور جونک کو عربی مین علق کہتے ہین جاننا چاہیے کہ بہت سے پانی اس قسم کے ہوا کرتے ہین کہ اُنمین چھوٹی چھوٹی جونکین ہوتی ہین اور جب آدمی غفلت کے سبب سے اُنکو پی لیتا ہی جونکین تالو مین یا منھ یا حلق مین یا زبان پر یا مری مین لٹک جاتی ہین اور کبھی شاذ و نادر قصبۂ ریہ مین جاکر وہان لگ کر چمٹ جاتی ہین اور کبھی تالو سے ناک کیطرف آجاتی ہین اُنمین سے جو باہر کی طرف ہوتی ہی نظر آتی ہی اور جو اندر کیطرف نیچے ہوتی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ بیمار غمگین اور بیقرار رہے اور شاید کہ خون رقیق تھوک مین نکل آئے حالانکہ اُسکو کوئی دوسری بیماری نہو اور جونسی جونک مری مین چمٹ جاے اور بہت دنون مین بڑی ہوجاے تو بیمار کو اُسکی مضرت معلوم ہوگی اور بے چینی اور غم بڑھ جائیگا اور اگر قصبۂ ریہ مین لٹک جاے کھانسی ایک دم بھی فرصت نہ لینے دیگی یہانتک کہ اُسکو اُکھاڑ ڈالے اور اگر تالو سے ناک کی طرف آجائے دماغ کے مقدم مین بوجھ معلوم ہوگا اور ناک کا راستہ بند ہوجائیگا علاج جو نظر آسکے اُسکو موچنے سے پکڑ کر اُٹھا لین یا اُس آلہ سے کہ اُسکے نکالنے مین مخصوص ہی اور یہ ایسا آلہ ہی کہ زنبور یعنی سنداسی کی صورت دراز گردن اور دونون طرف دو پیسون کی صورت اندر سے گہرا اور اُنکے کنارون مین دندانے جیسے آرہ کے دانت ہوا کرتے ہین اور کنارون کے دندانہ دار ہونے مین یہ فائدہ ہی کہ جونک جب اُس سے پکڑین پھسل نہ جائے اور مضبوط پکڑے اور اُسکے نکالنے کا طریق اِس طرح پر ہی کہ بیمار آفتاب کے مقابل منھ کھولے اور زبان کو نیچے کیطرف لگائے اور منھ کو اتنا کھولے کہ جونک کا سر باہر سے نظر آنے لگے پھر علاج کرنیوالا اُسی آلہ سے جسکا ذکر آیا ہی موچنے سے جونک کا سر اور گردن پکڑکر دبالے اور دیر تک ٹھہرائے رکھے تاکہ اُسکی قوت سست ہوجائے اور جگہ چھوڑ دے

پھر آہستہ آہستہ باہر کیطرف کھینچ لے تاکہ نہ حلق مین خراش ہو اور نہ جونک ٹوٹکر رہجائے کیونکہ اگر جونک کٹ گئی اور اُسکا سر اُسی جگہ چمٹا ہوا رہ گیا بڑی آفت لاتا ہی اور ورم پیدا کرتا ہی اور شاید کہ معدے مین گر پڑے اور خباثت اور سمیت کے سبب سے خون کی قی اور سحج یعنی خراش پیدا کرے اور اگر جونک کے چھڑانے سے پہلے سرکہ اور نمک سے یا سرکہ اور ہینگ سے کلیان اور غرغرہ کرین تاکہ سست ہو جائے بہتر ہوگا مگر جہان کہین اندر کی طرف دور ہو اور نظر نہ آئے غرغرہ کے سوا اور علاج نہین ہو سکتا اور سرکہ اور نمک اور سرکہ انگوری اور ہینگ اسبابین خوب ہی اور اگر افیون صوف کو جلا کر سرکے مین ملا کر غرغرہ کرین فائدہ مند ہوگا اور طبری نے کہا اگر بیخ سوسن پیس لین اور سرکے مین یا روغن مین ملا کر اُس سے غرغرہ کرین فی الفور اُسکو ہلاک کرتا ہی اور جونک کے ہلاک کرنے مین کوئی دوا اس سے بہتر نہین اور بہت اچھی تدبیر یہ ہی کہ کالی مٹی یعنی تالاب کا سیاہ گارا تھیلی مین ڈالکر بیمار کے مُنھ مین بھر دین تاکہ جونک اُس مٹی کے شوق مین اپنی جگہ چھوڑ کر اس طرف آئے کیونکہ اُسکو اُس مٹی سے الفت ہی پھر جب اُسکے نکلنے کی حرکت محسوس ہو مٹی کو مُنھ مین سے نکال ڈالین اور اسکو موچنہ سے پکڑ کر نکال لین اور یہ ترکیب شارح اسباب و علامات کے دادا کا اختراع ہی لیکن اگر جونک معدے مین گر پڑے شیح قیصوم افسنتین شونیز یعنی کلونجی باقلا قسط اور بزر سرخس یعنی کیلدارو لیکر سرکہ مین ملا کر پکائین اور چھانکر پلائین اور اُسکے کھانیکی چیزین لہسن اور پیاز پودینہ خردل کرنب ہونی چاہئین یعنی جسکو قی آسان آجائے اس قسم کی چیزین کھلا کر قی کرائین اور قی کی دوا پلائین اور جس شخص کو قی آنا دشوار ہو مسہل دین جیسے اُسکا بیان ہو چکا اور اگر جونک تالو سے ناک کیطرف چڑھ گئی ہو شونیز عصارۂ قثاء الحمار خربق سرکہ مین پکا کر ناک مین ڈالین اور بیمار اوپر کھینچ لے اور جن چیزون کو غرغرہ کے لیے بیان کیا ہی اُس جگہ بھی اُنکو کام مین لانا چاہیے اور جن حیلون سے جونک نکل آتی ہی اُنمین سے ایک یہ ہی کہ لہسن سرکہ مین رچا ہو یا ویسا ہی سادہ اندازے کے موافق کھا کر گرم حمام مین جائین اور بہت دیر وہان ٹھہرین اور گھڑی گھڑی برف کا پانی یا یخ کا ٹھنڈا کیا ہوا مُنھ مین لیکر کچھ دیر ٹھہرا کر گرائین اور پھر ایسا ہی کرتے رہین تاکہ اس حیلے کے سبب سے جونک ٹھنڈے پانی کی تلاش مین اُس جگہ کو چھوڑ کر اوپر آئے اور اگر حمام مین اتنا صبر کر سکین کہ غشی کا خوف ہو جائے تو کرنا چاہیے تاکہ گرمی سے گھبرا کر اوپر آجائے اور اگر اسی طرح لہسن کھا کر آفتاب مین بیٹھین اور مُنھ کھول دین اور سرد پانی کا پیالہ ہونٹون پر رکھین اچھی تدبیر ہی اور ممکن ہی کہ پانی کی طلب مین اوپر آجائے اور اگر کائی مُنھ مین لین یا ہونٹون پر رکھین تاکہ اُسکی بو سے نکل آئے بہتر ہی۔

فصل حلق مین کانٹا چبھ رہجانا یا کھانا اٹک جانا **علاج** اگر وہ چیز نرم ہو جیسے گوشت اور روٹی اور چکنی ہڈی اور آنبہ کی گٹھلی اور اُنکے مانند گردن پر اور دونون شانون کے بیچ مین تھپکین یعنی اُس جگہ کچھ مارتے رہین تاکہ باہر نکل آئے یا اندر اُتر جائے اور اگر اُس تدبیر سے کام نہ نکلے تو قی کی تدبیر کرین جسطرح بن پڑے اور اگر وہ چیز سخت اور کھر کھری ہو جیسے مچھلی کا کانٹا اور کھرکھری ہڈی اور اُنکے مانند تو اُسکو غور سے دیکھین اگر نظر آتی ہی کوشش کے ساتھ اُسکو زنبور سے یا کسی اوزار سے نکال لین اور اگر نیچے ہو گئی ہو اور نظر نہ آئے لعاب اور حریرہ نرم اور مزلق یعنی پھسلانیوالی چیزین پلائین تاکہ اُنکی نرمی کے سبب سے پھسلکر معدے مین گر پڑے پھر قی کرائین تاکہ باہر آجائے اور بہتر یہ ہی کہ پہلے معدے کو کسی ایسی غذا سے جو پینے کے لائق ہو بھر لین اُسکے بعد قی کرین اور دوسرا حیلہ یہ ہی کہ اسفنج کا ٹکڑا لیکر کسی مضبوط اور بڑے دھاگے مین مضبوط باندھ دین اور دھاگے کا سرا ہاتھ مین رکھین اور بیمار کو کہین کہ اسفنج کو نگل لے اور پانی پینے سے مدد کرین تاکہ اسفنج چبھی ہوئی چیز سے آگے بڑھ جائے اور نیچے اُتر جائے پھر دھاگے کو ایک دفعہ ہی

کھینچ لین تاکہ وہ چھپی ہوئی چیز اپنی جگہ سے پھسل کر اسفنج کے ساتھ باہر آجائے دوسری ترکیب گوشت کا ٹکڑا یا صوف کا پارچہ لیکر اسی طرح دھاگے مین باندھکر اور شہد مین بھر کر نگل جائین اور دیر تک صبر کرین تاکہ اُسپر سے شہد گھلکر اُتر جاے پھر دھاگے کو کھینچ لین دوسری ترکیب سوکھا ہوا انجیر دھاگے مین باندھکر کچھ ایک چباکر نگل لین پھر دھاگہ کھینچ لین اسکو نکال لاتا ہی اور اگر وہ چھپی ہوئی چیز ایک مدت تک اُسی جگہ رہے اور نہ اندر جائے نہ باہر آئے چاہیے کہ ہر روز ایک درم تخم سپندان کہ اُسکو عربی مین حرف کہتے ہین کوٹ کر گرم پانی کے ساتھ دیا کرین اور یہ دوا مجرب ہی اُس چیز کو البتہ کھینچ لیتی ہی اور جب اُس چیز کا نکالنا ممکن ہو معدے مین نہ ڈالنا چاہیے کیونکہ معدے مین اُتر جانے سے خوف ہی کہ معدہ یا آنت کو چھیل ڈالے اور اگر ان حیلون کے استعمال کیوقت کانٹا نکالتے وقت حلق چھل جاے سرد لعابون سے غرغرہ کرین اور جونسے حریرے اور لعاب مناسب اور موافق ہین اُنکو گھونٹ گھونٹ کر کے پیین اور اگر درد کا غلبہ ہو اور بدن مین امتلا معلوم ہو تو فصد کرین تاکہ مادّہ درد کی جگہ پر نہ جھکے اور غرغرہ کرنے مین مبالغہ کرین تاکہ آماس نہ پیدا ہو اور لعابی چیزون کے سوا جسمین تیزی نہو اور کوئی چیز نہ کھائین تاکہ سبب کو زیادہ نہ کرے

فصل بلع الابرہ کے بیانمین یعنی سوئی نگلنا اور اُسکے نکالنے کی یہ تدبیر ہی کہ سنگ مقناطیس جسکو آہن ربا بھی کہتے ہین ایکدرم باریک پیسکر ایک قاشق شراب انگوری مین ملائین اور نہار پیین اور جب آدھا گھنٹہ گذر چکے سنا مکی پانچ مثقال گل سُرخ بنفشہ ہر ایک دو مثقال سپستان تیس دانے ان سبکو ایک پیالے پانی مین پکائین جب آدھا باقی رہے چھان لین اور شیرخشت تازہ پندرہ مثقال اُسمین ملاکر اور چھانکر نیمگرم پیین اور شیاف سے مدد کرین اور جب دوا کا عمل تمام ہو چکے قند کا شربت گلاب اور تخم ریحان کے ساتھ پلائین اور غذا نخود آب دین

فصل انطباق المری کے بیانمین یعنی مری کا دب جانا جاننا چاہیے کہ مری کے اندر ایک عضلہ پھیلا ہوا لگ رہا ہی کہ مری کو بقدر معین کھلا رکھتا ہی اور اُسکے کنارون کو آپس مین نہین ملنے دیتا پھر جسوقت بہت سی رطوبت اُسپر گرتی ہی اور اُس عضلے کو ڈھیلا کر دیتی ہی مری کا رستہ مل جاتا ہی اور وہی عضلہ کہ ہلکی اور بہتی ہوئی چیزون کے نیچے اُتارنے مین مدد کرتا تھا اپنے کام سے بیٹھ رہے اور معدے کی طرف نہ ڈال سکے ناچار جو چیز کہ لطیف اور سبک یا رقیق ہو جیسا پانی اور اُسکے مانند ہرگز نہ اُتر سکے مگر بڑا لقمہ اور بھاری چیز کہ فراغت سے اُتر جائے اُسکی وجہ یہ ہی کہ جو چیز کہ بھل ہی وہ اپنے بوجھ اور سختی سے بالطبع نیچے کیطرف جاتی ہی اور انطباق کو کھول دیتی ہی اور اس بات کی محتاج نہین کہ کوئی دبانے والی چیز اُسکی مدد کرے اور ہلکی چیز اپنی خفت ذاتی کے سبب سے کسی ایسی چیز کی محتاج ہی کہ اُسکو زور سے دبائے تاکہ ملے ہوے جسم مین جسکا راستہ دب گیا ہی جا سکے اور اس بیماری کا اچھا ہونا دشوار ہی کیونکہ استرخا ایسے عضو مین ہی جسمین بہت سی رطوبت ہی اور ہمیشہ کھانے اور پینے کی چیزین اُسکے اوپر گذرتی ہین اور حنجرے کے نزدیک ہی حال یہ ہی کہ حنجرے مین چکنی رطوبتین بھر رہی ہین اس سبب سے ایسے عضو سے استرخا زائل ہونا ممکن نہین مگر یہ کہ بیمار لڑکا ہو کیونکہ اُسمین جسوقت حرارت اور قوت بڑھ جائیگی توقع ہی کہ رطوبات تحلیل ہو جائین علاج مادّے کا استفراغ کرین یعنی ایارجات اور غرغرے رطوبت کے خشک کرنے والے استعمال کرین اور عضو کی تقویت کے لیے انیسون سنبل کندر دونون بہمن مصطگی کا جوشاندہ نیمگرم گھونٹ گھونٹ کر کے پیین اور ٹھوڑی کے نیچے محجمہ ناری یعنے بارے لگانے یا پچھنے دے کر جندبیدستر سکبینج اور اُسکے مانند طلا کرنا فائدہ مند ہی

فصل استرخاء الحنجرہ کے بیانمین یعنی حنجرے مین استرخا آنا جاننا چاہیے کہ جونسا عضلہ حنجرے کو ہوا کے کھینچنے کے لیے کھولا کرتا ہی وہ کبھی رطوبات رقیق کے گرنے سے ڈھیلا ہو جاتا ہی پھر حنجرہ اُسی طرح بند رہجاتا ہی اور ہوا ریہ کی طرف نہین کھنچتی اور اختناق بھی پیدا ہوتا ہی یعنی دم گھٹنے لگتا ہی جیسا خناق کی پچھلی قسم مین بیان ہو چکا **علاج** جو کچھ انطباق المری مین گذر چکا اُسپر عمل کرین

فصل حکاک المری کے بیانمین یعنی مری مین خارش ہونا کبھی خلط غلیظ سوختہ تیز شورش پیدا کرنے والی معدے مین جمع ہو جاتی ہی اور اُسمین سے بخار اُٹھکر مری کیطرف آتے ہین اور مری کے منھ مین ایسی طرح خارش پیدا ہوتی ہی کہ بیمار اُس جگہ کو کھجلانے کے لیے کھنکارنے اور سر اور گردن کے پھیرنے سے نہ رُک سکے **علاج** معدے کے تنقیہ کے لیے شبت اور لوبیا اور مولی کے بیج کے جوشاندے مین سکنجبین ملاکر پیین اور قَے کرین اور خلط کو قطع کرنیکے لیے سکنجبین عنصلی یا پرانے سرکہ سے غرغرہ کرین اور تازے دودھ مین شکر ملاکر گھونٹ گھونٹ کرکے پیین تاکہ سوزش اور خارش تھم جائے اور اس مرض مین شراب کدر شیرین سب چیزون سے زیادہ مفید ہی

فصل اختلاج اور ارتعاش قصبہ ریہ کے بیانمین اختلاج عضو کا پھڑکنا اور ارتعاش کانپنا ہی اور قصبۂ ریہ کے اختلاج کی علامت یہ ہی کہ گھڑی گھڑی کے بعد کلام مین لغزش اور جنبش پڑے یعنی بات مُنھ کی مُنھ مین ہی رہجائے اور مُنھ سے نہ نکلے لیکن بغیر دوام اور ہر وقت ایسا نہو اور دوام نہونیکی یہ وجہ ہی کہ سبب بھی دوام نہین رہتا کیونکہ اختلاج کا سبب ریح بخاری غلیظ ہی اور اُسکو اُسیوقت تک قیام ہی کہ جبتک قوت کے مقابلہ اور مجادلہ مین لطیف اور تحلیل ہو جائے سو جبتک سبب باقی ہی کلام کرنیکے وقت تردد اور رکاوٹ کلام مین رہتا ہی اور جسوقت تحلیل ہو جائے کلام اصلی حال پر آجائے یہانتک کہ پھر سبب پلٹ آئے اور قصبہ کے ارتعاش کی یہ علامت ہی کہ کلام مین لرزہ اور کانپنا ہو اور سبب کے دائم ہونے سے یہ حالت ہر وقت رہا کرتی ہی کیونکہ اُسکا سبب رطوبت مرخیۂ بلغمیہ یعنی سُست کرنیوالی ہوا کرتی ہی کہ حنجرے کے عضلون اور غشا کے لیفون مین عارض ہو جاتی ہی اور ارخاے ناتمام پیدا کرتی ہی یعنے بالکل سست نہین کرتی اور اس سبب سے کہ بلغم کا مادّہ ایسا جلد تحلیل ہوا کرتا ہی جیسا ریح جلد تحلیل ہو جاتی ہی وہ کیفیت مادّے کے باقی رہنے تک ایک وتیرے پر رہتی ہی اور اختلاج اور ارتعاش عامہ کا ذکر جو سر کے امراض مین لکھا گیا ہی خاص خاص اعضا کا معالجہ اسی جگہ تلاش کرنا چاہیے مگر اس جگہ غرغرہ اور لعوقات مناسبہ بہت مفید ہین

فصل غریق کے بیانمین یعنی ڈوبے ہوے کی تدبیر مین جو شخص کہ پانی مین ڈوب گیا ہو اور نکالنے کے بعد بیہوش ہو جائے مگر دم باقی ہو اُسکو سر نیچا کرکے اسی طرح پر اُلٹا کر دین کہ پیٹ مین سے سب پانی باہر آجائے اور جس حیلے سے بن پڑے ایسی تدبیر کرین کہ پیٹ مین سے پانی نکلجائے اُسکے بعد ہوش آنیکے لیے اور معدے کے رطوبات خشک کرنیکے واسطے فلفل زنجبیل سرکہ مین پکاکر اور چھانکر حلق مین ٹپکائین اور ہوش آنیکے بعد کئی دن تک چنے کے آٹے سے اور دودھ سے حریرہ بناکر اُسکو پلایا کرین تاکہ ریہ کے مزاج کو درست کر دے **فائدہ** اگر ڈوبے ہوے مین دم رہا ہو اُسکو عذاب ندین جیسا بعضے جاہلون کے دیکھنے کا اتفاق پڑا ہی کہ بیچارے غریق کو بیفائدہ عذاب دیتے ہین اور اس باب مین بیہودہ باتین بکتے ہین کہ ہر چند ڈوبے ہوے اور سانپ کے کاٹے ہوے مین دم نرہے مگر کئی دن کے بعد سانس آجاتی ہی اُنکی زیادہ گوئیون کو دیکھو تو سب باتین جھوٹ موٹ کی ہین

اور نہین تو ہم خرق عادات اور کرامات کے تو مقر ہین اگر یہ بات بھی ویسی ہی ہو تو کچھ بعید نہین مگر جس طرح عادات الٰہی جاری ہے اُسطرح پر دیکھو تو یہ اُنکی باتین صریح بہتان ہین اور اُنکا ماننا بہت ہی قبیح اور مین نے یہان جو اتنا کلام کو طول دیا یہ اس لیے کہ بہت سے لوگون کو دیکھا کہ بعضے نادانون کے کہنے سے کہ چوپایون کیطرح ہوتے ہین مُردون کی لاشون کو بچنے کی امید پر جلایا اور سوائے حسرت وافسوس کچھ اُنکے ہاتھ نہ آیا۔

فصل مخنوق بوہیق کی تدبیر مین یعنی جس شخص کا گلا کمند سے یعنی پھانسی سے گھونٹ دیا ہو جیسا قزاقون کا کام ہے جس جگہ ایسے شخص کو پائین اور بیہوش ہوگیا ہو مگر دم باقی ہو چاہیے کہ جلد پھانسی کاٹ ڈالین پھر دیکھین کہ مُنھ مین کف آگئے ہین یا نہین اگر کف نہ آئے ہون تو رگ قیفال کھولین اور متوسط حقنون سے طبیعت کو نرم کرین اور خردل پیسکر پانون پر ملین اور جب ہوش آجائے روغن بنفشہ اور گرم پانی سے غرغرہ کرائین اور اگر مُنھ مین کف آگئے ہون تو علاج پر ہاتھ نہ ڈالین اور زندگی کی اُمید نہ رکھین اور جو شخص ورم کے سبب سے گھٹ گیا ہو اور مُنھ مین کف آگئے ہون اُسکو بھی ایسا ہی سمجھین

فصل عسرالبلع کے بیان مین یعنی نگلنے مین دشواری ہو وہ اسطرح پر ہے کہ کھانے اور پینے کی چیزین دشواری سے نگل سکے اور اُسکا سبب یا تو یہ ہے کہ مری کا راستہ تنگ ہوگیا ہے جیسا بعض خناق مین اور انطباق المری مین بیان ہو چکا یا مری مین سوء مزاج سافج واقع ہوا چنانچہ یہان بیان کیا جاتا ہے جان لے کہ نگلنے کا کام دو قوت سے پورا ہوتا ہے ایک تو جاذبہ طبعیہ کہ مری اور معدے مین ہے اور دوسری دافعہ ارادیہ کہ عضلون مین ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ افعال اُسوقت کامل ہوا کرتے ہین کہ اُس عضو کے مزاج مین اعتدال ہو پھر جسوقت مری مین کوئی مزاج آٹھون مزاج مین سے جو اعتدال سے خارج ہین عارض ہو تو قوت جاذبہ کہ غذا کو مُنھ سے معدہ کی طرف کھینچتی ہے ضعیف ہو جائے اور ضرور ہے نیچے اترنا دشوار ہو اور غذا کے اقسام مین سے بہتی ہوئی چیزون کے سوا جو کچھ کھائے بہت دیر مین مری سے گذر کر معدے مین پڑے چنانچہ آدمی کو اُسکا ٹھہرنا اور جانا محسوس ہو اور اس قسم کے عسرالبلع مین درد بالکل نہین ہوا کرتا مگر اس قسم مین جسکا سبب ورم یا کوئی اور چیز دبانیوالی جیسا اوپر گذر چکا ہے اور یہ پہچاننا کہ کونسا سوء مزاج ہے ہر ایک کے لوازمات سے ہوسکتا ہے مثلاً اگر مزاج گرم ہو پیاس کا غلبہ ہوگا اور سرد پانی کے پینے سے فائدہ معلوم ہوگا اور اگر سرد ہوگا تو اُسکی ضد ہوگا اور اگر رطب ہوگا مُنھ مین رطوبت اور مُنھ مین بہت پانی بھر آنا اُسکا گواہ ہوگا اور اگر یابس ہوگا تو اُسکی ضد ہوگا اور اگر مرکب ہو تو دونون مزاج کے آثار ظاہر ہونگے جیسا ذکر ہو چکا **علاج** مزاج کی اصلاح کے لیے جیسے جیسے شربت مناسب ہین پیین اور جو دوائین موافق ہون اُنسے غرغرہ کرین اور دونون شانون کے بیچ مین طلا اور مروخات استعمال کرین اور علاج ہر ایک مزاج کے موافق بیان کیا جاتا ہے اگر مزاج گرم ہو شربت تمرہندی شیرۂ خرفہ لعاب اسبغول تینون کو اکٹھا کرکے پلائین اور سبز کاسنی اور سبز دھنیا اور کاہو کے پانی سے غرغرہ کرین اور صندل اور کافور اور کاہو اور خرفہ اور سبز دھنیے کا پانی طلا کرین اور روغن بنفشہ اور موم ملین اور اگر سوء مزاج سرد ہو شربت دینار اور شربت بادرنجبویہ انیسون مصطگی سنبل کے پکے ہوے پانی مین ملاکر پیین اور بادیان دارچینی شبت پکاکر اور میفختج ملاکر غرغرہ کرین اور سنبل افسنتین مصطگی جندبیدستر طلا کرین اور روغن ترب روغن قسط ملین اور اگر رطب ہو شربت بہ شربت سیب اور شربت حب الآس پیین اور دونون بہمن اور گل سرخ ہلیلہ ابجدان پکاکر غرغرہ کرین اور روغن ناردین و روغن زنبق ملین اور اگر یابس ہو شربت بنفشہ شربت نیلوفر لعاب اسبغول لعاب بہدانہ ملاکر پلائین اور تازہ دودھ سے غرغرہ کرین اور مغز تخم کدوے شیرین اور مغز بادام شیرین اور بنفشہ

اور برگ خطمی باریک پیسکر تخم کنوچہ کے لعاب اور مرغی کی چربی مین ملاکر طلا کرین اور روغن بنفشہ اور تخم کدو ملین فائدہ مری کی جگہ قصبۂ ریہ کے پیچھے ہے اور
فقرون سے بہت نزدیک ہے اس لیے طلا اور مروخات شانون کے درمیان استعمال کرتے ہین تاکہ کم مسافت ہونیسے دوا کا اثر مری کی طرف جلد پہونچ جائے

فصل مری کے ورم کے بیان مین وہ دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ گرم ہو اور اُسکی علامت تپ گرم اور پیاس کی شدت اور شانون کے بیچ مین درد
ہونا خصوصًا کھانا نگلنے کیوقت علاج رگ ہفت اندام یا باسلیق کھولین اور ابتدا مین مادے کے ردع کے لیے شربت توت اور شربت فواکہ شیرۂ
تخم خرفہ اور انار کے پانی مین ملاکر تھوڑا تھوڑا پیین اور صندل اور گلاب اور بہی کا پانی اور آس کا پانی شانون کے بیچ مین ضماد کرین اور جسوقت کہ مادّہ
وہان سے نہ ہٹے اور انتہا کو پہونچے تحلیل کے لیے شربت بنفشہ اور شربت کاکنج یا املتاس کا شیرہ آش جو مین ملاکر پیین اور جو کا آٹا اور بابونہ اور خطمی
عنب الثعلب کے پانی مین اور روغن گل مین ملاکر ضماد کرین دوسرے یہ کہ بارد ہو اور اُسکی علامت بوجھ معلوم ہونا اور درد کم ہونا اور سرد چیزون کے پینے
سے ضرر پانا علاج شبت بابونہ اکلیل الملک تخم کتان پانی مین پکائین اور اُسکا پانی میفختج مین ملاکر ٹھہر ٹھہر کر پیین اور ایساہی اُن دواؤن سے جنکا ذکر
آیا ہے ضماد کرین اور گرم روغن جیسے روغن بان روغن بابونہ روغن زیتون ملین تاکہ مادّے کو نرم کرین اور پکانے مین بھی مدد کرین

فصل قروح المری کے بیان مین یعنی مری کے زخم اور اُسکے دو سبب ہین ایک تو بثور اور اورام کہ مری مین پیدا ہون پھوٹ جائین دوسرے اخلاط گرم
کہ مری پر گرین اور اُسکو زخمی کرین اور مری کے قرحے کی یہ علامت ہے کہ جسوقت کوئی ترش چیز یا نمکین یا تیز یا جسمین کوئی کیفیت غالب ہو کھانیکا اتفاق
پڑے درد پیدا ہو اگرچہ یہ چیزین مقدار مین کم ہون مگر جونسا کھانا چکنا اور پھیکا ہو وہ اُسکے خلاف ہے کہ اُسمین سے اگرچہ بڑا لقمہ کھائین درد معلوم نہو اور
اسی بات سے مری کے ورم اور قروح مین فرق معلوم ہوسکتا ہے کیونکہ ورم مین الم کھانیکی کمیت سے عارض ہوتا ہے اور قرحے مین اُسکی کیفیت سے غرض کسی طرح
سے ہو بڑا لقمہ مری کے ورم مین درد پیدا کرتا ہے علاج روغن گل اور موم سے قیروطی بناکر اور مرہم ابیض بیضہ کی زردی اور سفیدۂ قلعی اور روغن سے طیار کرکے تھوڑا تھوڑا ہین

فصل تفرق اتصال مری کے بیان مین یعنی مری کے اجزا پھٹ جائین اور یہ بحث نفث الدم سے ظاہر ہوگی یعنی نفث الدم مین بیان کرینگے اور
حاصل کلام اُسکی علامت یہ ہے کہ قے مین خون نکلے اور تفرق کی جگہ مین درد ہو اور رگون کا امتلا یا زخم یا ضربہ اور سقطہ کا پہلے واقع ہونا اُسپر گواہ ہو علاج
صمغ عربی نشاستہ گل ارمنی باریک پیسکر آہستہ آہستہ پلائین اور جسطرح ہوسکے ایسا کرین کہ دوا مری پر چمٹ جائے اور باقی علاج قے الدم مین بیان کیا جائیگا فقط

فصل فساد الصوت کے بیان مین یعنی جو آفت آواز سے علاقہ رکھتی ہے جاننا چاہیے کہ حنجرہ جو آواز کا فاعل ہے اور اُسکا ایسا مزاج ہونا چاہیے کہ
تری اور خشکی مین معتدل ہو اُس اعتدال مین فتور پڑتا ہے جسقدر اُسکا مزاج اعتدال سے دور ہوتا ہے اُسی کے موافق آواز مین تغیر آتا ہے یا باطل ہو جاتی
ہے لیکن آواز کا تغیر اور باطل ہونا اکثر اسوجہ سے ہوا کرتا ہے کہ مزاج تری مین اعتدال سے نکلجاے اور جان لے کہ حنجرے کے سر کو نلے کے سر سے مشابہت
کرتے ہین اسلیے کہ جب نلے کا سر تر ہو جاتا ہے اور اُسکے دونون لب آپس مین ملجاتے ہین آواز نہین دیتی اور اگر خشک ہو جائے اسکے لب کھلے
رہجاتے ہین اور فراخ ہو جاتے ہین اور آواز نہین دیتی سو حنجرے کے تر ہونیکا سبب یہ ہے کہ کھانے اور پینے کی چیزین جیسے رطوبات بڑھین کھانے
مین آئین اور رطوبت کی جگہ مین مقام کرنا اور حنجرے کے تر ہونے کی علامت یہ ہے کہ بڑی جہد سے باریک آواز ایسی نکلے جیسے کتے کے چھوٹے

سے پلے کی آواز کانپتی ہوئی اور خشکی کا سبب یہ ہی کہ خشک غذائین کھانے مین آئین اور خشک ہوا مین مقام کرین یا گرد اور غبار اور دھوان حلق اور حنجرے مین چلا جائے یا بہت آوازین کرین یا رات کو جاگین اُسکی علامت یہ ہی کہ جسوقت آواز کرے اُسکی ایسی آواز نکلے جیسے کانگ یعنی گونج کی آواز اور جو اسباب کہ پہلے گذر چکے وہ ہر ایک کے پکے گواہ ہین اور ایسا ہی جسوقت آواز کے دوسرے آلات مین جیسے حجاب درسینہ اور منہ کے عضلون مین اور جو چیزین اُنمین ہین اُنمین آفت آتی ہی آواز مین بھی مرتبون کے تفاوت سے تغیر ظاہر ہوتا ہی پھر اگر سبب قوی نہو آواز بدل جاتی ہی اور اگر قوی ہی باطل ہو جاتی ہی اور جاننا چاہیے کہ آواز کے باطل ہونے سے بات کرنا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ جبتک سانس اچھی طرح آتی ہی بات کرنا ممکن ہی لیکن باطل ہونیکے وقت ہر چند مریض بات کرتا ہی مگر کان مین نہین پہونچتی اور اس فصل کو ہم پانچ قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم آواز کے تغیر اور باطل ہونے مین جسوقت یہ آفت ظاہر ہو اُسکا تدارک جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر یہ بیماری دیر تک رہیگی علاج دشوار ہو جائیگا سو اگر خشکی کے سببسے آفت آئے اسبغول کا لعاب شکر مین ملا کر نیمگرم پلانا اور موے مرغ کا شوربا اور پالک اور خبازی کے جوشاندہ اور بیضہ کی زردی نیم بریان اور نیمگرم میٹھے پانی مین حمام کرنا مفید ہی اور اگر کوئی امر جیسے تپ اور اُسکے مانند مانع نہو تازہ دودھ شکر کے ساتھ یا بے شکر اور مسکہ دینا چاہیے اور اچھی دوا یہ ہی کہ میٹھا انار لیکر اور نئے کپڑے مین لپیٹ کر بھوبھل مین دباوین جب پکجائے اُسکا منھ کھولکر اندر سے ہلائین اور پکا ہوا جلاب اور تھوڑا سا روغن بنفشہ یا روغن بادام اسمین ڈالین اور ملا دین اور نیمگرم ٹھہر ٹھہر کر پین اور اگر آفت کا باعث رطوبت ہو لعوق کرنب مفید ہی اور جہان کہین رطوبت کا شدت سے غلبہ ہو تو تھوڑی سی ہینگ لعوق کرنب مین ملائین اور لہسن اور گندنا اور میتھی کا پکا ہوا پانی اور کرنب کی سبز شاخین چبانا اور اُسکا پانی تھوڑا تھوڑا چاٹنا یہ سب مفید ہی ترکیب لعوق کرنب کی کرنب کی سبز پتی لیکر پکائین اور اُسکا پانی نچوڑ لین اور چھان کر شہد مین ملا کر قوام کرین اور لعوق زنجبیل اور لعوق انگرہ اور لعوق انجیر بھی ایسی ہی تاثیر کرتے ہین

ترکیب لعوق زنجبیل کی زنجبیل سو درم تازہ دودھ مین بھگو دین اور ہر روز دودھ کو بدلتے رہین یہانتک کہ نرم اور پروردہ ہو جاوے پھر اُسکو کوٹکر نرم کرین اور پچاس درم دار فلفل سرکہ کے مانند پیسکر اور بیس درم زعفران اور ان تینون کے برابر نشاستہ لیکر سب کو شہد مین یا شکر تبرزد یعنی مصری مین ملا کر قوام کرلین اور ہر صبح ایک چمچہ بھر کھائین دوسری قسم آواز کا گرفتہ ہونا یعنی آواز بیٹھ جانا اِسکو عربی مین بحۃ الصوت کہتے ہین اِسکے چھ سبب ہین ایک تو نزلات گرم کہ سر سے حلق اور قصبہ ریہ کی طرف گرین اور اُنکی تیزی سے ان اعضا مین خراش ہو جائے اور رطوبت لزج دہنی یعنی چیپدار چکنی جسکے سببسے قصبہ مین رطوبت اور نرمی رہتی اور آواز کی صفائی اور ہموار کرنے پر مدد کرتی ہی وہان سے چھلکر دور ہو جاوے پھر ضرور آواز بیٹھ جائے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بیمار کو اُس جگہ کھرکھراپن اور سوزش اور کھجلانا معلوم ہو علاج نزلہ کو روکنے کے لیے شربت خشخاش پیین اور پوست خشخاش عناب تخم کاہو خرفہ عدس مُقشر یعنی مقشر پکا کر اور تھوڑا سا نشاستہ اور گوند ملا کر غرغرہ کرین اور ایسا ہی طلا اور نطولات مغلظ یعنی جو مواد کو غلیظ کردین سر پر استعمال کرین تاکہ نزلے کو نہ اُترنے دین دوسرے سوء مزاج گرم ساذج کہ حنجرہ مین عارض ہو اور اُسکی رطوبت کو خشک کردے اور رطوبت مین نقصان آنے سے اُسکی وضع مختلف ہو جائے اور اُسمین کھرکھراپن پیدا ہو پھر ضرور آواز بیٹھ جائے اور یہ قسم اکثر تپ گرم مین پیدا ہوا

کرتی ہی اور اُسمین کھنکھار نہین آیا کرتا اور بیمار کو اُس جگہ کھرکھراپن معلوم ہوا کرتا ہی علاج آش جو پیئین اور مغز تخم بارتنگ مغز بادام نشاستہ کھائین اور جو چیز سرد و تر اور چیپ دار ہو جیسا خبازی کا شوربا اور اسکے مانند انکا کھانا اور اُنسے غرغرہ کرنا مفید ہی تیسرے سوء مزاج بارد ساذج کہ حنجرے کو منقبض کردے اور اُسکے اجزا کو اکٹھا کردے اس ضرورت سے اُسمین سختی اور کھرکھراپن پیدا ہوا اور آواز مین تغیر آجاے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جاڑون مین اور ہواے شمالی مین عارض ہو اور اس قسم مین بھی کھنکار نہین آتا یعنی مُنھ سے رطوبت نہین نکلتی علاج فلفل حلتیت خردل زعفران چارون وزن مین برابر لیکر شہد مین پکائین تاکہ بستہ ہوجائے اور ہر صبح ایک بندقہ کے مقدار کھائین اور حب خردل ہمیشہ مُنھ مین رکھین اور اُسکی ترکیب یہ ہی کہ خردل بریان فلفل مربعہ سائلہ قنہ لیکر باریک پیسکر شہد مین گولیان بنالین چوتھے سوء مزاج تر کہ حنجرے اور قصبۂ ریہ مین عارض ہو اور اُسمین استرخا پیدا کرے اور یہ استرخا اُس حد تک نہین پہونچا کہ رعشہ پیدا کرے اور آواز کانپنے لگے یا بالکل موقوف ہوجائے بلکہ اُسی قدر ہوا کرتا ہی کہ کچھ آواز بیٹھ جاے اور بس اور جاننا چاہیے کہ قصبۂ ریہ اور حنجرے مین ہوا گذراتی ہی اور اُنھین سے آواز پیدا ہوجاتی ہی اسیواسطے انکا جرم سخت پیدا ہوا ہی کیونکہ کلام کیوقت اول ہوا ریہ سے مندفع ہوتی ہی اور قصبہ مین آکر ٹکراتی ہی پھر اُس جگہ سے دوسری دفعہ مندفع ہوکر حنجرے مین ٹکراتی ہی اور اس جگہ حنجرے کی حرکت اُسکو آواز بناتی ہی اور تالو اور زبان اور ہلازہ اور دانتون کی قوت سے حرف پیدا ہوتے ہین سو جسوقت حنجرے مین استرخا آتا ہی جیسا قلیل کثیر استرخا ہوتا ہی ویسا ہی آواز مین نقصان آتا ہی یا باطل ہوجاتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ حنجرے کی جگہ مین بیمار کو گرانی محسوس ہو اور کھرکھراپن اور درد کچھ معلوم نہو علاج انیسون بادیان بیخ سوسن پکاکر اُسکے پانی مین شہد ملاکر غرغرہ کرین اور زنجبیل شہد مین مربی بناکر اور کلونجی شہد مین ملاکر کھائین اور بیخ کرفس بیخ بادیان بیخ سوسن آسمانی رنگ اصل السوس کا جوشاندہ ٹھہر ٹھہر کر پیئین اور حلبہ حب صنوبر بزرگ رب السوس میعہ مُران پانچون دواؤن کو کوٹ اور چھانکر شہد مین ملاکر چاٹین اور اگر انجیر کو پکاکر اُسی کا پانی ٹھہر ٹھہر کر پیئین مفید آتا ہی پانچوین سوء مزاج خشک کہ قصبۂ ریہ اور حنجرے مین واقع ہو اور خشکی پیدا کرے اور رطوبت دہنیہ کو جو حنجرے کو صاف رکھتی ہی اور آواز کو خوب بناتی ہی چوس لے اور اُسکی علامت یہ ہی باوجودیکہ آواز بیٹھ گئی ہو لیکن بہت بڑی اور بھاری نہو بلکہ راستے کے صاف ہونیسے آواز صاف ہو مگر پست اور تیز ہوگی اور حنجرے مین جھرجھراہٹ اور درد محسوس ہو اور درد تفرق اتصال کے سببسے ہوا کرتا ہی کیونکہ خشکی اس سببسے کہ عضو کے اجزا کو اکٹھا کرتی ہی تفرق اتصال پیدا کرتی ہی اور یہ قسم اکثر غبار اور دھوین کے پہونچنے سے پیدا ہوتی ہی علاج تازہ بنفشہ کا روغن اور اسبغول کا لعاب شکر ملاکر گھونٹ گھونٹ اور اسفید باج موٹے مرغ کے شوربے سے بناکر کھائین چھٹے وہ ہی بہت زور سے چیخنا اور چلانا آواز کے بیٹھ جانیکا باعث ہو کیونکہ بہت چلانے سے حنجرہ اور قصبۂ ریہ مین کھرکھراپن آجاتا ہی اس سببسے کہ جو نسے رطوبات اُسکو صاف رکھتے ہین وہ تحلیل ہوجاتے ہین اور شاید کہ حرکات قویہ مسخنہ کے سببسے یعنی جو گرمی پیدا کرتی ہی حنجرے کیطرف مادہ اُتر آئے اور ورم اور درد پیدا کرے اور یہ سب کے سب بحۃ الصوت پیدا کرتے ہین علاج نیمگرم پانی سے حمام کرین اور بیضہ کی زردی اور اطریہ جواری یعنی صاف میدے کی سویان اور حریرہ کہ دودھ اور نشاستہ اور روغن بادام سے بنائین تناول کرین اور تخم خیار مغز بادام تخم خطمی کتیرا مغز بہدانہ اور اسبغول کے لعاب سے چٹنی لعوق بناکر چاٹین اور صمغ عربی نشاستہ

کتیرا خشخاش سفید مغز تخم کدو بنفشہ لیکر کوٹ کر اسبغول کے لعاب مین گوندھ کر بڑی بڑی گولیان اور ٹکنی بنالین اور ہمیشہ منھ مین رکھین اور اس قسم مین یہ مقصود ہو کہ عضو مین سستی اور رطوبت اور نرمی اور صفائی حاصل ہو تا کہ کھرکھراپن زائل ہو اور جس مادے سے تکان اور ماندگی ہو وہ نکل جائے لیکن جہان کہین ورم ہو فصد کھولین اور طبیعت کو نرم کرین تا کہ اُس جگہ سے مادہ نکل جاے اور خناق کے علاج مین رجوع کرین اور اطریہ اُسکو کہتے ہین فطیری روٹی کو کوٹ کر پانی مین پکائین اور اُسکو ولایتی لوگ رشتہ کہتے ہین اور حواری ایسے آٹے کا نام ہو کہ گیہون سے نشاستہ سا بنالین اور مترجم کہتا ہو کہ لغت کی کتابون سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہو کہ اطریہ ایسی چیز ہو جسکو ہندوستان مین سویان کہتے ہین اگرچہ بعینہ وہ نہو لیکن اُسی قسم مین سے ہو اسیواسطے اوپر علاج کی بحث مین اسکا ترجمہ اسی طرح پر کیا **تیسری قسم آواز لرزان کے بیانمین** جسکو عربی مین الصوت المرتعش کہتے ہین یعنی کانپتی ہوئی آواز اور وہ دو طرح پر ہوا کرتی ہو ایک تو ارتعاشی یعنی رعشے کے طور پر دوسری اختلاجی یعنی اختلاج کے طور پر ارتعاشی تو ہمیشہ اسی طرح رہا کرتی ہو اور اختلاجی کبھی ہوا کرتی ہو اور کبھی نہین **علاج** مادے کے استفراغ کے لیے معجون لوغاذیا افتیمون کے مطبوخ مین ملا کر پیین اور حقنہ بھی استعمال کرین اور آبکامہ اور ایارج فیقرا اور مویزج سے غرغرہ کرین اور ملطف غذائین جیسا قلیہ آبکامہ اور قلیہ انار دانہ اور نمکین مچھلی اور جن غذاؤن مین خردل اور اُسکے مانند ڈالین تناول کرین اور جتنا بن پڑے آواز کرنیسے اور پکارنے سے اور بات کرنے اور ہنسنے اور غصہ کرنے اور دوڑنے اور بہت چلنے سے اور ہاتھ اور پانون ہلانیسے پرہیز کرین اور چاہیے کہ سیدھا لیٹے اور اُسکے سینے پر کوئی بوجھل چیز اُسکی برداشت اور طاقت کے موافق رکھدین اور وہ ایک تختہ ہوا کرتا ہو کہ سیسے سے اور اور چیزون سے اُسکو بناتے ہین اور مناسب ہو کہ اسیطرح پر لیٹا ہوا کلام کرے اور دن بھر مین کئی دفعہ یہی عمل کیا کرین **چوتھی قسم آواز تیرہ و تاریک کے بیانمین** عربی مین الصوت الکدر المظلم کہتے ہین یعنی اندھیری سی آواز اور یہ ایسی آواز ہوا کرتی ہو جیسا رانگے کو آپس مین گھسنے سے آواز نکلتی ہو اور اُسکا سبب یہ ہو کہ رطوبت سخت غلیظ حنجرہ اور قصبۂ ریہ مین اُتر آئے **علاج** ریاضت کرین اور دم روکا کرین اور اکثر کشتی کرنا اور کھرکھرے کپڑون سے سینے پر ملنا اور حمام مین عرق لانا اور غذائین ملطفہ اور منضجہ کھانا اور پُرانی شراب پینا مفید ہو **پانچوین قسم باریک آواز کے بیانمین** جسکو عربی مین الصوت الرقیق کہتے ہین اور اُسکے اسباب بیخوابی اور تکان اور استفراغ کے اقسام اور جماع کی کثرت ہوا کرتے ہین اور جاڑا بھی حنجرے کو تنگ کرتا ہو اور آواز کو ایسا باریک کردیتا ہو جیسے لڑکون کی اور خصیون کی اور عورتون کی آواز **علاج** حمام معتدل مین جائین اور جو چیزین لطیف ہین اور جلد ہضم ہوتی ہین جیسے بیضہ کی زردی اور ماء اللحم اور تیتر اور تیہو کا گوشت اور اُنکے مانند تناول کرین اور اگر سوء مزاج سرد اسکا سبب ہو جو کچھ بحۃ الصوت مین بیان کیا ہو اس مزاج کے لیے استعمال کرین **فائدہ عام** کبابہ کا چبانا بھرجھری اور اندھیری آواز کو صاف کرتا ہو اور جو چیزین آواز کو روشن اور صاف رکھتی ہین یہ ہین باقلا مویز تخم کتان خرما چلغوزہ انجیر حلیہ مغز بادام شیرین اور تلخ نیشکر ماء العسل پنیچہ صمغ عربی سپستان اور مویز منقی روغن بادام مین تر کیے ہوے اور جونسی گرم غذائین فساد الصوت کو مفید ہین وہ یہ ہین فلفل انگرہ مازو مرکندر علک البطم راتیانج لبنی سرکۂ عنصلی اور سرد دواؤن مین سے تخم کدو تخم خیار بادرنگ اور اُسکے مانند

باب نوان امراض شش وسینہ

جاننا چاہیے کہ شش کو عربی مین ریہ کہتے ہین اور ہندی مین پھیپھڑا اور وہ ایسا عضو ہو کہ نرم اور متخلخل ہو اور گوشت اور غضروف سے اور قصبہ اور

شریان وریدی کے شعبون سے اور ورید شریانی کے شعبون سے اور غشا سے مرکب ہی اور یہ غشا تمام ریہ کے اوپر کھنچا ہوا ہی اور ریہ کہ دو حصے ہو گئے ہین ایک تو دائین طرف سے دوسرا بائین طرف سے دائین طرف تین شعبون مین منقسم ہی اور بائین طرف دو شعبون مین اور ریہ کا جرم بحِس ہی لیکن اس غشا مین کچھ حس ہی اور یہ سب کا سب قلب کے گرد آرہا ہی اور ریہ کا فائدہ یہ ہی کہ ہوا کو جذب کرے اور اُسکو قلب کے مزاج کے مناسب بنا کر شریان وریدی کے وسیلہ سے جو قلب اور ریہ کے درمیان رکھی ہوئی ہی دل مین پہونچائے اور دل اُس سے تازہ ہوا ایسا ہی بخار دخانی کو سانس کے دفع کر دینے سے باہر نکال دے اسیواسطے اُسکو مبدأ الحیاۃ کہتے ہین فائدہ روح کو ہوا کی امداد اسطرح پر نہین جیسا ایک قوم نے زعم کیا ہی کہ ہوا روح بنجاتی ہی بلکہ جیسا پانی غذا کا مرکب ہی ویسا ہی روح کا مرکب ہوا ہی اور اگر ہوا کی مدد نہو روح تمام بدن مین نہ پہونچ سکے کیونکہ اُسکے اقوام مین ہوا سے اعتدال آتا ہی اور سینے کی فضا کے دو حصے اسلیے کہ اگر ایک کو آفت پہونچے دوسرا حصہ سلامت رہی اور دم آناکہ زندگانی کا سبب ہی موقوف نہو اور دونون حصون کے بیچ مین ایک غشا حائل ہی اور دونون حصون کے بیچ مین کوئی راستہ نہین کیونکہ اس غشا مین بھی کوئی راہ نہین اور مری اور ریہ اور دوسرے آلات کہ سینے کے فضلہ مین واقع ہین اسی غشا سے ایک دوسرے کے ساتھ ربط رکھتے ہین اور سینے کے حجابون کو ذات الجنب مین بیان کرینگے اور یہ باب کئی فصل پر مشتمل ہی۔

فصل دم کے احوال کو کلی طریق پر پہچاننے کے بیان مین جان لے کہ سانس لینے کے آلات یہ ہین یعنی حنجرہ ہی اور قصبۂ ریہ اور حجاب اور سینہ اور عضلات جو ان اعضا مین واقع ہین اور جاننا چاہیے کہ دم کی حرکت نبض کی سی حرکت ہی لیکن نبض کی حرکت محض طبعی ہی اور دم کی حرکت بھی طبعی ہی لیکن آدمی کو اُسمین اختیار بھی ہی یعنی اگر چاہے تو زیادہ دراز و زیادہ کوتاہ کر لے یا جلدی یا دیر کر کے مگر نبض اُسکے خلاف ہی کہ اُسمین اس قسم کے تصرف نہین کر سکتا اور دم اور نبض کی منفعت ایک ہی ہی اور دم مین اصلی حال سے تغیر آنیکا سبب یہ ہی کہ کوئی آفت ریہ مین یا سینے مین آ پڑے اور ان دونون عضو کی آفت دو حال سے باہر نہین یا تو خاص اُنہین ہی واقع ہو یا دوسرے اعضا کی شرکت سے عارض ہو جو کچھ کہ سینہ اور ریہ مین ہی عارض ہوا کرتی ہی وہ چار طرح پر ہی ایک تو سوءِ مزاج ساذج ہو یا مادی دوسرے آماس تیسرا سدہ چوتھا تفرق اتصال اب سوءِ مزاج سادہ اس طرح پر ہوا کرتا ہی کہ سینہ اور شش کا مزاج جیسا چاہیے اُس سے زیادہ گرم ہو جائے یا مقصود کی مقدار سے زیادہ سرد یا خشک یا تر ہو جائے اور مادی اس طرح پر ہوتا ہی کہ خلط سرد یا گرم اُسمین جمع ہو جائے اور آماس کا مزاج بھی گرم یا سرد ہوا کرتا ہی اور سدے سے یہ مراد ہی کہ مجری منقبض ہو یعنی راستہ تنگ ہو جائے اور ریہ اور سینے کے سدے کا سبب یہ ہوتا ہی کہ کوئی خلط قصبۂ ریہ مین اور سینے کی فضا مین اکٹھی ہو جائے اور وہ خلط یا تو بلغم ہی یا پیپ یا خون اور تفرق اتصال اسطرح پر ہوتا ہی کہ سینے مین یا ریہ مین زخم پیدا ہو یا کوئی رگ ٹوٹ جائے یا پھٹ جائے یا باہر سے کوئی زخم قوی پہونچے اور جو آفت خاص سینے اور ریہ مین واقع ہوتی ہی بدون کھانسی کے ممکن نہین ہوا کرتی اگرچہ بے مادہ ہو اور جونسی آفتین دوسرے اعضا کی مشارکت سے سینہ اور ریہ مین پڑا کرتی ہین وہ یا تو دماغ کی شرکت سے ہوا کرتی ہین یا نخاع کی شرکت سے یا دل کی شرکت سے یا دوسرے احشا کی شرکت سے جیسا معدہ اور جگر اور رحم اور اُنکے سوا یا امتلا اور تخمہ کی شرکت سے یا تمام بدن کی شرکت سے ہو سو جونسی آفت دماغ کی شرکت سے ہوتی ہی وہ صرع اور سکتہ مین ہوا کرتی ہی اور جونسی نخاع کی شرکت سے واقع ہوتی ہی تشنج اور استرخا مین عارض ہوتی ہی اور جو کچھ دل کی شرکت سے عارض ہوتی ہی وہ اسطرح ہی کہ دل مین سوءِ مزاج کی کوئی قسم یا کوئی

آفت اور پیدا ہو اور جو کچھ دوسرے احشا کی شرکت سے پڑتی ہو وہ بھی سوء مزاج کے اقسام کے سبب سے اور ورم کے انواع اور تفرق اتصال کی جہت سے واقع ہوا کرتی ہو اور جونسی تمام بدن کی شرکت سے ہوتی ہو تپ کی نوبت مین واقع ہوتی ہو اور کبھی سینے کے عضلون کے سُست ہونے سے سانس مین فرق آیا کرتا ہو اور یہ اُن لوگون کو ہوا کرتی ہو کہ بیماری دراز اُٹھا کر اُس مرض سے اچھے ہو گئے ہون اور ابتک قوت نہ آئی ہو۔

فصل سانس ناطبعی کے بیان مین کہ کتنی طرح کا ہوا کرتا ہو ایک عظیم کہتے ہین یعنے بڑا اور یہ اسطرح پر ہوا کرتا ہو کہ سینہ اور ریہ بہت کشادہ ہون تاکہ ہوا ہموار اور زیادہ کھینچے اور اُس کے تین سبب ہین ایک تو یہ کہ قوت کامل ہو دوسرے یہ کہ آلہ حکم مانے تیسرے یہ کہ حاجت زیادہ ہو اور جسوقت ہوائے دخانی کے نکالنے کی احتیاج زیادہ ہوتی ہو انبساط کی حرکت ضعیف ہوتی ہو اور انقباض کی حرکت زیادہ قوی ہو جاتی ہو اور جب کبھی ہوا کے کھینچنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہو انبساط کی حرکت قوی اور انقباض کی حرکت ضعیف ہو جاتی ہو جالینوس نے تشریح کبیر مین کہا ہو جبتک حیوان یعنی جاندار صحیح اور سالم ہو دم لینے مین سینے کے نیچے کی جانب کو حرکت دیتا ہو پھر جسوقت کوئی سخت حرکت کرے یا اُسکو تپ آئے اُن عضلون کو حرکت دیتا ہو جو پسلیون مین ہین اور جب اس سے زیادہ حاجت پڑے سینے کے اوپر کی جانب کو حرکت دیتا ہے دوسرے کو صغیر کہتے ہین اور وہ عظیم کا ضد ہو اور اُسکے اسباب اسکے اسباب کے ضد ہین اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہو کہ کسی الم یا آفت کے سبب سے دم آنیکے آلات پوری پوری حرکت نہ کر سکین اس سبب سے صغیر ہو جاوے اور اس اثنا مین کبھی کبھی قوت کی حاجت سے یا درد کے سبب سے پھر کوشش کرتا ہو اور نفس عظیم لیتا ہو اور کبھی ہوا کرتا ہو کہ دم مین تنگی ہو اور باوجود تنگی کے صغیر ہو جاوے اور جسوقت سانس آنے مین تفاوت پڑے یعنی نفس متفاوت ہو جائے جان لینا چاہیے کہ حرارت غریزی باطل ہو گئی اور اگر صغیر ہونیکے ساتھ متواتر ہو تنفس کے آلات مین کوئی درد ہوگا تیسرے کو شدید کہتے ہین اور نفس شدید عظیم ہی ہوا کرتا ہو اور قوت حیوانی تکلیف کرتی ہو تاکہ ہوائے دخانی کو زیادہ تر باہر نکال دے اور تازہ ہوا کو زیادہ تر اندر کیطرف کھینچے اس سبب سے بہت سختی سے دم آتا ہو اور یہ دم آنا اس بات کا نشان ہو کہ حاجت زیادہ ہو اور قوت قائم ہو اور آلات مین کوئی آفت نہین چوتھے کو شاہق کہتے ہین اور فارسی مین دم زدن بلند بولتے ہین یعنی اونچا دم لینا اور وہ اسطرح پر ہو کہ سینے کے نیچے کی جانب آدھی حرکت کرے اور اُسکے ساتھ حجاب اور نیچے کی جانب کے عضلے حرکت نکرین اور اُسکا سبب یہ ہو کہ شدت سے حاجت ہو اور یہ قسم تپ وبائی مین اکثر واقع ہوتی ہو پانچوین کو طویل کہتے ہین یعنی دراز اور دم کا دراز آنا اسطرح پر ہوتا ہو کہ حرکت انبساطی کی مدت زیادہ دراز ہو تاکہ باہر کی ہوا کو بہت کھینچ سکے اور کبھی ایسا ہوتا ہو کہ دم آنیکی تنگی کے سبب یا کسی درد کے سبب ہوا کا کھینچنا دشوار ہو جاے اس سبب سے نفس دراز ہو جائے تاکہ مدت کی درازی مین نسیم کو جتنی حاجت ہو کھینچ سکے چھٹے کو قصیر کہتے ہین اور یہ طویل کے برخلاف ہو یعنی کوتاہ اور جسوقت نفس قصیر متواتر ہو جائے جان لینا چاہیے کہ آلات مین آفت آگئی ہو اور اگر متفاوت ہو جاے حرارت غریزی کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہو ساتوین کو سریع کہتے ہین اور وہ ایسا ہوتا ہو کہ انبساط اور انقباض کی حرکتین کوتاہ ہو جائین مگر یہ نہو کہ ہوا کے لینے مین اندر کیطرف کسی طرح کا قصور پڑے اور اُسکا سبب یہ ہو کہ حاجت زیادہ ہو کیونکہ طبیعت جلدی کرتی ہو تاکہ ہوائے دخانی کو بہت جلد باہر نکال دے اور زیادہ ہوا جلد تر پھرسے آئے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہو کہ کسی الم یا آفت کے سبب سے جو نفس

کے آلات مین واقع ہویا ضعف کے سبب سے کہ قوت مین آگیا ہو عظیم ہونے سے سُرعت کی طرف پھر آتا ہی یعنی عظیم سے سریع ہو جاتا ہی اور جسوقت کہ نفس سریع مین حرکت انبساطی زیادہ قوی ہوتی ہی تازہ ہوا کے جذب کرنیکی حاجت زیادہ ہوتی ہی اور جسوقت انقباض کی حرکت زیادہ قوی ہوتی ہی اُسوقت ہوا ے دخانی کے نکالنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہی آٹھوین کو بطی کہتے ہین اور وہ سریع کا ضد ہوا کرتا ہی اور اُسکے اسباب اسکے اسباب کے ضد ہین اور کبھی درد کے سبب سے نفس بطی ہو جاتا ہی نوین کو متواتر کہتے ہین اور وہ ایسا ہوتا ہی کہ سانس جو آتی ہین اُنکے بیچ کی مدت کوتاہ ہو اور اُسکا سبب یہ کہ حاجت بہت زیادہ ہو اور یہ اسلیے ہوا کرتا ہی کہ عظیم اور سریع ہونیسے حاجت پوری نہو اس سبب سے طبیعت دم بدم حرکتین کرے اور کبھی تواتر کا سبب یہ ہوا کرتا ہی کہ کوئی ایسی آفت آلات مین آپڑے کہ عظیم ہونے سے باز رکھے اِس سبب سے طبیعت تواتر کی طرف رجوع کرے اور بقراط کہتا ہی کہ متواتر دم آنیسے یعنی پے در پے سانس آنیسے ریہ خشک ہو جاتا ہی اور دم آنیکے آلات مین تکان آجاتا ہی دسوین کو بارد کہتے ہین یعنی ٹھنڈی سانس اور دم کا سرد ہونا اس بات کا نشان ہی کہ دل مین سردی آگئی اور حرارت غریزی باطل ہو گئی خصوصاً جبکہ دم نمناک ہو یعنی ایسی سانس آئے جیسے بھیگی ہوئی اور نمی دار یہ حرارت غریزی کے تحلیل ہونیکا نشان ہی گیارھوین کو مختلف کہتے ہین اور دل کا ویساہی اختلاف ہی جیسا نبض کا اختلاف اور اُسکے اسباب بھی ویسے ہی ہین جیسے اسکے اسباب بارھوین کو مضاعف کہتے ہین اور یہ دم کے سب اقسام سے مختلف ہی اور مضاعف اسلیے کہتے ہین کہ انبساط کی حرکت دو حرکت سے تمام ہوتی ہی جیسا بچون کی سانس رونے کیوقت ہوا کرتی ہی اسیواسطے نفس البکا کہتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ حاجت زیادہ ہو اسلیے کہ ایک حرکت مین جسقدر ہوا ے تازہ اندر پہونچے کفایت نکرے اور اُس مین مدد کی ضرورت ہو یا آلات مین کوئی آفت ہو اور جسقدر ہوا کی احتیاج ہی اُسقدر ایک دفعہ مین نہ کھینچ سکے اسکی ایسی صورت ہی کہ اس اثنا مین آرام کیا چاہیے تاکہ جتنی ہوا کی احتیاج ہی اُسقدر کھینچ سکے اور یہ نوع اکثر جگر اور تلّی کے آماس مین اور تشنج مین اور تیز بیماریون مین واقع ہوتی ہی اور بُری علامت ہی تیرھوین کو نفس المنخری کہتے ہین اور منخر عربی مین ناک کے سوراخ کو بولتے ہین اور یہ ایسی سانس ہوتی ہی کہ ناک کے نتھنون کے کنارے کو ہلائے اور یہ اس بات کا نشان ہی کہ قوت ضعیف ہو گئی یا سانس آنیکے راستون مین خناق کے سبب سے یا کسی خلط کے سبب سے جو راستون مین آپڑی ہو تنگی آگئی چودھوین کو منتن کہتے ہین یعنی بدبو اور گندہ اور جس شخص کے مُنھ مین بدبو ہو ان دونون مین یہ فرق ہی کہ سانس کی بدبو انقباض کے حال مین ظاہر ہوتی ہی اور اس بات کا نشان کہ سینے مین عفونت ہی اور جس شخص کے مُنھ مین بدبو ہو ہمیشہ اُسکے مُنھ کی بو بُری معلوم ہوتی ہی پندرھوین سانس کو نفس العسیر والضیق کہتے ہین یعنی دشوار اور تنگ اور یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ دم لینے کے آلات دشواری سے ہوا مین تصرف کر سکین اور ایسا ہوا کرتا ہی گویا ہوا کا راستہ تنگ ہی اور جس شخص کے راستے تنگ ہون اس سبب سے کہ دشواری سے سانس آتی ہی آلات مین الم پہونچتا ہی اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہی کہ کوئی خلط غلیظ راستون مین آپڑے اور ہوا اُسمین رُکے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہی کہ مسہل کی دوا کھائین یا تیز حقنے عمل مین لائین اور اسہال نہ آئین اور اخلاط حرکت کرین اس سبب سے سانس آنا دشوار ہو جائے اور اسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ذات الجنب مین فصد کرین اور جتنا خون نکالنا چاہین اسقدر نہ نکالا جائے اور بدن مین حرکت کرے اور پریشان ہو جائے اور دم کا آنا دشوار ہو اور نفس ناطبعی کے اقسام مین سے ایک اور بھی قسم ہی اُسکو تقلص الحجاب کہتے ہین اور وہ اسطرح پر ہوا کرتا ہی کہ سوء مزاج گرم اور خشک یا فراط عارض

ہو اس سبب سے سینے اور پہلو کے اندر کا غشا متقلص ہو جائے یعنی سکڑ جاے اور اوپر کی جانب کھنچ جائے اسلیے کہ اغشیہ اور اعصاب سب کے سب مبدا ر کی طرف کھنچا کرتے ہین اور اس غشا کا مبدا اوپر کی جانب مین ہی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ بیمار کو تپ لازم ہو اور سب حرکتین دشوار معلوم ہون اور مُنھ سے زبان باہر نہ نکال سکے اور آنکھین اُبھر آئین اور نہ کھانس سکے اور اگر کھانسے تو بیہوش ہو جاے اور سانس حلق مین اُرک جائے اور ممکن ہی کہ عقل پریشان ہو جائے اور بیہوشی کی باتین کہے اسلیے کہ غشاے دماغی سینے کی غشا سے شرکت رکھتا ہی اور نبض صلب ہو علاج رطوبت پہونچانیوالی تدبیر کام مین لائین اور یہ اسطور پر ہی کہ ہر صبح کشکاب مین کدو اور تربوز کا پانی پکا کر شربت بنفشہ ملا کر پلائین اور اگر اس کشکاب مین روغن بادام یا روغن مغز تخم کدو اور کچھ شکر ملا لین تو بہتر اور انسب ہی اور چاہیے کہ بنفشہ تر اور مغز کدوے تر اور لعاب اسبغول اور آب تربوز آپس مین ملا کر سینے پر اور پسلیون پر ضماد کرین اور بنفشہ خطمی نیلوفر پکا کر آبزن مین ڈالکر بیمار کو اُس مین بٹھلائین اور کھانیکے لیے تربوز اور پکے ہوے کدو کا پانی جلاب کے ساتھ اور میٹھے انار کا پانی روغن بادام کے ساتھ اور اسبغول کا لعاب جلاب کے ساتھ اور مرغ کا بیضہ نیم بریان اور پالک کا پانی یا کدو اور مونگ مقشر پکا ہوا روغن بادام کے ساتھ کھلایا کرین اور سانس ناطبعی کے اقسام مین سے جس قسم کا سبب حرارت کی شدت ہو اور حاجت کی زیادتی ہو اور اُسکے مکان کی ہوا کو خوش اور خنک اور تر رکھنا چاہیے اسکا بھی علاج اسی قسم سے کرنا چاہیے اور دوسری قسمین جنکا سبب قوی اور سردی اور خلط غلیظ یا رقیق ہو ضیق النفس کا علاج کرنا چاہیے جیسا اُسکی جگہ مین مناسب معلوم ہوا اور سرد مزاج کو ابتدا مین شکر تازہ دودھ مین دینا مفید ہی اور اگر مادہ ریاحی ہو ابتدا مین شکر آب بادیان مین نافع ہی اور اگر سینے کے عضلون کا ضعف اسکا سبب ہو تو روغن نرگس اور روغن یاسمین ملین اور جسکے پٹھون مین مادہ آپڑا ہو شیخ سداب فستقین ہر ایک ایک جزو مغز بادام تلخ اور شکر ہر ایک دو دو جزو لیکر اور کوٹ کر اور ملا کر گولیان بنا لین اور ہر صبح چار گولیان یا چھ گولیان کھائین اور اُسکے بعد سکنجبین عسلی کھائین اور لعوق کرنب موافق ہی —

فصل ربو کے بیان مین یعنی دمہ کی بیماری اور وہ اس طرح پر ہی کہ آدمی کو آرام سے بیٹھے ہوے سانس آئے مگر جلد جلد اور پے در پے جیسا کوئی دوڑے اور اُسکی سانس چڑھ جائے اور یہ مرض جوان کو مشکل ہوتا ہی اور بڈھون کو تو بہت ہی مشکل ہی بلکہ زائل ہی نہین ہوتا اور جاننا چاہیے کہ صاحب اسباب و علامات نے ربو اور ضیق النفس اور بہر کے درمیان مین فرق نہین رکھا اور تینون کو ہم معنی کر دیا اور دوسرے حکما ضیق اور ربو مین امتیاز کرتے ہین جیسا شیخ نے کہا کہ ربو سانس کا دشوار آنا ہی اُسکے بیمار کی سانس محنت والے کے دم کے مشابہ ہوتی ہی اور وہ سرعت اور تواتر اور صغر سے خالی نہین ہوتا عام ہی کہ اُسکے ساتھ ضیق ہو یا نہو فقط اور انتصاب النفس ضیق اور ربو کی ایک بہت سخت قسم ہی اور جدی فصل مین اُسکا بیان آئیگا اور بعضے اطبا کے نزدیک یہ ہی کہ جو نسے عسر النفس مین ریہ کے شرائین کا امتلا سبب ہو مگر قصبے کے اقسام مین نہو ہم اُسکو بہر اور ربو کہتے ہین اور جسکا سبب قصبہ کے اقسام کا امتلا ہو اُسکو النفس الانتصاب بولتے ہین اور قصبہ کے اقسام کا اطبا کے نزدیک عروق خشنہ نام ہی اور بعضے ربو کا عروق خشنہ کے امتلا پر اطلاق کرتے ہین اور بہر کو ریہ کے شرائین کے امتلا پر بولتے ہین اب جاننا چاہیے کہ عسر النفس کی چودہ قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ خلقی یعنی پیدایشی ہو اور وہ اس طرح پر ہی کہ اصل پیدایش مین ہی سینہ تنگ ہو اس سبب سے سانس لینے کے آلات کشادہ نہو سکین اور اسکا تدارک نہین ہو سکتا دوسری قسم وہ ہی کہ ریہ مین بلغم غلیظ آجاے اور قصبہ کے اقسام کو جو ہوا کی جگہ ہی اور عروق خشنہ اُسکا نام ہی بھر دے اور اُسمین امتلا پیدا کرے اور بلغم کا آنا تین حال سے باہر نہین ایک تو یہ کہ ریہ سینہ اور احشا مین سے

چُن لے دوسرے یہ کہ سر کی طرف سے اُتر آئے تیسرے یہ کہ ریہ مین پیدا ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ سینہ مین خرخرہ ہو اور کھانسی آئے اور اُسمین رطوبت اور بلغم نکلتا رہے اور سانس تنگی سے آئے اور بیمار کتے کیطرح زبان باہر نکالے خاص کر جب حرکت کرے کہ اُس صورت مین دم تنگی اور زبان کا نکلنا جسکو عربی مین لہث کہتے ہین شدت پکڑتا ہی اور جسوقت اس قسم مین بلغم غلیظ کھانسی مین نہین نکلتا اور جلد تدارک نہین کیا جاتا بیمار دو آفتون سے بیخوف نہین ہوتا یا تو یہ کہ سوتے مین دم گھٹ جائے یا استسقاے لحمی مین مبتلا ہو جائے علاج خلط کی تلطیف کے لیے جو چیزین ملطف اور محلل ہین جیسا کہ شربت زوفا اور سکنجبین عنصلی اور گرم لعوق استعمال کرین اور چاہیے کہ جو چیز دین وہ شدت کی گرم نہو کیونکہ جون سی دوائین شدت سے گرم ہین مادہ کو غلیظ اور خشک کر دیتی ہین اور اس سبب سے جو کچھ رقیق اور لطیف ہی اُسکو فنا کرتی ہین اور باقی بہت غلیظ رہجاتا ہی اور کھنکار مین نہین نکلتا ترکیب لعوق کی انجیر حلبہ بادیان بیخ سوسن دفاے خشک لیکر پانی مین پکائین جب ایک تہائی حصہ باقی رہے اس جوشاندے مین شہد ملائین اور پھر جوش دین یہانتک کہ قوام پڑ جاے پھر پیاز عنصل بھون کر اور کچھ زعفران پیسکر اُسمین ملائین اور چاٹین اور انجیر بنفشہ عناب سپستان برگ گاؤزبان کا جوشاندہ قند سے میٹھا بنا کر پینا مفید ہی اور نہایت معتدل ہی اور جبتک مفرد دواؤن سے کام نکلے مرکب سے ہاتھ کوتاہ رکھین اور مفردات کا بیان اس بحث کے آخر مین آئیگا اور جب مادے کی تلطیف اور نضج ہو چکے تب اُسکو قی اور اسہال سے نکالین قی کے لیے مولی کے جوشاندے مین شہد ملا کر پئین اور خربق سفید سے قی کرنا سینے کے امراض مین مفید ہی خصوصًا اگر اُسمین مولی کا پانی بھی ملالین اور مولی کے بیج اور بیخ سوسن اور سوئے کے بیجون کا جوشاندہ سکنجبین ملا کر پینا تاکہ قی آجائے فائدہ مند ہی اور اسہال کے لیے ایارج فیقرا اور حب غاریقون استعمال کرین اور حبوب گرم ہمیشہ مُنھ مین رکھین اور کہتے ہین کہ اگر روباہ کا پھیپھڑا خشک کر لین اور دو درم کے اندازہ پر مویز کے جوشاندے مین ملا کر دین کامل نفع کرتا ہی اور غذاؤن مین سے تیہو کا گوشت اور مرغ کے چوزہ کا اور دوسرے پرند جانورون کا گوشت مناسب ہی اور ایسا ہی روباہ اور خرگوش اور نخود آب اور مناسب ہی کہ کھانے مین خولنجان دارچینی آبکامہ ملائین اور جو چیز بلغم بڑھائے جیسا دودھ اور مچھلی اور میوے اور اُنکے مانند اُس سے پرہیز کرین ترکیب حب غاریقون کی غاریقون تین درم رب السوس ایک درم تربد پانچ درم ایارج فیقرا شحم حنظل انزروت ہر ایک دو درم کوٹکر اور چھانکر خالص پانی مین یا السی کے جوشاندے مین گولیان بنالین اور ایک مثقال سے دو درم تک دیسکتے ہین ترکیب ایسی ٹکیون کی جنکو مُنھ مین رکھین اخلاط غلیظ کو کھنکار مین نکالتی ہین رب السوس فلفل شکر تینون برابر کوٹکر ٹکیان بنالین تنبیہ ربو یعنی دمہ اُن امراض مین سے ہی جو مدتون رہا کرتا ہی اور صرع اور تشنج اور وجع مفاصل کی طرح ایک نوبت پر شدت پکڑتا ہی اسلیے صحت کے ایام مین اُسکی فکر سے غافل نرہنا چاہیے اور تدبیر یہ ہی کہ پرہیز نچھوڑین اور کبھی قی اور کبھی اسہال کرتے رہین اور تعدیل کے لیے معاجین گرم جو قاطع بلغم ہون استعمال کرین اور اُنپر مداومت کرین اور جہان کہین مادہ سر مین سے اُتر آئے نزلے کے روکنے مین کوشش کرین جسطرح پر کہ اُسکے مقام مین مذکور ہی پھر آہستہ آہستہ ریہ کے تنقیے پر متوجہ ہون اور اُس جگہ اگر اسہال کرین بہتر ہی اور جہان کہین سینہ سے یا دوسرے عضو سے مادہ ریہ پر گرے اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو اور جہان کہین ریہ مین پیدا ہو ریہ کے سرد اور تر ہونیکی علامتین ہون ان دونون اقسام مین قی نہایت مفید ہی مگر اسہال کے بعد اور چاہیے کہ قی کئی دفعہ مین کرین تاکہ سب مادہ جڑ سے اُکھڑ جائے اور اس صورت مین جو چیز کہ مادے کو ٹھٹھرا کر سخت کر دے جیسے افیون اور بیروج اور تخم بنگ اور اسبغول اور انکے مانند اُس سے پرہیز کرنا واجب ہی مگر جو مادہ نزلے کے طریق پر سر مین سے اترآتا ہی وہ اُسکے

برخلاف ہی کیونکہ وہان یہ چیزین دے سکتے ہین تاکہ نزلے کو روک دین **فائدہ جلیلہ** ربو یعنی دمہ والے کو چاہیے کہ کھانا کھانیکے بعد جبتک دو گھڑی نگذرے
پانی نہ پیے اور جتنا زیادہ دیرین ورزیادہ کم پیے بہتر ہی اور پانی تھوڑا تھوڑا پیے ایک دفعہ ہی پیاس بھر کر نہ پیے اور اگر پانی کے عوض ماء العسل پر قناعت کرے
نہایت خوب ہی اور کھانیکے بعد سونا خاص کر دن مین نہایت نقصان پہونچاتا ہی اور اگر شراب پینے کی عادت ہو تو تھوڑی سی شراب رقیق ریحانی مفید آتی ہی
اور سینہ کو اور سینہ کی پسلیون کو ہاتھون سے ملنا اور کھر کھرے کپڑون سے خشک یعنی بے روغن اور اعتدال کے ساتھ ملنا مفید ہی اور اگر کف دریا اور نطرون
کو پیسکر ملین مفید آتا ہی اور اگر ملنے سے تکان پیدا ہو تھوڑا سا روغن یاسمین یا روغن خیری اور اُسکے مانند مل سکتے ہین اور جسوقت کہ سینہ کو ملین پہلے تو
ملائم ملین اور آہستہ آہستہ زیادہ قوی کرین اور ریاضت بھی مفید ہی لیکن شروع مین آہستہ آہستہ کرین پھر آخر مین زیادہ قوی کرین اور کھانا بعد ریاضت کے
کھانا چاہیے اور اکثر اوقات طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے خصوص نمکین مچھلی کھانے سے پہلے اور کبھی نمکین چیزون سے طبیعت کو نرم کرتے ہین اور جو نسی
دوائین اور غذائین ادرار کرتی ہون اُنسے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ مادہ زیادہ غلیظ نہو اس سببسے کہ مدر چیزین رقیق کو نکالتی ہین اور جس شخص کے سینے مین حرارت
ہو یا اُسکو تپ ہو ان بٹیون سے اُسکی طبیعت کو نرم کرین **ترکیب** اُن بٹیون کی بنفشہ رب السوس ایک ایک درم غاریقون ڈیڑھ دانگ کتیرا آدھا دانگ
کوٹکر اور چھانکر بٹیان بنالین یہ ایک خوراک ہی اور جاننا چاہیے کہ ربو کی بیماری مین غاریقون اور افتیمون بڑی مفید ہین اور جونسی قوی دوائین کہ اس
علت مین سختی کیوقت اُنکی طرف حاجت پڑتی ہی اُئین زرنیخ اور راتیانج ہی کہ اُنکی بٹیان بناکر ماء العسل مین دین یا بیضہ نیمبرشت کی زردی مین استعمال کرین
اور اگر دوا زیادہ معتدل مطلوب ہو زیرہ کرمانی کوٹکر سرکہ مین ملاکر دین اور اگر ربو والے کی سانس بند ہو جائے اور خناق کا سا حال ہو جائے بورہ بازرم
تخم سپندان دو دو درم لیکر دونون کو کوٹکر پانچ اوقیہ ماء العسل مین دین اُسی وقت کھل جائیگا **ترکیب** ایسے بخور کی کہ ربو بلغمی کو مفید ہی کبریت زرنیخ دونون کو
کوٹکر بکری کے گردے کی چربی مین ملاکر قرص بنائین اور آگ پر رکھین اور مُنھ کو اُسکے بخار پر جھکا رکھین اور اگر نبا کو کے طریق پر اُسکا دھوان کھینچین بہتر ہی
اور ترشیون مین سے سرکہ اس مرض مین دے سکتے ہین اور ایسا ہی سکنجبین خاصکر اگر بدن مین حرارت پیدا ہو **ذکر فوائد عظیم النفع** کہ جس سے مادے
مواضع کا تعین ہو جائے کہ کہان کہان ہی جان لے کہ سینے مین بوجھ کا معلوم ہونا اس بات کی دلیل خاص ہی کہ مادہ ریہ مین ہی اور سینے مین سوزش
اور خلش اسبات کی دلیل خاص ہی کہ مادہ عضلون مین اور غشاؤن مین ہی اور رطوبت کا آسان نکل آنا اسبات کی پہچان ہی کہ مادہ نزدیک ہی اور قصبۂ ریہ
مین ہی اور دشوار نکلنا اور بڑی سخت کھانسی سے نکلنا یہ دلالت کرتا ہی کہ مادہ ریہ کے قعر مین ہی اور اُسکے گوشت کے تخلخل یعنی مسامات مین ہی اور جو
اُسکے گوشت کے تخلخل مین ہو فقط کھانسی مین اُسکو دیر لگے اور دوار اس بات کی دلیل ہی کہ مادہ حجاب دیا فرغما مین ہی اور اُسکا بیان ذات الجنب مین آئیگا
اور رخسارون مین سرخی کا ہونا دلالت کرتا ہی کہ مادہ ریہ مین ہی اور جس شخص کے سینے کی فضا مین مادہ اُتر گیا ہی جسوقت کہ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ
لیتا ہی مادہ اس جانب سے اُس جانب مین گرتا ہی اور بیمار اس جانب سے اطلاع پاتا ہی اور کھانسی بہت کم ہوا کرتی ہی لیکن دیر مین اچھا ہوتا ہی اور
ممکن ہی کہ ربو ذات الریہ سے بدل جائے اس سببسے کہ ریہ کا گوشت بہت نازک اور مسام دار ہی مادہ کو بآسانی جذب کر لیتا ہی اور جاننا چاہیے کہ اکثر
ایسا ہوتا ہی کہ ریہ کا مزاج اصل مین جیسا اُسکے لائق ہی اُس سے زیادہ گرم یا زیادہ سرد یا بہت تر یا بہت خشک پیدا ہوا ہو اور اکثر ہوا کرتا ہی کہ مزاج

اصلی تو طبعی ہو لیکن کسی سبب سے بدل جائے اور مزاج عرضی پیدا ہو یا تو جتنا تھا اُس سے زیادہ گرم ہو یا بہت سرد یا زیادتر یا بہت خشک ہو جائے اور اصلی اور عرضی مین فرق یہ ہی کہ مزاج اصلی کی علامت ایسی ہوا کرتی ہی جیسی مزاج طبعی کی علامت یعنی ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہی اور عرضی اُسکے برخلاف ہی کہ جب مزاج مین تغیر آئے تب ہی ظاہر ہو اور جان لے کہ سینے کا فراخ ہونا اور آواز کا قوی ہونا اور نفس عظیم ہونا اور سرد ہوا سے آرام پانا مزاج کے گرم ہونیکی دلیل ہی اور سینے کی تنگی اور آواز کی باریکی اور نفس کا صغیر ہونا اور سرد و تر ہوا سے ضرر پانا مزاج کے سرد ہونیکی دلیل ہی اور ایسے آدمی کے سینے مین بلغم بہت ہوا کرتا ہی اور کھانسی اور دمہ اُسکو اکثر پڑا کرتا ہی اور تر مزاج والے کی آواز نرم اور میٹھی ہوئی ہوا کرتی ہی اور سانس لینے مین خرخرہ ہوتا ہی اور بلند آواز نہین کر سکتا اگرچہ اُسکی قوت ضعیف نہو اور اُسکے سینے مین رطوبتین بھری رہتی ہین اور پلکین اور آنکھین ورم کی ہوئی معلوم ہوتی ہین اور رخسارون کا گوشت نرم اور ڈھیلا رہا کرتا ہی اور خشک مزاج والے کی آواز جھرجھری ہوا کرتی ہی جیسے کلنگ کی آواز اور اُسکے سینے مین کچھ بھی تری نہو اور ممکن ہی کہ خشکی کے غلبے سے سانس مین تنگی آئے اور اسوجہ سے کہ بعضے اُمور کا بیان ضروری تھا شبدیز قلم کی عنان کو کچھ چھوڑ دیا اور طوالت کا خوف مدنظر نہو اذکار ادویہ مفردہ یعنی مضر دواؤن کا ذکر کہ دمہ کے مرض مین کہ خلط بلغمی کا جمع ہونا ریہ مین اور ریہ کے پٹھون مین اور رگون مین اور شریانون مین اُسکا سبب ہو استعمال کرین اور جبتک اُنسے کام چلے دوسرے مرکبات کا خیال نکرین زراوند گرد چار دانگ کوٹکر چھانکر ہر صبح ایک وقیہ پنجتہ مین اور گرم پانی مین دین اور سکبینج چار دانگ سے ایکدرم تک اور ایک مثقال تک جیسا حال ہو اُسکے مناسب سداب تر کے پانی مین حل کرین اور بیمار کو دین اور اسقیل کو بھونکر پیس لین اور شہد مین ملاکر کھلائین اور قنطوریون پانی مین بھیکر اور پکاکر صاف کرین اور اس پانی کو پنجتہ مین یا شہد مین ملاکر پلائین اور اگر بیماری تازہ ہو قنطوریون غلیظ اور اگر پرانی ہو قنطوریون باریک اور اگر دونون کو کوٹکر شہد مین ملاکر لعوق بنالین بہتر ہی اور سکنجبین عسلی اور سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی موافق ہی مادّے غلیظ کو پکاتی ہی اور آسانی سے نکالتی ہی اور سینے کو پاک کرتی ہی اور جہان کہین ریہ کی رگون مین یا اُسکے شریانون مین یا اُسکے گوشت کے تخلخل مین مادّہ ہو اول رگ باسلیق یا ابطی یا اُسیلم کی فصد بائین ہاتھ سے کھولین پھر دوسری تدبیرین کام مین لائین تیسری قسم وہ ہی کہ ریہ اور سینہ قلب کے بخارات سے بھر جائین اور وہ ابخرے ان اعضا مین بند ہو جائین اور ان ابخرون کی کثرت سے ہوا کے راستے تنگ ہو جائین اور سانس مین تنگی آجائے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ نفس عظیم اور متواتر ہو اور پیاس کی کثرت اور سرد پانی سے اچھی طرح تسکین حاصل نہو علاج بائین ہاتھ کی رگ باسلیق کھولین اور دل کی گرمی کو تسکین دین اس کام مین اسپغول کا لعاب شربت نیلوفر شربت بنفشہ مین ملاکر آش جو اور شربت سیب شربت صندل شربت فواکہ اور مفرحات سرد اور جو کچھ دل کے سوء مزاج گرم مین بیان کیا جائیگا سب مفید ہین اور ہاتھ اور پانون کا ملنا اور گرم پانی مین رکھنا فائدہ مند ہی چوتھی قسم وہ ہی کہ ریہ پر سوء مزاج گرم بافراط غالب ہو کہ ربو کا موجب ہو علاج مزاج کی اصلاح کے لیے سرد دوائین پینے کے طریق پر اور طلا کے طور پر استعمال کرین پانچوین قسم وہ ہی کہ سینے کے عضلات مین استرخا آئے اور انبساط سے ناچار ہو جائین اور ایسا ہی حرارت غریزی جو سبب قوی محرکہ کے لیے اصل ہی اُسمین ضعف پیدا ہو اور اُسکی علامت نفس بجا ہی اور نفس انتصاب اور نبض کی نرمی اور نفس بجا جسکا نام نفس مضاعف ہی تعداد انفاس کی فصل مین اُسکا بیان گذر چکا اور نفس لاانتصاب جُدی فصل مین بیان کیا جائیگا علاج حلبہ کا مطبوخ شہد مین ملاکر ٹھہر ٹھہر کر پیین اور روغن سوسن روغن نرگس

روغن بان سینے پر ملین اور کلونجی باریک پیسکر شہد مین اور روغن شبت مین ملاکر ضماد کرین اور جو کچھ فالج مین مذکور ہی کام مین لائین چھٹی قسم وہ ہی کہ ریہ مین خشکی
پیدا ہو اس سبب سے ریہ اصلی رطوبات کے تحلیل ہونیسے منقبض ہو اور یہ قسم اکثر دق کے آخر مین پیدا ہوا کرتی ہی اسکی علامت تشنگی ہی اور آواز کا باریک ہونا
اور تھوک مین کچھ نہ نکلنا اور مرطبات کے استعمال سے ربو مین کمی کا آنا علاج ریہ کی ترطیب کے لیے مرطب چیزین ہین جیسا آش جو اور بکری کا تازہ دودھ
اور عورتون کا دودھ اور دوسرے لعابات اور عصارے یعنی نچوڑے ہوئے پانی اور لعوق رطوبت افزا اور ایسا ہی طلا اور مرہم رطوبت پہونچانیوالے سینے
پر استعمال کرین اور بنفشہ خیار خطمی نیلوفر سے آبزن بناکر اُسمین بٹھین ساتوین قسم وہ ہی کہ سرد ہوا ناک مین جانیسے اور سرد چیزون کے کھانیسے اور سرد پانی پینے سے
اور اور جو کچھ ریہ مین سردی پیدا کرے اُسکے سبب سے ریہ پر سردی غالب آئے اور یہ قسم اکثر بوڑھون کو عارض ہوا کرتی ہی اور ابتدا مین تو کم ہوتی ہی اور
آخر مین مستحکم ہو جاتی ہی علاج گرمی پہونچانیکے لیے حلبہ کا جوشاندہ پیین اور اگر روغن ملین اور کبوتر اور کبک کا گوشت اور بیضۂ نیم برشت کی زردی کھلائین ترکیب
طبیخ یعنی مطبوخ حلبہ کی حلبہ پانچ درم بنفشہ دو درم بادیان ایک درم مویز تیس دانہ لیکر جوش دیکر صاف کرین اور قند سفید میٹھا بناکر ہر روز چالیس مثقال پیا کرین
آٹھوین قسم وہ ہی کہ سانس آنیکے راستون مین باد غلیظ آجائے اور ہوا کے ناک مین لینے کو مانع آئے اور جاننا چاہیے عروق خشنہ ہوا کی جگہ ہی جسوقت اُسمین
کچھ بھی چیز پیدا ہو جاتی ہی ضرور سانس مین تنگی آتی ہی اور اس مرض کا سبب نفاخ چیزون کا کھانا ہی اور اُسکی علامت سینے مین گرانی کا ہونا اور کھانسی
مین بلغم نہ آنا اور بادانگیز کھانون سے ربو کا شدید ہونا علاج ریاح توڑنیکے لیے اور سُدّہ کھولنے کیواسطے جو تدبیرین کہ دوسری قسم مین مذکور ہین کام مین لائین
اور آب بادیان اور تخم بادیان اور ایارج فیقرا اور حب لرشاد اس بیماری مین نہایت ہی مفید ہین اور روغن سداب اور روغن حب الغار ملنا اور شبت اور بابونہ
اور مرزنگوش سینہ اور پہلو پر ضماد کرنا مفید ہی اور معاجین مین سے مادۃ الحیوۃ اور نوشدارو اور سنجرینیا اور امروسیا نہایت خوب ہین اور گولیان کہ سکبینج اور
جاؤشیر سے بنائین موافق ہین خاصکر سکبینج سداب تر کے پانی مین حل کیا ہو حب جاؤشیر جاؤشیر آدھا درم لیکر بادیان کے پانی مین حل کرین اور
آدھا درم شحم حنظل اُسمین ملائین اور ماء العسل کے ساتھ کھلائین اور جاننا چاہیے کہ دوسری قسم مین اور اس قسم مین جاؤشیر کی بہت بڑی منفعت ہی لیکن
پٹھون کو نقصان رکھتا ہی سو واجب ہی کہ جسوقت اُسکو کھائین روغن گرم اور خوشبو بدن پر ملین تاکہ اُسکا بخار پٹھون مین نجاسکے اور پٹھونکو اُسکے
ضرر کا خوف نہ رہے نوین قسم وہ ہی کہ بہت سا مادّہ سینے کی فضا مین گرے اور اُسکی علامت دوسری قسم کے فائدون مین مذکور ہوئی اور اُسکا علاج استسقا
کا سا علاج ہی دسوین قسم وہ ہی کہ تیز بیماریون مین جنکو حادہ کہتے ہین بحران کے نزدیک ظاہر ہو اور خاصۃً اُسکا علاج نکرنا چاہیے کیونکہ اُسی مرض کا
علاج کافی ہی گیارھوین قسم وہ ہی کہ ریہ مین یا دوسرے اعضا مین جو اُسکے نزدیک اور شریک ہین ورم عارض ہو جیسا حجاب حاجز مین اور حجاب مضعف
مین اور حجاب مستبطن اضلاع مین اور جگر مین اور طحال مین اور اُسکا سبب یہ ہی کہ انبساط کی حرکت کی جگہ تنگ ہوتی ہی اور ضیق الصدر یہی ہی اور اس قسم
کی علامت یہ ہی کہ پہلے کوئی سا عضو ان اعضا مین سے جنکا ذکر آیا ہی ورم کر آئے پھر اُسکے بعد ربو پیدا ہو اور جگر اور طحال اور ریہ اور حجابون کی علامت اور
علاج اپنی اپنی جگہ مذکور ہین بارھوین قسم وہ ہی جسکا نام تقلص الحجاب ہی اور ہم اسکو اسی باب مین سوء تنفس کی فصل مین مفصل بیان کر آئے ہین اور
اس قسم کو طرخی کے سوا طبیبون مین سے کسی دوسرے طبیب نے ضبط نہین کیا تیرھوین قسم وہ ہی کہ معدے کا امتلا انبساط کا مانع آئے اور اُس

سبب سے ربو ظاہر ہو جائے اور اُسکی علامت ظاہر ہو علاج حب ایارج سے اور جو چیزین اُسکے مانند ہین اُنسے معدے کا تنقیہ کرین اور امتلا سے پرہیز کرین اور ہضم کی درستی مین کوشش بلیغ کرین چودھوین قسم وہ ہو کہ خناق ربو کا باعث ہو جائے اور یہ ربو خناق کا عرض ہو اور خناق کا ذکر مفصل آچکا ہو فائدہ جبکہ فصل خریف مین بارش کی کثرت ہو اور ہوا گرم خشک اور شمالی ہو چکی ہو تو جاڑون مین ریہ کی بیماریان اکثر پیدا ہوا کرتی ہین اور ہر حال مین سرد ہوا ریہ کو نقصان پہونچاتی ہو مگر اُس شخص کو کہ گرم ہوا مین بہت مقام کرے اور گرمی سے ایذا پائے اور اکثر ربو کی علت ذات الریہ ہو جاتی ہو اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہو کہ ریہ کی بیماریان جگر کی بیماریون سے بدلجاتی ہین جیسا سوء مزاج سرد یا گرم کہ جگر مین پہونچے اور استسقا کی نوبت پہونچائے اور جو چیزین ربو مین مفید اور مضر ہین دوسری قسم مین ہم اُنکو بیان کر چکے ہین اُسکو دیکھکر علاج کرین

فصل انتصاب النفس کے بیان مین اور ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ وہ ربو اور ضیق النفس کی ایک بڑی سخت قسم ہو اور اس بیماری والا زمین پر پہلو نہین رکھ سکتا اور جبتک سیدھا نہ بیٹھے اور کھڑا نہو اور گردن کو سیدھا نہ رکھے اور اوپر کی جانب نہ کھینچے سانس نہین آسکتی اور اسکا سبب یا تو مادہ غلیظ ہو یا ورم کہ سانس کی راہ مین واقع ہو یا استرخا کہ سینے کے عضلات مین حادث ہو اور اُسکی علامت اور علاج سبب کے موافق ربو کی فصل سے دریافت ہو سکتے ہین اور یہ مرض ربو کے اقسام مین سے ہو اور ہمنے اسواسطے اُسکو علیحدہ ذکر کیا تاکہ فوائد بڑھ جائین تنبیہ یہ اختلاف جو اطبا کی راے مین پڑا ہو کہ ربو اور ضیق النفس ہم معنی ہین یا اُنکے معنی الگ الگ ہین سو ربو کی فصل کی ابتدا مین اسپر اشارہ کیا گیا ہو اب اس جگہ ہم اختلاف کے ثمرہ کو کچھ ایک بڑھا کر واضح کرتے ہین جان لے کہ یہ لفظی جھگڑا ہو اور انجام کے اعتبار سے ایک ہی بات ہو لیکن جو لوگ ان دونون مین فرق کرتے ہین اُنکا مذہب یہ ہو کہ جون سے عسر النفس مین سانس آنیکے راستے تنگ ہو جائین ہم اُسکو ضیق کہتے ہین اور اس حالت مین جو ہوا ناک مین آجاتی ہو راستہ نہین پاتی مگر تھوڑا سا اور دشواری سے نفوذ کرتی ہو اور ممکن ہو کہ جیسے ربو کی ہمنے اوپر تعریف کی ہو اُسکے ساتھ ضیق نہو اور ایسا بھی ہو سکتا ہو کہ ضیق ہو اور ربو نہو جیسا بعضے خناق مین مشاہدہ ہوتا ہو لیکن جو لوگ ترادف کے قائل ہین یعنی ہم معنی جانتے ہین اس نظر سے کہ مرض ریہ کے ساتھ مخصوص ہو اسباب کی تعمیم کو ملحوظ نہین رکھتے اور اس وجہ سے کہ اُسکا مآل ایک ہی ہو ایک کو دوسرے سے جدا نہین شمار کرتے اور ضیق الصدر وہ ہو کہ اعضاے منبسط یعنی کشادہ ہونیوالے جو تنفس کے لیے مخصوص ہین جیسا چاہیے حرکت نکر سکین یعنی انبساط مین تا فرمانی کرین

فصل سعال کے بیان مین کہ فارسی مین سرفہ کہتے ہین اور ہندی مین کھانسی جاننا چاہیے کہ سرفہ ریہ کی حرکت اور اُن اعضا کی حرکت ہو جو سانس لینے مین اُسکے شریک ہین جیسا قصبہ اور حجاب حاجز اور حجاب منصف الصدر اور حجاب مستبطن اضلاع اور سینے کے اور پسلیون کے عضلات اور یہ حرکت ناطبعی ہو کہ طبیعت اسکے وسیلے سے رنج کو ان اعضا سے دفع کرتی ہو اور سعال ریہ کے واسطے ایسی چیز ہو جیسے دماغ کے لیے عطسہ اور جاننا چاہیے کہ سرفہ کے اسباب کلی چار طرح پر ہین ایک تو سوء مزاج کے انواع خواہ ساذج ہو خواہ مادی دوسرے آماس کے انواع اور قروح اور بثور کہ ریہ مین واقع ہون تیسرے وہ ہو کہ کوئی چیز ناطبعی اچانک تنفس کے آلات مین پہونچے جیسے سرد ہوا اور دھوان اور غبار یا کوئی ترش چیز کھانا یا تیز یا کسیلا کھانیکا اتفاق پڑے یا کوئی چیز غفلت سے سانس کی راہ مین گر پڑے چنانچہ بعضے اوقات کھانے اور پینے مین ظاہر ہوتا ہو اس سبب سے

کہ اُسمین سے تھوڑا سا حنجرہ مین گر پڑے چوتھے وہ ہی کہ تنفس کے آلات تو سلامت ہون مگر تمام بدن کی مشارکت سے یا کسی ایک عضو کی شرکت سے جیسا معدہ اور مری اور جگر اور طحال اور دونون کے معالیق یعنی اُنکے علاقہ اور پستانون کی شرکت سے سرفہ پیدا ہو چنانچہ سرفہ پیدا ہونیکی کمیت کا بیان اسباب جزئیہ مین مفصل آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہر سبب کو ہم جدی قسم مین لکھتے ہین پہلی قسم وہ ہی کہ سوء مزاج گرم ساذج قصبۂ ریہ مین یا ریہ کے گوشت مین عارض ہو اس سبب سے سرفہ پیدا ہو جاننا چاہیے کہ جسوقت سوء مزاج سادہ کی کوئی قسم گرم یا سرد یا خشک ریہ کے قصبہ مین یا اُسکے گوشت مین عارض ہو ریہ کے اجزا کو وہ ہوا کہ حرکت انبساطی کے ساتھ اندر پہونچتی ہی ناخوش آئے اور طبیعت کی قوت ایسی طرح پر اُس ہوا کے پیش آئے جیسا موذی کو دفع کرتی ہی اور با اُسکو سانس استون مین روک دے جیسا دھوئین اور گرد کو روک کر دفع کرتی ہی اور اُسکے دفع کرنیسے سرفہ پیدا ہو اور ریہ کی گرمی ساذج کی علامت یہ ہی کہ ہمیشہ پیاس معلوم ہو اور حنجرہ اور حلقوم خشک ہو جائے اور کھانسی خشک ہو اور سینے مین کچھ گرانی نہو اور گرمی پہونچنے سے بڑھ جاے اور سردی سے تسکین پائے اور اسی طرح پہلے اسباب جیسا گرم ہوا مین بہت مقام کرنا اور کھانے پینے کی گرم چیزین کھانا اور گرم دواؤن کی اور گرم عطر کی بو بہت مدت تک سونگھنا اُسپر گواہی دے اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ ان اسباب سے سوء مزاج سادہ بدن مین خصوصًا دماغ مین اور تنفس کے آلات مین پیدا ہوتا ہی اور ریہ کے سوء مزاج گرم اور خشک مین ہوا اور معدے کے سوء مزاج مین یہ فرق ہی کہ جس شخص کے ریہ مین گرمی ہی سرد ہوا سے زیادہ راحت پاتا ہی سرد پانی کی نسبت اور جس شخص کا معدہ گرم ہی وہ اُسکے برخلاف ہوگا اور اُسکو کھانسی نہوگی **علاج** مزاج کی حرارت کو تسکین کرنیکے لیے جو کچھ سردی پہونچائے جیسا کہ اسبغول کا لعاب اور آش جو اور خمیرۂ بنفشہ اُنکے مانند کھائین اور جون سے لعوق مناسب ہین چاٹین اور صندل کافور تراشہ کدو سبز دھنیے کے پانی مین اور کاہو کے پانی مین اور گلاب مین ملا کر سینے پر طلا کرین اور قیروطی اخضر ملین ترکیب ایسے لعوق کی جو اس جگہ کام آتا ہی عناب سپستان تخم خطمی لیکر پکائین جب آدھا رہجائے چھانکر قند ملا کر قوام کرین اور مغز تخم خیار دراز اور مغز بادام شیرین اور بنفشہ اور کتیرا باریک پیسکر اُسمین ملائین ترکیب **قیروطی** کی موم سفید لیکر روغن بنفشہ مین یا اُسی طرح کے روغن مین پکائین اور کاہو کا پانی یا کشنیز سبز کا پانی یا اور سبزیون کا پانی جیسا مناسب ہو اور جو کچھ بہم پہونچے اُسمین ملا کر ہاتھ سے ملین اور سبزیون کے پانی مین دھونیکے سبب سے اُسکا نام قیروطی اخضر رکھا گیا دوسری قسم وہ ہی کہ خون صفراوی ریہ مین آجائے اور ریہ اُس سے بھر جائے اور اس سبب سے کہ اُسمین کھنچاوٹ اور سوزش پیدا کرتا ہی طبیعت اُسکی ایذا دفع کرنیکے واسطے کھانسی لاتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ نفس عظیم اور گرم ہو اور مُنھ پر سُرخی ظاہر ہو اور دوسرے آثار اور اسباب اُسکی گواہی دین اور اکثر امر مین یہ قسم بے نفث ہوا کرتی ہی یعنی اُسمین تھوک نہین آتا کیونکہ مادہ رقیق ہی لیکن کبھی ایسا ہوا کرتا ہی کہ صفرا کا قوام معتدل ہو یا سرفہ قوی ہو اور کچھ ایک تھوڑا سا کھانسی مین نکل آئے **علاج** رگ باسلیق کی فصد کھولین اور جوشاندے اور خیساندے جیسے مناسب ہون اُنسے طبیعت کو نرم کرین اور تعدیل اور تسکین کے لیے جو کچھ ساذج مین گذر چکا کام مین لائین اور اگر جگر مین گرمی ہو جگر کے مزاج کی تسکین کرین تاکہ جونسا خون ریہ کی غذا مین جاتا ہی اُسمین اصلاح آجاے تیسری قسم وہ ہی کہ ایک چیز گرم اور رقیق ہمیشہ سر کی طرف سے اُتر آئے اور قصبہ مین سوزش اور جلن اور خارش پیدا کرے پھر اِس ضرورت سے سرفہ پیدا ہو اور اُسکا سبب یہ ہی کہ دماغ مین حرارت عارض ہو اور ضعف کے سبب سے اپنی غذا کو ہضم نہ کر سکے اور وہ غذا اُسکو گران

معلوم ہو اور جب زیادہ ہو جائے نزلے کے طریق پر ریہ کی طرف اُتر آئے اور حال یہ ہو کہ دماغ کی حرارت سے اُسمین کیفیت حادۃ لذاعہ بھی آگئی ہو اور اسکی علامت
یہ ہو کہ خشک کھانسی ہمیشہ رہے اور اُسمین تھوک نہ آنے اور رات کیوقت اور سونیکے بعد کھانسی شدت کرے اور دماغ کی گرمی اور نزلے کا اثر گواہی دے
اور یہ بُری کھانسی ہو اگر اسکا جلد تدارک نکرین اور بہت مدت ٹھہر جائے سل پیدا کرے فائدہ تھوک مین مادہ آنیکی یہ وجہ ہو کہ مادہ رقیق ہو کیونکہ جبتک سینہ
اور ریہ کے اخلاط کا قوام معتدل نہین ہوا کرتا کھانسی مین نہین نکلا کرتا اسی واسطے شارح نے کہا کہ جسوقت اخلاط کھانسی کے ساتھ نکلین اُنمین اسقدر
غلیظ ہونا چاہیے کہ اُسکو ہوا دفع کر سکے سوٹھی کے برابر خشک ہون اور نہ پانی کے برابر رقیق ہون کہ جسوقت اُنکو ہوا دفع کرے اُنکے اجزا متفرق ہو جائین اور
رات کیوقت جو کھانسی کی شدت ہوا کرتی ہو اُسکی یہ وجہ ہو کہ سر کے منافذ کثیف ہو جاتے ہین کیونکہ اس صورت مین رطوبات تحلیل نہین ہوتے اور دماغ مین
بڑھ جاتے ہین اور بہت سے ریہ کیطرف گرا کرتے ہین اور اسکا غلبہ نیند کے بعد اسلیے ہوا کرتا ہو کہ سوتے وقت حرارت باطن مین جمع ہوتی ہو اور رطوبات
مین تصرف کرتی ہو یعنی اُنکو رقیق اور قطع کرکے دفع کرتی ہو اور ایسا ہی جو رطوبات جاگنے مین دماغ سے اُترے اُس سے پہلے ہی کہ ریہ پر پڑے آدمی اُسکو
کھنکار کر نکال ڈالتا ہو اور ریہ کیطرف نہین جاتی مگر تھوڑی سی اور نیند اُسکے خلاف ہو کہ اُس حالت مین کوئی اُسکو ایسا مانع نہین کہ ریہ کیطرف جانیسے
روک دے **علاج** نزلے کے منع کرنیکے واسطے شربت خشخاش پلائین اور پوست خشخاش تخم بیخ مغز باقلا کوفتہ برگ آس تخم کاہو گل سرخ پکا کر غرغرہ کرائین
اور اسلیے کہ مادہ باطن سے ظاہر کی طرف میلان کرے اور اس سببسے ریہ کی طرف نہ اُترے سر مونڈا کر کھر کھرے رومال سے سر کو شدت سے ملین یہانتک
کہ پوست سرخ ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے فائدہ نہو خردل انجیر کے جوشاندے مین ملا کر سر پر لگائین اور ٹھہرائین تاکہ سر کی جلد مین پھنسیان پیدا ہو جائین
پھر اُن پھنسیون کو بہت مدت تک اچھا نہونے دین تاکہ مادہ اسطرف نکلتا رہے اور ریہ پر نگرنے پائے اور اسی طرح مادے کو غلیظ کرنیکے لیے حب السعال
منہ مین رکھین تاکہ مادہ نہ اُترے اسکی **ترکیب حب السعال** کی نشاستہ کتیرا مغز بادام شیرین باقلاے مقشر تخم خشخاش پوست خشخاش صمغ عربی گل ارمنی
سب برابر لیکر کوٹ لین اور اسبغول کے لعاب مین ملا کر گولیان بنالین اور ہمیشہ منہ مین رکھین اور اُسکا لعاب نگلین اور چاہیے کہ مغز بادام کا دوسرا پوست
جو باریک اور سُرخ ہو جدا کرکے استعمال کرین اور دوسری تدبیرین نزلے اور زکام کی بحث سے اختیار کرین جیسے فصد اور تلیین اور اُسکے سوا جو کچھ حال کے
مناسب ہو اور جو چیزین نزلے کی مانع ہین اُنمین سے ایک یہ ہو کہ خشخاش کو مثلث کے ساتھ کھلائین اور گلاب کو ناک مین لین اور حلوا اور روغن بادام سے کھانا
اور ناطف اور پالودہ مفید ہو اور روغن بید کہ اُسمین خشخاش مع پوست پکالین سر پر ملنا مفید ہو **ترکیب روغن بید** کی بید کے پتون کا پانی دو حصہ روغن
کنجد ایک حصہ جوش دین یہانتک کہ روغن باقی رہے چوتھی قسم وہ ہو کہ سوء مزاج بارد ساذج ریہ مین عارض ہو اور سرفہ پیدا کرے اور اُسکے اسباب حار
ساذج کے اسباب کے ضد ہین اور اُسکی علامت رنگ کی رصاصیت یعنی سیسے کا سا رنگ اور پیاس کا کم ہونا اور گرم ہوا سے اور حمام کرنے سے نفع پانا فائدہ
سفید رنگ جسمین کچھ سبزی ہو اُسکو رصاصی کہتے ہین **علاج** اگر امور خارجیہ جیسے سرد ہوا اور برف کی نزدیکی اور سرد پانی پینا سبب ہون پہلے سبب کو
زائل کرین اور اُسکے بعد جتنا ممکن ہو سانس روکین کیونکہ سانس روکنا اُسیوقت ریہ کو گرم کرتا ہو اور جلد سردی کو زائل کرتا ہو اور اگر امور بدنیہ جیسا استفراغات
کا حد سے زیادہ ہونا اور اُسکے مانند سبب ہوا انجیر سویز منقی اصل السوس کوفتہ جوش دین اور گلقند عسلی اور معجون قفی اس جوشاندے مین ملا کر پئین اور گرم

لعوق چاٹین اور روغن خیری اور روغن سوسن سینے پر ملین اور مر صافی اور میعہ سائلہ شہد مین ملائین اور تھوڑا تھوڑا مُنھہ مین رکھین ترکیب معجون قفنی کی مویز منقی چوبیس درم زعفران سنبل الطیب سلیخہ دارچینی دارشیشعان ہر ایک ایک درم قصب الزریرہ فقاح اذخر علک البطم مقل ازرق ہر ایک اڑھائی درم مر صافی چار درم شہد مصفی بقدر حاجت جو دوا کوٹنے کے لائق ہو اُسکو کوٹ لین اور جو حل کرنیکے لائق ہو جیسا علک اور مقل اُسکو مثلث مین بھگوئین پھر ان سب کو شہد مین ملائین یہ سب گیارہ دوائین اور بارھوان شہد ترکیب ایسے لعوق کی جو یہان مفید ہو لعاب حب الرشاد لعاب تخم کتان برابر لیکر اور برابر کے شہد مین قوام کرین اور مثلث وہ ہو کہ انگور کا شیرہ پکائین یہانتک کہ آدھا باقی رہے پانچین قسم وہ ہو کہ سر مین سے مادہ اُتر آئے اور ریہ مین غلیظ اور چیپدار ہو کر رک جاے اُسکی علامت یہ ہو کہ زکام کے بعد واقع ہو اور چیپدار خلط بہت شدت کی کھانسی سے نکلے اور سینے مین بوجھ معلوم ہو علاج مادے کو لطیف اور نضج کرنیکے لیے زوفا انجیر حلبہ اصل السوس بیخ سوسن لیکر جوش دین اور چھانکر شہد ملاکر پیین اور اگر سینے مین حرارت ہو بیخ سوسن اور سپستان اور جو پکاکر اور چھانکر ترنجبین اور روغن بادام ملاکر کھلائین ترکیب ایسی معجون کی کہ سینے کو پاک کرتی ہو اور غلیظ مادے کو پکاتی ہو زوفاے خشک پودینہ بیخ سوسن خردل قردمانا پیپل تخم انجرہ انیسون ہر ایک کو برابر لین اور کوٹ چھانکر شہد مین ملائین صفت ایسی ٹیبون کی کہ مادۂ غلیظ کو پاک کرتی ہین رب السوس پانچ درم پلپل قردمانا مغز بادام تلخ ہر ایک دو درم انگزہ ایک درم یہ سب چھہ دوائین ماء العسل مین ملاکر ٹبیان بنالین نوع دیگر رب السوس فلفل شکر سب برابر بادیان کے پانی مین ٹبیان بنالین اور یہ نسخہ اُس کھانسی کو جو رات کیوقت کھانسی آرام نہ لینے دے مفید ہو مر معہ کندر ہر ایک برابر افیون ڈیڑھ دانگ ٹبیان بنالین ہر ایک بٹی وزن مین ایک دانگ اور رات کیوقت مُنھہ مین رکھین فائدہ کبھی ایسا ہوا کرتا ہو کہ چیپدار رطوبت سر کیطرف سے ریہ پر ہمیشہ گرتی ہو اور بیمار ہر حال مین مسلول کے مشابہ ہوا کرتا ہو اور جونسا فرق ان دونو نمین ہو سل کی بحث مین کہا جائیگا تنبیہ پکی ہوئی خلط اُسکو کہتے ہین کہ رقت اور غلظت معتدل ہو یعنی نہ زیادہ رقیق اور نہ بہت غلیظ لیکن نیلگون اور زرد اور زجاجی اور سیاہ اور اغبر یعنی خاکی رنگ عفونت پر دلالت کرتی ہو نہ نضج پر چھٹی قسم وہ ہو کہ ریہ اور سینے کی رطوبت سعال کی باعث ہو اور یہ قسم بوڑھون کو اور مرطوب مزاجون کو عارض ہوا کرتی ہو اور اُسکی علامت یہ ہو کہ بلغم بہت نکلے اور حلق مین چمٹ جائے اور سینے مین خرخرہ ہو خصوصاً نیند مین اور جاگنے کے بعد علاج مادے کے نضج کے لیے بادیان تخم کرفس اصل السوس زوفاے خشک پرسیاوشان جوشاندہ بناکر پیین اور نضج کے بعد بلغم کے تنقیے مین کوشش کرین اور یہ اسطرح پر ہوتا ہو کہ مولی کے بیج اور اصل السوس پکاکر اور چھانکر شہد مین ملاکر پلائین اور قی کرڈالین اور اسہال کے لیے مسہلات جیسے مناسب ہون استعمال کرین اور اس مرض مین سب چیزون سے زیادہ انفع اسہال کے لیے ایارج روفس ہو اور رطوبت کو چھنٹے کے لیے یہ لعوق کام مین لائین اُسکی ترکیب رب السوس زوفاے خشک بیخ سوسن مغز بادام ہر ایک چار درم حلتیت تخم انجرہ ہر ایک ایک درم کوٹ چھانکر شہد مین ملائین اور ایسا ہی غذاؤن مین سے جو رطوبت کو خشک کرتی ہین جیسا قلیا اور کرذباج تناول کرین اور ریاضت اختیار کرین اور جو چیز رطوبت بڑھاتی ہو اُس سے پرہیز کرین اور باقی تدبیر پانچوین قسم مین سے اختیار کرین ساتوین قسم وہ ہو کہ ریہ کی خشکی اور حرارت سعال کی موجب ہو اُسکی علامت یہ ہو کہ بھوک اور پیاس کی حالت مین اور حرکت کے سبب سے بڑھ جاے کیونکہ یہ چیزین رطوبت کو فنا کرتی ہین اور خشکی کو بڑھاتی ہین اور حمام مرطب سے اور جو چیزین رطوبت بڑھاتی ہین اُنکے کھانے سے جیسا آش جو کہ نہری سرطانات اُسمین پکے ہو وین اور اُسکے مانند کم ہو جائے اور ضیق النفس

یعنی سانس مین تنگی اور مادہ تھوک مین نہ نکلنا اور بدن دُبلا ہونا اور نبض مین سرعت اور تواتر ہوگا اور یہان سرفہ تو مرض ہی اور ضیق عرض اور یہ مرض جب شدت پکڑتا ہی اور دل کی گرمی غلبہ کرتی ہی دق کی نوبت پہونچاتا ہی علاج آش جو لعاب اسبغول خیار کا پانی جلاب کے ساتھ بین اور ٹکیان سرد اور رطوبت بڑھانیوالی کہ رب السوس مغز تخم خیار نشاستہ کتیرا بنفشہ لعاب بہدانہ سفیدی بیضہ سے بنائین مُنھ مین رکھین اور قیروطی کہ روغن بنفشہ روغن تخم کدو موم سفید سے بنائین سینے پر ملین اور ناف اور مقعد اور قدم کو روغن بادام سے چکنا رکھین اور جس پانی کو پیتے ہین اُسمین بہدانہ کا لعاب ملائین اور غذاؤن مین سے جو چیز رطوبت بڑھانیوالی ہو جیسا سبوس کا حریرہ اور روغن بادام اور بکری کا دودھ خصوصًا اگر جو کا دانہ اُسکو کھلائین اور موٹے مرغ کا گوشت اور بکری کے پایہ اور فالودہ قند کے ساتھ اور روغن بادام اور خشخاش اور اُسکے مانند تناول کرین اور اگر تپ ہو تو دودھ سے پرہیز کرنا لازم ہی اور نہین تو دودھ کا پینا عمدہ تدبیر ہی اور نیمگرم میٹھے پانی سے غسل کرنا اور آبزن مرطب مین بیٹھنا مفید ہی آٹھوین قسم وہ ہی کہ ریہ مین غبار اور دھوئین سے یا چیخنے اور زور سے چلانیکے سبب سے خشونت عارض ہو علاج لعوق کھلائین اور حریرے پلائین تاکہ خشونت اور سختی زائل ہو اور نرمی اور صفائی حاصل ہو اور ٹکیان رطوبت بڑھانیوالی مُنھ مین رکھین اور رطوبت پہونچانیوالے روغن گھونٹ گھونٹ پیین اور گلے پر ملین اور اُنہین سے ناف اور مقعد کو چکنا رکھین ترکیب لعوق کی بنفشہ کتیرا مغز تخم کدو مغز تخم خیار خشخاش سفید لیکر باریک پیسکر اسبغول اور بہدانہ کے لعاب مین ملائین اور چاٹین اور اگر روغن بنفشہ بادام اور اُسکے مانند بڑھائین بہتر ہی ترکیب حریرے کی جو مقشر خشخاش سفید لیکر پانی مین پیس لین اور شکر اور بادام کا روغن بڑھا کر حریرہ بنائین اور جو کچھ ساتوین قسم مین بیان کیا گیا یہان بھی مفید ہی نوین قسم وہ ہی کہ قصبہ کا زخم یا ریہ کا قرحہ یا سینہ کا یا انکا ورم یا سینے کے حجابون کا ورم اور اس حجاب کا ورم جو دل کے اور ریہ کے درمیان ہی یا جگر اور طحال کا آماس یا حلقوم کا آماس سعال کا سبب ہو اور ان سبکا بیان نفث الدم اور سل اور ذات الریہ اور ذات الصدر اور ذات الجنب اور برسام اور ذات الکبد اور ورم الطحال مین آتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ اور حلقوم کے آماس کا بیان خناق مین گذر چکا فائدہ جگر اور دوسرے احشا کے آماس سے سرفہ اسطرح پر پیدا ہوتی ہی کہ مثلاً جگر یا حجاب کے سر مین یا اُسکے نیچے کی جانب مین آماس پیدا ہوا اور جگر کے معالیق کھچنے لگین اور اس سبب سے کہ اغشیہ ملے ہوئے ہین ریہ کے معالیق بھی کھنچین اور ایذا پائین اور اسکے اجزا کے کھچنے سے سانس کے راستے تنگ ہو جائین تب قوت طبیعت اپنے خالق کے اذن سے زحمت کے دفع کرنے کے لیے ہوا کو جنبش دے اور سُرفہ پیدا کرے اور یہ سعال خشک درد اور کھنچاوٹ کے ساتھ ہوتی ہی اور جس عضو مین آفت ہی اُسکے آفت کے آثار ظاہر ہوا کرتے ہین دسوین قسم وہ ہی کہ ریہ مین بثرات یعنی پھنسیان پیدا ہون اور سرفہ پیدا کرین اور اُسکا سبب خون صفراوی ہی کہ ثبور پیدا کرتا ہی اور اس قسم کا نام بثرات السعال ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ نبض سریع اور بول گرم ہو اور سردی سے فائدہ اور گرمی سے ایذا پہونچے علاج فصد کھولین اور حجامت کرین اور صفرا کا اسہال کرین اور جو کچھ دوسری قسم مین اور جیسا کچھ ثبور الحلق مین مذکور ہی وہی اسکا علاج ہی گیارھوین قسم وہ ہی کہ معدے کی مشارکت سے عارض ہو اسکی علامت یہ ہی کہ جسوقت معدہ بھرا ہوا ہو سرفہ زیادہ ہو اور خلو کی حالت مین کم علاج قے اور اسہال سے معدے کا تنقیہ کرین اور شربت بنفشہ اور شربت زوفا سے کھانسی کا تدارک کرین تنبیہ جو سرفہ کہ تیز غذاؤن کے کھانے سے اور قصبہ مین کسی چیز کی گرانی سے عارض ہوتی ہی وہ پائدار نہین خود بخود زائل ہو جاتی ہی اور سبب کے زائل ہونے سے موقوف ہو جاتی ہی اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہی کہ سودا ریہ مین آئے اور سعال لائے اُسکی علامت یہ ہی کہ ایک چیز سیاہ اور نیلگون اور

بڑے رنگ کی سرفہ مین نکلے اور سوداکی اور علامتین پائی جائین علاج سبوس گندم کا حریرہ قند یا شہد کے ساتھ دین اور سودا کا اسہال کرین اور غذا نخود آب
کہ مرغ کے گوشت سے یا جوان بکری کے گوشت سے بنائین کھلائین

فصل نفث الدم یعنی مُنھ سے خون آنا اور اُسکی سات قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ مُنھ کے اجزا مین سے جیسا مسوڑھون مین اور دانتون کی جڑون مین سے خون نکلے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ تبزق اور تنفل مین خون نکلے اور ان دونون لفظ کے ایک معنی ہین یعنی تھوکنے سے خون نکلے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ تبزق سے بھی کم ہی علاج قابض چیزون سے جیسا آس گلنار مازو پھٹکری کے جوشاندے سے کلیان کرین اور اگر ان مواضع مین قرحہ تازہ ہو کندر دم الاخوین باریک پیسکر اُسپر لگائین تاکہ خشک ہو اور خون کا بہنا موقوف ہو دوسری قسم وہ ہی کہ حلق مین جونک چمٹ جائے اُسکے سبب سے تھوک مین خون آئے اور تعلق العلق کی تدبیر کا ذکر آچکا ہی تیسری قسم وہ ہی کہ سر مین سے خون اتر کر تالو اور ملازہ سے نکلے اُسکی علامت یہ ہی کہ تنخع کے ساتھ خون نکلے یعنی اوپر کیجانب کے کھنکار سے اور رعاف کی دوسری علامتین جیسا مُنھ سُرخ ہونا اور آنکھون کے آگے تباریق یعنی چمک معلوم ہونا اور تھوکنے کے بعد سر مین خفت کا آنا اور اُس سے پہلے سر مین بوجھ ہونا ظاہر ہون اور تنخع اس مشہور حرکت کو کہتے ہین کہ جو چیز تالو مین ہی اور سر مین سے اُتر آتی ہی اُسکے نکالنے کے لیے مخصوص ہی اور خاے معجمہ کے مخرج سے نکلتی ہی اور تباریق وہ ہی کہ بجلی کا سا خیال آنکھون کے سامنے آئے علاج رگ قیفال کھولین اور فقرے پر حجامت کرین اور گزمازو عصارہ لحیۃ التیس برگ آس کے جوشاندے سے اور رُب قابضہ سے جیسا رب بہ اور غورہ اور زعرور اور ورد اور اُنکے مانند غرغرہ کرین اور جو چیزین سرد قابض کہ رعاف مین مذکور ہین سرکے مین ملاکر پیشانی پر طلا کرین اور خون نکالنے کی اُسوقت اجازت ہی کہ خون مین زیادتی ہو اور امتلا کے آثار ظاہر ہون اور نہین تو اور تدبیرین کفایت کرتی ہین چوتھی قسم وہ ہی کہ حنجرہ اور قصبہ ریہ مین زخم واقع ہو اور اُسکے سبب سے خون آئے اور حنجرہ اور قصبہ ریہ مین زخم کا باعث یا تو ضربہ اور سقطہ ہی کہ سینے پر اور گردن کے مقدم پر واقع ہو اور اس سبب سے بعضی رگین پھٹ جائین یا بہت سخت کھانسی یا بہت زور سے چلانا اور چیخ مارنا یا اُسکے سوا جو کچھ حنجرہ اور قصبہ ریہ کی رگون کو پھاڑ ڈالے اور توڑ ڈالے جیسے قی کی شدت اور تر خر سخت یعنی کو تھا اور بہت سا غصہ آنا اور اُسکی علامت یہ ہی کہ خون تنخخ سے نکلے یعنی نیچے کی جانب کے کھنکار سے اور تھوڑا سا نکلے لیکن جونسا حنجرے مین سے نکلے خون خالص اور بدون سرفہ ہو اور جونسا قصبہ سے آئے سرفہ اور تنخخ سے تھوڑا سا نکلے اور کف دار ہو اور درد کے ساتھ نکلے اور تنخخ ایک آواز ہی کہ حاے مہملہ کے مخرج سے نکلتی ہی اور یہ حرکت اس چیز کے نکالنے کے لیے جو حلق کی انتہا مین ہی مخصوص ہی علاج قابضات مذکورہ سے غرغرہ کرین اور قرص نفث الدم مُنھ مین رکھین اُسکی ترکیب گل ارمنی کہربا صمغ عربی دم الاخوین طباشیر نشاستہ کتیرا اقاقیا گلنار عصارہ لحیۃ التیس لیکر باریک کرلین اور بارتنگ اور خرفہ کے پانی مین ملاکر قرص بنالین اور یہ سب دس دو ہین اور ممکن ہی کہ فصد کرین اور جاننا چاہیے کہ قصبہ کے زخم کا علاج دشوار ہی مگر یہ کہ صرف اُسکے اندر کے غشا مین ہو پانچوین قسم وہ ہی کہ ریہ مین سے خون آئے اور اُسکے آٹھ سبب ہین ایک تو ضربہ اور سقطہ دوسرے صیحۂ قویہ یعنی زور سے چیخنا جسکے سبب سے ریہ کی رگین پھٹ جائین تیسرے وہ ہی کہ خلط صفراوی تیز یا نمکین اور شور ریہ پر گرے اور اُسکی رگون کو کھا جائے چوتھے وہ ہی کہ ریہ کے جوف مین امتلا ہو کر اُسکی شدت سے رگون کا مُنھ کھلجائے یا امتلا کی شدت سے رگین پھٹ جائین پانچوین وہ ہی کہ سوء مزاج بارد مکثف ریہ مین عارض ہو اور اُسکے اجزا کو سکوڑ دے اس سبب سے اُسکی بعضی رگین پھٹ جائین مترجم کہتا ہی کہ اس

پانچوین قسم کے اجمال مین مصنف علیہ الرحمۃ یعنی حکیم ارزانی صاحب نے آٹھ سبب فرمائے ہین اور تفصیل مین پانچ سبب بیان کیے سو بعضے تو اُسکو مصنف کا ذہول سمجھتے ہین اور بعضے سہو کاتب جانتے ہین اور بعضے اس طرح تاویل کرتے ہین کہ اس سببسے کہ بعض اسباب کو بعض سے اتحاد اور مناسبت ہی جیسا ضربہ کو سقطہ سے اور خلط صفراوی حاد کو خلط مالحہ بورقی یعنی نمکین شور سے ایک وجہ کی مناسبت ہی اور انفتاح اور انصداع یعنی رگون کا کھلنا اور پھٹ جانا اُنکا ایک ہی سبب ہی مصنف علیہ الرحمۃ نے اُنکو جدا جدا بیان کرنا مناسب نسمجھا اور اتنے ہی ذکر پر اکتفا فرمایا فقط اور اس حقیر مترجم کے خیال مین یہ آتا ہی کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے گاہ باشد کے لفظ سے تین سبب آگے بیان کیے ہین اور تعداد کا لفظ اُنپر نہین لکھا بیشک آٹھ سبب ہین سے باقی ماندہ وہی تینون سبب ہین انتہی اور ریہ مین سے خون آنیکی یہ علامت ہی کہ بدون سرفہ کے نہ نکلے اور سُرخ خالص اور کف دار ہو اور درد نہو کیونکہ ریہ کی جرم مین حس نہین اور جونسا خون ریہ کے گوشت مین سے آتا ہی کم رنگ اور رقیق ہوا کرتا ہی اور اگر سرفہ بہت سخت ہو مگر درد معلوم نہو اور جونسا رگون کے تاکل سے آئے اُسمین بھی سرخی کم ہو اور ابتدا مین تھوڑا تھوڑا آئے اور روز بروز جتنا زخم اور تاکل بڑھے اور جسقدر منفذ زیادہ فراخ ہو بڑھتا جائے اور جونسا رگون کے پھٹ جانے سے آئے شدت سے سُرخ ہو اور اُسمین کف بہت کم ہو اور دفعۃً زیادہ نکلے اور جو حدت اور تیزی کے سببسے ہو تپ اور پہلے اسباب جنسے خون مین تیزی آتی ہی گواہی دین اور اگر خون کی تیزی سے ریہ زخمی ہو گیا ہو زرد آب اور پیپ اور قشور اور پوست خون کے ساتھ نکلین یعنی چھلکے سے خون مین آئین اور جسکا سبب امتلا ہو یعنی ریہ کی فضا مین خون بھر جائے تو مقدار مین زیادہ آئے اور اُسکے نکلنے سے آرام اور تخفیف معلوم ہو اور جالے امتلا کے آثار ظاہر ہون اور جونسا ورم خونی کے سببسے آئے کچھ ایک سخت ہوگا اور ذات الریہ کی علامتین ظاہر ہونگی علاج مادہ کم کرنیکے لیے اور خون کو اُس (فضا ۱۲) طرف سے پھیر دینے کے لیے رگ باسلیق کھولین اور اگر صافن کی فصد مقدم رکھین بہتر ہوگا اور قرص نفث الدم کھلائین اور بازو اور ران کا باندھنا اور پنڈلی پر شاخ کا لگانا مفید ہی اور جو خلط غالب ہو حقنے سے اور پینے کی دواؤن سے اُسکو نکالنا فائدہ مند اور مزاج کی اصلاح واجب ہی اور ایسا ہی جہان کہین اسباب گرم موجب ہون اور خون کا بند کرنا مطلوب ہو اقاقیا کندر بازو گلنار صمغ عربی گل ارمنی افیون سب برابر لیکر سینے پر طلا کرین اور ان دواؤن سے قرص بنا کر طیار رکھین تاکہ حاجت کیوقت کام آئین اور دوسری تدبیرین کھانیکی اور پینے کی چیزون مین وہی ہین کہ سل مین بیان کی جائینگی اور جہان کہین سوء مزاج بارد ملکثف سبب ہو گرم اور تر چیزون کے استعمال سے تعدیل اور اصلاح مین کوشش کرین تاکہ مزاج کا فساد زائل ہو پھر اشیاء مذکورہ سے خون کے بند کرنے پر توجہ کرین اور گرم اور تر تدبیرین سعال مین مفصل مذکور ہین اور کبھی[له] ایسا ہوا کرتا ہی کہ رگون مین باد غلیظ کے ہونے سے کوئی رگ پھٹ جائے اس سببسے خون آئے اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ اول اطراف کے ملنے اور باندھنے سے مادے کو اوپر سے نیچے کی طرف لائین اور فصد نکرین پھر ایسی دوائین کہ ریاح کو توڑ دین اور شقاق کو اچھا کرین جیسے فلونیا اور سنجرینیا دحمرثا اور تریاق بزرگ تازہ اور نارسیدہ استعمال کرین اور ریاح کے توڑنیکے بعد قابضات استعمال کرین اور کبھی خون آنیکا سبب یہ ہوا کرتا ہی کہ رگون کے مُنہ کھل جائین اسطرح پر کہ رطوبات رقیق کے سببسے کہ نزلے مین اُتر آئین یا دوسری جگہ سے سینے اور ریہ پر گرین رگین بھر کر نرم ہو جائین یہانتک کہ جو اُنہین ادنی قوت پہونچے اُسکے سببسے رگون کے مُنہ کھل جائین اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ پہلے اطراف کے ملنے سے اور دوسری تدبیرون سے مادے کا امالہ کرین پھر قابض دوائین کہ رطوبت کو کم کرین اور عضو کے مزاج کو گرم کرین استعمال مین لائین جیسا بیخ اذخر مصطگی زیرہ بریان

له اسی لفظ گاہ باشد کا ترجمہ ہی جسکی طرف اس عاجز نے متن مین اشارہ کیا ۱۲ منہ

پودینہ کوہی جند بیدستر قلقدلیس اورزعفران تاکہ دوا کی قوت جلد اس جگہ پہونچائے اور تریاق اورشرودیطوس اورسنجرنیا اورفلونیاے فارسی اوررومی
تھوڑا تھوڑا دینا ریہ اور سینے کی رطوبات کو خشک کرتا ہی اور مزاج کو بدل دیتا ہی اور خون کو بند کرتا ہی اور اس نوع کے اضمدہ مین اذخر علک البطم زیرہ بریان
اقاقیا عصارہ لحیۃ التیس جند بیدستر قلقدلیس استعمال کرنا چاہیے اور کبک [چکور ۱۲] اور تدرو [لوا ۱۲] دراج [تیتر ۱۲] کنجشک کا گوشت اور اُسکے مانند غذا بنانا چاہیے اور کبھی ایسا
ہوا کرتا ہی کہ ریہ مین ورم ہوجائے اور اُسمین سے خون ٹپک کر نکل آئے اور ذات الریہ کا ورم عنقریب آنیوالا ہی لیکن اُس جگہ اتنا خیال رکھین کہ قابض دواؤن
سے پرہیز کرین کیونکہ آماس کو ٹھہراتی ہین اور آفتین لاتی ہین اور ہر طرح سے مادے کے نضج مین اور عضو کے تنقیے مین کوشش کرین جیسا اسکا ذکر آئیگا اور یہ
بات پوشیدہ نہین کہ قابضات کا استعمال کرنا قبض کرتا ہی اور مادے کو روکتا ہی اور قبض ورم کے لیے مضر ہی سو اس مقام مین اُنسے پرہیز کرنا واجب ہی
چھٹی قسم وہ ہی کہ خون سینے مین سے آئے اور اُسکا سبب بھی وہی ہی کہ اُسکی رگین امور خارجیہ یا داخلیہ کے سبب سے پھٹ جائین اور سینے سے خون آنیکی
علامت یہ ہی کہ خون بستہ بہت شدت کی کھانسی سے نکلے اور تھوڑا اسلے نکلے اور زخم کی جگہ درد کرے اور چت لیٹنے کیوقت کھانسی اور درد بڑھ جائے علاج
رگ باسلیق کھولین اور قرص نفث الدم کھلائین اور سینے پر بھی طلا کرین اور سینے کے زخم مین ریہ کے زخم کی نسبت خطرہ کم ہی اور جلد اچھا ہوجاتا ہی **فائدہ**
جالینوس کہتا ہی کہ ایک جوان کے سینے کی رگین جاڑے کی شدت سے پھٹ گئین مین نے پہلے دن اُسکی فصد کھولی اور اُسکے ہاتھ اور پاؤن ملنے کے لیے
جسطرح کہ مقرر ہی حکم کیا اور غذا مین حریرہ کھلایا اور اُسکے سینے پر ضماد تفسیار رکھا اور تین ساعت تک اسپر رہنے دیا تاکہ زیادہ گرم نہو اور دوسرے دن کشکاب
اور بط کے گوشت کا اسفیدباج دیا جب مزاج اعتدال پر آیا اور ریہ کے آماس کا خوف نرہا آہستہ آہستہ پُرانا تریاق شیرخر کے ساتھ دیا اور جو دوائین معتدل مائل بگرمی
ہین اور سخت قابض نہین یہ ہین دارچینی سنبل سلیخہ سعد قسط کندر زعفران مصطگی مرزراوند اور چاہیے کہ ان دواؤن مین سرد اور قابض چیزین جیسے گل مختوم
گل ارمنی صمغ عربی کتیرا نشاستہ کہربا بسد شب یمانی بریان گل سرخ گلنار طباشیر شاخ گوزن سوختہ ایک چوتھائی داخل کرین اور اگر گرم دواؤن کو پکائین اور
دو درم سرد دواؤن مین سے کوٹ کر اور چھانکر اُسمین ملائین اور یہین خوب عمل کرے ساتوین قسم وہ ہی کہ مری اور معدے یا جگر یا طحال سے خون آئے اور
اس قسم کی علامت یہ ہی کہ قے مین بھی خون نکلے اور کھانسی نہو اور ممکن ہی کہ اعضا مین سے کسی عضو مین آفت ظاہر ہو اور اس بحث کا حال معدے کے
امراض مین قے الدم سے روشن ہوگا اور اسی کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہوگا کہ کس طرح اُن اعضا سے مری کی طرف خون آتا ہی اور قے مین نکلتا ہی حالانکہ یہ بات
نہین کہ جگر سے ریہ کی طرف جائے اور کھانسی مین قصبہ کی راہ سے نکل آئے اِس سبب سے کہ اُن دونون کے بیچ مین حجاب حائل ہین **فائدہ** اُن چیزون
کے ذکر مین کہ اکثر نفث الدم والے کو اُنسے بچنا لازم ہی حرکتین اور ریاضتین اور بہت بولنا اور آواز کو اونچا کرنا اور غصہ اور غم اور غضب اور بہت شراب پینا
اور سرخ چیزون مین نگاہ کرنا اور جماع کرنا اور تیز اور کھولنے والی چیزین جیسے صبر ایلوا کرفس کنجد اور پُرانا پنیر اور خرما اور شہد اور سب مٹھائیونکا کھانا یہ سب
اکثر اوقات مین مضر ہین اور ایسا ہی کچا دودھ بے جوش دیے ہوے نقصان پہونچاتا ہی **فائدہ** بعضی چیزون کے بیان مین کہ مفید ہین جس شخص کے لیے حرارت
کم کرنیکی زیادہ حاجت ہو اُسکی غذا کے لیے سماق اور غورہ اور زرشک اور انار دانہ اور ترنج کی ترشی اور برگ حماض بکری کے پایون مین پکاکر دینا چاہیے اگر تپ نہو
اور اگر تپ ہو تو مغز بادام اور مسکہ مین دین اور جہان کہین حرارت بہت قوی نہو تازہ پنیر نمکین اور تازہ دودھ پکا ہوا اور دہی یا گائے کے دہی پایون مین

پکا کر اور حریرہ کہ گاورس کا پوست دور کر کے اُسکے آٹے سے بنائین اور بیضۂ نیمبرشت کی زردی اور تیہو اور دراج اور کبک کا گوشت اور تازہ مچھلی اور اُنکے مانند موافق ہین تنبیہ جو قابض دوائین کہ نفث الدم کے سب انواع مین مفید ہین سب سے زیادہ نافع شادنج مغسول ہی ایک مثقال عصی الراعی کے پانی مین یا برگ خرفہ کے پانی مین یا بادروج کے نچوڑے ہوے پانی مین یا بارتنگ کے پانی مین ملا کر پینا اور خرفہ کی پتی چبانا اور رکھنا مجرب ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ خون کو فی الفور بند کر دے اور خیار کا پانی ان عصارون مین جنکا ذکر آیا ہی کسی ایک عصارے کے ساتھ خصوصًا اگر قابض دوائین ملا کر دین نہایت مفید ہی اور شاخ گوزن سوختہ قابض دواؤن مین ملا کر بڑا نافع ہی اور پودینہ کا پانی کچھ ایک نافع ہی اور کشنیز کا شگوفہ تین درم ٹھنڈے پانی کے ساتھ صبح و شام دینا نفع کامل دیتا ہی اور بیخ مرجان اور طین شاموس مفید ہی فائدہ اگر یہ خوف ہو کہ خون ریہ مین بستہ ہو کر ٹھہر جائیگا تو اول ہی سرکہ پانی مین ملا کر پئین مگر جس شخص کو کھانسی شدت سے ہو اور اگر خون بستہ ہو جائے اور کھانسی کی شدت نہو سرکہ اور گلاب سے غرغرہ کرین اور شاید کہ تھوڑا سا پئین اور اگر انجیر کی لکڑی جلا کر اُسکی خاکستر پانی مین ملائین اور اُس پانی کو حاشا کے ساتھ دین خون بستہ کو پاک کرتا ہی اور صعتر شہد کے ساتھ اس باب مین مفید ہی اور دوسری تدبیر معدے کے امراض مین جمیع الدم

واللبن کی فصل مین آئے گی

فصل نفث المدہ کے بیانین یعنی تھوک مین پیپ کا آنا اور اُسکی پانچ قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ ذات الریہ یا ذات الجنب پک کر پھوٹ جائے اور تھوک مین پیپ آئے اور ان دونون مرض کا ذکر جُدی جُدی فصلون مین کیا جائیگا دوسری وہ ہی کہ ریہ مین قرحہ پڑے اور اُسکی پیپ کھانسی مین نکلے اُسکو سل کہتے ہین اور اُسکا ذکر بھی آئیگا تیسری وہ ہی کہ معدے مین دبیلہ پیدا ہو اور پھوٹ جائے اور جیسا اسہال مین نکلتی ہی ویسا ہی ممکن ہی کہ قے آئے اور پیپ قے مین دفع ہو جائے اور یہ بھی کہا جائیگا چوتھی وہ ہی کہ حنجرہ مین یا حلق مین یا مُنھ کے دوسرے اجزا مین ورم ہو جائے اور پیپ پڑ کر پھوٹ جائے اور تھوکنے سے یا تنخنخ سے جیسی جیسی جگہ ورم ہو پیپ نکلے اور اس بحث کا حال خناق کی فصل سے اور اُن اورام سے جو مُنھ کے اندر ہوا کرتے ہین اور اُنکا ذکر آچکا ہی روشن ہوگا پانچوین وہ ہی کہ سینے مین ورم ہو کر پھوٹ جائے اور اُسکے ساتھ مزاج مین حرارت قوی نہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ گاڑھی پیپ شدت کی کھانسی سے نکلے اور پہلے سینے مین خراج کا ہو لینا اور سینے مین درد ہونا اُسکی گواہی دے علاج زوفا انجیر حاشا اصل السوس بیخ سوسن حلبہ پکائین اور اُسکا صاف پانی پئین تا کہ پیپ رقیق ہو کر ریہ کی طرف آسانی سے ٹپک جائے اور اس جگہ سے سہولت کے ساتھ باہر آئے اور زوفاے تر اور بہروزہ اور آرد کرسنہ اور حلبہ اور تخم انجرہ اور پر سیاوشان کو ٹکر روغن بابونہ اور روغن غاز اور مرغیون کی چربی اور شہد ملا کر سینے پر طلا کرین اور مر زراوند میعہ کندر زرنیخ جلا کر اُسکا دھوان کھینچ جائین اور یہ سب اسلیے ہی کہ رقیق ہو جائے اور رقیق ہونیکے بعد جوب سینے کو پاک کرنیوالی مُنھ مین رکھین اُسکی ترکیب تخم السی مغز حلیوزہ مغز بنولہ تخم خطمی رب السوس بیخ سوسن کوٹ کر چھانکر شہد مین ملا کر ٹکیان بنالین فائدہ جو ورم کہ سینے مین یا ریہ مین یا سینے کے حجابون مین واقع ہو اور پیپ ہو کر پھوٹ جائے اُسکے پاک کرنیکی تدبیر بھی ایسی ہی ہوا کرتی ہی اور جیسے ہر ایک کی جگہ مین بیان کیجائیگی اور اس کام مین مہلت نہ سمجھین اسلیے کہ اگر پیپ ریہ کی طرف نہ ٹپکے اور سینے کی فضا مین جمع ہو جائے سینے کے حجاب کو متعفن کرتی ہی اور اُسمین ورم شدید پیدا کرتی ہی اور بیمار کو ہلاک کرتی ہی اور اگر ورم ریہ مین ہو اور پیپ پڑ جائے یا سینے کی نواح سے ریہ پر پیپ گرے اور اسی جگہ رہجائے اور باہر نہ نکلے ریہ کے اجزا کو کھا لیتی ہی اور سل پیدا کرتی ہی اس لیے

بہتر یہ ہی کہ جب ان جگھون مین ورم پھوٹے قابضات سے پرہیز واجب سمجھین اور اعضا کے نرم کرنے پر اور پیپ کے رقیق اور پاک کرنے پر سب طرح سے عنایت مصروف رکھین تاکہ عضو بالکل پاک ہو جائے پھر اندمال اور زخم کے بھرنے پر توجہ فرماوین اور اگر پیپ سینے کی فضا مین گرتی ہی اور وہان جمع ہوتی ہی اسکی تدبیر احتقان المدۃ فی الصدر کی فصل مین بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالی

فصل ریہ کے ورم کے بیان مین اسکو ذات الریہ بھی کہتے ہین اسکے پیدا ہونیکا یہ طریق ہی کہ گرم یا سرد نزلہ دماغ سے ریہ پر اُتر آئے یا خناق کھل جائے اور اُسکا مادہ وہان سے بدل کر ریہ پر گرے اور اُسی جگہ ٹھہر جاے اور ورم پیدا کرے یا ذات الجنب یا ذات الریہ سے بدل جاے اور ممکن ہی کہ بدون نزلہ کے اور بغیر بدلنے کے اور اُسی جگہ مادہ جمع ہو اور ورم پیدا کرے لیکن نزلہ سے اکثر ہوا کرتا ہی اور جاننا چاہیے کہ مادے کا انتقال یعنی بدلنا ریہ کیطرف سب انتقالات سے بہت بُرا ہی اسلیے کہ ریہ عضو شریف ہی اور دل سے بہت نزدیک ہی اور جو مادہ اُسمین گرتا ہی جبتک کہ یک کر دفع ہنو اُسمین فائدہ ظاہر ہنو اور اُسکی بیماری دشوار ہی اور بہت سی بیماریان لاتی ہی جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور کبھی اُسکا مادہ حجاب اور غشیہ مین گرتا ہی اور ذات الجنب پیدا کرتا ہی اور کبھی اس بیماری والے کے بازو اور ساعد مین اندر کیطرف یعنی بدن کیطرف انگلیون کے سرون تک خدر ہو جاتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دل کیجانب میلان کرے اور خفقان اور غشی پیدا کرے اور شاید کہ دماغ کیطرف آئے اور سرسام لائے اور کبھی ذات الریہ والے کے ریہ مین پانی سی رطوبتین جمع ہو جاتی ہین اور اُسکا حال مستسقے کا سا حال ہو جاتا ہی اور پوشیدہ نرہے کہ ریہ کا ورم اکثر بلغمی مادہ سے یا خون سے ہوا کرتا ہی اور صفرا سے بہت کم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ اُسکا گوشت نازک اور متخلخل ہی صفراوی مادہ اُسمین نہین رکتا اسیواسطے شیخ نے کہا ذات الریہ ہر خلط سے ہوا کرتا ہی لیکن اکثر بلغم سے اور خون سے ہی ہوا کرتا ہی اور ایسا ہی رازی نے فاخر مین کہا ہی اور جان لے کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ذات الریہ کا مادہ تحلیل ہو کر دفع ہو جیسے دوسرے اعضا کے اورام تحلیل ہو جاتے ہین اور یہ اللہ کا فضل ہی اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہی کہ تحلیل نہو ہر چند مادے کا استفراغ کیا جائے اور جمع ہو کر پیپ ہو جائے اور پھوٹ جائے اور یہ پیپ یا تو قوام مین برابر اور سفید ہو یا تیرہ جیسا شراب کی تلچھٹ اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جونسا مادہ لطیف ہی تحلیل ہو جائے اور باقی سخت ہو جائے جیسا سوداوی مین کہا جائیگا اور کبھی خراج ہو جاتا ہی اور کبھی یون ہوا کرتا ہی کہ ریہ کا ورم حمرہ کی جنس سے واقع ہو اور علاج کی بہت کم مہلت دے اسلیے کہ مادہ بہت گرم اور دل سے نزدیک ہو اور سرد دوا کا اثر خواہ پینے کے طور پر ہو یا طلا کے طریق پر اس جگہ مین بہت کم پہونچتا ہی اسلیے کہ دور کی مسافت ہی اور بہت سے اعضا بیچ مین حائل ہین کیونکہ پینے کی چیزون مین سے ہر عضو کچھ ایک قوت لیتا ہی اور ایک حصہ اُٹھا لیتا ہی اور شربت بھی ہر عضو سے ایک حرارت حاصل کرتا ہی اور جو مادہ اعضا مین ہی اُسمین سے کچھ ایک اسمین ملجاتا ہی پھر جب ریہ مین پہونچتا ہی سردی کی قوت اُسمین اتنی نہین رہتی کہ حمرہ کی حرارت سے برابری کرے اور ضماد کی خشکی بھی اُس سے برابری نہین کر سکتی اس سببسے کہ ضماد کی قوت بہت نفوذ کرنیوالی نہین ہوتی اور حال یہ ہی کہ سینے کی ہڈیان اور غشائین اور عضلے حائل ہین اور اسوجہ سے کہ ہر مرض ہر خلط سے پیدا ہوتا ہی صحیح مذہب یہی ہی ہم اس فصل کو تین قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم اُس ذات الریہ کے بیان مین کہ جسکا سبب مادہ گرم ہو خواہ وہ مادہ فی نفسہ گرم ہو جیسا خون اور صفرا خواہ بذاتہ سرد ہو مگر عفونت کے سببسے گرم ہو جائے جیسا بلغم شور متعفن اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ تپ بہت سخت ہر وقت برابر رہے اور سانس مین شدت کی تنگی ہو اور سینہ کے مقدم مین گرانی اور درد محسوس ہو اور آنکھ اور منھ

سرخ ہو خاص کر رخسارے ایسے سرخ نظر آئین کہ گویا کسی چیز سے رنگین کردیے ہین خصوصًا جسوقت کہ تپ کا غلبہ ہوا ور آنکھین اور مُنھ بھر بھرا جائین اور زبان
خشک اور پیاس حد سے زیادہ ہوا ور شاید کہ زبان پر رطوبت غلیظ چیپ دار چمٹ رہے اور نبض موجی ہو اور کھانسی بہت ایذا دے اور سرد ہوا ناک مین لینے پر دل
راغب ہو اور اعراض کی شدت اور کمی جیسا سبب ہو اُسیکے موافق ہی جیسا خون اور صفرا اور بلغم متعفن کی خاصیتون مین بارہا ذکر آچکا ہی مثلًا پیاس کی شدت
اور ضربان اور حد سے زیادہ گرمی اور گرانی کا کم ہونا اور اُن کے مانند صفرا کے لیے مخصوص ہی اور ایساہی خون کے خواص ظاہر ہین اور اس سبب سے کہ بلغم حرارت
کے آنے سے اپنے مزاج پر نہین رہتا ہی گرم مواد کے آثار اُسمین پائے جاتے ہین لیکن جسطرح پر ہو اُسکی حرارت صفرا اور خون کی حرارت سے بہت کم ہی اور
گرانی زیادہ اور چیپ دار رطوبت زبان پر بہت لگی ہوئی اور سرد ہوا کی ناک مین لینے کی آرزو تینون مین ہوا کرتی ہی مگر جیسے صفراوی مین ہوتی ہی اور کسی مین نہین
اور جو ذات الریہ حمرہ کے جنس سے ہوگا سانس کی تنگی اُسمین زیادہ ہوگی اور گرانی بہت کم مگر سینے مین بڑی سخت حرارت ہوگی فائدہ جس شخص کے قصبۂ ریہ مین
ورم اور زخم ہوگا پشت مین ضربان اور خفیف سا درد معلوم ہوگا اور تپ ضعیف عارض ہوگی اور بدن کھجلائیگا اور آواز تیز ہوگی اور اگر ورم زخمی ہوجائیگا مُنھ کی
بو بدل جائیگی اور مچھلی کی سی بو آئیگی اور کھانسی مین تھوڑی سی رطوبت نکلیگی اور کبھی ریہ مین پھنسیان نکل آتی ہین اور اُسکا نشان یہ ہی کہ دم تنگ اور سریع
یا متواتر ہو اور سینے مین گرانی معلوم ہو اور سینے کے اندر جلن اور بڑی گرمی معلوم ہو اور یہ نشان کہ ذات الریہ کا مادہ تحلیل ہوکر دفع ہوجائیگا اس طرح پر ہی کہ پکی
ہوئی رطوبت تھوڑی سی کھانسی مین بلا تصدیع نکل آئے اور بیمار کا حال روز بروز اچھا ہونے لگے اور اعراض کم ہوجائین یہانتک کہ آہستہ آہستہ پاک ہوجائے
اور یہ نشان کہ پیپ ہوجائیگا اس طور پر ہی کہ پکی رطوبت نہ نکلے اور اعراض کی شدت ہونے لگے یہانتک کہ پیپ ہوجائے اور ریہ کے معالیق[۵۱] مین درد اور کھچاوٹ
معلوم ہو اور پیپ ہوجائیگا یہ نشان ہی کہ اعراض کی شدت مین تخفیف آجائے اور مُنھ کا لعاب میٹھا ہوجائے پھر اگر قوت قوی ہوگی مادے کو جلد پکائیگی اور
پیپ تھوک مین یا پیشاب کی راہ سے دفع کردیگی اور پیپ قوام مین برابر ہوگی اور اگر قوت ضعیف ہی پکنے مین توقف ہوگا اور جلد نہ پکیگا اور متعفن ہوجائیگا
اور اُس سے مخلصی کی امید نہوگی اور اگر یہ بیماری سل کی طرف پلٹ جائیگی رنگ مین اور مُنھ پر تازگی نہوگی اور ہمیشہ انگلیون کے سرے گرم رہینگے اور
سل کی سب علامتین ظاہر ہونگی اور اگر ذات الریہ کا مادہ پیپ کی طرف انتقال کرجائے سانس کی تنگی کم ہوجائیگی اور پسلیون مین خلش معلوم ہوگی اور بقراط
کہتا ہی اگر ذات الریہ والے کی پستان کے نزدیک اور اُسکے گرد پھوڑے نکل آئین اور ناسور ہوجائین ذات الریہ سے خلاصی پائیگا اور ایساہی پنڈلی پر پھوڑے کا
نکل آنا سلامتی کی علامت ہی علاج رگ باسلیق کی فصد کھولین خصوصًا اگر ریہ کے معالیق مین ورم ہو اور عناب سپستان نیلوفر خطمی بنفشہ بابونہ کے
جوشاندے مین املتاس ترنجبین ملاکر طبیعت کو نرم کرین اور اگر نرم حقنے سے شکم کو نرم کرین مناسب ہی اور ابتدا مین مادہ کو ہٹا دینے کے لیے صندل جو کا
آٹا خرفہ کے پانی مین اور تھوڑے سے روغن بنفشہ مین سینے پر ضماد کرین اور جب ابتدا کا زمانہ گذر چکے ضماد کے لیے محلل چیزین استعمال کرین جیسا کہ بابونہ اکلیل الملک
خطمی جو کا آٹا روغن بابونہ مین ملاکر اور اگر آماس خونی ہو اور دیکھنے کے بعد ضرورت پڑے ورم کے مقابل سے رگ صافن کھولین یعنی اگر ورم ریہ داہنے
طرف ہو رگ بھی داہنے پانون کی کھولین اگر بائین طرف ہو بائین پانون کی صافن کھولین اور پہچاننے کا طریق کہ ریہ کے داہنے طرف مین یا بائین
طرف مین ہی یہ ہی کہ تپ کے وقت غور کرین کہ کونسی طرف کا رخسارہ زیادہ سرخ ہوتا ہی اور سینے کی گرانی کون سی جانب مین معلوم ہوتی ہی اسی جگہ

[۵۱] معالیق معلاق کی جمع ہے اور معلاق وہ ہے کہ جسمین کوئی چیز لٹکائی جاوے ۱۲ منہ

مین ورم ہو اور ایسا ہی جس پہلو پر کہ مریض لیٹے اور اُسوقت مُنھ سے رطوبت زیادہ آئے جان سکتے ہین کہ آماس ریہ کے اُسی طرف مین ہو مثلاً اگر ورم اُسکے داہنے مین ہو داہنے پہلو پر لیٹنے سے تھوک اور رطوبت زیادہ ہو جائیگی اور ایسا ہی اُسکے برعکس اور صافن کے بعد اگر ہفت اندام کی فصد کو باسلیق کی فصد پر مقدم رکھین بہتر ہوگا اور چاہیے کہ خون قوت کے اندازے پر نکالین مثلاً اگر قوت مددگار ہو تین دن کے فاصلے پر دوسری رگ کھولنی چاہیے اور اگر ابتدا مین باسلیق کی فصد سے شروع کرین چاہیے کہ ورم کی جانب مخالف سے یعنی غیر مقابل سے کھولین اور آخر مین جانب موافق سے کھولین اور فصد کرنے اور مادہ کم ہونیکے بعد شاید کہ سینے پر حجامت کرنے کی احتیاج پڑے تاکہ جو باقی رہا ہو کم ہو جائے اور باہر کی جانب آجائے اور جالینوس کہتا ہو اگر تپ بہت گرم ہو مسہل سے خوف کرین اور فصد پر قناعت کرین اسلیے کہ فصد کرنے مین خطرہ نہین اور مُسہل دینے مین بڑا اندیشہ ہو کیونکہ کبھی ایسا ہوا کرتا ہو کہ مسہل مادے کو ہلائے اور اسہال نکرے اور درد بڑھائے اور شاید کہ اگر اسہال کرے حد سے بڑھ جائے اور جس شخص کے ورم معالیق مین اور خاص ریہ مین ہو فصد کھولنی فائدہ مند ہوگی اور معالیق کے ورم کا یہ نشان ہو کہ گردن کے چنبر کے نزدیک جسکو ترقوہ کہتے ہین یعنی ہانس الم محسوس ہو اور جس کسی کی پسلیون کی طرف درد ہو مسہل کی دوا زیادہ نافع آئیگی اور اگر طبیب اسمین مصلحت سمجھے تو فصد بھی کھولے اور مسہل بھی دے اُسکے مشاہدے پر اعتماد ہوگا اور اس ورم مین کہ نزلہ سے پیدا ہو قیفال کی فصد مفید ہو اور سب اقسام مین اُس قسم کے شربت جو مادے کو غلیظ کرتے ہین جیسا کہ دیاقوزا اور جن چیزون مین قبض ہوتا ہو جیسا کاسنی کا پانی ندینا چاہیے اور ایسا ہی سرد پانی سے پرہیز کرنا چاہیے مگر اُس ذات الریہ مین کہ حمرہ کی جنس سے ہو اور صاف کرنیوالے شربت جیسا ماء العسل اور جلاب اور کشکاب جیسا جیسا حال ہو اُسکے موافق مناسب ہین اور چاہیے کہ ذات الریہ اور ذات الجنب اور ذات الصدر کے سب اقسام مین کوشش کرین تاکہ سینہ رطوبات سے پاک ہو جائے اور جہان کہین تپ کے سبب سرد چیزون کے پلانے کی حاجت پڑے ایسی چیزون کو اختیار کرین کہ صاف کرنیوالی اور رطوبت بڑھانیوالی ہون جیسا آب خیار آب خربزہ دین اور آب کدو اور سکنجبین کہ بہت ترش نہو نہایت مفید ہو سینے کو بھی پاک کرتا ہو اور گرمی اور پیاس کو بھی دباتا ہو اور اس سببسے کہ شکم کے ریاح اور ثُفل کے بخارات ذات الجنب کو ضرر پہونچاتے ہین نرم چیزین کہ ریاح کی توڑنیوالی ہون استعمال کرتے رہین اور کسی وقت معدہ اور امعا کو بھرا ہوا نرہنے دین اور اگر دم آنا متواتر ہو جاوے اسبغول کا لعاب رقیق یا جلاب ٹھہرا کر پلائین اور نیمگرم پانی سے سینہ اور پسلیون پر نطول کرین تاکہ دم آنے مین اعتدال آجائے اور اگر درد ہو تو تھم جائے فائدہ جسوقت کہ آماس مین پیپ پڑ جاے اور پھوٹنے کا وقت نزدیک آئے دم کی تنگی اور سینے کی گرانی اور درد بڑھ جائے اور تپ زیادہ گرم ہو جائے اور جس روز ٹوٹ جاتے خوب ہلائے یعنی لرزہ آئے پھر اگر اچھی طرح اُسکا استفراغ نہو پیپ کے تنقیے مین کوشش کرین جیسا نفث المدہ مین بیان کیا گیا اور اس فصل کے آخر مین بھی کہا جائیگا اور جان لے اکثر ایسا ہوا کرتا ہو کہ ریہ کا ورم اُس سے پہلے کہ خوب پک جائے کسی سبب سے جیسا بہت غصہ اور سخت حرکت اور قے کرنا اور اُنکے مانند ٹوٹ جائے اور صرف خون یا کچی پیپ کے ساتھ آنے لگے اس صورت مین اُسی وقت فصد کھولنی چاہیے اور نفث الدم کے علاج مین رجوع کرنا چاہیے دوسری قسم وہ ہو کہ ورم کا مادہ بلغم سادہ یعنے بے عفونت ہو اور اُسکی علامت لعاب کی کثرت اور اُس مین سُرخی کا ہونا اور سانس مین شدت سے تنگی کرنا اور سینے کی گرمی کا کم ہونا اور مُنھ بھر بھرا ہوا نظر آنا اور تپ اور گرانی کا ظاہر ہونا اور جاننا چاہیے کہ احشا کا کوئی ورم بدون

تپ کے نہین ہوا کرتا مگر شدت اور خفت جیسا مادہ ہو ویسی ہی ہوا کرتی ہی اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہی کہ ریہ مین پانی سے رطوبت اکٹھی ہو جائے اور مریض کا حال مستقسی کا ہو جائے اور تپ خفیف ہر وقت رہنے لگے علاج ابتدا مین ورم گرم کے علاج مین کہ تلیین ہی اور رادعات کا ضماد کرنا متوجہ ہون تاکہ شاید مادہ ہٹ جائے اور جب کئی دن گذر جائین اور تپ موقوف ہو جائے اور مرض مین کمی آنے لگے تو جو کچھ سعال بلغمی مین مذکور ہی یعنی نضج اور تنقیہ کام مین لائین اور زوفا اور انجیر اور حلبہ کا مطبوخ پلائین اور غذا آب باقلا اور کشک جو اور کشک گندم اور شیرۂ سبوس شہد اور روغن کے ساتھ کھلائین اور اگر طبیعت مین قبض ہو دو مثقال بنفشہ اور پچاس دانہ مویز منقی کے اور ایک تولہ اصل السوس اور پانچ دانہ انجیر کے پکائین اور اس جوشاندہ مین مغز فلوس جسقدر چاہین داخل کرین اور چھانکر روغن بادام بڑھا کر پلائین اور اگر طبیعت نرم ہو شربت حب الآس دین اور رب آبی مفید ہی اور نفث المدہ کے آسان کرنیکی تدبیر ربع اور فائدون کے اسی فصل کے آخر مین کہی جائیگی تیسری قسم وہ ہی کہ آماس صلب ہو یعنی سخت اور یہ دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ پہلے آماس گرم ہوا ہو اور اُسمین سے لطیف تحلیل ہو جائے اور جو باقی رہا ہی وہ سخت ہو کر پتھرا جائے اور اُسکا نشان کہ ذات الریہ صلب ہو گیا وہ ہی کہ دم کی تنگی زیادہ ہو جائے اور سرفہ خشک متواتر آئے اور حرارت کم ہو جائے دوسرے وہ ہی کہ مادہ سوداوی سرد یا بلغم غلیظ سبب ہوا ور جسطرح پر ہو اس قسم کی علامت یہ ہی کہ بہت دن گذرنے سے سانس کی تنگی زیادہ ہو جائے اور کھانسی خشک ہو اور تھوک نہ نکلے اور سینے مین حرارت نہو اور ہوا کا کھینچنا دشوار ہو جائے اور جان لے کہ سینے مین حرارت کا نہونا جہان کہین کہ مادہ سوداوی یا بلغمی ہو ظاہر ہی لیکن جہان کہین آماس گرم کے انتقال سے واقع ہوا سو جسسے ہوتا ہی کہ اجزاے حارۂ لطیفہ تحلیل ہو کر اجزاے ارضیۂ غلیظہ منجمدہ باقی رہجائین فائدہ کبھی ذات الریہ صلب مین پتھری پیدا ہو جاتی ہی اور اسکندر کہتا ہی کہ مین نے خود دیکھا ہی کہ ایک بڑی پتھری جیسے سنگ مثانہ مین کھانسی مین آپڑی اور اُسکے بعد کھانسی دب گئی اور یونس کہتا ہی کہ مین نے بھی دیکھا ہی کہ چھوٹی پتھریان کھرکھری جیسا گوکھرو سرفۂ شدید مین نکل آئین اور ہر ایک کا وزن تین قیراط تھا اور اُسکے بعد کھانسی کم ہو گئی اور ذات الریہ سل کی طرف پلٹ گیا اور بیمار سل مین ہلاک ہوا علاج ہر طرح سے تلیین مین کوشش کرین تاکہ صلابت نرم ہو جائے اور یہ کام اسطرح ہوتا ہی کہ تخم کتان اور خطمی کے لعاب مین روغن بادام اور لڑکیون کے پینے کا دودھ ملا کر ٹھہرا ٹھہرا کر بہین اور روغن بنفشہ اور موم سفید اور لعاب تخم خطمی اور لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان سب کو آپس مین ملا کر سینے پر ضماد کرین اور دوسری تدبیرین ملینہ کام مین لائین اور غذا کے طریق پر کام مین لائین اور اس قسم کو لا علاج کہتے ہین تنبیہ جسوقت کہ ورم ٹوٹ جائے حریرہ کرسنہ اور نخود اور خندروس کے آٹے سے بنا کر شہد کے ساتھ دین اور ماء العسل اُسوقت مین بہت موافق آتا ہی سینے کو پاک کرتا ہی اور لعوق کرنب اور لعوق عنصل اسقیل اور شیر خر مفید ہی اور کبھی ان لعوقون مین کوئی ایسی چیز کہ حبس کو کند کردے اور بیخبری زیادہ کردے ملا لیتے ہین جیسا پوست خشخاش اور اجواین خراسانی تاکہ کھانسی کو روک دے اور جسوقت تمام مادہ پک گیا ہو اُسکے توڑنے کی تدبیر کرین اور یہ اسطرح پر ہوا کرتا ہی کہ لبنی کا دھوان کرین اور مُنھ کھولکر اُسپر رکھین تاکہ دھوان حلق مین پہونچے اور بیمار کو کرسی پر بٹھلانا اور اُس کے مونڈھون کو تھامنا اور کرسی کو زور سے ہلانا اور شوربا مچھلی کا کھانا اور ایارج فیقرا شحم حنظل کی گولیان بنا کر رات کے وقت مُنھ رکھنا تاکہ آہستہ آہستہ پانی ہو کر حلق مین جائے اور انگزہ جاوشیر کے ساتھ حل کر کے دینا اس باب مین مفید ہی اور خردل کو ماء العسل مین دینا ہی اور بعضے کھانے

کے بعد قی کرادیتے ہین تاکہ قی کی حرکت سے ورم ٹوٹ جائے لیکن اُسمین خطرہ ہو کیونکہ شاید کہ مقدار سے زیادہ کھول دے اور مادے کو ایکبارگی ہٹائے اور خناق ہوجائے اور جاننا چاہیے کہ متقدمین نے پکانیوالی اور کھولنے والی تدبیرین سات دن کے بعد استعمال کی ہین لیکن طبیب حاذق کو چاہیے کہ ایسی راہ مین نہ چلے کہ گر پڑے احتیاط سے تاکہ حرارت اور آماس زیادہ نہو اور مرض پر مرض نہ بڑھے اور جسوقت آماس کھل جائے اور پیپ آنے لگے اور مریض کو اپنے آپ مین سبکی معلوم ہو سینے کے تنقیے کے لیے جو کچھ سرفہ تر اور ضیق النفس مین مذکور ہو اور نفث المدہ مین بیان ہوچکا ہو استعمال کرین اور ممکن ہو کہ ریہ کی پیپ ورید شریانی کے وسیلہ سے جگر مین جائے اور وہان سے بول کی راہ سے یا براز مین مندفع ہو جیسا احتقان المدہ فی الصدر کی فصل مین اُسکا بیان آئیگا

فصل سل کے بیانمین اطبا کے نزدیک اس سے وہ قرحہ مراد ہو کہ ریہ مین پڑجائے اور قرشی اس مرض کو مرکبات مین شمار کرتا ہو اور تپ کے لازم ہونیکے سبب کہا ہو کہ وہ قرحہ ہو ریہ مین دق کے ساتھ اور صاحب کامل کہتا ہو کہ وہ قرحہ ہو ریہ مین یا صدر مین اور عامۂ اطبا اس لفظ کو اُس پیپ پر اطلاق کرتے ہین کہ سینے مین اور ریہ مین جمع ہوجائین اور سل کے معنے لغت مین ہزال ہین یعنے دُبلا ہونا اور اس سبب سے کہ لاغری اس علت کا خاصہ ہو لازم کے سے نام رکھا گیا اور قرحہ اس تفرق اتصال سے مراد ہو کہ عضو لحمی مین واقع ہو اور پیپ پڑجائے اور بعضے ایسے آدمی ہوتے ہین کہ ہمیشہ چیپ دار رطوبتین اُنکے دماغ سے ریہ کی جانب آتی ہین اور سانس کے راستے بھرجاتے ہین اور ضیق النفس اور سخت کھانسی پیدا ہوجاتی ہو اور انجام کار قوت ضعیف ہوجاتی ہو اور بدن دُبلا اور گھٹتا جاتا ہو اور اگرچہ یہ مرض ربو ہو اور ریہ مین قرحہ نہین اصل بیماری والے کو بھی مسلول کہتے ہین اور اس مرض مین اور سل حقیقی مین آگے فرق بیان کرینگے اور جاننا چاہیے کہ سل کے اسباب چار طرح پر ہین ایک تو وہ ہو کہ تیز نزلہ سر سے ریہ پر گرے اور اس سے پہلے کہ مادہ پک جائے اسکی تیزی ریہ کو جلادے اور زخمی کردے دوسرا وہ ہو کہ ذات الریہ مین پیپ پڑجائے اور زخمی ہوجائے تیسرا وہ ہو کہ ذات الجنب کا مادہ یا ذات الصدر یا ذات العرض کا پک جائے اور پیپ پڑجائے اور کھانسی مین نکلتے ہوے جب ریہ کے اوپر گذرے اُسکو جلاکر زخمی کردے چوتھا وہ ہو کہ اندرونی اسباب مین سے کوئی سبب جیسے سعال شدید یا بیرونی اسباب مین سے جیسا ضربہ اور سقطہ اور صدمہ وقوع مین آئے اور اُس سبب سے کسی رگ کا مُنہ کھلجائے یا کوئی رگ ٹوٹ جائے اور گلے مین سے خون آنے لگے اور ریہ مین قرحہ پڑے جیسا نفث الدم مین کہا گیا ہو لیکن اکثر امر مین سل کا سبب تیز نزلہ ہوا ہو اور اس مرض کی علامت یہ ہو کہ تپ نرم لازم ہو اور جو کچھ دق کے آثار ہین سب ظاہر ہون اور رخسارے سُرخ ہون خصوصًا جسوقت کہ تپ کا غلبہ ہو اور پیپ کھانسی مین نکلے اور طبیعت کے عاجز ہونے سے کبھی رات کے وقت یا دوسرے وقتون مین آئے اور جب بدن کا گھٹنا نہایت کو پہونچے ناخن ٹیڑھے ہوجائین جیسا تپ دق مین مذکور ہو اور شاید کہ بعضون کو جب کام آخر کو پہونچے پانون کی پشت آماس کر آئے اور قصبۂ ریہ کے ٹکڑے اور رگون کے تار اور پرزے پیپ مین آنے لگین اور جو خلط کہ نکلتی ہو بہت غلیظ ہوجائے پھر ٹھہر جائے اور کچھ نہ نکلے اور طبیب جاہل گمان کرے کہ اچھا ہوگیا اور حال یہ ہو کہ یہ صورت چار دن سے زیادہ مہلت نہین دیتی اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہو کہ سل کے آخر مین سرفہ ظاہر ہو اور صاف خون آنے لگے پھر اگر سرفہ کا تدارک اور خون کو بند کرین ریہ مین رہجائے اور ہلاک کرڈالے اور اگر بند نکرین خون آثار سے

یہانتک کہ بیمار ہلاک ہو جائے اور جسوقت مسلول کے دونون جبڑون پر ایک ایسی چیز جیسا باقلا کا دانہ پیدا ہو باون روز مین مرجائیگا اور جسوقت انگوٹھے پر سبزی پیدا ہو جائے اور پیشانی پر سُرخ پھنسی نکل آئے اور اُسمین سے زرد آب چلنا نکلتا رہے چوتھے دن مرجائیگا اور جسوقت سر مین ایک چیز جیسا باقلا کا دانہ نکل آئے اور اُسکا رنگ سیاہ ہو اور درد نکرے اور سبات عارض ہو چالیس ساعت مین یا چالیس دن مین مرجائیگا تنبیہ جو کہ بعضے ربو والون کا حال اس سبب سے کہ رطوبات دماغی اُنکے ریہ پر ہمیشہ اُترا آتے ہین مسلول کا سا حال ہوا کرتا ہی اسیواسطے بعضے اُسکو بھی سل کہتے ہین مگر غیر حقیقی جیسا اوپر ذکر آچکا ہی اس سبب سے لازم ہوا کہ سل حقیقی مین کہ ریہ کا قرحہ ہی اور مرض مذکور مین ہم فرق بیان کردین اور فرق یہ ہی کہ اس قسم کا ربو بے تپ ہوا کرتا ہی اور اُسمین کچی رطوبت کے سوا کھانسی مین اور کچھ نہین نکلتا بخلاف سل کے کہ تپ دق اُسکو لازم ہی اور تھوک مین پیپ کا نکلنا اُسکا خاصہ ہی اور اسوجہ سے رطوبت خام پیپ سے بہت مشابہ ہی ان دونون مین بھی فرق ظاہر کرنا واجب ہوا تاکہ دونون مین امتیاز کرسکین سو پیپ کا نشان یہ ہی کہ بدبو ہو اور جب پانی مین ڈالین کچھ دیر کے بعد نیچے بیٹھ جائے اور اُسکی بدبو جہان کہین کہ عفونت غالب ہی جلانیکی محتاج نہین تھوکنے کے وقت اُسکی بدبو ناک مین آتی ہی اگر دماغ مین زکام نہو اور نہین تو جبتک آگ مین نہ جلائین اُسکی بدبو محسوس نہو گی اور پیپ کی بدبو ایسی ہوا کرتی ہی جیسے ہڈی کی بدبو جلنے کیوقت ہوتی ہی اور کبھی ایسا بھی ہوا کرتا ہی کہ نضج کے قصور سے پیپ کے ساتھ خون آئے اور کبھی کھانسی مین کھرنڈ اور چھلکے سے نکلا کرتے ہین اس سبب سے کہ زخم کی جگہ تقشر ہوتا ہی اور بلغم اُسکے برخلاف ہی کہ پانی پر ٹھہر جاتا ہی اور تہ مین نہین بیٹھتا اور ہرچند کہ آگ پر جلائین بدبو نہین دیتا جیسے پیپ جلنے مین بدبو دیتی ہی اور خون اور قشور کچھ بھی اُسمین ملا ہوا نہین ہوتا اور ایسا ہی پیپ گولائی سے خالی نہین ہوا کرتی اور کبھی سل کی تپ دوسری تپون کے ساتھ جیسا ربع اور خمس اور شطر الغب ورنایبہ مرکب ہوا کرتی ہی اور سب تپون سے بڑی جو اُسکے ساتھ مرکب ہو خمس اور پھر ربع اور پھر شطر الغب پھر نایبہ کیونکہ اس تپ کا مادہ غلیظ اور سوداوی ہی اور اُسکا علاج اُسکے علاج سے کسی طرح پر قریب نہین یعنے بالکل مناسبت نہین رکھتا اور جاننا چاہیے کہ ریہ کے قرحے کی تدبیر ابتدا مین دشوار ہی اور اُسکے بعد محال اور ریہ کے زخم کے اچھے ہونے مین اطبا مین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ ریہ کا زخم درست ہو جانا ممکن نہین کیونکہ ریہ ہمیشہ حرکت کرتا ہی اور زخم کا درست ہونا اس بات پر موقوف ہی کہ زخمی عضو ٹھہرا رہے اور جالینوس کہتا ہی کہ عضو کی حرکت اسکے زخم کو درست ہونے سے منع نہین کرتی اگر کوئی اور سبب حرکت کے ساتھ شامل نہو اور اس بات پر دلیل یہ ہی کہ حجاب بھی ہمیشہ حرکت کرتا ہی اور حجاب کے زخم کے اچھے ہونے مین کسیکو خلاف نہین اور کہتا ہی جسوقت زخم کا سبب رگ کا کھل جانا یا پھٹ جانا ہو اور ورم کی نوبت نہ پہونچے اور پیپ نہ پڑے درست ہو جائیگا اور اگر آماس اور پیپ کی نوبت پہونچے یا اُسکا سبب ورم ہو گیا ہو یا خلط کی تیزی اور جلانا باعث ہو درست نہوگا اس لیے کہ جب تک زخم پیپ سے پاک نہین ہوتا نہین بھرتا اور ریہ قرحہ کھانسی سے پاک ہوا کرتا ہی اور کھانسی زخم کو بہت بڑھا دیتی ہی اور کھانسی کی حرکت درد کو بڑھاتی ہی اور درد مواد کو اس جگہ کھینچ لاتا ہی اور اگر زخم کے بھرنے کے لیے خشک دوائین دین کھانسی اور سینے کا کھرا کھرا پن زیادہ ہوتا ہی اور پیپ کو خشک کرتی ہین اور نکلنے سے روک دیتی ہین اور اگر نرم اور تر دوائین دین زخم کو تازہ کرتی ہین اور زخم تازہ ہونے سے اچھا نہین ہوا کرتا اور ایسا ہی ریہ کی رگین بہت فراخ اور

سخت ہین اور جو شگاف اور جراحت اس قسم کی رگون مین واقع ہو اسکا اچھا ہونا دشوار ہی اور ایسا ہی دوا کا اثر اس عضو مین پہونچنے تک بہت ضعیف ہوجاتا ہی اور سرد چیزین خود ہی نفوذ نہین کر سکتین اور گرم چیزین تپ کو بڑھاتی ہین اور زخم کے لیے خشک دوائین چاہیین اور انکی خشکی تپ کو ضرر کرتی ہی اور جو زخم کہ قصبۂ ریہ مین پڑے وہ بھی علاج پذیر نہین لیکن جسکا درست ہونا ممکن ہی وہ زخم ہی کہ قصبہ کی غشاے اندرونی مین واقع ہوا اور اُسکے گوشت مین نہ پہونچے

فائدہ سل کی بیماری اگرچہ بہت کم علاج پذیر ہوتی ہی لیکن اگر اچھی تدبیرین پڑے بڑی مہلت دے اور ممکن ہی کہ جوانی سے کہولت تک رکھے اور شیخ الرئیس کہتا ہی کہ مین نے ایک عورت کو دیکھا ہی کہ اس بیماری مین قریب تیئیس ۲۳ برس کے زندہ رہی اور یہ مرض سردی کے شہرون مین جاڑے کی فصل مین بہت پڑتا ہی اور اکثرون کو اُٹھارہ برس کی عمر مین عارض ہوتا ہی تیس برس تک اور اکثر ایسے لوگون کو عارض ہوتا ہی کہ اُنکے سینے تنگ ہون اور گردن دراز آگے کی طرف مائل اور حلقوم باہر کو اُٹھا ہوا اور اُنکے شانے گوشت سے برہنہ ہوتے ہین اور پشت کی طرف نکلے ہوئے جیسے مرغ کے بازو اور ایسے لوگون کو مجنح کہتے ہین یعنی بازو دار اور سرد مزاج والے اس آفت مین اکثر پڑا کرتے ہین علاج ابتدا مین رگ باسلیق اُس جانب سے کھولین کہ جسطرف مین درد محسوس ہو بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو اور نہین تو حجامت کرین اور جہان کہین کچھ مادہ سر سے ریہ کی طرف گرتا ہی قیفال کی فصد بھی کھولین اور آش جو کہ سرطانات کے ساتھ پکا ہو اس مرض مین مفید ہی اور دوسرا علاج حرارت کے بجھانیکے لیے دق کے باب مین سے اخذ کرین اور اُسکے ساتھ یہ رعایت بھی رکھین کہ جو چیز قرحے کی جلا اور پیپ اور زرداب کا تنقیہ اور سعال کی تسکین کرے اور قرحے کو خشک کردے اور لذع نہ پیدا کرے اختیار کرین اور اگر سل کے ساتھ حمی عفنہ شامل نہو گدھی کا دودھ اور عورتون کا دودھ پینا سب چیزون سے زیادہ مفید ہی اور پہلے کہا گیا ہی کہ جسوقت ریہ کا زخم آماس کر آئے اور اُسمین پیپ پڑجائے اسکا درست ہونا ممکن نہین لیکن اگر اچھا علاج پاتا رہے ہو سکتا ہی کہ زخم کا ایک سا حال رہے اور زیادہ نہو اور ریہ کے اور اجزا تباہ نہون سو اچھا علاج جسمین سلامتی کی امید ہوتی ہی اس طرح پر ہی کہ پہلے دن کہ حلق سے خون آئے اور معلوم ہو جائے کہ ریہ سے آتا ہی اس سے پہلے کہ ورم کر آئے علاج مین مشغول ہون جیسا کہ جالینوس کہتا ہی جس شخص کو حلق سے ریہ کا خون آیا اور پہلے ہی دن مین نے اُسکو پایا اور علاج کیا سب اچھے ہوگئے اور جس شخص کو پہلے دن مین نے نہ پایا اُسکے احوال مختلف ہوئے اور تدبیر وہی ہی جو ہم بیان کرچکے ہین اور ایسا ہی چاہیے کہ بیمار کو ساکن رکھین اور سب حرکتون سے روک دین اور اُسی وقت فصد کھولدین اور تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ مین نکالین تاکہ خون ریہ سے اور اُسکے حوالی سے کھنچ جائے اور مدد نہ پہونچے اسیواسطے اطراف کے ملنے اور باندھنے کی تعریف کرتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ اول حرارت کی تسکین مین کوشش کرین یا وہ دوائین کہ زخم کے مناسب ہین ان شربتون مین اور دواؤن مین جو حرارت کو بجھاتی ہین ملائین یا کبھی تپ کے علاج پر متوجہ ہون اور کبھی قرحے کا علاج کرین مثلاً ایک روز تپ کا علاج کرین اور ایک روز زخم کا علاج یا ہر روز صبح کو زخم کا علاج کرین اور شام کیوقت تپ کا علاج اور یہ تدبیرین اُن لوگون کے حق مین ہین کہ پہلے دن طبیب کے پاس پہونچین اور اسکے بعد کہ زخم مین آماس ہو جائے اور پیپ پڑجائے جو چیزین جلا کرتی ہین اور مادے کو پاک کرتی ہین اُنکو استعمال کرین اور اگر بیمار کی قوت ضعیف ہو کشکاب سرطانی مین برہ اور بزغالہ کے پائے پکا کر دے سکتے ہین اور اگر طبیعت نرم ہو اور روکنے کی احتیاج ہو شربت بہی دین اور حب الآس کشکاب مین پکائین اور اگر سرفہ بہت قوی ہو کشکاب مین اور اُسکے پینے کی چیزون

مین تخم کاہو پکائین اور اگر بدن مین فضلہ ہو فصد کے بعد طبیعت کو مطبوخ خیارشنبر سے نرم کرین اور اگر سینے مین تری یا خشکی ہو جیسا حال ہو جو کچھ کہ سعال کے باب مین مذکور ہی کام مین لائین اور اس مرض مین مینھ کا پانی سب پانیون سے بہتر ہی اور شیخ الرئیس کہتا ہی جو کچھ کہ مین نے اس بیماری مین آزمایا ہی گلقند تازہ ہی کہ اسی سال مین بنا ہوا ور اسکے کھانے کا یہ طریق ہی کہ جسقدر طاقت ہو کھائے یہانتک کہ اگر بیمار روٹی کے ساتھ بھی سالن کرے بہتر ہی اور کہتا ہی کہ مین نے ایک عورت کو دیکھا ہی کہ یہ بیماری اسکو طول پکڑ گئی اور اسکو اپنی زندگی کی توقع نہ رہی مین نے اسکا علاج گلقند سے کیا اچھی ہو گئی اور پھر اسپر گوشت چڑھ گیا اور موٹی ہو گئی اور کہتا ہی کہ مین نہین کہ سکتا کہ اسکو کسقدر گلشکر مین نے کھلایا اور مین ڈرتا ہون کہ شاید اعتبار نکرین اور اس علاج مین غذا تیتر کا گوشت دینا چاہیے اور تیہو اور تدرو اور کبک اور کنجشک کا گوشت یہ سب بھنے ہوئے اور بے روغن اور تازہ مچھلی بھنی ہوئی خوب اور اگر اس اثنا مین تپ اور حرارت عارض ہو کشکاب سرطانی پر قناعت کرین اور جان لے کہ دودھ پلانیکے وقت چند شرایط کی رعایت کرنا چاہیے اور وہ اس طرح پر ہین کہ تپ نہو اور اگر عورت کا دودھ دین حکم کرین تاکہ اسکی پستان سے چوس لے اور اگر گدھی کا دودھ دین چاہیے کہ گدھی جوان ہو اور بیانے کے وقت سے چار پانچ مہینے گذر چکین اور جس پیالے مین کہ دودھ نکالین اسکو کئی دفعہ پانی مین دھوئین اور پیالہ ایسا ہو کہ دھونے سے جلد پاک ہو جائے اور دودھ کو جذب نکرے جیسا چینی کا پیالہ اور اسکے مانند کہ شیشے کا روغن کیا ہوا ہو اور جسوقت دودھ نکالنے کا ارادہ کرین گدھی کو بیمار کے پاس لائین تاکہ جسوقت دوہین اسی وقت پلائین اور دودھ نکالنے کے وقت پیالہ کو ایک برتن مین کہ گرم پانی سے بھرا ہوا ہو رکھین اور دودھ کی مقدار طبیب کے مشاہدے پر اور طبیعت کی اجازت پر موقوف ہی لیکن پہلے دن پندرہ درم سے شروع کرین پھر حال کے موافق بڑھائین اور اگر طبیعت اجابت نکرے دو دانگ نمک ہندی اور آدھا درم نشاستہ ایکدرم تک دودھ مین حل کرین اور پلائین اور بعضون نے کہا ہی کہ دودھ آدھ سیر چاہیے مگر حق یہ ہی کہ معین نہین کر سکتے جیسا مریض کے وقت کے مناسب ہو اختیار کر سکتے ہین اور استاد احمد فرح کہتا ہی کہ جب دودھ دین چاہیے کہ اور کوئی کھانا بیمار کو ندین اور جسوقت دودھ کی منفعت ظاہر ہو تین ہفتہ دودھ دینا چاہیے اور بکری کے دودھ کے استعمال مین بہتر یہ ہی کہ پہلے اسمین پانی ملا کر سنگتاب کرین تاکہ پکجائے اور پانی فنا ہو جائے اور یہ دودھ سنگتاب پکے ہوئے دودھ سے ہضم ہونے مین بہتر ہی اور اگر سرفہ بہت سخت ہو کتیرا دودھ کے ساتھ دین اور جہان کہین طبیعت کا قبض منظور ہو دودھ طباشیر کے ساتھ دین اور اگر معدے مین ضعف ہو زیرہ اور کرویا کے ساتھ دین اور جو کچھ کہ طبیعت نرم کرنیکے لیے کہا گیا ہی اسمین بیمار کی قوت لحاظ رکھین اور احتیاط کرین کہ طبیعت کے نرم ہونیسے قوت ساقط نہو خصوصًا اگر بدن مین فضلہ نہو اور اس مرض مین پیچش ہو جائے سفوف الطین اور شراب حب الآس دینا چاہیے اور اگر دودھ دینے کے اثنا مین تپ آنے لگے دودھ موقوف کرین اور قرص کافور دین اور اگر تپ کے ساتھ شکم کا قبض مطلوب ہو دوغ کہ اسمین سے مسکہ نکال لیا ہو دے سکتے ہین اور تپ دق مین دوغ کے استعمال کا طریق اور اسکی تدبیر کا بیان آئیگا اور آش جو سرطانات کے ساتھ پکانیکا یہ طریق ہی کہ سرطانات کہ بہتے ہوے اور میٹھے پانی مین ہون انکو لائین اور ایک ساعت کے بعد اسکی شاخین اور پانون تو کاٹ کر الگ کرین اور پیٹ چیر ڈالین پھر اسکو نمک اور راکھ سے کئی بار دھوئین تاکہ اسکی بساہند اور مچھلاہند دور ہو جائے پھر ان دھوئے ہوئے کیکڑون کو جنکے زوائد یعنے ہاتھ پانون کاٹ ڈالے ہون کشکاب مین ڈال کر پکائین جیسا معمول ہی اور سرطان مادہ بہتر ہی اور سرطان مادہ وہ ہی کہ جب اس مین سوئی چبھوئین ایک رطوبت دودھ کی صورت اسمین سے نکل آئے اور دھونے کے لیے انگور

سکے درخت کی راکھ اور نمک بہت مناسب ہی اور جسوقت کہ گلقند اور دوسری چیزون کے استعمال سے سانس رکنے لگے لعوقات مناسب سے تدارک کرین اور سفوف سرطان بھی مفید ہی اُسکی ترکیب سرطان کی خاکستر جسکا ذکر آچکا ہی دس درم صمغ عربی گل قبرسی ہر ایک پانچ درم خشخاش سفید اور سیاہ ہر ایک اڑھائی درم کتیرا تین درم سبکو کوٹکر باریک کرین اور دو درم کے وزن سے شیر خر یا شربت عناب یا شربت خشخاش کے ساتھ دین اور سرطان کے جلانیکا یہ طریق ہی کہ سرطان موصوف کو کوزہ مین رکھین اور اُسکا مُنھ مٹی سے جسمین نمک اور راکھ ملائین مضبوط کردین اور ایک رات دن تنور مین رکھین پھر نکال لین اور اُن جلے ہوئے سرطانات کو کہ خاکستر ہو گئے ہون باریک پیسکر ادویۂ مذکورہ کے ساتھ استعمال کرین

فصل احتقان المدۃ فی الصدر کے بیانمین یعنی سینے مین پیپ کا بند ہونا اور سینے مین پیپ کا رُک جانا اسطرح پر ہوتا ہی کہ ذات الصدر یا ذات الجنب یا ذات الریہ ٹوٹ جائے اور اُسکی پیپ سینے کی فضا مین یعنی اس جگہ مین کہ سینے اور ریہ کے بیچ مین واقع ہی جمع ہو جائے اور اپنی غلظت سے اور اس جگہ کی کثافت کے سبب سے جو ریہ پر محیط ہی ریہ مین نہ ٹپک سکے تاکہ کھنکار مین نکل جائے یا بول و براز کی راہ سے آجائے اور یہ بات ظاہر ہی کہ جو کچھ سینے کے اندر سے تھوک مین آتا ہی اُسکا طبعی راستہ ریہ ہی اور جو کچھ ریہ مین ہو یا اُسمین آئے اُسکا مخرج طبعی قصبہ ہی اور مُنھ کے راستے سے باہر آتا ہی لیکن کبھی ریہ کی ریم ورید شریانی مین کہ اُسکی غذا کا راستہ ہی آتی ہی اور وہان سے جگر مین اُتر آتی ہی پھر اگر رقیق ہی بول اور مثانے کی راہ سے دفع ہو جاتی ہی اور نہین تو امعا کی طرف متوجع ہوتی ہی اسیواسطے حکما نے کہا ہی کہ اگر نفث المدہ کی بیماری مین بول و براز مین پیپ آنے لگے اور جن اعضا مین بول و براز آتا ہی وہ ورم سے سلامت ہون سلامتی کی علامت ہی اور ریہ سے جگر پر مادے کے اُتر آنیکی دلیل ہی اور اس حالت مین اسوجہ سے کہ پیپ دل کے اوپر کو گذرتی ہی تھوڑا سا خفقان بھی عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ جو کچھ کہ جگر سے ریہ مین پہونچتا ہی دل کے راستے سے شریانون کے وسیلے سے آتا ہی اور پیپ کے اُتر آنیکا بھی یہی طریق ہی اور اسبات کی دلیل کہ پیپ دل پر گذرے اور بڑی آفت نہ لائے سطولات مین مذکور ہی اور اسوجہ سے کہ سینے کی تشریح مین معلوم ہو چکا کہ سینے کی فضا دو حصہ ہی جان لینا چاہیے کہ یہ سینے کی پیپ کبھی فضا کی دونون جانب مین واقع ہوا کرتی ہی اور کبھی اُسکی ایک جانب مین اور اس مرض کی علامت یہ ہی کہ دبیلہ کی جگہ مین بوجھ اور درد معلوم ہو اور خشک کھانسی آئے اور سانس مین تنگی آجائے اور تپ دق لازم ہو اس سبب سے کہ پیپ متعفن کی حرارت دل کی طرف پہونچے اور فی الجملہ اس بیماری والے کا حال سب احوال مین مسلول کے مشابہ ہوتا ہی اسیواسطے اُسکو بھی سل کی قبیل سے شمار کرتے ہین اور ان اعضا کے ورم کے اعراض پہلے ہو جائے اُسکے گواہ ہین اور گرمی اور سینے کی سوزش اور پیپ کے ہلنے کی آواز اور کھچاوٹ کا محسوس ہونا اُسکا خاصہ ہی اور درد اور سوزش اور کھچاوٹ سے پیپ کی جگہ پہچانی جاتی ہی مثلاً مریض ایک کروٹ پر لیٹے اور پھر دوسری کروٹ بدلے سو جس طرف مین کہ گرانی اور کھچاوٹ محسوس ہو پیپ کی جگہ وہی جانب ہی اور ایسا ہی کتان کا ٹکڑا بھگو کر سینے پر رکھین جسطرف سے پہلے خشک ہونے لگے وہی پیپ کی جگہ ہی اور ایسا ہی درد کا تعلق شبہہ کو مٹاتا ہی اور حرکت کی آواز اُسی وقت معلوم ہوا کرتی ہی کہ بیمار ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے اور جو کچھ کہ گرانی اور تمدد اور سوزش کا محسوس ہونا بیان کیا گیا ہی اگر پیپ آدھی فضا مین ہی اُسی آدھی مین محسوس ہو اور اگر پیپ دونون حصون مین ہوگی اعراض بھی دونون جانب مین ہونگے علاج پیپ کے رقیق کرنے کے لیے انجیر زوفا سپستان اصل السوس پرسیاوشان مویز منقی لیکر پکائین اور چھانکر

روغن بادام کتیرا نبات ملاکر پلائین اور رقیق ہونے کے بعد جو کچھ کہ آسان نکل آنے کی تدبیر کا بیان کیا ہو یعنی جس سے مادہ تھوک مین آسان نکل آئے کام مین لائین اور ایسا ہی مدرات دین تاکہ شاید ادرار مین دفع ہو جائے اور جب پیشاب مین پیپ آنے لگے جو چیز جگر اور گردہ کو دھونے والی ہو استعمال کرین اور اگر پیپ جگر سے آنتون مین آئے اور براز مین نکلے مسہل سے مدد کرین تاکہ جلد دفع ہو جائے اور اگر بول مین بھی آتی ہو اور براز مین بھی اور یہ شاذ و نادر ہوتا ہو کبھی تو ادرار مین کوشش کرین اور کبھی اسہال مین سعی کرین یا جو چیز کہ اُسمین دونون وصف ہون دین اور دوائین مدر اور مسہل جیسا مزاج اور عمر اور فصل اور حال ہو اُسی کے موافق دینی چاہیین فائدہ جسوقت کہ پیپ رقیق ہو جائے اور ریہ پر ٹپکنے لگے اور تھوک مین آسانی سے نہ نکلے اور اعراض مین تخفیف نہ آئے اور ریہ سے جگر کی طرف میلان نکرے اور بول و براز مین نہ نکلے دو حال سے باہر نہین ایک تو یہ ہو کہ خناق پڑکر بیمار ہلاک ہو جائے اور اُسکا نشان یہ کہ سانس بہت تنگ ہونے لگے اور تھوک مین کچھ نہ نکلے دوسرے یہ کہ سل پیدا ہوا ور ریہ کا جرم متعفن اور متاکل ہو جائے اور اُسکا نشان یہ ہو کہ ورم کے ٹوٹنے پر چالیس دن گذر جائین اور ابھی تک ریم پاک نہوا اسی واسطے شارح نے کہا ہو کہ اس بیماری مین چار باتون مین سے ایک بات پیش آتی ہو یا تو خناق سے آئے یا سل پیدا کرے یا پی در پی تھوک مین مادہ نکل کر پاک ہو جائے یا بول اور براز کی راہ سے جیسا کہ کہا گیا ہو نکل جائے اور جسوقت تدابیر مذکورہ سے مقصود حاصل نہوا اور ریہ کی طرف سے پیپ نہ ٹپکے چاہیے کہ سینے مین جس جگہ کہ پیپ کا مکان ہو کسی باریک آلہ سے داغ دین تاکہ تھوڑی تھوڑی پیپ ٹپکنے کے طور پر داغ کی جگہ سینے کی ہڈیون سے ٹپکتی رہے تنبیہ جہان کہین کہ اس مرض کا مادہ بول و براز مین آنے لگے واجب ہو کہ جو چیزین مادے کو لطیف اور رقیق کرتی ہین اُنکے استعمال سے دست کش ہون اور جو چیزین کہ سُدہ ڈالنے والی اور غلیظ کرنے والی ہین اُنکو چھوڑ دین اور یہ سب اسلیے ہو کہ پیپ فراغت سے آتی رہے اور کسی عضو مین ٹھہرے اور دوسری آفت نہ لائے

فصل اُن اورام کے بیان مین کہ اضلاع یعنی پسلیون کی غشاؤن مین اور سینے کے حجابون مین اور پسلیون کے بیچ کے عضلون مین واقع ہون اور جو اورام کہ ان اعضا مین عارض ہوتے ہین اُنکے نام کے اطلاق مین اطبا اختلاف کرتے ہین چنانچہ بیان کیا جائیگا مگر اس جگہ صاحب اسباب و علامات کے قول کے مطابق اُنمین سے ہر ایک کا ذکر مع بیان مخالفت جدی مقالہ مین آتا ہو فائدہ ذات الجنب دو طرح پر ہوا کرتا ہو حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی وہ ہو کہ جسمین ورم ہو اور غیر حقیقی وہ ہو کہ باد غلیظ موذی پسلیون کی نواح مین آجائے اور دو صفاق یعنے دو پردون مین پیدا ہو جائے اور ایسا درد پیدا کرے جو ذات الجنب حقیقی کے قریب ہو اور اُسکی کئی قسم ہین چنانچہ ہر ایک ایک مقالہ مین بیان کیجاتی ہین اور ذات الجنب غیر حقیقی کی تدبیر یہ ہو کہ جو چیزین گرمی پہونچاتی ہین اُنکا ضماد کرین اور بلغم کا تنقیہ اور فصد بھی مفید ہو اسلیے کہ ریح خون کے ساتھ نکل جاتی ہو پہلا مقالہ ذات الجنب خالص کے بیان مین وہ اکثر اطبا کے نزدیک اسطرح پر ہو کہ پسلیون کے اندر کی غشا مین یا اُس حجاب مین کہ آلات غذا اور آلات تنفس کے بیچ مین فاصلہ کرتا ہو ورم پیدا ہو جو اُس حجاب اور اُس غشا کے داہنی طرف مین ورم ہو خواہ بائین جانب مین یا دونون طرف مین یعنے غشا یا حجاب کے تمام اجزا مین اور یہ ورم جو عام ہوتا ہو اُسکا نام خانقہ ہو اور جدے مقالے مین کہا جائیگا تاکہ طالب کو آسانی ہو اور اس فصل کے ہر مقالہ مین بہت سے منافع مندرج ہوتے ہین اور جان لے کہ قرشی شیخ کی اقتدا سے ذات الجنب

اور شوصہ اور برسام مین فرق نہین کرتا اوران الفاظ کو مترادف شمار کرتا ہی یعنے ہم معنی جانتا ہی اور ذات الجنب خالص کہ اُسکو صحیح بھی کہتے ہین اُسکی علامت تپ کا لازم ہونا اور سانس مین تنگی اور کھانسی اور نبض منشاری اور پسلیون کے نیچے درد چبھن کے ساتھ معلوم ہونا اور نبض منشاری وہ ہی کہ سریع اور متواتر ہو اور عظیم اور انبساط مین اور صلابت مین مختلف الاجزا ہو یعنے ایک طرح کے اجزا نہون اور پوشیدہ نرہے کہ اس بیماری کا مادہ اکثر احوال مین صفراے خالص ہوتا ہی یا خون گرم صفراوی اور کبھی بلغم شور عفن ہوا کرتا ہی اور اس غشا مین ورم پیدا کرتا ہی اور کبھی شاذ ونادر سودا بدن مین گرم ہو جاتا ہی اور ذات الجنب پیدا کرتا ہی مگر خون خالص اور بلغم خالص اور سوداے خالص سبب نہین ہو سکتا کیونکہ غشا اور حجاب مین اس سبب سے کہ اُنکا جرم سخت ہی مادہ بارد اور غلیظ نفوذ نہین کر سکتا مگر ذات الجنب غیر خالص عضلی مین جو عضلے پسلیون کے بیچ مین ہین اُنکا ورم ممکن ہی کہ صرف خون سے پیدا ہو کیونکہ عضلے کے اجزا نرمی اور سختی مین مختلف ہین اس سبب سے کہ اُسمین صرف خون اور خون سوداوی اور بلغمی کا نفوذ ممکن ہی اور اس مقالے کو سبب کے اعتبار سے ہم چار قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم ذات الجنب خالص کہ خون سے پیدا ہوا اُسکی علامت کھچاوٹ اور بوجھ پسلیون کے نیچے محسوس ہونا اور مُنھ پر سرخی اور نبض عظیم مائل بمنشاری اور سانس کی تنگی بہت شدت سے اور تھوک مین سرخی اور قرشی نے کہا کہ تھوک کا رنگ مادہ پر دلالت کرتا ہی سو سُرخ تو دموی ہی اور زرد صفراوی اور سرخ زردی مائل ان دونون کے اکٹھے ہونے سے اور سیاہ اگر باہر سے کوئی چیز اُسکو سیاہ نکردے جیسا کہ دھوان تو سوداوی اور ایسا ہی تپ کی نوبتون کی شدت سے پہچان سکتے ہین کہ کس نوع کا مادہ ہی علاج ابتدا مین مادہ کم کرنے کے لیے اور وہان سے پھیر دینے کے واسطے جانب مخالف سے یعنے دوسری طرف سے رگ باسلیق کھولین اور تیسرے دن کے بعد پھر فصد کرین مگر جانب مقابل سے یعنے اُسی طرف سے تاکہ جو مادہ اسی عضو مین ٹھہر رہا ہی نکلجائے اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ دوسری فصد مین اتنا خون نکالین کہ خون مین سیاہی ظاہر ہو یا بالکل سیاہ نکلنے لگے اور جب ایسا خون آنے لگے اور قوت مددگار ہو نکلنے دین کہ مرض کا مادہ ہی اور بعضے بہت خون نکالنے کے لیے اجازت نہین دیتے اور بہتر یہ ہی کہ بیمار کے حال کا ملاحظہ کرین اگر اس علاج کے قابل ہی اس سے پہلے کہ خون مین سیاہی ظاہر ہو رگ کو بند نکرین لیکن آہستہ آہستہ نکالین تاکہ غشی نہ پڑجائے اور اگر طاقت نہین رکھتا اور اُس مقدار مین کچھ سیاہی ظاہر نہو جسقدر مناسب ہو نکالین اور بند کردین اور سیاہی کا انتظار نکرین اور اکثر ہوا کرتا ہی کہ مادے کی حرکت ایک دن سے زیادہ نرہے اسیواسطے صاحب ذخیرہ لکھتا ہی کہ پہلے دن جانب مخالف سے خون نکالین اور ایک رات دن کے بعد جانب مقابل سے اسلیے کہ مقابل کی فصد مادے کے ٹھہرنے کے بعد کرنی چاہیے اور یہ سب تصرفات طبیب حاذق کی راے پر موقوف ہین اور فصد کے بعد اگر مناسب سمجھین طبیعت کو عناب سپستان آلوے شیرین مویز منقی انجیر کے نقوع سے نرم کرین اور شاید کہ املتاس کا شیرہ اور ترنجبین اس نقوع مین بڑھائین اور آش جو پلائین کہ باوجودیکہ غذا پہونچاتا ہی مادے کے آسان نکالنے مین مدد کرتا ہی اور اگر خمیرہ بنفشہ یا شربت بنفشہ کے ساتھ مرکب کرین بہتر ہی اور چاہیے کہ بنفشہ آردجو خطمی گرم پانی مین اور روغن بابونہ مین ملا کر پسلی پر ضماد کرین دوسری قسم ذات الجنب خالص صفراوی کے بیان مین اُسکی علامت یہ ہی کہ چبھن اور درد کی شدت اور تیز تپ لازم ہو اور غب کے دورہ پر یعنے تیسرے دن شدت پکڑے اور جلن معلوم ہو اور تھوک زرد آئے

اور نبض سریع اور متواتر ہو علاج ابتدا مین اُس جانب سے کہ درد کے مقابل ہو فصد کھولین اور اُسکے بعد جسطرح پر کہ دموی مین گذر چکا طبیعت کو نرم کرین اور حرارت کے بجھانے کے لیے جو شربت کھانسی کو زیادہ نکرین جیسے شربت نیلوفر اور شربت بنفشہ اسبغول کے لعاب مین ملاکر پلائین اور ترشیون سے اور جو چیز کھانسی پیدا کرے اُس سے پرہیز کرین فائدہ ابتدا مین ہی فصد کی تجویز درد کی جانب مقابل سے اسلیئے ہو کہ خون صفراوی بدن مین بہت نہین اس سبب سے ورم کی جگہ پر مادے کے کھنچ آنیکا خوف بہت کم ہو مگر دموی اسکے خلاف ہو کہ اُسمین خون نکالنا ابتدا مین اس سے پہلے کہ مادہ ٹھہر جائے جانب مقابل سے ممنوع ہو کیونکہ خون بدن مین بہت ہو اس صورت مین مادّے کے کھنچ آنے کا زیادہ خوف ہو لیکن جاننا چاہیے کہ مقابل کی فصد مین اسوجہ سے کہ مقابل ہو اور مسافت قریب ہو منفعت زیادہ ہو اور فصد مخالف کا حکم دموی مین صرف اسلیے ہو کہ خوف رفع ہو جائے سو اگر طبیب دانا یہ جانے کہ مادہ بہت نہین اور کھنچ آنے کا خوف نہین ہو ممکن ہو کہ دموی مین بھی ابتدا مین جانب مقابل سے فصد کھولین چنانچہ اہل تجربہ پر پوشیدہ نہین اور جاننا چاہیے کہ ذات الجنب دموی اور صفراوی کا معالجہ قریب قریب ہو اور دونون مین خون کا نکالنا مفید سو دموی مین تو ظاہر ہو اور صفراوی مین اس وجہ سے بھی کہ فصد کھولنے مین مسہل دینے سے خوف بہت کم ہو اُسکی تعریف کرتے ہین کیونکہ ممکن ہو کہ مسہل اجابت نکرے اور اخلاط کو ہلا دے اور اضطرابی پیدا کرے اور عمدہ بات یہ ہو کہ ذات الجنب صفراوی مین درد کی جگہ دیکھین اگر درد سینے کی ہڈیون کی طرف اور چنبر گردن کی جانب مائل ہوتا ہو فصد کھولنی بہتر اور اگر پسلیون کے سرون کی طرف اور معدے کی جانب مائل ہوتا ہو مسہل دینا بہتر ہو اور جبتک کہ حاجت بہت قوی نہو پیاس کی تسکین کے لیے خرفہ اور تربوز کا پانی اور اُسکے مانند استعمال نکرین کیونکہ نضج کو مانع ہوگا اور بلغم کو نکلنے نہ دیگا بلکہ ایسی چیز دین کہ بلغم کو آسانی سے نکالے اور نضج کا موجب ہو جیسا شربت زوفا اور اُسکے مانند اور حق یہ ہو کہ اُن شربتون کی منفعت تنقیے کے بعد زیادہ ہو اور ممکن ہو کہ اگر تنقیے کے پہلے استعمال کرین زیادہ نضج کرین اور چاہیے کہ سرد پانی نمار نہ پین کہ نہایت مضر ہو اور پانی کے عوض جلاب رقیق پین اور جون سے شربت مناسب ہین پانی مین ملا کر دین اگر تشنگی بہت ایذا دے اور ناچاری ہو تربوز کا پانی سکنجبین مین کہ بہت ترش نہو ملا کر دے سکتے ہین اور استفراغ کے بعد ہر صبح خمیرۂ بنفشہ جلاب رقیق مین ملا کر روغن بادام بڑھا کر دین اور غذاؤن سے کشکاب پر قناعت کرین اور اگر کشکاب مین عناب سپستان بنفشہ پکائین اور شکر اور روغن بادام ملا کر دین بہتر ہو اور سب تدبیرین جنسے مادہ پک کر پاک ہو اور اُنکو ذات الریہ کے باب مین ہم کہ چکے ہین اختیار کرین تنبیہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہو کہ جگر مین ورم گرم پیدا ہو اور اُسکے معالیق کھنچ جائین اور اُسکا درد حجاب مین پہونچے اور اس سبب سے سانس تنگ ہو جائے اور بیمار اور طبیب دونون یہ گمان کرین کہ ذات الجنب ہو اسلیے کہ جیسا ذات الجنب مین تپ اور سرفہ اور سانس تنگ ہوا کرتی ہو ویسا ہی جگر کے آماس مین بھی ہوا کرتا ہو اور ان دونون مین فرق یہ ہو کہ ذات الکبد والے کا مُنھ زرد اور بدرنگ ہوا کرتا ہو اور کبھی کبھی کھانسی کے ساتھ داہنے پہلو مین الم اور گرانی پاتا ہے اور اُسکا درد چبھن کے ساتھ نہین ہوا کرتا اور شاید کہ زبان سیاہ ہو جائے اور بول غلیظ ہو جیسا استسقا والے کا پیشاب پھر اگر آماس اوپر کی جانب مین ہے ہاتھ رکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے اور اگر نیچے کی طرف مین ہو سانس کا کھینچنا دشوار ہوگا

اور ایسا ہوگا کہ گویا بوجھل چیز اُسکے پہلو مین لٹکائی ہی اور ذات الجنب کہ بائین طرف ہو اس سبب سے کہ دل سے نزدیک ہی اُسکی تپ بہت گرم اور بہت خطرناک ہوا کرتی ہی اور اُسکے اعراض بہت سخت ہوتے ہین لیکن اس سبب سے کہ دل کی حرارت سے نزدیک ہی زیادہ امید ہی کہ جلد پک جائیگا اور تحلیل مین پاک ہوگا اور جونسا داہنی طرف ہوگا اس سبب سے کہ دل سے دور ہی اُسکے اعراض اور تپ خفیف ہون مگر اُسکا پکنا اور تحلیل ہونا بہت دیر مین ہوگا اور ذات الجنب اور ذات الریہ مین یہ فرق ہی کہ ذات الریہ مین نبض موجی ہوا کرتی ہی اور اُسکا درد گران اور سانس کی تنگی ذات الجنب کی تنگی سے زیادہ ہوا کرتی ہی اور دوسری علامتین کہ ذات الریہ کے باب مین مذکور ہین ظاہر ہونگی اور جاننا چاہیے کہ ذات الجنب کا حال اور اُسکے اقسام کا ایسا ہی ہوتا ہی جیسا دوسرے اورام کا حال ہوتا ہی اور سب ورام کا حال تین وجہ سے باہر نہین یا تو تحلیل سے زائل ہو یا پیپ پڑ جائے یا سخت ہو جائے لیکن یہ اماس شاذ و نادر ہوا کرتا ہی کہ سخت ہو جائے اور ٹوٹ کر پاک ہو جائے اور جس ذات الجنب مین پہلے دن سے رطوبت خام رقیق آنے لگے جاننا چاہیے کہ جلد پک جائیگا اور جلد پاک ہوگا اور چوتھے دن پک جاتا ہی اور ایسا ہی مادے کا تھوک مین دیر کر نکلنا مرض کے طویل ہونیکی دلیل ہی اور جہان کہین پہلے دن یا دوسرے دن اور تیسرے دن مادہ تھوک مین ظاہر ہو جب پکنے کے نشان ظاہر ہونگے اُسکے بعد سات دن مین پاک ہو جائیگا اور اگر چودہ دن مین پاک نہوگا پیپ ہو جائیگا اور اگر پیپ چالیس دن مین پاک نہوگی سل پیدا کریگی اور جہان مادہ پیپ ہو جائے اُسکے احوال وہی ہونگے کہ جو ہم سل اور ذات الریہ کے باب مین بیان کر چکے ہین اور جو ذات الجنب سہل ہی اُسکے پاک ہونے مین اگر بہت سی بہت دیر لگے تو چودہ دن نہایت بیس دن مین پاک ہو جاتا ہی اور جو ذات الجنب قوی ہی وہ اگر بہت جلد پاک ہوتا ہی تو چالیس دن نہایت ساٹھ دن تک پک جاتا ہی لیکن یہ امر نادر ہی کہ اس مدت تک قوت کفایت کرے اور تپ جسقدر زیادہ گرم ہوتی ہی اُسی قدر مادہ جلد پکتا ہی اور جلد نکل جاتا ہی اور پیپ پڑنیکا نشان یہ ہی کہ درد زیادہ سخت ہو جائے اور سانس تنگ اور تپ بہت گرم اور قوت ضعیف اور زبان کھرکھری اور مُنھ خشک اور اشتہا باطل ہو جائے اور بیخوابی ظاہر ہو اور بیہوشی کی باتین کرنے لگے اور پسلیون مین گرانی معلوم ہو اور ریم کامل ہونیکے بعد تپ اور درد کم ہو جائے اور پسلیون مین گرانی زیادہ ہو اور ٹوٹنے کے قریب نبض عریض اور تپ تیز ہو جائے اور لرزہ بہت سخت آئے اور کھل جائے اور پوشیدہ نرہے کہ جب یہ اعراض نیک علامتون کے بعد ظاہر ہوئے ہون یعنی بلغم کا قوام اور رنگ اچھا ہو اور اور اچھی علامتین پائی جائین تو اکثر امر مین پیپ پڑنیکی علامت ہی اور جب ایسا ہو اندیشہ نکرین اور جو پیپ پڑنیکے سبب سے نہون تو اُنکے بعد تخفیف نہوگی اور بیمار جلد ہلاک ہوگا اور جسوقت کہ فصد اور اسہال سے اور بلغم کے نکلنے سے درد اور دوسرے اعراض زائل نہون اور باوجود اسکے قوت قوی اور سلامتی کے آثار ظاہر ہون جاننا چاہیے کہ اماس پیپ لے آئیگا اور ذات الریہ کی طرف پلٹ جائیگا اور اگر قوت ضعیف ہو اور علامت ظاہر ہون جلد ہلاک ہوگا اور جسوقت ذات الجنب مین پیپ پڑ جائے اور کھل جائے یعنی پھوٹ جائے اور پیپ سینے کی فضا مین پڑے بیمار کئی دنتک سمجھتا ہی کہ اچھا ہوگیا پھر بُرا حال ہو جائے اور اگر ذات الجنب کے اعراض بدون اس بات کے کہ تمام بلغم نکل چکا ہو موقوف ہو جائین جاننا چاہیے کہ مادہ اور راہ بول کے طریق سے یا اسہال کی راہ سے دفع ہوگا پھر اگر بول و براز مین ظاہر نہو تامل کرنا چاہیے تاکہ شکم کے عضاون اور شراسیف یعنی پسلیون کے سرون مین شکم کی طرف حرارت اور گرانی ہی اگر ہو تو جاننا چاہیے کہ جوڑھون مین یا پنڈلیون پر ورم اور زخم پیدا ہوگا اور اس صورت

مین سلامتی کی امید ہی اور بقراط ایسے وقت مین استفراغ کرنیکے لیے فرماتا ہی اور اگر ذات الجنب مین سانس کی تنگی اور بیقراری زیادہ ہو اور گردن کے چنبر مین حرارت اور گرانی معلوم ہو تو اس بات کا نشان ہی کہ مادّہ اوپر کی جانب جاتا ہی اور کان کے نیچے آماس اور خراج پیدا کریگا پھر اگر مادہ تیز ہو اور ان نشانون مین سے کچھ ظاہر نہو اور مادہ دماغ سے دفع نہو سرسام اور اسکے اعراض ظاہر ہونگے اور ہلاک کر ڈالینگے اور اگر دماغ قوی ہوگا اور اپنے اوپر سے دفع کریگا تشنج کی طرف پلٹ جائیگا اور کبھی مادے کی کثرت اور قوت کے ضعف سے مادہ سانس کے راستون مین رہجاتا ہی اور خناق پیدا کرتا ہی اور کبھی مادہ دل کی جانب میلان کرتا ہی اور خفقان اور غشی لاتا ہی پوشیدہ نہ رہے کہ جب ذات الجنب کا مادہ کھل جاتا ہی یعنی پھوٹتا ہی تو تین حال سے باہر نہین ہوا کرتا یا تو کسی دوسرے عضو مین آجائے اور گذرجائے اور پاک ہو جائے یا جس عضو مین کہ آجائے اُسی جگہ دوسری بیماری پیدا کرے یا ظاہر کی طرف اور خالی جگہ کی طرف مائل ہو اور کوئی ورم اور زخم پیدا کرے سو جونسا کسی دوسرے عضو مین آتا ہی اور گذرجاتا ہی اور پاک ہو جاتا ہی اُسکے تین طریق سے زیادہ نہین یا تو سانس کے راستون مین گذرے اور ریہ مین آجائے اور اُس راہ سے پاک ہو جائے یا اُن رگون مین کہ رگ اجوف سے ملی ہوئی ہین گذر کر اجوف مین آئے اور راہ بول مین پاک ہو جائے یا آنتون کی جانب مائل ہو کر اسہال کے طریق سے پاک ہو جائے اور اکثر علت کا مادہ سخت تیز یا بہت زیادہ ہوا کرتا ہی اور اس سے پہلے کہ پک جائے طبیعت بیطاقتی کے سبب اُسکو دفع کرنے لگے اور اکثر ایسے دفع کرنیکا سبب یہ ہوا کرتا ہی کہ کوئی حرکت قوی واقع ہو جیسے قی کی حرکت اور غصہ کی حرکت اور اُنکے مانند اور اِس قسم کا دفع ہونا کہ نضج سے پہلے اتفاق پڑے اچھا نہین ہوا کرتا بلکہ اُسمین اندیشہ ہوا کرتا ہی فائدۂ جلیلہ جسوقت کہ ضمادون سے اور تکمید سے درد نہ گھٹے بلکہ بڑھ جائے جاننا چاہیے کہ بدن مین امتلا ہی اور استفراغ کی حاجت ہی خصوصًا فصد کی اور جسوقت کہ فصد کرین اور ضرورت کے موافق خون نکالین اور مسہل دین اور پھر بھی بیماری کے اعراض نہ موقوف ہون پیپ پڑنے کا نشان ہی پھر دوسری دفعہ فصد نکرنی چاہیے کیونکہ دوسری دفعہ فصد کرنے سے قوت ضعیف ہو جائیگی اور خون کی گرمی کی مدد منقطع ہوگی اور ورم کچا رہجائیگا اور رنج زیادہ پہونچائیگا اور اگر بدون فصد کرنیکے مادہ پک جائے اور بلغم اچھا آئے اور قوت مین ضعف ہو فصد نکرین اور جہان کہین کہ استفراغ کی حاجت پڑے حقنہ بہتر ہی اور اگر بیمار کی قوت قائم ہی اور فصد کے بعد غشی پڑے یا سانس تنگ ہو جانا چاہیے کہ علت کا مادہ کم نہین ہوا سو اس صورتمین حقنہ کی تدبیر لازم ہی اور اکثر ہوا کرتا ہی کہ ہر روز ایکبار یا دوبار طبیعت اجابت کرے اور فصد کی پروا نہ ہے اور جسوقت دیکھین کہ مادہ پک گیا کوشش کرین تاکہ پیپ ہونے سے پہلے پاک ہو جائے اور گرم پانی اور کشکاب رقیق شکر اور مسکہ کے ساتھ یا شہد کے ساتھ کھانا اور اُسی کروٹ لیٹنا بلغم یعنی مادہ تھوک مین نکالنے پر مدد کرتا ہی اور سینہ اور پہلو کو پاک کرتا ہی ترکیب ایسے ضماد کی کہ مادے کو پکائے اور درد کو تھما دے بنفشہ خطمی ہر ایک ایک جزو بیخ سوسن دو جزو آرد جو آرد باقلا ہر ایک ڈیڑھ جزو بابونہ ایک جزو ان سب کو موم اور روغن بنفشہ مین ملائین جیسا معمول ہی اور اگر تحلیل کی زیادہ حاجت ہو تخم کتان زیادہ کرین اور میپختہ مین ملائین اور اگر حرارت کم ہو روغن بنفشہ کی جگہ روغن سوسن یا روغن نرگس ملائین اور اگر حرارت قوی ہو تخم کتان اور میپختہ کے عوض برگ نیلوفر اور برگ گل سفید اور برگ کدوے شیرین تر بڑھائین تیسری قسم ذات الجنب سوداوی خالص اس فصل کے اول مین جہان بیان ہوچکا کہ جبتک سودا مین احتراق اور عفونت نہ آئے

ذات الجنب خالص نہین پیدا کر سکتا اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ چبھن اور کھچاوٹ زیادہ اور شدت سے ہو اور مُنہہ خشک اور تپ قوی اور زبان سیاہ اور خشک اور کھرکھری ہو اور مادہ تھوک مین بہت دیر مین ظاہر ہو اور دشواری سے نکلے اور سیاہ رنگ ہو اور قسم سوداوی اس سببسے کہ خبیث ہی اور دیر مین مادہ پکتا ہی اکثر ہلاکت کو پہونچاتی ہی علاج فصد کھولین اور گرمی بجھانیکے لیے جو کچھ پہلے اقسام مین مذکور ہی استعمال کرین اور درد کی جگہ پر ضماد کہ برگ کرنب بنفشہ بابونہ خطمی سے بنایا ہو ہمیشہ لگاتے رہین اور گرم پانی سے نطول کرین تاکہ وہ جگہ نرم اور ڈھیلی ہو جائے اور مادے کو رطوبت اور نضج کو مدد پہونچے اور درد مین تخفیف آئے اور نرم حقنون سے طبیعت کو نرم کرین اور جاننا چاہیئے کہ جسوقت مادے کا میلان نیچے کی جانب ہو جیسا اوپر کہہ چکے ہین تلیین یعنے طبیعت کے نرم کرنیکا نفع فصد سے بہت زیادہ ہی اسلیے کہ مادہ اُسی جگہ کھنچ آتا ہی کہ جسطرف اُسکا میلان ہی چوتھی قسم ذات الجنب خالص بلغمی اور پہلی تقریر سے مفہوم ہو چکا ہی کہ جبتک بلغم مین عفونت اور تیزی نہین آجاتی غشاؤن مین آکر ورم نہین پیدا کر سکتا اسی سببسے ذات الجنب خالص سودا اور بلغم کے مادے سے بہت کم عارض ہوتا ہی اور اس قسم کی علامت درد ثقیل اور تپ خفیف اور چبھن کا کم ہونا اور تھوک کا سفید ہونا مگر ابتدا مین کچھ ایک سرخی مائل ہوا کرتا ہی اس سببسے کہ بلغم مین خون ملجاتا ہی اور بلغمی قسم سب انواع سے بہت سالم ہی کیونکہ بلغم مین حرارت اور تیزی بہت کم ہی اور باوجود اسکے جلد پکجاتا ہی علاج فصد کھولین اور جو کچھ پہلے اقسام مین مذکور ہی یعنی تلیین اور ضماد اور نطول اور تلطیفہ یعنی حرارت کی تسکین جیسی ضرورت ہو کام مین لائین مگر چاہیے کہ حرارت کی تسکین مین افراط نکرین تاکہ مادے مین غلظت اور خامی نہ بڑھے اور بیمار کو حکم کرین کہ آش جو مین تھوڑے سے چنے اور بادیان ملایا کرے اور شربت زوفا چاٹے تاکہ مادہ قطع ہو جائے اور لطیف بنجائے دوسرا مقالہ ذات الجنب غیر خالص کے بیانمین اور اُسکو ذات الجنب مغالط اور غیر صحیح بھی کہتے ہین وہ اسطرح پر ہی کہ جو عضلے پسلیون کے بیچ مین واقع ہین وہ ورم کر آئین یا اُس غشا مین کہ پسلیون کو خارج سے ڈھانپ رہا ہی اور اُنپر لگا ہوا ہی ورم پیدا ہو اور جاننا چاہیئے کہ سینے مین سب چودہ پسلیان ہین اور ہر طرف سے سات اور دو دو کے بیچ مین ایک عضلہ ہی کہ سینے کا انبساط اور انقباض یعنی پھیلنا اور سکڑنا اُنھین عضلات سے حاصل ہوتا ہی سو اس صورت مین سب عضلات بارہ ہین کہ پسلیون کے بیچ واقع ہین اور جیسا کہ غشاء مستبطن اضلاع یعنی پسلیون کے اندر ہی ویسا ہی دوسرا غشا اُنکا مستظہر یعنی پشت پر واقع ہی سو جونسا آماس کہ ان عضلات مین یا غشاء مستظہر یعنی خارج کی غشا مین واقع ہو اسکا نام ذات الجنب غیر خالص ہوا کرتا ہی جیسا غشاء مستبطن کے آماس کا اور حجاب فاصل کے ورم کا خالص نام ہی اور غیر خالص کے اسباب وہی ہین کہ خالص مین بیان کیے گئے خاص کر غیر خالص غشائی مگر عضلی اسکے خلاف ہی کہ صرف خون سے بھی واقع ہوتا ہی اور پہلے مقالے مین بھی اسکی طرف اشارہ کیا ہی اب جان لے کہ اگر ورم عضلے مین ہوگا اُسکی علامت یہ ہی کہ چبھن اور نبض کا منشاری ہونا ذات الجنب خالص کے سبب بہت کم ہوگا اور تھوک مین مادہ نہ آنا اور سانس تنگ ہونا اور شاید کہ عضلے کا ورم بڑھ جائے اور ظاہر مین نظر آنے لگے اور ہاتھ کے چھونے سے تکلیف پہونچے اور کبھی باہر کیطرف پھوٹ جاتا ہی فائدہ اگر اُسمین سیاہی ظاہر ہو بہت بُرا ہی کیونکہ وہ مادے کی خباثت اور بُرائی پر دلالت کرتا ہی اور اگر غشا مین آماس ہو اُسکی علامت بھی وہی ہی کہ عضلے مین بیان کی گئی مگر اتنا کہ چبھن اور نبض کا منشاری ہونا غشائی مین عضلی کی نسبت زیادہ ہوا کرتا ہی اور سانس کی تنگی بہت کم اور باقی آثار جیسے آماس کا حال معلوم ہو کہ کس قسم کا آماس ہی صحیح کے مقالہ مین

انکی تشریح کی گئی علاج جو کچھ کہ ہم خالص مین بیان کرچکے ہین یعنی فصد اور اسہال اور حرارت کی تسکین اس جگہ بھی وہی کام مین لائین اور اُسکے ساتھ
قوانین اور ضوابط کہ اُسی جگہ مذکور ہین رعایت کرین اور اس قسم مین خالص کی نسبت ضمادون سے زیادہ نفع حاصل ہوتا ہو اس سببسے کہ دوا کا اثر
نزدیک سے پہونچتا ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہو کہ غیر خالص عضلی مین جب آماس ظاہر مین نظر آنے لگے اور خودبخود نہ پھوٹے ورم کی جگہ پچھنے لگائین تاکہ پیپ
نکلکر عضو پاک ہو جائے تیسرا مقالہ خانقہ کے بیانمین اور وہ ذات الجنب صحیح کی ایک قسم ہو اسطرح پر کہ پسلیون کے اندر کا غشا سب ورم کرجائے
جیسا کہ اس فصل کے اوائل مین بھی بیان کیا گیا اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ ناک مین ہوا کو کھینچنا یعنی سانس لینا دشوار ہو جائے کیونکہ یہ غشا سانس
لینے مین مدد کرتا ہو اور جسوقت کہ سب کا سب ورم کرجائے انبساط کی حرکت سے رہجاتا ہو اور ہوا کو جذب نہین کرسکتا اسیواسطے اس مرض والے کو
واجب ہو کہ کوئی حرکت نکرے اسلیے کہ حرکت مین بڑی بڑی سانس لینے کی حاجت پڑتی ہو اور یہ خود محال ہو سو اسیوقت گھٹ کر ہلاک ہونا موجود
ہو اور اس سببسے کہ یہ مرض سانس گھٹنے کے سببسے ہلاکت کی نوبت پہونچاتا ہو اسکا نام خانقہ رکھا گیا اور اس قسم کے اور نشان یہ ہین کہ بیمار کسی
شکل پر نہ لیٹ سکے اور جب کھانسی آئے الم کی شدت سے بیہوش ہو جائے علاج جو کچھ کہ پہلے مقالہ مین بیان ہو چکا عمل مین لائین اور دونون
ہاتھ سے فصد لازم سمجھین چوتھا مقالہ شوصہ کے بیانمین اور وہ اسطرح پر ہو کہ جونسا حجاب پسلیون کے اندر واقع ہو اُسمین ورم پیدا ہو
اور بعضے شوصۂ صحیحہ کو ذات الجنب صحیح کہتے ہین اور شوصہ کی علامت یہ ہو کہ بیمار حرکت نکرسکے اور کسی شکل پر نہ لیٹ سکے اور جاننا چاہیے کہ
شوصہ کی پیپ سینہ اور ریہ کی جانب بہت کم چڑھا کرتی ہو اسلیے کہ ریہ اس پردے سے بہت دیر تک نہین ملتا اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ ریہ
بہت سے مادے کو اُن اعضا سے جو اُسکے نزدیک اور ملے رہے ہین اسوقت جذب کرتا ہو کہ بڑی دیر تک ملے رہین اور اُسکے اسباب بھی وہی ہین
کہ ذات الجنب صحیح مین بیان کیے گئے اور ایسا ہی ہر سبب کی علامتین اس ذکر سے کہ گذرچکا پوشیدہ نہین علاج بہتر تدبیر یہ ہو کہ پہلے حقنہ کرین اور
ضمادون کے استعمال سے کہ محلل ہون یا جاذب یا منضج ہاتھ روکے رہین کیونکہ مضر ہو اور ہر طرح اسبات کی کوشش کرین کہ مادہ جلد کے ظاہر مین نکل آئے
اور یہ اسطرح ہوا کرتا ہو کہ قدح ناری یعنی بارے لگانا کہ طحال کی بحث مین اُسکا ذکر آئیگا اس جگہ لگائین یا سینگیان لگائین اور اُسکے بعد انجیر اور
خردل کا ضماد کرین تاکہ زخمی ہو جائے اور پیپ نکل جائے اور باقی علاج اسی طرح پر ہو کہ ذات الجنب مین بیان ہو چکا اب جاننا چاہیے کہ اگر
سبب قوی ہو باسلیق کی فصد ضروری ہو اور حقنہ فصد اور اسہال سے اس لیے بہتر ہو کہ اُسمین اخلاط کے جوش سے امن ہو اور پینے کی دوائین
اُسکے خلاف ہین کہ اخلاط کو جوش اور حرکت مین لاتی ہین اور یہ خطرے کا موجب ہو خصوصًا اگر طبیب بیمار کی طبیعتسے آگاہ نہو اور مسہل کے مقدار
مین کمی وبیشی کردے کیونکہ اگر مسہل تھوڑا سا دیا جائے تو خوف ہو کہ مادے کو ہلائے اور نہ نکال سکے اور یہ بھی خوف ہو کہ ہلا ہوا مادہ دل کیطرف
جا پڑے اور اگر مقدار مناسبسے زیادہ دے استفراغ کی کثرت بھی آفت سے خالی نہین اور حقنہ اُسکے خلاف ہو کہ اُسمین خوف بہت کم ہو اور اس
سببسے کہ جگہ نزدیک ہو تاثیر کرتا ہو خصوصًا اگر اُسمین تیزی نہو لیکن جہان کہین حقنہ کسی سببسے یا بُرا جاننے سے یا رواج نہونیسے استعمال نکرسکین جو
ملین چیزین پینے مین آتی ہین اُنکے استعمال سے منع نکرین اور فصد سے بہت نفع نہونیکا یہ سبب ہو کہ فصد نیچے کیطرف کے مادے اور بہت کم کھینچتی

ہی اور شاید کہ جس مادے کا قصد ہی اُس مین سے کچھ نہ نکلے اس سبب سے کہ بدن سے خون نکل گیا مادے کے بہنے مین دیر لگے اور ضمادون سے فائدہ ہونے
کی یہ وجہ ہی کہ اس عضو تک دوا کا اثر پہونچنا دشوار ہی کیونکہ جلد اور غشا محلل و عضلے اور ہڈی بیچ مین حائل ہین سو اگر بالفرض محلل دوا لگائین اس عضو
تک نفوذ کرنے مین اُسکی قوت ٹوٹ جائیگی خاصکر اگر مادہ بہت ہو اور ضعیف قوتین اُسکی برابری نکر سکین بلکہ اجزاے رقیقہ کو تحلیل کر دین اور باقی غلیظ ہو کر
رہ جائے اور تکلیف بڑھائے اور اگر جاذب چیزین ضماد کرین ممکن ہی کہ اسباب مذکورہ کی وجہ سے سب مادہ جذب نکر سکین اور وہ مادہ بیماری کی بعضی جگہ مین
رہ جائے اور دوسری آفت پیدا کرے اور اگر منضجات لگائین اور بالفرض اگر مادے کو پکاوین اس وجہ سے کہ تھوک مین بہت کم نکلا کرتا ہی چنانچہ بیان
کیا گیا بہت بڑا اندیشہ پیدا ہوگا لیکن جہان کہین درد کی شدت ہو اُسکی تسکین کے لیے ضماد شوصہ درد کی جگہ لگا سکتے ہین اور ایسا ہی کرنب کی خاکستر
اور مرغ کی چربی یا بکری کی چربی اور گاے کی ساق کا مغز مسکنات سے ہی اگر اس ضماد مین بڑھائین بہتر ہوگا ترکیب ضماد شوصہ کی بنفشہ خشک
بابونہ شبت تخم کتان تخم حلبہ آرد جو سب کا آٹا سا بناکر تھوڑے سے پانی مین پکائین اور میٹھا تیل ملاکر نیم گرم درد کی جگہ پر لگائین **پانچوان مقالہ ذات الصدر**
اور ذات العرض کے بیان مین جاننا چاہیے کہ سینے مین ایک حجاب ہی کہ عظام قص یعنی سینے کے بیچ کی ہڈیون کے مقابل اور برابر سے کہ اُسکا
دوسرا کنارہ غضروف خنجری سے نکلا ہی اور دو حصہ ہو گیا ہی ایک حصہ تو پچھلی طرف اور ایک حصہ سینے کی جانب اور یہ دونون ملتقی الترقوتین تک یعنی جس جگہ
دونون ہانس ملے ہین پہونچے ہین اور وہان آپس مین ملگئے ہین اور حقیقت مین یہ دو غشا ہین کہ اس جگہ مین تقسیم ہو گئے ہین سو اگر وہ حصہ کہ سینے کی
جانب قص پر رکھا ہوا ہی ورم کر آئے ذات الصدر کہتے ہین اور اگر اس حصے مین کہ پشت کی جانب فقرون پر لگا ہوا ہی اماس ہو جائے ذات العرض
بولتے ہین پھر ذات الصدر کی علامت یہ ہی کہ بیمار کو درد مستطیل یعنی طول مین ثقبہ نحر سے لیکر فم معدہ تک معلوم ہو اور سینہ پر لیٹنا اور پانون پر دیکھنا
اور سر اُٹھانا ممکن نہو مگر کروٹ پر اور کمر پر لیٹ سکے اور ثقبۂ نحر ملتقی الترقوتین کو بولتے ہین یعنی وہ جگہ کہ چنبر گردن کے دونون سرے آپس مین ملے ہین
اور وہ ایسی جگہ ہی کہ جب آدمی اپنے سر کو جھکائے بے تکلف ٹھوڑی اس جگہ پہونچ جائے اور ذات العرض کی علامت یہ ہی کہ دونون شانون کے
بیچ مین درد معلوم ہو اور پشت پر نہ لیٹ سکے اور دائین اور بائین نہ مُڑ سکے اور جب کھانسی آئے درد کی شدت سے قلق اور بیقراری بڑھ جائے اور
اُسکے اسباب و علامات وہی ہین کہ ذات الجنب مین بیان کیے گئے اور ویسا ہی علاج لیکن جاننا چاہیے کہ ذات الصدر مین ضماد کی دوائین سینے
پر لگانی چاہیین اور ذات العرض مین شانون کے بیچ مین **چھٹا مقالہ برسام کے بیان مین** اور یہ لفظ سرسام کے لفظ کی طرح کلمہ فارسی اور کلمہ
یونانی سے مرکب ہی بر سینہ کو بولتے ہین اور سام آماس کو کہتے ہین اور وہ اسطرح پر ہی کہ جونسا حجاب معدہ اور جگر کے بیچ مین حائل ہی ورم کر آئے
اور یہ وہ حجاب ہی کہ حجاب حاجز کے ساتھ جو اعضاے غذا اور اعضاے تنفس کے درمیان واقع ہی اتصال رکھتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جمہور
اسی حجاب حاجز کو دیافرغما کہتے ہین اور صاحب اسباب و علامات اسکے خلاف پر ہی کہ اُس حجاب کو کہ معدہ اور جگر کے بیچ مین واقع ہی اس نام سے
بولتا ہی اور اس مرض کی دو علامتین ہین ایک تو یہ کہ عقل مین زوال آئے اور کھانسی مہلت نہ دے یعنی حد سے زیادہ ہو اور تھوک مین مادہ نہ نکلے
اور تھوک مین مادہ نہ آنا جمہور کے نزدیک تب تک ہی کہ مادہ کچا ہی لیکن سمرقندی کے نزدیک مطلقاً نہین آتا اس سبب سے کہ اس حجاب کے اور ریہ کے

بیچ حجاب حاجز حائل ہی دوسرے یہ ہی کہ تپ کی شدت اور وسواس کی کثرت ہو اور پسلیون کے سرے گرم معلوم ہون اور داہنی طرف کہ جگر کی جانب ہی چبھن والے درد کی تکلیف ہو اور کوتھنے اور قی کرنیکا مقدور نہو اور اگر قی اور تلی آجاے درد کی شدت سے غشی عارض ہو اور وسواس کبھی گھٹجائے اور کبھی بڑھجائے اور پیاس کا غلبہ ہو فائدہ صاحب اسباب یعنی سمرقندی کے قول سے اختلاط ذہن عارض ہونا یعنی بہکنا اور سرسام کے دوسرے اعراض کا برسام مین حادث ہونا ثابت ہوتا ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ اُسکے نزدیک یہ حجاب دماغی حجابون سے اتصال رکھتا ہی کیونکہ وہ کہتا ہی کہ دماغی حجابون کا ایک کنارہ نیچے کی جانب آیا ہی اور پھیل گیا اور یہ حجاب اس سے پیدا ہوا ہی لیکن جمہور اطبا ایسا کہتے ہین کہ حجاب حاجز اُس پٹھے کے ساتھ مشارکت رکھتا ہی کہ دماغ سے اُسکی طرف اُترکر آیا ہی اور تیز ابخرے اسی پٹھے کے وسیلے سے دماغ کیطرف چڑھ آتے ہین اور سرسام کے عوارض پیدا کرتے ہین اور سرسام اور برسام کہ ان عوارض مین شریک ہین ان دونون مین یہ فرق ہی کہ سرسام مین پہلے اختلاط ذہن پیدا ہوتا ہی اسکے بعد دوسرے عوارض اُسکے اتباع سے ظاہر ہوتے ہین جیسے پیاس اور قلق اور اُنکے سوا اور ایسا ہی سرسام کی بیماری کے شروع مین سانس اصلی سانس کے قریب آتی ہی پھر متواتر ہوجاتی ہی اور ابتدا مین آنکھ بھی سرخ ہوجاتی ہی اور اُسکی رگین بھر کر اُبھر آتی ہین اور آنکھ کی سیاہی اوپر کی جانب کھنچ جاتی ہی اور برسام اُسکے برخلاف ہی کہ اُسمین ابتدا مین تپ اور غشی اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہی اور آنکھ کا حال سلامت رہتا ہی اسکے بعد دوسرے اعراض کہ سرسام کو مخصوص ہین ظاہر ہوتے ہین علاج رگ باسلیق اور ابطی کھولین اور پنڈلیون پر حجامت مع شرط کرین یعنی سینگیان پچھنون کے ساتھ لگائین اور درد اور ٹیس کی جگہ پر منضج اور محلل چیزین طلا کرین جیسا بابونہ بنفشہ تخم خطمی آرد باقلا تخم کتان گرم پانی مین ملا کر اور نرم حقنون سے طبیعت کو نرم کرین اور اگر ملینین کے لیے نیلوفر بنفشہ تخم خطمی عناب سپستان پکا کر اور ترنجبین ملا کر پلائین جائز ہی اور بارہا لکھا گیا ہی کہ ان اعضا کے آماس مین جبکا اس فصل مین بیان ہوتا ہی حقنہ مسہل کے پینے سے بہتر ہی اور اسمین بہت کم خوف ہی اور دوسری تدبیرین ان مقالات سے جنکا بیان ہوچکا ہی جیسی ضرورت ہو اختیار کرین اور جون سے فوائد کا بیان بعضے مقامون مین بعضے مقالہ کے ضمن مین ہوا ہی سب جگہ یاد رکھین اور اُن مین سے اکثر پہلے مقالہ مین لکھا گیا سو اُسکا مطالعہ ضروری ہی تاکہ کچھ شبہہ نرہے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت یہ امراض آپسمین اکٹھے ہوجاتے ہین بیمار کی سلامتی کی توقع بہت کم ہوا کرتی ہی اور پوشیدہ نرہے کہ ذات الجنب کی ایک قسم ہی کہ اُسمین سانس اور بلغم آنا دونون آسان ہوتے ہین لیکن پشت کیطرف درد ہوا کرتا ہی اور یہ پشت کا درد ایسا ہوتا ہی کہ گویا لکڑی ماردی اور پیشاب مین پیپ اور خون ملا ہوا آتا ہی اور مریض اس قسم کا بہت کم نجات پاتا ہی اور پانچوین اور ساتوین دن کے درمیان مین ہلاک کرتا ہی اور کم ہوتا ہی کہ چودھوین دن تک ہلاک کرے اور اگر ساتوین دن سے امن مین رہے اکثر سلامت رہتا ہی اور ایک اور قسم ہی کہ دونون شانون کے بیچ مین سرخ ہوجاتا ہی اور شانے گرم ہوجاتے ہین اور بیمار بیٹھا نہین رہ سکتا پھر اگر ایسے بیمار کا شکم گرم ہوجائے اور اجابت کرے جلد ہلاک ہوگا اور اگر ساتوان دن گذرجائے اور تھوک مین طرح طرح کا مواد نکلے نجات کی توقع ہوتی ہی اور تین دن تک بھی ہلاک سے بے خوف نہین ہوسکتا اور ایک اور قسم ہی کہ اُسمین تمدد اور درد ضربان کے ساتھ چنبر گردن سے پنڈلی تک ہوتا ہی اور پیشاب صاف ہوا کرتا ہی اور مادہ تھوک مین آیا کرتا ہی اور یہ قسم نہایت بُری ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ مادہ اوپر کی جانب متوجہ ہو اور سرسام کے اعراض ظاہر ہونے لگین پھر اگر ساتوان دن گذر گیا اللہ کے حکم سے اُس بلا سے چھوٹ گیا تنبیہ پوشیدہ نرہے کہ جسوقت

اما س کا سبب صرف بلغم یا سودا سے صرف ہو اور یہ بھی نہو کہ اُسمین حدت آجائے یا خون کے ساتھ اکٹھا ہو جائے اُسکے باب مین صاحب ذخیرہ لکھتا ہی
کہ فصد نکرنی چاہیے اور پانی کی جگہ ماء العسل دینا چاہیے اور گرم پانی گھونٹ گھونٹ پینا مفید ہی اور اگر صبح کیوقت سکنجبین عسلی گرم پانی مین ملا کر دین
بہتر ہی کیونکہ غلط کو رقیق کرتا ہی اور مسکہ شہد کے ساتھ مادے کو پکاتا ہی اور پاک کرتا ہی اور شوربا کہ اُسمین چقندر شبت نخود پکائین اور حریرہ کہ حلبہ مغسول
اور آرد باقلا سے بنائین اُسکو کھانا اور روغن بادام گرم کر کے گھونٹ گھونٹ پینا سب مفید ہین اور جہان کہین کہ مادہ بہت گاڑھا اور ٹھہرا ہوا ہو اور سانس تنگ
اور تھوک مین اوہ آنا موقوف ہو زوفاے خشک اور خردل کوٹ کر تین درم ماء العسل گرم مین ملا کر دین اور کبھی سانس کی تنگی سے اسبات کی حاجت پڑتی ہی
کہ باقلا کے دانہ کے برابر زنگار شہد مین ملائین اور کھلائین دانہ باقلا کی مقدار انگزہ سکنجبین عسلی مین اور گرم پانی مین ملا کر دینا درد کو تھام دیتا ہی لیکن اگر زنگار
اور اُسکے سوا حلق کو خراش کر دے بیضہ نیمبرشت کی زردی روغن بادام ملا کر گرم کرین اور بیمار کو فرمائین کہ گھونٹ گھونٹ پیے تاکہ اُسکا ضرر موقوف ہو جائے
اور ذات الجنب کے سب اقسام مین اور جو اُسکے مشابہ ہین اُنمین چاہیے کہ دھوئین سے اور ہوا سے اور دھوپ مین بیٹھنے سے اور بہت کھانے سے اور سرد
پانی سے اور جماع سے اور ہر چیز قابض سے پرہیز کرائین تاکہ اللہ کی مدد سے صحت پائین۔

فصل جمود الصدر کے بیان مین اُسکو برد الصدر بھی کہتے ہین وہ اسطرح پر ہی کہ سینے کے عضلے اور ریہ کے حجاب سرد اور کثیف ہو جائین اور
ایک قسم کا تمدد اُنمین آجائے اس سبب سے سینے مین اچھی طرح انبساط اور انقباض نہو سکے اور ناچار سدے ہونے سے سانس آئے اور اُسکا سبب یہ ہی
کہ سینے کو سردی پہونچے جیسے سرد ہوا اور برف کی سردی اور بہت سرد پانی پینا اور اُسمین غوطہ لگانا اور اُسکی علامت یہ ہی کہ سبب پہلے واقع ہوا اور سینے مین
سردی اور جمود موجود ہو علاج سینے مین گرمی پہونچانیکے لیے روغن قسط اور روغن سوسن مین جندبیدستر حل کرین اور ملین اور سداب صعتر پودینہ حلتیت
افسنتین جندبیدستر کوٹ چھانکر شہد اور روغن جوز مین ملا کر سینے پر ضماد کرین اور پرانی شراب مین تھوڑی سی ہینگ حل کرین اور بیمار کو فرمائین کہ ٹھہر ٹھہر کر
پیے اور گرم پانی سے اور گرم نباتات کے پکے ہوے پانی سے تکمید کرنا نہایت ہی مفید ہی اور اس مرض کے علاج مین توقف نکرنا چاہیے کیونکہ کبھی
اچانک مار ڈالتا ہی اس سبب سے کہ ان اعضا کی سردی دل مین جا پہونچے اور اُسکو سرد کر دے اور حرارت غریزی کو مردہ کر دے یہانتک کہ سانس رک جائے اس سبب سے
کہ آلات اُسکے تابع ہین فائدہ کبھی افیون کا کھانا جمود الصدر پیدا کرتا ہی اس لیے کہ افیون سردی اور خشکی کی شدت سے حرارت غریزی کو جما دیتی ہی اور رطوبت مین بھی
انجماد اور غلظت اور خشکی لاتی ہی اسیوجہ سے اُسکے کھانیوالے کو ہاتھ پانون کی سردی اور بے حسی یعنی خدر اور حلق کی تنگی اور زبان کی بستگی اور اُسکے
لوازم لازم ہوا کرتے ہین اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہی کہ ہلاک کر دے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہی کہ اسرب یعنی سیسے کا دھوان کہ گلانیکے وقت اُٹھتا ہی جمود الصدر
پیدا کرے اس لیے کہ سیسے کا دھوان دل کو سرد کرتا ہی اور گرمی کو دباتا ہی اور رطوبات کو خشک اور تنفس کے آلات کو کثیف اور سانس کو تنگ اور دشوار
کرتا ہی اور کبھی خناق مہلک پیدا کرتا ہی اور یہ قسم کہ افیون کے پینے سے یا سیسے کا دھوان ناک مین جانے سے عارض ہو اُسکا تدارک یہ ہی کہ سبب کا ازالہ
کرین اور جو چیزین اُنکے مضاد ہین استعمال کرین اور گرم و تر نباتات کے جوشاندے سے تکمید کرنا سب سے زیادہ مفید ہی اور باقی تدبیر جو کچھ کہ پہلے قسم مین بیان
ہو چکی اس سے اخذ کرین اور کام مین لائین

باب دسوان قلب کے امراض مین

قلب کو فارسی مین دل بھی کہتے ہین وہ ایک عضو ہی کہ گوشت اور عصب اور غشا اور لیفون سے مرکب ہی اور رگین شریانی اُسمین سے نکلی ہین اور اُسکا گوشت سخت اور غلیظ ہی اور اُسکے غضروف دوسرے غضروفون سے زیادہ قوی ہین اور اُسکا غشا نہایت سخت ہی کہ کسی عضو کا غشا اتنا سخت نہین اور ایسا ہی اُسکا غشا اس سے جدا ہی اور آپس مین ملا ہوا نہین اور یہ سب اس لیے ہی کہ دل عضو شریف ہی آفت سے محفوظ رہے اور صدمات اُسمین جلد نہ پہونچین اور دل صنوبری شکل ہی اور اُسکا قاعدہ یعنی بڑی اور موٹی طرف کہ اُسکی جڑ اصل ہی اوپر کی جانب ہی اور شرائین اسی طرف سے پیدا ہوے ہین اور جون سے رباط کہ اُسکو ٹھہراتے ہین اسی طرف مین ملے ہین اور غضاریف بھی اسی طرف مین ہین کیونکہ دل کی بنیاد ہی اور غضروف کی منفعت یہ ہی کہ اُسکی بنیاد محکم ہو اور دل کے دو بطن ہین ایک دائین جانب سے دوسرا بائین طرف سے مگر داہنا بطن بہت سے خون اور تھوڑی سی روح سے بھرا ہوا ہی اور بائین بطن کی نسبت زیادہ فراخ ہی اور بائین بطن مین روح بہت سی اور خون کم ہی اور داہنے بطن کا خون زیادہ غلیظ ہی اس لیے کہ دل کا گوشت سخت ہی اور اُسکی غذا بھی بہت غلیظ چاہیے اور بائین بطن کا خون بہت رقیق ہی اس لیے کہ روح مین ملا ہوا ہی اور داہنے بطن کا گوشت زیادہ لطیف ہی اس لیے کہ خون غلیظ اُسمین سے بآسانی نکل سکے اور بائین بطن کا گوشت بہت غلیظ اور زیادہ سخت ہی اس سبب سے کہ اُسکا خون زیادہ گرم اور بہت رقیق ہی اور روح مین ملا ہوا ہی اسلیے دعا کی سختی کے سبب باہر نہ نکلے اور روح تحلیل نہو اور دونون بطن کے بیچ مین تجویف ہی اور دونون بطن اس تجویف مین کھلے ہوے ہین سو گویا سب تین تجویف ہین دونون بڑی یعنی داہنا بطن اور بایان بطن اور ایک چھوٹی کہ ان دونون کے بیچ مین واقع ہی اور جالینوس اُسکو دہلیز کہتا ہی اور منفذ بولتا ہی اور دل مین مجاری یعنی راستے ہین کہ اُنمین سے غذا کا خون ریہ مین پہونچتا ہی اور ایسا ہی ریہ سے دل کی طرف ہوا کھنچکر آتی ہی اور اُسی بڑی جانب مین جسکو قاعدہ کہتے ہین اور ہوا کے آنیکا راستہ اسی طرف سے ہی گوشت عصبی کے دو ٹکڑے جم آئے ہین جیسے کھڑکیان اور دو کان کی صورت اور انکا نام اذنی القلب ہی یعنی دل کے دونون کان جسوقت کہ دل انقباض کی حرکت کرتا ہی یہ دونون کان اکٹھے ہو جاتے ہین اور جسوقت انبساط کی حرکت کرتا ہی کشادہ ہو جاتے ہین اور دیر تک بند نہین رہتے تاکہ بہت زیادہ ہوا کھنچ آئے اور اس سبب سے کہ دل عضو رئیس اور حرارت غریزی کا چشمہ اور روح حیوانی کا معدن ہی حکیم مطلق نے اسکی جگہ سینے کی فضا مین کہ انسان کے بدن مین سب جگہ سے مضبوط اور محکم ہی مقرر فرمائی اور اسکا سر کچھ ایک بائین طرف مائل ہی اُسمین بہت سے منافع ہین ایک تو یہ اگر دل کی حرارت جگر کی حرارت کے ساتھ اکٹھی ہو جاتی بدن کی ایک شق مین حرارت غالب آتی اور دوسری شق حرارت سے خالی رہتی اور اس سبب سے آفتین پیش آتین اور ایسا ہی سردی کے سبب سے طحال سودا مین اعتدال نہ آتا فائدہ جلیلہ جس حیوان کا دل بہت بڑا ہوتا ہی زیادہ دلیر اور بہت قوی ہوا کرتا ہی مگر یہ شرط ہی کہ اُسمین حرارت بھی ہو کیونکہ اگر دل کی حرارت کم ہوگی دل کا بڑا ہونا مفید نہوگا جیسا خرگوش اور اگر حرارت زیادہ ہو اگرچہ دل بہت چھوٹا ہو وہ حیوان بہت دلیر ہوتا ہی چنانچہ حیوانات مین مشاہدہ ہوتا ہی لیکن اکثر یہی ہوتا ہی کہ حیوان دلاور بڑے دل والا ہوا کرتا ہی اب جان لے کہ دل کی بیماریان کئی طرح کی ہین اور ہر ایک کا جدی فصل مین بیان کیا جاتا ہی—

فصل دل کے سوء مزاج کے بیان مین اُسکی چار قسمین ہین پہلی قسم وہ ہی کہ گرم ہو اور اسکی علامت یہ ہی کہ نفس عظیم اور نبض سریع اور عظیم اور متواتر اور سینہ گرم ہو اور پیاس کا غلبہ اور غم اور بیقراری اور سوزش لازم ہو اور سرد ہوا سے آرام پائے اور بدن دُبلا ہو اس لیے کہ دل کا سوء مزاج تمام بدن مین سرایت کرتا ہی علاج اقراص کافور ٹھنڈے شربت کہ قلب کے مناسب ہون جیسا شربت ریباس شربت انار شربت صندل اور اُنکے مانند پلائین اور صندل کافور گلاب سینے پر لگائین اور مکان کی ہوا کو سرد کرین اور سرد چیزین خوشبودار سونگھائین اور سرد چیزین کھلائین اور جہان کہین امتلا سبب ہو فصد واجب سمجھین **فائدہ** سوء مزاج کے سب اقسام مین یاد رکھنا چاہیے کہ اگر مادی ہو اور کوئی امر مانع نہو پہلے مادے کا تنقیہ کرین اور جہان کہین فصد کی حاجت پڑے اور ممکن نہو دونون شانون کے بیچ مین حجامت کرنا چاہیے اور فصد اور اسہال مین تپ کے ہونے نہونیکی رعایت رکھنی چاہیے اور جیسی احتیاج ہو ویسی ہی تبرید اختیار کرین مثلاً اگر حرارت بہت قوی ہو قرص کافور دین ورنہین تو دوسری سرد چیزون سے بجھائین اور مبردات کے استعمال مین طبیعت کے قبض اور نرمی کا لحاظ رکھین مثلاً اگر طبیعت مین قبض ہو املی اور آلو کا پانی اور اُسکے مانند اختیار کرین اور اگر طبیعت نرم ہو شیرہ خرفہ شربت لیمون شربت نارنج اور اُنکے ماسوا کہ بارہا ذکر آچکا ہی پلائین ان جزئیات کے ضبط کرنیسے عبارت دراز ہوئی جاتی ہی دوسرے قوانین کہ مجمل ہین اُنسے مفصلات کی حقیقت دریافت کرکے عمل مین لائین اور جو کچھ مضر ہی اُس سے پرہیز کرنا واجب سمجھین اور اگر معدے مین ضعف ہو اُسکی رعایت بھی ضروری سمجھین اور گلاب اور عرق بید مشک سب چیزون سے زیادہ مفید ہی اور جو کچھ تپ محرقہ کے لیے ذکر کیا جائیگا سب مفید ہی اور سب طرح سے اس بات پر توجہ مصروف رکھین کہ حرارت کی شدت سے پھنسی اور ورم دل مین نہ پیدا ہوا اور اگر ایسا خوف ہو تسکین مین مبالغہ کرین اور مخدرات استعمال کرین اور مقویات دل پر ضماد کرین **تنبیہ** بعضے اوقات مین تبرید سے کچھ نفع حاصل نہین ہوتا اور حال یہ ہی کہ سبب بیماری کا حرارت ہی اور طبیب جاہل گھبرا جاتا ہی یہ نہین جانتا کہ تبرید کی کمی سے نفع نہین ہوتا جلتی ہوئی آگ مین تھوڑے سے پانی سے کیا ہوتا ہی اس لیے جاننا چاہیے کہ اوزان کے مقدار کی جمع مقادیر اور دوا کو دفعات مین دینا احتیاج پر موقوف ہی اگر شدت کی احتیاج ہو تبرید مین افراط واجب ہی مثلاً زیادہ دین اور کئی دفعہ دین کہ اللہ کے کرم سے جلد نفع حاصل ہو لیکن اس افراط سے یہ بات مقصود نہین کہ افراط کی شدت دوسری آفت مین ڈالے بلکہ مقصود یہ ہی کہ حال کا ملاحظہ کرین اور غور فرما کر جسقدر کافی ہو استعمال کرین اور یہ تصرفات طبیب حاذق جانتا ہی کہ جیسی اُسوقت ضرورت ہو اُسکے موافق کیا کرتا ہی اور اقراص اور سفوف اور اشربۂ لائقہ قرابادینات مین مفصل مذکور ہین اور اس مختصر مین بھی اُنکا بیان آیا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ دل کا سوء مزاج سرد ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ نبض صغیر اور بطی اور متفاوت ہو اور سانس ضعیف آئے اور بدن کی قوت کم ہو جائے اور رنگ اور مُنھ کی رونق جاتی رہے اور خوف اور ڈرنا اور نامردی اور کم دلی عارض ہو اور گرم چیزین چکھنے مین اور چھونے مین اور سونگھنے مین مفید ہون علاج دوا المسک گرم اور مفرح گرم کہ مالیخولیا مین مذکور ہی تناول کرین اور اشربۂ مقویۂ دل یعنی دل کے قوت دینے والے جیسا شربت گاؤزبان اور شربت بادرنجبویہ اور شربت عود کہ اُسمین زعفران اور مشک اور عنبر اور سنبل اور گل سُرخ ہو پئین اور کبک اور مرغ اور کبوتر اور چڑیون کے گوشت کا اور ایسی چیزون کا قلیہ دارچینی اور زعفران اور کمون اور عود سے خوشبودار کرکے کھلائین اور سنبل سعد دارچینی قرنفل اور گل سرخ مرزنگوش کے پانی مین اور شاہسفرم بادرنجبویہ کے پانی مین ملاکر سینے پر ضماد کرین اور سرد غذاؤن سے اور سرد پانی سے پرہیز کرین اور ماء العسل کہ ایسی طرح بنائین شہد دو جزو

گلاب ایک جز شراب سبکے برابر نرم آنچ پر سبکو پکائین اور کام مین لائین نہایت مفید ہی خصوصاً اگر قرنفل سنبل عود زعفران جسقدر مناسب ہو لیکر اور کوٹ کر کتان کے ٹکڑے مین باندھ کر اس ماء العسل مین چھوڑ دین یہانتک کہ پک جائے اور اُسی قدر شربت چار تولہ سے سات تولہ تک ہی تیسری قسم وہ کہ سوء مزاج یابس دل مین عارض ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ نبض صلب صغیر اور متواتر ہو اور بدن گھل جائے اور دُبلا ہو جائے اور اس قسم کا دُبلا پن پہلی قسم یعنی گرم کی لاغری سے بہت کم ہوا کرتا ہی اور یہ امر اس قسم کے خواص سے ہی کہ بیمار امور نفسانیہ کا یعنی خوف اور خوشی اور غصہ اور غم کا اثر جلد نہین مانتا اور جب اثر مانتا ہی تو بڑی دیر تک وہ اثر رہتا ہی اور نیند کا نہ آنا اور خشک کھانسی کا عارض ہونا علاج آش جو روغن بادام ملاکر اور شکر بڑھا کر پیین اور غذاؤن مین سے جون سی سرد و تر ہو کھائین اور جہان کہین تپ نہو تازہ دودھ کا پینا سب چیزون سے زیادہ مفید ہی اور جہان تپ ہو آش جو اور روغن بادام پر اکتفا کرنا بہتر ہی اور خشکی زائل کرنیکے لیے قیروطی اخضر سینے پر ملنا نہایت مفید ہی اُسکی ترکیب موم سفید لیکر روغن کدو روغن بنفشہ مین پکائین اور کشنیز سبز اور کاہو کے پانی مین ملاکر ہاتھ سے خوب ملین اسی واسطے اسکا نام اخضر ہوا یعنی سبز اور جو کچھ تپ دق کے لیے بیان کیا جائیگا یہان بھی اُس سے مقصود حاصل ہوتا ہی چوتھی قسم وہ ہی کہ سوء مزاج تر دل مین عارض ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ نبض نرم اور بطی اور مختلف ہو اور امور نفسانیہ جلد اثر کرین اور دیر تک نہ ٹھہرین اس لیے کہ رطوبت جیسا موثر کا اثر جلد قبول کرتی ہی ویسا ہی وہ اثر اس سے جلد زائل ہو جاتا ہی اور یبوست اُسکے خلاف ہی کہ قبول کرنا اور چھوڑ دینا دونون اُسمین دشوار ہین علاج غذا کی تلطیف اور کمی کرین اور جون سی خشک دوائین قلب کے لیے مخصوص ہین جیسا قرنفل زعفران بادرنجبویہ استعمال کرین اور سکنجبین عسلی اور شربت انار نعناعی مفید ہی اور ریاضت معتدل اور حمام مسخن یعنی گرم فائدہ مند ہی اور غذا نخود آب اور بُھنا ہوا گوشت مناسب ہی اور جہان کہین کہ مُنھ مین پانی بہت بھر آئے حب صبر اور حب ایارج سے استفراغ کرین اور پہلی قسم مین بیان کیا گیا ہی کہ جونسا سوء مزاج کہ مادی ہو مادے کا تنقیہ ضروری ہی اور نہین تو تبدیل کافی ہی اور اگر سوء مزاج مرکب ہو علاج بھی مرکب کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ جونسا سوء مزاج دل مین محکم ہو جاتا ہی علاج پذیر نہین ہوتا اور جونسا محکم نہین ہوتا اُسکا علاج دشواری سے ہوا کرتا ہی **فصل خفقان کے بیان مین** یعنی دل کی بیقراری اور وہ اسطرح پر ہی کہ دل مین حرکت اختلاجی عارض ہو یعنی پھڑکنے لگے اور اُسکا سبب یہ ہی کہ دل مین ایذا پہونچے اور ایذا کے سبب بہت ہین اور ہر ایک جدی قسم مین بیان کیا جاتا ہی پہلی قسم وہ ہی کہ سوء مزاج ساذج دل مین عارض ہو اور آخر کو خفقان پیدا کرے اور چارون سوء مزاج کا ذکر آچکا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ بدن مین اتنا خون بڑھ جائے کہ اس سے اوعیہ بڑھ جائین اگرچہ اُسمین عفونت نہو لیکن امتلا کے سبب سے خفقان پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ خون کے غلبے کے نشان ظاہر ہون جیسا رگون کا کھنچنا اور پھول جانا اور نبض کا عظیم ہونا اور بول غلیظ ہونا اور اعضا مین تکان اور اُسکے مانند علاج باسلیق کی فصد بائین ہاتھ سے کھولین تاکہ بہت جلد فائدہ حاصل ہو اور رائب اور قرص کافور پیین اور غذاؤن سے مزورات بے گوشت پر اکتفا کرین اور اگر کوئی امر فصد کو مانع ہو پنڈلیون پر اور سکے بعد دونون مسامون کے بیچ مین حجامت کرین اور منی کا استفراغ کہ اُسکے بعد تکان نہو نہایت مفید ہی اور تعدیل کے لیے جو کچھ کہ سوء مزاج گرم مین بیان کیا گیا فائدہ مند ہی حکایت ایک شخص ہر سال خفقان کی بیماری مین مبتلا ہوا کرتا تھا اور جالینوس اُسکی فصد کیا کرتا تھا چوتھے برس

خفقان ہونے سے پہلے فصد کھولی پھر خفقان نہوا اور اگر مزاج مین حرارت کا غلبہ ہو تو جو کچھ کہ صفراوی مین سرد تدبیرون کا بیان آئیگا عمل مین لائین لیکن اگر قوت ضعیف ہو تو سرد غذائین اور سرد شربت حرارت غریزی کو نقصان کرتے ہین تھوڑا سا کبابہ قرنفل قاقلہ باریک پیسکر غذاؤن مین اور شربتون مین ملائین اور جان لے کہ رائب مین دو قول ہین ابن تلمیذ کہتا ہے کہ رائب ماست یعنی جغرات اور صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ دوغ کو عربی مین مخیض کہتے ہین جب پھاڑے ایک رات دن سرد مکان مین رکھین اور صاف پانی زرد کہ صاف ہوکر اوپر آجائے یہ پانی جو اوپر آگیا ہے رائب ہے غرض کہ یہ ہووے یا وہ ہو گرمی کے بجھانے مین اسکا اثر کامل ہے تیسری قسم وہ جو کہ صفراوی کی رگون مین آکر خفقان کا موجب ہو اور اسکی علامت غم اور بیخوابی اور پیاس کی شدت اور بیقراری اور اسکے سوا جو صفرا کے لوازم ہین اور یہ قسم بہت کم واقع ہوتی ہے علاج صفرا کے استفراغ کے لیے مطبوخ ہلیلہ اور شربت بنفشہ اور تمرہندی کا پانی پلائین اور گرمی کو بجھائین اور اگر مناسب جانین تھوڑا سا خون باسلیق سے نکالین اور صندلی لباس پہنین اور جہان کہین حرارت کی افراط سے یہ خوف ہو کہ دل مین کھنیچی اور ورم پیدا ہوگا افیون آدھا دانگ تخم تفاح ایک دانگ کافور ایک طسوج اور مشک اور زعفران برابر برابر ایک طسوج یعنی ہر ایک آدھا طسوج ترکیب کرین اور دین اور جو کچھ کہ دموی مین مذکور ہے اسکی رعایت رکھین اور ان دونون قسم کا ایک ہی علاج سمجھین مگر اتنا کہ دموی مین بہت سا خون نکالنا اور صفراوی مین بھی تبرید کی افراط ضرور ہے ترکیب صندلی لباس کی صندل سفید لیکر گلاب مین گھس لین اور اسمین کافور ملائین اور اسمین لباس بھگو کر ہوا مین خشک کرین اور پہن لین اور ہر وقت تھوڑا سا گلاب اس لباس پر خصوصاً دل کی جگہ اور سینے پر چھڑکین ترکیب قرص کافور کی طباشیر گل سرخ نیلوفر ہر ایک چار درم تخم خرفہ مغز تخم خیارین مغز تخم کدو ہر ایک دو درم سرطان نہری بریان رب السوس ہر ایک ایک درم زعفران کافور ہر ایک دو دانگ صمغ عربی کتیرا ہر ایک ڈیڑھ درم ترنجبین دس درم کوٹ کر چھانکر بہیدانہ کے لعاب مین گوندھ لین اور قرص بنائین اور کام مین لائین ترکیب ایسے سفوف کی کہ گرم دل کو نفع دیتا ہے گل سرخ طباشیر ہر ایک ایک درم کشنیز خشک دو درم کافور آدھا دانگ خوراک ایک مثقال سیب کے پانی مین ترکیب ایسے شربت کی کہ پیاس اور گرمی کو دباتا ہے ترش انار کا پانی ترش آلو کا پانی املی کا پانی ترنج کی ترشی کا پانی ترش انگور کا پانی ہر ایک برابر اور سب کے برابر شکر ڈالین اور قوام کرین اور جہان کہین کہ تپ نہو دوغ سفید اور تازہ مچھلی سرکہ مین پکی ہوئی فائدہ مند ہے اور بہت نافع تدبیر یہ ہے کہ سرد ہوا مین مقام کرین فائدہ محمد زکریا کہتا ہے کہ اگر گرم خفقان والا کسی گرم شہر مین مقام کرے اسکی عمر کوتاہ ہو جاتی ہے اور اسی نے کہا ہے کہ مین نے گرم خفقان والون مین سے ایک کو نہین دیکھا کہ اسکی عمر پچاس ساٹھ برس تک پہونچے چوتھی قسم وہ ہے کہ بلغمی مادہ خفقان کا باعث ہو اور اکثر اسوجہ سے واقع ہوتا ہے کہ رطوبت دل کی غشا مین بستہ ہو جاتی ہے اور جاننا چاہیے کہ دل کی بیماریون کا مادہ دل کی رگون مین ہوا کرتا ہے یا اسکے غلاف کے اندر ہوتا ہے سو جونسا مادہ کہ دل کے اور غلاف کے درمیان مین ہوکرتا ہے وہ اکثر رطوبت ہوتی ہے یا مادہ ریاحی اور جو بلغم دل کی رگون مین ہوتا ہے اسکو سدہ کہتے ہین اور ورم اذنی القلب مین اس بحث کی تفصیل آئیگی اور خفقان بلغمی کی علامت یہ ہے کہ سانس مین تنگی آجائے اور نبض نرم ہو جائے اور نامرادی اور غشی کا سا حال ظاہر ہو اور بیمار یہ سمجھے کہ اسکا دل پانی مین ڈوب رہا ہے علاج پہلے حب اسطمخیقون سے کہ حب ایارج کے ساتھ مرکب ہے یا حب قوقایا سے استفراغ کرین اور اگر ایارج فیقرا ایک مثقال لین اور افتیمون باریک پیسکر ایک درم سکنجبین عسلی مین ملائین اور کھلائین مفید ہے اور اگر رطوبت زیادہ ہو ایارج لوغاذیا اور ثیاذریطوس مناسب ہے اور جس شخص کو قے کرائین تو تنقیہ کے بعد دواء المسک مر اور حلو یعنی تلخ اور شیرین اور معاجین

اور مفرحات گرم دینا چاہیے ترکیب ایسے ضماد کی کہ سرد خفقان کو زائل کرتا ہی قسط سنبل سعد دارچینی سک لیکر سب کوٹ لین اور آب مورد اور شراب ریحانی مین ملائین اور دل پر لگائین اور جان لین کہ سرد خفقان کے ساتھ رطوبت ہو یا نہو شراب صرف ریحانی تھوڑی سی دیسکتے ہین کہ اور چیزون سے زائد نافع ہی ترکیب ایسے سفوف کی کہ سرد خفقان والے کو مفید ہی کہربا جند بیدستر ہر ایک ایک درم پوست ترنج آدھا درم تخم فرنجمشک اڑھائی درم سب کو کوٹ لین اور شہد مین ملا کر دین ترکیب ایسے سفوف کی کہ سرد و تر خفقان والے کو مفید ہی نعناع کہربا بریان شب یمانی بریان سعد ہر ایک تین درم زراوند مدحرج درونج عقربی ہر ایک آدھا درم مشک ایک دانگ سنبل مروارید ہر ایک ایک درم شکر بیس درم خوراک تین درم تربد کے جوشاندہ کے ساتھ دین ترکیب دوا المسک مرکی یہ ہی افسنتین رومی صبر زراوند مدحرج ہر ایک چھ درم نانخواہ زعفران تخم کرفس ہر ایک چار درم سنبل ساذج ہندی ہر ایک دو درم جند بیدستر مسک ہر ایک ایک درم ان سب کو کوٹ کر چھانکر شہد مصفی مین ملائین خوراک ایک مثقال گاوزبان کے عرق مین ترکیب دوا المسک حلو کی یہ ہی زرنباد درونج ہر ایک دو درم مروارید کہربا بسد ابریشم خام مقرض ہر ایک ڈیڑھ درم بہمن سرخ اور سفید ساذج ہندی سنبل قاقلہ قرنفل بند بیدستر اشنہ ہر ایک چار دانگ زنجبیل دار فلفل ہر ایک دو دو دانگ مشک ایک دانگ ان سب کو کوٹ لین اور پکے شہد مین ملائین اور اس باب مین نوشدارو مجرب ہی اور مالیخولیا مین اسکا ذکر آچکا ہی پانچوین قسم وہ ہی کہ سودا دل کی رگون مین آجائے اور خفقان پیدا کرے اور ظاہر ہی کہ جب کوئی چیز اُسکی رگون مین جمع ہو جاتی ہی دل تک ہوا کے پہونچنے مین اور ابخرے کے نکلنے مین فتور پڑ جاتا ہی ناچار دل بیقرار ہوا کرتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ ہر وقت دل بیقرار رہے اور نبض سخت ہو جائے اور غم اور خوف اور وحشت اور فساد فکر ظاہر ہو گویا مالیخولیا کی بیماری مین مبتلا ہی علاج جو کچھ کہ مالیخولیاے دموی کے لیے ذکر کیا گیا یعنی فصد وغیرہ بعینہ اسکا علاج ہی اور دل کی تقویت مین مدد کرنی لیکن اگر سودا بلغم سے پیدا ہوا ہو اول ایک مسہل اس ترکیب سے دینا چاہیے ترکیب تربد سفید افتیمون غاریقون اسطوخودوس ہلیلہ کابلی ہر ایک ایک جزو ایارج فیقرا ڈیڑھ جزو عود ہندی آدھا جزو یہ سب سات دوائین کوٹ چھانکر گولیان بنالین خوراک دو درم سے تین درم تک اور اگر سودا صفرا سے پیدا ہوا ہو ان گولیون سے استفراغ کرین اُنکی ترکیب تربد افتیمون سنا مکی شاہترہ ہر ایک ایک جزو اور دو دانگ صبر دو جزو لاجورد مغسول ایک جزو کی دو تہائی مصطگی ایک جزو اور دو دانگ گل سرخ ایک جزو کی تہائی یہ سب آٹھ دوائین اُنکو کوٹ کر میٹھے سیب کے پانی مین گولیان بنالین خوراک چار درم اور اگر بیماری کا مادہ صرف سودا ہو حب شبیار دین تاکہ دماغ اور دل کے نواح کو پاک کر دے ترکیب ایسے مسہل کی کہ سودا کے مادہ کو پاک کرتا ہی ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ ہر ایک ایک درم افتیمون قرنفل ہر ایک آدھا درم دوا المسک مر تین درم پانچون اجزا کو ملا کر تین دن تک رکھین کہ خمیر ہو جائے یعنی خوب ملجائین پھر شراب ریحانی مین حل کر کے استعمال کرین اور بعضے نسخون مین قرنفل کی جگہ آدھا دانگ حجر ارمنی داخل ہی اور اس قسم مین نیم گرم پانی سے حمام کرنا مفید ہی اور باقی تدبیرین مالیخولیا کی فصل سے معلوم ہونگی چھٹی قسم وہ ہی کہ بدن سے بہت سا خون یا منی کے نکلنے یا نکالنے کا اتفاق پڑے یا کسی اور خلط کی استفراغ حد سے زیادہ ہو جائے یا کھانے پینے مین سوء تدبیری واقع ہو اور خون بہت کم پیدا ہو اور رقیق ہو اور فاسد ہو جائے اور خفقان پیدا کرے اور بدن سے جونسی رطوبت مقدار سے زیادہ نکلتی ہی دل مین ضعف بڑھاتی ہی اور جب دل ضعیف ہو جاتا ہی ہر ایک ادنی چیز کا اثر قبول کرتا ہی یہانتک کہ غذائی ابخرون سے ایذا پاتا ہی اور بیقرار ہوتا ہی شیخ نے کہا ہی جو ضعف کہ دل مین پیدا ہوتا ہی جبتک

اُسمین قوت کا بقیہ ہی اضطراب کیا کرتا ہی گویا اپنے اوپر سے ایذا دفع کرتا ہی یہی خفقان ہی علاج جیسا سبب ہو ویسا ہی علاج ہی جو کچھ کہ اُسکو مضر ہی اُس سے روک دین اور اگر سبب ظاہر ہو اُسکے زائل کرنے مین کوشش کرین پھر خون پیدا ہونیکے لیے اچھی اچھی غذائین تناول کرین اور جو کچھ کہ مفید ہو اختیار کرین اور دل کو مفرحات سے تقویت دین ساتوین قسم وہ ہی کہ دل کی حس زکی اور قوی ہو جائے اس سببسے اگر ادنی سی ایذا اُسمین پہونچے اسکا اثر قبول کرے اور اُسکے تدارک کے لیے بیقرار ہو مثلاً گرم اور سرد کیفیتین اور امور نفسانی اگرچہ کم ہون خفقان لائین اور کبھی حس کا زکی ہونا اِس درجہ کو پہونچتا ہی کہ اخلاط اور غذا کے اجزے جنسے بدن کا خالی ہونا محال ہی دل کو ایذا پہونچے اور خفقان پیدا ہو اور قوت بصر اور قوت سمع کے باب مین بھی ایسا ہی ذکر آچکا ہی اور ہرچند کہ حس کا قوی ہونا اچھا ہی مگر اس وجہ سے کہ پریشانی لاتا ہی اُسکا تدارک ضروری ہی اور کبھی زکا کے سبب سرد پانی پینے سے بیقرار ہو جاتا ہی علاج اس سببسے کہ روح کے رقیق ہونے سے زکاے حس ہوا کرتا ہی یعنی حس تیز ہو جاتی ہی غلیظ کرنیکے لیے کلہ اور ہریسہ کھلائین اور ادویہ قلبی اور مناسب غذاؤن سے دل کو قوت دین اور گرمی اور سردی کی رعایت رکھین اور یہ فرق کہ حس سے زکی ہو جانے سے ہی یا ضعف کے سبب کہ جسکا ذکر چھٹی قسم مین آچکا ہی اسطرح پر ہی کہ زکا ر حسی مین بدن سلامت ہوتا ہی اور افعال اور قوت صحیح و سالم اور نبض عظیم اور قوی ہوا کرتی ہی اور ضعفی اِسکے خلاف ہی کہ ضعف کے اسباب پہلے وقوع مین آئے ہون اور اُسکے آثار ظاہر ہون آٹھوین قسم اُس خفقان کے بیان مین کہ دوسرے اعضا کی مشارکت سے پیدا ہو اور اُسکے بہت قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ دماغ کی مشارکت سے عارض ہو دوسری وہ ہی کہ جگر کی شرکت سے حادث ہو تیسری وہ ہی کہ معدہ اور امعا اور رحم اور حجاب اور ریہ کی مشارکت سے واقع ہو چوتھی وہ ہی کہ تمام بدن کی شرکت سے پیدا ہو پانچوین وہ ہی کہ لسع اور لدغ یعنی زہردار جانورون کا کاٹنا اس مرض کا موجب ہو اور قسم مشارکی کی تدبیر اُس بیان سے کہ دوا مین اور اُسکے سوا کہ مشارکت کا سبب طریقہ مذکور ہی مجہول العلاج نہوگی خاصکر غشی کی بحث سے کہ وہان بھی اُسکا بیان آئیگا اصل حال روشن ہوگا

فصل غشی کے بیانمین وہ اسطرح پر ہی کہ دل کو ایذا پہونچنے سے قوت حس اور حرکت ارادیہ اکثر بیکار اور آدمی بیہوش ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ اگر خفقان کے سبب قوی ہوتے ہین تو غشی لاتے ہین اور اگر بہت قوی ہوا کرتے ہین تو ہلاک کر دیتے ہین اور جان لے کہ غشی دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ روح کا تحلیل ہونا اُسکا سبب ہو دوسرے وہ ہی کہ روح کا منجمد ہونا اور گھٹ جانا اُسکا باعث ہو اور یہ دونون کیفیتین یعنی روح کا تحلیل ہونا یا گھٹ جانا قلب اور اُسکی قوت کے ضعف کا باعث ہو جاتا ہی کیونکہ روح قوتون کا مرکب ہی جب اُسمین فتور پڑتا ہی سب قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور جن اسباب سے روح تحلیل ہوتی ہی اُنکے تین نوع ہین ایک تو استفراغ حد سے زیادہ دوسرے خوشی یا لذت حد سے زیادہ جیسے مجامعت کی لذت اور اُسکے سوا اور جان لے کہ جسوقت حد سے زیادہ خوشی اور لذت اچانک ہو جاتی ہی دل عادت سے زیادہ کھلتا ہی اِس سببسے روح تحلیل ہو جاتی ہی اور دل ویسا ہی کھلا رہ جاتا ہی اور غشی پیدا ہو جاتی ہی اور ہلاک کر ڈالتی ہی تیسرے درد جیسا درد قولنج اور اُسکے مانند اور بڑے سخت دردون مین روح کے تحلیل ہونیکا یہ باعث ہی کہ طبیعت قوتون اور روحون کو مقاومت کے لیے درد کی جگہ بھیجتی ہی اور اس سببسے دل سرد ہوتا ہی اور روح تحلیل ہوتی ہی اور غشی پڑتی ہی اور ہلاک کرتی ہی اور گرم زہرون کا کھانا بھی روح حیوانی کو تحلیل کرتا ہی اور سب اسباب محللہ بیان کیے جائینگے اور روح کے

گھٹ جانیکے اسباب دو طرح پر ہین ایک تو امتلا حد سے زیادہ خاص کر شراب پینے سے دوسرے غم یا خوف حد سے زیادہ کہ اچانک پیش آئے اس سبب سے دل سکڑ جائے اور بند ہو جائے اور روح گھٹ جائے اور سرد زہرون کا کھانا اور شریان وریدی اور ابہرین سدے کا پڑ جانا بھی روح کے گھٹ جانے اور منجمد ہونیکا سبب ہے تا ہی چنانچہ بیان کیا جائیگا اور جاننا چاہیے کہ دوسری تقسیم سے غشی کی کئی قسم ہوتی ہین ایک تو وہ ہی کہ اسکا سبب امتلا ہو دوسری وہ ہی کہ استفراغ کے سبب سے واقع ہو تیسری وہ ہی کہ ابخرۂ دخانیہ اور کیفیات سمیہ کے دل مین پہونچنے سے واقع ہو خواہ سبب داخلی ہو خواہ خارجی چوتھی وہ ہی کہ سوء مزاج کے دل مین آنے سے عارض ہو پانچوین وہ ہی کہ دل کا آماس غشی کا سبب ہو چھٹی وہ ہی کہ کسی ایسے عضو مین جو دل کے نزدیک یا اسکا شریک ہی آفت پیدا ہو اور اسکی شرکت سے دل مین ایذا پہونچے اور غشی آئے اور ہر ایک کا بیان علیحدہ قسم مین ہوتا ہی پہلی قسم غشی امتلائی کے بیان مین اور جاننا چاہیے کہ حد سے زیادہ امتلا حرارت غریزی کو اور روح کو روک دیتا ہی اور مردہ کرتا ہی خواہ رگون مین اخلاط سے امتلا ہو خواہ کسی اور چیز سے جیسے شراب وغیرہ کے سوا فائدہ جو غشی کہ تپون کی ابتدا مین عارض ہوتی ہی وہ امتلائی کے قبیل سے ہی مگر جو غب خالص کی ابتدا مین اور ایسے بیمار کی تپ مین جسکے باطن مین آماس ہو پیدا ہوتی ہی اسکی وجہ استفراغی مین بیان کی جائیگی دوسری قسم غشی استفراغی کے بیان مین جاننا چاہیے کہ حد سے زیادہ استفراغ روح کو رقیق اور تحلیل کرتا ہی کیونکہ جب رطوبات بدن سے نکلتے ہین اچھے ہون یا برے انکے ساتھ روح اور قوتون کا بھی استفراغ ہوتا ہی اور جو فسا استفراغ غشی لاتا ہی وہ کئی طرح کا ہوتا ہی جیسے حد سے زیادہ اسہال اور بہت سی قی اور استسقاے زقی مین چیر کر پانی نکالنا اور زخم چیرنا اور بالکل پیپ نکالنا اور بہت پسینا آنا اور بہت خون نکلنا خواہ کسی طرح پر فائدہ جو غشی کہ درد اور خوشی اور لذت سے عارض ہوتی ہی وہ اسی قبیل سے ہوتی ہی کیونکہ شدت کا درد اور خوشی اور بہت سی لذت روح کے محللات سے ہی چنانچہ اسکا ذکر آچکا ہی اور جو غشی کہ تپ غب خالص کے ابتدا مین عارض ہوتی ہی اور اس تپ کی ابتدا مین کہ بیمار کے باطن مین ورم ہو استفراغ مین داخل ہی بخلاف اور تپون کے کہ انکی غشی امتلائی کے قبیل سے ہی اسلیے کہ غب خالص مین غشی کا سبب ایذا اور لذع اور جلن ہی کہ انسے حرارت پیدا ہوتی ہی اور قوت اور روح تحلیل ہوتی ہی اور جہان کہین کہ باطن مین آماس ہو یہی وجہ ہی کیونکہ جب باطن مین آماس ہوگا تپ کی نوبت کیوقت مادہ اسکی طرف متوجہ ہوتا ہی اور درد بڑھتا ہی اور قوت کے تحلیل ہونے سے غشی واقع ہوتی ہی بخلاف دوسری تپون کے کہ وہان غشی کا سبب روح کا بند ہو جانا ہی اس سبب سے کہ مادہ جوش کھاتا ہی اور زیادہ ہوتا ہی خاصکر اگر مادہ غلیظ ہی یا دل کے نزدیک ہی اور قسم مشارکی مین بھی بیان کرینگے تیسری قسم اُس غشی کے بیان مین کہ ابخرۂ موذیہ یا کیفیت سمیہ کا دل مین پہونچنا اسکا سبب ہی اور سبب کا مادہ خواہ خارج مین خواہ بدن مین ہو اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہی ایک تو وہ ہی کہ کسی عضو مین مادہ فاسد جمع ہو جائے اور اس سے برے برے ابخرے اُٹھکر دل مین آئین اور قسم مشارکی مین مشارکت سے غشی پیدا ہونیکی وجہ مفصل بیان کیجائیگی دوسری وہ ہی کہ زہری جانورون کے کاٹنے اور نیش مارنے سے خاصکر جہان کہین کہ شریان پر کاٹے یا نیش لگے کیفیت سمیہ فاسد دل کی طرف چڑھے اور اس کیفیت کی جہت سے کہ حیات روحیہ کے مضاد ہی غشی عارض ہو تیسری وہ ہی کہ بخارات بدبو جیسے پلید اور گندہ جگہ کے اور بھیگے ہوئے چمڑونکے بخارات سونگھنے کا اتفاق پڑے یا ایسی چیزین جو شدت سے اثر کرتی ہین اور انکی کیفیت قوی ہی سونگھنے مین آئین اور اُس سبب سے غشی لائین لیکن اس قسم کی غشی ایسے ہی شخص کو

عارض ہوتی ہی کہ اُسکے دل کی قوتون مین خوب ضعف جم گیا ہو کیونکہ ضعف کی حالت مین ادنی چیز سے خارجی ہو یا داخلی ہر عضو آفت رسیدہ جلد اثر مانتا ہی خاص کر دل اور دماغ کہ بدن کے سب اعضا سے شریف ہین چنانچہ خفقان مین اُسکا بیان کیا گیا ہی اور اُسکا بھی ذکر آچکا ہی کہ جسکا سبب ضعف ہو یا جسکی سبب تیزی ہو اُسمین کیا فرق ہی چوتھی قسم اُس غشی کے بیان مین کہ سوء مزاج ساذج کے دل مین آنے سے عارض ہوتا ہی کہ جب دل مین سوء مزاج آتا ہی روح جیسی پہلے پیدا ہوتی ہی ویسی پیدا نہین ہو سکتی اس سبب سے دل مین اضطراب آتا ہی پھر اگر سبب خفیف ہی تو روح کے پیدا ہونے مین بہت فتور نہین پڑتا خفقان ہو جاتا ہی اور اگر اُس سے زیادہ ہی غشی آتی ہی اور اگر حد سے زیادہ ہی اور روح کے پیدا ہونے مین بہت بڑا فتور پڑا موت آتی ہی اور ایک قسم کی غشی ہی کہ شریان وریدی کی راہ مین سدہ پڑنے سے عارض ہوتی ہی اور یہ وہ شریان ہی کہ ہوا پہونچانے اور ابخرہ نکالنے کے لیے دل اور ریہ کے درمیان مین واسطہ ہی اور اُسکی راہ بند ہونے سے اسلیے غشی عارض ہوتی ہی کہ ہوا کا نہ پہونچنا اور ابخرے کا نہ نکلنا روح اور حرارت غریزی کے گھٹ جانے کا باعث ہی اور اِس شریان کو وریدی اس لیے کہتے ہین کہ اور ورید کیطرح ایک تہ والی پیدا ہوتی ہی بخلاف دوسری شریانون کے کہ وے دو تہ والی ہین اور ایک اور طرح کی غشی ہی کہ ابہر کی راہ بند ہونے سے پیدا ہوتی ہی اور ابہر وہ شریان ہی کہ اُسکے واسطے سے روح تمام بدن مین سرایت کرجاتی ہی اور اُسکی وجہ بھی ظاہر ہی پانچوین قسم اُس غشی کے بیان مین کہ دل مین آماس ہونے سے عارض ہو جان لے کہ آماس یا تو دل کے جوہر مین ہوتا ہی یا اُسکے غلاف مین اور غلاف کو عربی مین شغاف کہتے ہین یا دو زائد ٹکڑون مین جنکو اذنی القلب کہتے ہین یعنی دل کے دونون کان فائدہ جوہر دل کا آماس اگر گرم ہوتا ہی اُسی وقت ہلاک کرتا ہی اور اگر سرد ہوتا ہی ایک دن سے زیادہ مہلت نہین دیتا لیکن سرد ورم نہایت ہی شاذ و نادر ہوا کرتا ہی اور جونسی بیہوشی جوہر دل کے آماس سے ہوتی ہی اُسکا نام غشی القلبی ہی اور اگر ورم اذنی القلب مین ہوتا ہی یا غلاف مین عارض ہوتا ہی ایک مدت مہلت دیتا ہی اور علاج کے قابل ہی خاصکر اگر سرد ہو اور ہرچند کہ غشی القلبی حقیقت مین وہی ہی جسکا سبب جوہر دل کا آماس ہوتا ہی مگر بسبیل مجاز اُسکو بھی کہہ سکتے ہین اور اسوجہ سے کہ دل کے غلاف اور اُسکے کان کے ورم کی بحث حکایت اور فوائد کو شامل ہی اُسکو جدی فصل مین بیان کیا جاتا ہی چھٹی قسم غشی مشارکی کے بیان مین ہرچند کہ اس قسم کے بعضے جزئیات دوسرے اقسام کے تحت مین لکھے گئے ہین لیکن فوائد کے لیے اس جگہ مفصل ذکر کیا جاتا ہی جان لے کہ جونسی بیماریان دوسرے اعضا کی شرکت سے عارض ہوتی ہین بعضی تو دماغ کی شرکت سے ہوتی ہین اور بعضی جگر کی مشارکت سے اور بعضی معدہ اور امعا اور رحم اور حجاب اور ریہ کی شرکت سے اور بعضی سب بدن کی شرکت سے جونسی تمام بدن کی شرکت سے ہوا کرتی ہی وہ ایسی طرح پر ہوتی ہی جیسے تپ محرقہ وغیرہ مین خفقان اور غشی ہو جاتی ہی اور جونسی دماغ کی شرکت عارض ہوتی ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ دماغ ضعیف ہو جائے اور اُسکے ضعف سے جون سے پٹھے کہ سینے کے عضلون مین جو دم آنیکے آلہ مین مل رہے ہین ضعیف ہو جائین اور دم آنا حالت طبعی سے بدل جائے اور تازہ ہوا اچھی طرح دل مین نہ پہونچے اور ہوائے دخانی دل مین سے خوب نہ نکلے اس سبب سے دل کے سوء مزاج سے خفقان اور غشی پیدا ہو اور جونسی جگر کی مشارکت سے عارض ہوتی ہی وہ پانچ طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ جگر ضعیف ہو جائے اور اس سبب سے دل کو غذا کا بہت حصہ نہ پہونچے دوسری یہ کہ جگر مین خون سوداوی پیدا ہو اور اس سبب سے جب غذائے سوداوی ردی دماغ اور دل مین پہونچے خفقان اور برے برے اندیشے اور غشی پیدا کرے تیسری وہ ہی کہ جگر مین خون بلغمی پیدا ہو اور بلغمی غذا دماغ او

دل مین آفت برپا کرے چوتھی یہ کہ جگر مین خون گرم یا سرد پیدا ہوا اور دل مین پہونچے اس سبب سے سوء مزاج پیدا ہو پانچوین وہ ہو کہ جگر مین آماس گرم یا سرد پیدا ہوا اور اس سبب سے کہ تمام احشا مین غشائین آپس مین مل رہی ہین دل کی غشا مین رنج پہونچے اور جون سی فم معدہ کی شرکت سے عارض ہو وہ تین طرح پر ہوتی ہو ایک تو وہ ہو کہ فم معدے مین خلط فاسد جمع ہو جاے اور اُسکے نزدیک ہونے سے دل کو رنج پہونچے اور خفقان اورغشی پیدا ہو دوسری یہ کہ کسی رُدی خلط کے حرکت کرنے سے کہ قے مین نکلنے لگے خفقان اورغشی پیدا ہو تیسری وہ ہو کہ معدے مین درد اُٹھے اور نزدیک ہونیکی جہت سے دل مین درد پہونچے ورشاید کہ ہلاک کرے اور جونسی حجاب و رریہ وغیرہ کے مشارکت سے پیدا ہوتی ہو اُسکی ایسی صورت ہو کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کا مادہ دل کیطرف جھک آئے اور خفقان اور غشی لائے اور شاید کہ روح کو روک دے اور ہلاک کرے اور جون سی آنتون کی شرکت پیدا ہوتی ہو وہ ایسی طرح پر ہو کہ آنتون مین کرم پیدا ہون اور اُنکے ابخرے دل اور دماغ مین آئین اور خفقان اور ضعف لائین اور جو غشی کہ قولنج کے الم سے عارض ہوتی ہو وہ غشی معائی کے قبیل سے ہو اور جون سی رحم کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہو وہ اس طرح ہوتی ہو کہ رحم مین بگڑا ہوا مادہ پیدا ہوا اور اُس کے ابخرے دماغ مین آئین اور دماغ سے شرائین کے راستے دل مین آئین اور خفقان اورغشی پیدا ہو جیسا اختناق الرحم کی حالت مین دیکھا جاتا ہو تنبیہ جس عضو مشارک سے کہ بخار اُٹھتا ہو اول دماغ مین آتا ہو اور وہان شرائین کے راستے سے دل کیطرف پلٹتا ہو اسیوجہ سے اُسکے فساد کا اثر جیسا اُس مادے سے مخصوص ہو پہلے دماغ مین ظاہر ہوتا ہو پھر دل مین آفت آتی ہو مگر یہ کہ دماغ نہایت قوی ہو اور اُسکے اثر کو نہ ملنے اور اس صورت مین ہو سکتا ہو کہ ہر چند ابخرے دماغ مین آئین اور دل مین جائین اور خفقان اور غشی پیدا ہو لیکن دماغ مین کچھ بھی تغیر نہوا ورجان لے کہ خفقان اورغشی کے اسباب جزئیہ مفصل بیان ہو چکے اب علامت کا بیان کیا جاتا ہو اور اسوجہ سے کہ بعضی علامتین عام ہین اور بعضی خاص اُنکے ہر قسم کو علیحدہ بیان کیا جاتا ہو علامات عامہ کہ غشی کے سب اقسام مین ظاہر ہوا کرتی ہین سو غشی کی حالت مین تو رنگ مین زردی اور ہاتھ اور پاؤن مین سردی اور سانس مین ضعف اور نبض صغیر اور ضعیف اور شاید کہ تمام بدن سرد ہو جائے اور جہان کہین غشی قوی ہوئی ہو آنکھ نہین کھل سکتی اورغشی اور سکتہ مین فرق ظاہر ہو خاصکر اسبات سے کہ جب غشی والے کو آواز دیتے ہین اُسکو محسوس ہوتی ہو اور جانتا ہو کہ گویا دور کی جگہ سے یا دیوار کے پیچھے سے آواز آتی ہو مگر الفاظ ٹھیک سمجھ مین نہین آتے لیکن جتنا سبب قوی یا ضعیف ہوا کرتا ہو اُسی قدر خبردار ہونے اور الفاظ کو ٹھیک سمجھنے مین کمی اور زیادتی ہوتی ہو اور سکتہ اُسکے برخلاف ہو کہ ہر چند اُسکو پکارین اُسے خبر نہین ہوتی اورغشی اور سبات کا فرق سبات مین بیان کر چکے اور علامات خاصہ جنسے یہ پہچانا جاتا ہو کہ کس سبب سے ہو ہر چند کہ سبب کے پہلے ہو جانے سے معلوم ہو جاتا ہو لیکن یہان بھی اُسکا بیان کیا جاتا ہو جاننا چاہیے جہان کہین غشی کا سبب امتلا ہو رگین دبی ہوئی اور نبض قوی ہوتی ہو لیکن امتلا کے سبب گرانی اور تری ہوگی اور جہان کہین روح کے تحلیل ہونے سے غشی ہوتی ہو نبض ضعیف اور صغیر اور بطی ہوا کرتی ہو اور جہان کہین شریان وریدی یا ابہر کے بند ہونے سے غشی ہوتی ہو غشی شدید کے اسباب مین سے کوئی اور سبب ظاہر نہین ہوتا اور شدت سے غشی عارض ہوتی ہو جیسا ضعف معدہ اور اختناق رحم سے عارض ہوتی ہو اور بقراط نے کہا جس شخص کو شدت کی غشی بار بار آوے اور ظاہر مین کوئی سبب نظر نہ آئے اچانک موت آتی ہو اور ظاہر کا سبب یہ ہو کہ قوت حیوانی ضعیف ہو حمام مین بہت دیر رہے یا ضعیف معدے والا نہار خالی شکم حمام کرے یہان تک کہ معدے پر صفرا گرے اور ایذا

پہونچائے اور اُسکی شرکت سے دل کو ایذا پہونچے یا دل کی حس قوی ہو جائے اور ذراسی بات سے ایذا پائے سو جسوقت اسباب ظاہری مین سے کوئی سا سبب نہو اور غشی شدت سے آتی ہو سمجھ سکتے ہین کہ شریان وریدی یا ابہر مین سدہ پڑا پھر اگر یہ غشی بار بار ہوتی ہی اس سے بچنا خیال مین نہین آتا اور جس جگہ دل کی حس قوی ہونے سے عارض ہو وہان بدون سبب قوی کے پیدا ہوتی ہی اور بدون علاج قوی کے زائل ہو جاتی ہی اور جلد پیدا ہوتی ہی اور جلدی موقوف ہو جاتی ہی اور اکثر یہ غشی خفیف ہوا کرتی ہی اور جہان کہین شرکت کے سبب سے یا کسی اور سبب سے جنکا بیان مفصل ہو چکا واقع ہوتی ہی سبب کا پہلے ہونا اور علامتین جیسی جیسی ہر ایک سے مخصوص ہین اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ مذکور ہین اُسپر گواہ ہونگی اور خفقان کی فصل سے اکثر مطالب کھل جاتے ہین **فائدہ جلیلہ** جس شخص کے مُنھ کا رنگ غشی کی حالت مین سبز ہو جائے اور سر اور گردن اگلی طرف لٹک آئے اور سر نہ اٹھا سکے اُسی وقت مر جاتا ہی حاصل یہ ہی کہ غشی بہت قوی لاعلاج ہی **تنبیہ** جسوقت کہ اسہال کے بعد یا فصد کے پیچھے یا کسی درد اور زخم کے بعد غشی کے مقدمے کی علامتین کچھ بھی ظاہر ہون جلد اُسکا تدارک کرین اور جونسی غشی کہ آہستہ آہستہ عارض ہوتی ہی اُسکے شروع ہونیکا یہ طور ہی کہ اول نبض صغیر ہونے لگے اور رنگ بدلتا رہے اور آنکھ کی حرکت مین ضعف آئے اور آنکھ کے سامنے خیالات سیاہ یا دوسری قسم کے خیال نظر آئین اور کچھ سرد پسینا آنے لگے اور ہاتھ پانون سرد ہو جائین پھر جب بڑھنے لگے اعراض قوی ہوتے جائین یہانتک کہ غشی آجائے اور جیسے اسباب قوی یا ضعیف ہونگے ویسی ہی غشی بھی شدت سے یا خفیف ہوگی اور جاننا چاہیے جسکو غشی سے پہلے دل بُرا ہوا اور متلی آئے سمجھنا چاہیے کہ اُسکا سبب معدے سے اُٹھتا ہی اور علاج کی امید ہی اور اگر اعضا کی شرکت کے اسباب اور اُنکی علامتین اور پہلے اور حال کے اسباب مین سے کچھ ظاہر نہو جاننا چاہیے کہ سبب دل مین سے اُٹھتا ہی اور جلد ہلاک ہوگا اور کسی شخص کو فصد کھولنے مین غشی آجائے حالانکہ بہت خون نہ نکلے اور فصد کی عادت بھی ہو اور کبھی غشی نہ آئی ہو جاننا چاہیے کہ اُسکے بدن مین بیماری ہی اور اُسکا معدہ ضعیف ہی اور ایسے لوگ بھی ہوتے ہین کہ اُنکو فصد کی عادت نہین جب فصد کھلنے لگے غشی آجائے ایسی غشی سے ڈرنا نہ چاہیے کیونکہ عادت نہونے سے غشی آئی ہی خاصکر اگر یہ جانین کہ معدہ قوی ہی اور بدن مین اتنے اخلاط نہین کہ خون کی حرکت سے حرکت مین آئین اور غشی پیدا کرین اسیواسطے تجربہ ہوا ہی کہ جنکو فصد کی ابتدا مین غشی ہوا کرتی تھی جب فصد کی عادت ہو گئی غشی نہ آئی اور یہ غشی جو بعضے لوگون کو فصد کی ابتدا مین آتی ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ جب خون نکلنے کی عادت نہ تھی دفعتہً جنبش آنے سے جسکی عادت نہ تھی طبیعت متحیر ہوگئی اور ایسے وقت مین اُسکو دل کی حفاظت کے سوا کسی اور امر کا لحاظ نرہا اس لیے اپنے لشکر کو یعنے روح اور قوتون کو ہر طرف سے پلٹا کر دل کی طرف بھیجدیا اور روح کا جمع ہونا اور باہر سے ایک ہی طرف رجوع ہونا غشی کا موجب ہوا چنانچہ سبکا ذکر اوپر آچکا ہی اور یہ اتفاقی کے قبیل سے ہی استفراغی نہین یعنے رکنے کی جہت سے اور یہ غشی جو طبیعت کے وہم سے ہوتی ہی اُسکا سبب خون جاتا ہوا نہین ہوتا تھوڑے سے عرصے مین دور ہو جاتی ہی مثلاً فصد کرتے ہی جب تھوڑا سا خون نکلے غشی آجائے پھر خون تھم جانے سے پہلے ہوش آئے اس لیے کہ طبیعت اُس کیفیت کو جان لیتی ہی اور چونکہ طبائع مختلف ہین ہر ایک پہلی فصد مین لاعلم نہین بن سکتی کیونکہ بعضی طبیعتون مین باوجود لاعلمی کے جیسا کام آپڑے اُس سے اضطراب نہین آتا اور استقلال نہین جاتا جیسا لوگون مین دیکھا بھی جاتا ہی علاج جاننا چاہیے کہ طبیب بیمار کے حال سے

یا تو غشی کی حالت مین مطلع ہوتا ہی یا ہوش آنیکے وقت اگر غشی کا وقت پہونچے ایسی تدبیر کرے کہ سبب زائل ہو اور قوت اور روح کی امداد کرے اور طبیعت کو چونکائے سو قوت اور روح کی امداد اس طرح پر ہوا کرتی ہی کہ جونسی چیزین مناسب اور سبب کے مضاد ہین سونگھائین اور حلق مین ڈالین جیسا مزاج ہو مثلاً اگر غشی والے کا مزاج گرم ہی کافور صندل گلاب خیارین سرد کرین اور تھوڑا مشک ملا کر سونگھائین تاکہ مشک حرارت غریزی کی مدد کرے اور کافور صندل گلاب حرارت غریبی کو فرو کرین اور گلاب ٹھنڈا کر کے حلق مین ڈالین اور سینے پر اور مُنہ پر زور سے چھڑکین اور سرد پانی تھوڑی سی شراب رقیق مین یا ماء اللحم مین ملا کر حلق مین ڈالنا اور مُنہ پر سرد پانی کا چھینٹا دینا خوب ہی اور اکثر ہوش آنے پر صندلی لباس پہننا اور مناسب غذائین اور دوغ سرد کر کے کھانا مفید ہی اور اگر غشی والا سرد مزاج ہی مشک عنبر ریحان اور جن غذاؤن مین خوشبودار چیزین ہون جیسے الائچی قرنفل دارچینی زعفران اور اُنکے مانند سونگھائین اور دواء المسک یا ایک طسوج کے برابر مشک شراب مین ملا کر گرم کر کے حلق مین ڈالین اور فم معدہ پر روغن ناردین روغن مصطگی ملین اور اگر اتفاقاً ایسا ہو کہ غشی والے نے روزہ رکھا ہو یا کسی سبب سے بھوکا رہا ہو شراب اُس سے الگ رکھین کیونکہ خالی شکم مین شراب تشنج اور اختلاط عقل لاتی ہی سو اگر ایسا ہی ہو اُسکا علاج خوشبودار غذاؤن کی خوشبو سے اور تھوڑے ماء اللحم سے کرین اور اگر اسہال قوی غشی کا سبب ہو یا کوئی اور سبب جس سے سردی آئے جیسا بہت فصد کرانا یا کسی زخم مین سے بہت خون بہنا سرد پانی اور گلاب سینے پر نہ ڈالین بلکہ کباب اور بھنے ہوئے مُرغ کی بو اور سیب اور بہ کی بو آگ پر رکھ کر اور گیہون کی روٹی کی بو سونگھائین اور گرم روغن فم معدہ پر ملین اور تھوڑی سی شراب رقیق مین ماء اللحم ملا کر حلق مین ٹپکائین تاکہ ماء اللحم کو جلد بدن کے گہراؤ مین پہونچائے اور روح کی مدد کرے اور اگر ہیضے کے بعد غشی پڑے تھوڑا سا سک اور مشک بہ کے پانی مین یا ماء اللحم مین ملا کر حلق مین ڈالین اور جب ہوش آجائے یہی ماء اللحم تھوڑا تھوڑا دین اور گل نیشاپوری کافور کی بو مین بسا کر مُنہ مین رکھنا بہتر ہی اور اگر بہت عرق آنے سے غشی آئے بیمار کے ہاتھ پانون گلاب اور سرد پانی سے ملین اور برگ مورد خشک کوٹ اور چھان کر اور مازو اور اُسکے مانند بدن پر چھڑک دین تاکہ عرق بند ہو جائے اور بہ کے پانی اور ماء اللحم سے قوت کی مدد کرین اور اگر غشی کی حالت مین طبیعت کا متلانا اور ہچکی آنا معلوم ہو یا اُس سے پہلے ایسا ہو چکا ہو غذاؤن کی خوشبو دور رکھین اور قے کے آنے مین کوشش کرین اور مرغ کا پر اُسکے حلق مین ڈالین اور فم معدہ کو ہلائین اور بلند آوازون سے چونکائین جیسی نقارے کی آواز اور اُسکے مانند کہ طبیعت کو چونکائے اور روح اور حرارت کو حرکت مین لائے اور جن چیزون سے چھینک آتی ہی ناک مین ڈالین جیسے نکھکنی اور اُسکے مانند تاکہ چھینک آجائے پھر اگر ان تدبیرون سے ہوشیار نہوا اور چھینک نہ آئے جان لین کہ اُسمین اُمید نہین اور اگر غشی کا سبب درد قولنج اور اُسکے مانند ہو فلونیا دین تاکہ اُسکے سبب کرنے سے درد تھم جائے پھر کوشش کر کے سبب کو زائل کرین اور اگر زہردار جانور کے کاٹنے سے یا زہردار غذا کھانے سے غشی عارض ہو تریاق اور فادزہر دین اور اگر اعراض نفسانی کے باعث غشی آئے جونسا عطر اُسکے مزاج کے موافق ہو سونگھائین اور سرد پانی اور سرد گلاب ہاتھ پانون پر ملین اور بدن کو گرم رکھین اور گرم روغن فم معدہ پر ملین اور تھوڑی سی دیر ناک پکڑ لین اور آہستہ آہستہ ملین اور گلاب حلق مین ڈالین **فائدہ** غشی کے اکثر انواع مین جو بہت عرق آنے سے ہو قے کرانا نقصان رکھتا ہی اور ہاتھ پانون کا ملنا اور گرم رکھنا اور فم معدہ پر گرم روغن ملنا

اور چونکانا اور بولنے دینا مفید ہی اور اگر غشی کی حالت مین سردی کھائے یا سرد شربتون سے احشا مین سردی آجائے فلافلی اور اسکے مانند دین اور جن لوگون کو فصد مین یا اُسکے بعد غش آجائے اس سبب سے کہ معدے مین ضعف اور صفرا کا غلبہ ہو مناسب ہی کہ فصد کے پہلے ایسے شربت دین کہ معدے کو قوت دین اور صفرا کی تیزی دبائین جیسے شربت انار اور رب سیب اور رب لیمو اور اگر اختناق رحم غشی کا باعث ہو عطر کی خوشبو اُسکے پاس نہ لیجائین اور دوسری تدبیرین جو اُسکے مناسب ہین کرین اور ایسی دواؤن کی بو جو معدے کو اور اُسکے مزاج کو موافق ہو سونگھائین اور جیسے اشترغار اور لہسن اور ہینگ اور اُنکے مانند اور اختناق الرحم کے بیان مین مفصل اسکا ذکر آئیگا اور جہان کہین باطن مین آماس ہو اور اُسکے سبب سے نوبت غشی شروع مین غشی آئے تو مناسب ہی کہ فوراً جسوقت کہ تپ کا اثر معلوم ہو ہاتھ اور پاؤن مضبوط باندھ دین اور مالش کرین اور گرم چیزون سے تکمید کرین تاکہ مادہ اندر سے باہر کیطرف کھنچ آئے اور ایسا ہی سونے بھی نہ دین کیونکہ نیند مین طبیعت اور حرارت اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور اس سبب سے مادہ بھی اندر کی طرف جاتا ہی اور ورم اور درد کو بڑھاتا ہی اور غشی لاتا ہی اور اگر تپ محرقہ یا کوئی اور تپ غشی کا باعث ہو ہوش آنے کی تدبیر اسی کلام طویل سے معلوم ہو سکتی ہی اور حمیات کے باب مین بھی حمی غشیہ کا جدی فصل مین بیان آئیگا اور جونسی غشی غلاف دل کے ورم سے اور اُسکے دونون کانون کے ورم سے عارض ہو اُسکا بیان علٰحدہ فصل مین آتا ہی غرض ہوش آنیکی تدبیرون کا بیان ہو چکا ہی لیکن جب غشی کا وقت ٹل جائے مناسب ہی کہ سبب کی تحقیق کرکے جیسا اُسکے مناسب ہو علاج کرین مثلاً استفراغی مین بند کرنیکی تدبیر اور امتلائی مین استفراغ اور سوء مزاج مین تعدیل کرین انتباہ سرد پانی کا مُنھ پر چھینٹا مارنے سے جلد ہوش آنیکی یہ وجہ ہی کہ سردی کی ایذا سے طبیعت خبردار ہوتی ہی اور روح اور خون طبیعت کے اتباع سے باہر کی طرف متوجہ ہوتے ہین اس ضرورت سے حرارت وہان جمع ہوتی ہی اور حواس مین قوت آتی ہی یہی وجہ ہی کہ حکما نے پانی چھڑکنا مُنھ پر ٹھہرایا ہی نہ سینے پر باوجودیکہ سینہ معدن حرارت ہی اور دل وہان سے نزدیک ہی اس لیے کہ حواس کا مادہ اُسمین زیادہ ہی کیونکہ وہ دماغ سے بہت نزدیک ہی سوا دنی امر باقی اعضا کی نسبت اُسمین زیادہ محسوس ہوتا ہی اور ایسا ہی ناک اور مُنھ جو ہوا پہونچنے کا بہت نزدیک راستہ ہی وہ بھی چہرے مین ہی جان لے کہ ہوش آنے کی وجہ کا حرارت کے جمع ہونے سے جو ذکر آیا ہی اُس صورت مین ہی کہ حرارت اپنے مبدا مین متوجہ ہو اور جہان کہین بہت کم ہو اور تحلیل ہوگئی ہو اُسمین سرد پانی بدن پر چھڑکنا اس سبب سے مفید ہی کہ وہ مزاج محلل کی تسکین اور مسامات کے کثیف کرنے کے سبب روح کو تحلیل ہونے سے بچاتا ہی اور باطن مین گھیر کر اکٹھا کر دیتا ہی فائدہ جلیلہ جسکو یاد رکھنا امراض قلب مین ضروری ہی اور جو قوانین اُسمین مذکور ہین اُنکی رعایت واجب ہی جاننا چاہیے کہ دل سب اعضا سے زیادہ شریف ہی اُسکے علاج مین بہت احتیاط کرنا چاہیے استفراغ مین بھی اور تبدیل مزاج مین بھی اور احتیاط اسطرح پر ہی کہ جَون سی دوا استعمال کرین مبدل ہو یا مستفرغ ایسی چیز کے ساتھ مرکب کرین کہ روح کو قوت دے اور دل سے مخصوص ہو اور جہان کہین تبرید کی حاجت پڑے بہت مبالغہ مناسب نہین کیونکہ دل معدن روح ہی اور روح گرم ہی تبرید کی افراط مین خوف ہی کہ باقی روح بجھ جائے کیونکہ حرارت غریبہ کے سبب سے جو دل مین آپڑی ہی روح مین کمی آگئی ہی اسی وجہ سے اقراص کافور جو متقدمین نے دل کے سوء مزاج گرم کے لیے بنائے ہین بدون

زعفران کے نہین اور جو کچھ استفراغ کے لیے وضع کیا ہی بدون گاوزبان کے نہین یا کوئی اور چیز اُسکے مانند اُسمین داخل ہی کیونکہ وہ سمجھے ہین کہ حکیم مطلق نے طبیعت کو بدن کی اصلاح اور حفاظت کے لیے مقرر فرمایا اور کمال حکمت سے وقت خاص تک بدن مین اُسکو تصرف کا اختیار دیا سو قرص زعفران مزعفر کہ کھانے مین آتا ہی طبیعت زعفران کی قوت کو دواؤن سے الگ کر کے روح مین پہونچاتی ہی تاکہ اُس سے روح مین روشنی اور قوت آجائے اور کافور اور دوسری دواؤن کی قوت جو ہر دل مین پہونچاتی ہی تاکہ اُسکے مزاج گرم مین اعتدال آئے لیکن ایسے تصرفات طبیعت کی قوت پر موقوف ہین کیونکہ اگر طبیعت قوی نہوگی کوئی سا علاج نافع نہوگا اور ایسا ہی زعفران کو سرد دوائے قلبیہ مین ترکیب دینا اور یہی فائدہ ہی کہ زعفران کی قوت سرد دواؤن کی قوت کو دل مین پہونچاتی ہی اسلیے کہ سرد دوا نفوذ نہین کرتی اور جان لے کہ جونسی دوائین دل کو نافع ہین وہ بہت ہین لیکن جون سی بہت مخصوص ہین یہان اُنکا بیان کیا جاتا ہی اور اعتدال سے قریب ہین وہ یہ ہین یاقوت فیروزہ سونا چاندی گاوزبان اور گرم یہ ہین درونج جدوار مشک عنبر زرنباد ابریشم دونون بہمن قرنفل عود خام بادرنجبویہ اور اُسکا تخم اور شاہسفرم اور اُسکے تخم اور برگ ترنج اور اُسکا پوست اور الایچی اور ترنج اور ریواس اور سرد یہ ہین مروارید کہربا بسد کافور صندل طباشیر گل مختوم سیب ترش کشنیز تر اور خشک اور مرکبات مین سے مفرحات یاقوتیہ نافع ہین تنبیہ جو بیماریان امتلائی دل مین عارض ہوتی ہین اُنمین سے اکثر سدہ ہوتا ہی کہ سانس کی راہ کو بند کرتا ہی اور بعضی دفعہ دوسرے عضو سے بخار غلیظ اُسمین آتے ہین سو جب امتلا کی جہت سے سدہ پڑے داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولین اور جب بخرے کے سبب سے بیماری ہو بائین ہاتھ کی فصد کھولین اور اُسکی وجہ ظاہر ہی

فصل علت دخانیہ کے بیان مین اور یہ اس طرح پر ہی کہ آدمی کو معلوم ہو گویا دل مین سے اوپر کی طرف دھوان اُٹھتا ہی اور جب زیادتی ہوتی ہی سوز فکر اور غشی پیدا ہوتی ہی اور یہ اخلاط کے جلنے سے عارض ہوتا ہی علاج مطبوخ افتیمون سے جلے ہوے اخلاط کا تنقیہ اور اچھی اچھی غذاؤن سے اخلاط کی اصلاح کرین اور اگر اس مرض والے کو سیاہ اسہال یا کئی رنگ کے اسہال عارض ہون یا نکسیر آجاے یا بواسیر کا خون بہنے لگے اچھا ہو جاتا ہی

فصل ورم اذنی القلب کے بیان مین تشریح مین بیان کیا گیا ہی کہ دل کے دو کان ہین جان لے کہ یہ بیماری گرم امراض اور پرانی تپون کے بعد عارض ہوتی ہی اور اسکے یہ علامات ہین کہ سینہ اور ریہ مین فم معدہ کے متصل جہان اذنی القلب کی جگہ ہی بیمار کو بوجھ معلوم ہو اور اکثر وقتون مین غشی کی سی حالت پیدا ہو اور مُنھ نہایت زرد ہو جائے اور آنکھون پر بھربھراہٹ معلوم ہو اور دل کی حرکت انبساطی منقطع ہو جائے یعنی دل خوب کشادہ نہو سکے اور اس سے پہلے کہ محیط تک پہونچے مرکز کی طرف پلٹ آئے اور اس بیماری کا پکا نشان یہ ہی کہ امراض مذکور پہلے ہو چکین اور یہ ورم اسطرح پیدا ہوا کرتا ہی کہ گرم امراض کے سبب سے روح اور حرارت تحلیل ہو جائے اور روح کی قوت ضعیف ہو جائے اس سبب سے غذا مین خوب تصرف نکر سکے اور طبیعت کے موافق فضلے بھی دفع نکر سکے اس ضرورت سے بُرے بُرے فضلے دل مین جمع ہو جائین اور اس سبب سے کہ دل شریف ہی اور اُسکی نسبت اُسکے غشا اور دونون کان خسیس ہین طبیعت اُس فضلے کو خسیس کی طرف دفع کرتی ہی بالضرور غلاف مین یا اُن دو زائد چیزون مین آماس پیدا ہو جیسا مادے کا میلان ہو اور یہ ورم سرد ہی کیونکہ گرم آماس دل مین ہو یا غلاف مین یا اُسکے کان مین نہین چھوڑتا اُسی وقت مار ڈالتا ہی اور جوہر دل مین اگرچہ سرد ورم ہو مہلک ہی مگر سرد ورم کہ جوہر دل مین نہو علاج پذیر ہی اگر جلد تدارک کیا جائے اور نہین تو آدمی روز بروز

دُبلا ہوتا ہی یہانتک کہ مرجاتا ہی جالینوس کہتا ہی کہ میرے پاس ایک بندر تھا دن بدن دُبلا ہوتا تھا مین نے جب اُسکو ذبح کیا اور اُسکے پیٹ کو چیر ڈالا اُسکے غلاف دل مین سخت ورم دیکھا سو مین نے جان لیا کہ اُسکے دبلے ہونے کا یہی باعث تھا جاننا چاہیے کہ بندر کے اعضا آدمی کے ایسے ہوتے ہین اسی واسطے جالینوس نے بہت سے بندر اکٹھے کیے تھے جب تشریح مین کوئی بات مشکل پیش آتی تھی بندر کو مار کر دیکھ لیتا تھا علاج مادے کی تلطیف اور تحلیل کے لیے بابونہ اکلیل پرسیاوشان سبوس گندم کو پکا کر سینے پر اور فم معدہ پر نطول کرین اور بابونہ اکلیل السی خطمی کی پتی اور کرنب کی پتی اور زعفران ضماد کرین اور غذاؤن سے اور دواؤن سے دل کی تقویت کرین اور جو ورم دل کے دونون کانون مین ہوتا ہی غلاف کے ورم کی نسبت بہت بُرا ہوتا ہی اور اُسکا بیمار اکثر بیہوش رہتا ہی اور اُسکی آفت بہت سخت ہی اسلیے کہ یہ دونون کان ہوا کے آنے اور بخار کے نکلنے کے راستے ہین جب اُنمین ورم پیدا ہوگا دل تنگ ہو جائیگا اور اس سبب سے کہ دل مین ہوا کا پہونچنا اور وہان سے ابخرے کا نکلنا طبعی طریق پر نہین رہتا ہی فساد آتا ہی اور موت نزدیک ہو جاتی ہی اور غلاف کا آماس اُسکے برخلاف ہی کہ اُسمین غشی کی شدت نہین ہوتی اور ایک مدت تک مہلت رہتی ہی کیونکہ دل مین ہوا آنیکا راستہ کھلا رہتا ہی اور دل تنگ نہین ہوتا کہ جلد ہلاک کرے اور ظاہر ہو کہ دل جراحت اور قروح اور بثور کا ہرگز متحمل نہین ہوتا اور کہتے ہین کہ جسوقت جوہر دل پر پھنسی پیدا ہوا اور رگ مین سے سیاہ خون نکل آئے بیمار مرجاتا ہی اور زخم اگر دل کے جوف مین پہونچ جائے اُسی وقت ہلاک کرتا ہی اور اگر نہ پہونچے بیمار کو دوسرے دن مار ڈالتا ہی جان لے کہ بعض اُمور مین مشاہدہ کے اعتبار سے بیان کیا جاتا ہی اگرچہ متقدمین مین سے ایک نے بھی اسکی تصریح نہین کی کیونکہ حوادث نامتناہی ہین

فصل ضغطة القلب کے بیانمین یہ ایسا مرض ہی کہ آدمی کو معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا دل بھچا اور دبا جاتا ہی پھر غش آجاتا ہی اور مُنھ سے بہت لعاب نکلتا ہی اور اس بیماری کا سبب یہ ہی کہ تھوڑا سا مادہ سوداوی دل پر ٹپک جائے اور مادے کے کم ہونیکی یہ دلیل ہی کہ غشی خفیف ہوتی ہی اور اس مادے مین عفونت اور سمیت نہین اور نہین تو مادہ کم ہونے سے کام نہ چلتا لیکن مادے کی زیادتی اور کمی اور تیزی کے موافق غشی کا حال مختلف ہوا کرتا ہی علاج سودا کے استفراغ کے لیے ایسی چیزین دین کہ سودا کو بہت دور سے نکال لائین اور جگر کے مزاج کی تعدیل مین کوشش کرین تاکہ خون طبعی پیدا ہو اور جو نسی مفرحات کا ذکر مالیخولیا مین آچکا ہی اُنسے دل کی تقویت کرین اور جان لین کہ تریاق کبیر اس مرض مین بہت نافع ہی۔

فصل تقشر القلب کے بیانمین وہ اس طرح پر ہی کہ آدمی کو معلوم ہو کہ کوئی چیز اُسکے دل کو چھیلتی ہی اور الم کی شدت سے بیہوش ہو کر گر پڑے اور پھر جلد ہوش آجائے اسلیے کہ سبب ضعیف ہی اور جلد زائل ہو جاتا ہی اور یہ مرض ایسے شخص کو ہوتا ہی کہ ایک مدت اسہال صفراوی مین مبتلا رہے یہانتک کہ جو رطوبات قریب بانعقاد ہین نکلنے لگین یا اُسکو ہوتا ہی جسکے دماغ سے گرم اور تیز فضلے معدے پر یا دل پر گرین جیسا اسمین دو قول مختلف ہین اور ظاہر ہی کہ رطوبات دماغی اکثر معدے پر ہی گرا کرتے ہین اور دل پر نہین گرتے مگر ریہ کے واسطے سے اور جب ریہ مین آتے ہین اکثر تو کھانسی مین نکل جاتے ہین اور دل کی طرف نہین جاتے اور اگر کبھی ریہ کے ضعف سے کھانسی مین نہین نکلتے اور دل پر جا پڑتے ہین بے تامل ہلاک کر ڈالتے ہین اسلیے اس بحث مین شارح کہتا ہی کہ بہتر یہ ہی کہ قلب کو معدے پر محمول کرین کیونکہ کبھی اسہال صفراوی معدے پر صفرا گرنے سے ہوا کرتے ہین اور جب طول پکڑتے ہین معدے کی جھلیون کو چھیل ڈالتے ہین تب بیمار کو معلوم ہوتا ہی کہ گویا اُسکا دل چھلتا ہی

اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ اسہال صفراوی مین قلب مین تقشر ہونا نہایت بعید ہو اس لیے کہ قلب اپنی شرافت کے سبب ایسی ایذا نہ اُٹھا سکیگا بلکہ اس سے پہلے ہی موت آجائیگی اور اس مرض کی علامت یہ ہو کہ جب اس حالت کا ظہور ہو ایذا اور الم کے سبب سے مُنھ پر شکن پڑ جائین اور ترش رو ہوجائے اور قوت کے تحلیل ہونے اور ماسکہ کے ضعف سے بدن مین کسی کسی جگہ بہت سا پسینا آجائے علاج سبب کو روک دین اگرچہ صفرا کا ہی تنقیہ کرنا پڑے اور خون کی اصلاح کے واسطے غذاے لطیف جید الکیموس کھلائین جیسا کبک تیہو دراج کا گوشت اور پاکیزہ روٹی اور کسی ترش چیز سے غذا کی اصلاح کرین تاکہ صفرا نہ پیدا ہو اور شربت مقوی خوشبودار پلائین اور جہان نزلے کے سبب سے عارض ہو پہلے تیز فصلون کا تنقیہ کرین پھر اگر احتیاج پڑے شربت خشخاش استعمال کرین کہ رطوبت گرنے سے رُک جاے

فصل قذف القلب کے بیان مین وہ ایسا ہوتا ہو کہ آدمی کو معلوم ہو کہ اُسکا دل سینے سے باہر نکلا آتا ہو اور اُسکا سبب سوء مزاج دموی ہو یا صفراوی کہ دل مین عارض ہو جاتا ہو اور رفع ایذا کے لیے دل حرکت کرتا ہو اور دفع کی شدت سے بیمار جانتا ہو کہ گویا دل نکلا آتا ہو اور اس بیمار کی علامت خاص یہ ہو کہ جسوقت یہ کیفیت پیش آئے مُنھ کا رنگ مادّے کے موافق سرخ یا زرد یا اُسکے مانند جیسا خون اور صفرا کو لازم ہو ہوجائے علاج داہنے ہاتھ سے باسلیق کھولین اور شاہترہ ہلیلہ زرد کے مطبوخ سے اور اُنکے مانند جنکا ذکر مفصل آچکا ہو طبیعت نرم کرین اور غذا کی اصلاح اور مفرحات سے قلب کی تقویت کرین اور گلاب و عرق بید مشک اور شربت صندل پر مداومت کرنا مفید ہو اور اکثر امراض قلبیہ مین نافع ہو

فصل احتواء الرطوبۃ علی القلب کے بیان مین یعنی دل پر رطوبت کا چھا جانا اور یہ ایسی بیماری ہو کہ آدمی اپنے دل کو ایسا سمجھے گویا پانی مین پیرتا ہو اور حرکت اختلاجی کے طور پر دل حرکت کرے اور اس مرض کا سبب یہ ہو کہ رطوبت جمع ہو کر اُس غشا مین جو دل پر محیط ہو بند ہوگئی ہو یہی سبب ہو کہ جب آدمی اُس رطوبت کی برودت کا جو دل کے گرد آگئی ہو احساس کرتا ہو اپنے دل کو خیال کرتا ہو کہ پانی مین پڑا ہو اور جب سردی کے محسوس ہونے سے دل ایذا پاتا ہو حرکت اختلاجی کے طور پر حرکت کرتا ہو اسیواسطے قدما اس مرض کو خفقان کے اقسام مین شمار کرتے ہین علاج رطوبات کے تحلیل اور استفراغ کے لیے بڑے بڑے ایارجات اور اُنکے مانند دین اور ریاضت کرین اور گل سُرخ سنبل زعفران لیکر بادرنجبویہ کے پانی مین ملا کر سینے پر ضماد کرین اور دل مین گرمی پہونچانے اور رطوبات تحلیل کرنے کے لیے بہتر تدبیر یہ ہو کہ بیمار کو غصہ اور غضب مین لائین فائدہ کبھی یہ رطوبات جو دل پر چھا گئے ہین مقدار مین زیادہ ہوتے ہین اور حرارت نامعتدل سے خشک ہو کر دل پر چمٹ جاتے ہین اور اُسکو دباتے ہین اور انبساط طبعی سے روکتے ہین اس حالت مین تنفس مین اختلاف آتا ہو اور قوت ساقط ہو جاتی ہو اور طبیعت مین غضب آتا ہو اور اُسکی تدبیر یہ ہو کہ سینے پر نرم کرنیوالی چیزین اور موم روغن استعمال کرین تاکہ خشکی زائل ہو پھر جسطرح ذکر آیا ہو استفراغ کرین اور دل کی تقویت مین کوشش کرین

فصل جذب القلب کے بیان مین وہ اسطرح پر ہو کہ آدمی سمجھے گویا دل نیچے کی طرف کھچا جاتا ہو اور اس بیماری کا سبب فاعلی یہ ہو کہ جگر کے معالیق مین کوئی خلط آجائے اس سبب سے معالیق مذکور کھینچ جائین اور اس سبب سے کہ دل جگر سے مشارکت رکھتا ہو اُسکے معالیق کھینچنے سے دل بھی کھچنے لگے اور شاید کہ کشش محسوس ہونے سے دل مین الم خفیف اور غشی کی سی حالت عارض ہو علاج خلط کا استفراغ

کرین اُن چیزون سے جو اُسکے مناسب ہون اور بیمار کے رنگ سے اور اور چیزون سے خلط کو جو مرض کا باعث ہی پہچان سکتے ہین

باب گیارھوان امراض ثدی کے بیان مین

ثدی پستان کو کہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ بالغ ہونیکے وقت مردون کی اور عورتون کے پستان مین گدسی پڑجاتی ہین سو مردون مین تو حرارت کے غلبہ سے جو اُنکے مزاج کو لازم ہی تحلیل ہوجاتی ہین اور عورتون مین مادۂ حیض کی کثرت اور حرارت کے ضعف سے جو اُنکا خاصہ ہی روز بروز زیادہ ہوتی ہین یہانتک کہ شیر خوارون کے رزق کا چشمہ بن جاتی ہین اور سینے کی حرارت اور روح کا مسکن ہوجاتی ہین اور ظاہر ہو کہ دودھ اور منی اور خون ہرچند کہ صورت مین مختلف ہین مگر تینون کی پیدائش کے اسباب برابر ہین اسلیے کہ دودھ اور منی حقیقت مین خون ہین کہ ان مکانون مین ایسی صورتین پکڑجاتی ہین اور دودھ کے مزاج مین اطبا نے اختلاف کیا ہی بعضون کے نزدیک تو گرم اور تر ہی خون کے مانند اور بعضے کہتے ہین سرد اور تر ہی اور بعضے معتدل جانتے ہین اور اس باب کی سات فصل ہین

فصل قلت اللبن کے بیان مین یعنی دودھ کم ہونا اور اسکے کئی سبب ہین ایک تو خون کی کمی دوسرے خون کی زیادتی تیسرے خون کا فساد اور ہرایک قسم کا بیان علیحدہ قسم مین کیا جاتا ہی پہلی قسم دودھ کے کم ہونے مین کہ خون کا کم ہونا اسکا سبب ہو اور ظاہر ہی کہ دودھ کا مادہ اور اصل خون ہی جب وہ کم ہوجائیگا دودھ بھی کم ہوگا اور خون کم ہونیکے اسباب بہت ہین ایک تو اُسکا فصد یا حیض یا نفاس مین یا ایکے سوا نکل جانا دوسرے غذا کی کمی تیسرے ایسی غذاؤن کا کھانا جنسے خون بہت کم پیدا ہو جیسی بہت سرد اور خشک غذائین چوتھے اعراض بدنی یا نفسانی کہ طبیعت کو خون کے پیدا کرنے سے روک دین پانچوین سوء مزاج کہ خون کی پیدائش مین نقصان ڈالے اور اس قسم کی علامت اُن اسباب کے پہلے ہونے یا موجود ہونے سے جو ہر سبب کے باعث ہین ظاہر ہوجاتی ہی علاج سبب کے زائل کرنے مین کوشش کرین اور وہ غذائین کھلائین جنسے خون صالح پیدا ہو اور ایسی چیزین پلائین جنسے خون بڑھے اور اُسکے ساتھ مزاج اور سبب کی رعایت رکھین اور جبتک غذاؤن سے کام چلے دوا کی طرف متوجہ نہون دوسری قسم دودھ کا کم ہونا کہ خون کی زیادتی سے ہو اور یہ ایسا ہوا کرتا ہی کہ خون بدن مین نہایت بڑھ جاوے اور اُسمین کچھ فساد نہ آوے لیکن طبیعت اُسکی زیادتی سے اُسکو ہضم نکرسکے اور اُس سے دودھ نہ بنا سکے اور خون کے غلبہ کی علامت ظاہر ہو علاج فصد کھولین اور ایسی چیز استعمال کرین کہ خون کو کم کرے اور دودھ پیدا کرے اور طبیعت کو قوت دے اور جو چیز خون کو فاسد کرے اُس سے پرہیز کرین تاکہ کسی ورطہ مین نہ ڈالے اور اکثر شدت کا خوف یا بڑا غم یا بچہ کی محبت کا کم ہونا یا اور کوئی سبب کمی کا باعث ہوجاتا ہی اور باوجودیکہ بدن مین خون موافق اور صالح ہی لیکن دودھ کم ہوجائے اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ خون کی کمی اور فساد کی علامتون مین سے کچھ ظاہر نہو اور اُسکے اسباب ظاہر ہون علاج سبب کو زائل کرین اور مفرحات اور مقویات دین تاکہ طبیعت دودھ پیدا کرنے پر متوجہ ہو تیسری قسم دودھ کا کم ہونا جو خون کے فساد سے ہو اور یہ دو طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تینون خلطون سے کوئی خلط خون مین ملجائے اور یہ بات ظاہر ہی کہ خون فاسد سے دودھ بہت کم پیدا ہوتا ہی دوسرے یہ کہ سوء مزاج سادہ بدن مین عارض ہو اور خون کو فاسد کردے یا پستان مین بھی لاحق ہو فقط پھر طبیعت اُس طرف خون کو نہ بھیجے اگرچہ صالح ہو اور اس قسم کو

ہم دو نوع مین ذکر کرتے ہین پہلی نوع اُس فساد خون کے بیان مین کہ اخلاط کے غلبہ سے ہو اور صفرا کے غلبے کی علامت یہ ہی کہ دودھ رقیق اور زرد ہو اور جلن اور تیزی مزے مین اور بو مین معلوم ہو اور بلغم کے غلبے کی علامت یہ ہی کہ دودھ بہت سفید اور قوام مین پانی سا ہو اور مزہ اور بو مین ترش ہو اور سودا کے غلبے کی علامت یہ ہی کہ دودھ بہت گاڑھا ہو تو اُسکی سفیدی مین کدورت معلوم ہو اور مقدار مین بہت کم ہو اور کبھی خشکی کی افراط سے دودھ کا قوام نہایت غلیظ ہوتا ہی اور تار سا نکلا کرتا ہی فائدہ جو کچھ بلغمی دودھ کے ترش ہونے کا ذکر آیا ہی اس صورت مین ہی کہ سردی کا بہت غلبہ ہو اور نہین تو اگر بلغم کے ساتھ حرارت ہو گی تو اُسکا مزہ شور ہوگا نہ ترش علاج جو خلط غالب ہو اُسکا استفراغ کرین اور جو کچھ اُسکے مضاد ہو استعمال کرین مثلاً صفراوی مین ماء الشعیر اسفیدباج برہ اور بزغالہ کے گوشت کا بنا ہوا اور اجاصیہ اور رمانیہ اور لیموتیہ کھلائین اور بلغمی مین زیرباج جسمین تخم گزر اور بادیان ہو اور حریرہ آرد گندم اور کچھ ایک میتھی اور روغن اور شہد سے بنا کر دین اور سوداوی مین گیہون اور جا اور نخود اور انجیر اور روغن بادام کا پکا ہوا شوربا اور مرغ فربہ کا گوشت اور شیرواربھیڑ کی پستان مفید ہی اور جسکے دودھ مین تار سے آتے ہین بنفشہ اور خطمی اور جو کا آٹا پانی مین پکا کر سینہ اور پستان پر طلا کرین اور اُنکے جوشاندے سے نطول کرین اور تر غذائین کھلائین دوسری نوع اُس فساد خون کے بیان مین کہ سوء مزاج سے عارض ہو اور ہر ایک کی علامت ظاہر ہی اور علاج مزاج کا اصلاح کرنا اور بدل دینا انھین غذاؤن اور شربتون سے جنکا ذکر ابھی آگیا ہی اور پستان مین جو سوء مزاج آگیا ہی اُسکا ازالہ لگانے کی دواؤن سے ہو سکتا ہی انتباہ جو چیز منی کو زیادہ کرتی ہی دودھ کو بھی بڑھاتی ہی جیسے تودری سفید اور سرخ اور تخم خشخاش سفید اور بھیڑ اور بکری کی پستان اور جو نسی غذا مائل بگرمی اور تری ہو اور صفراوی کے لیے شیرہ تخم خیارین شیرۂ تخم کدو جلاب کے ساتھ اور جوان بکری کا مغز اور گائے کا دودھ شکر ملا کر اور تازہ مچھلی اور پالک دودھ بڑھاتی ہی اور بلغمی اور سوداوی کے لیے دودھ اور آرد گندم اور تازہ دودھ اور برگ بادیان کا حریرہ بنا کر دین اور اچھا دودھ وہ ہی کہ خون صاف سے پیدا ہو اور اُسکا نشان یہ ہی کہ رنگ اور قوام مین معتدل اور بو اور مزہ مین اچھا ترکیب ایسی دوا کی جو دودھ کو بڑھائے تل کا آٹا لیکر شراب انگوری مین ملکر چھان لین اور اُس شراب صاف کو پلائین اور اُسکا ثفل سینے اور پستان پر لگائین دوسری دوا کہ دودھ کو بڑھائے گاجر اور پیاز اور سویا اور شلغم اور مولی اور سونف کے بیج سب مین سے برابر لیکر اور ان سبکے برابر بھنے ہوئے چنے لین اور سب کو کوٹ اور چھانکر رکھ دین اور ہر صبح پانچ درم پانچ استار تازہ دودھ کے ساتھ کھلائین اور اگر کابلی چنے دودھ مین بھگو کر رات بھر رکھ دین اور ہر صبح شکر ملا کر پلائین دودھ بڑھ جاتا ہی ترکیب سے ضماد کی کہ دودھ کو زیادہ کرے آرد باقلا دس درم بادروج کٹی اور چھنی ہوئی پانچ درم دونو کو بادروج کے پانی مین گوندھ کر پستان پر ضماد کرین ۔

فصل کثرۃ اللبن و درور المفرط کے بیان مین یعنے دودھ کا زیادہ بڑھ جانا اور بہت بہنا جاننا چاہیے کہ بہت دودھ کا بہنا کئی وجہ سے مضر ہی ایک تو یہ کہ بدن کو ضعیف کرتا ہی کیونکہ دودھ کا مادہ خون ہی اور اسکا زیادہ استفراغ ضعف لاتا ہی دوسرے اسبات کا خوف ہی کہ کثرت کے سبب سے چھاتیون مین رک جائے اور اُسمین خارج کی سردی پہونچکر اُسکو کثیف کر ڈالے اس سبب سے فاسد ہو جائے اور اکثر ترش بھی ہو جاتا ہی تیسرے یہ کہ پستان مین بہت سا خون آکر حرارت غریزی کو داب لے اس ضرورت سے حرارت اُسمین خوب تصرف نکر سکے اور آفتین برپا ہون چوتھے یہ کہ شاید کھچاوٹ

کی شدت سے پستان مین ورم یا دوسرے امراض پیدا ہون حاصل یہ ہو کہ جب دودھ کی زیادتی حد سے بڑھ جائے اُسکا تدارک کرنا چاہیے مگر جہان کہین ضعف اور دوسری آفت نہ بڑھ جائے اسلیے کہ بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین کہ بہت سا کھاتے ہین اور اُنکے بدن مین خون بہت پیدا ہوتا ہو اُس سبب سے دودھ بڑھ جاتا ہو اور اُسپر بھی کوئی آفت نہین آتی سو ایسی عورتون کے لیے دودھ کی کم کرنیوالی چیزین استعمال نکرین اور اگر یہ جانین کہ کوئی دوسری آفت آپڑیگی غذا کم کرین اور ایسی چیزین استعمال کرین جو رطوبات کو خشک کر دین اس سے دودھ کم ہو جائیگا اور جان لے کہ دودھ کی کثرت کے اسباب کمی کے اسباب کی ضد ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ عورتون کی بدون حمل کے پستان مین دودھ پیدا ہو جاتا ہو اور درد اُٹھتا ہو خاصکر جب حیض بند ہو گیا ہو اور ایسا بھی ہوتا ہو مرد جوان کی پستان مین بلوغ کیوقت دودھ پیدا ہو جاتا ہو اور درد اُٹھتا ہو علاج جو چیز رطوبات کو خشک اور تحلیل اور منی کو کم کر دے اور جو چیز حیض کا ادرار کرے مفید ہو کیونکہ دودھ کا خون ہو دہی پستان سے رحم کی طرف مندفع ہو گا خصوصًا اگر حیض کا بند ہونا کثرت کا باعث ہو ترکیب ایسے طلا کی کہ اگر پستان پر لگائین دودھ کم ہو جائے لک اور مردار سنگ لیکر روغن گل مین ملا کر طلا کرین دوسری ترکیب زیرہ سرکے مین ملا کر طلا کرین اور سرد چیزون مین سے جو اس بات مین مفید ہین طفیشل ہو یعنی مسور سرکہ مین پکا ہوا اور کاہو کھانا اور ضماد کرنا اور اسپغول کا لعاب طلا کرنا اور اُسکی پتی کا ضماد کرنا مفید اور گرم چیزون مین سے سداب کا کھانا اور ضماد کرنا اور تخم سداب خصوصًا کوہی اور زیرہ کھانا اور سرکہ مین ملا کر ضماد کرنا اور تخم کرنب کوٹ کر ضماد کرنا مفید ہو

فصل اورام اور تمدد کے بیانمین جو پستان مین عارض ہوتے ہین جاننا چاہیے کہ جیسے گرم اور سرد اورام ہر عضو مین ہو جاتے ہین پستان مین بھی پیدا ہو سکتے ہین اور مطلق اورام کا علاج آگے آئیگا حسب حاجت اُسی فصل سے تلاش کرین مگر بعضی دوائین لگانیکی جو پستان کے آماس کو مخصوص ہین اس جگہ ہم بیان کرتے ہین جان لے اگر آماس گرم ہو سرکہ گرم پانی مین ملا کر بکری یا بیل کے شانے مین ڈال کر ورم پر رکھین اور سکنجبین اور روغن گاؤ مین ملا کر آرد باقلا اُسمین ملا کر ضماد کرین اور عنب الثعلب کی پتی کوٹکر روغن گل مین چکنا کرکے آماس پر لگائین اور تین ونکے بعد وہ ضماد جو کہ بیان تعقد اللبن مین آئیگا استعمال کرین اور اگر آماس سرد ہو کرفس کوٹکر پستان پر رکھین اور بابونہ کوٹکر بادیان کے پانی مین یا کرفس کے پانی مین ملا کر لگانا مفید ہو اور پستان مین ایک قسم کا ورم ہوتا ہو کہ دودھ کے بستہ ہونے اور پنیر ہو جانے سے یا متعفن ہونے سے پستان مین ہو جاتا ہو اور پستان مین تین سبب سے دودھ منجمد اور پنیر ہو جاتا ہو ایک تو مزاج بہت گرم کہ دودھ کی رطوبت کو خشک کر دے اور یہ مزاج خواہ تمام بدن مین عارض ہو خواہ دونون پستان مین ہی فقط دوسرے مزاج بہت سرد کہ بدن مین یا پستان مین پیدا ہوا اور اُسکے سبب سے دودھ ٹھہر جائے تیسرے یہ کہ بچہ ضعیف ہو یا کسی عارضہ سے دودھ چوس نسکے اور دیر تک رہنے سے دودھ کا قوام غلیظ اور کثیف ہو جائے اور یہی تجبن ہو یعنی پنیر ہو جانا اور گرم اور سرد مزاج کی علامتین بہت جگہ معلوم ہو چکین علاج چاہیے کہ ہمیشہ روغن بنفشہ طلا کرین اور نیمگرم پانی پیئے اور پستان پر ڈالین اور جہان کہین حرارت کی شدت ہو آرد باقلا آرد جو آرد مغاث بیضے کی زردی اور کشنیز تر اور خرفہ کے پانی مین ملا کر طلا کرین اور ایسے ہی جو چیز سردی پہونچائے اور درد تھمائے اور مادے کے انصباب کو مانع آئے اور تجبن کو قطع کرے مفید ہو اور سرکہ اور روغن گل ملا کر گرم کرکے اور کپڑا اُسمین بھگو کر پستان پر ڈھانپنا اور عنب الثعلب اور کاکنج کی پتی کوٹکر ضماد کرنا نافع ہو اور جب

مرض انتہا کو پہونچے اور حرارت ساکن ہو جائے اطلیہ محللہ استعمال کرین انکی ترکیب یہ ہی تخم السی بابونہ اکلیل الملک سمسم باریک پیسکر موم اور روغن گل کی قیروطی مین ملاکر طلا کرین اور جب تحلیل نہوا اور جمع ہونے لگے لعابات لینہ منضجہ جیسا لعاب حلبہ لعاب خطمی لعاب تخم کتان ضماد کرین اور انجیر کوٹ کر لگانا خوب ضماد ہی اور بادیان بے اقماع اور حلبہ تخم کتان رابینج انجیر کے جوشاندے مین ملاکر لگانا مفید ہی اور اگر مزاج سرد ہو موم اور روغن خیری روغن سوسن روغن قسط کی قیروطی بناکر پستان پر لگائین اور سوکھا پودینہ کوٹکر پکائین جب حلوا سا ہو جائے موم اور روغن کے ساتھ کوٹ لین اور ضماد کرین اور اگر حلبہ کوٹکر اور چھانکر سرکہ اور روغن بنفشہ مین ملاکر پستان پر لگائین مفید ہی فائدہ پستان مین جو دودھ بستہ ہو جاتا ہی کبھی آماس پیدا کرتا ہی اور کبھی تمدد لاتا ہی اور ورم نہین ہوتا لیکن مزاج کے سبب سے جو دودھ بستہ ہو جاتا ہی اکثر ورم پیدا کرتا ہی مگر جہان مزاج سرد یا بچہ کا کم چوسنا اسکا سبب ہو وہان ورم بہت کم ہوا کرتا ہی اور جہان بچہ کا ضعف اور کم چوسنا اُسکا باعث ہو اُسکی تدبیر یہ ہی کہ اُسکا دودھ کھنچوا دین اور نیمگرم پانی سینہ اور پستان پر ڈالین تاکہ تمام دودھ نکل آئے اور یہ کام اکثر عورتون کو پیش آتا ہی اور اس تمدد کا علاج جو پستان مین دودھ کا پنیر ہو جانے سے بدون ورم کے عارض ہوتا ہی یہ ہی کہ حقندر اور کرنب جوش دیکر اسکا پانی پستان پر ڈالین اور اگر تخم کتان بابونہ بنفشہ خطمی حلبہ پکاکر اسکے پانی مین روغن ملاکر پستان پر ڈالین بہت جلد نفع کرتا ہی اور سب قسم کے پانی ملین اور محلل اس مرض مین مفید ہین اور کبھی پستان مین دودھ بستہ ہوکر متعفن ہو جاتا ہی اسکا علاج یہ ہی کہ چقندر پکائین جب نرم ہو جائے اُسمین مغز بادام اور مغز باقلا کوٹ لین اور روغن کنجد ڈالکر ملائین اور ضماد کرین اور تل کا آٹا اور گائے کا گھی اور شہد اور باقلا کا آٹا اور زنان خشکار کوٹ کر آپس مین ملاکر ضماد کرنا مفید ہی اور تخم السی تخم میتھی تخم خطمی بابونہ سب ایک ایک چنگل لیکر کوٹکر پکالین جب پکجائے ضماد کرین اور لازم ہی کہ ان ضماد مین سے جونسا پسند آئے ہر روز تین دفع تازہ کرتے رہین تاکہ جلد پکجائے اور گرم پانی سے تکمید کرنا لازم ہی اور اگر ورم ہو جائے جو کچھ اس فصل مین مذکور ہی ضرورت کے موافق کام مین لائین

فصل پستان کا سخت ہو جانا اور اُسمین غدد کا ہونا اول روغن بنفشہ اور بیضۂ مرغ کی زردی طلا کرین اور روغن زیت مین موم پگھلا کر بیل کا پتہ ملاکر طلا کرین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اُسمین قطران ملانے کی حاجت پڑے اور سرکے کا تلچھٹ لگانا مفید ہی اور برگ مازو کوٹکر لگانا نافع اور گرہ نرم کرنیکے لیے مرطب چیزون کا اور چربیون کا استعمال کرنا مفید ہی اور یہ گرہ بالغ ہونیکے وقت اکثر ہو جاتی ہی

فصل پستان پر کوفت پہونچنے کے بیانمین جان لے کہ کبھی پستان کا گوشت کٹ جاتا ہی سو اگر امر خفیف ہو دانہ مویز اور مونگ کوٹکر مورد کی پتی کے پانی مین یا آس کے پانی مین گوندھ لین اور ضماد کرین اور اگر کوفت کے سبب سے آماس ہو جائے تو جو کچھ آماس کے لیے کہدیا ہی احتیاج کے موافق کام مین لائین اور مونگ اور مویز کے دانہ کا ضماد ابتدا مین مناسب ہی تاکہ عضو کو قوت دے اور مادے کو آنیسے روک دے اور جب ابتدا سے گذر جائے جیسا وقت کے مناسب ہو عمل مین لائین

فصل دبلیہ کے بیانمین کہ پستان مین پیدا ہو تخم السی کنجد بیخ سوسن میعۂ تر نچال کبوتر نطرون راتیانج برابر لیکر پیس لین اور روغن کنجد اور مغز ساق گاؤ میںخچہ مین ملاکر ضماد کرین اور باقی تدبیر دبلیہ کی بحث سے دریافت کرین اور اگر شگاف کی حاجت پڑے لوہے کے آلات سے چیر ڈالین اور زخم کہ اُس جگہ پیدا ہوا اُسکا ویسا ہی علاج کرین جیسا مُنہ اور زبان کے زخم مین بیان کیا ہی کیونکہ نازک نازک اعضا کے زخم کا علاج یکسان ہی۔

فصل ایسی تدبیر کے بیان مین کہ عورتون کے پستان نہ بڑھین اور جسقدر مناسب ہی اس سے زیادہ نہون سفید طین قیمولیا ہر ایک دو درم لیکر دونون کو برگ بنگ کے پانی مین یا اُسکے تخم کے جوشاندے مین ملاکر تھوڑا سا روغن مصطگی اُسمین ڈالکر ہر مہینے تین دن طلا کرین اور طلا کیوقت کتان کا ٹکڑا مازو کے پانی مین بھگو کر سرد کرین اور پستان پر رکھین اور حمام کا جانا کم کرین دوسرا طلا پاکیزہ مٹی جسکو عربی مین طین حُر کہتے ہین بیس درم شوکران دو درم لیکر سرکہ مین ملائین اور تین دن تک طلا کرین دوسرا نسخہ طین شاموس اقاقیا سفیدہ سب برابر لیکر کوٹ لین اور بنگ کا پانی نچوڑ کر اُسمین ملا کر طلا کرین دوسرا نسخہ پھٹکری پیسکر روغن زیت کے ساتھ سیسے کی کھرل مین پیس لین جب تھوڑا سا سیسہ اُسمین گھس جائے ہمیشہ طلا کرین تنبیہ بنگ کا جو یہان ذکر آیا ہی اُس سے بیج مراد ہی جسکو ہندی مین اجوائن خراسانی کہتے ہین اور بنگ خوارون کی بنگ نہین جسکو قنب بولتے ہین ۔

باب بارھوان امراض معدہ کے بیان مین

معدہ ایک گول شکل کا جسم ہی گوشت اور پٹھے اور رگون اور شریانون سے مرکب ہی اور سب کا سب تین جزو پر منقسم ہی یعنی مری اور فم معدہ اور قعر معدہ سو مری تو مُنھ کے انتہا سے شروع ہوئی ہی اور جہان سینہ کی ہڈیان تمام ہوئین وہان تک پہونچی ہی اور امراض قصبہ اور مری کے باب مین بیان کیا گیا اور فم معدہ کی جگہ مری کی انتہا اور معدے کا شروع ہی اور اُسپر گوشت نہین اور اُسکی حس بہت ہی اور ایک گروہ اسکو فواد کہتے ہین اور دل کا نام اُسپر بولتے ہین اور قعر معدہ کی جگہ ناف کے اوپر اُس جگہ گوشت زیادہ ہی تاکہ غذا کا ہضم کامل ہو جانا چاہیے کہ معدے کے دو طبقے ہین اندر کا طبقہ عصبانی ہی تاکہ حس حاصل ہو اور باہر کا طبقہ لحمانی ہی تاکہ ہضم کو امداد پہونچے اور حرارت پیدا ہو اور یہ بات کہ قعر معدہ مین گوشت زیادہ ہی اس سے یہ مراد نہین کہ قعر والے طبقے مین گوشت زیادہ ہی بلکہ یہ بات ہی کہ اس جگہ باہر کے طبقے مین اُسکے بعضے اجزا کی نسبت گوشت زیادہ ہی اور طبقہ اندرونی کی لیفین بعضی تو دراز ہین اور بعضی ترچھی تاکہ جذب اور امساک حاصل ہو اور باہر کے طبقے کی لیفین چوڑائی مین ہین تاکہ فضلہ دفع کرے اور مری مین کوئی لیف ترچھی نہین کیونکہ یہان امساک کا کچھ کام نہین جاننا چاہیے کہ حس کے پٹھے کی ایک شاخ فم معدہ مین آکر اُسمین بچھ گئی ہی تاکہ اس آلہ کے وسیلہ سے جلد غذا کا نقصان محسوس ہو اور حکیم مطلق نے معدے کے دوسرے اجزا مین اور کسی دوسرے عضو مین یہ حس نہین رکھی ہی اسلیے کہ اگر تمام بدن کو بھوک کی حس ہوتی جیسے فم معدہ کو ہوتی ہی روزہ دار لوگ بیمار ہوتے اور بھوکے آدمیون کا تمام بدن خارش مین مبتلا ہوتا اور کسی شخص مین اتنی برداشت نہوتی کہ ایک وقت کا کھانا چھوڑ سکتا اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ کیلوس معدے مین بنتا ہی پھر اُسمین سے جونسا خلاصہ ہی باریک رگون کے وسیلہ سے جو معدے اور جگر کے قعر مین مل رہے ہین جگر کی طرف کھنچ جاتا ہی اور فضلہ آنت کی طرف جس کا اثنا عشری نام ہی اور قعر معدہ مین مری کے مقابل واقع ہی مندفع ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ غذا کا تقاضا اور ہضم معدے سے مخصوص ہی اور سب اعضا کو اُسکی طرف حاجت ہی اُسکو عضو مشارک کہتے ہین اور اُسمین آفت آنے سے سب اعضا مین آفت پہونچتی ہی اسی واسطے ہر مرض کے علاج مین اُسکی رعایت ضروری ہی جیسا کہ مقرر ہو چکا ہی اور اس باب مین کئی فصل ہین

فصل سوء مزاج معدہ کے بیان مین اُسکی بارہ قسم ہین پہلی قسم مین حار ساذج کا بیان ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ پیاس اور مُنھ مین خشکی اور بھوک کا کم ہونا اور جلی ڈکار کا آنا اور لطیف غذا جیسے پرندون کا گوشت اور اُسکے مانند جو کچھ کہ گرم اور مقدار مین کم ہو فاسد اور تباہ ہو جائے مگر غذا اے غلیظ سرد خوب

ہضم ہو اور سبب کا پہلے ہو جانا گواہی دے جیسا کھانے پینے کی گرم چیزون کا اور گرم دواؤن کا کھانا اور استعمال کرنا یا گرم ہوا مین بہت رہنا علاج
ایسے شربت اور رب پلائین کہ گرمی کو بُجھلا دین جیسا شربت انار شربت غورہ شربت لیمون رب ریباس رب سیب رب بہ اور غذا مین غلیظ ترش جیسے قریص اور
سکباج کہ گائے کے گوشت کا بنا کر کھلائین اور حصرمیہ اور سماقیہ مفید ہی یا گائے کی اوجھڑی لیکن اگر معدہ ضعیف ہو سکنجبین سفرجلی اور شربت انار پلائین اور ربانیہ
اور زرشکیہ اور حصرمیہ پرندون کے اور چوزۂ مرغ کے گوشت کے ساتھ غذا بنالین اور کھانے مین ہرا دھنیا ڈالین اور کاہو اور کدو گرم معدے کیواسطے مفید ہی
اور ایسا ہی کھانیکے اوپر خوب ٹھنڈا پانی پینا نہایت مفید ہی کیونکہ گرمی کو بُجھلاتا ہی اور معدے کو مجتمع کرتا ہی اور مناسب ہی کہ سبز کدو کا پانی اور خرفہ یا کاہو کی پتی
کا پانی اور اُسکے مانند صندل سفید کے ساتھ ملا کر معدے پر رکھدین اور کائی کا رکھنا خصوصًا صندل اور کچھ ایک کافور کے ساتھ بہت موافق ہی اور ٹھنڈا پانی
بیل کے مثانہ مین ڈالکر معدے پر رکھنا نہایت مفید لیکن ایسا نہو کہ ضماد کی سردی حجاب اور جگر کو سرد کردے اسی وجہ سے کہتے ہین کہ جبتک پینے کی چیزون سے
کام چلے معدے کی حرارت کے لیے بہت سرد ضماد استعمال نکرین اور جسوقت یہ گمان ہو جائے کہ جگر اور حجاب مین سردی پہونچ گئی ہی گرم روغنون کی تمرید سے
اُسکا تدارک کرین اور جہان کہین سوءمزاج گرم کے ساتھ خشکی ظاہر ہو کشکاب اور روغن بادام اور گدھی کا دودھ دینا اور آبزن مین بُجھلانا اور روغن بنفشہ ملنا چاہیے
اور اُسکے علاج مین رجوع کرین جیسا اُسکی قسم مین مذکور ہی جاننا چاہیے کہ معدے کی حرارت کی تسکین کے لیے گائے کی چھاچھ نہایت مفید ہی اور اگر اُسمین
طباشیر ملا دین حرارت قوی کو بُجھلاتی ہی اور اگر بہت سی تبرید مطلوب ہو قرص کافور انھین شربتون مین سے کسی شربت مین ملا کر دین جنکا ذکر اس قسم مین آیا ہی دوسری
قسم سوءمزاج حار صفراوی کے بیان مین اُسکی علامت یہ ہی کہ مُنھ مین تلخی اور متلی کی تکلیف اور قے اور بول و براز مین صفرا آنا اور غذا کھانیکے بعد جلی ہوئی
ڈکار جسمین دھوین کا مزا معلوم ہو اور ایسی بو آئے جیسے بگڑی ہوئی مچھلی کی بو یا جیسے مغزیات گندہ کی بو جیسا کہ مغز اخروٹ بگڑجاتا ہی اور اُسکے مانند معلوم ہو
اور کبھی زنگار کی بو آتی ہی اور یہ اس بات کا نشان ہی کہ حرارت حد سے زیادہ ہی اور جان لے کہ جسکا معدہ گرم ہوتا ہی اُسکو کھانے کی خواہش بہت کم ہوتی اور
ہضم بہت قوی ہوتا ہی لیکن جب سوءمزاج حد سے بڑھ جاتا ہی قوتون کو ضعیف کرتا ہی اور ہضم بھی ضعیف ہو جاتا ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ نہایت گرم ہو
اور یہ بھی قوت رہی اور گرمی کی شدت اور مادے کی تیزی سے رگون کے منھ اور بعض اندام تحلیل ہو جائیں اور غذا زیادہ صرف ہو اور جو کچھ تحلیل ہوا ہی طبیعت
اُسکا بدل طلب کرے اور بھوک کا غلبہ ہو اُس بھوک مین صبر نہین ہوا کرتا ہی اور معدے کے خلو مین مُنھ سے لعاب آنے لگتا ہی اور کھانیکے بعد لعاب موقوف
ہو جاتا ہی **فائدہ** اگر معدہ سبک ہو اور متلی اور جلن اور پیاس کا غلبہ ہو جاننا چاہیے کہ مادہ نہایت رقیق ہی اور جہان کہین مادہ بہت ہوتا ہی ہر وقت طبیعت
متلاتی ہی اور اگر کم ہوا کرتا ہی جبتک کھانا نہ کھائین متلی نہین آتی ایسا ہی اگر مادہ قعر مین ہو اور معدے کے طبقات اور جرم نے اُسکو نہ پیا ہو جبتک غذا
نکھائین اور ایک ساعت نگذر چکے متلی نہین آیا کرتی اور اگر معدے کے طبقے مادے کو پی لین اور کھنچ جائین قے کی خواہش اور متلی ہوا کرتی ہی لیکن کچھ نہین
نکلتا اور بول و براز مین مادے کا اثر کچھ نہین ہوتا لیکن دوسری علامتین اُسکی گواہی دیتی ہین اور سوءمزاج مادی کی بڑی پکی علامت متلی ہی اور جہان
مادہ معدے نے نہین پیا ہی بول اور قے اور براز مین ظاہر ہوتا ہی اور اگر قے آئے اور متلی نہ تھمے یہ اس بات کا نشان ہی کہ معدے نے کچھ تو مادہ پی لیا ہی
اور کچھ نہین پیا اور جہان کہین قے اور متلی کا دور اور نوبت ہو جائے جاننا چاہیے کہ مادہ کسی دوسرے عضو سے معدہ مین گرتا ہی اور اگر قے اور متلی

ہمیشہ رہے جاننا چاہیے کہ مادہ معدے مین پیدا ہوتا ہی اور جان لے کہ تشنگی مادے کی کیفیت پر گواہی دیتی ہی اسلیے کہ تشنگی کا سبب یا تو مادے کی گرمی ہوتی ہی یا شور ہوتا ہی سو جونسی تشنگی مادے کی گرمی سے ہوتی ہی سرد پانی سے دب جاتی اور جونسی شور ہونے کے سبب اُٹھتی ہی گرم پانی سے بیٹھ جاتی ہی فائدہ کبھی ناطبیعی ڈکارون کا سبب جنکا اس فصل مین ذکر آیا ہی کوئی ایسا کھانا ہوتا ہی جس کی بو جلد بدل جاتی ہی جیسے مولی اور نمکی مچھلی اور مرغ کے بیضہ بھنے ہوے اور جلا ہوا میٹھا اور ان کے مانند سو معدے کے گرم ناری ہونے کی پکی آزمایش یہ ہی کہ ایسا کھانا دین کہ جسمین دھوین کی بو نہ آسکے اور یا بو نہ بدلے جیسے جو کی روٹی اگر معدہ دھو تیلا کردے جان لین کہ معدہ آتشی ہی اور جو کچھ عوارض اور آثار حار ساذج مین بیان کیے ہین اس قسم کو لازم ہین علاج اول نظر کرین کہ مادہ معدے مین پیدا ہوتا ہی یا دوسرے عضوین جیسا دماغ اور جگر اور تلی ہین سے وہان آتا ہی اور اسی طرح دیکھنا چاہیے کہ معدے کے طبقات نے مادے کو کھینچ لیا ہی یا مادہ اُسکی فضا مین جمع ہی غرض جسطرح پر کہ ہو معدے کے تنقیے کیواسطے قی یا اسہال کرین ایسے طور پر کہ بیمار کو آسان ہو پھر اگر مادہ دوسرے عضوین پیدا ہوتا ہی اُس عضو کا تنقیہ کرین اور معدے کی تقویت کرین تاکہ جو مادہ اُسپر گرتا ہی اسکو قبول نکرے اور جہان مادہ معدے کی فضا مین ہو تو قی یا اسہال کافی ہی لیکن اگر مادہ کا میلان فم معدہ پر ہوتا ہی قی کا نفع زیادہ ہی اور قی کی تدبیر یہ ہی کہ تا مچھلی کھا کر شکاکا سے قی کرین اور اگر سکنجبین کو شکاب مین ملائین بہتر ہی اور سکنجبین گرم پانی مین بھی قی لاتی ہی اور مادے کو قبل کرتی ہی اور رہوع اور قی کی فصل مین مادے کے نکالنے کا طریق جسکو معدے نے پیا ہی خواہ نہین پیا اچھی طرح مذکور ہوگا اور تنقیے کے بعد اگر تبدیل کی احتیاج پڑے جو کچھ کہ ساذج مین بیان کیا ہی اُسمین سے اختیار کرین فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ معدہ تو پاک ہی اور مادے کو قبول نہین کرتا لیکن بھوک کی حالت مین عاجز ہو کر قبول کرنے لگتا ہی اور یہ بات اُن لوگون مین پائی جاتی ہی کہ اگر بھوکے رہین اور کھانا بہت دیر مین ملے بیہوش ہو جائین اور ایسے لوگون کیواسطے یہ تدبیر ہی کہ صبح ہی کوئی شربت جیسا شربت غورہ یا شربت لیمون یا شربت ریواج یا شربت ترشی ترنج کھالین اور غذائین ایسی ہی چیزون کی بنالین اور صبح ہی بھوک ہونے سے اور مادے کے حرکت کرنے سے پہلے کھانا کھالین اور ان لوگون کی تدبیر اور اُن لوگون کی کہ غصہ کیوقت اور اسکے سوا انکا معدہ مادے کو قبول کرے ایک سی تدبیر ہی اور دوسرے لوگ جبتک قی نکرین آرام نہو اور قی کے بعد شربت مقوی دین فائدہ جہان کہین معدے کے طبقے مادے کو کھینچ لین ہو سکتا ہی کہ ایلوا اُسکو پاک کر ڈالے اور ایلوا دھویا ہوا قوت زیادہ دیتا ہی اور بے دھویا زیادہ پاک کرتا ہے اور ایارج فیقرا اس باب مین صرف ایلوے سے بہت زیادہ نافع ہی اور ایارج سادہ پاک کرنے مین بہت قوی ہی اور شہد مین ملا کر اسہال مین زیادہ قوی ہی اور اگر اس بیماری والے کو کھانیکی خواہش کم ہو اور متلی سے تکلیف ہو تو ایارج مین بجاے زعفران گل سرخ شامل کرین اور جبتک تحقیق نہو کہ سوءمزاج مادی ہی ایارج مدین کیونکہ اگر معدے مین مادہ نہو گا سوءمزاج زیادہ ہوگا اور اگر مادہ ہو ایارج بہت مفید ہی خاصکر اس شربت افسنتین مین کہ جالینوس کا نسخہ ہی اُسکی صفت افسنتین رومی پانچ درم گل سرخ بیس درم ایک من پانی مین پکائین جب چوتھائی رہے چھان لین اور شکر مین قوام کرین اور بہتر یہ ہی کہ ایارج فیقرا یا ہلیلۂ زرد دین اور سقمونیا ہلیلہ کے مطبوخ مین معدے کو پاک کرتی ہی اور اگر ایک دانگ سقمونیا دوغ مین حل کرین اور ایک ساعت چھوڑ دین کہ خوب ملجاے پھر پلائین جائز ہی لیکن جاننا چاہیے کہ سقمونیا معدے کو نقصان پہونچاتی ہی سب تک ضرورت نہو سقمونیا سے علاج نکرین

اور جن لوگون کو بدمزہ دواؤن سے اور شربتون سے کراہت آئے دو استار گل سرخ دین اور اسکے بعد پچیس درم سکنجبین بدون پانی کے پلائین اور تخ مین بھی سرد نکرین اور حکم کرین کہ دو ساعت تک پانی نہ پیے اس تدبیر سے معدہ پاک ہوجاتا ہی اور جہان کہین کہ صفرا معدے سے جگر مین آتا ہی یا تمام بدن مین امتلاے صفراوی ہو ماء الجبن سے استفراغ کرنا چاہیے اور اگر فصل اور سال اور بیمار کی عمر اور قوت اور دوسرے احوال موافق اور مساعد ہون رگ باسلیق کھولین پھر ماء الجبن کرین اور شاہترہ اور افسنتین کا مطبوخ اسباب مین نہایت مفید ہی اُسکی ترکیب افسنتین رومی پانچ درم گل سرخ سات درم شاہترہ دو درم آلوے سیاہ پچیس دانہ مویز منقی دو درم تمر ہندی بیس درم ان سب کو تین سیر پانی مین پکالین جب بقدر دو سو درم رہجاے چھانکر رکھ چھوڑین اور پھر صبح چالیس درم دنل درم شکر اور ایک درم صبر کے ساتھ دین تیسری قسم سوء مزاج حار رطب کہ مادہ رطوبی کے ساتھ ہو اور اسکی علامت یہ ہی کہ کھانیکی اشتہا اعتدال پر ہو اور منھ سے بہت لعاب نکلے خاصکر بھوک کیوقت اور جب معدہ خالی ہو اور متلی کی تکلیف ہو اور جو چیز کھانے مین آئے بودار ہوجائے اور شائد کہ قی رطوبی آوے تنبیہ اعتدال اشتہا کا اس قسم مین جو ذکر آیا ہی شارح اسباب کو اسپر اعتراض ہی کہتا ہی جبکہ صرف حرارت ہی اشتہا کو ساقط کرتی ہی اس سبب سے کہ معدے کو ڈھیلا کرتی ہی اور مواد کو دل کی طرف بہاتی ہی پھر کیون نہو جب اس حرارت کے ساتھ رطوبت ہو اور ڈھیلا کرنے اور رطوبت بہانے مین مدد کرے اور اس فقیر کے خیال مین ایسا آتا ہی اگر خوب غور سے دیکھین شارح کا یہ اعتراض ماتن پر نہین پڑتا کیونکہ حرارت مع الرطوبۃ کی ترکیب شارح کے نزدیک رطوبت کے ذوبان پر مدد کرتی ہی اور یہ خلاف واقع ہی کیونکہ جب رطوبت حرارت کے ساتھ مرکب ہوتی ہی حرارت کی تیزی کو توڑ دیتی ہی اور جب حرارت ٹوٹ جاتی ہی ذوبان کی کثرت ممکن نہین اور اعتدال اشتہا کی صورت بنتی ہی اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حرارت کی مضرت اشتہا کے لیے یہ ہی کہ مادے کو معدے مین جمع کرتی ہی اور حرارت کے سبب نزدیک کے اعضا اور اُسکے نواح سے مادہ پگھل کر گرتا ہی پھر جب رطوبت مادی حرارت کے ساتھ مرکب ہو اگرچہ حرارت مادے کو نواح مین سے پگھلا کر نہ لائے لیکن یہی رطوبت مادی جو معدے مین موجود ہی اشتہا کے باطل کرنے مین کافی ہی تو ہم یہ کہینگے کہ جو مادہ معدے مین پیدا ہوتا ہی اُس مادے کی نسبت جو دوسرے اعضا مین سے گرتا ہی کمتر مضر ہی کیونکہ جو کچھ عضو مین پیدا ہوتا ہی وہ طبیعت مین چندان مخالف نہین ہوتا بخلاف اُس مادے کے جو دوسرے عضو مین سے ایکبارگی آجائے کہ طبیعت پر نہایت گران اور کمال تنفر کا باعث ہوتا ہی حالانکہ یہ بات بھی ممکن ہی کہ وہ حرارت اسی رطوبت مین اثر کرے اور معدے سے ٹال دے اِس سبب سے اشتہا اعتدال پر رہے علاج آب شبت اور سکنجبین بزوری سے قی کرین تاکہ معدہ رطوبت سے پاک ہوجائے اور تقویت کے لیے ہلیلہ مربا اور گلقند طباشیر ملا کر کھلائین اور جوارشات وغیرہ جو چیزین مجفف ہون اور مسخن ہون کام مین لائین چوتھی قسم سوء مزاج حار یابس بلا مادہ اُسکی علامت پیاس کی شدت اور زبان پر خشکی اور دُبلا بدن اور براز خشک اور یہ اکثر دق شیخوخت مین عارض ہوتا ہی علاج دودھ اور ماء الشعیر اور حریرے کہ جو کے آٹے سے اور روغن بادام اور شکر سے بنالین پلائین تاکہ معدہ کے مزاج مین سردی اور رطوبت پہونچے اور پتھریلے پانی کی مچھلی اور ہلکے جانورون کے بازوین بھی اسی قبیل سے ہین اور مرطب چیزین معدے پر ملین اور نطول کرین اور جسوقت سوء مزاج یابس جم جاتا ہی اُسکا زائل کرنا ممکن نہین مگر تمام بدن کی ترطیب سو ایسے وقت مین مناسب ہی کہ حمام مرطب اور آبزن مرطب اور روغن مرطبہ استعمال کرین

اور غذا مین مرطب تناول فرمائین اور حار صفراوی مین بھی اس قسم کی طرف اشارہ کردیا فائدہ رطیب کے پیے گاے کا دودھ نہایت مفید ہی اور طبیعت کی اعانت کرتا ہی اس لیے کہ اُسکے دودھ مین اور آدمی کے دودھ مین مناسبت ہی اس سبب سے انسان کے مزاج مین بہت موافق آتا ہی اور دوسری قسم کے دودھ سے زیادہ نفع دیتا ہی اور جو نسے دودھ رقیق سریع الانحدار ہین یعنی جلد گذر جاتے ہین وہ اِسکے برخلاف ہین اُنسے یہ کام نہین حاصل ہوتا پانچوین قسم سوء مزاج حار رطب بلا مادہ اُسکی علامت یہ ہی کہ ہمیشہ کھانے مین تغیر آجائے اور اس سبب سے کہ معدے کی رطوبت پگھلتی ہی مُنھ سے پانی بہے اور سر کی طرف بخارات چڑھین کیونکہ حرارت اُس رطوبت مین تاثیر کرتی ہی جان لے کہ یہ مزاج جبتک قوی نہو ضرر نہین کرتا اسیواسطے شارح نے کہا کہ ہضم حرارت اور رطوبت سے ہی ہوتا ہی مگر جبکہ اعتدال سے بڑھ جائین علاج اطریفلات کا استعمال کرین تاکہ سردی اور خشکی پہونچے اور دوسری تدبیر مین بھی یہی رعایت رکھین چھٹی قسم سوء مزاج بارد ساذج اسکی کئی علامت ہین ایک تو یہ ہی کہ ہضم ضعیف ہوجائے اور جان لے کہ ہضم سے یہ مراد ہی کہ غذا کی صورت بدل جائے اور پکجائے پورا ہضم تبھی ہوتا ہی کہ غذا کے اجزاے غلیظ رقیق اور متفرق اور اجزاے رقیق غلیظ ہوجائین اور چیپدار قطع اور پراگندہ اور بکھرے ہوئے جمع ہون اور یہ سب حرکتین ہین اور حرکت بدون حرارت کے نہین ہوتی دوسرے یہ باوجودیکہ ہضم ضعیف ہو مگر بھوک زیادہ ہو اور بھوک کی کثرت یا تو اس سبب سے ہی کہ سردی فم معدہ کو کثیف اور جمع کرتی ہی پھر قوت جاذبہ ضرور قوی ہوجاتی ہی یا اس سبب سے کہ اعضا کو ضعف ہضم کے باعث زیادہ حصہ نہین پہونچتا بالضرور رگون سے غذا کا تقاضا کرتے ہین اور رگین بے اختیار کھینچتی ہین یہانتک کہ کھینچنے کا اثر فم معدہ تک تمام ہوتا ہی اور کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہی تیسرے یہ کہ ضعف کے باعث معدے سے کھانا دیر کر آنتون مین اُترے اور یہ ظاہر ہی کہ دفع حرکت ہی اور حرکت سے حاصل ہوتی ہی اور برودت اُسکی ضد ہی اور اُسکو مردہ اور بجس کرتی ہی اور سب حرکات کو مانع آتی ہی اور اُسکی زیادتی اور کمی کے موافق اثر کی کثرت اور قلت مین فرق ہوگا چوتھے یہ کہ جو کچھ کھانے مین آئے اُسمین تغیر اگر ترش ہوجائے اور کھٹی ڈکار آئے اور براز نرم اور پھولا ہوا ہو گویا گاے کا گوبر ہی سو براز اسلیے نرم ہوتا ہی کہ کیلوس رقیق کو جگر جذب نہین کرتا کیونکہ اُسمین فساد آیا ہی اور براز کا پھول جانا اسلیے ہی کہ اُسمین ریاح مل گئے ہین اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ ہضم کے قصور اور کچا رہ جانے سے ریاح پیدا ہوتے ہین کیونکہ اگر ہضم کامل ہو اور حرارت قوی ہو تو ریاح تحلیل ہوجائین اور غلیظ نہون اور براز معتدل آئے علاج گرم جوارشین جیسے جوارش کمون جوارش عود اور مربیات گرم جیسے زنجبیل اور ورد مربا استعمال کرین اور مرغ کا شوربا اور نخود آب اور کبک اور چڑیون کا گوشت اور اُسکے مانند دارچینی قرنفل خولنجان کشنیز خشک زیرہ سے خوشبو کرکے کھلائین اور روغن مصطگی روغن سوسن معدے پر ملین اور سنبل قرفہ عود صبر افسنتین ہر ایک دو مثقال زعفران ایک درم لیکر نرم کوٹکر شراب مین یا آب بہ مین ملا کر طلا کرین ساتوین قسم سوء مزاج بارد یابس ساذج اُسکی علامت یہ ہی کہ جو کچھ بارد ساذج مین مذکور ہوا اور جو کچھ یابس ساذج مین مذکور ہوگا دونون اکٹھے ظاہر ہون جاننا چاہیے کہ اس نوع کا علاج مشکل ہی کیونکہ سردی اور خشکی کا دفع ہونا بدون تسخین اور ترطیب کے ممکن نہین اور حال یہ ہی کہ گرمی خشکی کو بڑھاتی ہی اور رطوبت سردی کی مدد کرتی ہی اور حرارت طبعی کو ضعیف کرتی ہی علاج جو کچھ کہ حرارت اور رطوبت مین معتدل ہو کام مین لائین تاکہ اُسکا نفع بدون ضرر کے حاصل ہو مثلاً آش جو مین تھوڑا سا شہد صاف کیا ہوا ملا کر کھلائین اور شربت گاؤزبان شربت انار شیرین شربت زوفا پلائین اور موم روغن

مصطگی روغن ناردین سے قیروطی بناکر معدے پر ملین اور گدھی کا دودھ اور بکری کا دودھ شہد صاف مین ملاکر اور پلے ہوے مرغ فربہ اور گیہون کا شوربا بھی اجازت ہی اور جس چیز کی احتیاج ہو حاجت کے موافق استعمال کرین جیسا اُسکو جُدا جُدا لکھا ہی آٹھوین قسم بارد یابس کہ مادہ سودا نے ساتھ ہو اُسکی علامت اشتہا کی کثرت اور ہضم مین ضعف اور نفخ کی کثرت اور معدے مین جلن اور ترشی خاصکر بھوک کی حالت مین کیونکہ کھانیکے بعد اس سبب سے کہ غذا مادہ سودا کے ساتھ مل جاتی ہی اُسکی تیزی جس سے جلن اور ترشی پیدا ہوتی ہی ٹوٹ جاتی ہی اور یہ بھی اس قسم کی علامت ہی کہ احیانا قی مین سودا نکل آئے اور اتنا ترش ہو کہ دانتون کو کھٹا کردے اور تلی بڑھ جائے علاج مسہلات دین تاکہ معدے سے سودا کا تنقیہ ہو جائے اور تنقیہ کے بعد مزاج کی تبدیل شربتون اور موافق غذاؤن اور روغنون سے کرین اور اگر سودا بہت غلیظ ہو ہمیشہ حمام مرطب کیا کرین اور اسہال کیلیے مطبوخ افتیمون اختیار کرین اور مرغ کا گوشت اور نخود آب کی غذا کرین فائدہ اس قسم مین تنقیہ قی کے ساتھ کرنا مفید نہین کیونکہ سودا کا مادہ غلیظ ہی اور معدے کے گہراؤ مین بیٹھا ہوا ہی اور جیسا چاہیے معدے سے مادہ اُسی طرف کو نکلتا ہی جسطرف اُسکا میلان ہی لیکن اگر قی کی عادت ہو سوئے کا اور سولی کا پانی سکنجبین ملاکر پینا اور قی کرنا بہتر ہی نوین قسم بارد رطب سا ذج اُسکی علامت یہ ہی کہ بدن مین سفیدی اور ڈھیلا پن اور حرکات مین سُستی معلوم ہو اور براز نرم آئے اور جو کچھ بارد ساذج اور رطب ساذج مین مذکور ہوا ظاہر ہی علاج جو کچھ گرم خشک ہو استعمال کرین مثلاً بھنے ہوے گوشت گرم مصالحہ کے ساتھ کھلائین اور کمونی اور فلافلی اور قرص گل اور جوارش عود اور زنجبیل مربا اور اُنکے مانند تناول فرمائین اور روغن قسط روغن ناردین روغن زنبق معدے پر ملین دسوین قسم بارد رطب کہ مادہ بلغمی لزج اُسکے ساتھ ہو اُسکی کئی علامت ہین ایک تو یہ کہ کھانے کی خواہش بہت کم ہو کیونکہ بلغم معدہ کو سُست کردیتا ہی اور فم معدہ کے اور سودا کے بیچ مین حائل ہو جاتا ہی اور حال یہ ہی کہ اشتہا کی حرکت سودا سے ہوتی ہی دوسرے یہ کہ تیز غذائین طبیعت کے مرغوب ہون اسکا سبب یہ ہی کہ طبیعت اس مادے کے دفع کے لیے ایسی چیز چاہتی ہی کہ گرم اور خشک ہو اور مادہ کو توڑ ڈالے سو ایسے کام مین تیز چیز آتی ہی تیسرے یہ کہ متلی کی تکلیف ہو اسلیے کہ معدہ مادّے کے دفع کرنے پر حرکت کرتا ہی اور وہ لزوجت کے سبب سے نہین نکلتا چوتھے پیاس نہو اور یہ بات اکثری ہی کیونکہ جسوقت بلغم شور ہوگا جھوٹی پیاس پیدا ہوگی پانچوین یہ کہ شکم مین نفخ ہو اور نفخ بھی ہوتا ہی کہ اس اوپری مزاج کے ساتھ مزاج اصلی گرم ہو کیونکہ جب ایسا ہوگا تو مزاج اصلی غذا مین تصرف کرتا ہی اور حرارت کے عمل سے اجزے غلیظ جنمین حرارت کم ہی غذا مین سے اُٹھتے ہین اور اسیوقت سردی عارضی اُنمین تاثیر کرتی ہی سو اس ضرورت سے ان اجزون مین سے ناریت نکل جاتی ہی جب اجزاے ناری نکلجاتے ہین اجزے ریاح بنجاتے ہین اور نفخ پیدا ہوتا ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ صرف سردی اور بہت گرمی ریح کے پیدا ہونے کا سبب نہین ہوسکتی چھٹے یہ کہ کھٹی ڈکارین آئین اور شاید کہ قی مین بلغم نکلے ساتوین یہ کہ بدن کا رنگ سفیدی مائل ہو جائے اور بدن مین ڈھیلا پن معلوم ہو جیسا استسقاء والون کا بدن ہوتا ہی علاج اول مادے کی تقطیع اور تلطیف کے لیے تخم ترب اور خردل جوش دیکر اُسکے پانی مین نمک اور بورہ اور سکنجبین عسلی ملاکر پلائین اور جب مادے کی تلطیف حاصل ہو جائے شبت اور ترب کے مطبوخ سے قی کرین تا مادہ منقطع ہو کر نکل آئے اور اگر قی کی عادت نہو یا کوئی امر مانع ہو تو مادے کا نضج کرین اور مسہل دین غرض جسطرح پر ہو تنقیے کے بعد گرم جوارشون سے مزاج کی تبدیل کرین گیارھوین قسم سوء مزاج رطب ساذج اُسکی علامت

پیاس کا کم ہونا اور مُنھہ سے پانی اور تھوک بہت آنا اور معدے سے کھانا معا مین جلد اُتر جانا اور تر غذاؤن سے نفرت کا ہونا اور ضرر پہونچنا اور خشک چیزون سے نفع پانا علاج مزاج کی تبدیل کے لیے اطریفل صغیر اور قرص گل تناول فرمائین اور دوسری تدبیرین حاجت کے موافق کام مین لائین اور جو سا حرارت اور برودت کے ساتھہ مرکب ہو اُسکا معالجہ گذر چکا بارھوین قسم سوء مزاج یابس ساذج اُسکی علامت تشنگی اور زبان مین خشکی حد سے زیادہ اور بدن کا دُبلا ہونا اور تر غذاؤن سے نفع پانا اور خشک چیزون سے ایذا کا پہونچنا علاج دودھ اور آش جو پلائین تاکہ معدے کی ترطیب ہو اور تر چیزین معدے پر گرائین اور طلین اور اگر سوء مزاج مستحکم ہو تمام بدن کی ترطیب مین کوشش کرین اسطرح پر کہ حمام مرطب اور آبزن مرطب اور اُسکے سوا کہ مرکبات کے ذکر مین اُسکا بیان آیا ہی اور ہم اُسکی تصریح کر چکے ہین اُسکو سوچ لین اور سمجھہ لین

فصل وجع المعدہ یعنی درد معدہ اُسکی سات قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ سوء مزاج معدے مین عارض ہو کر درد پیدا کرے خواہ ساذج خواہ مادی اور جاننا چاہیے کہ معدے کا درد اکثر مادی ہوا کرتا ہی ساذج بہت کم ہوتا ہی اسیواسطے بعضون نے سوء مزاج ساذج درد معدہ کے اسباب مین نہین شمار کیا اور اس سبب سے کہ مادہ سوداوی اور صفراوی سوزشناک ہی اکثر درد معدہ انھین سے ہوتا ہی اور ممکن ہی کہ دوسرے خلط سے عارض ہو کیونکہ جو خلط ردی معدے مین جمع ہو ممکن ہی کہ کیفیت موذیہ سے یا کمیت نا طبعیہ سے درد پیدا کرے اور اس قسم کے اسباب اور علامات اور معالجات پہلی فصل مین گذر چکے وہان دیکھہ لین دوسری قسم وہ ہی کہ معدے مین آماس یا قروح عارض ہون اور درد پیدا کرے اسکا ذکر بعد مین کیا جائیگا اور شیخ نے کہا کہ محجمۂ ناری خاصکر بڑی قسم کا مراق بطن کے بیچ مین لگانا اسطرح پر کہ ناف پر ہر طرف برابر آجائے اور ایک ساعت تک ویسا ہی چھوڑ دینا درد معدے کو اُسیوقت تھامتا ہی اور یہ میرا مجرب ہی اور سکنجبین گرم پانی مین پینا اُسکے بہت سے اوجاع کو خوب نفع کرتا ہی اور میرے تجربے مین آیا ہی اور یہ بھی مجرب ہی کہ جدوار اصیل دو دانگ پیسکر جلاب گرم کے ساتھہ کئی دن تک پلائین درد کو تھامتا ہی اور پوست سنگدان مرغ بالخاصیۃ درد کو کھولتا ہی اور خاکستر بیخ دارچینی زنجبیل کے ساتھہ معدے پر طلا کرنا درد معدہ کیواسطے اثر کلی رکھتا ہی تیسری وہ قسم ہی کہ معدے مین ریاح غلیظ پیدا ہون اور غلظت اور کثرت کے سبب معدے مین نہ سمائین اُسکو کھینچ دین تو ضرور معدے مین درد ہو کیونکہ تمدد تفرق کا باعث ہی اور درد معدہ ریحی کی علامت یہ ہی کہ ڈکارین بہت آئین اور ہچکی سے تکلیف ہو اور پیٹ کی پسلیون کے سرے تمدد کے طور پر کھنچین اور جب کھانا فم معدہ سے اُتر کر قعر مین بیٹھہ جائے بائین طرف تلی کے اوپر درد اُٹھے اور جب اُس جگہ کو دبائین قراقر ہو یعنی ہوا کے ہلنے کی آواز آئے علاج سبوس اور نمک سے تکمید کرین اور باجرا اور چنا بھی کفایت کرتا ہی اور صرف نمک بھی ریح غلیظ کو توڑتا ہی اگر اُسکو گرم کر کے تکمید کرین اور شیشہ یا کدو آگ کے وسیلے سے ناف پر رکھین فی الفور درد کو تھامتا ہی اور مناسب ہی کہ کمونی دین اور کندر زیرہ پودینہ چبائین اور اُسکا پانی پی لین تاکہ ڈکارون مین ریاح نکل جائے یہ بات پوشیدہ نہین کہ معدہ کے ریاح کا استفراغ ڈکار سے ہی ہوتا ہی جیسا اُسکے فضلات کا استفراغ قے سے ہوا کرتا ہی پھر اگر سبب قوی نہوگا تو اُتنے علاج سے زائل ہوگا بلکہ تکمید سے زیادہ حاجت نہ پڑیگی لیکن اگر سبب قوی ہو تو مناسب ہی کہ معدے کے خلو پر ریاضت کرین اور رطوبات افزا چیزون سے منع کرین اور اُسکی غذا مین دارچینی زیرہ صعتر لہسن انجدان اور اُنکے مانند بڑھائین اور معدے پر اور پیٹ کے عضلون پر گرم روغن طلین اور اگر یہ جانین کہ ریاح کا مادہ بہت غلیظ ہی اول اُسکو حقنون

سے پاک کرین پھر جون سے شربت محلل مین استعمال کرین کیونکہ اگر بے تنقیہ کوئی چیز سخن محلل دین مادے کو ہلائیگی اور ریاح کو بڑھائیگی اور جب حقنہ کر چکین
حب سکبینج سے استفراغ کرنا بہتر ہی اُسکی ترکیب صبر سکبینج مقل غاریقون چارون برابر لیکر گولیان بنالین جیسے مشہور ہی اور دو درم سے تین درم تک گرم
پانی مین دین اور جان لے کہ معدہ اور شکم مین جو باد پیدا ہوتی ہی اُسکے پیدایش کے اسباب دو چیزین ہین ایک تو کھانا اور پینا اسکی ایسی صورت ہی کہ کھانے اور
پینے کی چیزون کا جوہر بادناک ہو جیسا لوبیا اور مسور اور شراب شیرین غلیظ یا رطوبت دار ہو جیسا امرود اور سیب اور کھیرا اور دہی اور سبزی کے اقسام اور کھانا
اور شراب کو بے ترتیب کھانا ریاح کی پیدایش کے اسباب مین داخل ہی دوسرے حرارت غریزی کا قصور اور یہ ظاہر ہی کہ جب حرارت ضعیف ہوگی
رطوبات کو خوب ہضم نکر سکیگی اور جو ابخرے اُس مادے سے اُٹھین اُنکو تحلیل نکر سکے سو وہی ابخرے معدے اور شکم مین رہین اور اجزاے ناری کے نکل جانے
سے ریاح بن جائین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کوئی کھانا یا دوا گرم ملطف کھائین وہ معدے کی رطوبت کو تحلیل کرنے لگے اس سبب سے ریاح اور ابخرے پیدا ہون
اور کبھی ریاح پیدا ہونیکا سبب یہ ہوتا ہی کہ معدہ غذا سے خالی ہو اسکی ایسی صورت ہی کہ معدے مین رطوبت غلیظ ہو جب معدہ غذا سے خالی ہو طبیعت
اُس رطوبت کیطرف متوجہ ہو کر اُسکو تحلیل کرنے لگے اور ابخرے اور ہوا کہ معدہ اور آنتونکی فضا مین ہون حرکت کرین اور ریاح پیدا ہون اور یہ درد غذا کھانے
سے تھم جاتا ہی اور کبھی ریاح پیدا ہونیکا سبب تلی کی بیماریان اور سودا کی کثرت ہوتا ہی اور جان لے کہ جن لوگون کو مالیخولیاے مراقی ہوتا ہی اُنمین ریاح اکثر
پیدا ہوتے ہین اور علت مراق کا سبب اکثر احوال مین سوء مزاج گرم ہوتا ہی کہ معدے مین واقع ہو اور ابخرے اُٹھائے اور سدہ کہ ریاح کے منافذ مین پڑے
یہانتک کہ اُس کے سبب سے ریاح آنتون مین نہ اُتر سکین اور معدے کی طرف پلٹ جائین پھر کچھ تو دماغ کی طرف چڑھ جائین اور کچھ
ترش ہو کر ڈکارون مین نکل آئین جاننا چاہیے کہ بعضے مراقی ایسے ہوتے ہین کہ کھانے کے بعد اُن کے معدے مین درد ہو جاتا ہی اور
جب غذا معدے سے اُتر جاتی ہی درد زائل ہو جاتا ہی یہ وہ لوگ ہین جنکا معدہ ضعیف ہو گیا ہو اور بعضے مراقی اور بھی ہوتے ہین کہ جب کھانا
کھاتے ہین تو کئی ساعت کے بعد معدے مین درد ہو جاتا ہی اور بدون قے ترش کے زائل نہین ہوتا اس کا سبب یہ ہی کہ تلی مین سے
سوداے مراقی معدے پر گرتا ہی اور قعر معدے مین ٹھہر جاتا ہی پھر جب کھانا کھائین اور اُسپر دیر گذرے اور کھانا اُسکے ساتھ ملجائے مادہ سودا
پھیل کر اوپر آجائے اور اس سبب سے کہ معدے کے اوپر کی جانب شدید الحس ہی سودا کی تیزی سے ایذا پائے اور طبیعت اُسکو قے مین دفع کرے اور سودا
مراقی ہونیکی یہ دلیل ہی کہ قے مین ویسا ہی نکلتا ہی اور ان اقسام کے درد کی تدبیر معدے کا تنقیہ ہی اور اُسکی تقویت اور مراقیون کے لیے منقیات مین سے
بہتر اسیلم کی اور باسلیق کی فصد ہی بائین طرف سے کیونکہ بیماری کی اصل طحال ہی اور نفخ سوداوی مین اور اُس نفخ مین جو غذاے مرطوب کے سبب سے
پیدا ہو یہ فرق ہی کہ نفخ سوداوی غلیظ اور اُسکے ساتھ طبیعت خشک ہو اور کھانا ہضم ہونیکے بعد طحال کے حوالی مین درد معلوم ہو اور دوسری قسم کے
نفخ کے ساتھ منھ مین اور پوست مین تری اور طبیعت کی اجابت ہو اور جب شکم پر ہاتھ لین قراقر کرے اور پہلے حالات اور تدابیر بھی ہر ایک پر گواہی دین
فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کوئی چیز سرد خلط رقیق کو اور خلط شور بلغمی کو دباوے اور تحلیل ہونے سے روک دے اس سبب سے ریاح ساکن ہون یہ گمان ہو کہ مزاج
گرم ہی اور سردی نافع ہی اور حال اُسکے برخلاف ہو اور ایسا ہی اکثر ہوتا ہی کہ کوئی گرم چیز ابخرے کو تحلیل کر دے اور ریاح کو توڑ دے اس بات کا گمان ہو

کہ مزاج سرد ہو اور گرمی نافع اور حال یہ ہو کہ بات اُسکے خلاف ہو سو طبیب پر واجب ہو کہ اور علامتین تلاش کرے اور اُنپر اعتماد کرے اور ایسے جھوٹے منافع
پر فریفتہ نہو کیونکہ اگرچہ بعض عوارض کو نفع کیا مگر جیسی اُسکی اصل ذات ہو اُسکے موافق ضرر پہونچیگا چوتھی قسم وہ درد معدہ کہ کسی ایسی موذی غذا کے کھانے
سے کہ معدے کو اپنی کیفیت سے یا کیفیت لاذعہ گرم سے ایذا دے عارض ہو اور اُسکی علامت ظاہر ہو **علاج** قے کرائین تاکہ غذاے مذکور نکل جائے پھر نظر
کرین اگر درد کا سبب کھانیکی زیادتی ہو کئی دن تک غذا کم کم اور متفرق کھلائین تاکہ معدہ پر گران نہو اور اگر کیفیت کی بُرائی درد کا سبب ہو غذا صالح الکیفیت
دین کہ معدے کے مناسب ہو پانچوین قسم وہ درد معدہ جسکا سبب ضعف معدہ ہو اور ظاہر ہو کہ جب ہضم ضعیف ہو اور غذا مین فساد آئے درد پیدا کرے اور
ایسی غذا سے ریاح بھی پیدا ہوتے ہین اور معدے مین تمدد اور درد پیدا ہوتے ہین اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ کھانیکے بعد درد اُٹھے اور بدون قے یا اسہال کے
نہ تھمے اسلیے رازی کہتا ہو جونسا معدہ غذا سے ایذا پاتا ہو نہایت ضعیف ہو اس سبب سے ناچار اُسکو دفع کرتا ہو کیونکہ اُسکی برداشت نہین کر سکتا سو اگر ضعف
اُسکے اوپر کی جانب کو ہوگا اُسکو قے مین دفع کریگا اور اگر نیچے کیطرف مین ہوگا اسہال مین دفع کریگا **علاج** مقویات معدہ دین تاکہ ضعف زائل ہو اور اگر
اخلاط کا جمع ہو جانا اُسمین ضعف کا باعث ہو تنقیہ مقدم رکھین اور جان لے کہ اقراص کوکب الارض اس مرض مین بہت نافع ہین اُسکی **ترکیب** سنبل جندبیدستر
سلیخہ طین البحر قشر بیروج ہر ایک چار درم افیون زعفران قسط کوکب الارض محرق یعنی جلا ہوا ابرک ہر ایک پانچ درم دوقو انیسون سیسالیوس تخم بیخ ابیض
میعۂ یابسہ تخم کرفس ہر ایک چھ درم یہ سب سولہ دوا ہین جو دوا گوند کی قسم ہو اُسکو پانی مین حل کرین اور باقی کو باریک کر کے آپس مین ملالین
اور شہد مین گوندھ لین اور قرص بنالین اور سایے مین خشک کرین **ترکیب** ایسے قرص کی کہ اُس درد معدہ کو جو غذا کے بعد پیدا ہوا اور جبتک قے نکرین
آرام نہو زائل کر دے انیسون تخم کرفس ہر ایک پانچ درم افسنتین رومی دس درم سلیخہ بیس درم مرکی فلفل جندبیدستر افیون ہر ایک اڑھائی درم قرص بنالین
ہر ایک قرص بقدر ایک درم اور خوراک ایک قرص چھٹی قسم اُس درد معدے کے بیان مین کہ ناشتا کیوقت یعنی نہارا اور جب معدہ خالی ہو شدت پکڑے اور غذا
کھانے سے تھم جائے اور یہ تین طرح پر ہو ایک تو یہ کہ روح غلبہ کرے اور خلو مین ریاح کے پیدا ہونیکی وجہ قسم ریحی مین بیان ہو چکی دوسری وہ ہو کہ خلو معدے
کے سبب سے صفرا جگر سے معدے پر گرے اور اس سبب سے کہ لطیف اور حار یعنی اوپر آنیوالا ہو معدے کے اوپر کی جانب مین آپڑے اور اُسکی لذع محسوس ہو
پھر جب کھانا کھائین صفرا بیٹھ جائے اور درد تھم جائے اور مُنھ کی تلخی اور قے مین صفرا نکلنے سے اور ترشی کے نافع ہونے سے پہچانا جاتا ہو کہ سبب صفرا ہو
اور دوسری علامات صفراوی بھی اُسپر گواہی دین تیسری وہ کہ جسوقت معدہ خالی ہو طحال سے سودا فم معدہ پر گرے جیسا کہ اس امر کی عادت ہو اور اس وجہ
سے کہ اس سودا مین تیزی ہوگی یا مقدار مین زیادہ ہوگا یا فم معدہ کی حس پہلے کی بہ نسبت زیادہ قوی ہوگئی اُس سے ایذا پائے اور درد محسوس ہو اور
جس شخص مین یہ سبب موجود ہو اُسکے فم معدہ مین سوزش ہوتی ہو اور کھانا کھانے سے زائل ہو جاتی ہو اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہو کہ خلط صفراوی سوزش
پیدا کرے اور اُن علامات سے جو ہر ایک کو مخصوص ہین ان دونون مین فرق ہو سکتا ہو **علاج** ریاح کا پیدا ہونا جسکا سبب بلغم ہو اس سبب سے کہ
اُسکا مادہ رطوبت غلیظ ہو کہ بھوک کی حرارت سے تحلیل ہو کر ریاح پیدا کرتی ہو جیسا کہ ریحی مین ہم کہہ چکے ہین اُسکی تدبیر تنقیہ اور تقویت ہو جسطرح پر کہ ہم نے
ابھی ذکر کیا ہو اور جہان کہین سبب صفرا ہو صفرا کے مسہلات دین اور کھانے مین ترشی ملائین اور جگر کے مزاج کی تعدیل مین کوشش کرین اور

اگر سن و سال مقتضی ہو فصد اسلیم بائین ہاتھ سے کھولین اور جہان سبب سودا ہو تو غور کرین کہ اگر ایذا کا سبب تیزی ہو یا مادّے کی کثرت ہو فصد اسلیم بائین ہاتھ سے کھولین اور معدے کی تقویت مین کوشش کرین اور اگر ایذا اس سبب سے ہو کہ معدے کی حس قوی ہو گئی ہو تو جونسا درد معدے کی حس کے قوی ہونے سے عارض ہو اُسکا ذکر علٰحدہ قسم مین آتا ہو ساتوین قسم اُس درد معدہ کے بیان مین کہ معدے کی حس کے قوی ہونے سے عارض ہو ظاہر ہو کہ جب اُسکی حس بہت قوی ہوگی ہر ایک ادنی سبب سے ایذا پائیگا جیسا غذا کے اجزے یا طحال سے اُسپر سودا کا گرنا تا کہ اُسکو اشتہا سے خبردار کرے اور اُسی مانند جن اُمور سے بدن خالی نہین اور یہ قسم معدے کے افعال کی جودت اور خوبی سے پہچانی جاتی ہو علاج ایسی تدبیر کرین کہ روح مین غلظت آئے اور عضو کی حس کم ہو جائے کیونکہ حس کے قوی ہونیکا سبب یہ ہو کہ روح مین رقت آگئی ہو اور اس کام کے لیے تھوڑا سا آب کو کنار پینا اور کلہ پایہ کھانا مخصوص ہو اور کبھی سرد پانی پینے سے معدہ مین درد پیدا ہو جاتا ہو اس سبب سے کہ اُس سے تکثیف اور ایذا ہوتی ہو خاصکر جبکہ معدے کی حس قوی ہو انتباہ کبھی معدے کا درد آنتون مین اُتر جاتا ہو اور قولنج پیدا کرتا ہو اور کبھی اچانک مار ڈالتا ہو اس سبب سے کہ اُسکی ایذا دل مین پہونچتی ہو شیخ نے اُسکا ذکر کیا ہو حاصل کلام درد معدہ کے معالجے مین مہلت نکرین کیونکہ عضو مشارک ہو اور اُسکی آفت سے بہت بلیات برپا ہوتے ہین اور جب حد سے زیادہ ہوتا ہو اُسمین ورم پیدا کرتا ہو۔

فصل ضعف ہضم اور سوء الہضم اور تخمہ کے بیان مین جان لے کہ ان تینون کے اسباب یکسان ہین لیکن اتنا فرق ہو کہ اگر سبب ضعیف ہو ضعف ہضم لاتا ہو اور اگر قوی ہو تخمہ اور اگر متوسط ہو فساد ہضم پیدا کرتا ہو سو ضعف ہضم تو وہ ہو کہ کھانا معدے مین بہت دیر رہے اور عادت کے موافق آنتون کیطرف نہ اُترے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ غذا کھانیکے بعد بہت دیر تک بوجھ اور تمدد بیمار کو محسوس ہو اور ڈکار مین کھانیکا مزہ معلوم ہو اور یہ ظاہر ہو کہ جب ہاضمہ ضعیف ہوگا غذا آتے ہی اُسمین تصرف نکریگی اور جبتک غذا مین تغیر نہ آئیگا اور اپنے حال پر ہوگی اُسکا مزہ ڈکار مین ظاہر ہوگا **فائدہ** جونسی قوت معدے کی قوتون مین سے ضعیف ہو جائے اس سے ایک طرح کا ضعف معدہ پیدا ہوگا لیکن اکثر لوگون کی عادت ایسی ٹھہر گئی ہو کہ قوت ہاضمہ کی ضعیفی کو ضعیفی معدہ کہتے ہین اور چارون قوتون مین سے ہر قوت کے ضعف کی علامت کا بیان آئیگا اور جان لے کہ ہاضمہ قعر معدہ مین زیادہ ہو سو جسوقت کہ ہضم مین قصور پڑے جان لینا چاہیے کہ آفت قعر معدے مین ہو اور سوء ہضم اور فساد ہضم وہ ہو کہ جیسا چاہیے کھانا کامل ہضم نہو بلکہ ہضم فاسد ہو جائے اور کیلوس مین تغیر آکر بعضی کیفیات ردیہ کا اثر آجائے اور فساد ہضم کے علامات یہ ہین کہ سر اشیف مین تمدد اور متلی اور معدے مین جلن کی تکلیف ہو اور براز بدبو اور ڈکار ناطبعی آئے اور ڈکار مین سبب کے موافق تغیر مختلف ہوتا ہو مثلاً اگر فساد کا سبب حرارت ہو ڈکار کی بو دھوین کی سی بو یا مچھلی کی سی بو یا کیچڑ کی سی بو ہو گی اور شاید کہ ایسی بو آئے جسکو تعبیر نکر سکین اور اگر فساد کا سبب سردی ہو ڈکار کی ترشی اُسکا گواہ ہو **فائدہ** جس غذا کا ہضم ردی ہوتا ہو وہ طبیعت کو مقبول نہین اور اکثر غذا کے لیے اُسکو جذب نہین کرتی اور اگر ضرورت اور حاجت کی شدت سے غذا کے لیے جذب کرے اس بات کا خوف ہو کہ استسقا یا سرطان اور برص اور دوسرے امراض ردیہ پیدا کرے اور تخمہ وہ ہو کہ معدے مین کھانا ہضم نہو ویسا ہی رہے پھر دو حال سے خالی نہین یا تو یہ کہ نہ معدے سے اُترے یا شکم بہت جاری ہو جائے اور شاید کہ فاسد ہو کر کوئی اوپری چیز مین جائے **انتباہ** ضعف ہضم کا نقصان ہو اور تخمہ اُسکا باطل ہونا اور ہضم کے نقصان اور باطل ہونے سے یہ مراد ہو کہ ہضم مین اُسکے

فاعل کے سبب سے آفت آئے یعنے قوت ہاضمہ مین فتور آجائے بخلاف فساد ہضم کے کہ اُس سے یہ مراد ہو کہ ہضم مین آفت واقع ہو
نہ فاعل کے سبب سے یعنے قوت ہاضمہ کامل ہو لیکن ہضم بُرا ہو اور جان لے کہ ضعف ہضم کے اور تخمہ کے اور فساد ہضم کے اسباب
کئی طرح پر ہین ہر سبب کے موافق علٰحدہ قسم مین ہم بیان کرتے ہین اور اوپر ذکر آچکا ہو کہ اِن تینون کے اسباب یکسان ہین پہلی قسم وہ
ہو کہ سوء مزاج سافج ہو دوسری قسم وہ ہو کہ معدے مین بُرے اخلاط کا پیدا ہونا یا دوسرے عضو سے اُس مین گرنا اُسکا سبب
ہو اور سوء مزاج سافج کے جمع اقسام کے علامات اور معالجات وجع المعدے مین مذکور ہوے اور اس جگہ بھی فرق سافج اور مادّی
کا ہم بیان کرتے ہین اور یہ ظاہر ہو کہ سب اُموں سے زیادہ مرض کا پہچاننا ضرور تر ہو کیونکہ جب مرض متحقق ہوگا علاج بھی سہل ہوگا سادہ کے لیے تو تبدیل
اور مادی کیواسطے تنقیہ اور ان دونون مین فرق یہ ہو کہ سافج مین معدہ بہت سبک ہوگا کیونکہ اُسمین مادّہ نہین اور اگر اچھی غذا کھائین اور قے مین نکال ڈالین
جو کھانا قے مین نکلے اُسکے ساتھ کوئی اوپری چیز جو خلط کے وجود پر دلالت کرے نہ نکلے اور سافج دیرپا بھی ہو اور مشکل سے اچھا ہوتا ہو بخلاف مادّی کے
کہ اُسمین معدے کی گرانی اور قے مین اوپری چیز کا ظاہر ہونا باوجودیکہ غذا عمدہ کھائین لازم ہو اور اُسکا علاج سہل ہو کیونکہ مادی اس سبب سے حادث ہوتا ہو
کہ ایک چیز جسم دار ہاضمہ کے قریب موجود ہو اور جسم دار چیز کا نکال دینا اور دفع کرنا آسان ہو خاصکر معدے مین سے اور سافج ایسا نہین کیونکہ مزاج
کی تبدیل مین ایک مہلت چاہیے تیسری قسم وہ ہو کہ معدے کا جرم ضعیف ہو جائے اور آفت کے سبب سے اُسکی لیفین سُست ہو جائین اور یہ بات ظاہر ہو
کہ معدے کے افعال طبعی طریق پر تبھی پورے ہوتے ہین کہ اُسکے لیفون کی بناوٹ مین قوت ہو اور جب اُنمین استرخا آجائے ضرور معدے کے افعال
مین فتور ظاہر ہوگا اور یہ فتور اگر قوی ہوگا اسکا علاج دشوار ہو بلکہ کہتے ہین کہ لا علاج ہو چنانچہ اس باب کے آخر مین جدی فصل مین استرخاے معدہ اور
تحلیل نسیج الیاف کا بیان کیا جائیگا کیونکہ اُسمین صاحب اسباب کا اتباع ہو اور اس جگہ جو ذکر کیا جاتا ہو اس امر کی تدبیر ہو کہ فتور قوی نہو اور جرم معدے
کے ضعیف ہونیکی علامت یہ ہو کہ بہت سی قے کے بعد اور امراض مزمنہ کے آخر مین عارض ہو اور ہضم اور اشتہا ضعیف ہو اور بدن گھٹنے لگے اور سوء مزاج
اور اورام کے اقسام کے علامات بالکل ظاہر نہون اور کھانا معدے پر گران ہو مگر جب کہ نہایت لطیف اور مقدار مین کم ہو اور جہان کہین کہ سبب
قوی ہو غذا بالکل ہضم نہو اور اچھی غذا اور اچھی ترتیب ہرگز فائدہ نکرے علاج جو کچھ کہ قابض ہو استعمال کرین خاصکر اگر قابض اور خوشبو ہو جیسے
جوارش عود اور اُسکے مانند اور اطریفل صغیر اور کبیر کا نفع اس مرض مین بہت بڑا ہو اور شراب مورد اور میبہ مفید ہو اور مرغ خانگی کے سنگدان کا پوست
اندرونی نہایت نافع ہو گوشت سے جدا کرکے لٹکائین تاکہ خشک ہو اور کوٹ لین اور اُسمین سے آدھا مثقال اطریفل مین یا شراب مورد یا میبہ مین
ملا کردین اور سنگ یشب معدے پر لٹکانا بالخاصیۃ مفید ہو اور اگر آدھے درم کے اندازے سے پیسکر معجون مین ملا کر دین بہت نافع ہو اور سنبل اور
سعد اور اذخر اور مصطگی آب بہ مین ملا کر معدے پر لگائین اور روغن ناردین معدے پر ملین اور مرغ کے گوشت سے اور اُسکے مانند کہ دارچینی اور زعفران
اور زیرہ اُسمین ہو غذا بنائین اور سماق اور آب لیمون یا آب انار سے ترش کرین اور دراج اور تیہو معدے کی سب بیماریون مین موافق ہو خاصکر
اس نوع مین اور روغن مصطگی معدے پر ملنا نافع اور معجون خوزی مفید ہو اور یہ طلا مجرب ہو اُسکی ترکیب گلنار مصطگی ہر ایک تین مثقال افسنتین صبر

ہر ایک دو مثقال گل سُرخ پانچ مثقال قرنفل سعد سنبل ہر ایک دو درم باریک پیسکر گلاب مین یا شراب مین ملا کر طلا کرین فائدہ باقی اسباب کی معرفت
کے بیان مین جو فساد ہضم سے مخصوص ہو جان لین یہ ام الامراض ہو اور منبع الاسقام ہضم کے امر سے غافل نہون اور اُسکے عوارضات کا جلد تدارک
کرین جیسا کہا جائیگا سو اسباب مذکورہ بطریق کلیہ تین طرح پر ہین ایک تو کھانیکی آفت اوپر آئے دوسرے سوء تدبیری کھانے اور پینے مین تیسرے امور
واردیہ کہ کھانا کھانیکے اوپر انکا اتفاق پڑے سو کھانیکی برائی دو طرح پر ہو ایک وہ ہو کہ کیفیت کے سبب ہو دوسرے وہ ہو کہ کمیت سے ہو اور جو کھانا
ردی الکیفیہ ہو اُسکے اقسام ہین ایک تو وہ ہو کہ فی نفسہ فساد کو جلد قبول کرے جیسا کہ لبن حامض اور تازہ مچھلی دوسرے وہ ہو کہ غلظت کے سبب سے
اصلاح کو دیر مین قبول کرے جیسا بھینس کا گوشت تیسرے وہ ہو کہ بہت گرم ہو جیسا کہ شہد یا بہت سرد ہو جیسا کدو چوتھے یہ کہ بدبو ہو اور طبیعت کو
مرغوب نہو اور ظاہر ہو کہ جس کھانے کی بُری بو ہو اُسکو انسان کی طبیعت قبول نہین کرتی اور جس غذا سے طبیعت نفرت کرے اور اُسپر میلان نہو
اس سبب سے کہ اُسپر معدہ خوب نہین ملتا فاسد ہو جاتی ہو اور یہ نامرغوب ہونا اور بو کا مکروہ ہونا خواہ اُس غذا کی ذات مین ہو یا بنانے مین اُسمین آگیا ہو
اور بعضے لوگ کہ چوپایون کی سی خاصیت رکھتے ہین اور امتیاز کے نزدیک نہین جاتے اُنکے مزاج کا اعتبار نہین اور کمیت کی برائی دو طرح پر ہو ایک
تو یہ کہ کھانا جتنا چاہیے اُس سے زیادہ کھایا جائے اور ظاہر ہو کہ جو غذا مقدار مناسب سے زیادہ ہو معدہ اُسکے ہضم سے عاجز ہو جاتا ہو اُسکی ایسی
مثال ہو کہ بہت سا ایندھن تھوڑی سی آگ پر ڈالین اور جب ایسا ہو گا تو کھانا غیر فاسد بلکہ غیر منہضم اُتر جاتا ہو اور شاید کہ قوت ماسکہ قوی ہو اور اُسکو
بہت دیر تک معدے مین ٹھہرا لے اور حرارت غریبہ اُسمین تصرف کرے اور اُسکو فاسد کردے دوسری وہ ہو کہ کھانا جتنا کہ چاہیے اُس سے
بہت کم کھائین اور معدے کی حرارت سے وہ غذا جل جائے اور یہ صورت وہان بن پڑتی ہو کہ معدہ تو ناری اور قوی الحرارت ہو اور کھانا بہت
لطیف اور نہایت قلیل ہو انتباہ کھانے مین جو برائی آتی ہو سو کمیت کی برائی کیفیت کی برائی کی نسبت کم مضر ہو اسواسطے کہ بہت غذا سے جو اچھی ہو
بدن کو حصہ پہونچتا ہو جتنا کہ معدے نے اُسمین تصرف کیا ہو گا اگرچہ باقی غیر منہضم رہے بخلاف فاسد الکیفیہ کے کہ طبیعت کے نزدیک مردود ہو اور
بدن کو ایذا دیتا ہو اور کھانے اور پینے مین سوء تدبیر کے اقسام ہین ایک تو وہ ہو کہ غذا سے غلیظ لطیف سے پہلے کھائین اور لطیف جو سریع الہضم ہو
بہت جلد ہضم ہو جائے اور اس سبب سے کہ غلیظ اُسکے نیچے ہو اُتر نہ سکے اور اُسی جگہ اوپر رہے اور بہت ٹھہرنے سے فاسد ہو جائے پھر اُس غلیظ کو
بھی فاسد کردے کیونکہ جب فاسد صالح کے ساتھ ملے اُسکو بھی فاسد کردے دوسری وہ ہو کہ معدے کے امتلا پر اور کھانا کھائین اور اُسوقت طبیعت
غذا کے ہضم مین مشغول ہو یا اسی طرح ایسی چیز کے پینے کا اتفاق ہو کہ ہاضمہ کی حرارت کو بجھا دے اور غذا کے اور جرم معدہ کے بیچ مین فاصلہ کردے
تیسرے یہ کہ پہلے کوئی قابض چیز کھائین اُسکے بعد کوئی چیز ملین اور یہ ملین اُس قابض پر غالب آکر ہضم سے پہلے پھسلا دے اور جان لے کہ کبھی
ایسا ہوتا ہو کہ یہ تدبیر موثر نہین ہوتی اسلیے کہ قابض قوی ہو اور ملین کی قوت سے نہ ٹلے اور جبتک کہ غذا کا نضج کامل نہو ملین کو بھی ٹھہرا لے
اور ہضم بھی اچھا ہو اور امور واردیہ کہ کھانا کھانیکے بعد انکا اتفاق ہو اور ہضم کو فاسد کرین وہ سخت حرکت ہو اور بہت جاگنا دیر ہضم غذاؤن پر اور
بہت سونا اُن غذاؤن پر جنمین تغیر جلد آجاتا ہو فائدہ قعر معدہ مین غذا کے پہونچنے سے پہلے حرکت خفیفہ ہضم پر مدد کرتی ہو کیونکہ قعر معدہ مین غذا کو

بٹھا دیتی ہی خاصکر جبکہ غذا بہتی چیز نہو بخلاف سخت حرکت کے اگر ہضم سے پہلے اتفاق ہو ہضم کو فاسد کرتی ہی کیونکہ غذا کو بدون ہضم کے اُتارتی ہی لیکن
جب ہضم پورا ہو چکے اور انحدار یعنی اُتار نا مطلوب ہو سخت حرکت بُری نہو گی اسلیے کہ دافعہ کو قوت دیتی ہی علاج جسوقت معلوم ہوا کہ اگر ہضم فاسد ہوتا ہی
چاہیے کہ فی الفور قے کرین تاکہ معدہ غذاے فاسد سے پاک ہو اور اس صورت مین قے عمدہ علاج ہی اسلیے کہ اُسکو امعا کی طرف جانے سے پہلے نکال لاتی ہی
اور کیلوس فاسد جگر کیطرف نہین جانے پاتا اور اگر شبت اور پودینہ کے جوشاندے مین سکنجبین ملائین اور پی کر قے کر ڈالین تو بہتر ہو گا اور جہان کہین قے سے کوئی
امر مانع ہو اس سبب سے کہ طبیعت کو مرغوب نہین یا کوئی اور آفت ہو یا معدے سے غذا آنتون کیطرف اُتر گئی ہو تو چاہیے کہ گلقند اور جوارش شہریاری اور
جوارش تمر ہندی دین تاکہ اسہال کے طریق سے وہ فاسد دفع ہو اور جان لے کہ جوارش مذکورا اور گلقند باوجودیکہ مسہل ہین معدہ کو بھی قوت دیتے ہین اور ہاضم
ہین اور تنقیے کے بعد تلطیف کے لیے اگر طاقت ہو فاقہ کرین اور اگر فاقہ کی تاب نہو غذا کم کرین اور کھانیکے لیے جو چیز کہ لطیف اور سریع الہضم اور مقوی
معدہ ہو اختیار کرین جیسا دراج اور تیہو اور دارچینی اور کچھ ایک زعفران کے ساتھ اور تنقیے کے بعد ریاضت کرنا اور حمام کرنا اور گرم پانی معدے
پر ڈالنا مفید ہی اور ہاتھ پانوٴن سرد پانی مین رکھنا ہضم کو قوت دیتا ہی کیونکہ حرارت کو باطن مین جمع کرتا ہی اور اگر فساد ہضم کا سبب غذا کی قلت ہو
جیسا غذا کی کمیت کی برائی مین بیان ہوا ہی تو معدے کے مزاج کی اصلاح کرین اور غذا زیادہ کھائین اور جو کچھ کہ فساد ہضم کے اسباب سے ہم کہہ
آئے ہین سبب کے موافق مناسب تدبیرون سے اُسکا تدارک کرین تنبیہ جان لے کہ معدے مین چار قوتین ہین جاذبہ ماسکہ ہاضمہ دافعہ افعال معدہ
کا کامل ہونا ان قوتون کی صحت پر موقوف ہی جسوقت کہ ان قوتون مین فتور پڑیگا معدے کے افعال سبب کے موافق کہ ایک قوت مین ہو یا زیادہ
مین اور ضعیف ہو یا قوی ناقص یا باطل ہو جائینگے اور ہر قوت کے ضعف کی علامت مع اُسکے علاج کے جدی مقالہ مین ہم بیان کرتے ہین
ہرچند کہ جو کچھ مذکور ہو چکا اُس بیان کا ماحصل روشن ہی لیکن یہ بحث کہ حقیقت مین اصل اصول ہی اُسمین بہت سے فوائد ظہور مین آتے ہین

مقالہ قوت جاذبہ کے ضعیف ہونے مین جان لے کہ جاذبہ کو سردی اور تری ضعیف کرتی ہی اور گرمی اور خشکی اُسکی مدد کرتی ہی اور
اُسکے ضعیف ہونیکی علامت یہ ہی کہ کھانا فم معدہ سے دیر مین اُترے اور سینے مین گرانی محسوس ہو اور شاید کہ بیقراری اور اضطراب اور پہلو بدلنا
اور خفقان اور سدر اور دوار پیدا ہو اور کبھی متلی اور قے عارض ہو علاج شربت لیمون اور شربت فواکہ اور شربت سیب اور شربت صندل اور بیدانہ اور
لطیف غذائین سریع الہضم جیسا کہ مُرغ اور تیہو اور کبک کا گوشت اور اُسکے مانند دارچینی اور زعفران اور زیرہ وغیرہ سے خوشبو کرکے دین
کہ جاذبہ کو قوت دے اور کھانیکے بعد آہستہ آہستہ ریاضت کرنا اور داہنی کروٹ پر لیٹنا اور ہاتھ و پانوٴن کا ملنا غذا کو فم معدہ سے اُترنے پر مدد
کرتا ہی اور جو چیز معدے کے ریاح کو توڑ ڈالے مفید ہو گی **مقالہ قوت ماسکہ کے ضعیف ہو جانیکے بیان مین** جان لے کہ خشکی مائل
بسردی ماسکہ کو قوت دیتی ہی اور اس قوت کی آفت یہ ہی کہ معدہ غذا پر نہ ملے اور اُسکی طرف متوجہ نہو یعنی اُسکے گرد نہ آئے اور اگر متوجہ ہو تو
کم التفات کرے اور کبھی معدے مین خفقان اور رعشہ کی سی حرکت پیدا ہو جاتی ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیمار اول مین معدے کے کانپنے
سے خبردار نہو اور آخر مین رعشہ غالب ہو اور تمام اعضا اُسکے ساتھ کانپنے لگین اور قوت ماسکہ کے ضعیف ہونیکے اسباب تین طرح پر ہین ایک

تو گرم مادہ کہ جلا کر اُسکی قوت کو ضعیف کرے یہانتک کہ جو غذا اُسمین پہونچے اُسکو نہ ٹھہراسکے اور کبھی سوء مزاج گرم بے مادہ معدہ کے قوی کو ضعیف کرتا ہی لیکن یہ شاذ ونادر
ہی اکثر تو مادے کے ساتھ ہوتا ہی دوسرے سرد مادہ ٹلانیوالا معدہ مین آئے اور غذا کو ٹلادے تیسرے زخم اور پھنسیان ہون کہ جو چیز انسے چھوئے اُنکو تکلیف پہونچے اگرچہ
ذراسی چیز ہو اور اپنےسے الگ کرنا چاہے اور ارتعاش کی علامت غلبہ پانیسے پہلے یہ ہی کہ غذا اگرچہ کم ہو اُس سے معدہ کو ایذا پہونچے اور غذا کو چھوڑدینا چاہے
اور قوت ماسکہ کے ضعف کی علامت دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ بیمار گمان کرے کہ اگر حرکت کریگا تو وہ غذا جو کھا چکا ہی اُلٹ جائیگی اور قے مین نکل آئیگی اسکا سبب یا تو رطوبت
ہی کہ فم معدہ مین آگئی ہی یا معدہ کا جرم ضعیف ہوگیا دوسرے یہ کہ جو غذا کھائین جلد معدہ سے امعا مین اُتر آئے اور فم معدہ مین رطوبت کے ہونیکا یہ نشان ہی کہ اگرچہ کھانا کم
کھائین یہ گمان ہو کہ اگر حرکت کرین تو کھانا اُلٹ آئیگا اور معدہ کی جرم ضعیف ہونیکا یہ نشان ہی کہ جبتک غذا سے نہ بھر جائے یہ حالت نہو اور گرم مادے
کا اور سوء مزاج گرم بے مادے کا نشان پہلی فصل مین مذکور ہوا اور زخمون کا اور پھنسیون کا نشان بیان کیا جائیگا علاج اگر سبب گرم مادہ ہو اول
اُسکو آہستہ معدے سے پاک کرین اُسکے بعد رب سیب رب بہ شربت لیمون استعمال کرین اور کشکاب کا ورس کے ساتھ پکا کر دین اور اگر عرصہ دراز
گذر جائے دوغ گاوی لوہے سے بجھا کر دین یا طباشیر اور گل سُرخ گلنار قرظ طراثیث کہربا میں کر اُسمین سے پانچ درم دس استار دوغ مین ڈالکر دین اور
غذا چاول اور کاورس مقشر اور مسور مقشر آب غورہ آب انار سے ترش کرین اور معدے پر صندل طباشیر گلنار گل سُرخ برگ مورد پوست بہ پوست
سیب ضماد کرین اور اگر سوء مزاج گرم بے مادہ ہو استفراغ کی حاجت نہین اور باقی یہی تدبیر ہی اور اگر بیماری کا سبب رطوبت نرلق ہو اول مادے کو
قے سے پاک کرین یا ایارج فیقرا سے اسہال کرین اور تنقیے کے بعد جوارش خوزی دین اور شربت مورد اور بہیہ اور اطریفل صغیر مناسب ہی اور سک
اور عود خام اور گلنار گل سُرخ قرنفل وغیرہ معدے پر ضماد کرین اور غذا لطیف اور خوشبو کھائین جیسا کبک اور تدرو اور دراج اور تیہو اور کنجشک
اور خرگوش کا گوشت بھونکر اور زیرہ سفید اور اجوائن وغیرہ سے خوشبو کرین **ترکیب جوارش خوزی** کی ہلیلہ کابلی یا ہلیلہ سیاہ لیکر کوٹ لین اور روغن
گاؤ مین بھون لین پھر یہ ہلیلہ بریان دس درم لیکر اور حب الرشاد بریان پانچ درم نانخواہ صعتر ہر ایک تین درم خبث الحدید سرکہ مین مدبر ایک درم سب
دواؤن کو حب الرشاد کے سوا کوٹ لین اور سب کو شہد مین ملالین خوراک تین درم سے پانچ درم تک **مقالہ قوت ہاضمہ کے ضعف کے بیان**
مین گرمی اور تری معتدل ہاضمہ کو قوت دیتی ہی اور اس وجہ سے کہ ضعف ہاضمہ مفصل مذکور ہو چکا ہمنے اُسکو پھر بیان نہ کیا مگر چند امور جو اُسکو
مخصوص ہین اُنکو بیان کرتے ہین تاکہ فوائد بڑھ جائین جاننا چاہیے کہ سوء مزاج سرد سادہ ہو یا مادے کے ساتھ اُسکا ضرر ہضم مین بہت قوی
ہی اور سوء مزاج تر کہ سردی معتدل کے ساتھ ہو ہضم مین اتنا ضرر نہین کرتا کہ سوء مزاج گرم یا سرد کرتا ہی لیکن سوء مزاج خشک بہت بُرا ہوتا ہی
ذبول کی نوبت پہونچاتا ہی اور سوء مزاج تر استسقا مین لیجاتا ہی اور جو غذا ہضم نہین ہوتی اسکا حال دو وجہ سے خالی نہین یا تو ویسے ہی اپنے
حال پر رہے اور بے ہضم ہوئے نکل آئے اور بدن کو اُس سے بالکل فائدہ نہ پہونچے اور دُبلا اور کم قوت ہو جاتے یا اُسکے حال مین کچھ
ایک تغیر آئے اور بگڑ جائے اور بدن کو اُسمین سے غذا ملے سو اگر یہ قصور دوسرے ہضم مین یا تیسرے یا چوتھے مین واقع ہو بُری بُری بیماریان
پیدا ہونگی جیسے برص اور بہق اور سرطان اور استسقا اور کسر اور نملہ اور حمرہ وغیرہ اور ضعف ہضم کی علامت مع ذکر اُسکے

اسباب و معالجے کے مذکور ہوئی اب جان لے کہ بائین کروٹ پر لیٹنا معدے کو گرم کرتا ہے اس سبب سے کہ جگر معدے پر آملتا ہے اور داہنی کروٹ پر لیٹنا معدے کو جلد خالی کرتا ہے اسلیے کہ معدے کی شکل ایسی ہے کہ جب اُسمین کیلوس تمام ہو چکے اُسمین سے خلاصہ ماساریقا کے راستون سے جگر مین آجائے اور جون سی دوائین کہ ہضم کی تقویت کے لیے مخصوص ہین خصوصاً اگر مزاج سرد ہو یہ ہین اطریفل صغیر اور کبیر اور جوارش عود اور سنجرینیا پرانی شراب یا ماء العسل مین اور گرم ضماد رکھنا اور گرم غذائین سریع الہضم دینا اور اگر مزاج گرم ہو بہیہ اور سکنجبین سفرجلی اور شربت انار ترش دینا چاہیے فائدہ جالینوس ضامن ہوتا ہے کہ سکنجبین سفرجلی جسمین کچھ ایک زنجبیل بیسکر ملائین معدے کی سب بیماریون کو کہ نہایت گرم نہون نافع ہے اور اسکا انداز ایسا کرنا چاہیے کہ ایک من سکنجبین مین ایک وقیہ زنجبیل ملائین **مقالہ قوت دافعہ کے ضعف کے بیان مین** جان لے کہ دافعہ کو تری مائل بسردی قوت دیتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانا تندرست معدہ مین بارہ ساعت سے پندرہ ساعت تک رہے اور دافعہ کے ضعف کی علامت یہ ہے کہ معدہ مین غذا بہت دیر تک رہے اور غذا کی بو ڈکار مین معلوم ہوتی ہے کیونکہ جبتک معدہ مین کھانا ہوتا ہے ڈکار مین اُسکی بو آتی ہے اور کھانا جتنا زیادہ نرم اور بہت لطیف ہوگا ہاضمہ اُسپر زیادہ غالب ہوگا اور جلدی معدہ سے اُتر جائیگا اور جسقدر زیادہ غلیظ ہوگا ہاضمہ اُسپر بہت محنت اُٹھائیگا اور معدے سے بہت دیر مین نکلیگا اور کھانیکا معدے سے جلد اور دیر کر کے اُترنا کھانے کی کیفیت اور معدے کی قوت کے موافق ہوتا ہے اور جسوقت کھانا شکم مین بارہ ساعت سے کم ٹھہرے یا بائیس ساعت سے زیادہ تندرستی نہوگی اور آفت یا تو معدے اور جگر اور امعا کی قوتون کی طرف سے ہوگی یا کھانے کے سبب سے کہ بے ترتیب کھایا جائے علاج اکثر احوال مین دافعہ کو کسی تر چیز سے کہ مائل بسردی ہو مدد کرین جیسا آب سیوہ اور سکنجبین اور ماء الجبن اور فلوس خیار شنبر کاسنی کے پانی مین ملکر اور جو چیز اسی قسم کی ہو اور ہلیلہ مربا نافع ہے اور کھانا نیشوق اور آلوے سیاہ اور خرماے ہندی اور ماش مقشر اور اسفاناخ سے روغن بادام کے ساتھ بنا کر دینا چاہیے اور ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ داہنی کروٹ پر لیٹنا دافعہ کو قوت دیتا ہے تنبیہ ضعف معدے کے اقسام مین سب سے بڑا وہ ہے کہ اُسکے نسیج بناوٹ سُست ہو جائین اسلیے کہ جب کسی آفت سے معدے کی لیفین سُست ہو جائینگی چارون قوتون مین ضعف آجائیگا اور جان لے کہ ہاضمہ رئیس ہے اور دوسری قوتین خادم

فصل ہیضہ کے بیان مین یہ مواد فاسد غیر منہضم کی حرکت ہوتی ہے کہ بدن سے شدت کے ساتھ پلٹ آئے اور دافعہ کی شدت سے قے اور اسہال مین مندفع ہو اور کبھی قے نہین آتی اور تمام مادہ امعا کی طرف جاتا ہے اور اسہال مین نکلتا ہے مگر متلی سے ہرگز خالی نہین ہوتا اور ہیضہ امراض حادہ مین سے ہے اور خطرناک اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اسہال مین اسقدر افراط ہو کہ نبض ساقط ہو اور مرض کی سختی اسقدر بڑھ جاسے کہ جو کچھ بیمار کو دین جلد قے مین ڈال دے اور پیاس کا غلبہ ہو اور تشنج عارض ہو اور اعضا مین سردی آئے اور باوجود ان امور کے اگر اچھی تدبیر کی جائے صحت ہو جائے سو جو طبیب کہ اس بیماری کا علاج کرے علاج کا مشاق اور ہوشیار ہو اور بہت دلیر ہونا چاہیے تا کہ بیماری کی شدت سے نہ ڈرے اور علامتون کو غور کرتا رہے اگرچہ نبض ضعیف پائے اور قے اور تشنج دیکھے جب تک کہ چہرے کا رنگ اپنے حال پر ہو اور سانس آنے مین انتظام ہو نہ ڈرے اور علاج سے نہ رکے جان لے کہ ہیضہ لڑکون کو اکثر ہوا کرتا ہے بہت کھانے سے مگر اُن مین بہت سالم ہوتا ہے اور جب بڑون مین اور بڈھون مین واقع ہوتا ہے اندیشہ ناک ہے خصوصاً اگر قوی بدن اور فربہ اور سخت گوشت ہون فائدہ بعضے لوگ ایسے ہوتے

ہین کہ انکو ہیضہ اکثر عارض ہوا اور اُس سے منفعت پائین اور اُنکے بدن بُری خلطون سے پاک ہو جائین اور بعضے ایسے ہوتے ہین کہ اُنہین اِن بات
کی استعداد نہین اور ہیضے کی عادت نہین اِن لوگون کو اگر ایکبارگی عارض ہو خطرناک ہی اور یہ ہیضہ گرمی کے موسم مین اکثر عارض ہوتا ہی اور جس
مہینے مین گرمی کی شدت ہوتی ہی اُسمین سخت ہوتا ہی اور جاڑون مین شاذ و نادر ہوتا ہی اور جان لے اس بیماری کی اصل کھانے کا ہضم نہونا ہی
اور اس سبب سے کہ کبھی صفراویت کی طرف بدل جاتا ہی اور کبھی بلغمیت کی طرف اور کبھی سوداویت کی طرف آتا ہی اُسکو ہم تین قسم مین بیان کرتے
ہین پہلی قسم اُس ہیضے کے بیان مین جسکا سبب غذا مین فساد آنا اور صفرا کی طرف بدل جانا ہو اور یہ ظاہر ہی کہ جب کھانے مین حرارت معدہ
کی شدت سے یا اُسکی کیفیت کی حرارت سے اور احتراق کے آنے سے صفراویت آگئی اُسکو طبیعت دفع کرتی ہی سو اُسمین سے جو نسا فاسد اور
طافی یعنی اوپر آیا ہوا معدے کے اوپر کی جانب مین ہی قی مین مندفع ہوگا اور جو نسا قعر معدے مین نیچے بیٹھا ہوا ہی اسہال مین نکل جائیگا اور جب
معدے سے کھانا نکلنے لگا ہی اُسکے ساتھ مواد فاسد غیر منہضم کہ بدن مین اور عروق مین جمع ہو رہا ہی آہستہ آہستہ پلٹ کر نکلتا ہی اور مواد صالح اگر جو خو
ہی خلا کی ضرورت سے وہ بھی نکلتا ہی اور اس قسم کی کئی علامتین ہین ایک تو یہ کہ کرب معدی عارض ہوا اور شاید کہ نزدیکی کی جہت سے اُسکا اثر
دل مین پہونچے اور دل مین بھی کرب پیدا ہو دوسرے یہ کہ غثیان کی ایذا ہو تیسرے یہ کہ شدت کی پیاس ہو اور پانی سے تسکین نہو چوتھے یہ
قی صفراوی تلخ آئے اور کبھی اعراض مذکورہ مادے کے فساد اور بُرائی کے موافق شدت پکڑتے ہین اور معدے مین اور امعا مین درد پیدا ہوا اور
درد کی شدت سے قلق اور بیقراری حد سے بڑھے اور ناک باریک ہو جائے اور ہاتھ اور پانون مین سردی آئے اور کبھی یہ اعراض نہایت بڑھ جاتے
ہین یہانتک کہ غشی آتی ہی اور نبض ساقط ہو جاتی ہی اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے علاج بہت کوشش کرین کہ مادہ فاسد جتنا باقی ہی مندفع ہو اور اسی
طرح ہوتا ہی کہ بہت سا گرم پانی دین تاکہ قی فراغت سے آوے اور معدے کو غذاے فاسد سے پاک کردے اور سکنجبین کو گرم پانی مین ملا لین کہ اُسکے
اخراج مین مدد کرتی ہی لیکن جلاب اور ماء العسل نہ دینا چاہیے اُسکی دو وجہ ہین ایک تو یہ کہ دونون معدۂ گرم مین بگڑ جاتے ہین اور صفرا بنجاتے
ہین دوسرے یہ کہ دونون غذا دیتے ہین اور ہیضے والے کو جو چیز کہ غذا کی جنس سے ہی نہین دے سکتے کیونکہ ہیضے کی کامل تدبیر غذا کا بند کرنا ہی
مگر جبکہ ضعف قوی ہو جائے اور روغن بھی استعمال نکرین اسلیے کہ معدے کو ضعیف کرتا ہی اور جہان کہین معدے مین سوزش ہو اگر تھوڑا سا جلاب
اس لحاظ سے دین تاکہ اُس خلط کی تیزی کو بجھا دے بہتر ہی اور اگر اسہال ضعیف ہین اور قی قوی تو مناسب ہی کہ کچھ ایک سقمونیا آب تمرہندی
یا آب کاسنی مین دین اور حقنہ فائدۂ کامل رکھتا ہی اور یہ باتین جو کہہ چکے ہین کہ اخراج کی مدد کرین یہ اُسوقت ہی کہ قی اور اسہال کی کثرت سے ضعف
غالب نہو کیونکہ جب استفراغ کی کثرت سے ضعف پیدا ہوگیا تو تدبیر تسکین کی کرین اگرچہ کچھ ایک مادۂ فاسد باقی ہی اور ایسا ہی جسوقت جانین کہ
مادۂ فاسد پاک ہوگیا اگرچہ ضعف نہ پیدا ہو تسکین کی طرف متوجہ ہون اور جو چیزین ہیضے کو تسکین کرتی ہین یہ ہین رب انار میخوش اور شربت انار نعناعی
اور اُسکے مانند جو چیز کہ معدے کو قوت دے اور اخلاط کو معدے پر گرنے سے باز رکھے اور جہان کہین پیاس کا غلبہ ہو طباشیر مصری ترش انار کے
پانی مین ملا کر اُس پانی کو ٹھہرا کر پیوین اور ترش بہی کا پانی اور سیب کوہی کا پانی اور انگور کی شاخون کا پانی اور شربت حب الآس قی اور اسہال کی

تسکین مین نہایت مفید ہین اور اگر یہ استفراغ مین نکل جائین کچھ ایک کعک پیسکر یا انار دانہ پیسکر ان پانیون مین ملائین جب غلیظ ہو جاسئے تھوڑا تھوڑا
دین اور صندل اور گلنار اور گل سرخ اور بہی اور سیب بریان اور برگ مورد اور گلاب اور تھوڑا اسا کافور شکم پر رکھین اور ذی کی راکھ اور شاخ انگور کی راکھ سرکہ
مین گوندھکر طلا کرنا قی اور اسہال سے باز رکھتا ہی اور اگر سرد گلاب مین کپڑا بھگو کر شکم پر رکھین جائز ہی اور اگر بیانتک نوبت پہونچے کہ ٹھنڈا پسینا آنے لگے اور
ہاتھ اور پانون سرد ہو جائین اور ہچکیان آنے لگین تو اُسکے ہاتھ اور پانون کو سرد پانی مین رکھین اور ملین اور گل ارمنی سرکے مین اور آب مورد مین گھسکر
پانون پر طلا کرین اور ایک کپڑا اُسپر ڈھانپ دین اور ہر گھڑی اس کپڑے کو اُٹھائین اور سرد کرکے پانون پر ڈھانپ دین اور اگر قی اور اسہال نہ تھمین
معدے پر محجمہ لگائین اور اگر اسہال حد سے گذرین خشخاش پانی مین پکائین اور بھنا ہوا نشاستہ اس پانی مین حل کرکے اُس سے حقنہ کرین اور اگر غشی
عارض ہو اور بیہوشی ہو جاسے اُسکے عضلون کو اور سر اور ناک کو مالش کرین اور کنپٹی کے بالون کو کھینچین اور ماء اللحم اور شراب مشک حلق مین ٹپکائین اور
اگر ہاتھ پانون مین تشنج ظاہر ہو روغن گرم کرکے ایک کپڑا اُسمین چکنا کرین اور معدے اور عضلات پر رکھین اور روغن بنفشہ اور صاف موم سے موم روغن
بنائین اور خطمی باریک پیسکر اُس موم روغن مین ملائین اور پرانی روئی بھگو کر نچوڑ دین اور یہ موم روغن اُسپر طلا کرین اور گردن کے پیچھے جہان عضلون کا
مادہ ہی اور عضلون پر رکھ چھوڑین تنبیہ ہیضہ خواہ کسی سبب سے ہو ہیضے والے کو کسی طرح کی حرکت نکرنا چاہیے اور کوئی چیز جو غذا کے مشابہ ہو نکھانی
چاہیے مگر جب ضرورت پڑے اور سونا چاہیے اسلیے کہ ہیضے کی بیماری مین کوئی علاج سونے اور نہ کھانے کے برابر نہین اور اگر نیند نہ آئے لیٹے
رہنا چاہیے تاکہ اخلاط ٹھہرے رہین اور شاید کہ نیند بھی آجائے اور جس حیلے سے نیند آئے اُسکو کام مین لائین سونگھنے سے یا طلاسے یا پینے سے اور
جب ہیضہ ساکن ہو اُسکے بعد جب تک کہ قوت اپنے حال پر آئے غذا نہایت کم اور بہت لطیف اور مناسب کھانی چاہیے دوسری قسم اس ہیضہ
کے بیان مین کہ کھانے کا سردی اور بلغمیت کی طرف بدلنا جسکا سبب ہو اور یہ ظاہر ہی کہ جب کھانا فاسد ہو کر اُسمین بلغمیت آتی ہی معدے پر گرانی
لاتا ہی اور اُسمین تمدد پیدا کرتا ہی پھر طبیعت اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرتی ہی اور اُس قسم کی علامت یہ ہی کہ قی اور اسہال مین بلغم ظاہر ہو اور کبھی
قی آئے اور مُنھ سے پانی بہنے لگے علاج انیسون کمون مصطگی عود پانی مین پکائین اور اُسکا پانی پکا ہوا نیم گرم پلائین اور روزہ فائدہ رکھتا ہی یعنے فاقہ
کرنا اور ایارج فیقرا اور حب تربد مناسب ہی اور قی کی امداد کے لیے مولی کا پانی اور سکنجبین عسلی پلائین تاکہ معدہ اور امعا غذاے فاسد سے پاک ہو جائین
اور جب تک کہ قوت قوی ہو بند نکرین پھر جب بند کرنے کی احتیاج ہو شراب بہہ اور سفرجلی ممسک دین اور یہ قرص عود مناسب ہی اُسکی ترکیب
قرنفل کبابہ ہر ایک ایک درم سنبل مصطگی ہر ایک آدھا درم عود خام چار درم شکر سب دوا کے برابر خوراک ایک مثقال اور ہاتھ پانون کا ملنا اور اُنکو
باندھنا اور زعفران اور مشک اور عود باریک پیسکر بہی کے پانی مین ملاکر معدے پر رکھنا مفید ہی اور حمام نافع ہی اور باقی تدبیر پہلی قسم مین مفصل مذکور ہوئی
اور قرص راسن فائدہ مند ہی اُسکی ترکیب قرنفل دس درم مُشک ایک درم قرفہ دو درم راسن خشک ڈیڑھ درم سبکو کوٹ کر اور مصطگی اور افیون
اور بیروج ہر ایک ڈیڑھ درم کوٹ کر گولیان بنالین خوراک ایک قرص قی کو ہٹاتا ہی اور نیند لاتا ہی اگر تھوڑی سی شراب دین نافع ہی اور ہاتھ
اور پانون پر روغن سوسن ملنا بھی مفید ہی تیسری قسم اُس ہیضے کے بیان مین کہ غذاے فاسد اور غیر منہضم کا بدن سے معدہ اور امعا کیطرف

پلٹ آنا جسکا سبب ہو اِس سبب سے کہ سودا کا غلبہ ہو جان لے کہ جب معدے مین سودا کا غلبہ ہوتا ہو غذا اچھی طرح ہضم نہین ہوتی اور اُس سے ایسے اخلاط بنجاتے ہین جو بدن کے موافق نہون اور بدن مین گرانی آتی ہو پھر اگر اُسمین کوئی ایسی کیفیت آگئی کہ اُسکو اعضا غذا کے لیے نہ قبول کرین بالضرور طبیعت اُنکو ہر طرف سے دفع کرتی ہو اور ہیضہ پیدا ہوتا ہو اور اس قسم مین اور پہلی قسمون مین فرق یہ ہو کہ پہلی دونون قسمون مین یہ شرط ہو کہ غذاے فاسد کو جواب تک معدے مین ہو طبیعت دفع کرے اور اُسکے اتباع سے بدن کے اخلاط فاسدہ یا صالحہ بھی نکلین بخلاف اس تیسری قسم کے کہ اُسمین مادے کا پلٹنا اُس غذاے فاسد کے دفع ہونے کا تابع نہین جسکو معدہ دفع کرتا ہو بلکہ طبیعت خاصتہً اُن اخلاط کے دفع کرنے مین کوشش کرتی ہو جو بدن کے اطراف کے عروق مین ہین اور اس قسم کی علامت تین طرح پر ہو ایک تو یہ کہ ہیضے کے ہونے سے کئی دن پہلے تخمہ کا اتفاق پڑا ہو اور شکم مین بہت سے ریاح جمع ہون اسلیے کہ جب تک پہلے کھانا معدے مین نہ بگڑ جائے اُس سے اخلاط فاسد پیدا نہون دوسرے یہ کہ جب ہیضہ شروع ہو ناف مین درد اور پیچش عارض ہو اور یہ امر اکثریہ ہو کلیہ نہین تیسرے یہ کہ اسہال زیادہ ہون اور قَے بہت کم اور شاید کہ قَے نہو اور قَے کا نہونا اُسوقت ہوگا کہ مادہ غلیظ تہ نشین ہو تو بیشک اُسجگہ اسہال قَے سے زیادہ ہوتے ہین اس لیے کہ امعا فضول کے لیے مدفع طبعی مین یعنے نقصان طبیعت سے مادہ اُسی جگہ کو دفع ہوتا ہو فقط اور اسلیے کہ طبیعت معدے کی حمایت کرتی ہو کیونکہ وہ امعا سے شریف ہو علاج ماء العسل گرم کرکے پلائین تاکہ معدے کو رطوبات لزجہ سے دھو ڈالے پھر قَے کی راہ سے یا اسہال کے طریق سے اُسکو نکالے اور اگر اس سے مادے کا تنقیہ نہو تو سفرجلی مسہل اور اُسکے مانند جو چیز ہو دین بشرطیکہ قوت باقی ہو اور تنقیہ کے بعد اگر اسہال باقی ہون تسکین کرین تاکہ اسہال اور قَے منقطع ہون اور بہتر تدبیر جس سے ہیضے کو تسکین ہو یہ ہو سونا اور شکم کسی گرم چیز سے ڈھانپنا اور ہاتھ اور پانْون کو ملنا اور گرم رکھنا اور ایک عرصہ کے بعد حمام مین جانا ضرور ہو تاکہ اسہال بالکل بند ہو جائین اور اعضا مین ترطیب حاصل ہو اور جو خشکی استفراغ سے آئی ہو زائل ہو اور جو غلیظ مادہ رگون مین بند ہو لطیف ہو جائے اور جب ہیضے سے رستگاری ہو مناسب ہو کہ کسی چیز سریع الہضم سے غذا کھائین جیسا پرند جانورون کے گوشت اور اگر کوئی امر مانع نہو اُسکو آب انار اور آب غورہ سے ترش کرین اور جب تک کہ قوت آئے اور طبیعت عادت پر آجائے کچھ کچھ غذا مین تغلیظ اور توسیع کرین تاکہ آفت سے محفوظ رہین تنبیہ اگر اس ہیضہ مین درد اور لذع معدے مین عارض ہو تخم اسبغول اور آب انار شکر ملا کر دین اور اس قسم کا ہیضہ اُن لوگونکو عارض ہوتا ہو جنکے معدے مین سودا کا غلبہ ہو یہی وجہ ہو کہ اسہال کے لیے مطبوخ افتیمون کی تعریف کرتے ہین اور جب مادے کا اخراج ہو چکے پھر اگر مناسب سمجھین اُسکے قبض کے واسطے وہ قرص عود جسمین قرنفل اور کباب چینی ہو اور ہیضہ بلغمی مین مذکور ہوا کام مین لائین اور حاجت کے موافق جو کچھ پہلی قسم مین ہو اختیار کرین

فصل نقصان اور بطلان شہوت طعام یعنی اشتہا مین نقصان آوے یا باطل ہو جائے اور ناقص یا باطل ہونا سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہو اگر سبب ضعیف ہو اشتہا کم ہو جائیگی اور اگر سبب قوی ہوگا تو باطل ہو جائیگی یعنی کھانے کی خواہش ہرگز نہوگی اور حقیقت مین دونون کا ایک ہی سبب ہو اور اِس سبب سے اشتہا کی آفت کے اسباب بہت ہین ہر ایک کو ہم علیحدہ قسم مین بیان کرتے ہین اور جان لے کہ اشتہاے

صادق

صادق وہ ہی کہ اعضا بھوکے ہون اور رگون سے غذا طلب کرین چوسنے کے طور پر اور رگین معدے سے تقاضا کرین پھر طبیعت حکیم مطلق
عزشانہٗ کے حکم سے سودا کو فم معدہ کی طرف بھیجتی ہی اور اس سبب سے کہ اُسکی حس زیادہ ہی ادراک کرتا ہی اور سودا کی ترشی اور عفوصت یعنی کسیلا پن سے اور رگون
کے چوسنے سے اثر مانتا ہی اور اُسکے اجزا اکٹھے ہوتے ہین اور طبیعت غذا طلب کرتی ہی تاکہ اُس سے یہ ایذا دور ہو اور سچی بھوک یہی ہی سو جسوقت ان امور
مذکورہ مین سے کسی امر مین فتور پڑگیا اُسی فتور کے موافق کھانیکی خواہش باطل یا کم ہو جائیگی چنانچہ اسکے اقسام کے ذکر مین اس کلام کی تفصیل آئیگی پہلی
قسم اُس ضعف اشتہا کے بیان مین کہ سوء مزاج گرم سادہ کا فم معدہ مین آنے سے پیدا ہو اور ظاہر ہی کہ اس صورت مین فم معدہ سست ہو جاتا
ہی اور اُسکی سب قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور حرارت کی بہت سے مواد رقیق ہو کر اُسمین اکٹھا ہو جاتا ہی اور دافعہ کے ضعف سے مندفع نہین
ہوتا اور اُسکے امتلا سے قوت ساقط ہوتی ہی چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہین یہی وجہ ہی کہ ہواے جنوبی اور صیف یعنی گرمی کے موسم اشتہا کو شدت
سے ساقط کرتے ہین بخلاف ہواے شمالی اور جاڑے کے موسم کے کہ اشتہا لاتے ہین اس سبب سے کہ سردی معدے کو قبض اور تکثیف کرتی ہی
اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ ڈکار مین دھوین کی سی بو آوے جیسے حماۃ یعنے کیچڑ کی بو ہوتی ہی اور پیاس بہت ہو اور جو غذائین بالفعل گرم ہون اُنسے
طبیعت کراہت کرے اور سرد پانی کے پینے پر راغب ہو اور اُس سے نفع پائے علاج سرد اور قابض چیزون سے مزاج کی تعدیل کرین جیسا کہ معدے
کے سوء مزاج مین بیان کیا گیا دوسری قسم سوء مزاج سرد جسکی سردی حد سے زیادہ ہو معدے کے جمیع اجزا مین عارض ہو پھر نزدیکی کے سبب سے
جگر بھی سرد ہو جائے اور معدہ اور جگر کے پوست ضعیف ہو جائین اور بالضرور اشتہا باطل ہو جائے اور کبھی یہ مرض مزمن ہو جاتا ہی اور استسقا لاتا ہی
اور یہ شاذ و نادر ہی اور جان لے کہ اگر یہی مزاج فم معدہ کو مخصوص ہو شہوت کلی لاتا ہی چنانچہ اسکا بیان آنے والا ہی اور سوء مزاج بارد کی علامت اور
علاج کا ذکر آچکا ہی اور اس مرض مین لہسن اور فوتنجی کا کھانا اور کاورس سے تکمید کرنا سب سے زیادہ مفید ہی تیسری قسم وہ ہی کہ خلط مراری یا نمکین معدے
مین آئے اور اشتہا کو باطل کرے اسلیے کہ طبیعت اُسکے دفع کرنے پر متوجہ رہے اور غذا کی طلب سے اس طرف مشغول ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہی
کہ معدے مین لذع ہو اور غثیان اور قے کی تکلیف رہے اور سرد پانی کی خواہش بہت ہو اور خلط کے موافق مُنھ کا مزا کڑوا یا کھاری ہو علاج قے اور سہال
سے معدے کا تنقیہ کرین تاکہ اُس خلط سے جو مرض کا سبب ہی پاک ہو جائے چوتھی قسم وہ ہی کہ بہت سا بلغم چیپ دار معدے مین جمع ہو جائے اور
اس سبب سے کہ امتلا غذا کی طلب کو نافع ہی اور اسواسطے کہ معدے کی جرم اور اس سودا کے درمیان مین جو فم معدہ پر گرتا ہی اور دغدغہ کرتا ہی حائل ہوتا
ہی اشتہا نہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ پیاس اور لذع نہو اور بیمار ایسی چیز کھانے پر راغب ہو جو بالفعل گرم ہی اور جب اُسکو کھائے الم اور نفخ اور غثیان
اور تمدد پیدا کرے اور جبتک ڈکار نہ آئے آرام نہ پائے اور گرم اور تیز چیز کے کھانے سے جو الم اور نفخ وغیرہ پیدا ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ مادہ کو حرکت
مین لاتی ہی اور اس سے ابخرے اُٹھتے ہین اور اس سبب سے کہ مادہ غلیظ اور چیپ دار ہی بالکلیہ معدے سے نہین نکل سکتا علاج اول تلطیف کے لیے خردل
اور جرجیر اور بیخ کبر اور انیسون پکا کر اُسکا صاف پانی لین اور شہد اور تھوڑا سا نمک ملا کر پلائین اور جب مادے کی تلطیف اور نضج حاصل ہو تنقیے کے لیے
شبت اور تخم ترب اور اصل السوس پکا کر نمک ہندی اور سکنجبین عسلی اس مطبوخ مین ملا کر نیمگرم پلائین اور مدد کرین کہ قے آئے اور مادہ نکل جائے اور

اگر قی ممکن نہو مسہل دین جیسا سوء مزاج معدہ مین اُسکا ذکر آیا ہو اور تنقیہ کے بعد معاجین مقوی دین کہ پھر مادے کو نہ قبول کرے پانچوین قسم وہ ہی کہ معدے مین خلط بد بو جمع ہو جائے اور طبیعت اُسکے دفع کرنے مین مشغول ہو کر غذا کی طلب سے رہ جائے اس سببسے اشتہا نہو اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ متلی آنیکی تکلیف ہو اور بدن سے بو آئے اور براز گندہ آئے اور جہان کہین مادہ کو طبقات نے جذب نکیا ہو اور معدے کے جوف مین رہا ہو یا اگر طبقون مین ہو اور بہت سی غذا کھانے سے اُسمین ملگیا ہو ہوسکتا ہی کہ قی مین بھی مادہ بد بو نکلے علاج تنقیہ کیواسطے قی کرین اور مسہل بین اسکے بعد دواء المسک اور جوارش عود کام مین لائین تاکہ معدے مین قوت اور خوشبو حاصل ہو چھٹی قسم وہ ہی کہ اخلاط خام بلغمی سے بدن بھر جائے اس سبب سے غذاؤن سے بے پروا ہو جائے اسواسطے کہ جبتک طبیعت ان کچے اخلاط سے اصلاح اور نضج اور تحلیل سے فارغ نہو اور اُن کو بدل ما یتحلل نکرے اعضا عروق سے چوسنے کے طور پر غذا کی طلب نہین کرتے اور نہ عروق معدے سے اور اُس فصل کے مقدمہ مین بیان کیا گیا ہی کہ اشتہاے صادق کون سی ہی فائدہ ریچھ اور دوسرے حیوانات کہ جاڑے کے موسم مین بہت مدت تک غذا نہین کھاتے اسکی یہی وجہ ہی کہ اُنکے بدن کچے اخلاط سے بھرے رہتے ہین اور طبیعت اُنکے دفع کرنے مین مشغول ہوتی ہی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ بدن مین امتلا ہو اور اس سے پہلے ایک مدت تک آرام سے رہنا اور ریاضت اور مشقت نکرنا اور غلیظ غذاؤن اور میوون کا کھانا گواہی دے علاج غذا کم کھائین اور حرکت اور ریاضت زیادہ کرین اور بہت نافع تدبیر حمام کرنا اور ترطیب کے بعد بدن کو مالش کرنا ساتوین قسم وہ ہی کہ بدن کا پوست سخت ہو جائے اور مسام بند ہو جائین اس سببسے تحلیل بہت کم ہو اور جب طبیعت تحلیل پر متوجہ رہے اعضا غذا کی درخواست نکرین اور اشتہا پیدا نہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بدن کی جلد سخت اور کھرکھری معلوم ہو اور پسینا بہت کم آئے اور اگر ایک عرصے تک غذا اندین غذا طلب نکرے اور معدے کے خلو کی تکلیف نہو اور بعضے حیوانات جنکی جلد بہت سخت ہی اُنکا حال دیکھنے سے اس قسم کی تائید ہوتی ہی جیسا کچھوا اور گوہ اور گرگٹ کہ بہت مدت تک کھاتے اور پیتے نہین علاج حمام مین جائین تا جلد نرم ہو اور مسام کھلجائین اور فضلے تحلیل ہون اور قوی ریاضتین کرین اور بدن کو ملین اور جونسی دوائین جلد کو نرم کرتی ہین اور مسام کو کھولتی ہین اُنکو پکا کر آبزن کرین اور گرم روغن مسام کے کھولنے والے بدن پر ملین غرض اسبات مین کوشش کرین کہ بدن مین تحلیل ہو اور اس سببسے طبیعت کو بدل کی احتیاج پڑے پھر اس ضرورت سے اعضا غذا کی درخواست کرین آٹھوین قسم وہ ہی کہ جگر ضعیف ہو جائے اور اُسمین اور ماساریقا مین سدہ پڑے اس سببسے کیلوس جگر کی طرف اچھی طرح جذب نہو جیسا ضعف قلیل یا کثیر ہو اور جتنا سدہ ہو اُسکے موافق معدہ ویسا ہی بھرا رہے اور غذا کا تقاضا نکرے اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ بیمار روز بروز دُبلا ہو اور مختلف رنگ کے اسہال آئین کبھی سفید اور کبھی سبز اور کبھی زرد باوجودیکہ کوئی چیز مصبغ یعنی رنگ کرنیوالی نہ کھائین اور جان لے کہ جب کیلوس جیسا کہ ہی ویسا ہی معدے سے امعا کی طرف اُتر آئے اور جگر کیطرف جذب نہو براز کا رنگ سفید ہوتا ہی اور جسوقت کہ کیلوس مین سے تھوڑا سا ماساریقا مین آتا ہی اور وہان ٹھہر کر جگر مین جانے سے پہلے پلٹ آئے براز سبز آتا ہی اسلیے کہ عروق ماساریقا کی حرارت ناری عفن نے اُسمین عمل کیا ہی اور جو کچھ اسمین ٹھہرے سبز ہو جائے اور براز کی زردی صفرا کے ملنے سے ہوتی ہی علاج ضعف جگر کے زائل کرنے مین اور سدے کے کھولنے مین کوشش کرین تاکہ کیلوس جگر کیطرف نفوذ کرے چنانچہ امراض جگر کے باب مین اسکا ذکر آئیگا اور پوشیدہ نہین کہ

یہ قسم جب سدے کے سبب سے عارض ہو اُسکا تدارک آسان ہی بخلاف اُسکے کہ ضعف جگر سے ہو کر بڑے آفات برپا کرتی ہی غرض کسیطرح پر ہو علاج
مین مہلت نکرین کہ اعضا مین غذا کا نہ پہونچنا ہلاک کرتا ہی نوین قسم وہ ہی کہ اُس راستے مین جو طحال اور فم معدہ کے بیچ مین ہی سدہ پڑے اور اُس سبب سے
سودا طحال مین رکا رہے اور معدے پر نگرے اور ظاہر ہی کہ جبتک سودا فم معدے پر نگرے اور ترشی کے سبب سے دغدغہ نکرے اور عفوصت کے
سبب سے رطوبات غلیظ چیپدار نہ چھیلڈالے اشتہا پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ جب معدے کی سطح پر رطوبت لگی رہیگی طبیعت دفع کرنا چاہیگی نہ جذب کرنا اور
ہرچند رگین چوسنے کے طور پر غذا کی درخواست کرین معدہ تقاضا نکرے اور فم معدہ خبردار نہو اور اس قسم کی علامت کئی طرح پر ہی ایک تو یہ کہ بھوک نہو مگر
عادت کے موافق جب کھانا وقت پر کھائین خوب ہضم ہو کیونکہ معدہ سالم اور ہاضمہ صحیح ہی دوسرے یہ کہ تلی بڑھ جائے اسلیے کہ اُسمین سودا جمع ہوتا
ہی تیسرے یہ کہ جسوقت کوئی ترش چیز قابض کہ دغدغہ اور دباغت اور تنقیہ کرنیوالی ہو کھانیکا اتفاق پڑے اشتہا پیدا ہو اسواسطے کہ ایسی چیزین خبردار کرنے
مین اور فم معدہ کی رطوبت چھیلنے مین سودا کے قائم مقام ہین کیونکہ ترشی دغدغہ کے سبب سے فم معدہ کو خبردار کرتی ہی اور قابض چیز دباغت اور تنقیہ کرنیوالی
جسکو عفص کہتے ہین یعنی جسکا مزہ کسیلا ہی معدہ کو دباغت کرتی ہی اور رطوبات لزج کو زائل کرتی ہی اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ سودا مین ان دونون
کیفیتون کے سبب سے اشتہا کو اُبھارتا ہی جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہی علاج جو کچھ کہ عظم الطحال مین بیان کیا جائیگا وہی اسکی تدبیر ہی اور راستون کا کھول
دینا سب تدبیرون سے زیادہ مفید ہی جسطرح سے ہو سکے اور جو کچھ تفتیح کے لیے اسمین مخصوص ہی سکنجبین بزوری کا پینا اور کامخ کبر اور کامخ انجدان اور کبر
اور انجیر کہ سرکہ مین پرورده کیا ہو گرم دواؤن مین جو بیج کی قسم سے ہین جیسے تخم کرفس تخم بادیان سداب نانخواہ ملا کر دینا اور اگر قے سے کوئی امر مانع نہو تخم ترب
تخم شبت تخم جرجیر کے جوشاندے مین نمک اور سکنجبین عسلی ملا کر پیین اور قے کرین اسواسطے کہ بدن مین جون سے مواد رک رہے ہین اُنکے اکھاڑنے مین
قے بہت مفید ہی اسی واسطے اُسکو زلزلۃ البدن کہتے ہین دسوین قسم وہ ہی کہ فم معدہ کی حس باطل ہو جائے اس سبب سے رگون کے چوسنے کا اثر اور سودا
کی لذع دریافت نہو پھر ہرچند کہ معدہ غذا چاہے اور سودا اُسپر گرے لیکن اشتہا نہو اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ معدے کے افعال بالکل سلامت
ہون اسلیے کہ قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور دافعہ صحیح ہی اُسمین کوئی آفت نہین اور اس قسم مین اور نوین قسم مین فرق یہ ہی کہ اس قسم مین ہرچند کہ ترش اور کسیلی
چیزین کھائین مگر ہرگز کھانیکی خواہش نہو اور تیز چیزین جو کھانے مین آئین اگرچہ فلافلی ہو اُنکی لذع سے کچھ خبر نہو اور تاثیر ظاہر نہو اور ہچکی اور متلی نہ آئے ہرچند
کہ تیز چیزین نہار پر کھانے کا اتفاق پڑے بخلاف نوین قسم کے کہ اُس راستے مین جو معدے اور طحال کے درمیان ہی سدہ پڑنے سے عارض ہوتی ہی کہ
اُسمین اس سبب سے کہ حس قائم ہی ترشی کا کھانا اشتہا لاتا ہی اور تیز چیزون سے فم معدہ ایذا پاتا ہی فائدہ فم معدہ کی حس کے باطل ہونے کا یہ سبب ہی
کہ اُس پٹھے مین جو دماغ سے فم معدہ کی طرف آتا ہی آفت پہونچے اور یہ پٹھا اعصاب دماغی کے چھٹے جوڑ مین سے ایک قسم ہی علاج معاجین اور
روغن اور خوشبو موافق سے دماغ کی تقویت کرین اور اگر پٹھے مین آفت آنیکا سبب مادہ ہو اول دماغ کو حبوب اور ایارجات مناسب سے پاک کرین
اور جو مقویات مخصوص ہین اُنکے استعمال سے تعدیل کرین اور اگر عصب کی آفت کا سبب سوء مزاج سادج ہو تنقیہ کی احتیاج نہین تنبیہ
پوشیدہ نرہے کہ یہ قسم سب قسمون سے زیادہ اشتہا کو باطل کرتی ہی اور دشواری سے اسکا علاج ہوتا ہی اسلیے کہ عصب مذکور کی آفت کا سبب

خواہ سوء مزاج ساذج ہو خواہ مادّی چونکہ ایک شق خاص کا تنقیہ اور تعدیل غیر ممکن ہی جسوقت کہ تنقیہ کیا جاے یا تبدیل تمام بدن کا مزاج بدل جائیگا اور اُسمین سے مواد صالح جبکا تنقیہ مقصود نہین اُسکا استفراغ ہوگا اور ظاہر ہی کہ جبتک یہ عضو پاک ہوا اور اُسکا مزاج بدلے بدن مین ضعف اور ذبول کی نوبت پہونچے کیونکہ مواد صالحہ کا استفراغ ہوتا ہی حاصل کلام بدل کی رعایت ضروری ہی اور چونکہ معدے کے افعال سالم ہین اشتہا نہین سو اس قسم کے علاج مین پہلے قوانین کا لحاظ رکھ کر تنقیہ اور تعدیل مین کوشش کرین تاکہ انجام مین ضرر عظیم نہ پہونچے ہر حال مین دماغ کی تقویت کرتے رہین اور کبھی کبھی آہستہ اور دفعات مین دماغ کا تنقیہ بھی کرین گیارھوین قسم اُن اسباب متفرق کے ذکر مین جو اشتہا کو ضعیف کرتے ہین اور یہ کئی طرح پر ہی ایک تو یہ کہ بدن مین خون بہت کم ہو جاے اور بدن مین ضعف پیدا ہو اسواسطے کہ خون اور قوت کے زیادہ ہونے سے بدن کے ہر فعل کو کمال ہوتا ہی اور اسی قبیل سے ہی کہ بعضے نقاہت والون کی اشتہا مین ضعف آتا ہی اور ایسا ہی اُس شخص کو جسکو اسہال حد سے زیادہ آئین دوسرے یہ کہ شراب جو معتاد ہو گئی اُسکو چھوڑ دین اس سبب سے اشتہا ضعیف ہو جائے کیونکہ شراب اپنی عطریت سے دماغ کو قوت دیتی ہی اُسکے سبب سے فم معدہ سودا کو جو اُسپر گرتا ہی اُسکے دغدغہ سے کامل تمیز کرتا ہی اور جب تمام بہت دن تک معتاد ہو جاے پھر اُسکو دفعةً چھوڑ دین قوت کی درستی مین ضعف آجاتا ہی اس سبب سے کہ امر معتاد جو اُسکو ابھارتا تھا کم ہو گیا تیسرے یہ کہ غم اور وہم عارض ہو اور اشتہا کو ساقط کرے اسلیے کہ یہ عوارض نا طبعی سب قوتون کو سُست اور ضعیف کرتے ہین فائدہ امر مکروہ کی توقع کو ہم کہتے ہین اور اُسکے وقوع مین اُسکو غم بولتے ہین انتباہ کبھی اشتہا ساقط ہوتی ہی پھر جب تھوڑی سی غذا کھائین اشتہا پیدا ہوتی ہی اُسکی دو وجہ ہین ایک تو یہ کہ غذا کے آنے سے قوت خبردار ہوتی ہی اور قوت کے خبردار ہونے سے یہ مراد ہی کہ قوت جاذبہ جذب کے لیے اُبھر آئے اسی قبیل کی بات ہی جو ترک لوگ مثل کہتے ہین کہ اشتہا نہ دندان ست یعنی اشتہا دانتون کے تحت مین ہی دوسرے یہ کہ ممکن ہی کہ یہ غذا جو وارد ہوتی ہی اس کیفیت کی ضد ہو جو اشتہا کو ساقط کرتی ہی مثلاً گرمی سے اشتہا کم ہو جاے اور غذا سرد بالفعل کھائین سو یہ غذا حرارت کی تعدیل کرتی ہی اور نہ کھانیکی خواہش پیدا ہوتی ہی اور اسی قسم کی بات ہی کہ گرم معدے مین سرد پانی اشتہا کا اور ہضم کا باعث ہوتا ہی اور کبھی امعا کے کرم چڑھ کر فم معدہ پر آئین اور طبیعت کو مشغول کرینکے سبب اشتہا کو ساقط کرین اور کبھی صرف طبیعت کی نفرت ہی اشتہا کو ساقط کرتی ہی جیسا مکھیون کی کثرت مین اور مکروہ غذاؤن سے نازک مزاجون کو پیش آتا ہی اور نقصان شہوت کی ایک قسم ہی کہ اگر غذا حاضر نہو اشتہا موجود ہو اور جسوقت غذا آئے اشتہا جاتی رہے اور غذا مکروہ بھی نہو اور اسکا سبب جاذبہ کا ضعف ہی اور چونکہ اس گیارھوین قسم کی تدبیر اسکے دوسرے انواع کی نسبت جنکا یہان مذکور آیا ہی بہت ظاہر ہی اُسکا معالجہ درازی کے خوف سے ہمنے ذکر نہ کیا فائدہ اُن دواؤن کے ذکر مین کہ کھانیکی خواہش کو ہٹا لاتی ہین مزاج کی رعایت کے موافق سکنجبین سفرجلی اور ریبہ ساذجہ اور خوشبودار اور شراب لیمون اور سرکہ عنصل اور کبر سرکہ مین مدبر اور پودینہ سرکہ مین مدبر اور زبیب اور پیاز اور لہسن اور امرود اور سیب اور سماق خصوصاً اگر اُنمین سے ہر ایک سرکہ مین پڑا ہوا اور زیتون ابیض نمکین اور نمکین مچھلی اور بیر اور زعرور اور شراب پودینہ اور انار ترش اُسکی ترکیب انار ترش لیکر مع پوست نچوڑ لین اور اسکا پانی لین اور سبز پودینہ کوٹکر اُسکا پانی نکال لین اور انار کا پانی ایک حصہ اور پودینہ کا پانی آدھا حصہ آپس مین ملائین اور دونون کے برابر شکر ڈالین اور قوام کرین خوراک ایک چمچہ سفوف اشتہا کو بڑھانیوالا گل سرخ دس درم سماق دو درم قاقلہ ایک درم کوٹ چھانکر رکھ لین خوراک دو درم اشتہا لاتا ہی اور پیاس کو بجھلاتا ہی

اور تنوری روٹی کی بو اور بھنے ہوئے گوشت کی بو اشتہا کو حرکت دیتی ہو فائدہ اُن دواؤن کے ذکر مین جو اشتہا کو ساقط کرتی ہین زعفران بھوک کا دشمن ہو حرارت کے سبب سے کہ سودا کی ترشی کے مضاد ہو اور جو چیز کہ نرم معدہ کو سست کرتی ہو اشتہا کی مضر ہو یہی وجہ ہو کہ اگر روغن بہت سا کھائین اشتہا زائل ہو بشرطیکہ اُسکے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ کھائین کہ اُسکی چکنائی کی مضاد ہو اور مغز تخم غاروا زگونہ یعنی چرچپا کے تخم کا مغز اشتہا کے ساقط کرنے مین نہایت موثر ہو اور جو کچھ مزاج مین اشتہاء طبعی کے مخالف ہو جیسا کہ اس فصل مین مذکور ہو اشتہا کو ساقط کرنے والا ہو ۔

فصل فساد شہوت کے بیان مین جسکا نام وحم حاے مہملہ سے جمہور اطبا کے نزدیک مگر بعضے وحم اُسکو کہتے ہین کہ جونسی کھانیکی چیزو نمین بُری کیفیت ہو اُنکی اشتہا ہو اور فساد شہوت اُسکو کہتے ہین کہ جون سی بُری چیزین کھانے مین نہین آتی ہین اُنکی اشتہا ہو جیسے مٹی اور کوئلا اور ٹھیکرا اور سفیدہ اور چونہ اور اُنکے مانند اور ان دونون لفظون کا یہ فرق صاحب اسباب و علامات کا اختراع ہو اور شارح اسباب کہتا ہو کہ مین نے ایک عورت کو دیکھا ہو کہ پرانی روئی کی اشتہا رکھتی تھی اور ہمیشہ اُسی کو چباتی تھی اور اکثر اوقات اُسکو نگل لیتی تھی اور یہ علت حاملہ عورتون کو اکثر عارض ہوتی ہو خاص کر حمل کی ابتدا مین تین مہینے گذرنے تک اور شاید کہ تین مہینے کے بعد بھی رہے اور جسکے حمل مین لڑکا ہوتا ہو وہ اشتہا اُسکو اس حاملہ کی نسبت جسکے حمل مین لڑکی ہو بہت کم ہوتی ہو اور فساد شہوت کا سبب یہ ہو کہ بُری خلط معدہ مین جمع ہو جائے اور معدہ کی چنتو نمین جم جائے پھر طبیعت ایسی چیز کی آرزو کرے کہ اُس خلط فاسد کی ضد ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ کبھی بُری چیزونکی اشتہا اس سبب سے ہوتی ہو کہ معدہ مین اخلاط فاسد جمع ہو جاتے ہین اور آپ جیسی چیز کو طلب کرتے ہین اس بات پر بوماہر اسطرح دلیل لاتا ہو کہ ایک عورت کے معدہ مین دبیلہ تھا اور ہرتال کے کھانیکی خواہش رکھتی تھی اور مشکل سے اس کام سے رکتی تھی پھر جب دبیلہ پھوٹا تو قے مین ایسی خلطین آتی تھین کہ ہرتال سرخ اور زرد کے رنگ مین مشابہ تھین لیکن تحقیق والے اس بات کو نہین پسند کرتے کہ بُری اشتہا اس سبب سے ہوتی ہو کہ خلط فاسد اپنے ہمشکل کو طلب کرتی ہو اسلیے کہ شہوت اور نفرت طبیعت کے کام مین نہ خلط فاسد کے اور طبیعت کی شان سے یہ بات ہو کہ اگرچہ نہایت ضعیف ہو مگر خلط غالب کے مضاد پر مشتاق رہے شیخ نے فرمایا کہ طبیعت کا میلان ایسی چیز پر ہونا جو اوپری مزاج کے موافق ہو اس بات کی کچھ اصل نہین حاصل کلام صحت کا ہونا اور ضعف اور دوسرے عوارض کا نہونا باوجود بُری بُری چیزونکی اشتہا کے طبیعت کی قوت اور اور مادے کے مغلوب ہونے پر دلالت کرتا ہو اور اُسکے برعکس مادے کے غلبہ کی علامت ہو اور طبیعت کے ضعف کی دلیل ہو اور جو شخص کہ خلط فاسد کی طلب کو بھی بُری چیز کی خواہش کا سبب جانتا ہو اُسکے قول پر اسی بات سے فرق کرتے ہین کہ یہ طبیعت کی طلب ہو یا مادے کی خواہش یعنی جو کچھ طبیعت کی طلب سے ہوگا بُری چیزون کے کھانے سے ضرر نہونا اسپر گواہ ہوگا اور جو کچھ خلط کی طلب سے ہوگا کہ بذات خود اپنے ہمشکل چاہتی ہو اور طبیعت کا اشتیاق نہین تو ضعف اور آفات کا ظہور مین آنا اُسکا شاہد ہو اسلیے کہ مادہ طبیعت پر غالب ہو اور جان لے کہ حاملہ عورتون کو جو ابتدا مین یہ مرض پیدا ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ اُنکا حیض جنین کی غذا کے لیے ٹھہر جاتا ہو اور چونکہ جنین اُسوقت مین ضعیف ہوتا ہو اُسمین سے تمام خون کو غذا نہین کر سکتا اُسمین سے تھوڑا سا مادہ معدے مین آپڑتا ہو اسوجہ سے کہ وہ بہنے والی رطوبت ہو طبیعت ایسی چیز کی خواہش کرتی ہو جو اُسکو خشک کر دے پھر جو کچھ اُس کیفیت کے مضاد ہو مرغوب ہوتا ہو اور یہ امر اور تصرفات حکیم مطلق جل شانہ نے طبیعت کو عطا فرمائے ہین اور یہ علت حاملہ کو اکثر چوتھے مہینے مین جو زائل ہو جاتی ہو اُسکی یہ وجہ ہو کہ جنین جب قوی اور بڑا ہو جاتا ہو اُسکے صرف مین غذا زیادہ آتی ہو اور اس عرصہ مین خلطون مین سے کچھ قے مین بھی نکلجاتی ہو کچھ پک کر تحلیل ہوتی ہو اسلیے کہ حاملہ کا کھانا بہت کم ہو جاتا ہو اور یہ کیفیت اس حاملہ کو جسکے

له [illegible] ۱۲

حمل مین لڑکی ہی اُس حاملہ سے جسکے حمل مین پسر ہی اس سبب سے زیادہ ہوتی ہی کہ جو بچہ نر ہی اُسکی حرارت قوی ہی اس سبب سے دختر کی نسبت زیادہ غذا پاتا ہی اور اسی سبب سے فضلے بھی بہت کم رہتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عورت کا بدن اخلاط فاسد سے پاک و صاف ہو اور جنین قوی اور غذائین کثیر المقدار بے ترتیب کھانیکا اتفاق ہو اس سبب سے کچھ آرزو باطل پیدا نہو اور متلی اور قی عارض ہو علاج ہر مہینے مین ایکبار یا دو بار مقیات پیکر قی کرین اور جب قی کرنا چاہین ورمچھلی شور کھلائین اُسکے بعد مقیات پلائین اور کبھی کبھی مسہل بھی استعمال کرین اور تنقیے کے بعد جوارشات مناسب سے معدے کی تقویت کرین اور جو کچھ قی کے لیے کام مین آتا ہی ماء العسل ہی اور سکنجبین کہ اُسمین مولی ڈال کر رکھین اور شبت کا پانی اور نمک ورمولی کے بیج جونسا میسر آوے مفید ہی اور جو کچھ معدے کو اخلاط فاسد سے اسہال کے ساتھ پاک کردے ایارج فیقرا ہی اور حب الصبر اور یہ دوائین تربد برنگ کابلی نمک نفطی ایارج فیقرا شہد مین ملاکر جسقدر مناسب ہو کام مین لائین ترکیب جوارش کی کہ معدے کو قوت دیتی ہی انیسون ہلیلہ بلیلہ آملہ مصطگی زیرہ نانخواہ قاقلتین زنجبیل سداب فلفل لیکر کوٹ اور چھانکر نبات سفید قوام کرکے اُسمین ملائین اور جان لے اگر یہ مرض حاملہ کو ہو اور وہ بے تکلف قی کرسکے اور یہ امر اُسپر آسان ہو تو اُسکو حکم کرین کہ کبھی کبھی قی کیا کرے اور اُسکے معدے کو جوارش عودیبہ سے قوت دینا چاہیے اور اگر قی کرنا آسان نہو اور بہت زور سے آئے تو قی نکرنا چاہیے حاملہ کو مسہل دوا بھی ندین اور تقویت معدہ کے سوا اور کچھ نکرین اور لطیف غذائین سریع الہضم اندازے مین معتدل تبلا دین جیسے تیتر اور مرغ خانگی اور بزغالہ کا گوشت بھنا ہوا اور پکا ہوا اور کبھی کبھی اُسکے کھانے مین تھوڑا سا لہسن اور خردل ملایا کرین فائدہ حاملہ عورتون کو اور اُنکے سوا جنکو بری چیزون کی خواہش ہو خصوصاً مٹی کھانیکی ہو جاتی ہی کبوتر کے بچہ کے استخوان اور تیتر کے اور تدرو کے بچے کے اور مرغ خانگی کے بچے کے استخوان بریان کو چبانا اور اُسکا پانی نگلنا اُسکو دبا دیتا ہی اور اُنکی بُری اشتہا کے دفع کرنے مین اور اُسکے جوش کو بھلانے مین ان جانورون کے استخوان بریان جنکا ذکر آیا ہی نہایت موثر ہین خصوصاً اگر نمک اور کچھ ایک فلفل پیسکر پانی مین ڈالین اور استخوان مذکورہ کو اس نمک کے پانی مین بھگوکر چبائین اور گوسالہ کا گوشت اور ہرن کا گوشت بھونکر اور نمک اور اجوائن لگاکر چبانا اور اُسکا پانی نگلنا ایسا ہی کام کرتا ہی اور مٹی کی خواہش کو دباتا ہی اور مصطگی انیسون علک البطم زیرہ نانخواہ چباکر اُسکا پانی نگل لینا مفید ہی اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ بُری اشتہا کے باطل ہونیکے واسطے بہتر تدبیر یہ ہی کہ نہار بچہ کبوتر بریان کھائین اور غذا کھانیکے بعد تھوڑا سا نقل کرین اور بادام نمکین کھانا مفید ہی اور کہتے ہین میٹھا تیل پینا مفید ہی حاصل کلام آیا ہے مین تجربہ پر اعتماد کرنا چاہیے اور ایسی چیز جسکو مٹی کے عوض کھائین تاکہ مٹی کی خواہش کو بھلادے یہ ہی نشاستہ بھنا ہوا اور طباشیر اور بھنا ہوا پستہ اور گوز گندم اور شاہ بلوط اور مویز منقی اور کشمش نافع ہی

فصل جوع الکلب کے بیان مین یہ ایسا مرض ہی کہ کھانیکی خواہش حد طبعی سے زیادہ ہو اور ہر چند کہ غذا مقدار مین زیادہ مختلف طور پر شکم سیر ہوکر کھائین مگر بھوک کم نہو اور جو شخص اُسکے کھانے مین شریک ہو حرص کی شدت سے اس سے بڑبڑا کر لڑنے لگے جیسا کتون کا خاصہ ہی اسی سبب سے اس بیماری کا یہ نام رکھا گیا اور اس سبب سے کہ اس بیماری کے پانچ سبب ہین ہر ایک کو ہم علیحدہ قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم وہ ہی کہ سوء مزاج بارد کثیف کہ عضو مین کثافت پیدا کرے اور حد سے زیادہ نہو فم معدہ مین عارض ہو اور اُسکو منقبض کرے اور قوت ردی پھر اشتہا پیدا ہو

طہ زن لاہونوالی دوائین ۱۲

جیسا کہ رگون کے چوسنے سے اور فم معدہ پر سودا کے گرنیکے وقت اشتہا پیدا ہوتی ہو اسواسطے کہ ان امور مین ہر ایک فم معدہ کی تکثیف اور قبض اور تقویت کا سبب ہو جاتا ہو اور یہی اشتہا ہو لیکن جو اشتہا کہ تقاضاے طبیعت سے ہوتی ہو وہ نیک ہو جیسا کہ اوپر نقصان شہوت طعام مین بیان ہو چکا ہو اور اُسکے سوا بُری ہو اور سرد ملکون مین اور سرد موسم مین اسی سببسے اشتہا زیادہ ہوتی ہو کہ سرد ہوائین فم معدہ کو قبض اور جمع کرتی ہین اور قوت دینے مین مخصوص ہین اور اسی قسم کی بات ہو کہ بہت لوگون کو موت کے قریب بھوک لگتی ہو اور کھانا مانگتے ہین جان سے کہ جب فم معدہ مین مزاج بارد جو افراط سے نہو عارض ہو اُسکے ساتھ اگر تمام اعضا کا مزاج گرم ہوگا بیماری نہایت قوی ہوگی اس سببسے کہ تحلیل زیادہ ہوتا ہو اور اعضا غذا طلب کرتے ہین جیسا ابھی معلوم ہو چکا ہو اور اس قسم کی علامت نفخ کی کثرت اور پیاس کی کمی اور ان سب علامتون کا ظاہر ہونا جو فم معدہ کے سوء مزاج بارد کو لازم ہین اور براز بہت آنا مگر جہان کہین فم معدہ کی سردی کے ساتھ تمام اعضا گرم اور غذا کے مشتاق ہین اس صورت مین ثقل زیادہ نہین ہوا کرتا فائدہ سوء مزاج بارد کہ فم معدہ مین عارض ہوتا ہو اگر حد سے زیادہ ہو یا معدے کے سب اجزا مین عام ہو اشتہا کو باطل کرتا ہو کیونکہ اس صورت مین فم معدہ رگون کے چوسنے کا اور سودا کے گرنیکا اثر نہ پائیگا اور اُسکا فعل بالکل باطل ہو جائیگا اسی واسطے اس قسم مین یہ قید لگادی کہ حد سے زیادہ نہو علاج گرم معجون دین تاکہ فم معدہ مین گرمی پہونچے جیسے سفرجلی ممسک اور خوزی اور فنجنوش اور حکم کرین کہ ہمیشہ مصطگی انیسون زیرہ نانخواہ چبایا کرین اور سنبل قرنفل جائفل گل سرخ فم معدہ پر ضماد کرین اور اگر سوء مزاج بلغمی ہو اول حب قوقایا اور حب ایارج سے اُسکا تنقیہ کرین اور کہتے ہین کہ شراب شیرین اس قسم مین مفید ہو اسلیے کہ شراب سرد مزاج کو گرم کرتی ہو اور خلط غلیظ کا نضج اور تلطیف کرتی ہو اور اُسکو اُسکی جگہ سے ٹال دیتی ہو اور اس جگہ شیرین کو اسواسطے اعتبار کیا کہ قابض اور عفص اشتہا کو بڑھاتی ہو اور اُسکی امداد کرتی ہو اور سب تدبیرون سے بہتر یہ ہو کہ شراب شیرین کسی چکنی چیز کے ساتھ استعمال کرین تاکہ جو قبض فم معدہ مین سردی سے یا خلط ترش کے سببسے عارض ہوا ہو اُسکو چکنائی ڈھیلا کرنیکے سببسے زائل کرے اور مادہ چکنائی کے سببسے ڈھیلا ہو کر شراب کا اثر خوب مانے اور جہان کہین بدن مین دوسرے اعضا کا مزاج گرم ہو اور اُسکے سبب غذا اعضا کی طرف منجذب ہو اور معدے مین نہ ٹھہرے وہ بیماری سخت ہوتی ہو چنانچہ بیان کیا گیا ہو اور تدبیر یہ ہو کہ غذا کے لیے ایسی چیز اختیار کرین کہ دیر مین نفوذ کرے جیسے ہریسہ اور چکنا فالودہ تاکہ معدہ سے جلد اعضا کی طرف نہ جائے اور طبیعت کی حفاظت کے لیے اطریفل صغیر اور جوزی اور جوارش نارمشک استعمال کرین تاکہ بیمار ہیضہ کی آفت سے بچا رہے دوسری قسم وہ ہو کہ سودا طحال سے فم معدہ پر زیادہ گرے اور معدے مین اپنا اثر کرے اس سببسے اشتہا غالب ہو اور باوجود بہت کھانیکے آرام نہو اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ ہر امر حد اعتدال سے بڑھ جائے مرض ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ پیاس بہت کم ہو اور کھٹی ڈکار آئے اور خلو معدہ کیوقت شدت کی لذع اور جلن فم معدہ مین عارض ہو اور جبتک کوئی چیز نہ کھائین وہ سوزش زائل نہو اور براز بہت آئے فائدہ کھانے سے لذع اسلیے ساکن ہو جاتی ہو کہ کھانا سودا کے ساتھ ملجاتا ہو اس سبب سے مادہ کی سوزش ٹوٹ جاتی ہو اور براز اسواسطے بہت آتا ہو کہ غذا اعضا کیطرف زیادہ جذب نہین ہوتی اور خوب ہضم نہین ہوتی اور بدن کا دُبلا ہونا بھی اس قسم کی علامات سے ہو علاج تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ افتیمون دین اور اگر کوئی امر مانع نہو بائین ہاتھ سے رگ باسلیق یا رگ اسیلم کھولین اور ضماد مسخن طحال پر رکھین تاکہ مادہ طحال سے باہر کیطرف کھنچ آئے اس سببسے فم معدہ پر نہ گرے اور سینگیان بدون پچھنون کے لگائین اور تکمید کرین اور مجمرہ ناری کہ نفخۂ طحال مین اُسکا ذکر

آیا ہی نہایت مفید ہی اور غذا جو چکنی ہو اُسکو اختیار کرین کہ چکنا کھانا سودا کی ترشی کو اصلاح دیتا ہی اور جو قبض اور کثافت کہ ملنے کی یبوست سے فم معدہ مین عارض
ہو اُسکو زائل کرتا ہی اور شاید کہ اس قسم مین طحال پر داغ دینے کی حاجت پڑے اور یہ علاج قوی الاثر ہی اور ضرورت کے وقت ہی اُسکی اجازت ہی تیسری قسم وہ ہی کہ سوء مزاج
گرم معدہ مین اور تمام بدن مین عارض ہو اگر یہی سوء مزاج صرف فم معدہ مین ہوتا کھانیکی اشتہا ضعیف ہوتی اور جاننا چاہئے کہ یہ اشتہا کی کثرت جو تمام اعضا کے سوء مزاج
سے عارض ہوتی ہی دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ سوء مزاج تمام اعضا کی قوت ماسکہ کو ضعیف کر دے اور تمام بدن کے مسامات کھول دے پھر جو غذا بدن مین پہونچے جلد
تحلیل ہو جائے اور مسام کی راہ سے نکل جائے اور غذا کی احتیاج باقی رہے دوسرے یہ کہ سوء مزاج تمام بدن پر غالب ہو اور اُس رطوبت کو جس سے اعضا
غذا پاتے ہین ہمیشہ خرچ کرے اس سبب سے تمام اعضا کی قوت جاذبہ کو جذب کی احتیاج رہے یہانتک کہ چوسنے کا اثر فم معدہ تک آکر ٹھہرے اور یہ بیماری پیدا
ہو اور یہ بیماری جب بہت سے استفراغ کے بعد پیدا ہوتی ہی یا بدن کے مسام کھلنے سے اور تحلیل کی کثرت سے عارض ہوتی ہی اسی قسم سے ہوتی ہی فائدہ
اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تمام بدن کے مسام کھلین یا استفراغ کی کثرت سے اعضا غذا کے مشتاق اور محتاج ہو جائین اور اسی سبب سے جسکا بیان اعضا کے سوء مزاج
گرم مین آیا ہی شہوت کلبی عارض ہو لیکن بدن مین حرارت نہو اور سوء مزاج کا اثر نہو اس صورت مین بیماری سہل ہوتی ہی بخلاف اُس صورت کے کہ بدن
کے مسام کھلے ہون اور گرمی داخل سے یا خارج سے شریک ہو اُس صورت مین بیماری بہت سخت ہوتی ہی اسلیے کہ دو سبب جمع ہو گئے ہین اور اس قسم کے
سبب کے مختلف ہونیسے کتنی ہی علامتین ہین ایک تو یہ کہ اسباب گرم جو مسام کو کھول دین موجود ہون یا گذر چکے ہون سو جو نسے اسباب مسام کھولتے ہین
یہ ہین ہوا کی حرارت اور جاگنا اور جماع کی کثرت اور غضب اور حد سے زیادہ بھوکا رہنا اور ہمیشہ حمام کرنا اور سخت حرکتین دوسرے یہ کہ ہضم سلامت ہو تیسرے
یہ کہ براز غذا کی نسبت بہت کم آئے اور یہ ظاہر ہی کہ جب غذا اعضا کیطرف زیادہ جذب ہوگی فضلہ بہت کم آئیگا چوتھے یہ کہ پیاس کا غلبہ ہو خصوصاً جہان کہین
بدن مین حرارت ہو پانچوین یہ کہ بدن کو غذا سے نفع ہو اور روز بروز دبلا ہو باوجودیکہ کھانیکی کثرت ہو خصوصاً اگر تنہا سوء مزاج حار سبب ہو یا اُسکے ساتھ اور ایسے اسباب
جنسے مسام کھلین شریک ہون چھٹے یہ کہ اکثر طبیعت مین قبض رہا کرے اسلیے کہ اعضا غذا کی شدت سے محتاج ہین اور معدے مین گرانی محسوس ہو کیونکہ فضلہ
کی کثرت ہی اور معدے مین دیر تک ٹھہرتا ہی علاج اول تو غور کرین کہ بدن مین جو تخلل ہوا ہی یعنی مسام کھل گئے ہین اسکے ساتھ حرارت بھی ہی یا نہین اگر
حرارت ہی تو منھ تلخ ہوگا حرکت اور ریاضت سے روک دین اور شربت قابض جیسے شربت سیب ترش اور شربت بہ ترش شربت غورہ شربت انار پلائین تاکہ حرارت
ساکن ہو اور مسام بند ہو جائین اور حصرمیہ اور سماقیہ اور قلیہ خیارا ور زردہ بیضہ مرغ نیم برشت اور اسی قسم کی چیزین کھلائین اور سرد مکانین رکھین اور حکم کرین کہ
سرد پانی مین بیٹھے اور روغن حب الآس تمام بدن پر ملین خصوصاً اگر اس روغن مین بہی ترش کا پانی دو چند ملا کر جوش دین یہانتک کہ روغن باقی رہے اور اگر
روغن حب الآس مین موم پکا کر اُسکو بہی کے پانی مین ہاتھ سے ملین یہانتک کہ بہی کے پانی کی قوت اُسمین آجائے خوب عمل کرتا ہی اور مسامات کے بند کرنے مین
یہ موم روغن بڑھکر مفید ہی اور مناسب ہی کہ غذا کم اور کئی دفعہ دین اور جو چیز کثیر الغذا ہی بہت مفید جیسے برہ کے گوشت کا مصوص کہ ایک قسم کا سالن ہی اور
اگر حرارت اُسکے ساتھ نہو جونسی غذا دیر مین نفوذ کرے جیسے گاے کی اوجھڑی اور ہریسہ اور سیر بریان اور پائے اور خبیصہ[۱۲] اور فالودے اور لوزینہ کھائین
تاکہ خون غلیظ پیدا کرے اور مسام مین جمٹ جائے اس سبب سے غذا جلد اعضا کیطرف نہ پہنچے اور یہ ظاہر ہی کہ جب معدہ کھانے سے بھرا رہیگا فم معدہ چوسنے کا

[۱۲] خبیصہ ایک غذا [illegible] ۱۲

اثر اور اعضا کا تقاضا نہ پائیگا اور باقی تدابیر جنسے مسام بند ہون خواہ باطنی یا خارجی اس قسم مین کہ حرارت کے ساتھ ہو اسکا بیان بتفصیل گذر چکا احتیاج کے موافق اختیار کرین تنبیہ جسوقت کہ اس قسم مین طبیعت خود بخود بدون مسہل پینے کے کھل جائے یعنی اسہال آئین صحت کی علامت ہو کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اعضا مستغنی ہو گئے اور کھٹی ڈکار کا آنا بھی نیک علامت ہو کیونکہ اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ غذا معدے مین ٹھہرتی ہو اور یہی مقصود ہو اور جاننا چاہئے کہ کھانیکی آرزو جو ایسی نقاہت والون کو کہ مدت تک تپون مین بیمار رہے ہون عارض ہو جاتی ہو وہ اسی قسم سے ہوتی ہو کہ اعضا غذا کے مشتاق ہوتے ہین تنبیہ جو کچھ تیز اور شور ہو اور چیز منضج اور مفتح اور مسخن یعنی گرم اور سدہ کشا ہو ایسی چیز سے اس قسم مین پرہیز واجب سمجھین کیونکہ تحلیل کا باعث ہوتی ہو چوتھی قسم وہ ہو کہ خلط بلغمی دماغ سے فم معدہ پر گرے اور اس جگہ معدے کی حرارت ضعف سے ترش ہو جائے اور ترشی کے سبب سے فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرے اور شہوت کلبی پیدا ہو اس قسم کی علامت یہ ہو کہ ترش ڈکار آئے اور نزلہ پہلے ہو چکے اور براز مقدار مین زیادہ اور رطوبت دار ہو اور پیاس کم ہو اور جو کچھ کھائین اکثر تو اُسیوقت مندفع ہو اور ایسا ہی طبیعت غذا پر بہت مائل ہو علاج پہلے تو نزلہ کو روک دین تاکہ سبب منقطع ہو پھر مادے کے تنقیہ کیواسطے ایارج فیقرا اور حب صبر کئی مرتبہ دین اور غذا کے لیے مرغ فربہ اور مرغ کا شوربا چکنا دارچینی صعتر کمون فلفل ملا کر کھلایا کرین اور کمونی مفید ہو اور جب طبیعت نرم ہو یعنی اسہال آئین اُسوقت خوزی مفید ہو اور چونکہ سر کے امراض مین نزلہ کے روکنے کی تدبیر کا ذکر آچکا ہو ہمنے یہان مکرر ذکر نہ کیا پانچوین قسم وہ ہو کہ معدے مین اور آنتون مین کرم اور حیات کبار یعنی بڑے کرم جو سانپ کیصورت ہوتے ہین پیدا ہون پھر بیمار جو کچھ کھائے اسکو کرم اپنی طرف کھینچ لین اور معدہ خالی رہے اور بدن کو غذا نہ ملے پھر اعضا غذا چاہین اور اشتہا موجود ہو اس قسم کی علامت اور علاج کو فصل دیدان سے کہ باب امراض امعا مین اُسکا بیان آئیگا تلاش کرین اور یہ بات ظاہر ہو کہ احیانًا شکم سے کرم کا نکل آنا اور اُسکی حرکت کا محسوس ہونا دلیل قوی ہو اور اُسکا تدارک اُنکا مار ڈالنا اور نکال دینا ہو

فصل جوع البقر کے بیان مین

یہ ایسا مرض ہو کہ تمام اعضا تو غذا کے محتاج ہون اور معدہ غذا سے کراہت اور نفرت کرے اور بھوک یعنی معدے کا تقاضا کچھ نہو اسیواسطے کہتے ہین کہ حقیقت مین یہ مرض ہو یعنی جو اشتہا کی ضد ہو اور جوع کا لفظ اس نظر سے بولا جاتا ہو کہ اعضا غذا کے محتاج ہین ورنہ جبتک فم معدہ مین طلب نہو جوع کے نام سے نہین بولتے اور یونانی اس مرض کو بولیموس کہتے ہین موس کا ترجمہ جوع ہو اور بولی کے معنی بزرگ چیز اور کلان اور اسوجہ سے کہ اعضا کی بھوک اور احتیاج بہت بڑی اور نہایت شدید ہوتی ہو اُسکو بقر سے تشبیہ دیا ہو یعنی اتنی بڑی بھوک کہ بڑائی مین بیل کے برابر ہو اور یہ محاورے مین آتا ہو کہ بڑی چیز اور اونچی چیز کو بیل سے یا گھوڑے سے تشبیہ دیتے ہین اور سبب کے موافق اس قسم کی تین قسم ہین پہلی قسم وہ ہو کہ سوء مزاج بارد باِفراط فم معدہ کے سب اجزا مین اس مرتبہ کو عارض ہو کہ اُسکی قوت حس اور قوت جذب کو باطل کردے اور یہ خرابی تمام معدے مین پھیل جائے یہی وجہ ہو کہ اس قسم کا بیمار ایک لقمہ حلق سے نیچے نہین اُتار سکتا اسلیے کہ جبتک معدہ کی جاذبہ طبیعی سے امداد نہو نگل لینا ممکن نہین اور وہ خود باطل ہو چکی ہو اور اس سبب سے کہ قوت حاسہ بھی باطل ہو جاتی ہو رگون کے چوسنے سے اور سودا کے لذع سے فم معدہ خبردار نہین ہوتا تاکہ کھانیکی اشتہا پیدا ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ روز بروز ضعف زیادہ ہو اور قوت ساقط ہونے لگے اور بدن دُبلا ہوتا جائے اسلیے کہ بدل ما یتحلل مفقود ہو یعنی تحلیل کا بدلہ نہین آتا اور کھانیکی اشتہا باطل ہو جائے اور جب فم معدہ پر ہاتھ رکھین اور بدن کی نسبت سرد معلوم ہو لیکن یہ علامت انتہا مین ظاہر ہوتی ہو کیونکہ سردی غلبہ

کر آتی ہو اور حرارت غریزی مغلوب ہو جاتی ہو اور غشی بھی اس مرض کو لازم ہو اس جہت سے کہ روح تحلیل ہوتی ہو اور غذا نہین پہونچتی اور معدے کی مشارکت سے دل ایذا پاتا ہو اور جان لے کہ اس قسم کی جوع البقر شہوت کلبی کے بعد عارض ہوتی ہو اسواسطے کہ جبتک فم معدہ مین سردی حد سے زیادہ نہین شہوت کلبی پیدا کرتی ہو جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین اور جب سے زیادہ ہو جاتی ہو جوع البقری لاتی ہو جیسا کہ ہم کہتے ہین اور یہ قسم ان دونون قسمون کی نسبت زیادہ پیدا ہوا کرتی ہو اور اکثر اُن لوگون کو عارض ہوتی ہو کہ شدت کے جاڑے مین سفر کرین اور سردی کھائین خاصکر اس سے پہلے بھوکے رہین یا غذا مین کمی کرین اور یہ ظاہر ہو کہ شدت کی سردی معدے کو کثیف کرتی ہو اور اُسکی قوت حس اور قوت جذب کو باطل کرتی ہو خصوصاً اگر معدہ جلد اثر پانیوالا اور غذا سے خالی ہو کیونکہ باہر کی سردی کا اثر خالی معدے مین زیادہ اور جلد ہوا کرتا ہو علاج غشی کی حالت مین سرد پانی کا چھینٹا مُنھ پر مارین اور عطریات سونگھائین اور اطراف کو ملین اور باندھ دین اور سوئیون سے ایذا پہونچائین اور پیشانی اور کنپٹی کے بال زور سے کھینچین اور جو چیزین معدہ اور قلب کی مقوی ہین جیسے سک اور گل سُرخ اور سنبل اور مصطگی اور عود معدے پر ضماد کرین اور جو کچھ غشی مین مذکور ہو کام مین لائین اور جب ہوش آئے شراب لیکر پانی یا گلاب اور عرق گاوزبان اور عرق بیدمشک مین ملائین اور اس شراب مین روٹی بھگو کر کھلائین اور ممکن ہو کہ روٹی سیب کے پانی مین بھگو کر دین اور جونسی غذا کہ جلد ہضم ہو اور جلد نفوذ کرے اُسکو اختیار کرین جیسے چوزۂ مرغ کا شوربہ کہ نخود اور زیرہ اور دارچینی اور عود کے ساتھ بنائین اور تریاق اور سنجرینیا اور جوارش بزوری اور اُنکے مانند استعمال کرین تاکہ معدہ کا مزاج بدل جائے اور گرم چیزین گرم معدے پر ضماد کرین دوسری قسم وہ ہو کہ بلغم غلیظ چپچپا فم معدے پر لپٹ کر اُسکو ڈھانپ لے پھر طبیعت اُسکے دفع کرنے مین کوشش رکھے اور غذا کے جذب کرنے سے نفرت کرے اور اس سبب سے کہ بلغمی مادہ معدے کے جرم پر لپٹا ہوا ہو سودا کی لذع اور رگون کے چوسنے کے اثر سے کہ اعضا کے تقاضا سے ہوتا ہو فم معدہ خبردار نہین ہوتا کہ اشتہا پیدا ہو تیسری قسم وہ ہو کہ خلط رقیق بلغمی یا صفراوی فم معدہ کے جرم مین نفوذ کرے اور اُسکی لیف مین پھیل کر اُسکے مزاج کو تباہ کردے اس سبب سے جاذبہ ضعیف ہو جائے استرخا کے طور پر اور اشتہا باطل ہو اور بلغم خواہ غلیظ ہو خواہ رقیق اُسکی علامت وہی ہو کہ سوء مزاج معدی مین مذکور ہوئی اور ایسا ہی صفرا کی علامت لیکن جی کا متلانا اور خشک قی کا آنا دونون کو لازم اور غشی کا آنا جوع البقر کے سب اصناف مین واجب اور لازم علاج غشی کے وقت مین ہوش لانیوالی تدبیرین جنکا بیان پہلی قسم مین آیا ہو کام مین لائین اور ہوش کی حالت مین معدہ کا تنقیہ ایسی چیز سے کرین کہ وہ مادہ جو بیماری کا سبب ہو اسکے مناسب ہو اور تقویت مین کوشش کرین اور بلغمی مین تسخین کرین اور لازم ہو کہ تنقیے مین قوت کا لحاظ رکھین یہانتک کہ اگر قوت کو قیام نہو موقوف رکھین اسیواسطے کہتے ہین کہ ان اقسام کا معالجہ نہایت مشکل ہو اسلیے کہ معدہ تنقیہ طلب ہو اور ضعف قوت اُسکو مانع ہوتا ہو چنانچہ شارح اسباب لکھتا ہو کہ ان اقسام مین تنقیہ نہایت ہی مشکل ہو کیونکہ وہ بدون قے اور اسہال کے نہین ہو سکتا اور قوت کا ساقط ہونا اور غشی کا آنا اس امر سے مانع آتا ہو

فصل جوع المغشی کے بیان مین وہ اسطرح پر ہو کہ آدمی کو بھوکا رہنے کی طاقت نہو اور اگر بھوک کیوقت غذا نہ ملے بیہوش ہو جائے یہ مرض ایسے آدمی کو پڑتا ہو کہ اُسکے فم معدہ مین شدت کا ضعف ہو اور اُنکے ساتھ اُسمین اور تمام بدن مین حرارت قوی واقع ہو اسلیے کہ جب اعضا گرم ہونگے تقاضا اور تحلیل زیادہ ہوگا اور اس سبب سے کہ معدہ ضعیف ہو رگون کے چوسنے سے ایذا پائیگا اور چونکہ دل فم معدہ سے شرکت رکھتا ہو اسکی ایذا سے ایذا پائیگا اور بالضرور غشی

عارض ہوگی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جب اشتہا ہو اور کھانے مین دیر لگے غشی عارض ہو اور پیاس کی شدت اور طبیعت مین خشکی اور جو کچھ معدے کے سوء مزاج گرم مین مذکور ہی ظاہر ہو علاج غشی کی حالت مین وہی تدبیر کرین کہ ہوش آنیکے لیے جسکا بیان آچکا ہی اور ہوش آنیکے وقت سبب کے زائل کرنیمین کوشش کرین اور جو غذائین کہ بالفعل اور بالقوہ بھی سرد ہون اور فم معدہ کی مقوی ہون کھلائین جیسے کہ روٹی انار میخوش کے پانی مین اور سیب کے پانی مین اور اُنکے مانند تر کرین اور لازم ہی کہ غذا طیار رہے تاکہ اشتہا کیوقت توقف نہو اور چاہیے کہ علاج مین سستی نکرین تاکہ دوسرے امراض مین نہ ڈالے اور کہتے ہین کہ اگر جلد تدارک نہ کیا جائیگا انجام صرع کی نوبت پہونچیگی اور جان لے کہ اسباب و علامات کے ماتن نے اس مرض کو جوع البقر کے اقسام مین شمار کیا ہی اور شارح نے اُسکے بیفائدہ ہونے مین اشارہ کہا ہی کہ شیخ نے اسکے واسطے جدا باب لکھا ہی اسلیے کہ معدہ اس جوع مین غذا سے تنفر نہین ہوتا جیسا کہ بولیموس مین ہوتا ہی

فصل عطش مفرط کے بیان مین یعنی پیاس حد سے زیادہ اُسکے تیرہ ۱۳ سبب ہین اور ہم ہر ایک کو جدی قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم وہ ہی کہ خلط مالح غلیظ جیسا بلغم شور یا خلط غلیظ بہت خشک جیسا بلغم جصی اور سوداے احتراقی معدے مین جمع ہو جائے پھر طبیعت پانی طلب کرے تاکہ رطوبت کی امداد سے خلط خشک اور غلیظ کو تراش ڈالے اس قسم کو عطش کاذب کہتے ہین یعنی جھوٹی پیاس کیونکہ عطش صادق وہی ہی کہ پانی کی طلب بدن کی احتیاج سے اور اعضا کی حاجت سے اور رطوبت کے عوض مین ہو سو یہ ایسی نہین اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ ہر چند سرد پانی پیئین پیاس موقوف نہو اور جیسا مادہ ہو اُسی کے موافق مُنھ کا مزہ ترش یا کھاری ہوگا اور متلی اور بیچینی کی ایذا ہو اور شاید کہ قے مین بلغم پڑے اور جب بیمار پانی پینے سے رکا رہے یا سو جائے پیاس مین کمی آجاتی اس لیے پیاس کے روکنے سے احشا کی حرارت بڑھتی ہی اس سبب سے پیاس لانیوالی خلط لطیف ہو کر بہ جاتی ہی علاج خلط کے لطیف اور قطع کرنیمین کوشش کرین مثلاً گرم پانی اور سکنجبین سے قے اور حب ایارج سے اسہال کرین اور بادیان کا پانی پلائین اور لہسن شہد مین ملا کر کھائین اور غذا مرغ کا گوشت بھنا ہوا اور نخود آب اختیار کرین اور زیرباجات شکر اور روغن بادام سے بنے ہوئے مفید ہین اور جو چیزین مادے کو غلیظ کرتی ہین جیسے ہریسہ اور کلہ پایہ اور غلیظ میوے وغیرہ اُنسے پرہیز واجب سمجھین اور جان لین کہ اسباب مین اطبا کا اتفاق ہی کہ جس عطش کا سبب بلغم شور ہو کہ معدہ مین پیدا ہو یا ماساریقا مین سدہ پڑنا اُسکا باعث ہو اُسکے قطع کرنیمین لہسن مخصوص ہی دوسری قسم وہ ہی کہ معدہ مین حرارت عارض ہو جیسے تپون مین عارض ہوتی ہی یا معدہ مین آجائے یا حرارت اور خشکی دونون اُسمین لاحق ہون پھر تبرید کے لیے یا ترطیب کیواسطے یا دونون کیوجہسے پانی کی طلب پیدا ہو اور جو عطش کہ حرارت اور یبوست کے اجتماع سے عارض ہو سب اقسام سے زیادہ سخت ہی تیسری قسم وہ ہی کہ سینہ اور ریہ مین یا دل مین حرارت عارض ہو اس سبب سے طبیعت کو پانی مطلوب ہو اور سینہ اور ریہ اور دل کے سوء مزاج کی علامات اور معالجات ہر ایک کے باب مین مذکور ہین اسی کے موافق تدارک کرین اور جاننا چاہیے کہ یہ فرق کرنا کہ پیاس معدے کی حرارت سے ہی یا جگر کی گرمی سے یا سینہ اور ریہ اور دل کی حرارت سے اسطرح پر ہی کہ اگر سرد ہوا کے ناک مین جانے سے پانی پینے کی نسبت زیادہ نفع ہو سینہ اور ریہ اور دل کی حرارت پر گواہ ہی اور اگر اسکے برعکس ہو یعنی سرد پانی سے زیادہ نفع ہو معدہ اور جگر کی حرارت کا نشان ہی اور دوسری علامات جو ہر ایک عضو کے سوء مزاج سے مخصوص ہین اور جس عضو مین کہ آفت ہو وہ

بھی گواہ دے اور جان لے کہ ہرچند سرد پانی پینا دل کی حرارت کی تسکین مین سرد ہوا کی نسبت کم اثر رکھتا ہو مگر جسقدر معدے کی حرارت کو ہوا سے
زیادہ نفع ہوتا ہو اس سے زیادہ تاثیر رکھتا ہو یعنے سرد پانی کا نفع دل کی حرارت مین اس سے زیادہ ہو کہ جتنا سرد ہوا معدے کی حرارت کو
تسکین کرتی ہو چوتھی قسم وہ ہو کہ جگر مین ورم پیدا ہوا ور راستون کو دبالے اس سبب سے جگر مین نفوذ نہ کرسکے اور پانی کا اشتیاق
باقی رہے باوجودیکہ کثرت سے پینے کا اتفاق ہو خصوصًا اگر یہ آماس گرم ہو کیونکہ اس صورت مین جگر کی گرمی سے پانی کی احتیاج زیادہ ہوگی
پانچوین قسم وہ ہو کہ جگر مین سوء مزاج گرم یا سرد عارض ہو اور پیاس کی زیادتی کا باعث ہو سوء مزاج گرم مین تو پانی کی طلب کا ہونا ظاہر ہو لیکن سرد مین
اس سبب سے ہو کہ سردی جاذبہ کو ضعیف کرتی ہو اور جبکہ جاذبہ ضعیف ہوگی کھانا اور پانی جگر کی طرف جیسا چاہیے جذب نہوگا پھر اس سبب سے کہ غذا
اور پانی اعضا مین نہین پہونچتا اعضا مین گرمی عارض ہو اور پانی کا اشتیاق پیدا ہو چھٹی قسم وہ ہو کہ جگر مین سدہ پڑے ورم کے طور پر پانی کو اعضا کی
طرف جانے سے مانع آئے جیسا استسقا مین ظاہر ہوتا ہو ساتوین قسم وہ ہو کہ سوء مزاج گرم گردے مین عارض ہو اور اسکے سبب گردہ جگر سے مائیت کو انداز
سے زیادہ جذب کرے اور ویسا ہی اسکو مثانہ کیطرف دفع کرے اسی طور پر ہمیشہ جذب اور دفع مین مصروف رہے اور جبکہ مائیت جگر مین نہ ٹھہر سکے اور بدن
مین نفوذ نکرے اور اوپر کیطرف نہ جاسکے پانی کی طلب باقی رہے اور پانی کا پینا اور ہوا کا ناک مین جانا کچھ فائدہ ندے جیسا ذیابیطس مین ہوا کرتا ہو اور
اس قسم کی علامات اور معالجات کا بیان اس عضو کے امراض مین آئیگا آٹھوین قسم وہ ہو کہ پرانی شراب کے پینے سے یا کھاری پانی سے یا لہسن یا پیاز
کے کھانے سے یا ایسی غذا سے جو بالفعل گرم ہو تشنگی عارض ہو اور ظاہر ہو کہ یہ چیزین معدے کو گرم کرتی ہین لیکن کھاری پانی باوجودیکہ اسکی تلخی اور
شوری کے سبب طبیعت چاہتی ہو کہ سرد پانی سے معدے کو دھو ڈالے اکثر یہ پانی شکم کو نرم اور رطوبات کا استفراغ کرتا ہو اور خشکی بڑھاتا ہو پھر
طبیعت زیادہ پانی طلب کرتی ہو علاج ماء الشعیر پلائین اور اسکے مانند جو چیز حرارت کو تسکین کردے جیسے اسپغول اور بہدانہ کا لعاب اور کدو اور تربوز
اور خیار کا پانی اور شیرۂ خرفہ رب سیب میخوش کے ساتھ اور آب آلو اور رب غورہ اور اگر ان دواؤن کو برف مین سرد کرکے دین زیادہ مفید ہون اور
اگر یہ جانین کہ خون مین شدت کی حرارت آگئی اور تبرید سے آسانی ساکن نہو قصد کرین خصوصًا جبکہ سن و سال اور فصل اور عادت موافق اور معاون ہو
نوین قسم وہ ہو کہ مسہل دواؤن سے اسہال حد سے زیادہ آئین اور اس سبب سے کہ استفراغ کی کثرت رطوبات اصلی کو تحلیل کرتی ہو اور خشکی لاتی ہو ترطیب کے
لیے پانی کی طلب پیدا ہو علاج حصرمیات برف مین سرد کرکے دین اور اسہال کے روکنے مین کوشش کرین اسطرح پر کہ اسوقہ یعنی ستو کے اقسام اور کعک انار کے
پانی مین ملاکر استعمال کرین اور ترطیب کے لیے روغن بنفشہ وغیرہ کام مین لائین اور بدن پر روغن ملین اور روغن ملنے سے پہلے حمام مین لیجائین اور جبتک بدن مین
نرمی آئے بٹھلائین اسکے بعد روغن ملین تاکہ ترطیب نہایت جلد حاصل ہو اور یہ احتیاط کرین کہ حمام گرم نہو اور پسینہ نہ آئے کیونکہ اس قسم مین عرق آنے سے مرض
بڑھتا ہو اور تدبیر کے خلاف ہوتا ہو اور اسیطرح جو چیز محلل اور خشک کرنیوالی ہو خواہ کھانے مین نہ پینے مین اور جو کچھ امور بدنیہ مین یا نفسانیہ مین ہو اس سے پرہیز
کرین دسوین قسم وہ ہو کہ ایسی قسم کے گوشت جنسے پیاس پیدا ہوتی ہو کھانیکا اتفاق پڑے اور چونکہ انکی سمیت سے دل مین اور تمام اعضاے اصلیہ مین
گرمی پیدا ہوتی ہو اور انمین نمکینی اور کھاری پن ہو اس سبب سے پیاس پیدا ہو اور اسکی علامت یہ ہو کہ آدمی ایک لحظہ پانی پر صبر نہ کرسکے اور باوجود اسکے پیشاب بند ہو

کیونکہ اس سے سب قوتین ضعیف ہوجاتی ہین اور جتنا پانی پیئین پیٹ پھولتا جائے اور کچھ نہ نکلے اور یہ اکثر ہلاک کرتا ہی گیارھوین قسم وہ ہی کہ فرفیون کے کھانیکا اتفاق ہوا اور اُسکے کھانے سے اسلیے پیاس پیدا ہوتی ہی کہ فرفیون شدت کی گرم ہی اور رطوبات اصلی کو تحلیل کرتی ہی اور باوجود اسکے مزاج انسانی کے مناسب نہین علاج ان دونون قسم کی یہ تدبیر ہی کہ دودھ اور گھی اور آش جو روغن بنفشہ کے ساتھ اور خیار اور کدو اور تربز کا پانی اور جو چیز رطوبت پیدا کرے پلائین اور دل کی تقویت کے لیے مفرح سرد دین تاکہ زہر کی ایذا دفع ہو اور جان لے کہ گاے کا گھی سب روغنون سے بہتر ہی بارھوین قسم وہ ہی کہ کوئی چیز غلیظ لزج جیسے تازہ مچھلی اور ہریسہ اور کلہ پایہ وغیرہ کھائین اور ان چیزون سے پیاس پیدا ہونیکی کئی وجہ ہین ایک تو یہ کہ طبیعت حرارت کو معدے کی طرف غذاے غلیظ کی تقطیع اور تلطیف کے لیے متوجہ کرے اور ظاہر ہی کہ جب حرارت معدہ کی طرف متوجہ ہوتی ہی پانی کی خواہش پیدا ہوتی ہی دوسرے یہ کہ کوئی چیز غلیظ لزج ماساریقا مین چمٹ جائے اور پانی کو نفوذ سے مانع آئے پھر طبیعت اپنے خالق کے حکم سے پانی طلب کرے کہ پانی کی امداد سے اُسکو تراش ڈالے اور جگر کیطرف نافذ کردے کیونکہ پانی رقیق کرنے مین مخصوص ہی سو جبتک وہ سب غذا صورت نہین بدلتی پانیکی طلب باقی رہتی ہی اور یہ اکثر بدون علاج کے خودبخود کئی دفعہ کے پانی پینے سے ساکن ہوتی ہی اور کبھی علاج کی حاجت پڑتی ہی اور علاج یہ ہی کہ تقطیع اور تلطیف مین کوشش کرین جسطرح عطش کاذب مین بیان کیا گیا اور سکنجبین گرم پانی مین ملا کر پینا عمدہ تدبیر ہی تیرھوین قسم وہ ہی کہ برف کھانے سے پیاس پیدا ہو اور برف سے پیاس جو پیدا ہوتی ہی اسکی وجہ مین اطبا کے اقوال مختلف ہین حاصل کلام جو کچھ مجکو پسند آتا ہی وہ قرشی کا قول ہی اور استاد علامہ قرشی کا قول اسطرح پر ہی کہ برف اگرچہ بالفعل سرد ہی مگر بالقوہ گرم ہی اسلیے کہ اجزاے دخانی سے مرکب ہی سو جسوقت بدن مین وارد ہوتی ہی بدن کی گرمی سے اُسکی سردی عارضی زائل ہوجاتی ہی اور اُسکی گرمی پلٹ کر پھر آتی ہی اسکی ایسی مثال ہی کہ جیسے گرم دوا کو حکمت عملی سے سرد کرکے کھائین جسوقت بدنکی حرارت سے اُسکی سردی فعلی زائل ہو گرمی پلٹ آئے اور استاد علامہ کے نزدیک یہ ہی کہ برف معدہ کے بلغم اور رطوبات کو کثیف کرتی ہی اسوجہ سے حرارت رُک جاتی ہی جیسا کہ اوپر بیان آیا ہی اور ہر ایک دوسرون کے قول پر اعتراض کرتا ہی علاج سکنجبین دین اور گرم پانی ٹھہر کر پینا اور زنجبیل مربی اور آملہ مربی اور شربت لیمون اور شربت نارنج وغیرہ اس پیاس کو ساکن کرتے ہین

فصل ورم معدہ کے بیان مین اسکی چار قسم ہین پہلی قسم اور دوسری قسم وہ ہی کہ خون سے یا صفرا سے پیدا ہو خونی کو فلغمونی معدہ کہتے ہین اور ان دونون قسم کی علامت یہ ہی کہ معدہ مین درد اور سوزش اور جلن پیدا ہو اور تپ ہر وقت رہے اور شدت کی پیاس اور کرب اور قے ایذا دے اور اشتہا ساقط ہو اور زبان اور مُنہ سرخ یا زرد اور اطراف سرد ہون اور جیسا مادہ ہو انھین عوارض مین سے جونسا اس مادے سے زیادہ مخصوص ہی اسی کی شدت سے پہچانا جاتا ہی جیسے درد بوجھ کے ساتھ اور سرخی خون پر اور جلن اور پیاس کی زیادتی اور زردی صفرا پر گواہ ہی اور اسیطرح دوسرے اعراض اور جان لے کہ اگر ورم معدہ کے سب اجزا مین ہوگا اعراض نہایت سخت اور زیادہ خوفناک ہونگے اور ورم اگر معدے کی اگلی طرف مین ہوگا تو نظر آئیگا خصوصاً جسوقت کہ بیمار چت لیٹے یا بدن سے ضعیف ہو اور جہان کہین کہ ورم معدہ کی پچھلی طرف مین ہو تو نظر نہین آتا لیکن اختلاج سے خالی نہین ہوتا علاج اول رگ باسلیق کی فصد کھولین ورم خواہ خونی ہو خواہ صفراوی مگر خونی مین لہو زیادہ نکالین اور صفراوی مین تھوڑا اور اگر کوئی امر فصد سے مانع ہو شانون کے بیچ مین پچھنے لگائین اور اگر ورم پچھلی طرف مین ہو معدے کے اوپر بھی پچھنے لگائین اور اگر اگلی طرف مین ہو گردن کی جگہ پر لگائین اور خون نکالنے کے بعد انارین کا پانی دین تاکہ اور مادہ نہ بڑھے اور قرص طباشیر آب غورہ کے ساتھ اور شربت بنفشہ شربت نیلوفر اور کاسنی کا پانی اور شیرہ تخم کاہو سب مفید ہین اور ایسا ہی ابتدا مین دوائین رادعہ جنمین خوشبو اور قبض ہو جیسے صندل اور مامیثا اور بستان افروز کا پانی اور اسکے مانند معدے پر ورم کی

جگہ ضماد کرین شلاً اگر ورم اگلی طرف مین ہو دوائین معدے کے اوپر لگائین اور اگر پچھلی طرف مین ہو گردہ کی جگہ پر رکھین اور تین دن کے بعد جو کا آٹا اور خطمی اور زرورد گلاب مین یا کاسنی کے پانی مین ضماد کرین اور غذاؤن مین سے ماء الشعیر پر اکتفا کرین اور جبتک تزائد یعنی بڑھنے کا زمانہ آخر ہو یہی تدبیر کرتے رہین اور اگر طبیعت مین قبض ہو املتاس کے فلوس کاسنی کے پانی مین یا عنب الثعلب اور تخم کاسنی اور تمر ہندی اور گل سرخ کے جوشاندے مین دین اور ان دواؤن کا وزن معین کرنا طبیب کے مشاہدے پر موقوف ہی اور اس سبب سے کہ املتاس شکم کو نرم اور مادے کو خشک کرتا ہی اور احشا کے ورم کو نہایت مفید ہی اس کام مین اُسکی تعریف کرتے ہین اور کبھی کبھی ایک ہلیلہ اُسکے ساتھ ملا دیتے ہین تاکہ قبض کے سبب سے معدہ کی قوت کی حفاظت کرے حاصل کلام مسہل قوی اور قے سے پرہیز لازم سمجھین تاکہ ورم کو نہ بڑھائے اور انتہا مین اگرچہ انحطاط کے قریب ہو کوئی ایسی چیز کہ تحلیل اور نرم کردے جیسے خطمی حلبہ السی بابونہ یا زرورد سنبل سعد آرد جو ضماد کرین اور جان لے کہ اگرچہ انحطاط مین صرف تحلیل کی زیادہ احتیاج ہی لیکن اس سبب سے کہ صرف محللات معدے کو ضعیف اور سُست کرتے ہین اور معدے کی قوت کے ضعیف ہونے سے جگر اور عروق کی قوت ضعیف ہوتی ہی یا امور ہلاکت کے باعث ہین مصلحت یہ ہین ہی کہ زمانہ ابتدا کے بعد انحطاط کے آخر تک قوابض خوشبو مرخیات کے ساتھ جمع کرکے استعمال کرین تاکہ صحت کی نعمت بیرنج و مشقت حاصل ہو تنبیہ جبکہ معدہ کا ورم تحلیل نہو اور خراج ہو جائے جو کچھ دبیلۃ المعدہ مین آجائیگا استعمال کرین تیسری قسم وہ ہی کہ بلغم سے پیدا ہوا اور اُسکی علامت یہ ہی کہ تپ نرم ہو اور لعاب کی کثرت اور ورم کا نرم ہونا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور معدے مین نفخ بدون سختی کے ہونا اور زبان مین شدت کی سفیدی اور مُنھ پر تہبج یعنی بھر بھرانا اور رصاصی رنگ یعنی سیسے کا سا رنگ ہونا اور اس آماس کا سبب یہ ہی کہ ہضم کے فساد سے اور محلل ریاضتون کے ترک کرنے سے معدہ مین رطوبت جمع ہو جاے علاج بلغم کے نضج اور تلطیف کے لیے ماء الاصول پلائین اور تلطیف اور نضج اور تقویت کیواسطے تریاق اربعہ اور مثرودیطوس کھلائین اور غذا مین کمی کرین اور غذاؤن مین سے جو چیز ملطف ہو اختیار کرین اور نخود آب سب غذاؤن سے بہتر ہی کچھ ایک دارچینی اور فلفل اور زیرہ لاکر دین اور اگر تپ نہو مرغ کا شوربا جسمین چقندر اور کرنب پکا ہو دینا ممکن ہی اور پانیکے عوض اگر ین پڑے تو عرق بادیان پر یا ماء العسل پر جسمین پانی ملا ہو اکتفا کرین اور معدہ پر روغن گل سرکے مین ملاکر ملین اور درخت انگور کی خاکستر اور سعد اور اذخر اور سنبل سرکہ مین ملاکے نیمگرم معدہ پر ضماد کرین اور روغن سنبل ملنا مفید ہی پھر اگر ورم تحلیل ہوا تو یہی مقصود ہی اور نہین تو اگر بن پڑے مادے کا استفراغ اسہال سے کرین اور جونسا مسہل یہان دے سکتے ہین وہ املتاس کے فلوس ہین کہ زوفا کے مطبوخ مین ملکہ یا صبر کے نقوع مین دین اور لازم ہی کہ قے سے پرہیز کرین کیونکہ اُسکی جہت سے مادہ معدے مین جمع ہوتا ہی اس سبب سے ورم بڑھتا ہی ترکیب ماء الاصول کی جو یہان مفید ہی بیخ کاسنی بیخ بادیان اصل السوس بادیان لیکر جوش دین اور گلقند ملاکر پین چوتھی قسم وہ ہی کہ سوداوی ہو ورم سوداوی کی علامت یہ ہی کہ ورم مین سختی اور بدمزاجی اور بُری فکر اور رنگ مین تغیر اور آنکھون مین خشکی ہو اور یہ ورم اکثر انتقالی ہوتا ہی یعنی اسکا مادہ آخر مین سودا ہو جاتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ابتدا مین سودا سے عارض ہو علاج اول تو مزاج کی رعایت سے مادے کے نضج مین کوشش کرین شلاً اگر مزاج مین گرمی ہو بادیان کا پانی اور کرفس کا پانی خیار شنبر ملاکر تھوڑا روغن بادام بڑھا کر دین اور اگر حرارت نہو روغن بید انجیر اور ماء الاصول استعمال کرین اور نضج کامل کے بعد ایارجات کبار کام مین لائین کہ مسہل قوی نضج کے پہلے مرض کو بڑھاتا ہی اور ورم کی غلظت اور سختی کو زیادہ کرتا ہی اور جونسی دوائین ضماد کے لیے اختیار کرین چاہیے کہ نرم اور تحلیل کرنیوالی اور خوشبودار ہون اور اُنمین کچھ قبض بھی ہو جیسے حلبہ اور سنبل اور میعہ اور تخم کتان اور بابونہ اور مغز قرطم اور مقل اور افسنتین مع زعفران کرنب کے پانی مین اور مرغیون کی چربی اور

مغز ساق گاؤ روغن اور موم مین ملاکر استعمال کرین **فائدہ** حکما نے کہا ہو کہ معدے کے ورم صلب مین تین مثقال روغن بید انجیر املتاس کے مطبوخ مین یا ماء الاصول کے ساتھ اگر تین دن تک دین بہت فائدہ بخشتا ہو اور اگر ورم مزمن ہو جائے یعنی زمانہ دراز گذر جائے اُسکے لیے قرص سنبل بہت مفید ہو جان لے کہ طبری کہتا ہو کہ کبھی معدے مین ورم سرطانی پیدا ہوتا ہو اور اکثر جاہل گمان کرتے ہین کہ معدے مین سرطان نہین پیدا ہوتا کیونکہ معدے مین رگین کم ہین اُنکا یہ زعم باطل ہو اسواسطے کہ اس ورم کا پیدا ہونا رگون کی کثرت پر موقوف نہین اور حال یہ ہو کہ معدے مین اوردہ اور شرائین بہت ہین **ترکیب قرص سنبل** کی کہ معدے اور جگر کے ورم صلب کو مفید ہو سنبل تفاح اذخر دار چینی قصب الذریرہ ہر ایک تین درم زعفران انیسون مر قسط تلخ ہر ایک ایک درم مقل مصطگی ہر ایک دو درم اُشق آدھا درم اشق اور مقل کو مثلث مین حل کرین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھانکر اُسمین ملاکر قرص بنالین خوراک دو درم ورم معدہ کے لیے مثلث کے ساتھ اور ورم جگر کیواسطے سکنجبین کے ساتھ دین **تنبیہ** کبھی معدہ مین سختی ورم کے طور پر پیدا ہوتی ہو اُسکو جساوۃ المعدہ کہتے ہین اور جدی فصل مین اُسکا بیان آئے گا۔

فصل دبیلۃ المعدہ کے بیان مین دبیلہ اُسے کہتے ہین کہ عضو کے باطن مین ایک جگہ ہوکر اُسمین مادہ جمع ہو جائے اور پک کر پیپ بن جائے اور یہ گرم اماس سے اکثر عارض ہوتا ہو اور جونسا دبیلہ گرم آماس سے ہو جاتا ہو اُسکا نام خراج ہو اور معدہ کے ورم پکنے کی اور خراج ہونیکی علامت یہ ہو کہ تپ کا غلبہ ہو اور درد شدت پکڑے پھر جب نضج کامل ہو جائے اور مادہ پیپ بن جائے یہ عوارض ساکن ہون اور اس دبیلہ کے ٹوٹنے کی علامت یہ ہو کہ اعضا مین قشعریرہ اور نافض واقع ہون یعنی کانپنے لگین اور لرزہ ہو اور اسہال مین یا قی مین یا دونون مین پیپ اور لہو نکلے اور آماس دب جائے **علاج** اگر دبیلہ خود بخود نہ پھوٹے اور پک کر طیار ہو چکا ہو چاہیے کہ تازہ دودھ پلائین اور گرم پانی کے پینے سے بھی آسان ٹوٹ جاتا ہو پھر ہاتھ دبیلہ پر رکھکر آہستہ دبائین اور بیمار کو حکم کرین کہ سخت بستر پر لیٹے تاکہ توڑنے مین مدد پہونچے اور ٹوٹنے کے بعد ماء السکر یا ماء العسل دین تاکہ پیپ کا تنقیہ ہو اور اگر احتیاج پڑے ایلوا کاسنی کے پانی مین اور ایارج فیقرا دے سکتے ہین تاکہ معدہ سے تمام پیپ پاک ہو جائے اور اُسوقت مین غذاؤن سے ماء الشعیر اور حریرے کے اقسام پر جو موافق ہین قناعت کرین اور مرغ کا شوربا شبت اور حلبہ کے ساتھ آخر مین دے سکتے ہین اور جسوقت کہ تمام پیپ پاک ہو جائے اور کچھ باقی نرہے زخم کے بھرنے مین کوشش کرین اسطرح پر کہ جونسی دوائین زخم کو بھرلاتی ہین جیسے دم الاخوین گلنار کہربا گل ارمنی گل سرخ لیکر کوٹ لین اور کھلائین مگر دواؤن کو بہت باریک نکرین تاکہ معدے مین بہت دیر تک ٹھہرین جیسا کہ جوارشات کی دواؤن مین دستور ہو کہ معدے مین ٹھہرنیکے لیے بہت باریک نہین کرتے **تنبیہ** جسوقت معدے مین آماس پیدا ہو اُسکے تحلیل کرنے مین کوشش کرین جسطرح پر کہ اورام کی فصل مین بیان کیا گیا تاکہ دبیلہ نہو جائے اور اگر تحلیل نہو اور جمع ہونے لگے پکانے اور توڑنے اور پاک کرنے مین کوشش کرین اور توڑنے اور پاک کرنیکی تدبیر کا ذکر آچکا ہو لیکن پکانیکی تدبیر یہ ہو کہ ضماد منضج معدے پر رکھین اور اُسوقت مین فصد اور اسہال مین پرہیز کرین تاکہ نضج مین توقف نہو اور اگر آماس سخت ہو جائے اُسکو نرم کرین ضماد منضج کی ترکیب تخم میتھی تخم کنوچہ مغز بادام تلخ کوٹ لین اور روغن بید انجیر مین ملاکر ضماد کرین دوسرا نسخہ کہ نرم کرنے اور پکانیکے واسطے مجرب ہو طریقہ یہ ہو دس درم حلبہ پندرہ درم تخم کنوچہ بیس درم کوٹ لین اور تازے دودھ مین جوش دین جب نرم ہو جائے تھوڑا سا روغن کنجد یا روغن گل اُسمین ملاکر نیم گرم کام مین لائین **فائدہ** جہان کہین پیپ اور خون قی مین آوے صحت کی نسبت زیادہ ہلاکت کا نشان ہو

فصل معدے کے قروح اور بثور کے بیان مین یعنی معدے مین زخم اور پھنسیان پیدا ہون اُسکی علامت یہ ہو کہ ترشی کے کھانے سے اور تیز چیز سے

جیسے سرکہ اور رائی وغیرہ معدے مین درد زیادہ ہوا ور قے مین یا اسہال مین خون یا پیپ آئے اور منھ خشک اور کھٹی ڈکارین بہت آئین اور متلی کی تکلیف رہے پھر اگر بیماری فم معدہ مین ہو تو درد سینے کی کڑی سے نیچے ہوگا اور کبھی کبھی اطراف سرد ہو جائین اور غشی پیدا ہوا اور زخم اور پھنسیون کے چھلکے قے مین نکلین اور سانس تنگ ہو جائے اور اگر قعر معدہ مین ہو تو ناف کے اوپر درد ہوا ور معدہ مین غذا ٹھہرنیکے بعد درد کی شدت ہو غرض کہ اسکا درد فم معدہ کے الم سے بہت کم ہوا ور زخم اور پھنسیون کے پوست براز مین نکلین اور اگر فم معدہ مین بھی اور قعر معدہ مین بھی ہون تو دونون کے نشان ظاہر ہون اور قعر معدہ کے قرحے مین اور امعا کے قرحے مین فرق درد کی جگہ سے ظاہر ہو جاتا ہی کہ معدہ کا درد ناف کے اوپر ہوتا ہی اور امعا کا درد ناف سے نیچے اور اسکے حوالی مین اور جو پیپ چھلکے امعا سے براز مین آئینگے وہ باریک ہونگے اور فم معدہ کے قرحے مین اور مری کے قرحے مین یہ فرق ہی کہ جب مری مین زخم اور پھنسیان پیدا ہون درد شانون کے بیچ مین پیدا ہوگا **علاج** جبتک پیپ نہ پڑے یا زخم تازہ ہو فصد کھولین خصوصًا اگر خون کا غلبہ ہوا ور پھنسیون کی ابتدا مین فصد کے بعد تاکہ مادہ نہ پڑے جو کچھ اورام مین مذکور ہی کام مین لائین اور اس کام کے لیے کالی گاے کے دوغ مین کچھ ایک طباشیر اور گل سرخ اور تخم حماض ملاکر پلانا نہایت مفید ہی اور اگر پھنسیون مین پیپ پڑ گئی ہوا ور قرحہ پرانا ہو گیا ہو ماء العسل یا جلاب دین تاکہ اسکا میل دھو ڈالے پھر زخم کی بھرلانیوالی دوائین جیسے قرص کہربا رب قابضہ کے ساتھ استعمال کرین اور ایسی دواؤن کے استعمال کیوقت تنقیے سے بھی غافل نرہین بلکہ کبھی ایسی دوائین دین کہ زخم کو صاف کرین اور کبھی اس قسم کی چیزین استعمال کرین کہ زخم کو بھرلائین اور یہ اسواسطے ہی کہ میل پاک ہوتا رہے کیونکہ جبتک میل ہی زخم نہین بھر سکتا مگر تنقیے کی جونسی دوائین قوی ہین انسے بچین کہ مرض کو نہ بڑھائین اور جبتک زخم بہت پرانا نہوا یارج سے تنقیہ نہین کر سکتے اور جب ان امراض مین استفراغ کی حاجت پڑے ملتاس شیرہ کاسنی کے ساتھ سب چیزون سے بہتر ہی اور اگر طبیعت نرم ہو قرص طباشیر قابض اور قابض معون کے ربوب اور جو کا ستو فائدہ مند ہی اور جو کچھ کہ مری کے قرحے اور بثرہ کے باب مین بیان کیا ہی وہی اسکا علاج ہی

فصل نفخہ کے بیان مین یعنی پیٹ ابھرنا اسکے تین سبب ہین ایک تو یہ کہ سوء مزاج سادج بارد معدہ مین عارض ہوا ور اسکی حرارت حرارت غریزی کو ضعیف کردے اس سبب سے نضج کامل نہوا ور اجزے بہت پیدا ہون اور غلیظ ہو کر ریاح بنجائین اور پیٹ مین نفخ پیدا کرین گویا کہ ہوا بھری مشک ہی اور یہ سبب معدے کی جہت سے ہی دوسرے یہ کہ کھانیکی جہت سے ہو یہ اسطرح ہوتا ہی کہ ایسا کھانا کھائین کہ معدے کی حرارت اس کے نضج کامل سے عاجز ہو اور جبکہ نضج ناقص ہو نفخ پیدا ہوا اور وہ کھانا چار طرح پر ہوتا ہی ایک تو مقدار مین زیادہ دوسرے یہ کہ اسمین رطوبت زیادہ ہو جیسے کدو اور خیار اور یہ ظاہر ہی کہ جب غذا اندازہ سے زیادہ ہوگی طبیعت اسکو ہضم نہ کرسکیگی اور معدہ کے جوف مین نہ سمائیگی اور اگر غذا مین رطوبت حد سے زیادہ ہوگی ہر چند کہ اندازے کے موافق کھائین جب اسمین حرارت کا عمل ہوگا اسمین سے ابخرے غلیظ اٹھین اور حرارت انکو تحلیل نکر سکے اور نفخ پیدا ہو تیسرے یہ کہ وہ غذا خود نفاخ ہو جیسے مسور اور لوبیا چوتھے یہ کہ کھانے مین بدبو ہوا ور یہ بات تو معلوم ہی کہ ایسی غذا کیطرف معدہ متوجہ نہین ہوا کرتا اسیواسطے حکما نے کہا ہی کہ معدے کی حس ایسی ذکی ہی جیسے دماغ اور رحم کی حس ذکی ہی خوشبو کی چیزون سے اسکو نفع ہوتا ہی اور بدبو کی چیزون سے ضرر پاتا ہی تیسرے وہ ہی کہ اخلاط کی جہت سے ہو یہ اسطرح پر ہی کہ معدہ مین خلط بلغمی یا سوداوی یا صفراوی دفعۃً جمع ہو کر نفخ پیدا کرے ان تینون اقسام کی علامت اور علاج معدہ کے تینون سوء مزاج

مین اور ضعف ہضم مین ہم کہہ چکے ہین احتیاج کے موافق استعمال کرین حاصل کلام چھوڑ دینے کی چیز چھوڑ دین اور جسکی اصلاح منظور ہو اُسکی اصلاح کرین سازج
مین تو تعدیل اور بادی مین تنقیہ اور تحلیل اور سداب شہد مین پیس لین کہ خلوق کی صورت ہو جائے اور اُس کے نصف زیرہ سیاہ اور ایک
چوتھائی نطرون ملا کر لگائین یا اُسمین صوف کا ٹکڑا بھر کر دبر مین اُٹھائین ضرور اس دوا سے ریاح کا اخراج نیچے کیطرف بہت ہوگا یہ حاوی کبیر مین لکھا ہی

فصل جشاء کے بیان مین اُسکو فارسی مین آروغ اور ہندی مین ڈکار کہتے ہین اور نفخ مین اکثر آیا کرتی ہی اور وہ ایسی آواز ہی کہ جسوقت معدہ کی ہوا مُنھ مین
چڑھ آتی ہی پیدا ہوتی ہی شارح نے کہا کہ یہ ایک ایسی حالت ہی کہ معدہ کی ریح سے جو مُنھ کے راستے سے نکلتی ہی پیدا ہوتی ہی اور ڈکار کی دو قسم ہین طبیعی اور
ناطبیعی سو طبیعی تو وہ ہی کہ اعتدال پر ہو اور تھوڑی سی ہوا کہ معدہ مین جمع ہو گئی ہو اُسمین نکلے اور اُسکے سبب معدہ کی کشش زائل ہو اور ہضم اچھا ہو اور
جو نسی ڈکار پانی کے آہستہ اور کھینچکر پینے سے اور کھانیکے جلد کھانے سے آتی ہی وہ اسی قسم کی ہوتی ہی اسواسطے کہ اُن دونون صور تونمین پانی اور کھانیکے
ساتھ ہوا بھی کھنچکر حلق مین ساتھ چلی جاتی ہی اور فم معدہ مین جمع ہوتی ہی پھر اُسکو طبیعت مُنھ کے راستے سے کہ وہی نزدیک ہی دفع کرتی ہی اور اُسکے ساتھ معدے
کی ہوا بھی مندفع ہوتی ہی اور جو ڈکار گرما کھانے سے آتی ہی وہ بھی ایسی ہی جیسے کھینچکر پانی پینے سے آتی ہی اور ناطبیعی اُنھین اسباب سے عارض ہوتی ہی جنکا بیان
نفخہ مین گذر چکا اور اسکا ضرر یہ ہی کہ ہضم مین فساد آجائے جیسا کہتے ہین کہ ڈکار جب بڑھ جاتی ہی ہضم کو بگاڑ دیتی ہی کیونکہ غذا کو اُبھارتی ہی

فصل تثاؤب کے بیان مین اُسکو فارسی مین دہن درہ اور فاژہ اور ہندی مین جمائی کہتے ہین یہ حالت جب پیدا ہوتی ہی تو مُنھ بے اختیار کھل جاتا ہی
جیسے کہا ہی کہ وہ ایسی حالت ہی جسمین آدمی بے اختیار مُنھ کھولتا ہی اور اُسکے پیدا ہونیکا یہ طریق ہی کہ بخارات غیر منہضم سر کی طرف چڑھکر جبڑون کے اور ہونٹون
کے عضلات مین جمع ہو جائین اور وہان کی سردی اور کثافت اور کم تحلیل ہونیکے سبب غلیظ ہو جائین پھر طبیعت اُنکے دفع کرنیکا ارادہ کرے چونکہ وہ
غلیظ ہین صرف طبیعت کے دفع کرنیکا اثر نہ مانین ناچار طبیعت قوت ارادیہ سے امداد چاہے اس ضرورت سے مُنھ کُھل جائے۔

فصل تمطی کے بیان مین اُسکو فارسی مین خمیازہ اور ہندی مین انگڑائی کہتے ہین اسکا سبب بھی وہی بخار ہی مگر اتنی بات ہی کہ سر مین مخصوص نہین بلکہ تمام بدن
کے عضلات مین عام ہوا کرتا ہی **علاج** تینون قسم مین یعنی جشاء اور تثاؤب اور تمطی ناطبیعہ مین تنقیہ کرین اور تقویت اور ہضم کی درستی کرین اُن چیزون سے
جنکا بارہا ذکر آیا ہی اور گلقند ان اعراض کے دفع کرنے مین سب چیزون سے زیادہ مفید ہی اور بادیان اور گلاب اور الایچی اور فوتنجی اور اُسکے مانند فائدہ
اُن دواؤن کے ذکر مین کہ معدے کی ریح اور نفخ کے دفع کرنے مین مفید ہین افسنتین یا سنبل رومی کھائین اور انیسون مفید ہی آبنوس نافع اذخر کھانا اور نطول
کرنا خوب ہی تخم کرفس اور شبت اور کندر اور کردیا اور کمون اور سنبل سب بہتر ہین اور جلاب سکری نفخ کو ساکن کرتا ہی اور مشک کا کھانا تمام بدن سے ریاح
کو نکالتا ہی اور دار فلفل ریاح کے مادّے کو اُکھاڑ ڈالتا ہی اور لہسن کے برابر کوئی نہین اور مصطگی شہد مین ملا کر کھانا معدہ کے نفخ کو تحلیل اور اُسکے درد کو
جسکا سبب ریاح غلیظ ہو تسکین کرتا ہی اور مجرب ہی اور اجوائن کو سرکہ مین کھانا اور روغن مین طلا کرنا نہایت مفید ہی۔

فصل قی اور غثیان اور تہوع اور تقلب النفس کے بیان مین جان لے کہ قی معدے کی اُس حرارت کو کہتے ہین جسکے سبب جو کچھ کہ اُسمین ہو مُنھ
کے راستے دفع ہو اور تہوع ایسی حرکت ہی کہ قی کی حرکت کے طور پر معدہ مین واقع ہو لیکن کوئی چیز دفع نہو سو قی مین تو دافعہ بھی حرکت کرتی ہی اور

مادہ بھی اور تہوع مین دافعہ حرکت کرتی ہی مگر مادہ جنبش نہین کرتا سو دافعہ کی حرکت کے اعتبار سے تو دونون یکسان ہین اور مادے کے حرکت کرنے
اور نکرنے سے اُنمین تفاوت ہی اور ممکن ہی کہ حرکت قوی کو قے کے ساتھ اور حرکت ضعیف کو تہوع سے مخصوص رکھین اسلیے کہ جب حرکت قوی ہوگی
ضرور مادے کو حرکت مین لائیگی اور نکال دیگی اور غثیان کہ طبیعت کے بُرے اور برہم ہونے سے مراد ہی وہ ایسی حالت ہی کہ قے اور تہوع کے آنے پر
طبیعت کو اُبھارے اور تقلب النفس کو غثیان لازم یعنی ہر وقت کے غثیان کو کہتے ہین اور غثیان کو غشی بھی بولتے ہین اور اُسکا ہر وقت ہونا نہونا مادے کے
احوال پر موقوف ہی مثلاً اگر مادہ معدے مین پیدا ہوتا ہی تو غثیان ہر وقت رہیگا اور اگر کسی اور عضو سے اُسپر پڑتا ہی تو کبھی ہوگا اور کبھی نہوگا اور ہو سکتا ہی
کہ دوسرے عضو سے اُسپر پڑے مگر اس سبب سے کہ فم معدہ کے طبقات اُسکو کھینچ لین تحلیل نہو اسلیے ہمیشہ غثیان رہے سو اُسکا لازم ہونا نہونا معدے مین
مادے کے ہونے اور نہونے پر منحصر ہی خواہ معدے مین ہی پیدا ہو یا کسی اور عضو مین اور بعضے اطبا تقلب النفس کو ذہاب شہوت کی جگہ بھی بولتے ہین یعنے
اشتہا کا باطل ہونا اور جاننا چاہیے کہ ان حالات کا سبب یا تو اخلاط فاسد ہین یا بُری غذا کہ بُری کیفیت سے معدہ کو ایذا دے یا اخلاط یا مقدار سے زیادہ
کھانا کہ زیادتی کے سبب سے معدے پر گران ہو پھر طبیعت کا جیسا مقتضی ہو اسی کے موافق اُنھین حرکات مین سے کوئی حرکت پیدا کرے ظاہر ہو کہ اگر
مادہ معدہ کے جوف مین ہوتا ہی تو قے آتی ہی اور اگر طبقات مین اندر ٹھہر جاتا ہی تہوع اور بہت درد پیدا کرتا ہی اور اگر فم معدے کی جانب مائل ہوتا ہی
غثیان عارض ہوتا ہی اور جو چیزین قے اور غثیان لاتی ہین اور مکھی کا کھانا اور اُسکے مانند چیزین اس حالت کے اسباب مین داخل ہین اور
طبیعت کی کراہت سے اکثر عارض ہوتی ہین جیسے بعضی چیزون کا خیال اور نجاست اور پلید مکانون کی بدبو اور مکروہ غذائین اور اُنکے سوا اور اس حالت کے
جیسے جیسے اسباب باطنی اور خارجی ہین اُنکے موافق اُسکی نو قسم ہوتی ہین اور ہم ہر ایک کو علیحدہ بیان کرتے ہین پہلی قسم وہ ہی کہ خاص معدہ مین ہی صفرا پیدا
ہو اور کسی اور عضو مین سے وہان نہ پڑے اسکی علامت یہ ہی کہ صفرا کے نشان ظاہر ہون جیسے پیاس اور معدہ مین بہت گرمی اور جو کچھ قے مین نکلے وہ
تلخ اور اُسکے سوا اور علامتین علاج تنقیۂ معدہ کے لیے قے اور اسہال اور نرم حقنہ مین سے جو کچھ بیمار کے مزاج مین آسان اور مناسب ہو استعمال کرین قے کیواسطے
سکنجبین اور گرم پانی پلائین اور اسہال کے لیے مطبوخ ہلیلہ اور سقمونیا اور ایارج فیقرا کے ساتھ کھلائین اور جان لے کہ جب مادہ قعر معدہ کیطرف مائل ہو اور طبقات
مین بھی نہین کھچا اُسکے لیے اسہال اور حقنہ نافع ہین مگر جو مادہ معدہ مین ہی اُسکے نکالنے مین قے ہر طرح مفید خاصکر جبکہ فم معدہ کی جانب مائل ہو اسیواسطے
قے کی تعریف کرتے ہین کہ ایسے حالات کو منقطع کرتی ہی اور اُسکا نفع ظاہر ہی اور تنقیے کے بعد اگر یہ جانین کہ کچھ مادہ باقی ہی اور اُسکا نکالنا ممکن نہین اس صورت
مین مناسب دواؤن سے اور غذاؤن سے تعدیل کرین اور جون سے شربت یہان کام آتے ہین یہ ہین شربت سیب شربت بہ خصوصاً جبکہ عود اور صندل
اور گلاب اُنمین ملائین اور شربت انار عرق پودینہ کے ساتھ اور شربت غورہ اور شربت ریباس گلاب مین ملاکر مفید ہی اور یہ دوائین معدے پر طلا کرین سیب کا
پانی اور بہی کا پانی اور صندل کافور اور یہ غذائین کام آتی ہین سماقیہ اور رمانیہ اور حصرمیہ عود اور سیب اور گلاب سے قوت دے کر اور اُنکے مانند جو کچھ اس خلط کی اصلاح
کرے اُن دواؤن کا ذکر ہی جو قے کو زایل کرتی ہین آملہ قے کو ساکن کرتا ہی کہربا آدھا درم گلاب مین پیسکر دینا قے کو روکتا ہی تمر ہندی مجرب ہی خرفہ اور جو کے ستو اور طباشیر
اور تریج کی ترشی اور پستہ اور ارزن ہر ایک مفید ہی تنبیہ جب ان تدبیرون سے جنکا ذکر آیا ہی قے نہ ساکن ہو تو ناف کے نزدیک دو رشانون کے بیچ مین بدن پر کھینے

حجامت کرین اور ہاتھہ اور پانوٴن کا ملنا اور سہلانا بہتر ہو شربت کہ قی صفراوی اور درد جگر کو ساکن کرتا ہو اُسکی ترکیب تمر ہندی کا پانی آلو سیاہ ہر ایک بیس درم
لک مغسول ایک درم زعفران دو دانگ یہ سب ایک خوراک ہو سفوف کہ قی صفراوی کو روک دیتا ہو اور قوت کی حفاظت کرتا ہو طباشیر تخم حماض ہر ایک پانچ درم
گل سرخ چار درم سماق گل نیشاپوری ہر ایک دس درم عود صمغ عربی ہر ایک تین درم اقاقیا سنک ہر ایک ڈیڑھ درم خوراک دو مثقال دوسری قسم وہ ہو کہ معدہ مین بلغم
پیدا ہوا ور بلغم کے پیدا ہونیکی علامت نفخ اور قراقر اور اُنکے سوا جو کچھ اُسکے لوازم ہین پھر اگر بلغم شور ہو گا جو کچھ قی مین نکلے وہ شور ہو گا اور پیاس سے خالی نہو گا
مگر اُسکی پیاس صفراوی کے برابر نہو گی اور پیاس کے روکنے سے نفع نہو گا اور اسطرح قی کا میٹھا ہونا میٹھے بلغم پر اور قی کا ترش ہونا ترش بلغم پر گواہی دیتا ہو اور
یہ دونون جنس پیاس سے خالی ہونگی اور اگر یہ بلغم کی ترشی ہضم کے قصور سے ہو علاج جہان کہین کہ مادہ فم معدہ کی جانب مائل ہو مطبوخ شبت اور سکنجبین
عسلی پیکر قی کرین اور اگر یہ دوا کفایت نکرے اور مادہ طبقات مین گھس رہا ہو تخم ترب اور نمک اور خردل اور شہد اُسمین بڑھادین اور جہان کہین مادہ قعر معدہ مین ہو
مسہل پلائین اور اس کام کیواسطے حب صبر اور حب مصطگی اور ایارج فیقرا اور حب الافادیہ مناسب ہین اور تنقیہ کے بعد شربت نارنج کہ قرنفل عود گل سرخ سے
خوشبودار کرین پلائین تاکہ معدہ کی تقویت ہو اور ہلیلہ مربا اور زنجبیل مربا اور گلقند بادیان کے ساتھ مفید ہو اور جوارش عود اور جوارش مصطگی اور دواء المسک
شیرین فائدہ مند ہو اگر مادہ طبقات مین نہین کھنچا بہت جلد ہلکی دواوٴن سے اُکھڑ سکتا ہو اور نہین تو بدون قوی دواوٴن کے نہ ہلیگا گولیونکی ترکیب کہ معدے
کے خمل کو بلغم لزج سے پاک کردین ایارج فیقرا چھہ درم ہلیلہ کابلی مصطگی ہر ایک دو درم قرص گل نمک ہندی ہر ایک تین درم پودینہ خشک جوزبوا انیسون
نانخواہ زیرہ سیاہ قرنفل ہر ایک ایک درم تربد سات درم کوٹ اور چھانکر پودینہ کے پانی مین ملاکر گولیان بنالین اور ایک درم سے ایک مثقال تک شربت افسنتین
کے ساتھہ یا بیہ کے ساتھہ استعمال کرین سفوف کہ معدہ کو قوت دیتا ہو عود قرنفل مصطگی پودینہ خشک ہر ایک دو درم کوٹ اور چھانکر ایک درم کے اندازے سے
دس درم گلقند مین ملاکر کھلائین ضماد کہ معدے کو قوت دیتا ہو اور قی کو روکتا ہو سک قصب الذریرہ مصطگی سنبل عود قرنفل جائفل اور تھوڑا سا زعفران
کوٹکر میسوسن مین گوندھکر معدہ پر ضماد کرین تنبیہ مادے کو قطع ہونے سے پیشتر غذا اور شربت قابض اور عفص یعنی جسکا مزہ کسیلا ہو نہ دین کہ نقصان پہونچاتا ہو
تیسری قسم وہ ہو کہ سودا معدہ مین پیدا ہو اُسکی علامت یہ ہو کہ قی ترش ہو اور پیاس نہو اور معدے مین اور طحال مین قراقر اور نفخ اور جو کچھ سوء مزاج مادی مین
مذکور ہوا ظاہر ہو اور سودا کہ قی مین پڑے زمین کو اُبالے اور مکھیان اُسکے گرد نہ پھرین علاج جو کچھ کہ بلغمی کے لیے مذکور ہوا ہو استعمال کرین اور مادے کو کچھ ایک
تیز حقنہ سے نیچے کی جانب اُتارین اور تنقیہ کے پہلے قابض چیزون سے پرہیز کرین اور طحال کی آفت کو زائل کرین اور اُسکے تنقیہ اور تقویت مین کوشش کرین
اور قی بلغمی اور سوداوی کے دفع کرنے مین قرص ایلاوس سے بہتر کوئی چیز نہین ضماد کہ قی سوداوی کو مفید ہو لادن اشنہ اکلیل الملک برگ مورد تر شراب قابض
مین ملاکر معدہ اور طحال پر ضماد کرین چوتھی قسم وہ ہو کہ اخلاط مذکورہ معدہ مین پیدا نہون بلکہ دوسرے عضو سے جیسے جگر مرارہ اور طحال سے اسپر گرین اور ان
حالات کا باعث ہون اور یہ قسم پہلے اقسام سے بدتر ہو کیونکہ وہ دو عضو کی آفت پر دلالت کرتی ہو ایک تو وہی عضو جسمین اُسکی پیدائش ہوتی ہو دوسرے وہ عضو
جسمین مادہ دفع ہو کر آپڑتا ہو یعنی معدہ اور یہ ظاہر ہو کہ اگر معدہ ضعیف نہوتا تو مادہ کو قبول نکرتا اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ اعضاے مذکورہ سے کسی عضو مین آفت
موجود ہو اور قی کے بعد آرام معلوم ہو جبتک کہ اور مادہ آکر پڑے اور جو کچھ پہلی قسم مین مذکور ہوا ہو اُس سے پہچان سکتے ہین کہ کس نوع کا مادہ ہو علاج اُسی عضو آفت رسیدہ

کے تنقیہ اور تعدیل مین کوشش کرین جیسا اُسکے مقام مین لکھا ہی اور اس صورت مین باسلیق کی فصد مقابل کی رعایت سے کرنا نہایت مفید ہی اور لازم ہی کہ معدہ کو بھی قوت دین میوون کے پانی سے اور ربوب سے خوشبودار قابض دوائین ملا کر جیسا ذکر آیا ہی فائدہ عضو ماؤف کے تنقیہ سے پہلے معدہ کی تقویت بجا ہیے اسواسطے کہ جب معدہ مادے کو قبول نکریگا ممکن ہی کہ وہی مادہ عضو رئیس کیطرف پھر جائے اور آفت قوی برپا کرے پانچوین قسم وہ ہی کہ مادہ تمام بدن سے نچڑ کر معدہ پر گرے اور یہ قسم حمیات مین اکثر عارض ہوتی ہی اور اُسکا نشان یہ ہی کہ تپ کے ساتھ پیدا ہوا اور اُسکے زائل ہونیسے زائل ہوا اور اُن حالات کا ظہور مادے کے انصباب پر موقوف ہی علاج تمام بدن کا تنقیہ کرین اور اِسکے ساتھ تپ کی رعایت بھی رکھین چھٹی قسم وہ ہی کہ غذا کے فساد سے قی اور غثیان پیدا ہوا اور غذا کا فساد تین طرح پر ہی ایک تو یہ کہ مقدار کے سبب سے ہو جیسا معدہ کی قوت سے زیادہ کھانا دوسرے یہ کہ کیفیت کی وجہ سے ہو جیسے کھانا نمکین یا تیز یا شور یا ترش کہ معدہ کو ایذا دے تیسرے یہ کہ کھانے مین سو تدبیر واقع ہو جیسے غلیظ کے اوپر لطیف کھانا کیونکہ لطیف جو غلیظ پر کھایا ہی وہ فاسد ہو کر غلیظ کو بھی فاسد کر دیگا اور اس سبب سے معدہ کو ایذا ہوگی تب ناچار معدہ اسکو دفع کرنا چاہیگا اور غلیظ کے اوپر لطیف کھانے سے جو فساد پیدا ہوتا ہی اسکی وجہ ہم فساد ہضم مین کہہ چکے ہین اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ سو تدبیر واقع ہو علاج غذا کے اُترنے سے پہلے قی کرائین غرضکہ غذائے فاسد کو معدے سے نکال دین جسطرح سے بن پڑے اور اُسکے بعد معدہ کو قوت دین اور اُن فاسد تدبیرون سے بچتے رہین ساتوین قسم وہ ہی کہ معدہ مین سو مزاج اور ضعف عارض ہو اس سبب سے جو چیز اُسپر وارد ہو اُسکی برداشت نکر سکے اور اُسکے ٹھہرانیکی قوت نہو یہانتک کہ اُسکو وہان آتے ہی دفع کرنے لگے اور معدہ کے سو مزاج کی علامت اور علاج کا بیان مفصل مذکور ہوا ہی فائدہ قی اور غثیان کہ ضعف معدہ سے عارض ہو اُسکے لیے شربت لیمو پینا اور مصطگی کا چبانا مفید ہی آٹھوین قسم وہ ہی کہ بحران کے طریق پر عارض ہو یعنی طبیعت مرض کے مادے کو معدہ پر دفع کرے اُسکی علامت یہ ہی کہ ایام باحوری مین پیدا ہوا اور یہ امراض گرم مین اکثر اتفاق ہوتا ہی اسلیے کہ سرد مواد کا میلان طبعی نیچے کی جانب ہی طبیعت اوپر کی جانب اسکو کم دفع کرتی ہی کیونکہ ہر ایک مادے کا طریق طبعی سے نکلنا زیادہ آسان ہی علاج مناسب چیزون سے قی کی امداد کرین تاکہ معدہ مین مادہ باقی نرہے پھر اگر تپ ہو اُسکو شربت نیلوفر سے تسکین کرین اور باقی مین شربت انار اور پودینہ دین نوین قسم وہ ہی کہ معدہ مین کرم ہونیکے سبب یہ حالات پیدا ہون اور کرم کی علامت اور علاج امعا کے امراض مین دیدان کی فصل مین مذکور ہین

فصل قیٔ الدم کے بیان مین یعنی خون کی قی اُسکی کئی قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ مری کی رگون مین سے یا معدہ کی رگون مین سے کوئی رگ پھٹ جائے یا قطع ہو یا اُس رگ کا مُنھ کھل جائے اور خون کی قی آئے سو پھٹ جانیکے تین سبب ہین ایک تو سقطہ یا ضربہ یا تند یا زور سے چیخنا دوسرے مادے کی کثرت اور یہ پھٹنے کا باعث اُسوقت ہوتا ہی کہ رگ نرم یا رقیق ہو تیسرے شدت کی خشکی اور جن اسباب سے رگون کے مُنھ کھل جاتے ہین وہ تین ہین ایک تو گرم فصلین اُس موسم مین کہ صفرا کی کثرت ہو اور خون مین سلے دوسرے یہ کہ ماسکہ ضعیف ہو کر رطوبت کے سبب رگون کے مُنھ ڈھیلے ہو کر کھل جائین تیسرے مواد کی کثرت کہ اُسکے سبب رگین بھر کر ایسی طرح کھنچین کہ اُنکا مُنھ کھل جائے اور قیٔ الدم کہ امتلا کیوقت اور خون کی زیادتی مین عارض ہوتا ہی اسی قسم سے ہوتا ہی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ مری مین یا معدہ مین درد ہو مگر شانون کے بیچ مین بھی یہ درد ہوتا ہی کہ مری مین زخم ہو علاج رگ باسلیق کی فصد کھولین پھر اگر خون کی کثرت ہو ایکبارگی بہت خون نکالین اور کبھی وزن مین سیر بھر نکالا جاتا ہی اور اگر خون کی کثرت نہو تھوڑا تھوڑا کئی دفعہ مین نکالین کیونکہ یہان صرف یہ بات منظور ہی کہ مادہ ادھر سے

پھر جائے اور امتلا مین فصد کے بعد اور فصد بھی ضروری ہو اسلیے کہ یہان کم کرنا بھی مقصود ہو اور پھیر دینا بھی مگر قوت کی رعایت ہر حال مین ضروری ہو اور مادے کے امالہ کیواسطے ہاتھ اور پاؤن کا باندھنا بہت موثر ہو اور قبض کیواسطے بہی کے پانی مین تھوڑا سا گلنار قشر کندر صمغ عربی گل ارمنی ملاکر پلائین اور بلوط اور خرنوب اور سماق وغیرہ کھلائین اور اس کام کے لیے مویز دانہ سمیت کھانا مفید ہو اور رگون کے مُنھ بند کرنے مین نہایت موثر ہو **تنبیہ** اگر آفت معدہ مین ہو تو دوا ایکبارگی کھلائین اور اگر مری مین ہو تو کم کم ٹھہر اکر پلائین بلکہ تھوڑی سی دوا مُنھ مین لیکر آہستہ حلق مین جانے دین اور پشت تکیہ پر لگائین جیسے چت لیٹتے ہین یہ سب امور اسلیے ہین کہ جس جگہ مقصود ہو وہان دوا کچھ ٹھہرے اور اوپر مذکور آیا ہو کہ جسوقت یہ منظور ہو کہ دوا معدے مین بہت دیر ٹھہرے تو نہایت باریک نکرین اور امالہ کے لیے حقنہ استعمال کرنا اور پنڈلیون پر سینگیان لگانا مفید ہو اور یہ قسم خطرناک نہین دوسری قسم وہ ہو کہ جگر مین یا طحال مین کوئی آفت پہونچے اور وہان سے خون معدے مین اُتر آئے اور قی مین نکلے اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ ان اعضا مین سے کسی عضو مین آفت موجود ہو اور اُسی عضو کا حال تباہ ہو پھر اگر جگر کا خون ہو تو اُسمین بدبو ہوگی اور اس نوع کا ذوسنطاریا ے کبدی مین اکثر اتفاق ہوتا ہو اور جو قی الدم ذوسنطاریا ے کبدی مین عارض ہوتا ہو اکثر مہلک

انہال ہوا

ہوتا ہو اور اگر طحال سے خون آتا ہو اُسکا رنگ سیاہ ہوگا اور اکثر اوقات مین طحال کا خون باوجود سیاہی کے کچھ غلیظ بھی ہوتا ہو اور ترش ہوتا ہو مگر خون سر سے معدہ مین بغیر رعاف کے نہین آسکتا اور اس قسم مین پہلے رعاف کا ہونا لازم ہو اور ایسا ہی قی الدم دماغی کا یہ نشان ہو کہ کبھی کبھی کھنکار کیوقت مُنھ سے اور نتھنون سے بھی خون نکلے علاج جس عضو مین آفت ہو اُسی عضو کا علاج کرین اور مادے کو جانب مخالف سے نکالدین اور اسمین اُن رعایتون کا اور قوانین کا لحاظ رکھین جنکو پہلی قسم مین کہہ چکے ہین اور ان امراض مین فصد سے بہتر کوئی چیز نہین اور جبتک امتلاء قوی نہو ہرگز زیادہ خون نہ نکالین بلکہ تھوڑا سا کئی دفعہ مین لینا چاہیے تاکہ کام نکل آئے اور ضرر نہو اور کسی وجہ سے فصد مین دیر نکرین بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو اس لیے کہ جب ابتدا مین فصد کا اتفاق نہین ہوتا تو اس سے زیادہ نفع نہین حاصل ہوتا اور قی الدم کبدی مین قرص راوند دین اور جو دوائین جگر کو قوت دیتی ہین جیسے صندل اور زرورد اور جو کا آٹا کاسنی کے پانی مین ملاکر جگر پر رکھین اور اسی طرح جونسے عضو مین آفت ہو اُسی کی تقویت مین کوشش کرین جسطرح پر اُسکی جگہ مین نکو ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہو کہ جگر پر یا طحال پر محجمہ کا لگانا خواہ پچھنے دین یا ندین قی الدم کو جو ان اعضا کے سبب سے ہو اور امتلاء قوی بھی نہو روک دیتا ہو **فائدہ** جگر کا خون جب دفع ہوتا ہو تو قی مین یا اسہال مین یا بول مین نکلتا ہو مگر یہ ممکن نہین کہ یہ کیطرف ٹپک کر کھانسی مین نکلے اسواسطے کہ ریہ کے اور جگر کے بیچ مین حجاب حائل ہو اور یہ رطوبات کو اُنھین اعضا سے کھینچتا ہو جو اُس سے متصل ہین کاور حجاب سے اوپر کبھی معدہ مین قروح اور تاکل ہوتا ہو اس سبب سے قی مین خون آتا ہو اسکا نشان یہ ہو کہ ریم اور قشور قی مین نکلین اور قروح معدہ کے دوسرے آثار ظاہر ہون اور ہم اُنکی علامت کو مع علاج اوپر کہہ چکے ہین **تنبیہ** جسوقت کہ سینے پر سقطہ یا ضربہ پہونچے اور قی مین خون آئے مری کی رگون کے پھٹ جانے پر گواہی دیتا ہو فصد کے بعد اُسکی تدبیر یہ ہو کہ ماش اور مغاث اور اقاقیا اور گل ارمنی اور صبر اور مرمکی کے پانی مین ملاکر ضربہ کی جگہ پر طلا کرین اور قرص کہربا ایک مثقال شیرہ تخم خرفہ بریان کے ساتھ دین اور ممکن ہو کہ فصد نکرین اور یہی تدبیر کافی ہو اور جسوقت مزاج مرطوب ہونیکے سبب اور رطوبت افزا غذاؤن کے استعمال سے رگین سُست اور نرم ہوکر کھلجائین فلونیا ے فارسی اور سنجرنیا اور دحمرثا دین اور اسوجہ سے کہ فصد خشکی پیدا کرتی ہو اگر حاجت پڑے تو اُسکا بھی کرنا ممکن ہو اور جہان کہین رگون کی خشکی سبب سے پہنچنے کی دواؤن سے اور طلا سے ترطیب کرین اور جبتک مادے کا امالہ بدون اخراج کے ہوسکے استفراغ نکرین مگر جب یہ جانین کہ مادے کے سبب سے

خشکی ہو اور یہ بات یاد رکھین کہ جب قی الدم مین فصد کھولین اور خون کے نکلنے سے بیمار کو آرام معلوم ہو تو بند کرین اور زیادہ نکالین جیسا کہ بیان کیا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ قی الدم مین معدے مین خون جم جاتا ہی جیسا دودھ جم جاتا ہی ہم اُسکو جدی فصل مین بیان کرینگے حکایت محمد زکریا کہتا ہی کہ مین نے ایک مرد کو دیکھا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا اخروٹ سے بڑا اُسکی قی مین نکلا اور سلامت رہا میرے گمان مین یہ آتا ہی کہ معدے مین کوئی بڑا مسہ یا باسور تھا اور اُسکی جڑ باریک ہو گئی تھی قی کے زور سے ٹوٹکر نکل آیا ایک دوا کی ترکیب کہ قی الدم مین نہایت مفید ہی اور معدہ کی صحت کو حفاظت کرتی ہی مازو گلنار ہر ایک دو درم افیون ایک قیراط بارتنگ کے پانی مین پلائین اور ہر روز نہار تھوڑی سی کھالین دوسرا نسخہ بزغالہ کا خون ایک رطل اور اُسکے برابر تیز سرکہ ملائین اور ہلکا جوش دین اور تین دن نہار پیئین قی الدم کے لیے مجرب ہی اور انگور کی پتی کا پانی پینا مفید ہی اور بارتنگ کا پانی اور عصی الراعی کا پانی اور بادروج کا پانی اور خرفہ کی پتی اور شاخون کا پانی اور قرص کہل رگون کے پھٹ جانے مین مفید ہی قرص کہل کی ترکیب سرمہ شادنہ مغسول دم الاخوین ہر ایک تین درم گلنار مازو ہر ایک دو درم شاخ گوزن سوختہ اقاقیا ہر ایک ایک درم لادن زعفران ہر ایک آدھا درم پرسیاوشان ایک درم سب دواؤن کو کوٹ چھانکر بارتنگ کے پانی مین ملائین اور قرص بنالین خوراک جوان کے لیے ایک درم ادویہ مذکورہ مین سے کسی دوا کے پانی مین دین —

فصل معدہ اور امعا مین خون اور دودھ جم جانیکے بیان مین جاننا چاہیے کہ کبھی کسی عضو مین سے خون نکلتا ہی اور جب معدہ مین آتا ہی حرارت کے ضعف سے وہان جم جاتا ہی اور اُسمین کیفیت سمیہ آجاتی ہی اور اسیطرح کبھی معدے مین دودھ معدہ کی سردی سے جم جاتا ہی یا اس سبب سے کہ کوئی جمانیوالی چیز اُسکے ساتھ استعمال کرین اور معدہ مین خون اور دودھ کے جم جانے کی علامت یہ ہی کہ غشی پیدا ہو اور سرد پسینا آنے لگے اسکا سبب یہ ہی کہ مادے مین سمیت ہی اور قوت تحلیل ہوتی ہی اور شاید کہ بدن مین لرزہ بہت زور سے آئے یہان کہ حرارت کو ظاہر سے دل کی طرف لٹادے اور یہ علامت ردی ہی علاج شبت اور پودینہ کو جوش دین اور سکنجبین ملاکر گرما گرم پلائین تاکہ خون یا دودھ بستہ ہو جائے اور پنیر مایہ خرگوش کا پینا اس باب مین نہایت مفید ہی خصوصًا اگر بالنگو یا بنجاسف کے پانی مین ملاکر دین اور جاننا چاہیے کہ سب حیوانات کا پنیر مایہ اس مرض مین مفید ہی مگر خرگوش کا سب سے زیادہ فائدہ مند ہی اور جالینوس کہتا ہی کہ ہمنے اسکا تجربہ کیا تو اُسکو نافع پایا اور جان لے کہ جسوقت طفل شیرخوار کے معدہ مین دودھ بستہ ہو جائے پہلے تو اُسکو بہا دین جسطرح سے بیان کیا ہی اور اُسکی مان کا دودھ یا دایہ کا دودھ موقوف کرین اور اُسکے عوض اونٹنی کا دودھ یا گاے کا دودھ یا بکری کا دودھ دین اور مناسب ہی کہ ان حیوانات کو گھانس کے عوض سداب اور قیصوم اور حماض کی پتی کھلائین اور اگر لڑکا اپنی مانکا دودھ یا دایہ کا دودھ نچھوڑے تو دودھ پلانیوالی کو غذائین ملطف اور مقطع دین اور مغلظات سے روک دین اور کبھی کبھی تھوڑا سا تریاق فاروق دایہ کو بھی اور بچہ کو بھی دیا کرین اور دودھ تھوڑا دین اور ہرگز شکم سیر نہ پلائین اور کبھی کبھی رُلائین اور پیٹ کو ڈھانپ رکھین اور لازم ہی کہ دودھ پلانیوالی جماع سے اور رات کیوقت کھانیسے اور اُن چیزون سے جو خون کو فاسد اور غلیظ کرتی ہین پرہیز کرے اُن دواؤن کا ذکر ہی جو اس باب مین مفید ہین سرکہ اُس خون کو جو معدہ مین اور امعا مین اور مثانہ مین منجمد ہو جاتا ہی تحلیل کرتا ہی بکری کا دودھ اُس خون کو جو تجاویف مین بستہ ہو جاتا ہی بہا دیتا ہی پودینہ کوٹکر اُسکا پانی شکر مین ملاکر پلائین دودھ کی مضرت کو اور منجمد ہونیکو روک دیتا ہی ہینگ سکنجبین ملاکر پلائین دودھ کے انجماد کو نافع ہی اگر خشک پودینہ پانچ درم کسیکو کھلائین اُسی وقت جمے ہوئے دودھ کو بہا دیتا ہی انفحہ ارنب یعنی پنیر مایہ خرگوش جسکو جُستہ کہتے ہین بچہ کو کھلانا اُسکی قی کے لیے جو دودھ

کے منجمد ہونیسے عارض ہو روک دیتا ہی اور اوپر ذکر آچکا ہی کہ خون اور دودھ کے بہا دینے مین کوئی چیز انفحہ کے برابر نہین انجیر کی لکڑی کی راکھ پانی مین ڈال دین جب بیٹھ جائے صاف پانی ایک برتن مین لین اور دوسری دفعہ اور راکھ اُس پانی مین ڈالین اور کئی مرتبہ اسیطرح کرین پھر وہ پانی پیین دودھ کو بہا دیتا ہی قرطم کہ فارسی مین خسکدانہ کہتے ہین یعنے کرکوٹ کر نرم کرین اور کھلائین جو شئے معدے مین بستہ ہوگیا ہی کھل جائے گا اور اگر بہتا ہی تو جم جائیگا۔

فصل فواق کے بیان مین یعنی ہچکی وہ اسطرح پر ہی کہ فم معدہ کی حرکت کے ساتھ معدے کے طبقۂ داخلی کے اجزا اوپر کی طرف حرکت کرین اور اسلیے کہ قعر معدہ فم معدہ کی طرف حرکت کرتا ہی اُسکا نام فواق رکھا اور جاننا چاہیے کہ یہ حرکت تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے مرکب ہی اسطرح پر کہ پہلے تو معدے کا تمام جرم اور اُسکی لیفین منقبض ہوتی ہین اسلیے کہ موذی سے بھاگتی ہین پھر ویسی ہی اُس موذی کے دفع کرنیکے لیے اُسکے تمام اجزا ہین اور لیفون مین تمدد انبساطی عارض ہوتا ہی سو حقیقت مین فواق دو حرکتون سے مرکب ہی اور سبب کے اعتبار سے اس مرض کی آٹھ قسم ہوتی ہین پہلی قسم وہ ہی کہ گرم اور تیز اخلاط مین سے کوئی خلط یا غذا یا دوا جسکی کیفیت تیز ہو اُس سبب سے کہ فم معدہ مین جلن اور سوزش پیدا کرے ہچکی لائے خصوصاً اگر فم معدہ کی حس تیز ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ فم معدہ مین جلن ہو اور اُسکے اسباب پہلے گذر چکین جیسے زردی یا سبز یا سیاہ کا اتفاق ہو یا کوئی تیز دوا جیسے فلافلی وغیرہ یا تر غذا کھانے مین آئے اور جہان کہین تیز مادہ سبب ہو وہ سب علامتین جو اُسکو لازم ہین ظاہر ہونگی اور یہ عام ہی کہ وہ مادہ معدے مین پیدا ہو یا کسی اور عضو سے اسپر آپڑے جیسے جگر وغیرہ سے اور فواق کی کمی اور زیادتی سبب کے موافق ہوتی ہی جیسا کہ بیان کیا گیا علاج اول سکنجبین اور گرم پانی پی کر قے کرین پھر اسپغول روغن بادام اور روغن گل اور روغن بنفشہ گلاب کے ساتھ پلائین تاکہ معدے کے مزاج کی اصلاح اور سوزش کو تسکین ہو اور غذا کے لیے ماء الشعیر کھلائین اور اگر اُسکو برف مین سرد کرکے استعمال کرین بہتر ہی اور جو نسی دوائین سردی پہونچاتی ہین اور گرمی کو بجھاتی ہین مفید ہین اور جہان طبیعت نرم ہو جَو کے ستو شکر کے ساتھ کھلائین اور اکثر اس قسم مین گرم پانی اور روغن بادام ٹھہرا کر پینا اور کھانے مین مسکہ کھانا دوسری تدبیرون سے بے پروا کردیتا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ فم معدہ مین یا معدے کے طبقات مین یا مری مین ریاح غلیظ رک کر اُسکو کھینچین پھر معدہ اُسکے دفع کرنیکے لیے حرکت فواقی کرنے لگے اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ تخمہ اور بدہضمی کے بعد پیدا ہو اور یہ فواق اکثر بچون کو بہت سے دودھ پینے کے بعد عارض ہوا کرتی ہی اور ایسا ہی بادانگیز غذاؤن کا کھانا اسکو گواہ ہی علاج جو چیز فم معدہ کو قوت دیتی ہی اور اُسکو گرم کرتی ہی اور ریاح کو توڑ کر تحلیل کرتی ہی اور ڈکار لاتی ہی استعمال کرین جیسے مصطگی زیرہ پودینہ زنجبیل وغیرہ کھانا اور چبانا اور اُسکا پانی نگلنا اور گرم روغن مقوی خوشبو فم معدہ پر ملنا اور لطیف غذاؤن کا کھانا اور مغلظ اور نفاخ چیزون سے پرہیز کرنا اور لازم ہی کہ ڈکار کے لانے مین بہت کوشش کرین کیونکہ ڈکار معدہ کی ریاح کے دفع کرنے مین سب چیزون سے آسان اور زیادہ مفید ہی تیسری قسم وہ ہی کہ معدہ مین رطوبت زیادہ پیدا ہو اور اُسپر چمٹ جائے پھر معدہ اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرے اُسکی علامت یہ ہی کہ مُنھ مین پانی بھر آئے اور معدے مین گرانی ہو اور ہضم بگڑ جائے اور کھانا ترش ہو جائے اس لیے کہ ہضم مین نقصان ہی علاج معدہ کے تنقیہ کیواسطے مقیات مناسب سے قے کرین اور مسہل دین اور یہان سب مسہلات سے بہتر ایارجات ہین اور جاننا چاہیے کہ فواق کے مادّے کے اکھاڑنے مین چھینک کا لانا بہت موثر ہی چوتھی قسم یہ ہی کہ غلیظ غذا زیادہ کھائین اور زیادتی کے سبب معدے پر گران ہو اور معدہ اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرے اور ہچکی آنے سے اُسکی علامت یہ ہی کہ غذاے مذکور کھانے مین آتی اور اُسکے کھانیکے

بعد فواق عارض ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ریاضت اور حمام عادت کے بعد چھوڑ دین اس سبب سے معدہ مین مادہ بڑھ جائے اور اس مرض کا باعث ہو علاج جلد گرم پانی پی کر غذا کو نکال ڈالین اور کچھ ایک مدت تک غذا مین کمی کرین اور ہضم کی درستی اور اگر ریاضت اور حمام کی عادت ہو گئی ہو اُسکا استعمال لازم سمجھین پانچوین قسم وہ ہے کہ سوء مزاج سرد معدہ مین عارض ہو کر فواق پیدا کرے اور اُسکے تین سبب ہین ایک تو یہ ہے کہ جب سوء مزاج بارد معدے مین عارض ہو جو کچھ اُسمین آئے سردی کے سبب کامل ہضم نہو اور اُسمین بُری کیفیت آ جائے اور اپنے بوجھ سے اور بُری کیفیت سے معدہ کو ایذا دے پھر معدہ اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرے دوسرے یہ کہ سردی معدہ کے اجزا کو کثیف کرتی ہے اور اُسکو توڑ دیتی ہے اور یہ بات ایذا سے خالی نہین پھر طبیعت اس قسم کی حرکت کرتی ہے تاکہ اُسکو کشادہ کر دے اور حالات طبیعی پر لائے اور ایذا دفع کرے تیسرے یہ کہ برودت معدہ کی مضاد ہے اور کیفیت کے سبب کہ اعتدال سے خارج ہے اُسکو ایذا دیتی ہے اور جو کچھ معدہ کا مضاد اور موذی ہے معدہ اُسکو دفع کرنا چاہتا ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ پیاس کم ہو اور گرم چیزون کی طرف رغبت ہو اور جو کچھ معدہ کے سوء مزاج بارد مین بیان کیا ہے ظاہر ہو اور جاننا چاہیے کہ یہ قسم اکثر بڈھون کو اور لڑکون کو اور بیمارون کو عارض ہوتی ہے کیونکہ انکی حرارت ضعیف ہوا کرتی ہے علاج معدہ مین گرمی پہونچانیکے واسطے تخم کرفس و قوزیرہ انیسون زنجبیل پودینہ سنبل وج جند بیدستر سرکہ عنصل مین ملا کر کھلائین اور اُنھین دواؤن کو پرانی ریت مین ملا کر معدہ پر بھی رکھین اور مرغی کا گوشت زیرہ دارچینی زنجبیل کے ساتھ پکا کر تناول فرمائین جان لے کہ اس قسم مین اور ریحی مین اور امتلائی رطوبی مین سخت حرکت سب بیرون سے نافع ہے جس سے بدنکو اور روح کو حرکت پہونچے جیسے زور سے اچھلنا اور چیخنا اور تمام اعراض نفسانی اور ایسا ہی سانس کا روکنا اور پیاس پر صبر کرنا ان تینون قسم مین مفید ہے چھٹی قسم اُس فواق کے بیان مین کہ ورم جگر کے سبب عارض ہو اور یہ کئی طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ ورم اتنا بڑا ہو کہ معدہ کو دبا لے اور اُس سے مزاحمت کرے اور اُس مزاحمت اور دبانیکا اثر فم معدہ تک پہونچے اور ہچکی آنے لگے دوسرے یہ کہ ورم جگر ہر حالت مین اپنے بوجھ سے جگر کو کھینچتا ہے اور اُسکے کھینچنے سے معالیق اور اوردہ کہ مری اور معدہ کے درمیان واقع ہین کھنچتی ہین اس ضرورت سے معدہ کھنچتا ہے اور دفع ایذا کے لیے دافعہ حرکت کرتی ہے اور فواق پیدا ہوتی اور اسی وجہ کو ابن سرافیون نے پسند کیا ہے تیسرے یہ کہ ورم جگر اس راہ کو جو جگر اور مرارہ کے درمیان واقع ہے تنگ کر دیتا ہے پھر صفرا جیسا چاہیے مرارہ کیطرف مندفع نہین ہو سکتا ہے اور وہان سے معدے مین اگر فواق پیدا کرتا ہے اسوجہ کو جالینوس نے اختیار کیا ہے چوتھے یہ کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان ایک باریک پٹھا آیا ہے جسوقت کہ جگر مین بڑا آماس پیدا ہوگا اُس پٹھے کے وسیلے سے فم معدہ مین ایذا پہونچیگی اور فواق پیدا ہوگی غرض فواق کہ ورم جگر کے سبب سے عارض ہو اُسکی علامت غثیان کی زیادتی اور تپ گرم اگر آماس گرم ہو اور جو کچھ ورم جگر کے بابمین بیان آئیگا اُس سے ورم کا حال کہ کس قسم کا ہے معلوم ہوگا علاج باسلیق کی فصد کھولین اور آب مکوے آب کاسنی مغز املتاس کے ساتھ ملا کر پلائین اور باقی علاج ورم جگر کی فصل مین تلاش کرین ساتوین قسم وہ ہے کہ معدہ کا ورم فواق کا باعث ہو اُس کی علامات اور علاج کو معدہ کے آماس مین دیکھ لین آٹھوین قسم وہ ہے کہ فم معدہ مین شدت کی خشکی آ کر اُسکو کھینچ ڈالے اس سبب سے طبیعت معدہ کو حرکت دے اور فواق پیدا ہو اور یہ ذکر اوپر آ چکا ہے کہ فواق تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے مرکب ہے سو دوسرے اقسام مین تو انقباض کا سبب یہ ہے کہ معدہ موذی سے بھاگتا ہے اور انبساط کا سبب یہ ہے کہ اُسکو دفع کرتا ہے اور اس قسم مین انقباض کا سبب خشکی ہے یہ نہین کہ بھاگتا ہے اور انبساط کا سبب یہ ہے

کہ اُسکی اصلاح کرنا چاہتاہی اور جان لے کہ فواق کی یہ قسم ردی ہی اس لیے کہ معدے کے اور اُسکے لیفون اور پٹھون کی رطوبت کے فنا ہونے سے پیدا ہوتی ہی سو اگر اُسکو تھوڑا عرصہ گذرا ہی اور استفراغ کی مدت بھی کم ہی تو اُسکا تدارک ہوسکتا ہی اور اگر بہت عرصہ گذر چکا اور استفراغ قوی ہوا ہی تو مہلک ہی اور تدارک نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اعضاے اصلیہ مین ذوبان آگیا ہی اور قوتون مین ضعف کامل ہوا ہی اُسکے تدارک کے لیے عرصہ دراز چاہیے اور بیمار اتنی مدت تک کب بچے علاج داخل اور خارج سے ترطیب مین کوشش کرین مثلاً تازہ دودھ اور پینے کی نرم چیزین اور کشکاب اور آب کدو شکر اور روغن بادام کے ساتھ دین اور میٹھے انار کا پانی بہت سا اور لعاب اسپغول لعاب بہدانہ شیرین روغن بنفشہ یا روغن بادام کے ساتھ مفید ہی اور روغن بنفشہ ناک مین کھینچنا اور گردن کے فقرون پر کہ اعصاب کا مبدا ہی رکھنا مفید ہی اور کھانیکے لیے ماء اللحم اور بیضہ مرغ نیم برشت اور کشکاب غلیظ دین اور جو کچھ تشنج یابس مین مذکور ہی کام مین لائین فواق کی دواؤن کا ذکر ہی نسرین کوٹ کر اُس کا پانی پلائین فواق کو تسکین کرتا ہی پودینہ کا پانی یا ترش انار کا پانی پلائین فواق کو دور کردیتا ہی زراوند مدحرج کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھانا مفید ہی بندق گلو مین لٹکادین ہچکی کو دبا دیتا ہی پانی کہ نہایت سرد ہو فواق کو زائل کرتا ہی فوہ نافع ہی جندبیدستر سرکہ کے ساتھ مفید ہی دار چینی اور مصطگی دونون کو جوش دیکر اُسکا پانی پلائین ہچکی کو دور کرتا ہی اور چونکہ اقسام کی تحقیق مین ذکر آچکا ہی جونسی دوا جس قسم کے موافق ہو کام مین لا سکتے ہین —

فصل انقلاب معدہ کے بیان مین یہ ایسا مرض ہوتا ہی کہ جو کچھ کھائین ہضم ہونیکے بعد قے مین نکل جائے حکما اُسکی وجہ تسمیہ مین دو بات کہتے ہین ایک تو یہ کہ نیچے کی جانب سے اوپر کیطرف انقلاب ہوتا ہی یعنی اُلٹ جاتا ہی دوسرے یہ کسی آفت کے مقتضی سے اُسکا فعل اُلٹ کر برعکس ہو جاتا ہی اور اس بیماری کا سبب یہ ہی کہ اُس آنت مین جسکا نام اثنا عشری ہی اور معدہ سے متصل ہی یا اُس آنت مین جسکا نام صائم ہی اور اثنا عشری سے متصل ہی کسی سبب سے خراش ہو جائے اور خراش کے اسباب اپنی جگہ پر مذکور ہین سو جسوقت غذا معدہ مین ہضم ہوکر اُس آنت مین اُترے اسوجہ سے کہ اُس غذا مین عفونت ہی یا کوئی تیز کیفیت جیسے سوزش اور ترشی اور نمکینی اور تلخی اُس تیزی کے سبب آنتون مین ایذا پہونچے اور اُس غذا کو طبیعت پھر معدہ کی طرف دفع کرے اور معدہ بھی اُسکو مکروہ جانکر قے مین دفع کرے اور اُس بیماری مین اور مرض ایلاوس مین کہ قولنج کی ایک قسم ہی یہ فرق ہی کہ جو کچھ ایلاوس مین قے مین نکلتا ہی بدبو اور پاخانہ سا ہوتا ہی اسواسطے کہ امعاے دقاق یعنی باریک آنتون مین غذا بہت دیر ٹھہر چکی ہی اور صاف کیلوس کو ماساریقا نے اپنی طرف کھینچ لیا ہی اور انقلاب معدہ کی قے مین یہ بات نہین کیونکہ وہ بدبو اور پاخانیکی صورت نہین ہوتی اسواسطے کہ یہان آنتون مین غذا نہین ٹھہرتی بلکہ خراش کی جگہ پہونچتی ہی پھر معدہ کیطرف پلٹ جاتی ہی اور یہ ظاہر ہی کہ جبتک غذا آنتون مین نہین ٹھہرتی اور عروق ماساریقا مین سے جو صاف ہی اُسکو نہین کھینچتین اُسمین بدبو نہین آتی اور پاخانیکی صورت نہین بنتی اور اسی طرح باریک باریک پوست کے ٹکڑون کا نکلنا اور ترش چیزون کے کھانے سے ناف کے گرد جلن اور درد کی شدت کا ہونا اس مرض کا نشان ہی کیونکہ خراش کے ہونے پر گواہی دیتا ہی علاج چیپ دار چیزین دین تاکہ خراش کی اصلاح ہو چنانچہ امعا کے امراض مین سحج کی فصل مین بیان کیا جائیگا

فصل معدہ کے قلق اور کرب کے بیان مین یہ مرض ایسا ہوتا ہی کہ معدہ مین ناخوشی اور بیچینی پیدا ہو اور آدمی نہایت بیچینی سے ایسا ہو جائے

گویا بھوبھل مین پڑا ہی اور ایک شکل سے دوسری شکل بدلے اور غمگین ہو اور شاید کہ باوجود اس حالت کے جی متلانے یا قی آنے لگے اور اس مرض کی دو قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ مادہ صفراوی معدہ مین پیدا ہو یا جگر سے اُسمین گرے اور یہ مرض اکثر تو اسی مادے سے پیدا ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جو مادہ معدہ کی جرم مین گھس جاتا ہی قلق اور بےچینی لاتا ہی اور تہوع کا باعث ہوتا ہی اور جب فم معدہ مین جمع ہوتا ہی غثیان پیدا کرتا ہی جان لے کہ جسوقت معدہ ضعیف ہوتا ہی یا مادہ قلیل یا رقیق ہو یا جرم مین گھس جاتا ہی اُسکا نکلنا آسان نہین اور قی مین نہین نکلتا اور حرارت معدہ کی علامت کا بیان اُسکے سوء مزاج مین اور قی اور تہوع کی فصل مین مفصل مذکور ہوا علاج تنقیہ معدہ کے لیے نیمگرم پانی اور سکنجبین پی کر قی کرین اور خیار کے پانی مین شربت بہ یا شربت سیب ملا کر پلائین تاکہ حرارت کی تسکین کر دے اور جو کا ستو کچھ ایک طباشیر اور جلاب ملا کر کھلائین اور صندل اور گلاب اور کافور اور کدو کا پوست معدہ پر ضماد کرین اور باقی تدبیر قی کی بحث مین سے حاجت کے موافق اختیار کرین تنبیہ جو مادہ معدہ کے جوف مین جمع ہوتا ہی قی مین نکلتا ہی اور نہین تو نہین سو جہان کہین کہ مادہ طبقات کے اندر ہی وہان حرارت کے بجھانے پر اکتفا کرین اور قی سے باز رہین اور اگر یہ جانین کہ حرارت کا بجھانا نافع نہین ہوتا کوئی اور ایسی وجہ اختیار کرین کہ معدہ کے طبقات کو پاک کر دے چنانچہ قی کے باب مین اسکا بیان آیا ہی اور اگر مادہ جگر سے گرا کرتا ہی قی کے بعد جگر کی اصلاح کرین جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین دوسری قسم وہ ہی کہ سرد مادہ جسمین بُری کیفیت ہو جیسے نمکینی اور ترشی اور شوریت اور عفونت معدہ مین جمع ہو کر قلق اور اضطراب پیدا کرے اُسکی علامت سوء مزاج معدہ اور قی بلغمی اور سوداوی کی تفصیل سے ظاہر ہوگی علاج تنقیہ کیواسطے جو چیزین مقطع ہین جیسے سکنجبین عسلی مطبوخ شبت مین ملائین اور قی کرائین اور ملطف چیزین جیسے آب بادیان اور شربت افسنتین کام مین لائین تاکہ مواد تحلیل ہو اور چونکہ کرب معدہ کے اور غثیان اور قی کے اسباب یکسان ہین اُسکی تدبیر وہان سے دیکھ لین۔

فصل اختلاج معدہ کے بیانمین اس سے یہ مراد ہی کہ خفقان کی سی حرکت معدہ مین عارض ہو نہ کہ ویسا اختلاج جو عضلات عضلاتی مین پیدا ہوتا ہی اور اس بیماری کا سبب خلط سرد ہی یا گرم خلط خواہ معدہ مین پیدا ہو یا جگر سے اُسمین آ پڑے پھر اگر یہ حرکت فم معدہ مین یا معدہ کے اوپر کے اجزا مین ہوگی ممکن ہی کہ غشی اور خفقان پیدا ہو اور غثیان اور تہوع کی تکلیف رہے اور اس مرض کی علامت اور علاج سبب کے موافق پہلی فصول سے ظاہر ہین یا در قی اور اسہال اور تعدیل کا مفصل بیان قی کی فصل مین گذر چکا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ آنتون مین کرم ہونے سے عارض ہو اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ طبیعت مین قبض ہو اور صفراوی مادہ آنتون پر گرے اور صفرا کی لذع کے سبب سے کرم حرکت کرین اور قبض کے سبب سے جب نیچے نہ اُتر سکین معدہ مین چڑھ جائین اور اختلاج پیدا کرین اسلیے کہ طبیعت کو اُنسے نفرت آتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ طبیعت مین قبض اور آنتونمین درد اور معدہ مین دغدغہ اور اُسکے اجزا مین انقباض اور ہر وقت طبیعت کا متلانا علاج حقنہ کرین تاکہ طبیعت نرم ہو یا مسہل دین غرض جیسا قبض کا حال ہو اُسکے مناسب استعمال کرین اور جب قبض کھلے ایسی تدبیر کرین کہ کرم مر کر نکل جائین چنانچہ اُسکی فصل مین کہا جائیگا

ف مولف طب اکبر نے لفظ پہلی قسم کا نہین لکھا ہے

فصل وجع الفواد کے بیانمین یعنی فم معدہ مین بہت شدت کا درد ہونا چونکہ فم معدہ قلب سے نہایت نزدیک ہی اور ایک بڑی شریان دونون کے بیچ مین آئی ہی جو ایذا فم معدہ کو پہونچتی ہی دل اُسکا اثر جلد مانتا ہی یہانتک کہ عوام فم معدہ اور دل کے الم مین فرق نہین کرتے اسی وجہ سے فم معدہ کے درد کو مجازاً درد دل اور وجع الفواد کہتے ہین اور اس مرض کے دو سبب ہین ایک تو سوء مزاج گرم کہ فم معدہ مین عارض ہو دوسرے خلط صفراوی

کہ درد کی شدت مین اور کھانا نکلے دیر ہونے مین اُسپر گرے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ فم معدہ مین شدت کا درد پیدا ہو اور ہاتھ اور پانون سرد ہو جائین اور اسقدر غشی عارض ہو کہ ہوش نہ آئے اور ہلاکت کے قریب پہونچائے علاج جبتک علاج کے قابل ہو سبب کے زائل کرنے مین وہ چیزین استعمال کرین کہ وجع معدہ مین اور اُسکے سوء مزاج مین مذکور ہین خواہ سادج ہو یا مادی

فصل حرقت معدہ کے بیانمین یعنی معدہ مین سوزش اور جلن کا ہونا اور یہ تین طرح پر ہو ایک تو یہ کہ غلیظ غذائین جیسے فطیری روٹی اور کچے میوے کھائین اور وہ غلظت اور ضعف معدہ کے سبب سے قعر معدہ مین نہ اُترین فم معدہ کے اوپر رہین اور معدے کی حرارت سے ترش ہو کر ترشی کے سبب سے فم معدہ مین سوزش پیدا کرین اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہو کہ قی مین نکل آئین دوسرے یہ کہ رطوبت خام فم معدہ مین رُک کر حرارت ضعیف کے سبب سے ترش ہو کر سوزش پیدا کرے تیسرے یہ کہ خلط سودا جسمین ترشی اور سوزش اور جلن ہو اور مقدار مین زیادہ طحال سے فم معدہ پر پڑے اور سوزش پیدا کرے اور ان تینون مین فرق یہ ہو کہ جو کچھ غلیظ غذاؤن کے کھانے سے اور رطوبات کے رُک جانے سے پیدا ہو غلیظ اور رطوبت دار چیزون کا پہلے کھانا اُسپر گواہی دے اور بھوک مین تخفیف معلوم ہو کیونکہ معدہ کی حرارت قوی ہوتی ہو اور جو کچھ طحال کے سودا سے عارض ہو خلو معدہ مین غلبہ کرے اور جب شکم سیر ہون اور چکنی چیزین کھائین ساکن ہو اسلیے کہ کھانا اُسکے ساتھ ملجاتا ہو علاج اگر غلیظ غذائین اور کچے میوے یا رطوبت خام سوزش کا سبب ہو شبت کے پانی اور مولی کے پانی مین شہد اور نمک ملا کر قی کرین اور غذاؤن سے گوشت سبک بھنے ہوئے اور بھنے ہوئے گوشت مصالحہ دار اختیار کرین اور معاجین مقویہ کے استعمال سے ہضم کی درستی کرین اور اگر بیماری کا سبب سودا ہو کہ طحال سے گرتا ہو رگ اسیلم یا باسلیق بائین ہاتھ سے کھولین اُسکے بعد معدہ کی تقویت اور مواد کو روکنے کیواسطے سکنجبین بزوری پلائین اور ہلیلہ مربا اور آملہ مربا اور مناسب چیزین غذا کے لیے کھلائین

فصل حکاک اور دغدغہ کے بیانمین یعنی خارش معدہ مین پیدا ہو اُسکے دو سبب ہین ایک تو یہ کہ کوئی ایسی تیز خلط سوزش والی کہ خارش کا پیدا ہونا اُس سے ممکن ہو کسی عضو سے معدہ پر گرے جیسے سر سے نزول معدہ پر گرتا ہو دوسرے یہ کہ چھوٹی چھوٹی پھنسیان خارش اور جرب کی صورت معدہ کے سطح داخلی مین پیدا ہون اور ان دونون مین فرق یہ ہو کہ جو کچھ پھنسیون کے پیدا ہونے سے ہو غذا بے ہضم قی مین یا اسہال مین نکلے اور جو کچھ بثور معدہ کی فصل مین کہا جائیگا ظاہر ہو اور غذا کے ہضم نہونیکا یہ سبب ہو کہ معدہ پھنسیون کی ایذا کے سبب غذا کو نہین دباتا اور جہان خلط کے گرنے سے پیدا ہو اُسکے آثار اُسپر گواہ ہونگے اور غذا ہضم ہو کر نکلیگی علاج خلطی مین خلط کا استفراغ کرین اور معدہ کو قوت دین جسطرح پر کہ بارہا ذکر آچکا ہو اور جہان اسکا سبب بثور ہون قرص طباشیر جسمین زعفران نہو استعمال کرین اور سفوف حب الرمان اور سفوف اُبلق الامعاء بثوری مفید ہو اور باقی تدبیرین فصل ذرب بثوری مین سے اختیار کرین اور بثور معدہ مین بھی اسکا بیان آیا ہو۔

فصل استرخاے معدہ اور اُسکی بناوٹ کے سُست ہونیکے بیانمین یہ مرض اس طرح پر ہوتا ہو کہ معدہ سُست اور اُسکی بناوٹ ڈھیلی ہو جائے ہم اس کو دو قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم استرخاے معدہ کے بیانمین اسکا سبب یہ ہو کہ معدہ فضول رطوبی سے تر ہو جائے اور یہ دو طرح پر ہو ایک تو یہ کہ خود معدہ ہی سُست ہو جائے اس سبب سے اُسکی بناوٹ ڈھیلی ہو جائے دوسرے یہ کہ وہ رباط جس سے معدہ دوسرے اعضا کے ساتھ بندھا ہوا ہو ڈھیلے

ہو جائین اس سبب سے معدہ کے بعض اجزا بعض پر جمع ہو جائین اور ان دونون مین فرق یہ ہی کہ جہان کہین خود معدہ ہی سُست ہو جاتا ہی اور اسی سبب سے اُسکے لیف بھی سست ہو جاتے ہین اس صورت مین بیمار کا سینہ اونچا ہو جاتا ہی اور پشت دب جاتی ہی اور ہضم مین فساد آتا ہی اور جہان رباط کا استرخا اس بیماری کا سبب ہو جسطرف ان رباطات کا میلان ہوگا اُسی کے موافق عوارض ظاہر ہونگے مثلاً اگر استرخا اُس رباط مین ہو جو ہانس اور معدہ کے درمیان بندھا ہوا ہی تو معدہ نیچے کی جانب مائل ہوگا اور چونکہ اُسکے نیچے ہونے سے بوجھ پڑتا ہی اوپر کے اعضا بھی نیچے کی جانب کھنچینگے اور ناف کی جگہ بوجھ معلوم ہوگا اور اگر استرخا اُس رباط مین ہی جو معدے کے اور داہنی جانب کے اعضا مین بندھا ہوا ہی معدہ بائین طرف جھک جائیگا اور اُسکے اتباع سے جو اعضا اُسکی داہنی طرف اور متصل ہین اُنمین بھی کھنچاوٹ ظاہر ہوگی اور اگر استرخا بائین رباط مین ہوگا جو کچھ داہنی طرف کے استرخا مین بیان کیا ہی اُسکے برخلاف ظاہر ہوگا اور جان لے کہ معدہ خیمہ کی صورت ہی کہ چارون طرف سے رباطات کے وسیلہ سے ایسا قائم اور اُسکا فضا وسیع رہتا ہی جیسا خیمہ طنابون کے سبب رہتا ہی سو جسوقت ایک طرف کی بندش ڈھیلی ہوگی اُسکی جانب مخالف مین سب طرفون سے جھک جائیگا علاج جو کچھ فالج اور استرخا مین مذکور ہی کام مین لائین اور جو دوا خوشبودار اور قابض ہو اختیار کرین اور جون سی غذا سریع الہضم اور کچھ ایک خشک اور قابض ہو کھلائین اور دوسری قسم مین مفصل بیان کیا جائیگا دوسری قسم معدہ کی بناوٹ سُست ہونیکے بیان مین اُسکا سبب بے تدبیر حد سے زیادہ اور درد شدید یا مشقت اور سخت محنت کہ قی کی شدت اور اسہال کی کثرت سے معدہ پر پڑے اور یہ ایسا مرض ہی کہ اسمین معدہ کے سب کام بگڑ جاتے ہین اور معدہ کی کوئی بیماری اُس سے زیادہ بدتر نہین کہ اُسکی بناوٹ سُست ہو جائے اور اس قسم کی علامت یہ کہ ہرگز کھانا ہضم نہو اور اچھی غذا اور ترتیب عمدہ نافع نہو اور براز وقت سے آوے اور شاید کہ اسقدر قبض کی نوبت پہونچے کہ بدون استعمال حقنون کے اور بدون مسہل پینے کے نہ کھلے اور سوء مزاج اور آماس کی کوئی علامت ظاہر نہو اور بدن نحیف اور ناتوان اور مراق دُبلا ہو جائے اور اشتہا ضعیف ہو اور جو کچھ کھائین معدہ پر گران ہو علاج شربت حب الآس اور اطریفل کبیر اور اطریفل صغیر اور جوارش عود وغیرہ جو کچھ قابض اور خوشبو ہو استعمال کرین اور روغن مصطگی وغیرہ معدہ پر ملین اور تیتر اور تیہو کا گوشت اور جو چیز سبک اور جلد ہضم ہو کھلائین لیکن تیتر اور تیہو معدہ کے تمام امراض کو مفید ہین خاصکر استرخا اور سستی ہونیکو اور جان لے کہ سنگدان مُرغ خانگی کا پوست اندرونی اس بیماری مین مجرب ہی اُسکو گوشت سے الگ کر کے لٹکا دین کہ خشک ہو جائے اور کوٹکر آدھے مثقال کے انداز سے اطریفل مین یا شراب میبہ مین یا شربت حب الآس مین ملا کر کھلائین اور سنگ یشب معدہ پر لٹکانا بالخاصیۃ مفید ہی اور اگر اُسکو پیسکر آدھے درم کے اندازہ سے کسی مناسب چیز مین ملا کر کھلائین نافع ہوگا اور جو کچھ معدہ کی بناوٹ سُست ہونیکو فائدہ مند ہی اُسکے استرخا کو بھی مفید ہی تنبیہ اس مرض کا علاج محال ہی اگر اُسمین سے کسی نوع کا علاج ہو سکتا ہی تو بڑی دقت اور محنت سے ہوتا ہی

فصل تشنج معدہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جیسا تشنج امتلائی یا استفراغی تمام اعضا مین ہو جاتا ہی ویسا ہی کبھی معدہ کے اجزاے عصبیہ مین یا اُسکی رباطات مین عارض ہوتا ہی سو اگر تشنج خاص معدہ مین ہوگا اُسکا نشان یہ ہی کہ معدہ غذا سے خوب نہ ملے اس سبب سے غذا بدون ہضم کے نکل آئے اور شاید کہ یہ بھی غذا پر آ ملے مگر یہ طبیعی طریق پر نہو اس سبب سے کچھ غذا ہضم ہو کر اور کچھ بدون ہضم کے نکلے اور اُسکا غذا سے کچھ ایک ملنا نہ ملنا تشنج کی کمی اور زیادتی کے موافق ہوتا ہی اور اگر تشنج رباطات مین ہو وہ آثار کہ رباطات کے ہر طرف کے تشنج کو مخصوص ہین ظاہر ہونگے مثلاً اگر تشنج اُس رباط مین ہو جسکے سبب معدہ فقرات سے بندھا

ہوا ہی معدہ مین کھانا نہ ٹھہریگا اور کھاتے ہی آنتو نمین اُتر جائیگا اور بیمار داہنے یا بائین جھکا ہوا ہوگا اور اگر اُس رباط مین ہو جو بانس اور معدہ کے درمیان ہی بیمار کُبڑا ہوگا اور کمر سیدھی نہ کر سکیگا علاج جو کچھ تشنج امتلائی اور استفراغی مین مذکور ہی سبب کے موافق کام مین لائین

فصل جساوت معدہ کے بیان مین یعنے معدہ مین یا اُن عضلات مین کہ معدہ کے اوپر مراق بطن مین لگے ہوے ہین سختی پیدا ہوا اور ہم اس فصل کو دو قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم معدہ کی صلابت کے بیان مین اُسکا سبب خلط غلیظ سوداوی ہی کہ معدہ کے اور دہ مین آپڑے اور یہ صلابت خواہ فم معدہ مین پیدا ہو یا معدہ کے اور اجزا مین مگر فم معدہ مین اکثر پیدا ہوتی ہی اور اس مرض کی علامت یہ ہی کہ دونون آنکھون کے کویون مین تہبج پیدا ہوا اور تھوک کثرت سے آوے اور شاید کہ اسقدر بڑھے کہ نظر آنے لگے اور بیمار پیٹ پر تکیہ نکر سکے اور سجدہ کیوقت الم پیدا ہوا اور شاید کہ لقمہ کے نگلنے سے تھوڑا سا درد معلوم ہوا اور ورم جیسا جیسا چھوٹا یا بڑا ہوگا اُسی کے موافق اعراض مین شدت یا تخفیف ہوگی علاج اگر مزاج گرم اور قارورہ رنگین ہو رگ باسلیق کھولین اور گوشت کا کھانا ترک کرین اور جو چیزین ملین اور محلل ہون اُنکو سرد چیزون مین ملاکر ضماد کرین جیسے عنب الثعلب بابونہ بنفشہ آرد جو خطمی اصل السوس موم سفید روغن گل روغن بنفشہ خوب ملاکر اور اگر مزاج سرد اور قارورہ سفید ہو اُن چیزون سے حقنہ کرین کہ اخلاط غلیظ کو تحلیل کرین جیسے افتیمون بسفائج اصل السوس ریشہ خطمی مغز قرطم جوش دیکر مغز املتاس اور ماء العسل اور روغن کنجد اُسمین ملاکر حقنہ کرین اور جو چیزین ملین اور محلل ہین جیسے بنفشہ بابونہ سنبل اذخر تخم میتھی حب البان مقل بادام تلخ لعاب تخم کتان روغن بان موم چربی مرغ آبسمین ملاکر ضماد کرین اور جان لین کہ کبھی طحال کی صلابت کے سبب سے معدہ کے اُن اجزا مین بھی جو طحال سے متصل ہین سختی پیدا ہو جاتی ہی علاج طحال کا علاج کرین کہ آفت کی جگہ وہی ہی اور معدہ مین بھی اُسی کی نزدیکی کے سبب سے آفت پہونچی دوسری قسم عضلات کی سختی کے بیانمین اُسکا سبب بھی خلط سوداوی ہی کہ عضلات مین آجائے اور معدہ کی صلابت مین اور جو عضلات اُسکے اوپر لگے ہوئے ہین اُنکی سختی مین تین طرح پر فرق ہوتا ہی ایک تو شکل سے دوسرے اُس جگہ سے تیسرے افعال سے سو شکل کی وجہ سے اسطرح پر ہی کہ معدہ کی صلابت گول اور عریض ہوتی ہی اور شکم کے عضلات کی صلابت دراز ہوتی ہی اور ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے باریک ہوتی ہی جیسے چوہے کی دُم اور جگہ کی وجہ سے یہ فرق ہی کہ معدہ کی جگہ غضروف خنجرہ سے ناف تک ہی اور عضلون کی چار جوڑی ہین ایک تو شکم کے عرض مین اور ایک طول مین اور دو ترچھے اور ون کے نیچے سے سو جب معدہ کے افعال سلامت ہون اُسمین سختی نہوگی پھر اگر سختی ظاہر ہوا اور معدہ کے افعال سالم ہون جان لین کہ عضلات مین آفت ہی اور اگر معدہ کے افعال مین آفت ہوگی صلابت معدہ مین ہوگی علاج اگر مزاج گرم ہو تنقیہ کے لیے شاہترہ تمرہندی خیار شنبر ترنجبین ملاکر پلائین اور بنفشہ خشک اور گل سُرخ اور بابونہ اور اکلیل الملک اور ریشہ خطمی اور موم سفید اور روغن گل آبسمین ملاکر ضماد کرین اور شاید کہ فصد باسلیق کی حاجت پڑے اور اگر مزاج سرد ہو تنقیہ کیواسطے ایسی چیز پلائین کہ اخلاط غلیظ کو نکال ڈالے جیسے افتیمون اور غاریقون کا مطبوخ اور ضماد کے لیے اشق اور مقل اور بیخ کرنب کی خاکستر اور جندبیدستر اور زعفران اور میتھی کا لعاب روغن زیت اور پُرانی چربی مین ملاکر کام مین لائین اور اسی طرح روغن ملنے مین اور نطول مین اور غذا مین گرمی اور سردی کی رعایت رکھین۔

فصل ذرب اور خلفہ کے بیانمین یہ دونون لفظ معدہ کے اسہال پر بولے جاتے ہین ذرب تو لغت مین تین معنون مین آیا ہی ایک تو معدہ

کا فساد جیساکہ ذرب المعدہ بولا جاتا ہی جب معدہ فاسد ہو جائے دوسرے تیزی کے معنے مین آیا ہی جیسے لسان ذرب وسیف ذرب بولتے
ہین یعنے زبان تیز اور تلوار تیز تیسرے اچھے نہونے مین بولتے ہین جیسا اُس زخم کو جو علاج پذیر نہو کہتے ہین کہ ذرب الجرح ہی اور اطبا کی اصطلاح مین
شکم کے جاری ہونے سے مراد ہی کہ متصل جاری رہے اور کہتے ہین کہ معدہ کے وہ اسہال کہ کھانا ہضم ہونے کے بعد تمام بدن مین پہونچنے
سے پہلے ہی علی الاتصال اسہال مین نکل جائے ذرب اُس کو بولتے ہین حاصل کلام یہ مرض دیرپا اور مدت مین جاتا ہی اسی وجہ سے
ہیضہ مین اور اُس ذرب مین جو قی کے ساتھ ہو فرق کر سکتے ہین کیونکہ ہیضہ مرض حاد ہی یعنے تیز تر گذر جاتا ہی اور خلفہ وہ ہی کہ کھانا عادت
کے طور پر معدے مین نہ ٹھہرے اور کبھی اُس مین شکم جلد جاری ہو اور کبھی دیر مین اور کبھی بہت دفعات مین اور کبھی دفعات قلیل مین
اور کبھی ہضم ہو کر اور کبھی فاسد ہو کر لیکن اسباب اور علامات کا ماتن اختلاف اور ذرب مین کچھ بھی فرق نہین کرتا ہی اور ہر ایک کے انواع کو انہین
جدا جدا بیان کیا ہی چونکہ یہ مقصد کو مانع نہین اسلیے ہمنے بھی اُسکی مخالفت نہ کی اور جاننا چاہیے کہ خلفہ اور اختلاف بعضون کے نزدیک تو ہم معنی ہین مگر جمہور اُن
اسہال کو جو دورہ کے ساتھ آئین اختلاف کہتے ہین اور جن سے اسہال رنگ برنگ ہون اُنکو خلفہ بولتے ہین اب جان لے کہ اسہال معدہ کی چودہ قسم ہین
پہلی قسم وہ ہی کہ سوء مزاج سرد سافج معدہ مین عارض ہو اُس سبب سے معدہ بھیگ کر ڈھیلا ہو جائے اور ذرب پیدا ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ پیاس اور سوزش
نہو اور جب غذا کھائین کچھ صورت بدل کر جلد نکل آئے کیونکہ ہضم قاصر اور ماسکہ ضعیف ہی اور کھٹی ڈکار آئے اور قی اور اسہال مین بلغم نہو اسواسطے
کہ وہ مزاج سافج ہی علاج گرمی اور خشکی کے لیے کمونی اور فلافلی اور جوارش عود کھلائین اور باقی تدبیر معدہ کے سوء مزاج مین مذکور ہی دوسری قسم
وہ ہی کہ بہت سا بلغم معدہ مین جمع ہو اور ذرب پیدا کرے اُسکی علامت یہ ہی کہ مُنھ مین بہت سا پانی بھر آیا کرے اور کھانیکے ساتھ بلغم ملا ہوا اسہال مین اور
قی مین نکلے اور معدہ مین غذا بہت کم ہضم ہو اور جو کچھ اُس خلط کو مخصوص ہی ظاہر ہو علاج قی کرین اُسکے بعد ایسی جوارشین جنمین قابض اور گرم دوائین
ہون استعمال کرین تاکہ اسہال بھی زائل ہون اور بلغم کی تقطیع بھی حاصل ہو تیسری قسم وہ ہی کہ رطوبت لزج معدہ کی سطح پر چمٹ کر اُسکی جھنتون کو بھر دے
اس سبب سے صاف سطح ہو جائے اور جو کچھ کھائین معدہ کی سطح سے پھسل جائے اور جھنتون کے بھر جانے اور ضعف ماسکہ سے اُسمین نہ ٹھہرے
اُسکی علامت یہ ہی کہ معدہ مین غذا نہ ٹھہرے اور اُسمین آتے ہی امعا کی طرف اُتر جائے اور جو صورت نہ بدلے خصوصاً اگر غذا کھانیکے بعد حرکت کا اتفاق
ہو کیونکہ حرکت اُسکے اتارنے مین امداد کرتی ہی اور اکثر بیمار کو ایسا معلوم ہوا کرتا ہی کہ غذا ایکبارگی معدہ سے آنتون مین اسطرح گر پڑی جیسا پتھر بے لاگ گر پڑتا ہی
علاج جوارش خرنوب اور جوارش کندر کھلائین اور گرم پانی سے پرہیز کرین کیونکہ وہ معدہ کو ڈھیلا کرتا ہی اور صفائی کو بڑھاتا ہی اور خشک چیزین جو رطوبت کو
چوس لین جیسے بیر کا آٹا اور چانول کا آٹا اور زعرور کا بھونکر اور اُسکے مانند کھلائین جوارش خرنوب کی ترکیب خرنوب نبطی لیکر اُسکا تخم نکال ڈالین
اور زیرۂ سیاہ سرکہ مین بھگو کر بھون لین اور سماق حب الآس بیر کا آٹا بلوط کشنیز بریان مصطگی یہ آٹھ دوا ہین ہر ایک کو برابر لیکر کوٹ چھان لین مگر بہت باریک
نکرین بلکہ اجزا درے رہین جیسے جوارش کی دواؤن کو کیا کرتے ہین پھر شہد مین ملائین اور احتیاج کے موافق کام مین لائین جوارش کندر کی ترکیب
کندر گلنار ہر ایک دس درم فلفل نانخواہ سنبل کا شم انیسون شونیز ہر ایک دو درم ان آٹھون دوا کو حسب طریق پر کہ اوپر مذکور ہی کوٹ اور چھانکر پرانے

شہد مین ملائین چوتھی قسم وہ ہی کہ مرۂ صفرا بدن مین سے معدہ پر گرے یہ اُسوقت ہوتا ہی کہ بدن مین صفرا کی کثرت ہو اور اعضا اُسکو معدہ کیطرف دفع کرین اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ حمیات محترقہ صفراوی کے بعد اور غب خالص کے بعد یا گرم دوا اور گرم غذا کھانیکے بعد یا صرف شراب پینے کے بعد پیدا ہو اور جلن اور پیاس عارض ہو اور اسہال مین صفرا ظاہر ہو اور شاید کہ اُسکے ساتھ تپ بھی شریک ہو علاج غور سے دیکھین اگر اسہال کم کم آتے ہین مناسب ہی کہ مواد فاسد کے نکالنے مین اُن چیزون سے امداد کرین کہ مسہل صفرا اور مقوی معدہ ہون اور اُنکے فعل کی انتہا مین قبض ہو جیسے انار ترش اور شیرین کا پانی شکر مین ملاکر اور شربت ورد مکرر یا ہلیلہ زرد شکر کے ساتھ جو کچھ کہ حال کے مناسب ہو استعمال کرین اور جبکہ اس تدبیر سے تمام مواد فاسد پاک نہو اور مواد صالح کے استفراغ سے اُسکی طبیعت مین ضعف اور غشی کا خوف پیدا ہو مناسب ہی کہ قبض کے لیے قرص حماض اور قرص طباشیر قابض دین فائدہ اس بیماری مین جبتک قوت باقی رہے ہرگز اسہال بند نکرین بلکہ مواد فاسد کے نکالنے مین مدد کرین جسطرح پر بیان کیا گیا پانچوین قسم وہ ہی کہ بہت سا سودا طحال سے فم معدہ پر پڑے اور اس سبب سے کہ سوزش اور لذع پیدا کرتا ہی طبیعت اُسکے دفع کرنے پر آمادہ رہے حالانکہ اُسمین بھی ترشی کی جہت سے ایک ایسی قوت ہی کہ تقطیع اور تسحیج پیدا کرتی ہی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ بھوک زیادہ ہو جائے اور فم معدہ مین ترشی کی لذع ہمیشہ معلوم ہوا کرے اور بدون کھانا کھانے یا کچھ ایک روغن پینے کے ساکن نہو علاج رگ باسلیق کی فصد بائین ہاتھ سے کھولین اور مطبوخ افتیمون سے اسہال کرین اور گرم اور قابض چیزون سے طحال پر تکمید کرین تاکہ اُسمین سے مادہ نہ نکل سکے اور طحال کو کھُرکھُرے رومالون سے ملین اور اگر سینگی لگا کر کھینچین یا محجمہ ناری استعمال کرین بہتر ہوگا اور صبح کیوقت اس سے پہلے کہ سودا فم معدہ پر گر کر بھوک پیدا کرے مناسب ہی کہ چکنا حریرہ پلائین کہ اگر سودا فم معدہ پر پڑے اُسکو ایذا نہ پہونچے جیسے شکر اور روغن بادام اور بکری کے گردہ کی چربی کا حریرہ بنا کر دین اور اگر روغن بادام کے عوض روغن کنجد ملائین وہی تاثیر کرتا ہی چھٹی قسم وہ ہی کہ معدہ اور امعا کے طبقۂ داخلی مین بثور یا قروح پیدا ہون پھر جسوقت کھانا کھائین اور قروح اور بثور کے نزدیک پہونچے سوزش پیدا کرے خصوصاً اگر اس کھانیکا مزہ ترش یا نمکین ہو پھر اس ضرورت سے قوت دافعہ اُسکو دفع کرے یہانتک کہ معدہ مین کچھ باقی نرہے اور معدہ اُس غذا سے بالکل پاک ہو جائے اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ مُنھ مین پھنسیان پیدا ہون کیونکہ اُسکا سطح معدہ کے سطح سے متصل ہی اور حرارت اور خشکی اور بدبو مُنھ مین پیدا ہو اور غذا کھانیکے بعد معدہ مین درد اور جلن ہو جائے خصوصاً اگر تیز غذا ہو اور معدہ مین جہان کہین کھانیکا بوجھ معلوم ہو لذع اور سوزش بھی اسی جگہ ہو اور جسقدر غذا نیچے جانے لگے درد بھی نیچے کی جانب اُترنے لگے یہانتک کہ وہ غذا صورت نہ بدلنے پائے اور سب نکل جائے یا اُسمین کچھ ایک تغیر کا ہونا نہونا بثور کی کمی اور زیادتی پر موقوف ہی کیونکہ معدہ مین جونسی جگہ مین بثور اور قروح ہین وہ غذا سے خوب نہین ملتے اور جون سی جگہ سالم ہی وہ غذا پر آلتی ہی اور کھانا بھی اس سے لگ جاتا ہی اُسی قدر اُسکو ہضم کرتی ہی لیکن چونکہ دافعہ کے دفع کرنیسے ٹھہر نہین سکتا پورا ہضم نہین ہوتا سو نضج کامل کسی صورت سے نہین ہو سکتا خواہ کسی چیز مین یا کسی غذا مین اگرچہ معدہ کی بعضی جگہ مین ہی بثور اور قروح ہون جیسا ہمنے ذکر کیا ہی اور زرد آب رقیق بھی ان اسہال مین ضرور نکلتا ہی خصوصاً قروح اور بثور زخمی مین علاج قرص طباشیر جسمین زعفران نہو اور سفوف حب الرمان اور سفوف زلق الامعا تھوڑی کھلائین اور جو چیز حرارت کو ساکن کرے اور قابض ہو اور ترش نہو غذا مین استعمال کرین جیسے چانول اور مسور مقشر اور جو چیز اُنمین سے پکائین مناسب ہی کہ اُسکے پہلے جوش کو گرا دین پھر بنا کر روغن یا مسکہ کے ساتھ نوش فرمائین اور غذا مین ترشی کے استعمال کو یا ترش غذا کو اسلیے منع کیا کہ اُسمین لذع اور سوزش کا خوف ہی اور نہین تو سماقیہ اور زرشکیہ کے کھانیکو

بعضے اجازت دیتے ہین غرض کہ اگر ترشی کی ایذا پر تحمل ہو سماقیہ اور زرشکیہ بڑی نافع غذا ہی کیونکہ اُس سے مواد گرنے سے رکتا ہی اور مواد کا تنقیہ ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ عمدہ تدبیر اس مرض مین خاص کر ابتدا مین فصد باسلیق ہی اور اگر کوئی امر مانع ہو پنڈلیون پر پچھنے لگانا **قرص طباشیر** کی ترکیب جو یہان کام آتا ہی گل سُرخ تخم حماض ہر ایک ایک درم صمغ عربی نشاستہ طباشیر کتیرا ہر ایک دو درم سب چھ دوائین کوٹ لین اور اسپغول کے لعاب مین قرص بنالین **سفوف زلق الامعاء** بشوری چار تخم اُسکا نام ہی اسپغول تخم کنوچہ بارتنگ تخم ریحان برابر جسقدر چاہین مٹی کے برتن کو گرم کر کے اُسمین بھون لین اور گرم پانی اُسپر ڈالین اور اُسمین ملائین پھر اُسمین روغن گل ملا کر کھلائین **سفوف حب الرمان** انار دانہ ترش بیس درم کرویا کشنیز ہر ایک چار درم کزمازج خرنوب نبطی ہر ایک دو درم گلنار سماق ہر ایک تین درم یہ سب سات دوا ہین انار دانہ کو بھون لین اور کرویا اور کشنیز کو سرکہ مین بھگو کر خشک کرین اور بھون لین اور سفوف بنالین خوراک تین درم لیکن اگر جگر مین ضعف ہو یہ سفوف نہ دین ساتوین قسم وہ ہی کہ سر سے نزلہ اُتر کر معدہ مین آکر غذا کو فاسد کرے پھر طبیعت اُسکو اسہال مین دفع کرے اُسکے ساتھ غذا بھی پھیل جائے اُسکو اسہال دماغی کہتے ہین اور اس کا سبب یہ ہی کہ دماغ مین فضول کی کثرت اور حلق کی راہ سے معدہ مین اُتر آئے اور جاننا چاہیے کہ جب دماغ مین مادہ جمع ہوتا ہی طبیعت اُسکو دفع کرتی ہی سو اُسمین سے کچھ تو ناک کے راستے سے نکلتا ہی اور بعض حلق کی راہ سے آتا ہی اور جونسا حلق مین آتا ہی اُسمین سے کچھ تو مُنھ کے راستے آدمی کے ارادہ سے نکل آتا ہی اور کچھ جو رقیق ہی ریہ کی طرف آتا ہی اور جو غلیظ ہی معدہ پر گرتا ہی اور یہ مرض جب پُرانا ہو جاتا ہی معدہ کے مزاج کو فاسد کرتا ہی اور ہضم مین قصور اور قوت مین ضعف ہوتا ہی اسکے بعد ذبول پیدا ہوتا ہی اور موت آتی ہی اور اس قسم کے اسہال کو عوام طبیب نہین پہچانتے اس سبب سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ سونیکے بعد اسہال بہایت آئین اور جب معدہ نزلات سے پاک ہو اسہال موقوف ہو جائین یہانتک کہ پھر معدہ مین نزلات جمع ہو جائین ہمیشہ یہی حال رہے اور نزلہ کے اور آثار بھی سبب کے موافق ظاہر ہون مثلاً اگر نزلہ کا مادہ صفرا ہو دماغ اور معدہ مین لذع اور سوزش پیدا ہو اور پیاس اور مُنھ مین تلخی اور حلق مین اور تالو مین اور مری اور فم معدہ مین خارش ہو اور بلغم ہو بگڑے ہوے روغن کی سی بو اور شیرینی مکروہ اور مُنھ کا لعاب غلیظ اور بستہ ہونا اُسکی گواہی دے اور اگر سودا ہو مُنھ مین اور حلق مین ترشی اور سر مین گرانی اور دماغ سے لوہے کی سی بو آنی اُسکی گواہ ہو اور اگر نزلہ کا مادہ خون ہو آنکھین سُرخ اور حواس گران اور ذائقہ میٹھا کچھ ایک کھاری پن سے اور بدبو کا ہونا اُسپر دلالت کرے اور فساد دماغ کی جو کچھ علامتین بار ہا مذکور ہوئی ہین سبب کے موافق ظاہر ہون علاج حال کے مناسب فصد اور حجامت اور اسہال سے دماغ کا تنقیہ کرین اور تنقیہ کے بعد اُسکے مزاج کی اصلاح کے لیے شمومات اور عطوسات یعنی سونگھنے کی اور چھینک کی دوائین اور ضمادات اور نطولات مناسب جنکا ذکر دماغ کے امراض مین بار ہا آیا ہی استعمال کرین اور مادہ کو جانب مخالف مین جذب کرین اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ سر منڈائین اور اُسکو کُھر کُھرے کپڑے سے ملین اور خردل اور سک اُسپر ضماد کرین اور اسی طرح دونون پانون اور پنڈلیون کو روغن اور نمک سے ملین اور بابونہ اور اکلیل پکا کر پاشویہ کرین اور دماغ پاک ہونیکے بعد ایسی چیز دین کہ مادے کو معدہ پر نہ گرنے دے جیسا کہا جائیگا اور اسطرح نزلہ روکنے کے لیے تدبیر عملی کام مین لائین اسطرح پر ہی کہ بیمار کو حکم کرین کہ چت نہ لیٹے اور سرہانہ اونچا نہ کرے بلکہ اگر ایسا ہو سکے کہ مُنھ جھکا کر لیٹے اور سر کو جتنا ہو سکے بدن کی نسبت نیچا رکھے بہتر ہی کہ تمام مادہ ناک کی راہ سے نکل آئے اور حلق کی طرف نجانے پائے اور اگر احیاناً آجائے تو بہت کم آئے مسہل دواؤن کا ذکر ہی جو سبب کی رعایت سے اس مرض مین کام آتی ہین نقوع صبر اور ہلیلہ زرد اور گل سرخ اور ایارج فیقرا اور حب قوقایا وغیرہ مفید ہین

ان دواؤن کا ذکر ہی جو نزلہ کو روکتی ہین گلنار کتیرا صمغ عربی عصارۂ لحیۃ التیس سماق اقاقیا زعفران شربت خشخاش ملا کر دین دوسرا نسخہ شب مازو گلنار عصارۂ لحیۃ التیس سماق اقاقیا لیکر لعوق بنائین دوسرے نسخہ کی ترکیب گل سرخ خشخاش گوند رب السوس نشاستہ کتیرا زعفران تخم کاہو قرص بنا لین نزلہ کے روکنے مین مفید ہین تنبیہ اس بیماری مین ہرگز اسہال کو بند نکرین اور نہایت توجہ سے خشک کرنے اور تنقیہ دماغ اور نزلہ کے روکنے مین مصروف رہین کیونکہ ذرب نزلہ کے سبب سے ہی جب وہ منقطع ہوگا اسہال خودبخود بند ہو جاینگے حکایت رازی کہتا ہی کہ میرا ایک دوست اس مرض مین مبتلا تھا اور اسکی بیماری پُرانی ہوگئی کوئی دوا مفید نہوتی تھی ہر وقت مجھسے جھگڑتا تھا لیکن چونکہ مین بیماری کے سبب سے واقف نہوا تھا تدبیر سے کچھ فائدہ نتھا بہت دنون کے بعد مین نے دیکھا کہ بیا پڑ کئی بار قضاے حاجت کے لیے جاتا ہی اور اسکے بعد بہت عرصہ تک اچھا رہتا ہی مین نے اُس سے پوچھا کہ سونیکے بعد بھی یہی حالت پیش آتی ہی کہا البتہ سو مین نے جان لیا کہ گرم نزلہ دماغ سے گرتا ہی تب مین نے اُسکو کہا کہ سر منڈا کر خردل اور فربیون تارک پر ملے اُسنے ویسا ہی کیا اسہال منقطع ہوگئے فائدہ جبتک کہ آدمی جاگتا ہی جو کچھ دماغ سے حلق مین گرتا ہی قوت ارادیہ سے اُسکو کھنکار کر تھوک مین نکال دیتا ہی اور معدہ کیطرف جانے سے روکتا ہی یہی وجہ ہی کہ جاگنے کیوقت اس قسم کے ذرب کی تکلیف نہین ہوتی جبتک کہ پہلے سونیکا اتفاق نہو آٹھوین قسم وہ ہی کہ وہ غذا کی سوء تدبیر خلفہ کا سبب ہو اور یہ عام ہی کہ بُرائی غذا کی کمیت مین یا اُسکی کیفیت مین یا کھانے مین سوء ترتیب ہو سو کمیت مین بُرائی اسطرح ہوتی ہی کہ غذا انداز سے زیادہ کھائین اور کیفیت مین برائی چار طرح ہوتی ہی ایک تو یہ کہ غذا لطیف ہو اور سریع الاستحالہ ہو یعنی جلد صورت بدل جائے جیسے دودھ اور مچھلی دوسرے یہ کہ مزلق ہو یعنی پھسلنے والی اور ہضم ہونے سے پہلے ہی پھسل جائے جیسے آلو تیسرے یہ کہ بدبو بدمزہ اور اُسمین لذع ہو کہ اس قسم کی غذا کو طبیعت مکروہ جان کر ہضم سے پہلے دفع کرے چوتھے یہ کہ نفاخ ہو اور ریاح پیدا کرے اس قسم کی غذا اس سبب سے کہ معدہ اُسپر خوب نہین ملسکتا جلد نکل آتی ہی اور ہر ایک کو پہلے اسباب سے پہچان سکتے ہین سو جسکا سبب کھانیکی سوء ترتیب ہو یہی سوء تدبیر اُسکی گواہ ہی اب جان لے کہ اسباب مین اطبا کا اختلاف ہی کہ سوء ترتیب کیا ہی اکثر کے نزدیک اسطرح پر ہی کہ غذا نرم سبک اور مزلق اول کھائین اور غذاے قابض اُسکے بعد یا ایسی غذا کو جو دیر مین صورت بدلے اس غذا پر جو جلد صورت بدلے مقدم رکھین اور بعضون کے نزدیک لطیف کو غلیظ پر مقدم رکھنا سوء ترتیب ہی اور ہر ایک اپنے قول کو دلیل سے ثابت کرتا ہی سو اُن لوگون کی دلیل جو غلیظ کو لطیف پر مقدم کرنیکو منع کرتے ہین یہ ہی کہ اگر اول غلیظ کھائین اُسکے بعد لطیف لطیف جلد تحلیل ہو جائے اور اس سبب سے کہ غلیظ اُسکے نیچے ہی لطیف کا کیلوس جگر کیطرف نہ جاسکے اور وہین ٹھہر جائے اور معدہ کی حرارت سے فاسد ہو کر اپنے ماتحت کو بھی فاسد کرے اور جن لوگونکے نزدیک لطیف کا مقدم کرنا غلیظ پر منع ہی وہ کہتے ہین کہ اگر پہلے لطیف چیزین کھائین اُسکے بعد غلیظ چونکہ قعر معدہ مین حرارت زیادہ ہی وہ لطیف جلد ہضم ہو کر اُسکا کیلوس جگر مین آجائے اور اُسکا ثفل امعا کی طرف آئے اس سبب سے غلیظ کے ہضم مین قصور پڑے کیونکہ طبیعت متحیر ہوتی ہی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ کیلوس لطیف کے ساتھ غلیظ مین سے بھی کچھ ایک جگر مین جائے اور ماساریقا اور جگر مین سدہ پیدا کرے اور اگر اُس ثفل کے ساتھ کچھ ایک آنتون کی طرف بھی گرے اور وہان بھی فساد پیدا کرے حاصل کلام جو کچھ کہ تجربہ سے دیکھنے مین آیا ہی یہ ہی کہ ہر ایک کا حال یکسان نہین سو عادت پر اعتماد ہی اور شارح کہتا ہی کہ سچی بات یہ ہی کہ غلیظ اور لطیف کے درمیان ہضم کے قبول کرنے مین اسی قدر فرق ہی کہ جسقدر معدہ کے قعر اور

اوپر کی جانب کی قوت اور ہضم مین فرق ہو تو غلیظ کے مقدم کرنے مین ضرر نہوگا اور ایسا ہی اگر ان دونون کے ہضم ہونے مین اس سے زیادہ فرق ہو مثلاً غلیظ زیادہ دیر کر کے ہضم ہوتا ہو لیکن ان دونون کے بیچ مین اتنا زمانہ نہونا چاہیے کہ اس فرق کا تدارک کرے تو اس صورت مین یہان بھی اُسکے مقدم کرنے مین ضرر نہوگا اور جسوقت کہ ان دونون مین فرق ہو تو زیادہ یعنی غلیظ زیادہ بطی الہضم ہو اور بیچ کا زمانہ کم ہو کہ اس تفاوت کا تدارک نہین کر سکتا تو اُسکے مقدم کرنے مین یقیناً ضرر ہوگا مترجم کہتا ہو کہ شارح کے قول کا ترجمہ ہرچند واضح کر دیا مگر چونکہ مضمون دقیق ہو پھر بھی دیر کر سمجھ مین آتا ہو اس لیے چند مثالین لکھتا ہون جاننا چاہیے کہ معدہ کے قعر مین اوپر کی جانب سے قوت ہضم زیادہ ہو اب مثلاً اوپر کی جانب سے قعر مین قوت دوچند ہو اور لطیف مثلاً ایک ساعت مین ہضم ہوتا ہو اور غلیظ دو ساعت مین تو غلیظ مقدم کرنے سے قعر مین پہونچا اور لطیف اوپر رہا اس صورت مین دونون برابر ہضم ہونگے کیونکہ قعر مین دوچند قوت ہو اور اگر اُنمین زیادہ فرق ہو مثلاً لطیف ایک ساعت مین ہضم ہوتا ہو اور غلیظ تین ساعت مین مگر غلیظ ایک ساعت پہلے کھایا ہو اس صورت مین بھی ضرر نہوگا کیونکہ ایک ساعت پہلے کھانا اُسکے فرق کا تدارک کرتا ہو اور اگر دونون مین فرق زیادہ ہو اور بیچ کا زمانہ کم اس فرق کا تدارک نہ کریگا مثلاً غلیظ تین ساعت مین ہضم ہوتا ہو اور ایک ساعت پہلے مقدم نہ کیا بلکہ ایک ساعت سے کم زمانہ بیچ مین گذرا اس صورت مین یقیناً ضرر ہوگا کیونکہ غلیظ کا ہضم ابھی پورا نہوا کہ لطیف فاسد ہو کر اُسکو فاسد کریگا فائدہ سخت حرکات غذا کھانیکے بعد ہضم کو فاسد کرتے ہین کیونکہ غذا کو حرکت دیتے ہین اور ہضم سے پہلے اُسکو اُتارتے ہین اور اسی طرح سے بہت سا پانی کیونکہ غذا کے اور جرم معدہ کے بیچ مین آجاتا ہو اور یہ تو ظاہر ہو کہ جب غذا خود معدہ ہی سے نہ ملے کامل ہضم نہو علاج بُری عادت کو پلٹ دین خواہ غذا مین خواہ ترتیب مین جیسا فساد ہضم مین مفصل مذکور ہو اور جتنا ضرور ہو اسی کے موافق اُسکا تدارک کرین جسطرح سے کہ بارہا ذکر آیا ہو نوین قسم بدن اور رگون کا امتلا اور کم تحلیل ہونا بیماری کا سبب ہو اور ظاہر ہو کہ جسوقت اعضا مین امتلا اور غذا کے راستے بند ہون جو غذا معدہ مین اور امعاے دقاق یعنی باریک آنتون مین ہضم ہو جگر کی طرف نفوذ نکر سکے اس ضرورت سے اسہال مین دفع ہو اسی واسطے ان اسہال مین رطوبت زیادہ ہوا کرتی ہو اور اِس قسم کی علامت یہ ہو کہ بیمار جسیم اور قوی ہو اور کھانیکی خواہش نہو اور فضلہ منہضم ہو اور اُسمین رطوبت زیادہ ہو اور بہت سا آوے اور جن ریاضتون کی عادت ہو اُنکا چھوڑ دینا اور آرام مین رہنا اُسکی گواہی دے علاج فصد کھولین اور ریاضتین کیا کرین اور بدن کو مالش کرین اور حمام معرق یعنی جسمین پسینا آئے استعمال کرین اور بدن کے خالی کرنے مین کوشش کرین اور عمدہ تدبیر یہ ہو کہ غذا کم کرین اور روزہ رکھنا اور گھوڑے کی سواری کرنا اور اُنکے مانند دوسری ریاضتین جیسا اس شخص کے حال کے مناسب ہو دسوین قسم وہ ہو کہ جگر ضعیف ہو اس سبب سے صاف کیلوس کو جذب نکرے اور کیلوس ثفل کے ساتھ اُتر کر نکل جائے اور اِس قسم کی علامت یہ ہو کہ روز بروز بدن گھٹنے لگے اور دُبلا ہوا اور بدن کی رگین خالی اور بیخون معلوم ہون اور بدن کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہو جائے اور اسہال سفید آئین جیسا کشکاب کا پانی ہو یا سبز ہون اور جاننا چاہیے کہ اسہال کی سفیدی سے پہچانا جاتا ہو کہ کیلوس مین سے کچھ بھی ماساریقا مین نہین گیا اور اگر گیا تو وہان نہ ٹھہرا اور اسی طرح پلٹ کر آنتون مین گرا اور اگر اسہال کا سبز ہونا باوجودیکہ کوئی سبزی نہ کھائین اس بات کا نشان ہو کہ کیلوس ماساریقا مین جاتا ہو اور وہان ٹھہر کر ان عروق کی حرارت غریبہ سے سبز ہو جاتا ہو اور جگر کے ضعف سے اُسکی طرف جذب نہین ہوتا معدہ اور امعا کیطرف پھر آتا ہو اور اوپر گذر چکا ہو کہ جیسا معدہ اور جگر مین ماساریقا صاف کیلوس

جانے کے لیے واقع ہین امعاے دقیق یعنے اوپر کی آنتون مین اور جگر مین بھی ویساہی موجود ہین تاکہ غذا کا خلاصہ آنتون مین سے جذب ہو علاج ایسے جوارشات کھلائین کہ غذا کو بدن مین پہونچائین جیسے جوارش فندیقون اور جوارش مصطگی اور ہر طرح معدہ کی تقویت مین مصروف رہین اُن ضمادات اور کمادات وغیرہ سے کہ ضعف جگر کے لیے مخصوص ہین اور اُسکی فصل مین آئینگے گیارھوین قسم اُن اسہال معدہ کے بیان مین جنکا نام دور البطن اور اسہال دوری ہی وہ اسطرح پر ہین کہ اسہال معین دورہ پر آئین مگر یہ شرط ہے کہ غذا کے مقدار مین اور کھانے کے اوقات مین اختلاف نہ پڑے کیونکہ اگر غذا کی مقدار مین کمی اور بیشی آویگی اور اُس کے اوقات معین پس وپیش ہو جائینگے طبیعت کی اجابت نوبت معین پر نہ رہیگی چنانچہ یہ پوشیدہ نہین اور اجابت کا دورہ پر معین ہونا اس سبب سے ہی کہ فضلہ کسی ایک عضو مین جیسے احور مین یا دماغ کے بطون مین اور قعر معدہ مین اور جگر مین یا بہت سے اعضا مین جیسے باریک رگون مین آہستہ آہستہ جمع ہوتا ہی جیسے دورہ کی تپون کا مادہ پھر جب وہ عضو بھر جاتا ہی وہان سے امعا کی طرف دفع ہوکر نکل جاتا ہی اور خلط کی نوع کو اسہال کے رنگ سے اور دورہ کے ہونے سے پہچان سکتے ہین مثلاً اگر اسہال کا دورہ تیسرے دن پڑے اور رنگ زرد ہو صفرا کا نشان ہی اور اگر چوتھے دن دورہ پڑے اور رنگ سیاہ ہو سودا کا نشان ہی اور اگر تپ بلغمی کے دورہ پر عارض ہو یعنی ہر روز اور اسہال کا رنگ سفید ہو بلغم کا نشان ہوگا اور اگر اسہال کے دورہ کی حد معین نہین اور کسی عضو مین ہمیشہ درد رہے اور اسہال کے بند ہونے پر غلبہ کرے یہ خون کا نشان ہوتا ہی اور اسکی وجہ کہ اخلاط کو دورہ کیون مخصوص ہی حمیات مین بیان کیجائیگی اور یہ پہچاننا کہ کون سے عضو مین آفت ہی اسطرح پر ہی کہ جس عضو مین اول درد چبھن کے ساتھ جیسے سوئی کی سی چبھن پیدا ہو اُسکے بعد اسہال جاری ہون اور اسہال کے بعد درد مین تخفیف ہو جاننا چاہیے کہ اسی عضو مین آفت ہی اور اس قسم کے اسہال دورہ کی تپون مین بھی بعضی جگہ نوبت کے دن ہوا کرتے ہین اس لیے کہ طبیعت فضلہ کو دفع کرتی ہی علاج خلط غالب سے بدن کا تنقیہ فصد اور اسہال سے کرین اور اسہال کے لیے تیز حقنہ اور حبوب قوی استعمال کرین خصوصاً اگر مادہ معدہ مین نہو کسی دوسرے عضو مین ہو اور بیمار کے ضعف اور لاغری سے نہ ڈرین کیونکہ جب سبب منقطع ہوگا جلد تندرست ہوگا اور جس عضو مین مادہ جمع ہوتا ہو اُسکو قوت دین تاکہ پھر فضلہ کو قبول نکرے اور جو اُسمین موجود ہی اپنے اندر سے دور کردے اور اس قسم مین ہرگز قابض چیزین ندین خصوصاً استفراغ کامل سے پہلے کیونکہ اگر مادہ اُسمین موجود ہوگا رک کر بڑی آفتین برپا کریگا جیسے دُبیلہ اور بڑے بڑے اورام قاتل اور حمیات مزمنہ اور دوسرے امراض سخت بارھوین قسم وہ ہی کہ اُن رگون مین جنکا نام جداول مشہور ہی سدہ پڑنے سے ذرب پیدا ہو اور یہ رگین ماساریقا کی جدولین یعنی نہرین ہین اور باب کبد سے نکل کر جگر کے جرم مین پھیل گئی ہین اور جو سدہ ان رگو نمین پڑتا ہی دو طرح کا ہوتا ہی ایک تو یہ کہ کامل نہو اس صورت مین جسقدر سدہ مین نقصان ہی اُسکے موافق صاف کیلوس تھوڑا سا جگر کیطرف نفوذ کرسکتا ہی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ رفتہ رفتہ بدن دُبلا ہو جائے دوسرے یہ کہ سدہ کامل ہو اس صورت مین بہت جلد بدن دُبلا اور ناتوان ہو جاتا ہی کیونکہ صاف کیلوس مطلق نہین جاتا اور اس سبب سے کہ سدہ جداول مین ہی اور معدہ سالم ہی کھانے کے ہضم مین کچھ فتور نہین آتا ہی خواہ سدہ کامل ہو خواہ ناقص ہو جہان کہین کہ سدہ کامل ہو جسقدر غذا کھائین اُسی قدر فضلہ آتا ہی کم یا زیادہ نہین ہوتا اور جہان سدہ ناقص ہو جیسا صاف کیلوس جگر کیطرف کم یا زیادہ نفوذ کرے اسی کے موافق فضلہ غذا کی نسبت کم نکلتا ہی اور ایک قسم کا سدہ ہی کہ اُسمین دورہ مخصوص ہی یہ اُس صورت مین ہی کہ سدہ جگر کے محدب مین ہو فقط کیونکہ جب سدہ

جگر کے محدب مین ہو صاف کیلوس جگر مین جاتا ہی اور جمع ہوتا ہی اور چونکہ محدب کے سدہ کے سبب اعضا کیطرف نہین جانے پاتا پلٹ آتا ہی اور اسہال مین نکل جاتا ہی اور جبتک کہ رگین دوبارہ بھرین اسہال کا کچھ بھی اثر نہین ہوتا ہی اور اسکا نام قیام رشحی ہی لیکن اگر سدہ جگر کے مقعر مین ہاب کے نزدیک ہوگا کیلوس مین سے کچھ بھی ہرگز جگر کیطرف نہ جائیگا کہ اسہال دورہ سے آئین بلکہ اُسمین سے صاف بھی براز کے ساتھ ویسا ہی نکلا کرتا ہی اور جگر کے محدب مین سدہ نہونیکی یہ علامت ہی کہ بیمار کو داہنی پسلی کے نیچے گرانی معلوم ہو اور دُبلا اور ناتوان ہو جائے اور رنگ مین فساد آجائے علاج اُن چیزون سے جو سدہ کبد کی فصل مین مذکور ہونگی سدہ کے کھولنے مین کوشش مناسب کرین تیرھوین قسم وہ ہی ذرب ہی کہ معدہ کی چنتون کے نہ رہنے سے پیدا ہو اور ظاہر ہی کہ جب معدہ کی چنتین صاف ہو جائینگی اُسمین غذا نہ ٹھہریگی اور ہضم ہونے سے پہلے پھسل جائیگی جیسا سطح معدہ کے صاف ہونیکے بیان مین ذکر آچکا ہی اور معدے کی چنتون کے جانیکے تین سبب ہین ایک تو خلط اکال کہ خلط خبیثہ مین معدہ پر گرے اور معدہ کی سطح کو ایسا چھیل ڈالے کہ اُسکی خشونت یعنی چنتین صاف اور معدوم ہو جائین دوسرے یہ کہ ورم گرم جیسے فلغمونی اور حمرہ معدہ مین پیدا ہو اور اُسکے جرم کو جلا کر خشونت کو خراب کردے جیسا مغنی مین کہا ہی کہ بیشک ورم معدہ اُسکے جرم کو جلا دیتا ہی تیسرے گرم زہرون کا کھانا جیسے فرفیون اور شبرم کا دودھ اور دفلی یعنی کنیر کیونکہ یہ چیزین اپنی تیزی سے معدہ مین خراش کرتی ہین اور اُسکی چنتون کو قطع کرتی ہین اور معدہ کی خمل یعنی چنتین فنا ہونیکی علامت یہ ہی کہ غذا بے ہضم نکلے اور لذع اور درد اور مروڑ بالکل نہو اور براز مین سیاہی اور رطوبت اور بدبو نہو اور اس قسم کی علامات ہین اور تیسری قسم مین کہ معدہ کی سطح پر رطوبات کا چمٹ جانا ذرب کا سبب ہو پہلے اسباب سے جو ہر ایک کے لیے الگ الگ ہوتے ہین فرق ہو سکتا ہی فائدہ اسباب و علامات کا شارح اس قسم مین ماتن کے قول پر اعتراض کرتا ہی یعنی درد وغیرہ کا نہونا باوجودیکہ جرم معدہ مین خراش ہو یا اُسمین گرم ورم پیدا ہو محالات سے ہی اور اس فقیر کے نزدیک اس شارح کا زعم ماتن کی مراد کے برخلاف ہی اس واسطے کہ جون سے علامات کو ماتن نے ذکر کیا ہی وہ خمل کے فنا ہونے سے مخصوص ہین اسطرح پر کہ سبب کی ایذا اُسمین باقی نہو مثلاً خلط اکال یا گرم سوم کے سبب معدہ کے سطح مین خراش ہو اُسکے خمل صاف ہو جائین پھر اُسکا سطح درست ہو کر خراش کا اثر کچھ باقی نرہے مگر خمل فنا ہو چکے ہون جو کچھ ماتن نے کہا ہی وہ اس حالت سے مخصوص ہی اور نہین تو ظاہر ہی کہ معدہ مین خراش موجود ہو اور درد وغیرہ نہو یہ خلاف واقع ہی علاج جبتک سبب باقی ہو اُسکے زائل کرنے مین مصروف رہین جیسا کچھ اپنی اپنی جگہ مذکور ہی اسکے بعد معدہ کی تقویت اور خمل جم آنیکے لیے دوائین سرد اور قابض اور مقوی جیسے سماق گل سرخ طباشیر چھالیا صندل پوست انار ربسوت عصارہ لحیۃ التیس آس کے پانی مین یا برگ انگور کے پانی مین یا بہی کے پانی مین ملا کر معدہ پر ضماد کرین اور بھُنے ہوے جو کا آٹا اور سیب اور بہی خشک آٹا روغن بادام کے ساتھ کھلائین اور اگر مزاج مین حرارت ہو سبک گوشت کا شوربا جیسے کبک اور تیہو اور تیتر کا گوشت اور اُنکے مانند کھلائین تا کہ معدہ پر آسان ہو اور جلد جگر کی طرف نفوذ کرے اور کھانیکے بعد داہنی کروٹ پر دیر تک لیٹے رہین اور کچھ حرکت نکرین کہ غذا نہ پھسل جائے اور کہتے ہین کہ دودھ اور سمید یعنی میدے کی روٹی کا حریرہ بنا کر پلانا بالخاصیۃ خمل کو جما لاتا ہی اور جان لے کہ بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ خمل بال اور ناخن کی طرح فضلہ سے پیدا ہوتی ہین اس صورت مین اُنکا جم آنا ممکن ہی اور جو لوگ خمل کا پیدا ہونا نطفہ سے جانتے ہین اُنکے نزدیک خمل کے جم آنے سے یہ مراد ہی کہ ایک چیز خمل کی صورت معدہ کی سطح پر پیدا ہو جیسے وشنبد ٹوٹی ہوئی ہڈی پر جم آتے ہین کیونکہ جو کچھ نطفہ سے پیدا ہوتا ہی منقطع ہونیکے بعد پھر نہین پیدا ہوتا چودھوین قسم وہ ہی

کہ مسہل دواؤن کے پینے سے ذرب پیدا ہوا اُسکا علاج یہ ہو کہ اُن چیزون سے جنکا ذکر آیا ہو اور آیگا بند کرین اور دوغ سرد اُسی گھڑی طبیعت کو قبض کرتا ہے
فصل اُس شخص کی تدبیر کے بیان مین جسکا معدہ چھوٹا پیدا ہوا ہو اس مرض کی علامت یہ ہو کہ لڑکپن سے ہی یہ حال ہو کہ جسوقت زیادہ غذا کھائین ہضم نہو اور کوئی نیا سبب ظاہر نہو اور زیادہ غذا اگرچہ لطیف ہو لیکن ضرر کرے اور کم غذا اگرچہ غلیظ ہو ہضم ہو جائے یعنے جسم مین زیادہ یا کم ہو اور ہمیشہ یہی حال رہے اور اُسکی تدبیر یہ ہو کہ جو غذا مقدار مین کم اور غذائیت زیادہ ہو کھلائین اور اگر معدہ اسلیے چھوٹا ہو گیا کہ اُسکے نزدیک کے اعضا مین ورم پیدا ہوا ہو اُسی عضو سے ورم کو زایل کرین اور اُسکے معدہ کی قوت کی رعایت بھی رکھین۔

خاتمہ

خدائے کریم کی توفیق سے طب اکبر کی پہلی جلد تمام ہوئی بندہ محمد حسین صدیقی نانوتوی مترجم ناظرین باتمکین کی خدمت مین عرض کرتا ہو کہ جب یہ کمترین کتاب طب اکبر کے ترجمہ پر مامور ہوا اور اس کام کو شروع کیا پہلے جزو مین برعایت سہل فہمی طلباء کے چند جا صرف لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا اور وہان چندان محاورہ کا پابند نہوا پھر رفتہ رفتہ محاورہ پر لایا اور اکثر اصطلاحات کو بعینہ اُسی طور پر جو کتب سابقہ مین مذکور ہو رکھا مگر پھر اُسکا ترجمہ کر دیا اور بعض دوا کا نام ہندی مین بھی لکھا لیکن چونکہ ابتک کوئی مفردات کی کتاب کا ترجمہ بلکہ معالجات کلیات کا بھی اُردو مین نہین ہوا اکثر اصطلاحون اور دواؤن کے نام اُسی طرح مستعمل ہین اور اکثر دواؤن کی ہندی نام مین استادون کا اختلاف ہو اور اکثر دوائین اس ملک کی نہین کہ اُنکا نام رکھا گیا ہو بلکہ بعض نام ہندی مین اپنی اصل پر بولے جاتے ہین اُنکے نام کو ویسا ہی رہنے دیا اور جس لفظ کا اور جونسی اصطلاح کا شروع مین ترجمہ کر دیا اُسکو دوسری دفعہ اصل لفظ سے لکھنا کچھ برا نہ جانا اور بعض الفاظ کو کہین طور پر ہندی اور فارسی اور عربی مین جیسا موقع دیکھا ویسا ہی لکھا اب بزرگون کے اخلاق و کرم سے امید ہو کہ اپنی ہنرپروری کی رعایت سے خطا کی اصلاح فرمائین اور ہنر کو غصہ سے عیب نہ لگائین جہان کہین کچھ بات خیال مین آئے ترجمہ کو اصل سے ملا کر غور فرمائین اُسپر بھی اگر حرف ہو تو اُسی مقام کے مضمون کو شرح اسباب اقسرائی سدیدی بحر الجواہر مخزن وغیرہ کی عبارات اور الفاظ سے ملائین کیونکہ ترجمہ کے وقت یہ کتابین پیش نظر تھین اور حکیم ارزانی علیہ الرحمۃ کی تحفین پر حوالہ کرتا ہو پھر بھی اگر اس حقیر کو چال سے بے چال دیکھین وہان رہنمائی فرمائین کہ یہ عاجز اپنی نادانی کا معترف ہو کر عذر کرتا ہو والعذر عند کرام الناس مقبول والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین اور اس ناچیز کا حال اور میرے قدردان نوازش فرما کرم حاتم دوران سلمہ کا حال جنکی قدردانی کے سبب اس حقیر نے اس کام پر مستعد ہو کر یہ بار ترجمہ اپنے سر پر رکھا ایک اور عبارت سے جو بعد الفراغ ترجمہ اس کتاب کے علیحدہ لگائی جائیگی واضح ہوگا اب اسکے ناظرین کی خدمت مین عرض ہو کہ اس ناچیز ہیچمدان کس مپرس کو دعاے نجات آخرت سے یاد فرمائین کہ شاید اُنکی دعا کو رب غفور قبول فرما کر اس عاصی کو اپنے خوان غفران سے بہرہ عطا فرمائے بقول شخصے مصرعہ نام ہو آپکا اور کام ہمارا ہو جائے

بعون صانع کن فکان و فضل خلاق زمین و زمان

جلد دوم

طب اکبر اردو

بصحت تمام

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں مرتبہ طبع پسند جہانی ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طب اکبر کی دوسری جلد جگر کے امراض آخر تک

باب کبد

اس باب مین کئی فصل ہین جان لے کہ جگر عضو رئیس ہی روح طبعی اُسی مین پیدا ہوتی ہی اور جون سی رگین کو دینوالی ہین اور اوردہ کہلاتی ہین اُسمین سے نکلتی ہین اور کیلوس کا جگر مین خون بنتا ہی لیکن کیلوس مین تغیر ماساریقا مین بھی آتا ہی کیونکہ ماساریقا مین بھی ایک ایسی قوت ہی جیسی جگر کی قوت اور جگر ایک سرخ گوشت ہی جیسے جما ہوا خون اور گوشت اور اوردہ اور شرائین سے مرکب ہی اور بذات خود اُسمین حس نہین مگر جو غشاء عصبانی کہ اُسکے گرد لگا ہوا اور اُسکی شکل کا نگہبان ہی اُسمین حس زیادہ ہی اور جگر مین انگلیون کی صورت جسم زائد مین اُنھین کے سبب معدہ کے گرد لگا ہوا ہی جیسے کوئی کسی چیز کو انگلیون مین پکڑے اور اُن اجسام زائد کو عربی مین زوائد بولتے ہین اور بعضون مین یہ زوائد چار ہوتے ہین اور بعضون مین پانچ اور بعضون مین دو اور بڑے زوائد پر پتہ رکھا ہوا ہی اور جگر کی جگہ داہنی طرف ہی حجاب سینہ کے مقابل سے شروع ہی اور خاصرہ تک یعنی تہیگاہ جسکو پکھیان بولتے ہین اُسکی انتہا ہی اور اُسکا محدب یعنی اوپر کیطرف کہ بیچ مین سے اونچی ہی مضبوط رباطون سے پچھلی طرف کی پسلیون مین بندھا ہوا ہی اور اسکا مقعر یعنی گہری طرف معدہ کے مقعر سے متصل ہی اور مقعر مین ایک رگ نکلتی ہی اُسکو باب کہتے ہین اُسمین سے کچھ تو تمام جگر مین پھیل گئی ہی اور کچھ باہر آکر معدہ اور امعا مین مل گئی ہی یہ شاخین جو نکل آئی ہین اُنکا نام ماساریقا ہی اور یہی غذا کے جذب کا آلہ ہی یعنی انھین سے جذب ہوتی اس طرح پر کہ معدہ اور امعا سے ان رگون مین جذب ہو کر اندر کی رگون مین کہ جگر کے جرم مین پھیل رہی ہین آتی ہی چنانچہ کیلوس کے سب اجزا کو جگر کے تمام اجزا سے ملنا پڑتا ہی یہ بات نہین کہ جیسا معدہ مین جوف ہی کہ اُسمین کیلوس جمع ہوتا ہی جگر مین بھی اُسی طرح کی خالی جگہ ہی اور جگر جو صاف کیلوس کو کھینچتا ہی اُسکی ایسی مثال ہی جیسا اسفنج پانی کو پیتا ہی اور اسی طرح جگر کے محدب سے بھی ایک رگ نکلتی ہی اُسکو اجوف کہتے ہین اُسکی بعضی شاخین تو جگر مین ہی پھیل گئی ہین اور باقی باہر نکلکر دو شاخین ہو کر ایک تو اوپر کی طرف چڑھکر اوپر کے بدن مین پھیل گئی ہی اور دوسری اُتر کر نیچے کے بدن مین متفرق ہی اور کیلوس کا جگر مین خون ہو کر اُنھین شاخون کے وسیلے سے تمام بدن مین جاتا ہی اور یہ اجوف اوردہ کی اصل ہی اور اُسکی دو شاخون سے جنکا

ذکر آیا ہی اور بھی دو شاخ گردنکی طرف پانی نکلنے کے لیے نکلتی ہین ان دو شاخون کو طالعین کہتے ہین اور مقعر کی جانب مین باب کے اوپر ایک راستہ ہی کہ پتے کی طرف آتا ہی تاکہ صفرا یعنی خون کا کف اُسمین مندفع ہو اور مقعر کیجانب سے ایک اور بھی راستہ طحال کیطرف آتا ہی تاکہ سودا یعنی خون کا تلچھٹ اُسمین سے نکل جائے اور یہ اسیطرح جگر سے ایک رگ دل مین آتی ہی تاکہ دل کو جگر سے اور جگر کو دل سے فائدہ پہونچے اور ایک گروہ کے نزدیک یہ ہی کہ یہ رگ دل مین سے نکل کر جگر مین جاملتی ہی غرض ہر صورت سے دل اور جگر مین اس رگ کیواسطے سے اتصال ہی اور دل اور جگر کے غشاؤن مین اتصال نہین ہرچند کہ جگر مین کوئی عصب نہین لیکن ایک باریک عصب معدہ سے جگر مین آیا ہی اور چونکہ وہ عصب نہایت باریک ہی معدہ مین جگر کی شرکت سے بیماری کم پیدا ہوتی ہی مگر جب کوئی قوی الم جگر مین پیدا ہو اُسوقت ہوسکتا ہی کہ معدہ مین بھی شرکت کے سبب سے ایذا پہونچے۔

فصل سوءمزاج جگر کے بیانمین اسکی چار قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ گرم ہو اُسکی علامت پیاس کی شدت اور مُنھ کا تلخ ہونا اور زبان مین خشکی اور اشتہا کا کم ہونا اور شکم مین قبض اور نبض مین سرعت اور قارورہ سرخ اور جگر کی جگہ لمس گرم ہونا اور تپ ہونا اور جگر مین درد نہونا اور جان لے کہ ہر ایک علامت سبب پہچاننے کے لیے کہ ساذج ہی یا مادی اور کونسا مادہ ہی کفایت کرتی ہی چنانچہ بارہا ذکر آچکا ہی اور اسیطرح اگر مادّہ خون فاسد ہو اعضا کا گران ہونا اور مُنھ کا مزا شیرین یا شور ہونا اسکا نشان ہی اور اگر مادہ صفرا ہو رنگ زرد اور قے اور اسہال صفراوی اُسکا گواہ ہی علاج اگر سوءمزاج ساذج ہو تبرید کافی ہی اور اگر مادی ہی اُسی مادے کے موافق تنقیہ کرین چنانچہ دموی مین فصد کرین خاصکر باسلیق اور ابطی مین سے خون نکالین اور اگر کوئی فصد کا مانع ہو حجامت کرین اور طبیعت کو مطبوخ ہلیلہ مین املتاس ملاکر نرم کرین اور اُسکے سوا جو کچھ مناسب ہو جیسے تمرہندی اور آلو کا پانی ترنجبین یا شکر ملاکر اور اُسکے مانند اور جو کچھ دموی مین مذکور ہی وہی صفراوی مین بھی کام آتا ہی مگر فصد کی حاجت نہین لیکن اگر ضرورت ہو تو کیا مضائقہ ہی اور صفراوی مین دموی کی نسبت تسکین حرارت کی زیادہ احتیاج پڑتی ہی اور جو کچھ جگر کی تبرید کے لیے کام آتا ہی یہ ہی کاسنی کا پانی اور سکنجبین آب انار اور شربت صندل اور شیرۂ تخم خیارین اور لعاب اسپغول سکنجبین کے ساتھ اور اُنکے مانند جو سرد اور تر اور جگر سے مخصوص ہی پلائین اور کدو اور کھیرے کا پانی اور جَو اور مسور کا آٹا اور چھالیا صندل گل سرخ وغیرہ جگر کی جگہ پر ضماد کرین اور تبرید کی کمی اور زیادتی حاجت کے اندازہ پر موقوف ہی اور جہان کہین زیادہ تبرید مطلوب ہو دوغ سرد اور جَو کا پانی کہ اُسمین سرطان نہری پکائین دین اور شیرۂ خرفہ طباشیر کے ساتھ فائدہ مند ہی اور جان لے کہ آب کاسنی اور مغز فلوس اکیلے اکیلے اور اکٹھے جگر کے امراض مین نفع کلی دیتے ہین اور جہان سدہ ہو سکنجبین شربت بزوری اور شربت دینار اور مغز فلوس سے کھول دین اور جہان کہین طبیعت نرم ہو قرص طباشیر قابض رب بہ رب سیب کے ساتھ دین اور شربت حماض اس صورت مین نہایت موافق ہی اور جاننا چاہیے کہ جو غذا قابض ہو وہ اس مرض مین نہ دینی چاہیے کہ مضر ہی خصوصاً اگر سدے کا خوف ہو مگر زرشک اور آب انار کہ یہ جگر کو مفید ہین لیکن جسوقت طبیعت نرم ہو اور قبض کی حاجت پڑے ماش اور برنج بھنے ہوئے زرشک اور سماق کے ساتھ دے سکتے ہین اور اگر طبیعت مین قبض ہو غذا کے لیے مزورات اختیار کرین کہ زرشک اور تمرہندی وغیرہ کے ساتھ پکائین اور جبتک ممکن ہو گوشت کے کھانے سے پرہیز کرین اور ضرورت مین مرغ کا گوشت یا حلوان اصلاح کرکے دے سکتے ہین فائدہ جسوقت کہ حرارت کا غلبہ ہو اور مالیخولیا اور دبل اور جرب یعنی خارش اور زخم پیدا کرے اور ثفل ایسا آوے جیسا شراب کا تلچھٹ یا گوشت کا انداب اور اشتہا ساقط ہو ضعف جگر پر دلالت کرتا ہی اور ثفل کا سیاہ ہونا جگر کی عفونت کا نشان ہی دوسری قسم وہ ہی

کہ سوءِ مزاج سرد ہو اور جگر کی برودت کی یہ علامت ہو کہ مُنھ کے رنگ مین فساد آنا اور منھ بھر بھر آجانا اور پیاس کی کمی اور زبان اور لبون مین اور قارورہ مین
سفیدی اور نبض کا سُست ہونا پھر اگر اُسکے ساتھ مادہ بلغم ہوگا قارورہ کا غلیظ ہونا اور سیسہ کا سا رنگ ہونا اور لمس سرد اور قی بلغمی کا آنا اُسکی گواہی دیگا اور
اس قسم مین اکثر شکم جاری رہا کرتا ہو علاج ساذج مین تسخین یعنی گرمی پہونچانا کافی ہو اور جگر کی تسخین کے لیے آثاناسیا اور دواء الکرکم وغیرہ دین اور اگر ہر صبح
بادیان عنب الثعلب جوش دیکر اُسکے پانی مین گلقند ملا کر پلائین بہتر ہو اور مناسب ہو کہ افسنتین سنبل اذخر قسط سلیخہ گل سرخ زعفران روغن سوسن روغن ناردین
ملا کر جگر پر ضماد کرین اور مادی مین اُن چیزون سے بلغم کا تنقیہ کرین کہ مسہل اور مدر ہون یعنی اسہال اور ادرار کرین جیسے ماء الاصول اور حب صبر اور ایارج
وغیرہ اور مطبوخ ہلیلہ مفید ہو اور طبیخ زوفا ایک مثقال دواء الکرکم کے ساتھ اس مرض مین مخصوص ہو اور تیتر اور تیہو کا گوشت کہ نخود شبت زیرہ دارچینی کے
ساتھ پکا ہو یہان سب غذاؤن سے بہتر ہو اور فلاسفہ اور اطریفل اس بیماری مین مناسب ہو اور چاہیے کہ مادے کے دفع کرنے مین مبالغہ نکرین کہ ذبول
مین نہ پہونچا دے اور اگر اسہال حد سے زیادہ ہون تخم سپندان جسکو عربی مین حرف کہتے ہین اور تخم ریحان اور صمغ عربی ہر ایک تین درم بھونکر گلاب مین ترکر کے
دین تیسری قسم وہ ہو کہ سوءِ مزاج خشک ہو اور جگر مین خشکی ہونیکی علامت یہ ہو کہ مُنھ اور زبان مین خشکی اور تشنگی اور نبض مین صلابت اور خون کی قلت اور براز کا
کم ہونا پھر اگر مادہ سودا کے ساتھ ہو خوف اور غم اور فکر فاسد بھی پیدا ہو علاج ساذج مین ترطیب کافی ہو اور مادی مین مطبوخ افتیمون یا حب افتیمون
یا ماء الجبن وغیرہ سے تنقیہ ضروری ہو اور ترطیب کے لیے شیرۂ تخم خرفہ شربت نیلوفر اور شربت خشخاش کے ساتھ پلائین اور روغن بنفشہ روغن کدو روغن بادام
موم آب کاسنی آب خرفہ کی قیروطی بنائین جیسا دستور ہو اور جگر پر طلا کرین اور غذا کے لیے حلوان کا مغز اور باقلا مقشر اور کشک جو اور پالک اور برگ خطمی اور
کاہو اختیار کرین اور روغن کی جگہ روغن بادام کام مین لائین اور کدو بکری کے گوشت کے ساتھ مفید ہو اور تازی مچھلی فائدہ مند ہو اور اگر ہر صبح شیرۂ
سبوس اور نبات اور روغن بادام سے حریرہ بنا کر پلائین بہتر ہو مگر لازم ہو کہ ترطیب مین افراط نکرین تاکہ سوء القنیہ اور استسقا مین نہ ڈالے چوتھی قسم وہ ہو کہ سوءِ مزاج
رطب ہو اور جگر مین رطوبت ہونیکی علامت منھ اور پلکون کا بھر بھر آجانا اور شراسیف کا گوشت ڈھیلا ہونا اور نیند اور لعاب کی کثرت اور حواس کا کند ہونا
اور قارورہ سفید اور ہضم کا بگڑنا اور زبان مین رطوبت اور طبیعت کا نرم ہونا اور پیاس کا نہونا اور خشک غذاؤن سے نفع پانا علاج تجفیف یعنی خشکی پہونچانے
کے لیے ہر روز بادیان تخم کرفس اصل السوس گلقند سے جلاب بنا کر دین اور اطریفل کبیر اور دواء الکرکم اور گرم جوارشات حاجت کے موافق کام مین لائین اور
ریاضت کرین اور غذا مین کمی فرمائین اور کبک اور تیہو اور تیتر کا گوشت قرنفل دارچینی مصطگی زعفران سے خوشبو کرکے کھلائین اور اسیطرح کباب اور بھنے
گوشت مصالحہ دار اور کرناج مفید ہو اور مناسب ہو کہ تجفیف مین افراط نکرین کہ ذبول مین نہ پہونچائے اور جہان کہین سوءِ مزاج رطب کے ساتھ بلغم ہو بلغم کا
تنقیہ لازم سمجھین فائدہ اور جسوقت سوءِ مزاج مرکب جگر مین عارض ہو جیسے حار یابس یا حار رطب یا بارد یابس یا بارد رطب اُنکے علامات اور علاج البسائط
مذکورہ سے یعنی جہان ہر ایک کا تنہا مذکور ہی تلاش کرین

فصل ضعف جگر کے بیان مین وہ اسطرح پر ہو کہ جگر کی چار قوتون مین یا اُنمین سے کسی ایک مین آفت اور خلل پیدا ہوا اور ضعف کے اسباب
بہت ہین ایک تو یہ کہ سوءِ مزاج سادہ یا مادی جگر مین اگر اُسکی قوتون کو ضعیف کرڈالے دوسری یہ کہ جون سے اعضا جگر سے نزدیک ہین جیسا معدہ اور مرارہ

اور طحال اور رحم اور سینہ اور گردہ اور ریہ مین کوئی آفت پیدا ہو اور اُسکی شرکت سے جگر مین ضعف عارض ہو مثلاً معدہ مین فساد پڑے اور اُسمین سے بگڑا ہوا کیلوس جگر مین جائے اور جگر کی قوتین اُسکو ہضم نکر سکین اس سبب سے ضعف آجائے اور اسی طرح جب مرارہ مین فساد آئے صفرا کو جگر سے اچھی طرح جذب نکرے اور جب صفرا جگر سے اپنی عادت کے موافق نکلنے کی جگہ سے نہ نکلے تو قوتون مین ضعف پیدا ہو اور طحال اور رحم اور دوسرے اعضا کا بھی یہی حال ہے کہ جبتک اُنمین فساد آیا کرتا ہو اپنا حصہ جگر سے نہین لیا کرتے اس وجہ سے اُسمین ضعف آتا ہے تیسرے یہ کہ امراض آلیہ جیسے امتلا اور تقعر اور ریل اور حصات اور سدد اور ورم یا اشتقاق خاص جگر مین عارض ہو اس سبب سے اُسمین ضعف آجائے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر سبب قوی ہے ضعف چارون قوتون مین سرایت کر جائیگا اور نہین تو کسی کسی قوت مین جیسا جیسا سبب قوی یا ضعیف ہوگا آئیگا اور جان لے کہ جاذبہ اور ہاضمہ اکثر تو سردی اور تری سے ضعیف ہوا کرتی ہین اور ماسکہ تری سے اور دافعہ خشکی سے اور ہر ایک کے ضعف کے نشان کا بیان آئیگا اب ضعف جگر کے علامات خواہ کسی سبب سے ہون اُسکے اکثر انواع مین اسطرح پر ہین کہ براز بہت کم آئے اور رنگ مین ایسا ہو جیسا گوشت کا دھوان ہوتا ہے اور بدن ناتوان اور اشتہا کم اور شاید کہ ساقط ہو جائے کیونکہ اشتہا کا ساقط ہونا ضعف جگر کے لوازم مین سے ہے اور دائین طرف سے جہان جگر کی ابتدا ہے چھوٹی پسلی تک کہ سب پسلیون سے نیچی ہے ایک نرم سا درد ہوا کرے خصوصاً جب غذا جگر کی طرف نفوذ کرے اور مُنہ کا رنگ و بدن کا زردی یا سپیدی یا تیرگی مائل ہو جائے اور اکثر امر مین تو سبزی اور سپیدی مائل ہو جاتا ہے اب اُن علامات کا بیان ہے جو ہر ایک قوت کے ضعف سے مخصوص ہین جان لے کہ ضعف جاذبہ کا نشان یہ ہے کہ براز سفید اور نرم اور مقدار مین زیادہ و بدن ناتوان ہو پھر اگر ابھی تک بول رنگین اور قوام مین معتدل ہے جاننا چاہیے کہ جاذبہ مین ہی آفت ہے اور دوسری قوتین سالم ہین خصوصاً اگر معدہ صحیح ہو اور اگر بول کا قوام اور رنگ اپنے حال پر نہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آفت ہاضمہ مین جا پہونچی خصوصاً اگر معدہ مین بھی آفت ہو اور ضعف ہاضمہ کا نشان بدن کا ڈھیلا ہونا اور مُنہ کا بھربھرانا اور رنگ مین فساد آنا اور براز کا غسالی ہونا یعنی جیسا گوشت کا دھوان اور بول کا سفید ہونا اور خون کا رقیق ہونا یعنی فصد مین خون رقیق نکلے اور موجز مین لکھا ہے کہ براز جاذبہ کے حال پر دلالت کرتا ہے اور بول ہاضمہ کے حال کو زیادہ بتاتا ہے اور ضعف ماسکہ کا نشان یہ ہے کہ جگر کی طرف کیلوس کے جذب ہونے پر غذا کے امتلا سے کچھ ایک بوجھ جو جگر مین محسوس ہوا کرتا ہے وہ تھوڑی سی دیر مین زائل ہو اور جتنی دیر حالت صحت مین نضج کے پورا ہونے تک معلوم ہوا کرتا تھا اب معلوم نہو کیونکہ وہ بوجھ کیلوس کے امتلا سے جگر مین معلوم ہوا کرتا ہے اور جب ماسکہ ضعیف ہو کیلوس کو ہضم کے پورا ہونے تک نہ ٹھہرا سکے اور جلد چھوڑ دے اس ضرورت سے وہ ہلکا سا بوجھ جو جگر مین کیلوس کے ٹھہرنے سے معلوم ہوا کرتا ہے محسوس نہوگا مگر تھوڑی سی دیر تک اور جسقدر ماسکہ کے چھوڑ دینے مین جلدی ہوگی اُسی قدر ہضم مین نقصان ہوگا اور جو کچھ ضعف ہاضمہ مین بیان کیا ہے اُسمین سے اکثر ضعف ماسکہ مین پایا جائیگا اور ضعف دافعہ کا نشان یہ ہے کہ بول و براز کم رنگ اور مقدار مین کم آئے اور بدن ڈھیلا ہو جائے اور اُسکا رنگ ایسا نظر آئے کہ گویا زردی اور سیاہی سفیدی مین مل گئی ہے اور شکم مین قبض ہو اور جب فصد مین خون نکلے سودا اور صفرا اور مائیت اُسمین معلوم ہو اور اشتہا بامراد نہو کیونکہ سودا طحال کی طرف متوجہ نہین اور دافعہ ضعیف ہے اس سبب سے اکثر استسقا یا قولنج یا یرقان کی نوبت پہونچے اور شاید کہ جرب اور حکہ اور قوبا وغیرہ پیدا کرے اور ہر قوت کے ضعف کے آثار جیسے جیسے قوی یا ضعیف ہون ظاہر ہوا کرتے ہین اور جو امراض آلیہ کہ جگر مین واقع ہوتے ہین اُنکی علامات اپنی اپنی جگہ مذکور ہین

اور اسیطرح جو کچھ کہ مشارکت کے سبب سے واقع ہو اُسی عضو مین آفت کا مقدم اور اُسمین فساد کا موجود ہونا اسکا گواہ ہوگا مثلاً جو کچھ کہ سینہ اور آلات تنفس کی مشارکت سے پیدا ہو سرفہ خشک اور سوء تنفس پیدا ہو اور جہان مرارہ یا طحال کی مشارکت ہو یرقان زرد یا سیاہ پیدا ہو اور رحم کی مشارکت مین حیض کا بند ہونا یا اُسکا بہت جاری ہونا گواہی دے اور ضعف معدہ اور ضعف گردہ اپنے اپنے مقام مین تفصیل مذکور ہین علاج جو کچھ سوء مزاج کے سبب سے ہو سادج اور مادی کے تمام اقسام کا ذکر اگلی فصل مین آچکا ہو اُسی کے مطابق عمل کرین اور جو کچھ سدہ یا امراض آلیہ اور ورم یا انشقاق سے واقع ہوئے ہین سے ہر ایک کے جدی جدی فصل مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور جو کچھ کسی عضو کی مشارکت سے ہو اول اُسی عضو کی تدبیر کرین اُن چیزون سے جو اُس سے مخصوص ہین اور جگر کی رعایت بھی لازم سمجھین اور چونکہ ضعف جگر اکثر سردی اور رطوبت سے پیدا ہوا کرتا ہو حکما نے اُسکا ایسا اہتمام کیا ہو کہ ضعف جگر کا علاج اُن گرم چیزون سے کہ قابض اور خوشبو ہون کرنا چاہیے جیسے دارچینی قفاح اذخر مرزعفران وغیرہ کھلانے اور طلا کرنے مین اور انار اور مویز مع تخم کو ٹکر دارچینی وغیرہ سے خوشبو کر کے کھانا مفید ہو فائدہ جالینوس اس شخص کو مکبود یعنی ضعف جگر والا کہتا ہو کہ اُسکے جگر کے افعال مین ورم یا شق یا دبیلہ کے سبب ضعف پیدا ہوا اب ہم اُن چیزون کا بیان کرتے ہین جو ہر ایک قوت کے ضعف سے مخصوص ہین جان لے کہ قوت ہاضمہ کو تریاق اربعہ اور سنجرنیا کا کھانا اور صبر گلنار پوست انار لادن مورد کوٹ کر اور چھانکر گلاب مین ملا کر جگر پر طلا کرنا قوت دیتا ہو اور جگر کی قوت جاذبہ کو افسنتین اور مصطگی اور گل سرخ مورد کے پانی مین ملا کر ضماد کرنا قوت دیتا ہو اور یہان قابض دوائین نہین دے سکتے مگر تقویت جگر کے لیے اور کسی وجہ سے سدے کے کھولنے سے غافل نہون اور کبک اور مرغ اور تیہو کا گوشت آب غورہ ملا کر کھلائین اور جگر کی قوت ماسکہ کو جوارش خوزی رب بہ یا بہیہ کے ساتھ قوت دیتی ہو اور قابض خوشبو دوائین مفید ہین اور غورہ اور زیرہ آب سیب کے ساتھ ملا کر ضماد کرنا مفید ہو اور دافعہ کو ماء الجبن اور سکنجبین اور ہلیلہ مربہ قوت دیتے ہین اور یہان اُسیلم کی فصد مفید ہو اور ہلکے گوشت اور بیضۂ مرغ نیم برشت کی زردی کا کھانا مفید اور دارچینی اور فلفل اور زنجبیل کا کھانے مین ملانا فائدہ مند ہو

فصل سدۂ کبد کے بیان مین اسکے کئی سبب ہین ایک تو یہ کہ جگر کی رگین اصل خلقت مین باریک اور تنگ ہون سوادنی سبب سے بند ہو جائین دوسرے یہ کہ جگر مین ورم پیدا ہو تیسرے یہ کہ خلط غلیظ لزج پیدا ہوا ور سدہ ڈالے یہ اکثر وقوع مین آتا ہو اور جان لے کہ کھانے کے بعد حرکت کرنا خصوصاً اگر غلیظ اور لزج اور شیرین ہو اور حمام کرنا اور غذا کے بعد شراب کا پینا سدۂ جگر کے اسباب مین سے ہو اور اسی طرح بُرے بُرے پانی کا پینا اور فاسد چیزون کا کھانا جیسے مٹی اور چونہ اور کوئلا اور جو چیزین نہایت قابض ہین جیسے زعرور وغیرہ اُنکا کھانا اب جان لے کہ سدۂ جگر کی کئی علامت ہین ایک تو یہ کہ جگر کی جگہ مین گرانی معلوم ہو خصوصاً اگر سدہ محدب مین ہو اور جگر کے محدب مین اُسکے مقعر کی نسبت سدہ بہت کم پڑتا ہو اسواسطے کہ جو کچھ محدب مین پہونچتا ہو وہ صافی ہوتا ہو اور باوجود اسکے محدب کی رگین کشادہ اور فراخ ہین دوسرے یہ کہ تپ نہو مگر یہ ابتدا مین ہوتا ہو کیونکہ جب سدہ ایک مدت تک رہیگا اور بڑھ جائیگا اُس مین عفونت آئیگی اور تپ پیدا ہوگی اور اسی طرح جہان آماس سبب ہو تیسرے یہ کہ درد نہو اور یہ بھی اُسوقت ہو کہ سدہ قلیل ہو اور ورم نہو چوتھے یہ کہ اسہال غسالی ہون پانچوین یہ براز بہت سا آئے اور اُسمین رطوبت زیادہ ہو اور یہ اُسوقت ہوا کرتا ہو کہ سدہ مقعر مین ہو اسواسطے کہ جب سدہ مقعر مین ہوگا کیلوس جگر کی طرف نہ جائیگا اور کشکاب سا ہو کر ویسا ہی نکل آئیگا اور کبھی محدب کے سدہ مین براز نرم آتا ہو چھٹے یہ کہ بول رقیق اور مقدار مین کم ہو یہ اُسوقت

ہو گا کہ سدہ محدب مین ہو گا اور بول کا شدت سے رقیق اور قلیل ہونا سدہ کی کثرت کے موافق ہوتا ہی اور جان لے کہ یہ بات سدۂ جگر کے لوازم مین سے ہی کہ بیمار کے بدن مین خون کم ہو اور اُسکا رنگ ایسا زردی مائل ہو جیسا کہ یرقان والے کا رنگ ہوتا ہی اور اکثر سانس مین تنگی آجائے کیونکہ جگر اعضاے تنفس کے ساتھ شرکت رکھتا ہی اور جہان کہین رگون کا اصل خلقت مین تنگ پیدا ہونا سدہ کا سبب ہو اکثر ادنی مخالفت سے سدہ کا پڑنا لڑکپن سے اُسپر گواہی دے علاج اگر سدہ محدب مین ہو مدر دوائین دین یعنی جو دوائین بلوسے کو بول کی راہ سے نکال دین سو جہان کہین مزاج گرم ہو تخم خیارین تخم کشوث تخم کاسنی پرسیاوشان سکنجبین سادہ ملاکر دینا چاہیے اور ایسا ہی آب بادرنگ آب بادیان سکنجبین ملاکر اور جہان مزاج سرد ہو اسارون سلیخہ فقیمون تخم کرفس انیسون کا جوشاندہ سکنجبین عسلی یا سکنجبین بزوری گرم اور شربت دینار ملاکر دین اور جگر پر پرسیاوشان افسنتین راوند بیخ کرفس آب کاسنی مین ملاکر ضماد کرین اور اگر سدہ جگر کے مقعر مین ہو مسہل دین سو جہان کہین حرارت ہو اسہال کے لیے آب فواکہ راوند ملاکر دین اور اس جگہ مغز فلوس الملتاس کاسنی کے مطبوخ مین یا اُسکے سوا ملکر پلانا نہایت مفید ہی اور ایسا ہی نرم دواؤن سے حقنہ کرنا اور جہان مزاج مین سردی ہو اسہال کے لیے بیخ کبر بادیان تخم کرفس اذخر کاسنی کا مطبوخ شراب افسنتین ملاکر دین اور گرم دواؤن سے حقنہ کرین اور ضماد کرنے مین بھی مزاج کی رعایت رکھین اور اسی طرح غذا مین بھی مثلاً جب حرارت ہو خواہ سدہ محدب مین ہو یا مقعر مین زیرباجات بے مصالحہ کھلائین اور کاسنی سرکہ اور روغن بادام کے ساتھ پکاکر کھانا مفید ہی اور جب سردی ہو زیرباجات گرم مصالحہ سے خوشبو کرکے کھلائین اور آب نخود کہ کاسنی کی پتی اور کچھ سرکہ کے ساتھ پکائین مفید ہی اور چڑیون کا گوشت فائدہ مند اور جب قابض چیزون کا کھانا سدے کا سبب ہی مرطب چیزین دین جیسے دودھ اور شکر اور روغن بادام کا حریرہ اور مرغ فربہ کا شوربا اور کدو کا قلیہ اور انار اور تربوز اور جب رگون کا تنگ ہونا سبب ہی ایسی چیزین دین کہ سدے کو کھول دین اور شربت بزوری جسمین زراوند ہو اور جب راوند استعمال کرین تو غلیظ چیزون سے اور جن چیزون سے سدہ پڑتا ہی پرہیز کرین اور جسوقت ورم سبب ہی اُسکی فصل مین رجوع کرین اور سدہ مین اور ورم مین یہ فرق ہی کہ بوجھ سدہ مین کم اور ورم مین زیادہ ہوتا ہی خاصکر جب ورم گرم ہو اور تپ بھی ورم کو لازم ہی اگرچہ ابتدا مین ہو اور سدہ اُسکے برخلاف ہی کہ جب پرانا ہو جاتا ہی اور اُسمین عفونت آتی ہی تپ پیدا ہوتی ہی تنبیہ کبھی تو جگر کے گوشت کی خلوتون مین سدہ اس سبب سے ہوا کرتا ہی کہ جو خون غذا مین صرف ہوتا ہی وہ غلیظ ہو اور دافعہ ضعیف اور جاذبہ قوی ہو اور کبھی سدہ جگر کی رگون مین ہوا کرتا ہی اس سبب سے کہ وہ اصل خلقت سے ہی تنگ پیدا ہوتی ہین یا کسی اور سبب سے کہ اُسکا ذکر آچکا ہی ۔

فصل سدۂ ماساریقا کے بیان مین ماساریقا سدہ ہونیکی علامت یہ ہی کہ معدہ اور شکم مین اور جہان کہ جگر کا مقعر ہو وہان بیمار کو تمدد گہراؤ مین اور بوجھ معلوم ہو اور براز کیلوسی ہو اور سدۂ جگر اور آماس اور ضعف معدہ کے آثار بالکل نہون اور بدن گھٹنے لگے اور ناتوان ہو جائے کیونکہ اُسکی طرف غذا نہین پہونچتی پھر اگر سدہ ناتمام ہی رفتہ رفتہ ناتوانی ظاہر ہو اگر سدہ کامل ہی جلد ضعف اور ناتوانی پیدا ہو علاج جو کچھ مقعر جگر کے سدہ کے لیے مخصوص ہی اس جگہ کام مین لائین اور مزاج کی رعایت بھی کرین اور ہر طرح سے لازم ہی کہ اول مفتحات اور مقطعات دین اسکے بعد مسہلات خواہ سدہ جگر مین ہو خواہ اس مقام مین

فصل نفخۃ الکبد کے بیان مین یعنی جگر مین نفخ ہونا اُسکا سبب یہ ہی کہ جگر کے اجزا مین یا اُسکی غشا مین یا دونون مین غذاے غلیظ کے ابخرے جمع ہو جائین اور کثرت کے سبب سے یا بند ہو جانے سے نہ نکل سکین پھر کثیف ہو کر ریاح بنکر نفخ پیدا کرین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ داہنے پہلو کے نیچے درد

تمددی پیدا ہو مگر بہت بوجھ اور تپ بالکل نہو اور بدن مین تغیر فاحش ظاہر ہو اور کھانا ہضم ہونیکے بعد نفخ کا غلبہ ہو اور جب اس جگہ پر ہاتھ رکھکر دبائین قراقر ہو اور یہ قراقر اس بات کا نشان ہو کہ جگر مین ریاح ہین اور تمدد کثرت سے معلوم ہونا اس بات کی علامت ہو کہ ریاح جگر کی غشائین ہین اور یہ بھی غشا کے نفخ کی علامت ہو کہ جب اُسپر ہاتھ سے مالش کرین یا کوئی چیز محلل رکھین تحلیل ہو علاج کمونی اور دوا الکرکم اور دوا اللک دین اور شربت دینار نہایت مفید ہو اور نہار حمام مین جائین اور اس جگہ کو اور تمام بدن کو ملین مگر اعتدال کے ساتھ اور سرد پانی کا استعمال بہت کم کرین اور گلاب عرق کاسنی عرق بادیان ہمیشہ استعمال کرنا سب سے بہتر ہو اور اس جگہ نمک اور گاورس اور خاکستر سے تکمید کرنا بہت نافع ہو اور غذا کے لیے قلیہ مصالح دار اور کباب وغیرہ جو چیزین رطوبت کو خشک کرتی ہین بہت مفید ہین اور اگر آنت کیطرف مدد کا میلان ہو اول مسہل دین اُسکے بعد محلل دوا لگائین اور اگر درد کا رخ حجاب اور سراشیف کی طرف ہو یا پچھلی طرف مدرات استعمال کرین اور مزاج کی رعایت جس طرح پر کہ اوپر ذکر آچکا ہو ہر حال مین لازم سمجھنا مناسب ہو۔

فصل وجع الکبد یعنی درد جگر کے بیان مین اسکے کئی سبب ہین ایک تو یہ سوء مزاج دوسرے سدہ تیسرے نفخ چوتھے ورم پانچوین شق چھٹے حصاۃ اور رمل یعنی پتھری اور ریت ساتوین شرقہ اور ہر ایک کی علامت اور علاج اُسکی فصل مین مذکور ہو اُسی جگہ دیکھ لین

فصل شرقہ کے بیان مین وہ اسطرح پر ہو کہ نہار یا ریاضت قوی کے بعد یا جسوقت کہ حرکت کی حرارت سے بدن گرم ہو یا حمام سے نکلکر سرد پانی کے پینے کا اتفاق ہو پھر وہ پانی اُسی وقت جگر مین پہونچے حالانکہ ابھی تک معدہ کی حرارت سے گرم نہین ہوا اور جگر مین رہ جاے اور اُس سے درد شدید پیدا ہو اور یہ مرض جلد زائل ہوا کرتا ہو اگر جلد تدارک کرین اور اگر طبیب اُسکے علاج مین غلطی کرے انجام مین استسقا یا ورم جگر کی نوبت پہونچتا ہو اور اُسکی علامت یہ ہو کہ جن امور کا ذکر آیا ہو جب اُنکے بعد سرد پانی کے پینے کا اتفاق ہو دفعۃً ایسا درد شدید پیدا ہو کہ طاقت سے باہر ہو اور اُسکی تدبیر یہ ہو کہ اُسی وقت ایک کپڑا گرم پانی مین بھگو کر جگر پر رکھدین اور سنبل اور مصطگی کا ضماد کرین اور گرم پانی سے نطول کرین اور شراب گرم پانی مین پلائین اسیطرح ان اللہ جل شانہ کی امداد سے صحت پائیگا

فصل ورم کبد کے بیان مین اُسکی کئی قسم ہین اور اُسکی علامت تپ اور پیاس اور بوجھ اور درد اور جلن اُس جگہ مین اور اشتہا کا جانا اور سراشیف کے نیچے ورم کا ظاہر ہونا اور زبان اور مُنھ کا سرخ ہونا اور خشک کھانسی کا ہونا اور ہچکی کا آنا اور ہچکی اُسوقت آتی ہو کہ ورم اتنا بڑا ہو کہ فم معدہ کو دبالے اور یہ علامت ورم مقعری اور محدبی مین مشترک ہو اور خاص ورم مقعر کا یہ نشان ہو کہ قے صفراوی اور غشی اور اطراف مین سردی ظاہر ہو اور شکم مین قبض ہو مگر یہ امر اکثری ہو اور شاید کہ قبض نہو بلکہ اسہال آئین لیکن جاننا ہے کہ اسہال وہان ہوتے ہین کہ بدن قوی ہو اور غذا کو جذب کیا کرے اور ورم اتنا بڑا نہو کہ غذا کے راستون کو روک دے اور کیلوس کے نفوذ کو مانع آئے اور اس حالت مین قبض کی شدت سے ورم جگر قولنج کے مشابہ ہوا کرتا ہو اسلیے کہ اس حالت مین درد قولون کی طرف معلوم ہوا کرتا ہو اور قے اور متلی کی ایذا ہوتی ہو اور جس صورت مین کہ بدن کی قوت اسقدر ضعیف ہو جائے کہ غذا کو جذب نکر سکے اور ورم کے بہت بڑے ہونے سے رستے بند ہو جائین اور کیلوس جگر کی طرف نہ آسکے لازم ہو کہ شکم جاری رہے اور یہ بُرا ہوتا ہو کیونکہ اس بات سے معلوم ہوتا ہو کہ ورم شدید اور قوت ضعیف ہو اسیواسطے شیخ نے کہا کہ جب ورم جگر کے ساتھ اسہال آئین وہ مہلک ہو اور خاص ورم محدب کا نشان یہ ہو کہ کھانسی کی شدت

اور ہانس مین تنگی اور بول کا بند ہونا اور سانس کا نیچے کی طرف کھنچنا اور ورم ہلالی جگر کی جگہ مین پیدا ہوا اور جسوقت کہ ورم محدب اور مقعر دونون کو شامل ہوگا کام دشوار ہوگا اور دونون کے اعراض ظاہر ہونگے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ ورم محدب مین ہو یا مقعر مین اور جو کچھ ایک اُن علامات خاص سے جنکا ذکر آیا ہی دوسری قسم مین ظاہر ہون لیکن اُس درجہ کو نہ پہونچے جو اُس سے مخصوص ہی مثلاً ہچکی کا آنا اور اشتہا کا جانا اور درد اور سختی کے سببسے مزاحمت اور شدت کہ محدب کے ورم مین ہوتی ہین اگرچہ مقعر کے ورم مین پیدا ہون مگر اس درجہ کا غلبہ نہو اور اسی طرح کھانسی اور ضیق نفس اور پیشاب کا بند ہونا اگر بالفرض مقعر کے ورم مین پیدا ہو مگر ایسا نہو جیسا محدب کے ورم مین ہوا کرتا ہی علاج اول باسلیق یا اکحل کی فصد کرین اور کئی دفعہ قوت کے موافق خون نکالین اور اُسکے بعد آب کاسنی آب مکو آب انار مین سکنجبین قندی ملا کر دین لیکن صرف آب انار اور دوسری قابض چیزین ندین جیسے آبی اور سیب تاکہ رگون کے مُنھ تنگ نکرے اور درد ورم نہ بڑھائے اور مناسب ہی کہ ابتدا مین کاسنی اور کشنیز تر کا پانی اور تراشۂ کدو اور شیرۂ برگ خرفہ اور زعفران اور صندل اور گلاب اور روغن گل ملا کر ضماد کرین اور جب کامل تنقیہ کر چکے ہون تو تھوڑا کافور بھی اُس ضماد مین داخل کرین اور جب تیسرا دن گذر چکے ادویۂ مذکورہ مین بابونہ اکلیل آرد جو بھی ملائین تاکہ ردع کے ساتھ تحلیل بھی حاصل ہو بلکہ ورم دموی مین کبھی صرف رادع نہ استعمال کرین خصوصاً بافراط اور فصد کے پہلے تاکہ مادے کو سخت نکردے اور اسی طرح تنقیے سے پہلے صرف محللات سے پرہیز واجب سمجھین تاکہ ورم اور درد نہ بڑھائے اور اس باب مین جو کچھ ردع اور تحلیل سے مرکب ہو ضماد کرین جیسے صندلین نوفل گل سرخ کے ساتھ افسنتین اور اکلیل اور روغن بابونہ ملا کر لیکن اوقات کی رعایت ضروری ہی مثلاً ابتدا مین اور ابتدا کے قریب چاہیے کہ رادعات قوی ہون اُسکے بعد محللات جیسا کہ علاج کا طریق ہی اور اگر مادہ مقعر مین ہو مدرات بہت کم دین اور تلیین کے لیے اگر ضرورت ہو آب فواکہ پر قناعت کرین اور اس صورت مین مغز فلوس شیرۂ کاسنی کے ساتھ اور اُسکے مانند مفید ہی اور اگر مادہ محدب مین ہو اور ادرار کی مدد کرین اور مسہل ندین لیکن طبیعت مین قبض نرہنے دین کہ قبض سے الم بڑھتا ہی اور جہان کہین کہ ورم کے ساتھ اسہال ہو یہ قرص دین اسکی ترکیب تخم حماض طباشیر گل سرخ اور زرشک ہر ایک پانچ درم لک زراوند ہر ایک ایک درم زعفران آدھا درم کوٹ اور چھانکر قرص بنالین ہر قرص ایک مثقال کا اور رب ریواج اور زرشک یا رب انار اس جگہ دے سکتے ہین مگر فصد کے بعد دوسری قسم ورم صفراوی کے بیان مین تو اسکی علامت زبان اور مُنھ مین اور براز مین زردی اور بول ناری یعنی آتشی رنگ اور نبض مین سرعت اور تپ صفراوی اور شدت سے جلن اور گرمی اور قلق اور پیاس کا زیادہ ہونا اور زبان پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان اور شاید کہ انتہا مین زبان پر سیاہی ظاہر ہو علاج سدۂ ورمی کھولنے کے لیے تخم کاسنی بیخ مہک جوش دیکر سکنجبین شکری ترش ملا کر پلائین اور تبرید کے لیے شربت سرد و تر جنمین قبض نہو سکنجبین سادہ یا سکنجبین زراوندی کے ساتھ دین جیسا شربت نیلوفر اور شربت آلو وغیرہ اور جگر پر آرد جو صندل گلاب آب کاسنی اور سرکہ کا ضماد کرین اور اگر ضرورت ہو کچھ ایک کافور بھی بڑھائین پھر جہان کہین کہ مقعر مین ورم ہو اسہال مناسب ہین اور اسہال کے لیے آب فواکہ اور چہار گل[له] مین مغز فلوس املتاس ملا کر روغن بادام بڑھا کر سب دواؤن سے بہتر ہی اور اس جگہ ادرار سے ہاتھ کھینچین اور ہر چند کہ بعض اطبا اسہال کے لیے اس مرض مین ہلیلہ اور سقمونیا فرماتے ہین لیکن سچ تو یہ ہی کہ ہرگز نہ دینا چاہیے کہ اُنکا ضرر اُنکے نفع سے زیادہ ہی اور جہان محدب مین ورم ہو مسہلات سے ہاتھ کوتاہ رکھین اور ادرار کی رعایت کرین مگر قبض بھی روا نرکھین کہ شکم کے قبض سے آفات برپا ہوتے ہین اور قبض رفع کرنیکے واسطے حقنۂ نرم اور مطبوخات خفیفہ کفایت کرتے ہین اور قرشی کہتا ہی جس حالت مین کہ ورم حدبی ہو اسہال سے بچنا اور ورم مقعری ہو تو ادرار سے ڈرنا کہ ورم پھیل جائیگا

[له] چہار گل گل بنفشہ گل نیلوفر گل سرخ گل گاؤزبان سے مراد ہی ۱۲

اسہال کا افراط قوت کو تحلیل کرتا ہی اور ضعف لاتا ہی اور طبیعت کا قبض مزاحمت کے سبب سے الم پہونچاتا ہی سو پیچ کی چال چلنا اور اگر خودبخود اسہال آئین اور قبض کی احتیاج پڑے جون سے قرص کا دسوی مین ذکر آیا ہی کام مین لائین تیسری قسم ورم بلغمی اُسکی علامت مُنھ اور زبان اور براز کا سفید ہونا اور مُنھ کا بھر انا اور مُنھ کے عضلات کا ڈھیلا ہونا اور پیاس کی کمی اور درد اور تپ کا ہلکا ہونا اور اگر ورم محدب مین ہو تو آماس نرم اس جگہ معلوم ہو اور جاننا چاہیے کہ ورم بلغمی مین بوجھ زیادہ ہوا کرتا ہی اور درد کمتر اور اس بات کی علامت کہ ورم حدبہ مین ہی یا مقعر مین پہلی قسم مین اُسکا بیان گذر چکا ہی علاج مقعری مین حقنہ کرین اور ایک درم ایارج فیقرا اور آدھا درم غاریقون کی گولیان بنا کر سوتے وقت کھلائین اور صبح قرص افسنتین یا قرص راوندین اور حدبی مین مدرات دین جیسے تخم کرفس انیسون بادیان نانخواہ بیخ کاسنی کا مطبوخ سکنجبین بزوری گرم ملا کر اور جب اسہال یا ادرار سے تنقیہ ہو چکے جگر مین گرمی پہونچانیکے لیے گل سُرخ انیسون تخم کرفس گل اذخر مصطگی سنبل اسارون راوند لک مغسول فوہ زعفران کے قرص بنا کر کھلائین اور تیہو اور دراج کو نخود اور زیت اور مری اور دارچینی کے ساتھ پکا کر کھلائین لیکن تنقیے کے پہلے بجز نخود آب یا مونگ یا شیرہ مغز بادام کے اور کچھ نہین کھلا سکتے حقنہ کی ترکیب کہ ورم مقعری مین کام آتا ہی بیخ کرفس بیخ بادیان بیخ اذخر فقاح اذخر انیسون غافث وفاپودینہ غاریقون تربد قنطوریون انجیر جوش دیکر چھان لین اور شکر سرخ ملا کر حقنہ کرین اور جگر پر طلا کرنیکے واسطے سب دواؤن سے بہتر مشک اور زعفران ہی روغن سوسن مین ملا کر چوتھی قسم ورم سوداوی اسکا سبب یہ ہی کہ اُس راستے مین جو جگر اور طحال کے بیچ مین ہی اور سودا جگر سے نکلکر طحال مین اُسیکے وسیلے سے جاتا ہی سدہ پڑتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ داہنی طرف پسلیون کے سر کے نیچے ایک سخت چیز ظاہر ہو اور درد اور تپ نہو اور بدن لاغر ہو اور اُسکا رنگ فاسد ہو جائے اور زبان کھُردری ہو جائے اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اس ورم کے ساتھ مزاج مین حرارت پیدا ہونیکے سبب سے ورم زیادہ سخت ہو اور پتھرا جائے اور کبھی ضربہ کے سبب سے ورم سخت جگر مین پیدا ہو جاتا ہی اور جو ورم جگر کے ضربہ یا سقطہ کے سبب سے ہوتا ہی اُسکا بیان علیحدہ قسم مین آئیگا علاج اول مادہ پکانیکے لیے ہر روز بادیان تخم کاسنی تخم کرفس گاوزبان بنات جوش دیکر اور اس قسم کی اور چیزین دین اور مرغ کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور سنبل کا مرہم بنا کر ضماد کرین تاکہ ورم نرم ہو جائے اور دوسرے ضماد جو صلابت کے نرم کرنیمین مخصوص ہین اور یہ ضماد نہایت مفید ہی آرد حلبہ کرنب انجیر مقل اشق اکلیل سداب صندل سنبل الطیب موم سفید روغن گل ان سبکو ملا کر جگر پر ضماد کرین اور جب سختی نرم ہو اور مادے کا نضج ہو جائے مادے کے استفراغ مین کوشش کرین اور استفراغ کے لیے ماء الاصول اور سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی دینا چاہیے اور اسی طرح افتیمون اور سنا اور بالنگو اصل السوس گاوزبان تخم کاسنی جوش دیکر شکر ملا کر دین اور معجون نجاح تنہا یا اس مطبوخ کے ساتھ بھی مفید ہی اور شاید کہ فصد کی حاجت پڑے اور اُسکا نفع جلد ظاہر ہو اور تنقیہ کے بعد دواء الکرکم اور اثاناسیا اور اقراص مقل اور قرص زرشک کبیر دین کہ اس مرض مین نہایت مفید ہی اور جہان مزاج مین حرارت ہو اُسکی رعایت ضروری ہی اور اس قسم کے جزئیات کا لحاظ طبیب حاذق کی تشخیص پر موقوف ہی جیسا حال کے مناسب سمجھے عمل کرے خواہ دوا مین خواہ غذا مین لیکن اگر حرارت نہو زیرباجات سب غذاؤن سے بہتر ہی کہ پیاز اور تر مصالحون کے ساتھ اور زیت اور مری اور شکر سفید اور زیرہ اور دارچینی سے بنائین اور جب حرارت نہو اونٹنی کا دودھ پلانا جگر کے ورم صلب کو بہت مفید ہی خصوصاً اس طریق سے کہ اونٹنی کا دودھ ایک پیالہ لین اور قند سے میٹھا کرین اور سفوف ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ ہر ایک تین درم تخم کرفس انیسون بادیان ہر ایک ایک درم بنا کر دو مثقال اس سفوف مین سے کھلائین اور اُسکے اوپر دودھ پلائین دواء الکرکم کی ترکیب سنبل زعفران ہر ایک دو درم دارچینی مرصاف قسط تلخ فقاح اذخر ہر ایک ایک درم یہ سب چھ دوائین ہین انکو کوٹ اور چھانکر شہد صاف مین ملائین اور کرکم زعفران کو

کہتے ہین اثاناسیا کی ترکیب سعہ زعفران قسط تلخ سنبل مرصاف عود بلسان افیون سلیخہ ہر ایک ایک درم عصارۂ غافث دو درم بیخ مہک تین درم یہ سب دس دوا ہین کوٹ چھانکر سہ چند شہد مصفی مین ملائین اور اثاناسیا کے معنی منقذ یعنی نجات دینے والا اور امراض کو توڑنیوالا اور بعضے اسکا ترجمہ دوا الذیب کرتے ہین اسلیے جس ترکیب مین بھیڑیے کا جگر پڑتا ہی اسکو اثاناسیا کہتے ہین اور ذیب عربی مین بھیڑیے کو کہتے ہین **قرص مقل کی ترکیب** گل سرخ پانچ درم سنبل الطیب دو درم مصطگی زعفران ہر ایک ایک درم قسط بادام تلخ ہر ایک ڈیڑھ درم مقل تین درم یہ آٹھ دوا ہین شہد مین ملاکر قرص بنائین **قرص زرشک کبیر کی ترکیب** عصارۂ غافث لک مغسول راوند تخم کشوث رب السوس طباشیر تخم کاسنی مصطگی سنبل الطیب ہر ایک تین درم زرشک منقی مغز تخم خربوزہ مغز تخم خیارین ہر ایک چار درم گل سرخ ترنجبین ہر ایک چھ درم زعفران ڈیڑھ درم کوٹ اور چھانکر ترنجبین کے پانی مین ملاکر قرص بنالین یہ سب سولہ دوا ہین اور یہ قرص ورم بلغمی کو بھی مفید ہی پانچوین قسم ورم جگر کہ ضربہ اور سقطہ کے سبب سے پیدا ہوا اور سبب کا پہلے ہوجانا اسکی علامت ہی علاج فصد کرین اور گل ارمنی ایکدرم پیسکر اسپغول کے لعاب مین ملاکر دین اور راوند ایک مثقال نوہ ایک مثقال دارچینی ایک درم لیکر سفوف بنالین اور اسمین سے ایکدرم شربت بنفشہ مین ملاکر پلائین اور ابن سینا کہتا ہی کہ راوند گل ارمنی حب الآس کو مین نے اس باب مین تجربہ کیا ہی انکا کھانا مفید ہی اور مناسب دواؤن کا ضماد کرین **ضماد کی ترکیب** نخود مقشر راوند ہر ایک تین درم مومیائی دو درم مومیائی کو روغن بنفشہ یا روغن سوسن یا کسی اور روغن مین پگھلائین اور دوسرے اجزا کوٹ چھانکر اسمین ملائین اور ورم پر لگائین دوسرا نسخہ عود زعفران حب الغار مقل مصطگی سنبل برابر لیکر روغن سوسن یا کسی اور روغن مین اور موم مین ملاکر ضماد کرین۔

فصل شکم کے عضلات کے ورم کے بیان مین یہ ورم اکثر ورم جگر کے مشابہ ہوتا ہی اسی واسطے اورام جگر کے بعد اسکا ذکر کرنا اور ان دونون کے فرق کا بیان کرنا لازم ہوا جان لے کہ تمام عضلات شکم چار جوڑ ہین ایک تو شکم کے طول مین غضروف خنجری سے لیکر عظم عانہ تک کھنچا ہوا ہی دوسرا جوڑ شکم کے عرض مین کھنچا ہی اور باقی دو جوڑ ترچھے لگے ہوئے ہین اسطرح پر کہ ایک دوسرے پر تقاطع صلیبی کے طور پر حراشیف سے عانہ تک اور خاصرہ سے غضروف خنجری تک گذرا ہی سو جسوقت کہ سب سے نیچے کے عضلہ مین جو ترچھا ہی ورم پیدا ہوا اور جگر کی طرف مائل ہو چونکہ اس ورم کی شکل ورم جگر کی شکل کے مشابہ اور اسکے ترچھے ہونے اور نظر سے دور ہونیکے سبب اسکا امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہی کہ ورم عضلہ مین ہی یا قعر جگر مین اسلیے ان دونون مین فرق کرنا واجب ہوا اور فرق یہ ہی کہ ورم جگر ہلالی شکل ہوتا ہی اور بہت ظاہر نہین ہوا کرتا خصوصاً اگر مقعر کی طرف ہو یا بیمار فربہ ہو کہ فربہ آدمیون مین اگرچہ ورم جگر کے محدب مین ہو نظر نہین آتا اور دوسرے عوارضات کہ ورم جگر کے لوازم ہین جیسے بول اور شکم کا بند ہونا اور اشتہا کا جانا اور اسکے سوا تمام ظاہر ہون بخلاف ورم عضلات کے کہ مستطیل ہوتا ہی یا عریض ہی یا مورب یعنی ترچھا اور خواہ کسی طرح پر ہو اسکی ایک جانب غلیظ ہوتی ہی اور دوسری طرف باریک جیسے چوہے کی دم جسکو عربی مین ذنب الفار کہتے ہین اور ہرگز شکل ہلالی نہین ہوتا اور اکثر نظر آتا ہی اور ورم جگر کے لوازم مین سے کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اسواسطے کہ جگر سلامت ہی اور جسوقت ورم عضلات مستطیل مین پیدا ہو سانس کا کھنچنا اسکا گواہ ہوگا اور صاحب اقسرائی نے کہا جب تو دیکھے کہ مراق دبلا اور خشک ہوا جاتا ہی تو جان لے کہ ورم کبدی ہی **علاج** اس مرض مین تدبیر کلی یہ ہی کہ ابتدا مین فصد کرین اور مسہل دین اور صرف رادعات کا ضماد کرین اور صرف رادعات کے استعمال سے مادہ کے پتھرا جانیکا خوف نکرین اور انتہا کے قریب صرف محللات کا ضماد کرین اور قوت کے تحلیل ہونیکا خوف نکرین اور ورم جگر اسکے خلاف ہی کہ اسمین صرف رادعات

کا استعمال ابتدا مین اور فقط محللات کا انتہا مین ممنوع ہی فامدہ جب مادہ جمع ہونے لگے اور پک کر پیپ ہو جانے جلد لوہے کے آلہ سے چیر ڈالین اور اسبات کا انتظار نکرین کہ دواؤن سے پھوٹ جائیگا کیونکہ مہلت دینے مین خوف ہی کہ بہت ٹھہرنے سے عضلہ اور صفاق کو کھا جائیگا اور متعفن کر ڈالیگا اور شاید کہ اندر کی طرف پھوٹ جائے اور احشا مین پہونچ جائے

فصل دبیلہ کبد کے بیان مین یہ دبیلہ اکثر ورم گرم کے بعد ہو جاتا ہی جیسا اکثر جگر مین صلابت سرد ورم کے بعد پیدا ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ جونسا ورم ایسی جگہ مین ہوتا ہی تین حال سے باہر نہین ہوتا یا تو تحلیل ہو جاتا ہی اور یہی اکثر ہوا کرتا ہی یا سخت ہو جاتا ہی یا پک کر پیپ پڑ جائے اور دبیلہ ہو جائے اور تحلیل ہونیکا یہ نشان ہی کہ اعراض موقوف ہون اور صحت ظاہر ہو اور روز بروز اچھا حال ہونے لگے اور ورم جگر کی صلابت کا یہ نشان ہی کہ ایک چیز مضبوط اور سخت محسوس ہو اور جمع ہونے اور پکنے لگے اور دبیلہ ہونیکی علامت یہ ہی کہ تپ اور درد اور تمام اعراض جیسے پیاس اور اشتہا کا جانا اور مُنھ کا سُرخ ہونا اور جلن اور جگر مین چُبھن یہ سب بڑھ جائین اور شدت پکڑ جائین اور پشت پر نہ لیٹ سکے اور کروٹ سے لیٹنا مشکل ہو اور جسوقت تمام مادہ جمع ہو کر پک جائے تمام اعراض مین تخفیف آئے اور اُسکے پھوٹ جانیکا یہ نشان ہی کہ بدن مین لرزہ ہو اور اس جگہ سے مادہ نکلے اس سببسے جگر مین سبکی معلوم ہو اور جو مادہ جگر سے نکلے چار حال سے باہر نہوگا یا تو اسہال مین دفع ہوگا یا قی مین اور یہ اکثر مقعر کے ورم مین ہوتا ہی یا اور راستے نکل جاویگا یہ اُس صورت مین ہوگا کہ ورم محدب مین ہو اور گردن کی طرف پھوٹے یا شکم کی اُس فضا مین اُتر جائے جو ثرب اور امعا کے بیچ مین واقع ہی اور استسقاے زقی کا پانی اس جگہ جمع ہوا کرتا ہی اس صورت مین بول اور براز اور قی مین پیپ کا بالکل نشان ظاہر نہوگا مگر جہان کہین کہ کچھ تو مادہ اس جگہ مین آجائے اور کچھ معدہ یا امعا یا کلیہ کی طرف نکل جائے لیکن جسوقت تمام مادہ اُس فضاے مذکور کیطرف متوجہ ہو اور بول و براز مین بالکل پیپ کا نشان ظاہر نہو ایسی حالت مین ورم کے پھوٹنے کو قشعریرہ کے پیدا ہونے اور اعراض کے خفیف ہونے اور آماس کے دب جانے سے پہچان سکتے ہین اور اسی طرح معدہ کے اوپر کہ اس فضا کی ایک جانب ہی مادے کے گرنے سے گرانی محسوس ہو اور جاننا چاہیے کہ جہان کہین بول و براز مین مادہ باہر نکلے اگر پیپ سفید ہی تو مادے کے پک جانیکی علامت ہی اور اگر تلچھٹ کی صورت ہو نضج کے قصور کا نشان ہی

علاج جسوقت یہ جانین کہ مادہ جمع ہونے لگا جلد فصد اور حجامت کرین اور طبیعت نرم کرین اور رادعات طلا کرین تاکہ مادہ نکل جائے اور جمع ہونے سے رُک جائے کیونکہ مادے کا جمع ہونا احشا مین خاصکر عضو رئیس مین برا ہی اور جب یہ تدبیر نافع نہو یا کوئی امر اس تدبیر سے مانع ہو اور مادہ جمع ہو پکانیوالی چیزون کا ضماد کرین تاکہ جلد پک جائے اور پھوٹے اور بول یا براز قی مین دفع ہو مدد کرین کہ وہ عضو بالکل پاک ہو جائے اور یہ چیزین اس مین کام آتی ہین شربت قند گلاب مین ملاکر یا سکنجبین یا ماء الشعیر تنہا یا شہد کے ساتھ سب مفید ہین اور ایسا ہی شیرۂ تخم خیارین شیرۂ تخم خربزہ شربت عناب شربت خشخاش شربت نیلوفر مین ملاکر اور اسی طرح زوفا بیخ کرفس بادیان انیسون بنات کا جلاب بناکر اور ادویہ مذکورین سے ہر ایک کو بقیہ حرارت کے انداز سے اور تپ کے ہونے اور نہونے کی رعایت سے اور بیمار کے حال کے مناسب دیکھکر دین اور جب ان دواؤن کے پینے پر دو ساعت گذرین کوئی ایسی چیز جو شکم کے قروح کو بھر لائے ایسی چیزون کے ساتھ ملاکر پلائین کہ اُسکو جگر مین پہونچائین اور زخم کو بھرنیوالی اور گوشت جانیوالی دوا کندر ہی اور دم الاخوین وغیرہ اور یہ دوا نہایت مفید ہی اُسکی ترکیب مصطگی تخم کاسنی گل ارمنی ہر ایک ایک مثقال کندر دم الاخوین گل سُرخ طباشیر ہر ایک دو مثقال کوٹ چھان کر سفوف بنالین خوراک

دو ورم اور بدرقہ کی دوائین یعنی بھر لانیوالی دوا کو جگر مین پہونچانیوالی یہ ہین تخم کاسنی تخم کرفس وغیرہ سکنجبین یا ماء العسل مین ملا کر اور اسی طرح قبض اور تقویت جگر کے لیے صندل لسان الحمل مصطگی راوند ضماد کرین اور حفظ قوت کے لیے خوشبو اور قابض چیزین جیسے عود اور زعفران اور اُسکے مانند شربت اور طلا اور روغن موافق مین استعمال کرین اور جو غذا اس مرض مین کھا سکتے ہین پتھریلے پانی کی مچھلی ہی اور حریرہ سفید روٹی کے گودہ سے اور روغن بادام اور شکر سے بنا کر اور نیمبرشت بیضہ کی زردی بھی اور پرند جانورون کا گوشت اور تازہ دودھ قند سے میٹھا بنا کر تنبیہ اگر مادہ آنتون کی طرف مائل ہو مسہل دین مگر خفیف اور گردہ اور مثانہ کیطرف مائل ہو مدرات دین اور شکم کے فضا کی طرف متوجہ ہو استسقاء زقی کے علاج سے تدارک کرین اور یہ بہت مشکل اور دشوار ہی چنانچہ ظاھر ہی۔

فصل کبد کے سطح پر بثور کے نکل آنیکے بیان مین یہ بیماری بہت کم وقوع مین آتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جگر مین جلن اور سوزش پیدا ہوا اور جو کچھ سوء مزاج گرم مین مذکور ہی ظاہر ہو اور شاید کہ اس جگہ پوست پر بھی بثور پیدا ہون اور شاید کہ قشعریرہ اور لرزہ عارض ہو علاج جو کچھ سوء مزاج گرم مادی مین مذکور ہی یعنی فصد اور اسہال اور ادرار در تبرید اُسکی بھی وہی تدبیر ہی اور مناسب ہی کہ شربت اور غذائین حاجت کے موافق کام مین لائین واللہ اعلم بالصواب

فصل خفقۃ الکبد کے بیان مین یہ ایسی بیماری ہی کہ جگر تڑپے اور حرکت اختلاجی کے طور پر حرکت کرے اور یہ بیماری بھی کمتر وقوع مین آتی ہی اسیواسطے اکثر کتابون مین ان دونون مرض کا ذکر نہین اور اس بیماری کا سبب یہ ہی کہ جگر مین سدہ پڑا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بعضے اوقات آدمی کو اپنا جگر اُچھلتا ہوا معلوم ہو اور ایسا معلوم ہو جیسے اُسمین کوئی اُنگلی مارتا ہی اور یہ کیفیت ایک لحظہ رہے اور زائل ہو اور جسوقت وہ حالت زائل ہونے لگے سر کیطرف بخارون کا چڑھنا محسوس ہو اور شاید کہ خفقہ مین ایک الم تمدد کے طور پر جگر مین پیدا ہو اور شاید کہ پیشانی پر عرق آجائے علاج سدہ جگر کھولنے کے لیے سکنجبین بزوری جسمین ماميران اور زعفران وغیرہ مفتحات مناسب داخل ہون دین اور خلط کے تنقیہ کے لیے اذخر اور کشوث اقحوان شاہترہ افسنتین غافث کام مین لائین اور جو کچھ سدے مین مذکور ہوا حاجت کے موافق استعمال کرین۔

فصل حصاۃ الکبد کے بیان مین یعنی جگر مین پتھری کا پیدا ہونا اور پتھری کے پیدا ہونیکا سبب کلیہ کے امراض حصاۃ الکلیہ کی بحث مین بیان کیا جائیگا اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جسوقت کھانا معدہ مین ہضم ہوا اور صاف کیلوس جگر کیطرف جانے لگے تو آسنے لگے اور جگر مین چبھن اور درد رہا کرے اور ورم اور صلابت عام نہو اور صلابت عامہ کی قید اسواسطے لگائی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جگر کے بعض اجزا مین چھونے سے صلابت معلوم ہو اور وہی پتھری اور ریت کی جگہ ہوتی ہی اور اسیطرح جب فصد کرین دائین طرف باسلیق کی فصد کرین اور رگ فراخ کھولین خون کے نیچے ریت سا معلوم ہو اور رازی کہتا ہی کہ مین ان علامات کو اپنے جگر مین پاتا تھا تو مین نے فصد کھلوائی اور اپنے خون مین بہت سا ریت دیکھا اور اُسکو دھو کر امتحان کیا تو چمکتا ہوا ریت دیکھا تب مجھے یقین ہوا کہ اُسمین ریت پیدا ہوتا ہی علاج اول حصاۃ کی پاک کرنے والی چیزین دین جنکا بیان حصاۃ کلیہ مین آئیگا اور اُنکے بعد مدرات پلائین تاکہ پاک کردین اور جو کچھ حصاۃ الکلیہ مین کہا جائیگا وہی اُسکا علاج ہی۔

فصل تصغیر الکبد یعنی جگر کے چھوٹے ہونیکے بیان مین جاننا چاہیے کہ بعضے آدمیون مین کسی سبب سے جگر چھوٹا ہوتا ہی چنانچہ ممکن ہی کہ گردہ کے برابر ہو سو جسوقت غذا عادت سے زیادہ کھائین اسوجہ سے کہ جگر کا حجم چھوٹا ہی صاف کیلوس اُس مین نہ سما سکے اور سدے اور آلام اور

تمدد پیدا کرے اس سبب سے اُسکی قوتین ضعیف ہو جائین اور ہضم مین خلل پڑے اور شاید کہ انجام مین ذرب اور اختلاف پیدا ہو اور اُس مرض کی علامت یہ ہے کہ گرانی اور ریح اور سدہ اور نفخ جگر مین اکثر پیدا ہو اور غذا اگرچہ متوسط مقدار مین کھائین جگر پر گرانی لائے اور ضعف بدن اور اصل پیدایش مین انگلیون کا کوتاہ ہونا اور رگون کا باریک ہونا اُسپر گواہی دے **علاج** جو کچھ حجم مین کم اور غذائیت مین زیادہ ہو اور جلد نفوذ کرے کھلائین جیسے زردۂ بیضہ مرغ نیم برشت اور مرغ اور برہ اور کبک کا گوشت اور غذا تھوڑی تھوڑی کئی مرتبہ مین اور متفرق کھلائین اور محافظت کے لیے جونسی دوائین مدر اور مسہل اور منقی جگر اور ملطف اور محلل ہون استعمال کیا کرین جیسے شربت بزوری اور ماء الاصول اور ایارج فیقرا

فصل قیام الکبد کے بیان مین یعنی جگر کے اسہال وہ چھ طرح کے ہوتے ہین قیحی اور غسالی اور دموی اور صفراوی اور صدیدی اور خاثری پہلی نوع قیحی کے بیان مین اور قیح پیپ کو کہتے ہین اُسکا سبب یہ ہے کہ جگر کا دبیلہ پھوٹ گیا ہے اور دبیلہ کا بیان ہو چکا دوسری نوع غسالی یہ اُس پانی کے مشابہ ہوتی ہین جسمین گوشت دھوئین اور ضعف جگر اُسکا سبب ہے اور اُسکا بیان بھی گذر چکا ہے اور بعضے اطبا کے نزدیک یہ ہے کہ اسہال غسالی گوشت کھانے سے زائل ہو جاتے ہین اور بو علی نے اُسکو مجرب کہا ہے تیسری نوع دموی اور اُس نوع کو ذوسنطاریاے کبدی کہتے ہین اور تین سبب سے پیدا ہوتے ہین ایک تو یہ کہ عادۃً کا خون بہنا جیسے نکسیر اور حیض اور بواسیر وغیرہ بند ہو جائے اس سبب سے جگر مین خون بھر جائے اور ایذا دے پھر طبیعت اُسکو آنتون کیطرف دفع کرے دوسرے یہ کہ کوئی بڑا عضو جیسا ہاتھ اور پانون کٹ جائے اور جو خون اُسکی غذا مین پہونچتا تھا اُلٹا پھر کر جگر مین آئے اور جگر بھی اُسکو امعا کی طرف دفع کرے اور اس قسم کے اسہال زمانہ دراز کے بعد کم ہو جاتے ہین اور جاننا چاہیے کہ ایک عرصۂ دراز تک اعضاے مذکورہ کا شدت سے باندھنا غذا کے منع کرنے مین اور ذوسنطاریا پیدا کرنے مین قطع کرنے کے برابر ہے یعنی جیسا کٹ جانے سے ذوسنطاریا پیدا ہو جاتے ہین اس سے بھی ویسے ہی پیدا ہوتے ہین **تنبیہ** وہ اسہال دموی جو عضو کے قطع ہونے سے عارض ہوتے ہین عرصہ دراز مین اُنکے کم ہونیکا یہ سبب نہین کہ طبیعت کو قطع ہونے سے آگاہی ہوتی ہے اور اس عضو کے حصہ کا خون نہین پیدا کرتی بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ مدت دراز مین اُس کٹے ہوئے عضو کے نزدیک کے اعضا بہت غذا پانے سے سیر ہو جاتے ہین اور غذا کمتر چاہتے ہین اس سبب سے غذا کے کھانے کی اشتہا بھی کم ہو جاتی ہے پھر خون بھی ناچار کم ہو جاتا ہے تیسرے یہ کہ جگر مین تفرق اتصال واقع ہو اس سبب سے اعضا کی طرف اچھی طرح خون تقسیم نہو اور ٹپکنے کے طور پر باب کی طرف آکر وہان سے امعا مین اُتر آئے اور تفرق اتصال کا سبب یا تو یہ ہے کہ جگر مین ورم گرم پھوٹ گیا ہے یا امتلا کی کثرت کہ پھٹ جانیکی نوبت پہونچے یا ضربہ یا سقطہ قوی وغیرہ اور قیام کبدی جسکا سبب جگر مین خون کا امتلا ہو بدون تفرق اتصال کے اُسکی علامت یہ ہے کہ دفعۃً بہت سا خون نکلے اور اُسکے اوقات مین زیادہ فاصلہ ہو اور امتلا کا پہلے ہونا اور سیلان معتاد کا بند ہونا گواہی دے اور بیمار کو جگر کے نواح مین گرانی اور ورم معلوم ہو اور رودہ کے خراش کی علامتون مین سے جیسے امعا مین درد اور براز مین خون ملا ہوا آنا بالکل نہو اور جاننا چاہیے کہ جو کچھ جگر سے آتا ہے جسقدر دیر ہوتی جائے اُسکی بو زیادہ ہوتی ہے اور جو کچھ رودہ سے آئے وہ اُسکے خلاف ہے چنانچہ جو فرق ان دونون مین ہے اُسکو اس فصل کے آخر مین مفصل کہینگے اور اسہال کبدی دموی کہ تفرق سے عارض ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ اُنمین فترت اور توقف نہو اور اُسکے اسباب کا پہلے ہونا اُسپر گواہی دے اور باقی علامتون مین امتلائی کے ساتھ شریک ہے علاج

مناسب ہی کہ استلائی کو بند نکرین جبتک کہ ضعف نہ پیدا ہو اسلیے کہ بند کرنے مین خوف ہی کہ مادہ کسی ایسے دوسرے عضو پر جا پڑیگا جو امعا سے زیادہ شریف
ہو جیسے دل اور دماغ سو بہتر یہ ہی کہ ضعف ہونے سے پہلے فصد کرین تاکہ طبیعت سبک ہو اور جبکہ ضعف آچکا اور اُسوقت حکیم نے بیمار کو پایا تو چاہیے
کہ مادہ کو کسی جگہ ٹال دے اور نہ نکالے اور اگر اُسوقت بھی مصلحت دیکھے فصد کر دے لیکن خون اس قدر نکالے کہ جو اسہال مین آتا ہی اُسکی نسبت
بہت کم نکلے تاکہ بے ضرر فائدہ بخشے اور مادہ کو پھیر دینے کا یہ طریق ہی کہ دونون ہاتھ اور پانون اور چھاتیان اور خصیے زور سے باندھ دین اور جاننا چاہیے
کہ جسوقت یہ جانین کہ خون مین تیزی ہی اور امعا مین خراش کریگا اُسیوقت استفراغ اور امالہ یعنی پھیر دینے مین کوشش کرین اگر ضعف کا خوف ہو اور جب استفراغ
اور امالہ کر چکین اور اسہال باقی رہین قابضات دین جیسے قرص کہربا شیرۂ تخم خرفہ آب بارتنگ مین ملا کر اور اُسکے مانند اور غذا کا کم کرنا اس مرض مین واجب
ہی خاص کر ابتدا مین کہ تپ کے ساتھ ہو غذا بالکل منع ہی اور جو نسے اسہال تفرق الاتصال کے سبب پیدا ہون اول سبب کو زائل اور اُسکی ایذا
کو دفع کرین پھر قرص قابض اور طمر دین قرص مذکور کی ترکیب طباشیر نشاستہ دم الاخوین گل ارمنی راوند گلنار عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک سے ایک
مقدار مناسب لیکر قرص بنالین اور حاجت کے موافق آب بارتنگ مین دین چوتھی نوع قیام صفراوی اور اُسکا سبب صفرا کی کثرت اور دافعہ کی
قوت ہی اور ظاہر ہی کہ اگر دافعہ قوی نہو طبیعت فضول کو دفع نکرے اور اسہال صفراوی کبدی کی علامت یہ ہی کہ جگر مین گرمی اور جلن ہو اور جو کچھ سوء مزاج
حار کبد مین مذکور ہی ظاہر ہو اور اکثر یہ اسہال خلو معدہ مین ہوا کرتے ہین اور جب غذا کھائین ساکن ہو جاتے ہین اسواسطے کہ راستہ بند ہو جاتا ہی اور بعد
ہضم کے آخر مین جاری ہوتے ہین اسلیے کہ کیلوس جگر مین جاتا ہی اور وہ اُسکو معدہ اور آنتون کی طرف دفع کرتا ہی اور اسہال کبدی کا یہ نشان ہی کہ
امعا مین سحج کے علامات نہون مگر یہ شرط ہی کہ اسہال کبدی بہت دنون مین جا کر امعا مین خراش نہ کرین علاج ہرگز بند نکرین اور قابضات نہ دین کہ
ان اسہال کا روکنا جلد ہلاک کر ڈالتا ہی سو بہتر یہ ہی کہ جگر کے تنقیہ مین کوشش کرین اور اُسکے مزاج کی تعدیل مین توجہ فرمائین اُن چیزون سے کہ سوء مزاج
مین مذکور ہین اور اس جگہ ماء الشعیر نہایت خوب ہی اور اسی طرح دوسرے سرد شربت جنمین قبض نہو جیسے شربت انار شیرین اور شربت عناب اور تنقیہ
اور تعدیل کے بعد اگر اسہال باقی ہون شربت خشخاش اور شربت الجبار تخم خطمی کے مطبوخ کے ساتھ دین پانچوین نوع قیام کبدی صدیدی اور صدید
زرد آب کو کہتے ہین اسکا سبب یہ ہی کہ جگر مین خون جل گیا ہی اور دوسرے اخلاط کا جلنا بھی اُسکے تابع ہی اور ظاہر ہی کہ جسوقت جگر مین احتراق پیدا ہو ہوائی جوہر خشک
ارضی سے الگ ہو کر امعا کی طرف مندفع ہوتا ہی اور یہی جوہر مائی صدید ہی اور اُسکی علامت اور علاج وہی ہین جنکا صفراوی مین ذکر آیا ہی اور صندل اور
گلاب دل اور جگر پر رکھنا اور ہوا کا تبدیل کرنا ضروری ہی تاکہ اخلاط کے احتراق سے جگر اور دل نہ جلے اور اس جگہ فصد اُسیلم داہنے ہاتھ سے نہایت
مفید اور ان اسہال کو بھی آہستہ آہستہ بند کرنا چاہیے چھٹی نوع قیام خاثری کبدی اور خاثر غلیظ چیز اور اوپری جسم کو کہتے ہین کہ رنگ مین اور قوام
مین تلچھٹ کے مشابہ ہو اور اُسکے بھی تین سبب ہین ایک تو یہ کہ دبیلۂ کبد نضج پورے ہونے سے پہلے پھوٹ جائے کیونکہ اگر نضج پورا ہو کر پھوٹے
جو اُس مین نکلتا ہی اُسکا قیام معتدل ہو گا دوسرے یہ کہ جگر مین کوئی سدہ ہو اور کھل کر اسہال مین نکلے اور ظاہر ہی کہ جگر کا سدہ بہت ٹھہرنے
کے سبب وہان کی حرارت سے تلچھٹ سا ہو جاتا ہی تیسرے یہ کہ حد سے زیادہ احتراق کیموس مین پڑے جیسا عطش شدید سے پیش آتا ہی

اور ظاہر ہو کہ احتراق کی شدت سے صاف کیلوس مین جو کچھ لطیف ہو فنا ہوتا ہو اور جو غلیظ ہو بدبو کیچڑ سا جیسا تلچھٹ ہو باقی رہ جاتا ہو اور سبب کا
پہلے ہونا اُسکی علامت ہو اور چاہیے کہ امعا کی آفت کو لازم ہو نہوگی علاج سبب کے موافق تدارک کرین اور بند کرنے مین جلدی نکرین جب کہ ضعف
شدید کا خوف نہ دیکھین اور جو کچھ صفراوی مین ہو وہی اُسکا علاج ہو اور کہتے ہین کہ اس جگہ معجون پودینہ مفید ہو اور شراب قلیل اور مثلث غذا ہضم ہونیکے
بعد نافع ہو اور کھرکھرے کپڑے سے اعضا کا ملنا مفید ہو اور جگر کے کباب بھی مفید ہین **فائدہ** قیام کبدی کہ صفرا اور صدیا اور خاثر سے آتے ہین جب
پرانے ہو جاتے ہین اکثر انجام مین امعا مین خراش لاتے ہین اور اُسکا نشان یہ ہو کہ کبھی اخلاط مذکورہ خون کے ساتھ ملکر آئین اور کبھی نہ ملین اور کبھی
بیمار کو قیام کے بعد راحت ہو اور کبھی الم کی شدت سے کہ امعا کے زخم پر اخلاط کے گذرنے سے درد شدید امعا مین ہوتا ہو غشی کے قریب ہو جائے اور جاننا
چاہیے کہ جسوقت قیام کبدی کے ساتھ سحج پیدا ہو تدبیر یہ ہو کہ جگر کی رعایت اور اُسکے مزاج کی اصلاح کے ساتھ جسطرح پر کہ ذکر آچکا ہو امعا کے خراش کے
لیے چیپ دار چیزین دین چنانچہ سحج مین مذکور ہین اور یہ دوا مفید ہو اُسکی **ترکیب** اسبغول تخم بارتنگ تخم خرفہ مقشر بنفشہ تخم خبازی مقشر ہر ایک ایک درم نشاستہ
صمغ عربی ہر ایک دو درم گل ارمنی ڈیڑھ درم اسبغول اور بارتنگ کے سوا سب دواؤن کو نرم کوٹکر آپس مین ملا لین اور جتنا چاہین اس سفوف مین سے
لیکر گرم پانی مین لت کرین اور روغن گل ملاکر پلائین **تنبیہ** اکثر ایسا ہوا کرتا ہو کہ اسہال کبدی ہون اور لوگ یہ جانین کہ امعا کے اسہال ہین اور اس سبب
سے جگر کی رعایت سے غافل رہین اور بیمار ہلاک ہو جائے چنانچہ جالینوس کہتا ہو کہ مین نے بہت سے لوگون کو دیکھا کہ اُن امراض مین مبتلا ہوے اور
اطبا کی پہچان کے قصور سے کہ ذوسنطاریا کی دونون قسمون مین فرق نہ سمجھا ہلاک ہوے سو طبیب پر واجب ہو کہ ذوسنطاریاے کبدی اور معوی مین فرق
کرے تاکہ غلطی نہ پڑے اب جان لے کہ ذوسنطاریا لفظ یونانی ہو اور آنتون کا زخم اسکا ترجمہ ہو مگر اطبا کی اصطلاح مین ایسا ٹھہرا ہو کہ اسہال دموی کو
خواہ کبد سے ہون خواہ امعا سے اس نام سے بولتے ہین اور عضو آفت رسیدہ کی طرف منسوب کرتے ہین مثلاً جو ن سے کبد سے ہون اُنکو ذوسنطاریاے
کبدی کہتے ہین اور جو نسے امعا سے ہوتے ہین اُنکو ذوسنطاریاے امعائی بولتے ہین اور کئی وجہ سے ان دونون مین فرق ہو ایک تو یہ کہ کبدی مین
درد نہین ہوتا مگر شاذ و نادر اور کبھی جگر کے نواح مین درد خفیف ہو جاتا ہو بخلاف معوی کے کہ درد شدید اُسکو لازم ہو اگر سحج اُنکے ساتھ ہو دوسرے یہ کہ
کبدی مین اکثر خون دورہ سے آتا ہو اور ترویج مین لکھا ہو کہ کبھی اُسمین سکون ہوتا ہو ایک دن یا دو نون خصوصاً جب کہ قیام کبدی کا سبب اُسکا
تفرق اتصال نہو اور شاید کہ دو تین دن آئین اور پھر بند ہو جائین عرصہ دراز تک کہ جگر مین مادہ جمع ہو جائے پھر جاری ہو جائین بخلاف معوی کے کہ
اُسمین طبیعت کی اجابت اکثر بے دورہ اور بے سکون ہوا کرتی ہو تیسرے یہ کہ اسہال کبدی کا لازمہ ہو کہ بدن گھٹ جائے اور روز بروز دبلا پن
اور ضعف زیادہ ہونے لگے اور معوی اسکے خلاف ہو کہ اُس مین جب اسہال مزمن ہو جائین اور افراط کو پہونچین اُسوقت بدن دُبلا ہو چوتھے
یہ کہ اسہال کبدی خصوصاً جب کہ دموی ہون جگر کی حرارت اور رطوبت کے سبب بدبو ہوتے ہین بخلاف معوی کے کہ بہت بدبو نہین ہوتے
کیونکہ امعا مین سردی اور خشکی ہو مگر جسوقت امعا مین تاکل پیدا ہو پانچوین یہ کہ کبدی مین ابتدا سے مرض سے آخر تک خالص خون آتا ہو
یا غسالی اور شاید کہ غسالی آئے پھر دموی اور کسی طرح پر ہو کہ اُس مین خراطہ یعنے رطوبت غلیظ امعائی نہین ہوتی مگر جب کہ مزمن ہون

اور عرصۂ دراز مین سطح امعا بھی چھل جائے تب کبد کا خون امعا کے خراطہ کے ساتھ ملکر آئے بخلاف معوی سحجی کے کہ اُسمین اول صفرا آتا ہے اور چند روز کے بعد خراطہ اور جرادہ یعنی چھلکے سے اور اُسکے بعد خون اور اجسام غشائی یعنی جھلی کے سے ٹکڑے اور اُسکے بعد پیپ اور میل اور کبھی معوی مین بھی ابتدا مین خون خالص آتا ہے اس سبب سے کہ امتلا کی شدت سے امعا کی رگون کا مُنھ کھل گیا لیکن یہ خون بہت زیادہ نہین آیا کرتا بلکہ تھوڑا تھوڑا آتا ہے چنانچہ جہال کو وہم ہوتا ہے کہ بواسیر کا خون ہے حالانکہ وہ نہین غرض اسہال کبدی اور معوی مین فرق اظہر من الشمس ہے لیکن کچھ ایک غور چاہیے

فصل سوء القنیہ کے بیان مین وہ استسقا کا مقدمہ ہے اور اُسکا ترجمہ فساد مزاج اور ضعف جگر اور اُسکا سوء مزاج اس مرض کا سبب ہے اور شاید کہ معدے کے ضعف اور فساد سے عارض ہو اور علت مذکور کی علامت یہ ہے کہ مُنھ اور ہاتھ پانون خصوصاً پلکین بھر بھرا جائین اور بدن اور مُنھ کے رنگ مین زردی مائل بسفیدی ہو اور شاید کہ تمام بدن مین آماس ہو کر خمیر سا ہو جائے اور اسی طرح نفخ اور قراقر کی کثرت اور عادت کے خلاف طبیعت کی اجابت اُسکا نشان ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دانتونکی جڑون مین پھنسیان نکل آئین اور لب زخمی ہو جائین اور سونے اور جاگنے کا حال طریق طبعی پر نہ رہے اور عادت کے خلاف طبیعت کی اجابت سے مراد یہ ہے کہ کبھی طبیعت مین قبض اور کبھی طبیعت نرم ہو اور کبھی کھانیکے بعد جلد تقاضا ہو اور کبھی دیر کے بعد اور کبھی براز خشک آئے اور کبھی تر **علاج** اول ایسی تدبیر کرین کہ فضلون کا پیدا ہونا موقوف ہو اور تنقیہ کے لیے ایارج فیقرا دین کئی دفعہ دین اور اگر خلط لزج اور غلیظ ہو اور مسہل قوی کی احتیاج ہو غاریقون راوند وغیرہ قوت کے اندازہ پر استعمال کرین اور اس مرض مین سب چیزون سے بہتر شربت افسنتین اور شربت دینار اور شربت ورد ہے اور جو کچھ استسقا مین آئیگا وہی اُسکا علاج ہے کچھ ایک فرق کے ساتھ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ سوء القنیہ مین سبب ضعیف ہوا کرتا ہے وہ دوائین استعمال کرین کہ نہایت قوی نہون اور جاننا چاہیے کہ تنقیہ کے بعد مفتحات اور مدرات کا دینا چاہیے اور ہر حال مین سرد پانی سے روک دینا چاہیے اور میٹھے پانی کے حمام مین جانے سے منع کر دین مگر جس پانی مین قوت بورقی اور قوت شبی ہو اور دریاے شور کا پانی مفید ہے اور اگر ممکن ہو بجاے پانی کے عرق کاسنی اور عرق بادیان پر اکتفا کرین اور اگر ممکن نہو ملا کر دین اور غذا کے لیے ان چیزون کو اختیار کرین کہ لذیذ اور مقوی جگر ہون جیسے دراج اور کبک اور زیرباج کہ قرنفل دار چینی مصطگی سے خوشبودار ہو **فائدہ** اس مرض مین عمدہ تر علاج ریاضت ہے خصوصاً سفر کے طور پر چلنا اور فصد کے باب مین احتیاط واجب ہے جب تک کہ ضرورت نہو ہرگز اُسکی دلیری نکرین اور جس ضرورت سے کہ اسجگہ فصد کر سکتے ہین وہ یہ ہے کہ خون حیض اور بواسیر وغیرہ کا بند ہونا بیماری کا سبب ہو اور امتلاے خون کے آثار اور بیماری کے سن و سال اور مزاج اُسپر گواہی دین اور مناسب یہ ہے کہ جب فصد کی ضرورت جانین اول مسہل خفیف دین جیسے ایارج فیقرا اور افتیمون اور افسنتین کا مطبوخ اُسکے بعد تھوڑا سا خون نکالین اور حیض کے بند ہونے مین اگر کھولنے کے واسطے مدرات دین اور فصد کی حاجت نہ پڑے بہتر ہے اور اسی طرح اگر خون بواسیر مخصوص ضمادون سے کھل جاے بہت مناسب ہے غرض کہ فصد بڑی احتیاط سے کر سکتے ہین کیونکہ اس بیماری مین بے ضرورت خون کا نکالنا سب کو بڑھاتا ہے اور دو چند ضعف لاتا ہے اور آفات برپا کرتا ہے **تنبیہ** اس مرض مین تنقیہ بدفعات کرین اور مسہل مین خوشبودار دوائین جیسے عود مصطگی سنبل داخل کرین تاکہ معدہ کو تقویت ہو کیونکہ اس جگہ معدہ کی تقویت امر ضروری ہے خصوصاً اگر معدہ مین بھی ضعف ہو اور جب یہ جانین کہ سوء القنیہ

مستحکم ہو گیا اور استسقا مین پہونچا چاہتا ہو شیر شتر اعرابی دین بکری کے بول کے ساتھ یا ایک دانگ سکنجبین کے ساتھ دو دانگ تک اور آدھے درم تک لکھے ہین اور میوون مین سے انار اور بہیہ مناسب ہین اور سلیخہ اور سنبل اور دارچینی اور بورہ اور زراوند مدحرج گلاب مین پیسکر جگر پر طلا کرنا مفید اور روغن مصطگی اور روغن سوسن اور روغن شبت معدہ پر ملنا فائدہ مند ہو

فصل استسقا کے بیان مین وہ مرض مادی ہو اور اُسکا مادہ اوپر اور سرد ہوتا ہو کہ اعضاے ظاہری یا باطنی کی خلوتون مین اکر اعضا کی اصلیت کو بدل ڈالتا ہو اور اُن مین آماس پیدا کرتا ہو اور استسقا کی تین قسمین ہین لحمی اور زقی اور طبلی اور ہر ایک کا ذکر جدی قسم مین آتا ہو فائدہ جونسے استسقا مین مادہ اعضاے ظاہری مین ہوتا ہو وہ لحمی ہو اور جسمین مادہ اعضاے باطنی مین ہوتا ہو وہ زقی ہو اور طبلی اور ان اعضاے باطنیہ سے فضاے شکم مراد ہو کہ سب احشا کو شامل ہو چنانچہ زقی مین بیان کیا جائیگا پہلی قسم لحمی کے بیان مین اور اس جگہ مادہ گوشت کی خلوتون مین اور چھیدون مین ٹھہرتا ہو اسواسطے لحمی کہتے ہین اور اُسکی علامت یہ ہو کہ تمام بدن ڈھیلا اور سُست ہو اور پھول جائے اور خمیر سا ہو جائے اور جب انگلی سے دبائین دب جائے اور ایک لحظہ دبانے کا نشان ویسا ہی بنا رہے پھر آہستہ آہستہ برابر ہو جائے اور ہیئت اصلی پر پلٹ آئے اور بول سفید اور طبیعت جاری اور مُنھ مین ترشی اور پیاس مین کمی ہو لیکن اگر اُسکے ساتھ حرارت ہو حرارت کے نشان ظاہر ہون جیسے پیاس کی شدت اور بول مین سرخی اور مُنھ مین تلخی وغیرہ اور جاننا چاہیے کہ لحمی کا سبب کلی یہ ہو کہ جگر کی قوتین ضعیف ہو گئین اور اُسکے مزاج مین سردی آگئی اکثر ایسا ہوتا ہو اور شاید جگر کی گرمی سے پیدا ہو اسلیے کہ جب جگر ضعیف ہو اور سوء مزاج گرم یا سرد مین مبتلا ہو غذا خوب ہضم نہو اور اسی طرح بدون ہضم کے جگر مین آئے اور اسمین تغیر نہ آئے اور خون نہ بنے کہ اعضا مین اور گوشت کے چھیدون مین آئے اس سبب سے بدن پھول جائے اور اس سبب سے کہ رطوبات لزج کے سبب سے پھول جاتا ہو دبانیکے وقت جب متفرق ہو جائین پھر جلد عود نکر سکین اسوجہ سے کہ غلیظ مین جیسا کہ کہہ چکے ہین بخلاف زقی اور طبلی کے کہ انمین دبانیکی جگہ مین گڑھا دیر تک نہین رہتا اسواسطے کہ مائیت اور ریح سریع الحرکت اور لطیف ہین لطافت کے سبب جیسا دباتے وقت ہٹ جاتے ہین جب دبانا موقوف کرین پھر اُسیوقت بلا مہلت عود کر آئین اور ضعف اور سردی جگر کے اسباب جزئیہ بہت ہین ایک تو بدن مین سے خون کا بہ جانا اور افراط سے نکل آنا دوسرے خون معتاد کا بند ہو جانا تیسرے شدت کا سرد پانی پینا خاص کر حمام مین اور گرم بستر مین اور حرکت بدنی یا نفسانی کے افراط کے بعد چوتھے یہ کہ جگر کے نزدیک کے اعضا مین سے کسی عضو مین آفت پیدا ہو جیسے طحال اور معدہ اور ریہ مین اور اُسکے سبب جگر کے افعال ضعیف ہو جائین مثلاً طحال ورم کر آئے یا ضعیف ہو جائے پھر جگر سے سودا کو نہ جذب کر سکے اور سودا کی کثرت سے جگر کی قوتین ضعیف ہو جائین اور اُسکا ہضم بگڑ جائے یا معدہ مین سردی آئے اور ضعیف ہو جائے اور ہضم کے قصور سے کچا کیلوس جگر مین جائے اور جگر بھی خوب ہضم نہ کر سکے اور ویسا ہی اعضا کی طرف جذب ہو اور خامی کے سبب سے جزو بدن نہو یعنے بدن مین خوب نہ ملے اور گوشت کی خلوتون مین رہجائے اور اسی طرح ریہ کی سردی اور ضعف گردے سے اکثر جگر مین سردی اور ضعف آجاتا ہو پانچوین یہ کہ تمام بدن کا سوء مزاج یا مغص اور پیچش یا کمر کا درد یا حجاب کی آفت استسقا مین ڈالے چنانچہ فصل کے آخر مین مفصل بیان کرینگے علاج اول تو سبب سابق کا ازالہ کرین یعنے اسباب جزئیہ کا جنکا

ذکر آیا ہی اُسکے بعد سبب واصل کی تدبیر کرین یعنے جگر کی سردی اور ضعف کا علاج اُن چیزون سے کرین جنکا ذکر جگر کے سوءِ مزاج بارد مین گذر چکا جیسے معجونات اور ضمادات اور غذائین گرم اور جب جگر کا مزاج درست ہو جائے اور اُسمین گرمی آئے خشک دواؤن کا ضماد کرین تاکہ رطوبات کو چوس لین اور تعریق اور اندفان کی تدبیر عمل مین لائین یعنے پسینا آنے کی تدبیر اور ریت وغیرہ مین دبانا اور جہان کہین استسقا کے ساتھ حرارت ہو جو کچھ سوءِ مزاج گرم مین مذکور ہی کام مین لائین تاکہ حرارت ساکن ہو پھر استسقا کے علاج پر متوجہ ہون اور اسہال اور ادرار اور عرق لانا اور رطوبات کا خشک کرنا اسکا علاج ہی لیکن واجب ہی کہ جو کچھ شدت سے گرم ہو اُس سے پرہیز کرین اور اگرچہ اسباب جزئیہ کا تدارک اور سوءِ مزاج کی تعدیل ہر ایک اپنی اپنی جگہ مفصل مذکور ہی لیکن اس جگہ بھی آسانی کے لیے ہم اسکو مفصل بیان کرتے ہین اللہ جل شانہٗ کی عنایت سے سو اسباب سابقہ یعنے پہلے اسباب کی تدبیر اسطرح پر ہی کہ اگر معدہ کا ضعف اور اُسکی سردی سبب ہوا ہو اول قی کرین اور گلقند اور انیسون کھلائین اور اسہال کے لیے حب اسطمخیقون دین اور تعدیل کے لیے معجون کرکم اور اسی طرح دوسرے اسباب کا تدارک کر سکتے ہین چنانچہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ مذکور ہی اور اس فصل کے آخر مین بھی استسقا کی تینون قسمون کے ذکر کے بعد بطور متفرقات کے ذکر آئیگا اور سبب واصل کی تدبیر وہی ہی کہ جگر کے سوءِ مزاج سرد مین جسکا بیان آیا ہی اور مسہلون مین سے بہت نافع حب راوند ہی اور اس جگہ بارہا اُسکا تجربہ ہوا ہی اُسکی ترکیب راوند آدھا درم غاریقون ایک درم تربد سفید دو درم زراوند مدحرج دو دانگ مقل آدھا درم انیسون ایک دانگ دو خوراک کرین اور اجواین اور انیسون کا مطبوخ پینا نہایت مفید ہی لیکن اگر حرارت ہو اول حرارت کو زائل کرین اُسکے بعد استسقا کے علاج پر آئین لیکن اس صورت مین کسی وجہ سے شدت کی گرم چیزون کو اختیار نکرین اور اس جگہ اسہال صفرا کے لیے مطبوخ ہلیلہ اور شربت وردِ مکرر اور اونٹنی کا دودھ آب کاسنی اور شکر اور شربت بنفشہ کے ساتھ دے سکتے ہین اور اگر کھانسی ہو شربت زوفا مفید ہی اور شربت بزوری اور عنب الثعلب کا پکا ہوا پانی ہمیشہ استعمال کرنا فائدہ مند ہی اور اس جگہ انار کا کھانا سب دواؤن سے زیادہ مفید ہی چنانچہ موجز مین لکھا ہی کہ ایک عورت کو استسقا حرارت کے ساتھ عارض ہوا اور اُسنے اسقدر انار کھائے کہ اُسکے ذکر سے شرم آتی ہی سو اچھی ہو گئی اور جبوقت اطراف مین ورم ہو جاے تبرید سے بچنا لازم ہی اور غذا پر اکتفا کرنا مناسب ہی اور غذا کے لیے مرغ کا گوشت یا جوان بکری کا گوشت کہ نخود کے ساتھ پکائین اور سماق سے ترش کرکے کھلائین اور تعریق کا طریق یہ ہی کہ بورہ ارمنی روغن بابونہ مین ملا کر بدن پر ملین یا نمک باریک پیسکر اور بیل کی چربی مین ملا کر یا زراوند طویل اور مدحرج روغن بان یا روغن غار مین ملا کر یا دارچینی اور سلیخہ اور قصب الذریرہ روغن سوسن مین ملا کر انمین سے جو کچھ مل سکے طلا کرین کہ عرق لانے مین اور پانی کے چوس لینے مین یکسان خاصیت رکھتے ہین اور اندفان یعنی ریت مین دبانیکا طریق یہ ہی کہ بیمار پاؤن پھیلا کر لیٹ جائے اور اُسکے تمام بدن پر گرم ریت ڈالین چنانچہ تمام بدن کو ڈھانک لے اور ریت مین گرمی معتدل ہو تاکہ خشکی سے ضرر نہ پہونچے ضماد کی ترکیب کہ بدن مین سے پانی کو چوس لے اور خشک کر ڈالے حلبہ پنجال کبوتر جنگلی علک البطم پرانی چربی ملا کر تمام بدن پر ضماد کرین دوسرا نسخہ گاے کا گوبر خشک اور بکری کی مینگنیان چوب انگور کی راکھ نطرون سب دواؤن کو سرکہ مین ملا کر ضماد کرین اور اگر زیادہ خشکی منظور ہو گندھک بھی اس ضماد مین داخل کرین اور یہ ضماد استسقا کے تینون اقسام

مین مفید ہی لیکن لحمی مین تو تمام بدن پر استعمال کرین اور زقی مین شکم پر اور طبلی مین دونون ہاتھ اور دونون پانوئن پر اور جاننا چاہیے کہ خشکی کے لیے حمام مین جانا تاکہ پسینا آئے بدون استعمال پانی کے مفید ہی اور جو عرق آئے کپڑے سے پونچھتے رہین تاکہ فراغت سے آئے اور اسی طرح حمام کے گرم فرش پر لیٹنا اور آفتاب کی طرف پشت کر کے حمام مین بیٹھنا اور گندھک وغیرہ کے چشمونکے پانی مین بیٹھنا اور دریا کے پانی سے بدن دھونا اور گرم تنور مین بیٹھنا فائدہ دیتا ہی اور نمک کو پانی مین ڈالکر ہلاکر کئی دن دھوپ مین رکھ دین دریا کے پانی کا قائم مقام ہو فائدہ سوء القینیہ مین جو نسے قوانین کا ذکر آیا ہی سب جگہ مفید ہین اور لحمی مین تریاق فاروق ماء العسل مین ملاکر کھانا سب سے بہتر ہی اور اگر تریاق فاروق نہ ملے تریاق اربعہ دین ایک مثقال کے برابر کم اور زیادہ نہوا اور سرد پانی کے پینے سے پرہیز واجب ہی اور اگر صبر نکر سکین ایک چھوٹے مُنھ کے آبخورے مین پانی ڈالکر اُس سے چوسنے کے طور پر پانی پیین اور مناسب ہی کہ اُس پانی کو جوش دے کر ٹھنڈا کر لیا ہوا اور جان لے کہ اطبائے محققین کے نزدیک استسقاے لحمی اور قسمون سے زیادہ سالم ہی اور یہی بات ٹھیک اور سچ ہی دوسری قسم زقی کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ احشا مین پانی جمع ہو جاے خواہ صفاق اور ثرب کے بیچ مین خواہ ثرب اور امعا کے درمیان جمع ہو اور اس استسقا کا سبب واصل یہ ہی کہ بدن مین مائیت کی کثرت ہی اور اس جگہ جمع ہو گئی لیکن اسباب سابقہ بہت ہین ایک تو یہ کہ جگر کی دافعہ اور گردہ کی جاذبہ دونون یا اُنمین سے ایک ہی ان اعضا مین کسی آفت کے آنے سے ضعف ہو جائے جیسے آماس وغیرہ کہ ہر ایک کے ضعف مین مذکور ہی پھر مائیت خون سے الگ نہو اور اُسکو بدن قبول نکرے اور ناچار مقدار مین بڑھ جاے اور کسی سبب سے اس جگہ مین اُتر آئے اور اُسی جگہ رُک جائے دوسرے یہ کہ سرد پانی بہت پینے کا اتفاق ہو تیسرے یہ کہ بدن کے رطوبات مین ذوبان ہو یعنی پگھلنے لگین اور حال یہ ہی کہ عادت کے راستے آماس وغیرہ کے سبب بند ہون اور اُس سبب سے یہ رطوبات ذوبانی اس جگہ آجائین اور یہ استسقا سب اقسام مین بہت بُرا ہی اور رازی کے نزدیک بھی یہی ہی اور استسقاے زقی کی علامت شکم گران ہونا اور بڑھ جانا اور شکم کے پوست کا کھینچنا اور صاف اور براق ہونا اور چھونے سے شکم ایسا معلوم ہو جیسے پانی بھری مشک اور اسی طرح جب پیٹ پر ہاتھ مارین یا بیمار کروٹ بدلے پانیکی حرکت کی آواز آئے جیسے پانی کی موج کی آواز ہوتی ہی اور شاید کہ ہاتھ اور پانون اور آنکھ کی پشت اور خصیہ اور قضیب پر آماس پیدا ہوا اور جب مستحکم ہو کھانسی اور سانس مین تنگی پیدا ہو پھر اگر اُسکے ساتھ حرارت نہو پیاس کا نہونا اور رنگ اور بول کا سفید ہونا اور سردی کا معلوم ہونا اُسکا گواہ ہی اور اگر حرارت ہو حرارت کا نشان اُسکا گواہ ہی جیسے پیاس اور رنگ مین زردی بول اور بدنکے رنگ مین زردی اور اُسکے سوا **سوال** جو رطوبت بدن مین غیر طبیعی طور پر ٹھہر جاتی ہی متعفن ہو جاتی ہی خصوصاً جبکہ پختہ نہو سو استسقا مین رطوبت جو جمع ہو جاتی ہی اُسمین کیون نہین عفونت آتی **جواب** رطوبت مین تعفن آنیکی یہ شرط ہی کہ ایک ہی مقام مین ٹھہرے اور اُسکی گردش کے لیے راستہ نہو جیسا حوض مین ٹھہرا ہوا پانی جب خرچ نہین ہوتا اور دوسرا پانی اُسمین نہین آتا اس سبب سے بدبودار ہو جاتا ہی اور بُری بُری چیزین اُسمین پیدا ہو جاتی ہین اور اس جگہ ایسا نہین بلکہ پانی حرکت کرتا ہی اور کم و زیادہ ہو جاتا ہی اسیواسطے اُسمین تغیر اور تعفن نہین آتا **علاج** اگر ورم جگر اُسکا سبب ہو خواہ ورم گرم ہو خواہ ورم صلب اُسکی تدبیر کا بیان اُسی کی بحث مین گذر چکا اُسکے موافق تدارک کرین اور اگر دوسرا سبب ہو گرمی اور سردی کی رعایت سے جگر کے مزاج کی تعدیل کرین اور استفراغ

وغیرہ مین بھی یہی رعایت رکھین مثلاً اگر حرارت ہو سکنجبین آب کاسنی وغیرہ سے اسکی تعدیل کرین اور اسہال کے لیے کلکلانج بارد دین اور اگر حرارت نہو تعدیل کے لیے سکنجبین بزوری اور شربت دینارا ور شربت اصول اور شراب افتیمون دین اور اسہال کے لیے کاکلانج حار اور دونون حال مین قبض کھولنے کے لیے مغز فلوس جلاب ورروغن بادام کے ساتھ مناسب ہی اور بعض اطبا استسقاے زقی کے زرداب کو ہلیلہ زرد اور تمر ہندی کے مطبوخ اور آب شاہترہ سے دفع کرتے ہین اور جان لے کہ ہلیلہ زرد استسقاے زقی کے دفع کرنے مین جسکے ساتھ حرارت ہو کلی نفع دیتی ہو جیسے سکبینج اس استسقا مین جو سردی سے ہو عمدہ مسہل ہی اور استفراغ کے بعد جگر کی تقویت کے لیے قرص زرشک اور قرص گل اور شربت انار اور شربت سیب وغیرہ دین اور ادرار کے لیے قرص ماذریون وغیرہ جیسے حبوب ورمطبوخات کہ اسارون بادیان نانخواہ تخم کرفس سنبل وج انجدان پودینہ ہلیون کا کنج سے بنائین استعمال کرین اور مدرات کا یہ نفع ہو کہ مائیت بول مین دفع ہو اور شکم کی فضا مین جمع نہو لیکن ایک ہی دوا مدر پر اکتفا نکرین بلکہ مدرات کو از سر نو بدلتے رہین تاکہ طبیعت ایک چیز سے مالوف نہو کیونکہ جب طبیعت کو کسی چیز کی عادت ہو جاتی ہو تو اُسکا اثر نہین مانتی ہو قرص ماذریون کی ترکیب ماذریون مدبر پوست ہلیلۂ زرد آرد جو ہر ایک برابر لیکر نبات مین قرص بنالین اور ایک مثقال جلاب کے ساتھ دین دوسرا نسخہ تخم کاسنی دس درم تخم ماذریون یا اسکی پتی غاریقون عصارۂ غافث ہر ایک ایک درم اور چار دانگ گل سرخ مغز تخم خیار ہر ایک اڑھائی درم کوٹ اور چھانکر دس قرص بنالین اور ہر روز ایک قرص دین فائدہ جبتک ماذریون کو پرورده نکرین کھانیکی دواؤن مین استعمال نکرین کیونکہ سموم کے اقسام سے ہی اور پرورده کرنیکا یہ طریق ہو کہ دو رات دن سرکہ مین ترکرین چنانچہ سرکہ اُسکے اوپر رہے اُسکے بعد میٹھے پانی سے تین مرتبہ دھوئین اور سایہ مین سکھلائین اور اگر کوئی ضرورت ہو آفتاب مین رکھدین کہ جلد خشک ہو جاے اور بہتر یہ ہو کہ ماذریون تازہ اور اُسکی بڑی بڑی پتی ہو اور بعضے سات دن تک سرکہ مین رکھتے ہین اور بعضے ایک ہی دن پر قناعت کرتے ہین اور جاڑون مین دھوپ مین سکھلاتے ہین اور گرمیون مین سایہ مین کلکلانج بارد کی ترکیب برگ ماذریون کو سات دن سرکہ مین بھگو کر خشک کرلین پوست ہلیلہ زرد ہر ایک پانچ درم عصارۂ افسنتین تین درم بیخ سوسن گل سرخ تخم کاسنی تخم خیار رب السوس ہر ایک دو درم ترنجبین فلوس خیار شنبر شکر طبرزد ہر ایک پندرہ درم یہ سب گیارہ دوائین ہین ترنجبین اور مغز فلوس اور شکر طبرزد کو گرم پانی مین حل کرین اور چھان کر جوش دین یہانتک کہ غلیظ ہو جاے پھر دوسری دوائین کوٹ چھانکر اُسمین ملائین کلکلانج حار کی ترکیب ہلیلہ بلیلہ آملہ فلفلموۃ برنگ تخم کرفس شیطرج ہندی لسان العصافیر زیرۂ کرمانی ریوند چینی نمک اندرانی نمک خمیر نمک ہندی نمک سرخ نانخواہ ہر ایک تین درم تربد ایک رطل آملۂ منقی تین رطل یہ سب اٹھارہ دوائین آملہ کو چوبیس رطل پانی مین پکائین جب آٹھ رطل رہجائے صاف کرین اور اُس چھنے ہوئے پانی مین چار رطل قند ڈالین اور پھر جوش دین کہ شہد کا سا قوام ہو جائے پھر ایک رطل میٹھا تیل تازہ اُسمین ملائین اور حرکت دین کہ خوب ملکر برابر ہو جائے پھر باقی دواؤن کو کوٹ اور چھانکر اُسمین ملائین اور استسقا کا پانی نکالنے مین دواء الکرکم اور معجون لک صغیر اور کبیر بھی ویسی ہی تاثیر رکھتی ہین اور جاننا چاہیے کہ استسقا مین جونسی دوا استعمال کرین مناسب ہو کہ اُسکو خوب باریک کرین تاکہ جلد اُسکی قوت ضعیف ہونے سے پہلے جگر کے محدب مین پہونچے اور عمدہ تر غذا چوزۂ مرغ فربہ کا شوربا اور زیرباج اور تیہو گرم مصالحہ ملاکر اگر حرارت نہو اور زرشک اور سرکہ سے ترش کرین اور جان لے کہ سرکہ

مستسقیون کی پیاس کو دباتا ہی اور سدہ کو کھولتا ہی اور گرم استسقا کو فائدہ دیتا ہی اور جبتک مادہ مستحکم نہوا اونٹنی کا دودھ دین اور انار کا پانی اور مولی کے پتون کا پانی شربت سکنجبین مین ملا کر ہمیشہ پینا اس مرض مین کلی فائدہ رکھتا ہی اور بو علی کہتا ہی کہ ایک استسقا والی عورت نہایت ضعیف ہو گئی تھی اُسنے اتفاقاً بہت سے انار کھائے اور اُس بیماری سے بچ گئی طلا کی ترکیب جو یہان کام آتا ہی بورہ ارمنی بیخ سوسن قردمانا مویزج ہر ایک تین درم تخم کرنب سات درم بکری کی مینگنیان پچاس درم آرد جو سرگین گاؤ ہر ایک ساٹھ درم سب کو پیس لین اور بادیان و کاسنی کے پانی مین ملا کر شکم پر طلا کرین تنبیہ بعضے اطبا اس استسقا مین شگاف دے کر پانی نکالتے ہین جیسا گھوڑے کے لیے کرتے ہین لیکن اس عمل مین بڑا خوف ہی اسیواسطے اکثر کتابون مین اسکے بیان سے تعرض نہ کیا تیسری قسم طبلی کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ ہوائے غلیظ جسکا تحلیل ہونا دشوار ہو کچھ ایک رطوبت کے ساتھ جمع ہو کر اُس جگہ جمع ہو جائے جہان استسقاء زقی کا پانی جمع ہوا کرتا ہی اور اس قسم کے استسقا کو بقراط نے استسقاء یابس کہا ہی اور اس علت کا سبب جگر کے مزاج کی گرمی ہی یا معدہ کی شدت سے سردی اور رطوبت اور صاحب اقسرائی کہتا ہی کہ معدہ کے ہضم کا فساد طبلی کا سبب ہی خواہ معدہ کے ضعف ہضم سے ہضم مین فساد ہو خواہ مادہ غذائی کی غلظت کے سبب اور ظاہر ہی کہ جب غذا معدہ مین خوب ہضم نہو جگر کی ہاضمہ بھی اُس سے عاجز آتی ہی اور حرارت کے اثر کے قصور سے غذا کے ریاح بنجاتے ہین اور کبھی معدہ یا جگر کی قوی حرارت سے ریاح پیدا ہوتے ہین کیونکہ حرارت کی افراط سے بھی ہضم ضعیف ہوتا ہی اور ضعف ہضم سے ریاح پیدا ہوتے ہین اور استسقاء طبلی کی علامت یہ ہی کہ زقی کی گرانی سے اسمین گرانی بہت کم ہو کیونکہ مادہ ہلکا ہی اور تمدد اور کشش محسوس ہو اور شکم ایسا معلوم ہو جیسا مشک کو پھونک کر پھولا دیا ہی اور جب اُسپر ہاتھ مارین طبل کی سی آواز آئے اسی واسطے طبلی کہتے ہین اور اس استسقا کا خاصہ ہی کہ ناف زیادہ باہر نکل آئے یعنی اونچی ہو جائے اور اس قسم کا ناف کا اونچا ہونا لحمی اور زقی مین نہین ہوتا علاج ان رطوبات غیر منہضم کے اخراج کے لیے جنسے احشا مین ریاح پیدا ہوتے ہین تنقیہ کی چیزین دین جنکا ذکر آچکا ہی اور اُسکے ساتھ مزاج کی رعایت بھی رکھین اور مناسب ہی کہ آسانی اور نرمی سے استفراغ کرین اور ایسی چیز اختیار کرین کہ جگر کو زیادہ گرم نکرے کیونکہ جگر کے زیادہ گرم ہونیسے ابخرے اُٹھتے ہین اور پیاس پیدا ہوتی ہی خصوصاً گرم مزاج مین اسیواسطے کہتے ہین کہ جب گرم چیزین استعمال کرین احتیاطاً سرد چیزین جگر پر طلا کرین تا ابخرے کا خوف نرہے اور اسہال اور مادہ کے تنقیہ کے بعد ریاح کے تحلیل کرنے مین کوشش کرین اور اسکا یہ طریق ہی کہ کندر اور زیرہ وغیرہ چبائین تاکہ ڈکار آئے اور معجونات بادشکن جیسے سنجرنیا اور فندادیقون کھلائین اور گاورس اور نمک اور سبوس سے تکمید کرین اور وہ ضماد جسکا لحمی مین ذکر آیا ہی اطراف پر کرین اور سداب خشک تخم حرمل بادیان تخم کرفس بورہ شکر سرخ آب سداب چھوٹا سا شیاف بنائین دبر مین رکھین چوتھی قسم وہ استسقاء طبلی جسکو حبن کہتے ہین حاے مہملہ اور باے موحدہ سے جان لے کہ جسوقت استسقاے طبلی مین رطوبات اور ریاح رقیق تحلیل ہو جاتے ہین اور وہ غلیظ جنکا تحلیل ہونا دشوار ہو باقی رہجاتے ہین اور اس سببسے صلابت زیادہ ہو جاتی ہی اسوقت طبلی کا نام حبن رکھا جاتا ہی اور حبن لغت مین استسقا کا ہم معنی ہی اور مستسقی کو محبون کہتے ہین خواہ کسی قسم کا ہو مگر اطبا کی اصطلاح مین ایسا ہی چلا آتا ہی اور جاننا چاہیے کہ طبلی سے حبن بنجانے کا یہ نشان ہی کہ جیسی سختی تھی اُس سے بڑھ جائے اور جگر کا اور بیمار کا حال اچھا ہو جائے اور ہضم کامل

ہو جائے اور بدن خوب غذا پائے اور اس سبب سے قوت پلٹ آئے اور پیٹ کی سختی کے سوا کوئی اور برائی ظاہر نہو علاج ملین چیزون کا ضماد کرین تاکہ مادہ اس بات کے قابل ہو جائے کہ اُسمین دوا کا اثر تاثیر کرے پھر تلطیف اور تحلیل کے لیے آب کبریت سے اور آب نطرون سے نطول کرین اور بابونہ اکلیل مرزنگوش صعتر تخم سداب جند بید ستر خاکستر طرفا سے نطول کرین اور نطرون پیسکر سداب کے پانی مین اور اونٹ کے بول مین ملاکر شکم پر ضماد کرین فائدہ جلیلہ کہ استسقا کے سب اقسام مین کام آتا ہی جاننا چاہیے کہ جہان کہین استسقا کے ساتھ تپ اور حد سے زیادہ تشنگی ہو گرم چیزین ہرگز کسی قسم مین استعمال نکرین اور عنب الثعلب تخم کاسنی بیخ کاسنی کے پانی پر پینے کے لیے قناعت کرین اور بنوماش مغز بادام کے ساتھ کھلائین اور تلیین کے لیے یہ مطبوخ دین اُسکی ترکیب سنا رکی سات درم ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ ہر ایک پانچ درم بنفشہ نیلوفر تخم کاسنی ہر ایک تین درم مویز پندرہ درم آلوے سیاہ عناب ہر ایک دس عدد سپستان بیس عدد فلوس خیار شنبر ترنجبین ہر ایک دس درم اور جس شخص کے مزاج مین املتاس اکیلا ہی خوب عمل کرتا ہو اُسکے لیے فلوس شیرۂ تخم کاسنی کے ساتھ سب مسہلات سے زیادہ نافع ہی اور تنقیہ کے بعد آب کاسنی اور سکنجبین دین تاکہ حرارت زائل ہو اور تینون قسم مین آب کبریتی اور نطرونی وغیرہ مین نہانا اور حمام مین بدون استعمال پانی کے عرق لانا سب چیزون سے زیادہ نافع ہی کیونکہ میٹھے پانی سے نہانا استسقا مین نہایت مضر ہی اور عرق لانیکی تدبیر یہ ہی کہ مریض حمام مین جائے اور حمام مین پانی ڈالنے سے پہلے خشک فرش پر بیٹھے تاکہ عرق آئے اور اُس عرق کو کپڑے سے پونچھتے رہین اور جبتک کہ بیمار کی طبیعت مین برداشت ہو بیٹھا رہے اور اگر تنور گرم کرین اور جب سرد ہونیکے قریب ہو اور آدمی اُسمین جا سکے بیمار اُسمین آکر بیٹھے تاکہ پسینا آ جائے اسی قسم کی تاثیر کرتا ہی بلکہ یہ کام حمام سے افضل ہی کیونکہ حمام کی ہوا مین اجزے مائی ملے ہوتے ہین اور تنور کی ہوا مین یہ بات نہین وہ بالکل خشک ہی دوسرا فائدہ اونٹنی کا دودھ خصوصًا اعرابی کہ شیح بو در قیصوم کے جنگل مین چرتے ہون استسقا مین عجیب فائدہ دیتا ہی خصوصًا اگر غذا اور پانی کے عوض اسی پر اکتفا کرین اور اول دن چالیس درم سے شروع کرین اور ہر روز دس درم بڑھائین جسقدر طبیعت برداشت کر سکے اور بعضے جو کہتے ہین کہ استسقا مین دودھ مضر ہی اسواسطے سرد ہی اس قول پر التفات نہ کرنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہی کہ اُسکا نفع بالخاصیت ہو جیسے کاسنی سرد ہی اور جگر کے سرد امراض مین اُسکو دیتے ہین اور اسیطرح سقمونیا کہ گرم ہی اور صفراوی بیماریون مین استعمال کرتے ہین لیکن چاہیے کہ دودھ کے استعمال کرتے وقت احتیاط کرین کہ شکم مین دودھ بستہ نہو اور احتیاط یہ ہی کہ اُس سے پہلے اور اُسکے بعد کوئی ایسی چیز دیا کرین کہ اُسکو بستہ نہونے دے جیسے حب سکبینج وغیرہ اور جان لے کہ اونٹ کا بول اور بکری کا بول بھی مفید ہی پانچوین نوع مین اس استسقا کا بیان ہی کہ شرکت سے عارض ہو ہر چند یہ قسم تینون قسم کے اسباب کے تحت مین مذکور ہو چکی لیکن آسانی اور بعض مطالب کے اظہار کے لیے ایک جدی قسم مین براسہ اسکا ذکر کیا جاتا ہی پہلی نوع وہ استسقا ہی جو کہ طحال کے ضعف سے پیدا ہو علاج سودا کے تنقیہ پر توجہ کرین اور طحال کو اُن چیزون سے قوت دین جنکا ذکر ضعف طحال مین آئیگا دوسرے وہ استسقا جو ریہ کی سردی سے ہو اُسکی علامت ہمیشہ خشک کھانسی کا رہنا اور پانوٗن کا ورم کر آنا علاج شربت زوفا اور گلقند دین تیسرے وہ استسقا کہ جگر کے ماساریقا سے مشارک ہو یعنی اُسکے مرض کے سبب سے ہو جائے اُسکی علامت طبیعت کا بہت نرم رہنا اور امعا سے فضول کا نکلنا علاج شربت بزوری اور آب انار دین اور جگر کی تقویت مین کوشش کرین چوتھے وہ استسقا کہ گردہ کی شرکت سے یا معدہ کی شرکت سے ہو اُسکی حرارت کے سبب اور اُسکی علامت اور علاج اسی کے موافق ہین

پانچوین وہ استسقا کہ رحم کی شرکت سے ہو یعنی اختناق کے سبب یا خون حیض بند ہونے سے ہوجائے اور اُسکی علامت کو اُسی کی بحث مین دیکھین اور اوپر بھی بیان آیا ہی چھٹے وہ استسقا کہ بدن مین خون زیادہ ہونے سے عارض ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ خون بواسیر بند ہوجائے اور فصد سے خون نہ نکلا ہو علاج خون کم کرین اور اُس جگہ شربت زرشک اور شربت لیمون آب تمرہندی آب انار مفید ہی ساتوین وہ استسقا کہ بہت خون نکلنے سے پیدا ہو علاج اُس قسم کے شربت اور غذا جنسے خون بڑھے تناول کرین جیسے شربت بہیہ اور شراب اور بیضۂ مرغ کی زردی اور گوشت آٹھوین وہ استسقا کہ امراض بدنین سوءمزاج کے گرم ہونیسے پیدا ہو اُسکی علامت تپ تیز یا تپ دراز متلازمین[لہ] اور بقراط نے کہا کہ جو استسقا امراض حار کے سبب پڑے بہت بُرا ہی نوین وہ استسقا کہ مغص اور پیچش کے سبب ہو اُسکی علامت ناف کے نواح مین ہمیشہ الم کا رہنا اور بقراط نے کہا جس شخص کو ہمیشہ مغص رہے اور مسہل سے زائل نہو انجام کار اُسکو استسقاے طبلی ہوگا علاج اول مغص کی فکر کرین اسکے بعد استسقا کو دیکھین دسوین وہ استسقا کہ درد کمر کے تابع ہو اُسکی علامت ہمیشہ پشت مین درد رہنا اُسکا علاج وجع الظہر کا علاج ہی گیارھوان وہ استسقا ہی کہ حجاب کے سبب ہوجائے اُسکی علامت سانس مین تنگی اور کھانسی علاج حجاب کا معالجہ کرین اور وہ اسطرح پر ہی کہ شربت بزوری جسمین بنفشہ اور زوفا اور پرسیاوشان ہو پلائین اور باقی تدبیر حسب اسباب مرکب ہون اور جیسا حال کا مقتضی ہو طبیب کی راے پر منحصر ہی۔

باب چودھوان یرقان کی بیماری اور طحال کے امراض مین

چونکہ یرقان جگر اور مرارہ کی بیماریون سے بھی ہی اور طحال کی بیماریون سے بھی شمار مین آتی ہی لہذا اُسکا ذکر امراض جگر کے بعد اور امراض طحال کے پہلے مناسب معلوم ہوا اور اس باب مین دو فصلین ہین

فصل یرقان کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ بدن کے رنگ مین زردی یا سیاہی سے جیسا خلط کا رنگ ہو اُسی کے موافق تغیر فاحش آجائے اور جاننا چاہیے کہ اکثر یرقان مین مادہ بے عفونت ہوتا ہی یہی وجہ ہی کہ تپ غب یا ربع اُسکے لوازم مین سے نہین اور زرد یرقان اکثر جگر اور مرارہ سے ہوتی ہی اور سیاہ اکثر طحال سے پڑتی ہی اور ان دونون کو دو قسم مین بیان کرتا ہون پہلی قسم یرقان زرد یہ کئی طرح ہی ایک تو وہ کہ طبیعت بحران کے طریق پر مرۂ صفرا کو ظاہر بدن کی طرف دفع کرے اُسکی علامت حمیات صفراوی کا پہلے ہونا اور اُسکے سوا جو کچھ بحران کو لازم ہی جیسے غثیان اور منھ تلخ ہونا اور شکم مین قبض رہنا اور احشا مین الم محسوس ہونا اور بحران کے دن یرقان کا پیدا ہونا فائدہ جو یرقان ساتوین دن سے پہلے بحران کے طور پر عارض ہوتی ہی ردی ہی علاج ظاہر کیطرف مادہ کے دفع کرنے پر طبیعت کی امداد کرین اور اُسکا یہ طریق ہی کہ بیمار گرم پانی مین داخل ہو اور حمام کرے اور سکنجبین تنہا یا شیرۂ کاسنی مین ملا کر پلائین اور اس قسم کا علاج مسہل ہی دوسری وہ ہی کہ سوءمزاج گرم مین عارض ہو اس سبب سے غذا صفراے غیر طبعی بنجاے اور خون کے ساتھ تمام بدن مین پھیل جاے اُسکی وہی علامت ہی کہ جگر کے سوءمزاج مین مذکور ہی اور قے صفراوی اور بول مین شدت سے زردی یا سیاہی اور بول پر جھاگ زرد ہون اور یہ قسم اور کہ سوءنجس کے ساتھ ہوا کرتی ہی اس سببسے کہ صفرا خون مین ملتا ہی علاج جگر کی تبرید کے لیے آب انار مین اور ماءالشعیر اور اُسکے سوا شربت اور غذائین اور طلا کہ جگر کے سوءمزاج گرم مین مذکور ہین استعمال کرین اور تنقیۂ صفرا کے لیے مطبوخ

[لہ] قولہ متلازمین یعنی تپ دراز لازمی کہ کسی وقت مفارقت نکرے اور بعض نسخون مین نائبہ دیکھا گیا یعنے تپ دراز نائبہ ۱۲

ہلیلہ اور آب دوغ سقمونیا سے قوت دے کر کام مین لائین اور مطبوخ فواکہ یا نقوع فواکہ حال کے موافق شیرخشت یا ترنجبین کے ساتھ ملین موافق ہی اور تنقیہ کے بعد پھر جگر کی تبرید پر متوجہ ہون جبتک کہ مقصود حاصل ہو تیسرے یہ کہ مرارہ مین سوء مزاج گرم پیدا ہو اور اس سبب سے مرارہ کی طرف بہت سا صفرا کھنچ آئے اور مقدار کی کثرت سے اور اُس قسم کی حرارت کے سبب جوش مارے اور بدن مین پھیل جائے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ یکبارگی پیدا ہو حالانکہ کوئی سبب خارج سے نہو اور بول ابتدا مین سفید ہو اُسکے بعد زرد ہو جائے پھر سیاہ ہو جائے اور آخر مین غلیظ ہو جائے اور اس قسم مین اور اُس قسم مین کہ جگر کے سوء مزاج گرم سے عارض ہو یہ فرق ہی کہ کبدی مین اشتہا کم ہو جاتی ہی اور پیاس زیادہ اور قارورہ بھی ابتدا ہی سے سرخ ہوتا ہی اور تمام بدن کے رنگ مین زردی آجاتی ہی مگر مُنھ کا رنگ کہ تیرگی مائل ہوتا ہی اور قے صفراوی کی ایذا نہتی ہی اور اس قسم مین اور اس یرقان مین کہ سدۂ جگر سے عارض ہوتی ہی یہ فرق ہی کہ سدے سے رفتہ رفتہ ظاہر ہوتی ہی اور آہستہ آہستہ کمال کو پہونچتی ہی اور یہ قسم اُسکے خلاف ہی کہ دفعۃً ہو جاتی ہی اور جگر کے سوء مزاج کے آثار اور سدے کے نشان سے خالی ہوتی ہی علاج مرارہ کے مزاج کی اصلاح کیواسطے شربت آلو شربت انار سکنجبین سادہ ترش شیرۂ کاسنی شیرۂ لبلاب مین ملا کر دین اور تنقیہ کے لیے ہلیلۂ زرد شاہترا افسنتین آلو کا مطبوخ استعمال کرین اور جاننا چاہیے کہ مرارہ جسکو فارسی مین زہرہ اور تلخہ اور ہندی مین پتا کہتے ہین وہ ایک تھیلی کی صورت عصبانی ایک تہ والا جگر کے زوائد پر لٹکا ہوا ہی اور جگر کے مقعر مین سے ایک راستہ مرارہ مین کھلا ہوا ہی تاکہ صفرا جگر سے نکلکر مرارہ مین جائے اور ایک اور راستہ مرارہ سے اثنا عشری آنت کی طرف کھلا ہوا ہی تاکہ کچھ صفراے زائد اس راہ سے آنتون مین اُتر آئے اور طبیعت کو فضلہ کے دفع کرنے سے خبردار کرے اور آنتون کو دھو ڈالے اور اکثر آدمیون مین ان دونون راستون سے زیادہ نہین مگر بعضون مین زہرہ سے قعر معدہ مین بھی ایک بڑا راستہ ہوا کرتا ہی اور اُس سے بڑا ہوتا ہی جو آنتون کی طرف جاتا ہی اور اس سبب سے صفرا معدہ مین زیادہ آتا ہی اور معدہ کو ایذا دیتا ہی اور اُسکا نشان ہمیشہ مُنھ تلخ رہنا اور بدہضمی اور قے صفراوی کا اکثر آنا اور یہ بھی اُنھین بیماریون مین سے ہی جنکو سوء ہیئت اعضاے آلیہ کہتے ہین چوتھے وہ ہی کہ زہرہ ورم کر آئے اس سبب سے اُسکے فعل مین یعنی جگر سے صفرا کے جذب کرنے مین اور اُسکو آنتون کی طرف دفع کرنے مین ضعف آجائے اُس ضرورت سے صفرا بدن مین بڑھ جانے اور ناریت کے سبب سے کہ محیط کا طالب ہی جلد کی طرف متوجہ ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ تپ قی اور زرم ہر وقت رہے اور زبان کھرکھری ہو جائے اور تہوع کی ایذا ہو اور جگر کے نواح مین گرانی محسوس نہو اور اگر محسوس ہو تو کم ہو بخلاف ورم جگر کے کہ اُسمین بوجھ بہت ہوا کرتا ہی علاج جو کچھ ورم جگر مین لکھا ہی وہی اسکی دوا ہی پانچوین یہ کہ سوء مزاج گرم تمام بدن مین اور رگون مین عارض ہو اس سبب سے رگون کا خون صفرا ہو جائے اُسکی علامت یہ ہی کہ بدن چھونے سے گرم معلوم ہو اور طبیعت مین قبض اور براز خشک معلوم ہو اور تمام بدن کھجلائے اور گرمی کے جوش سے بدن مین دانہ نکل آئین اور قے صفراوی سے ایذا رہے اور براز زرد آئے اور تشنگی حد سے زیادہ ہو اور بیمار دُبلا ہو جائے اور اس قسم کی یرقان آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہی اور کبھی تپ بھی ہو جاتی ہی اور جہان حرارت غالب ہو اور صفرا جل جائے مُنھ کا رنگ زردی مائل سیاہی آمیز ہوتا ہی علاج اگر سوء مزاج سادہ ہی تبرید کافی ہی اور اگر اُسکے ساتھ مادہ ہو فصد کرین درصورتے کہ کوئی امر مانع نہو اور مطبوخ ہلیلہ اور خیار شنبر اور چہار شربت وغیرہ سے طبیعت نرم کرین اور تنقیہ کے بعد پھر تبرید دین تاکہ مزاج کی تعدیل ہو یعنی سرد شربت جنکا بارہا ذکر آیا ہی استعمال کرین اور مناسب غذائین یہ ہین تھرسیلے پانی کی مچھلی سرکہ مین پکا کر اور چوزۂ مرغ

آب غورہ آب انار ترش ملاکر اور احتیاط اسمین ہی کہ مونگ کے مزورہ اور کدو پر قناعت کرین اور لیمون سے ترش کرین خاص کر کہ جہان کہین کہ تپ ہو اور تنقیہ کے بعد حمام کرنا اور کھیرے اور کدو او ربنفشہ خبازی گل خیرو گل نیلوفر کے آبزن مین بیٹھنا اور اُسکے بعد روغن بادام روغن نیلوفر بدن پر ملنا فائدہ مند ہی چھٹے وہ ہی کہ سرد یا گرم ہوا مین پھرنے سے یا بدن پر گرد و غبار بیٹھنے سے خواہ سفر مین خواہ حضر مین بدن کے مسام بند ہو جائین اور یہ امر اکثر جاڑے مین ہوتا ہی اور جبکہ ہواے شمالی چلتی ہی علاج حمام کرین اور بنفشہ اکلیل الملک بابونہ گل خیرو پکا کر اُسکا آبزن کرین اور نخود اور سبوس گندم پانی مین پکا کر اُس سے بدن دھو ڈالین ساتوین یہ کہ حرارت ہوا کی شدت سے جس سے صفرا پیدا ہو بدن کے خون کا صفرا بنجاتے اور اُسکی علامت قی صفراوی اور تشنگی اور ضعف اشتہا اور معدہ مین الم کا ہونا اور اکثر اس قسم کے ساتھ تپ غب دائمہ محرقہ ہوتی ہی اور اکثر لڑکون مین اور عورتون مین عارض ہوتی ہی کیونکہ اُنکے بدن نرم ہین علاج اس مکان کو سرد کرین اور جس جگہ اچھی ہوا ہو وہان قیام کرین اور سرد میوون کا پانی جیسے انار سیب تربوز خیار کدو پلائین اور سرد غذائین جیسے رمانیہ ریباسیہ اور کشکیہ کھلائین آٹھوین وہ کہ جگر مین ورم ہو اس سبب سے وہ راستہ جس مین سے صفرا مرارہ کی طرف جاتا ہی بند ہو اور صفرا جگر مین رُک کر بدن مین پھیل جائے اور اُسکی علامت اور علاج کو ورم الکبد مین تلاش کرین نوین وہ ہی کہ خاص جگہ مین ہی سدہ پڑے اور صفرا کو مرارہ سے بالکل روک دے پھر صفرا بدن مین منتشر ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بول اور براز سفید ہو اور جو کچھ جگر کے سدون مین مذکور ہی ظاہر ہو اُسکا علاج سدد کبد مین دیکھین دسوین یہ کہ بدن مین حرارت غریب سمی اثر کرے اور بعض اخلاط جو اس کام پر مستعد ہون مرہ صفرا بناوے جیسا کہ رتیلا اور زنابیر جیشہ اور افاعی اور دوسرے حیوانات سے جنکا زہر گرم ہوتا ہی عارض ہو یا کسی دواے قاتل تیز کے کھانے سے جیسے پلنگ اور افعی کا پتا اور صدار الحدید سے پیدا ہوا اور اس یرقان کی علامت جو زہردار جانور کے کاٹنے سے ہو یہ ہی کہ کاٹنے کے بعد اچانک یرقان پیدا ہو اور کوئی اور سبب نہو اور جب دواء قاتل کے کھانے سے ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ یرقان کے ساتھ شدت کی گرمی اور مُنھ پر سرخی اور مُنھ مین بدبو اور پیاس اور بیقراری اور مروڑا اور تحیش ہو اور اعضاے باطنی کٹنے لگین علاج آب انار اور لعاب اسبغول اور شیرۂ کاسنی اور قرص کافور اور ماء الشعیر اور روغن بادام اور جس چیز مین تریاقیت ہو پلائین اور گل سرخ صندل کشنیز اقاقیا اور تھوڑا سا کافور گلاب مین ملا کر جگر پر رکھین اور قی اور تلئین مفید ہی اور اگر مشاہدہ سے ضروری معلوم ہو رگ باسلیق یا اکحل کی فصد کھولین تاکہ زہر کو دل وغیرہ کے اطراف سے کھینچ لائے اور تلئین کے لیے ماء الجبن اور سفوف ہلیلۂ زرد خیار شنبر شیر خشت اور آب کاسنی اور آب عنب الثعلب کے ساتھ مفید ہی اور ثابت بن قرہ کہتا ہی کہ جالینوس نے اس قسم مین تریاق کبیر دیا اور بیمار اچھا ہو گیا گیارھوین وہ ہی کہ جرم مرارہ سوء مزاج کے آنے سے ضعیف ہو جائے اور ضعف کے سبب جگہ سے صفرا کو جذب نکر سکے اور صفرا بدن مین پھیل جائے اور یہ قسم بدون شرکت ضعف جگر کے بہت کم ہوتی ہی اور اُسکی علامت غثیان اور قی صفراوی اور جگر مین گرانی کا ہونا اور ضعف جگر کے آثار کا اکثر ظاہر ہونا علاج جو کچھ ضعف جگر کے لیے لکھا ہی وہی اُسکی دوا ہی اسواسطے کہ جگر کی مشارکت سے مرارہ کو تقویت ہوگی بارھوین وہ ہی کہ جونسا راستہ کہ جگر اور مرارہ کے بیچ مین ہی اور جگر سے مرہ صفرا مرارہ مین اسی راستے سے جذب ہوتا ہی اُسمین سدہ پڑ جائے اور ظاہر ہی کہ جب صفرا خون سے جدا نہوگا اُسکے ساتھ رگون مین جائیگا اور اعضا مین پھیل جائیگا اور بدن کو زرد کر ڈالیگا اور اُسکی علامت قی صفراوی اور مُنھ مین تلخی اور جگر مین کچھ ایک گرانی محسوس ہو اور براز رفتہ رفتہ سفید ہو

یعنی روز بروز براز کا رنگ کم ہوتا جائے یہانتک کہ جتنا صفرا مرارہ مین ہو تمام نکل جائے اور اُسمین کچھ باقی نرہے براز اپنے رنگ پر آئے کیونکہ براز صفرا ہی سے رنگین ہوتا ہی جو کہ مرارہ سے امعا پر گرتا ہی اور اُسکے آنیکا راستہ خود بند ہو چکا ہی اور یہ جو کچھ براز کے رنگین نہونیکا بیان کیا ہی اُسصورت مین ہی کہ سدہ کامل ہو اور بالکل صفرا مرارہ کیطرف نہ آئے کیونکہ اگر سدہ ناقص ہوا اور صفرا کے آنیکا راستہ رہا براز صفرا کے رنگ سے خالی نہوگا لیکن اکثر یہ سدہ پورا ہی ہوا کرتا ہی اسلیے کہ راستہ تنگ ہی اور فرق اس راستے کے سدے مین اور اس راستہ کے سدے مین جو مرارہ اور امعا کے بیچ مین ہی یہ ہی کہ جو یرقان مرارہ اور امعا کی راہ کے سدے سے پڑتی ہی اُسمین براز دفعۃً سفید ہو جاتا ہی کیونکہ سبب منقطع ہو جاتا ہی بخلاف اس یرقان کے کہ جگر اور مرارہ کے راستہ مین سدہ پڑنے سے عارض ہو چنانچہ اُسکا بیان گذرچکا علاج مسہلات مناسب سے صفرا کو بدن سے نکالین اور تنقیہ کے بعد سدہ کے کھولنے مین کوشش کرین یعنے مفتحات موافق سے مثلاً اگر حرارت ہو آب کاسنی آب عنب الثعلب اور سکنجبین دین اور جب حرارت نہو آب کرفس اور آب کرنب اور آب بادیان اور سکنجبین بزوری وغیرہ اور سب قسم کے سدہ مین مغلظات سے پرہیز واجب ہی تیرھوین وہ ہی کہ اُس راستے مین جو مرارہ اور امعا کے بیچ مین مرارہ سے امعا مین صفرا آنیکے لیے ہی سدہ پیدا ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ براز دفعۃً سفید ہو جائے اسواسطے کہ دفعۃً سبب منقطع ہو گیا اور براز دشواری سے نکلے خصوصاً اگر مریض کوئی ایسی چیز کھائے جسمین رطوبت اور تیزی نہو اور کبھی قولنج ہو جائے اور قے ہو علاج جو کچھ بارھوین قسم مین بیان گذرا ہی وہی اُسکی تدبیر ہی اور حرارت اور برودت کی رعایت بھی ضرور ہی لیکن لازم ہی کہ اس قسم مین جونسی دوا زیادہ قوی ہو استعمال کرین کیونکہ علت کی جگہ دور ہی اور اسی طرح تیز حقنہ استعمال کرین کہ اس جگہ حقنہ کا اثر پینے کی دواؤن سے زیادہ قوی ہی کیونکہ یہان دوا کا اثر نزدیک سے پہونچتا ہی فائدہ ان دونون قسمون کے سدہ مین سب چیزون سے زیادہ مفید یہ ہی کہ مغز فلوس کو کرنب کے پانی مین حل کرین اور روغن بادام تلخ ڈال کر پلائین چودھوین وہ ہی کہ ان دونون راستون مذکورہ مین سے کسی مین گوشت یا مسہ جم آئے اور یرقان ہو جائے جیسا اُنھین راستون کے سدہ سے یرقان ہو جاتی ہی اور اسکی علامت یہ ہی کہ کوئی دوا فائدہ نہ دے اور یرقان اُسی طرح رہے اور اس قسم کا علاج نہین ہو سکتا کیونکہ گوشت زائد اور مسہ کا زائل کرنا لوہے کے سوا ممکن نہین اور وہ اس جگہ مین کام نہین کر سکتا پندرھوین وہ ہی کہ قولنج بلغمی یرقان کا سبب ہو جائے وہ اسطرح پر ہی کہ بلغم لزج امعا کے سطح پر چمٹ جائے اس سبب سے اُس راستے کا مُنھ جہان سے صفرا گرتا ہی رک جائے اور صفرا نہ نکل سکے اور انجام کار بدن مین صفرا کی کثرت سے یرقان پیدا ہو علاج قولنج بلغمی کی تدبیر کرین اور جگر کی اصلاح سے بھی غافل نرہین فائدہ عامہ اُس تدبیر کا بیان ہی جس سے آنکھ مین کی زردی جو سبب دور ہونیکے بعد باقی رہجاتی زائل ہو پرانا سرکہ حمام مین کئی مرتبہ ناک مین لین اور افسنتین پانی مین پکا کر چھان لین اور اُس پانی مین سکنجبین ملا کر غرغرہ کرین اور شونیز اور شحم حنظل باریک کرکے سونگھین اور دودھ ملا کر ناک مین ڈالین تاکہ چھینک آجاے اور چقندر کا پانی روغن زیت مین پکا کر ناک مین ٹپکانا بھی مفید ہی اور سرکہ اور گلاب یا آب انار ترش آنکھ مین ڈالین اور اگر یہ جانین کہ مادہ بہت غلیظ ہی حب ایارہ اور حب قوقایا سے دفع کرین دوسری قسم یرقان اسود یعنی سیاہ اُسکو یرقان سندی بھی کہتے ہین اور سند ایک جگہ ہی کہ وہان کے باشندے سیاہ ہین اور یہ کئی نوع کی ہوتی ہی ایک تو وہ ہی کہ اُس راستے مین جو جگر اور طحال کے بیچ مین ہی سدہ پڑے اور اس سبب سے سودا جگر سے طحال مین نہ آسکے اور خون ملکر بدن مین پھیل جائے دوسرے یہ کہ جو راستہ طحال اور فم معدہ کے بیچ مین ہی اُسمین سدہ پڑے

اسیلیے سوداطحال سے فم معدہ پر نگرے اور طحال مین بہت جمع ہوکر پھر جگر کیطرف پلٹ آئے اور خون کے ساتھ بدن مین سرایت کرے اور بدن کے
رنگ کو سیاہ کردے اور ان دونون نوع سدی کی علامت یہ ہی کہ آہستہ آہستہ یرقان پیدا ہوا اور داہنی یا بائین طرف بوجھ اور کھنچاوٹ محسوس ہو
اور ان دونون مین فرق یہ ہی کہ پہلی قسم مین آہستہ آہستہ اشتہا ساقط ہوتی ہی اور بوجھ داہنی طرف ہوتا ہی اور دوسری قسم مین اشتہا دفعۃً ساقط ہوجاتی
ہی کیونکہ اشتہا کا سبب دفعۃً ساقط ہوجاتا ہی اور غلظت اور بوجھ بائین طرف ہوجاتا ہی علاج سدہ کھولنے کے لیے سکنجبین بزوری دین اور دوسرے شربت
اور قرص اور معاجین کہ تفتیح مین زیادہ قوی ہون اور تنقیہ کیواسطے مطبوخ افتیمون ماء الجبن کے ساتھ کہ افتیمون نمک نفطی غاریقون سے قوی کرلین حال
کے موافق استعمال کرین اور آب کاسنی سکنجبین کے ساتھ مناسب ہی غذا نرغالہ اور مرغ کا گوشت کبر کا سرکہ ملا کر دینا چاہیے اور جہان کوئی مانع نہو بائین
ہاتھ سے باسلیق یا اسیلم کی فصد سب سے بیرون سے نافع ہی تیسرے یہ کہ جگر مین حرارت قوی عارض ہو اور خون کو جلا کر سودا بنادے اور رنگ سیاہ ہوجاے
اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بدمزاجی اور غم اور وسواس بے سبب ظاہر ہو اور تمام اعراض کہ سوداے مراقی سے مخصوص ہین پیدا ہون اور اس یرقان مین جو
فرق کہ جگر کے سبب سے ہی یا طحال کے ضعف سے اسطرح پر ہی کہ کبدی مین سیاہی خفیف ہوتی ہی اور منھ رنگ کا زردی مائل اور براز بھی زرد ہوتا ہی اور جگر مین
آفت کا ہونا اور طحال کا سلامت رہنا گواہی دیتا ہی اور طحال مین سیاہی غلیظ اور شدت سے ہوتی ہی اور طحال کی آفت جیسے تمدد اور گرانی اور درد
اور سختی کا بائین طرف ہونا اور جگر کا سلامت رہنا گواہ ہوتا ہی اور شاید کہ بول و براز بھی سیاہ ہو لیکن جہان کہین کہ یرقان جگر اور طحال کی شرکت سے ہوتی
ہی علامات بھی مرکب ہوتے ہین علاج رگ باسلیق یا اسیلم کھولین تاکہ خون فاسد نکلے اور افتیمون شاہترہ کے مطبوخ سے طبیعت کو نرم کرین
تاکہ خلط سوداوی خون سے علیحدہ ہوکر نکلجاے اور جگر کی اصلاح کے لیے شربت اور غذائین اور طلا سرد استعمال کرین کہ مقصود حاصل ہو چوتھے وہ ہی کہ
طحال کی جاذبہ یا اُسکی ماسکہ دونون قوت ضعیف ہوجائین اس سبب سے یرقان سیاہ پیدا ہو اور طحال کے ضعف جاذبہ کی علامت آنکھ کی سفیدی مین کدورت
کا آنا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور اُسکے ضعف ماسکہ کا نشان قے اور اسہال مین سودا کا نکلنا علاج طحال کو اُن چیزون سے قوت دین کہ ضعف الطحال مین
اُنکا ذکر آئیگا پانچوین وہ ہی کہ ورم طحال خواہ حار ہو یا صلب یرقان کا سبب ہو اور اُسکا علاج ورم الطحال مین آئیگا چھٹے وہ ہی کہ امراض طحال کو بحران
کے طور پر طبیعت کے دفع کرنے سے یرقان عارض ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ امراض طحال کے بعد پیدا ہوا اور اُسکے وقوع مین آنے سے تخفیف اور آرام
حاصل ہو علاج طبیعت کی مدد کرین اسطرح پر کہ میٹھے پانی سے حمام کرین اور اُسکے سوا جو کچھ یرقان زرد بحرانی مین بیان کیا گیا اور اسی طرح روغن شبت
روغن بابونہ روغن سوسن بدن پر ملنا مفید ہی ساتوین وہ ہی کہ سوء مزاج سرد بافراط جگر مین عارض ہو اس سبب سے خون تلچھٹ سا اُسمین بستہ ہوکر سیاہ ہوجائے
اور یرقان لائے اور ایسا کم وقوع مین آیا کرتا ہی اور سردی جگر کی علامت اور علاج گذر چکے تنبیہ جسوقت یرقان زرد اور سیاہ آپسمین جمع ہوجاتین علاج
یہ ہی کہ دونون ہاتھ سے فصد کرین اور ہر فصد کے بیچ مین تین دن کا فاصلہ دین اور اس مطبوخ سے طبیعت کو نرم کرین کہ صفرا اور سوداے استفراغ مین
مخصوص ہو اور جہان کہین کہ سودا زیادہ ہو طحال کی تدبیر پر زیادہ توجہ کرین اور جہان صفرا غالب ہو جگر کی زیادہ امداد کرین فائدہ اسبات کے پہچاننے
مین کہ سدہ دونون جگہ مین ہی یا فقط طحال مین اگر بول کا ایسا رنگ ہو جیسا پختہ کا رنگ کہ اُسمین زعفران ملایا ہو اس بات کی دلیل ہی کہ مادہ دو جگہ ہی اور

اگر بول مین زردی نہو جاننا چاہیے کہ مادہ طحال مین ہو فقط اور اسی طرح کپڑے کے رنگ سے مادے کا مکان پہچانا جاتا ہو جبکہ بیمار کے بدن پر طلین

فصل اُن امراض کے بیان مین کہ طحال سے مخصوص ہین اور ہر ایک کا علیحدہ قسم مین بیان آتا ہو اور طحال جسکو فارسی مین سپرز اور ہندی مین
تلی کہتے ہین ایک عضو ہو کہ گوشت اور بہت سے شرائین سے مرکب ہو اور اُسکا گوشت متخلخل ہو یعنی مسام دار اور جگر کی نسبت اُسکا رنگ تیرہ اور سیاہی
ہو اور بذاتہ اُسمین حس نہین لیکن جو غشا اُسپر محیط ہو اُسمین زیادہ حس ہو اور اُسکی جگہ معدہ کی بائین طرف ور اُسمین سے بہت سی معدہ کے نیچے ہو اور تھوڑی
سی باہر کو معلوم ہوتی ہو اور اُسکے سر سے ایک راستہ دراز نکلکر جگر کے قعر مین کھل رہا ہو اور طبیب اُسکو طحال کی گردن کہتے ہین اور جگر سے سودا کے کھینچنے مین اُسکا
آلہ اور اُسکی طرف سودا کے دفع ہونے مین جگر کا آلہ بھی راستہ ہو اور یہ راستہ مرارہ کے راستے سے نیچے ہو اور طحال کے اندر کی جانب سے ایک اور راستہ معدہ مین
کھلا ہوا ہو تاکہ تھوڑا سا سودا ے زائد اسی راستے سے معدہ مین آئے اور فم معدہ کو کھجلائے اور ترشی اور کسیلے پن کے سبب اشتہا لائے اور طحال مرہ سودا کے
رہنے کی جگہ ہو اور اُسکا فائدہ یہ ہو کہ مرۂ سودا کو جگر سے جذب کرے یہ قسم طحال کے سوء مزاج مین اور یہ کئی طرح پر ہو ایک تو وہ ہو کہ گرم ہو اُسکی علامت پیاس
کی زیادتی اور طحال کی جگہ مین لین اور قارورہ اور براز مین سرخی سیاہی مائل علاج مادی مین بائین ہاتھ سے رگ باسلیق یا اسیلم کھولین اور آب کاسنی
آب مکو دین اور تلین کے لیے مطبوخ ہلیلہ مغز فلوس وغیرہ استعمال کرین اور آرد جو آب برگ طرفا اور سرکہ مین ملاکر طحال پر رکھین اور لبلاب سرکہ مین پکاکر آرد جو
مین ملاکر اُسپر رکھنا مفید ہو اور سبوس گندم سرکہ مین پکاکر یا انجیر سرکہ مین پکاکر علیحدہ علیحدہ طلا کرنا مفید ہو اور سادہ مین تبرید اور تعدیل کافی ہو فصد اور
اسہال کی کمتر حاجت پڑتی ہو قرص کافور کی ترکیب جو اس مرض مین کام آتا ہو گل سرخ چار درم طباشیر مغز تخم خربزہ مغز تخم خیارین تخم خرفہ ہر ایک
تین درم ریوند چینی اسقولوقندریون ہر ایک ڈیڑھ درم زعفران کافور آدھا درم سب نو دوا ہین کوٹ چھانکر بید کے پانی مین یا کاسنی کے پانی مین قرص
بنالین دوسرے وہ ہو کہ بارد ہو اُسکی علامت اشتہا کا ساقط ہونا اور پیاس کا نہونا اور قراقر اور ڈکار کی کثرت اور مُنھ سے پانی بہت آنا علاج سکنجبین
اور وہ قرص کہ بزور اور اصول گرم سے مرکب ہون استعمال مین لائین اور اذخر قسط برگ سداب پوست بیخ کبر ثمرۂ طرفا اسقولوقندریون بادام تلخ برگ غرب
سرکہ مین ملاکر طحال پر رکھین اور نہار شلث کا کھانا اور مولی کا پانی اور تریاق اربعہ اور گلقند سب مفید ہین اور بہتر غذا مرغ کا گوشت جسمین گرم دوائین ہون اور
سرکہ کبر اُسمین ملائین سکنجبین بزوری اصولی جو یہان کام آتی ہو تخم کرفس بادیان انیسون تخم کشوث فرنجمشک تخم سداب تخم شلغم بیخ کرفس بیخ بادیان
بیخ سوسن ہر ایک سات درم لیکر جوکوب کرین اور سو درم سرکہ مین اور پانی مین جسقدر کفایت کرے بھگو دین اور ایک رات دن بعد جوش دین جب
آدھا پانی رہے چھانکر سیر بھر قند ملاکر قوام کرین قرص کی ترکیب جو یہان کام آتی ہین پوست بیخ کبر اوند اسقولوقندریون اشق تخم فرنجمشک فلفل
قسط سداب اشنہ ایرسا اذخر سنبل سب بارہ دوا ہین کوٹ چھانکر سرکہ اور برگ کبر اور برگ طرفا کے پانی مین ملاکر قرص بنالین اور جہان طبیعت مین
قبض ہو مطبوخ موافق سے کھولین تیسرے وہ ہو کہ خشک ہو اُسکی علامت طحال کا سخت ہونا اور خون مین غلظت اور سیاہی اور بدن مین
ضعف علاج ترطیب کے لیے شربت بنفشہ شربت نیلوفر شربت خشخاش آب کدو آب خیار کے ساتھ دین اور تخم کدو مقشر اور تخم خربزہ اور تخم
خرفہ اور خطمی لعاب تخم کنوچہ اور لڑکیون کے پینے کے دودھ مین اور روغن بنفشہ مین ملاکر طحال پر رکھین اور تر غذائین کھلائین اور جہان کہین

مادے سے یبوست ہو فصد باسلیق یا فصد اسیلم مقدم رکھین اور ماء الجبن اور مطبوخ افتیمون سے استفراغ کرین چوتھے وہ ہو کہ رطب ہو اسکی علامت طحال کی جگہ نرم اور گرانی اور پیاس کی کمی اور بدن سُست ہونا اور مُنھ کا رنگ سفید ہونا جیسا سیسے کا رنگ ہوتا ہے علاج خشکی کے لیے وہ قرص جنکا ذکر آئیگا اور پودینہ بورہ سداب ثمرۂ طرفا پرانے سرکہ مین ملاکر طحال پر رکھین اور نخود آب اور بھنے ہوئے گوشت مصالحہ دار کھلائین اور جہان کہین تلیین کی حاجت پڑے حب افتیمون اور حب ایارج کام مین لائین قرص کی ترکیب گل سرخ بیخ کبر زراوند سنبل لک مغسول زرشک ان چھ چیزون کو باریک پیسکر آب طرفا مین ملاکر قرص بنائین پانچوین حار رطب اسکی علامت بائین پسلی مین بوجھ کا معلوم ہونا اور التہاب اور تشنگی کا نہونا شاید کہ بدن مین تیرگی اور ڈھیلاپن اور سستی ظاہر ہو علاج جو کچھ گرم مفرد اور رطب مفرد مین مذکور ہے مرکب کرکے استعمال مین لائین اور سکنجبین بزوری جسمین پوست بیخ کبر ہو اسکا پینا اور گل سرخ ثمرۂ طرفا مغاث اور صندل آب طرفا سرکہ مین ملاکر ضماد کرنا مفید ہے اوراسیطرح جو کچھ سرد اور خشک ہو چھٹے حار یابس اسکی علامت طبیعت مین قبض اور پانون اور پنڈلیون کا گرم ہونا اور پیاس کی شدت اور جلن اور قارورہ صاف اور سرخ ہونا اور اُسمین رسوب نہونا علاج سرد و تر چیزین جیسے برگ عنب الثعلب برگ عصی الراعی برگ لسان الحمل اور اسبغول وغیرہ ضماد کرین اور شربت مناسب اور غذائین موافق اور جو کچھ حار مفرد اور یابس مفرد مین گذر چکا وہ سب کام مین لائین ساتوین وہ ہو کہ سوء مزاج بارد رطب ہو وہ سرد اور تر کی علامات سے مرکب ہوتا ہے اور اُسکی تدبیر گرمی اور خشکی کا پہونچانا آٹھوین وہ ہو کہ بارد یابس ہو اور اُس سے طحال مین سختی اور غلظت پیدا ہوتی ہے اور طحال کی سختی اور غلظت کا جدی قسم مین ذکر آئیگا اور اُسکے مفرد اقسام سے بھی جنکا ذکر آچکا ہے تدارک ہو سکتا ہے قسم ورم طحال کے بیان مین کئی طرح پر ہے ایک تو حار دموی اُسکی علامت درد اور جلن اور بوجھ طحال کی طرف اور تشنگی اور تپ تیز کہ چوتھیہ کے دورہ پر شدت پکڑے اور قارورہ مین سیاہی اور کبھی شکم کے پوست پر جہان طحال کی جگہ ہے سرخی ظاہر ہو جاتی ہے علاج بائین ہاتھ سے باسلیق یا حبل الذراع یا اسیلم کھولین اُسکے بعد تلیین کے لیے فلوس خیار شنبر آب کاسنی آب عنب الثعلب وغیرہ حل کرکے دین اور تبرید کے لیے قرص طباشیر اور قرص زرشک بنفشہ گل سرخ پوست بیخ کبر کا مطبوخ مفید ہے اور آب تمر ہندی اور شیرۂ خرفہ نافع ہے اور آرد جو اور برگ کرنازو اور گل سرخ اور صندل اور آب حی العالم آب عنب الثعلب اقاقیا شیاف ماشا کشنیز تر جو کچھ میسر ہو سرکہ مین ملاکر طحال پر ضماد کرنا مفید ہے دوسرے صفراوی اور اُسکی علامت طحال مین اندر اور باہر جلن اور غب کے دورہ پر تپ کا غلبہ ہونا اور آنکھ اور زبان اور تمام بدن مین زردی مائل بسیاہی اور شاید کہ یرقان اسود پیدا ہو علاج تنقیہ صفرا کیواسطے آب فواکہ جیسے تمر ہندی اور آلو وغیرہ کا پانی اور شاہترہ ہلیلہ تخم کشوث کا مطبوخ سکنجبین ملاکر دین اور دو درم تخم خرفہ سکنجبین کے ساتھ طحال کے ورم صفراوی کو بالخاصیت مفید ہے اور سرد دوائین جیسے آرد جو اور خطمی آب کاسنی اور سرکہ مین ملاکر ضماد کرنا فائدہ بخشتا ہے اور یہ سفوف طحال کے سوء مزاج گرم مین نفع دیتا ہے ترکیب زرشک تخم خرفہ مغز تخم خیار مغز تخم کدو مغز تخم خربزہ ہر ایک تین درم صمغ عربی ایک درم گل سرخ دو درم طباشیر صندل سفید ہر ایک آدھا درم تخم کاسنی چار درم زرشک کو سرکہ مین یا گلاب مین بھگوئین اور اُسکے پانی مین اور باقی دوا کوٹ چھانکر آب زرشک ملاکر رکھین سب سات خوراک ہین سات دن کے لیے آب کاسنی اور سکنجبین کے ساتھ پلائین تیسرے وہ ہو کہ ورم طحال نرم بلغمی ہو اور اُسکو تہبج طحال کہتے ہین یعنے طحال کا بھربھرانا اور اُسکی علامت طحال کے حجم کا بڑھجانا اور اُسمین کچھ ایک درد ہونا

اور زبان اور مُنھ اور آنکھ کا سفید ہونا اور پلکون مین تہیج ہونا اور قارورہ اور براز سفید سیاہی مائل یعنی سیسے کا سا رنگ ہونا علاج تنقیۂ بلغم کے لیے حبوب اور مطبوخ اور حقنہ استعمال کرین اور تنقیہ کے بعد قرص کبر اور قرص فنجنکشت اور قرص فوہ وغیرہ کہ طحال مین مخصوص ہین اور بیان کیے جائینگے دین اور موافق دوائین طحال پر ضماد کرین جیسے چوب انگور کی خاکستر روغن گل مین ملاکر یا انجیر سرکہ مین پکاکر یا بورہ اور سداب اور اکلیل الملک نرم پیسکر اور شہد اور سرکہ مین ملاکر اور ان دواؤن مین سے جسکا ضماد کرین چاہیے کہ جسقدر برداشت ہو رکھین اُسکے بعد اُٹھالین اور گرم پانی سے جسمین شبت اور سبوس گندم پکا ہو دھوئین اور اگر بکری کی مینگنیون کی راکھ تین حصہ اور خاکستر بیخ کبر ایک حصہ سرکہ مین ملاکر طلا کرین بہتر عمل کرتا ہو اور عمدہ تر علاج نخود آب اور مرغ اور تیہو اور کبک کے کباب اور پانی بہت کم پینا اور جو چیزین ریاح پیدا کرتی ہین اور رطوبات بڑھاتی ہین اُنکو چھوڑ دینا کامل فائدہ دیتا ہو حب مسہل کی ترکیب جو یہان کام آتی ہین افتیمون اسقولوقندریون تربد غاریقون ایارج اشق ہر ایک مین سے ایک مقدار مناسب لین اور کوٹ چھانکر شہد مین گولیان بنالین اور مطبوخ ہلیلہ زرد کہ اسمین تربد اور غاریقون بڑھالین فائدہ مند ہو اور جو چیزین طحال کو پاک کرتی ہین اُنہین سے پوست بیخ کبر ہو اور افتیمون برابر لین اور کوٹ چھانکر شہد مین ملائین اور دو درم دین اور یہی تاثیر کرتا ہو بیخ سوسن برگ سداب راوند طویل افسنتین راوند کو کوٹ چھان کر سفوف بنالین اور ایک مثقال سے دو مثقال تک سکنجبین یا آب ترب کے ساتھ دین اور کہتے ہین اگر جھاؤ کی لکڑی کا پیالہ بنائین اور کھانا اور پانی اُسمین کھائین پین سپرز کو گلا دیتا ہو اور بوعلی کہتا ہو کہ اگر پرسیاوشان اور زوفائے خشک اور تخم پنجنگشت برابر لین اور کوٹ چھان کر شہد مین معجون بنائین اور دو درم دین طحال گل جاتی ہو حقنۂ مسہل کی ترکیب جو یہان کام آتا ہو پوست بیخ کرفس پوست بیخ کبر بیخ بادیان بیخ اذخر انیسون انجیر مویز تربد جوش دیکر صاف کرین اور شکر اور بورہ اور نمک اور آبکامہ اور روغن بادام ملاکر حقنہ کرین فائدہ جالینوس کہتا ہو کہ اکثر طحال کی سختی اور ورم سر کے رطوبات سے جو نزلہ مین اُتر آتے ہین عارض ہوتے ہین اور جگر کے رطوبات سے بہت کم پیدا ہوتے ہین کیونکہ جو رطوبت جگر سے طحال مین آتی ہو اُسمین خون رقیق ملا ہوتا ہو اور اس قسم کی رطوبت سے سختی اور ورم نہین ہوسکتا ہان اگر نہایت کثرت سے ہو اور نہایت کثرت سے غلیظ ہو جاے بخلاف رطوبت دماغ کے کہ سرد اور غلیظ اور خام ہو اور ایسی رطوبت سے ورم جلد ہوتا ہو اور اس بات کی دلیل کہ سر کی رطوبت سے طحال مین ورم ہوتا ہو یہ ہو کہ غرغرون کے استعمال سے اور نزلہ کے رطوبات کو روک دینے سے ورم طحال زائل ہو جاتا ہو چوتھے وہ ہو کہ صلب سوداوی ہو اُسکی علامت پیٹ کا پھول جانا اور طحال کا شدت سے سخت ہونا اور اپنی جگہ سے اُبھر آنا چنانچہ اُسکا اُبھر آنا نظر آنے لگے اور سانس بیچ مین منقطع ہونا یعنی دم ایک دفعہ مین نہ کھنچے اور بھوک کے وقت مین آرام رہنا اور امتلا کی حالت مین ضرر پانا اور ہضم مین فساد آنا اور بدن دُبلا ہونا اور رنگ مین سیاہی اور نبض مین سرعت اور طبیعت کا نرم ہونا اُن دونون شرائین مین کہ حلقوم کے دونون طرف ہین ضربان کا ظاہر ہونا یعنے انکا دھڑکنا اور جاننا چاہیے کہ بدن کا دُبلا ہونا طحال کے بڑھنے کے تابع ہو چنانچہ بقراط کہتا ہو جسوقت طحال بڑھ جائے بدن دُبلا ہو جاتا ہو اور جب طحال گھٹ جائے بدن فربہ ہوتا ہو اور اُسکی وجہ یہ ہو کہ طحال کے بڑھ جانے سے جگر لاغر ہو جاتا ہو اور اُسکی قوتین نہایت ضعیف ہو جاتی ہین اور جگر کا لاغر ہونا اور ضعف بدن کو ضرور لاغر کرتا ہو علاج رگ باسلیق یا اسیلم کھولین اگر کوئی مانع نہو اور تفتیح کے لیے سکنجبین بزوری وغیرہ دین اور اسہال کے لیے مطبوخ افتیمون اور بسفائج و اسقولوقندریون مارالجبن کے

ساتھ یا سفوف مسہل سودا کے ساتھ استعمال کرین اور سفوف مسہل سودا یہ ہی اُسکی ترکیب ہلیلۂ زرد ہلیلۂ سیاہ ہلیلہ کابلی ہریک تین درم تربد گل سرخ ہر ایک ایک درم کاسنی چار درم تخم کشوث افسنتین رومی انیسون بادیان ہر ایک ایک مثقال افتیمون دو درم راوند دو مثقال سنگ ارمنی ایک درم سب دوا کو کوٹ چھانکر دو درم لیکر شربت بزوری کے ساتھ یا قند کے جلاب کے ساتھ کھلائین اور اُسکے بعد ماءالجبن ایک پیالہ پلائین اور ورم تحلیل کرنے کے لیے سرکہ سداب پودینہ ابہل ملاکر اور اشق سرکہ مین حل کرکے ضماد کرین اور اگر سبوس گندم سرکہ مین پکاکر اُسمین اشق حل کرکے طحال پر رکھین جلد کرتا ہی اسواسطے کہ سبوس طحال کے گلادینے مین اور پاک کرنے مین جلد اثر کرتا ہی اور اشق آماس صلب کے پکانے اور نرم اور تحلیل کرنے مین بہت نفع رکھتا ہی اور سرکہ دوا کی قوت کے پہونچانے مین مخصوص ہی اور اسی طرح اگر طحال پر شہد ملین اور خردل باریک پیسکر اُسپر چھڑک دین جلد تحلیل کرتا ہی اور تنقیہ کے بعد قرص سنجنکشت اور قرص کبر کھانا کامل نفع دیتا ہی اور انجیر سرکہ مین اور کبر سرکہ مین رچا ہوا مفید ہی اور کہتے ہین کہ اگر مطحول یعنے طحال والا ہر صبح اپنے بول کے تین چلو پیے دس دن سے کم مین اچھا ہوجاتا ہی اور مطحول اُسکو کہتے ہین جسکی طحال سخت ہوجائے خواہ ورم ہو یا نہو اور عمدہ تر غذا زیرباجات ہین کہ چوزہ مرغ کے گوشت اور تیترو غیرہ کے گوشت سے جنکا ہضم ہونا آسان ہو بنائین اور چاہیے کہ سب غذاؤن مین کبر کا سرکہ اور زیرۂ سیاہ اور زعفران اور دارچینی ڈالین کہ فائدہ کامل ہو اور جان لے کہ ورم ریحی جو طحال مین ہوتا ہی اُسکا نام نفخہ طحال ہی اور ہم اُسکو علیحدہ قسم مین بیان کرتے ہین قسم تقیح الطحال یعنے طحال مین پیپ کا پڑنا وہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ طحال کا ورم پک کر بیاجائے اور پھوٹ جائے اور جان لے کہ شاذونادر ورم طحال مین پیپ پڑتی ہی اور اکثر یا تو تحلیل ہوتا ہی یا سخت ہوجاتا ہی اُسکی علامت طحال مین درد چبھن کے ساتھ جبکہ مادہ پیپ ہونے لگے اور آماس کا پہلے ہونا اور بول مین بدبو اور بری اجسام کا بول مین ظاہر ہونا اور شاید کہ معدہ کی طرف پھوٹ جائے اس سبب سے قے اور براز مین بھی اجسام تلچھٹ کی صورت ظاہر ہو علاج بادیان تخم کاسنی تخم کشوث تخم خیار کا شیرہ نکال کر اونٹنی کے دودھ مین یا گدھی کے دودھ مین ملاکر دین تاکہ طحال پیپ سے پاک ہوجائے اور ماءالعسل کامل فائدہ دیتا ہی اور ان مدرات مین سے جونسا استعمال کرین مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت رکھین اور جسوقت کہ تقیح یعنے پیپ پڑنے کے بعد صلابت باقی ہو سبوس سرکہ مین پکاکر اور اشق اُسمین ملاکر ضماد کرین تاکہ وہ بھی تحلیل ہو اور دوسرے ضماد کہ ورم سوداوی مین مذکور ہوئے کام مین لائین غرضکہ جو کچھ قابض ہو اس سے پرہیز واجب سمجھین اور جان لے کہ جہان کہین طحال سخت ہو اور دوا سے زائل نہو خواہ اُسمین پیپ پڑے خواہ نہ پڑے بعضے اطبا داغ کا حکم کرتے ہین بشرطیکہ داغ کا تحمل ہو قسم ضعف الطحال کے بیان مین یہ کئی طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ جاذبہ ضعیف ہوجاے اور اُس کی علامت آنکھ کی سفیدی مین کدورت کا آنا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور بدن کا رنگ سیاہی مائل ہونا اور شاید کہ یرقان اسود ہوجائے اور دوسرے امراض سوداوی جیسے قوبا اور داءالفیل اور دوالی اور مالیخولیا اور جذام اور بہق اور برص سیاہ پیدا ہون دوسرے یہ کہ ماسکہ ضعیف ہوجائے اُسکی علامت اسہال اور قے سوداوی کا عارض ہونا اور آنکھ کی سفیدی مین کدورت کا آنا تیسرے یہ ہی کہ ہاضمہ ضعیف ہو اُسکی علامت اشتہا کی زیادتی اگر سودا معدے پر گرے یا اسہال سوداوی اگر انتون پر گرے یا ورم سوداوی اگر کسی دوسرے عضو پر پڑے چوتھے یہ کہ طحال کی دافعہ ضعیف ہوجاے اُسکی علامت طحال کا آماس کر آنا اور بڑھ جانا اور جو کچھ ضعف جاذبہ مین کہا ہی اُسکا ظاہر ہونا علاج طحال کی تقویت کے لیے ضماد مقوی استعمال کرین اور ریاضت کرین اور تلی پر بدفن بھضون

کے شاخین کھنچوائین اور اگر محجمہ ناری جسکا نسخہ طحال مین بیان آئیگا استعمال کرین بہتر ہی اور کھرکھرے کپڑے سے طحال کو ملین یہ جو کچھ کہا ہی طحال کی تقویت کا علاج
ہے اور دوسرے اعراض جو ضعف کے ساتھ پیدا ہوتے ہین جیسا اُنکے مناسب ہو اُس سے تدارک کرسکتے ہین ضماد کی ترکیب کہ طحال کو قوت دیتا ہی
افسنتین سنبل کرناز و قردمانا اقاح اذخر بیخ اذخر بیخ کبر گل سرخ مقل کوٹ کر برگ جھاؤ کے پانی مین یا سداب کے پانی مین ملاکر سرکہ بڑھا کر ضماد کرین قسم سدۂ طحال
کے بیان مین فضلات غلیظہ کا اُسمین جمع ہو جانا اُسکا سبب ہی اور اُسکی علامت طحال مین گرانی کا معلوم ہونا اور آماس کے آثار کا نہونا پھر اگر سدہ اُس راستہ
مین ہی کہ جسمین سے وہ سودا جگر سے طحال مین جاتا ہی تو یرقان اسود اور دوسرے امراض سوداوی پیدا ہون اور جو اُس راستے مین سدہ ہی کہ جس راہ سے
سودا طحال سے فم معدہ پر آتا ہی اشتہا کا باطل ہونا اور ورم صلب کے اقسام کا طحال مین فضلات ردی کے بند ہونے سے عارض ہونا علاج
جو کچھ سدۂ جگر مین مذکور ہوا استعمال کرین لیکن چاہیے کہ مفتحات مین سے جو مناسبت قوی ہو اختیار کرین کیونکہ جگہ دور ہی اور مادہ غلیظ اور اس جگہ
سکنجبین بزوری اور قرص کبر نہایت مفید ہی اور ایسا ہی جلاب بادیان یا نخواہ عنب الثعلب انیسون نبات سے بنا کر دین قسم نفخ طحال
کے بیان مین وہ طحال کا ورم ریحی ہی اور اسکا سبب طحال کی برودت اور اُسمین سودا کی کثرت ہی اور وہ ہاضمہ اور دافعہ کے ضعف سے عارض ہوتا ہی
اور اُسکی علامت ورم کا نرم ہونا اور بائین پسلی کے نیچے جہان طحال کی جگہ ہی کھنچاوٹ کا معلوم ہونا اور دبانے سے دب جانا اور قراقر ہونا اور ڈکار
آنا علاج وہ تدبیر اور وہ دوا استعمال کرین جس سے ریاح تحلیل ہون اور بکھر جائین مثلاً پیاس پر صبر کرین اور سرد پانی اور نفاخ چیزون سے پرہیز کرین
اور ماء الاصول اور سکنجبین بزوری گرم یا سکنجبین عنصلی آب بادیان وغیرہ کے ساتھ ملاکر پلائین اور تخم سداب تخم فنجنکشت زیرہ نانخواہ تنہا تنہا یا مرکب
سب مفید ہین اور سفوف حرف اور قرص فنجنکشت کامل فائدہ دیتے ہین اور کچھ ایک مثلث کا دینا مفید اور سبوس گاورس نمک سے تکمید کرنا اور محجمہ
ناری استعمال کرنا اور بورہ پودینہ سداب سرکہ اور شہد مین ملاکر ضماد کرنا اور سبوس سرکہ مین پکاکر طحال پر رکھنا اور اس سے پہلے طحال پر روغن گل
مل لینا عمدہ تدبیر ہی اور اسی طرح روغن شبت یا روغن بابونہ ملنا اور نمدہ گرم کرکے یا سداب کے مطبوخ مین اور سرکہ مین تر کرکے زور سے باندھنا اور
اشق سرکہ مین حل کرکے ملاکر یا سفوف حرف کی ترکیب حرف جسکو فارسی مین ترہ تیزک کہتے ہین لیکر ایک رات دن سرکہ انگوری مین تر کردین اور تھوڑا سا
جو کا آٹا اسمین ملائین اور ٹکیا بناکر تنور مین کہ بہت گرم نہو پکائین یہانتک کہ تمام پک جائے اور خشک ہو جائے اور نہ جلے پھر نکال لین اور کوٹ اور
چھان کر دوسرے اجزا کے ساتھ اسطرح پر کہ کہا جائیگا سفوف بنالین اُس روٹی کا میدہ جسکا ذکر آیا ہی چالیس درم فنجنکشت اسقولوقندریون پوست
بیخ کبر ثمرۂ طرفا ہر ایک پانچ درم تخم گندنا بھنا ہوا زیرہ سیاہ ایک رات سرکہ مین تر کرکے بھونا ہوا ہر ایک ساڑھے چھ درم کوٹ اور چھان کر سفوف بنائین
خوراک تین درم سے پانچ درم تک قرص فنجنکشت کہ طحال کے نفخ اور ورد کو جسکے ساتھ حرارت ہو نفع کرتا ہی تخم فنجنکشت کرناز و ہر ایک دس درم
تخم کاسنی تخم خرفہ ہر ایک پانچ درم کوٹ اور چھان کر سکنجبین کے ساتھ قرص بنائین اور جہان حرارت نہو یہ سفوف مفید ہی قرص تخم گندنا زیرہ سرکہ
مین رچا ہوا تخم کتان مصطگی ہلیلہ ہر ایک تین درم راوند دو درم کوٹ چھان کر دو درم سے دو مثقال تک سکنجبین کے ساتھ دین محجمہ ناری کی
ترکیب ایک بڑا قدح لین کہ انبیق کی شکل اور اُسمین ایک ٹونٹی لگی ہو اور ٹونٹی کے سر مین ایک چھوٹا سا سوراخ کرین اور دھنی ہوئی روئی

جلا کر ٹونٹی مین رکھین اور اُس قدح کو ویسا ہی اُس عضو پر رکھین اور چھوڑ دین جیسا مشہور ہی اور قدح کے کنارون کے گرد خمیر لگا دین اور ٹونٹی کے سوراخ کو روئی سے یا کسی اور چیز سے بند کر دین تا کہ اُسمین ہوا نہ جانے پاوے اور آگ بجھ جاوے ضرور قدح ہر طرف سے عضو کو پکڑ لیگا اور اُسکو دیر تک رکھین اور جب چھوڑانا چاہین اُس ٹونٹی کا سوراخ کھول دین تا کہ ہوا داخل ہو اور قدح سُست ہو کر گر پڑے اور جہان کہین یہ آلہ موجود نہو ایک قدح عریض لین جسکے کنارے باریک اور برابر ہون اور آٹے کی ایک روٹی سی ہلکی بنائین کہ قدح کے مُنہ سے زائد نہو اور اُس روٹی کو اُس عضو پر رکھدین اور روئی وغیرہ اُس روٹی پر رکھکر روشن کرین اور فی الفور اُس قدح کو اُس روٹی پر لگا کر ہاتھ سے دبائین پوست اور گوشت اس قدح کے جوف مین کھنچ آئیگا اور دو ساعت تک رکھین اگر پوست کے جلنے کا خوف نہو اور نہین تو جلد جدا کرین اور جدا کرنے کے بعد اُس جگہ کو ہاتھ سے ملین اور کچھ دیر کے بعد پھر اسی طرح استعمال کرین اور اُس پچھلے عمل کا ہندوستان مین بہت رواج ہی خصوصًا عورتون مین کہ درد شکم وغیرہ کے لیے اکثر استعمال کیا کرتی ہین قسم حجارہ طحال کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ طحال مین ریت خاکی رنگ اور سیاہ جسکے اجزا صغیر ہون پیدا ہو اور یہ مرض شاذ و نادر ہوتا ہی اُسکی علامت بول مین یا خون بواسیر مین یا فصد کے خون مین ریت کا نکلنا اور طحال مین درد اور چبھن کا پیدا ہونا اور دوسرے اعضا آلات بول جیسے گردہ اور مثانہ اور وہ اعضا جنمین پتھری پیدا ہوتی ہی جیسے جگر وغیرہ یہ تمام صحیح اور سالم ہون علاج بزورمنقی اور مدر جیسے تخم کاسنی تخم کشوث بادیان کا کنج تخم کرفس تخم ہلیون انکا شیرہ نکال کر پلائین تا کہ ریت سے پاک ہو جاوے اور انجیر سرکہ مین رچا کر کھلائین اور طحال پر ضماد کرین کہ انجیر تحلیل کرتا ہی اور رگون کے مُنہ کو کھولتا ہی اور طحال کا تنقیہ اور اُسکی صفائی کرتا ہی اور دوسرے شربت اور طلا اور غذائین مناسب استعمال کرین جنکا ذکر بیان کئی جگہ آیا ہی۔

باب پندرھوان امراض امعا کے بیان مین

امعا معا کی جمع اور معا عربی مین آنت کو کہتے ہین اور آنت ایک جسم ہی عصبانی دو تہ والا عصب اور چربی اور اوردہ اور شرائین سے مرکب ہی اور اُسمین حس زیادہ ہی اور آنتین چھ ہوتی ہین ایک تو اثنا عشری دوسری صائم تیسری دقیق ان تینون کو علیا کہتے ہین کیونکہ دوسری آنتون کے اوپر ہین اور رقاق کہتے ہین اس لیے کہ اُنکا جرم زیادہ باریک ہی چوتھی اعور پانچوین قولون چھٹی مستقیم ان تینون کو سفلی کہتے ہین کیونکہ نیچے کی جانب ہین اور غلاظ بولتے ہین اسواسطے کہ اُنکا جرم غلیظ ہی اور جان لے کہ پہلی آنت یعنی اثنا عشری قعر معدہ مین متصل ہی اور اُسکی درازی بارہ انگشت ہی اُسی آدمی کی انگلیون سے اسی واسطے اثنا عشری کہتے ہین اور آنت کا یہ مُنہ جو معدے مین ملا ہوا ہی اُسکا نام بواب ہی صحیح مذہب کی رو سے اور جیسا کہ مری جذب کے لیے ہی ویسا ہی یہ آنت دفع کیواسطے ہی اور اُس آنت کی لیفین اور آنتون سے زیادہ وسیع ہین مگر مری سے زیادہ تنگ ہین اور حکمت الٰہی ہی کہ اُس آنت کا مُنہ نہین کھلتا جبتک کہ معدہ کی دافعہ غذا کے ہضم کے بعد حرکت نکرے اور اُسکے بعد صائم ہی صائم اسواسطے کہتے ہین کہ اکثر خالی رہا کرتی ہی اور اکثر خالی رہنے کے دو سبب ہین ایک تو یہ کہ آنت جگر سے بہت نزدیک ہی اور ماساریقا اُسمین زیادہ آتی ہی جو کچھ اُسمین آتا ہی اُسمین سے صاف جلد جگر کی طرف کھنچ جاتا ہی دوسرے یہ کہ مرارہ کا راستہ اسی مین کھلا ہوا ہی اور صفرا کہ مرارہ مین سے ثقل دھونے کے لیے

آنتون مین آتا ہی اول صائم پر آتا ہی اور چونکہ الکھی تک تیز اور خالص ہی اور رطوبت مین نہین ملا اُسمین جو کچھ پائیگا جلد چھوڑ دیگا ان دو سبب سے اکثر یہ آنت ہمیشہ خالی رہتی ہی اور یہ معا بیماری کی حالت مین زیادہ تنگ اور جمع ہو جاتی ہی اور اُسکے بعد دقیق ہی یہ سب آنتون سے زیادہ باریک ہی اور دراز اور اُسمین لفائف و پیچ اور کجی بہت سی ہین اور اُسکی درازی اور کجی کا یہ نفع ہی کہ اُسمین ثفل دیر تک رہے اور جلد نہ نکلے اس سبب سے جو کچھ اُسمین صاف ہی ماساریقا سب کھینچ لے اور دیر تک اُسمین ثفل رہنے سے انسان کو جلد جلد غذا کھانے کی احتیاج نہو اسکے بعد اعور ہی اعور اسواسطے کہتے ہین کہ اُسمین ایک راستہ سے زیادہ نہین اور جو کچھ اُسمین اس راستے سے جاتا ہی پھر اُسی راستے سے اُلٹا پھر آتا ہی اور یہ آنت تھیلی کی صورت ہی اور داہنی طرف کو زیادہ مائل ہی اور پشت کیطرف کمتر اور اُسمین ایک راستہ ہونیکا نفع یہ ہی کہ اُسمین زیادہ ثفل بھرا رہے اس سبب سے آدمی کو ہر گھڑی دفع براز کی احتیاج نہو اور یہ آنت دوسری امعاء غلاظ سے ایسی نسبت رکھتی ہی جیسا معدہ امعاے دقاق سے نسبت رکھتا ہی کیونکہ جو کچھ معدے مین پورا ہضم نہوا اُسمین دوسری حرارت سے ہضم ہو جائیگا اور اسیواسطے داہنی طرف کہ جگر کی جانب ہی زیادہ مائل ہی تاکہ اُسمین جو کچھ ہو جگر کی حرارت سے خوب پک جائے اور دق کی بیماری مین اکثر یہی آنت بعضون مین لیفے انکی تھیلی مین اُتراتی ہی اسواسطے کہ کسی رباط سے بندھی ہوئی نہین اُسکے بعد قولون ہی اور اکثر قولنج اُسمین عارض ہوتا ہی اور قولنج اسی قولون مذکور کے نام سے اخذ کیا ہی اور یہ آنت بہت غلیظ ہی اور اول داہنی طرف مائل ہو کر پھر بائین طرف آکر نیچے کی جانب مائل ہو گئی اور بائین ران کے گوشے یعنی چڈھے تک پہونچی اور پھر داہنی طرف پھر گئی ہی اور مہرۂ قطن یعنی ڈھڈی کی انتہا کے برابر ہو کر نیچے کی طرف آکر مستقیم مین جا ملی اور جہان کہ بائین طرف آتی ہی طحال کے نزدیک تنگ ہو جاتی ہی یہی وجہ ہی کہ ورم سپرز مین ثفل اور ریح آسانی سے نہین آتی اور اُسکے اخراج کیوقت احتیاج پڑتی ہی کہ بائین پہلو کو ہاتھ سے ملین تاکہ اخراج مین مدد کرے اور اُسکی منفعت بھی وہی ہی کہ اعور مین ہم کہہ چکے اور اُسکے بعد مستقیم ہی مستقیم اسواسطے کہتے ہین کہ قولون سے دبر تک سیدھی قائم ہی اور کجی نہین اور یہ سب سے پچھلی آنت ہی اور مہرۂ قطن پر رکھی ہی یعنے اُس سے لگی ہوئی ہی اور اُسکی وسعت معدے کی وسعت کے قریب قریب ہی اور اُسکی بعضی لیفون مین جاذبہ ہی اور جاذبہ کی منفعت یہ ہی کہ دوسری آنتون سے ثفل جذب کرے اور اپنے ہمسایہ کو پاک کردے خاص کر قولون کو اور اُسکے وسیع اور فراخ ہونے کی یہ منفعت ہی کہ ثفل کا خزانہ ہو اور ثفل اُسمین جمع ہو سکے اور ظاہر ہی کہ بہت سے ثفل کا دفع کرنا کم ثفل کے دفع کرنے سے زیادہ آسان ہی کیونکہ بہت سی چیز اپنی طبیعت سے نیچے کی جانب مائل ہوتی ہی اس سبب سے کہ اُسکا حجم بڑا ہی اور جو چیز کم ہی وہ اُسکے خلاف ہی کہ اپنی آپ نیچے کی طرف نہین آتی جبتک کہ دافعہ اُسکو دفع نکرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ دافعہ کا بھی اثر نہ مانے اسواسطے کہ مقدار مین کم ہی اور اُسکے دفع کرنے مین طبیعت کا التفات کم ہوگا فائدہ جبتک ثفل اعور اور قولون مین نہین آتا متعفن نہین ہوتا اور کدو دانہ اعور مین پیدا ہوتے ہین اور

جو امراض کہ امعا سے تعلق رکھتے ہین وہ کئی طرح پر ہین اور ہر ایک جدی فصل مین بیان کیا جاتا ہی انشاء اللہ تعالے

فصل زلق الامعا کے بیان مین یہ ایسا مرض ہی کہ غذا آنتون مین نہ ٹھہرے اور جلد نکل جائے اور اُسکی کئی قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ آنت کے اندر کی سطح مین صفرا کی کثرت سے بثور پیدا ہون اور جو کچھ امعا مین آئے لذع کے پیدا ہونے سے جلد بدون ہضم امعائی کے دفع ہو جائے اور اُس کی علامت کھانا غیر منضم کچھ ایک ہضم ہو کر نکلنا غرض اُسکے ساتھ زرد آب رقیق آئے اور جسوقت آنتون مین

گذرسے درد پیدا ہو اور پیاس کا غلبہ اور مُنھ مین تلخی اور زبان مین خشکی اور مقعد مین سوزش جسوقت کہ براز آوے اور امعا مین سوزش کا محسوس ہونا اور مُنھ
اور سر کی طرف اُسکا چڑھ جانا اور سرد پانی پینے سے ایک ساعت سوزش کا ساکن ہونا علاج فصد کرین اور مسہل صفرا دین اور حقنہ سرد استعمال کرین
اور مسکنات اور مبردات کھلائین جیسا جو کے ستو کا پانی روغن گل ملا کر یا چاول اور مسور پانی مین پکا کر اور روغن گل ملا کر یا کعک کوٹ کر اور روغن بادام
ملا کر اور سفوف زلق الامعا شوری کہ قرب مین اُسکا ذکر آیا ہو عمدہ تر دوا ہو اور چیپ دار چیزین جیسے صمغ نشاستہ کتیرا اور لعابات جیسے لعاب بہدانہ اسبغول
وغیرہ اور سرد شربت جیسے شربت خشخاش اور شربت انار شیرین اور شربت آس وغیرہ سب مفید ہین اور ترشی خالص سے پرہیز کرین تاکہ سوزش زیادہ نہو
اور طحلب آرد جو گلنار گل سرخ صندل پوست انار کوٹ کر اور چھان کر سیب ترش کے پانی مین اور حب الآس کے پانی مین ملا کر شکم پر ضماد کرین اور اگر مادہ
بہت ہو اور قی آسان آئے قی کر ڈالین فائدہ جو کے ستو کا پانی کشک جو کے طور پر لین یعنی جو کے بُھنے آٹے کو پانی مین پکائین اور اُسکا پانی لین اور یہ پانی
کشک جو کے پانی سے بہتر ہو اسواسطے کہ ستو کو کہ پانی مین پکاتے ہین چیپ دار اور لعاب دار زیادہ ہو جاتا ہو حقنہ سرد کی ترکیب جو اور نخود اور برنج
اور پوست خشخاش تخم خطمی تخم مرو پکا کر چھان لین اور روغن اور صمغ اور نشاستہ اُسمین ملا کر حقنہ کرین دوسرے وہ ہو کہ آنتون کے باہر کی سطح پر بثور پیدا ہون
اور اُسکی علامت یہ ہو کہ احشا مین سوزش اور خارش پیدا ہو اور غذا غیر منہضم نکلے اور درد مختلف جگہ مین کبھی ناف کے اوپر اور کبھی پہلو مین یعنے ناف کے
دائین بائین اور اس قسم مین اور اُس قسم مین کہ آنت کے اندر بثور ہون یہ فرق ہو کہ اس جگہ پیپ غذا کے ساتھ نہین نکلتی کیونکہ اندر کی سطح مین بثور نہین اور اسی طرح
درد کا مختلف ہونا اِسی قسم مین لازم ہو علاج فصد کرین اور حرارت کے لیے شیرۂ کاسنی شیرۂ خرفہ آب ہی اور آب لف الکرم طباشیر ملا کر پلائین اور فرفرات
آب غورہ سے ترش بنا کر کھلائین اور طحلب تراشہ کدو آب برگ بید برگ اسبغول برگ لسان الحمل حی العالم آرد جو احشا پر ضماد کرین اور سرد جگہ قیام کرین
تیسرے وہ ہو کہ رطوبت فاسد نمسہ یعنی شیرین بدبو آنتون مین جمع ہو اور اُنکے سطح پر چمٹ جائے پھر جسوقت غذا آنتون مین سطح کے چکنے ہونے سے
دیر تک نہ ٹھہرے اور جلد نکل جائے اُسکی علامت غذاے غیر منہضم کے ساتھ رطوبات مذکورۂ بالا کا آنا اور امعا مین غذا کا کم ٹھہرنا اور معدے
کا حال اچھا ہونا اگر معدہ سالم ہو اور اگر معدہ بھی اُن رطوبات سے بھرا ہوا ہو معدے کا ہضم بھی تباہ ہو جیسا امراض معدہ مین مذکور ہوا اور جاننا
چاہیے کہ یہ اسہال ہاضمہ اور ماسکہ کے ضعف سے اکثر عارض ہوتے ہین علاج قی کرین اور مسہل مثل ایارج فیقرا اور حب صبر کہ ناشف رطوبت
ہو دین تاکہ رطوبت کا تنقیہ ہو اور اگر تنقیہ سے مطلب کامل حاصل نہو سفوف حب الرمان اور قرص گلنار استعمال کرین تاکہ باقی رطوبت بھی خشک
ہو جائے اور جو کچھ اسہال معدی رطوبی مین بیان کیا گیا ہو وہی اُسکا علاج ہو اور بھو کا اور پیاسا رہنا نفع کلی دیتا ہو اور باقلا کو سرکہ مین جوش
دیکر پینا شکم کو روک دیتا ہو اور جو چیز مادے کو قطع کرتی ہو مفید ہو اور یہ طلا مفید ہو سعد سنبل تخم کرفس ہر یک چار درم زعفران مصطگی ہر ایک ایک
درم گلاب مین پیسکر طلا کرین اور پرند جانور اور گوشت عمدہ غذا ہو خاص کر کباب کہ مصالح موافق ملا کر بنائین لیکن اگر تپ ہو گوشت نہ دین چوتھے
وہ ہو کہ سوء مزاج رطب سادہ امعا مین عارض ہو اس سبب سے اُسکا جرم ست اور تر ہو جائے بالضرور اُنکی قوت ماسکہ ضعیف ہو جائے
پھر غذا نہ ٹھہرے اور جلد نکل جائے اور اُسکی علامت وہی ہے کہ رطوبی مین گذر چکی مگر اتنی بات ہو کہ اس جگہ غذا کے ساتھ رطوبت فاسد

بالکل نہین نکلتی علاج قرص اور سفوف قابض اور نشف یعنے رطوبت خشک کرنے والی دین اور امعا پر روغن گل ملین اور ستو کے اقسام یعنے بھنے ہوئے آٹے اور دوسری غذائین موافق کہ یابس ہون کھلائین پانچوین وہ ہی کہ خلط لذاع صفراوی امعا پر دوسرے اعضا سے آپڑے اور اُسکے لذع کے دو سبب جو کچھ اُنمین ہی اُسکو دفع کرین جیساکہ خلفہ مین بھی گذر چکا اور اُسکی علامت براز مین صفرا آنا اور براز آنے کے وقت مقعد مین سوزش اور خلش کا ہونا اور یہ صفرا کبھی زرد ہوتا ہی اور کبھی نیلہ پن سے یا سیاہی مائل علاج قی اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کرین اور مسہل کیلیے ایسی چیز استعمال کرین کہ مسہل بالعصر ہو یعنی قبض سے اور نچوڑ کر اسہال لائے جیسے ہلیلہ زرد شکر مین ملاکر اور اُسکے مانند اور جاننا چاہیے کہ اس جگہ قی اسہال سے افضل ہی اور تنقیہ کے بعد تقویت کے لیے قرص طباشیر قابض اور اُسکے سوا جو کچھ قابض اور سرد اور مقوی احشا ہو پینے مین اور طلا مین استعمال کرین فائدہ ہلیلہ زرد باوجودیکہ اسہال صفرا کرتی ہی اپنی قوت قابضہ سے امعا کو قوت دیتی ہی اس سبب سے فضول کو اُنپر گرنے سے روک دیتی ہی اور عمدہ غذا بکری کے پائے اور مرغ کے کباب اور سماق کو مویز کے ساتھ کوٹ کر اس سے تراش کرنا اور گاورس اور ارزن مقشر اور چانول بکری کے گردہ کی چربی مین بھنے ہوئے مفید ہین لیکن اگر تپ ہو گوشت اور چربی نہ دین چھٹے وہ ہی کہ وہ اعصاب جو امعا مین آئے ہین اُنہین ایک قسم کا فالج ہونے سے امعا مین ضعف آئے اور ان اعصاب مین فالج ہونے کا سبب یا تو یہ ہی کہ خود اعصاب مین اور اُنکے مبدا مین بلغم سے امتلا آیا یا سقطہ اور ضربہ ان اعصاب کے مبدا پر پہونچا اور علامت اور علاج وہی ہین کہ فالج مین گذر چکے ساتوین وہ ہی کہ بلغم اور صفرا زلق الامعا کا سبب ہوا اور اُسکی علامت براز کا زرد ہونا اور بلغم کا آنا اور شکم مین قراقر کا ہونا اور کبھی غثیان بھی ہوجاتا ہی اور یہ قسم اکثر میوون کے بہت کھانے سے عارض ہوتی ہی علاج جو کچھ صفراوی مین اور رطوبی مین ہی استعمال کرین اور یہ سفوف مفید ہی ص ہلیلہ زرد دو مثقال حب الرشاد حب الآس سماق کزمازج ہر ایک ڈیڑھ مثقال حب الرشاد کے سوا سب کو باریک کرلین خوراک دو درم اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ دوا ے مسہل قوی العمل جیسے سقمونیا کہ اُسکو نہ بھونین اور اُسکے سوا زلق الامعا پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ مسہلات پینے کے بعد عارض ہو علاج چار تخم بھون کر روغن گل مین ملکر دین اور سفوف گل ارمنی مفید ہی اور مرطوب مزاج کو حب الرشاد روغن گل یا روغن زیت مین چرب کرکے دینا مفید ہی تین درم سرد پانی کے ساتھ دین اور اگر حب الرشاد دوغ مین جوش دین یہانتک کہ غلیظ ہو جائے خوب تاثیر ہوتی ہی تنبیہ جو کچھ اس فصل مین غذا سے غیر منہضم کے آنے کا بیان آیا ہی اس ہضم نہونے سے یہ مراد نہین کہ دانہ ویسا ہی بے ہضم ہوے نکلے اسواسطے کہ جب معدہ سالم ہوتا ہی ہضم کامل ہوتا ہی لیکن اس سبب سے کہ امعا مین بھی ہضم ہوتا ہی تاکہ جو کچھ غذا کے قابل ہو جگر کی طرف جذب ہو ظاہر ہی کہ جب آنتون کا ہضم باطل یا ناقص ہوگا اُسی کے موافق براز مین بھی کیلوس آئیگا اور اُسکا قوام معتدل نہوگا مگر جبکہ معدے مین بھی آفت ہو اور بعضے کہتے ہین کہ زلق امعا سے یہ مراد ہی کہ معدے کا ہضم باطل یا ناقص ہو اور زلق الامعا اسلیے اُسکا نام ہوتا ہی کہ یہ اُسکو لازم ہی فصل اسہال خون کے بیان مین کہ خاص آنتون مین سے آئے فقط اور اسہال کی دوسری انواع دموی اور غیر دموی امراض جگر اور امراض معدہ اور زلق امعا مین بہ تفصیل اُنکے ابواب مین گذر چکی اب جان لے کہ اسہال امعا خونی ہون یا مدی یا خراطی مطلقاً دوسنطاریا کہلاتے ہین اور جان لے

کہ اسہال دموی معائی کی دو قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ امعا مین خراش ہوجائے اور اُسکو سحج کہتے دوسری وہ ہی کہ آنتون کی رگین خون سے بھر جائین اور اُنکا مُنہ کھل جائے اور خون نکلے حالانکہ امعا مین سحج نہو پہلی قسم وہ اسہال دموی امعائی کہ آنت کی رگون کے مُنہ کھلنے سے عارض ہوا اور یہ بھی دو طرح پر ہین ایک تو یہ کہ امعاے غلاظ کی رگین کھل جائین اُسکی علامت یہ ہی کہ ہر قیام مین اول براز خون کے ساتھ ملا ہوا آئے اُسکے بعد فقط براز آئے اور بواسیر کی بھی کوئی علامت نہو مثلاً مقعد مین درد اور گرانی اور خارش اور براز کے بعد خون کے قطرات کا آنا اور اس سے پہلے براز مین ملکر نہ آنا دوسرے یہ کہ امعاے دقاق کی رگون کے مُنہ کھل جائین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ ہر بار اول فقط براز آئے اُسکے بعد خون مین ملا ہوا اور سحج کے آثار مثلاً درد اور مڑورا اور خراطہ اور قیام کبدی کے آثار مثلاً دورہ پر خون کا آنا اور دورہ مین پڑنا اور خون کا غسالی ہونا یا خون خالص اور اُسکے سوا جو کچھ اُسکو لازم ہی اور ذوسنطاریاے کبدی مین مذکور ہی بالکل ظاہر نہو اور ذوسنطاریاے کبدی اور معوی مین جو فرق ہی اسہال کبدی مین مذکور ہی علاج اگر خون زیادہ ہو اور قوت قوی رگ باسلیق کھولین اُسکے بعد قبض کے لیے رُب ریباس رُب حب الآس رُب سیب رُب بہ قرص طباشیر قابض قرص کہربا وغیرہ دین اور اگر امعاے غلاظ یعنے نیچے کی آنتون مین سبب ہو قابض دواؤن سے حقنہ کرین اور مناسب یہ ہی کہ دواے مخدر جیسے افیون استعمال نکرین کہ اُسمین بہت خوف ہی اور اگر ضرورت ہو شیاف کے طریق پر استعمال کرین خصوصاً اُس شخص کے لیے جسکی نبض ضعیف ہو اور اگر اُس سے کام نہ چلے اور دوا پلانے کی حاجت پڑے جبتک افیون کو جندبیدستر اور زعفران کے ساتھ نہ ملائین استعمال نکرین اور اس مرض مین گل ارمنی آدھا درم شربت حب الآس اور شربت انجبار کے ساتھ بہت مفید ہی اور یہ حب مجرب ہی پوست انار کزمازو گل ارمنی ہر ایک برابر خوراک دو درم اور شکم پر محجمہ لگانا اور چار ساعت رکھنا اسہال کے روکنے مین مخصوص ہی اور جو کچھ کہ افیون کے استعمال کو بدون زعفران اور جندبیدستر کے کہا گیا ہی یہ احتیاطاً ہی ورنہ اکثر حبوب افیون بدون زعفران اور جند کے تجربہ مین آئی ہین اور کچھ ضرر نہین ہوا دوسری قسم سحج کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ امعا کی سطح اندرونی مین خراش ہو جائے اور وہ اسباب کے موافق چھ طرح پر ہی پہلی نوع وہ ہی کہ صفرا امعا پر گرے اور اُسکی سطح کو اپنی تیزی کے سبب چھیل ڈالے اور اُسکی علامت اسہال صفراوی کا پہلے ہونا اور صفرا کے اعراض کا ظاہر ہونا اور آنتون کا درد تو سحج کے سب اقسام کو لازم ہی اور ان اسہال مین اول صفرا خراطہ کے ساتھ ملا ہوا آتا ہی اُسکے بعد خون اور خراطہ اور لزوجات کے ساتھ پھر اگر سحج امعاے علیا مین ہو اُسکا نشان ناف کے اوپر درد اور کرب اور بیقراری اور پیاس کا غلبہ اور خون اور لزوجات کا نکلنا اور براز مین ملا رہنا اور امعا مین دوا کا کم ٹھہرنا اور جسقدر سحج کا مکان معدے سے دور اور نزدیک ہوگا اُسی کے موافق ان اعراض مین شدت یا تخفیف ہوگی اور اگر خراش امعاے سفلی مین ہوگا اُسکی علامت ناف کے نیچے درد کا ہونا اور براز سے پہلے خون اور خراطہ کا آنا اور اگر براز کے ساتھ آئین شدت سے ملے ہوے نہون اور کبھی صرف براز آتا ہی اُسکے بعد خون اور خراطہ خواہ براز مین مختلط ہو یا نہو اور خون اور خراطہ کا پہلے یا پیچھے آنا اور براز مین ملکر آنا یا نہ ملنا سحج کے حال پر موقوف ہی کہ امعا کے اجزا مین اوپر کی جانب ہی یا نیچے کی طرف چنانچہ پوشیدہ نہین لیکن سحج کہ امعاے مستقیم مین ہو اُسکے خاص علامات یہ ہین کہ خون اور خراطہ چکنائی اور چربی مین ملا ہوا ہو اور قولون اور اعور کے سحج کی خاص علامات یہ ہین کہ خون اور خراطہ

مین رطوبت لزج شامل ہو اور چکنائی نہو اور جاننا چاہیے کہ امعاے علیا کے سحج مین شدت سے درد ہوا کرتا ہی اور اُنکے جرم کے خراطہ اور قشور باریک
ہوتے ہین اور یہ سحج بدتر ہی خصوصاً اگر صائم مین ہی کیونکہ اُسمین عروق بہت ہین اور جگر سے بہت نزدیک اور صفرا اُسپر زیادہ گرتا ہو اور نیچے کے امعا کے
سحج مین یہ بات نہین کہ اُنمین درد شدید نہین ہوتا اور جسم غریب قشور ہی کے مانند کہ اُنکی جرم سے جدا ہوتا ہی البتہ غلیظ ہوا کرتا ہو اور یہ سحج زیادہ سالم ہی
اور جان لے کہ اسہال صفراوی مین ایک ہفتہ کی مدت مین سحج کی نوبت پہونچتی ہی اور دو ہفتہ سے کم مین امعا زخمی ہو جاتے ہین اور کبھی قرحہ گہرا ہو جاتا ہی
اور آنت کو سوراخ کرتا ہی اور ثفل سوراخ کی راہ سے نکلکر شکم مین جمع ہوتا ہی اور کبھی ثفل کے جمع ہونے سے شکم بہت بڑھ جاتا ہی جیسا استسقا مین اور
اکثر اس سے پہلے موت آتی ہی اور جسوقت کہ ایک ایسی چیز جیسے شراب کا تلچھٹ امعا سے نکلے موت کی دلیل ہی علاج اگر ابھی تک صفرا گرتا ہی اول
اُسکو روک دین کہ وہی سحج کا سبب ہی اور اُسکا یہ طریق کہ ربوب ترش دین جیسے رُب غورا اور رب انار رب ریباس رب سیب ترش رب آبی ترش اور غذا
کے لیے حصرمیات استعمال کرین یعنی جن غذاؤن مین انگور ترش کا پانی ہو اور اگر مادہ اعضاے رئیسہ مین ہو اُسکے تنقیہ کو مقدم رکھین اور مناسب چیزون
سے تنقیہ کرین اور اُس عضو کی تقویت مین اکثر مصروف رہین اور مزاج کی رعایت رکھین اور جب سبب منقطع ہو سحج کے علاج پر متوجہ ہون اور اُسکا
یہ طریق ہی کہ تخم کے اقسام سرد اور لعاب دار بھون کر اور چیپ دار چیزین جیسے سفوف مقلیاثا وغیرہ استعمال کرین اور مغریات سرد سے حقنہ کرین اور
مغری چیپ دار چیز کو کہتے ہین کہ امعا کی سطح پر چمٹ جائے اور اُنکی رگون کے مُنھ کو بند کردے اور جاننا چاہیے اگر امعاء علیا مین سحج ہو پینے کی
دواؤن کا زیادہ نفع ہی اور اگر نیچے کی آنتون مین ہو حقنہ جلد اثر کرتا ہی کیونکہ دوا کا اثر موضع مقصود مین جلد پہونچتا ہی سفوف مقلیاثا اسبغول بیس
درم تخم ریحان تخم کنوچہ تخم بارتنگ صمغ عربی گل ارمنی تخم خشخاش ہر ایک پندرہ درم تخم حماض خرنوب نشاستہ ہر ایک سات درم تخم کے اقسام کو بھون لین اور
چار تخم کے سوا سب دواؤن کو کوٹ کر آپس مین ملائین اور حاجت کے موافق سرد پانی سے کھلائین اور جان لے کہ مقلیاثا لفظ یونانی ہی دو معنون مین
آتا ہی ایک تو سفوف بزوری اور اس جگہ یہی معنی مراد ہین دوسرے حب الرشاد کو کہتے ہین اسیواسطے جو نسے سفوف مین حب الرشاد ہو مقلیاثا کہلاتا ہی
حقنہ حابس یعنے قابض برنج بھنے جو کا آٹا عدس مقشر گلنار پوست انار حب الآس سب برابر پکا کر چھان لین اور صمغ عربی نشاستہ دم الاخوین عصارۂ
لحیۃ التیس کاغذ سوختہ صدف سوختہ سفیدۂ ارزیر باریک کرکے اُسمین ملائین اور چربی گردہ بز زردۂ بیضہ ملاکر حقنہ کرین فائدہ خوش آواز اور ملائم ساز اور
حکایات عجیب اور دلفریب کا سننا اور باغات اور جواہرات اور خوبصورتون کو دیکھنا اس مرض مین بڑی تاثیر رکھتا ہی اور اکثر دوا کا ترک کرنا شفا کا سبب
ہوتا ہی اور غذا کی احتیاط اور معدہ اور اعضاے رئیسہ کی تقویت سب تدبیرون سے بے پروا کرتی ہی اور اگر ابتدا مین کہ سحج کا اثر معلوم ہو چار درم
صمغ عربی باریک پیسکر سرد پانی مین ملائین کہ شہد سا ہو جائے پھر اُسکو پلائین نفع کلی دیتا ہی اور اگر امعا مین درد کی شدت ہو چار تخم ہر ایک ایک درم لین
اور گرم پانی مین لت کرین اور ایک مثقال روغن گل قسم اول اُسمین ملاکر پلائین درد دب جاتا ہی اور اگر ان بزور کا لعاب دین زیادہ لطیف ہی اور جاننا
چاہیے کہ ریوند چینی کی خاصیت اسہال دموی مین اور سحج مین عجیب ہی آدھے درم کے اندازہ سے کوٹ کر آب بارتنگ یا آب کاسنی یا آب
سیب ترش یا دوغ آہن تاب کے ساتھ دین اور یہ سفوف مفید ہی ص ریوند چینی اسبغول بریان تخم ریحان ہر ایک آدھا درم صمغ عربی

نشاستہ بریان ہر ایک ایک درم سب ایک خوراک ہی سرد پانی مین یا شیرۂ بارتنگ کے ساتھ پلائین اور اگر زیادہ قوی کیا چاہین کچھ افیون یا بزر البنج بڑھائین اور جہان کہین پیاس کا غلبہ ہو شیرۂ خرفہ سب سے زیادہ مفید ہی اور جاننا چاہیے کہ سحج مین اور شکم سے خون آنے مین مطلقاً گوشت مضر ہی اور جہان ناچاری ہو ہلکے پرند جانورونکا گوشت اور بز غالے کے پائے کہ رب غورہ رب ریباس اور آب لیمون سے ترش کرین کھلا سکتے ہین دوسری نوع وہ ہی کہ بلغم سحج کا سبب ہو جائے اور یہ بلغم یا تو نمکین شور ہوتا ہی کہ شوریت سے آنت کے سطح مین خراش کرے یا شدت سے چیپ دار کہ امعا کے سطح پر شدت سے چمٹ جائے اور جب جدا ہونے لگے امعا پر سے تمام لزوجات کو کھینچکر اُسکو چھیل ڈالے اور اُسکی علامت اُسی بلغم کے اسہال کا پہلے آنا اور ریاح اور قراقر کی کثرت اور خراطہ اور خون کے ساتھ بلغم نکلنا اور بوجھ کے ساتھ درد ہر وقت رہنا اور نیچے کی جانب نہ آنا اور تیز نہونا اور بلغم کے دوسرے آثار اُسکے گواہ ہون اور یہ اسہال اکثر نزلہ اور زکام کے بعد عارض ہوا کرتے ہین اور ایک مہینے مین امعا مین قرحہ ڈالتے ہین علاج اول سبب کا ازالہ کرین یعنے استفراغ کرین اور مادے کو روک دین اُسکے بعد سحج کے لیے تخم کے اقسام چیپ دار نرم کہ اس سحج کے مناسب ہون جیسے تخم ریحان بارتنگ تخم بادروج وغیرہ دین اور ہلیلہ سیاہ روغن مین بھونکر اور کوٹ چھان کر ایک درم کے اندازے سے قند سفید برابر مین ملا کر کھلائین نہایت مفید ہی اور یہ حقنہ مفید ہی اُسکی ترکیب حب الآس پوست انار جفت بلوط پانی مین جوش دیکر صاف کرین اور پھٹکری اور کاغذ سوختہ اور زعفران اور سفیدہ ارزیز باریک پیسکر اُسمین ملائین اور حقنہ کرین اور ملانے کی دواؤن کا وزن پکانے کی دواؤن کی نسبت ایک تہائی چاہیے اور دوا اور وزن کی کمی اور زیادتی طبیب کی راے پر موقوف ہی مریض کے حال کے موافق تصرف کرے اور جہان کہین درد قوی اور سحج زیادہ اور بیمار مضطر ہو اگر آدھے چنے کے برابر افیون اس حقنہ مین ملائین کچھ مضائقہ نہین فی الفور درد تھم جاتا ہی تیسری نوع وہ ہی کہ سودا امعا پر گرے اور سحج پیدا کرے اور جاننا چاہیے کہ یہ سحج سوداے سوختہ سے ہی عارض ہوتی ہی اُسکی لذع کے سبب اور علی الاتفاق یہ سودا چالیس دن مین آنت کو زخمی کر ڈالتا ہی اُسکی علامت پیچش کا ہمیشہ رہنا اور شدت کی پیچش اور خون اور خراطہ اور براز کے ساتھ سودا کا آنا اور اُس براز کا رنگ ایسا ہوتا ہی جیسے شراب کا تلچھٹ سیاہ ہوتا ہی اور اس سحج مین درد کی شدت سے کبھی غشی آتی ہی اور اس سودا کا جس سے کہ سحج ہوتی ہی نشان یہ ہی کہ جب زمین پر پڑے اُسکی ترشی سے زمین اُبلنے لگے غرض کہ یہ سحج مہلک بیماریون مین سے ہی علاج اول سبب کو قطع کرین اور سودا کو روک دین پھر اُن چیزون سے طحال کو قوت دین کہ ضعف الطحال مین اُنکا بیان گذر چکا اور مولدات سودا کو ترک کرین اور سحج کے تدارک کے لیے سفوف الطین اور بزور نرم مناسب کھلائین اور نشاستہ صمغ عربی کتیرا گل ارمنی دم الاخوین باریک پیسکر چاول کے پکے ہوئے پانی مین ملائین اور زردۂ بیضہ ملا کر حقنہ کرین اور غذا مین کمی کرین اور ترشی کے کھانے سے منع کر دین چوتھی نوع وہ ہی کہ ثفل غلیظ خشن یعنے کھرا کھرا امعا پر گذرے اور آنت کو چھیل ڈالے اُسکی علامت پہلے شکم مین قبض رہنا اور خشک قابض چیزون کا کھانا اور امعا سے ثفل خشک کا تکلیف سے آنا علاج شکم نرم کرنے کے لیے مزلقات دین جیسے لعاب بہدانہ لعاب اسبغول شربت بنفشہ وغیرہ اور اس قسم کے لعاب اور شربت زیادہ مفید ہین اسواسطے کہ باوجودیکہ شکم نرم کرتے ہین درد کو بھی تھامتے ہین اور خیار شنبر بھی دے سکتے ہین لیکن دوسرے مسہلات جیسے ہلیلہ وغیرہ قوی العمل مناسب نہین اور جبتک امعا ثفل مذکور سے پاک نہون

ہرگز قابضات ندین کہ نہایت مضر ہو اسی واسطے صاحب اسباب و علامات نے کہا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہی کہ ابھی تک طبیعت مین خشکی ہی اور امعا مین سحج کا سبب باقی ہی اور سحج کی جگہ سے خون بہتا ہی اور خراط آتا ہی پھر طبیب جاہل قابضات سے بند کرتا ہی اس سبب سے براز زیادہ بند ہوتا ہی اور خشکی بڑھ جاتی ہی اور قولنج کی نوبت پہونچتی ہی اور سحج بڑھ جاتی ہی اور بیمار ہلاک ہوتا ہی لیکن جب کہ ثفل خشک سے امعا پاک ہو جائین اور خون اور خراط آنا رہے قابضات کا استعمال کر سکتے ہین کہ اس صورت مین ضرر نہین ہوتا پانچوین نوع وہ ہی کہ سمی دواؤن کا کھانا جیسے ہرتال اور نوشادر اور چونہ وغیرہ سحج کا موجب ہو اور اسکی علامت اُن چیزون کے کھانے کے بعد سحج کا پیدا ہونا اور اُن چیزون کے کھانے کا نشان کہ شاید کوئی چھپا کر دیوے باب شرب سموم مین کہا جائیگا علاج ذکر ین اور درد کی تسکین اور شکم کی تلیین کے لیئے تازہ دودھ دین اور چیپ دار حریرے کہ نشاستہ وغیرہ سے بنائین مفید ہین چھٹی نوع وہ ہی کہ مسہل دواؤن کے کھانے سے سحج عارض ہو اور مسہلات سے جو سحج پیدا ہوتی ہی یا تو دوا کی کیفیت کی تیزی سے ہوتی ہی یا دوا کی تیزی سے کہ اعضا سے امعا پر آئے اور یہ سحج زیادہ سالم ہی اکثر چار دن سے زیادہ تجاوز نہین کرتی اگر بد پرہیزی اور سوء تدبیری واقع نہو علاج دوائین سفری سرد جیسے سفوف الطین مقلیاثا وغیرہ دین اور دوغ ترش آہن تاب یعنے لوہے سے داغ کر کے دین سب دواؤن سے زیادہ مفید ہی تنہا استعمال کرین یا چاول کے ساتھ کھلائین اور جاننا چاہیئے کہ جو سحج امراض حادہ کے بعد ہو جاتی ہی ردی ہی اور اُسمین بیمار کم بچتا ہی سفوف الطین اسبغول تخم ریحان تخم کنوچہ نشاستہ تخم حماض تری بریان صمغ عربی گل ارمنی طباشیر سب برابر لین اور کم زیادہ کرنے کا اختیار ہی جیسا مناسب ہو عمل کرین اور اسی طرح بزور کے بھوننے اور نہ بھوننے مین اختیار ہی پھر سہ تخم کے سوا سب کو باریک کر لین اور روغن بادام یا روغن گل مین چکنا کرین

اور گلاب مین تر کر کے تین درم یا کم و زیادہ کھلائین

فصل پیپ اور زرداب کے خاص امعا سے آنیکے بیان مین یہ دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ ورم رودہ پیکا کر پھوٹ جائے دوسرے یہ کہ خراش امعا کا قرحہ ہو جائے اور یہ اکثر امعاے غلاظ مین ہوتا ہی اور بہت سالم ہی اور امعاے دقاق مین کمتر ہوتا ہی اور پیدا ہوتا ہی تو مہلک ہوتا ہی کیونکہ وہ معدہ اور کبد سے قریب ہین خصوصاً اگر صائم مین ہو اسواسطے کہ وہ جگر سے بہت نزدیک ہی اور اسکا جرم بہت باریک ہی اور خاص امعا سے پیپ کے آنے کی علامت یہ ہی کہ اسمین پہلے سے ورم نہو یا سحج موجود ہو اور ہر ایک کے خاص خاص آثار ظاہر ہون علاج اول صفائی امعا کے لیے صاف کرنے والی دواؤن سے حقنہ کرین حقنہ کہ صاف کرتا ہی ساق پوست انار عدس بیخ شعیر نیم کوب کر کے پانی مین پکائین اور صاف کرین اور کچھ ایک کچا چونہ یعنی ان بجھا ملا کر حقنہ کرین اور اگر بڑی پیپ اور بدبو نکلے تاکل او تعفن کی دلیل ہی اور صاحب موجز کہتا ہی کہ جرادہ اور خراط سے قطعاً معلوم ہوتا ہی کہ قرحہ ہی پھر اگر اُن مین بدبو ہی تاکل معلوم ہوتا ہی سو اس صورت مین لازم ہی کہ برنج اور عدس اور نخود پکا کر اور آدھا درم یا ایک درم قرص زرنیخ اس مطبوخ مین ملا کر حقنہ کرین تاکہ اجزاے متاکل اور متعفن کو تراش دے اور قرص کے وزن مین کم اور زیادہ کرنا اور اس مطبوخ کے ساتھ استعمال کرنا طبیب کی راے پر منحصر ہی اگر عفونت کمتر ہو آدھے درم سے بھی کم ملائین اور اگر تعفن زیادہ ہو ایک درم سے بھی زیادہ استعمال کرین اور حاصل کلام جبکہ امعا پیپ اور زرداب سے پاک ہون اور یہ مرحلے سے حقنہ کرین تاکہ قرحہ اچھا ہو جاے اور وہ اسطرح پر ہی کہ صمغ عربی گل ارمنی دم الاخوین

عصارہ لحیۃ التیس کاغذ سوختہ باریک پیسکر بارتنگ اور توت خام کے شیرہ مین ملائین اور حقنہ کرین قرص زرنیخ کی ترکیب زرنیخ سرخ زرد شب یمانی مانوس سوختہ نورہ سرد ناکردہ ہر ایک چھ درم افیون زعفران ہر ایک چار درم سب دوا کو باریک پیسکر شیرہ بارتنگ مین ملاکر قرص بنالین اور خشک کرین اور وقت ضرورت کے استعمال کرین جیسا کہ بیان کیا گیا ہی اور اگر قرص مذکور کے اجزا سے مطبوخ بنائین زیادہ لطیف ہوگا اور جاننا چاہیے کہ یہ دوائین داغ کا حکم رکھتی ہین اور اس سبب سے کہ امعا کے اندر لوہے سے داغ کرنا غیر ممکن ہی اُسکی جگہ ان دواؤن کا استعمال مقرر کیا ہی لیکن چاہیے کہ ابتدا مین انکو ہرگز استعمال نکرین اور اسی طرح اگر اسہال دموی اور صفراوی ہون یا تپ ہو بلکہ انکو اُسوقت استعمال کرین کہ مادہ غلیظ ہو اور بلغم ہو اور امعا سے چرک یعنے زخم کا میل آتا ہو اور تپ نہو اور باوجود اسکے اگر اُسکے استعمال سے لذع شدید پیدا ہو روغن گل سے حقنہ کرین اور اگر لذع نہ پیدا ہو مکرر استعمال کرین اور اگر مریض اُسکی برداشت نہ کر سکے اول کوئی چیز مخدر دین اُسکے بعد استعمال کرین اور اُس حقنہ کے بعد گل ارمنی اور صمغ عربی شیرہ خرفہ کے ساتھ حقنہ کرنا مفید اور مدہ اور بلغم مین یہ فرق ہی کہ مدہ پانی کے نیچے بیٹھ جاتی ہی اور ہلانے سے اُسکے اجزا جدا ہو جاتے ہین اور سل مین تفصیل اُسکا ذکر آیا ہی فائدہ صاف کرنے والی چیزون کا پینا مثل ماء العسل اور شربت نبات اور ایارج فیقرا قرحہ کو دھوتا ہی اور گوشت پیدا کرتا ہی کئی مرتبہ دین اور دہی اور دودھ لوہے سے یا پتھرون سے داغ کیا ہوا بہت مفید ہی اور جہان کہین زیادہ غذا کی حاجت پڑے جو کے آٹے سے کہ اُسمین سبوس موجود ہو شیرہ لین اور دودھ کے ساتھ پکاکر نبات ملاکر دین اور بکری کے پائے صمغ عربی کے ساتھ مفید ہین تنبیہ جہان کہین مدہ کے نکلنے سے سحج ہو اور ابھی باقی ہو مناسب ہی کہ اول سبب کو قطع کرین اُن چیزون سے کہ اپنی جگہ مذکور ہین اُسکے بعد مدہ اور قرحہ امعا کے پاک کرنے مین توجہ فرمائین

فصل زحیر کے بیان مین اُسکو علۃ الدحاجہ بھی کہتے ہین وہ معا مستقیم کی حرکت ہی بے اختیارانہ فضلہ دفع کرنے کے لیے کہ اُسکے ترک کرنے مین اختیار نہین ہوتا اور اُسکے ساتھ اور کچھ نہین نکلتا مگر رطوبت مخاطی یعنی رینٹ کی صورت چیپ دار قلیل المقدار اور شاید کہ خون خالص مین ملکر آئے اور اُسکی کئی قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ رطوبت شور سوزش ناک معا مستقیم پر آئے اور لذع کے سبب براز کے دفع کرنے پر آمادہ کردے اور اُسکی علامت رطوبت مذکور کا رطوبات مخاطی کے ساتھ نکلنا اور نفخ اور قراقر اور پیاس کی کمی اور مقعد مین سوزش کا ہونا علاج جو کچھ سحج بلغمی مین گذرا استعمال کرین اور یہ سفوف مفید ہی مغز چار مغز بریان دو مثقال جوان ایک درم کندر آدھا درم ان تینون کو باریک کرکے نیمگرم پانی سے کھلائین اور جہان کہین تقاضا بہت ہو اور کوئی چیز نہ نکلے اور درد زیادہ ہو گندھک بکری کی چربی مین کوٹ کر آگ پر رکھین اور ایک طباخ سوراخ دار اُسپر ڈھاک دین اور مقعد اُس سوراخ پر رکھین تاکہ اُسکا دھوان آنت پر پہونچے اور شیاف زحیر مفید ہی اُسکی ترکیب کندر زعفران شبت ہر ایک برابر کوٹ اور چھانکر شیاف بنائین اور ضرورت کے وقت اُنمین سے ایک کو استعمال کرین دوسری قسم وہ ہی کہ مادہ صفراوی زحیر پیدا کرے اُسکی علامت صفرا کا آنا اور مقعد مین سوزش حرارت کے ساتھ اور درد اور پیاس اور سرد پانی سے آرام پانا علاج جو کچھ سحج صفراوی مین گذرا استعمال کرین اور جان لین کہ حقنہ اور شیاف زحیر مین پینے کی دواون کی نسبت سریع الاثر ہین چنانچہ پوشیدہ نہین حقنہ کی ترکیب کہ اگر پیچش حد سے زیادہ اور حرارت غالب ہو اسکے استعمال سے ساکن ہو گل ارمنی سفیدہ ارزیر نشاستہ عدسی باریک پیسکر شیرہ بارتنگ یا شیرہ خرفہ مین ملائین اور زردہ بیضہ مرغ

اور کچھ ایک سرکہ ملا کر عمل کرین حمول کہ پیچش کا درد ساکن کرتا ہی زردہ بیضۂ مرغ روغن مین ملائین اور مردار سنگ گلاب مین باریک پیسکر اور سکھلا کر اسمین ملا دین اور روئی اُس مین بھر کر شیاف بنا کر اُٹھائین اور یہ شیاف نافع کندر زعفران رسوت صمغ عربی ہر ایک برابر اور کچھ ایک افیون اس مین ملائین اور شیاف بنا کر اُٹھائین اور گل سُرخ اور عدس دونون کوٹ کر روغن گل مین ملا کر ناف کے تلے طلا کرین اور مقعد پر لگائین اگر زیادہ

قسم حصہ ہو تیسری قسم اس زحیر کے بیان مین کہ امعاے مستقیم مین گرم ورم کے پیدا ہونے سے عارض ہو اور ظاہر ہو کہ اس صورت مین بیمار خیال کرتا ہی کہ آنت مین ثقل رک رہا ہی اس تخیل اور تمدد سے کہ ورم کو لازم ہی بے اختیار ہر وقت براز کے دفع کرنے کا ارادہ کرتا ہی اور اسکی علامت نیچے کی جانب جہان مستقیم ہی ضربان اور درد اور بوجھ کا محسوس ہونا اور شاید کہ ورم کی شدت سے تپ عارض ہو اور بول کا آنا دشوار ہو علاج رگ باسلیق کھولین اگر کوئی امر مانع نہو تاکہ وہ منقطع ہو اور کمر کے نیچے پچھنے لگائین اور غذا کم کردین اور خون کی حرارت اشیاے مناسبہ سے دور کرین اور جب کہ مادہ گرنے سے رک جائے جو مادہ کہ وہان آچکا ہی اُسکے نضج اور تحلیل اور درد کی تسکین کے لیے کوشش کرین اور اُسکا یہ طریق ہی کہ تخم خطمی تخم خبازی تخم کتان برگ کرنب بابونہ بنفشہ پانی مین پکا کر مقعد اور شکم پر نطول کرین اور اگر اس مطبوخ کا آبزن کرین بہتر ہی اور اگر حقنہ کرین زیادہ مفید ہو خصوصاً جہان کہین کہ ورم آنت کے اوپر کے اجزا مین ہو اور اگر اس مطبوخ کے اجزا کا شیاف بنا کر اُٹھائین بہتر ہی خاصکر جہان کہین کہ ورم نیچے کے اجزا مین ہو اور اگر قے کا آنا آسان ہو حکم کرین کہ مفید ہی اور جسوقت کہ مادہ تحلیل نہو اور جمع ہونے لگے جلبہ اکلیل الملک اور کرنب اور پیاز دونون آگ مین دبا کر پکے ہوئے اور تھوڑا سا مقل آپس مین ملا کر مقعد پر لگائین تاکہ نضج مین امداد کرے پھر اگر خود بخود پھوٹ جاے فبہا اور نہین تو شیاف مفجرہ یعنی توڑنے والے شیاف استعمال کرین تاکہ پھوٹ جاے اور جب پھوٹ جاے جو کچھ کہ خروج المدہ من الامعا یعنی آنتون سے پیپ آنے کے بیان مین ہم کہ آئے ہین کام مین لائین اور جب پیپ پاک ہو جائے زخم کے بھرنے مین کوشش کرین طلا کی ترکیب کہ ابتدا مین مفید ہی اور حرارت کو ساکن کرتا ہی صندلین آب کاسنی آب عنب الثعلب مین پیسکر کافور ملا کر مقعد پر طلا کرین اور روغن گل اور زردہ بیضۂ مرغ آپس مین ملا کر اور تھوڑا سا مردار سنگ بڑھا کر مقعد پر رکھنا اور شافہ کرنا درد کی تسکین کے لیے مجرب ہی اور سرد مادہ سے امعا مین ورم کمتر عارض ہوتا ہی اور قولنج ورمی مین ورم امعا بتفصیل مذکور ہی چوتھی قسم وہ ہی کہ براز خشک امعاے دقاق مین بند ہو اور دشواری سے نکلے اور زحیر کا باعث ہو یعنی کوتھنے کی ضرورت پڑے اور ریاح غلیظ اُس سے نکلکر درد شدید پیدا کرے اور کوتھنے کے سبب خراطہ اور رطوبت آنت سے نکلے اور اُسکی علامت شکم مین گرانی اور ہمیشہ درد رہنا اور مروڑ اُٹھنا اور ثفل خشک مقدار مین کم آنا جیسے چنے ہوتے ہین اور پہلے خشک غذاؤن کا کھانا فائدہ کبھی اس زحیر کو جاہل طبیب اسہال سمجھتے ہین اس سبب سے کہ رطوبت اور خراطہ نکلتے ہین اور اسی خیال سے قابضات استعمال کرتے ہین اور یہ امر ہلاک کا موجب ہوتا ہی سو لازم ہوا کہ اس نوع مین جسکا نام زحیر کاذب ہی اور باقی انواع مین جنکا نام زحیر صادق ہی ہم فرق بیان کردین تاکہ خطا واقع نہو ان دونون مین فرق یہ ہی کہ اسبغول یا دوسرے بزور بیمار کو پلائین پھر اگر وہ بزور امعا سے نہ نکلین اور شکم مین رہین جاننا چاہیے کہ زحیر کاذب ہی اور رکا ہوا ثفل بزور کے نکلنے کو مانع آتا ہی اور اگر بزور براز کے ساتھ باہر نکل آئین زحیر صادق کا نشان ہوگا

علاج مزلقات دین یعنی جن چیزون سے ثفل پھسل جاے جیسے شربت بنفشہ اور خیار شنبر روغن بادام ملاکر اور اُسکے مانند تاکہ خشک ثفل نکل
ہوا نکل جائے اور نرم حقنہ استعمال کرین اور کبھی فقط گرم پانی کا پینا دوسری تدبیرون سے بے پروا کردیتا ہی کیونکہ اعضا کو ڈھیلا اور طبیعت کو نرم کرتا ہی
تنبیہ قاعدہ کلی یہ ہی کہ زحیر کی خواہ کوئی قسم ہو اُسکے بند کرنے مین دلیری نہ کرین مگر جب تحقیق ہو جائے اور سبب زائل ہو چکے پانچوین قسم وہ ہی کہ حد سے
زیادہ سردی مقعد مین پہونچے خواہ داخل سے یا خارج سے اُس سبب سے اُسمین تشنج عارض ہو اور معاے مستقیم مین تمدد پیدا ہو پھر آدمی کو
اُس تمدد کے سبب سے یہ وہم ہو کہ ثفل ہی اور بے اختیار براز دفع کرنے پر آمادہ ہو اور اُسکی علامت پہلے مقعد مین سردی کا پہونچنا اور گرم پانی
کے استعمال سے اور گرم جگہ بیٹھنے سے آرام پانا علاج گرم پانی سے تکمید کرین اور روغن قسط گرم کرکے اور روغن گل روغن بابونہ گرم کرکے
طلین اور بابونہ شبت عنب الثعلب اکلیل الملک پکاکر آبزن کرین اور گرم اینٹ پر بیٹھنا مفید ہی اور اگر دو درم حب الرشاد بریان مسلم گرم پانی
کے ساتھ نہار دین نفع کلی ہوتا ہی چھٹی قسم وہ ہی کہ مقعد اور معاے مستقیم کو ثفل سخت کے نکلنے سے یا کسی سخت چیز پر دیر تک بیٹھنے سے مثلاً
سوار ہونے مین ایذا پہونچے پھر مقعد اور معاے مستقیم کی تکلیف سے زحیر عارض ہو اور اُسکی علامت سبب کا پہلے ہونا علاج نرمی کے
لیے موم اور روغن بابونہ اور مقل سے قیروطی بناکر طلین اور روغن کنجد اور روغن زیت سے حقنہ کرین اور زردۂ بیضہ روغن مین ملاکر حمول کرین
ساتوین قسم وہ ہی کہ معدہ اور امعا کے خلو مین ترشی کھانے کا اتفاق ہو اور اُس سبب سے زحیر پیدا ہونا علاج جلاب خام اور زردۂ بیضہ
مرغ نیمبرشت اور صمغ عربی اور گل ارمنی دین اور ترویح الارواح مین لکھا ہی کہ اسہال کی بیماری مین جسکے ساتھ زحیر کی شدت تھی مینے دیکھا ہی کہ ایک
ایسی چیز جیسے آنت ہوتی ہی بالشت کے برابر مقعد سے نکلی اور تین دن کے بعد سیاہ ہو کر گر پڑی اور اُس عارضہ سے دو آدمی اچھے ہوے
اور تین چار آدمی اُسمین ہلاک ہوئے اور ظن غالب یہ ہی کہ وہ معاے مستقیم کا طبقۂ داخلی تھا اور حاوی کبیر مین لکھا ہی کہ ایک قوم اطبا نے
ذکر کیا ہی کہ زحیر والون مین سے بہت آدمیون کو درد شدید ہوا اور اُسکے بعد اُنکی مقعد سے سنگریزے نکلے یعنے پتھریان براز مین آئین —

فصل مغص کے بیان مین یعنے آنتون کا درد جسکو مروڑا کہتے ہین اور اُسکے اقسام ہین پہلی قسم وہ ہی کہ امعا مین ریح غلیظ بند ہو جائے اور
تمدد کے سبب درد پیدا ہو اور اُسکی علامت نفخ اور قراقر اور بدون گرانی کے تمدد شکم مین اور ریح کے نکلنے سے فائدہ ہونا علاج حب ایارج اور
حب سکبینج اور معجون شہریاران وغیرہ دین تاکہ خلط خام سے کہ ریاح کا مادہ ہی امعا پاک ہو جائے اور ریاح کی تحلیل کے لیے تخم کرفس انیسون بادیان
اجوائین وغیرہ جو کچھ بادشکن ہو استعمال کرین اور اگر ضعف معدہ کے سبب ریاح پیدا ہو معجون کمونی اور معجون حب الغار استعمال کرین اور سرد
پانی اور نفاخ چیزون سے پرہیز کرین دوسری قسم وہ ہی کہ امعا پر صفرا گرے اور لذع کے سبب الم پیدا کرے اور اُسکی علامت درد سوزش کے
ساتھ ہونا اور تشنگی اور براز مین زردی اور مقعد مین سوزش اور آنت مین گرانی کا کم ہونا علاج بزور سرد لعابی مثلاً اسبغول تخم ریحان بارتنگ وغیرہ روغن گل
مین چرب کرین اور سرد پانی کے ساتھ دین اور مناسب ہی کہ بزور کو بدون بھونے استعمال کرین پھر اگر اسی تدبیر سے صحت ہووے فبہا ورنہ
صفرا کے تنقیہ کے لیے خیار شنبر شیرخشت وغیرہ آب کاسنی یا آب مکوے مین حل کرکے کھلائین تیسری قسم وہ ہی کہ سوء مزاج گرم سادہ امعا

مین عارض ہوا ور اپنی کیفیت سے مغص پیدا کرے اور اُسکی علامت شدت سے سوزش اور گرمی اور پیاس کا ہونا اور گرانی کا اور براز مین زردی کا نہونا اسواسطے کہ گرانی اور براز مین رنگ بدون مادے کے نہین ہوا کرتے علاج مزاج کی تبدیلی کے لیے جو کچھ سرد ہو اور حرارت کو ساکن کرے اور صفراوی مین مذکور ہو استعمال کرین اور یہ دوا بہت مفید ہو ص اسپغول گلاب مین لت کرین اور روغن گل اُسمین ملائین اور انار میخوش کا پانی ملا کر پلائین اور اگر انار میخوش کا پانی موجود نہو آب انارین کافی ہو چوتھی قسم وہ ہو کہ بلغم بورقی شور امعا پر گرے اور کیفیت بورقیہ سے مغص پیدا کرے اور اُسکی علامت براز مین بلغم کا آنا اور نکلنے کے وقت مقعد مین سوزش کا ہونا اور صفراوی کی نسبت پیاس کا کم ہونا اور گرانی کا اُس سے زیادہ ہونا علاج منقیہ امعا کے لیے حقنہ کہ مذکور ہوتا ہو استعمال کرین اور ناف کے گرد روغن گل ملین حقنہ کی ترکیب کہ اُس جگہ مناسب ہو سنا پانچ درم بنفشہ بسفائج سبز بادیان تخم کاسنی عنب الثعلب ہر ایک تین درم عناب دس دانہ سپستان بیس دانہ تربد دو درم مغز خیار شنبر پندرہ درم ترنجبین دس درم شکر سرخ نو درم جیسا کہ مشہور ہو اسی طریق سے پکا کر حقنہ کرین اور دوسرے حقنہ نرم بھی موافق ہین لیکن جہان کہین کہ حقنہ کا استعمال نہو سکے وہ مطبوخ کہ حقنہ کے لیے مذکور ہوا پلائین پانچوین قسم وہ ہو کہ خلط خام غلیظ بلغمی امعا پر چمٹ جاے اور غلظت اور ضعف قوت کے سبب دفع نہو اور مغص پیدا کرے اور اُسکی علامت کثرت سے گرانی اور ہمیشہ ایک جگہ درد کا رہنا اور کبھی کبھی براز مین بلغم لزج کا نکلنا اور درد کی جگہ چھونے سے سرد معلوم ہو علاج اگر خلط اوپر کی آنتون مین ہو شبت اور شہد وغیرہ جو کچھ مقی بلغم ہو اُنکے مطبوخ سے قے کرین اور اگر خلط نیچے کی آنتون مین ہو حقنہ کرین اور دونون صورتون مین ادویہ مسہل بلغم کا پینا فائدہ مند ہو اور تنقیہ کے بعد گرم جوارشین جیسے کمونی اور فلافلی وغیرہ کہ ریحی مین مذکور ہین دین تاکہ جو کچھ باقی ہو وہ تحلیل ہو اور مزاج کی اصلاح اور ہضم کی تقویت ہو اور یہ حب بلغمی اور ریحی مین مفید ہو اُسکی ترکیب نانخواہ ایک درم حب بلسان تین درم دونون کو باریک کرین اور گرم پانی یا عرق بادیان گرم کے ساتھ کھلائین آدھے درم کے برابر صبح اور اُسی قدر شام اور عمدہ غذا بلغمی اور ریحی مین بوڑھے مرغ کا شوربا اور چڑیون کا شوربا فلفل قرنفل زیرہ دارچینی ملا کر خارپشت کا گوشت بھنا ہوا بلغمی اور ریحی کے درد کو تھامتا ہو چھٹی قسم وہ ہو کہ براز خشک امعا مین بند ہو جائے اور کوتھنے سے نہ نکلے اور اُسکی علامت درد اور اُسکا علاج قولنج ثقلی سے ظاہر ہو گا ساتوین قسم وہ ہو کہ امعا مین ورم عارض ہو اور مغص پیدا ہو اور یہ بھی قولنج ورمی سے روشن ہو گا آٹھوین قسم وہ ہو کہ حیات اور حب القرع مغص کے سبب ہون اور دیدان کا بیان علیحدہ آئیگا نوین قسم وہ مغص ہو کہ مسہل دواؤن کے پینے کے بعد پیدا ہو علاج گرم پانی پلائین تاکہ دوا کی امداد کرے اور اگر اسہال مین نہ نکلے اور معدہ اور امعا مین درد شدت پکڑے قے کرین اور اگر اسہال آچکے ہین مگر دوا کی تیزی سے درد باقی ہو لعاب اسپغول لعاب خطمی وغیرہ استعمال کرین اور روغن گل ملین اور کبھی ایسا ہوتا ہو کہ دواے مسہل بالکل عمل نکرے اور درد شدت پکڑے اور شدت سے کرب پیدا ہو اس صورت مین ناچار فصد کی احتیاج پڑتی ہو

فصل امعا کے نفخ اور قراقر کے بیان مین اسکی دو قسمین ہین ایک تو وہ ہو کہ نفاخ غذائین جیسے لوبیا وغیرہ کھائین یا غذا مقدار مین زیادہ ہو یا اُسکی کیفیت بُری ہو جیسے بھینس کا گوشت کھائین اور اس سبب سے نفخ اور قراقر پیدا ہو اور اُسکی علامت سبب کا پہلے ہونا علاج اچھی

غذا کھائین اور عادت کو بدل ڈالین اور گلقند اور گلاب مفید ہین دوسرے وہ ہی کہ امعا مین ضعف اور سردی پیدا ہو اس سبب سے ہضم مین نقصان
آجائے اور غذا اگرچہ مقدار مین اور کیفیت مین خوب ہو اچھی طرح ہضم نہو اور اُسکی علامت قراقر کا ہونا باوجودیکہ غذا موافق ہو علاج کھانے مین
کمی کرین اور امعا کی تسخین اور تقویت کے لیے فلافلی اور کمونی کھلائین اور اگر ضعف ہضم کے ساتھ اسہال بھی ہون جوارش خوزی استعمال کرین
فصل قولنج کے بیان مین یہ آنت کا مرض ہی درد والا کہ اسمین طبیعت کی اجابت دشوار ہو اور شاید کہ کچھ نہ آئے اور یہ مرض نیچے کی آنتون مین
اکثر عارض ہوتا ہی خصوصاً قولون مین یہی وجہ ہی کہ لفظ قولنج کو قولون کے نام سے نکالا ہی لیکن جب اوپر کی آنتون مین عارض ہوتا ہی تب ایلاوس
کہلاتا ہی اور اس فصل کے آخر مین ایلاوس کے معنی اور علاج اور جو کچھ اُسمین اور انقلاب معدہ مین فرق ہی سب مفصل بیان کیے جاوینگے اب
جان لے کہ قولنج یا تو ذاتی ہی یا عرضی اور ہر ایک اقسام کے ذکر مین معلوم ہوگا پہلی قسم وہ ہی کہ بلغم غلیظ لزج اجی ثقل کے ساتھ ملکر امعا اور قولون مین
رک جاے اور قولنج پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ طبیعت مین احتباس اور شدت سے درد ہو اور اطراف سرد ہون اور نیچے کے اعضا مین درد ہو
اور قولنج کے پیدا ہونے سے پہلے اشتہا کا ساقط ہونا اور تخمہ اور غلیظ غذاؤن کا کھانا اور ثقل مین بلغم کا آنا اور براز کا کم آنا عارض ہو اور مطلقاً ریح
کا اخراج نہو اور نفخ پیدا ہو اور ترش اور شور چیزون کو دل چاہے اور شاید کہ آنت کے درد کی شدت سے جگر گرم ہو اور عطش عظیم پیدا ہو اور قارورہ
سُرخ آوے اور جاہل کو یہ گمان ہو کہ قولنج ورمی یا صفراوی ہی اور حال یہ کہ بلغمی ہی سو قولنج مین پیاس اور قارورہ پر نظر نکرین دوسرے عوارض
کی تلاش کرین تاکہ غلطی نہ پڑے علاج اول شیاف اور حقنہ سے طبیعت نرم کرین اور جبتک شیاف سے کام نکلے حقنہ نکرین اور جب طبیعت
کھلجاے کوئی ایسی چیز دین کہ جلد اسہال لائے مثلاً سفرجلی مسہل اور شہریاران وغیرہ کہ شحم حنظل سقمونیا غاریقون سے تقویت دین اور اسہال
کے لیے عمدہ تر دوا سفرجلی ہی کہ غثیان کو دفع کرتی ہی اور معدہ کو قوت دیتی ہی اور قی کو روکتی ہی اور شہریاران بھی اسی قسم کی ہی اور جاننا چاہیے کہ
کہ جبتک شیاف اور حقنہ سے نہ کھلجاے مسہلات کا پینا منع ہی اور اُسمین بڑا خوف ہی اسیطرح آبزن اور کمادات اور ضمادات لیکن طبیعت کے
کھلنے کے بعد آبزن وغیرہ بہت مفید ہین اور جب قولنج کھل جاے ایک رات دن کھانا نہ دین بلکہ اگر بیمار زیادہ برداشت کرسکے بہتر ہی کیونکہ نہ کھانا
استفراغ کے قائم مقام ہی اور اُس بلغم کو تحلیل کرتا ہی کہ تنقیہ کے بعد باقی رہے اور اُس جگہ غذا نخود آب کہ بڈھے مرغ یا کبک یا کنجشک یا جوان
بکری کے گوشت سے بنائین اور اُسمین دارچینی زنجبیل زیرہ بسفائج اور پودینہ ڈالین کھانیکے ساتھ دینا مناسب ہی اور اُسکے بعد ایک گھونٹ آبکامہ
کا مفید ہی اور شیرۂ سبوس کہ اُسمین اجوائن اور کردیا اور شونیز ہو گاے کے گھی کے ساتھ نافع ہی اور کھانیکے بعد حرکت اور سواری معتدل اور غذا مین
کمی کرنا مفید ہی اور پانی کا کم کرنا ضروری ہی اور اگر پانی کی جگہ ماء العسل پئین یا عرق بادیان اور گلاب بہتر ہی شیاف کہ اس جگہ کام آتا ہی تربد شحم حنظل
انزروت بورۂ نمک شکر سرخ سب برابر لیکر چار انگشت کا شیاف بنائین اور بعضے کہتے ہین کہ چھ انگشت کا بنانا چاہیے تاکہ جلد کھولدے دوسرا نسخہ
قولنج کھولتا ہی اور درد پشت کو ساکن کرتا ہی بورۂ انزروت جاؤشیر مقل صابون زنجبیل نمک ہندی سداب تخم سپند محمودہ سب برابر لیکر شیاف
بنائین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ فقط صابون کو شیاف کی صورت تراش کر دبر مین رکھین حقنہ کہ قولنج بلغمی اور ریحی کو فی الحال برطرف کرتا ہی

بورہ یا نمک پانچ مثقال لین اور آب سداب یا آب برگ چقندر آب کرنب اور سات مثقال روغن زرد گاوی یا چار مثقال روغن بادام ملاکر شیر گرم عمل کرین اور اگر چہچہ بھر انکا مہ بڑھائین بہتر ہی اور جسقدر سبب قوی اور اعراض کی شدت ہو اُسی کے موافق حقنہ کے لیے قوی یا ضعیف دوائین اختیار کرین چنانچہ یہ پوشیدہ نہین ضماد کہ قولنج کو دور کرتا ہی شونیز مویزج ہر ایک بقدر مناسب لیکر نرم کرین اور بیل کے پتے مین ملاکر ناف پر طلا کرین اور روغن شبت اور روغن خردل شکم پر ملنا مفید ہی خصوصًا اگر اُسمین کچھ ایک روغن فرفیون اور جندبیدستر یا کچھ فرفیون ملائین تنبیہ جاننا چاہیے کہ قولنج کا درد کبھی تو مغص کے ساتھ مشتبہ ہو جاتا ہی اور کبھی درد گردہ یا درد رحم یا درد جگر یا درد معدہ درد طحال یا درد دیدان سے مشابہ ہوتا ہی اسواسطے لازم ہوا کہ قولنج مین اور ان درد کے اقسام مین فرق بیان کیا جاسے تا کہ اشتباہ رفع ہو جاسے سو قولنج بلغمی مین اور مغص مین یہ فرق ہی کہ اس قولنج کا درد ثقیل ہوتا ہی اور تخمہ کا پہلے ہونا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور ترسبزیون کا اور ترمیوؤن کا اور غلیظ غذاؤن کا کھانا اُسپر گواہی دے اور قولنج خواہ کسی طرح کا ہو لازم ہی کہ طبیعت کا کھلنا دشوار ہو اور مغص اُسکے خلاف ہی کہ اُسمین طبیعت کی اجابت دشوار نہین بلکہ شکم نرم ہوتا ہی خصوصًا درد اُٹھنے سے ایک ساعت کے بعد خاصکر اگر گرم پانی پیین پھر اگر مغص کا سبب خلط لذاع بورقی یا مراری ہو درد کا لذاع بھی اسکا گواہ ہی اور درد قولنج اور درد گردہ مین یہ فرق ہی کہ درد گردہ گردہ کی جگہ مین ٹھہرا ہوا ہوتا ہی اور وہان سے جگہ نہین چھوڑتا اور بیمار کو ایسا محسوس ہوتا ہی کہ اُسکے قطن مین جوال دوز یعنی دروش گڑا ہوا ہی اور اسی طرح پیشاب کی بندش یا کمی اور ریت بول مین آنا اور ورم گردہ کی اور علامتین گواہی دین اور قولنج ایسا نہین کہ اُسکا درد ایک جگہ نہین ٹھہرتا بلکہ کھنچتا ہی اور پھیل جاتا ہی کبھی تو اوپر کیجانب اور کبھی برابر پہلوؤن مین کبھی پچھلی طرف قطن کے فقرات کے مقابل اور جالینوس کہتا ہی کہ معا قولون قطن کے اطراف مین پہونچی ہی سو اسیطرح اُسکا درد سب طرف پہونچتا ہی اور درد قولنج کا یہ بھی خاصہ ہی کہ دائین طرف نیچے سے اُٹھتا ہی کیونکہ قولون کی ابتدا اسی جگہ سے ہی اور اس شدت سے ہوتا ہی کہ غشی اور سرد پسینا لاتا ہی اور یہ درد اسہال سے ساکن ہو جاتا ہی بخلاف درد گردہ کے کہ قی سے آرام ہوتا ہی اور درد قولنج مین اور درد رحم اور درد جگر اور درد طحال اور درد معدہ اور درد دیدان مین عضو کی جگہ سے اور درد کی مقدار سے اور ہر ایک کے عوارض لازمہ سے فرق ظاہر ہی مثلًا درد رحم نیچے کیجانب عانہ کیطرف مائل ہوتا ہی اور حیض کا بند ہونا اُسکی گواہی دیتا ہی اور اُسکے سوا جو کچھ اُسکے باب مین مذکور ہی بخلاف درد قولنج کے کہ اکثر خاصرہ کے درمیان اور ناف اور پیڑو کے درمیان ہوتا ہی اور درد دیدان نہایت خفیف ہوتا ہی اور دیدان کی جگہ بدلنے کے موافق جگہ بدلتا ہی اور اسیطرح کرم کا گرنا اور اُسکے سوا جو کچھ اُسکو لازم ہی اُسپر گواہی دے اور درد معدہ اور درد جگر اور درد طحال مین ان اعضا کی دوری سے فرق ظاہر ہوتا ہی بیان کا محتاج نہین اور جان لے کہ اشتہا کا ساقط ہونا اور قی اور نفخ اور پنڈلیون مین درد قولنج کے خاص علامات ہین فائدہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ قولنج دوسرے امراض سے بدل جاتا ہی جیسے فالج اور درد مفاصل اور درد پشت اور بواسیر اور مالیخولیا اور صرع اور استسقا اور بعضے اسبات کے قائل ہین کہ قولنج ایک شخص سے دوسرے شخص کو ہو جاتا ہی جیسے وبا دوسری قسم وہ ہی کہ ہواسے غلیظ امعا کے طبقات مین رک جاسے اور اس سبب سے کہ امعا مین تمدد اور راستے مین تنگی لاتی ہی قولنج پیدا کرے اور اُسکی علامات درد چبھن کے ساتھ اور درد کا بدلنا اور فراغت سے ڈکار نہ آنا اور اس سے پہلے نفاخ اور بہت سرد غذاؤن کا کھانا اور ترمیوؤن کا کھانا جیسے انگور اور خیار وغیرہ اور پہلے قراقر اور

نفخ ہونا اور اسی طرح اُسکے خواص مین سے ہو کہ جب کسی گرم چیز سے تکمید کرین یا ملین درد زیادہ ہو اور کچھ دیر کے بعد ساکن ہو سو زیادہ ہونیکی تو یہ وجہ ہو کہ ابخرۂ غلیظ ریاحی رطوبات زجاجیہ سے نکلتے ہین اسواسطے کہ اُسمین تکمید کرنے اور ملنے سے گرمی پہونچتی ہو اور ساکن ہونیکا یہ سبب ہو کہ ریاح لطیف اور تحلیل ہوتے ہین کیونکہ تکمید اور دلک کی یہی علت غائی ہو اور کبھی اس مرض مین ایسا ہوتا ہو کہ جہان ہوا رُک رہی ہو وہ جگہ اُبھر آتی ہو یہانتک کہ نظر آتی ہو اور کبھی براز نرم بھی آجاتا ہو اور یہ براز اسفنج کی طرح پھولا ہوا ہوتا ہو جیسے گائے بیل کا گوبر اور جب پانی پر ڈالین اوپر ٹھہرتا ہو اور تہ مین نہین بیٹھتا علاج شافہ اور حقنہ ریاح شکن سے طبیعت کو نرم کرین شافہ کہ اس جگہ مفید ہو بورۂ مقل جاؤشیر تخم سداب جندبیدستر حنظل ہر ایک مقدار مناسب لیکر شکر سرخ کے قوام مین ملا کر شیاف بنالین حقنہ ریاح شکن یعنی ریاح کو توڑتا ہو سداب تمام بابونہ قیصوم مرزنگوش تخم کرفس بادیان نانخواہ انجیر جسقدر چاہین لیکر پانی مین پکائین اور شہد ملا کر نیمگرم حقنہ کرین اور جسوقت کہ حقنہ کرین اور ریح بلغم زجاجی کہ ریح کا مادہ ہو نکل چکے اور پھر بھی درد باقی رہے جاننا چاہیے کہ آنتون مین سردی آگئی اُسوقت مین امعا کے مزاج کی تسخین اس حقنہ سے کرین بابونہ اکلیل برنجاسف سداب نانخواہ سیاہ دانہ نیم کوفتہ سب داؤن کو پانی مین پکا کر صاف کرین اور روغن زیت اور کچھ جندبیدستر ملا کر حقنہ کرین اور مریض کو حکم کرین کہ دوا کو بڑی دیر تک آنتون مین ٹھہرائے رکھے تاکہ خوب گرمی پہونچے کیونکہ اس حالت مین گرمی کا پہونچنا مطلوب ہو نہ تنقیہ اور قولنج ریحی مین سب چیزون سے زیادہ مفید کمونی اور فندادیقون اور سنجر پینا اور تریاق کبیر کھانا اور گاورس اور نمک سے تکمید کرنا اور روغن سداب اور روغن شبت اور روغن یاسمین ملنا اور سرد پانی زیادہ پینے سے پرہیز کرنا اور پانی کی جگہ ماء العسل اور عرق بادیان اور گلاب پر اکتفا کرنا اور قولنج ریحی کی ایک قسم ہو کہ شکم پر سودا کے گرنے سے اور نفخ پیدا ہونے سے عارض ہوتی ہو جیسا مالیخولیا مراقی مین بعضون کو پیش آتا ہو اور اُسکی علامت ترش ڈکار اور شکم مین نفخ دفعۃً اور درد شدید ہونا علاج تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ افتیمون اور تحلیل ریاح کے لیے جو کچھ کہ حقنہ اور شیاف اور روغن ملنے کا بیان آیا ہو استعمال کرین فائدہ ضمادات اور کمادات اور اُسکے سوا معاجین اور غذائین کہ بلغمی مین مذکور ہین ریحی مین بھی فائدہ مند ہین اور معجون ناری کا یہان بڑا فائدہ ہو اور جسوقت درد کی شدت ہو فلونیا دو نخود کے برابر یا زیادہ دین شیاف کہ مادے کو ایکدن مین پکاتا ہو اور درد کی تسکین اور نیند کے آنیکے لیے مخصوص ہو جندبیدستر زعفران مرسکیخ افیون ہر ایک برابر لیکر شیاف بنائین تیسری قسم قولنج ورمی کے بیان مین یہ کئی طرح پر ہو ایک تو وہ ہو کہ ورم دموی امعا مین پیدا ہو اور راستہ تنگ کردے اور ثفل اور ریح کے نکلنے کو مانع ہو اور قولنج پیدا ہو اور اُسکی علامت تپ تیز اور تشنگی اور رگون کا اُبھر آنا اور ورم کی جگہ بوجھ اور درد اور ضربان کا محسوس ہونا اور آہستہ آہستہ قولنج پیدا ہونا جسطرح پر کہ مادہ گرتا ہو اور ورم بڑھتا ہو اور شاید کہ بڑا درد ہو اور پیشاب کا راستہ تنگ کردے اور بول بند ہو جائے علاج داہنے ہاتھ سے فصد باسلیق یا فصد اکحل کھولین اور تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ مین نکالین اور اگر پیشاب بند ہو فصد صافن بھی کرین اور ہر روز ملین چیزین دین تاکہ ثفل آنتون سے ٹل جائے اور امعا مین جمع نہو اور درد زیادہ نہو اسی واسطے شارح اسباب و علامات نے کہا ہو اور کبھی باوجود قولنج ورمی کے ثفل کے بند ہونیسے قولنج ثفلی بھی پیدا کرتا ہو اور تلیین کے لیے آب آلو مغز فلوس خیار شنبر اور شیرخشت اور شربت بنفشہ کے ساتھ پینا نہایت مفید ہو اور اسیطرح آب کوے آب کاسنی

آب کا کنج آب انار کہ اسمین مغز فلوس حل کرین اور روغن بادام شیرین ملائین اور یہ حقنہ مفید ہی حلبہ تخم کتان بابونہ پانی مین پکا کر صاف کرین اور ماء الشعیر آب عنب الثعلب مغز خیارشنبر اسمین ملا کر نیم گرم استعمال کرین اور اگر درد کے ساتھ حرارت کی شدت اور لذع اور خارش ہو یہ حقنہ نفع کامل دیتا ہی عناب دس دانہ سپستان بیس دانہ تخم خطمی تین درم تینون کو پانی مین جوش دیکر چھان لین اور آب خیار آب کدو آب خبازی خیسرہ جو لعاب اسبغول ہر ایک پندرہ درم روغن بنفشہ یا روغن بادام دس درم اُس مین ملائین اور نیم گرم حقنہ کرین اور اوپر ذکر آچکا ہی کہ جبتک حقنہ سے قبض کھلے مسہلات کا پینا مناسب نہین اور چاہیے کہ ورم کی ابتدا مین ایک کپڑا گلاب اور سرکہ مین بھگو کر درد کی جگہ رکھین یا صندلین گلاب مین پیس کر ضماد کرین اور جب کہ سوزش ساکن ہو اور تزاید کے دن گذر جائین محلل اور ملین دوائین ضماد کرین مثلاً بنفشہ خطمی آرد جو بابونہ موم روغن لعاب تخم کتان آب اسمین ملا کر نیم گرم استعمال کرین اور روغن بابونہ کے عوض روغن بادام یا روغن کنجد یا روغن گاو ملائین جائز ہی اور روغن بنفشہ اور روغن بابونہ نیم گرم ملنا اور محلل اور ملین دواؤن کے مطبوخ سے نطول کرنا فائدہ مند ہی اور جان لے کہ اس قسم کے علاج مین جلدی کرین تاکہ ایلاوس مین نہ پہونچائے دوسری وہ ہی کہ امعا مین ورم صفراوی عارض ہو اور قولنج پیدا کرے اور اُسکی علامت غم اور سوزش اور تشنگی اور قے صفراوی اور مُنھ مین تلخی اور درد سوزش کے ساتھ ہونا علاج جو کچھ دموی مین گذرا وہی اُسکی تدبیر ہی مگر فصد کی حاجت نہین اور جہان کہین کہ صفرا غالب اور زیادہ ہو پینے کی دواؤن مین یعنی مزلقات مین سقمونیا بھی داخل کرین اور اس مقام مین شربت بزوری اور شربت بنفشہ اور شربت ورد مکرر اور آب تمر ہندی قند کے ساتھ اور گلقند گلاب اور عرق بادیان کے ساتھ مفید ہی تیسری وہ ہی کہ ورم بلغمی نرم امعا مین پیدا ہو اور قولنج عارض ہو اور یہ قسم شاذ و نادر ہوتی ہی اور اُسکی علامت بدن مین سستی اور آنتون مین بہت گرانی اور تپ اور سوزش اور پیاس کا نہونا اور اس سے پہلے بلغمی براز آنا علاج شبت اذخر اکلیل الملک قیصوم شکم پر درد کی جگہ ضماد کرین اور حقنہ کہ بلغم کو پاک کرنیوالا ہو استعمال کرین اور معجون تربد کھانا مفید ہی اور سرد پانی سے اور مغلظات سے خصوصاً کدو اور خیار وغیرہ سے پرہیز کرنا واجب سمجھین اور جو کچھ قولنج بلغمی مین مذکور ہی وہی اُسکی تدبیر ہی اور جو کچھ اعضاے باطنی کے سرد اورام کو مخصوص ہی وہی اُسکا علاج ہی چوتھی وہ ہی کہ امعا مین ورم صلب سوداوی عارض ہو اور قولنج پیدا ہو اور اُسکی علامت بوجھ اور ہلکا درد اور پیاس کی کمی اور پہلے طحال مین فساد کا ہونا علاج مرغ کی چربی اور روغنون سے اور نفخ کی توڑنیوالی دواؤن سے حقنہ بنا کر استعمال کرین اور محلل اور ملین دوائین پکا کر آبزن کرین اور مطبوخ افتیمون پلائین اور چکنا شوربا کھلائین اور ضماد کہ قولنج بلغمی اور ورمی مین مذکور ہی مفید ہی اور یہ قسم بھی شاذ و نادر ہوتی ہی چوتھی قسم قولنج التوائی کے بیان مین اور فتق بھی التوائی کی ایک قسم ہی اور التوائی وہ ہی کہ آنت اپنی جگہ سے ٹل جائے یا پیچ کھائے اسطرح پر کہ اُسمین گرہ سی پڑ جائے اور التوا اکثر اُس آنت مین ہوا کرتا ہی جسکا نام اعور ہی اور التوا تین طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ آنت بل کھائے اور اُسمین گرہ پڑ جائے دوسری یہ کہ بعضے رباط کہ پشت سے آنکا ربط ہی ٹوٹ جائین تیسری یہ کہ صفاق پھٹ جائے اور آنت بھی اپنی جگہ سے ٹل کر اُسطرف آجائے پھر اگر یہ صفاق کنج ران یعنی چڈھون کے قریب پھٹ گیا ہی آنت خصیون کی تھیلی مین اُتر آتی ہی خصوصاً اعور جیسا اُسکی تشریح مین ہمنے کہا ہی اور خصیون مین آنت کا اُترآنا قرو کہلاتا ہی اور قولنج التوائی کی علامت یہ ہی کہ سخت حرکت یا کودنا یا بوجھل چیز کا اُٹھانا یا اونچی جگہ سے گرنا یا فتق کا اتفاق پڑے یعنی صفاق پھٹ جائے اور اُسکے

بعد قولنج فی الفور پیدا ہوا اور حالانکہ بیمار مذکور کو اس سے پہلے قولنج کی عادت نہو اور اس قولنج کا خاصہ ہی کہ درد ایک جگہ ٹھہرا رہے اور حال یکسان رہے یعنی جگہ نہ بدلے اور نہایت زیادہ نہو بلکہ ایک حالت پر رہے اور ریحی اور ثفلی اُسکے خلاف ہین کہ ریحی مین درد جگہ بدلتا ہی اور ثفلی مین بعض اوقات نہایت غلبہ کرتا ہی اور جہان کہ التوا یعنی بل کھانیکا سبب فتق ہو اسی جگہ مراق کا اونچا ہونا اور کیس اُنثیین یعنی خصیون کی تھیلی کا بڑھ جانا گواہی دیے جسطرح پر کہ فتق پیدا ہوا ہو چنانچہ امراض صفاق مین ذکر آئیگا علاج بیمار کو حکم کرین کہ پشت پر لیٹے اور اپنے بدن کو برابر رکھے پھر اُسکا شکم اور کھیان آہستہ ملین جیسا مناسب جانین تاکہ آنت اپنی جگہ پر آجائے اور اگر یہ تدبیر کفایت نکرے تو شکم ملنے کے بعد اُسکی پنڈلی کو مضبوط باندھ دین اور چار آدمی اُسکے ہاتھ اور پانؤن کو ایسی طرح پر پکڑکر اُٹھائین کہ اُسکی پشت خم کھائے اور شکم اندر کی طرف جائے اور اسی شکل پر اُسکو دونون طرف ہلائین تاکہ آنت وضع اصلی پر پلٹ آئے اور اگر اس طریق سے بھی آنت اپنی ہیئت پر نہ پلٹے تو چاہیے کہ سیماب زندہ یعنی کشتہ نہو لیکر دھوئین اور ایک وقیہ کے برابر کہ کچھ اوپر دس درم ہوتا ہی یا دو وقیہ بیمار کو پلائین اور حکم کرین کہ چند قدم ٹہلے پھر شکم کو اپنے دونون ہاتھ سے زور سے پکڑ لے اسطرح پر کہ اوپر سے نیچے کی طرف دبائے اور اُسوقت مین چاہیے کہ بیمار کھڑا ہو اور دبائے اور نیچے کیجانب آہستہ باتا رہے تاکہ سیماب اُتر جائے اور آنت اپنی جگہ آجائے اور جب سیماب شکم سے نکل جائے شوربا سے اسفیداج چکنا دین چندروز تک اسی شوربا پر قناعت کرین اور دوسری غذاؤن سے پرہیز کرین تاکہ جو کچھ سیماب کے بوجھ سے کوفتگی آئی ہو بالکل زائل ہو اور شرط یہ ہی کہ سیماب کے پینے سے ایک دن یا دو دن پہلے غذا مین بھی شوربا سادہ چکنا دین تاکہ اُسکے پینے کا اثر بھی ظاہر ہو اور ضرر کچھ نہو تنبیہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ سیماب پینے کے بعد شکم کے دبانے سے نہین نکلتا ہی اس سبب سے درد زیادہ اور گرانی کا غلبہ ہوتا ہی اور بیمار بیقرار ہو جاتا ہی اُسوقت کی تدبیر یہ ہی کہ بیمار کو اُلٹا لٹکائین کہ سر نیچے اور پانؤن آسمان کیطرف ہون اور دیر تک اسی طرح رکھین تاکہ سیماب تمام مُنھ سے نکل آوے اور ہرگز سیماب کشتہ جسکو مقتول کہتے ہین استعمال نکرین کہ مہلک ہی کیونکہ رگون مین چڑھ جاتا ہی اور بے دھوئے بھی استعمال نکرین کہ مضر ہی اور سیماب کے دھونیکا طریق ہی کہ سیماب کو گہری کھرل مین ڈالین اور درخت بیدانجیر یعنی ارنڈ کا پانی اُسپر ڈالین اور ملین یہانتک کہ سیاہی اور میل سیماب سے جدا ہو پھر اُس پانی کو دور کرین اور مکوے سبز کا پانی اُسپر ڈالین اور پھر دیر تک ملین پھر اُس پانی کو بھی گرا دین اور سیماب کو کام مین لائین اور جہان کہین کہ بیدانجیر اور مکو کا پانی میسر نہو ہلیلہ بلیلہ آملہ لیکر ایک رات دن میٹھے پانی مین تر رکھین پھر اُسکا پانی لیکر اُس پانی مین سیماب کو ملین جبتک کہ پاک ہو جائے اور دوسرا طریق یہ ہی کہ سیماب نوے مثقال اور پانی ایک رطل لیکر ہانڈی مین ڈالکر کوئلے کی آگ پر جوش دین اور جسقدر پانی کم ہو اور ڈالین اور اسی طرح پکائین کہ پانی مین سیماب کی سیاہی کا رنگ آجائے اور سیماب مین جو کچھ بری چیزین اور تراب ہالک یعنی مٹی قاتل معدنی ہین اُنسے پاک ہو جائے فائدہ قولنج التوائی کہ فتق اور قرو کے سبب عارض ہو جب اُن حیلون سے جنکا ذکر آیا ہی آنت کو جگہ پر لائین پھر وہی تدبیر ہی کہ فتق اور قرو مین بیان کرینگے اور رفائد مربع کا اسطرح پر ایسی طرح باندھنا کہ آنت کو جگہ سے نہ ٹلنے دے ضروری ہی اور فتق کی جگہ پر قابض دواؤن کا رکھنا اور اسجگہ کو باندھنا بڑا فائدہ مند ہی پانچوین قسم قولنج ثفلی کے بیان مین واضح ہو کہ جب ثفل امعا مین رُک جاتا ہی قولنج لاتا ہی اور ثفل بند ہونے کے تو سبب ہین ایک تو یہ کہ غذا یذاتہ خشک ہو جیسے گاورس اور بلوط اور جوار دوسرے یہ کہ بہت کم کھانیکا اتفاق ہو اور کم ہونیکے سبب دافعہ دفع نکرے تیسرے یہ کہ حرارت یا یبوست امعا مین عارض

ہو اس سبب سے ثفل آنتون مین ٹھہر جائے اور نہ نکلے اور یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ مرارہ کی گرمی امعا مین آکر اُنکو گرم کرتی ہی چوتھے یہ کہ بدن سے بہت مائیت ادرار بول کے طور پر یا اسہال وغیرہ کے طریق پر نکلے اور بدن خشک ہو جائے پھر اعضا غذا مین بالکل مائیت کو جذب کرین اور ثفل خشک آنتون مین رہجائے اور ظاہر ہی کہ جبتک ثفل کا قوام رطوبت مائل نہین ہوتا نہین نکلتا پانچوین یہ کہ مسامات بدن کے کھلنے سے یا ہوا کی گرمی سے یا نہایت محنت اور مشقت سے اور اسوجہ سے کہ مائیت کے نکلنے مین بیان کیا ہی بدن مین زیادہ تحلیل واقع ہو اور ثفل بند ہو جائے چھٹے یہ کہ مخدرات کے پینے سے یا سوء مزاج بارد بافراط کے سبب کہ امعا مین عارض ہو امعا کی حس تباہ ہو جائے اور شاید کہ امعا مین ناسور پیدا ہو اور اُسکی حس کو زائل کر دے ساتوین یہ کہ اُس راستے مین کہ مرارہ اور امعا کے بیچ مین ہی اور اُسی راستے سے صفرا امعا مین آتا ہی سدہ پڑے اور صفرا کو کہ امعا کی دافعہ کو چونکاتا ہی آنے سے روک دے بالضرور ثفل بند ہو جائے آٹھوین یہ کہ امعا مین کرم پیدا ہون اور ثفل کی رطوبت کو کھائین اور ثفل خشک رُک جائے اور قولنج پیدا ہو نوین یہ کہ معاے قولون ضعیف ہو جائے اور فضلہ دفع نکر سکے اور یہ جو ثفلی کے نو اقسام ہین اُنمین سے ہر ایک کا بیان مفصل کیا جائیگا سو قولنج ثفلی کی کلیہ علامت یہ ہی کہ بوجھ اور گرانی اور درد اس مرتبہ کو ہوتا ہی کہ گویا آنت پھٹ جائے پھر جسکا سبب غذا کی خشکی ہو اُسکا نشان پہلے خشک غذاؤن کا کھانا جیسے برنج اور گاورس وغیرہ اور جو کھانیکی کمی سے عارض ہو پہلے کھانے مین کمی کرنا اُسکا گواہ ہی اور جہان امعا کی حرارت سے عارض ہو اُسکی علامت پیاس کی شدت اور جلن اور مراق کا لاغر ہونا اور قولنج سے پہلے ثفل مین خشکی اور بدبو ہوتی ہی اور براز سیاہ مائل بسرخی آتا ہی پھر اگر اُسکا سبب مرارہ کی حرارت ہو منھ مین خشکی ہو اور کبھی کبھی تپ آئے اور شاید کہ یرقان ہو جائے اور جہان امعا کی یبوست سبب ہو اُسکی علامت وہی ہی کہ امعا کی حرارت مین کہہ چکے مگر مراق مین جلن اور براز مین بدبو اور سیاہی نہو اور جو امعا کی بیحسی ہونے سے عارض ہو اُسکا نشان یہ ہی کہ طبیعت براز کے دفع کا تقاضا نکرے اگرچہ تیز چیزین کھائین جیسے خردل اور لہسن اور کرفس وغیرہ اور آنتون مین ایذا معلوم نہو اگرچہ تیز حاد مثلاً بورہ اور نمک اور صابون کا شافہ اُٹھائین اور جو کچھ کھائین شکم مین نفخ پیدا کرے اور جہان ادرار بول کی کثرت سے یا زیادہ مائیت کے نکلنے سے پیدا ہو اُسکا نشان یہ ہی کہ قولنج ادرار بول اور مائیت کے نکلنے کے بعد پیدا ہو اور اگر بدن مین کثرت تحلیل سے عارض ہو اُسکا نشان اسباب محللہ کا موجود ہونا جیسے ہواے گرم اور مسامات کا کھلنا اور عرق کی کثرت اور ہمیشہ ایسے کام اور پیشہ مین رہنا جسمین تحلیل ہو جیسے لوہار وغیرہ کا کام ہوتا ہی اور جہان اس راستے کا سدہ کہ مرارہ اور امعا کے بیچ مین واقع ہی سبب ہو اُسکی علامت براز مین سفیدی اور شکم مین نفخ اور یرقان کا ظاہر ہوتا ہی جیسا یرقان کے باب مین اُس سدہ کے آثار کا ذکر مفصل آچکا ہی اور جو دیدان کے سبب عارض ہو اُسکا نشان درد کا ہیجان اور غثیان خلو معدہ مین اور باقی علامات اُسکے باب مین آئینگے اور اگر قولون کے ضعف سے پیدا ہو اُسکا نشان یہ ہی کہ بدون استعمال شافہ یا حقنہ کے براز نہ آئے علاج کلی طور پر یا کسی سبب سے اول طبیعت کا قبض کھولین اور ثفل دفع کرین اور یہ اسطرح پر ہی کہ آبکامہ اور روغن بادام ملا کر گرم کرین اور پلائین اور چکنا شوربا گرم مزلق کہ ثفل کو وہان سے ٹال دے جیسے مرغ اور مرغی فربہ کا شوربا کھلائین اور جہان امعا مین حرارت اور خشکی ہو بنفشہ عنب الثعلب تخم کاسنی ترنجبین نبات کا جلاب مفید ہی اور شربت بنفشہ گرم پانی مین اور لعاب بہدانہ مین اور آب کدو اور شیرہ تخم خرفہ اور ترنجبین گلی مفید ہین اور روغن بنفشہ اور لعاب خطمی اور

اعاب کتیرا شکم پر ملنا فائدہ مند ہی اور اس جگہ چکنے شوربا کے عوض چکنے حریرے کھلائین اور جب مزلق چیزین استعمال کر چکین اور ثفل مین نرمی آجائے چاہیے کہ بیمار آہستہ آہستہ ایک پائون سے کودے تاکہ ثفل نکل آئے اور اگر اس تدبیر سے نہ نکلے اس مطبوخ سے حقنہ کرین بنفشہ سبوس جو خطمی انجیر مغز تخم خسکدانہ ہر ایک سے قدر مناسب لیکر پانی مین پکائین اور صاف کرین اور روغن کنجد اور شکر سرخ اور آب کاسنی اور مغز خیار شنبر اُسمین ملا کر نیم گرم حقنہ کرین اور جہان کہ امعا مین حرارت اور خشکی سبب ہون یہ حقنہ مفید ہی بنفشہ عنب الثعلب نیلوفر تخم خیارین تخم خطمی بابونہ سبوس جو ہر ایک سات درم عناب دس دانہ سپستان بیس دانہ جوش دیکر صاف کرین اور ترنجبین اور لعاب اسبغول اور روغن بنفشہ یا روغن بادام یا روغن کنجد اور مغز فلوس خیار شنبر ہر ایک دس درم اُسمین ملائین اور حقنہ کرین اور جب طبیعت نرم ہو لیکن استفراغ کی حاجت باقی ہو کوئی چیز سریع الاسہال استعمال کرین مثلاً بورہ اور سقمونیا اور شحم حنظل لیکن اگر حرارت ہو ان چیزون کو استعمال نہین کر سکتے اور جب قولنج زائل ہو اُسکے پیش کا جیسا سبب ہو اُسکے موافق تدارک کرین مثلاً اگر غذا کی خشکی اور مقدار کی کمی سبب ہو جو کچھ کہ کمیت مین اور کیفیت مین اُسکی ضد ہو استعمال کرین اور اگر امعا کی حرارت اور خشکی سبب ہو سرد و تر میوے جیسے آلو اور زردآلو اور شالوخ کھلائین اور شربت بنفشہ شربت نیلوفر پلائین اور شیرۂ گندم چرب کھلائین اور دوسرے شربت اور غذائین مرطب اور ملین کہ بارہا ذکر آیا ہی استعمال کرین اور جہان کہین مرارہ کی گرمی سے امعا مین حرارت ہو فصد مفید ہی اگر کوئی امر مانع نہو اور اگر امعا کا بیحس ہو جانا سبب ہو تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور خندیقون اور میسوسن کھلائین اور روغن مقوی مثلاً روغن قسط روغن بید انجیر پینے مین اور حقنہ مین اور ملنے مین استعمال کرین اور طلاے مقوی شکم اور خاصرہ پر رکھین اور غذا گنجشک اور کبوتر کا شوربا دین اور اس قسم مین ایارج لوغاذیا سب مسہلات سے عمدہ تر ہی فائدہ خندیقون حاے مہملہ یا معجمہ سے پرانی شراب کو کہتے ہین کہ اُسمین زنجبیل اور بقاقلتین اور قرنفل اور شہد ہو اور میسوسن شراب سوسن ہی اور اگر ادرار بول کی کثرت سبب ہو اور یہ مدرات کے کھانے سے ہوتا ہی خربزہ اور موز اور حلوا کہ نشاستہ اور مسکہ سے بنائین کھلائین اور جو چیز کہ بول کو کم کردے اور براز کو نرم کرتی ہو جیسے شربت بنفشہ اور خیار شنبر وغیرہ کھلائین اور انجیر فائدہ مند اور اسبغول اور تخم ریحان مفید اور عمدہ تر غذا مرغ فربہ اور اگر کثرت سے تحلیل ہونا اُسکا سبب ہو سرد جگہ مین بٹھین اور ایک قیروطی مکثف روغنون سے جیسے روغن گل روغن آس بنا کر بدن پر ملین اور چکنی غذائین کھلائین اور اگر بہی کو کوٹ کر اُسکا پانی لیکر اس پانی مین آدھا روغن گل ملائین اور جوش دین کہ روغن باقی رہے پھر اُسمین موم سفید ملائین اور ملین خوب مفید ہی اور اگر اس راستہ کا سُدّہ کہ مرارہ اور امعا کے بیچ مین امعا پر صفرا گرنیکے لیے واقع ہی قولنج کا سبب ہو سدہ کے کھولنے مین کوشش کرین جسطرح پر کہ یرقان مین گذرا اور اگر دیدان سبب ہو اُنکو مار ڈالین اور نکال دین جیسا کہ اُسکے باب مین ذکر آئیگا اور اگر امعا کا ضعف اُسکا سبب ہو جو کچھ کہ امعا کے بیحس ہونے مین ہم کہ آئے ہین کام مین لائین اور ترش اور قابض چیزون سے اور سرد پانی سے پرہیز کرین اور سلیخہ دارچینی بسباسہ جوزبوا سنبل اشنہ تخم کرفس کا مطبوخ روغن بادام ملا کر پلائین اور اسہال کے لیے ایارج فیقرا مفید ہی اور بہتر غذا مرغ فربہ کے گوشت کا نخود آب ہی چھٹی قسم قولنج صفراوی کہ مادہ صفرا امعا کے جوف مین جمع ہو کر قولنج پیدا کرے اور وہ شاذ و نادر ہوتا ہی کیونکہ مادہ صفراوی اسقدر نہین ہوتا کہ جس سے آنت بھر جاے اور اس قسم کی علامات اور علاج کو مغص صفراوی مین تلاش کرین قولنج ذاتی کی تمام اقسام تو یہی تھین اور ساتوین قسم وہ ہی کہ کسی عضو کی شرکت سے پیدا ہو اُسکو قولنج عرضی کہتے ہین اور اُس سکے

انواع ہین ایک تو وہ ہی کہ ورم مثانہ کی شرکت سے پیدا ہو دوسرے یہ کہ ورم گردہ کی شرکت سے عارض ہو تیسرے یہ کہ ورم جگر اور ورم طحال اور حجاب کی مشارکت سے ہوجائے چوتھے یہ کہ رحم کی مشارکت سے عارض ہو اور اس قسم کی علامت اور علاج کو ان اعضا مین سے ہر ایک کے باب مین تلاش کرین اور یہ بھی اوپر ذکر آچکا ہی کہ کبھی درد قولنج ان اعضا کے درد سے مشتبہ ہو جاتا ہی اور جو کچھ اسمین فرق ہی وہ مفصل بیان کیا گیا تنبیہ اور قولنج کی ایک اور قسم ہی کہ ایلاوس کہلاتا ہی اور اسکا ترجمہ رب ارحم یعنی الٰہی رحم کر اور وہ قولنج کے سب اقسام مین برا ہی اور اس سے کمتر مخلصی ہوتی ہی خصوصاً جب براز قی مین نکلنے لگے اور بدن مین اور ڈکار مین بدبو آئے اور یہ مرض معاے دقاق مین پیدا ہوتا ہی یعنے اوپر کی آنتون مین اور یہ مرض انھین اسباب سے جنکا قولنج مین ذکر آیا ہی کبھی ابتداءً عارض ہوتا ہی اور کبھی قولنج سے ایلاوس ہو جاتا ہی اور ایلاوس کی علامت یہ ہی کہ ناف کے اوپر درد ہو اور نیچے سے کوئی چیز نہ نکلے اور حقنہ فائدہ نہ دے اور تہوع اور قی ہمیشہ رہے اور یہ مرض قی کے سبب انقلاب معدہ سے مشتبہ ہو جاتا ہی اور دونون مین یہ فرق ہی کہ ایلاوس مین جو کچھ قی کے راستہ آتا ہی عفونت سے خالی نہین ہوتا بلکہ براز ہی ہوتا ہی اور باریک باریک پوست قی مین آئین اور ترشیون کے کھانے سے درد کی شدت نہو بخلاف انقلاب معدہ کے کہ اُسکے برعکس ہی جیسا امراض معدہ مین گذر چکا اور کبھی یہ مرض گرم دواؤن سے اور سرد قابض غذا سے جسمین سمیت ہو پیدا ہوتا ہی اور اُسکا نشان سبب کا پہلے ہونا علاج چونکہ قولنج کے اور اس مرض کے اسباب یکسان ہین سب کے موافق جو کچھ کہ ہم وہان کہ آئے ہین وہی استعمال کرین اور جاننا چاہیے کہ اس بیماری کی ابتدا مین فصد بہت مفید ہی خصوصاً اگر ورم کا خوف ہو یا ورم موجود ہو بشرطیکہ کوئی امر فصد سے مانع نہو اور دوسری تدبیرین مثلاً تلیین اور ضماد وغیرہ طبیب حاذق کے مشاہدے پر موقوف ہین اور جہان کہین کہ دوا یا غذاے نامناسب سبب ہو چاہیے کہ جلد شیر گرم یا پانی روغن کنجد یا روغن بادام ملا کر پئین اور قی کر ڈالین تاکہ وہ فاسد چیز نکل جاے اُسکے بعد طبیعت کو نرم کرین فائدہ اُن دواؤن کا ذکر ہی کہ جنکا کھانا بالخاصیۃ قولنج کے انواع کو مفید ہی ہُدہُد کا شوربا اور اُسکا گوشت اور خراطین سکھلائے ہوئے اور بچھو بھونا ہوا اور شاخ گوزن سوختہ نہایت مفید ہی بلکہ شاخ گوزن سوختہ ایک ساعت مین درد سخت کو بھلاتا ہی اور اگر بھیڑیے کا سرگین کہ ہڈیان کھانیکے بعد حاصل ہو لیکر شراب مین یا شہد مین ملا کر چاٹ لین عجیب نفع دیتا ہی اور یہ پہچاننا کہ بھیڑیے کا سرگین کہ ہڈیان کھانے سے ہوا ہی اسطرح پر ہی کہ بالکل سفید ہو اور یہ سرگین اگر کانٹون پر پڑا ہو نہایت خوب ہوتا ہی اور کبھی بھیڑیے کے سرگین مین ثابت ہڈی ملتی ہی وہ نہایت عجیب الاثر ہی اور اس ہڈی کے خواص مین لکھتے ہین کہ اُسکا لٹکانا کھانے سے بڑھ کر مفید ہی گلے مین لٹکائین یا کمر پر باندھ دین لیکن یہ ہڈی امعا کے برابر رہنی چاہیے اور اگر اس ہڈی پر پوست پلنگ کا یا گوزن کے پوست کا یا اُس مینڈھے کے پوست کا جسکو بھیڑیے نے پھاڑ ڈالا ہو غلاف چڑھا دین خوب تاثیر ہوتی ہی۔

فصل حصر کے بیان مین وہ اس طرح پر ہی کہ شکم مین قبض رہے ایک عرصہ دراز تک خواہ اُسکے ساتھ درد ہو یا نہو سو حصر قولنج سے عام ہی علاج اُن چیزون سے کہ قولنج مین مذکور ہین قبض رفع کرین اور مزاج کی رعایت بھی رکھین اور یہ دوا مفید ہی انجیر زرد بنفشہ مویز منقی اصل السوس ہر ایک سے ایک مقدار لیکر پکائین اور صاف کرین اور مغز فلوس خیار شنبر اور روغن بادام ملا کر دو ہفتہ تک دین طبیعت کی خشکی زائل ہو گی اور مناسب ہی کہ تربد اور

بسفائج بھی داخل کرین اگر کوئی امر مانع نہو فقط

فصل دیدان کے بیان مین یعنی شکم کے کرم اور یہ کرم رطوبات بلغمی سے کہ امعا مین متعفن ہو جاتی ہی پیدا ہوتے ہین اور اُنکی چار قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ حیات کہلاتے ہین یعنی سانپ کی وضع کے ہوتے ہین اور وہ ایک بالشت بلکہ ایک ہاتھ کے برابر دراز ہوتے ہین اور یہ قسم اوپر کی آنتون مین پیدا ہوتی ہی اُسکی علامت مغص اور نبض مین ضعف اور اطراف مین سردی اور خشک کھانسی اور کاہلی اور نیند کی حالت مین دانتون کا پیسنا اور فم معدہ مین دغدغہ اور لذع کا محسوس ہونا اور بھوک کی حالت مین معدہ کیطرف چڑھتے وقت اُنکی حرکت کو ادراک کرنا اور کبھی قے مین یا براز مین اُنکا نکل آنا اور براز کم ہونا اور طبیعت مین خشکی اور جلد بھوک لگنا اور پیٹ کا اپھرنا جیسا استسقا مین ہوتا ہی اور کبھی حیات کی حرکات موذی اور بخارات متعفن کے سبب سے بُرے بُرے اعراض صرع کے مشابہ جیسے گر پڑنا اور تشنج اور التوا یعنی اعضا کا کھنچنا اور بل کھانا ظاہر ہوتے ہین اور کرم کے سب اقسام کا خاصہ ہی کہ دن مین ہونٹ خشک ہو جائین اور رات کیوقت تر رہین اور مُنھ سے لعاب بہنے لگے علاج اُنکے مار ڈالنے اور نکال دینے مین کوشش کرین اور اُسکا طریق یہ ہی کہ تین دن برابر ایک رطل تازہ دودھ قند سے میٹھا کر کے پلائین اور چوتھے دن جو دوا کہ کرم کو مار ڈالے اور نکال دے دودھ مین ملا کر بھوک کیوقت کھلائین اور دوا پینے کیوقت ناک کو بند کرین تاکہ دوا کی بو دماغ مین نہ پہونچے اور کرم نفرت نکرین دواے مذکور کی ترکیب برنگ کابلی مقشر ترمس بد قنبیل ہر ایک پانچ درم ترمس قسط تلخ ہر ایک سات درم شیح دس درم نمک ہندی ایک درم کوٹ چھانکر تین درم نہار کھلائین دوسرا نسخہ برنگ کابلی مقشر دو درم درمنہ ترکی ایک درم خرما دانہ بر آوردہ دو عدد مغز چار مغز تین درم باریک کوٹکر سوتے وقت کھلائین اور اگر بیمار کو دوا کا کھانا مکروہ معلوم ہو حقنہ کرین اور ساق اقاقیا گل مختوم شراب مین ملا کر شکم پر ضماد کرین اور یہ شیاف مفید ہی شحم حنظل ڈیڑھ درم قنبیل آدھا درم کوٹ لین اور بیل کے پتّہ مین ملا کر شیاف بنائین اور استعمال کرین اور جہان کہین حقنہ اور شیاف استعمال نکر سکین بادام تلخ اور قنبیل اور کبر اور ترمس اور کرنب سرکہ مین ملا کر شکم پر رکھین یا درمنہ ترکی اور ایلوا اور قسط اور سیاہ دانہ ہر ایک دو مثقال باریک کر کے برگ شفتالو کے پانی مین ملا کر ناف پر طلا کرین اور اگر مزاج گرم ہو گرم دوائین ہرگز نہ دین اور سرد چیزین جو اس کام مین مخصوص ہین اُنپر اکتفا کرین مثلاً آب کاسنی اور آب خرفہ اور آب شاہ توت اور خرنوب شلث مین ملا کر اور کشنیز خشک ایک مثقال ہر روز شلث یا سکنجبین مین ملا کر تین دن تک کھانا مفید ہی اور آب برگ شفتالو اور پوست درخت شاہ توت مفید ہی اور درخت نار ترش کا پوست اور اُسکی جڑ لیکر جوش دین اور اُسکا پانی پیین معدے کے کرم کو ہلاک کرتا ہی اور باہر نکال لاتا ہی اور مجرب ہی اور اگر سماق کا پانی لین اور اُسکا پانی پیین کرم کو مار ڈالتا ہی اور استفراغ کے بعد اُنکا سہ چار درم سے دس مثقال تک پینا کلی نفع دیتا ہی اور کرم کے مادے کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتا ہی اور اس مرض مین تنقیہ کے بعد مٹھائی اور چکنائی اور غلیظ چیزون کے کھانے سے پرہیز ضروری ہی تاکہ اُسکا مادہ آنتون مین سے سب پاک ہو جاے اور مدد نہ پائے اور عمدہ غذا بھنے ہوئے گوشت اور کباب گرم مصالحہ کے ساتھ اور غذا سے پہلے آبکامہ کھانا مفید ہی اور رمولی اور زیرہ اور بادام تلخ اور چار مغز فائدہ مند ہین اور پنیر اور فطیری روٹی مضر ہین ترکیب ایسی دوا کی کہ گرم مزاج کو فائدہ کرتی ہی حقنہ کے طور پر اور پینے مین درخت شاہ توت کا پوست درخت نار ترش کا پوست دونون کو ایک رات دن پانی مین تر رکھین اُسکے بعد تنور مین رکھدین تاکہ پک جائے پھر صاف کرین اور برگ شفتالو کا پانی دو قاشق اُسمین ملائین اور عمل

کرین یا پلاپین دوسری قسم وہ ہی کہ عریض ہون جیسے کدو کے بیج اسیواسطے حب القرع یعنی کدو دانہ اُنکا نام کہلاتا ہی تیسری قسم وہ ہی کہ گولائی سے ہون اور جاننا چاہیے کہ یہ دو قسم قولون اور اعور مین پیدا ہوتی ہین اور سب اقسام سے بُری ہین اور اُنکی علامت اشتہا کی کثرت اور احیاناً براز مین کرم نکل آنا اور رنگ مین زردی اور لعاب کا بہنا اور دہنمین ہونٹون کا خشک رہنا اور رات کے وقت تر رہنا اور حیات مین اور اس قسم مین یہ پہچان ہی کہ بیمار اگر حمام مین آکر بہت دیر بیٹھے یہانتک کہ بدن گرم ہو اور پیاس غلبہ کرے پھر ایک برف کا ٹکڑا یا ایک ہلکا برتن بہت ٹھنڈے پانی سے بھر کر اُسکے شکم پر رکھین اور پلین اور دیکھین سو اگر ناف کے اوپر سے جگہ اونچی ہو جائے اور حرکت کا اثر اس جگہ معلوم ہو حیات کا نشان ہوگا اور اگر ناف کے نیچے کی جگہہ اونچی ہو جائے حب القرع کی علامت ہی علاج اُنکے قتل اور اخراج مین اُن چیزون سے کہ حیات مین مذکور ہین کوشش کرین اور دواؤن مین سے جو بہت قوی ہو اُسکو استعمال کرین کیونکہ اُنکی جگہ حیات کی جگہ سے بہت نیچی ہی اور پینے کی دوا اگر قوی نہوگی امعائے غلاظ مین پہونچنے تک اُسکی قوت ٹوٹ جائیگی اور خوب عمل نکریگی اسی واسطے اس جگہ حقنہ زیادہ نفع کرتا ہی اور جب کرم نکل آئین اُسکے بعد اکامہ نہار بہین تاکہ رطوبت لزج کہ کرم کا مادہ ہی منقطع ہو اور ہریسہ اور پاچہ اور پنیر تر اور دودھ وغیرہ سے جو چیز کہ رطوبت پیدا کرتی ہی پرہیز کرین اور اگر ہر رات سرکہ خصوصاً عنصلی ہو فقط یا بعض دوائین مفید اُسمین ملا کر پلائین دیدان کے مادے کو قطع کرتا ہی دوا کی ترکیب کہ حب القرع اور کرم کی تیسری قسم کو مفید ہی درمنہ ترکی برنگ کابلی مقشر ہر ایک ایک مثقال نمک ہندی ڈیڑھ دانگ تربد ایک درم شحم حنظل ایک دانگ باریک کرین اور اس طریق پر کہ حیات مین کہا گیا دودھ مین ملا کر یا اور کسی چیز مین پئین دوا کہ کدو دانہ کو اور رطوبات لزجہ فاسدہ کو امعا سے باہر نکالتی ہی برنگ کابلی مقشر سات درم تربد دو درم مویز سیاہ پانچ درم اُسمین ملائین اور بقدر حاجت کھلائین اور جو کچھ پہلی قسم مین مزاج کی رعایت کا ذکر آیا ہی اُسکی رعایت رکھین چوتھی قسم وہ ہی کہ چھوٹے کرم ہون جیسے سرکہ اور پنیر کے کرم ہوتے ہین اور یہ کرم معا مستقیم مین پیدا ہوتے ہین اور اگرچہ دیدان کا لفظ کرم کے سب اقسام پر بولا جاتا ہی لیکن اکثر جگہ اسی قسم کے کرم سے مراد ہوتا ہی اور اُسکی علامت مقعد مین خارش اور دغدغہ ہونا اور ثقل کے ساتھ اُنکا نکل آنا علاج ایسی چیزون سے حقنہ کرین کہ امعا کو پاک کردین اور روغن خستہ زردآلو تلخ مین روئی بھر کر یا سداب کے پانی مین بھگو کر حمول کرین اور ایلوا کہ افسنتین کے پانی مین یا برگ شفتالو کے پانی مین یا قطران مین حل کرین اور روئی اُسمین بھر کر اُٹھائین ویسی ہی تاثیر کرتا ہی اور اگر بیمار لڑکا ہو درمنہ ایک مثقال صبر سقوطری آدھا درم کوٹ چھانکر برگ شفتالو کے پانی مین ملا کر ناف پر طلا کرین حقنہ کہ اس چوتھی قسم مین بہت موثر ہی اور سب مین مفید ہی بابونہ اکلیل الملک درمنہ برنجاسف ہر ایک ایک کف برگ سداب برگ شفتالو ہر ایک دس درم برگ چقندر ایک دستہ سب کو جوش دیکر صاف کرین اور شحم حنظل ایک دانگ اُسمین ملا کر حقنہ کرین اور یہ مرض لڑکون کو اکثر ہو جاتا ہی اور جلد جاتا رہتا ہی اور بڈھون کو کم ہوتا ہی اور بہت مشکل ہی خصوصاً اگر بہت عرصہ تک رہے اسیواسطے علاج مین مہلت کو منع کیا ہی اور اُنکے اخراج کے لیے اچھا حیلہ یہ ہی کہ موم اور حنا اُسمین ملا کر شافہ بنا کر اُٹھائین اور ہر لحظہ کے بعد بچہ کی مقعد کے سوراخ کو چراغ کے سامنے رکھین اور آہستہ آہستہ مقعد کے کنارون کو اُنگلی سے کھجلائین اور کھولین اور جب کرم نظر آئے پکڑ کر نکال لین اور اگر مقعد کی حوالی کو کھا لیا ہو مغز خستہ شفتالو اور اُسکی سبز پتی اُسمین کوٹکر طلا کرین اور شکر اور ناریل کا کھانا لڑکون کو اس بیماری مین مفید ہی اور اُنکی مقعد کو چکنا رکھنا کرم کے کھانے کو منع کرتا ہی اور خارش کو نفع دیتا ہی اور کچلا زیتون کرم کے سب اقسام

کے نکالنے مین اس بیماری مین فائدہ کرتا ہی کھلائین یا مقعد پر ملین

باب سولھوان امراض مقعد کے بیان مین اسمین کئی فصلین ہین

فصل بواسیر کے بیان مین اسکی دو قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ مقعد کی رگون کے سر پر زائد چیزین خون غلیظ سوداوی سے پیدا ہون اور یہ زائد چیزین سات طرح پر ہوتی ہین ایک تو وہ ہی کہ سفرہ کا سر پھول جاے اور کچھ مواد اُسمین سے ٹپکے دوسرے یہ کہ اُسمین شاخین اور جڑین ہون اُسکو نخلی کہتے ہین تیسرے یہ کہ مدور اور عریض ہو جیسے انگور کا دانہ اُسکو عنبی کہتے ہین چوتھے یہ کہ انجیر کے مشابہ ہو اُسکو تینی بولتے ہین پانچوین یہ کہ صغیر اور صلب ہو جیسے مسور اور چنا اُسکو ثولولی کہتے ہین چھٹے یہ کہ دراز اور سخت ہو جیسے خستہ خرما اُسکو تمری کہتے ہین ساتوین یہ کہ دراز اور نرم توت کی صورت ہو اُسکو توتی کہتے ہین اور توتی کا سر مدور اور اُسکی صورت ہوتا ہی اور جڑ باریک اور اقسام مین سے ہر ایک یا تو عمیا ہوتی ہی یا دامی اور باوجود اسکے یا تو حلقہ مقعد سے باہر ہوتی ہی یا اندر کیجانب اور جو نسی حلقہ مقعد کے داخل ہو اُسکا علاج مشکل ہی اور عمیا وہ ہی کہ سوراخ دار نہو اور اُسمین سے کچھ نہ نکلے اور دامی وہ ہی کہ سوراخ دار ہو اور اُسمین سے زرد آب اور خون نکلا کرے اور اُسمین درد کم ہوتا ہی کیونکہ مادہ موذی نکلتا رہتا ہی اور نخلی بواسیر کے سب اقسام سے بدتر ہی اُسکے بعد تینی اُسکے بعد وہ ہی کہ بلند ہو اور اُسکا سر نیچے کی جانب یا پچھلی طرف مائل ہو اور کبھی بول کو روک دے اور شدت سے درد پیدا کرے اور جاننا چاہیے کہ سوزش اور درد شدید لذع کے ساتھ بواسیر مین ہونا خون صفراوی کا نشان ہی اور چبھن اور بہت گرانی خون غلیظ کی علامت **علاج** اگر خون کا غلبہ ہو رگ باسلیق یا رگ صافن یا رگ مابض کی فصد کھولین جسطرح پر کہ احتیاج ہو اور دونون سُرین کے درمیان حجامت کرین اور تلیین کے لیے ہلیلہ اور ہندبا کا مطبوخ دین اور جگر اور طحال کی اصلاح مین کوشش کرین اور جس غذا سے خون صالح پیدا ہو جیسے اسفید باجات کہ مرغ فربہ کے گوشت سے بنائین کھلائین اور جو کچھ غلیظ یا کھاری چیز ہو اُس سے منع کرین جیسا گاے اور گھوڑے اور ہرن کا گوشت اور بینگن اور مسور اور کرنب اور شیرخرا اور ماہی شور وغیرہ غذائین اور میوے اور دوائین کہ اس بیماری کو ضرر کرتی ہین اور ہر طرح اس بات مین کوشش رکھین کہ طبیعت نرم رہے اور تلیین کے لیے ہلیلہ مربا اور آملہ مربا اور اطریفل صغیر اور اطریفل مقل وغیرہ استعمال کرین مگر جہان کہین کہ اُسکے ساتھ اسہال ہون کہ اُسوقت مین قبض کی حاجت ہوگی جسقدر ضرورت ہو اور جب تنقیہ اور اصلاح ہو چکے بواسیر کے احوال کو دیکھین اور اُسکے موافق تدارک کرین مثلاً اگر بواسیر ایذا دے اور درد کرے کوئی ایسی چیز کہ اُسکو گرا دے اور خشک کر دے استعمال کرین اور اگر بواسیر مواد سے بھری ہوئی اور درد کرتی ہو اور کوئی چیز اُسمین سے نہ بہتی ہو کوئی ایسی چیز استعمال کرین کہ مقعد کی رگون کے مُنھ کو کھول دے اور اُنہین سے خون نکال دے اور درد کو ساکن کر دے اور اگر بواسیر مین سے بہت خون بہتا ہی اور خون سرخ اور صاف اور رقیق آتا ہی اور ضعف پیدا ہو خون کی بند کرنیوالی چیزین استعمال کرین لیکن جہان کہین کہ حرارت کی شدت ہو اور ضعف قوی کا خوف نہو اور خون سیاہ آتا ہو مناسب یہ ہی کہ بند کرنے مین جلدی نکرین کیونکہ اس خون کے نکلنے مین کتنے ہی امراض سوداویہ سے امن ہی جیسے مالیخولیا اور خفقان اور صداع سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور درد رحم وغیرہ اسیواسطے حکما نے کہا ہی کہ بواسیر کا خون بمنزلہ خون حیض کے ہی کہ کتنی ہی بیماریون سے امن مین رکھتا ہی اور اگر بیوقت بند کرین انھین امراض کی نوبت پہونچے اور تدبیرات مذکورہ اور اُن زوائد کا اکھاڑ دینا نفع نکرے قطع کر ڈالین جس طریق سے کہ بیان

کیا جائیگا اور علاج کامل یہی ہی اب اُن حالات مین سے ہر ایک کی دوا کا ذکر مفصل کیا جاتا ہی بعون اللہ تعالی ادویہ کہ خشک کرنے اور گرا دینکے لیے کام آتین برگ آس جوزالسرو بادنجان کی ٹوپی پوست بیج کبر شحم حنظل سلخ الحیہ یعنی سانپ کی کینچلی مقل لیکر تبخیر کرین یعنی دھونی دین اکیلی اکیلی یا جمع کرکے اور تبخیر کا طریق یہ ہی کہ اونٹ کی مینگنیان جلا کر ان دواؤن مین سے جونسی میسر آئے اُسپر ڈالین اور ایک طباق یا کونڈا کہ اُسمین نیچے کی طرف سوراخ ہو اس آگ پر ڈھانک دین اور بیمار کو اُسپر بٹھلائین اسطرح پر کہ اُسکی مقعد سوراخ پر رہے اور دھوان اُٹھکر مقعد مین آئے اور چاہیے کہ بیمار بڑی دیر تک دھونی لے تاکہ بواسیر یعنی مسے خشک ہو جائین دوسری دوا کہ بواسیر کو خشک کرتی ہی پوست انار کندر حبت بلوط جوزالسرو جاروبن کو کوٹکر انگور کے پانی مین جوش دین اور کھرل مین پیس لین اور صبح اور شام بواسیر پر طلا کرین اور مقل ازرق اور کندر اور زرانیج اور حرمل اور بیخ کبر سے تبخیر کرین ادویہ کہ مقعد کی رگون کا مُنہ کھولنے مین کام آتی ہین اور خون کو جاری کرتی ہین آب پیاز اور زہرۂ گاؤ اور عرطنیسان لا کر صوف یا روئی اُسمین بھر کر حمول کرین اور کبوتر کی بیخال اور بہروزہ اور بخور مریم کا بھی ویسا ہی اثر ہی اور جاننا چاہیے کہ جب مفتحات مذکورہ کو استعمال کرنا چاہین تو اول حمام کرین اور روغن مغز خستہ شفتالو اور مغز ساق گاؤ اور چربی کوہان شتر بواسیر پر ملین تاکہ نرم ہو جائے اور مفتحات سے جلد کھلجائے کیونکہ اگر بواسیر کے نرم کرنیسے پہلے مفتحات استعمال کرین بہت درد ہوتا ہی اور بیمار کو بیقرار کر دیتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ صافن اور مابض کی فصد سے خون بواسیر جاری ہو اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ خون کے کھولنے مین تلیین پر اکتفا کرین اور مفتحات کے استعمال کی حاجت نہو غرض کہ جسوقت مفتح دوائین استعمال کرین اور درد شدید پیدا ہو اور درد بواسیر کی شدت سے خوف ہو کہ عضو باسوری ورم کر آئیگا اور قوت ساقط ہو جائیگی وہ دوائین کہ درد کو تھامتی ہین ضماد کرین اُسکی ترکیب اکلیل الملک افیون خطمی زعفران تخم کتان زردۂ بیضۂ مرغیون کی چربی مقل پیاز میعہ سائلہ مغز کوہان شتر جو چیز کوٹنے کے لائق ہی اُسکو کوٹ لین اور جو پگھلانیکے لائق ہی اُسکو پگھلائین اور آپسمین ملائین تاکہ مرہم سا ہو جائے اور ضماد کرین اس سے درد بھی تھم جاتا ہی اور رگون کا مُنہ بھی کھلتا ہی دوسری دوا کہ درد کو ساکن کرتی ہی برگ کرنب لیکر جوش دین یہانتک کہ گل جائے اور روغن گل اور سفیدۂ بیضۂ مرغ اور کچھ ایک افیون ملا کر ضماد کرین اور مرہم اسفیداج درد کے ساکن کرنے مین مخصوص ہی اُسکی ترکیب سفیدۂ ارزیز موم سفید روغن گل آپسمین ملا کر حل کرین کہ یکسان ہو جائین پھر استعمال کرین اور اگر پیاز کو گاے کے گھی مین پکا کر نیم گرم مقعد پر لگائین درد کو ساکن کرتا ہی اور گندنا روغن گاؤ مین یا روغن جوز مین پکا کر کھرل مین رگڑ کر لگانا ایسی ہی تاثیر کرتا ہی اور کوہان شتر کی چربی بواسیر کے گلانے مین اور درد کی تسکین مین کامل نفع دیتی ہی اسپر ملین یا حمول کرین اور زردۂ بیضۂ روغن گل کے ساتھ بہت مفید ہی ادویہ کہ خون بواسیر کے بند کرنے مین کام آتی ہین قرص کہربا حب مقل ممسک یعنی قابض معجون خبث الحدید کھلائین اور شیاف کحلی سے اُٹھائین اور مازو پوست انار مورد تخم گل اقاقیا وغیرہ کا مطبوخ مقعد پر ڈالین اور آبزن کرین اور اگر خرگوش کی اون اور مکڑی کا جالا آب بارتنگ مین یا فقط پانی مین تر کرکے ذرور قابض یا مردار سنگ اور سفیدہ پیسکر اُسپر ڈال کر مقعد پر رکھین اور پٹی سے باندھ دین خون کو فی الفور بند کرتا ہی حب مقل ممسک ہلیلۂ سیاہ پوست ہلیلہ کابلی پوست بلیلہ آملہ مقشر مقل ہر ایک دو درم مرجان کہربا صدف سوختہ ہر ایک ایک درم مقل کو لوہارون کے پانی مین حل کرین اور دوسری دوائین کوٹ اور چھانکر اُسمین ملا کر گولیان بنائین اور دو

کھلائین دوسرا نسخہ ہلیلہ کابلی تیس درم روغن گاؤ مین بھون لین اور کہربا دس درم مقل چالیس درم مقل کو آب گندنا مین حل کرین اور دوسری دوائین کوٹ اور چھانکر اُسمین ملائین اور گولیان بنالین خوراک دو درم شیاف کحلی کندر گلنار مازو سرمہ شب اقاقیہ صمغ عربی برابر لیکر شیاف بنائین اور استعمال کرین اب کاٹنے کی تدبیر کو ہم بیان کرتے ہین سُننا چاہیے کہ کاٹ ڈالنا کامل علاج ہے اور اُسمین خوف بھی ہے سو جتک کہ ضرورت قوی نہو کاٹنے کا ارادہ نکرین اور کاٹنا یا تو لوہے سے ہو سکتا ہے یا اکال دواؤن کے لگانے سے جیسے دیک برد یک اور فلدفیون اور زرنیخ غرض کسیطرح پر ہو بہتر یہ ہے کہ سب مسونکو نکاٹین بلکہ ایک کو چھوڑ دین کہ اچہا نا اگر اسطرف مادہ آوے اُسکے نکلنے کا راستہ رہے اور آفات مذکورہ کا خوف نہو جیسا وصایائے بقراط مین لکھا ہے کہ سب بواسیر کا قطع کرنا اور گرانا جائز نہین بلکہ واجب ہے کہ اُنمین سے ایک کو چھوڑ دین اور ایسا بھی کہتے ہین کہ بہتر یہ ہے اگر بواسیر متعدد ہون اول ایک کو قطع کرین جب وہ اچھا ہو جائے دوسرے کو قطع کرین اسیطرح ایک ایک کو جدا جدا قطع کرین یہانتک کہ ایک باقی رہ جائے اسکو رہنے دین تاکہ خون فاسد نکلتا رہے اور اگر دواؤن سے قطع کرنا چاہین مناسب ہے کہ دوائے قطع انھین زوائد پر رکھین تاکہ سیاہ ہو کر گر پڑین اور گوشت صحیح نکل آئے پھر مرہم مدمل سے تدارک کرین اور لوہے سے قطع کرین یا دوا سے بیمار کے حال کی رعایت واجب ہے مثلاً اگر دل کا قوی اور درد کا متحمل ہو یکبارگی قطع کرین ورنہین تو آہستہ آہستہ قطع کرین اور اس اثنا مین مرہم مسکن سے تدارک کرین اور اسیطرح کرتے رہین یہانتک کہ بواسیر ساقط ہو تنبیہ جو بواسیر کہ گہراؤ مین اور اندر کیطرف ہو اور اُسکو کاٹنا چاہین چاہیے کہ سینگی مقعد پر رکھکر کھینچین یعنے دم کے ساتھ تاکہ مقعد اُلٹ آئے اور مسّے نظر آنے لگین پھر اُنکو لوہے سے یا تیز دوا سے اُس طریق پر کہ مذکور ہوا کاٹ ڈالین اطریفل صغیر کہ معدے کے استرخا اور بواسیر کو مفید ہے پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ پوست بلیلہ آملہ مقشر برابر لین اور کوٹ چھانکر روغن بادام سے چکنا کرکے شہد مین یا قند کے قوام مین ملائین خوراک دو درم اطریفل مقل کہ شکم کو نرم کرتا ہے اور بواسیر کو بہت فائدہ دیتا ہے پوست ہلیلہ کابلی پوست بلیلہ آملہ مقشر ہر ایک دس درم مقل ازرق تیس درم مقل کو آب گندنا مین حل کرین اور سہ چند شہد لین اور جوش دین کہ قوام آجائے اور دوائین کوٹ اور چھانکر اُسمین ملائین خوراک تین مثقال دوسری قسم وہ ہے کہ ریاح بواسیر کہلاتی ہے یہ ایک ہوائے غلیظ ہے کہ دشواری سے تحلیل ہوتی ہے اور قولنج کا سا درد اُسمین پیدا کرتی ہے اور وہان سے کبھی پشت اور سراشیف کیطرف چڑھ آتی ہے اور کبھی خصیتین اور قضیب اور قطن اور مقعد کے حوالی مین اُتر جاتی ہے اور شکم مین قراقر پیدا کرتی ہے اور شاید کہ خون کے اسہال لائے یا شکم مین قبض کرے اور کبھی دوسرے اعضا کی مثلاً ہاتھ اور پانون جھکتے ہین اور اُسکے سبب زانو اور مفاصل مین بیٹھنے اُٹھنے کیوقت آواز آتی ہے اور مفاصل کی اُس آواز کو عربی مین فرقعہ ہندی مین چٹخنا کہتے ہین اور اس بیماری کا سبب خلط سوداوی ہے کہ گردہ پر پڑتی ہے یا اُسمین پیدا ہوتی ہے یہ گردہ کی حرارت سے ہوائے غلیظ بن جاتی ہے اور غلظت کے سبب تحلیل نہین ہوتی اور گردہ کے نواح مین بھرتی ہے اور جو کچھ کہ مذکور ہوا اُسکو پیدا کرتی ہے اور اگرچہ یہ مرض مقعد سے کچھ نسبت نہین رکھتا کیونکہ اُسکا مبدا گردہ ہے اور اُسکا مقام آنت ہے لیکن اس سبب سے کہ لفظ باسور مین دونون شریک ہین اس باب مین لکھا علاج مطبوخ افتیمون اور حب افتیمون سے سودا کا تنقیہ کرین اور اُسکے بعد جوارشات ریاح شکن وغیرہ کھلائین اور چاہیے کہ ریاح شکن دواؤن مین مدرات ملائین تاکہ دوا کا اثر جلد گردہ مین پہونچے اور جو چیز ریاح پیدا کرتی ہے جیسے دودھ کے اقسام اور میوے اور اُنکے مانند اُنکو چھوڑ دین ترکیب گولیون کی کہ بادی بواسیر کو مفید ہین زرنباد درونج عقربی ہلیلہ سیاہ بلیلہ اسیطرح ہندی عاقرقرحا فلفل دار فلفل

تخم گندنا مقل ہر ایک برابر اور تھوڑا سا نوشادر باریک کوٹکر مویز کے پانی مین اور گندنا کے پانی مین گولیان بنالین خوراک دو درم دوسرا نسخہ ریاح بواسیر کو دفع کرتا ہی پوست بیخ کبر ایک جزو صعتر فارسی آدھا جزو خوراک دو درم فائدہ کبھی باسلیق کی فصد باسور ریحی مین نفع کامل دیتی ہی اسواسطے کہ مادہ سودا کو کہ اُس مرض کا منشا ہی نکالتی ہی اور مالش کرنا اور حمام اور ہمیشہ گھوڑے کی سواری مفید ہی اسلیے کہ فضول تحلیل ہوتے ہین اور حرارت صاف ہوتی ہی

فصل ناسور مقعد کے بیان مین یہ ایک گہرا قرحہ ہی کہ اُسکا اچھا ہونا دشوار ہی مقعد مین معاے مستقیم کیجانب پیدا ہوتا ہی اور اُسمین سے ہمیشہ زرد آب نکلتا ہی اور یہ قرحہ دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو وہ کہ معاے مستقیم مین نفوذ نکرے اور اُسکی علامت اُس قرحہ کی ضد ہی کہ نفوذ کر جائے **علاج** قرحہ کو دبا کر اُسمین سے سب زرد آب نکال ڈالین پھر دیکھین کہ اُسمین سلائی جا سکتی ہی یا نہین اگر نہ جاسکے شیاف غرب پیسکر صبح اور شام دو تین قطرے ٹپکائین اور ٹپکانیکے وقت بیمار کو پشت پر لٹائین اور اُسکے سرین کے نیچے تکیہ رکھین تاکہ اُبھرے رہین اور اسی ہیئت پر رہے جبتک کہ دوا خشک ہو اور اگر سلائی جاسکے ایک سلائی ناسور کے سوراخ سے بہت باریک لین اور اُسپر روئی لپیٹ دین اور صمغ عربی کے پانی مین بھگوکر شیاف کی پسی ہوئی دواؤن مین بھر کر قرحہ مین رکھین **شیاف غرب** کی ترکیب ایلوا کندر دم الاخوین سرمہ پھٹکری گلنار ہر ایک ایک درم زنگار دو سرخ کوٹا اور چھانکر گلاب مین شیاف بنائین دوسرے یہ کہ آنت اندر پہونچ گئی ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ ہوا اور براز بے ارادہ نکل آئے اور اس راستہ سے نکلین اور اسیطرح اگر سلائی ڈالین اور مقعد مین اُنگلی لیجائین دونون آنت مین ملجائین لیکن اگر یہ راستہ نہایت تنگ ہو کہ سلائی نہ جاسکے اور تنگی کے سبب براز بھی اسطرف سے نہ نکل سکے اور شبہہ پڑے کہ نفوذ کر گیا ہی یا نہین تو ان دونون مین یہ فرق ہی کہ روئی وغیرہ بیمار کی مقعد مین ایسی طرح پر رکھین کہ ہوا کو دخل نہو اور حکم کرین کہ سانس کو روک کر نیچے کیطرف قوت کرے جیسا کہ براز کے اخراج کے لیے کرتے ہین اور قرحہ پر اُنگلی رکھے پھر اگر ہوا کے نکلنے کی حرکت اُنگلی مین محسوس ہو قرحہ نفوذ کر گیا ہی اور نہین تو نہین اور دوسرا طریق یہ ہی کہ ایک قمع یعنی ایک چیز کہ نلکی کی وضع پر اندر سے خالی ہو لیکر اُسکا سر اُس قرحہ پر لگا دین اور اُسکی دوسری طرف کوئی چیز جلائین اسطرح پر کہ دھوان اُس نلکی مین جائے پھر اگر بیمار کو اپنے اندر دھوئین کے آنیکی حرارت معلوم ہو نفوذ کر گیا ہی اور نہین تو نفوذ نہین کیا **علاج** مناسب یہ ہی کہ اس قسم کے علاج سے دست کشیدہ رہین کیونکہ اُسکے علاج کی ایذا اُسکے ہونے سے زیادہ ہی اسلیے کہ اُسکا تدارک دستکاری سے ہو سکتا ہی یا اکال دواؤن سے اور ان دونون مین خوف ہے۔

فصل اورام مقعد کے بیان مین اسکی دو قسم ہین پہلی قسم ورم گرم کے بیان مین اور اکثر یہی قسم عارض ہوتی ہی اور تین حال سے باہر نہین یا تو ابتدا پیدا ہو یا گرم دواؤن کے استعمال کے بعد یا خارش کے بعد یا شقاق یا قروح کے بعد یا قطع بواسیر کے بعد عارض ہو اور اُسکی علامت درد اور جلن اور بول قطرہ قطرہ آنا اور اُسکے اسباب کا پہلے ہونا اور یہ ورم ابتدا بہت کم ہوتا ہی **علاج** ابتدا مین فصد باسلیق کرین اگر کوئی امر مانع نہو اور نہین تو قطن پر حجامت کرین اور ردع کے لیے مرہم اسفیداج وغیرہ ضمادات اور چربیان سرد استعمال کرین اور اگر بیضہ کی سفیدی کو روغن گل مین ملائین اور قلعی یا سیسے کے ہاون مین گھسکر ورم پر رکھین فائدہ کامل ہوتا ہی اور جہان کہین شدت سے درد ہو کچھ ایک افیون بڑھائین تاکہ جلد درد کو ساکن کرے اور مزاج کی اصلاح کے لیے سرد شربت جیسے اسبغول اور تخم ریحان ہو اور عناب اور آلو کا نقوع نبات کے ساتھ پلائین اور جو غذا مناسب ہو کھلائین اور جان لین کہ قے نہایت مفید ہی اور جب مادہ تنقیہ سے اور روادعات سے دفع نہو اور جمع ہونے لگے واجب ہی کہ اُسکو جلد چیر ڈالین اور ہرگز پکنے کا انتظار نکرین کیونکہ اگر جلد

نہ شگاف دین مادہ اندر کی طرف جائیگا اور ناسور ہو جائیگا اور جب حرارت ساکن ہو جائے مگر درد باقی رہے اور مقعد باہر آتی رہے یہ ضماد مفید ہی برگ چقندر
نرم کوٹکر روغن مین پکا کر آرد حلبہ ملا کر کام مین لائین ضماد کہ ورم سخت کو مفید ہی اکلیل الملک خطمی سفید عدس مقشر برگ عنب الثعلب بنفشہ سب برابر لیکر روغن گل
روغن بنفشہ زردۂ بیضۂ مرغ آب کاسنی اب حی العالم مین ملائین اور استعمال کرین طلا کہ ورم نرم کے لیے فائدہ مند ہی عدس گل سرخ برابر لیکر کوٹ چھانکر آب مکو
روغن گل ملا کر طلا کرین اور اگر میدہ کی روٹی کو پانی مین جوش دین اور زردۂ بیضۂ مرغ اور روغن گل ملا کر ضماد کرین مفید ہی دوسری قسم مقعد کا ورم سرد یہ ورم اگر
بلغمی ہی ورم کا سُست ہونا اور گرمی کے آثار کا نہونا اُسکا گواہ ہی علاج قے کرین اور شاید کہ فصد کی احتیاج پڑے اور مرہم محلل استعمال کرین اور جب پک جائے
چیر ڈالین اور جہان کہین کہ ورم سخت ہو اُسکے نرم اور تحلیل کے لیے بط اور مرغ کی چربی اور بیضۂ مرغ کی زردی اور روغن گل اور زفت طلا کرین اور اگر ورم ایک عرصہ تک
رہے مقل بڑھائین اور محلل دواؤن کے مطبوخ مین بیٹھنا اور مرہم داخلیون روغن کے ساتھ یا مرہم باسلیقون زردۂ بیضۂ مرغ کے ساتھ فائدہ مند ہین

فصل شقاق مقعد کے بیان مین یہ ایک خشکی ہی کہ مقعد مین عارض ہوتی ہی جیسا شقاق ہاتھ اور پانون مین عارض ہوتا ہی اُسکے اقسام ہین ایک تو وہ ہی
کہ مقعد مین حرارت اور خشکی شقاق پیدا کرے اور یہ اکثر ہوتا ہی اور اُسکی علامت حرارت اور یبوست کا غالب ہونا علاج مرہم ابیض طلا کرین اور یہ قیروطی مفید ہی
روغن گل اور سفیدہ اور مردار سنگ اور اقلیمیا نقرہ نشاستہ غبار الرحی کتیرا لعاب خطمی اسبغول بہدانہ چربی بط موم سفید مرہم بنالین جیسا مشہور ہی اور چکنا شوربا دین
اور اگر مادہ صفرا یا خون سوختہ اس حرارت کا سبب ہو اور سوزش اور مقعد کی گرمی اور اُسکے دوسرے آثار گواہی دین تنقیہ کے لیے مطبوخ ہلیلہ اور مطبوخ خیار شنبر دین اور
شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر اور گلاب اسبغول اور قند اور شیرۂ خرفہ کے ساتھ مفید ہین اور مراہم مذکورہ کا استعمال مفید ہی دوسرے یہ کہ مقعد کا ورم گرم شقاق
کا باعث ہو اُسکی علامت ورم کا ہونا اور اُس جگہ کا اونچا ہونا اُسکے ساتھ درد کی شدت علاج ورم مقعد کی تدبیر کا ذکر آچکا ہی اُسکے موافق کام کرین اور
جان لین کہ باسلیق اور صافن اور مابض کی فصد اور قطن کی حجامت اسجگہ مفید ہی تیسرے یہ کہ ثفل خشک غلیظ نکلتے وقت شقاق پیدا کرے چوتھے یہ کہ بواسیر
شقاق کا سبب ہی اور ہر ایک کی علامت سبب کے پہلے ہو جانے سے ظاہر ہی پانچوین یہ کہ مقعد کی رگونکا خون سے بھرنا اور کثرت سے شکم جاری ہونا شقاق کا
باعث ہو اور رگون کی امتلا کی علامت شقاق مین سے بہت سا خون بہنا علاج اول سبب کو قطع کرین جیسا بارہا ذکر آیا ہی اُسکے بعد شقاق زائل کرنیکے لیے
روغن گل اسفیداج مردار سنگ زفت مغز ساق گاؤ سے مرہم بنا کر لین اور جہان کہین کہ شقاق سے خون جاری ہو اور فصد بھی کر چکے ہون اور خون کے بندکرنیکی
حاجت پڑے اقراص قابضہ دین اور مازو آس گلنار پوست انار گل سرخ جوز السرو ثمرۂ طرفا کے مطبوخ مین بٹھائین اور صدف سوختہ قشار کندر غبار الرحی
سرمہ باریک کر کے شقاق پر چھڑک دین **فائدہ** شقاق والے کو لازم ہی کہ بہت سرد پانی سے اور جو چیزین بہت ترش اور قابض ہین اُنسے پرہیز کرے اور اسیطرح
شکم کا قبض نقصان رکھتا ہی اسیواسطے کہتے ہین کہ بیمار مذکور ہر صبح شربت بنفشہ لعاب بہدانہ کے ساتھ پیے اور جو غذا ملین ہو کھائے۔

فصل استرخاء شرج کے بیان مین اور اُسکو استرخاے مقعد بھی کہتے ہین اور شرج شین معجمہ اور راے مہملہ اور جیم سے اُس عصب کا نام ہی کہ خصیہ
اور حلقہ مقعد کے بیچ مین واقع ہی اور اُسکے استرخا کی علامت یہ ہی کہ ثفل اور ریح بے ارادہ نکلے اور یہ اسباب کے مختلف ہونے سے کئی طرح پر ہی ایک تو وہ
ہی کہ جو پٹھا اُس عضلہ پر کہ مقعد کے گرد لگا ہوا ہی اور مقعد کو کھولتا ہی اور بند کرتا ہی ضربہ کے سبب سے یا سقطہ کی وجہ سے کٹ جائے یا ٹوٹ جائے اس سبب سے

بنا

فضلہ مذکور ایذا پائے اور شرج مین استرخا آئے دوسرے بواسیر کے قطع کرنے سے عضلہ کو ایذا پہونچے اور شرج مین استرخا آئے اور ان دونون قسم کی علامت یہہ ہو کہ پشت پر ضربہ یا سقطہ آنیکے بعد یا قطع بواسیر کے بعد دفعۃً پیدا ہوا اور ان دونون قسم کو لا علاج کہتے ہین تیسرے یہ کہ سردی اور تری باطنی یا خارجی اس بیماری کا سبب ہوا اور اُسکی علامت یہہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا اور سردی اور تری کے اسباب کا پہلے اتفاق ہو چکے مثلاً پتھر پر بیٹھنا یا پانی مین یا سرد و تر جگہ بیٹھنا یا بہت سا سرد پانی پینا اور اُسکے سوا امور ظاہری اور امور باطنی اور اس قسم رطوبی کی خاص علامت یہہ ہو کہ مقعد مین ترہل یعنی استرخا ظاہر ہوا اور یہ قسم دوسرے اقسام کی نسبت اکثر پیدا ہوتی ہو علاج جو مادہ کہ استرخا کا باعث ہو اُسکے استفراغ کے لیے اور تبدیل مزاج کیواسطے جو کچھ فالج مین گذر چکا استعمال کرین اور روغن قسط جند بیدستر اور فرفیون ملا کر مقعد پر اور پشت کے نیچے کے مہرون پر ملین اور گرم قابض دواؤن کے مطبوخ سے آبزن کرین جیسے سنبل الطیب قسط تلخ جوز السرو وغیرہ چوتھے یہ کہ ورم مقعد اس مرض کا باعث ہوا اور اُسکی علامت درد اور جو کچھ ورم کے لوازم ہین اُنکا ظاہر ہونا اور ورم مقعد کا علاج بیان کیا گیا

فصل خروج مقعد کے بیان مین یعنی مقعد کا باہر نکل آنا یہ دو طرح پر ہو ایک تو وہ ہو کہ آماس کے سبب سے عارض ہوا اور ورم کی علامت اور علاج کا بیان ہو چکا اُسکے موافق تدارک کرین اور مقعد متورم اس حیلہ سے داخل ہوتی ہو کہ جو چیزین ورم کو نرم کرتی ہین اور درد کو ساکن کرتی ہین جیسے بنفشہ خطمی بابونہ برگ کرنب و شلغم تخم کتان جوش دیکر اُسکے پانی مین بیمار کو بٹھلائین اور قیروطی روغن شبت روغن بابونہ موم سے بنا کر مقعد پر ملین تاکہ نرم ہو کر اندر کیطرف جائے اور جب داخل ہو چکے قابض چیزون کے مطبوخ سے استنجا کرین جیسے شاہ بلوط برگ مورد ماز و گلنار زرورد اس مطبوخ کی دواؤن کا ثفل نرم کوٹ لین جب مرہم سا ہو جائے ضماد کرین اور باندھ دین تاکہ پھر نہ نکلے اور جہان کہین مزاج سرد ہو مناسب ہو کہ دار چینی اور شاہ بلوط اور مرزنجوش اور ماز و اور برادہ آہن پرانی شراب مین ایک رات تر کرین اور صاف کر کے بیمار کو اُسمین بٹھائین اور روغن خستہ زرد آلو و شفتالو مقعد پر ملین دوسرے یہ کہ جو عضلہ مقعد کو ٹھہراتا ہو وہ رطوبت کے غلبہ سے ڈھیلا ہو جائے اور اُسکو نہ ٹھہرا سکے اور اُسکی علامت یہہ ہو کہ مقعد آسانی سے داخل ہو جاتے اور اسیطرح اُسکا نکلنا بھی آسان ہو بخلاف ورمی کے کہ اُسکا پلٹ جانا اور نکل آنا دشوار ہو علاج روغن گل خام مقعد پر ملین اور اُسپر سفیدہ ارزیز گلنار ماز و پھٹکری سرمہ پوست انار صدف سوختہ اقاقیا لحیۃ التیس غبار سا کر کے چھڑک دین اور گدی رکھکر پٹی سے مضبوط باندھ دین اور قابضات کا مطبوخ کہ ورمی مین مذکور ہوا اُسمین بیمار کو بٹھائین تاکہ پھر نہ نکلے اور روغن قسط روغن بابونہ کہ اُسمین فرفیون اور جند بیدستر حل کرین مقعد مین ملنا اور حقنہ کرنا فائدہ کامل رکھتا ہو اور عصب کو قوت دیتا ہو اور جب نکلی ہوئی مقعد مین زخم ہو جائے زرور دمردار سنگ سماق مرباریک پیسکر مقعد پر چھڑکین پھر اُسکو اندر کیطرف لٹائین اور مقعد پر روغن شفتالو کا ملنا لازم سمجھین

فصل قروح مقعد کے بیان مین یعنی مقعد کے زخم علاج جو چیز بہت خشکی لائے اُسکو استعمال کرین جیسے سیسا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور برادہ درخت سماق کی شاخین اور آس کی شاخین باریک پیسکر زخم پر چھڑک دین اور اس مرض مین مرہم اسود مفید ہو تنبیہ اگر درد کی شدت ہو لازم ہو کہ حس کم کرنے کے لیے افیون ملین

فصل حکہ مقعد کے بیان مین یعنی مقعد مین خارش کا ہونا اور اُسکی کئی قسم ہین ایک تو یہ کہ چھوٹے چھوٹے کرم مقعد مین پیدا ہو جائین اس سبب

خارش ہو اور شاید کہ کدو دانہ کے سبب سے ہو اور دیدان کی علامت اور علاج کا بیان گذرا دوسرے یہ کہ خون سوداوی حاد لذع مقعد پر گرے اور یہ بواسیر کا مقدمہ ہوتا ہی اور اُسکی علامت مقعد مین سوزش اور سر مقعد تک گرانی معلوم ہو اور دیدان کے آثار نہون علاج فصد باسلیق کرین یا دونون سُرین کے بیچ مین حجامت کرین اور اسہال کے لیے مطبوخ افتیمون دین اور غذا کی اصلاح مین کوشش کرین یعنی بارد رطب اور ہمزہ دوائین اور غذائین استعمال کرین اور مقل روغن خستۂ زردآلو مین حل کر کے مقعد پر ملنا مفید ہی تیسرے یہ کہ خلط مراری یا بورقی خارش کا سبب ہو اور اُسکی علامت اخلاط مذکورہ کا زحیر کے ساتھ براز مین آنا علاج غور کرین کہ مادہ خاص مقعد مین ہی یا کسی عضو سے آتا ہی اگر کسی عضو سے آتا ہی بدن کا اور اُس عضو کا تنقیہ کرین اور اگر خاص مقعد مین ہی رُک رہا ہی اُسی کا تنقیہ کرین جیسا زحیر مین بیان کیا گیا اور قی بہت مفید ہی اور شیاف فائدہ مند ہین اور شاید کہ قطن پر حجامت کی حاجت پڑے اور جاننا چاہیے کہ سب اقسام مین عصعص یعنی ڈھڈی پر محجمہ رکھنا اور خون کھینچنا اور سرکا اور روغن مقعد پر ملنا کلی فائدہ دیتا ہی اور اسیطرح تخم انار روغن شفتالو کے ساتھ یا ایلوا شراب مین ملا کر موم اور روغن گل کے ساتھ یا روغن خستۂ زردآلو طلا کرنا تنبیہ امراض مقعد کا اچھا ہونا دشوار ہی کیونکہ بالطبع فضلات کے گرنے اور نکلنے کا راستہ ہی اسلیے کہ نیچی جگہ مین واقع ہی اور اسیطرح اُسمین عصب زیادہ ہین اور اُسکی حس قوی ہی ادنی ایذا سے اُسکو درد پہونچتا ہی اور درد کی کثرت سے مواد جذب ہوتا ہی اور عصعص بیٹھنے کی جگہ کی ہڈی کو کہتے ہین اور اُسکو عظم العجب بھی بولتے ہین —

باب سترھوان امراض کلیہ یعنی گردہ کے بیان مین

جان لے کہ گردہ دو ہین ایک دائین طرف اور ایک بائین طرف اور ہر ایک ایک رباط کے سبب سے اپنی جگہ یعنی پشت کے نیچے محکم ہو رہا ہی اور گوشت اور چربی اور رگون اور شرائین سے مرکب ہی اور بذات خود اُسمین حس نہین مگر جو غشا اُسکے اوپر ہی اُسمین حس زیادہ ہی اور ہر ایک گردہ جگر کے ساتھ اُس رگ کے وسیلے سے جسکو ایک گروہ عنق الکلیہ کہتے ہین ربط رکھتا ہی اور بعضون کے نزدیک یہ دونون رگین کہ جگر اور گردہ کے درمیان واقع ہین اُنکا نام طالعین ہی پہلا گروہ اس رگ کو گردہ کے اجزا سے شمار کرتا ہی اور کہتا ہی کہ گردہ سے نکلتی ہی اور جگر مین جاتی ہی اور دوسرا گروہ کہتا ہی کہ یہ دونون رگین اُس بڑی رگ سے کہ جگر کے حدبہ سے نکلی ہی پیدا ہوئی ہین اور گردہ مین جاملی ہین بہر تقدیر جو پانی خون مین ملا ہوا جگر سے نکل کر گردون مین آتا ہی اُسی رگ کے راستہ سے آتا ہی اور پانی کو خون سے جدا کرنیکا آلہ یہی دو رگین ہین اور جیسا کہ گردہ مین پانی کے جذب کرنیکے لیے جاذبہ ہی ویسی ہی ان رگون مین بھی جاذبہ ہی کہ جگر کی بڑی رگ سے پانی کو جذب کرتی ہی اور گردہ مین بھیجتی ہی اور اسیطرح دونون گردون مین سے ایک رگ نکلکر مثانہ مین گئی ہی تاکہ مائیت دفع ہو اور اُس رگ کو برانج کہتے ہین یعنی مورین اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک گردہ کی ایسی شکل ہی جیسا نصف دائرہ اور اُسکی پشت اونچی ہی اور اُسکا گوشت سخت اور غلیظ تاکہ ادنی سی حرارت اُسمین اثر نہ کر سکے فائدہ امراض گردہ مین اکثر مُنھ کی بُری بو ہو جاتی ہی اور شاید کہ گردہ کی بیماری سے دل اور ریہ اور آلات تنفس کی بیماریان پیدا ہون اور یہ سب امور اسلیے ہوتے ہین کہ عنق کلیہ مین اور جگر مین مشارکت ہی اور گردہ کی جہت سے جو امراض ہین ہر ایک علیحدہ فصل مین بیان کیا جاتا ہی —

فصل سوء مزاج کلیہ کے بیان مین اور اُسکی کئی قسم ہین پہلی قسم سوء مزاج حار ساذج اور اُسکی علامت نبض مین سرعت اور پیاس کی کثرت اور قوت باہ اور قارورہ مین سرخی یا زردی جلن اور بدبو کے ساتھ اور گردہ کی جگہ گرمی کا معلوم ہونا اور پیشاب کے لیے جلد اُٹھنا چنانچہ روکنے کی طاقت

نہو اور بول مین چکنائی کا معلوم ہونا اس سبب سے کہ گردہ کی چربی گرمی سے گھل کر آتی ہی اور شاید کہ تپ ہو جائے اور جب گرمی افراط کو پہونچے ذیابطیس حار پیدا ہو اور اُسکو ہم جدا بیان کرینگے علاج سرد اور مرطب چیزین جنمین ادرار نہو پلائین جیسے شربت انار شربت زرشک شربت خشخاش لعاب اسبغول لعاب بیدانہ وغیرہ اور آب انارین نبات کے ساتھ اور شیرۂ تخم خرفہ قرص طباشیر ملین کے ساتھ اور شیرۂ تخم کاہو شربت صندل کے ساتھ بہت مفید ہین اور دوغ ترش فائدہ مند اور جاننا چاہیے کہ سرد پانی اور کافور گردہ کے سرد کرنے مین بہت مفید ہی لیکن چاہیے کہ کافور کے کھانے مین افراط نکرین کیونکہ باہ کو قطع کرتا ہی اور اسیطرح اقاقیا اور عصارۂ لحیۃ التیس اور صندل اور گلنار شاخ انگور کے پانی مین یا برگ آس کے پانی مین ملا کر گردہ پر ضماد کرین اور صندل گلاب مین پیسکر طلا کرنا جلد نفع کرتا ہی اور بہتر غذا آش غورہ اور اسفاناخ اور عدس کا بنا ہوا دوسری قسم سوء مزاج حار دموی اور اُسکی علامت گردہ مین بوجھ اور درد کا محسوس ہونا اور خون کے غلبہ کا نشان ظاہر ہونا اور شاید کہ پشت کے نواح مین گردہ کی جگہ سرخی ظاہر ہو علاج فصد باسلیق کھولین اور مزاج کی اصلاح کے لیے جو کچھ کہ سادج مین بیان کیا ہی کام مین لائین تیسری قسم سوء مزاج حار صفراوی اور اُسکی وہی علامت ہی جیسا کچھ کہ سادج مین کہا ہی اور صفرا کے غلبہ کا نشان ظاہر ہونا علاج تنقیۂ صفرا کے لیے مغز فلوس خیار شنبر کا جلاب دین اور آب انارین شیر خشت اور شربت بنفشہ کے ساتھ اور باقی تدبیر کہ سادج مین ہی اُسکو اختیار کرین چوتھی قسم سوء مزاج بارد اور یہ بہت سرد پانی کے پینے سے اور سرد دواؤن اور غذاؤن کے کھانے سے اور سرد ہواؤن سے عارض ہوا کرتا ہی اور اُسکی علامت قارورہ مین سفیدی اور مُنہ کا رنگ سفید اور گردہ کی جگہ سردی اور ضعف باہ اور پیاس کا نہونا اور ضعف اور پشت مین درد کا ہونا اور اُسکا جھک آنا علاج گلقند عسلی اور گلاب اور عرق بادیان کھلائین اور معجون کمونی تناول فرمائین اور فندق اور پستہ اور حبۃ الخضرا اور مغز بادام شکر کے ساتھ چبائین اور گرم روغن جیسے روغن قرطم روغن بادام تلخ روغن پستہ روغن قسط وغیرہ گردہ پر ملین اور اُنھین روغنون سے حقنہ کرین اور ترشیون سے اور سرد میوون سے پرہیز واجب سمجھین اور غذا بھنے ہوے گوشت کا اسفیداج اور گوشت بریان اور کبوتر اور کنجشک کا گوشت گرم مصالحہ کے ساتھ اور جہان کہین کہ سوء مزاج بارد بلغمی ہو اور اس جگہ مین درد اور بلغم کے آثار ظاہر ہون قَی اور اسہال کو دوسری تدبیرون پر مقدم رکھین

فصل ہزال الکلیہ کے بیان مین یعنی گردہ کا دبلا ہونا اسکے تین سبب ہین ایک تو سوء مزاج کہ گردہ مین عارض ہو خواہ گرم ہو یا سرد یا مادی یا سادج لیکن حرارت سے اکثر ہوتا ہی دوسرے جماع حد سے زیادہ تیسرے بہت سا استفراغ ادرار سے ہو یا سہال سے اور گردہ کے دُبلے ہونیکی علامت علی العموم بول مین سفیدی اور درد اور بدن مین ناتوانی اور باہ مین کمی اور نرم سا درد ہمیشہ کمر مین اور سر کی پچھلی طرف رہنا اور سبب کو اُسکے پہلے ہو جانے سے پہچان سکتے ہین کہ کون سبب ہی علاج جو امر دُبلے ہونیکا سبب ہی اول اُسکو زائل کرین اُسکے بعد گردہ کی فربہی کے لیے مسمن غذائین یعنی جنسے فربہ ہو کھلائین اور مغز بادام مغز پستہ مغز بندق نارجیل شکر کے ساتھ کثرت سے چبایا کرین اور مرغیون کی چربی اور بط کی چربی کا کھانا بہت مفید ہی خصوصًا اگر گیہون کی روٹی سے کھائین لیکن مناسب ہی کہ اُسکو گرم کر کے کھائین اسیلیے کہ اگر سرد ہوگی معدہ مین رہ جائیگی اور گرانی لائیگی اور گردہ تک نہ جا سکیگی اور ہریسہ اور پایہ اور بیضۂ مرغ نیمبرشت فائدہ مند ہین اور دواء الترنجبین نہایت مفید ہی اور یہ حقنہ نہایت نافع کلیہ بیش اور گیہون اور نخود اور لوبیا اور باقلا

پکا کر چھان لین اور روغن اور مغزیات مذکورہ اور روغن قرطم حبۃ الخضرا کنجد اور مغز ساق گاؤ وشتر اس مطبوخ مین ملائین اور نیمگرم حقنہ کرین دوا انگبین ترنجبین سفید کانٹے اور مٹی سے پاک کرکے تیس درم لیکر دو رطل تازہ دودھ مین جوش دین کہ قوام آجائے اور ہر رات دو ملعقہ کھائین

فصل ضعف گردہ کے بیان مین

اُسکے بھی تین سبب ہین ایک تو اُسکا سوء مزاج دوسرے اُسکا دُبلاپن تیسرے یہ کہ مدرات کے زیادہ استعمال سے یا جماع کی افراط سے یا ضربہ اور سقطہ سے کہ گردہ پر پہونچے یا بہت چلنے سے اور سفر کی تکلیف سے اور دوسری سواریون سے اور تکلیفون سے کہ اُسمین تکان پیدا کرین گردہ کا جرم سُست اور اُسکے مجاری فراخ ہوجائین اور ضعف گردہ کی علامت یہ ہی کہ کبھی کبھی درد کرے خاص کر جھکنے کیوقت اور سیدھا ہونیکے وقت اور جب ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر پھرین اور قوت باہ کا اور بول کا نہایت کم تقاضا ہو اور بول غسالی آئے جیسا تازہ گوشت کا دھویا ہوا پانی ہوتا ہی اور اگر بول کو دیر تک رکھین رسوب بیٹھ جائے اور بول کے اوپر کف دریا سا ظاہر ہو اشتباہ بول کا ہو وقت غسالہ ہوتا ہی کہ غذا جگر مین ہضم ہوچکی ہو اور نہین تو اس ہضم کے پہلے بول مائی یعنی پانی سا ہوتا ہی ایسا ہی شارح اسباب نے کہا ہی اور سبب کو جو اس امر کا باعث ہی اُسکے موجود ہونے یا مقدم ہونے سے پہچان سکتے ہین علاج اگر سوء مزاج سبب ہو مزاج کی تبدیل مین کوشش کرین اور حرارت اور برودت کا لحاظ رکھین اور مادی مین تنقیہ کو مقدم رکھین جیسا مادہ ہو اور اُس بیماری مین فصد باسلیق اور قے سب قسم کے تنقیہ سے بہتر ہی بخلاف اسہال اور مدرات کے کہ علت کو بول کے مجاری مین لاتے ہین اور خراش کرتے ہین لیکن اگر مادے کا تنقیہ کر چکین اور تھوڑا اسی عضو مین باقی رہے مدرات بہت مفید ہوتے ہین اور ایسا ہی مسہل کا حال ہی کہ جبتک ضرورت قوی نہو نہ دین کیونکہ اگرچہ مسہل مادے کو مجاری بول سے امعا مین لے آتا ہی مگر چونکہ اُسکے بعضے اجزا ادرار سے خالی نہین کچھ ایک مادہ بدن مین سے مجاری بول مین لیجاتا ہی چنانچہ ظاہر ہی ادویہ کہ ضعف مع الحرارۃ کو مفید ہین دم الاخوین گلنار گل ارمنی عصارۂ لحیۃ التیس صمغ عربی باریک پیسکر شیرۂ بارتنگ کے ساتھ پلائین اور سرکہ اور روغن گل کمر اور پشت پر ملین اور صندل گل سرخ اقاقیا رامک آس سک آس کے پانی مین ملاکر ضماد کرین اور جہان کہین کہ سردی سے ضعف ہو گرم چیزین جیسا سوء مزاج مین ذکر آیا ہی مگر کسی وجہ سے گرمی پہونچانے مین افراط نکرین کیونکہ اس سے سبب بڑھتا ہی بلکہ مرتبۂ اعتدال کی رعایت رکھین تاکہ نفع بے ضرر حاصل ہو اور یہ ظاہر ہی کہ بہت گرمی مجاری کو فراخ اور خون کو جذب کرتی ہی اور یہ دونون امر گردہ کو ضعیف کرتے ہین اور اگر دُبلے ہونے سے گردہ مین ضعف ہو اُسکا علاج فصل ہزال سے تلاش کرین اور اگر ضعف گردہ کا یہ سبب ہو کہ مجاری فراخ ہوگئے اور اُسکے گوشت کی سختی مین سستی آگئی اُسکا علاج یہ ہی کہ اسباب کے روکنے مین کوشش کرین اور اُسکے بعد غذائین چیپدار قابض کھلائین تاکہ گوشت مین سختی اور تقویت حاصل ہو اور قنب کہ ایک قسم کا خرما ہی چیپدار اور زعرور اور بھی کھلائین اور حقنہ کہ ہزال الکلیہ مین گذرا عمل مین لائین اور جاننا چاہیے کہ معجون لبوب فائدہ کامل دیتی ہی اور کوئی چیز شیر میش اور شیر شتر سے بہتر نہین خصوصاً اگر گل ارمنی اور اُسکے مانند کوئی چیز قابض شیر مذکور مین ملائین اور کہتے ہین کہ فلونیائے رومی یا شامی شیر شتر کے ساتھ نہایت مفید ہی اور محمد بن زکریا نے کہا ہی کہ اگر شاخ انگور مین کوچہ دے کر اسکا پانی لیکر اُس پانی مین کچھ ایک نمک ڈال کر نو دن تک پلائین گردہ کی سب بیماریون کو دفع کرتا ہی اور ضعف گردہ مین سب غذاؤن سے بہتر

ربانیہ ہی کہ دانہ مونیز اور چربی گردہ بز کے ہمراہ بنائین اور کلہ پایہ کو ترشی کے ساتھ پکائین اور ایسا ہی دودھ اور چانول اور ستو کہ جو اور گیہون کا بنائین

فصل ریح الکلیہ کے بیان مین وہ ایک ہوائے غلیظ ہی کہ گردہ کی نواح مین اخلاط غلیظ سے پیدا ہوتی ہی اور اُس ہوا سے ایک درد تمدد کے ساتھ پشت اور گردن مین ہو جاتا ہی اور اُسکی علامت درد اور تمدد کمر کے حوالی مین بدون گرانی کے اور سنگ گردہ کے آثار بھی نہون اور اس ہوا کا یہ بھی خاصہ ہی کہ خالی شکم مین اور بھوک کی حالت مین اور جبکہ ہضم خوب ہو درد اور تمدد کمتر ہو جائے علاج جو چیز ادرار کرنیوالی اور ہوا کے مادہ کو نکالنے والی اور تحلیل کرنیوالی ہو اور باانیہمہ شدت سے گرم نہو پلائین اور اسی سے حقنہ کرین اور زیرہ شبت تخم سداب بابونہ گردہ پر ضماد کرین اور روغن قسط روغن زنبق روغن خیری روغن سداب وغیرہ ملین اور نمک اور سبوس اور راکھ سے تکمید کرین دوا کہ اسجگہ مفید ہی تخم بادیان سداب گل سرخ انیسون پوست بیخ بادیان پوست بیخ کبر جوش دین اور قند سے میٹھا بناکر یا ماء العسل ملاکر پلائین اور شربت بزوری مفید ہی

فصل وجع الکلیہ کے بیان مین یعنے درد گردہ یہ درد یا تو گردہ کی ریاح سے پیدا ہوتا ہی یا اُسکے ضعف سے یا اُسکے ورم سے یا اُس کے حصاۃ سے یا اُس کے قروح سے اور اُنمین سے ہر ایک کی علامت اور علاج اپنی اپنی جگہ مذکور ہین اور سب اقسام مین جو چیز کہ ملین ہو اور درد کو ساکن کرے مفید ہی اور سب چیزون سے زیادہ اس کام مین آبزن مفید ہی خاص کر اگر بابونہ شبت خطمی برگ کرنب کے مطبوخ سے بنائین

فصل ورم الکلیہ کے بیان مین یہ کئی طرح پر ہی قسم اول یہ ہی کہ گرم ہو اور اُسکا سبب خون غلیظ یا خون صفراوی ہوتا ہی اور اُسکی علامت تپ مختلط ہی اور تشنگی اور صداع اور بیخوابی اور اُسجگہ اور پشت مین جلن اور درد اور گرانی اور قے مین صفرا آنا اور بول و براز دشواری سے آنا پھر اگر مادہ خون غلیظ ہی بوجھ کی زیادتی اور درد وغیرہ اُمور کہ خون سے مخصوص ہین ظاہر ہون اور اگر صفراوی ہی پیاس کی شدت اور بول مین زردی وغیرہ جو کچھ اُس سے مخصوص ہی ظاہر ہو اور جاننا چاہیے کہ آماس کبھی ایک گردہ مین ہوتا ہی اور کبھی دونون گردون مین اور کبھی ایک کے اجزا مین یا دونون کے اجزا مین اور کبھی گردہ کے باطن مین اور کبھی اُسکے خارج مین اُس غشا کے متصل جو اوپر لگا ہوا ہی یا علائق کے متصل اور کبھی اُس منفذ مین ہوتا ہی کہ گردہ اور جگر کے بیچ مین ہی اور کبھی اُس جری مین عارض ہوتا ہی کہ گردہ اور مثانہ کے بیچ مین ہی اور جس جس طرح ورم کی جگہ مختلف اور جسقدر اُسمین کمی بیشی ہوگی اسی کے موافق اعراض کی شدت اور خفت ہوگی اور بعض ظاہر ہونگے اور بعضے نہونگے مثلاً اگر ورم داہنے گردہ مین ہوگا درد بھی اُسی طرف جگر کے نزدیک ہوگا اور اگر ورم بائین گردہ مین ہوگا درد بھی اُسی طرف مثانہ کی طرف کو مائل ہوگا اور داہنے کا درد جو اونچا اور بائین کا نیچا ہوتا ہی اُسکی یہ وجہ ہی کہ داہنا گردہ بائین سے اونچا ہی اور اگر ورم گردہ غشا اور علائق کے نزدیک ہو اُسکا نشان یہ ہی کہ درد نہایت شدید ہو اور اگر اُس نواح مین ہو جو امعا کی جانب ہی اُسکا نشان یہ ہی کہ گہرا درد یعنی اندر کی جانب ہو اور شاید کہ قولنج پیدا کرے اور طبیعت کو اجابت سے روک دے یعنی قبض ہو اور اگر ورم مجاری مین ہو دشواری سے بول کا آنا اُسکا گواہ ہی اور کبھی ورم گردہ بڑھ جاتا ہی اور درد شدت کرتا ہی اور اُسکی ایذا دماغ کے حجابون مین پہونچتی ہی اور ذہن مین اختلاط پیدا ہوتا ہی فائدہ تپ مختلط تپ لازمہ کو کہتے ہین کہ ٹوٹ جائے اور پھر آجائے بے انتظام اور چونکہ غیر متعین ہی اُسکا نام نہین رکھا علاج باسلیق یا صافن کی فصد کرین اور ماء الشعیر اور شربت بنفشہ اور لعاب بہدانہ اور لعاب اسبغول اور لعاب تخم خطمی پلائین اور آرد جو صندل مامیثا آب مکوے آبکاسنی

روغن بنفشہ اسمین ملاکر گردہ پر ضماد کرین اور اگر قبض ہو مغز فلوس اور روغن بادام سے یا آب انارین اور شیر خشت سے یا مطبوخ ہلیلہ سے کہ اسمین عناب سپستان آلو بنفشہ کاسنی عنب الثعلب وغیرہ ہو نرم کرین اور جب ایک ہفتہ گذرے اور مادہ تحلیل نہو اور گرانی اور درد زیادہ ہو اور قارورہ رقیق ہو جان لے کہ مادہ جمع ہوتا ہے اور پکتا ہے ایسی حالت مین چاہیے کہ پینے کی دواؤن سے اور ضماد سے نضج کی مدد کرین مثلاً لعاب تخم کتان لعاب تخم خطمی لعاب تخم میتھی پلائین اور اکلیل خطمی حلبہ السی آرد جو گرم پانی اور روغن کنجد ملاکر ضماد کرین اور اسی طرح نیم گرم پانی اور منضج دواؤنکا مطبوخ عضو پر ڈالین اور جب درد ساکن ہوا اور بوجہ معلوم ہو جان لین کہ تمام پک گیا ہے سو اگر ٹوٹ جائے فبہا ورنہ توڑنے مین امداد کرین اور یہ اسطرح پر ہے کہ توڑنے والی دوائین جیسے سرگین کبوتر اور آرد کرسنہ اور غبار آسیا آب پیاز مین ملاکر یا دوسری منضج دواؤن مین ملاکر ضماد کرین پھر ضماد کرنیکے بعد قطن کو ایسی طرح حرکت دین کہ ورم کے اوپر کا پوست پھٹ جائے اور پیپ بول کی راہ سے باہر نکل آئے اور جسوقت ورم ٹوٹ جائے اور پیپ پیشاب مین ظاہر ہو چاہیے کہ شیرۂ تخم خیارین شیرۂ تخم خربزہ شیرۂ تخم کدو شیرۂ بادیان قند ملاکر دین تاکہ پیپ پاک ہو جائے اور شربت بنفشہ اور شیر خر بہت مفید ہین خصوصاً اگر بزور مدۂ مذکورہ کے ساتھ دین اور جب ریم کا مادہ تمام نکل آئے اور اسکو بول کی صفائی اور گرانی کے زائل ہونے سے پہچان سکتے ہین مناسب ہے کہ التحام کی دوائین دین تاکہ زخم بھر آئے اور التحام کی دوائین یہ ہین تخم السی بریان کاکنج خشخاش گل ارمنی نشاستہ قرص کاکنج ہر ایک سے مقدار مناسب لیکر دین اور جبتک کہ کچھ بھی گرانی محسوس ہو یہ دوائین نہ دین کیونکہ گرانی اسباب کا نشان ہے کہ گردہ مین پیپ موجود ہے اور جبتک پیپ موجود ہے مدملات کا پینا مضر ہے کیونکہ یہ قبض سے خالی نہین فائدہ ورم گردہ کہ ایک عرصہ تک رہے اسکو فصد باسلیق مفید ہے شربت کہ ابتداے ورم مین مفید ہوتا ہے عناب پچاس دانہ خشخاش سفید تیس درم کشنیز خشک دس درم عدس مقشر سو درم جوش دین اور دو سو درم قند کے ساتھ قوام کرین اور دس درم پلائین پانی کے ساتھ یا خرفہ اور خیارین کے شیرہ کے ساتھ سفوف کہ ابتدا مین بھی اور جب پیپ نکلنے لگے اسوقت بھی مفید ہے مغز تخم خیار مغز تخم خربزہ تخم خرفہ تخم کاسنی تخم خشخاش برابر لیکر باریک کوٹ لین اور برابر قند ملائین اور ہر صبح دو مثقال کھلائین اور اسکے بعد شربت بنفشہ پانی کے ساتھ پلائین اور اس مرض مین آش سماق اور آش عدس سب غذاؤن سے بہتر ہے بشرطیکہ طبیعت مین قبض نہو اور ابھی مادہ پیپ نہوا ہو دوسری قسم وہ ہے کہ ورم سرد بلغمی ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ قطن مین خصوصاً خاصرہ کے پاس گرانی اور تمدد محسوس ہو اور شدت سے درد اور جلن نہو اور جو کچھ بلغم سے مخصوص ہے ظاہر ہو جیسے نبض کا بطی ہونا اور منی مین سردی اور بول و براز مین سفیدی اور مریض کھڑا نہو سکے اور شاید کہ منہ پر اور آنکھون پر اور تمام بدن پر خصوصاً جہان کمربند بندھا کرتا ہے ترہل ظاہر ہو اشتباہ درد گردہ قولنج سے مشتبہ ہو جاتا ہے چنانچہ ان دونون مین جو فرق ہے وہ قولنج مین گذرا غرض جاننا چاہیے کہ درد گردہ کا خاصہ ہے کہ جب حقنہ استعمال کرین درد بڑھ جائے بخلاف قولنج کے کہ حقنہ اُس مین فائدہ کامل دیتا ہے علاج بابونہ تمام برگ غار مرزنگوش گرم پانی مین ملاکر ضماد کرین اور تخم کرفس خشک انیسون پرسیاوشان ہلیون پکاکر صاف کرین اور گلقند عسلی ملاکر پلائین اور اس بیماری مین فو بہت مفید ہے اور مغز فلوس خیار شنبر احشا کے اورام باطنی کو تحلیل کرنے مین نہایت نافع پینے مین بھی اور حقنہ کے طریق پر بھی اور کہتے ہین کہ اگر بول غلیظ ہو کسی رات تک سوتے وقت ایک درم ایارج فیقرا کا کھانا اور بعد اسکے گرم پانی چار چھ پینا مادے کو نکالتا ہے اور اگر کافی نہو یہ گولیان بنائین جاوشیر زیرہ ہر ایک آدھا درم مصطگی ایک درم صبر دو درم آب بادرنجبویہ

مین یا گلاب مین ملاکر گولیان بنائین اور دین بدن کو رطوبت سے اور ورم کے مادے سے پاک کرتی ہین اور اس مرض مین غذا نخود آب یا درپرند جانورونکا گوشت بھنا ہوا کہ اُسمین پودینہ کرفس زیرہ ہو مناسب ہے تیسری قسم وہ ہے کہ ورم گردہ صلب سوداوی ہو اور یہ اکثر ورم گرم اور ورم بلغمی کے بعد ہوجاتا ہے کسی خطا کی وجہ سے کہ علاج مین واقع ہو اور کبھی ابتدائً پیدا ہوتا ہے اور اُسکی علامت بوجھ کی شدت اور بول مین کبودی اور رقت اور درد کی کمی اور دونون طرف کمر بند کی جگہ اور دونون سرین مین خدر کا ہونا اور دونون ساق مین ضعف اور یہ مرض اکثر استسقا مین جاملتا ہے اور بیمار کی پشت مین خم رہتا ہے اور سیدھی نہین ہوسکتی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دق پیدا کرے طبری نے کہا کبھی اس ورم صلب کے سبب دق عارض ہوتی ہے اس سبب سے کہ جو رگ گردہ سے نکلکر قلب کی طرف آئی ہے اور اُسمین سے قلب کی غذا جاتی ہے وہ اس ورم کے سبب سے دب جاتی ہے اور قلب کی غذا منقطع ہوتی ہے علاج بابونہ اکلیل تخم کتان حلبہ خطمی مقل اشق چربی خرس مغز ساق گاؤ آپسمین ملاکر قطن اور کمرگاہ پر ضماد کرین اور روغن بابونہ روغن قرطم روغن خار طین اور روغن قسط اور شبت اور گرم پانی سے تکمید کرین اور بابونہ خشک تخم کتان بنفشہ بسفائج انجیر حلبہ کے مطبوخ سے نطول اور آبزن کرین اور صبح بزور ملینہ جیسے تخم خطمی تخم کتان تخم حلبہ کوٹ چھانکر شیرۂ تخم خیارین شیرہ تخم خربزہ کے ہمراہ پلائین اور کشک جو شربت خشخاش اور شربت بنفشہ کے ساتھ فائدہ مند ہے تنبیہ اگر کوئی امر مانع نہو باسلیق کی فصد کرین اور مطبوخ افتیمون اور فلوس خیار شنبر مفید ہین اور جہان کہین کہ قوت ضعیف ہو ماء الجبن سکنجبین افتیمونی کے ساتھ دین اور اطریفل کبیر مفید ہے اور بہتر غذا شیرۂ سبوس گندم روغن بادام ملاکر اور نخود آب اور قلیہ اسفاناخ حرارت کے ہونے اور نہونے کی رعایت سے اور جب کہ حرارت مین کمی ہوسکے اور شہد کھانا نہایت مفید ہے اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ اس ورم کا علاج بہت دشوار ہے۔

فصل قروح کلیہ کے بیان مین اس قرحہ کا وہی سبب ہے کہ قرحہ مثانہ مین کہا جائیگا اور قرحہ تفرق اتصال کو کہتے ہین کہ عضو مین واقع ہو اور پیپ آجائے اور یہ اکثر گوشت مین یا در عضو لحمی مین پیدا ہوتا ہے اور اُسکی علامت پشت مین اور گردہ مین درد اور بوجھ اور تمدد کا ہونا اور بول مین ریم اور خون اور پوست کے چھلکون کا آنا اور کبھی پوست کے ٹکڑے سخت اور غلیظ جیسے گوشت کے ریزے آتے ہین اور قرحہ مثانہ اور قرحہ گردہ مین فرق یہ ہے کہ قرحہ گردہ مین درد قطن سے تجاوز نہین کرتا اور خاصرہ مین نہین پہونچتا اور سلس البول اور پوست کے سُرخ ٹکڑون کا آنا بول مین پیپ کا خوب ملجانا اور بول مین بدبو کا کم آنا اور بول دشواری سے نہ آنا بھی اسی کے خواص مین سے ہے بخلاف قرحہ مثانہ کے کہ بول کا دشوار آنا اور قشور کا سفید ہونا اور عانہ مین درد اور بول مین شدت کی بدبو اُسکے لوازم مین سے ہے اور ایسا ہی پیپ بول مین خوب نہ ملے اور درد کی شدت ہو اور یہ فرق کہ زخم گردہ کے گوشت مین ہے یا اُسکے پردہ مین اسطرح پر ہے کہ اگر غشا مین ہے درد قوی ہوگا اور سوزش زیادہ اور اگر گردہ کے گوشت مین ہوگا درد کمتر ہوگا اور سوزش بھی کم ہوگی اور جاننا چاہیے کہ اگر قرحہ اس منفذ کے نزدیک ہوگا جو گردہ اور جگر کے بیچ مین ہے درد کتفین تک پہونچیگا اور پیاس کا غلبہ ہوگا اور اگر اس مجری کی طرف ہوگا کہ گردہ اور مثانہ کے بیچ مین ہے شاید کہ درد زانو تک آئیگا اور یہ فرق کہ پیپ گردہ سے آتا ہے یا اوپر کے اعضا سے اُسی عضو کی آفت سے ظاہر ہے حاصل کلام جسقدر کہ پیپ دور کے اعضا سے آئیگی اُسی قدر بول مین زیادہ مختلط ہوگی علاج اول اخلاط کی تعدیل کرین تاکہ مرارت اور بورقیت خلط سے زائل ہو اور شیرینی مائل ہوجائے اور شربت اور غذا مین ہر خلط کی تعدیل کے لیے بارہا مذکور ہوئے اور بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہو باسلیق کی فصد درد کی طرف

سے کھولین اور اگر دونون طرف درد ہو دونون ہاتھ کی رگ کھولین اور جان لین کہ اس بیماری مین قی نہایت مفید ہی کیونکہ مادہ جانب مخالف سے نکلتا ہی بخلاف اسہال کے کہ جسقدر زیادہ قوی ہون زیادہ مضر ہوتے ہین لیکن اطبا ملین خفیف کی اجازت دیتے ہین تاکہ مادے کو اس طرف سے امعا کی جانب مائل کردے اور باوجود اسکے اخلاط کو نہ ابھارے اور جب بدن کا تنقیہ اور اخلاط کی تعدیل کر چکین مدرات پلائین تاکہ قرحہ پاک ہو اور مدرات کا استعمال مزاج کے موافق ہوتا ہی مثلاً اگر حرارت نہو پوست بیخ کرفس پوست بیخ بادیان اذخر بادیان جوش دیکر شہد ملا کر پلائین اور اگر حرارت ہو شیرۂ تخم خیارین شیرۂ تخم خربزہ اور تخم کدو وغیرہ شہد یا قند ملا کر دین اور کبھی پاک ہونے سے پہلے پیپ جم جاتی ہی اور خار خسک بابونہ پرسیاوشان خبازی کے مطبوخ سے آبزن کرنا اور ایسا ہی گرم پانی کمر اور گردہ پر ڈالنا مفید ہوتا ہی اور زرد آب منجمد کو بہاتا ہی اور یہ سفوف مفید ہی تخم کرفس بادیان انیسون زوفا ہر ایک دو درم کندر چار درم خوراک دو مثقال بیس درم ماء العسل کے ساتھ اور اگر درد قوی ہو قدرے تخم بیخ اور لفاح اور افیون بڑھائین اور آبزن مین پوست خشخاش بڑھائین اور روغن گل گردہ پر ملین اور جسوقت قرحہ پاک ہو جائے اسکے اندمال مین کوشش کرین اور اسکا یہ طریق ہی کہ ادویۂ مدملہ جیسے دم الاخوین گل ارمنی کاغذ سوختہ کندر وغیرہ اور قرص کہربا اور قرص خشخاش وغیرہ مغری یعنی چیپ دار دواؤن کے ساتھ جیسے نشاستہ صمغ عربی کتیرا اور ادویۂ مدرہ کے ساتھ جیسے تخم خیارین تخم خربزہ تخم کاسنی بادیان مرکب کرکے کھلائین اور چاہیے کہ اس قرحہ کے علاج مین بڑی سعی اور کوشش فرمائین کیونکہ اسکا بھرنا پانچ وجہ سے دشوار ہی ایک تو یہ کہ گردہ معدہ سے بہت دور ہی دوا کا اثر پورا پورا نہین پہونچ سکتا دوسرے یہ کہ گردہ بول کی راہ اور اسکی گذرگاہ ہی اسمین دوا دیر تک نہین ٹھہر سکتی تیسرے یہ کہ گرم فضلے جنسے قرحہ پیدا ہوتا ہی بول کے واسطہ سے ہمیشہ گردہ پر گرتے ہین چوتھے یہ کہ گردہ کا جرم سخت ہی اور جونسا جرم سخت ہوتا ہی اسکا زخم دیر مین اچھا ہوتا ہی پانچوین یہ کہ گردہ ہمیشہ اپنے کار مین مصروف ہی اسکو سکون نہین اور اندمال کے لیے سکون شرط ہی اور ایسا ہی قرحہ مثانہ کا اچھا ہونا بھی دشوار ہی انھین اسباب سے کہ ذکر آیا ہی بلکہ اسکے اور بھی دو سبب ہین ایک تو یہ کہ مثانہ ہمیشہ بول سے بھرا رہتا ہی دوسرے یہ کہ مثانہ عصبانی ہی اور عضو عصبانی کا قرحہ عضو لحمانی کی نسبت دیر کر بھرتا ہی چنانچہ ظاہر ہی قرص کاکنج کہ قرحۂ گردہ کو فائدہ کرتا ہی گل ارمنی صمغ عربی کندر دم الاخوین تخم خشخاش مغز بادام رب السوس نشاستہ کتیرا ہر ایک دو درم تخم کرفس افیون ہر ایک ایک درم کاکنج سات درم سب دوا کو کوٹ کر لعاب بہدانہ مین قرص بنائین ہر قرص دو درم خوراک ایک قرص شربت بنفشہ کے ساتھ اور چاہیے کہ تیز اور نمکین غذاؤن سے اور جماع اور مشقت سے پرہیز واجب سمجھین

فصل جرب کلیہ کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ چھوٹی پھنسیان گردہ مین پیدا ہون اور تیزی اور شور ہونے کے سبب خارش لائین اور یہ خارش اکثر اسوقت ہوتی ہی کہ بثور مذکورہ پھوٹ جائین اور یہ بیماری ایسی چیزون کے کھانے سے پیدا ہوتی ہی کہ خون کو گرم کرین یا انسے صفرا اور بلغم پیدا ہو اور اسکی علامت یہ ہی کہ گردہ مین درد اور خارش اور دغدغہ اور چبھن محسوس ہو اور اطراف سرد رہین اور پوست کے باریک چھلکے کچھ ریم اور خون کے ساتھ بول مین نکلین اور یہ پھنسیون کے پھوٹنے کا نشان ہی اور جہان کہین کہ بثور گردہ پر باہر کی جانب ہون ہمیشہ درد کی شدت رہے اور اگر اندر کی طرف بول کے راستون مین ہون بول آنے کے وقت درد اور سوزش زیادہ ہو اور اسکے بعد ساکن ہو اور جاننا چاہیے کہ جسقدر بثور کم یا زیادہ اور جیسے قروح فراخ اور وسیع ہونگے اسی کے موافق درد مین کمی بیشی ہوگی علاج تنقیہ کے لیے رگ باسلیق کھولین یا گردہ کی جگہ پر حجامت کرین اور شاہترہ آلو سپستان

کا مطبوخ ترنجبین ملاکر پلائین تاکہ طبیعت نرم ہو اور قی اور حقنہ نرم مفید ہین اور جس شخص کو قی کرنا آسان ہو چاہیے کہ تین دن تک ہر روز قی کرے اور جان لے کہ شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر اور شربت خشخاش اور بنادق بزور کھانا خصوصًا تنقیہ کے بعد اور خطمی اور قطلہ یانی اور اسفاناخ اور کشنیز کھانا مفید ہو اور روغن بادام شیاف ابیض مین ملاکر احلیل یعنی پیشاب گاہ کے سوراخ مین ٹپکانا اور چشمہ شور اور گندھک کے چشمہ کے پانی مین آنا اور لوہے کا بجھا ہوا پانی پینا فائدہ مند ہو بنادق بزور مغز تخم خربزہ دس درم مغز تخم خیار پانچ درم مغز تخم کدو تخم خطمی بزرالبنج خرفہ مغز بادام نشاستہ رب السوس خشخاش سفید ہر ایک دو درم نرم کوٹکر لعاب اسبغول مین ملاکر گولیان بنائین اور جب استعمال کیا چاہین اُسمین گل ارمنی ملائین تاکہ خشکی پہونچے اور زخم بھر جائے

فصل ذیابیطس کے بیان مین یہ ایسا مرض ہو کہ جیسا پانی پیین ویساہی بول کی راہ سے کچھ ایک دیر مین باہر آئے مگر ارادہ کے ساتھ اور اسی بات سے اس مین سلس البول مین فرق کرتے ہین اور اس مرض کے اور بھی کئی نام ہین جیسا زلق الکلیہ اور سلس البول اور دولابیہ اور دواریہ اور پرکاریہ اور استسقاء المشی یہ یونانی زبان مین مثانہ کا نام ہو اور استسقا کا لفظ اُسکے ساتھ اس لیے ملایا کہ جیسا استسقا مین پانی احشا مین جمع ہوتا ہو ویساہی اس مرض مین پانی مثانہ مین جمع ہوتا ہو سو گویا وہی مادہ ہو کہ اس عضو مین جمع ہوتا ہو اور یہ دو قسم ہو پہلی قسم وہ ہو کہ سوء مزاج گرم مفرط گردہ مین عارض ہو اس سبب سے اُسکی جاذبہ پانی کو زیادہ جذب کرے اور ماسکہ اس سبب سے ضعیف ہو اور ظرف تنگ ہو اُسکو نہ ٹھہراسکے اور دافعہ مثانہ کی طرف دفع کرے اور گردہ پھر مائیت کو جگر سے اور جگر ماساریقا سے اور وہ معدہ سے جذب کرے اس سبب سے تشنگی کا غلبہ ہو اور تسلی نہو اور یہ جو اعضا ایک دوسرے سے پانی کو کھینچتے ہین اس کھینچنے کو یونان کے لغت مین ذیابیطس کہتے ہین یعنی دولاب اور اُسکی علامت پیاس کی شدت اور پانی پیتے ہی پیشاب کرنا اور اُسمین تغیر اور سوزش کا نہونا اور یہ مرض جب بڑھتا ہو جگر کو ضعیف کرتا ہو اور دق لاتا ہو علاج گردہ کی حرارت کی تسکین مین کوشش کرین اُن چیزون سے کہ اُسکے سوء مزاج مین مذکور ہین اور جان لین کہ ماءالشعیر اور شربت انار ترش اور شربت غورہ اور شربت لیمون اور شربت حماض اور قرص کافور اور قرص ذیابیطس اور قرص طباشیر کھلانا اور شیرۂ خیارین اور لعاب اسبغول وغیرہ پلانا اور صندل گلنار اقاقیا گل ارمنی لیبت جو کا ہو کے پانی مین ملاکر قطن اور گردہ پر ضماد کرنا اور یاسمین سرد جیسے نیلوفر بنفشہ گل سرخ شگوفہ سفرجل شگوفہ سیب شگوفہ بید بستر پر بچھا کر چت لیٹنا اور غذاؤن مین سے حصرمیہ اور رایبہ وغیرہ پر جو چیزکہ سرد تابقض ہو اکتفا کرنا فائدہ کلی رکھتا ہو اور کہتے ہین کہ فصد باسلیق فائدہ مند ہو قرص کافور طباشیر صندل خرفہ کشنیز خشک تخم حماض تخم کاہو مغز تخم خیار مغز تخم کدو صمغ عربی گل ارمنی کافور ریاحی ہر ایک قدر مناسب لیکر باریک کوٹ کر قرص بنائین قرص طباشیر طباشیر تخم کاہو تخم خرفہ گل ارمنی گل سرخ گلنار برابر لیکر کوٹ چھانکر قرص بنائین قرص ذیابیطس طباشیر رب السوس ہر ایک پانچ درم تخم خرفہ تخم کاہو ہر ایک پندرہ درم کشنیز خشک تخم حماض گل ارمنی ہر ایک تین درم صندل سفید گلنار سماق صمغ عربی ہر ایک دو درم کافور آدھا درم کوٹ اور چھان کر خرفہ یا کاہو یا انار ترش کے پانی مین قرص بنائین دوسری قسم وہ ہو کہ شدت کی سردی پہونچنے سے یا سرد پانی پینے اور دوسرے اسباب سے سوء مزاج سرد تمام بدن پر یا فقط گردہ پر غالب آئے اور ذیابیطس بارد شاذونادر ہوتا ہو اور اُسکی علامت حرارت کے آثار کا نہونا مگر پیاس کیونکہ ذیابیطس اگرچہ سرد ہو پیاس سے خالی نہین ہوتا اور جاننا چاہیے

کہ اگر سردی فقط گردہ مین ہوگی پیاس زیادہ ہوگی اُسکی نسبت کہ تمام بدن مین سردی ہو غرض کہ جسطرح سے ہو ذیابیطس باردکی پیاس ذیابیطس حار کی تشنگی کو ہرگز نہ پہونچیگی اور اُن دونون مین فرق ظاہر ہوا اسلیے کہ اُنکے خصائص جنکا ذکر آیا ہو بہت ہین علاج گردہ اور بدن مین گرمی پہونچانے کے لیے شرو دیطوس اور معاجین گرم دین اور روغن مقوی اور گرم جیسے قسط اور محلب اور سعد کا روغن جندبیدستر عاقرقرحا ملاکر گردہ اور پشت پر ملین اور گندک کے چشمہ مین آنا مفید ہو اور جہان کہین تنقیہ کی حاجت پڑے طبیخ ترب اور سکنجبین عسلی ملاکر قے کرائین اور ملین دواؤن کا حقنہ کرین اور بہتر غذا کنجشک کا گوشت اور بھنا ہوا گوشت اور پرند جانورون کا خشک قلیہ معجون کہ اس جگہ مفید ہو اور اُسکا نام ماسک البول کہلاتا ہو کندر شاہ بلوط سعد خولنجان

قرفہ عود ان چھ دواؤن کو برابر لیکر شہد مین ملائین خوراک دو مثقال

فصل حصاۃ اور رمل کے بیان مین یعنی پتھری اور ریت کہ گردہ مین پیدا ہو اس بیماری کا سبب مادی رطوبت خام لزج ہو کہ ٹھہرا جاتے پھر اگر اُسمین غلظت اور لزوجت بشدت ہو پتھری پیدا ہوا اور اگر اسقدر غلیظ نہین ریت پیدا ہو اور کبھی شاذ و نادر ریم اور خون سے ریت اور پتھری پیدا ہوتی ہین اور حصاۃ اور رمل کا سبب فاعلی حرارت قوی خشک کرنے والی ہو کہ رطوبت لزج کو ایک زمانہ کے بعد سخت کر ڈالے اور جان لین کہ یہ بیماری اکثر موروثی ہوتی ہو اور اُسکی کئی علامات ہین ایک تو یہ کہ اول بول گدلا اور غلیظ آئے اُسکے بعد صاف دوسرے یہ کہ گرانی اور تمدد قطن مین اور پشت مین محسوس ہو گویا اس جگہ کوئی چیز لٹکائی ہو اور یہ کیفیت اُسوقت زیادہ ہوتی ہو کہ بیمار جھکے تیسرے یہ کہ جسوقت امعا مین ثقل بھر جاتے درد گردہ غلبہ کرے چوتھے یہ کہ بول سُرخ یا زرد ہو اور ریت سرخی یا زردی مائل آوے پانچوین یہ کہ کبھی درد گردہ اُس خصیہ تک کہ گردہ آفت زدہ کے مقابل ہو پہونچے چھٹے یہ کہ کبھی اسی طرف کے پاؤن مین درد خدر کے ساتھ پیدا ہو اور جاننا چاہیے کہ سنگ گردہ کا درد درد قولنج سے بہت مشابہ ہو اور اُن دونون کا فرق قولنج مین گذرا اور اکثر یہ بیماری بچون مین دایہ کے دودھ مین فساد آنے سے ہوتی ہو اور بعضے آدمیون کو یہ مرض نوبت معین پر ہوتا ہو چنانچہ ہفتہ وار اور مہینون کے بعد ہوتا ہو اور شاید کہ تمام سال مین ایک بار عارض ہو اور گردہ کے سنگ اور ریگ مین اعراض کی شدت اور خفت سے اور بول مین ریگ کے آنے سے فرق ہوسکتا ہو علاج اول تنقیہ بدن کے لیے قے کرین کہ نہایت مفید ہو اور اُسکے بعد مسہلات اور مدرات کہ مزاج کے مناسب ہون اور بہت گرم نہون دین اور اگر خون غالب ہو فصد کرین اور جو کچھ حصاۃ کے پیدا ہونے کا سبب ہو اُس سے روک دین جیسے رات کے وقت کھانا اور غذائین غلیظ مثلاً دودھ کے اقسام اور اونٹ کا گوشت اور بھینسے کا گوشت اور فطیری روٹی تازہ اور جاری اور ہریسہ اور لاکشہ اور حلویات لزج اور فواکہ دیر ہضم جیسے سیب اور شفتالو اور زردآلو وغیرہ اور مشقت اور جماع مفرط وغیرہ اور جب بدن کا تنقیہ ہوچکے اور مادہ منقطع ہو اسی عضو کا تنقیہ ادویہ منقیہ کے استعمال سے کرین چنانچہ انکا ذکر آئیگا اور جسوقت درد غلبہ کرے اور خون غالب ہو رگ باسلیق کی فصد کرین اور اگر قبض ہو ملین اور چکنی اور نرم کرنے والی دواؤن سے حقنہ کرین اور حقنہ مقدار مین کم ہونا چاہیے تاکہ درد نہ بڑھے اور ایسا ہی جو دوائین کہ مجاری کو نرم اور درد کو ساکن کرتی ہین مثلاً خشک بابونہ خطمی شبت کرفس کرنب پرسیاوشان رطبہ ترمس نیکوفہ حلبہ بیخ کبر اسبغول خرفہ بنفشہ برگ کنجد جوش دین اور مریض کو اس مطبوخ مین بٹھلائین کہ پانی کمر تک رہے اور اس مطبوخ کی دواؤن کا ثفل قطن اور خواصرا اور حالبین پر ضماد کرنا مفید ہو اور جان لین کہ جس حالت مین بیمار آبزن مین ہو مدرات کا پینا جلد اثر کرتا ہو چنانچہ یا

پوشیدہ نہین اور جب آبزن سے نکالین روغن خیری روغن بنفشہ روغن شبت ملاکر پشت اور کمر اور گردہ پر ملین اور مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت جمیع امور مین واجب سمجھین۔ انتباہ اگر ریت گردہ مین ہو قوی دواؤن کی حاجت نہین اور انھین تدبیرون سے کہ ذکر آیا ہو زائل ہو جاتا ہو لیکن سنگ گردہ دو حال سے خالی نہین ایک تو یہ کہ شقی اور مفتت یعنی توڑنے والی دواؤن سے بوسیدہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے اور باہر آجائے دوسرے یہ کہ اُسی طرح ثابت بول کی راہ سے خود بخود نکل جائے یا اُن حیلون سے کہ اُسکے نکالنے مین مخصوص ہین اسیواسطے کہتے ہین کہ جب بیمار آبزن سے نکلے اسکے قطن پر روغن ملین اور حکم کرین کہ چند قدم چلے اور اپنے سرین کو ہلائے اور ایک پانون پر کودے اور زینہ سے اُترے یہ سب اُمور اسلیے ہین کہ پتھری باہر آجائے سو اگر نکل آئے فبہا اور اگر اس راستہ مین کہ گردہ اور مثانہ کے بیچ مین ہو رُک جائے حیلہ کرین اور حیلہ یہ ہو کہ جس جگہ پتھری رک رہی ہو اُس سے نیچے محجمہ رکھکر زور سے کھینچین تاکہ پتھری ادھر آجائے اور پھر محجمہ اُس جگہ سے اُٹھاکر نیچے کی جانب رکھین اور ایسا ہی کرین اور نیچے کیطرف آتے جائین یہانتک کہ پتھری مثانہ مین آئے اور اگر اس اثنا مین نرمی کے لیے تخم خطمی السی تیتھی کا لعاب لیکر روغن کنجد ملاکر امعا مین حقنہ کرین اور مغز فلوس پانی مین یا طبیخ خطمی مین حل کرکے روغن بادام ملاکر پلائین بہتر ہو اور جسوقت پتھری مثانہ مین آجائے اور خود بخود نہ نکلے اور قضیب کے مجری مین رُک جائے تو اُسوقت تدبیر یہ ہو کہ قضیب کو گرم پانی مین رکھین اور لعاب مناسب اور روغن موافق کہ مذکور ہوئے ہین احلیل مین ٹپکائین اور آہستہ آہستہ ہتیلی سے اپنے قضیب کو انگلی طرف ملین تاکہ پتھری نکل آئے اور اُسوقت مجاری مین پتھری کے رُک جانے سے درد غلبہ کرے اور بیمار بیقرار ہو فلونیا دین اور اُسکے سوا جو چیز کہ مخدر ہو مثلاً ابنفاجی اور برشعثا اور پرانا تریاق کہ اُسمین افیون کی قوت باقی ہو اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ پتھری قضیب کی راہ سے کسی حیلہ سے نہین نکلتی اور درد کی شدت اور بول کے احتباس سے ہلاکت کا خوف ہوتا ہو ایسی حالت مین دستکاری کے سوا چارہ نہین تاکہ شگاف دیکر پتھری کو نکال لین اور شگاف دینے کو جراح جانتے ہین اُن دواؤن کا ذکر ہو کہ اسہال کے لیے اس مرض مین کام آتی ہین سپستان انجیر خطمی اصل السوس جوش دین اور مغز فلوس اور ترنجبین ملاکر دین اُن دواؤن کا ذکر ہو کہ ادرار کے لیے کام آتی ہین جو نسی گرم ہین یہ ہین تخم کرفس بادیان انیسون مغز مویز ہلیون اور سرد یہ ہین تخم خیارین خشک ہندوانہ تخم کدو اور معتدل یہ ہین پرسیاوشان تخم خربزہ اور اُنمین سے جو کچھ حال کے مناسب ہو دین لیکن مدرات کو کبھی کبھی دینا چاہیے نہ کہ ہمیشہ کیونکہ ہمیشہ دینا مضر ہو ادویہ مفتتہ کا بیان ہو پتھری توڑنے والی بنفشہ خشک پودینہ افسنتین کرفس بیخ ہلیون بیخ غاربیخ بادیان سداب بری تخم خیار سرشف پرسیاوشان مفید ہین خواہ اُن دواؤن کی معجون بنائین خواہ قرص اور سفوف اور سکنجبین عنصلی کہ اُسمین اصول اور بزور حصاۃ کے پاک کرنے والے اور نکالنے والے داخل ہون بہت مفید ہین اور وہ دوا کہ یداللہ اُسکا نام ہو اور حصاۃ مثانہ مین اُسکا ذکر آئیگا اور اکثر عقرب اور اکثر ارنب اور آبگینہ کہ غبار سا کرین اور گوشت اطاخولیدوس کا جسکا نام ابوقصیل ہو وہ ایک جانور ہو کہ دم دراز رکھتا ہو اور جب زمین پر بیٹھتا ہو دم کو زمین پر مارتا ہو جبتک کہ بیٹھا رہتا ہو اُنمین سے ہر ایک حصاۃ کو توڑنے کے لیے مفید ہو جسطرح جانین کھلائین اور معجون حجر الیہود شیرۂ تخم خیارین شیرۂ تخم خربزہ کے ساتھ کلی فائدہ کرتا ہو اور معجون عقرب نہایت مفید ہو معجون حجر الیہود کہ سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو توڑکر نکالتا ہو مغز تخم کدو مغز تخم خیارین مغز تخم خربزہ حب کاکنج ہر ایک پانچ درم حجر الیہود اصیل پچاس درم کوٹ چھان کر شہد مین ملائین خوراک

دو درم نہایت تین درم معجون عقرب خاکستر عقرب ساڑھے تین درم جنطیانا ڈیڑھ درم زنجبیل ایک درم فلفل دو درم دار فلفل دو درم کا کنج ساڑھے پانچ درم جند بیدستر چار درم کوٹ چھانکر شہد مین ملائین شربت ایک دانگ آب کرفس کے ساتھ اور طفل کے لیے آدھا دانگ فائدہ سردیانی کھانے کے بیچ مین اور نہار بینا کبھی کبھی حصاة کو نہین پیدا ہونے دیتا اور کتان کے بستر پر لیٹنا مفید اور ابریشم کے بستر پر مضر کرتا ہی اور عمدہ تدبیر یہ ہی کہ ہضم کی درستی کرین اور معدہ کو قوت دین اور شکم کے خلو مین ریاضت کرنا اور حمام معتدل مین آنا اور لطیف غذائین جیسے تیہو اور چوزہ مرغ اور بزغالہ کا گوشت کہ بطور اسفیدباج پکائین اور نان خشکا اور حمیصا اور اسفاناخیہ کدو اور بتھوا رکے ساتھ بنا کر کھانا اور کہتے ہین کہ طبیخ خطاطیف نے بہت سی خلقت کو حصاة اور بول کی دشواری سے مخلصی دی اسکی ترکیب خطاطیف کو لیکر اسکے بازو اور پر کو دور کرین اور ہانڈی مین ڈال کر روغن بادام مین پکائین اور آب کرفس اسپر ڈالین اور کشنیز اور دارچینی اور خولنجان ملائین اور تنقیہ کے بعد اس دوا کا کھانا کلی مفید ہی خاکستر عقرب کی ترکیب ایک دلدار شیشہ گل حکمت کرین اور بچھو اس مین رکھکر گرم تنور مین ایک رات یا کچھ کم رکھین اور صبح نکالکر کام مین لائین اور جان لین کہ شیشہ اور آبگینہ عقرب کے جلانے کے لیے مٹی کے برتن سے بہتر ہی کیونکہ مٹی کا برتن جذب کرتا ہی اور قوت لیتا ہی اسوجہ سے اس خاکستر کا عمل ضعیف ہو جاتا ہی اور دوسرا طریق یہ ہی کہ عقرب کو لوہے کی ہانڈی مین منھ بند کرکے تنور مین چھ ساعت رکھین

باب اٹھارھوان اُن امراض کے بیان مین کہ مثانہ کو مخصوص ہین -

اور وہ امراض کہ گردہ سے بھی عارض ہوتے ہین اور مثانہ سے بھی تعلق رکھتے ہین اور مثانہ ایک تھیلی ہی بلوطی شکل یعنے دونون سر تیز اور بیچ مین سے فراخ اور اُسکے دو طبقے ہین طبقہ باطنی تو عصبی ہی اسلیے کہ بول کی تیزی محسوس ہو تاکہ دافعہ حرکت کرے اور طبقہ خارجی صفائی ہی حفاظت کے واسطے تاکہ طبقہ باطنی امتلا اور کھینچنے سے نہ پھٹ جاوے اور مثانہ مین ایک گردن ہی قبل یعنی پیشابگاہ کی طرف کہ بول آنے کا راستہ ہی اور یہ مثانہ کی گردن مردون مین تین خم رکھتی ہی اور عورتون مین ایک خم کی ہوتی اور گردہ سے مثانہ کی طرف دو رگ جنکو حالبین کہتے ہین اُترآئی ہین تاکہ پانی گردہ سے مثانہ مین آوے اور ایسا نہین کہ یہ دونون رگین مثانہ مین آتے ہی اُس مین کھل گئی ہین بلکہ یہ دونون منفذ دو طبقہ کے بیچ مین کھلکر مثانہ کی درازی تک تاگر مثانہ کے منفذ کے نزدیک کہ پانی کا مخرج ہی ایک ہو کر اندر کے طبقہ مین کھلا ہی اور پانی گردہ سے مثانہ مین اس طریق سے داخل ہوتا ہی اور مثانہ کی منفعت یہ ہی کہ بول کو جمع رکھے اور دفعۃً اُسکو دفع کرے اور اس باب مین کئی فصل ہین

فصل اورام مثانہ کے بیان مین اور اُسکی کئی قسم ہین پہلی قسم حاریہ ورم یا تو ابتدا ًپیدا ہوتا ہی یا کھر کھری پتھری کے خراش سے ہو جاتا ہی یا ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہوتا ہی اور ورم گرم مثانہ کی چار علامت ہین ایک تو یہ کہ عانہ مین درد شدید اور چبھن اور گرانی اور انتفاخ معلوم ہو دوسرے یہ کہ تپ گرم محرق اور تشنگی پیدا ہو اور ہاتھ اور پاؤن سرد ہین اور ہڈیان اور زبان مین سیاہی ظاہر ہو تیسرے یہ کہ بول دشواری سے قطرہ قطرہ آوے یا ہرگز نہ نکلے یا بالکل بند ہو جاوے اور یہ اُس جگہ ہوتا ہی کہ آماس نہایت بُرا ہو اور اسکو دبانے اور جاننا چاہیے کہ عانہ پر سرخی کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہی کہ ورم مثانہ اگلی طرف کو مائل ہی - علاج رگ باسلیق کھولین اور قوت کے موافق خون نکالین اور جب ورم ابتدا سے گذر جاوے رگ

مابض کھولین اور فصد کے بعد آب عنب الثعلب لیکر اُسمین مغز فلوس ملکر اور حقنہ نرم مفید ہی اور جلاب کہ بنفشہ تخم کاسنی عناب شکر ترنجبین سے بنائین اور شربت بنفشہ اور کشکاب شیرۂ خشخاش کے ساتھ مفید ہی اور فصد کے پہلے اور اُسکے بعد ابتدا مین ہرگز مدرات قویہ نہ دین اور کسی وقت ادویۂ رادعہ صرف ضماد نکرین خاص کر دموی مین تاکہ مادہ کو متحجر نکرین کیونکہ مثانہ عصبی اور سرد مزاج ہی جلد صلابت قبول کرتا ہی سو بہتر یہ ہی کہ ابتدا اگر کوئی ایسا رادع کہ ملین ہو استعمال کرین خصوصًا دموی مین مثلاً بنفشہ خبازی وغیرہ جوش دیکر عانہ پر ڈالین اور آبزن کرین اور میدہ کی روٹی اور کنجد مقشر نرم کوٹ کر دودھ مین اور روغن بنفشہ ملاکر ضماد کرین اور شلغم اور برگ کرنب اور بابونہ اور خسک کا اچھا ضماد ہی اور آرد جو بنفشہ خطمی آب کاسنی آب مکو ملاکر ضماد کرنا مفید ہی اور احتیاط کرین کہ جب اس پچھلے ضماد کو کہ اُسکے سب اجزا سرد ہین استعمال کرین اُسکے بعد قیروطی یعنی موم روغن ملین ضماد کے طور پر تاکہ عضو کو نرم کرے اور جو کثافت سرد چیزون سے آئی ہی اُسکو زائل کرے اور اگر روغن بنفشہ مین کچھ ایک روغن بابونہ ملاکر ہمیشہ عانہ پر ملین بہتر ہی اور جب مرض گھٹنے لگے اور ایک ہفتہ گذر جائے سرد چیزون کا ضماد نکرین بلکہ محلل ملین چیزین کہ بہت گرم نہون اُنپر اکتفا کرین جیسے بابونہ تخم کتان آرد باقلا میفختج مین ملاکر اور انکے مانند اور چاہیے کہ جسقدر مادہ مین نرمی ہو اور جمع ہونیکی استعداد ہو ہر روز تحلیل مین بڑھائین پھر اگر تحلیل ہوجائے بہتر اور اگر جلد جمع ہونے لگے تو جیسا کہ ورم کلیہ مین پکانے اور توڑنے اور پیپ پاک کرنے اور زخم بھرنیکی تدبیر کا ذکر آیا ہی ویسا ہی عمل مین لائین فائدہ جسوقت کہ بول بند ہوجائے شیرۂ تخم خیارین شیرۂ تخم کدو لعاب اسبغول دین اور تخم خطمی تخم خبازی ہر ایک دو درم کوٹکر شربت بنفشہ کے ساتھ کھلائین اور اُسوقت مین وہ ضماد جسمین دودھ اور کنجد ہی اور مذکور ہوا نہایت مفید ہی اور باقی اس مرض کی تدبیر وہی ہی کہ ورم گردہ مین گذر چکی اور احلیل مین دواؤن کا ٹپکانا بہت مفید ہی اسلیے کہ وہ جگہ نزدیک ہی اور قطور کہ اس جگہ مفید ہی یہ ہی لعاب اسبغول اور عورت کا دودھ ملاکر استعمال کرین اور جہان کہین کہ درد قوی ہو تخدیر کے لیے کاہو کو کوٹکر اور ایک دانگ افیون اور آدھا دانگ زعفران اُسمین ملاکر روغن بادام کے ساتھ ضماد کرین اور جب درد ساکن ہوجائے جلد اُٹھالین اور شاید کہ دودھ سے نطول کرنا درد کی تسکین کرے اور یہ فرق کہ ورم مثانہ حار دموی ہی یا صفراوی ہی پس اور درد کی شدت وغیرہ سے کہ صفرا کو مخصوص ہی اور بوجھ کی زیادتی اور مثانہ کے انتفاخ وغیرہ سے کہ خون کو مخصوص ہی پوشیدہ نہین اور جان لین کہ صفراوی کی ابتدا مین رادعات کا صرف ضماد کرنا جائز رکھتے ہین اور احتیاط یہی ہی کہ ایسا نکرین اور اُسکی وجہ کو ہمنے ابھی ذکر کیا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ مادۂ رطب بلغمی سے عارض ہو اُسکی علامت مثانہ مین بوجھ اور بول دشواری سے آنا اور پنڈلیون مین ضعف ہونا علاج ذکر کرین اور تیز حقنہ استعمال مین لائین اور مرزنجوش بابونہ تمام برگ غار وغیرہ کے مطبوخ مین بٹھلائین اور شربت بزوری گرم اور مدرات ماء العسل اور خیار شنبر کے ساتھ پلائین اور اگر بول دشواری سے آئے تخم کرفس مغز تخم خربزہ رب السوس قند لیکر سفوف بناکر ہر روز ایک مثقال کھلائین اور اُس کے بعد سکنجبین یا جلاب بنفشہ یا پانی شیر گرم پلائین اور محلل دوائین اور روغن احلیل مین ٹپکائین اور مرغ بریان اور بزغالہ کے کباب اور نخود کھلائین تیسری قسم وہ ہی کہ ورم صلب مثانہ مین پیدا ہو اور یہ ورم ابتداءً کم پیدا ہوتا ہی اکثر تو ورم گرم کے بعد یا ضربہ اور سقطہ کے بعد پیدا ہوتا ہی اور اُسکی علامت بول اور براز دشواری سے آنا اور اُسکے اسباب کا پہلے ہوجانا اور شاید کہ ورم جب بڑا ہوجائے محسوس ہی

علاج تخم خیارین ہلیون انیسون پرسیاوشان فلوس خیارشنبر سے جلاب بنائین اور روغن بادام ملاکر دین اور مناسب ہی کہ ادرار مین مبالغہ نکرین اسلیے کہ جو کچھ صاف ہی نکلجائیگا اور جو باقی ہی بہت غلیظ ہوجائیگا سو بہتر یہ ہی کہ ادرار کے ساتھ نضج اور تلیین کی رعایت لازم سمجھین مثلاً آب کرنب اور آب نخود پلائین اور بابونہ اکلیل تخم کتان حلبہ خطمی مغز تخم کدانہ پرسیاوشان خسک کے مطبوخ سے آبزن کرین اور ایسا ہی طبیخ مذکور سے نطول کرین اور روغن غار روغن زنبق چربی بط عانہ پر ملین اور بابونہ تخم کتان اشق اور مقل مغز ساق گاؤ مین اور روغن قسط اور زیت مین ملاکر ضماد کرین اور اگر کوئی امر مانع نہو اور محلل ملین دواؤن کے ساتھ استعمال سے آماس مین کسی قدر نرمی آگئی ہو صافن یا باسلیق کی فصد کھولین مفید ہی

فصل قروح مثانہ کے بیان مین اور اسکے تین سبب ہین ایک تو خلط مراری اکال کہ مثانہ پر آکر اپنی تیزی سے اسکو چھیل ڈالے دوسرے سنگریزہ کھرکھرے کہ خراش کرین تیسرے ورم مثانہ کہ پھوٹ جائے اور قرحہ مثانہ کی علامت یہ ہی کہ بول دشواری اور جلن سے نکلے اور بدبو ہو اور اسمین ایسی چیزین ہون جیسے صاف چھلکے اور سبوس اور قرحہ کلیہ اور قرحہ مثانہ کا فرق قرحہ کلیہ مین گذرا اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ مثانہ کے قروح کا درد بہت سخت ہوتا ہی کیونکہ وہ عصبی ہی اور اسکی حس قوی علاج اخلاط بدن کی تعدیل اور تنقیہ کے بعد جو کچھ کہ قروح کلیہ مین گذرا مثانہ کے تنقیہ کیواسطے کام مین لائین یعنی ماءالعسل اور ماءالسکر وغیرہ قرحہ کی پاک کرنیوالی چیزین کہ وہان مذکور ہین دین اور جب زرد آب پاک ہوجائے اور بول صاف آنے لگے اندمال کے لیے قرص طباشیر اور قرص کہربا اور قرص کاکنج شربت خشخاش کے ساتھ پلائین اور جسوقت درد کی شدت ہو شیاف ابیض عورتون کے دودھ مین ملاکر قضیب کے سوراخ مین ٹپکائین اور جہان کہین کہ درد شدید ہو گل ارمنی اور شاخ گوزن اور شادنج اور کندر اور سفیداج عورتون کے دودھ مین ملاکر قضیب کے سوراخ مین ٹپکانا التحام کے لیے بہت مفید ہی اور جہان کہین کہ زخم مین میل زیادہ ہو فقط ماءالعسل احلیل مین ڈالنا قرحہ کو میل سے پاک کرتا ہی اور نہایت مفید ہی قرص کاکنج کہ قروح مثانہ کو مفید ہی مغز تخم خیار دس درم تخم کاکنج تین درم تخم کرفس شہدانہ گل ارمنی دم الاخوین صمغ عربی بزرالبنج ہر ایک دو درم افیون ایک درم کوٹ چھانکر قرص بنائین اور شربت خشخاش کے ساتھ دین خوراک ایک درم نہایت ایک مثقال اور جان لین کہ جو کچھ قروح گردہ مین کہا ہی اس جگہ بھی اسی کی رعایت رکھین اور جو کچھ کہ وہان مضر ہی یہان بھی ضرر کرتا ہی اور جو کچھ وہان مفید ہی اس جگہ بھی فائدہ دیتا ہی

فصل جرب مثانہ کے بیان مین اسکا سبب بھی وہی ہی کہ جرب گردہ مین گذرا اور اسکی علامت بول مین سوزش اور بدبو اور رسوب جیسے سبوس اور مثانہ مین درد شدید اور خارش اور کبھی پیپ کی قسم سے یا زرداب کی قسم سے رطوبات کے قطرہ قطرہ ہمیشہ آتے ہین جیسے بول قطرہ قطرہ آتا ہی اور کبھی خون بول مین آتا ہی یہ اُس جگہ ہوتا ہی کہ بثور پکنے سے پہلے پھوٹ جائین یا بثور کے ساتھ تاکل پیدا ہو علاج اصلاح اور تعدیل مین کوشش کرین اور لعاب بہدانہ لعاب اسپغول نشاستہ اور صمغ عربی اور کتیرا اسکے ساتھ پینا اور ماءالشعیر اور دودھ اور روغن بادام اور چکنا شوربا کھانا مفید ہی اور لعاب بہدانہ اور عورتون کا دودھ اور روغن بادام قضیب مین ٹپکانا فائدہ مند ہی اور اکثر مثانہ مین اس سے حقنہ کرین بہتر ہی اور مثانے مین حقنہ کرنیکا طریقہ اس کام کے کرنیوالے

جانتے ہین محقنہ یعنی حقنہ کا آلہ اس کام مین مخصوص قضیب مین لاکر حقنہ کرتے ہین اور فصد باسلیق اور قطن کی حجامت اور اسہال اور قئ احتیاج کے موافق کر سکتے ہین لیکن جان لین کہ فصد باسلیق اور اسہال یہان چندان مفید نہین بخلاف جرب کلیہ کے کہ اُسمین نہایت موثر ہین بہتر یہ ہی کہ جبتک اسہال اور تعدیل سے کارت نکلے تنقیہ نکرین اور یہ امور اُس حال پر موقوف ہین اور بہتر غذا پایچہ اور نخود آب چرب اور ہریسہ مرغ اور بیضۂ مرغ نیم برشت اور شیر اور برنج شکر کے ساتھہ اور کشک گندم اور روغن بادام ہی

فصل مثانہ مین خون جم جانیکے بیان مین یہ مرض بول الدم کے بعد یا ضربہ اور سقطہ کے بعد پیدا ہوتا ہی اور اُسکی علامت غشی اور کرب اور نبض کا صغیر اور ساقط ہونا اور نفس صغیر اور اطراف مین سردی اور عرق سرد اور کبھی بدن مین لرزہ پڑتا ہی یہ اسوقت ہوتا ہی کہ اعضاے ظاہری پر سردی غالب ہو علاج سکنجبین عنصلی صرف یا کچھ ایک خاکستر درخت انگور کے ساتھ جمع کر کے پلائین اور اگر برنجاسف تخم کرفس تخم ترب سداب برّی وغیرہ جس چیز مین کہ قوت تقطیع ہو پانی مین ویکر سکنجبین مذکور ملا کر دین جلد اثر ہوتا ہی اور پنیر مایہ خرگوش یعنی چستہ خاکستر درخت انگور کے پانی مین حل کر کے کھانا اور مثانہ پر ڈالنا اور احلیل مین ٹپکانا مفید ہی اور اکلیل جاشا اذخر انجدان اقحوان بابونہ پودینہ سداب کے طبیخ مین آبزن کرنا اور اُسکا ثفل ضماد کرنا فائدہ کلی دیتا ہی اور ایسا ہی حمام مین بہت دیر تک بیٹھنا اور طبیخ مذکور مثانہ پر ڈالنا اور روغن بابونہ روغن ترب روغن شبت وغیرہ ملنا فائدہ کرتا ہی اور جبکہ ان تدبیرون سے خون مذکور نہ بہے جو چیز کہ قوی الادرار اور مفتت حصاۃ ہو استعمال کرین اور جان لین کہ گدھے کا جگر خشک اور کچھوے کا پتہ کھانا جمے ہوے خون کو بہا دیتا ہی اور طبیخ نخود سیاہ و سداب پلانا اور خاکستر درخت گز یعنی جھاؤ اور خاکستر درخت انجیر پانی مین ڈال کر اُس پانی مین کو احلیل مین ڈالنا اُس کام مین مخصوص ہی اور جب کوئی تدبیر فائدہ نکرے اور ہلاکت کا خوف ہو دستکاری کرین اور خون بستہ کو بطور حصاۃ مثانہ نکال ڈالین اور اس جگہ غذا مرغ کا شوربا نخود سیاہ اور دارچینی کے ساتھ پکا ہوا بہتر ہی

فصل درد مثانہ کے بیان مین اسکے سات سبب ہین ایک تو ورم دوسرا قرحہ تیسرا جرب اور ان تینون کا بیان گذر چکا چوتھا حصاۃ پانچوان ہوا اور ان دونون کا بیان آئیگا چھٹا وہ ہی کہ سوء مزاج گرم یا سرد مثانہ مین آکر درد پیدا کرے اور اس سوء مزاج کی دو قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ گرم ہو اور یہ مدرات اور گرم چیزون کے بہت کھانے سے عارض ہوتا ہی اور اُسکی علامت تشنگی اور مثانہ مین درد اور جلن کا ہونا اور بول زرد اور جلتا ہوا آنا علاج تخم خرفہ تخم خیارین تخم کدوے شیرین تخم کاہو تخم کاسنی کا شیرہ لیکر شربت بنفشہ اور شربت خشخاش ملا کر دین اور بنادق البزور بارد انھین شربتون کے ساتھ اور آب کدو یا سکنجبین کے ساتھ مفید اور چاہیے کہ صندل فوفل آرد جو آب کاہو اور آب کاسنی مین ملا کر ضماد کرین اور روغن بنفشہ روغن کدو روغن نیلوفر ملین اور احلیل مین ٹپکائین اور بنفشہ نیلوفر خطمی عنب الثعلب کے مطبوخ مین آبزن کرین اور بہتر غذا قلیہ اسفاناخ اور زردہ بیضہ مرغ اور قلیہ خیار اور مرغ کا گوشت آب انار کے ساتھ دوسری قسم وہ ہی کہ سوء مزاج سرد ہو اور اُسکا سبب سرد شربت اور سرد دوا وغیرہ کا کھانا اور اُسکی علامت بول مین سفیدی اور شدت کی سرد دواؤن کے کھانے کے بعد مثلاً کافور وغیرہ یا سرد ہوا چلنے کے بعد عارض ہونا اور ارسطو نے کہا کہ سرد ہوا حرارت کو سست اور ضعیف کرتی ہی کیونکہ اُسکی مضاد ہی اور بدن کو سرد کرتی ہی خصوصاً اعضاے عصبانی کو علاج تخم بادیان تخم کرفس پودینہ انیسون تخم گزر سداب جوش دیکر

صاف کرین اور شربت دینار ملاکر پلائین اور مسخن چیزین جیسے سداب برنجاسف شبت پودینہ کچھ ایک جند بیدستر اور حلتیت ملاکر ضماد کرین اور بابونہ قیصوم بنفشہ اکلیل مرزنجوش کے مطبوخ مین آبزن کرین اور نخود آب گوشت بریان اور کبوتر کے بچہ کا گوشت کھلائین اور گلقند عسلی اور اطریفل صغیر اور تریاق کبیر اور مویز اور انجیر کا کھانا اور روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن فرفیون شانہ پر ملنا اور شیر گرم پانی مثانہ پر ڈالنا مفید ہی اور درد شانہ کا ساتوان سبب وہ ہی کہ طبیعت مادہ کو بحران کے طریق پر شانہ کی راہ سے نکالے اور اُسکی علامت بحران کے دن اُسکا وقوع مین آنا اور بول کا ادرار

ہونا علاج ادرار کی مدد کرین

فصل خلع المثانہ کے بیان مین یعنی شانہ جگہ سے بیجگہ ہو جائے اور بے جگہ ہونے اور ٹلجانیکا سبب ضربہ ہی یا سقطہ کہ پشت پر پہونچے پھر اگر عضلہ مین ضربہ اور سقطہ کے سبب سے تمدد آئیگا اُسکا نشان یہ ہی کہ بول بند ہو جائے اور اگر عضلہ مین وسعت آئے سلس البول پیدا ہوگا **علاج** خرگوش کا خصیہ سکھلاکر شراب ریحانی مین ملاکر کھلائین اور مرغ کا تلخہ جلاکر نیمگرم پانی کے ساتھ مفید ہی اور غالیہ کا طلا کرنا فائدہ مند اور اس مرض مین یہ سب دوائین بالخاصیۃ عمل کرتی ہین اور جہان کہین کہ عضلہ مین تمدد ہو اور کوئی امر مانع نہو صافن کی فصد کر سکتے ہین **انتباہ** اکثر ایسا ہوتا ہی خلع شانہ اُسکے دوسرے امراض کے ساتھ جیسے ورم وغیرہ شریک ہوتا ہی اس صورت مین اول دوسرے امراض عارضی کا ازالہ کرین پھر خلع کے دفع کرنے پر متوجہ ہون

فصل انتفاخ وریح مثانہ کے بیان مین یعنی شانہ پھولنا اور اُسمین ریح کا ہونا اور یہ ہرچند کہ ورم نہین مگر ورم کے مشابہ ہی اور یہ دو وجہ سے ہوتا ہی ایک تو یہ کہ نفاخ غذائین جیسے لوبیا اور باقلا وغیرہ کھائین اور نفخ پیدا کرین دوسرے یہ کہ رطوبت شانہ مین پیدا ہو اور شانہ مین اُسکے نضج کی طاقت نہو اور اُسکی علامت مثانہ مین تمدد ہونا پھر اگر نفاخ غذائین سبب ہین نفخ جگہ بدلتا رہیگا اور بوجھ نہوگا اور اگر رطوبت سبب ہی تمدد کے ساتھ بوجھ معلوم ہوگا اور نفخ ایک جگہ سے نہ ٹلیگا **علاج** تین دن تک یا زیادہ جیسا حال کے مناسب ہو مار الاصول حار دین تنہا یا کچھ ایک روغن بیدانجیر ملاکر اور اُسکے بعد دو مثقال روغن بیدانجیر مدام کھلایا کرین اور روغن بان اور روغن زنبق مین حلتیت اور ثافسیا ملاکر شانہ پر ملین اور ایساہی روغن مذکورہ سے احلیل مین پچکاری لین اور سداب پودینہ شبت حرمل جند بیدستر وغیرہ جو کچھ کہ ریاح کو توڑ ڈالے ضماد کرین اور نفاخ چیزون سے اور اور پٹھون کو ضعیف کرنیوالی چیزون سے پرہیز کرین اور جاوشیر و ابہل روغن زعفران کا کھانا اور شانہ پر ملنا کلی مفید ہی اور جب بول کے آنے مین دقت ہو پوست خربزہ خشک کچھ نرم کوٹ کر قند کے ساتھ کھلائین اور آبزن کرین

اور جہان کہین رطوبت غالب ہو تی متواتر کرنا فائدہ مند ہی اور تریاق اور سنجرنیا اور مثرو دیطوس اور انجیر فائدہ مند ہی

فصل حصاۃ مثانہ کے بیان مین اور شانہ کی ریت اور پتھری کا وہی سبب ہی کہ کلیہ کے باب مین گذرا اور جاننا چاہیے کہ سنگ مثانہ لڑکون اور جوانون اور دبلے آدمیون کو اکثر ہوتا ہی اور سنگ گردہ کہول اور بڈھون مین اور فربہ آدمیون مین اکثر پیدا ہوتا ہی اور اُسکی وجہ مطولات مین مذکور ہی اور عورتون مین سنگ مثانہ شاذ و نادر پیدا ہوتا ہی اسواسطے کہ اُنکے شانہ کی گردن زیادہ تر فراخ ہی اور اُسمین ایک خم سے زیادہ نہین اسیواسطے اسمین مادہ کم ٹھہرتا ہی بخلاف مردون کے کہ اُنکے مثانہ کی گردن زیادہ تر تنگ اور دراز ہی اور اُسمین تین خم ہین اور اُسمین مادہ ٹھہرتا ہی اور پتھر اگر حصاۃ بنجاتا ہی اور سنگ شانہ کی علامت بول مین سفیدی اور رقت اور نعوظ کا غلبہ اور دفعۃً قضیب مین سختی کا آنا اور پھر اُسی طرح سُست ہو جانا اور قضیب کی جڑ مین خارش کا ہونا اور بول کے بعد کچھ دیر

مین پھر اُسکا تقاضا ہونا اور جان لین کہ مثانہ کی ریت کا رنگ اکثر خاکستری ہوتا ہی یا سفید غرض جسقدر کہ حرارت مین کمی بیشی ہو اُسکے موافق ہوتا ہی اور
بول کا بند ہونا اور دشواری سے آنا اور مثانہ مین درد اُسوقت ظاہر ہوتا ہی کہ پتھری مثانہ کے مُنھ پر آپڑے اور جسوقت کہ درد گردہ مین اور چڈھون مین ہو کر
تھم جائے اس بات کی علامت ہی کہ پتھری مثانہ مین اُتر آئی اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کے رسوب مین یہ فرق ہی کہ سنگ گردہ کا رسوب زرد یا سُرخ ہوتا ہی
اور سنگ مثانہ کا رسوب خاکستری رنگ یا سپید ہوتا ہی اور سنگ مثانہ کا خاصہ ہی کہ جب اُسمین بول دشوار آئے یا بند ہو جائے اور بیمار کو پشت پر لٹائین
اور اُسکے دونون پانؤن اُٹھائین اور گرم پانی مثانہ پر ڈالین اور پیڑو کو نیچے سے اوپر کی جانب ملین بول فراغت سے آئے اسواسطے کہ پتھری مثانہ کے
مُنھ مین سے ٹل گئی علاج جو کچھ کہ ہم حصاۃ الکلیہ مین کہ آئے استعمال کرین اور اس سببسے کہ مثانہ مین عضو بعید المکان اور سرد مزاج ہی اور پتھری اُسمین
بڑی پیدا ہوتی ہی مناسب یہ ہی کہ جونسی دوا بہت قوی ہو کام مین لائین اور اس پتھری کے مقدار مین کہتے ہین کہ کبھی مرغ کے انڈے سے زیادہ کلان ہوتی ہی
اور اس مرض مین سبسے زیادہ مفید یہ ہی کہ روغن مفتت الحصاۃ جیسے روغن عقرب اور روغن خسک اور روغن بابونہ وغیرہ عانہ پر ملین اور احلیل مین ڈالین
اور مقعد مین اُٹھائین اور پتھری کو توڑنیوالی دوائین جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سنجرنیا اور وہ دوا کہ نہایت منفعت سے ید اللہ اُسکا نام ہی معجون مفتت
الحصاۃ کھلائین پھر اگر مقصود حاصل ہو بہتر ورنہ ضرورت کیوقت دستکاری کرین اور ان سب کی تفصیل کیجاتی ہی معجون مفتت الحصاۃ حب بلسان
حب القلت حجر اسفنج خاکستر عقرب بیج کاکنج یہ پانچ دوائین اُنکو کوٹکر اور چھانکر خسک تر کے پانی مین گوندھکر سایہ مین خشک کرین پھر خسک کے پانی مین
ترکرین اور خشک کرین اسی طرح سات دفعہ کرین پھر اگر چاہین سفوف بنائین یا شہد مین معجون کرین اور معجون بہتر ہی اور اگر ادویہ مذکورہ کو خسک کے پانی
مین ترکرین اور استعمال کرین روا ہی لیکن خسک کے پانی ملانے سے بہت قوی ہو جاتی ہی اور اس دوا مین سے خوراک ایک ماشہ نہایت تین ماشہ ہی اور حال
کے موافق کمی زیادتی ممکن ہی ید اللہ کی ترکیب تیس یعنی بزکوہی لائین اور مناسب ہی کہ چار سالہ ہو اور اُسوقت کہ انگور پر رنگ آنیکا موسم ہو اُسکو ذبح کرین اور پہلا
اور پچھلا خون جانے دین اور بیچ کا خون لیکر رکھ چھوڑین کہ جم جائے پھر اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر اور چھلنی مین رکھکر اوپر کپڑا ڈھانک دین کہ غبار
اور گرد اُسمین نہ پہونچے اور دھوپ مین رکھدین یہانتک کہ خشک ہو جائے پھر اُٹھا کر رکھ لین اور اُسمین سے تھوڑا سا آب ترب یا آب کرفس کے ساتھ
کھلائین اور جان لین کہ حجر الیہود اصیل اس باب مین مجرب ہی روغن عقرب زراوند مدحرج خبطیا نا حد پوست بیج کبر ہر ایک ایک اوقیہ لین اور کوٹ چھانکر
شیشے مین رکھین اور ایک رطل روغن بادام تلخ اُسمین ڈالین اور اگر اُسکی جگہ روغن کنجد ڈالین مضائقہ نہین پھر اُس شیشے کو آفتاب مین رکھین گرمیون مین
ایک ہفتہ اور جاڑون مین دو ہفتہ اُسکے بعد صاف کرین اور دس عقرب کلان زندہ اُس روغن مین ڈالین اور شیشے کا مُنھ بند کر کے دو ہفتہ آفتاب مین رکھین
پھر صاف کرین اور دو تین قطرے ٹپکائین اور تھوڑا سا عانہ پر ملین اور اگر آزن سے نکلتے ہی اس روغن کو احلیل مین ڈالین خوب عمل کرتا ہی اور جلد اثر ہوتا ہی
اور دستکاری کا یہ طریق ہی کہ مثانہ کی گردن مین شگاف دیکر پتھری کو نکال لین اور احتیاط کرین کہ جرم مثانہ مین شگاف نہ آئے کیونکہ مثانہ کا جرم عصبی اور
رباطی ہی اور ایسے عضو کا زخم ملنا دشوار ہی بلکہ غیر ممکن ہی اور اُسکی گردن کا یہ حال نہین کیونکہ وہ عضو لحمی ہی اس سبب سے اُسکا زخم آسان بھر آتا ہی
انتہاء سن صبی کے انتہا مین یعنے لڑکپن مین جوانی سے پہلے چیر ڈالنا اور شگاف دینا جائز ہی اور اُسکے پہلے یا پیچھے بڑے خوف کی بات ہی جیسا کہ

شارح کہتا ہی کہ یہ کام لڑکپن مین دس برس کی عمر تک بن پڑتا ہی کیونکہ اس عمر مین بیمار شگاف کا تحمل ہوتا ہی اور اُسکے درد کی برداشت کر سکتا ہی اسلیے کہ اُسکے بدن مین قوت ہی اور گوشت کی تازگی سے زخم جلد بھرتا ہی اور اُسکے بعد اندیشہ ہی کیونکہ جوانون مین تو جلد ورم گرم مہلک عارض ہوتا ہی اور بڈھون کے بدن مین زخم نہین بھرتا لیکن کبھی شاذ و نادر اور کہول یعنی آدھی عمر کے لوگ اچھے ہو جاتے ہین کیونکہ اُنین ورم مہلک پیدا نہین ہوتا اور اسواسطے کہ اُنکے بدن ابھی اتنے سرد خشک نہین کہ زخم نہ بھرے اور بہت چھوٹے لڑکے تو اکثر ہلاک ہوتے ہین کیونکہ اُنکے قوے ضعیف ہین اور صاحب اقسرائی نے کہا ہی کہ شگاف مین بڑا خوف ہی اور اس کام کو وہ شخص کرتا ہی کہ محض لایعقل ہو الغرض جبتک کہ ضرورت قوی نہو یہ کام ہرگز نہ کرین اور جان لین کہ کبھی حصاۃ جگر وغیرہ مین ہوتی ہی چنانچہ اُسکا بیان گذر چکا اور کبھی معا اعور مین اور ریہ مین اور مفاصل مین اور محمد زکریا نے کہا کہ ہمنے ایک لڑکا دیکھا کہ اُسکی تمام اُنگلیان پتھر ہو گئی تھین اور مین نے دیکھا کہ حصاۃ حنک مین ہوئی اور ہمنے اُسکو شگاف دیکر نکال ڈالا۔

فصل حرقۃ البول کے بیان مین - یعنی پیشاب سوزش سے آنا اور اُسکی چار قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ جرب گردہ یا جرب مثانہ کے سبب یا پیپ کی سوزش سے کہ گردہ اور مثانہ کے قرحہ سے آئے پیدا ہو اور گردہ اور مثانہ کے جرب اور قروح کا ذکر آچکا ہی اسی کے موافق تدارک کرین دوسری قسم وہ ہی کہ جگر گرم ہو کر صفرا غالب ہو اس سببسے بول مین تیزی اور بورقیت آجائے اور سوزش پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بول رنگین ہو اور ریم اور قشہ نہون اور حرارت کے تمام آثار ظاہر ہون اور گرم ادویہ اور اغذیہ وغیرہ کا استعمال گواہی دے علاج لعاب اسبغول لعاب بہدانہ شیرۂ خرفہ شیرۂ کاہو شربت خشخاش شربت بنفشہ اور بنادق بزور بارد اور ماء الشعیر اور شیرۂ تخم خیارین وغیرہ پلائین اور بیضۂ نیمبرشت اور روغن بادام اور روغن کدو وغیرہ جس چیز کا مزہ غالب نہو کھلائین اور جو چیز کہ شورا اور ترش اور تیز اور شدت سے گرم ہو اُس سے پرہیز کرین اور جان لین کہ جماع نہایت ضرر کرتا ہی اور اس مرض کے علاج مین کوشش کرین کیونکہ اگر ٹھہر جاتا ہی مثانہ اور قضیب مین قروح پیدا کرتا ہی اور جہان کہین مادہ زیادہ ہو اور تعدیل کافی نہو فصد اور قی اور تلیین سے حاجت کے موافق تنقیہ کرین اور جو کچھ کہ جگر کے سوء مزاج مین مذکور ہو اختیار کرین اور شیاف ابیض عورتون کے دودھ مین حل کر کے روغن بادام یا روغن گل مین ملا کر احلیل مین ٹپکانا مفید ہی اور جس وقت درد کی شدت ہو کچھ ایک افیون اور بزر البنج بنادق البزور وغیرہ کی دواؤن مین ملا کر دے سکتے ہین تیسری قسم وہ ہی کہ جو رطوبت چیپ دار کہ بول کی تعدیل اور مجرے کی اصلاح کے لیے مجاری بول مین لگی ہوئی ہی مفقود ہو جائے اس سببسے کہ مدرات قویہ گرم کے پینے کا اتفاق ہوا ہو یا کوئی دوسرا امر پیش آئے کہ اس رطوبت کو تحلیل کر ڈالے مثلاً جماع کی کثرت وغیرہ اور اُسکی علامت پہلے سبب وقوع مین آنا اور بدن مین خشکی اور مزاج مین حرارت کے آثار نہون علاج بعد قطع سبب شیاف ابیض عورتون کے دودھ مین ملا کر احلیل مین ڈالین تاکہ مجری مین چیپ دار رطوبت حاصل ہو اور دوسرے لعابات اور چیپ دار دوائین کہ اُنکا ذکر آیا ہی کھلائین چوتھی قسم وہ ہی کہ قضیب کے مجرے مین قرحہ ہو اور اُسکے سبب بول مین سوزش ہو اور ظاہر ہی کہ بول جب قرحہ پر گذرتا ہی سوزش لاتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ پیپ بول مین آئے اور قضیب مین کہین ایک جگہ درد رہا کرے یعنی جس جگہ کہ قرحہ ہو اور اُس قرحہ مین اور قرحہ مثانہ مین یہ فرق ہی کہ اگر قرحہ مثانہ مین ہوگا بول مقدار مین کم اور شمار مین بہت ہوگا اور یہ ایسا نہین اور قرحہ قضیب کا علاج علیحدہ لکھا جائیگا

فصل احتباس البول کے بیانمین یعنی پیشاب بند ہونا اُسکی کئی قسم ہین اور ہر ایک کا بیان آئیگا اور جاننا چاہیے کہ اگر احتباس حد سے زیادہ ہو کہ بالکل نہ نکلے اُسکو اسر کہتے ہین اور نہین تو عسر بولتے ہین پہلی قسم وہ ہی کہ ورم گردہ یا ورم مثانہ اور اُنکے حصاۃ یا مثانہ مین خون اور پیپ کا جمجانا یا اُسکی ریح احتباس کا باعث ہوا اور یہ سبب کے سب مع علامات وعلاج بیان کیے گئے دوسری قسم وہ ہی کہ گوشت زائد مجاری بول مین پیدا ہو کر احتباس کا سبب ہوجائے اُسکی علامت یہ ہی کہ مجاری بول کے زخم بھرنے کے بعد عارض ہوا اور یہ امر اکثر یہ ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ گوشت زائد خودبخود مجاری مین پیدا ہوجائے اور اُس سے پہلے قرحہ نہو پھر اگر یہ گوشت زائد اُس مجری مین ہوگا کہ گردہ اور مثانہ کے درمیان واقع ہی یا اُس مجری مین جو گردہ اور جگر کے بیچ مین ہی کمر مین گرانی کا ہونا اور مثانہ کا بول سے خالی ہونا گواہی دیگا اور اگر گوشت زائد قضیب کے مجری مین نکل آئیگا مثانہ مین گرانی اور سختی اور عانہ مین گرانی ہوگی اور درد شدید اور تمدد بافراط ظاہر ہوگا حاصل کلام اکثر تو ایسا ہوتا ہی کہ یہ گوشت زائد اس رتبہ کو نہین پہونچتا کہ بول کو بالکل روک دے انتہٰی گوشت زائد کہ خودبخود پیدا ہوتا ہی بدون اسبات کے کہ مجری مین قرحہ پڑے اُسکے پہچاننے مین تامل ہی اسی واسطے اس کام کے جاننے والے کہتے ہین کہ اگر گوشت قضیب مجری مین پیدا ہو قاثاطیر سے دریافت کرسکتے ہین اور اگر مثانہ سے اوپر جم آیا ہی معلوم نہین ہوتا مگر اس بات سے کہ علاج مفید نہو اور جان لین کہ قضیب کا مجری مثانہ تک ہی اور یہ مجری کہ قضیب اور مثانہ کے درمیان ہی مجری بول کہتے ہین حقیقۃً وہ مجاری کہ مثانہ سے اوپر ہین جگر تک اُنکو بھی مجازاً مجاری بولتے ہین اسواسطے کہ جو مائیت کبد سے اُتر کر آتی ہی اُسوقت بول کہلاتی ہی کہ جب مثانہ مین آجائے علاج غور اور تامل کرین کہ گوشت قضیب کے مجری مین جم آیا ہی اُس مجری مین کہ مثانہ اور گردہ کے درمیان یا گردہ اور جگر کے بیچ مین واقع ہی اور جس طرح پر کہ ہو اُسکا زائل کرنا ممکن نہین چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہین لیکن جبکہ احتباس کی شدت ہو بول کے نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور وہ اسطرح پر ہی کہ اگر قضیب کے مجری مین پیدا ہوا ہی قاثاطیر استعمال کرین اور یہ ایک آلہ ہی کہ پیشاب نکالنے کے لیے مخصوص ہی اور اُسکی صنعت کا مع طریق استعمال کے اس فصل کے آخر مین بیان آئیگا لیکن جہان کہین کہ ورم صعب بھی شریک ہو قاثاطیر استعمال نکرین کہ درد زیادہ ہوگا اور ایسے وقت مین جبکہ بالکل احتباس اور ہلاکت کا اندیشہ ہو شگاف کرنے سے چارہ نہوگا خصیتین اور شرج کے بیچ مین شگاف دین جیسا کہ پتھری کے نکالنے کے لیے کرتے ہین اور اس شگاف مین ایک نلکی چھوڑ دین کہ بول اُس راہ سے نکلتا رہے اور بیمار ہلاکت سے محفوظ رہے اور اگر گوشت مثانہ سے اوپر پیدا ہوا ہی کوئی دوسرا حیلہ مفید نہوگا سوا اس بات کے کہ ملین اور مرخی دواؤن کے آبزن مین بٹھلائین کہ شاید مجری مین سستی اور نرمی آکر کشادہ ہوجائے اور اسی واسطے کہتے ہین کہ مریض مذکور کو چاہیے کہ بڑی دیر تک آبزن مین بیٹھے اور اُسکے بعد کہ آبزن سے نکلے آرد حلبہ خبازی بنفشہ بابونہ اکلیل آب کرنب اور روغن خسک مین ملا کر مثانہ سے لیکر جگر تک ضماد کرین تاکہ زیادہ ارخا اور تلیین حاصل ہو اور آبزن کی دوائین یہ ہین بابونہ بنفشہ خطمی خسک برگ کرنب پرسیاوشان تخم کتان اور اُنکے مانند دوسرے مرخیات تیسری قسم وہ ہی کہ جو عضلہ مثانہ کی گردن کو دباتا ہی اور نچوڑتا ہی اور مثانہ کی حرکت اور دفع کا آلہ ہی وہ سُست ہوجائے اُسکی علامت یہ ہی کہ جب مثانہ کو دبائین بول آسان آئے اور ادرار کے طور نکلے اور قطرہ قطرہ اور اُچھلکر نہ نکلے اور حرکت ارادی کہ صحت کی حالت مین بول کے دفع کرنے پر محسوس ہوتی ہی باطل ہوجائے اور روک لینا اور دفع کرنا بالکل اختیار مین نہ رہے علاج معاجین گرم جیسے مثرودیطوس اور معجون بلادری اور سنجرنیا

اور تریاق کبیر اور معجون مادۃ الحیوۃ کھائین اور روغن ناردین یا روغن قسط یا روغن سداب یا روغن بید انجیر یا روغن سوسن مثانہ پر ملین اور اگر تھوڑا سا جند بیدستر اور فرفیون ان روغنون مین ملالین فائدہ کامل ہوتا ہی اور دارچینی سعد سلیخہ قرنفل بسباسہ کا مطبوخ ٹھہرا کر پینا اور مثانہ پر ڈالنا فائدہ کرتا ہی چوتھی قسم وہ ہی کہ خلط لزج اُس راستہ مین کہ مثانہ سے قضیب مین آتا ہی حمپٹ جائے اور سدہ پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بیمار کو عانہ مین بوجھ معلوم ہو اور حصاۃ اور ورم اور جمود الدم اور جمود المدہ اور گوشت زائد کے جم آنے کے علامات مین سے کچھ نہو اور آرام اور سکون کا پہلے ہونا اور لزج چیزون کا کھانا جیسے گاے کا گوشت اور کلہ اور پایہ اور پنیر وغیرہ گواہی دے اور بول مین بلغم خام ظاہر ہو علاج مدرات قویہ دین تاکہ خلط لزج کہ مجاری مین حمپٹ رہی ہی نکل آئے اور برگ نمام برگ غار مرزنجوش بابونہ شبت اکلیل حلبہ کرفس حرمل کے مطبوخ مین آبزن کرین اور روغن نسک روغن شبت روغن عقرب احلیل مین ڈالنا اور عانہ پر ملنا نہایت مفید ہی اور آبزن مین مدرات کا ملانا اور نکلنے وقت احلیل مین روغنون کا ڈالنا بہت جلد اثر کرتا ہی اور وہ ضماد کہ جمود الدم مین گذرا مفید ہی اور قی اور حقنہ بھی شاید کہ مفید ہون ادویہ قوی الادرار کا ذکر انیسون تخم کرفس شلغم بری دو دو قو کوٹ چھان کر طبیخ شبت کے ساتھ پلائین دوسرا نسخہ سنگدان مرغ سکھلایا ہوا ایک مثقال نمک ہندی ایک درم کوٹ چھان کر گرم پانی سے یا شیر خر کے ساتھ دین دوسرا نسخہ آب کرفس آب ترب روغن بادام کے ساتھ پلائین پانچوین قسم وہ ہی کہ خلط حاد مثانہ پر پڑے اور اپنی تیزی سے مثانہ اور مجری بول کی چیپ دار رطوبت کو چھیل ڈالے اور اس سبب سے کہ بول کے گذرنے سے الم زیادہ ہوتا ہی طبیعت درد کے خوف سے دفع پر متوجہ نہو اسوجہ سے بول دشواری سے اور قطرہ قطرہ آئے اور اس قسم کی نوبت اسر بول تک نہین پہونچتی یعنی بالکل بند نہین ہوتا اور اُسکی علامت بول مین اور قضیب کے مجری مین جلن اور اس سے پہلے گرم تدبیرین گذر چکین اور گرم چیزون کے کھانیکا اتفاق ہوا ہو اور اس قسم کا خاصہ ہی کہ اگر بیمار دل کو قوی رکھے اور اُس درد پر جو بول کے آتے وقت ہوتا ہی صبر کرے بول فراغت سے آئے کیونکہ اس جگہ بجز التفاتی دافعہ کے کوئی امر اور اُسکے نکلنے کا رافع نہین علاج خلط کی اصلاح کے لیے لعاب اسبغول لعاب بہدانہ لعاب تخم مرو اور شربت بنفشہ شربت خشخاش شربت عناب اور روغن کدو روغن بادام شیرین روغن بنفشہ اور آش جو وغیرہ کھلائین اور جو چیزین گرم ہین اور اُنمین ادرار کی قوت ہی اُنسے پرہیز کرین تاکہ رطوبت زیادہ نہ فنا ہو اور لعاب اسبغول اور لعاب صمغ عربی احلیل مین ڈالین تاکہ مجاری مین چیپ دار رطوبت حاصل ہو اور شیاف ابیض کو عورتون کے دودھ مین حل کرکے اور کچھ ایک روغن بادام یا روغن کدو اُسمین ملا کر ڈالنا کلی فائدہ مند ہی اور اگر بدن مین سے زیادہ مادہ آئے تنقیہ کو مقدم رکھین چھٹی قسم وہ ہی کہ عرصہ دراز تک شاشہ بند رہے خواہ نیند کے سبب سے یا کسی اور شغل سے کہ آدمی کو اُسکا اتفاق پڑے اور اس سبب سے کہ مثانہ مین بول کا امتلا ہی اور اُسکے استفراغ کو روک دیا ہی مثانہ مین تشنج اور تمدد عارض ہو اور اُسکی قوت دافعہ مردہ ہو جائے اسیواسطے اسکا موت قوت نام رکھا ہی یعنی قوت کا مردہ ہونا اور اُسکی علامت یہ ہی کہ پیشاب روکنے کے بعد پیدا ہو علاج تخم کتان حلبہ قرطم برگ کرنب خطمی پکا کر اُسکے پانی مین بیمار کو بٹھلائین اور اُسکے بعد مثانہ کو ہاتھ سے دبائین تاکہ بول آجائے اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ ہاتھ سے دبانا مثانہ کے نچوڑنے کے قائم مقام ہی حالانکہ اُسکی قوت دافعہ طبیعیہ بھی اُس مین موجود ہی اور دافعہ کو اُبھارنے کے لیے روغن بلسان روغن قسط عانہ پر ملین اور اگر

اس حیلہ سے بول کا بند نہ کھلے قاثاطیر استعمال کرین اور ایسے مریض کے لیے ضرور ہی کہ اُسکے پاس بزرگ آدمی جن سے اسکو آداب و لحاظ
ہو اور جو امر کہ بول کو مانع ہو موجود نہون ساتوین قسم وہ ہی کہ مجاری بول مین قرحہ یا بثرہ پیدا ہوا اور چونکہ اسپر بول کے گذرنے سے درد ہوتا ہی طبیعت بول
کے دفع پر متوجہ نہو اس ضرورت سے بول دشوار اور قطرہ قطرہ آئے ہان اگر بیمار بول کے آنے کی ایذا پر صبر کرے اس صورت مین بول فراغت سے
آئیگا جیسا کہ فنا رطوبت مین ہم بیان کر چکے ہین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ قروح اور بثور کے آثار موجود ہون اور اگر بیمار اُسکی آفت پر صبر کرے بول
آسان آئے اور اس صورت مین اور اُس صورت مین کہ مجاری کی رطوبت فنا ہونے سے عارض ہی فرق حرارت کے ہونے نہونے سے ظاہر ہی
علاج جو کچھ کہ قروح مثانہ کے بیان مین گذرا استعمال کرین اور جان لین کہ افیون اور بزر البنج وغیرہ احلیل مین ٹپکانا تخدیر کرتا ہی اور درد کو زائل کرتا ہی اور لعاب
اسبغول اور صمغ عربی وغیرہ کا ڈالنا مجاری کے سطح پر چیپ دار رطوبت پھیلاتا ہی آٹھوین قسم وہ ہی کہ مثانہ کی پشت پر ضربہ واقع ہو یعنی چوٹ لگے
اور مثانہ کی قوتون کو ضعیف کر ڈالے اسوجہ سے کہ مثانہ مین ورم پیدا کرے یا اُسکے لیفون مین تشنج یا سستی لائے جہان ورم کی نوبت پہونچے اُسکی علامت
اور علاج کو ورم المثانہ مین تلاش کرین اور جس جگہ تشنج پیدا ہو یا لیفین سُست ہو جائین فصد باسلیق مفید ہی اور روغن گل ملنا مفید ہی اور الیاف
الیاف کے سُست ہونے مین آبزنات ملین مسکن قابض کا استعمال نفع کرتا ہی اور بہر صورت بول کے نکالنے کا حیلہ ضروری ہی خواہ قاثاطیر
سے ہو خواہ کسی دوسری تدبیر سے اور جان لین کہ اگر مثانہ کے الیاف کی بناوٹ کے سُست ہونے سے عارض ہو اُس سے بہت کمتر مخلصی ہوتی
ہی نوین قسم وہ ہی کہ بول کے راستہ مین شدت کی حرارت سے جیسا کہ تپ محرقہ مین اور دوبائی بیماریون مین ہوتا ہی قبض اور خشکی عارض ہو اور اُسکی علامت
یہ ہی کہ اگر تھوڑا سا بول ہو نہ نکلے اور اگر زیادہ ہو آسان نکلے اور بول کی تیزی اور جلن اور مرطبات کا مفید ہونا گواہی دے علاج لعاب اسبغول
لعاب بہدانہ مین شربت بنفشہ اور روغن گل ملا کر پلائین تاکہ ترطیب حاصل ہو اور ماء الشعیر اور اسفاناخ اور کدو اور مغز بادام وغیرہ کھلائین اور ادویہ
مرخیہ کے مطبوخ مین آبزن اور نطول کرین اور مرطب روغن جیسے روغن بنفشہ روغن کدو مثانہ پر ملین دسوین قسم وہ ہی کہ اعصاب اور رباطون مین بلغم
آنے سے مثانہ مین اور مجاری بول مین تشنج پڑے اُسکی علامت یہ ہی کہ تشنج کے آثار ظاہر ہون اور اگر کبھی بول آئے بھی تو اُچھلکر نکلے اور دھار کے طور
پر نہ آئے اور جہان مثانہ مین استرخا ہو وہ اُسکے خلاف ہی علاج تشنج کا ازالہ کرین گیارھوین قسم وہ ہی کہ خصیہ کے اوپر چڑھ جانے سے احتباس
ہو جائے اور ارتفاع الخصیہ کا ذکر آئیگا بارھوین قسم وہ ہی کہ مثانہ کی حس ضعیف ہو جائے اور بول کی لذع سے خبردار نہو تاکہ بول کو دفع کرے اور
مثانہ کی حس مین ضعف یا تو اس سبب سے آتا ہی کہ مثانہ مین یا مثانہ کے عضلہ مین یا مثانہ کا جو عضلہ ہی اُسکے اعصاب کے مبدا مین آفت پہونچے یا دماغ
مین کہ تمام اعصاب کا مبدا ہی جیسا کہ قرانیطس اور لیثرغس مین ظاہر ہوتا ہی اور حس معدوم ہونیکی علامت یہ ہی کہ آدمی کو بول کی تیزی اور سوزش معلوم نہو
علاج روغن یاسمین روغن سوسن روغن نرگس روغن زعفران روغن بلسان جون سا میسر ہو مشک اور جند بیدستر ملا کر احلیل مین ٹپکائین اور عانہ
پر ملین اور خوشبودار اور مقوی چیزین مثلاً برگ شبت برگ پودینہ برگ سوسن اکلیل شیح شبت ضماد کرین اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور سنجرنیا اور معجون
مادۃ الحیوۃ اور ماء الاصول روغن بید انجیر کے ساتھ کھلائین اور اگر بدن مین امتلا ہو قے کرائین تیرھوین قسم وہ ہی کہ خلع مثانہ احتباس کا باعث ہو اور

اُسکا بیان کیا گیا چودھوین قسم وہ ہی کہ جو اعضا مثانہ کے نزدیک ہین مثلاً امعا اور رحم اور مقعد اور ناف اور جالبین اُن مین ورم عظیم عارض ہو یا رحم جگہ سے ٹل جائے یا نکل آئے اور نزدیک ہونیکی جہت سے بول کا راستہ دب جائے اور بند پڑ جائے اور اُس قسم کی علامت اور علاج اُسی عضو آفت رسیدہ کی فصل مین تلاش کرین پندرھوین قسم وہ ہی کہ جو فقرات مثانہ کے مقابل ہین جگہ سے ٹل جائین اس سبب سے بول بند ہو جائے اور اُسکو سلس البول مین بیان کرینگے فائدہ قاثاطیر کے بیان مین کہ ایک آلہ ہی پیشاب کے کھولنے کے لیے مخصوص ہی وہ اسطرح پر ہی کہ سیسہ اور رانگہ سے یا چاندی سے ایک آلہ جوف دار بنائین جسقدر کہ بیمار کے ذکر کی درازی اور احلیل کی تنگی اور فراخی ہو اُسکے موافق ہو اور اُسکے ایک سر مین کئی سوراخ کرین اُسمین یہ فائدہ ہی کہ اگر خون اور خلط غلیظ کے سبب اُنمین سے ایک بند ہو جائے باقی پیشاب نکلنے کے لیے کھلے رہین اور اُسکے استعمال کا یہ طریق ہی کہ صوف کے بیچ مین ابریشم کا دھاگا مضبوط باندھ دین پھر اُس صوف کو اُس نلکی کے جوف مین جسکا ذکر آیا ہی لائین اور صنعت سے ایسا بند کرین کہ اُسمین ہوا نہ جا سکے اور اُس نلکی کو جسکا نام قاثاطیر ہی احلیل مین اُسطرف سے لیجائین جسطرف مین سوراخ ہین اور قضیب کی درازی تک پہونچائین اُسکے بعد ابریشم کے دھاگے کو جسکا ایک سر صوف مین باندھا ہی اور دوسرا سرا باہر ہی بہت زور سے دفعۃً کھینچین تاکہ خلا کی ضرورت سے صوف کے نکلتے ہی پیشاب باہر آجائے اور مناسب ہی کہ قاثاطیر کے استعمال سے پہلے آبزن کرین تاکہ نرمی آجائے اور اگر محجمہ کی قسم سے کوئی چیز وجود پر لگا کر کھینچین شاید کہ جو پیشاب اگلی طرف بند ہو رہا ہی نکل آئے اور یہ عمل پہلے کی نسبت زیادہ آسان ہی

فصل تقطیر البول کے بیان مین - یعنی بول قطرہ قطرہ آنا اُسکی بھی چند قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ اخلاط گرم کے سبب سے بول مین تیزی آجائے اُسکی علامت بول مین سوزش اور زردی اور لحظہ لحظہ اُٹھنا اور یہ قسم جماع کی کثرت سے اور گرم غذا اور گرم دوا کے کھانے سے اور مشقت اور ریاضت سے پیدا ہوتی ہی اور اکثر گرم اوقات مین اور گرم مزاج مین اور مرد جوان مین پیدا ہوتی ہی علاج بزور بارد کے شیرجات مثلاً تخم خرفہ تخم خربزہ تخم کدو تخم خشخاش تخم کاہو تخم خیارین تخم تربز قرص ماسک البول بارد ملا کر پلائین اور ماء الشعیر اور ملوخیہ اور کاسنی اور کاہو اور کدو وغیرہ کھلائین اور شربت بنفشہ اور شربت خشخاش کا پینا مفید ہی قرص ماسک البول بارد - طباشیر کشنیز تخم حماض گل ارمنی صندل گلنار صمغ عربی کوٹ چھانکر کاہو کے پانی مین قرص بنائین دوسری قسم وہ ہی کہ مثانہ کے جرم مین ضعف آنے سے یا اُسکے مزاج مین سردی پہونچنے سے یا اُس عضلہ مین جو مثانہ کے گرد لگا ہوا ہی استرخا آنے سے قوت ماسکہ ضعیف ہو جائے اور اُسکی علامت بول مین سفیدی اور پہلے سرد تدبیرون کا گذرنا اور پیاس کا نہونا اور کبھی بے اختیار پیشاب کا نکلنا علاج معاجین گرم مثلاً شرودیطوس اور اطریفل کبیر اور جوارش کندر اور سنجرنیا بعض قابضات جیسے جفت بلوط اور حب الآس ملا کر کھلانا بہت مفید ہی اور اطریفل صغیر تین درم لیکر آدھا درم سنجرنیا ملا کر نہایت فائدہ مند ہی اور ماسک البول حار بھی ایسا ہی ہی اور انجیر اور مویز مثانہ کو گرم اور صاف کرنے مین مخصوص ہین اور روغن بید انجیر کھانا اور ملنا اور مومیائی روغن زنبق مین یا روغن بادام مین حل کر کے احلیل مین ٹپکانا اور دبر مین اُٹھانا بہت نافع ہی قرص ماسک البول حار - بلوط کندر ہر ایک دس درم سعد قرفہ خولنجان راسن وج کہربا ہر یک ایک مثقال باریک کوٹ کر دو درم شراب کہنہ یا مثلث کے ساتھ دین اور قاقلہ بقدر ایک مثقال ہر روز کھانا مفید ہی اور نخود آب کہ گرم دواؤن مین پکائین فائدہ مند تیسری قسم وہ ہی کہ ورم یا حصاۃ یا جمود الدم یا مثانہ کے جرب اور قروح یا مثانہ کی حس کا معدوم ہونا اور اُسکے سوا کہ عسر البول مین بیان کیا گیا تقطیر کا باعث اور اُس کی علامت اور علاج کو عسر البول مین تلاش کرین -

فصل سلس البول کے بیانمین وہ اسطرح پرہی کہ بول بے ارادہ نکلے اور یہ کئی قسم کا ہوتاہی پہلی قسم وہ ہی کہ مثانہ زیادہ عضلہ کہ اُسپر محیط ہی برودت اور رطوبت کے غلبہ سے ڈھیلا ہوجائے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بول مین سفیدی ہو اور جلن نہو اور سوء مزاج بارد کی تمام علامات ظاہر ہون اور یہ قسم اکثر سرد و تر بیماریون کے آخر مین عارض ہوتی ہی علاج گرم قابض دوائین جیسے سعد کندر خولنجان وغیرہ جو کچھ کہ مثانہ مین گرمی پہونچائے اور رطوبات سفلی کو خشک کرے سرد قابض چیزون مین جیسے جفت بلوط حب الآس گلنار وغیرہ ملا کر دین اور مشک اور جند بیدستر گرم روغنون مین ملا کر مثانہ پر ملین اور سب سے بہتر اطریفل صغیر اور اطریفل کبیر کا کھانا اور خاص کر اگر اطریفل کی دواؤن کو روغن گاو مین چرب کرکے بھون لین اور شاہ بلوط مصطگی سعد ہلیلہ سیاہ قند سفوف بنا کر اُسکو کھانا نفع کرتاہی اور روباہ کا گوشت بُھنا ہوا اس بیماری کو اور درد پشت کو بالخاصیۃ فائدہ مند کہتے ہین دوسری قسم وہ ہی کہ جو فقرات مثانہ کے برابر ہین ضربہ یا سقطہ کے سبب باہر کی طرف یا اندر کی جانب ٹل جائین اور جاننا چاہیے کہ جس صورت مین فقرات باہر کی طرف ٹل جائین گے وہ دو حال سے باہر نہین ایک تو یہ کہ مثانہ کے رباط منقطع ہوجائین اُسکی علامت یہ ہی کہ فقرات اُبھر کر اونچے ہوجائین اور اسکا علاج غیر ممکن کیونکہ ٹوٹے ہوئے رباط درست نہین ہوسکتے دوسرے یہ کہ وہ رباط اپنے حال پر ہون اور ٹوٹے نہون مگر رباطون کے تمدد سے کہ زوال فقار کو لازم ہی وہ عضلہ کہ مثانہ کو دباتا ہی ایذا پائے علاج فقرات کو اُنکی جگہ ہٹا لائین اور کبھی فقرات کا زائل ہونا عسر البول کا باعث ہوجاتاہی اور جہان زوال فقرات اندر کی جانب ہو اسکا علاج یہ ہی کہ محاجم کے کھینچنے سے یا زفت کے ضماد سے فقرات کو کھینچ کر جگہ پر لائین تیسری قسم وہ ہی کہ سوء مزاج گرم بافراط مثانہ مین عارض ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ مزاج مین حرارت ہو اور قارورہ رنگین اور گرم چیزون سے ضرر پہونچے علاج طباشیر گلنار گل ارمنی خرفہ تخم کاہو لیکر قرص بنائین اور استعمال کرین اور جو کچھ کہ ذیابیطس گرم مین گذرا اور جو کچھ سرد اور قابض ہو کام مین لائین چوتھی قسم وہ ہی کہ جو اعضا مثانہ سے نزدیک ہین مثلاً رحم اور ناف اُنمین ورم عظیم پیدا ہو اور اُسکے سبب سے مثانہ دب جائے یا امعا مین بہت سا ثفل جمع ہوکر مثانہ کو تنگ کرے اور اسی قبیل سے ہی جو کہ بوجھل حمل مین پیش آتا ہی علاج سبب کے زائل کرنے پر متوجہ ہون پانچوین قسم وہ ہی کہ مدرات کا استعمال مثلاً شراب اور خربزہ وغیرہ سلس البول کا باعث ہو علاج سبب کو ترک کرین اور اُسکے بعد اگر باقی ہو موافق چیزون سے تعدیل کرین چھٹی قسم وہ ہی کہ خلع المثانہ اس بیماری کا سبب ہو اور اسکا ذکر علیحدہ فصل مین آچکا ہی —

فصل فراش البول کے بیانمین یعنی نیند مین پیشاب خطا ہوجانا اور یہ بیماری اکثر لڑکون مین عارض ہوتی ہی علاج جو کچھ کہ اُس قسم کے سلس البول مین جسکا سبب مثانہ کی سردی اور عضلہ کا استرخا ہوتا ہی بیان کیا گیا استعمال کرین اور جان لین کہ اکثر ایسا بھی ہوتاہی کہ یہ مریض علاج پذیر نہو اور جب لڑکا بالغ ہو خود بخود زائل ہو اور اسی طرح کے حیلہ سے بہتر یہ ہی کہ نیند سے جگا کر پیشاب کرائین اور رات کے وقت کھانا اور پانی نہ دین اور سرد تر چیزون سے منع کرین اور روغن سوسن روغن بان مین کچھ ایک مشک اور فرفیون ملا کر عانہ پر ملین اور گلقند عسلی کھلائین اور قلیہ خشک اور بھنا گوشت دین اور یہ دوا مفید ہی زیرہ کندر حب الآس ہر ایک پانچ مثقال چالیس مثقال شہد مین ملائین خوراک دو درم —

فصل بول الدم کے بیانمین یعنی خون کا پیشاب آنا اور اُسکی تین قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ کوئی رگ گردہ مین سے کھل جائے یا پھٹ جائے

اور اس قسم کی علامات یہ ہی کہ خون صاف بغیر درد کے نکلے اور زرداب اور میل کچھ نہو پھر اگر رگون کا مُنھ کھلا ہی تھوڑا تھوڑا خون نکلے اور اگر رگ پھٹ گئی ہی دفعۃً بہت سا خون آئے اور گردہ پر ضربہ کا پہونچنا اور نیز سمی غذاؤن اور دواؤن کا کھانا اُسکی گواہی دے اور جاننا چاہیے کہ جونسا بول الدم رگ گردہ کے کھلنے یا پھٹ جانے سے ہوتا ہی کبھی خون بواسیر کی طرح نوبت معین پر آتا ہی اور جسوقت بند ہو جاتا ہی عروق گردہ کے امتلا سے قطن کی جانب درد محسوس ہوا کرتا ہی پھر جب خون جاری ہوتا ہی درد کم ہو جاتا ہی یہان تک کہ پھر رگین بھر جائین علاج باسلیق اور صافن کی فصد کھولین اور قرص کہربا اور قرص بول الدم اور قرص نفث الدم دین اور شربت عناب کشنیز خشک کے ساتھ اور شربت خشخاش اور شربت ریواج اور کاکنج مفید ہین اور کہتے ہین کہ مقعد اور عانہ پر حجامت کرنا مفید ہی اور جہان خون کی تیزی اسکا سبب ہو سرد پانی مثانہ پر ڈالین اور گل ارمنی اقاقیا صندل سرخ حی العالم ضماد کرین اور جو کچھ ذیابیطس گرم مین مذکور ہی استعمال کرین اور جان لین کہ تیز اور شیرین اور ترش غذاؤن کا کھانا اور حمام کرنا اور سخت حرکات اور گھوڑے وغیرہ کی سواری اور جلد چلنا بول الدم مین بہت ضرر کرتا ہی **قرص بول الدم** مغز تخم خیار چار درم نشاستہ کثیرا گلنار دم الاخوین صمغ عربی ہر ایک ایک درم کوٹ کر اور آب خرفہ یا آب بارتنگ مین قرص بنائین اور احتیاج کے موافق آب خرفہ یا آب بارتنگ وغیرہ کے ہمراہ دین دوسری قسم وہ ہی کہ گردہ یا جگر ضعیف ہو جائے اس سبب سے خون مائیت سے اچھی طرح جدا نہو اور بول کے ساتھ نکلے اُسکی علامت یہ ہی کہ بول غسالی ہو یعنی اُس پانی کے رنگ سے جس مین گوشت دھوئین مشابہ ہو پھر جونسا ضعف گردہ سے ہوگا سفیدی مائل اور کچھ غلیظ ہوگا اور جونسا ضعف جگر سے ہوگا سرخی مائل اور رقیق ہوگا علاج جو کچھ ضعف جگر اور ضعف گردہ مین مذکور ہی سبب کے موافق استعمال کرین تیسری قسم وہ ہی کہ اعضاے بول کی رگون مین تاکل واقع ہو اس سبب سے بول الدم پیدا ہو اور ان عروق مین زخم ہونیکے بعد ہی تاکل ہوتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ ریم کے ساتھ آئے اور بدبو ہو اور تھوڑا تھوڑا متفرق نکلے خصوصاً جہان کہین کہ تاکل مثانہ کی رگون مین ہو علاج جو کچھ کہ قروح گردہ اور قروح مثانہ کے لیے بیان کیا گیا ہی استعمال کرین اور گل ارمنی قرص کاکنج مفید ہی اور کندر گل ارمنی قرص طباشیر ممسک سب اقسام مین فائدہ مند ہی —

باب انیسوان اُن امراض کے بیانمین جو مردون سے مخصوص ہین اور اس باب مین کئی فصل ہین

فصل نقصان باہ کے بیانمین جاننا چاہیے کہ مجامعت کار طبیعی ہی اور اس فعل کا کمال اعضاے رئیسہ کی صحت پر موقوف ہی اور عضو رئیس چار ہین ایک تو دل دوسرا دماغ تیسرا جگر اور یہ تینون بقاے وجود کے لیے بھی اور بقاے نوع کیواسطے بھی ہین چوتھے قضیب اور اوعیہ منی اور یہ فقط بقاے نوع کیواسطے ہین اور ظاہر ہو کہ باہ کا نقصان دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ شہوت جماع ضعیف ہو جائے دوسرے یہ کہ آلت سُست ہو جائے اور اُنمین سے ہر ایک کو ہم ایک قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم نقصان باہ کہ ضعف شہوت اُسکا سبب ہی اور ضعف کے اسباب بہت طرح پر ہین نوع اول یہ کہ غذا کی کمی سے بدن ضعیف اور ناتوان ہو اُس سبب سے ریح اور خون کہ شہوت کا مادہ ہی کم ہو جائے اور اُسکی علامت بدنمین لاغری اور قوت مین ضعف اور رنگ مین زردی اور غذا مین کمی علاج عمدہ غذا زیادہ کھائین اور بہت سویا کرین اور جماع ترک کرین اور لہو اور راگ اور خوشبو مین مشغول رہین اور جو غذا اپنے حال کے مناسب جانین کھائین اور معجون لبوب نہایت مفید ہی دوسری نوع یہ کہ منی کم ہو جائے اور ظاہر ہی کہ جب جماع کے اعضا مین منی زیادہ نہوگی شہوت

کو تحریک نکرینگی اور جاننا چاہیے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہی کہ جب غذا اعضا مین تقسیم ہوجاتی ہی اُسکا فضلہ عروق سے ٹپک کر منی پیدا ہوتی ہی اور وہ اُس رطوبت غریبہ کے قبیل سے ہی کہ قریب بانعقاد ہی کہ اعضا کی صورت پکڑا چاہتی ہی اور اعضاے اصلی جیسے عظم اور غضروف اور عصب اور وتر اور رباط اور شریان اور ورید اور غشا اُسی سے پیدا ہوتے ہین اور منی اس طریق سے حاصل ہوتی ہی کہ اُسکا خمیر اور اصل دماغ سے اُن دو رگون مین جو دونون کان کے پیچھے ہین اُتر کر آتا ہی اور یہ دونون رگین نخاع کے ساتھ ملکر اُتر کر آتی ہین اور ہر عضو رئیس اور غیر رئیس سے ایک شعبہ ان رگون مین آملتا ہی اور یہ سب انثیین یعنی خصیتین مین پہونچتی ہین اور صانع مطلق کی قدرت کاملہ اسطرح جاری ہی کہ جس وقت وہ مادہ مستعد انثیین مین آتا ہی سفید اور کچھ غلیظ ہوجاتا ہی جیسا پستان مین خون کا دودھ بنجاتا ہی اور جمہور اطبا کا اتفاق ہی کہ مرد اور عورت مین منی ہی اور نص قرآنی بھی اسپر دلالت کرتی ہی چنانچہ حق سبحانہ جل شانہ فرماتا ہی فلینظر الانسان مم خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب و الترائب[له] اور اسبات کی دلیل کہ خمیر منی کا کان کی پچھلی رگون مین سے آتا ہی یہ ہی کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ ان رگون کے قطع کرنے سے قطع تناسل ہوتا ہی اور ایسا ہی ان رگون کا خون دودھ کے مشابہ ہوتا ہی اور اسبات کی دلیل کہ منی ہر عضو سے ٹپک کر آتی ہی یہ ہی کہ جسقدر ضعف اُس کے کم نکلنے سے ہوتا ہی اُسقدر خون کے نکلنے سے ضعف اگرچہ اُس سے دوچند نکلے نہین ہوتا اور یہی وجہ ہی کہ باپکا جونسا عضو ضعیف ہوتا ہی بیٹے کا بھی وہی عضو اکثر ضعیف ہوا کرتا ہی اور منی کے کم ہونے کی علامت یہ ہی کہ مشکل سے نکلے اور تنگ ہو پھر اگر منی کی کمی کا یہ سبب ہی کہ آلات منی خشک اور لاغر ہین اُسکا نشان یہ ہی کہ منی غلیظ ہو اور حمام مرطب سے اور مرطب غذاؤن سے اور پانی مین آنے سے فائدہ معلوم ہو اور اگر کمی کا سبب یہ ہی کہ آلات منی مین سردی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ منی بہت غلیظ اور بستہ اور سرد ہو اور بہت سے صدمات اور بیشمار حرکات کے بعد دشواری سے نکلے اور بھوکا رہنے سے اور حرکات معتدلہ اور مسخن دواؤن اور گرم ہوا سے نفع پہونچے اور اسی قسم کی بات ہی کہ بعضے آدمیون کو دخول کے بعد لغوظ کامل ہوتا ہی کیونکہ اُس مکان کی اور حرکات کی حرارت پہونچتی ہی اور اگر اس سبب سے کمی ہی کہ منی کے آلات مین حرارت ہی اُسکا نشان یہ ہی کہ منی زرد اور غلیظ ہو اور آسان نکلے اور سرد چیزون سے فائدہ ہو اور خصیتین بڑھے ہوئے اور قضیب کی رگین اُبھری ہوئی ہون فائدہ منی صورت مین غلیظ ہوگی جبکہ حرارت بافراط ہو کیونکہ زیادہ حرارت بھونکر خشک کردیتی ہی اور جہان حد سے زیادہ نہو رقیق ہونا ضروری ہی اسلیے کہ حرارت بہاتی ہی اور رقیق کرتی ہی جبتک کہ حد سے زیادہ نہو اور اگر کمی کا سبب یہ ہی کہ آلات منی مین رطوبت ہی اسکا نشان یہ ہی کہ منی رقیق اور زیادہ ہو اور قضیب مین سستی اور پانی وغیرہ ضرر کرے اور خشک چیزین مفید ہون اور قارورہ سفید اور غلیظ ہو اور اگر برودت اور یبوست یا برودت اور رطوبت یا حرارت اور یبوست کمی کا سبب ہون اُسکا نشان اُس بیان سے جو بسائط یعنی کیفیت مفرد مین گذرا ظاہر ہوگا اور جاننا چاہیے کہ حرارت اور رطوبت کے جمع ہونے سے منی مین کمی نہین پڑتی بلکہ زیادہ ہوجاتی ہی جیساکہ شارح اسباب کہتا ہی کہ مزاج حار رطب جو ہی یہ عمدہ اور پکے ہوئے خون کا سبب فاعل ہی جس سے بہت سی منی اور روح شہوانی اور نضج منعظ یعنی جس سے لغوظ پیدا ہوتی ہی اور ممکن نہین کہ قلت منی کا سبب ہو۔ علاج اگر آلات منی کی خشکی اور لاغری سبب ہو مرطب غذائین مثلاً لبنیات اور اسفیدباجات وغیرہ کھلائین اور پینے کی چیزین جن سے رطوبت پہونچے پلائین اور جان لین کہ دواء الترنجبین کلی مفید ہی اور

[له] ترجمہ پس دیکھے آدمی کاہے سے بنا ایک اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہی پیٹھ اور چھاتی کے بیچ سے ۱۲

ایسا ہی حمام کرنا اور خوش رہنا اور لہو ولعب اور روغن ملنا اور جو چیز کہ فرحت لائے اور رطوبت بڑھائے اور اگر برودت سبب ہو زنجبیل مربا اور معجون لبوب کہ منی کو بڑھاتا ہے اور معجون گرم کہ شہوت کو تحریک کرتا ہے اور جو چیز کہ گرمی پہونچائے اُسکو کھانے مین اور طلا مین مفید جانین اور بہتر غذا قلیہ ہے دارچینی کبابہ خولنجان ملاکر اور نخود آب گرم دواؤن کے ساتھ اور گنجشک اور کبوتر کا بچہ اور مرغ وغیرہ **معجون لبوب** مغز بادام شیرین مغز چارمغز مغز حب البطم مغز حب الصنوبر مغز حب الزلم مغز فندق مغز پستہ مغز نارجیل تازہ مغز حب القلقل تخم خشخاش سفید تودرین کنجد مقشر تخم جرجیر تخم گزر تخم پیاز تخم شلغم تخم رطبہ بہمنین زنجبیل دارفلفل کبابہ قرفہ دارچینی شقاقل تخم ہلیون خولنجان ہر ایک برابر لیکر سہ چند شہد مین بلائین معجون گرم زنجبیل شقاقل خولنجان تخم انجرہ تخم گزر تخم جرجیر تخم ہلیون ہر ایک برابر لیکر کوٹ لین اور چھانکر رکھ چھوڑین اور شہد اور سفید پیاز کا پانی ملاکر جوش دین یہانتک کہ پانی خشک ہوجاے پھر ادویہ کو اس سے پکے ہوئے شہد مین بلائین اور تریاق کبیر اور معجون حلتیت اور نوشدارو مفید ہین اور شہد بیل کی پتی مین ملاکر اور شہد اور بورہ قضیب پر ملنا فائدہ مند اور شیر کی چربی ذکر کے قوت دینے مین کلی مفید اور ایسا ہی دوسرے ضماد اور طلا کہ اس کام مین مخصوص ہین اور آدھا درم حلتیت پانچ بیضہ نیمبرشت کی زردی مین ملاکر کھانا نہایت باہ کو قوی کرتا ہے اور نعوظ لاتا ہے اور اگر حرارت سبب ہو جو کچھ کہ آلات منی کی حرارت ساکن کرے استعمال کرین مثلاً دودھ اور دہی اور شیرہ خرفہ اور اُنکے مانند پلائین اور گرم غذاؤن سے اور گرم دواؤن سے پرہیز کرائین اور خصیہ کو روغن بنفشہ اور بادام سے چکنا رکھین اور غذا کے لیے قلیہ خیار اور گوشت بزغالہ اور اسفاناخ وغیرہ کھلائین اور اگر آلات کی رطوبت سبب ہو خشک دوائین جیسے اطریفل وغیرہ کام مین لائین اور بھنے گوشت اور کباب مصالحہ دار کھلائین اور دراج اور مرغ اور گنجشک کا گوشت سب قسم کے گوشت سے بہتر ہے اور دارچینی زیرہ صعتر سداب سب قسم کے مصالحہ سے عمدہ ہے اور کہتے ہین کہ جو شخص ہمیشہ چڑیون کا گوشت کھائے اور پانی کے عوض دودھ پیے اُسکی منی زیادہ ہوجائے اور بہت سا نعوظ ہمیشہ رہتا ہے اور روغن قسط کہ اُسمین فرفیون اور سعد حل کرین قضیب پر ملنا مفید ہے اور اسیطرح اور گرم اور خشک چیزین اور یہ طلا فائدہ بخشتا ہے بورہ ایک مثقال باریک کرین اور دودھ مین ملاکر ایک رات رکھدین اور سایہ مین خشک کرین اور بیل کا پتا اور شہد ملاکر حاجت کیوقت قضیب پر اور اُسکے حوالی مین ملین اور مرطبات سے پرہیز کرین اور اگر اسباب مرکب اُسکا سبب ہون جسطرح پر کہ مرکب ہین اُسکے موافق جو کچھ کہ بسائط یعنی مفردات مین ذکر آیا ہے اُس سے تدارک کرین اور اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ دو سبب جمع ہوتے ہین لیکن دو سے زیادہ کمتر ہوتے ہین تیسری نوع وہ کہ منی ٹھہر جاے اور حرکت نکرے اور اُسمین سے لذع اور دغدغہ جس سے شہوت کو ہیجان ہوتا ہے معدوم ہوجائے بالضرور ضعف باہ پیدا ہو اور یہ نوع اکثر اُن لوگون کو عارض ہوتی ہے کہ افیون اور بنگ اور پوست خشخاش وغیرہ مخدرات کھاتے ہین اُسکی علامت یہ ہے کہ منی مقدار مین زیادہ نکلے اور باوجود اُسکے غلیظ اور افسردہ ہو اور نعوظ کامل نہو مگر بعد مقدمات اور حرکات کے جس سے تکان اور بیچینی حاصل ہو علاج جو چیز کہ منی کو گرم کرتی ہے اور اُسکو جوش مین لاتی ہے اور تیزی اور لذع پیدا کرتی ہے استعمال کرین مثلاً زرعونی اور معجون لبوب اور معجون بو کھلائین اور خسک اور زنجبیل جوش دیکر اُسکے پانی مین تازہ دودھ اور اخروٹ کا تیل ملاکر حقنہ کرین اور مغز پنبہ دانہ اور عاقرقرحا اور قنہ اور شیر کی چربی اور روغن نارجیل ملاکر ایک کپڑا اُسمین بھرکر دبر مین اٹھائین **زرعونی کی ترکیب** فلفل زنجبیل دارفلفل قرفہ دارچینی قرنفل خولنجان ہر ایک ایک

جزو تودری مین بہمنین بوزیدان لسان العصافیر قسط شیرین سعد سنبل ہر ایک تین جزو کوٹ چھان کر شہد مصفی مین معجون بنائین چوتھی نوع وہ ہی کہ ایک مدت دراز تک جماع کا اتفاق نہو اور یہانتک نوبت پہونچے کہ طبیعت منی کا پیدا کرنا چھوڑ دے جیسا کہ دودھ چھڑانیکے بعد دودھ کا بنانا چھوڑ دیتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ عرصۂ دراز سے جماع نہ کیا ہو اور احتلام بہت کم ہو اور جماع سے خوش نہو **علاج** جو کچھ کہ طبیعت کو چونکائے اور شہوت کو اُبھارے اختیار کرین مثلاً خوش آواز عورتون کا راگ اور تنبور اور جماع کی حکایات کا سننا اور حیوانات کے جماع کو دیکھنا اور خوبصورت تصویرون کا دیکھنا اور جن کتابون مین جماع کا بیان اور معشوقون کے اوصاف ہون اُنکا پڑھنا اور اغذیۂ باہیہ کا کھانا مثلاً زردۂ بیضۂ مرغ اور حلوان اور چوزون کا گوشت اور ہریسہ اور کلہ پایہ وغیرہ اور روغن سوسن اور روغن خیری موم اور بیل کا پتا ملا کر ذکر اور خصیتین اور عانہ پر ملنا اور ایسا ہی عاقرقرحا بنولہ کے تیل مین ملا کر پانچوین نوع وہ ہی کہ دل مین مفعولہ کا دبدبہ یا اُسکی کراہت بیٹھ جائے یا اُسکے پاس جانے سے پہلے خیال کرے کہ مین اُسپر قادر نہونگا یعنی مجھ سے کچھ نہوگا اور خجالت کے وہم سے شہوت ساقط ہو یا وہم کرے کہ کسی نے باندھ دیا ہی اور جس قدر دل مین خیالات فاسدہ اور توہمات باطل لائے اُنکا ایسا ہی علم ہی سو اس صورت مین باوجودیکہ منی کی کثرت ہی اور آلات مین صحت ہی طبیعت جماع پر راغب نہین ہوتی اور ظاہر ہی کہ بدن مین امور نفسانیہ کا اثر سب قسم کے اثر سے جلد اور زیادہ ہوتا ہی **انتباہ** کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ بعضے آدمیون کو ایک ہی شخص کے ساتھ جماع کا شغل بکثرت رہتا ہی جب دوسرے سے اتفاق پڑتا ہی شہوت نہین ہوتی خصوصاً اگر وہ مفعولہ نیا آدمی اور باکرہ ہو کیونکہ ازالہ بکارت کی ہیبت ناآزمودہ کار جوانون مین اس رتبہ کو ہی کہ اُسکے خوف سے اُنکی شہوت اصلی بھی کم ہو جاتی ہی سو جان لین کہ اگر بمقتضاے طبیعت کبھی شہوت نہو یا کام کے درمیان مین سُست ہو جائے یا باکرہ اپنے بچانیکے لیے نہ ٹھہرے اور حرکات کرے مناسب ہی کہ دل مین اندیشہ نکرین اور شرمندہ نہون کیونکہ اندیشہ اور خجالت زیادہ تر سُست کرتا ہی بلکہ دل کی تسلی کرین کہ ہر وقت طبیعت کا کام یکسان نہین ہوتا **علاج** خیالات فاسدہ اور راے باطل کہ دل مین جم گئی ہین جس حیلے سے کہ مناسب ہو دفع کرین اور دل اور دماغ کی تقویت مین مشغول رہین کہ جب دل اور دماغ قوی ہونگے خیال فاسد اور اندیشہ باطل کا جلد اثر نہ مانینگے چھٹی نوع وہ ہے کہ بہت سی مشقت کے سبب یا بیماری دراز کے باعث یا بہت بھوکا رہنے سے اور اُسکے سوا جو کچھ کہ روح اور حرارت غریزی کو تحلیل کرے اور قوت کو ضعیف کرے دل مین ضعف پیدا ہوا اور ظاہر ہی کہ جب دل اور دماغ ضعیف ہونگے روح شہوانی اور ریح ناشرہ یعنی جس سے انتشار ہوتا ہی پیدا نہونگی اور بالضرور باہ مین ضعف آئیگا اور اُسکی علامت یہ ہی کہ نبض مین نرمی اور ضعف ہو اور قضیب دیر کر سخت ہو اور جماع بہت کم کر سکے اور جماع سے کچھ زیادہ نشاط نہو اور جماع کے بعد غشی کی سی حالت پیدا ہو اور جہان کہین کہ حرارت ہو تشنگی اور خفقان بھی اس مرض کو لازم ہین اور اس بیماری والے کا خاصہ ہی کہ شرم اور خوف اور اندیشہ کے سبب اس کام سے رہجاتا ہی **علاج** ضعف کا جیسا سبب ہو اُسکے موافق دل کی تقویت اور تعدیل مین کوشش کرین یعنی مفرحات یا قوتیہ وغیرہ کہ باب امراض دل مین مذکور ہین استعمال کرین اور ساز خوش آواز مین مشغول رکھین اور فکر اور غم سے بچائین اور معشوقۂ جمیلہ کو ہم بستر کرین کہ محبوبہ کی صحبت اعضا کی تقویت اور شہوت اور باہ کے بڑھانے مین سب سے بہتر ہی اور کوئی چیز اُسکے برابر نہین ساتوین نوع وہ ہی کہ معدہ یا جگر ضعیف ہو جائے اس سبب سے خون صالح جس سے منی پیدا ہوتی ہی بہت کم پیدا ہو اور اس سبب سے باہ مین ضعف آجائے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ غذا اور جماع کی خواہش کم ہو جائے اور ہضم ضعیف ہو اور سوء مزاج کے دوسرے آثار کہ اُن

عضو کو مخصوص ہین ظاہر ہون علاج سبب کے موافق اعضاے آفت رسیدہ کے مزاج کی تقویت اور اصلاح کرین جیسا کہ بجاے خود لکھا ہوا ہے آٹھوین نوع
وہ ہے کہ دماغ ضعیف ہو جائے پھر قوت نفسانیہ حساسہ کا مادہ اعضاے تناسل سے منقطع ہو جائے اس سبب سے اعضاے مذکور منی کی حرکت اور لذع اور دغدغہ
سے خبردار نہون اور ظاہر ہے کہ جبتک اعضاے تناسل مین منی کے دغدغہ کا اثر محسوس نہین ہوتا ہے باہ او رانتشار ممکن نہین اور اسکی علامت یہ ہے کہ حواس مکدر ہین
اور حرکات دشواری اور سستی سے ہون اور جماع کی خواہش کمتر ہو خصوصاً اگر دماغ کو جاگنے سے یا اور سبب سے مشقت پڑے اور جماع سے لذت نہو اور قضیب
سُست رہے پھر اگر ضعف دماغ سردی سے ہوگا سرد ہوا اور سرد چیزون سے ضرر پہونچیگا اور گرمی سے فائدہ ہوگا اور اگر حرارت سے ہوگا اسکے برعکس ہوگا
اور اگر رطوبت سے ہوگا رطب سے ضرر ہوگا اور حمام مین جماع کی قدرت نہوگی اور خشک چیزون سے نفع ہوگا اور اگر دماغ کی خشکی اُسکا سبب ہو اُسکے برعکس
ہوگا علاج جو چیزین کہ سبب کے مضاد ہون اُنسے مزاج کی تبدیل مین کوشش کرین اور اگر مادہ غالب ہو اسکا تنقیہ مقدم رکھین جیسا اسکے موافق ہو اسکے
بعد تبدیل مین رجوع کرین اور بہر صورت تقویت دماغ کے لیے معاجین مقویہ اور شمومات اور اطلیہ وغیرہ حرارت اور برودت کی رعایت سے استعمال کرین
جیسا کہ امراض دماغ مین ذکر آیا ہے نوین نوع وہ ہے کہ ضعف یا کوئی دوسری آفت گردہ مین پہونچے اس سبب سے شہوت طبعی مین نقصان آجائے اور ظاہر ہے کہ
شہوت طبعی کامل نہین ہو سکتی جبتک کہ گردہ مین قوت نہو اور شارح اسباب کہتا ہے کہ منی کا مادہ جگر سے کلیتین کیطرف اجوف نازل کے شعبون مین جاتا
ہے اور انہین مائیت سے صاف ہوتا ہے پھر انہین سے اُس مجری مین کہ گردون کے اور خصیون کے بیچ مین ہے جاتا ہے اور وہ مجری ایک رگ ہے جسمین
بہت سے پیچ گول وضع کے پڑے ہین تاکہ اُن دونون کے بیچ مین مسافت زیادہ ہو اور اُسمین منی پک جائے اور پہلی سرخی چھوڑ کر سفید ہو جائے پھر
اُسمین سے خصیون مین آتا ہے اور اُنکی حرارت سے مدد پا کر منی خالص بنجاتا ہے اور اسی سبب سے جس شخص کے گردون مین حرارت معتدل ہوتی ہے وہ زیادہ منی والا
اور جماع پر قوی ہوتا ہے اور آفات گردہ کے علامات اور علاج بجاے خود مذکور ہین وہان رجوع کرین دوسری قسم وہ نقصان باہ کہ استرخاے آلہ اُسکا سبب
ہو یہ چار طرح پر ہے پہلی نوع وہ ہے کہ بدن کے ضعف اور لاغری سے آلہ مین سُستی اور استرخا ہو اور اُسکی علامت اور علاج وہی ہین کہ اس فصل مین پہلی قسم
کی پہلی نوع مین ہم بیان کر چکے ہین دوسری نوع وہ ہے کہ آدمی مدت دراز تک جماع نکرے اس سبب سے قضیب دُبلا ہو کر سکڑ جاے اور ظاہر ہے کہ سب اعضا
ایک عمل اور ایک ریاضت سے جو اُنکے واسطے مخصوص ہو قوت پاتے ہین اور اُسکے چھوڑ دینے سے ضعیف ہو جاتے ہین اسیواسطے اطبا نے
کہا ہے کہ عمل قوی اور غلیظ کرتا اور نکمے رہنے سے ضعیف اور دُبلا ہو جاتا ہے علاج نیمگرم پانی قضیب پر ڈالین تاکہ مسام کھلین اور نرم ہو کر ڈھیلا ہو اور طراوت
پہونچے اسکے بعد ایک عرصۂ دراز تک آہستہ آہستہ بھیڑ کا دودھ ذکر پر اور اُسکے گرد ملین اور زفت رومی استعمال کرین تاکہ اسطرف خون کھنچ آئے اور یہان اگر
تحلیل نہو اور ایسا ہی کرین جبتک کہ فائدہ معلوم ہو تیسری نوع وہ ہے کہ افراط کی سردی یا حرارت یا یبوست کے سبب سے پٹھے کے بدن مین روح اور ریح بہت
کم پیدا ہو اس سبب سے آلت سُست رہے اور اس سے کام نہ چلے اور اُسکی علامتین یہ ہین کہ بدن کے قوی اقوی اور اعضا سلامت ہون اور نفخ نہو اور نہ
نفاخ غذاؤن سے اور بدہضمی ہونے سے فائدہ معلوم ہو اور منی بہت نکلے اور ایسے آدمی کا انتشار بالکل باطل نہین ہوتا بلکہ کم اور ضعیف ہوتا ہے اور
کبھی حرارت کی کمی اور رطوبت کے نقصان سے نفخ نہین پیدا ہوتا اُسکا نشان یہ ہے کہ کھانے اور پینے کے بعد خصوصاً اگر اُس چیز مین رطوبت اور زیادہ

حرارت ہو انتشار قوی ہو جاتا ہی اور کبھی حرارت کے نہونے سے نفخ نہین پیدا ہوتا اور یہ اکثر ہوتا ہی اور اسکا نشان یہ ہی کہ بھوک کی حالت مین اور جب کہ معدہ خالی ہو اور جبکہ تیز حرکات کا اتفاق ہو یا گرم غذائین اور گرم دوائین استعمال کرین انتشار قوی ہو جائے علاج اگر رطوبت کی کمی کا سبب ہو ترطیب کے لیے حمام کرین اور روغن ملین اور اُسکے مانند دوسری تدبیرین کام مین لائین اور غذاؤن مین سے باقلا نخود تازہ دودھ کچھ دارچینی ملا کر کھائین اور مبہی دواؤن مین سے جو بہت گرم نہو اختیار کرین اور جو داشدت سے گرم ہو اُسکو ہرگز نہ کھائین کیونکہ افراط کی حرارت خشکی لاتی ہی اور یہ امر نفخ کے پیدا ہونیکو مانع آتا ہی اور اگر حرارت کے معدوم ہونے سے یہ امر ہو تو تسخین کے لیے گرم معجونین اور روغن کے اقسام وغیرہ جو کچھ مناسب ہون استعمال کرین چوتھی نوع وہ ہی کہ اعصاب مین فضلہ بلغمی کے گرنے سے یا سردپانی مین بہت ٹھہرنے سے یا برف وغیرہ پر بیٹھنے سے اور اُسکے سوا اعصاب مذکورہ مین ایک قسم کا فالج عارض ہو اور ظاہر ہی کہ جب اسباب مذکورہ کی وجہ سے اعصاب کا مزاج فاسد ہوگا تو قوت محرکہ اور حساسہ کا اِس عضو مین اثر نہوگا اور اُسکی علامت یہ ہی کہ سیالہ مولدہ زیادہ اور رقیق ہو اور بغیر انتشار کے جلد خارج ہو اور عضو رجلیت کی حس و حرکت ضعیف ہون اور روز بروز دُبلا اور باریک ہوتا جائے اور جب سرد پانی لگے تو مجتمع اور منقبض نہو یا جس کے نقصان اور بطلان کے موافق کمتر ہو جائے اور جان لین کہ مرض مذکور اگر زیادہ قوی ہو گیا اور اُسپر ایک زمانہ دراز گذر چکا اور عضو مذکور بہت ضعیف اور لاغر ہو گیا ہی علاج کی توقع نہین اور اس نوع کو عنّہ کہتے ہین اور اس بیماری والے کو عنی بولتے ہین لیکن اگر تھوڑا عرصہ گذرا اور سبب قوی نہین اور سرد پانی لگنے سے عضو مذکور مجتمع اور منقبض ہوتا ہی اور نہایت باریک نہین ہوا تو علاج پذیر ہوتا ہی علاج جو کچھ کہ فالج مین گذرا عمل مین لائین اور جان لین کہ اس مرض مین حقنہ اور حمولات اور مالش کی یہ چیزین بہت مفید ہین۔ وہ عمل مین لائین

فصل بیان مین معظمات عضو رجلیت وکیفیت و اوقات وظیفہ زوجیت و تدارک مضرت کثرت جماع۔ اس فصل کو ہم تین قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم اُن چیزون کے بیان مین کہ عضو رجلیت مین تزائد پیدا کرین جاننا چاہیے کہ تزائد طول مین نہین ہو سکتا اگر سن جوانی اور نمو کے ایام مین جب سن نمو گذر جائے تو طوالت ممکن نہین مگر عرض و عمق مین زیادتی ہو جاتی ہی۔ اور زیادتی کے بہت اسباب ہین منجملہ اُنکے ایک یہ ہی کہ عضو مذکور کو کئی مرتبہ پارچہ درشت سے ملین کہ حمرت ظاہر ہووے بعد اُسکے روغن ہائے مناسب خصوصاً روغن مورچہ سے تدہین کرین تاکہ مسامات بند ہو جاوین اور جو خون کہ کھنچ آیا ہی تحلیل نہو سکے اور اُسکے بعد زفت لگائین تاکہ اُس جگہ خون بستہ ہو جائے اور یہ عمل چند بار کرین تاکہ زیادتی ظاہر ہو دوسرا یہ ہی کہ عضو مسطور کو گرم پانی سے دھوئین اور روغن بلسان لگا کر ملین۔ ایک اور تدبیر یہ ہی کہ روغن زیت کی ہمیشہ مالش کرین۔ ایک اور تدبیر یہ ہی کہ کرفس کے پانی مین لگا کر دھوئین ایک اور تدبیر یہ ہی کہ روغن گوسفند سے مکرر تدہین کرین اور خراطین یا علق خشک روغن سوسن مین پیسکر ملین۔ اور شیخ الرئیس علق کے استعمال مین کہتا ہی کہ علق کو نارجیل تر مین یعنی جسمین پانی موجود ہو ڈالین اور ایک ہفتہ یا زیادہ رکھین پھر نکال کر پیس لین اور استعمال کرین اور اطبا سنے کہا ہی کہ جس عضو کو فربہ کرنا چاہین اول اُسکو مالش کرین اور گرم پانی اُسپر ڈالین اور آہستہ آہستہ اُسپر ہاتھ مارین پھر اُسپر زفت لگائین اور جب انتفاخ ہو جائے اس عمل سے دست کشی نہ کرین تاکہ جو خون کھنچ آیا ہی وہ تحلیل نہو جاوے اور جالینوس کہتا ہی کہ نجاشی نے ایک لڑکے قصیر العضو کا اسی علاج سے یوماً فیوماً علاج کیا تھوڑی سی مدت مین اُسکا عضو مدید ہو گیا۔ روغن مورچہ کی ترکیب بڑے بڑے چیونٹے سات عدد لیکر روغن زنبق مین ڈالکر شیشہ مین ڈالین اور اُسکا مُنھ بند کر دین اور بکری کی

مینگنیون مین ایک رات دن دفن کرین اور صاف کرکے احلیل سے اوپر طلین فربہی لاتا ہی اور قوت بڑھاتا ہی اور اس باب مین بہت سی تراکیب ہین مگر اس جگہ ہمنے اسیقدر پر کہ سب سے عمدہ ہی اکتفا کیا دوسری قسم مین وظیفۂ زوجیت کی تدابیر اور کیفیت اور اُسکے اوقات کا بیان ہی اور اس قسم مین چند فوائد لکھے جاتے ہین فائدہ سب اوقات مین وظیفۂ زوجیت کے لیے وہ بہتر ہی کہ غذا معدے سے گذر جائے اور پہلا اور دوسرا ہضم پورا ہو چکے اور چونکہ ہر شخص اور ہر غذا کا ہضم برابر نہین اسکے لیے وقت معین نہین ہو سکتا ہی مگر تقریباً کہا جاتا ہی کہ جس شخص کا ہضم معتدل ہو اُسکو مناسب و انسب ہی کہ غذا کے بعد جبتک سات ساعت نہ گذرین مقاربت نہ کرے مثلاً اگر ظہر کیوقت غذا کھانے کی عادت ہو نماز عشا کے بعد یہ عمل بہتر ہی۔ بو علی سینا کہتا ہی کہ اُس گروہ کے قول پر التفات نکرنا چاہیے کہ سب ہضوم کے تمام کے بعد وقت مقاربت ٹھہراتے ہین کیونکہ یہ بھوک کا وقت ہی اور بعضے محققان اہل تجربہ کے نزدیک یہ ہی کہ سب وقتون مین بہتر وہ ہی کہ معدے مین کھانا ہضم ہو چکا ہو مگر معدے سے سبکا سب نہ گذرا ہو کیونکہ مقاربت خلو معدہ پر نہایت مضر ہی اور میرے نزدیک بھی ایسا ہی ہی اور مناسب یہ ہی کہ مقاربت اُسوقت عمل مین آوے کہ خواہش صادق ہو اور خزائن منویہ لبریز اور قوی بدن قوی اور سالم ہون اور عضو جلیت کو انتعاظ کامل ہو اور کوئی امر اُسپر باعث نہو مثلاً مقاربت کا خیال اور کسی شی کو دیکھنا یا کوئی بات سننا یا کسی کو مَس کرنا۔ اور چاہیے کہ یہ عمل اسوقت شروع کرین کہ ہوا معتدل ہو فائدہ اول موانع اور عوارض کا رفع ہونا اور اسباب معین کا موجود ہونا ضروریات سے ہی مثلاً کسی قسم کا رنج و غم و فکر نہونا اور نہ کسی طرح کا خوف و اندیشہ و رعب ہونا اور مکان کا اعیا سے خالی ہونا اُسوقت دواعی وظیفہ زوجیت قبل شروع کرنے وظیفہ مذکور کے عمل مین لائے جاوین تاکہ آثار مسروریت مانند تمدد نفس و تبدل ہیئت چشم وظہور سرخی چشم معمول بہا مین نمایان ہون۔ اور منجملہ اوضاع مقاربت کے سب سے بہتر یہ ہی کہ عامل جانب فوق مین ہو اور معمول بہا جانب تحت مین ہو اور اسکے برعکس نہایت ضرر رسان ہی علی ہذا دیگر اوضاع مختلفہ ضرر سے خالی نہین پس لازم ہی کہ ہوسات شہوانیہ سے پرہیز کرین اور اپنے ہاتھون سے اپنی جان کو ایسی خرابی مین نڈالین کہ تمام عمر اسمین مبتلا رہین بعضے نادان باغوائے شیاطین اس بلا مین مبتلا ہو کر اپنے کو خراب کرتے ہین اور عمر بھر اپنے کیے پر کف افسوس ملتے رہتے ہین لہذا عاقل کو مناسب ہی کہ جو وضع و طریقہ سب سے بہتر ہی اُسکو اختیار کرے اس صورت مین جو مقصود ہی یعنی سیالہ مولدہ کا اپنے قرارگاہ مین پہونچنا وہ باسانی حاصل ہوتا ہی اور طرفین کو کسی قسم کی مضرت و نقصان نہین پہونچتا۔ اور انقلاح ظہور مین آتا ہی۔ فائدہ تخمہ اور بدہضمی کے بعد اور استفراغ قوی اور بیخوابی کے بعد اور ریاضت اور تکان اور رنج کے بعد اور غم کی حالت مین اور جبکہ اندیشہ ہو وظیفہ زوجیت کا نکرنا چاہیے کہ تحلیل کی کثرت سے ضعف اور غشی کا باعث ہوتا ہی اور ایسا ہی حالت مستی اور خلو معدے مین ممنوع ہی اور خشک مزاجون کو شدت گرما اور شدت سردی مین ضرر کرتا ہی اور ہر شخص کے لیے جس حالت مین کہ بدن مین گرمی یا سردی پہونچے اس کام سے پرہیز کرنا واجب ہی اور اگر اتفاق پڑے تو گرم ہونیکے بعد اس سے بہتر ہی کہ سرد ہونیکے بعد اتفاق پڑے فائدہ کسی شخص کو بعد عمل مین لانے وظیفۂ زوجیت کے سرد پانی اور سرد شربت پینا نہ چاہیے اور اپنے بدن کو جاڑے اور سرد ہوا سے بچانا چاہیے کیونکہ اگر سردی مسامات مین داخل ہوگی تو حرارت غریزی کو ضعیف کردیگی اور بدن کو سرد کر دیتی ہی فائدہ ایک گروہ حکما کے نزدیک یہ بات ضروری ہی مقاربت با فراز سیالہ مولدہ ہو اُسکے بعد تین روز کا فاصلہ دیکر پھر اُس عمل کو کرنا چاہیے اس سے کم مدت مین ہرگز نکرنا چاہیے کہ مورث نقصان ہی اور ایسا ہی ہر استفراغ مین فاصلہ سہ روزہ ضرور ہی لیکن جاننا چاہیے کہ ہر شخص کا حال یکسان نہین ہے بعضے شخص ایسے

ہین کہ ایک روز بھی نہین رُک سکتے اور باوجود اِسکے انکو کچھ ضعف نہین ہوتا بلکہ انکو آرام اور قوت حاصل ہوتی ہو پس سیالہ مولدہ کے امتلا اور خواہش پر اعتماد کرنا چاہیے اور جس شخص کو اس کار کی ہوس اور ضعف ہوجانے پر بھی اس کام سے باز نہ آئے اُسکو چاہیے کہ اپنے حال کو دیکھتا رہے پس جسوقت دل مین طپش اور اعضا اور قوی مین سستی پیدا ہو اور سانس حالت طبعی سے بدل جائے اور خروج سیالہ مولدہ عادت سے دیر کر ہو اُسوقت اپنے آپ کو بچائے اور آرام کی فکر کرے کیونکہ اگر ایسا نکریگا اور اس فعل سے باز نہ آئیگا امراض مُہلک مین گرفتار ہوگا سو واجب ہو کہ جسوقت ایسے اعراض معلوم ہون اس فعل سے باز رہین فائدہ جو وظیفہ زوجیت کہ قوت اور حرکات عنف کے ساتھ عمل مین آوے بالآخر ضعف پیدا کرتا ہو اسی طور پر حائض عورتون اور نابالغ اور باکرہ اور اُن عورتون سے کہ مدت سے متروک ہون قربت ممنوع ہو اور بالخاصیۃ ضرر کرتی ہو۔ لیکن لواطت باوجودیکہ شریعت مین حرام ہو اور طبیعت بھی مکروہ رکھتی ہو حکمار کے نزدیک بھی ضرر رسان ہو۔ اور موجز مین لکھا ہو کہ جو شخص اپنی زوجہ سے لواطت کرتا ہو وہ اس بات سے امن نہین پا سکتا کہ اُسکی اولاد کو علت ابنہ نہو تیسری قسم مضرت وظیفہ زوجیت کے تدارک مین اور وہ حیلہ کہ جس سے ضرر نہو پس جسوقت اس فعل کی کثرت سے ضعف و ناتوانی پیش آئے تو اُسکو ترک کرین اور تسخین اور ترطیب اور آرام اور خوشی مین کوشش کرین اور جس کھیل کو دمین فرحت حاصل ہو اُسمین مشغول رہین اور گائے کا دودھ اور بھیڑ کا دودھ پیا کرین کہ وہ قوت کو بڑھاتا ہو اور ایسا ہی بیضہ مُرغ نیمبرشت اور دوسری غذائین اور حلویات مقوی اور میٹھی کھائین اور جسوقت کہ اس کام کی کثرت سے رعشہ بدن مین پیدا ہو تو دماغ پر روغن ملین اور جو کچھ کہ ادویہ سے رعشہ کے مناسب ہے استعمال کرین اور روغن بان اور روغن سعیر وغیرہ بدن پر ملین اور چونکہ اس کام کی کثرت حرارت کو ضعیف کرتی ہو اگر اسکے سبب مادہ رطوبی مین کثرت محسوس ہو تو استفراغ کو مقدم رکھین اور جان لین کہ جن لوگون کے اعصاب مین ضعف ہوتا ہو اُنکو اُس فعل کا ضرر زیادہ تر ہوتا ہو اور جسوقت اس فعل کی کثرت سے بینائی مین ضعف آجائے دماغ پر روغن ملین اور روغن بنفشہ اور روغن بادام اور روغن کدو ناک مین ڈالین اور آب شیرین مین حمام کرین اور آب شیرین مین آنکھین کھولین اور آنکھ مین گلاب ٹپکائین اور جبتک ضعف بالکل دور نہ ہوجائے اس فعل کو زہر قاتل سمجھین اور ہریسہ اور کلہ پائے تناول فرمائین فائدہ اگر کوئی شخص وظیفہ زوجیت کے بعد چند لقمہ چرب و شیرین کھانیکی عادت کرے تو اُسکو اس فعل سے ضرر نہ پہونچیگا اور ایسا ہی جو کچھ کہ تدارک ضعف کے لیے بیان کیا گیا اگر اُسکو حالت قوت مین استعمال کرتے رہین تو ضعف ہرگز نہو گا اور اس باب مین شیر گاو اور شیر میش سب چیزون سے بہتر ہو خصوصاً اگر کسیقدر سونٹھ اُسمین ڈالکر پکائین تو اور بھی زیادہ مفید ہو اور عمدہ طریقہ یہ ہو کہ جسوقت دودھ کو تھنون سے نکالین ویسا ہی تازہ تازہ پیین بشرطیکہ طبیعت کے موافق ہو اور ایسے ہی ہمیشہ روغن خوشبو سوتے وقت تمام بدن پر ملنا ہو اور سوتے وقت پنڈلیون اور تلوون کو نرم ہاتھ سے مالش کرنا ہو۔ اور جاننا چاہیے کہ مقاربت شابات کی فرحت لاتی ہو اور حرارت اُبھارتی ہو اور قوی کو قوت بخشتی ہو اسواسطے کہ ہرچند اس صورت مین خروج سیالہ مولدہ کا زیادہ ہوتا ہو لیکن ضعف کم ہوتا ہو کیونکہ افرائش اور پیدائش روح کی اور مایہ حیات کی زیادہ ہوتی ہو اور شوق فزون ہوتا ہے —

فصل در بیان سرعت خروج سیالہ مولدہ یہ کئی طرح پر ہوتا ہو ایک تو یہ کہ قوت ماسکہ برودت و رطوبت کے سبب سے ضعیف ہوجائے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ سیالہ مولدہ رقیق اور سفید رنگ اور مقدار مین زیادہ نکلے اور گرمی کے آثار بالکل نہون علاج تنقیہ کے لیے ایارجات استعمال

کرین اور مقویات سے ذکر کرین اور عانہ اور عجان یعنی سیون اور خصیون پر روغن زعفران روغن آس روغن نرگس روغن قسط وغیرہ ملین اور جان لین کہ شراب فنجوش اور معجون خبث الحدید اس بارہ مین کلی مفید ہین اور دوا اسجگہ نہایت فائدہ مند ہی کیونکہ مواد جہت مخالف مین جذب ہوتا ہی اور بہتر غذا قلیہ خشک اور مطبوخ دارچینی اور صعتر اور زیرہ کے ساتھ ہین شراب فنجوش انگور خام کا پانی چھ رطل سماق مازو گلنار گل سرخ کندر کشنیز خشک صعتر سعد ہر ایک دس درم زعفران تج بالی ہر ایک ایک درم خبث الحدید تیس مثقال سب دویہ کوٹکر آب انگور مین ملا کر جوش دین جب ایک تہائی پانی رہجائے صاف کرین اور رکھ چھوڑین اور جسقدر حال کے مناسب ہو پلائین اور فنجوش خبث الحدید کو کہتے ہین معجون خبث الحدید ہلیلہ سیاہ آملہ فلفل زنجبیل دار فلفل سعد شیطرج ہندی سنبل ہر ایک دس درم گندنا تخم شبت ہر ایک چہار درم خبث الحدید بر سو درم ان سبکو کوٹ چھانکر روغن بادام مین چرب کرین اور شہد مصفی اسمین ملائین اور اسکے بعد دو درم مشک ملا کر چینی کے مرتبان مین اٹھا رکھین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین خوراک دو درم یا زیادہ موافق مزاج اور قوت کے اور خبث الحدید کے مدبر کرنیکا طریق ہی کہ اسکو چودہ رات دن سرکہ انگوری مین ڈالکر ایسی جگہ کہ خاک و خاشاک سے محفوظ ہو تر رکھین پھر خشک کرکے کام مین لائین دوا کہ نہایت مفید ہی شہد انگور پکا کر اسمین شہد ملا کر پیین دوسری نوع وہ ہی کہ منی کی زیادتی اور خون کا غلبہ سرعت کا باعث ہوا اور اسکی علامت منی کی کثرت اور اسکے قوام مین اعتدال اور عضو اور جلیت مین قوت موجود رہنا ہی علاج فصد کھولین اور غذا مین کمی کرین اور جو چیزین خون کو بڑھاتی ہین جیسے گوشت اور شراب وغیرہ انکو چھوڑ دین اور سکنجبین اور آب انار اور شربت نارنج اور شربت غورہ وغیرہ پلائین اور وظیفہ زوجیت کی کثرت کرین کہ نہایت مفید ہی خاصکر جبکہ ایک مدت دراز سے وظیفہ مذکور کا اتفاق نہ پڑا ہو تیسری نوع وہ ہی کہ منی مین گرمی اور تیزی آجائے پھر حرکت مباشرت کے سبب یا نعوظ کے ہونے ہی موافق ضعف و قوت مزاج کے گرمی اور تیزی شدت پکڑے اور اس سبب سے اوعیہ منی ایذا پاکر سیالہ مولدہ کو جلد دفع کرے اور اسکی علامت یہ ہی کہ بروقت خارج ہونے سیالہ مولدہ کے لذع اور جلن پیدا ہو اور رنگت سیالہ مولدہ کی زرد ہو اور قوام تنگ اور سبک ہو علاج جس چیز مین تبرید اور ترطیب کے ساتھ قبض ہو استعمال کرین مثلاً شربت خشخاش شیرہ تخم خرفہ اور تخم کاہو اور تخم حماض وغیرہ کے ساتھ پلائین اور چانول اور مسور شیرہ خشخاش مین ملا کر کھلائین اور سرد و تر دواؤن کا ضماد کرین چوتھی نوع وہ ہی کہ اعضاے رئیسہ ضعیف ہو جائین اور انکے سبب سے تمام اعضا مین ضعف آجائے اس سبب سے سرعت انزال پیدا ہو اور جان لین کہ اس قسم کی سرعت نہین عارض ہوتی مگر نقصان باہ کے ساتھ اور اسکی علامت اور علاج کو ضعف باہ مین تلاش کرین اور اسکے موافق تدارک کرین انتباہ جیساکہ باہ کے ضعف اور قوت مین اعضاے تناسلیہ اناث کو ایک خاصیت ہی ویسا ہی سرعت اور امساک مین بھی دخل تمام ہی لیکن اکثر تو یہ ہی کہ جو کچھ امساک لاتا ہی وہ باہ کو ضعیف کردیتا ہی اسی واسطے اہل تجربہ کہتے ہین کہ جو شخص مرض سرعت مین مبتلا ہو اسکو چاہیے کہ اناث قبیح المنظر و مسن سرد مزاج والیون سے مقاربت کرے اور تحقیق یہ ہی کہ اس کام مین مزاج جانبین کا اختلاف شرط ہی مثلاً اگر سرعت کا سبب حرارت ہو تو جانب مقابل کا مزاج سرد ہونا چاہیے تاکہ حرارت کا تدارک کرے اور ایسا ہی بالعکس فائدہ جہان انھین اختلاف کی حاجت پڑے اور ایک کے سوا اور میسر نہو ہو سکتا ہی کہ تبدیل کے لیے ادویہ مناسب کا استعمال کرین اور عورت کو حکم کرین کہ انھین دواؤن کو حمول کیا کرے سو تبرید کے لیے صندل اور کافور وغیرہ کافی ہی اور تسخین کے لیے کبابہ عاقرقرحا وغیرہ مناسب ہین ـــــ

فصل زیادتی خواہش وظیفہ زوجیت کے بیان مین۔ یہ کئی طرح پر ہی اول یہ کہ بدن مین امتلا ہو اور خون اور سیاہ مولدہ زیادہ ہو جائے اور

اسکی علامت بدنمین قوت اور رنگ مین سرخی اور ضعف کم ہو باوجودیکہ احتلام اور فعل زوجیت سے سیالہ مولدہ کا خروج زیادہ ہو فائدہ اگر زیادتی خواہش کے ساتھ بدنمین قوت اور مزاج صحیح ہو اور ضعف نہو اسکے توڑنے مین کوشش نکرین جبتک کہ ضرورت خواہش کا توڑنا مزاج کو ضعیف اور قوت کو سُست کرتا ہی لیکن جسوقت کثرت خواہش سے آفت برپا ہو اور کثرت جماع سے ضعف پیدا ہو اُسوقت علاج ضروری ہوتا ہی علاج فصد کھولین اور مسہل دین اور غذا کم کرین اور غذاؤن مین سے جو غذا ترشی مائل ہو اکثر کھلائین اور آب عناب آب عدس آب غورہ آب انگور آب انار ترش اور سرکہ پلائین اور تخم کاہو بزر البنج شاہدانہ کشنیز خشک آردبلوط نیلوفر تخم خرفہ صندل سماق گلنار طباشیر عدس مقشر گل سُرخ کافور وغیرہ سے جو کچھ کہ منی کو کم کرے سفوف بنائین اور پشت اور گردہ اور اوعیۂ منی کی تبرید کے لیے اقاقیا گل ارمنی طراثیث گلنار آس کے پانی مین ملا کر پشت اور گردہ کی جگہ پر ضماد کرین اور کتان کا بستر رکھین اور برگ بید اور برگ نیلوفر وغیرہ فرش پر ڈالین اور بیمار اُس فرش پر پشت برہنہ پشت پر لیٹے اور اسرب کا پترا بیضون پر باندھنا بالخاصیۃ شہوت کو تسکین کرتا ہی دوسرے یہ کہ منی مین حدت آجائے اور اُسکے لذع اور جوش کھانے اور نکلنے پر مستعد ہونے سے شہوت بھڑک جائے اور اُسکی علامت بول مین سوزش اور سرعت انزال اور منی کے نکلنے کیوقت جلن اور سوزش پیدا ہو اور اُسکے بعد بدن مین ضعف عارض ہو علاج سرد و تر چیزین مثلاً کدو خرفہ کاہو شیر و برنج کھلائین اور جو چیز سرد ہو اور منی کو کم کرے اور اُسمین کچھ تخدیر بھی ہو مفید ہی مثلاً پوست خشخاش اور روغ ترش کا پینا اور برگ قنب اور سب دواؤن سے نافع ہی اور ایسا ہی سرد پانی مین داخل ہونا اور ضماد اور طلا کہ اوپر گذر چکے سب اس جگہ مفید ہین تیسرے یہ کہ جو رطوبات کہ منی بنجانے کی اُنمین استعداد ہی وہ زیادہ ہو جائین اور باوجودیکہ بدن مین ضعف ہو اور خون مین کمی اور روح مین فتور ہو شہوت غالب ہو اور اُسکی علامت یہ کہ منی زیادہ اور رقیق اور سفید ہو اور نفخ کی کثرت علاج جونسی گرم دوائین کہ منی کم کرتی ہین مثلاً کلونجی اور تخم سداب اور تخم بنجنکشت اور پودینہ اور مرزنجوش وغیرہ استعمال کرین تاکہ رطوبت کو تحلیل کرین اور جوارش کمون اس جگہ بہت موثر ہی اور جو غذا کہ بادشکن ہو کھلائین مثلاً دراج اور تیہو اور کبک وغیرہ چوتھے یہ کہ منی کے اعضا قوی ہو جائین اور حال یہ ہی کہ دوسرے اعضاے رئیسہ ضعیف ہون اور رطوبت کم لیکن بدن اپنی حالت پر ہو اور ظاہر ہی کہ جب بدن اپنی حالت پر ہوگا اور منی کے اعضا مین قوت ہوگی شہوت کی زیادتی ممکن ہی اگرچہ بعض عضو رئیس ضعیف ہون لیکن چونکہ عضو رئیس ضعیف ہی منی کے استفراغ سے ضرر پہونچتا ہی مثلاً ایک شخص کا دماغ اور اُسکے اعصاب ضعیف ہین اور منی کے اعضا قوی وہ اگر جماع چھوڑتا ہی بہت سی منی جمع ہو جاتی ہی اور چونکہ مادہ رطب کی کثرت اُسمین ضرور حرارت عمل کرتی ہی اس سببسے ابخرے اُٹھتے ہین اور چونکہ عضو ضعیف ضرور اثر مانتا ہی دماغ ابخرے کے قبول کرنے سے فاسد ہوتا ہی اور اگر جماع ہمیشہ کیے جاتا ہی دماغ اور اعصاب مین ضرر پہونچتا ہی اور اس قسم کی علامت یہ ہی کہ اعضاے رئیسہ مین سے کسی عضو مین ضعف موجود ہو اور منی کے اعضا قوی ہون پھر اگر ضعف دماغ مین ہی حواس مین سستی اور فساد فکر وغیرہ ظاہر ہو اور ایسا ہی دوسرے آثار کہ ہر عضو کے ضعف سے مخصوص ہین جب اس عضو مین ضعف پیدا ہو اُسکے آثار ظاہر ہون علاج اگر اس صورت مین کہ منی کے اعضا قوی ہین کسی قسم کی سردی اور نفخ نہو نیلوفر کاہو کے پانی مین ضماد کرین اور ایسا ہی نیلوفر کے پانی سے نطول کرین اور منی کے اعضا کی حس کم کرین اور چاہیے کہ سرد خشک دوائین ادویہ باہیہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرین تاکہ سرد دوا کا اثر بھی دوا کے ساتھ عضو مقصود مین پہونچے۔ پانچوین یہ کہ منی کے اوعیہ اور مجاری مین بثور یا قروح یا خارش پیدا ہو

اور دغدغہ کے سبب شہوت زیادہ ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جماع سے شہوت زیادہ ہو اور انزال جلد اور بہت لذت سے ہو اور اگرچہ انزال ہو جائے مگر شہوت قائم رہے اور جسوقت کہ ثبور زخمی ہو جائین اُسکا نشان یہ ہی کہ درد معلوم ہو خاصکر انزال کے بعد اور قروح کی دوسری علامات جیسے قشور اور ریم کا بول مین آنا علاج اگر کوئی امر مانع نہو فصد کھولین اور مسہل دین تاکہ صفرا دفع ہو اور تعدیل مزاج کے لیے شیرۂ خرفہ شیرۂ تخم کاہو شیرۂ تخم خشخاش لعاب اسبغول شربت بنفشہ مین ملاکر پلائین اور بیمار کو حکم کرین کہ قضیب کو بہت سرد پانی مین رکھے چھٹے یہ کہ بدن مین نفخ زیادہ پیدا ہو اور شہوت کا باعث ہو جیسا کہ مراق والون مین ظاہر ہی اور اس قسم کی علامت نعوظ کی شدت اور پہلے نفاخ چیزون کا کھانا اور باوجود اس امر کے اگر نفخ اصل مزاج مین ہوگا یعنی اس بیماری والا سوداے مراقی مین مبتلا ہوگا اس قسم کے وجود کی دلیل قوی ہی علاج اگر حرارت کی شدت سے تبخیر اور نفخ پیدا ہو مبردات دین مثلاً شیرۂ تخم خرفہ تخم کاہو تخم کاسنی رب بہین ملاکر اور اگر اُسکا یہ باعث ہی کہ حرارت مین ضعف اور رطوبت مین کثرت ہی جو کچھ کہ رطوبت کو خشک اور ریاح کو تحلیل کرڈالے استعمال کرین اور اگر سودا کی کثرت اسکا سبب ہو اُسکے استفراغ کے لیے رگ باسلیق کھولین اور مطبوخ افتیمون وغیرہ کہ بارہا ذکر آیا ہے دین —

فصل کثرت درور منی و مذی و ودی کے بیان مین۔ یعنی جریان منی وغیرہ جاننا چاہیے کہ مذی وہ رطوبت ہی کہ نعوظ کے وقت سر ذکر پر اور اس مجری پر کہ مجراے منی سے اوپر ہی آجاتی ہی اور وہ اس طریق سے نکلتی ہی کہ جسوقت شہوت پیدا ہوتی ہی اور قضیب کے اجزا حرکت مین آتے ہین اور نعوظ ہوتا ہی وہ غدہ کہ مثانہ کی گردن مین ہی دب جاتا ہی بالضرور اس غدہ مین سے رطوبت بہتی ہی اور یہی مذی ہی اور ہرچند کہ اُسکا ظہور اکثر مردون مین ہوتا ہی اور اُس سے کچھ ضرر نہین پہونچتا لیکن کبھی زیادہ آتی ہی اور نعوظ مین فتور پڑتا ہی اس صورت مین اُسکا تدارک واجب ہی اور ودی ایک رطوبت لزج ہی منی کے مشابہ کہ بول کے ساتھ آتی ہی اور کبھی بول کے بعد آیا کرتی ہی اور یہ اُس غدہ مین پیدا ہوتی ہی کہ گردن مثانہ کے نزدیک لگا ہوا ہی اور مذی اور ودی کا ایک ہی مجری ہی اور اُسکے نکلنے کا ایسا طریق ہی کہ جب بول حرکت کرتا ہی غدہ مذکور اس سے دب جاتا ہی اس ضرورت سے رطوبت مذکور نکلتی ہی اور یہ غدہ اگرچہ سب مردون مین موجود ہی لیکن اسمین سے رطوبت کا آنا اسباب پر موقوف ہی اور منی کو ہم قوت باہ کے باب مین مشروحاً کہہ آئے ہین اب جان لے کہ سیلان منی کی کئی قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ مولدات منی کے کھانے سے اور جماع کے چھوڑ دینے سے منی زیادہ ہو جائے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جماع کیوقت منی زیادہ نکلے اور قوام مین برابر ہو اور اسپر بھی ضعف نہ پیدا ہو مگر جہان کہین کہ بدن اصل خلقت مین ضعیف ہو اور اوعیۂ منی قوی کیونکہ جب منی کے اعضا بہت قوی ہونگے منی کو بدن سے زیادہ جذب کرینگے اور جبکہ منی زیادہ نکلتی ہی ضعیف بدن مین ضعف زیادہ ہوتا ہی علاج جماع کرین تاکہ اوعیہ سے منی کا تنقیہ ہو اور اگر بدن قوی ہو غذا بھی کم کرین اور جو چیز کہ منی کو کم کرتی ہی مفید ہی مزاج کی گرمی اور سردی کی رعایت سے استعمال کرین دوسری قسم وہ ہی کہ منی مین تیزی اور گرمی آجائے اور لذع کے سبب اُسکو طبیعت دفع کرنا چاہے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ منی زرد ہو اور نکلتے وقت سوزش پیدا ہو اور اسباب سابقہ گواہی دین اور شاید کہ پیشاب جلکر آنے لگے علاج سرد و تر شربت مثلاً شربت نیلوفر شربت عناب شربت بنفشہ پلائین اور دوا کہ گلنار تخم کاہو تخم خرفہ اسبغول بیخ کاسنی کشنیز اور نیلوفر سے بنائین منی کے سرد اور کم کرنے مین بہت مفید ہی تیسری قسم وہ ہی کہ برودت اور رطوبت کے سبب اوعیۂ منی مین استرخا آجائے اس سبب سے اُسکی ماسکہ ضعیف ہو جائے اور منی کو نہ ٹھہرا سکے اور منی خود بخود باہر نکل آئے اور علامت یہ ہی کہ منی رقیق اور بغیر نعوظ نکلے اور برودت کے دوسرے علامات ظاہر ہون فائدہ

اگر ماسکہ مین ضعف حد سے زیادہ ہوگا جب منی اوعیہ مین آئیگی بغیر نعوظ باہر نکل آئیگی لیکن اگر ضعف حد سے زیادہ نہو گا ادنی حرکت کی محتاج ہوگی اور
اس صورت مین بھی جیسا ضعف کے درجات مین تفاوت ہوگا ویسا ہی اسکے حال مین ہوگا سو کبھی تو ایسا ہوتا ہی کہ نعوظ کے شروع ہی مین انزال ہو جاتا ہی
اور کبھی نعوظ کامل کے بعد یا مباشرت فاحشہ کیوقت یعنی جب دونون عضو مخصوص مین ملاقات ہو اور ابھی تک دخول کی نوبت نہ پہونچے غرضکہ اس مرض مین
شدت کا نعوظ نہین ہوسکتا علاج گرم دوائین کہ منی کو کم کرتی ہین مثلاً تخم پنجنکشت برگ پودینہ سعد گلنار زیرہ تخم سداب مرو ابیض شہدانہ شونیز میعہ یابسہ وغیرہ
دوا بناکر کھلائین اور گرم غذائین تناول فرمائین اور معجون کمونی بہت مفید ہی چوتھی قسم وہ ہی کہ اوعیہ منی کے عضلہ مین تشنج عارض ہو اور اُسکے دبانے سے
منی بہنے لگے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ منی نعوظ اور سرعت کے ساتھ نکلے اور قضیب مین اُسوقت سختی آجائے علاج جو کچھ کہ تشنج مین گذرا استعمال کرین
اور عانہ اور خصیہ پر روغن ملین پانچوین قسم وہ ہی کہ گردہ ضعیف ہو جاتے اور اُسکی چربی حرارت وشہوت کی شدت سے یا جماع کی کثرت سے گھلکر بہنے لگے اور یہ
حقیقت مین منی نہین بلکہ گردہ کی چربی ہی کہ منی کی صورت نکلتی ہی اور مجازاً سیلان منی کہتے ہین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جماع کے بعد جب پیشاب کرین ایک چیز
غلیظ سفید بہت سی نکلے اور کچھ لذت نہو اور نہ کودکر نکلے اور انزال کیوقت بھی منی زیادہ نکلے اور جو کچھ کہ ضعف کلیہ اور اُسکے سوء مزاج گرم سے مخصوص ہی سبب
ظاہر ہو علاج جو کچھ ضعف گردہ اور اُسکے سوء مزاج کے لیے بیان کیا گیا استعمال کرین اور معجون لبوب نہایت مفید ہی اور یہ قسم سب اقسام سے بدتر ہی تھوڑی سی
مدت مین آدمی کو ناتوان کرتی ہی چھٹی قسم وہ ہی کہ جماع کی حکایات سننے سے اور جماع کی فکر کی کثرت سے جریان منی ومذی دودمی عارض ہو اور یہ اسطرح پر ہوتا ہی
کہ جب آدمی اس کام کا اندیشہ زیادہ کرتا ہی اعضائے منی بھی حرکت مین آتے ہین پھر اگر حرارت ضعیف ہی تو مذی اور اگر قوی ہی تو منی جاری ہوگی مگر اس امر کے
کامل ہونے مین یہ شرط ہی کہ منی زیادہ ہو یا اوعیہ کی ماسکہ ضعیف ہو یا منی مین حدت ہو کیونکہ بغیر ان امور کے فقط اعضائے منی کی حرکت سے مذی نہین نکل سکتی
علاج حکایات کے سننے سے اور اُسکی فکر سے منع کرین اور اگر مجرد ہو قبیلہ دار کردین پھر اگر منی زیادہ ہو کثرت جماع مفید ہی اور مقللات منی فائدہ مند اور اگر
ماسکہ ضعیف ہو اُسکو پینے کی دواؤن سے اور ذکر اور عانہ پر روغن ملنے سے قوت دین اور روغن مقوی جیسے روغن فرفیون اور اُسکے مانند اور اگر منی مین حدت
ہو اُسکی تبرید مین کوشش کرین علاج کبھی جریان منی عورتون مین پیدا ہوتا ہی انھین اسباب سے کہ مردون مین بیان کیا گیا اور کبھی فم رحم کا استرخا اس
علت کا باعث ہوا کرتا ہی علاج سبب کے موافق علاج کرنا چاہیے جیسا کہ مردون کے سیلان منی کا بیان کیا گیا لیکن اگر فم رحم مین استرخا ہو آبزنات
قابض مین بیٹھنا اور مقویات کا پینا اور کبھی کبھی قے کرنا نہایت مفید ہی دوا کہ ودی کو مفید ہی تخم سداب تخم پنجنکشت گلنار ہر ایک برابر لیکر کوٹ چھانکر دو درم
سکنجبین کے ساتھ دین دوسرا نسخہ کہ ودی اور مذی کو روکتا ہی شہدانج بریان شہد مین ملاکر دین اور نسخہ کہ سیلان منی کو قطع کرتا ہی اور سرعت کے لیے
مفید ہی تخم سداب تین درم تخم پنجنکشت بیج سوسن ہر ایک دو درم گلنار برگ گل ہر ایک ڈیڑھ درم کوٹ چھانکر دو درم دوغ مین یا آب غورہ مین حل کرکے
پین دوسری ترکیب کہ سیلان منی اور مذی اور بول کے سیلان کو مفید ہی بزرالبنج کسیلا سک زیرہ ہر ایک دو درم بلوط تخم کاہو سعد ہر ایک تین درم
بند بیدستر ایک درم تخم خرفہ چار درم پوست بلیلہ پوست ہلیلہ کابلی آملہ مقشر ہر یک سات درم سفوف بنائین اور شہد مین ملائین خوراک پانچ درم کرین —

فصل منی الدم کے بیان مین کبھی منی کی جگہ خون آیا کرتا ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ خصیہ کے ہاضمہ مین ضعف آتا ہی اسلیے بالکل سفید نہین کرتا ویسا ہی اوعیہ

منی مین بھیجتا ہی علاج گردہ اور خصیہ کی تقویت کرین اور اس کام کے لیے خصیتین کو روغن مصطگی مین رکھنا نہایت فائدہ کرتا ہی اگر ضعف کا باعث ارتعاش

فصل کثرت احتلام کے بیان مین اس مرض کی وہی علامت و علاج ہین کہ درو رمنی مین گذر چکے اور سیسہ کا قطعہ پشت پر گردہ کے مقابل باندھنا بہت فائدہ کرتا ہی اور ایسا ہی خوابگاہ کا بستر کتان سے بنانا اور برگ بید اور برگ سنبھالو وغیرہ اُسپر بچھانا اور داہنی کروٹ پر لیٹنا اور مناسب ہی کہ حریر کے فرش پر لیٹا کرے اور پشت پر لیٹنے سے احتراز کرے کیونکہ چت لیٹنے سے گردہ اور شرائین مین گرمی آتی ہی اور ابریشم کا فرش بھی ایسا ہی ہی فائدہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک شخص کو دیر مین انزال ہوتا ہی اور شہوت ضعیف ہی اور باوجود اسکے احتلام زیادہ ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ اُسکی منی جم جاتی ہی اور ٹھہر جاتی ہی اور نیند مین گرم ہوتی ہی اور جب منی گرم ہو جاتی ہی طبیعت پر اُسکا دفع کرنا ضروری ہوتا ہی اس سبب سے کہ اُس کا حجم زیادہ ہوگیا یا اُس مین سوزش آگئی

فصل فریسموس کے بیان مین یہ لفظ یونانی زبان مین ایک عورت کا نام ہی کہ اُسکا ذکر ایستادہ ہی اور روم مین یہ رواج تھا کہ جس گھر مین شادی ہوتی تھی وہان اُس سے کھیلا کرتے تھے اسی واسطے جونسی بیماری مین کہ ہمیشہ قضیب ایستادہ اور سخت رہتا ہی اُسکا یہ نام ہوا اور کبھی مرض مذکور کے ساتھ جماع کی آرزو بھی ہوتی ہی اور کبھی شہوت نہین ہوتی اور کبھی روز بروز قضیب طول مین اور زیادتی مین بڑھتا ہی اور اس مرض کا جلد تدارک کرنا چاہیے تاکہ ورم گرم کی نوبت نہ پہونچے اور ہلاکت کا باعث نہو اس سبب سے کہ دل اور دماغ سے بہت مشارکت رکھتا ہی خصوصًا جس صورت مین کہ بڑھتا رہے اور اس مرض کا سبب ریح غلیظ ہی کہ جماع کے اعضا مین بہت جمع ہوتی ہی اور قضیب کے مجاری مین آتی ہی اور چونکہ شدت سے غلیظ ہی تحلیل نہین ہوتی علاج اگر فریسموس کے ساتھ حرارت اور خون غالب ہو فصد کرین اور غذا مین کمی کرین اور پشت و عانہ پر اسرب کے قطعہ باندھین اور دوا یہ سرد مجفف منی کہ کثرت شہوت اور سیلان منی مین مذکور ہین پلائین اور اگر سردی ہو اور منی کا رنگ سفید اور قوام رقیق مقیات بلغم سے قَے کرین اور بادشکن چیزین مثلًا روغن سداب وغیرہ پشت و عانہ پر ملین اور جو کچھ کہ سیلان رطوبی بلغمی مین گذرا کام مین لائین اور اسہال سے احتراز کرین کہ اُسمین یہ خوف ہی کہ مادہ اسفل مین پڑے اور سبب زیادہ ہو جائے فائدہ جہان کہین کہ خاص قضیب مین ریح ہوتی ہی نعوظ کے ساتھ اختلاج ہوتا ہی اور جہان کہ ریح عروق اور مجاری مین ہوتی ہی نعوظ کے ساتھ اختلاج نہین ہوتا اور جان لے کہ کبھی ایک مدت تک جماع کے ترک کرنے سے اوعیہ مین منی زیادہ ہو جاتی ہی اس سبب سے انعاظ شدید ہوتا ہی اور اُسکی وہی تدبیر ہی کہ کثرت شہوت مین اُسکا بیان آیا حال کے مناسب سمجھکر عمل مین لائین

فصل عذیطہ کے بیان مین یہ لفظ عین مہملہ کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ اور یاے تحتانی کے سکون اور طاے مہملہ کے فتحہ اور ہاے موقوف سے ایک مرض ہی کہ جسوقت جماع کرین انزال کیوقت بے ارادہ براز بھی نکلے اور مقعد اُسکو نہ تھام سکے اور یہ بیماری اُن لوگون کو عارض ہوتی ہی کہ جماع سے بہت لذت اُٹھاتے ہین اور اُنکی منی نہایت رقیق اور تیز اور خون رقیق اور اعصاب سُست اور ارواح بہت کم اور عضلات نہایت ضعیف ہوتے ہین اور طبیعت کثیف اور محسوسات منسی سے اُنکو لذت زیادہ ہوتی ہی اور ایسے بیمار کی اولاد کم عقل پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ بیماری عورتون کو عارض ہوتی ہی جاننا چاہیے کہ اس مرض والے کو عذیوط کہتے ہین عین مہملہ کے کسرہ اور ذال معجمہ کے سکون اور تحتانی کے فتحہ اور واو کے سکون سے طاے مہملہ کے ساتھ قرطعب کے وزن پر سو غذیط تو مرض ہوتا ہی اور غذیوط مرض والا کلام تحقیق تو اسطرح پر ہی اگرچہ اکثر کتابون مین لفظ عذیوط کے سوا پایا

جاتا ہی علاج دل اور دماغ اور اعصاب کی تقویت کرین اور جماع کی حرص سے دل کو روکین اور جب جماع کیا چاہین اول استنجا سے فارغ ہون تاکہ آنت
خالی ہو جائے اور شکم خالی ہونا چاہیے اور غذا اس مرض مین قابض چیزین مناسب ہین مثلاً کباب مین زیرہ ملا کر اور کبک اور تیہو اور کرنازج اور برنج بریان
کچھ ایک روغن کے ساتھ پکا کر اور اقاقیا اور انگ کا نار صمغ کندر سے شافہ بنا کر ہمیشہ استعمال کرین خاصکر جماع کیوقت اور روغن بہی اور روغن ابہل اور روغن
نار دین مقعد مین ملنا اور روغن قابض سفرہ پر رکھنا فائدہ مند ہی اور اس سبب سے کہ افراط کی لذت اس مرض کی معاون ہی اور حس لمس کی صفائی سے جماع
کی لذت زیادہ ہوتی ہی جو عورت کہ مزاج کو مرغوب نہو اور اُسکا رحم بارد ہو اُسکے ساتھ جماع کرنا نفع دیتا ہی اور تخدیر مفید ہی اور جس تدبیر کا بیان آیا ہی وہی عورتون
مین بھی استعمال کرین اور غدیطہ شاذ و نادر ہوتا ہی خاص کر عورتون مین

فصل ابنہ کے بیان مین - اسکو علت المشائخ بھی کہتے ہین کیونکہ یہ مرض بڈھون کو اکثر ہو جاتا ہی یہ ایسا مرض ہوتا ہی کہ دبر مین جماع کرانے کی آرزو کرتا ہی
اور جبتک اُسکی دبر مین کوئی چیز نہین داخل ہوتی تسکین نہین ہوتی اور یہ مرض کئی وجہ سے ہوتا ہی اول تو یہ کہ کسی شخص کو لڑکپن سے ہیز و نامردون کی صحبت مین
رہنے کا اتفاق ہو اس سبب سے اس کار ناشایستہ مین مبتلا اور عادی ہو دوسری یہ کہ کبھی بعضے مردون مین مزاج انوثی غالب ہوتا ہی اس سبب سے آلات تناسل اندر کی جانب
کو مائل ہوتے ہین جیسے عورتون کے اعضاے تناسل اندر کیطرف ہین اور جسوقت منی زیادہ ہوتی ہی یا گرم ہو جاتی ہی معا مستقیم کے نواح مین دغدغہ پیدا ہوتا ہی کیونکہ
وہ اُن آلات سے نزدیک ہی جو بطن کیطرف مائل ہین اور اُس خارش کیوجہ سے طبیعت چاہتی ہی کہ اُسمین کوئی چیز داخل ہو اور اسوجہ سے کہ معاے مستقیم اُن آلات سے
جو ادھر کو مائل ہین نزدیک ہی اُسکے کھجلانے سے آلات مین بھی تسکین ہوتی ہی اور جبتک کہ اس فعل کا اثر باقی رہتا ہی اُس شخص کو آرام رہتا ہی اور اس امر کی دلیل
کہ آلات باطن کیطرف مائل ہین یہ ہی کہ اُبنہ والے کا قضیب اور خصیتین نہایت صغیر ہوا کرتے ہین تیسری یہ کہ معاے مستقیم مین کسی خلط کے آنے سے ایک بڑی
خارش پیدا ہو اور یہ خلط اکثر تو بلغم شور ہوتا ہی تنبیہ حکما نے کہا ہی کہ جو شخص اپنی عورت سے لواطت کرتا ہی اُسکو خوف کرنا چاہیے کہ اُسکی اولاد اُبنہ والی نہو جائے
علاج اگر عادت پڑ جائے یا مزاج مین انوثیت یعنی زنانہ پن غالب ہو مار پیٹ اور قید کرنے سے اور ذلیل کرنے سے اور قضیہ جھگڑون مین ڈالنے سے اس
کام سے باز رکھین اور طرح طرح کے غم اور اندیشہ اور فکر مین پھنسائین کہ اس کام سے باز رکھین اور طرح طرح کے غم اور اندیشہ اور فکر مین پھنسائین کہ اس کام
سے بچا رہے اور اکثر امعا مین مادہ کے آنے سے خارش اُٹھکر پیدا ہوتا ہی اور یہ اکثر بلغم شور سے ہوتا ہی چاہیے کہ اُس مادہ کے تنقیہ مین کوشش کرین اور ایسی
چیزون سے حقنہ کرین کہ خارش کو دبائین جیسے روغن بنفشہ اور لعاب کے اقسام جیسے مناسب ہون اور اُنکے سوا اور یہ قسم اکثر بڈھون کو ہو جاتی ہی کیونکہ
اُنمین رطوبت غریبہ غالب ہی اور جلد علاج پذیر ہوتی ہی اور پہلی قسم اُسکے خلاف ہی کہ بہت کم جاتی ہے -

فصل اورام انثیین کے بیان مین یعنی خصیون کا ورم اور یہ کئی قسم کا ہوتا ہی اب جان لے کہ خصیتین گوشت سفید غدومی سے مرکب ہین اور اُنمین بہت سے
منفذ ہین اور اوردہ اور شرائین اور اعصاب اُنمین آکر ملے ہین اور ایک غشا اُنپر کھنچا ہی اور منی اُنمین جمع ہو کر پکتی ہی اور چونکہ جوہر انثیین سفید ہی اس سبب سے
اُنمین منی بھی سفید ہو جاتی ہی جیسا خون حیض پستان مین دودھ ہو جاتا ہی اور منی کے پیدا ہونے اور حاصل ہونیکی کیفیت کا بیان باب باہ کی ابتدا مین گذرا
اور جاننا چاہیے کہ مردون کے انثیین بڑے بڑے اور گول باہر کی جانب ہین اور عورتون کے انثیین چھوٹے چھوٹے اور چپٹے ہوئے ہوتے ہین اور فرج کے

دونون طرف مین چھپے ہوئے فائدہ جو منافذ کہ بیضون مین سے موری کی طرح نکل کر آتے ہین اول خصیون سے کچھ فراخ ہو گئے ہین پھر تنگ ہو کر پھر فراخ ہو گئے ہین چنانچہ کہین تجویف پیدا ہوئی اور کہین تنگی آگئی اور اُن منافذ کو عربی مین اوعیۃ المنی کہتے ہین اور یہ اوعیہ خصیون کے نزدیک سے آکر مثانہ کی گردن کیطرف مائل ہو کر قضیب مین آتے ہین اور بول کا راستہ اُنکے اوپر ہے اور قضیب کی تشریح اُسکے قروح مین بیان کیجائیگی پہلی قسم آماس گرم کے بیان مین خواہ اسکا سبب خون ہو یا صفرا یا محل جماع مین منی کا بند ہو جانا اور اُسکی علامت سرخی اور درد اور لمس کا گرم ہونا پھر اگر دموی مین ہے تو ورم بڑا ہوگا اور بوجھ معلوم ہوگا اور اگر صفراوی ہے گرمی اور جلن کی شدت ہوگی اور جاننا چاہیے کہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ ورم فقط خصیہ کے پوست مین ہو اور اُسکا نشان یہ ہے کہ اعراض مین کمی ہو اور چھونے سے معلوم ہو دوسری یہ کہ جوہر خصیہ مین ہو اور اُسکا نشان یہ ہے کہ اعراض مین شدت ہو اور تپ اور تشنگی کیونکہ انکو دل سے اتصال ہے علاج رگ باسلیق یا صافن کھولین اگر کوئی امر مانع نہو اور نہین تو ساق اور پشت پر پچھنے دیکر شاخ لگائین اور ایک کپڑا سرکہ اور گلاب اور لعاب اسبغول اور آب کشنیز سبز یا آب عنب الثعلب یا آب کاسنی یا آب کدو مین بھگو کر خصیہ پر رکھین اور اگر ضربان اور درد کی شدت ہو برگ کاہو اور برگ خشخاش فائدہ کرتے ہین اور یہ رادعات زمان ابتدا تک استعمال کرین اور اُسکے بعد انتہا کے زمانہ تک رادعات مذکور مین آرد جو آرد باقلا آرد نخود اور کچھ ایک زعفران ملائین تا ردع کے ساتھ تحلیل حاصل ہو اور اُسکے بعد صرف محللات کا ضماد کرین مثلاً بابونہ اور اکلیل الملک اور زیرہ وغیرہ روغن گل اور زردہ بیضہ مین ملا کر اور لعاب تخم کتان اور برگ کرنب اور حلبہ آب شہد اور مثلث کے ساتھ طلا کرنا فائدہ کرتا ہے اور جہان کہین طبیعت مین قبض ہو نرم چیزون سے کھول سکتے ہین اور مناسب ہے کہ مدرات سے کچھ اُسمین شامل نہو دوسری قسم آماس سرد کہ بلغم کی کثرت سے عارض ہو اور اُسکی علامت رنگ مین سفیدی اور لمس مین نرمی اور درد مین کمی علاج کئی مرتبہ مقیات بلغم پیکر قی کرین اور نضج کے لیے بادیان اصل السوس جوش دیکر گلقند ملا کر پلائین اور حب قوقایا اور وہ مطبوخ جس مین تربد اور انیسون داخل ہو کھلائین تا کہ اسہال سے تنقیہ ہو اور محلل دواؤن کا ضماد کرین جیسے آرد باقلا اور آرد نخود خام اور اُسکے مانند شہد مین یا پرانی شراب مین ملا کر استعمال کرین فائدہ تحلیل مین افراط نکرین تا کہ مادہ سخت نہو جائے سو بہتر یہ ہے کہ محلل ملین استعمال کرین اور دواؤن کو روغن کنجد یا زردہ بیضہ مرغ مین ملا کر ضماد کرین اور نخود آب سب غذا سے بہتر ہے تیسری قسم آماس صلب سوداوی اُسکی علامت یہ ہے کہ عضو مین سختی اور کچھ سیاہی ہو اور درد نہو علاج مقیات سودا سے قی کرین اور نضج کے لیے منضجات سودا پلائین جیسے بالنگو اور بادیان اور اصل السوس کا جلاب اور گلقند عسلی وغیرہ اور ادویہ محلل ملین مثلاً مقل بابونہ اکلیل اور برگ کرنب مغز ساق گاؤ اور مغز کوہان شتر اور چربی بط اور چربی مرغ اور اشق اور میعہ سائلہ سکبینج کے ساتھ ملا کر ضماد کرین اور اُنمین سے جونسی دوا میسر آئے کفایت کرتی ہے اور جب ورم مین نرمی آجائے مطبوخ افتیمون اور حب افتیمون وغیرہ سے مادہ کا استفراغ کرین اور سکنجبین وہ ہے کہ شیرہ انگور صرف جوش دین چوتھی قسم ورم ریحی کہ کیس خصیہ مین عارض ہو یعنی اُسکے پوست مین اُسکی علامت یہ ہے کہ وہ عضو پھول جائے اور اُسمین سرخی اور بوجھ اور حرارت اور صلابت نہو اور اس سبب سے کہ اُسکا ہلکا ہونا ضروری ہے سب اقسام سے الگ معلوم ہوتا ہے علاج گاورس اور سبوس اور نمک گرم سے تکمید کرین اور کمونی دین اور اگر اس تدبیر سے زائل نہو قی کرین اور جو کچھ بلغمی مین گذرا اُسمین توجہ فرمائین انتباہ ورم گرم کہ خصیون مین عارض ہوتا ہے کبھی اُسکا مادہ سعال کی راہ سے سینہ کی طرف انتقال کرتا ہے اور کبھی خصیہ کے پوست کو کھا کر گرا دیتا ہے اور دونون خصیہ ننگے رہ جاتے ہین اور دوسرا پوست

پہلے سے زیادہ سخت پیدا ہوتا ہی

فصل تعظیم الانثیین کے بیان مین یعنی خصیون کا بڑھ جانا جاننا چاہیے کہ کبھی خصیہ فربہ ہو کر بڑھ جاتے ہین حالانکہ ورم نہین ہوتا اور یہ بڑھنا ایسا ہی جیسا کہ پستان کا بڑھ جانا علاج جو چیز کہ قوت جاذبہ اور غاذیہ کو ضعیف کر ڈالے ضماد کرین مثلاً بیخ اور شوکران اور تفاح اور پوست خشخاش اور حکاک حجر التیس آب کشنیز مین ملا کر ضماد کرین اور اگر گل ارمنی اور سرکہ اُسمین بڑھائین بہتر ہی اور حکاکہ اسرب اور حکاکہ حجر الرحی طلا کرنا اس باب مین بہت فائدہ مند ہی اور جان لے کہ ادویہ مخدرہ کا جو یہان ذکر آیا ہی اگر اُن کو پستان نوخیز پر ضماد کرین نہین بڑھنے دیتی ہین اور اسی قدر رکھتی ہین لیکن پستان شیر دار پر ان کو استعمال نکرنا چاہیے

فصل عاقونہ کے بیان مین یہ ایسا مرض ہی کہ قضیب مین یا فم رحم مین اختلاج عارض ہوتا ہی اور ورم اور انعاظ شدید کے سبب اوعیہ منی کھنچ جاتے ہین اور یہ مرض شاذ و نادر ہوتا ہی خاص کر عورتون کو تنبیہ علاج مین دیر نکرین تاکہ تمدد کی شدت سے ادعیہ منی نہ اُکھڑ جائین اور جسوقت کہ شکم مین نفخ اور اعضا مین تشنج پڑے اور سرد پسینا آئے دوا سے دست بردار ہون کہ حکما نے ایسا کہا ہی کہ وہ نہین بچتا علاج فصد باسلیق کھولین اور آہستہ آہستہ ملائم چیزون سے طبیعت نرم رکھین مثلاً ترنجبین اور شیرخشت اور مغز فلوس خیار شنبر اور چاہیے کہ جماع کے اعضا پر صندل اور اسفیداج اور گل ارمنی اور افیون آب کاہو اور آب کشنیز ملا کر طلا کرین اور بار الشعیہ اور آب خرفہ آب عصی الراعی پلائین پھر اگر کفایت کرے فبہا اور نہین جبکہ تنقیہ کر چکین اور مادہ کو روک دین قضیب پر پچھنے دیکر شاخین کھینچین یا جونکین لگائین لیکن تنقیہ کے پہلے آلت پر حجامت کرنا اور جونک لگانا ممنوع ہی۔

فصل وجع انثیین و قضیب کے بیان مین یہ کئی قسم کا ہوتا ہی پہلی قسم وہ ہی کہ سوء مزاج گرم سے عارض ہو اور اُسکی علامت گرمی اور جلن علاج آب کشنیز آب کدو آب کاسنی آب عنب الثعلب طلا کرین اور اگر درد کی شدت کا اور غشی اور تشنج کا خوف ہو ان عصارات مین افیون بڑھائین اور اگر سوزش زیادہ ہو کافور بھی داخل کرین اور کھانے پینے کی چیزون سے جو کچھ سرد ہو مفید ہی دوسری قسم وہ ہی کہ سوء مزاج سرد سے عارض ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ درد کے ساتھ ایک بحسی ہو یعنی وہ عضو سُن ہو جائے علاج ملنے کی چیزین گرم جیسے بط اور مرغی کی چربی اور روغن بید انجیر مین کچھ ایک فرفیون ملا کر ملین اور گلقند اور زنجبیل اور دار چینی کھلائین اور غذا اسکے لیے نخود آب تیسری قسم وہ ہی کہ ریح سے عارض ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ درد جگہ جگہ پھرے اور بغیر بوجھ کے تمدد ہو علاج بابونہ اکلیل پودینہ سداب طلا کرین اور روغن یاسمین اور روغن سداب مین کچھ ایک جند بیدستر ملا کر ملین چوتھی قسم وہ ہی کہ ضربہ یا سقطہ یا صدمہ سے عارض ہو علاج فصد کرین اور بنفشہ نیلوفر کدو برگ خطمی عنب الثعلب وغیرہ جو کچھ سرد اور رادع اور ملین ہو اور قابض نہو ضماد کرین پانچوین قسم وہ ہی کہ ورم کے سبب پیدا ہو اور اُسکو مفصل بیان کر چکے ورم کی بحث مین رجوع کرین

فصل ارتفاع الخصیہ اور صغر الخصیہ کے بیان مین انکا ارتفاع یعنی اونچا ہونا اور چڑھ جانا اسطرح پر ہی کہ خصیہ اپنی تھیلی سے عانہ کیطرف چڑھ جائے اور شاید کہ بہت چڑھ کر مراق کیطرف جائے اور باہر سے بالکل غائب ہو اس صورت مین بول کے نکلتے وقت عسر البول اور تقطیر اور درد شدید عارض ہوتا ہی اور اکثر حرکات دشوار ہو جاتے ہین اور جسقدر ارتفاع مین کمی ہو گی اُسکے موافق اعراض مین تخفیف ہو گی اور اس بیماری کا سبب یہ ہی کہ

خصیون مین سردی کا غلبہ ہی اور اُنمین ضعف آگیا ہی اور شاید کہ امراض حار کے آخر مین پیدا ہوتا ہی اور حکما نے کہا کہ یہ موت کے نزدیک ہونیکا نشان ہی اور علاج پذیر نہین ہوتا اور صغر خصیہ وہ ہی بعضہ بذات خود مجتمع ہو اور چھوٹا ہو جائے بدون اس بات کے کہ اوپر کی طرف چڑھے اور یہ سردی کے سبب عارض ہوتا ہی علاج ہمیشہ حمام کرین تاکہ گرمی آئے اور گرمی پہونچے اور بابونہ تخم کتان اکلیل سبوس کے مطبوخ مین آبزن کرین اور گرم دوائین کہ جاذب خون ہون جیسے روغن فرفیون اور بیل کا پتا اور ہینگ اور مرزنگوش اور حلبہ اور اکلیل الملک اور بابونہ ماء العسل مین ملا کر طلا کرین تاکہ خصیہ ادھر کھنچ آئے اور اگر حمام کے بعد ایک بڑی سینگی اُس جگہ پر رکھکر آہستہ کھینچین خصیہ کھنچ آتا ہی اور ادویہ ماہیہ غذائین مفید ہین اور صغر الخصیہ کے لیے ارخا اور تسخین کافی ہی یعنی نرم اور گرم کرنا اور جاننا چاہیے کہ کبھی خصیہ اندر کی طرف چڑھ جاتا ہی اور باہر سے بالکل کم ہو جاتا ہی اور یہ شاذ و نادر ہی اور وہی اُسکے اسباب و علاج ہین کہ ارتفاع خصیہ مین مذکور ہین

فصل دوالی صفن و صلابت صفن کے بیان مین جاننا چاہیے کہ صفن خصیہ کی جلد ہی اور اُسکی دوالی وہ ہی کہ خصیون کی جلد پر اور اُسکے حوالی مین بہت سی رگین پیچیدہ دوالی کے مانند ظاہر ہون اور صلابت صفن وہ ہی کہ خصیون کی جلد سخت اور لکڑی ہو جائے فقط فائدہ کبھی خصیون کی جلد مین ہوائے غلیظ رک جاتی ہی اس سے کشش اور اختلاج عارض ہوتا ہی اور کبھی یہ کشش اور اختلاج خصیہ کے جرم مین عارض ہوتا ہی اور چلنا دشوار ہوتا ہی فائدہ اکثر دوالی اور صلابت بائین خصیہ مین عارض ہوتی ہی کیونکہ بائین جانب زیادہ سرد اور ضعیف ہی اسلیے کہ جگر سے دور ہی علاج دوالی صفن کے لیے جو کچھ کہ پانون کی دوالی مین کہا جائیگا کام مین لائین اور صلابت صفن کے لیے جو کچھ خصیہ کے ورم صلب مین مذکور ہی استعمال کرین اور قی محلل ملین دوائین کا ضماد دونون مین فائدہ مند ہی

فصل استرخاء الصفن کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ خصیہ کی جلد لٹک جائے اور بیضے اپنے حال پر رہین اور کبھی یہ استرخا اس رتبہ کو پہونچا ہی کہ اُٹھتے وقت پانون کے نیچے رہ جائے علاج سرد اور قابض دوائین مثلاً مازو آس گل سرخ عدس قرظ گلنار جفت بلوط کز مازو ضماد کرین اور اُنکے پانی مین نطول کرین

فصل قضیب اور خصیہ اور اُنکے حوالی کے قروح کے بیان مین - ان مکانون کے زخم بڑے ہوتے ہین جلد متعفن ہو جاتے ہین اور پھیلا کرتے ہین اسی واسطے اُسکے علاج مین مہلت کرنا سخت ممنوع ہی علاج اگر قرحہ تازہ ہو ایلوا مردار سنگ اقلیمیائے مغسول شراب کے ساتھ اور توتیا مرداسنگ کدو سوختہ مس سوختہ شادنج گلنار استعمال کرین ضماد کے طور پر یا مرہم بنا کر یا ذرور کے طریق پر اور اگر قرحہ ایک مدت سے ہو اور پرانا ہو جائے دقاق کندر کاغذ سوختہ پوست درخت صنوبر سوختہ مرو غیرہ جو چیز کہ خشک کرنے مین قوی ہو استعمال کرین اور یہ مرہم فائدہ مند ہی کندر دم الاخوین مر ہر ایک دو مثقال ایلوا مرداسنگ انزروت ہر ایک دو درم روغن گل مین مرہم بنائین اور اگر قرحہ آکلہ کی قسم سے ہو قلقطار وغیرہ جو چیز کہ مردار گوشت کو کھانے والی اور قرحہ کو خشک اور پاک کرنیوالی ہو کام مین لائین مثلاً آدمی کے بالون کی راکھ اور ایلوا اور کندر اور دم الاخوین اور انزروت باریک بنا کر چھڑک دین اور صاف ہونیکے بعد گوشت جمانیوالے مرہمون سے زخم کا اندمال کرین فائدہ جو قرحہ قضیب کے اندر ہوتا ہی اُسکا نشان یہ ہی کہ پیشاب جلکر مشکل سے آئے

اور خون اور پوست کے ریزے اُسمین ظاہر ہون علاج جو کچھ قروح تازہ مین گذرا عمل مین لائین اور جو کچھ بہت ملائم ہو اختیار کرین تاکہ درد زیادہ نہو اور باقی وہی تدبیر ہو کہ مثانہ کے قروح مین ہم کہہ چکے ہین اور جان لے کہ قضیب اعصاب سے اور شرائین اور اوردہ اور عضلات سے مرکب ہو اور اُسکے خلوتون مین گوشت بھر رہا ہو اور اُسکی اصل ایک رباط ہو کہ عظم عانہ سے نکلا ہو اور اس رباط مین بہت سی خلوتین ہین اور قضیب مین تین راستے ہین ایک تو بول کا راستہ دوسرا منی کا مجری تیسرے ودی کی راہ اور یہ تینون مجری اُسکی جڑ مین الگ الگ ہین اور اُسکے بعد یہی ایک راستہ ہو کہ حشفہ تک آیا ہو اور نعوظ وہ ہو کہ اُسکے رباط کی تجاویف ریح سے اور اوردہ خون سے بھر جائین اور اُسکے اُٹھنے کی قوت دل سے آتی ہو اور اُسکی حس عصب نخاعی سے اور اُسکی اصل دماغ سے ہو اور غذا جگر سے آتی ہو اور شہوت مباشرت کا ظہور جگر اور گردہ کی مشارکت سے ہوتا ہو اور دل سب کی اصل ہو اور حشفہ مین حس زیادہ ہو تاکہ آدمی کو جماع سے لذت کامل حاصل ہو اور آلت کا فائدہ اظہر من الشمس ہو کہ بغیر اُسکے اولاد کی پیدایش ممکن نہین اور بدون اُسکے مرد کو اپنا جینا خوش نہین آتا اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو بیت اینہمہ زینت زنان باشد و مردرا

کیر و خایہ زینت است و بس۔

فصل اُس حکہ اور خارش کے بیانمین کہ قضیب اور خصیتین مین پیدا ہو اور اُسکا سبب یہ ہو کہ اس جگہ تیز مادہ اُترآتا ہو علاج باسلیق کی فصد کھولین اور بیمار کی پنڈلیون پر اور زانو پر حجامت کرین اور ہلیلہ اور شاہترہ کے مطبوخ سے طبیعت نرم کرین اور سرکہ اور روغن گل مین تھوڑا سا مامیثا اور آب کرفس تازہ ملا کر طلا کرین اگر مادہ مین بورقیت ہو اور اگر بورقیت نہو تو آب کرفس کی عوض آب کشنیز تازہ ملائین اور گرم پانی مین قضیب کو دھوئین تاکہ جلد مین صفائی اور نرمی آئے اور مسام کھل جائین اور سوزش کو تسکین ہو اور اُسکے بعد بیضہ مرغ کی سفیدی کا طلا کرین تاکہ مادہ ادھر آنے سے رک جائے اور عضو قوت پائے یہ نہایت فائدہ کرتا ہو اور جہان کہین کہ مادہ غلیظ ہو اور یہ تدبیر مفید نہو چاہیے کہ ران کی جڑ کے نزدیک یعنے چڈھون مین حجامت کرین اور قضیب پر یا خصیتین پر جونکین لگائین اور جو طلا کے نسخجات جرب کے باب مین آئینگے استعمال کرین۔

فصل اورام قضیب کے بیانمین اسکی علامات اور علاج وہی ہین کہ جو اورام خصیہ مین آچکے ہین سبب کے موافق تدارک کرین اور یہان اسقدر جان لین کہ اگر ورم قضیب گرم ہو پوست انار ترش عدس گل سرخ آب کشنیز یا آب عنب الثعلب یا خالص پانی مین پکا کر کوٹ کر اور روغن گل ملا کر ضماد کرنا بہت مفید ہو اور اگر ورم سرد ہو خستہ خرما کوٹ چھانکر اور خطمی دونون کو سرکہ مین ملا کر ضماد کرنا مفید ہو۔

فصل شقاق قضیب کے بیانمین یہ خشکی سے عارض ہوتا ہو علاج جو کچھ شقاق مقعد مین گذرا استعمال کرین اور مرہم کہ قیمولیا اور توتیا اور حنا اور کتیرا اور موم اور روغن گل اور زردہ بیضہ مرغ سے بنائین طلا کرنا نہایت مفید ہو اور اکثر زردہ بیضہ مرغ روغن گل مین ملائین اور مردار سنگ کوٹ چھان کر اُسمین ملا کر طلا کرین وہی تاثیر کرتا ہو۔

فصل ثآلیل قضیب کے بیانمین یعنی قضیب کے ثآلیل جو کچھ کہ مطابق ثآلیل مین کہا جائیگا استعمال کرین اور یہ طلا مفید ہو بورہ محرق خاکستر چوب انگور اور اُنکے مانند جو چیز کہ محلل اور رطوبت غلیظ کو صاف کرنیوالی ہو اور اگر سیاہ دانہ اور سرکہ مرغ کی چربی مین ملا کر طلا کرین تر اسقدر ڈالتا ہو اور جب ان تدبیرون سے دور نہو کاٹ ڈالین اور خون بند کرنیکے لیے زاج اور زنگار باریک کرکے چھڑک دین

فصل اُس سُدہ کے بیان مین کہ قضیب کے مجری مین پڑتا ہی یہ تین قسم کا ہوتا ہی پہلی قسم وہ ہی کہ قضیب کے مجری مین بثور پیدا ہون اور اُسکی علامت پیشاب جلکر دشواری سے آنا **علاج** باسلیق کی فصد کھولین اور شربت بنفشہ لعاب اسبغول اور شیرہ تخم خرفہ اور شیرہ خیارین مین ملاکر پلائین اور شیرہ تخم خربزہ شربت خشخاش کے ساتھ فائدہ مند اور اسبغول اور روغن بنفشہ اور روغن بادام قضیب پر رکھین اور جب پھنسیان پھوٹ جائین شیاف ابیض شیر دختر اور روغن گل مین حل کرکے احلیل مین ٹپکائین اور اگر درد کو تھامنا منظور ہو افیون بھی شیاف مین داخل کرین اور یہ قرحہ آسان بھر آتا ہی کیونکہ اُسپر بول گذرتا ہی اسلیے اُسکو صاف کرتا ہی اور خشک کر دیتا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ خلط غلیظ لزج قضیب کے مجری مین چمٹ جائے اُسکی علامت یہ ہی کہ بول دشواری سے نکلے اور خلط غلیظ بول مین ظاہر ہوں اور سوزش بالکل نہو **علاج** انیسون تخم گزر تخم کرفس تخم خربزہ ہلیون بادیان وغیرہ جو کچھ مدر ہو پلائین اور تلطیف کے لیے نخود اور شبت اور کمون کا پانی روغن زیت اور شیرہ قرطم مین ملاکر پلائین اور بابونہ اکلیل برنجاسف مرزنگوش پودینہ صعتر کا مطبوخ قضیب پر ڈالین اور ایسا ہی کچھ ایک روغن بابونہ مطبوخ مذکور مین ملاکر احلیل مین مرزقہ یعنی پچکاری سے پہونچائین اور مرزقہ ایک نلکی ہوتی ہی کہ چاندی یا سونے کی بناتے ہین اور قضیب کے سوراخ مین رکھکر دواؤن کا پانی اُسمین ڈالکر دوسری سلائی اُسمین ڈالتے ہین تاکہ وہ پانی قضیب کی انتہا مین پہونچے تیسری قسم وہ ہی کہ قضیب کے مجرے مین مسہ پیدا ہو اُسکا نشان یہ ہی کہ بول دشواری سے نکلے اور سوزش نہو اور بول مین بلغم نہ ظاہر ہو **علاج** اگر مسہ نزدیک ہو اور نظر آئے ایلوا روغن گل اور سفیدہ ارزیر مین حل کرکے ٹپکائین سُدہ کھل جاتا ہی اور اگر درد قوی ہو صافن کی فصد کرین اور اگر کوئی امر مانع نہو حجامت مفید ہی

فصل اعوجاج قضیب کے بیان مین یعنی قضیب کج ہونا اُسکا سبب یا تو خلط غلیظ ہی کہ قضیب کے عضلون مین سے کسی عضلہ مین چمٹ جائے اور اُسکو اسی طرح کھینچ لے یا ورم کہ عضلہ مین پیدا ہو اور ٹیڑھا کر دے یا تشنج خشک یا امتلا کہ ان اعصاب مین سے جو قضیب کی طرف آتے ہین کسی ایک عصب مین واقع ہو اور آلت کو ٹیڑھا کر ڈالے **فائدہ** اگر تشنج اُس عصب مین ہوگا جو عانہ سے آتا ہی اوپر کی جانب مین ٹیڑھا پن ہوگا اور اگر اُس عصب مین ہی کہ قطن سے آتا ہی تو نیچے کی جانب ہوگا غرض کسی طرح پر ہو اُسکا ضرر یہ ہی کہ آلت کا سر فم رحم کے مقابل نہین رہتا اور منی سیدھی راہ کو دکر رحم کے قعر مین نہین جاتی **علاج** اول سبب کو زائل کرین اُسکے بعد روغن سوسن روغن نرگس اور مرغی اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور موم اور راتیانج قضیب پر استعمال کرین تاکہ وہ جگہ نرم ہو جائے اور بابونہ اکلیل بنفشہ جوش دے کر اُسکے گرم پانی سے آلت کو کئی مرتبہ دھوئین اور جب نرم ہو جائے ہاتھ سے درست کرین تاکہ سیدھا ہو جائے اور کجی موقوف ہو۔

باب بیسوان امراض صفاق اور ثرب اور مراق کے بیان مین

فصل قیلہ اور فتق کے بیان مین ظاہر ہو کہ شکم کی پوشش ایک پوست ہی اور غشائے خارجی جسکو مراق کہتے ہین اور عضلی اور دو غشا اور کہ ان دونون غشا مین سے ایک تو داخلی ہی اور معدہ اور آنتون سے لگا ہوا ہی اس غشا کو ثرب کہتے ہین اور یونانی مین ابلیس بولتے ہین اور ابلیس کا ترجمہ طافی یعنی اوپر آیا ہوا اور حاوی یعنی گھیرنے والا اور دوسرا غشا خارجی ہی اس غشا کو صفاق کہتے ہین اور باریطارون بولتے ہین کیونکہ وہ اوپر جوف پر کھنچا ہوا ہی اور باریطارون کا ترجمہ ممتد ہی یعنی کشیدہ اور یہ غشا تہیگاہ اور کنج ران تک آتا ہی یعنے کوکھ اور چڈھون تک اور اس جگہ دو منفذ

بنکہ ہر ایک طرف سے ایک ایک خصیہ کے پاس تک اُتر کر آیا ہی اور اسجگہ کشادہ ہوکر ایک دوسرے سے ملگیا اور دونون خصیون کے گرد گرد ایک تھیلی سا ہوگیا شکم کے پردون کی حقیقت یہ ہی اب قیل اور فتق کی ماہیت کو سُنیے وہ یہ ہی کہ جسوقت کوئی شخص کودتا ہی یا چیختا ہی یا بہت بوجھ اُٹھاتا ہی یا اور اُسکے مانند اس سے غشا کو صدمہ پہونچے جیسے شکم سیری پر جماع اور قی سختی سے اور ثفل کا احتباس اور ریح کھینچنے والی وغیرہ وقوع مین آئے اور ضعف کے سبب حجاب باریطارون کو ایذا پہونچے اور دو حال سے باہر نہین ایک تو یہ کہ باریطارون ناف کی جگہ سے یا اوپر یا اُس سے نیچے پھٹجائے اور شکم یا پوست سالم رہے ثرب یا وہ آنت کہ اُسکے نیچے ہی اس شگاف مین آجائے اور اپنی جگہ چھوڑ دے اور اُسجگہ پوست شکم اپنے حجم کے موافق اونچا کردے اس کو فتق مراق البطن کہتے ہین اور فتق کے معنی پھٹ جانا اور مراق پوست شکم کو بولتے ہین دوسرے یہ کہ دو دو منفذ کہ باریطارون کے آخر مین پیدا ہوتے ہین اُنمین سے ایک یا دونون کسی سبب سے کھل جائین خاصکر جہان کہین کہ رطوبت مرخی امداد کرے یہی وجہ ہی کہ یہ قسم اکثر لڑکون مین عارض ہوتی ہی اسواسطے کہ اُنکے مزاج مین رطوبت زیادہ ہی اور اُنکے اعضا اور اغشیہ ضعیف ہین اور اُنکو سخت حرکات کا اتفاق پڑتا ہی یا باریطارون اُس جگہ سے پھٹ جاتے جہان وہ منفذ مذکور ہین غرض کہ خواہ منفذ کھل جائے خواہ اُسجگہ سے پھٹ جائے لیکن کوئی چیز اوپر سے کیس انثیین مین اُتر آئے اُسکو مطلق قیل کہتے ہین اور یہ مردون مین مخصوص ہی پھر اگر ثرب اُتر آیا ہی قیلۃ الثربی کہتے ہین اور اگر آنت اتر آتی ہی قیلۃ الامعا بولتے ہین اور اگر ہوا ہوتی ہی قیلۃ الریح اور اگر پانی ہوتا ہی قیلۃ الماء کہتے ہین اور جمہور اطبا قیلہ کو ادرہ اور قرد بھی بولتے ہین اور جہان کہین کہ مادہ غلیظ انثیین مین اُتر آتا ہی اور زیادہ غلیظ ہوجاتا ہی اُسکو قرد اللحمی کہتے ہین اور بعضے قیل کو نزول ثرب اور نزول امعا اور باد غلیظ سے مخصوص رکھتے ہین اور رطوبت مائی اور رطوبت دموی وغیرہ کے اُتر آنے کو ادرہ بولتے ہین انتباہ اس کلام سے قیل اور فتق مین فرق عموم وخصوص ظاہر ہوا کہ فتق عام ہی اور قیل خاص کیونکہ اطبا کی اصطلاح مین فتق وہ ہی کہ وہ دو مجری جو انثیین کے اوپر ہین فراخ ہوجائین اور کیس مین کوئی چیز اُتر آئے یا باریطارون کسی جگہ سے پھٹ جائے سو اگر ناف کے حوالی مین پھٹ گیا ہی فتق مراق البطن کہلاتا ہی اور اگر کنج ران کے نزدیک پھٹ گیا اور کوئی چیز اوپر سے آکر اسی جگہ رُک گئی اور خصیہ مین نہ آئی فتق الاربیہ بولا جاتا ہی اور اگر خصیہ مین اُتر آئے قیل بھی کہتے ہین سو قیل فتق کی ایک قسم ہی اور جان لے کہ فتق الاربیہ اور فتق مراق البطن عورتون کو اکثر عارض ہوتا ہی اور قیل اور فتق کے اقسام ہین اور وہ ایک علیحدہ قسم مین آئیگا انشاء اللہ تعالی اور اس جگہ مقصود قیل ہی اور قیل مراق البطن اور فتق الاربیہ کا بیان بھی جدی قسم مین لکھا جائیگا پہلی قیلۃ الامعا اُسکی علامت یہ ہی کہ آہستہ آہستہ پیدا ہو اور آسانی سے جگہ پر نہ آئے اگرچہ بیمار چت لیٹے اور اُسکو ہاتھ سے اُبھارے بہت دقت سے وہان سے پلٹے اور پلٹتے وقت قراقر کرے اور جب کسی غذا نفاخ اور بدہضم کے کھانے کا یا پیادہ چلنے کا اتفاق پڑے آنت خصیہ مین اُتر آئے اور خصیہ ایسا سخت معلوم ہو گویا پتھر ہی اور اگر اس حالت مین پھر لیٹ جائین بہت مشقت اور تکلیف سے پلٹے اور شاید کہ قیلۃ الامعا مین سبب کے قوی ہونے سے ایک قولنج کا سا درد پیدا ہو چنانچہ ہم قولنج مین کہہ آئے ہین اور یہ اکثر ہلاکت کو پہونچاتا ہی اسلیے کہ قولنج نہین کھلتا ہی فائدہ آنت کہ خصیون مین اُتر آتی ہی ثرب کہ اُسکے اوپر ہی وہ بھی اُسکے ساتھ اُتر آتا ہی مگر جسوقت کہ ثرب بھی پھٹ جائے اُسوقت صرف آنت ہی اُتر آتی ہی اسواسطے کہ ثرب حائل نہین ہوتا علاج آہستگی اور نرمی سے اُسکو اُسکی جگہ پر لائین اور شدت اور سختی نکرین کہ درد شدید

اور مجری فراخ ہوتا ہو اور اگر اس تدبیر سے اپنی جگہ پر نہ آئے گرم پانی اُسپر ڈالین اور گرم پانی مین بٹھلائین اور روغن بابونہ گرم کرکے ملین اور جب اپنی جگہ آجائے یہ ضماد استعمال کرین تاکہ پھر عود نکرے مصطگی انزروت کندر جوز السرو برگ سرو اقاقیا گلنار دم الاخوین مر شب ابہل صبر حضض ہر ایک برابر ملین اور کوٹ چھانکر سریشم ماہی لیکر عنب الثعلب کے پانی مین حل کرکے اُسمین ملائین اور ایک کپڑے پر لگا کر اس جگہ رکھکر پٹیون سے مضبوط باندھ دین اور تین دن تک نہ کھولین اور چاہیے کہ بیمار پشت پر لیٹا رہے اور غذا کے لیے ملائم چیزون پر قناعت کرے اور جب شگاف بند ہوجائے یعنی تین دن گذر جائین اجازت دین کہ آہستگی سے اُٹھے اور آہستہ آہستہ چلے لیکن نفاخ غذاؤن سے اور بادانگیز میوون سے مثلاً باقلا لوبیا عدس امرود سیب خیارین وغیرہ سے پرہیز کرے اور ایسا ہی جماع سے اور چیخنے اور کودنے سے اور پیٹ بھرے پر چلنے سے اور تیز گھوڑے پر سوار ہونے سے اور جو چیز کہ تکلیف دے اور کھانسی اُٹھائے اُس سے پرہیز کرین اور ہمیشہ جوارش زیرہ اور معجون حب الغار کھلایا کرین اور ہمیشہ اس شگاف کو حریر اور لجام سے کہ اس کام مین مخصوص ہو بندھا رکھین خاصکر حرکت اور جماع کیوقت اور کبھی بہت دیر تک جماع اور سخت حرکات کی دلیری نکرین کہ نہایت مضر ہو دوسرا ضماد کہ اول کا قائم مقام ہو اشق کندر ایلوا مر ہر ایک ایکدرم لیکر کوٹ لین اور ایک رات دن سرکہ مین تر کرین پھر کھرل مین رگڑ لین اور کچھ ایک ابہل باریک بنا کر اُسمین ملائین اور کام مین لائین جس طریق سے کہ گذر چکا اور یہ ضماد فتق مراق البطن اور فتق اربیہ کے لیے بھی فائدہ مند ہین دوسری قسم قیلۃ الثرب کے بیان مین اُس کی علامت بھی وہی ہو کہ دشواری سے اپنی جگہ پر آئے مگر قراقر نکرے اور معائی اور ثربی مین بھی فرق ہو اور پہلے معلوم ہوچکا کہ جب صفاق پھٹ جاتا ہو یا اُسکا منفذ کھل جاتا ہو کبھی تو ثرب ہی اکیلا آنت کے ساتھ خصیہ مین اُتر آتا ہو اور کبھی ثرب بھی پھٹ جاتا ہو اس صورت مین فقط آنت اُتر آتی ہو الحاصل علاج وہی ہو کہ قیلۃ الامعا مین گذرا اور جہان کہین اکیلا ثرب ہی اُتر آیا ہو چندان خوف نہین ہوتا اور خصیہ زیادہ سخت نہین ہوتا اور قولنج نہین پڑتا تنبیہ جہان کہین کہ قیلہ مجری کے فراخ ہونے اور کھل جانیسے ہوتا ہو جلد درست ہوجاتا ہو بخلاف اُس قیلہ کے کہ صفاق کے پھٹ جانے سے عارض ہو کیونکہ اُسکے شگاف کا ملنا مشکل ہو بلکہ غیر ممکن اور اس صورت مین ضمادون کا اثر اس سے زیادہ نہین کہ شگاف کو منقبض اور اُسکے لبون کو ملا ہوا رکھے تیسری قسم قیلۃ الریح کے بیان مین اور اُسکی علامت یہ ہے کہ آسانی سے جگہ پر آجائے خواہ بیمار پشت پر لیٹے یا نہ لیٹے اور اُسمین قراقر شدید ہو علاج اس جگہ کو باندھے رکھین اور نفاخ غذاؤن اور میوون سے اور سب حرکات سے خاصکر امتلا پر جماع سے پرہیز کرین اور جوارش کمون اور معجون حب الغار اور سنجرنیا وغیرہ کھلائین اور تخم گشت سداب وج فوتنج مرزنجوش شیح وغیرہ ضماد کرین یا دہن روغن قسط روغن زنبق روغن ناردین وغیرہ ملین اور روغن زنبق ایک اوقیہ اور مشک اور جندبیدستر ایک مثقال اُسمین ملا کر رکھین اور اُسمین سے چند قطرے ہر روز احلیل مین ٹپکائین اور جونسی دوائین استسقاے طبلی مین مذکور ہین کام مین لائین اور جبتک بن پڑے جماع سے پرہیز کرین اور ضرورت مین جبتک کہ شکم غذا سے خالی نہو اُسپر دلیری نکرین اور جماع اور حرکت کیوقت اول ایک بندش مضبوط باندھ دین پھر مشغول ہون حبوب کی ترکیب کہ ریاح کو توڑ ڈالین تخم کرفس انیسون ہزار اسپند مصطگی زعفران ہر ایک دو درم ہلیلہ کابلی ہلیلہ آملہ ہر ایک تین درم سکبینج مقل ہر ایک ایک درم پودینہ قسط زرا نباد درونج اسارون ہر ایک آدھا درم سکبینج اور مقل کو آب بادیان وغیرہ مین حل کرین اور باقی دوائین کوٹ اور چھانکر اُسمین ملائین اور گولیان بنائین ہر صبح ایک مثقال کھلائین چوتھی قسم قیلۃ الماء کے بیان مین اُسکی علامت یہ ہو کہ قراقر نکرے اور خصیہ کا پوست چکنا ہوا اور پانی کا بھرا ہوا معلوم ہو اور

جب خصیہ کو ہاتھ مین لین بوجھل معلوم ہو اور کیس خصیہ کچھ ایک مدت مین سخت ہو جائے اور بڑھ جائے اور جب خصیہ کو ہلائین پانی کے ہلنے کی آواز کان مین آئے اور اگر اُسکو ہٹانا چاہین کسیطرح سے نہ ٹلے اور بول تھوڑا تھوڑا اور بار بار آئے تنبیہ کیس انثیین مین پانی اور رطوبت دو طرح پر جمع ہوتے ہین ایک تو یہ کہ طبیعت اُسکو دفع کرے دوسرے یہ کہ کیس انثیین کے مزاج کی برودت کے سبب اُسی جگہ پیدا ہوا اور ظاہر ہو کہ جب کیس انثیین مین برودت ہوگی جو غذا کہ اُسمین پہونچیگی اُسکی مائیت بنجائیگی اور جب ایسا ہو گا اگرچہ صفاق سالم اور مجری فراخ نہوا ہو لیکن کیس انثیین بڑھ جاینگے اور چونکہ یہ ادرہ تدبیر مین یکسان ہین اُسکو بھی مجازاً قیل کہتے ہین ورنہ حقیقت مین قیل وہ ہو کہ کوئی چیز اوپر سے کیس مین اُتر آئے باریطارون کے پھٹ جانے سے یا اُسکے مجری کے کھل جانیسے جیساکہ اوپر گذر چکا علاج اُس تدبیر سے کہ استسقاے زقی مین گذری رطوبت کو خشک کرین اور پانی بہت کم پیا کرین اور معجون کندر مفید ہو اور یہ دوائین فائدہ مند خاکستر چوب کرنب خاکستر چوب بلوط روغن زیت مین ملاکر طلا کرین دوسرا نسخہ سعد آرد جو شک گاؤ آبمین ملاکر ضماد کرین اور نسخہ فلفل حب لغار بورق زیرہ زیت مین یا شراب مین یا سرکہ مین ملاکر طلا کرین اور روغن زیت کہ اِن دواؤن مین ملائین مناسب ہو کہ اول اُسکو جوش دین تاکہ غلیظ ہو جائے پھر دواؤن کے ساتھ ملائین اور نسخہ آرد جو سعد گل ارمنی زیرہ برگ سرو برگ مورد سرگین گو سفند کہنہ سب برابر لین اور باریک کرین اور آب مورد اور سرگین ملاکر طلا کرین یہ سب تبیرین وہان کام آتی ہین جہان سبب قوی نہو اور پانی بہت سا جمع نہوا سلیے کہ اگر سبب بہت قوی ہوگا بزل اور داغ کے سوا نفع نہوگا اور بزل وہ ہو کہ خصیہ کے پوست مین شگاف دیکر پانی نکال ڈالین اور بزل کا طریق اسطرح پر ہو کہ ایک نشتر عریض لین اور کیس کو درمیے دائین یا بائین طرف چیر ڈالین اور درزمین ہرگز شگاف ندین اور شگاف کے بعد پانی نکال لین اور ممکن ہو کہ ایک نلکی لگاکر جسطرح سے کہ گھوڑون کا زرد آب اور استسقائے زقی کا زرد آب نکالتے ہین نکال لین لیکن اگر پانی زیادہ ہو ایکبارگی نہ نکالین تاکہ اُس سے غشی اور ہلاکت کی نوبت نہ پہونچے بلکہ تھوڑا تھوڑا دو تین دن مین نکالین اور تقویت مین کوشش کرین تاکہ دولت صحت حاصل ہو اور جب تمام پانی نکل آئے داغ دین تاکہ پھر نہ آجائے اور اگر کیس انثیین کے مزاج کی برودت سے جمع ہوا ہو داغ کی گرمی سے اُسکے مزاج مین گرمی آجائے اور دوبارہ رطوبت پیدا نہو اور داغ کا یہ طریق ہو کہ جب تمام پانی نکل جائے چاہیے کہ بیضتین کو بہت فاصلے پر لیجائین جہانتک کہ ممکن ہو پھر لوہے کا وہ آلہ کہ باریک اور خم دار ہوتا ہو اور اس کام مین مخصوص ہو لیکر آگ مین سُرخ کرکے بزل کی جگہ لاکر کیس مین پھرائین تاکہ کیس اور باریطارون کو ایذا پہونچے اور فتق کی جگہ کھنچکر تنگ ہو جائے اور دوبارہ پانی نہ آنے پائے اور جمع ہونے کی نوبت نہ پہونچے اور داغ کیوقت بہت احتیاط کرین کہ داغ کا آلہ بیضہ تک نہ پہونچے اور داغ کے بعد ایسا علاج کرین کہ کھرنڈ بندھ جائے اور زخم بھر آئے فائدہ بزل بغیر داغ کے اگرچہ چندروز کو فرصت دیتا ہو لیکن پھر مرض عود کر آتا ہو پانچوین قسم قیلہ لحمی کے بیان مین اُس سے یہ مراد ہو کہ مادہ غلیظ سوداوی خصیتین مین اُتر آئے اُسکی علامت یہ ہو کہ غلظت اور صلابت اور تمدد ہو اور اُسمین اور انثیین کے ورم صلب مین ظاہر کے اعتبار سے یہ فرق ہو کہ اُس کا مادہ عضو کے جرم مین نفوذ کرتا ہو خواہ کیس مین ہو خواہ خصیہ مین اور یہ مادہ ایسا نہین کیونکہ کیس کے جوف مین ہوتا ہو علاج تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ افتیمون پلائین اور جو کچھ کہ انثیین کے ورم صلب مین مذکور ہو یعنے ملینات اور محللات استعمال کرین اور جند بیدستر اور فرفیون روغن یاسمین روغن بابونہ ملاکر ملنا اور احلیل مین ڈالنا فائدہ مند ہو اور معجون کندر اور مادۃ الحیواۃ ہمیشہ استعمال کرنا قیل

اور فتق کے سب اقسام مین مفید ہی ضماد کہ فتق کے سب اقسام مین مفید ہی گلنار برگ مورد مازو صبر مرکند رجوز سرو زفت
مقل اہل سریشم ماہی کے ساتھ استعمال کرین چھٹی قسم فتق مراق البطن اور فتق اربیہ کے بیان مین باب کے ابتدا مین اُن کو خوب
تحقیق کر چکے اور اگرچہ یہ مرض اچھا نہین ہوتا لیکن اسواسطے کہ زیادہ نہو تدبیر لکھی جاتی ہی علاج ہمیشہ اسجگہ کو مضبوط پٹیون سے بندھا رکھین اور اسجگہ
کے موافق پٹیون کو مربع خواہ مثلث بنائین اور ادویہ وغیرہ کہ قیل ریحی اور قیل ثربی مین مذکور ہین کام مین لائین اور جو کچھ وہان منع ہی یہان بھی اُسکی ممانعت سمجھین
فائدہ فتق کے اقسام مین چاہیے کہ بیمار غذا کھانے کے بعد پشت پر لیٹے بلکہ چت لیٹکر کھانا کھائے اور بیٹھتے اور اُٹھتے اور چلتے وقت فتق کو بندھا رکھے
فائدہ جلیلہ اس داغ کے بیان مین جو ہند کے حکمانے فتق اور قیلہ کے لیے مقرر کیا ہی چاہیے کہ بیمار کو چت لٹائین اور فتق کی جگہ پر نشان کرین اور اس چیز کو
جو اُتر آئی ہی اُسکی جگہ پر لیجائین اس تدبیر سے جسکا ذکر آچکا ہی پھر اُس نشان پر لوہے کے آلہ سے فتق کے موافق داغ کرین اور جبتک کہ داغ اچھا نہو حرکت منع ہی
اور اکثر حال مین بیمار کو چاہیے کہ پشت پر لیٹا رہے اور بعضے جراح داغ کے عوض اُس جگہ کو چیر ڈالتے ہین اور فتق والے حجاب کو دھاگے سے سیتے ہین اور
مرہمون سے اچھا کرتے ہین اور اُسوقت مین جبتک کہ اچھا نہو شوربا ے مونگ کے سوا کوئی اور چیز نہین دیتے اور حرکت سے منع کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ
اگر مرض کی ابتدا مین دونون پاؤن کی انگلیون کو اوپر کی طرف طول مین گرم سیخ سے خوب داغ کرین بیماری زیادہ نہین ہوتی اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ
دونون کے داغ کی حاجت نہین بائین سے دائین مین اور داہنے سے بائین مین کافی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ہاتھ کی موٹی رگ کو اُس جگہ کہ انگوٹھے کی جڑ مین ہوتی
ہی بند قبضہ کے اوپر داغ کرین بائین سے داہنے مین اور داہنے سے بائین مین کفایت کرتا ہی اور یہ سب ابتدا مین اور جہان کہین کہ صفاق کم پھٹا ہو فائدہ کرتا ہی اور
جب مدت گذر جاتی ہی اور شگاف زیادہ ہوجاتا ہی سینے سے بہتر کوئی چیز نہین لیکن چونکہ بدون اسباب کے کہ شگاف دین سینا ممکن نہین اور شکم کے پوست مین شگاف دینا
خوف سے خالی نہین جبتک کہ بہت ضرورت نہو اس امر مین ارتکاب نہین کرسکتے لیکن انگلیون کا داغ یا ہاتھ کی رگ کا داغ اس بیماری کے شروع ہوتے ہی چاہیے
کہ اگر فائدہ ہوا فبہا اور نہین تو کچھ نقصان کی بات نہین ۔

فصل نتوء السرہ کے بیان مین یعنی ناف کا اونچا ہونا یہ دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ پیدایش کے دن سے ظاہر ہو سو تدبیر کی جہت سے کہ ناف مین
ہو نیچے اور اُسکو اُنھین دنون مین گدیون کے باندھنے سے اور اور چیزون سے اصلاح کرسکتے ہین لیکن جب مستحکم ہوجاتا ہی دوا کا اثر نہین ہوتا دوسری
قسم کے پانچ سبب ہین ایک تو یہ کہ اس جگہ کسی سبب سے صفاق پھٹ جائے اور ثرب اور امعا نکل آئے اور ناف کو اونچا کردے دوسرے یہ کہ رطوبت بلغمی ناف
مین آجائے جیسا کہ استسقاے زقی مین ہوتا ہی تیسرے یہ کہ ناف مین ہوا جمع ہو جیسے استسقاء طبلی مین چوتھے یہ کہ اُس پوست کے نیچے جو ناف کے
اوپر ہی گوشت زائد پیدا ہو پانچوین یہ کہ کوئی رگ یا شریان کہ ناف سے متصل ہو پھٹ جائے اور اُسمین سے خون نکلکر پوست کے نیچے ناف کے مقابل
جمع ہو جائے اور ہر ایک کی علامت ہی مثلاً اگر صفاق کے پھٹنے سے ناف اونچی ہوا اُسکا نشان یہ ہی کہ ناف بدن کے رنگ سے مشابہ ہو اور چھونے سے
نرم معلوم ہو اور درد نکرے اور دبانے سے دب جائے اور حمام کرنے سے بڑھ جائے لیکن جہان کہین کہ ثرب بھی پھٹ گیا اور صرف آنت ہی ابھر
آئے ضرور یہ بات ہی کہ درد کرے خاصکر امتلا پر اور جب اپنی جگہ کی طرف پھرے اُسمین قراقر ہو اور اگر رطوبت بلغمی اُسکا سبب ہو اُسکا نشان یہ ہی کہ

درد نہو اور ہاتھ لگانے سے نرم اور رطوبت دار معلوم ہو اور اگرچہ بدن کے ہمرنگ ہو لیکن اُسمین صفائی اور براقیت ہو اور کسی حالت مین اندر کی جانب نہ جائے اور جسقدر امتلا اور رطوبت کا اجتماع اور جلد کی گنجایش ہو اُسکے موافق ہوسکتا ہی کہ اُسمین ترقی اور زیادتی ہو اور اگر رگ یا شریان کے پھٹ جانے سے ہو اُسکا نشان یہ ہی کہ اُس جگہ کا رنگ بنفشی یا سیاہ ہو اور اگر گوشت زائد اُسکا سبب ہو کہ وہان پیدا ہوا ہو اُسکا نشان یہ ہی کہ نہایت سخت ہو اور اُسمین کمی نہ آئے اور اگر ہوا اُسکا سبب ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ نرم معلوم ہو اور نفاخ چیزون سے ضرر پہونچے اور اُبھر جائے اور بادشکن چیزون سے کم ہو جائے اور ایسا ہی بھوک اور ریاضت سے **علاج** اگر قیل اور فتق کے سبب سے ہو فتق مراق البطن کے علاج مین رجوع کرین اور اگر رطوبت یا ریح سے عارض ہو جو کچھ کہ قیلہ مائی اور ریحی مین ہی اُسمین توجہ فرمائین اور اگر رگ کے کھل جانے سے پیدا ہو جونکین لگا کر اُس جگہ سے خون نکالین پھر وہ دوائین کہ قابض ہین اور رگون کے مُنھ کو بند کرتی ہین استعمال کرین تاکہ پھر نہ نکلے اور اگر گوشت کے پیدا ہونے سے عارض ہو بہتر یہ ہی کہ اُسکو ویسا ہی چھوڑ دین کیونکہ اُسمین کاٹنے کی حاجت پڑتی ہی اور اُسمین خوف ہی

باب اکیسوان اُن بیماریون کے بیان مین جو عورتون سے مخصوص ہین اور رحم مین پیدا ہوتی ہین

رحم ایک عضو ہی لیفات عصبانی سے مرکب مثانہ کی شکل اور اسکا جرم سفید اور نرم اور پیچیں ور پیچیں ہونیکی یہ وجہ ہی کہ جنین کے بوجھ سے اور کشش سے کہ جنین کے بڑھتے وقت ہوا کرتی ہی اُسکو ایذا نہو اور اُسکے دو طبقے ہین اور اندر کے طبقے مین رگین اور نشیب بہت ہین جیسے معدہ کی چنتین اسلیے کہ جنین کو تھامسکے اور اُس طبقے مین دو تجویف ہین گویا دو تھیلی ہین لیکن گردن ایک ہی ہی اسی واسطے انسان کے ایک شکم مین دو بچے ممکن ہین مگر اور حیوانات کے رحم کے تجاویف پستان کے شمار پر ہوتے ہین اور اکثر اسی شمار پر بچے دیتے ہین جیسے کتا اور بلی اور اُنکے سوا اور یہ طبقہ اندرونی لیفہاے جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ سے بنا ہوا ہی یعنی جو لیفین جذب کرتی ہین اور ٹھہراتی ہین اور دفع کرتی ہین اور باہر کا طبقہ اندر کے طبقہ کے لیے غلاف کے طور پر ہی تاکہ اُسکی حفاظت کرے اور اُسکا ایک ہی جوف ہی اور رحم کی جگہ مثانہ کے نیچے اور امعا کے اوپر ہی اور اُسکی درازی ناف کے قریب سے فرج تک اور فرج کی درازی چھ انگشت سے کم نہین ہوتی ہی اُسی آدمی کی اُنگلیون سے اور گیارہ انگشت سے زیادہ نہین ہوتی اور اُسکی کوتاہی اور درازی آلت مرد کے اندازہ پر ہوتی ہی اور جماع کی کثرت سے بھی دراز اور گھری ہو جاتی ہی **فائدہ** جاننا چاہیے کہ رحم کی گردن عضلہ کی وضع پرتہ بتہ جمع ہوتی ہی تاکہ دراز ہوسکے اور رحم کو منی کے جذب کرنیکا شوق ہی یہی وجہ ہی کہ مجامعت کیوقت فرج کیطرف جھک پڑتا ہی اور رحم سب کا سب بیضہ اور قضیب کی صورت ہی کہ اندر کی جانب منقلب ہو گیا ہی اُسکی گردن تو بجاے قضیب ہی اور تن بجاے کیس انثیین کے مانند اور مادینہ کے بیضے بھی ایسے ہی ہوتے ہین جیسے مرد کے بیضہ لیکن مرد کے بیضے بڑے اور گول ہوتے ہین اور کچھ ایک درازی مائل اور دونون ایک تھیلی مین ہین اور عورتون مین چھوٹے اور گول اور چپٹے ہوتے ہین اور فرج کے دو طرف رحم کے باہر رکھے ہوئے ہین اور ہر ایک خصیہ پر ایک جدا غشا ہی اور ایک سے دوسرا الگ اور جیسا مردون مین خصیہ اور قضیب کے بیچ مین ایک راستہ دراز ہی اور اُسکو اوعیہ منی کہتے ہین عورتون مین بھی ایسا ہوتا ہی لیکن مردون مین تو خصیہ سے اوپر اگر مثانہ کی گردن کیطرف مائل ہو کر دو تین خم کھا کر قضیب کے مجری مین آتا ہی اور عورتون مین یہ اوعیہ خصیہ سے تہیگاہ کیطرف مائل ہوتا ہی تاکہ اُسمین سے منی رحم مین آئے اور عورتون کے بیضہ کا دوسرا نفع یہ ہی کہ جماع کیوقت سخت ہو کر رحم کی گردن کو ٹھہرا رکھین تاکہ مرد کا نطفہ اُسمین جا پڑے **فائدہ** نابالغ اور کواری عورتون کا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہی اور جبتک بالغ نہین ہوتین اُسکی تجویف پوری

نہین ہوتی اور جننے کے بعد زیادہ فراخ ہوجاتا ہی اور رحم نطفہ ٹھہرنیکے بعد بند رہتا اور پیدایش کے بعد فراخ ہوجاتا ہی اور فضلات طمثی حمل کے دنونمین جنین کی غذا بنتے ہین اور دودھ پلانیکے ایام مین دودھ بنجاتے ہین **فائدہ** ایک ہلکی سی جھلی سخت رگون سے کہ فرج کے بیچ مین کھینچی رہتی ہی بکارت اُسی سے مراد ہی اور ازالہ بکارت اُسکے ٹوٹ جانے اور پھٹ جانے سے مقصود ہی **فائدہ** دماغ سے ایک پٹھا رحم مین آملا ہی اُسی کے وسیلہ سے رحم کو دماغ سے مشارکت ہی لیکن مشارکت قوی نہین کیونکہ عصب مذکور اُسمین کچھ زیادہ نہین اور اس باب مین کئی فصل ہین ۔

فصل عقر کے بیان مین یعنی بچہ نہونا اور حمل نہ رہنا اسکی دو قسم ہین ایک تو یہ کہ عورت کیطرف سے ہو دوسری وہ ہی کہ مرد کی جانب سے ہو پہلی قسم وہ ہی عقر کہ عورت کی جانب سے ہوتا ہی اور اُسکے بہت انواع ہین نوع اول وہ ہی کہ سوء مزاج سرد رحم مین عارض ہو اور منی اور خون سرد اور خشک ہوجائے اُسکی علامت یہ ہی کہ خون حیض دیر مین اور کم آئے اور سرخ اور رقیق ہو اور جب آنے لگے اگرچہ کم ہو مگر بہت دنون مین موقوف ہو کیونکہ خون بلغمی جلد دفع نہین ہوتا اور ایسے آدمی کے موے نہانی کم ہوتے ہین اور جہان کہین کہ مزاج سرد تمام بدن مین پھیل جاتا ہی رنگ مین سفیدی اور لمس مین سردی ہوتی اور اُسکے سوا جو کچھ برودت کے لوازم ہین ظاہر ہوتے **علاج** اگر سوء مزاج سادہ ہو گرم دواؤن سے اُسکی اصلاح کرین اور اگر مادہ بلغم ہو اول اُسکو ایارجات اور حقنون سے نکال ڈالین اور اُسکے بعد تبدیل مین کوشش کرین اور جو کچھ اس کام مین آتا ہی یہ ہی مثرودیطوس اور سنجرینیا اور دوار المسک وغیرہ کھلانا اور زعفران سنبل الکلیل ساذج ہندی قردمانا اور بطا اور مرغی کی چربی اور بیضہ کی زردی اور روغن ناردین یہ سب آپسمین ملاکر اور صوف اُسمین بھرکر فرزجہ کرنا اور حیض سے پاک ہونیکے بعد زرنیخ سُرخ اور مرا اور جوز سرد اور میعہ اور قنہ اور حب الغار تبخیر کرنا یعنی دھونی لینا اور تبخیر کا طریق یہ ہی کہ دواؤن کو ایک برتن مین رکھکر اُسمین آگ ڈالین اور نلکی کے وسیلہ سے رحم مین دھوان پہونچائین اور ممکن ہی کہ ایک طباق مین سوراخ کرکے ان دواؤن پر ڈھانک دین اور عورت اپنے مکان مخصوص کو اس سوراخ کے مقابل رکھکر اس طباق پر بیٹھے تاکہ دھوان اندر پہونچے اور فرج کو حنظل کے مطبوخ سے دھونا نہایت مفید ہی اور ایسا ہی رحم پر محجمہ ناری لگانا اور بہتر غذا قلیہ اور مطنجنہ پرند جانورون کے گوشت کا اور اُسکے سوا گرم مصالحہ ملاکر اور زردۂ بیضہ نیمبرشت دارچینی یا تخم انجرہ باریک اُسپر ڈال کر دوسری نوع وہ ہی کہ سوء مزاج گرم رحم مین آجائے اور منی کو جلاکر فاسد کرڈالے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ خون حیض مین گرمی اور غلظت اور سیاہی ہو اور عانہ پر بال زیادہ ہون پھر اگر تمام بدن مین حرارت ہی بدن دُبلا اور رنگ زرد ہوگا **علاج** تبرید کے لیے شربت بنفشہ شربت نیلوفر شربت خشخاش شربت سیب شربت صندل لیمون شربت فواکہ پلائین اور چوزۂ مرغ اور برہ اور بزغالہ کا گوشت اور کدو اور اسفاناخ کھلائین اور زردۂ بیضہ اور مرغی اور بطا کی چربی روغن بنفشہ مین ملاکر فرزجہ کرین اور بسا اوقات کہین صفرا بھی غالب ہی اُسکے تنقیہ مین کوشش کرین جیسے اُسکے مناسب ہو تیسری نوع وہ ہی کہ سوء مزاج خشک رحم مین عارض ہو اور منی کو خشک کرڈالے اُسکی علامت یہ ہی کہ حیض نہ آئے مگر بہت کم اور اگر خشکی عام ہو بدن دُبلا اور ناتوان ہو اور فرج ہمیشہ خشک رہے اور شاید کہ نہایت خشکی سے ایسا معلوم ہو کہ پوست خشک ہی **علاج** ترطیب کے لیے اسفیدباجات چکنے چکنے اور فالودجات کھلائین اور تازہ دودھ اور شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر پلائین اور روغن بنفشہ روغن کدو روغن نیلوفر اور بطا اور مرغیون کی چربی شانہ پر اور فرج مین ملین اور مغز ایل اور روغن گاؤ اور عورتون کا دودھ جدا جدا یا سب ملاکر ایک کپڑا اُسمین بھرکر فرزجہ کرین چوتھی نوع وہ ہی کہ سوء مزاج تر رحم مین پیدا ہو اور اُسکی ماسکہ کو ضعیف کرڈالے اور اُسمین

ایک صفائی آجاتی اس سبب سے اکثر اُسمین منی نہ ٹھہر سکے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ ہمیشہ رحم سے رطوبت بہے اور اگر حمل ٹھہرے ساقط ہو جائے اور اکثر تین مہینے سے زیادہ نہ ٹھہرے **علاج** تنقیۂ رطوبت کے لیے ایارجات کھلائین اور قی اس جگہ بہت نفع دیتی ہی اور خشک غذائین جیسے کباب گرم اور خشک مصالحہ ملا کر کھلائین اور شحم حنظل انزروت شبت سماق مرزعفران عود باریک بنا کر شہد مین ملائین اور صوف اُسمین بھر کر فرزجہ کرین اور خشک دواؤن کے مطبوخ سے مثلاً گل سُرخ اظفار الطیب صعتر سنبل سک سلیخہ رحم مین حقنہ کرین پانچوین نوع وہ ہی کہ خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی رحم پر گرے اور منی اور رحم کو فاسد کرے اور اُسکی علامت بلغمی مین رطوبت سفید اور صفراوی مین زرد اور سوداوی مین سیاہ کا نکلنا اور یہ نوع اگرچہ پہلی انواع مین گذر چکی مگر تنبیہ کے لیے ایک جدی نوع مین بیان کیجاتی ہی **علاج** تنقیہ عام کے لیے پینے کی چیزون سے خلط غالب کا تنقیہ کرین اور رحم پاک کرنے کے لیے حقنہ کرین پھر شیافات اور ضمادات اور حقنجات کہ قابض اور خوشبو ہون استعمال کرین تاکہ رحم کو قوت حاصل ہو پھر دوسرے مادہ کو قبول نکرے چھٹی نوع وہ ہی کہ عورت حد سے زیادہ فربہ ہو جائے اور بدن مین اور رحم مین چربی زیادہ ہو جائے اُسکی علامت یہ ہی کہ شکم جیسا چاہیے اُس سے بڑا اور اونچا ہو اور ہلنے چلنے مین سانس تنگ ہو جاتے اور اگر کچھ ایک ریح اور ریاز شکم مین جمع ہو ایذا پہونچے اور فرج تنگ رہے اور اگر حمل ٹھہر جائے جب بچہ بڑا ہو گر پڑے کیونکہ جگہ تنگ ہی **علاج** بدن دبلا کرنیکے لیے فصد کرین اور مسہل دین اور غذا بہت کم کرین اور اطریفل صغیر اور کمونی اور جو چیز خشکی لائے ہمیشہ کھلائین اور دوا اللک کی اسبابین عجیب خاصیت ہی **دوا اللک** لک مغسول دو تولہ تخم کرفس کوہی زیرہ کرمانی زنجبیل ہر ایک آٹھ درم کمافیطوس نرو فاے خشک ہر ایک چار درم اور چار دانگ جنطیانا وزراوند مدحرج ہر ایک ایک درم صبر سقوطری سنبل ہر ایک بارہ درم فوہ پندرہ درم حب بلسان سلیخہ مصطگی قصب الذریرہ اسارون مقل ہر ایک چھ درم کندر چار درم دار فلفل نر راوند طویل ہر ایک ساڑھے تین درم رب السوس اٹھائیس درم راوند جعدہ اذخر ہر ایک دو درم فلفل قسط ہر ایک دس درم سیسالیوس تین درم یہ سب اٹھائیس دوائین ہین اُنکو کوٹ چھانکر شہد مین ملائین خوراک ایک مثقال اور اس دوا کی یہ خاصیت ہی کہ جگر اور طحال اور معدے کی سختی کو دور کرتی ہی اور استسقا کو اور امعا کو فائدہ دیتی ہی اور سدہ کھولتی ہی اور بول کا ادرار کرتی ہی اور بدن کو بہت جلد دُبلا کر ڈالتی ہی اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو توڑ کر نکال دیتی ہی **دوا اللک صغیر** کہ اُسکے منافع دوا اللک کبیر کے قریب ہین لک مغسول قسط تلخ فقاح اذخر ترمس حب الغار حلبہ فلفل ہر ایک دس درم ریوند چینی پندرہ درم یہ سب آٹھ چیزین ہین کوٹ چھانکر شہد مین ملائین خوراک ایک درم مطبوخ افسنتین کے ساتھ یا گرم پانی کے ساتھ ساتوین نوع وہ ہی کہ عورت نہایت لاغر ہو یہانتک کہ اعضا کی غذا کا فضلہ نرہے کہ خون حیض پیدا ہو تاکہ اُس سے بچہ کی غذا بنے **علاج** فربہی کے لیے مسمن غذائین اور دوائین کھلائین اور آرام اور سکون اختیار کرین اور فربہ کرنیکی تدبیر کتاب کے آخر مین آئیگی آٹھوین نوع وہ ہی کہ جنین کی غذا یعنی خون حیض کسی وجہ سے بند ہو جائے اور اُسکی علامت حیض کا بند ہونا ہی **علاج** جو چیز کہ مدر طمث ہی یعنی خون حیض کا ادرار کرتی ہی اور احتباس حیض مین آئینگی استعمال کرین نوین نوع وہ ہی کہ رحم مین ورم گرم یا بواسیر یا صلابت یا قروح ردیہ عارض ہون اس سبب سے حمل ٹھہر نہ سکے اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ حمل تب ہی رہتا ہی کہ رحم صحیح اور اُسکے افعال سالم ہون اور ان امراض مین سے ہر ایک کی علامات اور علاج اُسکے فصول مین تلاش کرین دسوین نوع وہ ہی کہ باد غلیظ رحم مین پیدا ہو اور نطفہ کو اور جنین کو نہ ٹھہرنے دے اُسکی علامت یہ ہی کہ عانہ یعنی پیڑو ہمیشہ پھولا ہوا رہے اور نفاخ چیزون سے ایذا پہونچے اور اگر حمل ٹھہر جائے بڑے ہونیسے پہلے گر جائے اور مجامعت کیوقت فرج سے ہوا کی آواز آئے جیسے مقعد سے آیا کرتی ہی **علاج**

مارالاصول روغن بیدانجیر مین ملاکر پلائین اور جو چیز کہ نفخ کو دفع کرتی ہو مثلاً گلاب اور عرق بادیان اور گلقند وغیرہ کہ رحم بارد کی تدبیر مین مذکور ہو جیسے محاجم ناری یعنی گلاس لگانا اور معجونات گرم اور حقنہ اور فرزجہ اور روغن اور طلا اور غذائین اور ریاح کی توڑنیوالی دوائین استعمال کرین اور بادانگیز چیزون سے پرہیز کرین فائدہ مارالاصول اور روغن بیدانجیر اُسوقت دینا چاہیے کہ حمل نہوا اور جب کہ حمل ظاہر ہوا اُس سے پرہیز ضرور ہو تاکہ اسقاط نہو جائے کیونکہ وہ رحم کا تنقیہ کرتا ہی جوارش کہ ریاح کو دفع کرتی ہو زرنباد درونج جوز بوا ہیل قاقلہ قرنفل اجواین تخم کرفس زنجبیل ہر ایک دو درم زیرہ مدبر بسر کہ پانچ درم جند بیدستر آدھا درم کوٹ چھانکر قند مین یا شہد مین ملائین خوراک ایک مثقال نیمگرم پانی کے ساتھ گیارھوین نوع وہ ہو کہ فم رحم مین ورم صلب یا رتقہ یا ثولول وغیرہ جو کچھ فم رحم کو بند کرے اور منی کو رحم مین جانے سے مانع ہو عارض ہوا اور عقر کی اس نوع کو انغلاق الرحم کہتے ہین اور اُنمین سے ہر ایک محسوس ہوتا ہو اور پہچانا جاتا ہو علاج اگر ممکن ہو سبب کا ازالہ کرین اور نہین تو چھوڑدین کہ کوئی اور آفت برپا نکرے کیونکہ ان امراض کا استیصال نہین ہوسکتا مگر لوہے کے آلات یا ادویہ حارۂ اکالہ سے اور اُسمین خوف ہو بارھوین نوع وہ ہو کہ فم رحم فرج کے مقابل سے پھر جائے اس سبب سے اُسمین منی نہ پہونچے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ جماع کیوقت رحم مین درد ہو اور جب دائی اُنگلی سے تلاش کرے معلوم ہو جائے کہ کسطرف مائل ہو اور شاید کہ زحیر عارض ہو اور بول اور غائط بند ہو جائے اور سبب کے موافق دوسرے آثار پوشیدہ نہین اور اُسکا سبب یا تو ورم صلب ہو یا تکاثف اور قبض کہ ورم کی ایک شق مین عارض ہو یا امتلا کہ اُسکی ایک شق کی رگون مین پیدا ہو یا تمدد کہ ایک شق کی رباط اور لیفون مین واقع ہو اس سبب سے کہ اخلاط غلیظ اُسکے رباطات اور الیاف مین آپڑین اور بہت بوجھ کا اُٹھانا اور کودنا اور ڈرنا اور بوجھل چیز کا کھینچنا اور اُسکے سوا کہ نتوءالرحم مین آئیگا یہ سب امور اس مرض کو پیدا کرتے ہین علاج اگر ٹیڑھا ہونیکا سبب رگون کا امتلا اور تمدد ہو صافن کی فصد کھولین اُس جھکی ہوئی طرف کے مقابل سے اور اگر صرف قبض اور تکاثف اُسکا سبب ہو بغیر مادہ تو انجیر بابونہ حلبہ مغز تخم قرطم تخم السی کے مطبوخ مین روغن کنجد ملاکر قبل مین حقنہ کرین اور روغن بابونہ اور بط اور مرغیون کی چربی ملین اور برگ کرنب پکاکر اور روغن کنجد اور مرغی کی چربی ملاکر اور صوف اُسمین بھرکر حمول کرین اور حمام مرطب اور آبزن رحم کے قبض اور تکاثف کے زائل کرنے مین بہت مفید ہین اور اگر رحم پر رطوبات کے گرنے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تنقیہ کے لیے ایارجات استعمال کرین انتباہ جسوقت کہ سبب زائل ہو اور میلان باقی رہے چاہیے کہ اُسکو دائی انگلی سے سیدھا اور درست کردے تاکہ رحم فرج کے مقابل آجائے اور چاہیے کہ دائی اپنی انگلی پر قیروطی یا چربی کی قسم سے کچھ لگائے کہ رحم کو صدمہ نہ پہونچے اور بآسانی اپنی جگہ پر آجائے تیرھوین نوع وہ ہو کہ رحم مین تو کوئی علت نہو اور بدن سالم ہو لیکن امور خارجیہ یا نفسانیہ مین سے کوئی امر پیش آئے کہ نطفہ کو یا جنین کو نہ ٹھہرنے دے اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہو ایک تو یہ کہ عورت انزال کے بعد جلد اُٹھے اور منی ابتک رحم مین نہ ٹھہری ہو دوسرے یہ کہ سخت حرکت کا اتفاق ہو یا شدت سے بھوکے رہنے کا اتفاق پڑے یا امور بدنی یا نفسانی کے سبب الم پہونچے تیسرے یہ کہ غلط کے استفراغ یا جماع کی کثرت یا حمام کی کثرت کا اتفاق ہو اس سبب سے جنین ساقط ہو استفراغ کا ضرر تو اسلیے ہوتا ہو کہ اعضا کو ضعیف کرتا ہی اور پاس ہونیکے سبب رحم مین بھی ضعف آتا ہی اور جماع کی کثرت سے اس لیے ضرر ہوتا ہو کہ رحم باہر کی طرف حرکت کرتا ہی اسلیے کہ اُسکی طبیعت مین منی کے جذب کرنیکا اشتیاق ہی اس سبب سے جنین ہل جاتا ہو اور گر پڑتا ہی اور حمام کی کثرت اس لیے مضر ہو کہ رحم نرم ہو کر جنین پھسل جاتا ہی اور جنین کو سردہوا کی احتیاج پڑتی ہو اور رحم باہر کیطرف حرکت کرتا ہی فائدہ امور نفسانیہ غضب ہی اور خوف اور غم اور خوشی اور یہ امور عقر اور سقوط کے باعث نہین ہوتے مگر جب کہ افراط کو پہونچین

خاصکر خوشی کہ اُسمین شاذ و نادر ساقط ہونیکی نوبت پہونچتی ہی اور امور بدنی کہ اسقاط کرتے ہین سو جونسا مرض کہ رحم کی ماسکہ کو ضعیف کرڈالے علاج اُن اسباب سے جو اسقاط کرتے ہین اور نطفہ کے قرار کو مانع آتے ہین پرہیز کرین اور جو کچھ کہ حوامل کے لیے مضر ہی اُنکی تدبیر مین آئیگا اگرچہ تقریبًا بیان کیا گیا ہی دوسری قسم وہ عقر ہی کہ مرد کی طرف سے ہو اور یہ مردون کے امراض مین داخل ہی لیکن چونکہ اُسکا ظہور عورتون پر موقوف ہی لہذا اس باب مین لکھا جاتا ہی اور اکثر عوام اس مقام سے غافل ہین اس صورت مین عورتون کے اسقام مین ہی رجوع کرتے ہین سو طبیب کو لازم ہی کہ اول دریافت کرے کہ مرد مین عیب ہی یا عورت مین اور اُسکے موافق تدارک کرے اور یہ قسم تین طرح پر ہی پہلی نوع وہ ہی کہ مرد کی منی کا مزاج بگڑ جائے اور پیدا کرنیکی استعداد اُسمین سے معدوم ہو جائے گرمی کے سبب سے یا سردی کے باعث سو حرارت تو اسلیے کہ جلاتی ہی اور سردی اسواسطے کہ سرد کرتی ہی اور جما دیتی ہی اور جاننا چاہیے کہ منی کے مزاج کی رطوبت اور یبوست حمل کو مانع نہین ہوتی مگر جہان کہین ایسے مرد کو ایسی عورت سے اتفاق پڑے کہ اُسکے رحم کا یا منی کا مزاج مرد کی منی کے مزاج سے برابر ہو کہ اس صورت مین بگاڑ زیادہ ہوتا ہی اور منی کی حرارت کا نشان یہ ہی کہ منی زرد اور کم ہو اور نکلتے وقت جلن معلوم ہو اور مزاج مین حرارت ہونیکی اور علامات ظاہر ہون اور شاید کہ منی مین بو آئے یہ بات اُسوقت ہی کہ حرارت غریبہ حد سے زیادہ ہو اور ٹھہر جائے اور منی بارد ہونیکی علامت یہ ہی کہ منی رقیق اور سفید ہو اور برودت کی اور علامات کہ بارہا اُنکا ذکر آیا ہی ظاہر ہون علاج حرارت اور برودت کے موافق غذاؤن اور دواؤن سے جیسا مناسب ہو مزاج کی تعدیل کرین اور ایسی عورت رکھین کہ اُسکا مزاج مرد کے مزاج سے مضاد ہو تاکہ دونون کی منی ملکر معتدل ہو جائے اور رحم مین ٹھہر جائے دوسری نوع وہ ہی کہ کمرہ کی رباط کوتاہ ہو اس سبب سے منی رحم کی انتہا مین نہ پہونچے اور اُسکا نشان یہ ہی کہ کمرہ خمدار اور جھکا ہوا ہو یعنی خصیتین کیطرف جھکا ہوا اور بول بھی سیدھا اور تیزی سے نہ نکلے بلکہ نیچے کی جانب دھار کا رخ ہو اور کمرہ فتحہ سے قضیب کا سر مراد ہی علاج چربیان اور مغز اور لعابات اور روغن ملین تاکہ اُسمین نرمی آجائے پھر آلت کو کھینچکر سیدھا کرین اور سیدھی چیز پر سیدھا باندھ دین تاکہ سیدھا ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے فائدہ نہو جسطرف مین خم ہی وہان سے کچھ ایک رباط کو کاٹ ڈالین اور کسی سیدھی چیز پر باندھ کر اسی طرح رکھین جبتک کہ زخم اچھا ہو جائے تیسری نوع وہ ہی کہ مرد کے آلات منی مین فتور پڑے مثلاً خصیتین کی رگین کٹ جائین یا دونون کانون کے پیچھے کی رگین کٹ جائین جیسا بقراط نے کتاب الکی و الجراحات مین کہا ہی کہ ان رگون کا قطع کرنا نسل کو باطل کرتا ہی اُسکا علاج غیر ممکن ہی اور جان لے کہ کبھی مرد یا عورت کی منی مین اصل پیدائش سے ہی ایک ایسی خاصیت ہوتی ہی کہ انعقاد کے قابل نہین ہوتی اور اُسکے سوا کوئی اور سبب نہین ہوتا جیساکہ بعض درختون کو پھل نہین آتا اور عقر حقیقی یہی ہی اُسکا تدارک نہین ہو سکتا کیونکہ اُسکا سبب معلوم نہین لیکن جو دوائین کہ حمل کے لیے بالخاصیت مفید ہین ممکن ہی کہ مشیت الٰہی کے موافق فائدہ کرین فائدہ اسبات کے امتحان مین کہ عقر مرد کی طرف سے ہی یا عورت کی جانب سے دونون کی منی کو الگ الگ پانی مین ڈالین جونسی پانی پر ٹھہر جائے اور تہ مین نہ بیٹھے عقر اُسکی طرف سے ہی دوسرا طریق یہ ہی کہ ہر ایک کا پیشاب درخت کا ہو یا کدو کی جڑ مین الگ الگ ڈالا کرین سو جسکا پیشاب اس درخت کو خشک کر دے عقر اُسکی طرف سے ہی ایک اور طریق یہ ہی کہ گیہون اور جو اور باقلا کے سات دانہ لین اور مٹی کے برتن مین ڈالکر حکم کرین کہ اُسپر پیشاب کیا کرین اور مرد عورت دونون کا برتن جدا جدا ہو جسکے برتن مین دانہ جمین اُسی کی طرف سے عقر ہی اور یہ امتحان خاص اُسی عقر کے لیے ہوتا ہی کہ منی مین اصل خلقت سے وہ خاصیت ہو جس سے پیدائش نہو سکے اور دونکا امتحان یہ نہین ہی اُن دواؤن کا بیان کہ بالخاصیت حمل کے رہنے پر امداد کرتی ہین نشارۂ عاج ایک مثقال کھانا مفید ہی دوسرا نسخہ بول فیل جماع کیوقت یا اُس سے پہلے پلانا

بہت موثر ہی اور نسخہ بذر الانجدان کہ اُسکو بذر سیسالیوس بھی کہتے ہین اسکا کھانا مجرب ہی اور نسخہ پنیر مایہ کے اقسام خاص کر پنیر مایۂ خرگوش کا طہر کے بعد حمول مفید اور نسخہ فرزجہ کہ سک اور سنبل اور خصیۃ الثعلب اور روغن بلسان اور روغن بان اور روغن سوسن سے بنائین اسباب مین مفید ہی ایک اور ترکیب

فادزہر حیوانی دوغ کے ساتھ کھلانا لڑکا ہونے کے حمل پر امداد کرتا ہی

فصل علامات حمل اور نر و مادہ کا فرق اور تدبیر حبالی کے بیان مین یعنے حوامل اور کثرت اسقاط اور عسر ولادت اور

احتباس مشیمہ اور جنین میت اور احتباس نفاس اور تدبیر تسکین درد رحم کہ ولادت کے بعد پیدا ہوتا ہی اور حمل ساقط کرنیکا حیلہ اور وہ حیلہ جس سے حمل نہ ٹھہرے اور ہر ایک علیحدہ قسم مین بیان کیا جاتا ہی پہلی قسم علامات حمل اور نر و مادہ کا فرق سو حمل کی علامت تو یہ ہی کہ فرج تنگ اور خشک ہو جائے اور رحم کا مُنھ بند ہو جائے اور فرج اور ناف کے درمیان تھوڑا سا درد پیدا ہو اور عورت جماع سے کراہت کرے اگر حمل مین لڑکا ہو اور مجامعت سے اُسکو الم پہونچے اور دوسرے آثار جماع کے بعد قشعریرہ اور حیض کا موقوف ہونا اور سر پستان مین سیاہی اور آنکھ کی سفیدی مین تیرگی اور غثیان اور بُری چیزون کی طرف دل آنا جیسے کوئلا اور مٹی اور اُنکے سوا ظاہر ہون اور نرینہ کی علامت یہ ہی کہ عورت کا رنگ خوب اور صاف معلوم ہو اور پیشاب رنگین ہو اور اکثر اوقات داہنی پستان بائین سے زیادہ ہو اور سر پستان سرخی مائل ہو جائے اور جنین کی حرکت داہنی طرف محسوس ہو اور عورت پر حرکت گران نہو اور لطیف چیزون کے کھانیکی خواہش رکھے اور حکما نے کہا ہی اگر درد عورت کی کمر سے اُٹھے پھر شکم مین آئے لڑکا ہوتا ہی اور اگر درد ناف اور فرج کے درمیان سے اٹھتا ہی لڑکی ہوتی ہی اور مادینہ کی علامت یہ ہی کہ رنگ کی رونق جاتی رہے اور حرکت سست ہو جائے اور سینہ کا سر سیاہ اور بائین پستان داہنی سے بڑی ہو جائے اور قارورہ سفید اکثر احوال مین اور اکثر جنین کی حرکت بائین طرف محسوس ہو اور پیٹ بہت بڑا نہو اور عورت کو اکثر بری چیزونکی خواہش ہو مثلاً مٹی وغیرہ اور اشتہاے کاذب پیدا ہو اور امتحان کے لیے بقراط نے کہا کہ اگر حمل مین شک پڑے شہد سر دیانی مین ملا کر پانچ مثقال سوتے وقت عورت کو پلائین اگر ناف مین مروڑا اور پیچش پیدا ہو حاملہ ہی اور نہین تو نہین دوسرا طریق یہ ہی کہ حکم کرین کہ روزہ رکھے شام کیوقت افطار سے پہلے عود یا اُسکے سوا ایسے برتن مین جلائین کہ اُسکی بو نہ نکلے اور اُس برتن مین ایک ٹونٹی لگا کر اُسکا دوسرا سر فرج مین لائین سو اگر اُسکی بو عورت کی ناک مین پہونچے حاملہ ہی اور نہین تو نہین اور بعض یہ طریق کہتے ہین کہ زراوند کو تکر شہد مین ملائین اور پنبۂ صوف مین لگا کر نہار فرزجہ کرین اور دوپہر تک کچھ نہ کھلائین سو اگر اُسکے مُنھ مین کچھ مزہ نہین معلوم ہوتا حاملہ نہین اور اگر مزہ معلوم ہوتا ہی حاملہ ہی پھر اگر میٹھا مزہ معلوم ہو حمل مین لڑکا ہی اور اگر مُنھ کا مزہ تلخ ہی حمل مین لڑکی ہی دوسری قسم حاملہ عورتون کی تدبیر کے بیان مین جسوقت کہ حمل معلوم ہو واجب ہی کہ عورت کودنے اور بوجھ اُٹھانیسے اور دوڑنے اور چیخ مارنے سے اور ایسی چیزون سے اور امتلا اور غضب اور خوف اور غم سے اور جو چیزین کہ ادرار حیض کرتی ہین اُنکے کھانیسے اپنے آپکو بچائے اور فصد اور مسہل سے پرہیز کرے خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتوین مہینے کے بعد اور جہان کہین کہ اسہال کی ضرورت پڑے تلیین کے لیے خیار شنبر وغیرہ پر قناعت کرین اور جسجگہ کہ خون کا نکالنا ضروری ہو اگر پچھنون سے اُسکی تسکین ہوسکے بہتر ہی اور اگر فصد کرین تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ مین نکالین اور حاملہ کو چاہیے کہ ہر وقت بیکار پڑی نرہے بلکہ چلتی پھرتی رہے تاکہ فضول تحلیل ہون اور حوامل کو جماع ضرر کرتا ہی خاصکر اگر اُسکا مرد جماع مین قوی اور دراز آلت ہو کہ ہر دفعہ قضیب کا سر رحم کے مُنھ پر ٹکرائے اور ایسا ہی

نفاخ چیزین مثلاً لوبیا اور کبر اور باقلا اور نخود اور کنجد اور کرفس مضر ہین اور چاہیے کہ بچہ کی حفاظت کے لیے تاکہ اسقاط سے محفوظ رہے ادویۂ قلبیہ جیسے مفرحات یاقوتیہ وغیرہ اور تریاق اور مثرودیطوس اور دواء المسک اور درونج اور زرنباد کھلایا کرین مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت سے اور پاکیزہ روٹی اور یکسالہ بکری کا گوشت اور بہی اور سیب اور امرود اور انار اور مویز اور شراب ریحانی نافع ہین لیکن جہان کہین کہ رطوبت مزلقہ زیادہ ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے لازم ہے کہ شوربا اور اسفیدباج اور میوون سے اور حمام سے پرہیز کرین اور اگر کچھ قبض ہو اُسکے تلیین پر اعانت رکھین موافق چیزون سے الحاصل حاملہ کی طبیعت مین قبض اچھا نہین کیونکہ امعا کا امتلا رحم سے نزدیک ہونیکے سبب جنین کو ایذا پہونچاتا ہے اور رطوبت مزلقہ کے دفع کرنیکے لیے ادرار اور تعریق یعنی عرق لانا اور حقنہ اور اسہال خوب ہین اور جبتک تعریق سے کام چلے ادرار نکرین اور جبتک نرم حقنہ سے قبض کھلے مسہلات نہ پلائین اور جو عوارض اُنکو اکثر پیش آتے ہین اُنمین سے ہر ایک کی تدبیر لکھی جاتی ہے قے اور غثیان کی تدبیر اور حوامل کو اکثر یہی بات پیش آتی ہے کیونکہ معدے مین اخلاط جمع ہوتے ہین اسیواسطے کہتے ہین کہ جبتک حد سے زیادہ نہو اُسکو نہ روکین خاصکر اگر ابھی تک چار مہینے نہین گذرے کیونکہ وہ حیض کا مواد ہے کہ دفع ہوتا ہے مگر جب ضعف کا خوف ہو یا قے کی حرکت سے یہ خوف ہو کہ جنین کو الم پہونچیگا یا چار مہینے گذر چکے ہون لازم ہے کہ اُسکو ساکن کرین اُن چیزون سے کہ امراض معدہ مین قے اور غثیان کے باب مین مذکور ہین اور غثیان دفع کرنیکے لیے شبت اور تخم ترب سے قے کرنا مفید ہے جسکو قے کرنا آسان ہو اور ریاضت معتدل مثلاً کچھ چلنا اور کبھی کبھی سوار ہونا مفید ہے اسواسطے کہ اخلاط تحلیل ہوتے ہین بُری چیزون کی اشتہا کی تدبیر امراض معدہ مین جدی فصل مین لکھی گئی جو کچھ احوال حوامل کے مناسب ہو وہان سے اخذ کرین خفقان کی تدبیر کبھی حاملہ کے فم معدہ مین کوئی خلط آتی ہے اور خفقان لاتی ہے اس صورت مین گرم پانی اور گلاب گرم ٹھہرا کر پینا اور ریاضت معتدل کا کرنا بہتر ہے اور اگر اس تدبیر سے دور نہو قلب کے امراض مین رجوع کرین ریاح کی تدبیر کہ معدہ مین اور آنتون مین بھرتی ہین اُسکو دفع کرے معجون کمونی اور سفوف مقوی وغیرہ کچھ ایک کھانیکے بعد دین مفید ہے اور کھانا کم کرنا اور حرکت معتدل بہت خوب ہے ورم کی تدبیر کہ پانون کی پشت پر پیدا ہو روغن اور سرکہ ملا کر طلا کرین اور نمک سرکہ مین بھی مفید ہے اور برگ کرنب پکا کر ضماد کرنا اور رسوت کرنب کے پانی مین ایلوا صندل اور فوفل عنب الثعلب کے پانی مین طلا کرنا فائدہ مند ہے خارش اور جوشش کی تدبیر کہ فرج کے اندر یا باہر پیدا ہو لعاب خطمی اور گل سرشو طلا کرنا اور گل سرشو روغن مین اور شیرۂ عنب الثعلب مین اور تربوز اور کاسنی کے پانی مین جو نسا انمین سے میسر ہو ملا کر اُسمین بیٹھنا اور فرج کے اندر اور باہر دوائے مذکور کا لگانا فائدہ کرتا ہے تدبیر اسبات کی کہ پشت اور شکم کے عضلات جنین کے بوجھ اور بخارات سے بھر کر کھنچ جائین اور اُنمین نہایت تکان اور ماندگی پیدا ہو اس صورت مین روغن گل ملنا اور بکری کی مینگنیان اور جو کا آٹا لیکر اُسکی روٹی پکا کر ایک کپڑے مین باندھ کر اُس سے تکمید کرنا اور لطیف غذائین کھلانا اور پشت اور گردن اور کتف اور بازو کے عضلات کو زور سے ملنا فائدہ دیتا ہے تدبیر اُس خون کی کہ حاملہ عورتون سے بیحل اور بے دستور جاری ہو عدس گلنار پوست انار انجیر خشک ہلیلہ پانی اور سرکہ مین پکائین اور اُسکے پانی مین آبزن کرین اور اُسکا ثفل باریک پیسکر عانہ پر طلا کرین اور اگر بہت سا خون آئے قرص کہربا اور جو کچھ افراط طمث مین آئیگا انشاء اللہ تعالی وہ استعمال کرین فائدہ جبکہ نوان مہینا شروع ہو چاہیے کہ حاملہ ہمیشہ تین درم روغن بادام شیرین نہار کھائے اور جو چیز کہ ترش اور قابض اور غلیظ ہے اُس سے پرہیز کرے کیونکہ اگر ایسا کریگی بچہ بے زحمت پیدا ہوگا نہایت پاکیزہ اور ایسا ہی جبکہ ولادت کے دن نزدیک آجائین چاہیے کہ حمام اور آبزن مین جسمین کرنب جلے

شبت السی پکا ہوا آئے اور اُسکے شکم اور پشت پر روغن شبت روغن بابونہ روغن کنجد ملین اور چکنی غذائین اور قند اور روغن بادام کا حلوا کھلائین تاکہ آسانی سے جنے اور عسر ولادت کی تدبیر کا بیان آگے آئیگا تیسری قسم کثرت اسقاط کے بیان مین یعنی کثرت سے حمل گرنا اُسکے اسباب بہت ہین ایک تو خارجی مثلاً چوٹ لگنا اور گر پڑنا اور زور سے اُچھلنا خاص کر پیچھے کی طرف دوسرے نفسانی جیسے غضب حد سے زیادہ اور غم حد سے زیادہ اور حمام مین بہت ٹھہرنا اور ہوا کی حرارت اور برودت کی افراط اور ایسی غذاؤن کی خوشبو کا سونگھنا جن پر دل مائل ہوا اور میسر نہون اور شاید کہ حد سے زیادہ خوشی مین شاذ و نادر اسقاط کی نوبت پہونچے تیسرے بدنی بیماریان مثلاً حد سے زیادہ خلو خواہ بھوک کے سبب خواہ استفراغ کی وجہ سے ہوا اور بہت امتلا اور تخمہ اور جماع کی کثرت چوتھے یہ کہ جنین کے حال مین فساد آنے سے اسقاط ہو جائے مثلاً جنین ضعیف ہو جائے یا مر جائے اور طبیعت اُسکو دفع کرے اور جنین کی بیماریون کا نشان یہ ہی کہ اُسکی مان اکثر بیمار رہے اور استفراغات کی کثرت اور حیض کا جاری ہونا اور شروع حمل مین دودھ کا بہنا اور ضعف کی علامت خاصہ یہ ہی کہ جنین حرکت نکرے یا حرکت ضعیف کرے اس فقیر کے زمانہ مین ایک عورت کو حمل رہا اور چار مہینے تک جنین کی حرکت اُسکو خوب معلوم ہوتی رہی اُسکے بعد بدون باعث ظاہری جنین کی حرکت موقوف ہو گئی اور شکم جو بڑھا تھا دب گیا بلکہ اس چار مہینے مین جو کچھ نشو و نما کی نوبت پہونچی تھی اُسمین بھی کمی آگئی اسی حالت مین آٹھ مہینے گذر گئے اور نوان مہینا تھا کہ یکبارگی اُسکے شکم مین درد شدت سے اُٹھا اور بچہ ایک غشا مین لپٹا ہوا نکلا جب غشا کو پھاڑ کر بچہ کو نکالا خلقت مین پورا تھا اور تمام اعضا جیسے نوین مہینے کی پیدائش مین ہونے چاہیین پورے پورے تھے مگر مُنھ اور سر کہ اُنمین فتور پڑا تھا اور تمام سر بھیچا ہوا نرم تھا گویا اُسمین ہڈی نہ تھی اور تمام چہرہ مین بجز مُنھ کے اور ناک کے دو سوراخ بہت چھوٹے چھوٹے کے سوا اور کچھ نہین معلوم ہوتا تھا خواہ آنکھ یا ناک کی جڑ وغیرہ اور دونون کان گردن کی جڑ مین لگے ہوے تھے اور گردن بہت فربہ تھی اور اگلے دو دانتون کی جگہ سخت نیش کے مانند اُبھری ہوئی گویا دانت ہین اور جب پیدا ہوا دم نہ تھا اور اس مدت حمل مین اُسکی مان کو کچھ بیماری اور تکلیف نہ تھی اس حکایت سے بہت سے فائدہ نکلتے ہین۔ پانچوان سبب کہ اسقاط کا باعث ہوتا ہی یہ ہی کہ رحم کا مُنھ بہت فراخ ہو یا اُسمین رطوبت زیادہ ہو اس سببسے بچہ رحم مین نہ ٹھہر سکے اور پھسل جائے چھٹا سبب یہ ہی کہ سوء مزاج حار محرق یا بارد منجمد یا ریاح رحم مین آکر اسقاط کے باعث ہون ساتوین یہ کہ حیض کا بند ہونا جو حمل کو لازم ہی اُس سے اسقاط کی نوبت پہونچے اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ خون زیادہ ہو اور جنین کی غذا مین تھوڑا صرف ہو پھر وہ خون زیادہ ہو کر جنین کو پھسلائے آٹھوین یہ کہ عورت نہایت لاغر ہو اور اُسکے اعضا بھوکے رہین چنانچہ اُسکی غذا مین سے کچھ نہ بچے کہ حیض بنکر جنین کی غذا مین صرف ہو پھر جنین ضعیف ہو اور طبیعت اُسکو دفع کرے پانچوین سبب سے ساتوین سبب تک اگرچہ امور بدنیہ مین داخل ہین لیکن کثرت فوائد کے لیے جدا جدا لکھے گئے **فائدہ** جس عورت کا بدن اعتدال کے درجہ مین ہوتا ہی اور دوسرے تیسرے مہینے مین اُسکا حمل گرتا ہی معلوم کر سکتے ہین کہ اُسکے نقر رحم یعنی رحم کی رگون کے مُنھ کہ چھتون کی صورت ہین رطوبت مخاطی سے بھرے جائین اس سببسے ماسکہ جنین کو نہین تھام سکتی اور جہان اسباب خارجیہ یا نفسیہ اُسکے باعث ہون اُسکی علامت ظاہر ہی اور اُنسے بچنا اُسکا علاج اور جہان اسباب بدنیہ ہون اسکا نشان بھی ظاہر ہی علاج جلد اُسکا ازالہ کرین موافق چیزون سے مثلاً اگر رطوبت کے سبب فم رحم سُست ہو گیا ہی تو اُسکو سیلان رطوبت رحم سے اور پلک کے آماس اور مُنھ مین پانی بھر آنیسے پہچان سکتے ہین شربت بالنگو اور ماء الاصول اور شربت بزوری پلائین اور کباب مصالحہ دار اور چانول مزعفر اور دارچینی کھلائین اور

قے کیا کرین اور اگر احتیاج پڑے حبوب ورایارج سے تنقیہ کرین اور دوا المسک اور سنجرینیا مفید ہی اور رحم مین غالیہ اور روغن خلوق اور روغن زنبق سے حقنہ کرنا مفید ہی اور یہ معجون نفع کرتی ہی زرنباد درونج عقربی ہر ایک دو درم مروارید ناسفتہ کہربا عود ہر ایک تین درم اشنہ سنبل ہر ایک آدھا درم کوٹ چھانکر شہد مین ملائین خوراک ایک مثقال سفوف کہ ایسا ہی اثر کرتا ہی جندبیدستر آدھا درم تخم کرفس بادیان انیسون نانخواہ صعتر الجدان خولنجان ہر ایک تین درم کوٹ چھانکر ایک درم کھلائین اور اگر ہواے غلیظ رحم مین ٹھہر گئی ہی اور اُسکو پیڑو کے پھولنے سے اور قراقر اور نفخ معدہ اور سوء ہضم سے اور نفاخ غذاؤن کے ضرر پہونچانے سے پہچان سکتے ہین علاج بادیان انیسون تخم کرفس اور گلقند کا جلاب بناکر پلائین اور ماء الاصول فائدہ کرتا ہی اور غذا نخود آب شیرہ خسکدانہ کے ساتھ اور کبک اور تیہو کا گوشت اور روغن زنبق روغن خیری روغن ناردین قطن اور عانہ اور قبل پر ملین اور یہ معجون مفید ہی زرنباد درونج حلتیت جندبیدستر باز وطباشیر ہر ایک ایکدرم زنجبیل دو درم مشک ایک دانگ کوٹ چھانکر شہد مین ملائین اور ایک مثقال کھلائین اور شکر اور نارجیل کھانا بھی مفید ہی اور اگر عورت کا لاغر ہونا اسکا سبب ہو اور یہ بدن کے ضعف اور لاغری سے ظاہر ہی علاج مسمن غذائین جیسے بریسہ و عصیدہ اور روغن گاؤ اور شکر کھلائین اور روغن بنفشہ بادام بدن پر ملنا اور غذا کے بعد حمام معتدل کرنا فائدہ مند ہی اور اگر کوئی اور سبب ہو اُسکا ازالہ کرین اور اُسکے ساتھ وقت اور مزاج کی رعایت رکھین تنبیہ اکثر احوال مین اسقاط کے وہی اسباب ہین کہ عقر مین گذر چکے لیکن اس سبب سے کہ تلاش کیوقت مطلب آسان نکل آئے قسم علیحدہ مین بھی اُنکو لکھا غرض کہ جو مقاصد باقی ہین اور اسقاط سے تعلق رکھتے ہین اُنکے لیے عقر مین رجوع کرین چوتھی عسر ولادت کے بیانمین یہ کئی طرح پر ہی ایک تو یہ کہ عورت کے فربہ ہونے اور رحم کے چھوٹا ہونے سے اور راستون کی تنگی اور دافعہ کے ضعف سے پیدائش دشوار ہو سو فربہی کا نشان تو ظاہر ہی اور رحم کا چھوٹا ہونا بچہ کے جثہ کی کمی سے اور راستہ کی تنگی کو فم رحم کے خوب فراخ نہونے سے اور ضعف دافعہ عورت کو حرکت اخراج کے خوب محسوس نہونے سے جان سکتے ہین علاج روغن بنفشہ روغن زنبق روغن زیتون اور مرغ اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ شکم اور پشت پر ملین اور بابونہ اور شبت مرزنگوش اکلیل پانی مین پکائین اور اُسکو اس پانی مین بٹھلائین کہ پانی ناف تک رہے اور شکطرامشیع اور پرسیاوشان پکاکر نبات ملاکر پلائین اور شونیز اور جندبیدستر اور کندش چھینک آنیکے لیے استعمال کرین اور جب چھینک آنے لگے ناک اور مُنھ بند کرلین تاکہ دفع کی قوت اندر کی جانب پڑے اور بچہ کے نکالنے پر امداد کرے اور گھوڑے اور گدھے اور خچر کے سم کا دھوان دینا نفع کرتا ہی اور مرغ فربہ کا شوربا پلانا مفید ہی دوسرے یہ کہ ہواے سرد یا کوئی اور سردی سے فم رحم کثیف اور منقبض ہوجائے اور اُسکو رحم مین سردی اور تکاثف کے ہونے سے جان سکتے ہین علاج گرم حمام مین لیجائین اور نیمگرم پانی مین بٹھلائین اور گرم اور ملین روغن مذکورہ ملین اور شہد کا فرزجہ کرین تیسرے یہ کہ مشیمہ کا فربہ ہونا دشواری کا باعث ہو جاننا چاہیے کہ مشیمہ ایک پردہ ہی کہ رحم مین جنین کے گرد پیدا ہوتا ہی تاکہ اُسکی حفاظت کرے جیسے کدو دانہ کی تھیلی ہوتی ہی لیکن اُس سے زیادہ سخت اور فراخ ہوتا ہی اور جنین جب نکلنے کے لیے حرکت کرتا ہی اور قوی ہوتا ہی یہ پردہ پھٹ جاتا ہی اور جنین اُسمین سے نکل آتا ہی اُسکے بعد مشیمہ نکلتا ہی سو اگر یہ پردہ نہایت موٹا ہوتا ہی جلد نہین پھٹتا ایسی تدبیر کرین کہ جنین ہلاک نہو کیونکہ خروج کی حرکت سے اُسکو مشقت پڑتی ہی اور نکل نہین سکتا اسلیے ہلاکت کا خوف ہی اور اکثر آدمی اسی سبب سے ہلاک ہوے کیونکہ اس بات کو کسی نے نہ سمجھا علاج دایہ کو چاہیے کہ مشیمہ کو بائین ہاتھ سے کھینچے اور تیز استرا لیکر اُسکو چیر ڈالے اور

اس کام کے لیے ہوشیار دائی چاہیے کہ مشیمہ کاٹنے کیوقت حاملہ اور جنین کو ایذا نہ پہونچے **فائدہ** حاملہ کے حق مین خاص کر جسکو ولادت دشوار ہو عمدہ طریق یہ ہے کہ جب پیدایش کے آثار ظاہر ہون گرم حمام مین لیجائین اور بہت سا گرم پانی اُسکے سر پر ڈالین اور آبزن مین بٹھلائین اور روغن ملین اور حکم کرین کہ چند قدم چلے پھر پانون پر یعنی اُکڑون بیٹھے اور ایک دفعہ ہی وہان سے کودے کئی مرتبہ ایسا کرے اُسوقت دائی لعاب تخم کتان یا روغن بادام یا شیرۂ کنجارۂ بادام یا مرغ کی چربی یا بط کی چربی روغن بنفشہ مین ملاکر فم رحم مین ملے اور اُسمین ٹپکائے اور عورت کو چاہیے کہ غلبۂ درد سے پہلے بول اور غایط سے خالی اور فارغ ہو اور اگر شکم مین قبض ہو حمام مین نرم حقنہ سے کھولین اور کئی دن پہلے شوربائے چرب و نرم پر قناعت کرے اور غذا مین کمی کرے اور سرد پانی سے اور ترشیون سے اور سرد چیزون سے پرہیز کرے اور گرم مکان مین رہا کرے اور کسیوجہ سے بچے کے بدن مین سردی نہ پہونچنے دے اور جب درد اُٹھے اُسپر صبر کرے اور غل نہ مچائے اور پانون پر زور دے تاکہ زور کا اثر اندر پہونچے اور جبتک اندر کی جانب مین زور کا میلان معلوم ہو ہرگز تکلف سے زور نکرے اور معجون کہ اکثر اطبا اُسکو مجرب کہتے ہین استعمال کرے جند بیدستر میعہ ہر ایک ایک مثقال دارچینی بہل ہر ایک آدھا مثقال کوٹ چھانکر شہد مین ملائین اور بقدر ضرورت گرم پانی مین یا ماء العسل مین یا پرانی شراب مین حل کرکے کھلائین چوتھے یہ کہ مزاج اور ہوا کی حرارت عسر کا سبب ہو جائے اور یہ بات گرمی کے ہونے اور دوسرے اسباب کے نہونے سے معلوم ہوتی ہے **علاج** روغن بنفشہ اور صندل سُرخ و سفید اور گلاب شکم اور پشت پر ملین اور آب انارین ترنجبین کے ساتھ پلائین اور گرم چیزون کے ساتھ پرہیز کرین اور مکان معتدل مین رکھین اور اس صورت مین سب تدابیر مسخنہ منع ہین **فائدہ** اُن دواؤن کے بیان مین کہ بالخاصیۃ عسر ولادت کو مفید ہین جاننا چاہیے کہ سنگ مقناطیس بائین ہاتھ مین لینا اور بسد داہنے گھٹنے پر باندھنا مفید ہے اور اگر پوست خیار شنبر چار مثقال کوٹکر پکائین اور شربت بنفشہ یا نخود آب ملاکر پلائین فی الفور جنین اور مشیمہ کو نکالتا ہے اور مجرب ہے اور اگر اُسکو کوٹکر پکائین اور اُسکا پانی پلائین ویسا ہی اثر کرتا ہے اور دارچینی کا کھانا پیدایش آسان کرتا ہے اور حلتیت جند بیدستر مین ملاکر دینا بڑا موثر ہے اور ہمیشہ خوشبو سونگھنے سے حوامل کو منع کرین خاص کر وضع حمل کے وقت کیونکہ خوشبو کا سونگھنا پیدایش کو دشوار کرتا ہے **انتباہ** سلخ الحیہ کا فرج کے نیچے دھوان کرنا بچہ کے نکالنے مین مجرب ہے مگر اُسکو استعمال کرنا مناسب نہین اسواسطے کہ کبھی اُسکی ردائت سے جنین ہلاک ہوتا ہے **فائدہ** جبکہ دردزہ چار دن تک برابر رہے جاننا چاہیے کہ جنین ہلاک ہوا جلد اُسکا تدارک کرنا چاہیے پانچوین قسم اخراج مشیمہ محتبسہ و جنین مردہ کے بیان مین یعنی رُکے ہوے بچہ دان اور موے ہوے بچہ کا نکالنا جسوقت کہ بچہ شکم مین مرجائے یا بچہ نکل آئے مگر بچہ دان نہ نکلے اور اُسکا لگاؤ کہ دھاگہ کی طرح اُسمین اور بچہ مین رہتا ہے ٹوٹ جائے اُنکے نکالنے مین جلد سعی کرین کہ ہلاکت کا خوف ہے اور جنین کے مرجانیکی علامت یہ ہے کہ شکم مین حرکت محسوس نہو اور حاملہ کے اطراف سرد ہو جائین اور دم متواتر آئے **علاج** مشکطرامشیع ابہل پرسیاوشان ہر ایک تین درم ترمس پودینہ ہر ایک دو درم پکائین اور دس مثقال نبات ملاکر پلائین اور نکچھکنی اور کلونجی سونگھائین کہ چھینک آنے لگے پھر اُسکا مُنھ اور ناک بند کرین تاکہ اُسکی قوت باطن مین پہونچے اور جو کچھ رحم مین ہے اُسکو نکال ڈالے اور زراوند اور ترمس اور حرف اور ابہل کوٹکر بیل کی پتی مین ملاکر استعمال کرین اور شحم حنظل اور قسط اور سداب خشک ہر ایک تین درم مُر ایک درم کوٹ چھانکر بیل کی پتی مین ملاکر ناف اور عانہ پر طلا کرین اور مُر اور بارزد اور جاوشیر اور جند بیدستر اور کرنب بیل کی پتی مین گوندھکر قرص بنائین

اور انگیٹھی مین جلائین اور سرپوش سوراخ دار کے وسیلہ سے اُسکا دھوان فرج مین پہونچائین **دوسرا نسخہ** جاوشیر سکبینج برابر لیکر گولیان بنائین اور تین درم اُسمین سے کھلائین جو کچھ رحم مین ہوتا ہی نکل آتا ہی **دوسرا نسخہ** جاؤشیر جندبیدستر اور سفید زہرہ گاؤ برابر لیکر آبسمین بلائین اور ایک درم گرم پانی مین دین اور کچھ دیر کے بعد چھینک آنیکی تدبیر کرین کہ ذکر آیا ہی فی الفور جنین اور مشیمہ نکل آتا ہی **دوسری تدبیر** پوست مار سرگین کبوتر اکیلے اکیلے یا جمع کرکے اگر تبخیر کرین جلد نکل آتا ہی اور جب اِس تدبیر سے کام نہ نکلے چاہیے کہ دائی ہاتھ اندر ڈالکر ایسی طرح پر باہر کھینچ لے کہ دوسرے عضو مین آفت نہ پہونچے **فائدہ** جہان کہین کہ موے بچہ کے نکالنے مین کوئی حیلہ مفید نہوا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے باہر نکال لین چنانچہ اس کام سے دائیان واقف ہین اور اس کام مین بہت بڑا خوف ہی سو جبتک اور تدبیرون سے مطلب حاصل ہو اس کام پر متوجہ نہون چھٹی قسم احتباس نفاس کے بیان مین یعنی نفاس کا خون بند ہوجانا جاننا چاہیے کہ جو خون بچہ پیدا ہونیکے بعد آتا ہی اُسکو نفاس کہتے ہین اور اُسکی مدت نر اور مادہ کے اعتبار سے مختلف ہی نرینہ مین پندرہ دن سے تیس دن تک اور مادینہ مین پچیس دن سے چالیس دن تک ہوتا ہی اور جہان اس وتیرہ پر نہ آئے حالانکہ اُسکا دفع ہونا ضروری اور واجب ہو وہی بڑے بڑے امراض کہ حیض کے بند ہونیسے عارض ہوتے ہین پیدا کرتا ہی اس صورت مین لازم ہی کہ اُسکے ادرار مین کوشش کریں اُن چیزون سے کہ احتباس طمث مین مذکور ہین اور یہ دوا فائدہ کرتی ہی تخم کرفس بادیان پرسیاوشان مشکطرامشیع جوش دیکر نبات ملاکر پلائین اور نقل اور زوفا اور حرمل اور علک البطم اور خردل کا بخور کرنا فائدہ مند ہی اور جان کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ عورت ضعیف اور لاغر ہی اور اُسکے بدن مین خون زیادہ نہین کہ پیدایش کے بعد نکلے اُسکا ضرر بہت کم ہی اور تدبیر کی حاجت نہین ساتوین قسم درد رحم کے تھامنے کی تدبیر جو کہ ولادت کے بعد عارض ہوتا ہی شربت بزرالاصول اور شوربا ے کشک جو پلائین اور خچر اور گدھے کے سُم کا دھوان کرین اور تخم کتان پکاکر اُس پانی سے رحم مین حقنہ کرین یا فرج کو دھووین رحم کی سوزش کو بجھلاتا ہی اور گدھے کے دودھ سے قبل کو دھونا اور رحم مین حقنہ کرنا نفع دیتا ہی اور اذخر پکاکر اُسکا پانی پلائین اور صعتر کا پانی پلائین سلیخہ کا مطبوخ پلائین اور اُس سے رحم مین حقنہ کرین درد کہ پیدایش کے بعد اور حیض سے پہلے ہوتا ہی زائل ہوجاتا ہی اور جو کا ستو کھانا اُس درد کو کہ گرمی سے ہوتا ہی زائل کرتا ہی اور طبیخ جنازی پلانا اور رحم مین حقنہ کرنا درد کو دور کرتا ہی اور روغن نسرین ملنا اور قبل مین اُٹھانا فائدہ کرتا ہی خاصکر اگر فم رحم مین سختی بھی موجود ہو **دوسری ترکیب** پوست خشخاش کا پانی تھوڑا سا پلائین شدت کے درد کو فی الفور ساکن کرتا ہی لیکن جبتک کہ کسی اور دوا سے کام نکلے اسکو استعمال نکرین کیونکہ اگرچہ درد کو ساکن کرتا ہی مگر خون کو بند کرتا ہی اور شاید کہ اس سبب سے اول درد کو ساکن کرے اُسکے بعد نفاس کے بند ہونیکے سبب پہلی دفعہ سے بہت زور سے درد پیدا ہو دوا کہ درد اور فم رحم کی سختی کو فائدہ کرتی ہی اور نفاس اور رطوبات کو نکالتی ہی اور رحم کے زخم کو پاک کرتی ہی شہد صاف کیا ہوا ایک حصہ گدھی کا دودھ یا عورت کا دودھ دو حصہ آپسمین ملاکر چنگاریون کی آگ پر جو بہت تیز نہو رکھین تاکہ دودھ آہستہ آہستہ شہد مین جذب ہوجائے پھر ایک کپڑا یا صوف یا روئی اُسمین بھر کر فرزجہ کرین **فائدہ** حیض کے آنے سے پہلے اور مجامعت کیوقت جو درد رحم پیدا ہوتا ہی اُسکو بھی اسیطرح تسکین کرتے ہین جیسا اس قسم مین گذر چکا آٹھوین قسم حمل گرانے اور بچہ ڈالنے کے بیانمین جاننا چاہیے کہ جبتک ضرورت قوی نہو اس امر مین ارتکاب نکرین خاصکر اگر اُسمین جان کا خوف ہی اور اس کام کے لیے جو کچھ کہ جنین مردہ اور مشیمہ نکالنے کیواسطے کہا گیا کفایت کرتا ہی اور اگر کاغذ کی بتی بناکر فم رحم مین پہونچائین اُسیوقت بچہ

ساقط ہوتا ہی خصوصًا اگر اس تی کو قطران مین یا آب حنظل مین اور اُسکے طبیخ مین یا بابیل کی بتی مین بھرلین **دوسری ترکیب** تخم ہزار اسبند کا کھانا اور فرزجہ
کرنا اور روغن بلسان کا فرزجہ بچہ کو ڈالتا ہی اور رانگز داور بارزد اور بخور مریم مجرب ہی اور کہتے ہین کہ اگر حاملہ عورت بخور مریم پر پانون رکھے اسبات کا خوف ہی
کہ بچہ گر پڑے اور اگر عصارۂ بخور مریم شکم پر طلا کرین یا اُسمین روئی بھر کر فرج مین آٹھائین بچہ گر پڑتا ہی اور عصارۂ برگ حنظل رحم مین حقنہ کرنا اور صوف
اسمین بھر کر فرزجہ کرنا مجرب ہی اور عصارہ عرطنیثا حقنہ اور حمول کے طور پر بھی تاثیر رکھتا ہی اور اُشنان خارسی پیسکر تین درم کھلائین فی الفور بچہ ساقط
کرتا ہی اور افسنتین اور شاہترہ کئی دن تک کھلائین اور یہ دوا گرم مزاج کے مناسب ہی **دوا مرکب** انگزد آدھا درم سداب خشک تین درم مر ایک درم
سب ایک خوراک ہی صبح شام مطبوخ ابہل کے ساتھ دین بچہ ساقط ہوتا ہی اور تریاق اربعہ اس امر مین مجرب ہی **شیاف** کہ فائدہ کرتا ہی اور نہایت قوی
ہی نوشادر دس درم اشق تین درم اشق کو پانی مین یا اور چیز مین کہ مناسب ہو حل کرین اور نوشادر اُسمین ملا کر شیاف بنائین کہ چھوہارے کی گٹھلی سے
زیادہ دراز ہون اُنمین سے ایک شیاف لیکر فم رحم مین رکھین اور تمام رات اسی طرح رکھے رہین اور رانون کو تکیہ پر رکھ کر تمام رات سونا چاہیے اور
پوست مار کو جلا کر اُسکا دھوان فم رحم مین پہونچانا البتہ ساقط کرتا ہی اور یہ دوا گرم مزاج کے لیے مفید ہی خطمی ایک اوقیہ لیکر پیس لین اور آدھ سیر پانی
مین ملا کر پلائین بچہ پھسل جاتا ہی **فائدہ** جب اسقاط کرنا چاہین اوّل حمام مین لیجائین اور شکم پر روغن بید انجیر یا روغن کنجد ملین اور چکنا شوربا دین
اور قابضات سے منع کرین اُسکے بعد حمل گرانیوالی چیزین استعمال کرین تاکہ بے مشقت مطلب حاصل ہو اور کچھ ایک سقمونیا سداب کے پانی مین تر کرین
اور پیس لین اور مرد اپنے قضیب پر طلا کر کے جماع کرے حمل گر پڑتا ہی اور کنجد کو ٹکر بیس درم لیکر پانی مین ایک رات تر کرین اور صبح اُس پانی کو چھانکر پلائین
بچہ پھسل جاتا ہی **دوا** کہ بچہ زندہ اور مردہ اور مشیمہ کو نکالتی ہی مشکطرامشیع برنجاسف اگر ترکی قسط تلخ سلیخہ نانخواہ فوتنج مرزنگوش تخم ہلیون حلبہ فراسیون
جعدہ عود بلسان اسارون ہر ایک ایک حصہ لیکر پانی مین پکائین اور عورت کو اُسمین بٹھلائین اور اسقاط کے بعد واجب ہی کہ مقل زوفا حرمل صعتر علک البطم
خردل جونسا موجود ہو لیکر جلائین اور اُسکا دھوان رحم مین پہونچائین تاکہ خون جاری ہوجائے اور غلیظ نہو **نوین قسم** منع حمل کی تدبیر اُسکا کلیہ یہ ہی کہ مرد
جماع کیوقت عورت کو بہت نہ لیٹائے اور رانون کو اونچی نہ اُٹھائے اور انزال کیوقت جہانتک ہو سکے آلت کو باہر کی طرف کھنچا رکھے اور اسبات مین کوشش
رکھے کہ اُسکو اور عورت کو اکٹھا انزال نہو اور انزال کے بعد جلد الگ ہو جائے اور عورت بھی جلد اُٹھے اور سات دفعہ یا نو دفعہ اگلی طرف کو دے اور
چھینکے تاکہ منی رحم مین سے نکل پڑے اور اگر قضیب کا سر روغن کنجد سے چکنا کرین منی پھسلاتا ہے اور رحم مین نہین ٹھہرنے دیتا اور انار کے دانون
مین جوزردگودا ہوتا ہی اُسکو کوٹکر اور شب یمانی پیسکر اُسمین ملا کر شیاف بنائین اور عورت جماع سے پہلے اور اُسکے بعد حمول کرے حمل ہونے سے روکتا
ہی اور جماع کے بعد فلفل کو قبل مین رکھنا اور نعناع مباشرت سے پہلے قبل مین اُٹھانا اور زبل الفار کو شہد مین ملا کر فرزجہ کرنا حمل کو روکتا ہی اور اگر
اشتر کا بول اور لوہے کا بجھا پانی ملا کر پلائین ہرگز حمل نہین رہتا اور اگر سرگین فیل خشک شہد مین ملا کر عورت کو کھلائین تمام عمر حاملہ نہین ہوتی اور سرگین
فیل کا فرزجہ بھی حمل کو مانع آتا ہی اور کہتے ہین اگر خبطیا نا حنا مین ملائین اور عورت کے ہاتھ مین لگائین حمل کو روکتا ہی اور حیض کو بند کرتا ہی اور اگر عورت
پہلی دفعہ کے جننے مین خون نفاس اپنے تمام بدن مین ملے مدت العمر حاملہ نہو اور سب حیلون سے بہتر اور آسان یہ حیلہ ہی کہ انزال کے قریب ایک

باریک کپڑا قضیب پر لپیٹے اور دخول کرے اور فراغت کے بعد اُسکو کھینچ لے تاکہ منی اُس کپڑے مین نکل آئے

فصل رجا کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ عورت کو ایک ایسی حالت پیش آئے کہ حاملہ عورتون کے احوال سے مشابہ ہو اسطرح پر کہ حیض بند ہو اور رنگ مین تغیر آجائے اور اشتہا ساقط ہو اور جماع کی آرزو نہو اور فم رحم بند ہو جائے اور پستان پھول جائین اور شاید کہ پیٹ بڑا ہو جائے جیسا کہ حاملہ عورتون کا ہوتا ہی اور سختی محسوس ہو اور حرکت معلوم ہو جیسے بچہ کی حرکت ہوتی ہی اور جب اُسے ہاتھ سے دبائین داہنی بائین ہو جاے اور اس مرض کے احوال مختلف ہوتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ کسی علاج سے نہین جاتا اور آخر عمر تک رہتا ہی اور کبھی استسقا مین پہونچاتا ہی اور کبھی دردزہ کا سا درد اٹھتا ہی اور ایک گوشت کا ٹکڑا رطوبات اور فضلات کے ساتھ نکل آتا ہی یا بہت سی ہوا نکل جاتی ہی یا کچھ نہین نکلتا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ رجا کا مادہ حرارت غریبی کے سبب متعفن ہوتا ہی اور اُسمین ایک ایسا مزاج پیدا ہوتا ہی جس سے جاندار چیزون کے بننے کی استعداد ممکن ہو اور اُسمین جان پڑجاے پھر اُس مادے مین صورت حیوانی آجاے چنانچہ بعضون نے دیکھا ہی کہ ایک عورت نے کچھوے کی صورت بچہ جنا اور وہ کئی ساعت تک حرکت کرتا تھا اور ایک اور عورت نے مرغ کی صورت بچہ جنا کہ دو بازو رکھتا تھا اور اسی طرح بہت نقلین سننے مین آئی ہین غرضکہ اکثر وہ مواد متعفن انسان ناقص الخلقة کی صورت پکڑتا ہی اور سچے حمل مین اور رجا مین یعنی جھوٹے حمل مین فرق یہ ہی کہ اس بیماری مین شکم سخت اور ہاتھ پانون سست اور ڈھیلے رہتے ہین اور اُسکی حرکت جنین کی سی حرکت نہین ہوتی بلکہ جسوقت شکم پر ہاتھ رکھین ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو جاے اور بچہ جو اپنے آپ حرکت کرتا ہی وہ اور طرح کی ہوتی ہی اور پیدائش کا وقت گذر جائے اور چار پانچ برس تک رہے بلکہ بعضی عورتون کو تمام عمر رہتا ہی اور علاج پذیر نہین ہوتا اور یہ مرض علاج مین دیر ہونے سے اور مدت گذرنے سے استسقا کی نوبت پہونچاتا ہی اور رجا اور استسقا مین فرق ظاہر ہی یعنی سختی اور صلابت کے ہونے سے کہ رجا کو مخصوص ہی اور استسقا کی خاص علامات کے نہونے سے اور یہ مرض کئی طرح کا ہوتا ہی پہلی قسم وہ ہی کہ فم رحم مین یا رحم کی جرم مین ورم صلب پیدا ہو اس سبب سے حیض بند ہو جائے اور جو عوارض کہ اُسکے مناسب ہین پیدا ہون اور اُسکی علامت و علاج وہی ہین کہ رحم کے ورم صلب مین آئینگے دوسری قسم وہ ہی کہ بہت سے اخلاط شدید الحرارت رحم پر گرین اور اُنمین سے جو کچھ کہ لطیف ہی تحلیل ہو جاے اور باقی غلیظ اور کثیف ہو کر رہ جاے اور شاید کہ یہ مادہ کثیف حرارت کے عمل سے کچھ ایک گوشت کے ٹکڑے کی صورت ہو جاے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ رحم مین سوء مزاج گرم آئے اُسکے بعد رجا پیدا ہو اور رحم کے اطراف مین گرمی کا ہونا اس قسم کا گواہ ہی علاج اگر حرارت اور امتلاء دموی ہی باسلیق اور صافن کی فصد کرین اور جب حرارت زائل ہو جائے یا اور قسم کا مادہ ہو تو نضج کے لیے ہر روز ملز الاصول روغن بید انجیر ملا کر دین اور بادیان اور تخم کاسنی اور تخم کشوث اور انیسون کا مطبوخ گلقند ملا کر مفید ہی اور نضج ہونیکے بعد حب ایارہ اور حب منتن اور حب سکبینج سے کئی دفعہ مادہ کا استفراغ کرین اور ایارج لوغاذیا اور ایارج جالینوس فائدہ مند ہی اور تنقیہ کے بعد وجع ثنا اور دوا الکرکم اور تریاق اربعہ مطبوخ ترمس ابہل مشکطر امشیع وغیرہ کے ہمراہ جو چیز کہ بچہ مردہ اور زندہ نکال ڈالے دین کہ مادہ کی جڑ اکھڑ جاے اور زیرہ صعتر قردمانا بابونہ جاؤشیر کرفس کے پانی مین شکم پر ضماد کرین اور روغن یاسمین اور روغن خیری اور روغن سداب ملین اور راکھ اور نمک گرم کر کے تکمید کرین اور قرص مر ابہل کے پانی کے ساتھ کھانا مفید ہی اور جو کچھ احتباس طمث مین کہا جائیگا یعنے پینے کی چیزین اور حمولات کہ حیض کا ادرار کرتے ہین فائدہ مند ہی اور کہتے ہین کہ اگر دو درم ابہل لیکر اور

ایک پیالہ اہل کے پانی کے ساتھ عورت کو پلائین جنین اور رجا کو اسقاط کرتا ہی تیسری قسم وہ ہی کہ ہواے غلیظ رحم کے طبقات مین رک جائے اور تحلیل نہونے پائے اور اُسکی علامت انتفاخ اور تمدد یعنی پھولنا اور کھنچنا اور استسقاے طبلی کی علامت کا ظاہر ہونا علاج شربت بزوری اور ماء الاصول دین اور نفخ کی توڑنیوالی چیزین یعنی ضماد اور معجون اور حقنہ اور شافہ استعمال کرین اور جو کچھ کہ استسقاے طبلی اور قولنج ریحی مین گذرا کام مین لائین اور غذا نخود آب گرم مصالحہ ملاکر اور مرغ اور کبوتر کا بھنا ہوا گوشت کھلائین اور یہ سفوف مفید ہی اُسکی ترکیب تخم کرفس دس درم زیرہ سرکہ مین رچایا ہوا نودرم نانخواہ زنجبیل انیسون ہر ایک چار درم کوٹ چھانکر قند برابر ملائین اور دو درم سے تین درم تک استعمال کرین چوتھی قسم کا رجا اُس جماع کے سبب عارض ہو کہ اُسمین رحم فقط عورت کی منی کو ٹھہرائے اور ظاہر ہی کہ جب رحم عورت کی منی کو ٹھہرائیگا اور غذا کا حصہ پہونچائیگا اور حال یہ ہی کہ مادہ قوت ذکوریہ سے یعنی قوت مردیت سے خالی ہی اُسمین صورت ناقص یعنی ادھوری پیدا ہوتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جو کچھ تینون قسمون سے مخصوص ہی موجود نہو علاج جو کچھ مشیمہ اور جنین کے اخراج مین کہا گیا ہی استعمال کرین دوا کہ بچہ کو نکالتی ہی اور رجا اور حیض کو بہاتی ہی اور پیدایش کی دشواری کو آسان کرتی ہی مرفنہ جاوشیر ہر ایک برابر خوراک دو درم آب کرفس یا آب بادیان کے ساتھ دوسرا نسخہ تخم کرنب یا اُسکا شگوفہ دو درم لیکر فرزجہ کرے جو کچھ رحم مین ہوتا ہی نکل پڑتا ہی دوسری دوا شب یمانی مٹی کے برتن مین رکھ کر آگ پر رکھین یہانتک کہ جوش آجاے پھر زنجفر باریک کرکے شب یمانی پر کہ ابھی اُسمین جوش آیا ہی چھڑک دین اور آپسمین ملا دین اور آگ کے اوپر سے اُٹھاکر رکھین اور شیاف بنائین کہ طول مین خنصر کی برابر ہو اور عورت کو حکم کرین کہ ایک شیاف رحم مین رکھے اسطرح پر کہ تین حصہ شیاف رحم کے اندر ہو اور ایک حصہ باہر رہے اور تین دن تک رکھے رہے اور اُسکے درد اور تکلیف سے خوف نکرے کہ جو کچھ رحم مین ہی تیسرے دن بالکل باہر آجائیگا اور مجرب ہی دوسرا نسخہ مر کی جاوشیر خربق ہر ایک برابر بیل کی پتے مین شیاف بنائین

فصل کثرت طمث کے بیان مین یعنی کثرت سے حیض جاری ہونا یہ دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ حیض کے ایام مین زیادہ خون آئے دوسرے یہ اگرچہ حیض کے ایام گذر چکین مگر خون بہتا رہے یا ایام حیض کے سوا پیدا ہو اور جاری رہے اُسکو استحاضہ کہتے ہین اور اسباب کے اختلاف سے اس مرض کی کئی قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ خون زیادہ ہو جاے اور طبیعت اُسکو اس راہ سے دفع کرے اور اُسکی علامت بدن اور مُنھ پر امتلا اور سرخی کا معلوم ہونا اور رگون کا بھرا رہنا اور باوجود زیادہ خون نکلنے کے بدن کی قوت اور جلد کے رنگ مین تغیر نہ آنا بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جتنا خون نکلتا ہی تازگی اور قوت بڑھتی ہی اسیوجہ سے اُسکا بند کرنا منع ہی جبتک کہ قوت مین ضعف اور رنگ مین تغیر نہ آئے اور یہ قسم اکثر اُسکو عارض ہوتی ہی جسکو دولت و فراغت میسر ہو **علاج** رگ باسلیق کھولین تاکہ خون کم ہو جاے اور اسطرف سے پھر جاے اور حاجت کے موافق خون نکالین ایک دفعہ مین یا دو دفعہ مین یا دفعات مین اور دونون پستان مضبوط باندھ دین اور انکو ملین اور پستان کے نیچے بڑی قسم کے گلاس لگائین اور خون روکنے کے لیے قرص کہربا دین اور شیاف ممسک حیض استعمال کرین **قرص** کہربا کتیرا نشاستہ صمغ عربی مغز تخم خیارین ہر ایک تین درم گلنار دو درم اقاقیا کہربا ہر ایک ایک درم کوٹ چھانکر بارتنگ کے پانی مین قرص بنائین خوراک ایک مثقال شیرہ خرفہ یا شربت انجبار کے ساتھ **شیاف ممسک** مذکور سرمہ گلنار شب یمانی تنکار صناعۃ یعنی سہاگہ قشار کندر مازو اقاقیا برابر لیکر کوٹ اور چھان کر شیاف دراز بنائین اور حکم کرین کہ اُنمین سے ایک کو رحم کے مُنھ مین رکھے اور جب وہ بہجاے دوسرا رکھ لے یہانتک کہ خون بند ہو جاے اور اگر مازو

کوٹلکر پکائین اور اُسمین صوف بھر کر اور سرمہ اُسپر ڈال کر حکم کرین کہ فرزجہ کرے فائدہ کرتا ہی اور آبزن قابض مفید ہین انبتاۃ تنکار دو قسم ہوتا ہی معدنی اور
صناعی معدنی تو نمک کی قسم ہی اور اُسکا مزہ کھاری تلخی مائل ہوتا ہی اور صناعی بنا کرتا ہی اُسکی ترکیب اسطرح پر ہی کہ نمک اور قلی اور نطرون گاے کے دودھ مین پکائین
اور اُسی کا رواج ہی اور شیاف مین بھی یہی قسم مستعمل ہی **فائدہ** رحم کی رگین اور دونون پستان کی رگین آپسمین مشارکت رکھتی ہین یعنی مراق مین پستان کے نیچے سے اسواسطے
اسجگہ کو محاجم لگانیکے لیے مخصوص کیا ہی اور اس سبب سے کہ خون حیض کی حرکت بالطبع نیچے کی جانب مین ہی اور طبیعت بھی اُسکے دفع کرنے پر امداد کرتی ہی کوئی مانع
قوی ہونا چاہیے کہ اُسکو رحم کی طرف سے روک سکے سو اطبا محجمہ ناری کے لیے فرماتے ہین اور اسیواسطے بڑی قسم کے محجمہ کو اچھا بتاتے ہین کہ بہت سی جگہ
وہ رگین کھینچین اور زور سے جذب ہون مگر حجامت خاص کر پستان پر اور اُنسے اوپر مفید نہین کیونکہ اس جگہ رگون مین مشارکت نہین دوسری قسم وہ ہی کہ خون
رقیق اور تیز ہو جائے اور رقت اور لطافت کے سبب رحم کی باریک رگون کے مُنہ سے جاری ہو جائے اور اُسکی علامت خون رقیق اور زرد ہونا اور جلن سے
آنا اور جلد نکلنا اور بدن مین ضعف اور رنگ مین زردی **علاج** تنقیہ صفرا کے لیے ہلیلہ زرد اور شاہترہ کا مطبوخ دین کہ ان دواؤن مین باوجود قوت مسہل
کے قوت قابضہ بھی ہی اور مادہ کو اسطرف سے پھیرنیکے لیے جو کچھ پہلی قسم مین لکھا ہی عمل مین لائین اور خون گوسرد اور غلیظ کرین تاکہ بند ہو جائے یعنی پینے کی دوائین
اور غذائین اور طلا اور آبزنات کہ بارد اور قابض ہون استعمال کرین پینے کی چیزون سے شربت عناب شربت انار شربت انبرباریس شربت حماض رب ریباس رب
بہی رب سیب اور غذاؤن مین سے حضرمیہ اور زرشکیہ اور رمانیہ چاول اور مسور کے ساتھ مفید ہین اور قرص کہربا رب ریباس اور شربت زرشک اور شربت انار
کے ساتھ بند کرنے مین قوی ہی اور گلنار آس گل سُرخ مازو پوست انار کے مطبوخ مین بیٹھنا اور اُس سے آبدست کرنا اور صندل اقاقیا گل سرخ سماق پوست
انار آس کوٹکر عانہ پر طلا کرنا اور شیاف کحل اُٹھانا نہایت مفید ہی تیسری قسم وہ ہی کہ رطوبت مائی بدن مین غالب ہو اس سبب سے خون کا قوام رقیق ہو جائے
اور رگون کے مُنہ سست ہو جائین اس ضرورت سے بہنے لگے اور اُسکی علامت خون کا رقیق اور سفید ہونا اور دوسری اقسام کی علامات کا نہونا اور بلغم
کی سب علامتون کا ظاہر ہونا **علاج** کئی بار قے کرین اور ایارجات دین اور غذا اور پینے کی چیزون مین سے جو چیز خشکی پیدا کرتی ہی مفید ہی اور ایسا ہی طلا اور
آبزن اور شیاف کہ اُسکے مناسب ہون چوتھی قسم وہ ہی کہ خلط صفراوی غالب ہو اور رحم کی رگون کے مُنہ کھولدے اُسکی علامت و علاج وہی ہین کہ دوسری
قسم مین یعنی جہان خون رقیق اور تیز ہو جاتا ہی اُنکا بیان آیا ہی پانچوین قسم وہ ہی کہ خلط حار سوداوی ان رگون کے مُنہ کھول ڈالے اُسکی علامت یہ ہی کہ خون سیاہ
ہو اور شاید کہ تیرہ رنگ یا سبز آئے **فائدہ** اگر روئی پاک اور تازہ آنچ پر گرم کرکے اُسکو عورت قبل مین اُٹھائے اور تمام رات اُٹھائے رکھے اور صبح اُسکو نکالکر
سایہ مین خشک کرے اُس روئی کا رنگ سبب کے پہچاننے مین دلیل قوی ہی مثلاً اگر سفید ہو تو رطوبت بلغمی ہی اور اگر سیاہ یا تیرہ رنگ یا سبز ہو سوداوی ہی اور
اگر زرد ہو صفراوی ہی اور روئی گرم کرنیکے لیے اسواسطے حکم کیا کہ خلط کے رنگ کا اثر خوب مانے اور اس تحقیق کی احتیاج اُسوقت ہوتی ہی کہ سبب ضعیف
اور قلیل ہو اور دوسرے اعراض سے امتیاز نکر سکین اور نہین تو جہان کہین کہ ہر ایک کے آثار خوب ظاہر ہین ہر ایک سبب کے وجود پر دلیل روشن ہین اسقدر
وقت اُٹھانیکی حاجت نہین **علاج** تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ افتیمون دین اور ممکن ہی کہ فصد باسلیق کرین اگر کوئی امر مانع نہو اور دوسری غذائین اور
دوائین اور شیاف کہ گذر چکے کفایت کرتے ہین چھٹی قسم وہ ہی کہ بواسیر رحم حیض کے جاری ہونیکا سبب ہو اُسکو فصل علیحدہ مین بیان کرینگے اور یہ خون

قطرہ قطرہ آیا کرتا ہی اور اُسکا بیمار کچھ درد سر سے خالی نہین ہوتا اس سببسے کہ رحم دماغ سے مشارکت رکھتا ہی ساتوین قسم وہ ہی کہ قروح رحم اس مرض کے باعث ہون اور اُسکی علامت یہ ہی کہ خون ریم اور زرداب کے ساتھ آئے اور بدبو ہو اور درد اور جلن ہو اُسکو بھی جدی فصل مین بیان کرینگے آٹھوین قسم وہ ہی کہ عسر ولادت کے سبب رحم ضعیف ہو جائے اور اُسکی رگین پھٹ جائین اور غشا ٹوٹ جائے اس سببسے بہت سا خون جاری ہو علاج جو کچھ کہ قروح الرحم اور شقاق الرحم مین کہا جائیگا استعمال کرین **انتباہ** ولادت کے بعد اکثر بہت سا خون آتا ہی اس سببسے کہ رحم مین خون کی کثرت ہی اور رحم کے اجزا سلامت رہتے ہین ایسے خون کا بند کرنا نہایت مضر ہی اور ہلاک کر ڈالتا ہی مگر جہان کہین کہ ضعف کا خوف ہو اُس تدبیر سے کہ پہلی قسم مین گذری اُسکو بند کرسکتے ہین لیکن جہان کہین کہ رحم کی رگین پھٹ جائین یا اُسکی غشائین ٹوٹ جائین اور مادہ کا دفع ہونا واجب ہو وہان بھی اُسکو بند نکرین اور درد کے تھامنے پر اکتفا کرین اُن تدابیر سے کہ رحم کے قروح اور شقاق مین مذکور ہین اور اگر واجب الدفع نہین اُسکو بند کرسکتے ہین اُن تدابیر سے کہ گذر چکے نوین قسم وہ ہی کہ زوال بکارت کے سبب رحم سے خون جاری ہو جانے سے کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بکارت زائل ہو اور قضیب کے بڑے ہونیسے رحم کو ایذا پہونچے اور اُسکی رگین پھٹ جائین اور بہت سا خون نکلے اور غشی کا خوف ہو **علاج** شراب قابض مین بٹھلائین اور مازو شاہ بلوط اور گلنار اور گل سرخ کے مطبوخ سے آبدست کرین اور روغن زیت یا روغن گل سے ہر لحظہ اُس جگہ کو چکنا رکھین اور درخت انگور کی راکھ کپڑے پر رکھکر گدی کی طرح فرج پر باندھ دین اور قادزہر حیوانی دوغ مین پیسکر پلائین کہ بالخاصیہ مفید ہی اور شقاق کا اُن چیزون سے تدارک کرین کہ اُسمین مذکور ہین

فصل اُن قروح اور جراحات کے بیان مین کہ اسباب خارجیہ یا داخلیہ سے رحم مین عارض ہون سو خارجیہ جیسے ضربہ اور سقطہ کہ رحم کی جگہ پہونچے اور اُسکی رگون کو اور غشا کو توڑ ڈالے اور داخلیہ جیسے عسر ولادت اور دردزہ کی شدت اور مشیمہ اور جنین مردہ کو کھینچنا جس سے عروق اور اغشیہ کے پھٹنے اور ٹوٹنے کی نوبت پہونچے اور ورم اور بثور کہ رحم مین ہون اور پھوٹ جائین اور خلط حاد مراری منقطع الاکال یعنی قطع کرنیوالی اور کھانیوالی کہ رحم مین آپڑے اور اُسکے اجزا کو کھا جائے اور رحم کے قرحہ اور جراحت کی علامت یہ ہی کہ ہر حال مین درد رہا کرے اور خون اور ریم الگ الگ یا جمع ہو کر نکلین پھر اگر خون سرخ خالص آتا ہی رگون کے پھٹنے کی علامت ہی اور جان لینا چاہیے کہ ابھی رحم مین پیپ نہین پڑی اور اگر خون بہت سیاہ اور بدبو آتا ہی اور درد شدید ہوتا ہی تاکل کی علامت ہی اور گوشت کے پانی کی صورت نکلتا ہی کچھ ایک درد کے ساتھ اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ قرحہ متعفن ہو گیا اور رحم کے گوشت مین ذوبان ہونے لگا اور جو کچھ کہ رحم سے آتا ہی اگر وہ مقدار مین زیادہ ہی اور تلچھٹ سا ہی یہ دلالت کرتا ہی کہ رحم مین ورم گرم نضج کے تمام ہونے سے پہلے پھوٹ گیا اور اگر پیپ سفید اور غلیظ اور مقدار مین قلیل سوزش کے ساتھ آتی ہی اور اُسمین بدبو نہین اسبات کی علامت ہی کہ قرحہ میل سے پاک ہوتا ہی اسواسطے کہ پیپ مین سفیدی اور غلظت بھی ہوتی ہی کہ اُسمین حرارت غریزی تصرف کرتی ہی اور اُسکو اعضاے اصلیہ کے مشابہ قوام اور رنگ مین بناتی ہی **علاج** جو کچھ کہ ضربہ اور سقطہ سے یا عسر ولادت اور دردزہ کی شدت سے یا مشیمہ اور جنین مردہ کے کھینچنے سے پیدا ہوتا ہی اور صرف خون ہوتا ہی تو قمقم کے پانی مین بٹھا اور اُس سے استنجا کرنا اور فرزجہ حابس اُٹھانا چاہیے اور ضربی مین اگر کوئی مانع نہو فصد باسلیق کو مقدم رکھین اور اگر زخم رحم کے قعر مین ہی گل ارمنی اقاقیا مازو اور ایک آب قمقم مین ملاکر رحم مین حقنہ کرین تاکہ دوا قعر مین جا پہونچے اور قرص کہربا آب بارتنگ کے ساتھ خون بند کرتا ہی اور جان لین کہ حقنہ اور فرزجہ مشروبات کی نسبت اس مقام مین جلد تاثیر کرتے ہین **فرزجہ حابس** کندر انزروت دم الاخوین سنگ

ثبت پوست انار جوز سرو کوٹ اور چھانکہ عصی الراعی کے پانی مین یا بارتنگ یا آس کے پانی مین ملائین اور صوف اُسمین بھر کر فرزجہ کرین اور اس کام مین صوف کو اسواسطے پسند کرتے ہین کہ وہ نرم ہی رحم کو ایذا نہین دیتا اور اُسمین قوت قابضہ اور ملحمہ بھی ہی اور زخم کے خشک کرنے اور جلد بھرنے مین امداد کرتا ہی فائدہ یہ جو کچھ کہ کہا گیا ہی اُس زخم کی تدبیر ہی کہ ابھی اُسمین پیپ نہ پڑے اور جب پیپ پڑگئی اور قرحہ ہوگیا اول قرحہ کو پاک و صاف کرین اُسکے بعد زخم بھرنیکی تدبیر کرین اور جہان ورم گرم یا بثور کے ٹوٹنے سے عارض ہو روغن گل اور روغن بنفشہ اور گنے کا رس اُسمین ملا کر رحم مین حقنہ کرین تاکہ درد تھم جائے اور سوزش موقوف ہو اور قرحہ پاک ہوجائے اور جب قرحہ پاک ہوجائے اُسکے بعد مرہم باسلیقون روغن گل مین ملا کر رحم مین حقنہ کرین تاکہ گوشت پیدا ہو اور زخم بھر جائے اور باقی تدبیر گردہ اور مثانہ کے قروح سے اخذ کرین مرہم باسلیقون زفت راتیانج موم ہر ایک بیس مثقال قند چار درم روغن زیت تیس مثقال موم کو زیت مین پکائین اور دوسری دوائین کوٹ چھانکر ملائین اور جہان کہین پیپ بدبو یا کوئی چیز مار اللحم کی صورت آتی ہی سرد اور قابض چیزین مثلاً چانول اور مسور اور پوست انار اور گلنار اور حب الآس اور کزمازو اور جفت بلوط پکائین اور اُس کے مطبوخ مین روغن گل ملا کر رحم مین حقنہ کرین تاکہ فرزجہ کو عفونت سے اور رحم کے جرم کو ذوبان سے بچائے اُسکے بعد زخم کے بھرنے کی تدبیر کرین انتباہ کبھی رحم کی پیپ مثانہ کی طرف اگر بول کے ساتھ نکلتی ہی اور کبھی امعا کی طرف اگر براز مین نکلتی ہی سو جسوقت اُسکا میلان مثانہ پر معلوم ہو اس باب مین کوشش رکھین کہ پیپ مثانہ مین نہ ٹھہرے اور جلد پیشاب مین نکل جائے اور مثانہ کو زخمی نہ کرے اور اس کام کے لیے یہ دوا در نہایت مفید ہی مغز تخم خرپزہ مغز تخم خیارین مغز تخم کدو تخم خشخاش ہر ایک چار درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایک درم کوٹکر رکھین اور تین درم کے اندازہ سے لیکر شربت خشخاش اور کچھ ایک قیروطی کے ساتھ کہ موم اور روغن گل سے بنائین دین مدرات کا نفع یہ ہی کہ پیپ کو مثانہ سے نکال ڈالین اور قیروطی کا یہ فائدہ ہی کہ مثانہ کے جرم پر چمٹ جائے اور پیپ کے ضرر سے اُسے بچائے اور جسوقت کہ پیپ کی آمد امعاء مستقیم پر ظاہر ہو اُسکے ہٹانے مین کوشش کرین تاکہ پیپ الٹی پھر کر رحم کی طرف جائے اور آنت پر نہ پڑے اسواسطے کہ رحم کا جرم سخت زیادہ ہی پیپ کی سوزش پر امعا کی نسبت زیادہ صبر کر سکتا ہی کیونکہ رحم حس نہایت ہی کم رکھتا ہی یہی وجہ ہی کہ اطبا نے پیپ کو آنتون کی طرف سے ہٹا کر رحم کی طرف مائل کرنا اچھا جانا ہی حقنہ کہ پیپ کو آنتون پر گرنے نہ دے برنج عدس پوست انار جوش دین اور اُسکے طبیخ مین گل ارمنی دم الاخوین صمغ عربی اور زردۂ بیضہ کہ سرکہ مین پکالین اور روغن گل ملا کر آنت مین حقنہ کرین اور جہان اُسمین تاکل پڑا ہی اور پیپ سبز یا سیاہ یا تلچھٹ کی صورت یا زرداب کی وضع پر آتی ہی مناسب ہی کہ اُسکے تنقیہ مین مبالغہ کرین تاکہ اجزاء فاسد بالکل دور ہوجائین اور اس کام کے لیے کشک جو اور شہد سے یا صابون کے پانی سے یا اصل السوس کے مطبوخ سے رحم مین حقنہ کرنا فائدہ کرتا ہی اور شہد دودھ مین پکا کر صوف یا روئی اُسمین بھر کر اُسکا فرزجہ کرنا ہر ایک قرحہ کے لیے کہ اُس مین حرارت نہو بہت مفید ہی جب قرحہ پاک ہوجائے ادویہ ملحمہ سے جنکا ذکر آچکا ہی حقنہ کرین فائدہ جسوقت درد شدید قرحہ مین پیدا ہو افیون اور زعفران عورتون کے دودھ مین حل کرکے فرزجہ کرین تاکہ درد ساکن ہو اور اگر قرحہ گہرا ہو اسی دوا کو رحم مین حقنہ کرین تاکہ رحم کے قعر مین پہونچ جائے اور درد کو ساکن کرے اور اگر خطمی تازہ اور بقلہ یمانی پکائین اور شہد اور روغن گل ملا کر رحم پر ضماد کرین درد تھم جاتا ہی اور دوسری تدبیرات رحم کے درد کو تھامتی ہین فصل گذشتہ مین جہان کہ تدبیر حوائل وغیرہ کا مذکور ہو گذرچکین وہان سے اخذ کرین ۔

فصل شقاق رحم کے بیان مین اُسکے پیدا ہونیکے اسباب بہت ہین اور خشکی سے اکثر ہوتا ہی اور شاید کہ جماع کی کثرت سے پیدا ہو اور اُسکی علامت ہر وقت

درد رہنا اور جماع کے وقت اور رحم پر انگلی رکھنے سے درد زیادہ ہونا اور ذکر خون آلودہ نکلنا خاصکر اگر شقاق اُسکی گردن مین ہو اور جہان کہین کہ شقاق رحم کی گردن مین ہوتا ہے چھونے سے اور نظر سے محسوس ہوتا ہے لیکن اگر اُسکے جوف مین ہو اُسکے دیکھنے کا یہ حیلہ ہے کہ رحم کا مُنھ جسقدر ممکن ہو کھولین اور دیکھین اور اگر نظر نہ آئے رحم کا مُنھ کھولنے کے بعد ایک بڑا آئینہ فرج کے سامنے ملائین تاکہ رحم کا عکس آئینہ مین پڑے اور معلوم ہو کہ شقاق کس جگہ ہے **علاج** جو کچھ کہ شقاق مقعد مین مذکور ہے یہان بھی کام آتا ہے اور یہ دوائین کہ لکھی جاتی ہین انکا فرزجہ اور طلا کرنا مفید ہے مرہم باسلیقون مین کچھ ایک بط اور مرغی کی چربی اور روغن بنفشہ ملاکر **دوسرا نسخہ** مغز ساق گاو روغن بنفشہ اور زفت مین ملاکر **دوسری ترکیب** روغن سوسن اور زفت اور علک الانباط مین ملاکر اور جانا کہ شقاق القبل کا علاج بھی ایسا ہی ہے **فائدہ** کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ولادت یا ازالہ بکارت کے وقت قبل اسطرح پھٹ جائے کہ دیر مین حجاب نرہے اور اُسکا علاج یہ ہے کہ مغز ساق گاو اور موم سفید اور چربی گردہ بز لیکر مرہم بنائین اور اسجگہ رکھین اور ایک مہینے تک ہمیشہ استعمال کرین اور جماع اور سخت حرکات سے منع کرین اچھا ہو جاتا ہے اور اگر سنگجراحت باریک کرکے اس مرہم مین ملائین بہتر ہے

فصل اُس حکّہ اور خارش کے بیان مین کہ رحم مین پیدا ہو اُسکا سبب خلط حاد صفراوی یا مالح بورقی اکال سوداوی اور شاید کہ منی مین حدت آجائے اور خارش پیدا ہو اور وہ حیض کے رنگ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سبب کی کون قسم ہے اسطرح پر کہ فرج مین روئی رکھکر اُسکے رنگ سے دریافت کرین جیسا کہ سیلان طمث مین گذرا اور مدت دراز تک منی کا استفراغ نہونا اُسکی حدت پر دلالت کرتا ہے اور دوسرے آثار کہ ہر ایک کے لیے مخصوص ہین پوشیدہ نہین اور جاننا چاہیے کہ رحم کی خارش کبھی اسمرتبہ کو غالب ہوتی ہے کہ قوت ساقط ہو جاتی ہے اور اس بیماری کا خاصہ ہے کہ بیمار کو جماع سے تسلی نہین ہوتی اور جسقدر زیادہ کرین خواہش اور حرص زیادہ ہو **علاج** فصد کرین اور سبب کے موافق مسہل دین اور ہر قسم مین صندل امیثا عصارۂ لحیۃ التیس کشنیز سبز خرفہ کا ہو طلا کرنا اور روغن گل اور روغن بنفشہ ملنا مفید ہے اور یہ دوا اسباب مین مجرب ہے برگ پودینہ پوست انار عدس مقشر کو ٹکر مثلث مین یا شراب مین یا سرکہ مین ملائین اور جوش دین اور سفوف اُس مین بھر کر اُٹھائین اور جہان کہین کہ منی کی حدت سبب ہو سرد و تر دوائین جن مین کچھ ایک تخدیر ہو اور باب امراض مخصصہ مردان فصل کثرت شہوت مین مذکور ہین فائدہ مند ہین اور قبل کی خارش کا بھی ایسا ہی علاج کرین جیسا کہ گذر چکا ہے۔

فصل بواسیر الرحم کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جیسے مقعد مین زائد چیزین پیدا ہوتی ہین ویسی ہی رحم کی گردن مین بھی خلط سوداوی سے پیدا ہوتی ہین اور یہ زائد چیزین اگر باہر کیطرف ہوتی ہین آسان نظر آتی ہین اور اگر اندر کی جانب گہراؤ مین ہوتی ہین جب رحم کا مُنھ کھولتے ہین معلوم ہو جاتی ہین خاصکر اگر اُسکے مقابل آئینہ رکھین پھر اگر خون کے جوش اور امتلا کا وقت ہو یا بند ہو جاتے بواسیر الرحم مین بھی امتلا اور سرخی اور درد ہو اور نہین تو ایک رطوبت تلچھٹ کی صورت سیاہی مائل جاری ہو اور بواسیر مذکور زرد اور باریک ہو اور اُسمین درد نہو **علاج** تنقیہ سودا کے لیے فصد کھولین اور مطبوخ افتیمون دین اور تر غذائین جیسے برہ اور بزغالہ کا گوشت اور اُسکے مانند کھلائین تاکہ خون کی اصلاح ہو اور روغن نرگس اور روغن سوسن ملین تاکہ تحلیل اور خشک ہو اور یہ مراہم استعمال کرین اقلیمیا زرد جوب مردار سنگ ہر ایک تین درم موم سفید پانچ درم روغن خستہ زرد آلو یا شفتالو بیس درم مرہم بنائین جیسا کہ مشہور ہے اور باقی وہی تدبیر ہے جو بواسیر مقعد مین گذر چکی اور جہان کہین کہ دوا فائدہ نکرے اُسکو لوہے سے یا ابریشم سے کاٹ ڈالین بشرطیکہ وہ زوائد باہر کی جانب ہون اور عریض نہون اور اگر گہراؤ مین

ہون یا عریض ہون کاٹنے کا ارادہ نکرین خشک دواؤن کے سوا کہ اُنین بھی سوزش نہو اور کچھ استعمال نکرین اور لوہے سے قطع کرنیکا یہ طریق ہو کہ زوائد کو اس آلہ سے کہ اس کام مین مخصوص ہو پکڑکر کاٹ ڈالین اُسکے بعد مقراض سے اُنکی جڑ قطع کرین اور اُسکے بعد گل ارمنی کہربا شاخ گاوکوہی کاغذ سوختہ اُسپر ڈالین اور ابریشم سے قطع کرنیکا طریق یہ ہو کہ باسور کی جڑ کو ابریشم کے دھاگے سے مضبوط باندھ کر چھوڑ دین اُسکے بعد ایک کپڑا روغن بادام مین بھر کر اُسپر رکھین پھر لعاب تخم کتان اور روغن بادام اور زعفران ضماد کرین یہانتک کہ ساقط ہو اور بواسیر مقعد کو بھی اسی طریق سے قطع کر سکتے ہین

فصل ثبور الرحم کے بیان مین یہ ثبور خون ردی سے یا صفرا سے کہ خون مین ملا ہوا ہو پیدا ہوتے ہین اور یہ اکثر فم رحم مین عارض ہوتے ہین اور انکی علامت یہ ہو کہ انگلی کے رکھنے سے محسوس ہون اور جب قبل کو کھولین اور فم رحم کو دیکھین نظر آئین اور شاید کہ اُنین خارش ہو علاج فصد باسلیق کرین اور شربت نارنج اور سکنجبین اور شیرۂ خرفہ اور کشک جو دین تاکہ صفرا کی حرارت ساکن ہو اور غذا آش غورہ اور سماق اُسکے مناسب ہو پھر اگر ثبور ظاہر ہون مرہم اسفیداج یا ایک مرہم گل سُرخ طین قیمولیا خبث الفضہ مرداسنگ سفیدۂ ارزیز موم سفید روغن گل سے بناکر اُنپر طلا کرین تاکہ مادہ خشک ہو اور سوزش ساکن ہو اور اگر ثبور ظاہر نہون انھین ادویہ کو آب بارتنگ اور روغن گل اور عورتون کے دودھ مین ملاکر رحم مین حقنہ کرین

فصل ثاليل رحم کے بیان مین یعنے رحم کا مسہ اور اُسکی شناخت بھی اسی طرح ہو سکتی ہو جس طرح کہ ثبور کو پہچانتے ہین علاج مطبوخ افتیمون سے یا حب ایارج سے بدن کا تنقیہ کرین اور جن غذاؤن سے خلط غلیظ پیدا ہو اُنسے پرہیز کرین اور روغن سوسن روغن دانہ شفتالو مدام ملین اور بابونہ اکلیل الملک حلبہ تخم کتان کے مطبوخ مین بٹھلائین اور چاہیے کہ جب مریضہ بول سے فارغ ہو اُسی مطبوخ سے آبدست کیا کرے یا جسوقت کہ چاہے

فصل ناصور رحم کے بیان مین ناصور اُسوقت بولتے ہین کہ قرحہ پر ایک مدت گذر چکے اور شارح اسباب و علامات کہتا ہو کہ قرحہ کو ناصور تبھی بولتے ہین کہ جب پھوٹنے کیوقت سے اسپر ایک مدت گذر چکے اور بہت عرصے کا ہو جائے اور وہ مدت کم سے کم چالیس دن ہون اور اُسکی علامت یہ ہو کہ ہمیشہ زرد آب جاری رہے اور درد ہمیشہ رہے علاج منقی اور مجفف دوائین کہ قروح رحم مین گذر چکین استعمال کرین مگر جو دوا زیادہ قوی ہو احتیاط کرین اور ہرگز لوہے سے دستکاری نکرین کہ اُسمین کزاز اور اختلاط عقل اور غشی کا خوف ہو اور اگر بدن مین فضول سے امتلا ہو احتیاج کے موافق فصد اور مسہل استعمال کرین تاکہ زیادہ خشکی پہونچے

فصل سیلان رحم کے بیان مین وہ اسطرح پر ہو کہ ہمیشہ رحم سے رطوبت آیا کرے اور اُسکا سبب یہ ہو کہ غاذیہ ضعیف ہو اور یہ فضول کہ رحم سے آتے ہین یا تو بلغمی ہوتے ہین یا صفراوی یا سوداوی یا دموی یعنے خون غالب ہو کیونکہ اگر خون خالص آتا ہو اُسکو استحاضہ کہتے ہین نہ کہ سیلان رحم اور ہر خلط کے غلبہ کی علامت اُسکے رنگ وغیرہ سے ظاہر ہو اور اُسکی پہچان یہ ہو کہ عورت ایک کپڑا رکھ لے اور جب کپڑا خشک ہو جائے اُسکے رنگ کو دیکھین اور جس عورت کو کہ سیلان الرحم ہوتا ہو اُسکی اشتہا ساقط ہوتی ہو اور رنگ مین تغیر اور مُنھ اور آنکھون پر تہبج ہوتا ہو علاج اول سبب کے موافق فصد یا مسہل اور قے سے بدن کا تنقیہ کرین اُسکے بعد تنقیہ رحم کے لیے ایرسا اذخر اصل السوس فراسیون نخود سیاہ پانی مین جوش دے کر اور ایارج فیقرا لاکر رحم مین حقنہ کرین بشرطیکہ حرارت نہو اور اگر حرارت ہو یہ دوا ہرگز استعمال نکرین اور تنقیہ رحم کے لیے بزور مدرہ کے شیرہ جات پلائین اور اُنھین کا رحم مین حقنہ کرین اور

جب بدن اور رحم پاک ہو جائے اُسکی تقویت کے لیے فرزجۂ قابض اور حقنۂ حابس استعمال کرین جیسا کہ افراط طمث مین مذکور رہین —

فصل سیلان منی کا بیان کہ رحم سے آئے اسکے اسباب و علاج وہی ہین کہ مردون کے سیلان منی مین گذرے اور منی اور رطوبات مین یہ فرق ہی کہ منی رنگ مین سفید اور قوام مین غلیظ اور بے عفونت ہوتی ہی اور رطوبات فضلیہ اُسکے خلاف ہین تنبیہ غدیطیہ [?] اور رانبہ اور عاقونہ عورتون کو بھی شاد و نادر ہوتا ہی اور تدبیر وہی ہی کہ جو مردون کے لیے گذر چکی —

فصل احتباس طمث کے بیان مین یعنے حیض بند ہو جانا اُسکے اقسام ہین پہلی قسم وہ ہی کہ بدن مین خون کم ہو جائے اُسکی علامت یہ ہی کہ بدن لاغر اور ناتوان اور رنگ زرد ہو اور اس سبب سے پہلے حد سے زیادہ مشقت یا بھوکے رہنے کا اتفاق پڑے یا امراض محللہ اور استفراغات پیش آئین خاصکر خون کا استفراغ علاج غذاے مقوی مثلاً بیضۂ مرغ نیمبرشت اور مرغ فربہ کا شوربا اور اُسکا گوشت اور جوان بکری کا گوشت اور دودھ اور مٹھائی زیادہ کھلائین تاکہ بدن کو قوت ہو اور خون پیدا ہو اور خواب راحت مین مشغول رہین اور حمام مرطب استعمال کرین دوسری قسم وہ ہی کہ خون سردی کے سبب اخلاط غلیظ کے ملنے سے غلیظ ہو جائے اور اُسکی علامت بدن مین سستی اور سفیدی اور رگون مین نیلاپن اور بول زیادہ آنا اور براز بلغمی ہونا اس سبب سے معدہ کے ہضم مین قصور ہو اور نیند مین گرانی معلوم ہو اور خون اگر آئے تو رقیق ہو علاج ادویۂ ملطفہ دین مثلاً ایارہ اُسکے سوا تاکہ اخلاط غلیظ کا تنقیہ ہو اُسکے بعد تخم کرفس انیسون پودینہ بادیان مشکطرامشیع وغیرہ پکا کر شہد مین یا قند مین معجون بنا کر کھلائین تاکہ خون رقیق ہو اور آسانی سے جاری اور شبت مرزنگوش پودینہ سداب بابونہ اکلیل الملک صعتر کے مطبوخ مین آبزن کرین اور سنبل دارچینی سلیخہ حب بلسان عود بلسان جوزبوا قاقلہ خرد قسط وغیرہ سے جن چیزین کہ عطریت اور تفتیح اور تلطیف اور تسخین ہو تکمید کرین اور یہی خوشبودار دوائین بخورہ آگ پر ڈالکر اُسکا دھوان رحم مین پہونچائین اور جب خون رقیق ہو جائے صافن اور مابض کی فصد اور پنڈلیون کی حجامت نہایت مفید ہی اور حیض کی نوبت سے دو دن پہلے استعمال کرین تاکہ دو استفراغ اکٹھے نہو جائین اور ضعف پیدا ہو اور یہ فصد اور حجامت اُس شخص کے حق مین جسکا بدن فربہ اور لحمانی ہو نہایت مفید ہین اور اگر طبیب مناسب جانے خون کے رقیق ہونے سے پہلے بھی استعمال کرے تیسری قسم وہ ہی کہ رحم کی رگون کا مُنھ بند ہو جائے اس سبب سے حیض نہ آئے اور یہ کئی طرح پر ہی اول تو یہ کہ رحم پر حرارت غالب ہو اور خشکی اور قبض پیدا کرے اور رحم مین جلن اور خشکی کا ہونا اُسکا گواہ ہی علاج شیر خشت اور سماق اور بنات اور مغز تخم کدو اور خبازی اور بادیان کو ٹکر شہد اور زردۂ بیضہ مین ملاکر فرزجہ کرین اور کئی دن تک استعمال کرین اور شیرۂ خرفہ مفید ہی اور رحم کی حرارت زائل ہونیکی دوسری تدابیر عقر مین تلاش کرین دوسرے سردی مکثف کہ رحم مین عارض ہو اور رنگ مین سفیدی اور نبض مین تفاوت اور رگون مین سردی کا ہونا اور اُسکے سوا اُسکا گواہ ہی فائدہ سوء مزاج اگرچہ رحم مین عارض ہوتا ہی لیکن اس مزاج کے آثار تمام بدن مین ظاہر ہوتے ہین اسواسطے کہ رحم عضو شریف ہی اُسکا مزاج تمام بدن مین سرایت کرتا ہی علاج گرم اور ملطف دوائین استعمال کرین تاکہ رحم مین گرمی پہونچے اور وہ عقر مین مفصل مذکور ہین اور قرص مر رحم کے گرم کرنے مین اپنا نظیر نہین رکھتا اسکی ترکیب مر تین درم ترمس پانچ درم برگ سداب پودینہ مشکطرامشیع فوہ اصبع حلتیت سکبینج جاوشیر ہر ایک دو درم جو چیزین حل کرنیکے لائق ہین اُنکو حل کرین اور کوٹنے کی دواؤن کو کوٹ لین اور قرص بنا کر بقدر ضرورت مطبوخ ابہل کے ساتھ پلائین تیسری قسم یہ کہ خشکی رحم مین عارض ہو

اورکسافت پیدا ہو اور فرج اور رحم کی خشکی اور بدن کی لاغری اور رگون کا خالی ہونا اُسکی علامت ہی علاج مرطبات استعمال کرین جیساکہ عقر مین مذکور ہین چوتھی قسم وہ ہی کہ ورم رحم احتباس حیض کا باعث ہو اور اُسکی علامت اور علاج اورام کی فصل مین مذکور ہین پانچوین قسم وہ ہی کہ رحم کے زخم بھر جائین اور اُسکی رگون کی تہ بند ہو جائین اگرچہ اس بیماری کا جانا ممکن نہین لیکن اسواسطے کہ احتباس کے ضرر سے احتباس والے کو اندیشہ نہو فصد کیا کرین اور ہمیشہ تنقیہ اور ریاضت لازم سمجھین چھٹی قسم وہ ہی کہ رتق حیض آنے کو مانع ہو یعنی فم رحم اور فرج پر ایک ایسی چیز پیدا ہو کہ جماع کو مانع ہو اور اس سبب سے کہ اُسمین کوئی راستہ نہین طمث کو بھی روک دے اور جب حیض کی نوبت آئے شدت کا الم اور بہت بڑا تمدد پیدا ہو علاج جو کچھ رتق کی فصل مین کہا جائیگا عمل مین لائین اور اگر اُسکا زائل ہونا ممکن نہو جو کچھ کہ اس قسم مین جو زخم کے بھرنے سے عارض ہوتی ہی بیان کیا ہی یعنے فصد وغیرہ استعمال کرین تاکہ احتباس کی آفات سے بچے رہین ساتوین قسم وہ ہی کہ بہت فربہی کے سبب رحم کے راستے دبکر بند ہو جائین علاج فصد کرین غرضکہ بدن کے لاغر کرنے مین کوشش کرین اور جب وقت نوبت قریب آپہونچے رگ صافن کھولین اور دوائین اور شربت مدرہ دین اور کھانے سے پہلے حرکت اور نہار حمام کرنا اور اطریفل صغیر اور کمونی اور گلقند اور بادیان رومی کا ہمیشہ استعمال کرنا کلی فائدہ کرتا ہی اور اگر حرارت ہو گرم چیزین استعمال نکرین آٹھوین قسم وہ ہی کہ رحم کسی طرف پھر جائے اسطرح پر کہ رحم کا مُنھ فرج کے مقابل سے ایک طرف ہو جائے اس سبب سے خون نہ نکلے اور اُسکو عقر مین ہم مفصل کہہ چکے ہین اور اُن امراض کی تعداد کہ حیض کے بند ہونے سے پیدا ہوتے ہین اختناق الرحم اور اورام رحم اور اورام احشا اور امراض معدہ جیسے سوء ہضم اور سقوط اشتہا اور غثیان اور تشنگی اور لذع معدہ اور امراض دماغ مثلاً صرع اور صداع اور مالیخولیا اور فالج اور امراض سینہ مثلاً سعال اور ضیق النفس اور امراض گردہ اور امراض جگر اور استسقا اور درد پشت گردن اور حمیات محرقہ اور آنکھون اور کانون اور ناک کا درد ہی اور اُن دواؤن کا بیان کہ رکے ہوئے حیض کو کھولتی ہین اور سبب کے موافق دے سکتے ہین سرخس دہ درم ایک مثقال سک کے ساتھ حیض کو جاری کرتا ہی اور دوا الکرکم سرکہ سکنجبین بزوری کے ساتھ صافن کے بعد حیض کا ادرار کرتی ہی اور جند بیدستر آدھا درم بیخ سوسن نیلگون دو مثقال آب پودینہ دو چمچہ بھر شہد سات مثقال دو دفعہ مین استعمال کرین حیض جاری ہو جاتا ہی اور سعد فوہ اسارون سلیخہ دارچینی فنجنکشت مشکطرامشیع خواہ مفرد خواہ مرکب دو مثقال فوہ کے پانی مین دین حیض کا ادرار ہو جاتا ہی اور نخود سیاہ کا پانی زیت کے ساتھ اور طبیخ ہلیلہ تمر اور زنجبیل مرکے ہمراہ اس باب مین فائدہ مند ہی اور لوبیا سرخ حلبہ انیسون ہر ایک تین درم فوہ نیمکوفتہ چار درم ان دواؤن کو ایک پیالہ پانی مین جوش دین جب آدھا باقی رہے صاف کرین اور دس مثقال سکنجبین ملاکر نیم گرم پلائین اور مرو پودینہ ہر ایک چار درم ایلوا آٹھ درم سداب دس درم مویز منقے بیس درم کوٹ اور چھان کر بیل کی پتی مین ملاکر کئی دن تک فرزجہ کرین اطبا کہتے ہین کہ اگر سات برس کا رکا ہوا ہوگا اس دوا سے کھل جائیگا اور جو کچھ جنین اور مشیمہ کے اخراج کے لیے بیان کیا حیض کا ادرار اُس سے آسان ہوتا ہی اور

قرص مرکی حیض کے ادرار مین خاصیت کلی رکھتا ہی مہینے مین تین دفعہ کھلائین اور ہر عشرہ مین ایکدفعہ

فصل رتق کے بیان مین وہ اسطرح پر ہی کہ ایک چیز زائد غضلہ کی قسم سے یا غشائے صفاقی صلب فرج کے مُنھ پر یا فرج اور فم رحم کے بیچ مین یا فم رحم پر آجائے اگر فرج کے مُنھ پر ہی قضیب کے داخل ہونے کو مانع آتی ہی اور اگر فرج کے بیچ مین ہی دخول کامل نہین ہو سکتا اور اگر فم رحم پر ہی

دخول کو مانع نہین ہوتی لیکن حمل کو اور حیض آنے کو مانع ہوتی ہی بشرطیکہ اس زائد چیز مین راستہ نہو اور کبھی اس جگہ قرحہ پڑتا ہی اور جب بھر جاتا ہی گوشت زائد نکل آتا ہی اور راستہ بند ہو جاتا ہی اور کبھی اصل پیدایش ہی سے راستہ پیدا نہین ہوتا ہی علاج اگر ہو سکے تو دستکاری کرین پھر اگر قرحہ کے بھرنے سے عرض ہو طول مین شگاف دین اُس آلہ سے جس سے بواسیر کو قطع کرتے ہین یا نشتر عریض مخفی سے کہ میل نہان کے مانند ہوتی ہی اور اگر گوشت کے جم آنے سے پیدا ہوا اُس گوشت زائد کو صنارہ سے پکڑ کر نشتر سے کاٹ ڈالین غرضکہ قطع کرنیکے بعد ایک قالب مجوف سوراخدار پر صوف لپیٹ کر اور ایک ایسا مرہم کہ التحام کو مانع ہو اُسپر لگا کر وہان رکھدین تاکہ آہستہ آہستہ زخم اچھا ہو اور جب یہ جانین کہ زخم اچھا ہو گیا قالب مذکور موقوف رکھین اور قالب کے مجوف ہونے کا فائدہ یہ ہی کہ فضلا اور ریح کے نکلنے کا راستہ رہے اور جان لے کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ عورتون کی وہ زائد چیز کہ فرج کے دونون طرف مین ہی اور اُسکو عربی مین نظر کہتے ہین بہت بڑھجاتی ہی اور سخت ہو جاتی ہی چنانچہ جماع کو مانع آتی ہی اور شاید کہ یہ زائد چیز اسقدر ہو جائے کہ وہ عورت اس زائد چیز سے دوسری عورت کے ساتھ مجامعت کر سکے اور ایسی عورت کو بظرہ کہتے ہین اور اُسکا علاج بھی قطع کرنے سے ہوتا ہے —

فصل نتوء الرحم کے بیان مین یعنی رحم نکل آنا یہ دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ رحم اُسی ہیئت پر جیسا کہ ہی نیچے کی جانب آجائے اور اُسکی گردن فرج سے باہر ہو جائے دوسرے یہ کہ رحم اصل سے اُلٹ کر نکلے ایسی طرح پر کہ اُسکا باطن بسبب ظاہر ہو جائے اور اُسکی گردن کا سوراخ ناپید ہو اور اس قسم کو انقلاب الرحم کہتے ہین اور نتوء الرحم کو عقل اور قرن بھی بولتے ہین اور نتوء الرحم والی عورت کو عقلا اور قرنا کہتے ہین اور نتوء الرحم کے اسباب بہت ہین ایک تو یہ کہ مشیمہ یا جنین مردہ بے ترتیب کھینچا جاے دوسرے یہ کہ عورت اونچی جگہ سے سرین کے بھل گر پڑے یا بھاری بوجھ اُٹھالے یا کھینچے یا کود پڑے اس سبب سے رحم کے رباطات ڈھیلے ہو جائین یا منقطع ہو جائین یا فقرہ اپنی جگہ سے ٹل جائے تیسرے خوف شدید کہ اعضا مین ضعف اور استرخا لائے چوتھے یہ کہ رطوبات لزج بلغمی رحم کے رباطون مین آجائے اور اُنکو سست کر ڈالے اور اس ضرورت سے رحم ٹل جائے اور الٹ کر باہر آجائے اور یہ امر بڈھی عورتون کو اور جنین رطوبت زیادہ ہی بیش آتا ہی کیونکہ اُنکے ابدان مین رطوبت کی کثرت ہی اور رحم کے نکلنے کی علامت یہ ہی کہ عانہ اور مقعد اور قطن اور پشت مین درد عظیم پیدا ہو اور کراز اور رعشہ اور خوف بلا سبب عارض ہو اور فرج مین ایک نرم چیز اُتر آئے پھر اگر رطوبت بلغمی نتوء الرحم کا سبب ہو رحم سے رطوبت کا بہنا گواہی دے اشتباہ اکثر جاہل طبیبون کو رحم اور مشیمہ مین فرق سمجھنا مشکل پڑتا ہی اور فرق یہ ہی کہ مشیمہ یعنے بچہ دان تنک جسم اور باریک ہی اور رحم اُسکی ضد ہوتا ہی علاج خواہ کسی سبب سے عارض ہو اول امعا کو ثفل سے پاک کرین یعنی نرم حقنہ استعمال کرین تاکہ اُسکا بوجھ رحم پر کم پڑے اور ایسا ہی مدرات کے استعمال سے مثانہ کا تنقیہ کرین اور جہان کہین کہ رطوبت بلغمی سبب ہو استفراغ کے لیے ایارجات کو تربد سے تقویت دے کر کھلائین اور ہر صورت مین امعا اور مثانہ کے تنقیہ کے بعد چاہیے کہ روغن زنبق یا روغن گل لیکر اور کچھ ایک روغن خلوق اور تھوڑا سا غالیہ اُسمین ملائین اور نیمگرم کئی قطرے رحم مین ڈالین اگر سوراخ اُسکا بند نہین ہوا ہی یعنی رحم منقلب نہین ہوا اور نہین تو اُنھین دواؤن کو اُسپر ملین اور اُسکے بعد وہ تدبیر کرین کہ رحم اپنی جگہ پر آجائے اور تدبیر یہ ہی کہ عورت چت لیٹے اور رانون کو اُٹھا کر کشادہ رکھے اور دایہ اُس فرزجہ سے کہ لکھا جائیگا اُسکو آہستہ آہستہ دبا کر ہٹائے یہانتک کہ اپنی جگہ آکر ٹھہرے اور فرزجہ یہ ہی کہ فرطراثیث مازو خرنوب چارون برابر لین اور پانی مین اور تھوڑی سی شراب مین پکا کر صاف کرین اور اقاقیا سک رامک باریک

کرکے اس طبیخ مین ملائین اور حاضر رکھین اور ایک ٹکڑا نرم ابریشم کا کہ اُسکو مرغزی کہتے ہین اُسکو لپیٹ کر گدی فرزجہ کے مانند بنائین اور اس طبیخ مین بھگو کر رحم کو اس گدی یعنی فرزجہ سے آہستہ اوپر لیجائین اور جب اپنی جگہ بیٹھ جائے قابض دوائین عانہ پر اور فرج کے گرد ضماد کرین اور مریضہ کو کروٹ پر لٹا کر اُسکے کمربند کی جگہ ناف کے تلے محجمہ بلا شرط رکھکر کھینچین اور اگر پستان کے نیچے محاجم لگائین بہتر ہی اور اس حالت مین خوشبودار چیزین سونگھائین اور بدبو کی چیزون سے اور چھینک اور حرکت وغیرہ سے جو چیز کہ رحم کو جگہ سے ٹالتی ہی پرہیز کرین اور یہ امور اسواسطے ہین کہ رحم اوپر کی جانب مائل ہو اور چاہیے کہ رحم کے پلٹا نیکے بعد فرزجہ مذکورہ کو اسی جگہ رہنے دین اور کتان کا ٹکڑا کئی تہ بناکر یا روئی گدی کی طرح فرج مین رکھین اور اُسکے اوپر لنگوٹ باندھ دین اور دو دن تک اسی طرح چت لٹائے رکھین اور اگر غذا نہ کھائے بہتر اور نہین تو کوئی ایسی چیز جس مین مائیت کم ہو اور سبک ہو تھوڑی سی دے سکتے ہین مثلاً زردۂ بیضۂ نیمبرشت اور اُسکے مانند اور تیسرے دن لنگوٹ کھولین اور فرزجہ نکالین اور نیا صوف لیکر اس شراب مین جسمین برگ مورد گل سرخ اقاقیا پوست انار وغیرہ قابضات پکائے ہوں بھگو کر نیمگرم فرزجہ کرین اور استعمال کیوقت اسی شکل پر کہ گذر چکی لیٹین اور دوسرا صوف اس شراب مین بھر کر فرج اور زہار پر رکھین اور حکم کرین کہ رانون کو سیدھا کرکے کروٹ پر آجائے اور کمربند کی جگہ محجمہ لگائین اور دیر تک رکھین پھر شراب مین قابضات مذکورہ پکا کر اُسمین بٹھلائین اور جب آبزن سے نکلے قابض دوائین عانہ پر اور فرج کے گرد ضماد کرین اور لنگوٹ باندھ دین جسطرح پر کہ گذر چکا اور چاہیے کہ ہمیشہ ضمادات قابضہ لگاتے رہین اور ایک ساعت کے بعد چند روز مورد گل سرخ اذخر کے طبیخ مین بٹھلائین اور دو دن کے بعد یہی تدبیر از سرنو بدلتے رہین یہانتک کہ ایک ہفتہ پورا ہو جائے اور اس اثنا مین ہرگز چلنا پھرنا نہ چاہیے اور جو کچھ کہ اوپر مذکور ہی مثلاً چھینک وغیرہ مزلقات اُنسے پرہیز لازم سمجھین اور مضائقہ نہین کہ کبھی کبھی لنگوٹ بندھی ہوئی تکیہ لگا کر بیٹھین اور لنگوٹ نہ کھولین مگر حاجت ضروری کے سبب سے فائدہ اس مرض مین بدبو کی چیزون کا سونگھنا سب سے زیادہ ناموافق ہی کیونکہ رحم بالطبع خوشبو کی الفت رکھتا ہی اور بدبو سے نفرت کرتا ہی جیسا جگر میٹھی چیزون سے رغبت رکھتا ہی اور کڑوی چیزون سے نفرت کرتا ہی جان لے کہ مرغزی پشم نرم ملائم کو کہتے ہین کہ بھیڑ اور بکری کے بالونکی جڑ مین نکلتی ہی اور فارسی مین اُس کو کرگینہ کہتے ہین۔

فصل میلان الرحم کے بیانمین وہ اسطرح پر ہی کہ رحم ایک طرف جھک جائے اور اُسکے اسباب و علاج عقر مین بیان کیے گئے اور جاننا چاہیے کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جب رحم پھر جاتا ہی زحیر عارض ہوتی ہی یا عسر بول ہو جاتا ہی یا دونون عارض ہوتے ہین اور مرض کی تحقیق مین اشتباہ پڑتا ہی کہ علت کون سے عضو مین ہی سو طبیب کو لازم ہی کہ مرض اور اسباب فارقہ مین خوب تامل کرے تاکہ خطا نہ واقع ہو اور رحم کے پھر جانیکی علامت عورتین اُنگلی لگا کر جان لیتی ہین تصریح کی حاجت نہین سو جب عورتون کو میلان الرحم کے اسباب کے بعد زحیر عارض ہو مثلاً بہت بوجھ کے کھینچنے یا اُٹھانیکا یا کودنیکا یا ڈرنیکا اتفاق ہو لازم ہی کہ اول دریافت کرین کہ رحم مین انحراف ہی یا نہین پھر زحیر کا معالجہ کرین

فصل اورام رحم کے بیانمین اُسکی تین قسم ہین پہلی قسم وہ ہی کہ ورم گرم رحم مین عارض ہو اور اُسکے اسباب بہت ہین اول تو ضربہ اور سقطہ کہ رحم پر پہونچے دوسرے حیض اور نفاس کا رک جانا تیسرے جنین کا ساقط ہونا اور عسر ولادت اور جماع کا افراط اور ازالۂ بکارت چوتھے مادۂ دموی یا صفراوی کہ بدن ان حادثات کے خود بخود رحم پر پڑے اور رحم کے ورم گرم کی علامت بہت ہین ایک تو تپ تیز اور زبان مین سیاہی دوسرے درد سر خاص کر تارک مین تیسرے ناف

اور عانہ مین درد لیکن تارک اور عانہ کا درد اسوقت ہوتا ہی کہ آماس رحم کے مقدم مین ہو چوتھے قطن اور پشت مین درد اگر رحم کے موخر مین ورم ہو پانچوین درد خاصرتین
اگر ورم رحم کے دونو جانب مین ہو اور کبھی درد ناف مین یا قطن مین ہوتا ہی اور وہان سے ران اور سرین اور خاصرتین کی جانب اکثر اس شدت سے تمدد کرتا ہی کہ
اُٹھنا دشوار ہوتا ہی اور اکثر تو ایسا ہوتا ہی کہ جو درد ناف کے نیچے ہوتا ہی ران مین اُتر آتا ہی اور جو نسا درد قطن مین ہوتا ہی سرین مین آجاتا ہی چھٹے عسر بول اگر ورم
رحم کے مقدم مین اوپر کی جانب مائل ہو ساتوین براز کا دشوار آنا اگر ورم رحم کے موخر مین نیچے کی طرف مائل ہو اور ظاہر ہی کہ بول اور غائط کی دشواری
مین شدت اور تخفیف ورم کی سبکی اور گرانی کے موافق ہوتی ہی آٹھوین نبض اور نفس مین تواتر نوین معدہ اور دماغ مین فساد ہونا علاج باسلیق اور صافن
کی فصد کھولین اور ابتدا مین جو اور باقلا اور چنے کا آٹا اور بنفشہ اور کشنیز تر اور کاسنی کا پانی ملاکر اور کچھ ایک کافور بڑھاکر عانہ اور ناف پر ضماد کرین اور لعاب
اور روغن اور عصارات سرد رحم مین ٹپکائین اور شیرۂ خرفہ اور شربت بنفشہ اور آب انار میخوش اور آب جو روغن بادام اور قند کے ہمراہ اور لعابین وغیرہ جیسا
کچھ مناسب ہو پلائین اور جبتک ممکن ہو سرد پانی کے پینے سے منع کرین اور اگر طبیعت مین قبض ہو بنفشہ اور سپستان اور عناب اور آلو جوش دیکر مغز فلوس
اُسمین حل کرین اور شیرخشت اور روغن بادام ملاکر دین اور دواؤن کے وزن کی مقدار طبیب کی راے پر موقوف ہی حاجت کے موافق سمجھکر استعمال
کرے اور مغز فلوس شربت بنفشہ کے ساتھ یا آب کاسنی آب عنب الثعلب کے ہمراہ پلانا قبض کو دور کرتا ہی اور احشا کے ورم کو بہت مفید ہوتا ہی تنبیہ
اگرچہ یہ ورم ابتدا مین ہو صرف رادعات کو ہرگز ضماد نہ کرین تاکہ مادہ متحجر نہو جائے اور جسوقت کہ انتہا مین پہونچے بابونہ اور خطمی وغیرہ جو کچھ کہ ملین اور
محلل ہو استعمال کرین ضماد کے طور پر اور اُسکا مطبوخ نطول کے طریق پر اور جاننا چاہیے کہ جب انتہا مین پہونچے دو وجہ سے خالی نہین ایک تو یہ کہ
تحلیل ہو جائے دوسرے یہ کہ جمع ہونے لگے اور جمع ہونے اور پکنے کی علامت یہ ہی کہ درد شدید ہو جائے اور تپین مختلف اور قشعریرہ پیدا ہو اور خلہ
یعنے چُبھن وغیرہ اور تمام اعراض غلبہ کرائین اور اُسوقت مین چاہیے کہ گرم لعاب مثلاً لعاب حلبہ تخم کتان لعاب خیرو نیم گرم رحم مین حقنہ کرین اور بابونہ
حلبہ تخم کتان خطمی بنفشہ آرد باقلا انجیر کے طبیخ مین ملاکر عانہ پر ضماد کرین اور نیمگرم پانی مین بٹھلائین اور یہ سب امور اس لیے ہین کہ نضج مین امداد کرین اور
جب پک جائے دو وجہ سے خالی نہین یا تو پھوٹ جائے یا ویسا ہی رہے اور دبیلہ ہو جائے سو اگر پھوٹ جائے چاہیے کہ اُسکے اخراج مین امداد کرین
اور اس کام کے لیے ماء العسل رحم مین حقنہ کرنا اور مدرات خفیفہ مثلاً تخم خربزہ تخم خیارین تخم کاسنی کا مطبوخ پلانا فائدہ مند ہی اور گاے کا دودھ نبات
ملاکر ریم کے تنقیہ کے لیے مقرر ہی اور چاہیے کہ ہمیشہ یہی تدبیر رکھین جبتک کہ قرحہ پاک ہو اور مدرات قوی ہرگز نہ دین کیونکہ مدرات مواد کو کھینچ لاتے
ہین اور قرحہ زیادہ ہو جاتا ہی اور جب قرحہ ریم سے پاک ہو جائے اُسکے اندمال پر متوجہ ہون یعنی وہ تدبیر کہ فصل قروح مین گذر چکی اور دبیلہ کی فصل علیحدہ
مین آئیگی استعمال کرین فائدہ جب ورم رحم ٹوٹتا ہی کبھی تو امعا یا مثانہ کی طرف اُسکا مواد جھک پڑتا ہی اور براز یا بول کے ساتھ زرد آب نکلتا ہی اور
اُسوقت مین مناسب ہی کہ مادہ اُن اعضا سے رحم کیطرف پھرائین چنانچہ رحم کے قروح مین اُسکا ذکر آچکا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ ورم سرد بلغمی رحم مین
پیدا ہو اور اُسکی علامت عانہ کی نواح مین ثقل ہونا علاج اول قے کرین اور جو کچھ کہ مثانہ کے سرد ورم مین مذکور ہی استعمال کرین تیسری قسم وہ ہی کہ ورم
صلب سوداوی رحم مین عارض ہو اور یہ ورم اکثر ورم گرم کے بعد عارض ہوتا ہی اور شاید کہ ابتدا ہی پیدا ہو خون حیض سوختہ سے یا کسی اور سبب سے

حالانکہ اس سے پہلے ورم گرم نہو اور یہ ورم سرطان ہوجاتا ہے اور علاج کے دیر ہونے مین استسقا مین پہونچتا ہے اور رحم کے ورم سوداوی کی پانچ علامتین ہین ایک تو یہ کہ رحم کی جگہ بوجھ معلوم ہو اور مریضہ کو حرکت سے تکان ہو دوسری یہ کہ صلابت ظاہر ہو پھر اگر عانہ مین رحم مین ورم ہونیکا نشان ہے اور یہ اکثر ہوتا ہے تیسری یہ کہ چلتے وقت پنڈلیان کانپنے لگین پھر اگر ورم رحم کی ایک جانب مین ہے اسی طرف کی ساق مین اضطراب پیدا ہو اور اگر رحم کی دونون جانب مین ہے دونون ساق مین اضطراب ہو چوتھی یہ کہ درد کمتر ہو اور یہ اس صورت مین ہے کہ مادہ بہت غلیظ ہو اور ابھی سرطان نہین ہونے لگا اسواسطے کہ اگر مادہ بہت غلیظ نہو گا درد شدت سے ہوگا اور ایسا ہی اگر سرطان ہوجائے چنانچہ اُسکا بیان آئیگا پانچوین یہ کہ رحم کسی طرف جھک جائے اور کبھی رحم ورم کی جانب مین مائل ہوتا ہے شلاً اگر ورم رحم کی داہنی طرف مین ہے بائین طرف جھک جائے اور اُسکے برعکس اور اگر اگلی طرف مین ہو پیچھے کی جانب رحم کا میلان ہو اور اُسکے برعکس اور اگر نیچے کی جانب مین ورم ہو اوپر کی طرف میلان ہو اور اُسکے برعکس اور یہ اسصورت مین ہوتا ہے کہ ورم نہایت بڑا ہو اسلیے کہ عضو بوجھ کے سبب جانب مخالف مین مائل ہوگا اور کبھی رحم ورم کی طرف مائل ہوتا ہے یہ اس صورت مین ہوتا ہے کہ ورم چھوٹا سا ہو سو رحم کھنچاوٹ کے سبب ورم کی جانب مائل ہوگا علاج جلد باسلیق کی فصد کھولین اور اسہال سودا کے لیے ماء الجبن اور مطبوخ افتیمون اور گلقند وغیرہ آہستہ آہستہ اور دفعات مین دین اور مرہم داخلیون اور مرہم باسلیقون اور مقل اور چربیان اور مغز اور روغن نرگس روغن سوسن روغن شبت روغن بابونہ روغن بید انجیر پچکاری اور حمول اور فرزجہ کے طور پر رحم مین استعمال کرین تاکہ ورم نرم ہو اور ایسا ہی مقل میعہ اشق حلبہ بابونہ برگ کرنب روغن اور موم اور لعاب اسبغول لعاب تخم السی کے ساتھ ملاکر ورم پر ضماد کرین اور رات دن مین دوبار شبت کرنب اکلیل خطمی بنفشہ بابونہ مرزنگوش وغیرہ ملطفات کے مطبوخ مین بٹھلائین

فصل سرطان الرحم کے بیانمین یہ اکثر رحم کے ورم گرم کے بعد عارض ہوتا ہے جبکہ وہ تحلیل نہین ہوتا اور پھوٹ کر مادہ نہین نکلتا اور اُسکی علامت صلابت اور حرارت اور ضربان اور سینہ کے حجاب تک درد کا آنا اور شاید کہ درد چشم اور درد شقیقہ اور ضعف و لاغری خاصکر پنڈلیون مین پیدا ہو اور پانون کی پشت پر ورم ظاہر ہو اور شکم ایسا ہوجائے جیسا استسقا والے کا شکم ورم کر آتا ہے اور شاید کہ استسقا ہوجائے اور جاننا چاہیے کہ ورم سرطانی ظاہر ہوا کرتا ہے اور رگین اُبھر آتی ہین اور اُسکا رنگ کبودی اور رصاصی مائل ہوتا ہے اور کبھی سرطان رحم مین زخم بھی ہوتا ہے اور اُسکے زخم کا نشان یہ ہے کہ پیڑو مین اور جڈھون مین اور شکم کے نیچے اور پشت مین درد شدید ہوتا ہے اور اکثر اُسمین سے رطوبت بودار جسکا نضج برابر اور یکسان نہین ہوتا بہا کرتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ سفیدی مائل یا سیاہی یا سرخی یا سبزی مائل ہوتا ہے لیکن سیاہی مائل تو اکثر ہوتا ہے اور سفید بہت کم علاج سرطان رحم سادہ ہو یا اُسمین زخم بھی ہو علاج پذیر نہین لیکن اسلیے کہ اُسکے ضرر سے کوئی دوسری آفت برپا نہو لازم ہے کہ اُسکی اصلاح مین کوشش رکھین مثلاً جب کہ حرارت اور ضربان کی شدت ہو سرد مرہم جنسے کہ درد تھم جاتا ہے اور سرد لعاب استعمال کرین اور جب حرارت ساکن اور درد کم ہو نرم چیزین کہ تحلیل کرتی ہین مثلاً داخلیون اور مقل اور روغن بابونہ اور بط کی چربی کام مین لائین اور ایسا ہی حلبہ بابونہ تخم کتان برگ کرنب کے مطبوخ سے نطول کرین آہستگی اور نرمی سے اور کبھی کبھی فصد کرین اور مسہل سودا دین تاکہ سودا کم ہوجائے اور بدن کا تنقیہ ہوتا ہے اور لازم ہے کہ مزاج کی ترطیب مین امداد کرتے رہین اور جہان کہیں کہ سرطانی زخم ہو چاہیے کہ برگ خطمی برگ کرنب بنفشہ تخم السی جوش دے کر اُسکے پانی مین بیمار کو بٹھائین اور اسی طرح شیاف آبعفص

اورافیون عورتون کے دودھ مین رگڑکر رحم مین حقنہ کرین تاکہ درد ساکن ہو اوراس شیاف مین کچھ ایک زعفران بھی داخل کرین تاکہ افیون کی مضرت کو موقوف کردے اورسرطان کے علاج مین سب سے بہتر یہ ہے کہ اسرب کو دھنیہ کے پانی مین یا کاسنی یا کاہو کے پانی مین رگڑکر لین اور رحم مین حقنہ کرین اور مرہم رسل اس مرض مین عجیب خاصیت رکھتا ہے اور خشخاش اور کشنیز تر اور عنب الثعلب اور سفیدۂ بیضۂ مرغ اور روغن گل اور شراب ضماد کرین اور آب بارتنگ اور عورتون کا دودھ اور روغن گل رحم مین حقنہ کرنا بہت مفید ہے اور جہان کہین بہت سا خون آتا ہے لحیۃ التیس کا پانی اور گل ارمنی اور سفیدۂ ارزیرا ورآب بارتنگ سے رحم مین حقنہ کرین خون موقوف ہوجاتا ہے

فصل دبیلۂ رحم کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جب رحم کا ورم گرم پک جاتا ہے اور نہین ٹوٹتا اُسکو دبیلہ کہتے ہین اور اُسکی علامت کا بیان ورم مین آچکا ہے علاج اگر دبیلہ فم رحم مین ہو شگاف دیکر زرد آب نکال ڈالین اور اگر رحم کے قعر مین ہو تخم خربزہ تخم خیارین تخم کاسنی خارخسک کا مطبوخ چند روز تک پلائین اور حلبہ تخم السی بابونہ اکلیل خطمی آرد جو تخم کنوچہ آرد باقلا بیخ خطمی گرم پانی مین اور انجیر کے پانی مین اور روغن کنجد ملاکر ضماد کرین اور ہمیشہ یہی تدبیر کیا کرین جبتک کہ ٹوٹ جاے اور اگر دیر لگے اور یہ خوف ہو کہ تاکل کی نوبت آپہونچے انجیر اور خردل جوش دیکر اور اُسکا پانی لیکر رحم مین حقنہ کرین اوراس جوشاندہ کی دواؤن کو عانہ پر رکھین جہان کہین کہ ورم ہو اور جب پھوٹ جائے قرحہ کے پاک کرنے مین اور رحم کے پھیرنے مین کوشش کرین جیسا کہ اُسکا بیان رحم کے ورم گرم مین گذرا

فصل اختناق رحم کے بیان مین یہ ایسی بیماری ہے کہ صرع اور غشی کے مشابہ ہے یعنی اُسمین صرع کے علامات بھی ظاہر ہوتے ہین مثلاً دورہ اور بعض عضا مین تشنج اور گرپڑنا اور غشی کے علامات بھی پیدا ہوتے ہین مثلاً اطراف سرد اور رنگ زرد اور نبض اور نفس کا صغیر ہونا جاننا چاہیے کہ اگرچہ اس بیماری کا مبدا رحم ہے لیکن چونکہ رحم اور دماغ اور دل مین مشارکت قوی ہے رحم کی آفت دماغ مین اور دل مین پہونچتی ہے یہی وجہ ہے کہ ضیق نفس اور غشی اور صرع اور خفقان عارض ہوتے ہین اور مُنھ مین کف نہین آتا اوراس مرض کے دو سبب ہین ایک تو یہ کہ استفراغ نہونے سے منی زیادہ ہوکر اوعیہ مین جمع ہوجاتے اور اُسمین کیفیت سمیہ آجائے اور رحم موذی کے خوف سے بھاگ کر اوپر کی طرف سمٹ کر سکڑ جاتے اور اُسکے بخارات ردیہ دل اور دماغ کیطرف آئین اس ضرورت سے مرض مذکور پیدا ہو دوسرے یہ کہ خون حیض بند ہوجائے اور اُسکی کثرت سے رحم مین وہی کیفیت جسکا ذکر اوپر گذرا آجائے اور یہ بیماری دورہ اور نوبت پر آتی ہے جیسا کہ صرع آتی ہے اور جب مواد زیادہ ہوتا ہے ہر روز آیا کرتی ہے اور جو ہمیشہ آتی ہے اور اُسکی نوبتین آپسمین نزدیک ہوتی ہین قاتل اور مہلک ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ جب نوبت نزدیک آپہونچے ذہن مین خلل اور فکر مین فساد آجائے اور سر مین درد اور آنکھونمین اندھیرا اور رنگ مین زردی اور اعضا مین کسل پیدا ہو اور آنکھونمین پانی سا بھر آئے اور پنڈلیون مین ضعف پیدا ہو اور جب وقت بہت نزدیک آجائے شاید کہ بیمار کو معلوم ہو کہ کوئی چیز عانہ کے اطراف سے دل کیطرف چڑھ کر آتی ہے اور مُنھ اور ناک مین حرکات مضطربہ بغیر ارادہ ظاہر ہون پھر ذہن مختلط ہوجائے اور بیہوش ہوکر گرپڑے اور حس باطل اور آواز منقطع ہوجائے جیسا کہ سب حرکات ارادی منقطع ہوجاتے ہین اوراس بیماری مین اور صرع مفرد مین فرق یہ ہے کہ اس بیماری مین اکثر عقل بالکل زائل نہین ہوتی یہی وجہ ہے کہ جب اس بیماری والون کو ہوش آتا ہے جو باتین کہ گذر چکین اُنمین سے اکثر باتون کو بیان کیا کرتے

ہین اور ایسا ہی مُنھ سے کف نہ آنا اور بدن مین اضطراب نہونا اُسکا نشان ہی اور صرع اُسکے خلاف ہی کہ کف آنا اور اضطراب اور عقل کا زائل ہونا اُسکو لازم ہی علاج نوبت کیوقت ہاتھ اور پاؤن مضبوط باندھ دین اور تلوون پر خردل اور نمک زور سے ملین اور گرم پانی سے بابونہ کے مطبوخ سے پاشویہ کرین اور ٹھنڈا پانی مُنھ پر زور سے چھڑکین اور پلائین اور بدبو کی چیزین مثلاً حب اور قطران وغیرہ سونگھائین اور گوگل اور گندھک یا اُون ناک کے آگے جلائین اور خوشبودار چیزین مثلاً روغن گرم خوشبو کہ اُسمین مشک اور عنبر ملائین رحم پر ملین اور اُسمین حقنہ کرین اور ناف کے تلے اور گھٹنون پر اور پنڈلیون پر اور رانون مین اندر کی جانب اور چڈھون مین سینگیان بغیر پچھنون کے لگائین اور اُسکے کان مین اونچی آواز سے شور کرین اور اُسکا نام لیکر پکارین اور اسیطرح گرم دوائین کہ دغدغہ کرتی ہین مثلاً تمام زنجبیل فلفل روغن زنبق مین ملاکر حمول کرین اور رحم مین عنبر اور مشک کا بخور کرین اور دائی کو حکم کرین کہ روغن زنبق یا روغن بان یا روغن بادام یا روغن گل مین کہ عنبر اور مشک اُسمین حل کرین اپنی اُنگلی بھر کر فم رحم کو اُس سے کھجلائے اور ملے یہ سب امور اسلیے ہین کہ منی منجمد اور رطوبت نکلجائے اور ہوش آجائے اور اگر ایسے وقت مین جماع میسر ہو بہت مفید ہی اور جہان کہ حیض کا بند ہونا اُسکا سبب ہو فربیون اور فلفل کا حمول کرنا نہایت فائدہ دیتا ہی اور ہوش کی حالت مین یہ تدبیر ہی کہ حب اصطمخیقون اور ایارج لوغازیا سے بدن کا تنقیہ کرین اُسکے بعد دحمرثا اور مثرودیطوس اور معجون غیاثی وغیرہ انیسون کے مطبوخ مین دین اور تنقیہ حالت کے موافق کرنا چاہیے اور بہتر یہ ہی کہ ہر تنقیہ مین ایکبار ایارجات دین اور ایک روز درمیان دیکر معجون نجاح استعمال کرین اور حمام کرنا مفید ہی اور گندک کے پانی مین بیٹھنا فائدہ مند اور یہ دوا نفع کرتی ہی غاریقون ایک درم نیم درم دواء المسک مین یا شہد مین ملاکر کھلائین اور یہ جو کچھ کہا ہی اُسجگہ مناسب ہی کہ مادہ غلیظ ہو اور حرارت نہو اور برودت کا نشان یعنے حرکت مین گرانی اور نیند کا غلبہ اور کاہلی اور سبات اور نسیان ظاہر ہو اور اگر اختناق الرحم مین حرارت ہو اور رخسارون مین سرخی اور دوار اور غثیان اور ایک روز کی حرارت کہ رحم سے سر کیطرف آتی ہوئی محسوس ہو اور کبھی کبھی تپ کا ہونا اُسکا نشان ہی اس صورت مین گرم چیزون کے استعمال کی اجازت نہین سو اُس حال مین ہوش کیوقت باسلیق کی فصد کھولین اور پنڈلیون پر پچھنے لگاکر شاخین کھنچین یا مطبوخ افتیمون سے طبیعت نرم کرین اور شکم سیر ہونے پر مطبوخ شبت پلاکر قی کرائین اور سرد چیزین جو منی کو کم کرتی ہین اور شہوت کو توڑتی ہین مثلاً شربت نیلوفر اور شیرۂ خرفہ پلائین اور نوبت کے وقت کافور اور صندل اور نیلوفر سونگھائین اور دوسری تدبیرات وہی ہین جو گذر چکین مگر گرم چیزون کا استعمال خواہ پلانے مین یا سونگھانے مین کہ وہ جائز نہین اور ثابت نے کہا کہ اختناق رحم والے کی فصد نہ کھولین اور اگر ضرورت پڑے تو ساعد مین نہ کھولین کیونکہ رحم کی تمام بیماریون مین بُرا ہی اور صافن مین کچھ ضرر نہین اور ابن ماسویہ نے کہا کہ ناف کے تلے محجمہ کا رکھنا رحم کو نیچے کی جانب کھینچتا ہی اور صلب یعنی کمر پر حجامت کرنا اس علت کی جڑ اکھاڑتا ہی فائدہ جو اختناق کہ حیض کے بند ہونے سے عارض ہو نوبت کیوقت اُسکی تدبیر وہی ہی کہ مع رعایت حرارت اور برودت کے کہ گذر چکین اور ہوش کی حالت مین فصد کرین اور مدرات حیض دین جیسا کہ احتباس طمث مین ذکر آیا ہی لیکن اگر یہ بیماری حاملہ عورت کو ہو جائے فصد اور اسہال مناسب نہین سو اگر وضع حمل کے ایام قریب ہون توقف کرین کہ بچہ پیدا ہونیکے بعد خود بخود زائل ہو جاے گی اور اگر وضع حمل کے ایام دور ہون لطیف غذا اور روغنون کے ملنے پر اکتفا کرین اور مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت رکھین اور نوبت کیوقت ہوش آنیکے لیے اطراف کے باندھنے اور سونگھنے کی چیزون پر اور اُنکے سوا کہ بچہ کو مضر نہو قناعت کرین اور ہوش کی حالت مین گلقند حاملہ کو نفع کامل دیتا ہی کہ جنین کی حفاظت بھی کرتا ہی اور بیماری کو

بھی دفع کرتا ہی اور جہان کہین کہ خون کی نہایت کثرت ہو اور بیماری کی نوبت جلد جلد آئے فصد کر سکتے ہین اور ہلکا سا جلاب دے سکتے ہین خصوصًا جبکہ عمل پر تیسرا مہینا گذر چکے اور آٹھوان مہینا شروع نہوا ہو اور اس مرض مین غذا مزاج کے موافق دین مثلًا اگر حرارت کا غلبہ ہو قلیہ کدو اور اسفاناخ اور ماش مقشر اور برنج مناسب ہین اور اگر برودت غالب ہو کبک اور کنجشک اور تیہو اور دراج کا گوشت زیرہ اور دارچینی ملا کر مناسب ہین

فصل رحم مین پانی جمع ہونے کے بیان مین اسکی علامت یہ ہی کہ حیض بند ہو جائے اور حرکت کے وقت شکم مین قراقر ہو اور ایک حالت استسقاے زقی کے مشابہ پیدا ہو اور شاید کہ کبھی رحم سے رطوبت نکلے علاج جو دوائین کہ حیض کے ادرار مین مخصوص ہین استعمال کرین اور بدن اور رحم کے تنقیہ مین کوشش کرین اور جون سے ضماد کہ استسقاے زقی مین گذرے استعمال کرین اور جو کچھ کہ سوء القنیہ اور استسقاے زقی اور سیلان رحم کے لیے مفید ہی کام مین لائین اور قی بہت مفید ہی اور بھوکا رہنا اور ریاضت کرنا فائدہ مند اور کہتے ہین کہ خربق سفید کو قبل مین اٹھانا فائدہ کرتا ہے۔

فصل نفخہ رحم کے بیان مین اسکا سبب یہ ہی کہ رحم کی قوتون مین ضعف آگیا ہی اور سوء مزاج سرد کہ بافراط نہو یا عسر ولادت یا جاڑے کی سردی کہ رحم کو سرد کر ڈالے اسکی قوتون کے ضعف کا موجب ہی اور ظاہر ہی کہ جب رحم کی قوتین ضعیف ہو جاتی ہین جو غذا کہ اسمین پہونچتی ہی ضعف حرارت کے سبب سے ریاح بنجاتی ہی اور وہ ریاح رحم کے عمق مین یا اسکے زاویون مین یا اجزا کی خلوتون مین اور لیفون کے بیچ مین رک جاتی اور نفخ پیدا کرتی ہی انتباہ سوء مزاج سرد بافراط حرارت کو مردہ کرتا ہی نفخ کا باعث نہین ہو سکتا کیونکہ نفخ نہین پیدا ہوتا مگر ہلکی حرارت سے اور اس مرض کی علامت یہ ہی کہ عانہ مین اور اسکے قریب شکم کے اسفل مین ورم ریحی اور نفخ اور درد پیدا ہو اور شاید کہ چڈھون تک اور فم معدہ اور حجاب تک درد پہونچے اور جب ورم پر ہاتھ مارین نقارہ کی سی آواز نکلے اسی واسطے بعضون نے اسکی تعریف مین کہا ہی کہ ایک حالت استسقاے طبلی کے مشابہ ہی اور شاید کہ اسکا درد جگہ جگہ پھرتا رہے اور قراقر اور ضربان ہو اور شاید کہ آخر عمر تک یہ بیماری رہے اور علاج پذیر نہو علاج تنقیہ بدن کے لیے ایارجات دین اور جوارش کمونی اور سنجر نیا اور ماء الاصول اور بزور کھلائین تاکہ رحم مین گرمی پہونچے اور ریاح کو لطیف بنا کر توڑ ڈالین اور جو دوائین گرمی پہونچاتی ہین اور ریاح کو توڑ کر نکالتی ہین مثلًا بابونہ شبت مرزنجوش پودینہ سداب تخم کرفس بادیان برنجاسف زیرہ نانخواہ استعمال کرین حقنہ اور فرزجہ اور ضماد اور تکمید اور آبزن کے طریق پر اور مناسب یہ ہی کہ روغن سداب اور روغن شبت ناف کے تلے اور موے زہانی پر ملین اور جو کچھ استسقاے طبلی مین مذکور ہی یہان مفید ہی

انتباہ امراض پستان امراض قلب کے بعد جدے باب مین لکھے گئے

باب بائیسوان ان امراض کے بیان مین کہ پشت اور اطراف مین پیدا ہوتے ہین۔

مثلًا حدبہ اور ریاح افرسہ اور وجع الظہر اور وجع خاصرہ اور وجع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا اور وجع ورک اور دوالی اور داء الفیل اور وجع عقب اور ہر ایک فصل علیحدہ مین بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے

فصل حدبہ کے بیان مین اس لفظ سے زوال فقرات یعنی فقرات کا ٹل جانا مراد ہی اگلی طرف یا پچھلی طرف یا دونون طرف مین سے ایک جانب سو اگر اگلی طرف فقرات ٹل جائین تقصع کہتے ہین اور حدبۃ المقدم بولتے ہین اور جہان کہین تقصع کے ساتھ سینہ کے استخوان بھی شریک

ہونن فعس بھی کہتے ہین اور اگر فقرات پچھلی جانب دب جائین حدبۂ المؤخر بولتے ہین اور حدبۂ حقیقی یہی ہی اور اگر دونون جانب مین سے ایک طرف مین فقرات ٹل جائین التواء کہتے ہین اور اگر باد غلیظ زوال فقرات کا سبب ہو ریاح افرسہ اسکا نام ہی اور زوال فقرات کے پانچ سبب ہین اور ہر ایک کا بیان علحدہ قسم مین آتا ہی پہلی قسم وہ ہی کہ ورم گرم اُس عضلہ مین کہ فقرات کے متصل عارض ہو خارج سے خواہ داخل سے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اول پشت مین درد عارض ہو اور تپ تیز اُسکے ہمراہ پیدا ہو اور نبض عظیم اور شدت کی حرارت ہر وقت رہے اور جسوقت کہ مادہ پیپ بنجائے اور ورم اخراج ہو جاے اور تپ ساکن ہو بار کو بوجھ اور درد تمددی پشت مین معلوم ہو اور حدبہ بڑھتا جاے **علاج** ورم کی ابتدا مین رگ باسلیق کھولین اور حلبہ اور تخم السی کا لعاب اور مرغی کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور بنفشہ اور خطمی ورم پر ضماد کرین اور روغن گرم کرکے ملین اور نطول کرین اور فلوس خیارشنبر روغن بادام ملا کر پلائین اور روغن مین ریشۂ خطمی اور السی پکا کر گرم گرم حقنہ کرین دوسری قسم وہ ہی کہ ہواے غلیظ فقرات کے تلے رُک جائے اور تمدد کی شدت سے فقرات کو اُنکی جگہ سے ہٹادے اس قسم کے حدبہ کو ریاح افرسہ بولتے ہین اور افرسہ فرسہ کی جمع ہی وہ ایک ریح ہی کہ گردن مین آکر اُسکو توڑ ڈالتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ درد پشت کے بعد حدبہ ہو اور تپ اور گرانی نہو اور کبھی درد بڑھ جائے اور آخر مین کم ہو جائے **علاج** بیخ بادیان بیخ کرفس بیخ اذخر انیسون زیرہ تخم سداب نانخواہ جوش دیکر صاف کرین اور روغن بیدانجیر ملا کر پلائین اور مار الاصول اور روغن بیدانجیر کے پلانے کا اندازہ حال کے موافق کرنا چاہیے بعضون نے کہا ہی کہ ایک مثقال روغن بیدانجیر سات مثقال مار الاصول و بزوری مین کافی ہی اور گلقند مین انیسون مصطگی ملا کر کھلانا مفید ہی اکثر تو اسی تدبیر سے فائدہ ہو جاتا ہی اور اگر نہو بدن کا تنقیہ حب رنجان یا حب سکبینج یا حب منتن وغیرہ سے کرین اور میعۂ یابسہ اور قسط اور قصب الذریرہ اور عسل لبنی اور ابہل اور فرفیون بادیان اور سداب کے پانی مین اور روغن بابونہ یا روغن ناردین مین ملا کر ضماد کرین اور مرزنگوش سداب اذخر قیصوم نمام کے مطبوخ سے درد کی جگہ پر نطول کرین اور محجمۂ ناری لگائین جسجگہ کہ گڑھا پڑ گیا ہی نہ اسجگہ کہ اُبھر آئی ہی اور جو چیز کہ ریاح کو توڑتی ہی فائدہ کرتی ہی تیسری قسم وہ ہی کہ رطوبت مائی فقار کے رباطات کے جرم مین آکر اُنکو سُست کر دے اس ضرورت سے فقرات اپنی جگہ سے ٹل جائین اُسکی علامت رنگ مین سفیدی اور لمس مین سردی اور مرطب تدبیرون کا پہلے گذر جانا اور اگر اسجگہ روغن ملین جلد بدن مین جذب نہو علاج جو کچھ کہ ریاح افرسہ مین گذرا استعمال کرین اور روغن مقوی گرم مثلاً روغن سداب اور سرد اور عاقر قرحا ملنا اور قابض دواؤن کا مثلاً جوز سرو گلنار برگ غار گل سرخ ضماد کرنا فائدہ کرتا ہی چوتھی قسم وہ ہی کہ رطوبت غلیظ لزج کے سبب سے نخاع مین آجاے فقرات کے رباطات کھنچ جائین یا یبوست کی وجہ سے مگر یہ بہت کم ہوتا ہی اور اُسمین خوف ہی اور اُسکا علاج دشوار ہوتا ہی اور اُسکی علامت اور علاج کو تشنج کے باب مین تلاش کرین پانچوین قسم وہ ہی کہ سقطہ یا ضربہ زوال فقرات کا باعث ہو **علاج** اگر زوال باہر کی طرف مین ہو یا ایک جانب مین فقرات کو ہاتھ سے ملکر اُسکی جگہ لائین اور اگر زوال اندر کی جانب ہو یا کسی طرف مین اُسکو سینگیون سے باہر کی جانب کھینچ لائین یا محاجم ناری لگائین اور زفت اور مقل اور عاقر قرحا طلا کرنا حدبہ کے لیے مفید ہی اور جب فقرات اپنی جگہ آکر ٹھہر جائین قابض دواؤن کا ضماد کرین تاکہ اُنکو اُسی شکل پر قائم رکھے۔

فصل وجع الظہر یعنے درد پشت کے بیانمین اُسکے اقسام ہین پہلی قسم وہ ہی کہ سوء مزاج بارد سادج پشت مین عارض ہو اور اُسکی علامت درد بغیر گرانی اور سردی کا محسوس ہونا اور گرم چیزون سے اور حرکت کرنے اور چلنے پھرنے سے اور مالش کرنے سے نفع پانا اور درد تھوڑا

پیدا ہوتا ہی اور مدت تک رہتا ہی علاج تبدیل مزاج کے لیے ماء الاصول وغیرہ اور سنجرینیا اور تریاق اربعہ اور مثرو دیطوس وغیرہ کھلائین اور روغن قسط اور روغن سداب اور روغن بابونہ ملین اور مقل اشق حلبہ بابونہ اور حب الغار لعاب تخم السی اور روغن بیدانجیر مین ملاکر ضماد کرین اور نخود آب اور پرند جانورون کا گوشت گرم مصالحہ ملاکر کھلائین دوسری قسم وہ ہی کہ پشت کے عضلات اور فقرات مین خلط بلغم خام پیدا ہو یا خلط بلغمی کہ بدن مین ٹھہر رہی ہی غضب اور مشقت اور حرارت کے سبب حرکت کرے اور پشت کے عضلات اور رباطات اور اوتار پر آپڑے یا وہ ہواے غلیظ کہ ان دبے ہوئے فضول مین رُک رہی تھی اُس خلط کی حرکت مین جوش مار کر ان عضلات اور رباطات اور اوتار مین آجائے اور تمدد کے باعث سے درد پیدا کرے سو بلغم خام کے پیدا ہونیکی علامت تو یہ ہی کہ جو چیزین بلغم افزا ہین وہ کھانے مین آئین یا پہلے اُنکے کھانیکا اتفاق ہوا ہو اور پشت درد بوجھ کے ساتھ پیدا ہوا اور جسقدر کہ مادہ پیدا ہوتا ہی اُسی کے موافق درد اور بوجھ تھوڑا تھوڑا روز بروز زیادہ ہوا اور ٹھہرے ہوے بلغم کی حرکت کرنے اور پشت مین آنیکی علامت یہ ہی کہ مشقت یا غضب یا جماع سخت کے بعد پیدا ہو پھر اگر وہ مادہ حرکت مین آکر خود یہان آگیا ہی پشت مین درد اور بوجھ ہمیشہ برابر رہا کرے اور اُس مادہ مین سے ہوا نکلکر پشت مین آگئی اور وہ مادہ نہین آیا درد تمددی ہوگا اور پھر تا رہیگا اور بوجھ بہت کم ہوگا علاج اگر بلغم خام کے پیدا ہونے سے درد ہوا ہی بلغم کے منضجات استعمال کرین اُسکے بعد حب سورنجان وغیرہ دین تاکہ بلغم کا استفراغ ہو اور قی نہایت مفید ہی اور تبدیل کے لیے دوسری تدابیر وہی ہین کہ بارد سافج مین مذکور ہین اور شیاف فائدہ مند اور اس جگہ غذا کا کم کرنا سب تدبیرون مین عمدہ ہی اور اگر بلغم حرکت مین آکر یا اُسمین سے ریح نکلکر وہان آجائے اور درد پیدا کرے جیسا کہ بیان کیا گیا تو حمام کرین تاکہ مادہ تحلیل ہو اور اعضا مین نرمی اور ترطیب حاصل ہو اور حکم کرین کہ آرام کرے اور روغن خیری اور روغن بنفشہ جمع کرکے ملین اور جو دوائین کہ نرمی لاتی ہین اور تحلیل کرتی ہین اُنکے مطبوخ سے نطول کرنا مفید ہی اور اگر اسقدر تدبیر کافی نہو اور درد باقی ہو اُسکا استفراغ کرین جیسا کہ بلغم خام مین گذر چکا تیسری قسم وہ ہی کہ جماع کی کثرت سے درد پشت پیدا ہو اسوجہ سے کہ فضلات پشت پر پہنچ آتے ہین اور کبھی فضول کی کثرت سے اُسمین حدبہ پیدا ہوتا ہی علاج جماع ترک کرین اور تلیین اور تحلیل اور ترطیب پر متوجہ ہون اُن چیزون سے کہ بلغم متحرک کے علاج مین گذر چکین اور روغن طلا مفید ہی فائدہ اکثر مشقت اور جماع اور پشت جھکاکر بیٹھنے سے پشت کے عضلات اور رباطات مین تکان آجاتا ہی اور درد پیدا ہوتا ہی حالانکہ مادہ بلغمی یا ریح کا اُسمین دخل نہین ہوتا اور یہ درد پشت کے ملنے سے دفع ہوجاتا ہی اور جلد موقوف ہوتا ہی اور کبھی مشقت با فراط خشکی پیدا کرنیسے سبب حدبہ کا باعث ہوتی ہی چوتھی قسم وہ ہی کہ گردہ مین ضعف یا کوئی دوسری بیماری کہ اُسکی نزدیکی اور مشارکت کی جہت سے پشت اجزا مین درد پہونچے عارض ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ گردہ مین آفت موجود ہو اور قطر مین درد اور ضعف باہ اُسکے گواہ ہین علاج جو کچھ کہ امراض گردہ مین گذرا خواہ ضعف ہو یا اور کچھ سبب کے موافق اُسکا تدارک کرین پانچوین قسم وہ ہی کہ بڑی رگ جو پشت کے طول مین واقع ہوئی ہی خون سے بھر جائے اور تمدد کے سبب درد پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ فقرات پشت کی ابتدا سے یعنی جہان سے کہ فقرات گردن کی انتہا ہی وہان سے فقرات قطن کے آخر تک طول مین درد مع ضربان ہو اور اس جگہ مین حرارت کا ہونا اور خون کے دوسرے آثار اُسکے گواہ ہین اور حرکت کیوقت درد کی شدت ہو علاج رگ باسلیق یا مابض کھولین اور ابتدا مین آب انار ترش و شیرین اور شربت لیمون اور شیرۂ تخم خرفہ شیرۂ تخم خیارین سکنجبین ملاکر دین اور سرد پانی مین بٹھین تاکہ اسجگہ

مین سردی پہونچے اور صندل اور گلاب اور روغن گل مین کچھ ایک سرکہ ملاکر پشت پر طلا کرین اور سرد مکان مین ٹھہرین اور سرد وتر غذائین مثلاً آش جو وغیرہ کھلائین
چھٹی قسم وہ ہی کہ پشت کے عضلات اور رباطات واوتار مین ریاح کے آنے سے درد پیدا ہو اور اُسکو دوسری قسم مین بیان کر چکے ساتوین قسم وہ ہی کہ رحم کی مشارکت
سے پشت مین درد پیدا ہو اور اس قسم کا درد بعضی عورتون کو حیض آنیکے قریب عارض ہوتا ہی اس سببسے کہ حیض خوب جاری نہین ہوتا علاج جو چیز کہ حیض
کو جاری کرتی ہی استعمال کرین اور روغن گل پشت پر ملین شربت کہ حیض کا ادرار کرتا ہی تخم کرفس ایک مثقال تخم میتھی سات مثقال تخم خیارین نیکوفتہ چار مثقال بادیان
نیکوفتہ انیسون اجوائن تخم شبت روناس ہر ایک دو مثقال جوش دیکر ساٹھ مثقال قند ملاکر قوام کرین اور سات دن مین پلائین —

فصل وجع خاصرہ یعنی درد تہیگاہ کے بیان مین اسکے اسباب بھی وہی ہین کہ جو درد پشت مین بیان کیے گئے لیکن وجع خاصرہ اکثر بلغم
سے عارض ہوتا ہی یا ریاح سے کیونکہ خاصرہ پشت سے زیادہ سرد ہی اس سببسے کہ وہ قلب اور کبد سے بہت دور ہی اور اُسمین گوشت بھی کم ہی سو اُسمین سوء مزاج
حار نہین آتا مگر شاذ و نادر اسیواسطے کہا ہی کہ اُسکا علاج بھی وہی ہی کہ وجع ظہر کے سوء مزاج سادج بارد بلغمی اور ریحی مین گذرا اور شیافات سخن کا استعمال اس
جگہ بہت مفید ہی اور اس کام کے لیے شیاف کہ مقل انیسون اُشق زنجبیل تخم کرفس شحم حنظل سورنجان ماہی زہرہ وغیرہ سے بنائین بہت نفع کرتا ہے —

فصل وجع المفاصل کے بیان مین یعنی جوڑون مین درد ہونا اور اُسکو گٹھیا بھی بولتے ہین جاننا چاہیے جو درد کہ جوڑ کی جگہ ہوتا ہی اُسکو وجع المفاصل کہتے
ہین اور اس درد کے ساتھ کبھی تو ورم نہین ہوتا جیسا کہ مزاج سادج کے سب اقسام مین اور کبھی ورم ہوتا ہی مادے کے اکثر اقسام مین اور اطبا کی اصطلاح مین ایسا
ٹھہر گیا ہی کہ جو نسے ہاتھ اور پائون کے جوڑ مین ہوتا ہی اُسکو وجع مفاصل بولتے ہین اور جو سرین کے مفصل مین ہوتا ہی اُسکو وجع الورک کہتے ہین اور جو سرین کے مفصل
سے اُٹھتا ہو اور پائون کیطرف اُترکر آتا ہی اُسکو عرق النسا بولتے ہین اور جو نسا کعب کے مفصل مین یعنے ٹخنے کے جوڑ مین یا پائون کی انگلیون کے جوڑ مین
خاص کر انگوٹھے مین پیدا ہوتا ہی نقرس کہلاتا ہی اور ظاہر ہی کہ درد مفاصل اکثر مادہ سے پیدا ہوتا ہی اور مادہ مذکور اکثر اُس گوشت مین ہوتا ہی جو مفاصل کے گرداگرد ہی اور شاید
کہ رباطات کی جانب بھی نفوذ کر جائے لیکن اعصاب اور اوتار مین نہین آتا یہی وجہ ہی کہ اس علت مین تشنج نہین ہوتا ہی اور اس ورم کا یہ خاصہ ہے کہ نہ پکتا ہی اور
نہ پھیلتا ہی جیسا کہ دوسرے اورام مین یہ ہوتا ہی اور درد مفاصل مادی کا سبب کلی یہ ہی کہ مفاصل مین ضعف آتا ہی اور مادہ اُسمین جمع ہو جاتا ہی یا اور جگہ سے وہان
آپڑتا ہی اور مفاصل کے ضعف کا سبب یا تو سوء مزاج مستحکم ہی یا بہت سی مشقت یا ضربہ اور مفاصل مین مادہ کے جمع ہونے اور آجانیکے بہت اسباب ہین
ایک تو یہ کہ ریاضت معتاد چھوٹ جائے اس سبب سے مفصل مین فضلات جمع ہو جائین دوسرے یہ کہ معدہ کا ہضم ضعیف ہو جائے اُس سبب سے
اخلاط خام پیدا ہون اور مفصل مین آئین تیسرے یہ کہ سوء ترتیب کا اتفاق پڑے مثلاً ایک غذا پر دوسری غذا کھائین اور غذائین موافق بغیر ترتیب کھائین
اور شراب حد سے زیادہ پیین اور کھانیکے بعد ریاضت اور مجامعت کرین اور نہار اور حمام مین پانی پیین اور شکم سیر ہونے پر حمام کرین اور گرم پانی مین غسل کرین
اس سببسے مادہ مفاصل پر آپڑے چوتھے یہ کہ زکام اور نزلہ بکثرت عارض ہو اور اُسکا مادہ مفصل پر جا پڑے پانچوین یہ کہ کسی شخص کو استفراغات میعاد کے ترک
کا اتفاق پڑے اور مادہ زیادہ ہو جائے اور مفاصل پر آپڑے چھٹے یہ کہ قولنج کا معالجہ ایسا کیا جائے کہ امعا قوی ہو جائین اور فضلات اطراف مین مندفع
ہوکر مفاصل پر آپڑین ساتوین یہ کہ حرکات بدنیہ اور نفسانیہ کے سبب اخلاط جوش کھاکر مفاصل پر گرین فائدہ درد مفاصل کا سبب فاعلی یا تو سوء مزاج

سافج ہی یا مادی اور عام ہی کہ مادہ قوام دار یعنی خلط ہو یا قوام دار نہو مثلاً ریح اور یہ مرض اکثر تو بلغمی سے پیدا ہوتا ہی اور خون سے بھی بہت پیدا ہوتا ہی اور ریح سے بہت کم اور صفرا سے بھی کم اور سودا سے شاذ و نادر عارض ہوتا ہی اور ان مادون مین سے ہر ایک تنہا اس بیماری کا سبب ہوتا ہی یا دوسرے مادے کے ساتھ مرکب ہو کر لیکن بلغم سودا کے ساتھ نہایت ہی شاذ و نادر مرکب ہوتا ہی مگر صفرا اور بلغم اکثر مرکب ہو کر اس مرض کو پیدا کرتے ہین اور اگرچہ سب مفاصل کا درد سبب اور علامت اور علاج مین یکسان ہی لیکن چونکہ بعض معالجات بعض سے مخصوص ہین اُن سب کو جُدی جُدی قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم وجع مفاصل کے بیان مین اس سے وہی مراد ہی جو اطبا کی اصطلاح مین ٹھہرا ہی یعنی وہ درد اور ورم کہ ہاتھ کے جوڑ مین اور پاؤن مین زانو کے جوڑ مین پیدا ہون اور اُسکے کئی انواع ہین نوع اول وہ ہی کہ سوء مزاج سادہ گرم یا سرد یا خشک مفاصل مین یا تمام بدن مین عارض ہو اور سادہ کی علامت یہ ہی کہ آہستہ آہستہ اور کم کم پیدا ہو اور بوجھ اور آماس بالکل نہو اور عضو کا رنگ بدن کے ہمرنگ ہو پھر لمس اور مزاج کی حرارت حرارت پر اور اُسکی برودت برودت پر اور یبوست یبوست پر گواہی دیتی ہی علاج اگر سوء مزاج گرم ہو اُسکی اصلاح کے لیے مبردات دین اور شربت لیمون اور سکنجبین رمانی مفید ہین اور ہوسکتا ہی کہ فصد کرین اور تھوڑا سا خون نکالین اور ملین صفرا دین اور یہان جو استفراغ کا ذکر آیا ہی حالانکہ سافج کا بیان ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ جو مادہ کہ گرنے پر مستعد ہی نکل جائے اس باعث سے درد کی جگہ یعنی مفاصل اُسکے گرنے سے محفوظ رہین اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ الم مواد کو جذب کرتا ہی خاص کر اُس مواد کو جو مستعد ہوتا ہی اور اگر سوء مزاج سرد ہو گرم دواؤن کے استعمال سے اور جو امور کہ گرمی پہونچاتے ہین اُنسے گرمی پہونچائین اور اگر حقنہ اور مطبوخ سے کچھ ایک بلغم کا استفراغ کرین مناسب ہی اسواسطے کہ جب بلغم کم ہوگا صفرا غالب آئیگا اور حرارت کا غلبہ ہوگا اور احتیاط اُسمین یہ ہی کہ یہان استفراغ نکرین کیونکہ ممکن ہی کہ جب بلغم کا استفراغ ہو اُسکے ساتھ صفرا بھی نکلے اور صفرا اگرچہ کم ہی نکلے مگر اُسکے نکلنے سے بدن مین زیادہ سردی آتی ہی اور اگر سوء مزاج خشک ہو اور یہ بہت کم ہوتا ہی چاہیے کہ ترطیب مین کوشش کرین اور اس جگہ روغن بادام روغن کدو روغن گل قیروطی کہ مرغ اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور موم سے بنائین مالش کرنا اور تر غذاؤنکا کھلانا مثلاً گائے کا دودھ وغیرہ نفع کرتا ہی انتباہ سوء مزاج رطب سے درد و الم نہین ہوتا چنانچہ صداع مین اُسکا ذکر گذرا ہی دوسری نوع وہ ہی کہ خون کی زیادتی سے پیدا ہو اور اُسکی علامت اسجگہ کا سرخ ہونا اور اُبھر آنا اور پھول جانا اور درد اور تمدد اور ضربان اور لمس مین حرارت لیکن دموی کی حرارت نہایت تیز نہین ہوتی بخلاف صفراوی کے اور بیمار کا مزاج گرم و تر اور بدن لحیم ہونا اور سن و سال کا عین شباب مین ہونا اور فصل ربیع کا ہونا اور ایسی غذاؤن اور شربتون کا استعمال کرنا جنسے خون پیدا ہو اسپر گواہی دے علاج اگر علت بائین طرف مین ہو داہنے ہاتھ مین فصد کرین اور اگر داہنی جانب مین ہو بائین ہاتھ مین اور دونون ہاتھ مین اگر دونون طرف مین ہو اور جہان کہین کہ مرض ہاتھ مین ہی رگ اکحل کھولنی چاہیے اور جہان پاؤن مین ہو رگ باسلیق کی فصد مناسب ہی اور بیمار کی طاقت کے موافق خون ایکبار یا کئی دفعہ مین نکالین جسقدر نکالنا چاہین اور اگر کوئی امر فصد کا مانع ہو خون نکالنے کے لیے درد کی جگہ سے تلے حجامت کرین تاکہ خون کا استفراغ بھی ہو جائے اور جانب مخالف مین اُسکا امالہ ہو جائے اور فصد و حجامت کے بعد جب دو یا تین دن گذر جکین آب برگ خیار اور سکنجبین اور گرم پانی پیکر قے کرین اور اگر سکنجبین گرم پانی مین ملائین اور دو درم خربزہ کی جڑ کوٹ چھان کر اُسمین ملا کر پیین اور قے کرین بہتر ہی اور سکنجبین فقط گرم پانی کے ساتھ بھی کافی ہی اور قے بہت ہی مفید ہی خاص کر جہان کہین کہ مرض پاؤن مین ہو اور اگر مسہل کی حاجت

پڑے اول بنفشہ عناب سپستان عنب الثعلب برگ گاؤزبان تخم خطمی کا مطبوخ قند یا ترنجبین سے میٹھا بناکر تین دن تک دین اُسکے بعد سورنجان شاہترہ تمرہندی
آلو مویز ہلیلہ کے مطبوخ مین خیارشنبر ملاکردین اور اُن دواؤن کے وزن کا اندازہ بیمار کے حال کے مناسب رکھنا چاہیے اور ممکن ہو کہ شیرخشت یا ترنجبین بڑھا بھی اُسمین
اور بعضے احتیاج کیوقت سنا مکی بھی داخل کرتے ہین اور ہر صورت مین احتیاط کرین کہ بحران کے دن مسہل پینے کا اتفاق نہو اور جہان کہین کہ جلن اور
گرمی کی شدت ہو آب کشک جو یا آب انارین اور روغن بادام نفع کرتا ہو اور آب تمرہندی آب آلوے بخارا اور سکنجبین سادہ اور بزوری مفید ہو فصد کے پہلے
یا اُسکے بعد اور فصد کے بعد جبتک ابتدا اور تزائد مین ہو مادہ ٹالنے کے لیے صندلین گل سرخ فوفل مامیثا اور اقاقیا سرکہ اور آب کاسنی اور آب کشنیز تر وغیرہ
مین ملاکر مفصل آفت رسیدہ پر طلا کرین اور درد کی شدت مین افیون اور بیروج اور دوسرے مخدرات آب کاہو مین ملاکر طلا کرین تاکہ درد تھم جائے فائدہ جہان کہین
کہ بہت سا مادہ اور قوی الحرکت ہو جلد استفراغ کرین اور کچھ انتظار نکرین اور اس حالت مین رادعات قویہ بھی طلا کرین اُسمین دو غرض ہین ایک تو یہ کہ جب
مادہ قوی الحرکت ہو اور رادعات استعمال کرین مادہ حرکت سے رہ جائیگا اور رگون کے اور جوڑون کے دبنے سے درد زیادہ ہوگا دوسرے یہ کہ جب درد
قوی ہوگا اور رادعات قویہ استعمال کرینگے تو شاید کہ مادہ وہان سے پھر کر اعضاء رئیسہ کیطرف جائے اسیوجہ سے فصد کے پہلے سرد طلاؤن سے پرہیز کرنا لازم
جانتے ہین خاص کر جہان کہین کہ مادہ قوی الحرکت ہو اور اگر احیاناً ایسی خطا سرزد ہو اور اس سببسے درد زیادہ ہو اور اس بات کا خوف ہو کہ مادہ اعضاے رئیسہ
کیطرف جائیگا اور یہ امر اعضاے رئیسہ مین کسی طرح کے تغیر آنے سے معلوم ہو سکتا ہو تو اس صورت مین چاہیے کہ نیمگرم پانی یا بابونہ اور بنفشہ کے مطبوخ نیمگرم
سے درد والے جوڑ پر نطول کرین تاکہ مادہ اسی طرف مین پھر آئے اور اعضاے رئیسہ پر بچ جاسے اور ایسا ہی مفرحات یا قویہ اعضا کی تقویت کے لیے کھلائین
تاکہ اعضاے رئیسہ اُسکا اثر نہ مانین اور مادہ کو اُسی جگہ پر دفع کرین اور جسوقت مادہ انتہا کے قریب پہونچے طلاے رادع موقوف کرین اور جو دوائین کہ قوی التحلیل
ہون مثل بنفشہ اور خطمی وغیرہ استعمال کرین اور جب انتہا مین پہونچے اور مادہ بالکل حرکت سے رک جائے جو چیزین کہ قوی التحلیل ہین مثلاً بابونہ اور اکلیل وغیرہ ضماد
اور نطول کے طور پر کام مین لائین ضماد محلل کہ درد مفاصل حار کے بقیہ کو مفید ہو لعاب تخم کتان لعاب تخم حلبہ اور ان دونون کا آٹا روغن بابونہ اور موم زرد
مین ملاکر استعمال کرین اور عمدہ غذا اس جگہ آش سماق ہو اور آش غورہ اور نخود آب اور ماش مقشر خصوصاً آب تمرہندی سے ترش بناکر اور گوشت کے اقسام
سے پرہیز کرنا لازم ہو خاص کر گاے اور بکری کے گوشت سے اور اُنکے مانند اور ایسا ہی شراب اور حلوا اور شہد اور دوشاب خرما سے لیکن پرند جانور کو ہی کا گوشت
اور ہرن کے بچہ کا اور خرگوش اور چوزہ مرغ کا گوشت دے سکتے ہین خصوصاً جہان کہین کہ بیمار ضعیف ہو تیسری نوع وہ ہو کہ خون صفراوی سے یا صفراے خالص
سے پیدا ہو اور درد مفاصل اور نقرس صفراے خالص سے بہت کم ہوتا ہو جیسا کہ شارح نے کہا کہ صفرا صرف اپنی رقت اور حدت اور لطافت کے سبب مفاصل مین
نہین رکتا بلکہ اُنمین سے جلد تحلیل ہو جاتا ہو لیکن خون صفراوی سے اکثر عارض ہوتا ہو اُسکی علامت رنگ مین زردی اور درد جلن کی شدت اور نبض مین عسرت
اور بول مین ناریت اور درد ظاہر جلد مین مائل ہونا اور بوجھ اور تمدد اور سرخی اور انتفاخ کا کمتر ہونا خصوصاً صفراے خالص مین اور سرد چیزون سے فائدہ معلوم ہونا اور دوسرے
علامات مادہ کے موافق ظاہر ہون اور پہلی تدبیرین اور سن اور مزاج اور شہر اور عادت گواہی دے اور یہ قسم اکثر اُن لوگون کو عارض ہوتی ہو جنکے بدن ضعیف اور
مزاج گرم اور خشک ہون اور اس قسم مین اکثر تپ ہوتی ہو اور اگر طبیب نادان قوت عضو کا لحاظ نکرے اور رادعات کے استعمال سے مواد کو مفاصل سے دفع

کرے ہلاکت کا باعث ہو اس جہت سے کہ مادہ دل اور دوسرے اعضاے رئیسہ کیطرف جھک پڑتا ہی چنانچہ دموی مین اُسکا ذکر مع تدارک اس خطا کے آچکا ہی
اور ظاہر ہو کہ اس نوع مین تنقیہ کے پہلے رادعات قویہ کے استعمال سے اعضائے رئیسہ پر مادے کے پھر جانیکا خوف اس سبب سے زیادہ تر ہی کہ سبب اسکا خون
صفراوی ہی کیونکہ صفرا اور خون صفراوی سریع الحرکت ہی اور طبیعت سے زیادہ مخالف **علاج** اگر خون صفراوی ہو اول فصد کرین اور نضج ظاہر ہونیکے بعد
استفراغ صفرا کے لیے مطبوخ ہلیلہ وغیرہ دین مادہ کے اور بیمار کے ضعف اور قوت کی رعایت سے اور اگر طبیعت نرم ہو منضجات پر اکتفا کرین اور مادے کو تحریک
نکرین اور اس مرض مین سرد چیزین جنمین قبض نہو ضماد اور نطول مین استعمال کرین مثلاً اسبغول سرکہ مین ملا کر اور پوست کدو اور آب خیار اور آب حی العالم اور آب کاہو اور
کافور وغیرہ اور جسوقت درد کا غلبہ اور غشی کا خوف ہو ادویہ مخدرہ جسقدر کہ درد کی تسکین مین کافی ہون ضماد کرین اور درد کی تھامنے والی دوائین کہ اس نوع کے آخر
مین لکھی جائینگی اُنکا کھانا لازم سمجھین اور یاد رکھین کہ اس نوع مین ضمادات محلل کی حاجت نہین خاص کر جہان کہین کہ صفرا صرف سبب ہو کیونکہ صفرا لطیف اور بہت
گرم ہی اور جلد تحلیل ہوتا ہی اور ایسا ہی خون صفراوی اور اسہال کے بعد مناسب ہی کہ مدرات سرد مثلاً کاسنی اور تخم خیارین وغیرہ دین تنہا یا سکنجبین ملا کر اور مدرات کا
نفع ان امراض مین خصوصاً تنقیہ کے بعد زیادہ ہی کیونکہ اس علت کا مادہ دوسرے اور تیسرے ہضم کا فضلہ ہی اور جگر کہ ہضم ثانی کا مکان ہی اُسکے تنقیہ کے لیے اور
رگون کے تنقیہ کے واسطے جو ہضم ثالث کے مکان ہین ادرار کرنیوالی دوائین مخصوص ہین اور سکنجبین خواہ دموی مین خواہ صفراوی مین کلی تاثیر رکھتی ہی مگر چاہیے کہ بہت
ترش نہو اور مدرات گرم مثلاً بادیان اور کرفس ہرگز نہ دین کہ مدرات گرم مادہ کو جلاتے ہین اور اُسکی رطوبت کو فنا کرتے ہین اس سبب سے زیادہ پتھرا جاتا ہی **فائدہ**
جسوقت کہ مسہل کی حاجت ہو اور قوت وفا کر سکتی ہو بدن کو ایکبارگی خلط زائد سے پاک کرین اور ضعیف مسہلون پر توجہ نکرین اور اس کام کے لیے مطبوخ
سورنجان نہایت مفید ہی بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو مسہلون سے نافع یہ ہی اُسکی **ترکیب** مغز فلوس خیار شنبر بنفشہ خشک کے مطبوخ مین یا آب مکو
کا کنج آب کاسنی آب لبلاب مین جو اُنمین سے میسر ہو حل کرکے اور کچھ ایک شکر ملا کر دین اور اگر تپ نرم اور بہت کم ہو ہلیلہ دس درم لیکر سو درم پانی مین ایک رات
دن تر رکھین پھر ملکر صاف کرین اور دس درم اسبغول اُسمین ملا کر لعاب نکال لین اور نبات سے میٹھا بنا کر پلائین اور جو کچھ کہ دموی صرف مین لکھا ہی یہان کام آتا ہی اور
جہان کہین کہ صفرا ہی فقط بیماری کا مادہ ہو قی نہایت مفید ہی اور فصد کی حاجت نہین اور دوسری تدابیر وہی ہین جنکا ذکر آچکا ہی اُن دواؤن کا ذکر ہی جو درد کو تھامتی
ہین عدس مقشر استخوان سوختہ سورنجان خشخاش سفید بلوط سرکہ مین بھیگا ہوا تخم کشنیز خشک یہ سب چیزین درد کو تھامتی ہین ہر ایک دوا تنہا یا مرکب مریض کے
حال کے موافق کھلائین اور جب کہ سورنجان کا استعمال کرین روغن ملنے سے مفاصل کی رعایت رکھین جیسا المغنی مین بیان کیا ہی اور مفاصل پر سرد پانی
ڈالنا اور اسبغول کو گرم پانی ڈالکر جب پھول جاتے روغن گل ملا کر طلا کرنا درد کو ساکن کرتا ہی اور دوسری مخدر چیزین دوسری نوع مین مع تدارک اُنکے ضرر کے
اور پرگذر چکین اور سفوف کہ درد شدید کو ساکن کرتا ہی سورنجان سفید شکر طبرزد برابر لین اور تین درم سرد پانی کے ساتھ دین دوسرا نسخہ استخوان سوختہ سورنجان
ہر ایک ایک درم عدس مقشر دو درم باریک بنا کر چھانکر ہر روز ایک درم کے برابر گلقند یا شربت بزوری مین ملا کر کھلانا بھی درد کو ساکن کرتا ہی دوا سے مخدر
کہ درد کی شدت مین دے سکتے ہین تخم کاہو تخم بنج سفید ہر ایک پانچ درم شیطرج افیون ہر ایک ایک درم لیکر چلغوزہ کے برابر گولیان بنائین اور ایک گولی دین
چوتھی نوع وہ ہی کہ بلغم سے عارض ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ بوجھ زیادہ معلوم ہو اور گرمی اور جلن نہو اور درد متوسط ہر وقت رہے اور ورم بدن کے

ہمرنگ ہو اور شاید کہ رصاصیت مائل ہو یعنی سیسے کا سا رنگ ہو جائے اور یہ ورم تھوڑا سا اور نرم اور پھیلا ہوا ہوتا ہی اور اُسکا درد عرض اور عمق مین ہوتا ہی
اور بلغمی کی دوسری علامات ظاہر ہوتی ہین اور مزاج اور سن اور ہوا اور بلغم اور تدابیر کا پہلے گذرنا اُسپر گواہ ہوتے ہین اور گرم چیزون سے نفع ہوتا ہی **علاج**
اول شبت اور اصل السوس کے مطبوخ مین شہد ملا کر پلائین اور قے کرائین بشرطیکہ فصل گرم نہو اور کوئی امر مانع نہو اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب قے مین بلغم بہت سا
نکلجائے دوسری تدبیر کی حاجت نہ پڑے اور نہین تو مسہل دین اور جب مسہل دینا چاہین اول خلط کا نضج کرین یعنی چار دن تک گلقند عسلی گلاب اور عرق بادیان
مین یا بادیان گل سرخ اصل السوس کے مطبوخ مین ملا کر استعمال کرین اور نخود آب کا کھانا اس بات مین بہت مفید ہی اور اگر چار دن مین نضج کا اثر بول مین
ظاہر نہو تین دن اور ماء الاصول روغن بیدانجیر ملا کر دین اور چوتھے دن صرف ماء الاصول بدون روغن بیدانجیر کے دین اور جسوقت نضج کا اثر ہو ایک مثقال
کرانزج اور ایک مثقال تربد شہد مین ملا کر دین اور جب نضج کامل ظاہر ہو حب سورنجان اور حب شیطرج یا حب منتن سے بدن کا تنقیہ کرنا چاہیے اور چونکہ بلغمی مادہ
بدن مین زیادہ ہوتا ہی اور اُسکا تنقیہ پے در پے ایکبار کرنا ضعف قوت کا باعث ہی چاہیے کہ مسہلون مین فاصلہ دین اور دو مسہلون کے بیچ مین منضجات پر قناعت
کرین اور اسی طرح کیے جائین جب تک کہ تمام مادہ نکل جائے اور جب کہ تھوڑا سا مادہ رگون مین رہگیا ہو مدرات گرم مثل بادیان تخم خربزہ وغیرہ کے استعمال
کرین تاکہ مادہ کو رگون مین سے نکال دین اور ایسا ہی تحلیل کے لیے جو دوائین کہ محلل اور ملین ہین مثل بابونہ شبت خطمی میعہ مر عبیر جند بیدستر فرفیون لعاب حلبہ لعاب
تخم کتان وغیرہ ضماد کرین اور روغن گرم مثلاً روغن بیدانجیر روغن ناردین روغن قسط روغن بادام تلخ ملین اور فقط محللات ہرگز طلا نکرین کہ اُسمین مادہ کے پتھر بنے
اور ٹھہر جانے کا خوف ہی اور جاننا چاہیے کہ اگر بلغمی مادہ کچھ ایک صفرا کے ساتھ مرکب ہو مسہلات اور مدرات گرم کہ لکھے گئے استعمال نکرین اور طریقہ اعتدال نگھبون یعنی
اور جیسی مادہ کی ترکیب ہو اُسکے موافق دوا سے مرکب دین تاکہ ضرر کا اندیشہ نرہے اور جو دوائین کہ مفاصل سے بلغم نکالنے مین بے نظیر ہین یہ ہین اُسکی ترکیب
شحم حنظل بوزیدان سورنجان تربد ماہی زہرہ قنطوریون حجر ارمنی حب النیل اور جاننا چاہیے کہ اس مرض مین فصد کی حاجت نہین لیکن کچھ مضائقہ نہین اگر طبیب دانا خشکی
کے لیے اور مادہ کم کرنیکے لیے بیمار کا حال اور مادہ کا قوام لحاظ کرکے تجویز کرے فائدہ جلیلہ کہ سب جگہ اور درد مفاصل مادی کے اقسام مین کام آتا ہی ظاہر ہو
کہ سورنجان کا کھانا اور طلا کرنا وجع مفاصل کے انواع کو نفع کرتا ہی خاص کر بلغمی مین اور یہ دوا یعنی سورنجان دو جوہر سے مرکب ہی ایک تو مسہل دوسرا قابض
جوہر مسہل کے سبب درد کے مادے کو مجری سے نکالتی ہی اور مفاصل کو پاک کرتی ہی اور جوہر قابض کی جہت سے کہ جوہر مسہل کے عمل کے بعد عمل کرتا ہی مجاری اور
مسالک اور مفاصل کو سخت کرتی ہی اور اُسمین قبض پیدا کرتی ہی تاکہ اور مادہ اُنپر نہ آپڑے لیکن باوجود اس خاصیت کے معدے کو ضرر پہونچاتی ہی اور عضلات
اور مفاصل کو سخت کرتی ہی سو بہتر یہ ہی کہ سورنجان مین زیرہ اور زنجبیل ملا کر کھائین تاکہ معدہ کو نقصان نہ پہونچے اور ایسا ہی صبر اور سقمونیا سے قوت دین
تاکہ اُس سے خوب اسہال آئین اور معدہ سے جلد گذر جائے اور جب اُسکو استعمال کرین چاہیے کہ مفاصل پر موم روغن اور بط اور مرغ کی چربی وغیرہ ملین تاکہ
عضلات اور مفاصل اُسکے ضرر سے محفوظ رہین پانچوین نوع وہ ہی کہ مادہ سودا درد مفاصل کا باعث ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ درد اور تمدد بہت کم ہو اور
ورم مین صلابت اور اُسکے رنگ مین نیلاپن ظاہر ہو اور کھانے کیطرف رغبت زیادہ ہو اور سودا کی سب علامتین ظاہر ہون اور علاج بہت کم مفید پڑے اور گرم
چیزین نفع کرین **علاج** اگر یہ جانین کہ سودا خون مین نکل آیگا تو فصد کرین اور نضج کامل کے بعد مسہل سودا دین مثلاً مطبوخ افتیمون وغیرہ اور معجون افتیمون اور

جوارش کمون تنقیہ بقایاے سودا کے لیے مفید ہی اور چاہیے کہ بابونہ آرد حلبہ تخم کتان مقل جاؤشیر راتینج اور انجیر بکری کی چربی اور زیت اور روغن گاؤ مین ملاکر ضماد کرین تاکہ ورم کو نرم اور تحلیل کرے اور روغن سوسن اور روغن قسط اور روغن بید انجیر اور روغن قرطم اور روغن بابونہ اور موم اور چربی گردہ بز اور مرغی اور بط کی چربی سے قیروطی بناکر استعمال کرین کہ انمین بھی وہی تاثیر ہی اور گرم تر روغن ملنا اور بابونہ مرزنجوش پودینہ حاشا زوفا حلبہ کے طبیخ سے نطول اور آبزن کرنا نفع کرتا ہی اور ہر طرح طحال کی اصلاح مین کوشش رکھین اور بدن کی ترطیب سے غافل نرہین اور ہرگز تحلیل مین افراط نکرین اور جو چیز کہ محلل اور ملین ہو استعمال کرین اور حمام معتدل اور ریاضت معتدل غذا کھانے سے پہلے فائدہ مند ہی **انتباہ** اس نوع مین فصد اُسوقت مفید ہوگی کہ سودا کے نکلنے کی توقع پڑے یعنے نہایت غلیظ نہو اور اُسکا نشان یہ ہی کہ اگر فصد مین خون سیاہ اور کدر اور غلیظ آتا ہی آنے دین کہ مادہ سودا ہی اور اگر خون سرخ اور صاف اور قوام مین معتدل ہو تو جان لین کہ مادہ سودا نہایت غلیظ ہی نہین آتا اس صورت مین واجب ہی کہ اسی وقت خون بند کرین اور نہ نکلنے دین کہ اس سے مادہ زیادہ متحجر ہوگا اور تمام امراض سوداوی مین فصد کشادہ کھولین اور بڑی رگ کھولین مثلاً باسلیق اور ہفت اندام جونسی رگ کا کھولنا مناسب جانین اور جان لے کہ رگ کو تنگ کھولنا مفید نہین خاص کر امراض سوداویہ مین اور جسوقت کہ درد مفاصل سوداوی مین فصد کی حاجت پڑے اور فصد مین خون صاف آئے اور مادہ سودا نہ نکلے چاہیے کہ اول سودا کے نضج اور تلطیف اور اسہال پر متوجہ ہون پھر فصد کرین کہ جب نضج اور تنقیہ کے سبب سے سودا لطیف ہو جائیگا تو فصد مین نکل آئیگا بلکہ احتیاط کی بات یہ ہی کہ امراض دموی کے سوا تمام امراض مین جب فصد کی حاجت پڑے چاہیے کہ اول اُس خلط کا نضج کرین پھر فصد کرین اور یہ جو کہتے ہین کہ خون کے نکالنے مین نضج کا انتظار نکرنا چاہیے اُس سے مقصود یہ ہی کہ فقط امراض دموی مین انتظار نہین **چھٹی نوع** وہ ہی کہ مادہ ریحی درد مفاصل کا باعث ہو اُسکی علامت شدت سے تمدد ہونا اور درد کا جگہ جگہ پھرنا ہی **علاج** گلقند اور گلاب اور عرق بادیان اور شربت بزوری دین اور روغن مقوی مثلاً روغن گل وغیرہ ملین اور بلغم کے تنقیہ سے غافل نہون اور کبھی مادہ ریحی مین نہایت تیزی اور گرمی ہوتی ہی اور چونکہ نہایت فساد لاتا ہی استخوان مین گھس جاتا ہی اور اُسکو فاسد کرتا ہی اور توڑ ڈالتا ہی اور ریح الشوکہ اُسکا نام ہی اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ خون نکالین اور صفرا کا استفراغ کرین **ساتوین نوع** وہ ہی کہ درد مفاصل دو خلط یا زیادہ کے مرکب ہونے سے پیدا ہو اور یہ مرض بلغم اور صفرا کی ترکیب سے اکثر عارض ہوتا ہی اور وجع المفاصل مرکب کی علامت یہ ہی کہ ہر ایک کے اعراض اُسکی کمی اور بیشی کے موافق ظاہر ہون اور گرم مفردات اور سرد مضر و کمتر مفید ہو اور شائد کہ دوا کبھی نفع کرے اور پھر کبھی وہی دوا اختلاف مواد کے سبب سے ضرر کرے **علاج** غور سے دیکھین کہ کتنی خلطین مرکب ہین پھر اُسی کے موافق دوا بھی اجزاے مختلفہ سے کہ ہر ایک خلط کے لیے مخصوص ہو کھلانے مین یا طلا کے طور پر یا اُسکے سوا مرکب کرین اور اس ترکیب مین ہر ایک خلط کے غلبہ کا لحاظ رکھین کہ جو خلط غالب ہو جونسی دوا کہ اُس سے مخصوص ہی وہ بھی دوسرے اجزا پر غالب ہو اور جبتک کہ نضج کامل ظاہر نہو فصد اور مسہل پر متوجہ نہون اور ترکیب اجزا کے بہ سبب تصرفات طبیب کی راے پر موقوف ہین لکھنے کی حاجت نہین لیکن چونکہ تمام اجناس بسیطہ اور مرکبہ کی نسبت اکثر بلغم اور صفرا کے مرکب ہونے سے درد مفاصل پیدا ہوتا ہی اُسکی تدبیر علیحدہ لکھی جاتی ہی اور وہ یہ ہی کہ نضج کے بعد اسہال کے لیے حب سورنجان یا مطبوخ سورنجان دین اور رسوت اور ایلوا صندل شیاف مامیثا زعفران ہر ایک دو درم گل ارمنی ایک درم کرنب سوختہ چار درم لیکر باریک کوٹکر عنب الثعلب کے پانی مین ملائین اور ضماد کرین اور جہان کہین درد کی شدت ہو زعفران اور افیون برابر لیکر دودھ مین پیسکر موم اور روغن گل یا روغن کنجد مین ملائین اور طلا کرین اور لوبیا پانی مین پکاکر اور کوٹکر ضماد کرنا مادہ کو تحلیل کرتا ہی اور درد کو ساکن کرتا ہی **حبوب** درد مفاصل کو کہ بلغم اور صفرا سے عارض

ہو مفید ہین صبر ایک درم سورنجان چار دانگ ہلیلہ زرد چار دانگ گل سرخ مصطگی ہر ایک یک دانگ یہ سب ایک خوراک ہی کوٹ چھانکر پانی مین یا گلاب مین گولیان بنائین اور کھلائین اور اگر صبر کی عوض ایارج فیقرا ملائین بہتر ہو حب سورنجان صبر سقوطری ماہیزہرج ہر ایک یکدرم سورنجان تربد سفید ہر ایک ایک مثقال کتیرا ایک دانگ حب النیل آدھا درم شحم حنظل ڈیڑھ دانگ کوٹ چھان کر کرفس کے پانی مین گولیان بنائین خوراک تین درم اور اگر بیمار قوی ہو اور اُسکو اسہال جلد نہین ہوتے ان سب کی ایک خوراک کرین درد مفاصل اور نقرس اور عرق النسا اور وجع الورک کو کہ سردی سے عارض ہو مفید ہین مطبوخ سورنجان ہلیلہ زرد بیس درم بنفشہ گل سرخ ہر ایک پانچ درم تخم کاسنی تین درم سورنجان نیکوفتہ دو درم پودینہ کی چند شاخین اور اگر پودینہ موجود نہو اُسکے عوض مصطگی لین اور ان سب دواؤن کو تین رطل پانی مین جوش دین جب ایک رطل باقی رہے صاف کرین خوراک دو اوقیہ شکر ملا کر اور اگر شکر کے عوض ترنجبین ملائین تلیین زیادہ ہوتی ہو اور باقی علاج نوع صفراوی اور بلغمی سے اخذ کرین اور مرکب کرکے استعمال کرین اور جو چیزین درد کو ساکن کرتی ہین انکا ذکر اوپر مکرر آچکا ہی حاجت کے موافق استعمال کرین **دوسری قسم** مین نقرس کا بیان ہی یعنی جو درد کہ کعب کے مفصل مین یعنے ٹخنے کے جوڑ مین اور پانون کی انگلیون مین پیدا ہو اور یہ درد اکثر پانون کی انگلیون سے خاص کر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہی اسیواسطے ابن ہبل نے کہا کہ پانون کے انگوٹھے کا جوڑ نقرودس کہلاتا ہی اور اسی لفظ سے نقرس کا نام نکلا ہی اسطور پر کہ حال کا نام محل کے نام پر رکھا اور کبھی قدم کے نیچے سے یا قدم کے برابر دن مین سے اٹھتا ہی اور تمام قدم مین ہو جاتا ہی اور شاید کہ درد یہان سے اوپر چڑھے اور زانو مین پہونچے اور زانو آماس کر آئے اور شاید کہ یہی درد ران کی طرف چڑھ جائے اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ اگر ہاتھ کے جوڑ مین اور اُسکی انگلیون کے جوڑ مین درد اور ورم پیدا ہو اُسکو بھی نقرس کہتے ہین غرضکہ درد نقرس سخت شدید ہوتا ہی خاص کر جو نسا انگوٹھے مین ہوتا ہی اور یہی اکثر ہوتا ہی کیونکہ انگوٹھے کا جوڑ تنگ ہی اور جو مادہ اُس مین آتا ہی تحلیل نہین ہوتا اور شدت سے تمدد کرتا ہی اور اُسکے کثیر الحس ہونے سے یہ درد قوی ہوتا ہی اور اُسکی صلابت کے سبب جو اُس مین آتا ہی آسان نہین ٹلتا سو اس ضرورت سے اگرچہ ادنی سبب ہوتا ہی بہت ایذا دیتا ہی اور نقرس اُن امراض مین سے ہی کہ باپ سے بیٹے کو میراث پہونچتا ہی اور جان لے کہ اُسکے اسباب اور علامات اور معالجات اور کسی مادے سے اُسکا اکثر اور کسی مادہ سے کم پیدا ہوتا بعینہ اسی طرح پر ہی کہ وجع المفاصل مین گذر چکا اسی واسطے شارح اسباب نے دونون کو ایک ہی جانا اور اُسکے بیان کو دوبارہ تحصیل حاصل اور مکرر سمجھ کر اُسپر التفات نکیا اور چند فوائد پر کہ اس جگہ مناسب تھے اکتفا کیا **فائدہ** اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سرد دواؤن کے پلانے اور طلا کرنے سے نقرس کا علاج کرین اور سردی مین افراط کرین اور بیمار صفراوی مزاج ہی پھر جو فضلہ کہ مفاصل مین آتا ہی اُلٹا پھر کر دل اور دماغ کی طرف جائے اور ہلاک کر ڈالے سو اگر اس قسم کی بے تدبیری سرزد ہو اُسکا تدارک کرین اسطرح پر کہ مادہ کو مفاصل آفت رسیدہ مین کھینچ لائین یعنے جو دوائین کہ عضو کو نرم اور مادے کو جذب کرتی ہین اُنکے مطبوخ سے نطول کرین چنانچہ وجع المفاصل مین اسکا بیان کیا گیا **تیسری** وجع الورک کے بیان مین یعنی درد اور ورم کہ سرین کے مفصل مین پیدا ہو اور یہ درد جب تک سرین کے مفصل مین پیدا ہو اور یہ درد جب تک سرین مین ٹھہرا رہتا ہی وجع الورک کہلاتا ہی اور جب وہان سے بڑھکر پانون کی طرف اُتر آتا ہی عرق النسا بولا جاتا ہی اور وجع الورک اگر ایک مدت رہتا ہی اکثر عرق النسا ہو جاتا ہی اور اس بیماری کے اسباب و علامات وہی ہین کہ وجع المفاصل مین گذر چکے مگر چونکہ مرض کا مادہ سرین کے مفصل مین ہی اور یہ مفصل گہرا اور گوشت مین چھپا ہوا ہی اسکا نشان اسجگہ مین چندان ظاہر نہین ہوتا مگر جہان کہین کہ مفصل مین مادہ کی کثرت سے امتلاے شدید ہو کہ اس صورت مین اُس

خلط کی نوعیت پر اسجگہ کا رنگ بھی گواہی دیگا اور وجع الورک کا سبب خاص یہ ہی کہ سخت چیزون پر بیٹھنے کا اور ہمیشہ سواری کرنیکا اتفاق پڑے علاج اگر خون کی علامت ظاہر ہو اور کوئی امر مانع نہو اول اسی طرف کے ہاتھ مین فصد باسلیق کرین اور ہرگز اس بیماری اور عرق النسا مین رداعات اور قابضات طلا نکرین کیونکہ مادہ گہرے جوڑ مین ہی اور رادع کے سبب سے اُسی جگہ رُک جائیگا اور تحلیل نہوگا بلکہ کبھی اسوجہ سے مفصل اُکھڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہی سوان امراض مین مناسب یہ ہی کہ ابتدا مین درد کی تسکین کے لیے مرخیات کہ بہت گرم نہون ضماد کرین مثلاً تخم کتان اور بابونہ اور روغن شبت وغیرہ اور اگر غلطی سے رادعات استعمال مین آئین اور اس سبب سے مفصل کے اُکھڑ جانے کا خوف ہو جلد تدارک کرین اسطور پر کہ حمام نیمگرم مین لیجائین اور ادویات مرخیہ کا مطبوخ نیم گرم ڈالین اور تازہ دودھ نیمگرم مین بٹھلائین اور باقی علاج وہی ہی کہ وجع مفاصل دموی مین گذرا اور اگر بلغم کی علامت ظاہر ہو اول تخم ترب تخم شبت کے مطبوخ مین شہد ملا کر قی کرائین اور اسہال کے لیے حب شیطرج اور حب منتن وغیرہ دین اور نضج کے بعد حقنہ گرم اور شافہ کہ وجع خاصرہ مین گذرا استعمال کرین اور روغن فرفیون مین جند بیدستر ملا کر ملین اور محلل چیزون کا ضماد کرین اور اُنکے مطبوخ سے نطول کرین اور اکثر مرض کی ابتدا مین قی کا استعمال خوب کیا جاتا ہی اور اتنی ہی تدبیر سے سب مادہ اُکھڑ جاتا ہی اور کبھی قی اور اسہال کے بعد مدرات کی حاجت پڑتی ہی اور عمدہ مدرات کہ وجع الورک کی مُغنی مین کام آتے ہین کما ذریوس حنطیانا ہر ایک دو اوقیہ زراوند مدحرج ایک اوقیہ تخم سداب ایک رطل بغدادی اُنکو کوٹ چھانکر اسمین سے تین درم لیکر تین درم شکر ملا کر پانی یا عرق بادیان کے ساتھ دین اور سب تدبیرون سے بہتر یہ ہی کہ فاقہ کرین اور جو شخص ریاضت نکرتا ہو اُس سے ریاضت کرائین مگر تنقیہ کے بعد کہ ریاضت کی حرکت سے سبب مادہ نہو اور جب اُن تدبیرون سے نفع معلوم نہو تو اس بات مین کوشش کرین کہ مادہ مفصل کے اندر سے باہر کی طرف کھنچ آئے اور اس کام کے لیے محجمہ ناری استعمال کرنا اور گندھک کے پانی مین بٹھنا فائدہ کرتا ہی اور اگر بیخ کبر عاقرقرحا فرابیح سرگین کبوتر اور افیون اور عسل بلا در سرین پر جہان کہ مادہ ہی ضماد کرین اور چھوڑ دین یہانتک کہ دانے پیدا ہون اور وہ جگہ زخمی ہو جائے پھر اُسکو اچھا ہونے دین جبتک کہ مادہ اُسی راستہ سے رفتہ رفتہ نکلجائے اور درد ہلکا پڑجائے بہتر ہی اور صاحب ذخیرہ لکھتا ہی کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اس مرض مین چند مرتبہ سینگیون کا لگانا اور اُنسے بہت سا خون نکالنا مادے کو مفصل کے عمق مین سے نکالتا ہی اور ادویہ و تدابیر اور تکالیف سے بے پروا کرتا ہی اور جہان کوئی دوا نفع نکرے اور تدابیر مذکورہ مفید نہون اور بیماری پر مدت گذرجائے اور مفصل کے اکھڑ جانے کا خوف ہو یعنی جوڑ کا نکلنا ظاہر ہو ورک پر داغ دینا چاہیے اور اس داغ کا طریق یہ ہی کہ لوہے کا ایک آلہ پیالہ کی صورت بنائین کہ آدھے بالشت کے برابر فراخ ہو اور خستہ خرما کے برابر اُسکے کنارے پر سطبر ہون اور اُس قدح کے اندر تین دائرے اور بھی لگائین چنانچہ اُسکے کنارے بھی ویسے ہی سطبر ہون جیسا کہ پہلے اور ہر چار دائرے کے بیچ مین فاصلہ برابر رہے اور اس قدح کے نیچے ایک دنبالہ دراز لگائین اور حاجت کیوقت اس قدح کا سر آگ مین سرخ کرین اور دنبالہ اُٹھا کر قدح ورک پر رکھ دین یعنے اُس گڑھے پر جسمین ران کے استخوان کا سر رہتا ہی کہ چار داغ مستدیر ایک ہی دفعہ آجائین اور داغ دینے کیوقت بیمار جانب صحیح پر تکیہ رکھے اور بعضے طبیب مفصل کی جگہ ہی داغ دیتے ہین اور خوب گہرا رکھتے ہین تاکہ جو رطوبات مزلقہ اسجگہ مین ہین وہ اس داغ کیوجہ سے خشک ہو جائین فائدہ داغ اور ادویہ مفرحا اور جاذبہ کو اُسوقت استعمال کر سکتے ہین کہ اول فصد اور اسہال اور حقنہ اور قی سے استفراغات کر چلین اور اسی طرح جبتک کہ ضرورت قوی نہو یہ علاج نکرین اور جاننا چاہیے کہ وجع الورک اور عرق النسا اگر بائین طرف پیدا ہون بہت برے ہوتے ہین اور جو نسا اُنین سے بلغم سے پیدا ہو اور سرد ملک اور سرد موسم مین اور تازہ اور فربہ آدمیون مین پیدا ہو بہت مشکل ہی چوتھی قسم عرق النسا کے بیان مین وہ ایک درد ہی کہ سرین کے

مفصل

مفصل سے اُٹھتا ہو باہر کی جانب اور ران کی طرف اُترتا ہو اور شاید کہ اندر کی جانب سے اُتر آئے مگر ایسا کم اتفاق ہوتا ہو الحاصل اکثر ایسا ہوتا ہو کہ یہ درد جب ران مین اُتر آتا ہو اُسی جگہ ٹھہر جاتا ہو اور کبھی گھٹنے تک آتا ہو اور ممکن ہو کہ ٹخنے تک اور پانوٴن کی چھنگلیہ تک اُتر آئے اور نسا نون کے فتحہ اور سین مہملہ اور الف مقصورہ سے اس رگ کا نام ہو کہ اسجگہ واقع ہو اور اطبا کی عادت ایسی ٹھہر گئی کہ وجع النسا کو عرق النسا بولتے ہین اور اصل کلام اسطرح پر ہو کہ اُس رگ کا درد جسکا نام نسا ہو اور جو اسباب اور علامات اور علاج اور رادعات کے استعمال سے پرہیز کرنا کہ وجع الورک مین گذر چکے ہین یہان بھی اس طرح سمجھین مگر اتنی بات ہو کہ عرق النسا سے دموی مین فصد باسلیق کے بعد عرق النسا کی فصد بھی کھولنی چاہیے اور جالینوس نے کہا کہ رگ صافن کا کھولنا عرق النسا سے زیادہ مفید ہو اور بعض صافن سے زیادہ مفید غرضکہ اگر درد اندر کی جانب سے اُتر کر آتا ہو فصد صافن نہایت مفید ہو اور اسجگہ فصد اس حالت مین بہتر ہو کہ بدن خالی ہو اسیواسطے اطبا نے کہا ہو کہ دو دن روزہ رکھین اور غذا کم کھائین پھر صافن کی فصد کرین کہ بہت نافع ہو اور اُس مرض کے علاج مین جلدی کرین کہ اگر دیر تک رہیگا قوی ہو جائیگا اور پانوٴن اور زانو اُسکے الم سے لنگ کرنے لگین اور شاید کہ پانوٴن اور زانو پھر جائے اور ایسا ہی استفراغات مین بہت فاصلہ ندین کہ اُسکا مادہ جلد عود کرتا ہو بخلاف دوسرے اوجاع مفاصل کے کہ اُنکا مادہ دیر مین عود کرتا ہو اور مجرب ترحیلہ دموی مین یہ ہو کہ حمام مین گرم پانی سے غسل کرین اور مرطب غذا کھلائین اور روغن اور مرغ اور بطکی چربی وغیرہ ایک ہفتہ تک ملین اُسکے بعد رگ عرق النسا پانوٴن کی خنصر اور بنصر یعنے دونون چھوٹی انگلیون کے بیچ مین سے جانب مقابل مین کھولین اور اُسکے بعد فصد باسلیق کرین اور جہان کہین کہ درد قوی ہو روغن شبت اور روغن نرگس اور روغن کنجد گرم ملین درد تھم جاتا ہو اور اکثر دیکھنے مین آیا ہو کہ تنقیہ کے بعد داغ دیا اور صحت کلی حاصل ہوئی اور داغ کا طریق اس مرض مین اسطرح پر ہو کہ ایک سیخ آہنی گرم کرین اور ٹخنے سے آٹھ انگشت اوپر رگ عرق النسا کو ڈھونڈھکر اُسپر داغ دین اور اکثر ہندوستان کے جراح اس سبب سے کہ اُس رگ سے واقف نہین پنڈلی مین داغ عریض خط کی صورت کھینچتے ہین اس نظر سے کہ وہ رگ اس سے باہر نہوگی اور ایسا داغ کبھی تو فائدہ دیتا ہو اگر داغ رگ پر پہونچ گیا اور کبھی مفید نہین پڑتا اگر رگ پر نہ لگا اور اس رگ کا نشان یہ ہو کہ گرہ دار ہوتی ہو اور جب ران کو زانو تک باندھتے ہین ظاہر ہو جاتی ہو اور اگر پنڈلی مین یہ رگ ظاہر نہو تو پانوٴن کی خنصر اور بنصر کے بیچ مین ایک خط عریض سیخ آہنی گرم سے کھینچین اور اس سبب سے کہ اسجگہ گوشت بہت کم ہو اکثر تو یہ ہو کہ داغ نفع دے کیونکہ رگ پر پہونچ جائیگا اور احتیاط کی بات یہ ہو کہ اس جگہ بھی داغ دین اور پنڈلی مین بھی ٹخنے سے آٹھ انگشت اوپر اسی بیمار کی انگلیون سے ناپ کر اور اگر داغ فائدہ ندین ساق مین شگاف دین اور اس رگ کو صنارہ سے اُٹھا کر کاٹ ڈالین اور داغ دین کہ اللہ کے حکم سے مرض زائل ہوگا اور جماع اور ترشی سے پرہیز لازم سمجھین

فصل دوالی کے بیانمین وہ ایسا مرض ہو کہ ساق کی رگین بڑی بڑی اور موٹی ہو جائین اور اُنمین گرہ پڑ جائین اور سبز معلوم ہون اور خون سوداوی اُسکا سبب ہو کہ ساق کی رگون مین آپڑے اور یہ بیماری اکثر قاصدون اور بوجھ اُٹھانے والون اور پیادہ چلنے والے کو اور ان لوگون کو کہ حکام کے سامنے اکثر کھڑے رہین اور اُن لوگون کو جنکے پانوٴن اکثر مشقت مین رہین اور کھڑے رہین عارض ہوتی ہو فائدہ کبھی یہ مرض خون بلغمی سے پیدا ہوتا ہو اور اس صورت مین رگون کا رنگ سبز نہوگا اور کبھی امراض حادہ کے بعد مواد کے انتقال سے عارض ہوتا ہو اور کبھی حرارت مزاجی یا عارضی کے سبب زخم ہو جاتا ہو غرض کسی طرح سے ہو اور دیر تک رہے مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہو علاج رگ باسلیق کھولین اور سبب کے موافق سودا یا بلغم کے مسہلات دین اور

قی کرائین اور ہر تنقیہ مین ایارج فیقرا مین کچھ ایک گل ارمنی ملا کر کھلائین اور ماء الجبن پلائین اور تنقیہ تمام کے بعد ساق کی اُن رگون مین جو اُبھر آئی ہین فصد کرین اور بقدر حاجت خون نکالین اور حرکت سے منع کرین اور اغذیہ غلیظہ مولدہ سودا سے پرہیز کرین اور جسوقت کہ فصد کرین اور خون نکالین مناسب ہی کہ ساق کو ہاتھ سے ملین تاکہ خون غلیظ حرکت کے سبب تمام نکلجائے اور تنقیہ کے بعد ساق کو پٹیون سے باندھکر رکھنا نفع کرتا ہی اور مادہ کو نہین گرنے دیتا مگر چاہیے کہ سخت نہ باندھین اور بندش تلوون سے شروع کرین اور گھٹنے تک باندھین اور جب پیادہ چلنے کی ضرورت پڑے اول اُس تدبیر کو کہ داء الفیل مین آئیگی عمل مین لائین پھر آہستہ آہستہ چلین اور اُس مرض کا علاج اور داء الفیل کا یکسان سمجھین

فصل داء الفیل یعنے پیلپایہ کے بیان مین

وہ اسطرح پر ہی کہ ساق اور پانون بہت سطبر ہوکر ہاتھی کے پانون کی صورت ہوجائے اسیواسطے اُسکا نام یہ رکھا گیا اور اس مرض کا مادہ رگون مین بھی ہوتا ہی اور پنڈلی اور تلوے کے عضلات اور اغشیہ مین بھی ہوتا ہی اور دوالی کا مادہ ایسا نہین کیونکہ وہ رگون مین بھی رکا رہتا ہی اور یہ مرض دو طرح پر ہی پہلی قسم وہ ہی کہ خون غلیظ سوداوی سوختہ پانون پر گرے اُسکی علامت ورم سخت اور لمس مین گرمی اور ابتدا رنگ اول تو سرخ ہوتا ہی پھر نیلگون اور سبزی مائل ہوجاتا ہی اور شاید کہ کچھ ایک شقاق اُسجگہ پیدا ہو اور وہ شقاق قرحہ ہوجاتا ہی اور مادہ اُسمین سے ٹپکتا ہی اور اُسکا خاصہ ہی کہ جب مستحکم ہوجاتا ہی پانون کی حس کو باطل کرتا ہی اسوجہ سے کہ روح کے مجاری کو روکدیتا ہی علاج جلد فصد باسلیق کھولین اُسی پانون آفت رسیدہ کی جانب سے اور تنقیہ سودا کے لیے طبیخ افتیمون اور ماء الجبن دین اور اس سبب سے کہ مادہ سودا بہت غلیظ ہی اور باوجود اس بات کے ایسی جگہ جا پڑا ہی کہ دور اور نیچے کی جانب ہی ایک ہی دفعہ مین اُسکا اخراج ممکن نہین چاہیے کہ بدفعات تنقیہ کرین اور اسہال کے لیے بہت گرم چیزین ہرگز ندین کہ سبب بڑھ جاتا ہی اور جبکہ بدن پاک ہوجائے اور مادہ گرنے سے رک جائے رگ مابض کھولین تاکہ اُسی عضو خاص کا تنقیہ ہو اور پچھنے لگائین اور اُسکے بعد اقاقیا اور رامک اور عصارہ لحیۃ التیس طلا کرین تاکہ عضو کی تقویت ہو اور واجب ہی کہ اس مرض والا اور صاحب دوالی اغذیہ مولد سودا سے اور پیادہ چلنے سے اور اُن امور سے کہ پانون پر مادہ سودا کے آنیکا باعث ہون پرہیز کرے اور ہمیشہ پانون کو تکیہ پر رکھے اور تا بمقدور حرکت نکرے اور اگر اُٹھنا اور سوار ہونا اور پیادہ چلنا ضرور ہو قابض دوائین مثلاً مازو اور کزمازج اور صمغ عربی اور اقاقیا اول ساق اور قدم پر طلا کرین اور قدم سے ساق تک باندھ دین مگر سخت نہ باندھین پھر حکم کرین کہ آہستہ حرکت کرے اور اگر چلے تو عصا ہاتھ مین لیکر زور اُسپر ڈالکر راستہ چلے اور اسی تدبیر مین مشغول رہے جبتک کہ مادہ کے گرنے سے خاطر جمع ہو اور عضو مین قوت کامل حاصل ہو اور دوالی والے کو بھی یہی تدبیر کرنی چاہیے جب حرکت کرے دوسری قسم وہ ہی کہ خلط غلیظ بلغمی پانون مین جمع ہوکر داء الفیل پیدا کرے اُسکی علامت ورم کا نرم ہونا اور لمس مین سردی اور ساق اور قدم موٹا ہوجانا اور جو کچھ کہ دوسری مین مذکور ہی یہان نہو علاج ہر ہفتہ مین ایکبار یا دوبار قی کرائین اور ہر صبح دو درم اطریفل صغیر اور آدھا درم زنجبیل ملا کر دین اور اس مرض مین بھوکا رہنا بہت فائدہ کرتا ہی اور تنقیہ کامل کے بعد تقویت عضو کے لیے صبر اور مُر اور اقاقیا اور جوز سرو شراب مین طلا کرین اور آب برگ مرو اور آب لحیۃ التیس پرانے سرکہ مین ملا کر پٹیون سے مضبوط باندھ دین اور خشک دوائین استعمال کرین اور جو کچھ کہ بلغم افزا ہو اور پانون کو حرکت دے اُس سے منع کرین اور جب حرکت کرین وہ تدبیر کہ پہلی قسم مین گذر چکی استعمال کرین اور یہ دوا قی کے بعد طلا کرین مادہ کو تحلیل کرتی ہی تخم کرنب ترس نطرون سرگین بز آرد جو خاکستر چوب انگور برابر لیکر نرم بنا کر طلا کرین اور

ایک دن یا دو دن چھوڑ دین انتباہ جو داء الفیل قوی ہو اُسکو بحالہ چھوڑ دین اور علاج نہ کرین اگر ایذا ندے اور اگر زخم ہو جائے اور آکلہ کا خوف ہو کاٹ ڈالنے سے بہتر کوئی علاج نہین جہان کہین کہ تنقیہ منع نہ کرے

فصل وجع العقب کے بیان مین یعنی اڈی مین درد ہونا یہ کئی طرح پر ہوتا ہی اول تو یہ کہ ایڈی پر زخم لگے یا کوئی صدمہ پہونچے ضربہ اور سقطہ سے دوسرے یہ کہ تنگ موزہ سے ایڈی دب کر کچھ جائے تیسرے یہ کہ گرم یا سرد مادہ اسپر آ پڑے **علاج** اگر زخم اسکا سبب ہی مرہم استعمال کرین اور اگر ضربہ یا سقطہ اسکا باعث ہو ماشیا اور گل ارمنی لیکر ہر ایک علحدہ علحدہ پانی مین یا گلاب مین حل کرین اور ملین اور بہت سرد پانی اُسپر ڈالنا مفید اور شاید کہ حجامت کی حاجت پڑے اور اگر موزہ سے دب جانا اُسکا سبب ہو سرد پانی کا ڈالنا اور ماشیا اور گل ارمنی کا طلا کرنا نفع کرتا ہو اور اگر مادے کا گرنا اُسکا باعث ہوا ہو اور وہ مادہ خون ہو فصد کرین اور روغن گل اور اگر مادہ سرد ہو تو قے کرین اور بلغم اور سودا کا مسہل مفید ہو اور روغن بابونہ اور روغن فرفیون اور روغن قسط ملنا فائدہ مند ہو

باب تیئیسوان حمیات یعنے تپون کے بیان مین

اطبا کی اصطلاح مین تپ اُس حرارت غریبہ سے مراد ہی کہ دل مین بھڑکے یا کسی اور عضو مین اور مستعل ہو کر وہان سے دل مین آئے اور دل مین سے بوسیلہ روح اور خون اور شرائین کے تمام بدن مین پھیلجائے بشرطیکہ کوئی نفع نہو اور اسکا خاصہ ہی کہ تمام افعال طبعی یا بعض مین ضرر پہونچا جیسا جیسا سبب قوی یا ضعیف ہوا اور افعال طبعی یہ ہین غذا اور پانی کی اشتہا اور غذا کا ہضم اور بیٹھنا اور اُٹھنا اور چلنا اور سونا اور بات کرنا اور جماع کرنا وغیرہ اور طبیعت کے موافق جانا چاہیے کہ غضب اور مشقت اور غم وغیرہ کی حرارت تپ نہین مگر جب اُس مرتبہ کو پہونچے کہ افعال طبعی مین نقصان ڈالے اور روح یا اخلاط یا بدن مین لگجائے اور حرارت غریبہ کے پیدا کرنے سے حمی کا سبب ہو جائے اور نہ حرارت امور نفسانی کی غریزی ہی نہ غریبی فائدہ جو حرارت کہ حیوانات سے علاقہ رکھتی ہی وہ تین طرح کی ہی ایک غریزی اور اسطقسی اور غریبی۔ وہ حرارت غریزی جالینوس کے نزدیک وہ حرارت ناریہ عنصریہ ہی کہ مزاج سے حاصل ہوتی ہی اور قوام بدن اور برودت اور حرارت عارضی کا زائل کرنا اُسی سے حاصل ہوتا ہی اور تا مدت حیات بدن مین رہتی ہی اتنے بیان سے اُسمین اور حرارت غریبی مین ماہیت کی وجہ سے فرق نہین بلکہ اُن دونون مین فرق یہ ہی کہ غریزیہ مرکب کا جزو ہی اور بدن کی اصلاح کرتی ہی اور غریبہ اُسکی ضد ہی اور ارسطو اور دوسرے محققین کے نزدیک یہ ہی کہ حرارت غریزیہ مرکب مستعد پر آتی ہی جبکہ نفس کا فیضان ہوتا ہی جیسے کہ نفس اور قوی آتے ہین اور اس صورت مین اُسمین اور دوسری حرارتون مین ماہیت اور حقیقت کی وجہ سے مغایرت ثابت ہوتی ہی اور حرارت اسطقسیہ غریزی کا ایک جزو ہی کہ اُسکے لیے اور ایک حکم ہی اور وجود کے رہنے تک باقی ہی حیات مین بھی اور اُسکے بعد بھی اسی وجہ سے مردہ سیاہ اور متعفن ہو جاتا ہی اگرچہ اُسے برف مین دبادین اور حرارت غریبہ حرارت ناطبعی ہی کہ مرکب زندہ مین پیدا ہوتی ہی اور بدن کو ایذا بھی دیا کرتی ہی اب جان لے کہ آدمی کا بدن ایک چیز مرکب ہی اور اُس ترکیب مین سب چیزین تین جنس ہین پہلی جنس اعضاے اصلی کہ بدن کی اصل اور بنیاد ہین اور جو کچھ اُسمین ہی رطوبات یا ارواح اُسکو گھیر رکھتے ہین مثلاً استخوان اور عروق وغیرہ دوسری جنس اخلاط ہین اور اور رطوبات کہ بدن کی خلوتون مین ہین جیسے استخوان کا مغز اور منی وغیرہ رطوبات اصلیہ کہ اُنکی تفصیل دق مین آئیگی تیسری جنس ارواح ہین اور بخارات کہ داکی

طرح بدن میں پھیل رہے ہیں اور منفذیں ترکیب بدن کو حمام سے تشبیہ دیتے ہیں اس طرح پر کہ پہلی جنس یعنی اعضاے اصلی ایسے ہیں جیسے حمام کی دیواریں اور اینٹیں اور پتھر اور دوسری جنس کو اعضاے اصلی وغیرہ میں گھیر رہے ہیں وہ حمام کے پانی کے مثال ہو اور تیسری جنس کہ روح اور بخار ہو وہ بجاے حمام کی ہوا کے ہو جسوقت تپ کی حرارت ٹھہر کر اعضاے اصلی میں لگجاتی ہو ایسا ہوتا ہو جیسا آگ کی گرمی حمام کی دیوار اور اینٹ اور پتھر میں لگ گئی اور اس جنس کا نام حمی دقیہ ہو اور جسوقت تپ کی حرارت اولاً اخلاط او دوسری دفعہ رطوبات میں لگتی ہو پھر اعضا میں پہونچتی ہو اسکی ایسی مثال ہوتی ہو کہ گرم پانی حمام کے طاس میں ڈالیں اور حمام کی اینٹیں اور پتھر اور دیواریں اُس سے گرم ہو جائیں اور اُس جنس کا نام حمی خلطیہ ہو اور یہاں خلط سے بدن کے تمام رطوبات مراد ہیں نہ کہ فقط وہی چاروں اخلاط چنانچہ قرشی لکھتا ہو کہ خلط سے یہاں وہ چیز مراد ہو کہ رطوبات بدن کو عام ہو یہ نہیں کہ خلط کے نام ہی سے مخصوص ہو اسواسطے کہ کبھی حمی منی کی عفونت سے اور دوسرے رطوبات مائیہ کی عفونت سے پیدا ہوتی ہو اور جسوقت حرارت پہلے ارواح اور ابخرے میں لگجائے پھر اُنمیں سے اعضا اور اخلاط میں تو اُسکی ایسی مثال ہو کہ حمام میں آگ جلائیں اور اُسکی ہوا گرم ہو جائے پھر ہوا کی گرمی سے پانی اور دیواریں گرم ہو جائیں اور یہ جنس حمی یومیہ کہلاتی ہو انتباہ یہ جو بیان کیا گیا ہو کہ بدن کی ترکیب میں تینوں چیزوں سے حرارت متعلق ہوتی ہو اور اُسکے موافق ہر ایک تپ کا نام ہوتا ہو اُس تعلق سے یہ مراد ہو کہ حرارت چمٹ جائے اور ٹھہر جائے ورنہ حرارت کہ روح میں یا اخلاط میں لگتی ہو اور دل میں بھی پہونچ جاتی ہو مگر جسمیں کہ پہونچتی ہو جبتک کہ اُسمیں نہیں ٹھہر جاتی اور خوب نہیں جمجاتی ہو تب تک اُس نام سے نہیں کہلاتی ہو مثلاً حرارت کہ اخلاط میں لگجاتی ہو اعضا کو بھی گرم کر دیتی ہو حالانکہ فقط حمی عفنی ہو لیکن جب اعضا میں خوب جمجاتی ہو دق ہو جاتی ہو اور اوروں کو بھی اسی پر خیال کرنا چاہیے اور چونکہ تپ کے اجناس کلیہ تین ہیں ہر ایک جنس فصل علیحدہ میں

لکھی جاتی ہو انشاء اللہ تعالیٰ

فصل حمی یوم کے بیان میں اسکا یہ نام اسوجہ سے ہو کہ یہ تپ اکثر ایک رات دن میں گذر جاتی ہو بشرطیکہ کسی اور جنس سے نہ بدلجائے اور کبھی شاذ و نادر تین دن ٹھہرتی ہو اور حمی یوم بھی ہوتی ہو پھر اگر اس تعداد سے گذر جائے تو اُسکی اور جنس سے بدل جانیکی علامت ہو اور بعضوں کے نزدیک یہ ہو کہ چھ دن تک رہتی ہو اور یہ تپ تین طرح پر ہوتی ہو ایک تو یہ کہ بدن کے احوال سے منسوب ہو دوسرے یہ کہ جو احوال بدن سے خارج ہیں اُنسے منسوب ہو تیسرے یہ کہ روح سے منسوب ہو سو جونسی تپیں نفس یعنی روح سے تعلق رکھتی ہیں وہ تپیں ہیں کہ غم اور اندیشہ اور غصہ اور خوف سے عارض ہوں اور جونسی بدن سے تعلق رکھتی ہیں وہ تپیں ہیں کہ رنج اور ریاضت اور استفراغات اور ورم اور تخمہ اور سدہ اور پیاس اور بھوک سے پیدا ہوں اور جونسی خارج سے علاقہ رکھتی ہیں وہ تپیں اس قسم کی ہیں کہ آفتاب اور سردی اور جلد کی کثافت سے اور بُرے چشموں کے پانی میں غسل کرنے سے مثلاً زاج اور شب اور گندک وغیرہ کے پانی میں نہانے سے پیدا ہو فائدہ یہاں تپ کا روح ہی سے علاقہ ہوتا ہو خواہ تپ کا سبب خاص روح کی حرکت ہو جیسے غم میں ہوتی ہو اور خواہ بدن کی حرکت اور خواہ اسباب خارجیہ جیسا کہ گذر چکا اور اس سبب سے کہ یہ تپ روح سے تعلق رکھتی ہو اور ارواح تین ہیں طبعی اور حیوانی اور نفسانی سو جیسا جیسا کہ حرارت کا تعلق اُن تینوں ارواح سے ہو اُسی کے موافق وہ تپ جونسی روح سے کہ تعلق ہو اُسکو اُسی نام سے بولتے ہیں مثلاً حمی یوم طبعیہ اور حمی یوم حیوانیہ اور حمی یوم نفسانیہ اور اس بات کی پہچان کہ حمی یوم کونسی روح سے متعلق ہو یہ ہو کہ جونسے امور پہلے وقوع میں آئے ہیں اُنمیں غور کریں مثلاً

پہلے تخمہ اور بدہضمی کا ہونا اور اغذیہ اور اشربہ اور ادویہ گرم کا استعمال کرنا اس بات کا نشان ہی کہ اُسکا تعلق اُس روح طبعی سے ہی کہ جگر مین ہی اور پہلے غم اور خوشی کا ہونا اور حمام کی حرارت کا پہونچنا اس بات کی علامت ہی کہ اُسکا علاقہ روح حیوانی سے ہی کہ دل مین ہی اور ہم یعنی اہتمام اور فکر اور بیخوابی کا پہلے ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ روح نفسانی دماغ مین ہی اُس سے اُسکا تعلق ہی اب جان لے کہ اس تپ کو ہم دو قسمون مین بیان کرتے ہین ایک تو یہ کہ اُسکے جمیع انواع علامات اور معالجات پر بطریق کلی شامل ہو دوسری یہ کہ اُسکی ہر ایک نوع بطریق جزئی مخصوص ہو پہلی قسم مین حمی یوم کی علامات اور معالجات کا بطریق کلی بیان ہی جاننا چاہیے کہ مطلقاً اُسکی نو علامتین ہین ایک تو یہ کہ اُسمین ناقص یعنے لرزہ نہو اور اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ کچھ ایک قشعریرہ یعنی پُھریری ہو جائے اور شاذونادر لرزہ بھی ہوجائے دوسرے یہ کہ ہاتھ اور پانون سرد ہو جائین تیسرے یہ کہ اُسکے شروع مین بدن کا ٹوٹنا اور تکان اور اونگھنا بہت کم ہو اور اس تپ والا جب حمام مین جائے اُسکو قشعریرہ نہ آئے اور اگر آجائے تو جاننا چاہیے کہ حمی عفنی ہی چوتھے یہ کہ نبض مین کچھ عظم اور تواتر ہو اور اُسمین صغر اور اختلاف نہو اور اگر اختلاف بھی ہو تو اُسمین انتظام ہو مگر یہ کہ تپ سے پہلے کوئی ایسا امر وقوع مین آئے کہ اُسکے باعث انتظام مین فرق پڑجائے مثلاً مشقت اور احشا کی سوزش اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سرد ہوا کی شدت سے یا اُن اسباب کی جہت سے جو خشکی بڑھاتے ہین نبض صلب ہوجائے اور ممکن ہی کہ نبض کی حرکت انبساطی زیادہ سریع اور حرکت انقباضی بہت بطی ہو جائے اور اگر نبض کا حال مشکل ہو سانس کے احوال مین غور کرین پانچوین یہ کہ اُسکی حرارت بہت تیز نہین ہوتی بلکہ برابر سے ہوتی ہی جیسا کہ حرارت ریاضت معتدل سے پیدا ہوتی ہی اور جیسا ڈھیلاپن آدمی مین شرم سے پیدا ہو جاتا ہی چھٹے یہ کہ بول مین نضج کا اثر پہلے دن ظاہر ہو ساتوین یہ کہ چہرے کا رنگ اور نبض معتدل اور برقرار ہو مگر جہان کہین کہ تپ کا سبب غشی اور غم اور تخمہ پڑے آٹھوین یہ کہ ابتدا مین آہستہ اور نرم ہو اور تزاید کا زمانہ دو ساعت سے زیادہ نہو اور بڑے بڑے اعراض مثلاً زبان مین کھرکھراہٹ اور تنگی نفس وغیرہ کہ حمی عفنی کے لوازم ہین بالکل ظاہر نہون اور اگر درد سر یا کوئی اور درد اُسکے ساتھ عارض ہو تپ کے ٹوٹتے ہی زائل ہو اور حمی یوم کا خاصہ ہی کہ کھلتے سے پاکیزہ عرق سے جیسا صحیح آدمی کو آتا ہی ٹوٹ جائے سو اگر عرق حد سے زیادہ آئے تو حمی یوم نہوگی نوین یہ کہ ایک رات دن سے زیادہ نہ ٹھہرے مگر شاذونادر اور شاید کہ تین دن رہے اور جب اس حد سے گذر جائے حمی یوم نہین بلکہ دقی یا عفنی ہو گئی اور یہ جو جالینوس نے کہا ہی کہ کبھی چھ دن تک رہتی ہی اور حمی یوم ہی ہوتی ہی فقط اکثر محققین کے خلاف ہی علاج حمی یوم بطریق کلی جان لے کہ اس قسم کی تپ والون مین سے کسی کی غذا بند نکرین مگر جس تپ کا سبب تخمہ ہو اور اس تپ مین غذا کوئی ایسی چیز دین کہ لطیف اور سریع الہضم ہو اور جو شخص صفراوی مزاج ہو یا تپ کی ابتدا مین اُسکو قشعریرہ معلوم ہو یعنی بدن کے بال کھڑے ہون اگر اُسکو شروع مین روٹی کے چند لقمہ پانی مین یا گلاب مین یا آب انار مین یا شراب ممزوج مین بھگو کر کھلائین بہتر ہی اور شراب کہ پانی مین ملائین جلد ہضم ہوتی ہی اور جہان کہین کہ تپ کا سبب ریاضت اور تعب اور بھوک ہو آرام پہونچانے اور غذا دینے پر متوجہ ہون اور جونسی تپ سدہ اور مسام کے رکنے اور جلد کی کثافت سے پیدا ہو ریاضت معتدل کرین اور سخت کپڑون سے اور کھرکھرے ہاتھون سے مالش کرین پھر حمام مین لیجائین اور انحطاط کے وقت یعنی تپ گھٹنے پر غذا دین اور جب پیاس لگے ٹھنڈے پانی سے منع نکرین مگر درصورتیکہ احشا مین ضعف ہو اور تپ سردی سے عارض ہو کہ اس صورت مین پانی بہت تھوڑا اور تپ کے بہت پیچھے دینا چاہیے اور حمی یوم مین تین شخصون کے سوا کسی شخص کا استفراغ نکرنا چاہیے اول وہ شخص جسکی تپ

سدۂ امتلائی سے پیدا ہو دوسرا وہ شخص جسکو جلد کی کثافت اور مسام کے بند ہونیسے تپ عارض ہوا اور اسکے اندر امتلا ہو تیسرا وہ شخص جسکو تخمہ سے تپ ہو جائے اور جان لین کہ حمی یوم کے آخر مین حمام بہت فائدہ کرتا ہی خاص کر جہان کہین کہ مسام کا رک جانا اور جلد کی کثافت اُسکا سبب ہو مگر زکام والے کو بچنا چاہیے ہان جسوقت کہ تپ ہلکی پڑ جائے اور زلہ رکجائے اور تخمہ والے کو بھی حمام جائز نہین جبتک کہ غذا ہضم نہو جائے اور سب حمی یوم والون کو حمام کی ہوا مین ٹھہرانا مناسب نہین لیکن اُسکے پانی مین جبتک چاہے ٹھہرے بلا مشقت روا ہو مگر جس شخص کو جلد کی کثافت سے تپ پیدا ہوئی ہو کہ اُسکو حمام کی ہوا مین زیادہ ٹھہرنا اور عرق لانا بہت نفع کرتا ہو دوسری قسم مین حمی یوم کے علامات اور معالجات کا بسبیل تفصیل بیان ہو اور اس قسم مین چند انواع ہین پہلی نوع وہ ہو کہ بہت سے غم کے باعث پیدا ہون اور جاننا چاہیے کہ حد سے زیادہ غم روح کو اندر کی جانب حرکت دیتا ہو پھر رُکے رہنے کے باعث گرم ہو جاتی ہی اور تپ پیدا ہوتی ہی اور اُسکی علامت غم پہلے ہو جانا اور آنکھون کا گڑ جانا اور مُنھ پر زردی یا خشکی یا سپیدی کا ہونا اور نبض مین ضعف اور صفرا اور بول مین ناریت یعنی بول آتشین ہو اور لگ کر آنا علاج دل کی امداد مین زیادہ کوشش کرین کیونکہ غم روح حیوانی سے تعلق رکھتا ہو اور دل اسکا معدن ہو اور اس بات کا یہ طور ہو کہ ہنسی کی باتون اور کہانیون سے اور نئے نئے کھیل اور تماشے سے اور اچھی آوازون سے بیمار کا دل خوش کرین اور مفرحات سرد کھلائین اور سینے پر صندل اور گلاب اور لعاب اسبغول اور برگ خرفہ اور برگ بنفشہ کا پانی جو کچھ کہ میسر آئے کسی قدر ملا کر طلا کرین اور سرد و تر عطریات سونگھائین اور جب تپ ساکن ہو لیسے حمام مین لیجائین جسکی ہوا معتدل اور پانی میٹھا اور نیمگرم ہو اور نہلائین اور آبزن نیمگرم مین بٹھلائین اور جب استحمام اور آبزن سے فارغ ہون روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر یا روغن مغز تخم کدوے شیرین اُسکے تمام بدن پر آہستہ آہستہ ملین اور بستر نرم بچھائین اور اقسام اقسام کے پھول جیسے مناسب ہون موجود رکھین اور جماع سے منع کر دین اور لطیف چیزون سے کہ جلد ہضم ہو جائین اور رطوبت بڑھائین غذا بنا کر دین مثلاً بزغالہ اور جوزۂ مرغ خانگی فربہ کا گوشت اور بیضہ مرغ نیمبرشت اور چھوٹی مچھلی تازہ اور قلیہ کہ کدو یا خیار یا پالک کے ساتھ پکائین اور مونگ کی دال اور آش جو اور تازہ دہی اور پالودہ اور غذا کئی مرتبہ کرکے دین اور انہین سے جو کچھ کہ حال بیمار کے مناسب ہو اختیار کرین اور یہ جو کہا ہو کہ غذا کئی دفعہ کرکے دین اُسکی وجہ یہ ہو کہ معدہ پر گران نہو اور ہمیشہ یہی تدبیر کیے جائین جبتک کہ اپنی حالت پر آجائے اور تپ کے بدل جانیسے محفوظ ہو جائے دوسری نوع وہ ہو کہ ہم قوی سے پیدا ہوا اور جاننا چاہیے کہ ہم قوی یعنی اندیشۂ سخت روح کو زور سے حرکت دیتا ہو کبھی تو اندر کی جانب اور کبھی باہر کی طرف اس سبب سے روح گرم ہو کر تپ لاتی ہو اور اُسکی علامت وہی ہو کہ غمی مین گذر چکی مگر اتنی بات کہ اسجگہ نبض بہت قوی ہوتی ہو علاج اُسکی بھی ویسی ہی تدبیر ہو جیسی گذر چکی لیکن جیسا کہ غمی مین دل کی امداد کرتے ہین یہان دماغ کی اعانت کرین کیونکہ ہم اور فکر روح نفسانی سے علاقہ رکھتے ہین اور اُسکا معدن دماغ ہو اور اس تدبیر کا طور یہ ہو کہ عطریات اور ریاحین تازہ اور خوشبو سونگھائین اور قصون اور کہانیون مین اور کتابون مین اور خوبصورت عورتون کے راگ مین مشغول رکھین اور معشوق پری پیکر رشک قمر حاضر کرین غرضکہ وہ کام کرین جس سے اندیشہ زائل ہو اور ہم اور غم مین فرق یہ ہو کہ غم تو ایک ایسا حال ہو کہ جب آدمی کے ہاتھ سے کوئی چیز ضروری نکلجائے یا اُسپر رسائی نہو یا کوئی بُرا کام دیکھے کہ اُسکو منع نکر سکے اور نہ اُسمین ملامت کر سکے اور نہ تدارک کر سکے پیدا ہوا اور ہم نفس کا ایک ایسا حال ہوتا ہو کہ جب آدمی کسی کام کو کرنا چاہے اور ہر طرف سے ہمت اُسپر لگائے یہانتک کہ اُسی کی تلاش مین مصروف ہو پیدا ہوا اور جاننا چاہیے کہ غم والے کا مقصود یا تو ہاتھ سے نکل گیا ہی اور اُسکا ملنا ممکن نہین یا اُس سے

عاجز ہونا چاہیے یعنی اُسپر قابو نہین چل سکتا اور وہم والے کا مطلوب ایسا نہین کیونکہ اُسکا حاصل ہونا ممکن ہی اگرچہ دشواری سے حاصل ہو تیسری نوع وہ ہی کہ بہت سے خوف سے پیدا ہو اس سبب سے کہ روح اندر کیجانب بکثرت رجوع ہوتی ہی اور اُسکی علامت بھی وہی ہی کہ غمی مین مذکور ہی مگر اختلاف نبض اُسمین غمی سے زیادہ ہوتا ہی علاج جو قانون کہ ہمیہ مین لکھا گیا ہی اسی کی رعایت رکھین اور خوف کا دفعیہ کرین اور شربت بنفشہ اور شربت صندل اور عرق بید مشک اور شراب نفع کلی کرتی ہی چوتھی نوع وہ ہی کہ فکر کی کثرت سے پیدا ہو اور اُسکا سبب بھی یہی ہی کہ روح اندر کی طرف رجوع ہوتی ہی اور اس باعث سے گرم ہو جاتی ہی اور اُسکی علامت بھی وہی ہی کہ غمیہ مین گذر چکی علاج جو کچھ ہمیہ مین گذر چکا عمل مین لائین کیونکہ فکر اور ہم روح نفسانی سے متعلق ہین سو یہان دماغ کی رعایت بہت ضروری ہی پانچوین نوع کہ غضب شدید کے سبب پیدا ہو اس سبب سے کہ روح غصہ سے باہر کی طرف حرکت کرتی ہی اور گرم ہو جاتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بیمار کا مُنھ بلکہ تمام بدن لال ہو جائے اور پھول جائے اور آنکھین بھی لال ہو جائین اور باہر نکل آئین اور نبض عظیم اور بول سرخ ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ہاتھ اور اعضا کانپنے لگین اور نبض شاہق اور متواتر اور ممتلی ہو جائے اور اگر غصہ کسی ایسے کام کے سبب سے ہو جسمین اندیشہ اور خوف ہو مُنھ کا رنگ زرد معلوم ہو علاج اول تو نرمی اور دلداری اور عذر اور نرم باتین اور مزاج کے موافق کلام کرین کہ اُسکا غصہ دبے اور جن باتون مین ہنسی آتی ہی اور جونسے کھیل اور تماشے مین خوشی حاصل ہو اور جونسی نرم آوازون سے راحت ہو اُنہین مشغول رکھین اور گلاب اور کافور اور صندل اور بنفشہ اور نیلوفر سونگھائین اور سینہ پر طلا کرین اور گلاب سینہ اور سر اور مُنھ پر چھڑکین اور شربت انارین اور شراب غورہ اور شراب ریواج اور شراب سیب اور شراب صندل جو کچھ میسر ہو پلائین اور غذا سرد و تر کھلائین ترشی ملاکر پھر جبکہ حرارت کم ہو جائے حمام معتدل مین کہ وہان کی ہوا موافق اور پانی میٹھا ہو لیجائین اور آبزن مین بٹھلائین اور جو شخص کہ مرد جوان گرم مزاج قوی جثہ ہو اور گرمی کا موسم ہو اُسکے لیے یہ عمدہ تدبیر ہی کہ جب حمام کے آبزن سے نکلے دفعۃً سرد پانی مین جا پڑے اور جلد نکل آئے اور اس تپ والے کو شراب پینے سے منع کر دین اور اس بات مین کوشش رکھین کہ نیند آجائے اور آرام پائے چھٹی نوع وہ ہی کہ حد سے زیادہ خوشی اُسکا سبب ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ شدت کی خوشی روح کو باہر کیطرف حرکت دیتی ہی اس سبب سے اکثر روح گرم ہو جاتی ہی کیونکہ روح گرم اور لطیف ہی اونی حرکت سے خاص کر جبکہ قوی اور دفعۃً ہو گرم ہو جاتی ہی اور پھر لطافت کے سبب اپنی حالت پر آتی ہی یہی وجہ ہی کہ یہ حمی یوم جلد گذر جاتی ہی اور اُسکی علامت بھی وہی ہی کہ غضبی مین گذری مگر اتنی بات ہی کہ آنکھ کی ہیئت یہان غصہ والے کی آنکھ کے برخلاف ہو اور ایسا ہی نبض کا تواتر بھی اسجگہ کمتر ہوتا ہی علاج جو کچھ کہ غضبی مین ذکر آیا ہی عمل مین لائین اور سرور اور فرحت کو سبب اصلی و ناچیز سمجھین ساتوین نوع وہ ہی کہ سہر سے پیدا ہو اسواسطے کہ بہت جاگنا روح کے لیے ایسا ہی جیسا بدن کے لیے ریاضت اور اُسکی علامت یہ ہی کہ آنکھین گڑ جائین کیونکہ رطوبات تحلیل ہو گئین اور آنکھ کی پشت پر اور مُنھ پر اور بھر بھراہٹ اور بدن پھولا پھولا معلوم ہو کیونکہ غذا کے ہضم نہونے سے کچے بخارات اُٹھتے ہین اور بول تیرہ ہو یعنی بدہضمی کی جہت سے اور مُنھ کا رنگ زرد معلوم ہو اور بدن ٹوٹنے لگے اور تکان معلوم ہو اور نبض صغیر ہو علاج کوئی ایسا حیلہ کرین کہ نیند آجائے اور نیند آنیکے لیے روغن بنفشہ اور روغن کدوے شیرین ناک مین ملین اور بابونہ بنفشہ نیلوفر اور کشک جو اور پوست خشخاش کا مطبوخ نیم گرم سر پر ڈالین اور ایسا ہی مطبوخ مذکور ایک طاس مین ڈالین اور تھوڑا سا روغن بنفشہ یا روغن مغز تخم کدوے شیرین اُسمین ملائین اور سر اُسکے بخار پر جھکائین اور ایک چادر سر پر ڈھانک لین جیسا کہ مشہور ہی تاکہ بخار نہ نکلے اور دماغ مین نہ پہونچے

اور جو کچھ کہ سہر مین گذر چکا عمل مین لائین تاکہ نیند آجائے اور جب تپ کم ہونے لگے حمام مین جانا اور میٹھا پانی نیمگرم بہت سا چند مرتبہ سر پر ڈالنا اور آبزن
مین مبٹھنا نفع کرتا ہی اور چاہیے کہ احتیاط کرین کہ پسینا نہ آجائے اور جلد حمام سے نکل آئے اور جب حمام سے نکلے غذاے سبک اور لطیف کھلائین مثلاً
چوزہ مرغ وغیرہ اور روغن مرطب بدن پر ملین اور نبات اور گلاب اور عرق بید مشک کا جلاب بناکر پلانا نہایت مفید اور جماع اور جو چیز خشکی پیدا کرے مضر ہی
آٹھوین نوع وہ ہی کہ خواب طویل یعنی بہت سونا یا حمام یا ریاضت معتادہ کا ترک کرنا اس تپ کا باعث ہو اور ظاہر ہی کہ بہت سونے سے اور جس چیز کی کہ عادت پڑ گئی
اُسکے ترک کرنیسے بخارات زائد بدن مین جمع ہو جاتے ہین اور روح مین ملکر اُسکو گرم اور مکدر کر دیتے ہین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ سبب پہلے وقوع مین آئے
اور نبض مین امتلا ہو علاج حمام مین لیجائین اور عرق لائین اور نیمگرم پانی بدن پر ڈالین اور ریاضت معتدل مین مشغول رکھین اور بہت سونے ندین اور مختلف
ہاتھون سے بدن پر مالش کرین اور اگر سبوس گندم اور تخم تربوز اور کسیقدر نمک باریک بناکر بدن پر ملین بہتر ہی اور غذا لطیف اور سریع الہضم اور مقدار مین کم
دین اور شراب سے پرہیز کرین کیونکہ بخار اُٹھاتی ہی اور اس نوع کا نام حمی یوم تنفسی ہی نوین نوع وہ ہی کہ تعب یعنی مشقت سے پیدا ہو اور ظاہر ہی کہ بدن کی حرکت مفاصل
اور دوسرے اعضا کو گرم کرتی ہی اس سبب سے حرارت بھڑک اُٹھتی ہی اور ارواح کو گرم کر دیتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ پہلے بدنکو محنت اور مشقت ہو اور جلد مین خشکی اور
نبض صغیر مائل بصلابت اور مفاصل دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ گرم ہون اور تکان معلوم ہو اور شاید کہ خشک کھانسی اور بول مین رنگ ظاہر ہو علاج
آرام اور راحت دینے اور سُلانے مین کوشش کرین جتنا ہو سکے اور جب تپ کم ہو جائے میٹھے پانی نیمگرم مین حمام کرائین اور بدن کو آہستہ آہستہ ملین اور جب حمام
سے فارغ ہون بدن کو رومال سے خشک کرین اور روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر یا روغن گل وغیرہ بدن پر ملین اور ہاتھ سے مختلف وضع پر نرم مالش کرین اور پھر حمام
مین لیجائین اور آبزن مین بٹھلائین اور پانی رومال سے خشک کرکے روغن ملین پھر کوئی تر غذا سردی مائل جیسے چوزون کا گوشت اور پایہ اور بزغالہ کا گوشت اور زردہ نیمبرشت
کھلائین اور شکر اور گلاب کا جلاب پلائین اور جماع سے اور جن چیزون سے کہ خشکی زیادہ ہوتی ہی پرہیز کرین اور نرم کپڑون کا پہننا اور نرم بستر پر سونا اور تر میوہ بسردی
مائل کا کھانا نفع کرتا ہی اور اگر شراب خوار شراب پینے کی خواہش کرے جلاب کے عوض شراب پانی مین ملا کر دے سکتے ہین اور احتیاط کرین کہ پسینا نہ آئے خواہ حمام
کے اندر خواہ باہر دسوین نوع وہ ہی کہ استفراغ سے پیدا ہو اور مقرر نہین کہ یہ استفراغ خون کا ہو یا کسی اور خلط کا اور خود بخود عارض ہو یا ارادہ سے جیسا کہ دوا
مسہلہ اور مقیہ کے بعد اور فصد کے بعد پیدا ہو سو اسہال اور قی کے بعد تو اسلیے تپ پیدا ہوتی ہی کہ روح گرم ہو جاتی ہی اور اخلاط کی حرکت سے مشقت اور محنت اُٹھاتی
ہی اور خون نکلنے کے بعد اسوجہ سے ہو جاتی ہی کہ صفرا غالب آتا ہی اور باقی خون زیادہ گرم ہو جاتا ہی اسواسطے کہ جو رطوبت اُسکا مقابلہ کرتی تھی وہ زائل ہو گئی اس سبب سے ابخرہ
دخانی پیدا ہوتے ہین اور روح کو گرم کرتے ہین اور تپ پیدا ہوتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ استفراغ کے بعد پیدا ہو علاج اگر اسہال اور قی کے سبب سے تپ ہو جائے اور
سبب باقی ہو اُسکو اُن چیزون سے روک دین کہ اُسکے مناسب ہین اور قی اور اسہال کی بحث مین مذکور ہین اور ایک صوف کا ٹکڑا روغن مصطگی یا روغن سنبل مین ڈبو کر گرم گرم
فم معدہ پر رکھنا بہت فائدہ رکھتا ہی اور اسی طرح دوسرے ضمادات گرم کرکے رکھین کیونکہ جو چیز نیمگرم ہی عضو کو سُست کرتی ہی اور جہان کہین کہ سخت گرمی ہو اور پیاس پیدا ہو
صندل اور گل سرخ اور اقاقیا اور ُشک آس کے پانی مین اور گلاب مین ملاکر دل اور جگر پر ضماد کرین حرارت ساکن ہوتی ہی اور اسہال اور قی رک جاتی ہین اور غذا چاول
دین انار دانہ یا زرشک یا سماق ملاکر اور جہان کہین کہ اسہال اور قی کی کثرت سے ضعف پیدا ہوا ہو ماء اللحم سب چیز سے زیادہ مفید ہی اور شراب رقیق کو بھی مفید کہتے

ہین اور اسجگہ ماء اللحم وہ بہتر ہی جو صاحب ذخیرہ نے اس بحث مین لکھا ہی اور اگر تپ فصد یا تکبیر وغیرہ کے بعد پیدا ہوئی ہی اس بات مین کوشش رکھین کہ صفرا کا زور دب جائے اور اس کام کیلیے جو چیز سرد و تر ہی مفید ہی **فائدہ** کبھی ایسا ہوتا ہی کہ فصد کرین اور خون جسقدر کہ نکالنا چاہیے اُس سے کم نکالین اس سبب سے بیٹھے ہوے ابخرہ اور اخلاط اُٹھکر روح کو گرم کر دیوین اور حمی یوم پیدا ہو ایسے وقت مین چاہیے کہ جلد رگ کھولین اور خون زیادہ لین تا کہ حمی یوم حمی عفنہ نہو جائے گیارھوین نوع وہ حمی یوم کہ وجع یعنی درد کے سبب پیدا ہو اور جاننا چاہیے کہ درد قوی حرارت کو ہلاتا ہی اور روح کو گرم کرتا ہی اس سبب سے تپ پیدا ہوتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اول سر مین یا کان مین یا آنکھ مین یا دانت مین یا اور کہین درد اُٹھے اُسکے بعد تپ ہو جائے **علاج** عضو آفت رسیدہ کے مرض کا ازالہ اور درد کی تسکین کرین کیونکہ تپ درد کا عرض ہی اور درد اُسکا سبب ہی جب وہ زائل ہوگا عرض بھی زائل ہوگا لیکن اگر درد موقوف ہو جاے اور تپ باقی رہے تو حمی یوم یعنی کے قبیل سے ہوگی اس صورت مین جو کچھ تعبیہ مین لکھا گیا اُسپر عمل کرین بارھوین نوع وہ ہی کہ غشی کے باعث پیدا ہوئی ہو۔ جان لے کہ کبھی غشی کے سبب روح گرم ہو جاتی ہی کیونکہ اُسمین حرکت مضطربانہ ہوتی ہی اس سبب سے حمی یومیہ پیدا کرتی ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ دوسری تپون کے نشان کچھ نہون اور غشی کے بعد پیدا ہو اور قوت ساقط ہو اور نبض ضعیف ہو اور ظاہر ہو کہ گرمی سردی کی وجہ سے غشی مین نبض کے احوال مختلف ہوتے ہین جسوقت کہ سردی غالب آتی ہی نبض بطی ہو جاتی ہی اور جسوقت گرمی زور کرتی ہی سریع ہو جاتی ہی اور اکثر احوال مین اُسکی نبض صلب اور دودی ہوا کرتی ہی **علاج** جو کچھ کہ غشی مین باب امراض قلب مین گذرا اُسپر عمل کرین اور ماء اللحم اور بیضۂ مرغ نیم برشت وغیرہ جو کچھ جلد ہضم ہو جائے کھلائین اور اگر ماء اللحم شراب مین ملا کر دین اُسی وقت قوت کو پھیر لاتا ہی اور اُسوقت مین تپ کی حرارت سے اندیشہ نکرین کیونکہ اس حالت مین قوت کی رعایت واجب ہی اور جبکہ بیمار غشی سے ہوش مین آئے اور قوت آ جائے مگر تپ باقی رہے اُسکی گرمی کو بجھائین اسطرح پر کہ شربت اور غذائین سرد و تر خوشبودار استعمال کرین تیرھوین نوع وہ ہی کہ جوع مفرط سے پیدا ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ نبض ضعیف اور صغیر ہو اور شاید کہ مائل بصلابت ہو **علاج** کشک جو اور کدو اور پالک روغن بادام ملا کر تھوڑا تھوڑا کھلائین اور جب یہ حریرہ ہضم ہو جائے اسفیدباج اور دوسری غذائین سرد و تر دین اور چاہیے کہ حمام مین لیجائین اور آبزن مین بٹھلائین اور اُسکے بعد روغن مرطب ملین چودھوین نوع وہ ہی کہ عطش مفرط سے پیدا ہو اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ شدت کی بھوک اور پیاس کے سبب جگر مین گرمی ہوتی ہی اور بخارات تیز ہو جاتے ہین اور روح کو گرم کرتی ہی **علاج** حکم کرین کہ سرد پانی مین کلی اور غرغرہ کرے پھر تھوڑا تھوڑا پیے اور شیرۂ خرفہ اور آب تمر ہندی اور آب آلوے بخارا اور آب انارین اور آب خیار ترش اور آب امرود نفع کرتے ہین خصوصاً اگر برف مین جمائین اور اگر کوئی امر مانع نہو سرد پانی مین نہانا بہت ہی خوب ہی اور چاہیے کہ آرام و خواب مین رہے اور غذا سرد و تر کھائے پندرھوین نوع وہ ہی جو باریک باریک رگین کہ تمام بدن مین لیف کے مانند پھیلی ہوئی ہین اُنمین سدہ پڑ جائے اِن رگون کے راستے بند ہو جائین اس سبب سے بخار اکٹھا ہو کر گرم ہو جائے اور روح بھی گرم ہو جائے اور تپ پیدا ہو اور ان رگون کے سدہ کا سبب یا تو یہ ہی کہ خلط غلیظ اور لزج اُنمین رُک جائے یا خون مین امتلا آ جائے اور راستون کو تنگ کر دے غرضکہ یہ تپ حمی یوم سدی کہلاتی ہی اور اُسکا پہچاننا دشوار کیونکہ حمی عفنی سے بہت ہی مشابہ ہوتی ہی اور شاید کہ خلطی تپون کیطرح ٹوٹ جاتے اور پھر آ جاتے اور یہ تپ سدہ کی کمی اور زیادتی کے موافق ٹھہرتی ہی اگر سدہ زیادہ ہوتا ہی تین دن بلکہ چھ دن رہتی ہی جیسا کہ جالینوس نے کہا ہی اور اگر بہت کم ہوتا ہی جلد ٹوٹ جاتی ہی بشرطیکہ تدبیر مین کوئی خطا واقع نہو اور جسوقت کہ حمی یوم مین قشعریرہ اور لرزہ آئے اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ تپ حمی عفنی سے بدل گئی اور حمی یوم سدی کی علامت یہ ہی کہ اسباب فاصل مین سے کوئی سبب ظاہر نہو اور اُسکی نوبت دراز ہو اور آخر مین عرق آئے اور نبض

صغیر ہو پھر اگر بدن پھولا ہوا اور کھچا ہوا اور رگین اُبھری ہوئین اور مُنھ سرخ ہو جاننا چاہیئے کہ سُدہ امتلا کا ہی اخلاط غلیظ سے نہین علاج اگر امتلا سے سدہ ہو اول فصد کرین اور اگر فصد کے بعد درد بائین طرف پیدا ہو پھر فصد کرین اور اگر امتلا حد سے زیادہ ہو نرم چیزون سے طبیعت نرم کرین اور جب فصد اور تلیین کر چکین تب سُدہ کھولنے کے لیے سکنجبین بزوری معتدل اور ماء الشعیر وغیرہ جو چیز کہ جلا کرنے والی ہو مگر شدت سے گرم نہو پلائین اور تنقیہ سے پہلے ہرگز تفتیح یعنی سُدہ کھولنے کا ارادہ نکرین کہ ضرر رکھتا ہی اور جب تپ گھٹنے لگے یا ٹوٹ جائے حمام مین لیجائین اور نیم گرم پانی بہت سا ڈالین اور آبزن مین دیر تک بٹھلائین اور آرد جو اور آرد باقلا اور سبوس گندم اور تخم خربزہ وغیرہ مثلاً بیخ سوسن اور اشنان اصفہانی کوٹ کر بدن پر ڈالین اور غسل کرین اور جسوقت کہ یہ تپ عود کر آئے اور نوبت پر آتی ہی چاہیئے کہ نوبت سے چار ساعت پہلے حمام مین لیجائین اور آبزن مین بٹھلائین اُسکے بعد مسلخ مین یعنی جس مکان مین کپڑے نکالتے ہین سلائین کپڑا اُڑھا کر تاکہ پسینا آجائے اکثر تو ایسا ہوتا ہی کہ اس تدبیر سے تپ نہ آئے اور تپ مطبقہ مین بھی یہ تدبیر بہت نفع کرتی ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ اگر طبیب جاہل اس تپ مین غذا بند کر دے یہ حمی حادہ ہو جاتی ہی **فائدہ** حمی یوم سدی کہ امتلا سے پیدا ہوا اُسکا بعینہ ایسا ہی علاج ہی جیسا سونوخس کا علاج سو جہان کہین کہ سال اور عمر اور جثہ اور قوت اور سال کی فصل اور مریض کی عادت موافق ہون اتنا خون لین کہ غشی کا خوف ہو اور جان لین کہ حمی یوم کے اور سب انواع مین اس بات کا خوف ہی کہ دق مین بدل جائے اور اس نوع مین یہ بات نہین اور اگر سدہ اخلاط کے غلیظ ہونے سے پڑے تو وہی علاج ہی کہ امتلا مین گذر چکا مگر فصد کہ یہان اُسکی حاجت نہین اور اگر بالفرض حاجت پڑے اور فصد لیجاے لیکن زیادہ خون نکالنے کی ہرگز اجازت نہین اور اس حالت مین شراب افسنتین اور مطبوخ بادیان بیخ بادیان تخم کرفس اور سکنجبین بزوری گرم اور اُسکے سوا جو چیز کہ ملطف ہو فائدہ کرتی ہی اور غذا کشک جو مین کچھ تخم بادیان پکائین اور سبوس کا پانی روغن بادام کے ساتھ مناسب ہی اور حمام مین بہت مالش کرنا نفع کرتا ہی سوٹھوین نوع وہ ہی کہ جلد کھُرکھُری اور کثیف اور مسام بند ہو جائین اس سبب سے حرارت اور ابخرے اندر رک جائین اور روح کو گرم کر دین اور تپ پیدا ہو اور یہ جو بدن کی جلد کھُرکھُری اور کثیف ہو جاتی ہی اور مسام بند ہو جاتے ہین اُسکے پانچ سبب ہین ایک تو میل کہ حمام کے ترک کرنے سے بدن پر جمع ہو جائے دوسرے گرد وغبار کہ سفر وغیرہ مین بدن پر بیٹھ جائے تیسرے شدت کی سردی چوتھے آفتاب کی گرمی کہ جلد کو جلائے پانچوین قابض پانی مین نہانا جیسے زاج اور شب کے پانی اور میٹھا پانی کہ شدت سے سرد ہو اور اس نوع کو حمی یوم استحصافیہ کہتے ہین اور اس تپ کی علامت یہ ہی کہ حمام اور غسل ترک کرنے کے بعد یا گرد وغبار لگنے کے بعد یا قابض پانی مین نہانے کے بعد یا سردی لگنے کے بعد پیدا ہوا اور بدن کا پوست ہاتھ کو کھُرا کھُرا معلوم ہوا اور آنکھ اور مُنھ پر کچھ ایک انتفال ظاہر ہوا اور نبض سریع ہوا اور بول زرد آئے اور شاید کہ سپید آئے اور کثافت جلد کا نشان یہ ہی کہ جب اُسپر ہاتھ رکھین تپ کی حرارت بہت نہ معلوم ہوا اور جب یک ساعت گذرے گرمی زیادہ تر معلوم ہو کیونکہ ہاتھ کی حرارت سے مسام کھُل جاتے ہین اسلیے بخار دخانی کچھ باہر کی طرف آتے ہین تو وہ جگہ اور جگہ کی نسبت زیادہ گرم معلوم ہوتی ہی **علاج** گرم مکان مین مریض کو بٹھلائین اور لٹا کر بدن کو آہستہ ملین اور گرم اور نرم کپڑا اوپر ڈالین کہ عرق آجائے پھر جب تپ کم ہو جائے حمام مین لیجائین اور وہان بہت دیر تک رکھین اور سبوس وغیرہ جو چیز کہ جلا کرتی ہی ملین تاکہ خوب پسینا آئے اور پانی استعمال کرین مگر جس شخص کو حمام کا ترک کرنا اُسکا سبب ہوا ہی اُسکے لیے مضائقہ نہین لیکن بنفشہ بابونہ اکلیل پانی مین پکا کر بدن پر ڈالنا ہر صورت مین بہتر ہی اور چاہیئے کہ جب عرق خوب آجائے اُسکو پونچھ کر روغن شبت روغن بابونہ روغن قسط روغن سوسن جونسا کہ میسر ہو بدن پر ملین اور پھر کپڑون مین ڈھانک کر باہر لا کر ایک ساعت اُس مکان مین ٹھہرائین جہان کپڑے نکالتے ہین اگر نیند آنے لگے سونے دین اُسکے

بعد غذاے لطیف مثلاً تیہو اور دراج بھونا ہوا یا بکری کا گوشت نخود مین پکا ہوا دین اور ترنج اور مرزنجوش سونگھاتین پھر اگر اب تک اچھی طرح سے مسام نہین کھلے
تعریق کافی ہو اور یہ بیمار اگر شراب پینا چاہے جائز نہین جبتک کہ بالکل مسام نہ کھل جائین سترھوین نوع وہ ہو کہ تخمہ اور بدہضمی سے پیدا ہو جان لین کہ کھانا
جب ہضم نہین ہوتا اور فاسد ہو جاتا ہو اُسمین سے بُرے بُرے ابخرے دخانی اور باحرارت اُٹھتے ہین اور روح کو گرم کرتے ہین خاص کر صفراوی مزاج مین اور یہ تپ
اکثر اُن لوگون کو ہو جاتی ہو کہ امتلاے معدہ اور بدہضمی پر حرکت اور ریاضت کرین یا دھوپ مین بہت بیٹھین یا حمام مین جائین اور اُسکی علامت یہ ہو کہ معدہ مین کھانا فاسد ہو
اور جلی ہوئی ڈکارین آئین اور تپ مطبقہ کے اعراض مثلاً آنکھ اور مُنھ پر سرخی اور نبض مین سرعت اور عظم پیدا ہو اور تپ نہایت گرم ہو اور جاننا چاہیے کہ اس تپ مین اکثر بول
سپید ہوتا ہو اور کبھی رنگین بھی آتا ہو اور اسی طرح کم اتفاق پڑتا ہو کہ اس تپ مین کھٹی ڈکار آئے غرض کہ ڈکار کی بو بدل جائے اور جب ایسی بو ہو جائے جیسی صحت مین ہوتی ہو
تپ کے زائل ہونیکی علامت ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہو کہ یہ تپ چار نوبت یا سات نوبت مین ٹوٹ جائے اور پھر آئے اور حمی یوم ہی رہے کوئی اور جنس نہو علاج اگر
طبیعت نرم ہو اور استفراغ مین غذاے فاسد کے سوا کچھ نہین نکلتا تو سواے اس بات کے کوئی علاج نکرین کہ گرم پانی ٹھہر کر دیتے رہین تاکہ معدہ اور امعا کو غذاے فاسد
کے بقایا سے دھو ڈالے اور تپ کم ہونے کے بعد حمام مین لیجائین اور جلد نکال لائین پھر تقویت معدہ کے لیے گلقند یا سکنجبین سفرجلی یا بہی سادہ کھلائین اور بہی ترش
قابض کا پانی اور سیب ترش قابض کا پانی اور روغن گل آپسمین ملا کر دھیمی آنچ پر لگائین جب پانی خشک ہو کر روغن باقی رہے ایک صوف کا ٹکڑا اُس روغن مین ڈبا کر نچوڑ دین
کہ اُس مین سے روغن نکل جائے پھر اُسکو گرم کر کے فم معدہ پر رکھین اور باندھ دین اور جہان کہین کہ استفراغ مین اور خلطین نکلین اور قوت ضعیف ہو حمام سے منع کرین اور
اسہال کو روک دین اور ایسا کام کے لیے سفوف حب الرمان اور شراب لیمون اور شربت غورہ اور شربت انار وغیرہ سرد قابض چیز کا کھلانا اور حصرمیہ اور زرشکیہ اور سماقیہ غذا کے لیے کھانا فائدہ کرتا
ہو اور اگر طبیعت مین قبض ہو اور کام مشکل آ پڑے ایسے وقت مین لازم ہو کہ احتیاج کے موافق معدہ اور امعا کا تنقیہ کرین مثلاً اگر جی متلاتا ہو اور کھانا معدہ مین ہو قے کرین
اور اگر اوپر کی آنتون مین یا قعر معدہ مین ہو مطبوخات مسہلہ دین اور اگر نیچے کی آنتون مین ہو حقنہ اور شافہ استعمال کرین اور جیسا جیسا مقتضاے مرض ہو اُسی کے موافق
حقنہ کی ترکیب کرین مثلاً اگر امعا مین جلن اور گرمی ہو عناب اور بنفشہ اور کشک جو نیکوفتہ اور روغن بنفشہ اور چربی بط اور چربی مرغ خانگی کا حقنہ بنائین اور اگر امعا مین قراقر
اور ریاح ہو اُسکے حقنہ مین تخم کرفس اور بادیان اور زیرہ اور بورۂ ارمنی داخل کرین اور تنقیہ کے بعد حمام کرانا اور معدہ پر ضمادات مقویہ کا استعمال کرنا فائدہ کرتا ہو اور اکثر ایسا
ہوتا ہو کہ بعضے کے ضمادات سے زیادہ قوی ضمادات کی حاجت پڑے اور جو چیز فم معدہ پر رکھین چاہیے کہ بالفعل بہت گرم ہو کیونکہ نیم گرم معدہ کو ضعیف کرتی ہو اور
ادویہ مسہلہ کا بھی ایسا ہی حال ہو کہ جیسی دوائین بیمار کے مناسب مزاج ہون استعمال کرین مثلاً اگر مزاج گرم ہو اور گرم غذا سے تخمہ ہوا ہو میوون کے پانی سے اور
آب انارین سے شیرخشت ملا کر اور ہلیلہ مربا سے اور اُسکے سوا قبض کھولین اور اگر مزاج سرد ہو اور تخمہ سرد غذا سے پڑا ہو حب فادیہ اور معجون راحت سے تلیین کرین انتباہ
اس تپ مین فصد جائز نہین خاص کر جبکہ دو تین بار اجابت ہو چکے کیونکہ حکما نے کہا ہو کہ اگر اُسمین دو تین اجابت کے بعد فصد کیجاے اسہال دائمی کی نوبت
پہونچتی ہو اور شاید کہ اسہال کبدی مین لیجائے اٹھارھوین نوع وہ ہو کہ بعض اعضاے ظاہری مین ورم پیدا ہو مثلاً چڈھون مین اور بغل مین اور کان کے نیچے اور
اس سبب سے حمی یوم پیدا ہو جاننا چاہیے کہ کبھی ان اعضا مین ورم ہو جاتا ہو اور اُسکے مادہ مین گرمی فقط بدون عفونت کے آتی ہو اور حمی یوم پیدا ہوتی ہو لیکن اگر
اُسمین عفونت کا اثر آتا ہو تو حمی عفنی پیدا ہوتی ہو اور اعضاے ظاہری کی قید ہمنے اسلیے لگائی کہ اعضاے باطنہ کے آماس سے عفنی ہی پیدا ہوتی ہو اور حمی یوم

ورمی کی علامت یہ ہی کہ پہلے ران یا بغل مین یا کان کے پیچھے ورم پیدا ہو اُسکے بعد تپ آئے اور مُنھ سرخ اور چڑھا ہوا ور نبض سریع اور عظیم مائل بصلابت اور قارورہ سپید ہو علاج جونسی رگ کہ عضو آفت رسیدہ کے موافق ہی اُسکی فصد کرین مثلاً اگر ورم چڑھے مین ہو باسلیق کھولین اور اگر بغل مین ہو اکحل اور اگر کان کے پیچھے ہو قیفال اور اُسکے بعد مناسب دواؤن سے طبیعت نرم کرین اور غذا کم کرین اور جن چیزون سے خون بڑھتا ہی مثلاً گوشت وغیرہ اُسکو چھوڑدین اور ابتدا مین ضمادات سرد اور مقوی استعمال کرین اور جب اُنکو استعمال کرین چاہیے کہ شربت انار اور شربت سیب ترش اور شربت لیمون اور شربت ترنج اور میوون کا پانی جو چیز میسر ہو بیمار کو پلائین اور عطریات سونگھائین تاکہ دل اور فم معدہ اور دماغ کو قوت حاصل ہو اور بخارات کہ اورام کی جگہ سے استعمال رادعات کے باعث اُٹھتے ہین اُنپر نہ آپڑین اور ایسا ہی سرد ضمادات مین افراط نکرین کہ مادہ خام نہ رہ جائے اور کشکاب اور اسبغول شکر مین ملا کر ابخرہ کو دباتا ہی اور قلب کو قوت دیتا ہی اور جسوقت کہ تپ ساکن ہو مگر ورم باقی ہو اُسکی تحلیل اور نضج کے لیے محللات اور منضجات استعمال مین لائین اور شراب سے منع کردین کہ اس نوع مین کلی ضرر کرتی ہی انیسوین نوع مین اس حمی یوم کا بیان کہ آفتاب اور آگ اور حمام کی گرمی سے پیدا ہو اس سبب کہ گرم ہوا دماغ مین پہونچتی ہی اور وہان سے دل مین اور اُس جگہ سے شریانون مین پھر کے روح کو گرم کرتی ہی اور یہ تپ پیدا ہوئی ہی اور یہ تپ آفتاب کی حرارت سے اکثر پیدا ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ آفتاب کی حرارت کا اثر روح نفسانی اور دماغ مین زیادہ ہوتا ہی خصوصاً اگر بدن مین فضلہ ہو کیونکہ وہ آفتاب کی گرمی سے پگھلتا ہی اور اُسکے بخارات دماغ مین آتے ہین اور درد سر لاتے ہین اور حمام اور آگ کی گرمی کا اثر دل مین زیادہ ہوتا ہی اور اس تپ کی علامت پہلے آفتاب یا آگ کی گرمی کا پہونچنا یا بہت گرم حمام مین دیر تک رہنا اور نبض کا سرعت اور صغر پر مائل ہونا اور روشنی کو بُرا جاننا اور آنکھ مین سرخی اور دوسرے اعضا کی نسبت سر مین جلن اور گرمی کا ہونا پھر اگر آفتاب کی گرمی اُسکا سبب ہی باطن کی نسبت بدن ظاہر مین گرم زیادہ معلوم ہو اور تشنگی زیادہ نہو اور سانس اپنے ٹھکانے پر رہے اور اگر آگ اور حمام کی گرمی اُسکا سبب ہو تشنگی سخت پیدا ہو اور بڑی بڑی سانس آنے لگے **علاج** روغن گل اور سرکہ برف مین سرد کرکے سر پر اونچی جگہ سے ڈالین اور صندل اور گلاب اور آب کشنیز تر کا لخلخہ بنا کر سونگھائین اور ایک کپڑا اسمین بھگو کر سینہ اور سر پر رکھین اور شربت بنفشہ شربت نیلوفر شربت غورہ شربت ریواج شربت بہی شربت ترنج جونسا میسر ہو اور آب انار برف مین سرد کرین اور کچھ ایک روغن گل اُسمین ڈالکر پلائین تاکہ تشنگی اور درد سر کو دبائے اور کشکاب سرد اور شکر ملا کر اور جو کا ستو شکر ملا ہوا اچھی غذا ہی اور اگر گرم پانی مین پاشویہ کرین خصوصاً اگر اُسمین بابونہ اور اذخر اور بنفشہ اور نیلوفر اور شاہسفرم اور شگوفہ بید پکائین بہتر ہی صداع کو فی الفور زائل کرتا ہی اور دوسرے مبردات کی رعایت رکھین مکان مین بھی اور فرش مین بھی اور استعمال مین بھی اور جب تپ کم ہو جائے حمام کرین اگرچہ نزلہ اور زکام ہو میٹھا پانی نیمگرم بہت سا اُسکے سر پر ڈالین اور آبزن نیمگرم مین بٹھلائین اور اگر آبزن مین بنفشہ نیلوفر اور کچھ ایک بابونہ پکائین بہت بہتر ہی پھر اُسکے سر پر روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر لگائین بشرطیکہ زکام کا اثر نہو بیسوین نوع وہ ہی کہ گرم غذاؤن اور گرم دواؤن کے کھانے سے پیدا ہو جاننا چاہیے کہ اس تپ کو روح طبعی سے تعلق ہوتا ہی کیونکہ جیسا آفتاب کی گرمی دماغ کو اور حمام کی گرمی دل کو گرم کرتی ہی اور اُسکے اثر سے دماغ کی یا دل کی روح گرم ہو جاتی ہی ویسا ہی اس تپ مین غذا اور دوا کی گرمی سے جگر گرم ہوتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ دوائے گرم یا غذائے گرم کھانے کا اتفاق ہو اور پیاس کی شدت اور مُنھ مین خشکی اور آنکھون مین اور مُنھ پر سرخی اور جگر کی طرف حرارت کا زیادہ معلوم ہونا اور اکثر اُسکے ساتھ صداع ہوا کرتا ہی **علاج** اول شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم خربزہ اور شیرہ تخم خرفہ اور سکنجبین سادہ پلا کر ادرار کرین اُسکے بعد شیرخشت اور تمر ہندی یا آب انارین اور شیرخشت سے تلیین کرین اور جگر مین جو گرمی ہی اُسکے لیے صندل اور گلاب کا

ضماد کرین غرضکہ مناسب چیزون سے جگر کی اصلاح کرین اور جب تپ کو تسکین ہو آش غورہ اور سماق اور لیمون کھلائین اکیسوین نوع وہ ہی کہ نزلہ اور زکام سے پیدا ہو ظاہر ہی کہ جب ابخرہ گرم ناری دماغ مین آتے ہین اور اس سببسے کہ سر کے مسامات بند ہین اور دماغ ضعیف ہی نہین نکل سکتے اور تحلیل نہین ہوتے اُسی جگہہ رہتے ہین وہان سے پھر کر روح نفسانی کو گرم کرتے ہین اور حمی یوم پیدا ہوتی ہی اور اُسکی علامت دماغ مین ضعف اور نزلہ یا زکام موجود ہوتا ہی **علاج** فصد کرین اگر کوئی امر مانع نہو اور فقرہ پر حجامت کرین اُسکے بعد مطبوخ خفیف سے طبیعت نرم کرین اور اگر سرفہ ہو اُسکو تسکین کرین اور گوشت اور شراب سے پرہیز کرین اور جو کچھ کہ نزلہ اور زکام مین گذرا عمل مین لائین اور تپ کم ہونے کے بعد حمام مین جائین اور علاج مین دیر نکرین تاکہ برسام مین نہ پہونچائے بائیسوین نوع وہ ہی کہ شراب کے پینے سے پیدا ہو **علاج** آب انار اور شربت غورہ سرد کرکے پلائین اور جو چیز خمار کو دفع کرے استعمال کرین اور ہاتھ اور پانوٗن کی مالش کرین اور معتدل مکان مین لٹائین اور اگر اس تدبیر سے فائدہ نہو اور درد سر پیدا ہو میوون کے پانی سے طبیعت نرم کرین یا فصد کرین یا حجامت یعنے پچھنے لگائین غرض جو کچھ مناسب سمجھین جب تپ کم ہو جائے حمام مین لیجائین اور نیمگرم پانی سر پر ڈالین اور غذا مین دراج اور تیہو اور چوزۂ مرغ خانگی کا گوشت آب غورہ یا انار دانہ یا زرشک سے ترش کرکے کھلائین تیئیسوین نوع وہ ہی کہ زحیر شدید یا خلفہ متواتر سے حمی یوم پیدا ہو اور زحیر اور خلفہ سے جو پیدا ہوتی ہی اُسکی وہی وجہ ہی کہ وجعی اور استفراغی مین لکھی گئی **علاج** زحیر کی تسکین اور خلفہ کے بند کرنے مین کوشش کرین اور تپ اترنے کے بعد حمام کرین **انتباہ** اس بات کا پہچاننا کہ حمی یوم دوسری تپ سے بدل گئی جسوقت کہ تپ ٹوٹ جائے اور کچھ عرق نہ آئے یا عرق تو آئے مگر تپ کا اثر بدن مین اور رگون مین باقی رہے اور تپ کے انحطاط کی مدت دراز ہو اور دشواری سے ٹوٹے اور درد سر کہ پیدا ہوا تھا زائل نہو جاننا چاہیے کہ دوسری جنس ہوگئی پھر اگر شرائین گرم ہون اور باقی حرارت تمام بدن مین برابر اور نرم ہو اور غذا کھانیکے بعد تپ کی حرارت ظاہر ہو اور نبض مستوی اور انتظام سے ہو اور کچھ صغیر اور صلابت اُسمین پائی جائے تو اسبات کا نشان ہی کہ حمی یوم بدل کر دق ہوگئی اور اگر آنکھین اور منھ اور رگین پھولی ہوئی اور بھری ہوئی معلوم ہون اور نبض عظیم اور رخسارون مین چمک ہو اس بات کی علامت ہی کہ حمی یوم سے مطبقہ دموی ہوگئی جسکو سونوخس کہتے ہین اور اگر قشعریرہ پیدا ہو اور نبض مختلف اور صغیر ہو اور باطن مین سوزش اور جلن اور بدن مین بوجھ ہو اور تکالیف بڑھتے جائین تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حمی یوم حمے عفنی ہوگئی غرضکہ جسوقت حمی یوم بدلتی ہی اُس کی نوبت کی انتہا یا انحطاط مین دوسری تپون کی کوئی علامت ظاہر ہوتی ہی اور اُس کے موافق تدارک کرین۔

فصل حمیات خلطیہ کے بیان مین۔ اسکے اقسام ہین ایک تو وہ ہی کہ ایک خلط سے پیدا ہو اُسکو بسیط کہتے ہین دوسری یہ کہ دو خلط سے یا زیادہ سے پیدا ہو اُسکو مرکب کہتے ہین اور مرکبہ دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ اُسکا کچھ نام ہو مثلاً غب غیر خالص و شطر الغب دوسری یہ کہ اُسکا کوئی نام نہو سو جو نسی بسیط اور مرکبہ کا نام ہی اُنکو ہم ایک مقالہ مین بیان کرتے ہین اور جس مرکبہ کا نام نہین اُسکو دوسرے مقالہ مین لکھتے ہین اور اسی طرح جو نسی تپ کہ اورام کے تابع ہو اور جدری اور حصبہ اور وبا سے پیدا ہو اور وہ تپ کہ جب آئے غشی لائے ہر ایک جدے مقالہ مین لکھی جائینگی انشاء اللہ تعالی مقالہ اُن تپون کا بیان جو بسیط ہین اور مرکبہ معلومہ اور اس سببسے کہ خلطین چار ہین اس مقالہ کو ہم چار قسم کرتے ہین اور اول بطور تمہید کے ایک ایسا قاعدہ کلی کہ جمیع اقسام خلطی کو جامع ہو بیان

کیا باتا ہی جاننا چاہیے کہ اخلاط سے تپ کا پیدا ہونا دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ خلط مین عفونت آجائے اور کسی سبب سے گندہ ہو جائے اس سبب سے تپ پیدا ہو دوسری یہ کہ اگرچہ خلط متعفن نہو لیکن گرم ہو کر جوش کھائے اور تپ پیدا کرے اور یہ بات فقط خون مین ہی ہوتی ہی کیونکہ خون کے سوا اور کوئی خلط اسوجہ سے کہ اُسکا مزاج بارد ہی یا مقدار مین کم ہی حرارت غلیانیہ کے سبب تپ نہین پیدا کرتی جبتک کہ اُسمین عفونت نہین آتی اور خون کا حال ایسا نہین کیونکہ وہ مزاج مین گرم اور مقدار مین زیادہ ہی جسوقت کہ زیادہ گرم ہوتا ہی جوش مارتا ہی تمام اخلاط اور ارواح اور اعضا کو گرم کرتا ہی اور اخلاط مین جو تعفن آتا ہی وہ دو حال سے باہر نہین یا تو رگون کے اندر ہوگا یا رگون سے باہر دماغ مین یا معدہ مین یا امعا مین یا کبد یا طحال مین سینہ مین یا ریہ وغیرہ مین سو اگر خلط رگون کے اندر متعفن ہو تپ لازم ہوگی اور ہر وقت رہیگی اور اگر رگون سے خارج متعفن ہو تپ نوبت اور دورہ پر آئیگی مگر خلط خام سو ہم کہ وہ اگرچہ رگون سے باہر متعفن ہو مگر اُسکے تپ لازم ہوتی ہی اور رگون کے خارج کے متعفن ہونیکی کوئی صورت نہین مگر بڑے بڑے اورام مین خاص کر اورام باطنی اور عفونت اُس فساد کو کہتے ہین کہ جسم رطب مین حرارت غریبہ کے اثر سے آجائے اور وہ جسم اپنی استعداد اور خاصیت سے نکل جائے مگر اُسکی نوعیت باقی رہے یعنی اُس فساد سے پہلے اُسکا جو کچھ نام تھا تعفن کے آنے پر بھی وہی نام رہے اور عفونت آنیکے لیے رطوبات بالفعل ضروری ہی اگرچہ بالقوہ خشک ہو جیسے صفرا یا سودا یا برگ مورد تر اور برگ گل تر کہ اوپر نیچے جمع کر کے رکھ دین اگرچہ بالقوہ خشک ہین مگر گندہ ہو جاتے ہین اور ظاہر ہو کہ جو خلط رگون کے باہر گندہ ہوتی ہی اور کوئی اور سبب ایسا نہو کہ اُس سے عفونت کے بخار دل مین پہونچین مثلاً اعضاے اندرونی کا آماس اُسکی تپ نوبت پر آتی ہی اور ٹوٹ جاتی ہی مگر تپ بلغمی کہ اگرچہ ٹوٹ جاتی ہی لیکن کچھ چھپی ہوئی رہ جاتی ہی اور جو خلط رگون کے اندر متعفن ہوتی ہی جونسی خلط کہ ہوتی ہی اُسکی تپ لازم ہوتی ہی اور ٹوٹتی نہین لیکن کبھی نرم ہو جاتی ہی اور کبھی زیادہ گرم اور اگر عفونت بھی تمام رگون مین پہونچ جاتی ہی یا اُن رگون مین کہ دل سے نزدیک ہین تپ لازم یکسان رہتی ہی گھٹتی بڑھتی نہین مگر جب کہ مادہ رگون کے اندر بھی متعفن ہو اور رگون کے باہر بھی ایک ہی جنس کا ہو یا مختلف الجنس **فائدہ** جو مادہ رگون سے متعفن ہوتا ہی اگر وہ بدن مین زیادہ موجود ہوتا ہی جیسا کہ بلغم اُسکی تپ ہر روز آتی ہی اور اگر وہ مادہ بدن مین بہت کم ہی مثلاً سودا اُسکی تپ دو دن یا زیادہ چھوڑ کر آتی ہی اور اگر اُس مادہ کی پیدایش اسکے اور اُسکے بین بین ہی جیسا صفرا اُسکی تپ ایکدن بیچ مین چھوڑ کر آتی ہی مگر اُس صورت مین کہ بلغم اُسمین ملجائے یا صفرا بدن مین زیادہ ہو جیسے دوغب مرکب کہ مواظبہ کیطرح ہر روز آتی ہین اور جاننا چاہیے کہ جو مادہ رگون کے باہر متعفن ہو اور اُس سے ورم بھی نہ پیدا ہو اُسکی تپ دورہ پر آتی ہی اسوجہ سے کہ تمام مادہ ایک ہی جگہ نہین بلکہ جس جگہ بڑی خلط متعفن رہتی ہی وہان تھوڑا تھوڑا آکر جمع ہوتا ہی اور جو مادہ خلط متعفن مین آکر گرتا ہی اُسکے اجزا بھی شیئاً فشیئاً متعفن ہوتے ہین یہانتک کہ اسقدر جمع ہو جاتا ہی کہ اُسکے بخار دل مین آتے ہین اور وہان سے روح اور شرائین مین جمع ہوتے ہین اور تپ کی نہایت گرمی ہوتی ہی پھر حرارت غریزی بھی تپ کی حرارت سے تیز ہو کر مادہ اور حرارت غریبہ کے تحلیل کرنے پر متوجہ ہوتی ہی یہانتک کہ بالکل زائد چیزون کو صاف کر ڈالتی ہی اور جب اُس جگہ پر پہونچتی ہی جہان بڑی خلط ہی اُسکو اس سبب سے کہ وہ زیادہ یا غلیظ اور لزج ہی تحلیل نہین کر سکتی ہی لیکن اس سبب سے کہ جو کچھ وہان سے نکلا تھا تمام ہو چکا تب ٹوٹ جاتی ہی جبتک کہ پھر اسیقدر زیادہ جمع ہو جائے تپ کے چڑھنے اور اُترنے کا یہ طریق ہوتا ہی لیکن جسوقت وہ مادہ اصل فساد ہی جب وہ تمام ہو جاتا ہی تپ کی نوبتین منقطع ہو جاتی ہین اور مادہ جیسا جیسا کمی اور زیادتی اور رقت اور غلظت مین ہوتا ہی اُسی کے موافق تپ کی نوبت جلد یا دیر مین

منقطع ہوتی ہی اور اکثر مادہ رقیق ہوتا ہی اور سوء تدبیری سے غلیظ ہوجاتا ہی اور اُسکے برعکس غرضکہ تپ کی نوبتین جو دراز ہوتی ہین اُسکا سبب یا تو یہ ہی کہ مادہ غلیظ اور لزج یا زیادہ ہی یا قوت حرارت غریزی مین ضعف ہی یا مسام بند ہین اور تحلیل نہین ہوتا اور نوبت کی کوتاہی کا سبب اُسکی ضد ہوگا سو جہان کہین کوتاہی کے اسباب زیادہ جمع ہون اُنکے موافق تپ بھی جلد گذر جاتی ہی اور جسجگہ درازی کے اسباب بہت اکٹھے ہوجاتے ہین اُنھین کے مطابق تپ بھی دیر لگاتی ہی پہلی قسم مین حمی دموی کا بیان اُسکو مطبقہ کہتے ہین اور اُسکی دو نوع ہین پہلی نوع وہ ہی کہ بدون عفونت کے خون گرم ہوجائے اُسکو سونوخس کہتے ہین اس مطبقہ کا سبب امتلا اور سدہ ہی اور اکثر یہ تپ اُس شخص کو عارض ہوتی ہی کہ ریاضت یا استفراغ کا معتاد ہوجائے اور اُسکو چھوڑ دے اور یہ تپ اکثر سرسام اور محرقہ اور حصبہ اور جدری سے بدل جاتی ہی اسلیے کہ خون رقیق ہوجاتا ہی اور جوش کھاتا ہی اور اُسکی علامت یہ کہ آنکھین اور مُنھ سرخ ہوجائین اور رگین پھول کر کھنچ جائین اور ناک اور بھوین اور فصد کی جگہ کھجلائین اور نبض عظیم اور بول سُرخ اور غلیظ ہو اور تپ سے پہلے بدن مین بوجھ اور کسل اور تمدد معلوم ہو اور لرزہ اور قشعریرہ نہو اور یہ تپ لازم ہوتی ہی اور اُسمین پسینا نہین آتا اور اُسکی گرمی محرقہ اور غب خالص کی گرمی سے بہت کم ہوتی ہی اور جب بدن پر ہاتھ رکھین اُسکی گرمی ایسی معلوم ہو جیسا حمام سے نکلنے کے بعد بدن گرم ہوتا ہی اور یہ تپ حمی یوم اور حمی عفنی کے بیچ بیچ مین ہوتی ہی اور حقیقت مین نہ یہ ہی نہ وہ ہی اور اُسمین اکثر حلق اور تالو اور لوزتین آماس کر آتے ہین اور سانس تنگی سے آتی ہی اسیواسطے بعضے اطبا سونوخس کو حمی الربو بھی کہتے ہین اور ربو کے معنی سانس کا تنگ ہونا اور اس تپ مین سانس اُسوقت تنگ ہوتی جبکہ جگر اور دل اور اُسکے حوالی بہت گرم ہوکر جوش مین آتے ہین اور انکا بخار سینہ اور ریہ مین جمع ہوتا ہی اور سانس کو تنگ کرتا ہی اور اکثر تو اس تپ کا بُحران ساتوین دن ہوتا ہی **فائدہ** تکسر اور برد اور قشعریرہ اور نافض کے معنی کا بیان سو تکسر تو وہ ہی کہ آدمی اپنے بدن مین ایک ایسی حالت پائے کہ گویا اُسکے مفاصل اور استخوان کو کسی بھاری چیز سے کوٹ دیا ہی اور یہ قشعریرہ کا مقدمہ ہی اور قشعریرہ ایک ایسی حالت ہی کہ جلد مین اور عضلون مین مختلف سردی محسوس ہو اور بدن پر بال کھڑے ہوجائین اور اس سے پہلے تکسر ہوتا ہی اور برد فقط سردی ہی جو آدمی کو اپنے اعضا مین معلوم ہوتی ہی اور نافض حرکت غیر ارادیہ ہی کہ اعضاے ظاہری اور باطنی مین اہتزاز اور بچاؤ کے طور پر ہوتی ہی نہ کہ اختلاج کے طریق پر اور اُسکو ضبط کرنا ممکن نہین اور نافض کا ترجمہ لرزہ ہی یعنی کانپنا اور نافض کے اسباب بہت ہین ایک تو یہ ہی کہ مادہ مقدار مین زیادہ اور سرد ہو دوسرے تیزی اور لذع تیسرے یہ کہ جس عضو پر مادہ گذرتا ہی اُسکی حس قوی ہو چوتھے یہ کہ اس عضو کی دافعہ قوی اور مادہ غلیظ اور لزج ہو اور جیسی جیسی مادہ مین رقت یا غلظت اور شدت اور کمی ہوتی ہی اُسی کے موافق مین سختی اور آسانی اور جلدی اور دیر ہوتی ہی سو جہان کہین کہ مادہ غلیظ بارد یا رقیق حار ہوتا ہی اور دافعہ قوی ہوتی ہی نافض نہایت قوی ہوتا ہی اور اُسکے برعکس اور مادہ لذاع گرم ہو جیسا کہ غب خالص مین آئے اگرچہ نافض قوی ہوتا ہی لیکن جلد زائل ہوتا ہی اور اکثر غلیظ اور لزج ہوتا ہی جیسا مواظبہ مین دیر مین زائل ہوتا ہی علاج اسی وقت باسلیق یا اکحل کی فصد کھولین اور خون زیادہ نکالین اور اگر کوئی امر مانع نہو اور فصل اور سال اور مریض کے سن اور اُسکی عادت کے مناسب سمجھین اتنا خون نکالین کہ غشی کے قریب ہو بلکہ غشی پڑے کیونکہ غشی حرارت کو ایکبارگی زائل کرتی ہی اس سبب سے فی الفور طبیعت مادے پر غالب آتی ہی یہی وجہ ہی کہ غشی کے بعد اکثر قی یا عرق یا سہال پیدا ہوتے ہین اور چاہیے کہ خون نکالنے مین نضج کا کچھ انتظار نکرین کیونکہ خون خود ہی پکا ہوا ہی لیکن اگر تپ کے ساتھ تخمہ بھی ہو جبتک کہ تخمہ اور

بدہضمی زائل نہو فصد نکرنی چاہیے اور اس تپ مین فصد سب علاج سے بہتر ہی اگرچہ ساتدن یا دس دن کے بعد بیمار پر پہونچین اُسکو موقوف نہ رکھین خصوصًا
اگر امتلا کے آثار موجود ہین اور قوت وفا کر سکتی ہی لیکن جب اندنون مین فصد کا اتفاق پڑے کہ تیسرا دن گذر چکا ہی اور بیمار نے کچھ کھایا بھی نہین خون
کے نکالنے مین افراط نکرنا چاہیے اور دو تین دفعہ مین لینا چاہیے اور اسی طرح اگر ابتدا کا زمانہ ہو اور قوت مین ضعف ہو اور ایسا بھی نکرنا چاہیے کہ بحران
کے دن فصد کا اتفاق ہو اور جہان کہین کوئی امر فصد کو مانع ہو دونون شانون کے بیچ مین یا مونڈھون پر حجامت کرین اور اگر بیمار لڑکا ہی اور حجامت
کی تاب نہین لا سکتا جونکین لگائین اور اکثر فصد اور ٹھنڈے پانی کا استعمال اور علاجون سے بے پروا کرتا ہی اور جالینوس کہتا ہی کہ جہان کوئی امر فصد اور
حجامت سے مانع ہو مین سرد پانی سے علاج کرتا ہون اگر احشا مین کوئی ایسی آفت نہو کہ سرد پانی سے اُسکو ضرر کلی پہونچے اور رب ریباس اور حصرم اور
حماض اترج پلانا اور عدس سرکہ مین پکا کر کھلانا خون کے جوش کو ٹھنڈا کرتا ہی اور جو کچھ کہ مطبقۂ عفنہ مین کہا جائیگا عمل مین لا سکتے ہین — دوسری نوع اُس
سطبقہ کے بیان مین کہ خون کی عفونت سے پیدا ہو یہ بھی دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ خون رگون کے باہر گندہ ہو اور یہ وہ تپ ہی کہ اورام دموی سے پیدا ہو اور
یہ تپ اُن عرضی تپون کے قبیل سے ہوتی ہی کہ آماس کے سبب پیدا ہون اُسکا علاج یہ ہی کہ اس عضو کے آماس کا علاج کرین اور اس فصل کے آخر مین
ایک جدے مقالہ مین عرضی تپون کا ذکر آئیگا وہان رجوع کرین دوسری یہ کہ خون رگون کے اندر متعفن ہو مطبقہ حقیقی یہی ہی اور چونکہ خون کے اجزا مین تعفن
قلیل یا کثیر ہوتا ہی اسلیے یہ تپ تین حال سے باہر نہین اور ہر ایک حال کا ایک نام ہی اول تو یہ کہ بہت سخت ہو اور آہستہ آہستہ نرم ہو جائے اسکو متناقصہ اور
منحطہ یعنے گھٹنے والی کہتے ہین اور اُسکے اعراض نہایت شدید نہین ہوتے اور بہت سالم اور آسان ہی اور اس سے معلوم یہ ہوتا ہی کہ خون کے جو نسے
اجزا تحلیل ہوتے ہین اُسکی نسبت اور اجزا کم متعفن ہوتے ہین دوسرے یہ کہ ہر ساعت تپ زیادہ اور سخت ہوتی رہے اور اکثر ساتوین دن بحران ہوتا ہی
اور یہ تپ نہایت بُری ہی اور اُسکا علاج بہت ہی مشکل اور اُسکو متزایدا ور زائد العفونۃ کہتے ہین اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ خون کے جو نسے اجزا
تحلیل ہوتے ہین اُنکی نسبت زیادہ متعفن ہوتے ہین تیسرے یہ کہ اول سے آخر تک یکسان رہے اور اُسکی شدت اور نرمی کا حال اِسکے اور اُسکے درمیان
درمیان رہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سات دن تک ایک طرح پر رہے اُسکو متشابہ اور واقف اور متساویہ بولتے ہین اور اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ خون کے
اجزا برابر متعفن ہوتے ہین یعنی جسقدر تحلیل ہوتے ہین اُسی قدر گندہ ہوتے ہین اور جاننا چاہیے کہ بدن کا تمام خون متعفن نہین ہوتا مگر جب کہ موت پہلے
آپہونچے غرضکہ مطبقۂ عفنہ کی علامت یہ ہی کہ تپ مذکور سونوخس سے زیادہ گرم اور اُسکے اعراض قوی ہون اور اُسمین قلق اور اضطراب اور بیچینی ہوتی ہی
اور نبض بہت مختلف ہوتی ہی اور بول کدر ہوتا ہی اور اُسکی بو اچھی نہین ہوتی اور شاید کہ لرزہ آجائے اس سبب سے کہ عفونت کا مادہ رگون کے باہر نکل آئے
اور وہ تینون درجے کہ اوپر گذر چکے اُنکے موافق اُسکے اعراض کی سختی یا نرمی کی شدت ہوتی ہی اور ہر طرح پر سونوخس سے شدید ہوتی ہی اور بول سونوخس
مین ہرگز متعفن نہین ہوتا مگر جب کوئی امر عارض ہو **علاج** فصد کرین اور حاجت اور قوت کے اندازہ پر خون نکالین جیسا کہ لکھا گیا اور خون نکالنے کے
وقت خون کو دیکھین کہ رقیق اور مائی ہی یا صفراوی یا غلیظ اگر رقیق یا صفراوی ہو شربت عناب اور شربت انار اور طفشیل وغیرہ دے کر اُسکا قوام درست
علاج
کرین اور اگر غلیظ ہو سکنجبین سادہ اور بیخ کاسنی اور بیخ مہکسہ کے مطبوخ وغیرہ سے اُسکی تلطیف کرین تاکہ جلد تحلیل ہو جائے اور جب فصد اور خون کے قوام کی

اصلاح کرچکین آب انارین اور آب تمر ہندی اور شربت خشخاش اور نقوع آلو نیلوفر کاسنی تمر ہندی بنفشہ اور شربت نیلوفر شربت آلو شربت عناب اور
سکنجبین قندی شیرۂ تخم خیارین مین ملاکر اور شربت غورہ شربت ریواج شربت اترج شربت حماض وغیرہ حاجت کے موافق اور طبیعت کی نرمی اور
قبض کے لحاظ سے دینا چاہیے جونسی چیز کہ مناسب ہو اور آب تربز شیرخشت ملا ہوا خون کا جوش دبا تا ہی اور طبیعت نرم کرتا ہی اور بہت مفید ہی اور
خوب ٹھنڈا پانی حرارت کے بجھانے اور عفونت کے دفع کرنے مین اور خون رقیق کے غلیظ کرنے مین نہایت مفید اور گرم موسم مین گرم مزاج کو
ان شربتون مین سے جونسا دین چاہیے کہ برف اور یخ مین سرد کرلین مگر شربت ریواج کہ اُسکو بدون برف کے دینا بہتر ہی کیونکہ اُسکی سردی اور برف
اور یخ کی سردی معدہ کو ایذا دیتی ہی اور اُسی وقت غشی لاتی ہی اور اقراص کافور حرارت شدید کے دبانے مین مخصوص ہین اور غذا مطبقہ مین دو دن تک
فقط ماءالشعیر دین اگر ممکن ہو اور نہین تو ماش مقشر اور برنج اور کدو اور پالک سے مزورہ بناکر دین اور ترشیون مین سے جونسی کہ لائق ہو داخل کرین اور
بیمار کو اگر ضعف ہو مرغ یا حلوان کا شوربا یا سبزیون اور ترشیون سے اصلاح دیکر دے سکتے ہین اور طفشیل کہ عدس سرکہ مین پکے ہوے کو کہتے ہین نفع
کرتا ہی مگر جس شخص کا خون غلیظ ہو اُسکو اس سے اور سب مغلظات سے پرہیز کرنا ضروری ہی اور غذا حال کے موافق دیکھکر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دے سکتے ہین
فائدہ جس مطبقہ عفنیہ مین صفرا کا ملاؤ نہو اُسمین تبرید کا افراط منع ہی کیونکہ اکثر لنبیر غس ہو جاتا ہی لیکن اگر صفرا اور خون کی عفونت مرکب ہو تبرید مین مبالغہ
کا خوف نہین سو اس صورت مین جو کچھ کہ محرقہ مین کہا جائیگا عمل مین لائین اور چاہیے کہ ایسی حالت مین یعنے جبکہ صفرا خون مین شامل ہو خون زیادہ
نہ نکالین کہ ضرر کرتا ہی اور صفرا کو زور دیتا ہی اور ہر جگہ فصد کے وقت قوت بیمار کی رعایت واجب سمجھین کہ خون نکالنے مین قوت پر اعتماد کرنا سب سے
بڑی بات ہے کسواسطے کہ بہت لوگ فصد سے ناقوت ہو کر ہلاک ہوے اور قوت کے نہونے سے یہ مراد ہی کہ مرض کی درازی اور بدن کے خالی ہونے
سے اور تحلیل اخلاط اور روح کے سبب قوت کا اصل اور مادہ معدوم ہو یہ نہین کہ کوئی شخص حرارت یا درد کے غلبہ سے ناتوان ہو اور جسوقت نضج
کے بعد مسہل کی حاجت ہو ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور خیارشنبر کا مطبوخ دین اور جہان کہین کہ احشا مین ورم ہو مغز خیارشنبر آب کاسنی مین یا عناب اور آلو
کے مطبوخ مین حل کرکے اور ترنجبین ملاکر کھلائین نہایت خوب ہی اور طباشیر آدھا درم لعاب اسپغول کے ہمراہ شدت کی حرارت اور تشنگی فرو کرتی
ہی **انتباہ** جسوقت کہ بحران کے بعد تپ کا باقی مادہ رگون مین رہ گیا ہو چاہیے کہ کاسنی سبز کوٹ کر اُسکا پانی بیس درم لیکر جوش دین اور کف
اُتار ڈالین اور پندرہ درم سکنجبین ملاکر پلائین اسی طور سے تین دن یا پانچ دن دین تاکہ باقی مادہ بالکل پاک ہو جائے اور آب کشوث سکنجبین کے ساتھ یہی
تاثیر کرتا ہی اور آلو اور زرد آلو کا پانی طبیعت کی تلیین کرتا ہی اور آہستہ آہستہ رگون کو پاک کرتا ہی اور بہت ہی مفید ہی دوسری قسم حمیات صفراویہ بسیطہ اور مرکبہ
معلومہ کے بیان مین یہ دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ مادہ رگون کے اندر متعفن ہو اُسکو غب لازمہ کہتے ہین خواہ خالص ہو خواہ غیر خالص پھر اگر یہ مادہ دل یا جگر
کے نواح مین زیادہ ہو محرقہ بولتے ہین دوسرے یہ کہ مادہ رگون کے باہر گندہ ہو اُسکو غب دائرہ کہتے ہین اور چونکہ اُسکا حال مختلف ہی اسلیے یہ تین طرح
پر ہی ایک تو اُنمین سے غب خالص ہی یہ وہ ہی کہ مادہ صرف صفراوی ہو دوسرے غب غیر خالص یہ وہ ہی کہ اُسکا مادہ صفرا ہو بلغم ملا ہوا اور ایسی طرح پر
ملے کہ دونون ایک ہو جائین دونون مین امتیاز نہو تیسرے شطر الغب ہی یہ وہ ہی کہ مادہ صفراوی اگرچہ بلغم کے ساتھ مرکب ہو مگر ہر ایک کے تعفن

تعفن کی جگہ الگ الگ ہو اور ہر ایک کا فعل علیحدہ علیحدہ ظاہر ہو اور ان پانچون اقسام مین سے ہر ایک کو ایک نوع مین بیان کرتے ہین پہلی نوع غب لازم دائم کے بیان مین اسکا سبب یہ ہو کہ بدن کی تمام رگون مین صفرا کا تعفن ہو اور اُسکی علامت وہی ہو کہ غب خالصہ اور محرقہ مین بیان کیجائیگی لیکن اس تپ مین اعراض غب خالص کی نسبت زیادہ ہوتے ہین اور محرقہ کی نسبت کمتر اور ناقص اسمین نہین ہوتا مگر بحران کے طریق پر اور پسینا نہین آتا مگر آخر مین یا بحران مین اور غب دائم اور محرقہ مین اعراض کی رو سے فرق کئی طرح پر ہو ایک تو یہ ہو کہ محرقہ مین حرارت اور لذع غب دائم سے بہت شدید ہوتی ہو دوسرے یہ کہ فترات اُسمین ظاہر ہوتے ہین یعنی گھٹنا بڑھنا تیسرے یہ کہ کرب اور غثیان اور عقل اور ذہن مین اختلاط اور خفقان اور غشی اور زبان مین سیاہی ہون اور محرقہ مین یہ عوارض ہوتے ہین **فائدہ** غب دائم کا مادہ اگر صفرائے خالص ہو اور علاج مین کوئی خطا سرزد نہو ایک ہفتہ سے زیادہ نہین رہتی اور صفرا کے خالص اور غیر خالص ہونے پر اعراض کی کمی اور شدت موقوف ہو **علاج** جو کچھ کہ غب دائرہ خالصہ مین لکھا جائیگا عمل مین لائین اور یہان غب خالصہ دائرہ کی نسبت نضج مین زیادہ کوشش کرین اور سرد چیزون کے دینے مین چندان دلیری نکرین خصوصاً جبکہ خالص نہو اور جبتک کہ نضج کا نشان ظاہر نہو استفراغ نکرین اور ابتدا مین حقنہ نرم یا میوون اور پھولون کے اور شربت بنفشہ وغیرہ کے سوا طبیعت کو حرکت ندین اور حمام سے منع کرین اور شراب لیمون شربت نارنج اور شیرہ تخم کاسنی اور آب تمرہندی اور آب آلوے بخارا بہت نفع کرتے ہین **دوسری نوع تپ محرقہ** کے بیان مین اوپر گذر چکا ہو کہ جسوقت تیز مادہ رگون مین متعفن ہوتا ہو اسطرح پر کہ دل اور معدہ اور جگر کے نواح مین زیادہ ہوتا ہو محرقہ بولتے ہین اور اُسکا مادہ یا تو صفرا ہو یا بلغم شور اور یہ عام ہو کہ صرف صفرا ہو یا بلغم مائی کے ساتھ مرکب ہو اور جاننا چاہیے کہ بلغم شور صفرا کے حکم مین ہوتا ہو جیسا کہ صاحب سدیدی نے کہا کہ بلغم مالح صفرا کے حکم مین ہوا کرتا ہو چنانچہ اخلاط کی بحث مین گذرا سو جسوقت قلب کے نزدیک اور شرائین اور اوردہ مین جو نزدیک ہین متعفن ہوتا ہو تو گرم ہو کر اسقدر بھڑکتا ہو جیسے صفرا کی آگ بھڑکتی ہو غرضکہ تپ محرقہ ایک تپ شدید ہو اور اُسکے اعراض قوی اور اکثر لڑکون اور جوانون کو عارض ہوتی ہو اور بڈھون کو بہت کم اور اگر عارض ہوتی ہو ہلاک کر ڈالتی ہو کیونکہ سبب قوی ہو اسواسطے کہ جبتک سبب بہت قوی نہین ہوتا محرقہ بوڑھون کو عارض نہین ہوتی اور چونکہ اُنکے قوی ضعیف ہین سبب قوی سے برابری نہین کر سکتے اور اس تپ کی چند علامت ہین ایک یہ ہو کہ تپ لازم ہو یعنی برابر رہے اور ظاہر سے باطن مین جلن زیادہ ہو اس سبب سے نہایت تشنگی ہو دوسرے یہ کہ ابتدا مین قشعریرہ اور لرزہ اور عرق کچھ نہو مگر بحران کے قریب اور بحران کے دن ابتدا مین قشعریرہ اور آخر مین عرق بھی آسکے تیسرے سرفہ قلیل اور قشعریرہ شاید کہ پیدا ہو اور بقراط نے کہا کہ اگر محرقہ مین سرفہ پیدا ہو تو تشنگی زائل ہو چوتھے یہ کہ اُسکی حرارت غب لازمہ سے بہت زیادہ ہو پانچوین یہ کہ زبان سیاہ ہو یا زرد یا کھُردری سو سیاہ ہونا تو بہت برا ہو اور کھُردرا پن سالم اور سہل اور زردی متوسط چھٹے یہ کہ بڑے اعراض مثلاً سہر اور اختلاط عقل اور قلق اور درد سر اور رعاف اور آنکھون کا گڑ جانا اور کرب اور اشتہا کا ساقط ہونا اور سینہ مین حرارت کا افراط سے پیدا ہونا اور یہ اعراض وہان پیدا ہوتے ہین جہان کہ صفرا خالص سبب ہوتا ہو اور غثیان اس بات کا نشان ہو کہ مادہ معدہ کے حوالی مین ہو اور جس محرقہ کے اعراض شدید ہوتے ہین اُسکا نام حادہ ہو اور جاننا چاہیے کہ محرقہ کا بحران قے کے ساتھ ہوتا ہو یا اسہال سے یا رعاف یا عرق سے پڑتا ہو کہ اسمین نکس بہت کم ہوتا ہو یعنے بیماری اُلٹ کر نہین آتی

اور اگر ہوتا ہی تو اورون سے زیادہ خفیف ہوتا ہی بشرطیکہ تدبیر مین خرابی نہ پڑے ابتداء محرقہ مطبقہ سے بہت مشابہ ہی اور دونون مین فرق یہ ہی کہ محرقہ غب کی نوبت پر زیادہ قوی ہو جاتی ہی اور مُنہ اور آنکھین اسقدر سُرخ نہین ہوتی ہین اور رگین اُسقدر بھری ہوئی نہین ہوتین کہ جیسی مطبقہ مین ہوا کرتی ہین اور اسی طرح تمدد بدن اور ضیق نفس اور ربو یعنی بدن کا کھنچنا اور سانس کا تنگ ہونا محرقہ مین نہین ہوتا اور محرقہ اور غب لازمہ کا فرق غب لازمہ مین گذرا اور اُنہین فرق اعراض کی شدت اور تخفیف سے ہی ہوتا ہی فائدہ لڑکون کی محرقہ زیادہ سہل ہی کیونکہ لڑکون کا مزاج تری مائل ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ چھوٹے لڑکے کو تپ محرقہ مین سبات پیدا ہوتی ہی یا کوئی اور حال اسی طرح کا اور شیرخوارہ بچہ اس تپ مین دودھ نہین پیتا ہی اور جو کچھ پیتا ہی اُسکے معدہ مین ترش ہو جاتا ہی علاج غور سے دیکھین کہ حرارت زیادہ غالب ہی یا مادہ اگر حرارت بہت غالب ہو اول اُسکی تسکین کرین اور جان لین کہ محرقہ مین غب خالصہ سے زیادہ حرارت کا ساکن کرنا ضروری ہی اور تبرید مین افراط کرنا یہان ضروری ہی کہ دق مین نہ جا پڑے اور تسکین حرارت کے لیے شربت آلو اور تمرہندی اور سکنجبین سادہ اور لعاب اسبغول اور رب الشعیر اور شربت نارنج اور شیرۂ خرفہ وغیرہ حاجت کے موافق دے سکتے ہین خاصکر حرارت دل کے لیے شربت صندل ترش اور شربت صندل شیرین اور شربت حماض اترج پلانا اور ایک کپڑا صندل اور گلاب اور کچھ ایک کافور مین سرد کر کے چند مرتبہ سینہ پر رکھنا بہت نفع کرتا ہی اور قرص کافور حرارت قوی کو دباتا ہی اور رازی نے کہا کہ جیسے شمالی ہوا عالم مین سردی اور خشکی زیادہ کرتی ہی ویسا ہی بدن مین کافور بقوت سردی اور خشکی پہونچاتا ہی اور عفونت کو زائل کرتا ہی اور جہان کہین کہ احشا مین کوئی آفت قوی نہو ٹھنڈا کیا ہوا پانی نہایت مفید ہی اور اگر کوئی آفت ہو ٹھہر ٹھہر کر گھونٹ گھونٹ دینا کم ضرر کرتا ہی اور اگر مادہ حرارت پر غالب ہو اول مناسب چیزون سے اُسکا نضج کرین پھر مسہل دین اور آخر مین حرارت کی تسکین کرین اور ابتدا مین مسہل نہ دینا چاہیے اور یہ سب تدابیر طبیب دانا کی رائے پر موقوف ہین اور تلیین کے لیے آب آلو اور آب تمرہندی وغیرہ شیرخشت ملا کر نفع کرتے ہین اور اگر حاجت پڑے مغز خیارشنبر بھی اُس پانی مین کہ میوون کا نکالا ہی بڑھا دین اور جہان کہین کہ طبیعت نرم ہو آب انار کہ مع تخم کوٹ کر نکالین کلی نفع کرتا ہی اور غذا جو چیز کہ موافق ہو اور جو کچھ کہ بالفعل سرد ہو طبیعت کی نرمی اور قبض کی رعایت سے فائدہ مند ہی اور جہان کہین کہ قوت بھی ساقط ہو ہر چند کہ تپ سخت ہو اور طبیعت کو غذا کی طرف میلان نہو غذا دینا چاہیے اور فصد کرنا محرقہ مین جائز ہی بشرطیکہ قارورہ غلیظ اور سُرخ ہو اور نہین تو فصد نچاہیے کیونکہ صفرا بہت تیز اور تپ بہت گرم ہو جاتی ہی اور جسوقت کہ تپ کم ہو جائے حمام نیمگرم اور نیمگرم پانی مین کہ سردی مائل ہو غسل کرنا جائز ہی خصوصاً اگر تپ کا سبب بلغم شورہ ہو اور جہان کہین کہ مادہ فم معدہ کے حوالی مین ہوتا ہی غثیان اور بیچینی کی زیادتی ہوتی ہی پھر اگر قی بھی فراغت سے آتی ہو تو آنے دین کہ مادہ دفع ہوتا ہی اور اگر قی فراغت سے نہین آتی ہی سکنجبین اور نیمگرم پانی پلائین تاکہ مادہ کے نکالنے مین مدد کرے اور اگر مادہ غلیظ ہو یا معدہ کے طبقات مین گڑ رہا ہو چاہیے کہ ایارج فیقرا سے اُسکا استفراغ کرین مگر اس ایارج مین صبر مغسول داخل ہو یا جب صبر دین اور تنقیہ کے بعد آب انار میخوش یا آب نارین پلائین تاکہ ایارج کی حرارت کا تدارک کرے اور اگر تنقیہ کے بعد بھی قی باقی ہو اور افراط اور ضعف لائے اسکو بند کر سکتے ہین اور اسیطرح ہر ایک استفراغ بحرانی کو اول نہ روکنا چاہیے مگر جب کہ حد سے زیادہ بڑھ جائے اور ضعف کا اندیشہ ہو اور اس تپ کا بحران کبھی عرق یا رعاف سے ہوتا ہی سو اگر پسینا حد سے زیادہ آئے اور روکنا چاہین چاہیے کہ ہلکا سا کپڑا بدن پر رکھین اور اُس مکان مین ہوا آنے دین اور بدن سے پسینا نہ پونچھین کیونکہ جتنا پونچھتے ہین زیادہ آتا ہی اور اگر اسی طرح چھوڑ دین خشک ہو جاتا ہی اور پھر نہین آتا

اور عرق بند کرنیکے لیے بہت سے تدابیر ہین اور بہیدانہ اور اسبغول کا لعاب اور صمغ عربی کا پانی طلا کرنا اور ہاتھ پانون کو برف اور یخ مین رکھنا عرقِ شدید الافراط کو موقوف کرتا ہی اور اگر رعاف بند کرنے کی احتیاج پڑے یخ سر اور پیشانی پر رکھین اور ہاتھ پانون باندھ دین اور ایک بتی سرگین خر کے پانی مین تر کرین اور ناک مین رکھین یا اُسکا ایک قطرہ ناک مین ڈالین اور دوسری دوائین جو رعاف کو روکتی ہین اُسکی بحث مین مذکور ہین اور صاحب ذخیرہ کہتا ہی کہ ایک شخص کی نکسیر کسی تدبیر سے بند نہوتی تھی مین نے اسی طرف کے ہاتھ مین فصد کھولی اور بہین درم کے اندازے سے خون نکالا اُسی وقت خون بند ہوگیا اور اکثر محرقہ مین سبات پیدا ہوتی ہی اس سببسے کہ تر بخارات دماغ مین جاتے ہین اور بیمار غافل ہو جاتا ہی اور اگرچہ پیاسا ہوتا ہی پانی نہین مانگتا ایسے وقت مین چاہیے کہ بیمار کو چونکاتے رہین اور اونچی آواز سے باتین کرتے رہین اور پانون ران کی جڑسے قدم تک زور سے باندھ دین کہ اُسکی تکلیف سے خبر ہو اور اگر کوئی امر مانع نہو شیاف لطیف استعمال کرین تاکہ قبض کھلے اور مہرہ گردن پر اور شانون کے بیچ مین حجامت کرین اگر غفلت کے سبب پانی نہ مانگے ہر گھڑی ایک گھونٹ بھر پانی اُسکے مُنھ مین ڈالین تاکہ حلق خشک نہو اور اگر حاجت پڑے لعاب اسبغول رقیق یا جلاب خام یا آب انار ملا کر دے سکتے ہین اور تھوڑا سا مغز تمر ہندی مُنھ مین رکھنا مُنھ کو تر رکھتا ہی اور پیاس کو بجھاتا ہی **انتباہ** جو بخار کہ محرقہ مین دماغ پر آتا ہی صفراوی ہوتا ہی یا رطوبی اور دونون مین فرق یہ ہی کہ صفراوی بخار مین نیند نہین آتی اور ناک خشک رہتی ہی اور تر بخار ناک کو تر رکھتا ہی اور سر مین گرانی اور سبات اور غفلت لاتا ہی اور مقصود یہ ہی کہ جو بخار دماغ مین جاتا ہی اگر وہ تر ہو سر کے اوپر دودھ ڈالنا اور روغن گل یا روغن نیلوفر یخ مین سرد کر کے سر پر ڈالنا کہ پیاس کے بجھانے مین مخصوص ہی نچاہیے کیونکہ اس بات کا خوف ہی کہ سرسام پیدا کرے لیکن اگر بخار صفراوی ہو روغن اور سرد پانی اور دودھ یہ سب سر پر استعمال کرنے سے نفع کرتے ہین اور جسوقت بخار تر ہو اور ناک اور مُنھ مین سرخی خوب ظاہر ہو چاہیے کہ نکسیر کھولین یا مادہ کو پانون کی جانب جذب کرین تاکہ دماغ کو ضرر نہ پہونچائے اور جسوقت محرقہ مین تشنج خشک کے سبب کہ اعصاب اور عضلات مین پڑتا ہی ضیق النفس پیدا ہو یعنی سانس تنگ ہونے لگے چاہیے کہ سینہ اور گردن پر روغن بنفشہ کا موم روغن بنا کر ملین اور اگر بنفشہ اور خطمی خشک کوٹ اور چھانکر موم روغن مین ملا کر استعمال کرین بہت بہتر ہی اور تراشہ کدو اور برگ خرفہ کو ٹکر روغن گل ملا کر سینہ اور گردن پہ ضماد کرنا فائدہ کرتا ہی اور کبھی محرقہ والے کو شہوت کلبی عارض ہوتی ہی اس حالت مین ترنجبین مغز تخم کدو مغز تخم خیارا اور روغن بادام کا حلوا بنا کر کھلانا اُسکو زائل کرتا ہی اور جسوقت کہ پے درپے چھینک آنے لگین اور اُسکے سببسے دماغ مین ضعف اور قوت مین ضعف پیدا ہو مناسب ہی کہ بیمار کی آنکھین اور ناک اور پیشانی ملین اور حکم کرین کہ زبردستی سے ڈکا رلے اور اُسکی گردن اور اطراف پر خوب مالش کرین خصوصًا روغن بنفشہ سے اور اگر روغن بنفشہ کے چند قطرے نیمگرم کان مین ڈالین بہتر ہی اور نمدے کے ٹکڑے گرم کر کے گردن کے پیچھے رکھنا اور گرد اور دھُوان سے بچانا مفید ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جسوقت محرقہ مین تپ بہت گرم ہو جاتی ہی غشی آتی ہی کیونکہ صفرا فم معدہ پر گرتا ہی اور دل کو اُس سے ایذا پہونچتی ہی اُسوقت چاہیے کہ فی الحال سرد پانی کا مُنھ اور سینہ پر چھپیٹا دین اور گلاب اور صندل اور کافور سونگھائین اور ہوا کرین اور شکم ملین اور اطراف باندھین تاکہ مادہ اُتر آئے اور کبھی اس بات کی حاجت پڑتی ہی کہ بیمار کی ناک کو کچھ دیر تک بند کرین اور ہاتھ اُسکے مُنھ پر رکھین تاکہ حرارت اندر کی طرف پھر جائے اور قوت کو ابھارے اور اگر سکنجبین گرم پانی مین ملا کر حلق مین ڈالین دو بات مین سے ایک بات ہوتی ہی یا تو مادہ فم معدہ سے ملکر اجابت کرے یا قی مین نکل آئے اور اگر یہ ممکن نہوتین درم

شراب ریحانی سرد پانی مین ملاکر حلق مین ڈالین فی الفور ہوش آجاتا ہی اور جب ہوش مین آجائے جو کا ستو اور انار دانہ دین اور جب بیمار کی عادت ایسی ہی گئی
ہو چاہیے کہ اس سے پہلے کہ تپ کے گرم ہونیکا وقت آپہونچے پاکیزہ روٹی کے چند لقمے آب غورہ یا آب انار ترش یا آب لیمو مین بھگو کر کھلائین تاکہ غشی سے امن
رہے اور جو جو اعراض کہ پیدا ہوتے ہین انکی تدبیر اپنی اپنی جگہ مین لکھی ہی احتیاج کے موافق وہان تلاش کرین حبوب کی ترکیب کہ تشنگی کو بجھاتے ہین
مغز تخم خیارین تخم کاہو رب السوس اصل السوس ترنجبین سب برابر لین اور کوٹ چھانکر لعاب بہیدانہ یا لعاب اسبغول مین گولیان بناکر مُنھ مین رکھین دوا کی
ترکیب کہ پیاس کو بجھاتی ہی اور نیند لاتی ہی شربت خشخاش کشکاب مین ملاکر دین اور جس بیمار کو چت لیٹنے کی عادت ہو اُسکو حکم کرین کہ عادت بدل ڈالے
کیونکہ چت لیٹنے سے مُنھ خشک ہوتا ہی اور زبان کی خشونت کے لیے عمدہ تدبیر یہ ہی کہ ہر صبح روغن بادام مُنھ مین لین اور ایک ساعت ٹھہراکر ڈال دین اور زبان
کو کسی کھرکھری اور پاکیزہ چیز سے ملین تاکہ سخت ابخرے اُسکے اوپر سے صاف ہو جائین اُسکے بعد کچھ لعاب اسبغول یا جلاب گھونٹ گھونٹ پلائین تاکہ حرارت کو
دبا دین فائدہ محرقہ خاصکر جبکہ حادہ ہو اُسکی حرارت کے بُجھانے مین کوتاہی نکرین اور یہ جو جہال کا قول ہی کہ اُسمین مبالغہ کرنا بحران کو دیر لگاتا ہی اسپر التفات
نکرین کہ تجربہ والون کے نزدیک حرارت کے دبانے مین اندیشہ نہین اور بہت سالم ہی سو چاہیے کہ تین چار وقت مبردات مختلفہ دین جیسا کہ محمد زکریا نے کہا صبح
آب آلو دین اور صبح کے بعد کشکاب اور دوپہر کو آب خیار اور آب تربز اور سوتے وقت لعاب اسبغول اور علی ہذا القیاس اور جہان کہ سر مین گرانی معلوم ہو بابونہ
اور بنفشہ پکاکر اُسکے بخار پر سر جھکائین اور پانون اُسمین رکھین سر ہلکا ہو جائیگا اور مکان اور بستر کی تدبیر دق مین بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ تیسری نوع غب خالصہ
دائرہ کے بیان مین اس تپ کا سبب صفرائے صرف ہی کہ رگون کے باہر متعفن ہو جاتا ہی اور اس تپ کا خاصہ ہی کہ ایک دن بیچ مین چھوڑ کر آتی ہی مگر اس صورت
مین کہ دو غب ہون تو پھر ہمیشہ آتی ہی جیسا کہ اطبا نے کہا جب دو غب اکٹھے ہو جاتے ہین اُنکا دورہ ہر روز ہوتا ہی یا تین غب مرکب ہون کہ اس صورت مین ہمیشہ
تپ آتی ہی مگر ایک دن کم اور دوسرے دن زیادہ جیسے شطر الغب آتی ہی اور اُسکا مادہ صفرا اور بلغم دائرہ کے اقسام سے ہوتا ہی اور یہ تپ ایک دن بیچ مین چھوڑ کر کیون شدت
پکڑتی ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ تین غب جمع ہو جاتے ہین ایک دن تو ایک غب کی نوبت ہوتی ہی اور دوسرے دن دو غب کی نوبت اور دو غب کے جمع ہونے سے
اعراض کی زیادتی ہوتی ہی اور اس تپ مین اور شطر الغب مذکور مین فرق اعراض لازمہ سے ہو سکتا ہی اور غب خالص کی چند علامتین ہین اول تو یہ کہ جب شروع
ہوا چاہے پشت مین سردی پیدا ہو پھر لرزہ قوی پیدا ہو اور ایسا محسوس ہو کہ گویا سوئیان سی چبھتی ہین اور لرزہ جلد ساکن ہو دوسرے یہ کہ بدن جلد تر گرم ہو جاتے
اور اُسکی گرمی محرقہ کے سوا سب تپون سے زیادہ تیز ہو اور جب بدن پر ہاتھ رکھین تپ کی تیزی سے ہاتھ جلنے لگے اور اگر دیر تک اُسی طرح رکھین وہان کی گرمی کم
ہو جائے تیسرے یہ کہ بول ناری اور بدبو اور رقیق ہو اور ممکن ہی کہ اُسمین کچھ ایک قوام ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پہلے یا تیسرے دن نضج کا اثر بول مین پیدا ہو چوتھے
یہ کہ نوبت کی ابتدا مین نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوتی ہی اور تھوڑی دیر مین بدل جاتی ہی اور عظیم اور سریع اور مختلف ہو جاتی ہی پانچوین یہ کہ جب سے آتی ہی اور جبتک
کہ ٹوٹ جاتی ہی بارہ ساعت سے زیادہ اور چار ساعت سے کم اُسکی مدت نہین ہوتی اور یہ خاص علامت ہی اور جو ایسی نہو غب خالصہ نہوگی چھٹے یہ کہ تپ کی نوبتین
سات سے زیادہ نہون بشرطیکہ کوئی خطا واقع نہو اور شاید کہ چار نوبت مین ٹل جائے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ ایک نوبت مین ہی عرق یا بول کے ادرار سے
یا قے اور اسہال صفراوی کے سبب گذر جاتی ہی ساتوین یہ ہی کہ جب تپ اُترنے لگے پسینا بہت آئے اور جسوقت تپ مین پانی پینے کا اتفاق ہو جلد

پر تری ظاہر ہو گویا عرق آئیگا آٹھوین یہ کہ بیخوابی اور بیقراری اور پیاس کی زیادتی اور غثیان اور قے اور اسہال صفراوی اور صداع اور اُسکے مانند اور کلام سے نفرت اور غصہ وغیرہ زیادہ ہو لیکن غب لازمہ کی بیقراری اور اعراض کے برابر نہین نوین یہ کہ صداع کے ساتھ سر مین گرانی نہو اور اگر ہو تو نہایت کم ہو اور زبان اور مُنھ خشک ہو اور مزہ کڑوا ہو اور پہلی دوسری تیسری نوبت لرزہ اور جاڑا بہت زور سے ہو پھر جتنا زمانہ گذرتا جاے ہلکا پڑتا جاے مگر جبکہ بدپرہیزی اور سوء تدبیری کے سبب مادہ کی مدد پہونچتی رہے اور اکثر یہ تپ جوان عمر والون کو اور گرم ہوا مین اور اُن لوگون کو جنکا مزاج گرم خشک ہو اور سخت مشقت اُٹھائین اور مدت دراز روزہ رکھین اور اُن لوگون کو جنکے کھانے اور پینے مین گرم اور خشک چیزین بہت آئین عارض ہوتی ہین علاج ہر صبح سکنجبین دین یا شراب غورہ یا شراب ریواج یا شراب آلو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیرۂ خرفہ وغیرہ سے جو کچھ سرد و تر ہو تسکین کرین اور اس تپ مین آب انار ترش و شیرین سب چیز سے بہتر ہے گو دواسیت نچوڑین اور کچھ ایک شکر ملا کر دین تاکہ حرارت کو بھی دبلے اور گودے کی قوت سے طبیعت کو نرم کرے اور اگرچہ یہان سب کام سے ضرور تر یہ ہے کہ مزاج کی تباہی کو اصلاح کرین اور حرارت غریبہ کو بجھائین لیکن اُسکے ساتھ مادہ سے بھی غافل نہون یعنی ایسی تدبیر کرتے رہین کہ مادہ کم ہو اور استفراغ نضج کے بعد کرنا چاہیے اور استفراغ مین مادہ اور طبیعت کے میلان کی رعایت کرین اور اگر دیکھین کہ طبیعت خود بخود مادہ کو جیسا کہ چاہیے دفع کرتی ہے تحریک نکرین بلکہ اگر ہر روز طبیعت کو فراغت سے ایک دفعہ یا دو دفعہ اجابت ہوتی ہے تلیین طبیعت کی تدبیر کرنی کچھ ضرور نہین اور نہین تو ضروری ہے جیسا کہ حکما نے کہا ہے کہ اگر قوت وفا کرے جنگل اول طبیعت کو نرم نکرین کشکاب اور جو کچھ غذا کی جنس سے ہو نہ دین اور جہان کہین کہ تپ سے صداع اور بیقراری ہو نرم حقنہ سے یا شیاف ملائم سے طبیعت کا نرم کرنا بہتر ہے اور استفراغ میلان مادہ کے موافق اسطرح ہوتا ہے کہ اگر غثیان ہو قے کرائین بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو اور قے آسان ہو اور اگر بعد نضج اور قے اور قرص مسہل دین اور اگر بول کا تقاضا ہوتا ہے اور ادرار کامل نہین ہوتا مدرات پلائین اور اگر پوست پر بخار تر ظاہر ہو اور عرق کامل نہ آسکے تعریق مین کوشش کرین اور اگر میلان مادہ کا کسی طرف کو معلوم نہو اور استفراغ کی ضرورت ہو تو اسہال کو موافق سمجھین اور اس تپ کی تدبیر مین اصل یہ ہے کہ نوبت کے دن جو چیز کہ غذا کے مشابہ ہو جیسے کشکاب وغیرہ کچھ نہ دین اور آب تخم خرفہ اور سکنجبین یا آب تمرہندی اور آب تربز وغیرہ پر قناعت کرین اور اگر نہایت قوی ہو کچھ ایک طباشیر پیسکر ان چیزون مین بڑھائین اور جسوقت جاڑا اور لرزہ شروع ہو سکنجبین گرم پانی مین ملا کر دین کہ شاید قے آجاے اور مادہ صفرا نکل جاے اور اگرچہ قے نہ آسکے مگر تہوع کی قوت سے تپ کا مادہ بہ نکلے غرضکہ ہر صورت مین جلد لرزہ کو تسکین ہو اور جسوقت کہ تپ اُتر جائے پانون گرم پانی مین رکھین اور مالش کرین تاکہ تپ کی حرارت کا بقیہ سر مین سے کھنچ آئے اور اُسوقت مین سکنجبین ہی موافق ہے اور سکنجبین کو پانچوین اور چھٹی نوبت کے دن دین بزوری ہونی چاہیے اور اس تپ مین سرد پانی لرزہ اور جاڑا دور ہونیکے بعد دے سکتے ہین کہ مفید ہے خاص کر اُس صورت مین کہ احشا مین کوئی امر مانع نہو اور تپ ٹوٹنے کے بعد کشکاب مناسب ہے اور تپ کے شروع سے لیکر جب ساتوان دن گذر جائے حمام کرنا جائز ہے اگرچہ نضج کے آثار ظاہر نہون خصوصاً جس شخص کو حمام کی عادت ہو فائدہ ابتدا تبرید مین افراط نکرین مگر جہان کہین کہ حرارت حد سے زیادہ ہو اور خوف ہو کہ محرقہ نہو جائے اور اگر ممکن ہو نوبت کے دن کھانا نہ دین اور شکم خالی رکھین لیکن اگر ظہر کے بعد مثلاً آتی ہے ممکن ہے کہ صبح ہی تھوڑا سا کشکاب رقیق دین اور اگر بیمار بالکل حریص ہو یا لڑکا ہو کہ غذا سے صبر نکر سکے اور کشکاب پر اکتفا نکرے تو ناچار غذا ضرور دے سکتے ہین مگر جسقدر نوبت کے وقت سے پہلے دین بہتر ہے اور کشکاب یہان سب غذاؤن سے زیادہ مفید ہے اور دوسرے

مزورات کہ تمر ہندی اور زردآلو اور انار اور معشوق اور کدو اور کاہو اور کشنیز تر اور پالک اور مونگ مقشر اور چانول وغیرہ سے جو کچھ کہ مناسب ہو بنا دین اور بعض غذا مین ترشی کا ملانا لازم سمجھین اگر سرفہ اور زکام مانع نہو خاصکر مزروہ کہ بے ترشی نکھانا چاہیے کیونکہ اس بات کا خوف ہو کہ لطافت کے سبب صفرانہ بنجائے جیسا کہ حکما نے کہا ہو کہ اگر معدہ مین کچھ بھی صفرا ہوتا ہو اُسمین کدو صفراوی بنجاتا ہو مگر جب کہ کسی ترش چیز سے خاص کر غورہ سے اصلاح کرین انتباہ اگر سو تدبیر نہو اس تپ کی نوبتین سات سے زیادہ نہین بڑھتین اور جس دن سے کہ آتی ہو اور جسدن تک کہ بالکل ٹوٹ جاتی ہو سب چودہ دن ہوتے ہین اگر بیمار سے کوئی بد پرہیزی اور طبیب سے کوئی غلطی سرزد نہو سو چاہیے کہ پانچوین نوبت کے بعد غذا بہت کم اور بہت سبک دین اور چھٹی نوبت کے بعد کہ آرام کا تیرھوان دن ہو اس دن مین کشکاب یا آب انار پر قناعت کرین اور کوئی دوسری غذا ندین تاکہ ساتوین نوبت مین بحران کامل ہو اور غایت الٰہی سے تپ موقوف ہو اور جاننا چاہیے کہ نوبت کے دن کسی تپ مین مسہل نہ دین اور گرم ہتون مین جبتک کہ میوون کے پانی سے کام نکلے اور کوئی چیز استعمال نکرین کہ بعضے طبیبون نے کہا ہو کہ جس دوا مین گرمی اور سختی یعنے اُسمین خشونت ہو یہان اُس سے بچنا لازم ہو تاکہ تپ محرقہ نہو جائے اور سرسام نہ پیدا کرے اور مغز فلوس تمر ہندی کے ساتھ یا آب کاسنی مین حل کرکے یا کشنک جو کے پانی مین ملا کر دینا مسہل مبارک ہو اور اگر کچھ ایک روغن بادام یا روغن گل بھی اضافہ کرین امعا کے لیے بہتر ہو اور گرم ہتون مین اولی یہ ہو کہ ترنجبین ندین اور اگر ضرورت پڑے بدون تمر ہندی اور آب آلو کے ندین اور اگر ترنجبین کے بدلے شیرخشت داخل کرین بڑی احتیاط کی بات ہو کیونکہ ترنجبین بھی کہو کی طرح گرم معدہ مین صفرا ہو جاتی ہو اگر ترشی سے اُسکی اصلاح نکرین اور محمد زکریا کہتا ہو کہ اگر قوت مددگار ہو بیس درم ہلیلہ مقشر چکے ہوے پانی مین ایک رات دن تر رکھین پھر ملکر چھانکر بیس درم ترنجبین اُسمین ملا کر آرام کے دن صبح کے وقت بہتر ہو اور احتیاط کی بات یہ ہو کہ تھوڑا سا آب آلو یا آب تمر ہندی بھی داخل کرین جیسا کہ ہم اُسکی وجہ کہ چکے ہین اور شیرخشت اُسکی عوض لین بہت مستحسن ہو اور جب کہ بحران کے بعد کچھ حرارت کا بقیہ رہے سکنجبین شیرۂ کاسنی شیرۂ تخم خیارین کے ساتھ دین اور پرہیز کا سلسلہ نہ توڑین جبتک کہ حرارت بالکل زائل ہو اور زائل ہونیکے بعد اور تین دن تک اسی طرح پر لحاظ رکھین پھر آہستہ آہستہ غذا کو بڑھاتے بڑھاتے عادت پر آجائین اور باقی تدابیر مثلاً مُنہ کی خشکی اور پیاس وغیرہ کا ازالہ محرقہ مین مفصل گذر چکا احتیاج کے موافق وہان تلاش کرین چوتھی نوع غب دائرہ غیر خالصہ کے بیان مین یہ تپ اُس صفرا سے پیدا ہوتی ہو کہ رطوبات مین ملا ہو اور اسقدر ملجائے کہ دونون مین امتیاز نہو سکے اور اُسکی چند علامتین ہوتی ہین ایک تو یہ کہ اُسمین جاڑا اور لرزہ غب خالصہ کے جاڑے سے بہت دیر رہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہو کہ لرزہ بہت نہین آتا اور حرارت بہت تیز نہین ہوتی اور خالصہ کی حرارت سے بہت کم ہوتی ہو دوسرے یہ کہ نوبت کے وقت مین انتظام نہو اور اُسکی نوبت بارہ ساعت سے زیادہ ہوتی ہو اور شاید کہ چوبیس یا تیس ساعت تک بیمار تپ مین مبتلا رہے اور آرام کا زمانہ بھی دراز ہوتا ہو اور شاید کہ اڑتالیس ساعت آرام رہے اور اُس سبب سے گمان پڑے کہ تپ ربع ہو اور حال یہ ہو کہ غب غیر خالصہ ہو تیسرے یہ کہ اُسکی نوبتون کی حد اور تعداد معین نہین لیکن سات نوبت سے توالبتہ زیادہ ہی ہوتی ہین اگرچہ تدبیرین درستی اور خوبی ہو چوتھے یہ کہ نضج بہت دیر مین ظاہر ہو اور عرق خالصہ کی نسبت کم آئے اور سر مین گرانی ہو اور بدن بہت دبلا نہو اور کرب اور کاہلی اور بیخوابی ہو لیکن حد سے زیادہ نہو اور ضعف معدہ اور مُنھ مین بیمزگی پیدا ہو پانچوین یہ کہ بول غلیظ اور رنگین ہو اور کبھی اس سبب سے کہ سر مین گرانی ہوتی ہو اور زیادہ دماغ

کی طرف جاتا ہی کم رنگ یا سفید ہوتا ہی اور نبض نوبت کے آغاز مین ضعیف اور صغیر متفاوت ہوتی ہی اور آخر مین مختلف ہو جاتی ہی اور عظم اور قوت مین اسقدر نہین ہوتی ہی جیسے کہ خالصہ مین ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ اگر صفرا رطوبت پر غالب ہوگا اُسکی علامت خالصہ کی علامت سے قریب قریب ہوگی مثلاً نوبت کی کوتاہی اور نافض کی شدت اور عرق کی کثرت اور بول اور براز کی زردی اور مُنھ کی تلخی اور خشکی اور پیاس کا غلبہ اور خواہ کسی طرح پر ہو اُسکے اعراض کی شدت خالصہ کے اعراض کی شدت سے گھٹ کر رہتی ہی اور اگر رطوبت صفرا پر غالب ہو اُسکی علامت بلغمی کی علامت سے قریب قریب ہوتی ہین اور اگر دونون مادے قوت مین برابر ہین علامات بھی ویسے ہی اِس کے بیچ بیچ مین ہونگے سو جسقدر اُسکی نوبت بارہ ساعت سے زیادہ ہوگی اُسی قدر غب خالصہ سے اُسکو دوری ہوگی علاج غور سے دیکھین کہ کونسا مادہ غالب ہی اُسی کے موافق معالجہ کرین مثلاً اگر صفرا غالب ہو اُسکا علاج غب خالصہ کے قریب قریب سمجھین اور اگر رطوبت غالب ہو تو اُسکا علاج نائبہ بلغمی کے قریب ہی غرض کہ غیر خالصہ کے علاج کو خالصہ سے اُسی قدر فرق ہی کہ جسقدر اُسکو اور اُسکو دوری ہی اور جان لینا کہ اگر قارورہ غلیظ اور رنگین ہو اول فصد بہتر ہی اور اکثر جب فصد کیجاتی ہی تلیین کی حاجت نہین پڑتی اور اگر کوئی امر فصد کو مانع ہو تو تلیین طبیعت کے سوا کوئی چارہ نہین اور جبتک کہ نضج کا اثر ظاہر نہو مسہل قوی نہ دین بلکہ اگر رطوبت غالب ہو مسہل خفیف بھی مناسب نہین جبتک کہ نضج ظاہر نہو مگر اُس صورت مین کہ خلط جگہ بدلنے لگے اور قلق پیدا کیے اس حالت مین ناچار اسہال کی ضرورت پڑتی ہی اور جان لین کہ اس تپ مین سرد شربتون اور سرد غذاؤن کے دینے مین بہت دلیری نکرین بلکہ چاہیے کہ نضج اور اسہال اور ادرار اور قی اور تفتیح مسام اور تعریق اور مادہ کے تنقیہ مین زیادہ کوشش کرین خصوصاً اگر رطوبت غالب ہو یا صفرا کے برابر ہو اور اس حالت مین عمدہ تر تدبیر یہ ہی کہ دو تین دن کے بعد خصوصاً نوبت ابتدا مین قی کرائین اور جو مادہ کہ غالب ہو اُسکا دفع کرنا زیادہ تر ضروری ہی اور اسی طرح حرارت کی رعایت اور نضج کی امداد اور مسہل کی تجویز حاجت کے موافق کرسکتے ہین مثلاً اگر تسکین مطلوب ہو جو کچھ کہ خلاصہ مین ہی مفید ہوگا ضرورت کے موافق کام مین لائین اور سکنجبین سادہ اور بزوری بارد فائدہ کرتی ہی اور اگر رطوبت کی تلطیف اور نضج کی حاجت پڑے کشکاب مین نخود اور تخم بادیان اور صعتر اور زوفا اور پودینہ اور سنبل جو کچھ کہ مناسب ہو پکا کر دین اور اگر جَو اور نخود برابر لیکر کشکاب بنائین بہت خوب ہوتا ہی اور سکنجبین بزوری معتدل یا چار یا گلقند یا سکنجبین ملاکر اور آب بادیان گلقند ملاکر نضج کے لیے مخصوص ہی اور اگر گلقند عسلی بادیان کے مطبوخ مین یا اُسکے عرق مین ملاکر چھانکر اور سرکہ ملاکر سکنجبین بنائین مادہ کی تلطیف اور نضج مین جلد اثر کرتا ہی جہان کہین کہ رطوبت غالب ہو اور جہان کہین کہ رطوبت برابر یا کم ہو چاہیے کہ گلقند قندی گرم پانی مین ملین اور کچھ ایک تخم بادیان اُسمین پکا کر صاف کرین اور سرکہ ڈالکر سکنجبین بنالین اور جسوقت نضج کا اثر ظاہر ہو اور طبیعت مین قبض ہو باہستگی مسہل دین اور یہان سب سے بہتر مسہل یہ ہی کہ گلقند سکنجبین مین ملائین اور تھوڑا مغز خیار شنبر اُسمین حل کر کے دین اور ممکن کہ کچھ ایک تربد بھی اُسمین بڑھائین اور قرص بنفشہ اور شراب فسنتین موافق ہی اور اگر آدھا درم تربد سفید یا آدھا درم غاریقون یا آدھے درم کے برابر سقمونیا لیکر اور شربت وردہ مکرر مین یا گلقند مین ملاکر دین مسہل لطیف اور سبک ہو جاتا ہی اور اگر تربد اور غاریقون ہر ایک آدھے درم کے برابر اور ایک دانگ سقمونیا تینون کو جمع کر کے شربت سکنجبین یا شربت گلاب مین گوندھ لین خوب عمل کرتے ہین اور اگر زیادہ قوی چاہین معجون خیار شنبر دین اور جان لین کہ جبتک چودھوان دن نہ گذرے مسہل قوی نہ دینا چاہیے اور استفراغ کے بعد قرص گل نہایت خوب ہین فائدہ لرزہ کے وقت گرم پانی کپڑون کے نیچے رکھین اور ہاتھ اور پانون اُسمین رکھنے بہت فائدہ کرتا ہی اور حمام نضج کے بعد مناسب ہی اور نضج سے پہلے مضر اور کہتے ہین کہ شراب سفید اور رقیق غب خالصہ مین اور غیر خالصہ مین اُسکے طالبون کو مفید ہی بشرطیکہ اُس بیماری

مین پیاس اور سر یا آنکھ مین درد نہو اور نہین تو ضرر کرتی ہی خاص کر خالصہ مین اور جہان کہین کہ مادہ محدب جگر کی طرف مائل ہو اور داہنی پسلی کے نیچے بوجھ معلوم ہو اس صورت مین مدرات کا استعمال کرنا بہتر ہی مگر وہ مدر بہت قوی اور نہایت گرم نہو اور شیرۂ تخم کاسنی بادیان خیارین خرپزہ اور سکنجبین مدر موافق ہی اور تخم کرفس کا بھی مضائقہ نہین اگر صفرا کا غلبہ نہو اور دوسرے تدابیر جیسے نوبت کے دن غذا کا بند کرنا اور اُس دن مین مسہل نہ دینا اور سر سے بخار کا جذب کرنا اور غذاؤن کا اختیار کرنا اور اُسکے سوا اُنکا وہی حال ہی کہ خالصہ مین گذرا **قرص بنفشہ** کی ترکیب بنفشہ خشک دس درم تربد سفید ایک درم رب السوس آدھا درم سقمونیا ایک دانگ کوٹ چھان کر پانچ درم شکر سرخ ملا کر گرم پانی کے ساتھ کھلائین **شراب افسنتین** افسنتین رومی پانچ درم تربد سفید مقشر نیم کوفتہ دو درم سنبل ایک درم گل سُرخ پندرہ درم تین سیر پانی مین جوش دین جب سیر بھر باقی رہے صاف کرین اور ہر صبح چالیس درم لیکر دس درم شکر ملا کر دین اور اگر ایک درم صبر بھی اُسکے ساتھ دین زیادہ قوی ہوتا ہی **معجون خیارشنبر** تربد سفید چالیس درم بنفشہ تیس درم نمک ہندی رب السوس ہر ایک سات درم بادیان انیسون مصطگی ہر ایک پانچ درم سقمونیا دس درم لب خیارشنبر سو مثقال روغن بادام چالیس درم قند اور شہد ہر ایک ایک سو مثقال لب خیارشنبر کو شہد اور قند مین ملائین اور باقی دوا کوٹ چھان کر روغن بادام سے چکنا کرین اور اُسمین ملائین خوراک پانچ مثقال نہایت سات مثقال **قرص گل** جہان کہین کہ صفرا رطوبت پر غالب ہو نفع کرتا ہی گل سُرخ دس درم سنبل تین درم تخم کاسنی مغز خیار بادرنگ ہر ایک چار درم اصل السوس پانچ درم کوٹ کر چھان کر قرص بنائین خوراک ایک مثقال دوسرا نسخہ کہ اگر صفرا اور بلغم برابر ہون فائدہ کرتا ہی گل سرخ دس درم سنبل دو درم تخم کاسنی پانچ درم مصطگی ایک درم خوراک ایک مثقال ابتداء جسقدر انتہا زیادہ نزدیک آنے لگے زیادہ لطیف دین اور آرام کے دن زیربایا غوریا اور انار بیا اور دراج اور تیہو اور چوزۂ مرغ خانگی دینا چاہیئے اور حرکت اور ریاضت مناسب نہین اور اگر ممکن ہو تو نوبت کے دن کشکاب اور غذا کچھ نہ دین اور سکنجبین پر قناعت کرین اور اگر ممکن نہو تپ کے آخر مین کشکاب شکر ملا کر یا سبوس کا پانی روغن بادام اور شکر ملا کر یا تھوڑا سا گیہون کا آٹا بھنا ہوا سرد پانی مین اور شکر ملا کر دے سکتے ہین اور خمیری روٹی کا ٹکڑا شربت مناسب کے ساتھ دینا میرے نزدیک بھنے آٹے سے بہتر ہی اور ظاہر ہو کہ غب غیر خالصہ کبھی چھ مہینے تک باقی رہتی ہی خواہ کتنا ہی عمدہ علاج ہوتا رہے اور اسی طرح اُسمین ٹال بڑھ جاتی ہی اور تہبج اور سُستی پیدا ہوتی ہی **پانچوین نوع شطر الغب کے بیان** مین یہ تپ بلغم اور صفرا کی ترکیب سے پیدا ہوتی ہی مگر ہر ایک کے تعفن کا مکان علیحدہ علیحدہ ہوتا ہی اور اُنمین فرق ظاہر ہوتا ہی اور چونکہ ان دو خلطون کی کثرت اور قلت اور رقت اور غلظت خوب ملنے نہ ملنے کی وجہ سے اس تپ کی کوئی حد معین نہین اور اعراض مختلف ہوتے ہین اس سبب سے علامات کا جیسا کہ چاہیے ہرگز نہین ہو سکتا کیونکہ کبھی تو غب دائرہ بلغمی دائمہ کے ساتھ ملجاتی ہی اور بعض اسکو شطر الغب خاص کہتے ہین اور کبھی غب لازمہ بلغمی دائرہ سے اور کبھی غب دائرہ بلغمی دائرہ کے ساتھ اور کبھی غب بلغمی لازمہ کے ساتھ اور باوجود اسکے کبھی صفرا بلغم پر غالب ہوتا ہی یا دونون برابر غرضکہ کھلی اور پکی علامت یہ ہی کہ ایک دن تو تپ بہت دراز اور نرم ہوتی ہی اور ایک دن بہت سُبک لیکن بہت گرم ہوتی ہی اور بھڑکاتی ہی اور یہ اُس صورت مین ہوتا ہی کہ دونون مادے دائرہ ہون کیونکہ بلغمی تو خود ہی ہر روز رہتی ہی اور صفراوی دائرہ ایک دن چھوڑ کر آتی ہی سو جس روز کہ صفراوی اور بلغمی جمع ہوتی ہین اعراض بھی شدت سے ہوتے ہین پھر ایک دن فقط تپ بلغمی کے اعراض ہوتے ہین اور دوسرے دن بلغمی کے اعراض اور صفراوی کے دونون اکٹھے ہو جاتے ہین اور یہ تحقیق ترکیب مبادلہ مین ہو سکتی ہی

ط یعنی غذاؤن کا [illegible] ۱۲

اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک نوبت مین دو دفعہ یا تین دفعہ قشعریرہ پیدا ہو کیونکہ ابھی ایک تپ تمام نہین ہوتی کہ دوسری تپ شروع ہو گئی یا تپ کے اندر ہی دونون مادے زور کرتے ہین اور دوسرے آثار تپ کے موافق اُنکے اعراض لازمہ سے کہ گذر چکے تلاش کرین مثلاً اگر بلغم غالب ہو نوبتین زیادہ دراز ہونگی اور قشعریرہ اور لرزہ بہت ضعیف اور نبض بہت دبی ہوئی اور اطراف سرد ہون اور بہت دیر مین گرم ہون اور اگر صفرا غالب ہو نوبت بہت کوتاہ اور پیاس زیادہ ہوتی ہی اور پسینا زیادہ آتا ہی اور لرزہ اور جاڑا بہت قوی ہوتا ہی اور جلد گذرتا ہی اور بول رنگین ہوتا ہی اور اگر صفرا اور بلغم دونون برابر ہون اعراض بھی برابر ظاہر ہون اور کبھی شطر الغب مین مادۂ بلغمی صفرا کو زیادہ دشوار کرتا ہی اس سبب سے صفرا کی نوبتین زیادہ دراز ہو جاتی ہین اور بحران مین بہت دیر لگتی ہی اور کبھی مادۂ صفرا بلغم کو لطیف کرتا ہی اور جلد پکاتا ہی اس سبب سے بلغمی کی نوبتین بہت ہلکی ہو جاتی ہین اور بحران جلد ہوتا ہی غرضکہ حمیات مرکبہ ہر حالت مین بہت دشوار ہین اور دیر مین جاتی ہین اور کبھی شطر الغب نو مہینے تک یا زیادہ رہتی ہی اور شاید کہ حادہ ہو جائے یا کھینچکر دق مین لیجائے علاج دوا اور غذا کا وہی طریق ہی کہ غیر خالصہ مین گذرا اور اسی جگہ رعایت اوقات اور غلبہ اخلاط کا لحاظ بیان کیا گیا اور واجب ہی کہ حرارت کے بجھانے سے استفراغ مین زیادہ کوشش کرین اور یہ عام ہی کہ استفراغ اسہال سے ہو یا قی یا ادرار یا تعریق سے لیکن جبتک کہ نضج ظاہر نہو مسہل سے استفراغ نکرین مگر جبکہ طبیعت مین قبض ہو ملیّنات دے سکتے ہین اگرچہ نضج ظاہر نہو اور تلیین طبیعت کے لیے آب لبلاب نہایت عمدہ ہی سو اگر بلغم غالب ہو گلقند کے ساتھ اور اگر صفرا کو غلبہ ہو ترنجبین یا شیرخشت کے ہمراہ دین اور اگر دونون برابر ہون مغز فلوس خیار شنبر اور آب تمر ہندی اور کچھ ایک تربد کے ساتھ دین اور تعریق اور غذا اور نضج اور اسہال اور ادرار کی وہی تدبیر ہی کہ غیر خالصہ مین گذری اور جالینوس کہتا ہی کشکاب مین کچھ ایک فلفل ملا کر دینا اس تپ مین مفید ہی خصوصاً اگر بلغم غالب ہو قرص گل کہ اس تپ مین نفع کرتا ہی خاصۃً اگر صفرا غالب ہو گل سُرخ چھ درم تخم حماض صمغ عربی ہر ایک چار درم نشاستہ زرشک ہمدانہ یا اُسکا عصارہ اور طباشیر تخم خرفہ ہر ایک دو درم کتیرا زعفران سنبل ریوند چینی ہر ایک ایک درم کافور ایک دانگ خوراک ایک درم دوسرا نسخہ کہ جب اس تپ کے ساتھ سعال اور اسہال ہون نفع کرتا ہی سنبل عود زعفران ہر ایک تین درم عصارۂ زرشک دو درم ریوند چینی غنچہ گل سُرخ لک طباشیر صمغ عربی بریان کہربا ہر ایک پانچدرم تخم خرفہ بریان چھ درم گل ارمنی سات درم خوراک ڈیڑھ درم دوسرا نسخہ کہ پرانی تپون کے آخر مین نفع کرتا ہی گلسرخ اصل السوس ہر ایک چار درم ترنجبین تین درم سنبل افسنتین رومی طباشیر ہر ایک دو درم خوراک دو درم حب مسہل کہ نضج کے بعد دے سکتے ہین ایارج فیقرا ایک درم شحم حنظل آدھا درم سقمونیا ڈیڑھ دانگ کتیرا دو دانگ مقل ایک دانگ معمول کے موافق گولیان بنالین دوسرا نسخہ پرانی تپون مین ہر رات دو درم دین مصطگی ہلیلہ زرد ریوند چینی عصارۂ غافث عصارۂ افسنتین گل سُرخ ہر ایک ایک درم زعفران آدھا درم کاسنی کے پانی مین ملا کر گولیان بنالین اور بعضے نسخون مین ہلیلہ زرد کے عوض صبر سقوطری لکھا ہی اور اگر عصارہ غافث اور عصارۂ افسنتین میسر نہو غافث اور افسنتین اسکے عوض دے سکتے ہین فائدہ خفائے علائی مین لکھا ہی کہ اگر تپ ایک دن آئے اور دوسرے دن بالکل اُسکا اثر نہو غب خالصہ ہوتی ہی بشرطیکہ دوسری خالصہ سے مرکب نہو اور اگر دوسرے دن تپ آئے اور ضعیف سا اثر ظاہر ہو غیر خالصہ ہوگی اور اگر ایک دن تپ شدت سے آتی ہی اور دوسرے دن بھی آتی ہی مگر اس سے بہت کم شطر الغب ہوتی ہی اور کبھی تین غب خالص مرکب ہو جاتی ہین اور شطر الغب کی طرح ایک دن کم اور ایک دن زیادہ آتی ہین اسلیے کہ ایک دن ایک غب

کی نوبت ہوتی ہی اور دوسرے دن دو غب کی نوبت اور دو غب کے جمع ہونے سے اُسدن تپ کی شدت ہوتی ہی جیساکہ غب مین بیان کیا گیا اور جاننا چاہیئے کہ غیر خالصہ اور شطر الغب جمیع امور مین باہم یکسان ہین کیا علامات مین کیا معالجات مین اور مرکب تپون مین سے ان دونون کے سوا کسی اور تپ کا نام نہین تیسری قسم حمیات بلغمیہ بسیطہ کے بیان مین اور ان سبب سے کہ بلغم کبھی رگون کے اندر اور کبھی رگون کے باہر متعفن ہوتا ہی ہم اُسکو دو نوع مین بیان کرتے ہین پہلی نوع وہ ہی کہ بلغم رگون کے باہر متعفن ہو مثلاً معدہ اور دماغ اور ریہ وغیرہ اعضا مین جونسا عضو کہ خالی ہو اُسکو نائبہ اور مواظبہ کہتے ہین کیونکہ اُسکی نوبت ہر روزہ ہوتی ہی اور بلغمی تپ کی چند علامت ہین ایک تو یہ کہ بول سفید اور رقیق پانی سا ہو مگر مرض کی انتہا مین سُرخ اور تیرہ ہو جاتا ہی دوسری یہ کہ نبض ضعیف اور صغیر مختلف ہو اور آخر مین متواتر شدید الاختلاف ہو جاے تیسری یہ کہ پیاس نہو مگر جبکہ بلغم شور ہو کیونکہ پیاس اسکو لازم ہی لیکن صفرا کی پیاس کے برابر نہین ہو سکتی چوتھی یہ کہ تپ کے شروع مین اکثر غشی پڑتی ہی کیونکہ تپ بلغمی کسی حالت مین ضعف معدہ سے خالی نہین ہوتی یہی وجہ ہی کہ اُسمین غذا کی اشتہا باطل ہو جاتی ہی اور بعض اطبا نے کہا ہی کہ ضعف معدہ اس تپ کا خاصہ لازم ہی کہ جیساکہ ربع کو طحال لازم ہی اور درد سر پانچوین یہ کہ بدن کا رنگ ایسا ہو جاے جیسا سیسے کا ہوتا ہی اور مُنھ پہ تہبیج اور بدن پر ترہل ہو اور اکثر پہلو مین نفخ ہوتا ہی اور طحال بھی بڑھ جاتی ہی چھٹی یہ کہ مُنھ تر ہو اور تلخ نہو اور براز نرم اور رقیق آئے اور قی یا اسہال بلغمی پیدا ہون ساتوین یہ کہ عرق بہت کم آئے اور اگر آئے ہمیشہ نہ آئے لیکن کبھی کبھی تر نجار پوست پر معلوم ہو گویا عرق آنیوالا ہی اور یہ عرق کی کمی ابتدا مین ہی ہوتی ہی اور جب مادہ پک کر لطیف ہو جاتا ہی بہت آتا ہی آٹھوین یہ کہ اُسکی حرارت صفراوی کے برابر ہرگز نہین ہوتی اور اُسکی نوبت اٹھارہ ساعت سے زیادہ ہوتی ہی اور آرام چھ ساعت ہوتا ہی اور یہ تپ اگرچہ ٹوٹ جاتی ہی لیکن تپ کا اثر کچھ ایک باقی رہتا ہی یہانتک کہ پھر غلبہ کر آتی ہی اور تپ مزمن اور دیرپا ہی کہ مہینون رہا کرتی ہی نوین یہ کہ جاڑے اور لرزہ سے شروع ہو اور جس قسم کا بلغم ہوگا اُسی کے موافق جاڑے اور لرزہ مین شدت اور تخفیف ہوگی مثلاً اگر زجاجی ہوگا لرزہ شدید ہوگا اور اگر ترش ہوگا جاڑا شدت سے ہوگا اور اگر مالح ہوگا ابتدا مین قشعریرہ ہو اور لرزہ ہلکا سا ہو اور جاڑا بھی شدت سے نہوگا اور بلغم حاد تپ کا مادہ ہی اکثر تو یہ ہی کہ کئی نوبت مین قشعریرہ اور ناقص بالکل نہون غرض ہر صورت مین اُسکا جاڑا دوسری تپون سے کمتر ہوگا اسلیئے کہ یہ طبیعی سے قریب ہی اور جاننا چاہیئے کہ بلغم طبیعی ایک رطوبت سفید قوام دار اور بے مزہ ہی اور بلغم ناطبیعی کا مزہ یا تو شیرین ہوتا ہی یا شور یا ترش اور اگر بہت گرم ہو جاے اور شور سے زیادہ تیز ہو جاے اُسکو بورقی کہتے ہین اور صفرا کے حکم مین ہوتا ہی اور کبھی بلغم کا قوام ایسا ہو جاتا ہی جیسا گلا ہوا شیشہ یعنی کانچ سفید ہوتا ہی اُسکو زجاجی کہتے ہین دسوین یہ کہ جب بدن پر ہاتھ رکھکر دیکھین حرارت برابر نہو اور جسوقت کسی جگہ پر ہاتھ رکھکر چھوڑین وہ جگہ زیادہ نرم ہو جاے گویا کوئی چیز بہت گرم بدن کے اندر سے اوپر آتی ہی فائدہ یہ تپ اکثر لڑکون اور عورتون اور خصی اور مرطوب اور ان لوگون کو کہ بلغم افزا چیزین زیادہ کھائین اور استفراغ کم کرین اور سرد و تر ہوا مین پیدا ہوتی ہی اور اُسکی نوبت اکثر دوپہر سے پہلے ہوتی ہی اسکے بعد دن کے درمیان مین ہوتی ہی علاج نیک تدبیر یہ ہی کہ ایک ہفتہ تک سکنجبین سادہ عسلی اور کشکاب کچھ ایک بادیان اور نخود مین پکا ہوا اور بالعسل زوفا مین پکا ہوا دیتے ہین اور اسی طرح سکنجبین اور گلقند گلاب اور بادیان وغیرہ کے ہمراہ جس چیز مین کچھ تلطیف ہو اور ایک ہفتہ کے بعد قی کرائین اگر کوئی امر مانع نہو اور قی کرنا اُسوقت بہتر ہی کہ نوبت شروع ہو اور سکنجبین عسلی یا قندی مادہ کی رعایت سے گرم پانی مین ملاکر دینا سب مقیات سے بہتر ہی لیکن ہمیشہ

ہی کہ سکنجبین اور گرم پانی بہت سا دین اور جو کچھ آسان نکل آئے اُسی پر اکتفا کرین اور قی مین بہت لاگ نکرین کیونکہ اگر سکنجبین نہ نکلے تب بھی مفید ہی اور تب کے مادے کو لطیف کرتی ہی اور امعا مین اُتار دیتی ہی اور اگر مادہ غلیظ ہو سکنجبین آب ترب یا طبیخ تخم ترب ملا کر قی کے لیے دین اور فم معدہ کی تقویت کا زیادہ خیال رکھین اور تقویت کے لیے گلقند کچھ ایک انیسون ملا کر کھانا اور پودینہ اور مصطگی چبانا اور سک کا ضماد فم معدہ پر کرنا مفید ہی اور جہان کہین کہ قی خودبخود بے تکلف آتی ہی اُسکو ہرگز نہ روکنا چاہیے خاص کر ابتدا مین مگر جب کہ قی افراط سے ضعف کا خوف ہو یا خشکی پیدا ہوا اور جب اُسکو بند کرنا چاہین شربت پودینہ اور میبہ مناسب ہین ابتدا مین گلقند اور سکنجبین کے سوا تلیین طبیعت کے لیے اور کچھ مناسب نہین لیکن اگر قوت قوی اور طبع مین قبض ہو اور ایک ہفتہ گذر چکے ہر رات مین دوا ءالتربد کا دینا نہایت مفید ہی اگرچہ نضج کا اثر ظاہر نہو اور جس رات مین دوا ءالتربد دین چاہیے اُسکی صبح پانچ درم گلقند کھلائین اُسکے بعد دس درم سکنجبین عسلی پلائین اور اگر طبیعت کو ہر روز دوبار بفراغت اجابت ہوتی ہی یہ دوا نہین دے سکتے جو قانون کہ شطر الغب مین گذرا اُسپر عمل کرین اور جبتک چودہ دن سکنجبین بزوری اور قرص دینا نہ چاہیے فائدہ اگر اس تپ مین بول غلیظ اور رنگین ہو اور کوئی امر مانع نہو فصد کھولین اور جس قسم کا بلغم ہو اُسی کے موافق دوائین اور غذائین اختیار کرین مثلاً اگر بلغم شور تپ کا مادہ ہی گرم چیزین نہ دین بلکہ سرد دواؤن مین ملا کر دین چنانچہ برودت غالب رہے کیونکہ بلغم شور صفرا کے حکم مین ہوتا ہی اور اگر بلغم شیرین ہو ایسی چیزین دین کہ گرمی اور لطافت مین معتدل ہون مثلاً گلقند سکنجبین سادہ مین ملا کر اور اُسکی مانند اور اگر بلغم ترش یا زجاجی ہو بہت قوی اور گرم و ملطف چیزین استعمال کرین مثلاً فلافلی اور کمونی وغیرہ اور اسہال و ادرار مین بھی قانون یاد رکھین اور جان لین کہ بھوکا رہنا اور ریاضت کرنا نفع کرتا ہی اور انحطاط کے بعد حمام کرنا نافع اور نضج کے بعد شراب خوار کو شراب فائدہ کرتی ہی اور اس تپ مین غذا کا یہ حال ہی کہ اگر مادۂ بلغم شور ہی جو کچھ غب مین دیتے ہین دین اور نہین تو حمصیہ اور زیرباج اور کشکاب نخود نیمکوفتہ اور ماش مقشر کہ زیرہ اور گندنا اور شبت کے ہمراہ پکائین خصوصاً اگر بلغم حامض لزج ہوے اور اگر زیادہ قوی جانین تیہو اور مرغ اور کبک اور تیتر وغیرہ کا گوشت بھنا ہوا بہتر ہی اور مناسب یہ ہی کہ غذا مین کوئی ایسی چیز ڈالین کہ بلغم کو قطع کرے مثلاً آبکامہ اور سرکہ اور دارچینی اور پودینہ وغیرہ اور جو چیز کہ رطوبت بڑھائے جیسے ترمیوے اور ترسبزیان اور دودھ اور مچھلی تازہ وغیرہ اُنسے پرہیز کرین اور برف کا ٹھنڈا کیا پانی ضرر کرتا ہی مگر بلغم شور مین اور تمرہندی اور عناب اور آلو وغیرہ اس تپ مین ضرر کرتے ہین خاصکر جو چیز کہ معدہ مین ضعف پیدا کرے لیکن اگر عناب وغیرہ مین اُنکے مصلحات ملا کر دین ضرر نہین کرتے اور بہتر یہ ہی کہ غذا نوبت کے کم ہونے پر کھائین اور اگر نوبت سے پہلے ضرورت پڑے تو چاہیے کہ کھانیکے وقت سے نوبت کے وقت تک چھ ساعت کا فاصلہ ہو اور کم سے کم چار ساعت دوا ءالتربد تربد سفید موصوف دس درم زنجبیل مصطگی ہر ایک پانچ درم قند سب کے برابر خوراک ہر رات مین ایک مثقال جس طور سے کہ اوپر گذر چکا ضماد کہ فم معدہ کو قوت دیتا ہی سک تین درم لادن دو درم گل سرخ قصب الذریرہ ہر ایک پانچ درم زعفران ایک درم انکو کوٹ کر مرزنگوش اور نمام کے پانی مین ملا کر گرم گرم فم معدہ پر رکھین قرص گل کہ پرانی تپون مین کہ لرزہ سخت ہوتا ہی اور پاؤن کی پشت اور مُنھ پر ورم ہو جاتا ہی فائدہ مند ہی انیسون چار درم ساذج ہندی اسارون افسنتین سنبل مغز بادام تلخ ہر ایک تین درم صبر چار درم عصارہ غافث تین درم تخم کرفس ایک درم کوٹ چھان کر آب کرفس ملا کر قرص بنائین اور آب بادیان اور سکنجبین کے ساتھ دین اور اگر نانخواہ کوٹ چھان کر شہد مین ملائین

اور تین درم کے اندازہ سے دین تپ بلغمی کُہنہ کہ زور سے ہلاتی ہی اور دیر مین گرم ہوتی ہی دفع ہوجاتی ہی اور غاریقون ایک درم سے ایک مثقال تک شہد مین ملاکر دینا بھی تاثیر رکھتا ہی اور بزرالابخرہ ایک مثقال شہد مین ملاکر کھلائین اسقدر فائدہ دے کہ تعجب آئے اور اگر فلفل گرد اور دانہ الائچی کلان اور نبات برابر لیکر کوٹ چھان کر تین ماشہ نہایت چھ ماشہ کھلائین تپ لرزہ بلغمی دفع ہوتی ہی فائدہ جہان کہین کہ تپ بلغمی مین مسہل سے کوئی امر مانع ہو چاہیے کہ تعریق و ادرار مین بہت کوشش کرین لیکن اس سے پہلے منضجات اور ملطفات کے استعمال سے بلغمی مین تلطیف اور نضج آچکے اور نہین تو ضرر کرتا ہی کیونکہ رقیق نکلجاتا ہی اور غلیظ باقی رہتا ہی ماءالاصول کہ نضج کے بعد نفع کرتا ہی اور بول کا ادرار لاتا ہی بیخ کرفس بیخ بادیان بیخ اذخر پرسیاوشان انیسون ہر ایک ایک چنگی بھر مصطگی تخم کرفس ہر ایک دو دو درم انکو سیر بھر پانی مین پکائین جب آدھا رہے چھان لین اور ہر صبح چالیس درم لیکر گرم کرین اور دس درم گلقند اسمین ملاکر پھر صاف کرین اور دین اور جہان کہین کہ مادہ بہت غلیظ اور نہایت سرد ہو استفراغ قوی کے بعد تریاق فاروق یا شرودیطوس یا تریاق اربعہ دے سکتے ہین بشرطیکہ بیمار جوان اور گرمی کا موسم اور بلغم شور نہو اور نہین تو انمین سے کچھ نہ دینا چاہیے اور سکنجبین بزوری اور گلقند اور قرص گل پر قناعت کرنا چاہیے دوسری نوع وہ ہی کہ بلغمی مادہ رگون کے اندر متعفن ہو اور یہ دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ بلغم شور اور بہت گرم معدہ اور جگر اور دل کے نواح کی رگون مین گندہ ہو اور اُسکو بھی محرقہ کہتے ہین جیساکہ محرقہ مین گذرا دوسرے یہ کہ ایسا نہو اور یہان اُسی سے مقصود ہی اور تپ لازمہ بلغمی کا نام لثقہ ہی لام کے کسرہ سے اور اُسکی علامت بھی وہی ہی کہ نائبہ مین گذری مگر اتنی بات کہ اس تپ کی ابتدا مین ہرگز لرزہ نہین ہوتا مگر دونون مین کبھی کبھی قشعریرہ ہوتا ہی اور اُسکے ٹوٹنے کا حال بھی خوب نہین کھلتا بلکہ معلوم ہونا دشوار ہی اور عرق نہین آتا مگر جب روز کہ تپ بالکل چھوڑ جائے اور جاننا چاہیے کہ یہ تپ کچھ ایک دق سے مشابہ ہی کیونکہ اُسکی نرم حرارت ہر وقت رہتی ہی اور جب بدن پر ہاتھ رکھین حرارت محسوس نہین ہوتی مگر جب کہ دیر تک ہاتھ رکھے رہین اس سبب سے اطباے جاہل اُسکو دق جانتے ہین اور شارح اسباب نے کہا ہی کہ مین نے بہت سے دق والون کو دیکھا کہ اسی اشتباہ سے جہال نے انکا لثقہ کے علاج سے علاج کیا اور مسخنات اور مسہلات حادہ کا استعمال کیا اور اُنکو زبردستی مار ڈالا اسواسطے واجب ہوا کہ ہم ان دونون مین فرق بیان کرین تاکہ طبیب ناواقف غلطی نکرے اور ظلم سے بچا رہے ورنہ ان دونون مین فرق علما کے نزدیک اظہر من الشمس ہی ایساہی شارح موجز نے کہا کہ حمی لثقہ بلغم کی عفونت سے پیدا ہوتی ہی اور اُسمین عفونت اور امتلا کے اعراض ظاہر ہین اور دق مین خشکی کے آثار اور امتلا نہونیکے علامات روشن ہین پھر یہ کیونکر اُس سے مشابہ ہی انتہٰی مگر یہ کہا جائے کہ یہ اشتباہ دق اور لثقہ کے اوائل مین ہی ہوتا ہی اسلیے کہ دونون کے اوائل مین دونون کے آثار خوب ظاہر نہین ہوتے غرضکہ فرق یہ ہی کہ لثقہ غذا کھانیکے بعد شدید نہین ہوتی اور بدن اُبھرا اُبھرا اور پھولا پھولا ہوتا ہی اور نبض صغیر اور نرم ہوتی ہی اور ایساہی اس سے پہلے تدابیر بلغم افزا مثلاً بہت کھانا اور پینا اور استفراغ اور حمام نکرنا اُسپر گواہی دین اور سوء ہضم کے دورہ پر تپ کی شدت ہو اور سال اور سکونت اور وقت اُسکے گواہ ہین اور دق اُسکے خلاف ہی کہ اُسمین نبض سخت اور کھنچی ہوئی رہتی ہی اور بدن روز بروز دُبلا ہوتا ہی اور غذا کھانیکے بعد حرارت بھڑکتی ہی اور امتلا کے آثار بالکل ظاہر نہین ہوتے علاج جو کچھ کہ نائبہ مین بیان کیا گیا یہان بھی استعمال کرین اور اگر خون مین امتلا معلوم ہو فصد کرین مگر منضجات اور ملطفات کے استعمال مین جسقدر کہ نائبہ مین دلیری کرتے ہین یہان نچاہیے کیونکہ اس بات کا خوف ہی کہ تزاید مین مادہ زیادہ لطیف ہوکر دماغ پر نہ آپڑے اور سرسام نہ پیدا کرے خاص کر جبکہ صداع یا ضعف دماغ بھی اُسکے ساتھ ہو لیکن سکنجبین اور گلقند ملاکر دین

سکنجبین کہ اُسمین کچھ ایک بیخ بادیان یا آب کرفس پکائین یا جلاب تقویت معدہ کے لیے اور تلطیف خفیف کے لیے مفید ہین اور اگر دماغ ضعیف ہو سکنجبین نہ دین گلقند پر اکتفا کرین خواہ تنہا خواہ عرق بادیان مین ملاکر اور اُسکے مانند جیسا کہ ضرورت دیکھین اور مغز خیار شنبر سے طبیعت کو نرم کرین اور اگر دماغ قوی ہو اور صداع نہو اور تپ نرم ہو بلغم کا استفراغ اُن گولیون سے کرین جن مین شحم حنظل ہو اور ادرار بول کے لیے مار الاصول دین اور استفراغ اور ادرار نضج کے بعد چاہیئے اور قرص غافث یہان مفید ہین اور استفراغ کے بعد قرص گل نفع کرتے ہین فائدہ اکثر یہ تپ آخر مین استسقا مین ڈالتی ہی سو جسوقت اُسکے علامات ظاہر ہون اُسکے علاج مین مشغول ہون مار الاصول کہ بول کا ادرار کرتا ہی اور مزاج کو اصلاح پر لاتا ہی بیخ بادیان بیخ مہک ہلیلہ زرد ہر ایک دس درم انیسون تین درم مصطگی دو درم غافث افسنتین ہلیلہ سیاہ بیخ اذخر ہر ایک سات درم بادآورد پانچ درم شکاعی چار درم مویز منقی بیس درم معمول کے موافق پکائین قرص غافث کی ترکیب غافث تیس درم گل سرخ ساٹھ درم طباشیر چالیس درم خوراک دو درم دوسرا نسخہ عصارۂ غافث چھ درم گل سُرخ سنبل طباشیر ترنجبین ہر ایک دو درم خوراک ایک مثقال قرص گل کی ترکیب کہ یہان بہت نفع کرتا ہی گل سرخ چھ درم اصل السوس سنبل ہر ایک چار درم مصطگی کہربا ہر ایک تین درم خوراک ایک مثقال قرص افسنتین افسنتین اسارون انیسون تخم کرفس مغز بادام تلخ شکاعی بادآورد عصارۂ غافث مصطگی سنبل ہر ایک دو درم خوراک ایک مثقال پانچ درم گلقند یا پندرہ درم سکنجبین سادہ کے ساتھ دین اور جہان کہین کہ سینہ مین خشونت ہو بنفشہ اور سپستان پر سیاوشان کا جلاب فائدہ کرتا ہی اور نضج کے بعد حمام کرنا بہت مفید بشرطیکہ دماغ مین ضعف نہو اور صداع نہو اور حمی بلغمی کی ایک قسم ہی جسکو انفیالوس کہتے ہین وہ اسطرح ہی کہ اندر سرد اور باہر گرم ہو اور اس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہی کہ باطن مین بہت سا جمع ہو کر متعفن ہو اور اُسکے ابخرے گرم بدن کے ظاہر مین بکھرتے ہین پھر اس سبب سے کہ باطن مین مادہ سرد ہی باطن مین سردی محسوس ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ گرم ابخرہ اُٹھکر ظاہر مین آتے ہین ظاہر مین گرمی معلوم ہوتی ہی اور ایک قسم اور ہی جسکو حمی لیفوریا کہتے ہین وہ اسطرح پر ہی کہ اندر گرمی اور باہر سردی ہوتی ہی اور یہ اکثر نائبہ ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ لیفوریا اکثر مادہ بلغمی سے پیدا ہوتی ہی اور کبھی مادۂ غلیظ صفراوی سے بھی عارض ہوتی ہی سو جونسی بلغمی ہوتی ہی وہ اس طرح پر ہوتی ہی کہ بلغم بدن کے قعر مین متعفن ہوتا ہی اور گرم ہو جاتا ہی اس سبب سے کہ مسام بند ہین یا حرارت غریزی باطن کی طرف متوجہ ہی یا کسی اور سبب سے اسکا بخار بدن کے ظاہر مین کم پہونچتا ہی سو ظاہر سرد اور باطن گرم ہوتا ہی اور صفراوی اسطرح پر ہوتی ہی کہ صفرا عروق کے اندر متعفن ہوتا ہی اس سبب سے دیر مین تحلیل ہوتا ہی اور اُسکے ابخرے ظاہر مین بہت کم پہونچتے ہین سو ظاہر سرد ہوتا ہی اور باطن جلتا ہی اور لیفوریاے بلغمی کی علامت یہ ہی کہ بول خام اور نبض بطی اور متفاوت ہو اور اکثر نائبہ ہوتی ہی اور لیفوریاے صفراوی کی علامت یہ ہی کہ تپ لازم ہوتی ہی اور غب کے دورہ پر شدت کرتی ہی اور صفرا کے دوسرے آثار ظاہر ہوتے ہین علاج ان دونون قسم کی تدبیر یعنی انفیالوس اور لیفوریاے بلغمی کے قریب قریب ہی اور کلیہ یہ ہی کہ شروع مرض سے سات دن تک تخم ترب کا مطبوخ اور سکنجبین ملاکر قی کرین اور ہر صبح سات درم گلقند کھلائین اور اُسکے بعد جب دو ساعت گذرین بیس درم سکنجبین سادہ پلائین اور جہان کہین جاڑا بہت زور سے ہو گلقند عسلی اور سکنجبین عسلی استعمال کرین اور ہر صورت مین ایک ہفتہ کے بعد مسہل دین اور ادویہ مسہلہ کے استعمال مین اور غذا وغیرہ دینے مین وہی قانون کہ لثقہ اور نائبہ مین مذکور ہی رعایت رکھین اور گلقند مصطگی اور انیسون ملاکر سب بلغمی تپون مین تقویت معدہ کے لیے کلی نفع کرتا ہی اور لیفوریا کہ صفراے غلیظ سے پیدا ہو اُسکا علاج ادویہ بلغمی اور صفراویہ سے جیسا کہ

شطر الغب مین مذکور ہی مرکب کرین اور سکنجبین گلقند کے ساتھ نہایت خوب ہی اور حمی بلغمی کی ایک اور قسم ہی کہ اسمین حرارت اور برودت ظاہر اور باطن پر اکٹھی معلوم ہوتی ہین اور اُسکا سبب بلغم عفن کثیر البخار ہی کہ ظاہر اور باطن گرم کرتا ہی اُسکا علاج بھی وہی ہی کہ پہلے انواع مین لکھا گیا فائدہ کبھی بلغم زجاجی بدن کے قعر مین بہت پیدا ہو جاتا ہی مگر گندہ نہین ہوتا اُسکی علامت یہ ہی کہ فقط باطن ہی مین سردی محسوس ہو اور ظاہر بدن اپنے حال پر رہے اور کبھی بلغم زجاجی بدن مین پھیل جاتا ہی اور متعفن نہین ہوتا اسکی علامت یہ ہی کہ دورہ سے بدن مین لرزہ ہو اور تپ اور حرارت بالکل نہو اور لرزہ کا سبب یہ ہی کہ مادہ عضلات پر پڑتا ہی علاج تلطیف و تبرید کرین اور بلغم کو نکالین خاص کر قے سے اور پیہان اور ادرار اور تعریق حمام سے اور ریاضت سے اسہال کی نسبت بہت بہتر ہی اور ایک اور قسم ہی اُسکو نہاری کہتے ہین وہ اسطرح پر ہی کہ دن کو نوبت آتی ہی اور رات کو کم ہو جاتی ہی اور ایک قسم ہی اُسکو لیلی کہتے ہین وہ اسطرح پر ہی کہ رات کو آدبائے اور دن کو چھوڑ جائے اور یہ دونون بہت بُری ہین سو نہاری تو بہت دراز ہوتی ہی اس سبب سے کہ اُسکا سبب قوی ہی اور ان دونون تپون مین دق کا خوف ہی علاج جو کچھ کہ بلغمی تپون مین ذکر آیا ہی اُسی قانون کی رعایت اور جو لکھا گیا استعمال کرین اور کبھی تپ نہاری اور لیلی اُس بلغم زجاجی سے کہ بدن مین پھیل جائے اور بہت کم متعفن ہو پیدا ہوتی ہین علاج تلطیف و تبرید کرین اور جو چیز کہ بلغم ہو جاے اُس سے منع کرین اور تخم خیارین اور شربت بزوری سے ادرار کرنا اور حمام اور مشقت اور ریاضت سے عرق لانا نفع کرتا ہی اور بلغم کا تنقیہ ضروری ہی چوتھی قسم حمیات سوداویہ کے بیان مین اُسکے اقسام ہین مثلاً ربع اور خمس اور سُدس اور سبع اور ثمن اور تسع اور عشر وغیرہ لیکن چونکہ ربع اور اقسام کی نسبت زیادہ عارض ہوتا ہی نوع علیحدہ مین بیان کیا جاتا ہی اور ہر چند کہ دوسرے اقسام کی بھی ویسی ہی تدبیر ہی جیسی ربع کی تدبیر لیکن بعض فوائد کی جہت سے اُنکو علیحدہ مین بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی پہلی نوع ربع کے بیانمین جو تھیہ دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ مادہ رگون سے باہر متعفن ہو اُسکو ربع دائرہ کہتے ہین دوسرے یہ کہ رگون کے اندر متعفن ہو اُسکو ربع لازمہ بولتے ہین اور ہر ایک ایک صنف مین بیان کیا جاتا ہی پہلی صنف ربع دائرہ کے بیانمین اسطرح پر ہی کہ دو روز بیچ مین چھوڑ کر نوبت آتی ہی اور جو کہ اُسکے آنیکا دن چھوڑ نیکے دن سے چوتھا دن ہوتا ہی اسلیئے اُسکا نام ربع رکھا گیا ہی اور یہ تپ اکثر دوسری حمیات عفنہ کے بعد پیدا ہوتی ہی اور کبھی ابتدائً بھی عارض ہوتی ہی اور اکثر تپ ربع مین اندیشہ کم ہوتا ہی اور ممکن ہی کہ باوجود اچھی تدبیر کے ایکسال رہے اور مدت اس تپ کی سب امراض سوداویہ سے دراز ہو جاتی ہی اور شاید کہ بارہ برس تک رہے اور جہان دراز ہونیکی نوبت پہونچتی ہی اکثر اوقات مین استسقا ہو جاتا ہی اور اُسکی علامت کلی یہ ہی کہ پہلی نوبت مین لرزہ اور جاڑہ کم ہو اور ہر نوبت مین بڑھتا جائے یہانتک کہ انتہا نزدیک آلگے اور انتہا کے بعد اسی طرح آہستہ آہستہ کم ہو جائے اور اس تپ کے جاڑے کا خاصہ ہی کہ اسکے ساتھ ہڈیان درد کرتی اور ٹوٹی جاتی ہین اور زور سے ہلاتا ہی اور کپاتا ہی چنانچہ دانت بجنے لگتے ہین اور دیر کے بعد بدن گرم ہوا کرتا ہی اور ربع خاصہ کی چوبیس ساعت ہوتی ہی اور آرام کی مدت اڑتالیس ساعت سو نوبت کی ابتدا سے لیکر دوسری نوبت کی ابتدا تک بہتر ساعت ہوتی ہی اور علامات جزئیہ کہ اختلاف مادہ کے موافق ظاہر ہوتے ہین چونکہ تپ ربع کے پانچ اصناف ہین اُنکو بھی ہم پانچ طرح سے بیان کرتے ہین ظاہر ہو کہ تپ ربع یا تو سودائے طبیعی کی عفونت سے ہوتی ہی یا سودائے غیر طبیعی کی عفونت سے اور سودائے غیر طبیعی یا تو خون کے احتراق سے ہوتا ہی یا صفرا کے احتراق سے یا بلغم کے احتراق سے یا سودا کے احتراق سے جیساکہ حکما نے کہا کہ جونسی خلط کہ جلتی ہی سودائے غیر طبعی بنجاتی ہی اور خلط

کے جلنے سے یہ مراد نہین کہ جلکر راکھ ہوجائے بلکہ یہ مطلب ہی کہ اُسکے اجزا مین سے رطوبت فنا ہوکر باقی غلیظ رہجائے سو اس بات کی علامت کہ سودائے
طبعی کی عفونت سے عارض ہو یہ ہی کہ نبض صغیر ہو اور پہلے وہ اسباب پیش آئین جن سے سودا پیدا ہو مثلاً مسور اور گائے کا گوشت اور کرنب اور مچھلی نمک سود
اور مچھلی بغیر نمک سود وغیرہ کا کھانا اور یہ اکثر سن کہولت یعنی ڈھلتی عمر مین اور سرد و خشک مزاج مین اور خریف مین پیدا ہوتی ہی اور اس تپ کی علامت
جبکہ خون کے احتراق سے عارض ہو یہ ہی کہ خون کا غلبہ ظاہر ہو اور بول سُرخ اور مُنہ میٹھا اور بدن مین گرانی اور یہ اکثر جوان آدمی فربہ بدن بہت کھانے والون
کو اور فصل ربیع ایام مین عارض ہوتی ہی اور اس تپ مین ربع کی علامت کہ صفرا کے احتراق سے پیدا ہو یہ ہی کہ نوبت کوتاہ اور پیاس زیادہ ہو اور مُنہ
کڑوا اور عرق کی کثرت اور نبض مین سرعت اور تواتر اور پھڑکنا اور غصہ آنا اور ابتدا مین قشعریرہ وغیرہ کہ غلبہ صفرا کو لازم ہی ہونا اور یہ اکثر جوان آدمی کو
جنکا مزاج گرم و خشک ہوتا ہی اور غذائین اور دوائین گرم و خشک کھاتے ہین اتفاق پڑتا ہی اور حمیات صفراویہ کے بعد یہ امر پیش آتا ہی اور اس تپ
ربع کی علامت کہ بلغم کے احتراق سے عارض ہو یہ ہی کہ بول سفید اور غلیظ ہو اور لمس مین سردی اور نبض بطی اور کاہلی اور پیاس مین کمی اور نیند کی
زیادتی وغیرہ کہ بلغم کے لوازم مین ظاہر ہون اور حمیات بلغمیہ کے بعد پیدا ہو اور اکثر مرطوب مزاجون کو پیش آئے اور اس تپ ربع کی علامت کہ سودا کے
احتراق سے پیدا ہو یہ ہی کہ بڑی بڑی فکر اور خواہہائے پریشان اور وسواس اور بدن کا سرخی سیاہی اور نیلگون مائل ہونا اور بدن کا دُبلا ہونا اور رنگ تیرہ ہونا
اور اشتہا کی کثرت اور جو کچھ سودائے طبعی کی عفونت مین لکھا جائیگا ظاہر ہو فائدہ ربع کے جمیع انواع مین اول بول سفید اور رقیق اور خام اور سبزی مائل
ہوتا ہی اور انتہا کے بعد سیاہ اور غلیظ ہوتا ہی اسیواسطے کہتے ہین کہ حمیات سوداویہ مین لرزہ اور سردی کا کم ہونا اور بول کا سیاہ اور غلیظ ہونا مادہ کے
پکجانیکا نشان ہوتا ہی علاج اس تپ کے جمیع اصناف مین تدبیر مشترک یہ ہی کہ نوبت کے دن کھانے پینے سے منع کرین خاصکر سرد پانی سے اور اگر بیمار اُس
دن روزہ رکھے بہتر ہی اور قی نوبت کی شروع مین مفید ہی اور جو کچھ گرم و خشک ہو یا سرد و خشک ہو یا بادانگیز یعنی ریاح پیدا کرتے ہین اور جلد متعفن ہوجاتے
ہین اور اسی طرح سخت حرکتین اندیشہ اور غصّہ اور غم وغیرہ مضر ہین خاص کر نوبت کے دن اور ابتدا مین تلطیف اور تبرید اور استفراغ قوی کی ممانعت ہی مگر
نضج کے بعد استفراغ قوی ضروری ہی اور ابتدا مین مسہل خفیف دین کہ مادہ کچھ ایک کم ہوجائے بہتر ہی اور حقنہ نرم نہایت خوب ہی اور آرام کے دنون مین
عمدہ غذا پرند جانورون کے گوشت کا شوربا ہی مثلاً تیہو اور چوزۂ مرغ خانگی وغیرہ جو کچھ کہ گرمی اور تری مین معتدل ہو اور جو کچھ کہ سرد اور تر ہی وہ بھی کم ضرر کرتا ہی
کیونکہ تری سودا کے مضاد ہی مگر چاہیے کہ اُسمین اسقدر سردی نہو کہ مادہ کو کچا رکھے اور نضج مین دیر لگائے اور جو چیز کہ ادرار قوی کرتی ہی ابتدا مین نہ دینی چاہیے
مثلاً میٹھا خربزہ اور بادیان وغیرہ اسلیے کہ رقیق کے نکلنے اور غلیظ کے رہجانے سے نضج کو ضرر پڑتا ہی اور جان لین کہ ہر روز غذا کے پہلے گرم پانی مین بیٹھنا
اور حمام معتدل مین جانا مگر عرق نہ آئے اور دل مین گرمی نہ پہونچے اور جلد نکل آنا کلی نفع کرتا ہی اور فصد سب اصناف مین ہوسکتی ہی مگر جہان کہین کہ
خون سرخ صاف آتا ہی کہ اس حالت مین خون نکالنا ضرر کرتا ہی اور تدبیر ہر صنف کے موافق اسطرح پر ہی کہ اگر تپ ربع دموی ہو اول رگ باسلیق بائین
بائین ہاتھ سے کھولین اور رگ کو کشادہ کھولین پھر خون کے قوام اور رنگ کو دیکھین اگر سیاہ اور غلیظ ہو حاجت کے موافق نکالین اور اگر سُرخ اور صاف
ہی بند کرین اور مار الجبن کہ اُسمین افتیمون کی قوت ہو پلائین تا اسہال مین سودا کا تنقیہ ہو اور اسیطرح جو چیز کہ مخرج سودا ہو اور شدت کی گرم نہو دین مثلاً

پپیتا

بنفشہ شاہترہ ہلیلہ کابلی بسفائج لب خیار شنبر اور ترنجبین مطبوخ بناکر اور ادرار کے لیے سکنجبین اور ماء الشعیر اسی ترتیب سے کہ جسکا ذکر اوپر آیا ہی بہت مفید ہی اور جہان کہین کہ حرارت قوی نہو اور مادہ پک گیا ہو سکنجبین آب بادیان تر کے ساتھ بہت موثر ہی اور اگر التہاب و حرارت زیادہ ہو سکنجبین سبز کاسنی کے پانی مین اور تربوز کے پانی مین اور اور سرد و تر چیزون مین مفید ہی اور اگر تپ کا مادہ غلیظ ہو اور زمانہ دراز گذر چکا ہو چاہیے کہ آرام کے دنون مین پانچ مثقال گلقند سکنجبین مین ملاکر گرم پانی کے ساتھ دین اور جب بیماری کے شروع سے بیس دن گذر چکین مطبوخ شاہترہ اور مطبوخ ہلیلہ دے سکتے ہین اور ادرار اسہال کے بعد خوب عمل کرتا ہی اور اگر نوبت کے بعد حمام معتدل مین لیجائین اور اتنی دیر رکھین کہ حمام کی تری رگون مین اور اعضا مین پہونچ جائے اور عرق آنے سے پہلے نکال لائین اس تدبیر سے خلط نرم ہوتی ہی اور پک جاتی ہی اور مرض کے اول مین جگر اور طحال پر توجہ مصروف رکھین کہ انمین صلابت نہ پیدا ہو اور فصد کے بعد مرغ اور تیہو اور جوان بکری کا گوشت کہ اسکے شوربا مین ماش مقشر اور نخود دیکوفتہ پکائین اور آبکامہ آب تمر ہندی اور آب انارین کی ترشی ملاکر دینا نفع کرتا ہی اور اگر ربع صفراوی ہو اول تبرید اور ترطیب مین مبالغہ کرین اور اس کام کے لیے آب کشک جو اور شیرۂ تخم خرفہ اور تخم خیارین سکنجبین وغیرہ کے ساتھ جیسا کچھ مناسب ہے دین اور ابتدا مین تلیین طبیعت کے لیے بنفشہ آلو سپستان مویز اصل السوس تخم کاسنی کے مطبوخ مین مغز فلوس ملاکر دینا مناسب ہی اور ایسا ہی شربت ورد مکرر اور شربت بنفشہ اور ماء الجبن اور جب شروع مرض سے بیس دن گذرین مطبوخ ہلیلہ کہ اسمین افتیمون اور تمر ہندی اور شاہترہ اور بنفشہ داخل ہو نفع کرتا ہی اور یہان حمام نضج کے بعد فائدہ دیتا ہی اور غذا ماش اور برنج غورہ کے ساتھ مین بہتر ہی اور اگر قوی مین ضعف ہی آرام کے دن پرند جانورون کا گوشت بھی دے سکتے ہین اور جہان کہین دن کے آخر مین نوبت ہو اور بیمار ضعیف ہو یا غذا سے منع نہین ہو سکتا دن کے اول مین کسی سبک چیز کی اجازت ہی بے اندیشہ دین بلکہ بعض جگہ ایسا دیکھا ہی کہ اگر صبح نوبت کے دن کوئی سبک غذا دی گئی اسدن نوبت کم آئی اور اگر کچھ زیادہ بڑھ گئی اسواسطے حکما نے کہا ہی کہ یہ تصرفات طبیب عالم کی راے پر موقوف ہین جیسا کچھ اسکی سمجھ مین اچھا معلوم ہو وہی کرے اور فصد اس قسم مین جسقدر دیر مین کرین بہتر ہی اور شاید کہ اول مین ہی بہتر ہو اور جہان کوئی مانع نہو نوبت کے شروع مین قی کرانا نہایت خوب ہی اور اگر تپ ربع بلغمی ہو ہر صبح دس درم گلقند عسلی پندرہ درم آب بادیان اور دس درم آب کرفس مین دو تین جوش دیکر صاف کرین اور دین اور نوبت کے دن خاص کر ابتدا کے وقت شبت تخم ترب کے مطبوخ اور سکنجبین سے قی کرائین اسکے بعد تقویت معدہ کے لیے گلقند کھلائین اور اس تپ مین بیماری کی ابتدا مین کوئی قوی استفراغ نہ کرنا چاہیے لیکن اگر تلیین کیا چاہین پانچ درم مغز تخم معصفر کوٹ کر اور دس درم شکر آدھ سیر آب لبلاب مین پلانا بہتر ہی اور اگر لبلاب ہاتھ نہ آئے پانچ درم ہلیلہ سیاہ کوٹ کر اور پانچ درم تخم معصفر مویز مین پانی ملاکر دین اور ہر ہفتہ مین ایکبار گلنگبین مسہل کھلائین بہت فائدہ کرتا ہی اور اگر بیمار گرم مزاج اور ناتوان اور گرمی کا موسم ہو ماء الجبن اور شکر سے یا حقنہ ملائم سے تلیین کرین اور سکنجبین بزوری تلطیف اور تقطیع کے لیے مفید ہی اور ریاضت اور بدن کو آہستہ ملنا مسام اور خلط کی اصلاح کے لیے نفع کرتا ہی اور غذا مرغ اور کبک کا شوربا کھلائین اور اگر تلیین چاہین چقندر اور پالک بڑھائین اور جسوقت کہ نضج کے آثار ظاہر ہون مسہل قوی استعمال کرین مثلاً مطبوخ افتیمون اور حب افتیمون وغیرہ جو چیز کہ بلغم اور سودا کا اخراج کرتی ہی اور اسہال کے بعد قرص زرشک تقویت جگر کے لیے اور قرص غافث تقویت طحال کے لیے دینا چاہیے اور جہان کہین جاڑا روز آتا ہی نوبت کے شروع مین پانی مین

بنفشہ بابونہ گل خطمی گل سُرخ پکاکر گرم پانی بیمار کے پاس رکھین اور حکم کرین کہ ایک چادر سر پر ڈال لے تاکہ اُسکا بخار باہر نہ نکلے اور خوب دیر تک رکھے گلنگبین مسہل تربد چار دانگ زنجبیل آدھا دانگ بسفائج آدھا درم گلنگبین دس درم دوا کوٹ کر گلنگبین مین ملائین یہ ایک خوراک ہے سفوف کہ نضج کے بعد ہر ہفتہ مین ایکبار دین ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ ہر ایک سات درم بسفائج افتیمون ہر ایک تین درم اُنکو کوٹ چھان کر رکھین خوراک تین درم شکر کے ساتھ ملا کر دین اور اُسپر گرم پانی پلائین اور جب تپ کو عرصہ گذرے اور جاڑے کا موسم ہو معجون انگرذ اور فلافلی اور دوسری گرم معجون نفع کرتی ہین اور شرودیطوس اور تریاق کبیر دو دانگ ہر ہفتہ مین بہت موثر ہے اور حکماے ہند کی دوائین اس مرض مین نہایت عجیب النفع اور اگر ضرورت دیکھین فصد کر سکتے ہین اور اگر سوداوی ہے خواہ سوداے طبعی کی عفونت سے خواہ سودا کے احتراق سے جان لین کہ اُسکی تدبیر ربع بلغمی کے قریب قریب ہے اور استفراغ قوی نضج سے پہلے نکرنا چاہیے اور جب نضج ظاہر ہو اور لرزہ کم ہو جاوے مسہل قوی اور فصد اور مدرات اور مالش کرنا سب جائز ہے اور اس نوع مین مسہل کئی مرتبہ دین اور مسہلون کے بیچ مین قوت کی رعایت رکھین کیونکہ سوداوی مادہ مشکل سے اترتا ہے جلد نہین نکلتا اور ہر استفراغ کے بعد مادے کا نضج کرنا چاہیے تاکہ قوت بھی باقی رہے اور مادہ بھی بالکل جڑ سے اُکھڑ جائے اور جگر اور طحال کی تقویت ابتدا مین تو سکنجبین سے اور بیماری کے اوسط مین قرص زرشک اور غافث سے لازم سمجھین اور نوبت کے دن کوئی سا استفراغ نہین مگر قے اور نضج کے بعد جب رگ کھولین تو باسلیق کھولنی چاہیے خاص کر بائین ہاتھ سے اور چاہیے کہ رگ کشادہ کھولین ورنہ شاید کہ فصد صافن کی حاجت پڑے اور اس ربع کے مسہلات مین افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور حجر ارمنی اور حجر الاسود اور حجر لاجورد اور خربق سیاہ زیادہ داخل کرنا چاہیے اور جالینوس کہتا ہے کہ بہت سی تپ ربع سوداوی کا مین نے اس طریق سے علاج کیا کہ نضج کے بعد مسہل دیا اُسکے بعد چند روز شربت افسنتین پلایا پھر تریاق کبیر کھلایا فائدہ ہو گیا اور شراب سفید رقیق صافی اس تپ مین نفع کرتی ہے اور جو چیز گرم تر ہے دے سکتے ہین بشرطیکہ ہر روز العفونت نہو تنبیہ ہر مہینے کے شروع مین فصد اُسیلم کا کرنا اور تھوڑا سا خون نکالنا جمیع اقسام مین فائدہ کرتا ہے اور نوبت کے دن طحال کو ملنا اور حجاجم بلا شرط یعنی خالی سینگیان اُسپر رکھنا اور بہت چوسنا اس فقیر کا مجرب ہے کہ نہایت فائدہ دیتا ہے اور اگر مجحہ ناری رکھین بہتر ہے دوسری صنف ربع لازمہ کے بیان مین اور اُسکا سبب یہ ہے کہ سودا عروق کے اندر متعفن ہو گیا اور اُسکی علامت یہ ہے کہ ہر وقت رہے اور ربع کی نوبت پر شدت پکڑے اور جو کچھ کہ دائرہ مین بیان کیا گیا ظاہر ہو مگر لرزہ کہ وہ لازمہ مین نہین ہوتا علاج رگ باسلیق کھولین اور نضج کے لیے گلقند دین پھر ادرار کے لیے سکنجبین وغیرہ پلائین اور جو چیز کہ گرمی اور سردی مین معتدل ہو اور جبکہ تلئین کی حاجت پڑے مطبوخ افتیمون اور حب افتیمون سے طبیعت کو ملائم کرین اور ابتدا مین نرم حقنہ پر اکتفا کرین اور مسہل قوی نضج کامل کے بعد دینا چاہیے اور قے نوبت کے دن سکنجبین اور گرم پانی سے کرائین اور قے کے بعد گلقند اور شربت سیب وغیرہ سے معدہ کی تقویت کرین اور میٹھے پانی سے حمام کرنا اور مالش نفع کرتے ہین اور باقی وہی تدابیر ہین کہ دائرہ مین گذرین حرارت و برودت کی رعایت سے جو کچھ حال کے مناسب ہو وہان تلاش کرین اور کبھی فصد صافن کی حاجت پڑتی ہے دوسری نوع اُن حمیات سوداویہ کے بیان مین کہ اُن مین سے ہر ایک کا نام اُنکے آنے کے موافق رکھا گیا مثلاً اگر تین دن بیچ مین چھوڑ کر آتی ہے اُسکو خمس کہتے ہین کیونکہ آنے کا دن جانے کا دن سمیت پانچوان دن ہوتا ہے اور اسی طرح اگر بیچ مین چار دن چھوڑ کر آئے سدس بولتے ہین اور سبع اور ثمن اور تسع اور عشر کو اسی پر قیاس کرین اور اس سے زیادہ کمتر اتفاق پڑتا ہے اور قرشی

کہتا ہی کہ مین نے ایک مرد کو دیکھا کہ اُسکو تپ کی نوبت اٹھارہ دن مین ایک مرتبہ آتی تھی اور اس فقیر نے بھی ایک عورت کو دیکھا ہی کہ اُسکو تیرہ دن کے بعد تپ
آتی تھی اور اس سببسے کہ اس قسم کی حمیات اکثر اطبا کی نظر مین آئی ہین ان تپون سے جالینوس کا انکار کرنا قابل اعتماد نہین اور حال یہ ہی کہ ان تپون کے انکار کی
اس کے پاس کوئی دلیل نہین سوا اس بات کے کہ کہتا ہی مین نے اپنی عمر مین نہین دیکھا گو کہ اُسنے نہ دیکھا اُسکا نہ دیکھنا دلیل نہین ہو سکتا غرضکہ ان تپون کا مادہ بھی
وہی ربع کا مادہ ہی لیکن زیادہ غلیظ اور بہت کم اور یہ تپین سوداے بلغمیہ سے اکثر عارض ہوتی ہین اور بقراط کے قول سے خمس سب انواع مین بدتر ہی کیونکہ کبھی دق
اور سل کا مقدمہ ہوتا ہی اور کبھی اُسکے بعد پیدا ہوتا ہی اور بوعلی کہتا ہی کہ بقراط کی مراد مطلق خمس سے نہین بلکہ یہ ہی کہ بعض خمس کی تپین اور تپون سے بہت
بری ہوتی ہین علاج ان تپون مین تدبیر بھی وہی ہی کہ ربع مین گذری اور اس سببسے کہ اُنکا مادہ بہت غلیظ ہوتا ہی تلطیف تدبیر مین زیادہ کوشش کرین مگر بہت
گرم چیزین اور مسہل قوی نہ دین سوا اگر بیمار جسیم اور بہت کھانیوالا ہی بلغم کے اخراج مین کوشش کرین اور اگر دُبلا اور ناطاقت ہو سوداے سوختہ کے اخراج
مین توجہ فرمائین اور نضج سے پہلے کوئی سا استفراغ نہ کرین اور اغذیہ مزاج کی گرمی اور سردی کے موافق اختیار کرین جس طرح پر کہ ذکر آیا اور نوبت کے دن
قی ضرور کیا کرین اُن چیزون سے کہ بلغمی مین گذرین اور گلقند اور سکنجبین کہ اُس مین ترشی کم ہو مفید ہین مقالہ اُن حمیات مرکبہ مختلفہ کے بیان مین جنکا
کوئی نام نہین اور مرکبات کے اقسام بہت ہین اُنکا ضبط کرنا دشوار ہی کیونکہ تپون کے اجناس بہت ہین اور جو اختلاف اُنہین پڑتا ہی اُسکا شمار نہین کبھی
ایسی دو تپ مرکب ہوتی ہین کہ ایک کو دوسری کی جنس سے بہت دوری ہو مثلاً دق اور عفونی اور کبھی ایک جنس کی دو تپین مرکب ہوتی ہین مثلاً عفونی عفونی کے ساتھ
ہو اور ایک نوع کی ہون جیسے دو غب مرکب ہون یا دو ربع اور اُنکے سوا خواہ اُنکی نوعیت مین تغایر ہو مثلاً غب کا ربع کے ساتھ مرکب ہونا یا مطبقہ کے ہمراہ اور کبھی اس قسم کی ترکیب بانتظام
ہوتا ہی مثلاً دو غب مرکب ہون پھر بلغمی کی نوبت کے طور پر ہر روز آیا کرین اور اسی طرح تین ربع جب اکٹھی ہو جاتی ہین نائبہ کیطرح اُنکی نوبت ہر روز آتی ہی اسیطرح بہت مرکب تپین ہین
کہ اوقات مقررہ پر آتی ہین اور جس چیز سے کہ ہر ایک مرکب ہی ظاہر معلوم ہو سکتا ہی اور کبھی مختلط ہوتی ہین یعنی بے انتظام مثلاً ایک تپ لازم ہو اور ٹوٹ جانے اور آنے بلانظام
اور تعین کے نہونے سے اُسکا نام نہین رکھ سکتے ایسی تپ کو مختلط کہتے ہین اور جان لے کہ حمیات کی ترکیب یا تو بطور مداخلت کے ہی یا مبادلہ کے طریق پر یا مشارکت
کے طور پر سو ترکیب مداخلہ وہ ہی کہ ابھی ایک تپ بدن مین ہو کہ دوسری تپ آکر داخل ہو پھر ضرور اعراض کی شدت ہو اور ترکیب مبادلہ وہ ہی کہ جب
ایک ٹوٹ جائے دوسری آئے خواہ الگ ہوتی ہی خواہ دیر کے بعد اور ترکیب مشارکت وہ ہی کہ دونون تپ اکٹھی آئین خواہ دونون ساتھ ہی موقوف
ہون یا نہون اور مشارکت کو مشابکت کہتے ہین مداخلت کی شدت سے غرضکہ ان تپون کے پہچاننے مین بہت ہی مہارت چاہیے تاکہ غلطی
نہ پڑے خاص کر عفونی جو دق کے ساتھ مرکب ہوتی ہی اُسکا پہچاننا نہایت مشکل ہی اسیواسطے حکما نے کہا ہی کہ تپ کی نوبتون پر اعتماد نہ کرنا چاہیے
کیونکہ ترکیب کے وقت آپس مین اختلاط پڑتا ہی اور نوبت کا اعتبار نہین رہتا سوا اس جگہ دوسرے عوارض سے کہ ہر ایک کو خصوص مین پہچاننا چاہیے
اور جاننا چاہیے کہ جسوقت کہ تپ اول دفعہ ہلائے اور ٹھہر جائے اور کچھ عرق نہ آئے یا تپ کے اندر ہر وقت سردی اور لرزہ عود کرے اور دو مین لرزے
کے بعد ایک بار عرق آئے حکم کرنا چاہیے کہ تپ مرکب ہی اور ایسا ہی کہ تپ مطبقہ مین لرزہ قوی ہو اور اُسکی مدت اور ہاتھ پانون کے سرد رہنے
کی مدت بہت دراز ہو تپ مرکب ہوتی ہی اور جسوقت کہ نوبتین کوتاہ ہون اور جلد جلد عود کرین اس بات کی دلیل ہی کہ سبب قوی ہی اور مادہ

زیادہ اور تیز ہی اور جو ایک جماعت کا قول ہی کہ دو تپ لازم مرکب نہین ہوتین معتبر نہین علاج بہت غور سے ترکیب کا حال معلوم کرین پھر اُسکے موافق جو کچھ کہ اُسکے بسائط مین مذکور ہی ترکیب دیکر وقت اور حال کی رعایت سے عمل مین لائین اور جون سی تپ کہ بہت قوی اور خطرناک ہو اُن کی نسبت اُسکا ازالہ واجب سمجھین اور یہ جزئیات طبیب حاذق کی راے پر موقوف ہین جو کچھ مناسب جانے عمل مین لائے اور مرکب تپون مین اور خمس اور سدس کی تپون مین بہتر یہ ہی کہ استفراغ بہت کم کرین تاکہ اخلاط کم نہون اور حرارت اعضاے اصلی مین نہ لگ جاے اور دق مین نہ ڈالے اور جہان کہین کہ تپ اخلاط کے احتراق سے ہو کبھی کبھی استفراغ کرین اور تسکین مین زیادہ کوشش رکھین اور اشربہ اور اغذیہ مین سے جو کچھ لطیف ہو استعمال کرین تاکہ خلط نہ جلے اور ہر صورت مین جگر اور طحال کی تقویت لازم سمجھین اور جتنے قوانین کہ اوپر گذرے یہان بھی اُنکی رعایت رکھین فائدہ مرکب تپین کہ ایک نام سے مخصوص ہین اُنمین سے شطر الغب ہی اور غب غیر خالصہ ہی اور اُنکو پہلے مقالہ مین جُدا جُدا ذکر کیا ہی اور اکثر فوائد کہ مرکبات کے معالجہ مین درکار ہین وہان مذکور ہین جسوقت مرکبہ کی تدبیر مطلوب ہو اُسکو دیکھ لین مقالہ اُن تپون کے بیان مین کہ آماس کے ساتھ پیدا ہون یہ دو طرح پر ہوتی ہین کیونکہ آماس بھی دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ ظاہر بدن مین پیدا ہو دوسرے یہ کہ بدن کے باطن مین عارض ہو سو جونسی تپین کہ آماس ظاہری کے اتباع سے پیدا ہوتی ہین اول تو حمی یوم کی جنس سے ہوتی ہین چنانچہ حمی یوم ورمی مین بیان کیا گیا اور ان اورام کے اسباب اکثر اسباب بادیہ ہوتے ہین مثلاً زخم اور سقطہ اور ضربہ اور جسوقت یہ تپ کہ حمی یوم ہی اپنی اصل سے پھر کر دوسری جنس ہو جاتی ہی اُسکا سبب یہ ہوتا ہی کہ ورم صعب اور مادہ زیادہ اور بڑا اور سمی ہو جاتا ہی اور ایسا ہی امتلا کہ اسباب سابقہ سے حاصل ہوتا ہی اور اس تپ کی علامت یہ ہی کہ اول اعضاے ظاہرہ مین امتلا ران کی جڑ اور بغل مین اور کان کے پیچھے ورم ظاہر ہو اور اُسکے پیچھے تپ پیدا ہو علاج اس قسم کی تدبیر حمی یوم ورمی مین مفصل لکھی گئی اور اورام مغابن اور طاعون مین بھی بیان کیجائیگی اور جونسی تپ کہ اورام باطن کے اتباع سے پیدا ہوتی ہی تپ عفونی ہوتی ہی اور جسقدر ورم کیے ہوئے عضو کو دل سے نزدیکی اور دوری ہوتی ہی اُسی کے موافق اس تپ کی سختی اور آسانی ہوتی ہی اور جیسا جیسا مادہ ہوتا ہی اور جیسی اُسکی کمی اور زیادتی اور رقت اور غلظت ہوتی ہی اُسی کے موافق ان تپون کی نوبت شدت اور خفت اور کمی اور زیادتی وغیرہ مین ہوتی ہین اور جتنی تپین کہ اورام باطنی کے اتباع سے پیدا ہوتی ہین اُنکے بہت انواع ہین اور بعض اورام باطن کا ایک نام خاص ہی اور بعض کا نہین سو جسکا نام خاص ہی وہ سرسام ہی اور برسام اور خناق اور ذات الجنب اور شوصہ اور ذات الریہ اور ذات الصدر اور جنکا نام نہین وہ بھی بہت ہین مثلاً وہ تپ کہ ورم جگر اور ورم طحال اور ورم معدہ اور ورم امعا اور ورم گردہ اور ورم مثانہ اور ورم رحم کے سبب پیدا ہو اور ان تپونکی علامت و علاج وہی ہین کہ ہر ایک عضو متورم کے باب مین مشروحاً ذکر کیے گئے اور جاننا چاہیے کہ ان تپون مین سرد پانی پلانا اور آبزن مین بٹھلانا اور حمام مین جانیکی اجازت کچھ نہین اور جہان کہین کہ ورم دموی یا صفراوی ہو اگر خرفہ اور کاہو اور کشنیز تر کے پانی مین کچھ ایک جو کا آٹا ملا کر اُسمین کپڑا بھر کر سرد کرین اور عضو پر جہان ورم ہی رکھتے ہین جائز ہی

مقالہ تپ وبائی کے بیان مین

اور وبا کے معنی ہوا مین فساد آنا اور جاننا چاہیے کہ جیسا پانی ایک جگہ زیادہ بند رہنے سے یا کسی چیز کے ملنے سے گندہ ہو جاتا ہی ویسا ہی ہوا بھی دیر تک درختون مین اور گہراؤ مین رہنے سے یا بُرے بُرے اجزے اور دخانات کے ملنے سے متعفن ہو جاتی ہی اور جس ہوا مین رطوبت زیادہ ہوتی ہی خشک ہوا کی

نسبت اُسمین جلد عفونت آتی ہی اسیواسطے تابستان مین یعنی گرمی کے موسم مین کہ ہوا گرم اور خشک ہوتی ہی وبا بہت کم ہوتی ہی اور ظاہر ہی کہ ابدان اور ارواح مین ہوا کا اثر کامل ہوتا ہی پھر جب اُنمین عفونت آتی ہی اخلاط بھی جلد گندہ ہو جاتے ہین خاص کر وہ اخلاط کہ دل کے نواح مین ہین اور ہوا کا فساد اُس شخص کو زیادہ کرتا ہی کہ جماع بہت کرے اور اُس کے قوی ضعیف ہون اور مسام کھلے ہوے اور بدن مین اخلاط ردیہ بھرے ہوے ہون اور وبا آنے کے آثار یہ ہین کہ اُس سال کی فصول اپنے طبع پر نہون اور باوجود اُسکے دُم دار ستارون کی کثرت اور ہوا مین نمی اور زمین مین حشرات کی کثرت اور بارش کی قلت اور ہوا مین کدورت کہ ایک دن ہوا مین غبار ہو اور ایک دن نہو اور ہمیشہ ابر کا نہونا اور دن مین گرمی اور رات مین سردی اور زمین مین رہنے والے جانورون کا مثلاً چوہا وغیرہ کا بھاگ آنا یہ سب وبا آنے کے نشان ہین اور اکثر وبا گرمی کے موسم کے آخر مین اور اُسکے سوا آتی ہی اور حمیات مہلکہ پیدا کرتی ہی اور تپ وبائی کی نو علامات ہین اور یہ علامتین کبھی تو سب کی سب ایک شخص مین ہوتی ہین اور کبھی بعض بعض اور اُسکے آثار ظہور کی کمی اور زیادتی مادے کی برائی پر موقوف ہی جسقدر برائی کم و زیادہ ہو غرض کہ اول علامت یہ ہی کہ ظاہر مین بدن گرم نہو مگر باطن مین غم اور بیقراری اور حرارت قوی ہو دوسرے یہ کہ دم کا آنا حالت طبعی سے بگڑ جائے سو بعضون کی تو سانس تنگ ہو جائے اور بعضون کو متواتر اور بعضون کو اونچی آئے اور بعضون کو بدبو آئے اور نفس منتن یعنی سانس بدبو ہلاکت کی دلیل ہی تیسرے یہ کہ کبھی عرق بھی گندہ آئے چوتھے یہ کہ نبض صغیر اور متواتر ہو اور بول مین سیاہی ہو اور براز نرم اور کف دار اور گندہ اور بدرنگ ہو پانچوین یہ کہ طحال بڑھ جائے اور ایک حالت استسقا کے مشابہ پیدا ہو چھٹے یہ کہ غثیان کی تکلیف رہے اور قے صفراوی یا سوداوی عارض ہو اور کھانے کی خواہش نہو اور فم معدہ دل کی جانب مین درد کرے اور خشک کھانسی عارض ہو ساتوین یہ کہ پیاس کی شدت اور زبان اور منھ مین خشکی ہر وقت رہے اور مسوڑھے اور منھ اندر سے ورم کر آئین اور نیند نہ آئے اور عقل مین اختلاط آجائے اور اعضا سست اور قوت ساقط ہو اور غشی عارض ہو آٹھوین یہ کہ سرخ پھنسیان بدن پر ظاہر ہون اور پھر چھپ جائین اور اکثر طاعون نکل آئے نوین یہ کہ رات کو تپ کی شدت زیادہ ہو انتباہ کبھی اس تپ مین اعراض مذکورہ تپ کی ابتدا سے شروع ہوتے ہین اور آخر مین ہاتھ پانون سرد ہو جاتے ہین اور غشی آتی ہی اور شاید کہ اکثر غش عارض ہو اور کزاز اور تشنج مین ڈالے اور کبھی تپ کی حرارت بہت ظاہر نہین ہوتی نہ ظاہر مین نہ باطن مین اور حالت طبعی سے بہت دوری معلوم ہوتی اور بیمار جلد ہلاک ہوتا ہی یہ قسم سب حمیات وبائی کے اصناف مین بہت بری ہی خاص کر اگر اُسکے ساتھ طاعون بھی شامل ہو اور آدمی اس بلا سے کمتر نجات پاتے ہین اللھم عافنا عن جمیع البلیات علاج جسوقت تپ وبائی ظاہر ہو جلد بدن کو خلط زائد سے پاک کرین نضج کا انتظار نکرین اور مکان کو سرد میوون سے اور سرد خوشبو سے معطر رکھین مثلاً کافور و بنفشہ و نیلوفر و برگ بید اور سیب اور لیمون شیرین اور گلاب اور ہر ساعت کچھ گلاب اور سرکہ ملا کر گھر مین چھڑکین اور محافظت کرین کہ باہر کی ہوا نہ آئے اور جب ہوا کرنے کی حاجت پڑے گھر کی ہوا ہلا ڈالین اور مکان کی چھت اونچی ہونی چاہیے اور رہنے کا مکان جسقدر زمین سے اونچا ہو بہتر ہی خاص کر جہان کہین کہ اسباب ارضی وبا کا سبب ہون اور چاہیے کہ ہر صبح قرص کافور آب غورہ یا رب سیب یا رب بہ یا رب ترشی ترنج یا رب لیمو جو کچھ میسر ہو اُسمین حل کرکے دین اور اگر ان ربوب مین سے کوئی میسر نہو سرکہ سرد پانی اور گلاب مین ملا کر برف مین سرد کرین اور قرص کافور ملا کر پلائین اور جان لین کہ بہت سرد پانی ایک بار پیاس بھر کر پلانا پھر ہر لحظہ گھونٹ گھونٹ پلانا کلی نفع کرتا ہی اور بھوک اور پیاس پر صبر کرنا بہت نقصان کرتا ہی اسیواسطے اطبا نے کہا ہی کہ اس تپ مین چند لقمے اغذیہ مناسبہ کے

دین اگرچہ کھانے کی خواہش نہو اور جونسی غذائین کہ جلد ہضم ہوتی ہین اور عفونت کو مانع آتی ہین اور قوتون کو قوی کرتی ہین اُنکو اختیار کرین مثلاً سماقیہ اور اجاصیہ اور حصرمیہ اور جہان کہین کہ قوت ضعیف ہو چوزہ اور دوسرے پرند جانورون کا گوشت بھی اصلاح کرکے دے سکتے ہین اور صندل کافور پوست انار برگ بیدبرگ مورد آبنوس چوب گز اور سیب کو ہمیشہ تبخیر کرین صندل کافور سرکہ گلاب سینہ پر رکھنا اور شیشے مین ڈالکر ہر لحظہ سونگھنا مفید ہی لیکن جسوقت کہ شکم سخت ہو اور اطراف سرد ہو جائین اور سانس آنے کے وقت سینہ اُبھرنے لگے اور نیند نہ آنے اور عقل مین اختلاط آجائے چاہیے کہ سرد ضمادات سینہ سے دور کرین اور بیمار پر گرم کپڑا ڈالین تاکہ باطن سے حرارت ظاہر مین آئے اور ظاہر ہو کہ اس مرض مین سب امور سے ضروری یہ ہی کہ دل اور دماغ کی تقویت کرین اور عفونت کا ازالہ کرین اور اس سبب سے کہ عفونت اس جسم مین زیادہ اثر کرتی ہی کہ جس مین رطوبت زیادہ ہوتی ہی واجب ہی کہ تر غذاؤن سے اور ہوائے مرطوب سے خوف کرین اور اسی قسم کی بات ہی کہ ہمیشہ گھر مین عطریات کا تبخیر کرنا کلی نفع کرتا ہی کیونکہ خوشبودار چیزون کا بخور ہوا کی بھی اصلاح کرتا ہی اور اسمین خشکی بھی لاتا ہی اور اسیطرح دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور رطوبات کو خشک کرتا ہی اور اخلاط کی عفونت کو زائل کرتا ہی مگر چاہیے کہ مجمر یعنی عود سوز دور رہے اور بخور اعتدال کے درجہ مین ہو چنانچہ بیمار کو اُس سے کوئی مضرت نہ پہونچے اور سانس مین تنگی نہو فائدہ وبا کے ایام مین تندرستون کو واجب ہی کہ اگر بدن مین خلط زائد پائین اُسکا تنقیہ کرین مگر بے حاجت تحریک سے تسکین بہتر ہی کیونکہ اکثر بے حاجت تحریک کرنا آفت مین ڈالتا ہی اس سبب سے کہ ٹھہرے ہوئے اخلاط جوش مین آتے ہین اور طبیعت مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور جو چیز کہ مسام کھولتی ہی مثلاً ریاضت اور جماع کی کثرت اور حمام وغیرہ ضرر رکھتے ہین اس سے منع کرین اور غذا عادت کی نسبت کم کھائین تاکہ امتلا نہو جائے اور گوشت کو سماق اور زرشک اور ریواج اور انار دانہ اور غورہ اور سرکہ مین پکاکر کھلائین اور اگر گوشت نہ کھائین بہتر ہی اور وبا کے ایام مین تریاق اور مثرودیطوس اور ہینگ کا کھانا کلی نفع رکھتا ہی اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ صبر اور مُر اور زعفران تینون برابر کوٹ چھانکر ایک درم کے برابر قند یا شہد کے ساتھ ہر روز کھلائین ہوا کا فساد اُنہین کم ہوتا مگر جاننا چاہیے کہ ان گرم چیزون کے استعمال کی اسوقت اجازت ہی کہ ہوا سرد ہو اور کھانے والے کا طبعی مزاج سرد ہو اور نہین تو ہرگز اُن گرم چیزون مین سے کچھ نہ کھانا چاہیے کہ کلی نقصان رکھتی ہین اور روزہ رکھنا اور بھوکھا رہنا اور پیاسا رہنا اور شراب کا پینا اور بقول اور حبوب اور ترکاری اور دانہ کے اقسام کہ اس سال مین پیدا ہوے ہون اُنکا کھانا منع ہی اور اس سبب سے کہ ہوا اور زمین کے فساد سے پانی بھی بگڑ جاتا ہی احتیاط کی بات یہ ہی کہ پانی کو پکاکر پئین اور کنوین کے پانی سے اور حوض کے پانی سے پرہیز کرین اور نہرون کا پانی اختیار کرین اور مینہ کا پانی پینا نہ چاہیے اور جہان کہین کہ ہوا کا فساد عام ہو اور پھیل جائے گھر کی ہوا جنگل کی ہوا سے بہتر ہی اور نہین تو جس جگہ فساد نہو بہتر ہی کیا گھر کیا جنگل اور گائے کا گھی کثرت سے کھانا اور بدن پر ملنا اندنون مین بہت نفع کرتا ہی **مقالہ حمی جدری اور حمی حصبہ کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ جدری اور حصبہ اور حمیقا کا ذکر اگرچہ امراض جلد علیحدہ مقالہ مین آئیگا لیکن اس جگہ کہ حمیات کی بحث کا مقام ہی جونسی تپ کہ جدری اور حصبہ کو لازم ہی اطبا نے اُسکا بیان کرنا واجب سمجھا ہی اور یہ دونون خون کے جوش کھانے سے عارض ہوتی ہین خواہ اُسکا جوش کھانا طبیعت کے تصرف سے ہو جیسا کہ لڑکپن کی عمر مین خون کے پکنے سے پیدا ہوتا ہی کیونکہ لڑکپن مین خون کچا اور تر ہوتا ہی اور گرم و تر چیز کا پکنا اور حال بدلنا بدون اس بات کے ممکن نہین کہ جوش کھائے اور جب خون جوش کھاتا ہی اکثر یہ ہوتا ہی کہ جلد تر پھنسیان ظاہر ہوتی ہین اور ایسا کم ہوتا ہی کہ جب خون جوش مارے اور پک جائے جلد پر کوئی پھنسی نہ نکلے چنانچہ بعض لڑکون مین اسکا مشاہدہ ہوتا ہی

اور خواہ اُسکا جوش مارنا طبعی طور پر ہو جیسا کہ ابدان مستعدہ مین اسباب خارجیہ یا داخلیہ سے اخلاط کا جوش ظاہر ہوتا ہی اور یہ دونون وبائی بیماریون مین سے ہین یعنی جب کسی ولایت مین ظاہر ہوتی ہین اس فصل مین بہت خلقت اس بیماری مین گرفتار ہوتی ہی اور فرق اس دونون مین یہ ہی کہ جدری جسکو آبلہ اور نغزان اور چیچک کہتے ہین اُسکا مادہ خون گرم کثیر المقدار رطوبت مائل ہوتا ہی اسی واسطے اسکا دانہ بڑا ہوتا ہی جیسا کہ مسور کا بڑا دانہ یا اُس سے بھی بڑا اور بدن سے اُبھرا ہوا ہوتا ہی اور جلد پیپ لے آتا ہی اور ابتدا مین سُرخ ہوتا ہی اور نضج کے قریب سپیدی مائل ہوتا ہی اور کبھی ابتدا مین ہی سپید یا زرد نکلتا ہی اور مقدار مین کم اور متفرق ہوتا ہی اور وہ بہت سالم ہی خاص کر اگر تمام جلد پر نکلے اور جلد پک جائے اور کبھی پہلو دار اور آپسمین ملا ہوا اور مقدار مین زیادہ ہوتا ہی اور اُسکا رنگ سیاہ اور بنفشی یعنی سیاہ سرخی مائل ہوتا ہی اور سینہ اور شکم پر بہت نکلتے ہین اور جو نکلنے اور پکنے مین دیر لگاتے ہین اُنمین اندیشہ ہوتا ہی اور ایسا ہی اگر جدری سے خون ٹپکے یا اول آبلہ نکلے پھر تپ چڑھے بہت بُرا ہی اور اسی طرح اگر آبلہ نکلنے کے بعد تپ نہ اُترے اچھا نہین اور کبھی آبلہ دُہرا ہوتا ہی یعنی ایک پھنسی مین دوسری پھنسی ہوتی ہی اور حصبہ کا مادہ خون صفراوی بہت خراب خشکی مائل ہوتا ہی اسی واسطے اُسکی پھنسیان بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین جیسے باجرا اور پوست سے لگی ہوئی ہوتی ہین اور بھری ہوئی نہین ہوتین اور پیپ نہین کرتین بلکہ جب اچھی ہوتی ہین کھرنڈلاتی ہین اور سبوس کے سے چھلکے اُترجاتے ہین اور جب پھنسیون کے ظہور کی ابتدا ہوتی ہی بدن پر سُرخ نشان چھوٹے چھوٹے جیسے پسّو کاٹے کے ہو جاتے ہین اُسکے بعد دانہ ہوتے ہین اور حصبہ جدری کی نسبت مہلک ہی خاص کر جب سیاہ اور سخت اور بنفشی ہو اور دیر مین اور دشواری سے پکے اور غشی اور غم متواتر پیدا کرے قاتل ہی اور اسی طرح جو پھنسی دفعۃً غائب ہو اور اُسکے بعد غشی پیدا ہو اور حصبہ اور جدری مین بہتر اور سالم تر علامت یہ ہی کہ سانس برقرار اور شعور بدستور اور غذا اور پانی کی خواہش قائم رہے اور تپ جدری اور تپ حصبہ کی علامت یہ ہی کہ پشت مین درد اور ناک مین خارش اور آنسو کا ٹپکنا اور آنکھوں کا سُرخ ہو جانا اور درد سر اور سر اور بدن بھاری ہونا اور جو کچھ کہ حمی مطبقہ دموی کو لازم ہی وہ سب پیدا ہو اور بیمار نیند مین ڈرے اور جب پشت پر لیٹے اُسکے پانْون کانپنے لگین اور ہمیشہ جلد مین جلن اور چبھن معلوم ہو اور شاید کہ بعضون کو کھانسی اور گلے مین درد اور سانس مین تنگی اور آواز کا بیٹھ جانا عارض ہو اور تپ جدری اور تپ حصبہ مین فرق یہ ہی کہ حصبہ کی تپ آبلہ کی تپ سے زیادہ گرم ہوتی ہی اور اُسمین بیقراری رہتی ہی اور درد پشت اُسمین بہت کم اور قلق اور غثیان حد سے زیادہ ہوتا ہی اور حصبہ اکثر دفعۃً نکل آتی ہی اور جدری سب کی سب اگر بہت جلد نکلتی ہی تو تین دن بلکہ ایک ہفتہ مین نکلتی ہی سو جسوقت یہ آثار معلوم ہون خاص کر جن دنون مین وہ ظاہر ہونے لگے اور خصوص جن آدمیون کے نکلی ہین حکم کیا چاہیے کہ آبلہ یا حصبہ پیدا ہوگی علاج جسوقت یہ تپ ظاہر ہو اور خون کا غلبہ ہو رگ باسلیق یا اکحل یا قیفال کھولین پھر اگر خون کا زیادہ غلبہ ہی اور کوئی امر مانع نہین اتنا خون نکالین کہ غشی آجائے کیونکہ خون کم نکالنا باوجودیکہ حاجت زیادہ ہی ضرر کرتا ہی اگر کوئی امر فصد کو مانع ہو حجامت کرین یا جونکین لگائین اور حصبہ کی تپ مین بہتر یہ ہی کہ اگر تپ نہایت گرم اور مُنہ کڑوا اور آنکھین زرد اور بول ناری ہو اول ملینات سے کچھ ایک صفرا کم کرین اگر طبیعت نرم نہو تسکین مین مشغول ہون اور فصد نکرین اور بارہ برس کی عمر سے کم فصد کھولنی نہ چاہیے اور اسیطرح جسکی عمر ایک برس کی نہو حجامت نہ کرائین اور جب خون نکلے اُسکے جوش کو دیکھین کہ قوی ہی یا نہین اگر جوش بہت قوی ہی جو چیز کہ خون کو غلیظ کرتی ہی اور اُسمین سردی پہونچاتی ہی اور جوش کو ساکن کرتی ہی کھلائین تاکہ اُسکا جوش کچھ ایک دبے اور اگر خون کا جوش قوی نہین تغلیظ اور تبرید کی حاجت نہین بلکہ بعض حمی جدری اور حمی حصبہ مین

اگرچہ بثور ظاہر نہین ہون کسی حالت مین تغلیظ اور تبرید کی اجازت نہین دیتے اسواسطے کہ جب خون جوش کرتا ہی طبیعت اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرتی ہی ایسے وقت مین تغلیظ اور تبرید مین متوجہ ہونا طبیعت کو فضلہ کے دفع کرنے سے اور اپنے کام سے منع کرتا ہی اور جس طرح پر کہ ہو تبرید مین مبالغہ نہ کرنا چاہیے خصوصاً اگر تنقیہ کا اتفاق نہوا اور لایق یہ ہی کہ اس تپ مین طبیعت کو نرم نکرین مگر تپ حصبہ مین کہ صفرا کا بہت غلبہ اور طبیعت مین قبض ہو یا آبلہ کی حمی مین بلیدیہ کی قبیل سے ہو یعنی بدن مین امتلا معلوم ہو مگر جلد کا رنگ نہایت سرخ نہوا اور تپ گران ہوا اور بہت مشتعل نہوا اور نبض موجی ہو کہ اس حالت مین تلیین ضروری ہی بلکہ حمی بلیدیہ مین فصد کی حاجت کم ہوتی ہی اور اسہال کی زیادہ اور جو کچھ کہ فصد اور تبرید اور خون کی تغلیظ اور طبیعت کی تلیین کا بیان آیا ہی یہ اُسوقت تک ہی کہ اور حصبہ ظاہر نہون کیونکہ جب ظاہر ہو جاتی ہین مبردات اور مغلظات اور ملینات سے پرہیز واجب ہی اسلیے کہ یہ سب امور ارادۂ طبیعت کے مخالف ہین اور فصد و حجامت بھی منع ہین مگر جہان کہین کہ خون نہایت غالب ہی اور عمر جوان اور عادت اور حال موافق ہو کہ اس صورت مین باوجودیکہ بثور ظاہر ہون فصد کرنا اور کچھ خون نکالنا جائز ہی تاکہ بیمار ہلکا ہو جاے اور مادہ کچھ ایک کم ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت بثور نمودار ہون چاہیے کہ بیمار کے بدن کو نرم اور گرم کپڑون سے ڈھانک رکھین اور مکان کی ہوا معتدل کرین تاکہ مسام کھلین اور خفیف سا عرق آئے اور بثور سہل نکلین اور اس حالت مین سرد پانی گھونٹ گھونٹ دینا اور صندل اور کافور سُنگھانا دل کو قوت دیتا ہی اور طبیعت کی امداد کرتا ہی کہ مادہ کو بدن کے ظاہر مین نکال دیتا ہی اور اسی طرح جسوقت کہ پھنسیان نکلنے کے آثار ظاہر ہون اُسوقت اعضاے شریف کی محافظت لازم سمجھین جیسے آنکھ ناک اور حلق اور کان اور ریہ اور امعا اور مفاصل تاکہ اُن مین آبلہ نہ پیدا ہون اور اُنکی حفاظت کا طریق مفصل بیان کیا جاتا ہی اور جہان کہین کہ مادۂ غلیظ یا مسام بند ہون سو غلظت کا نشان تو یہ ہی کہ سینے پر اور اُسکے نواح مین بثور زیادہ نکلین اور دوسری جگہ کمتر اور چوتھا دن گذر جائے اور ابھی تمام آبلے یا حصبہ ظاہر نہون اور مسام بند ہونیکی علامت جلد مین خشونت کا ہونا اور پسینہ کمتر آنا اور بثور کا دیر مین نکلنا ہی پس چاہیے کہ مادۂ غلیظ کی تلطیف اور بند مسام کی تفتیح کرین اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ بیمار کے حال مین غور کرین کہ اُسمین کسدرجہ کی حرارت ہی اُسکے موافق معالجہ کرین مثلاً اگر نبض اور نفس حال طبعی پر ہی اور غشی اور حرارت اور صدمہ باطن مین بہت نہین اور زبان سیاہ نہین ہوتی چاہیے کہ مکان کی ہوا کو کچھ ایک گرمی مائل کرین اور سرد پانی نہ دین اور کوئی سرد چیز نہ سونگھائین اور ضرورت کے وقت تازہ پانی دیے جائین اور کبھی کبھی گرم پانی پلائین یا سبز بادیان کا پانی یا سبز کرفس کا پانی یا عنب الثعلب سبز کا پانی اور قند پلانا نفع کرتا ہی اور جو چیز کہ نہایت فائدہ مند ہی یہ ہی لک مغسول چار درم عدس مقشر سات درم کتیرا تین درم ان سب کو ایک پیالہ بھر پانی مین پکائین جب آدھا باقی رہے صاف کرین اور دین اور اگر اس مطبوخ مین دو درم گلسرخ اور انجیر کے سات دانے اور دو درم بادیان اور مویز مع تخم کے دس دانے بڑھائین بہتر ہی اور اگر صرف انجیر پانی مین پکائین اور کچھ ایک زعفران ملا کر دین کلّی نفع کرتا ہی اور انجیر کی خاصیت ہی کہ مادہ کو ظاہر کی جانب مین نکالتا ہی اور بثور کے ظاہر ہونے اور مسام کھولنے کے لیے گرم پانی مریض کے تلے رکھنا بہت نفع کرتا ہی اسکا طریق یہ ہی کہ بیمار کو بٹھلائین اور بہت گرم پانی کے دو پیالے اُسکے نیچے رکھین اور دامن آگے پیچھے درست کرین اور اس کپڑے پر دوسرا کپڑا اڑھا دین اور ایک گاڑھا کپڑا گردن سے نیچے بدن کے گرد ڈالین تاکہ اسکا بخار تمام بدن کو لگے اور منھ اور سر تک نہ پہونچے لیکن اگر نبض اور نفس دشوار ہون اور غشی اور حرارت بافراط اور زبان مین سیاہی ظاہر ہو کوئی چیز گرم نہ دین اور پہلی تدبیرون پر اکتفا کرین یعنی بدن پر کپڑا رکھین اور مکان کی ہوا معتدل کرین اور سرد پانی

گھونٹ گھونٹ دین اور سرد خوشبو سونگھائین اور اسی طرح اگر گرم پانی سے عرق لائین جسطرح پر کہ گذرا جائز ہی لیکن اسی طرح پر چاہیے کہ بیقراری اور سانس مین تنگی زیادہ نہو اور ایسا ہی جسوقت بثور ظاہر ہون اور پھر اندر کی جانب دبنے لگین اور چھپنے لگین اور غائب ہون یہ بہت برا ہی چاہیے کہ طبیعت کو قوت دین تاکہ مادہ اندر نہ جاسکے اور اس کام کے لیے جو کچھ بثور کے جلد نکلنے مین کہا ہی مفید ہی اور شیرہ بادیان تر یا خشک اور شیرہ تخم کرفس تر یا خشک تنہا تنہا یا دونون ملاکر پلانا نفع کرتا ہی فائدہ جسوقت کہ آبلہ یا حصبہ مین حرارت بافراط ہو اور کپڑا اوڑھانے سے ضعف یا غشی پیدا ہو ہوا سرد کرین اور کافور اور صندل سونگھائین مگر بدن کو ڈھانکے رکھین تاکہ دونون باتین حاصل ہون یعنی سرد ہوا کے ناک مین جانے سے اور بیرداشت کے سبب باطن کی حرارت کو آرام ہو اور دل گرم نہو اور بدن پر گرم کپڑے کے رہنے سے مسام بند نہون اور اگر باوجودیکہ ہوا کی اصلاح کرین اور سرد خوشبو سونگھائین پھر بھی راحت نہ پائے کبھی کبھی سینہ اور دل کی جگہ پر کپڑا ہلکا کردین اور احتیاط کرین کہ اس جگہ کے سوا اور کہین سردی نہ پہونچے اور جبکہ آبلے نکل آئین اور بیقراری اور حرارت اندرونی کم نہو اور زبان سیاہ ہو باوجود ان احوال کے بدن کا گرم رکھنا بہت بڑی خطا ہی اور جسوقت کہ غشی پڑے رعایت دل اور علاج غشی کے سوا اور کچھ فکر نہ کرین اور جب آبلہ اور حصبہ بالکل نکل آئے شربت سرد حاجت کے موافق دین اور جبتک کہ حرارت اور ضعف قوت کا اثر رہے پرہیز نہ توڑین تاکہ بیماری عود نہ کرے اور کھانے پینے کی تدبیر فائدہ علحدہ مین لکھی جاویگی اور جان لین کہ حصبہ کے آخر مین اسہال کا بڑا خوف ہی سو اگر آبلہ اور حصبہ کے آخر مین شکم نرم ہو شربت حب الآس اور صمغ عربی اور گل ارمنی اور قرص طباشیر قابض اور رب بہ وغیرہ سے بند کرین اور اگر اسہال دموی ہون شربت انجبار وغیرہ سے علاج کرین لیکن اگر خون خالص آتا ہی تھمنے کی امید نہین اور اگر قابضات دین آماس پیدا کرتا ہی اور بہت جلد ہلاک کرتا ہی اور اگر اس مرض مین نکسیر پھوٹے جبتک کہ خون صاف نہ آئے اُسکو بند نہ کرین مگر جب ضعف پیدا ہو فی الفور اُسکو بند کرین کہ اُسکی افراط مین خوف ہی اور رعاف کے بند کرنے کی دوائین رعاف مین لکھی ہین اور ایک بتی سیاہی مین بھر کر چکی کی گرد اُسپر ڈال کر ناک مین رکھین رعاف بند ہو جاتی ہی اور روئی کی بتی سرکہ مین بھر کر اور مازو نیم سوختہ اور گرا ہوا اُسپر ڈال کر اُسکو ناک مین رکھنا اور بلغار تراشیدہ ناک مین رکھنا اور اطراف اور خصیون کا باندھنا ویسا ہی اثر رکھتا ہی اور جس شخص کو مرض کے آخر مین نیند نہ آئے شربت خشخاش دے سکتے ہین اور جو سرفہ کہ بیقرار رکھتی ہی اُسکو لعوقات مناسب سے دفع کر سکتے ہین اور اسی طرح ہر ایک عوارض کو موافق چیزون سے زائل کرنا ممکن ہی فائدہ بعضے اعضاے عزیز کی محافظت کہ جب آبلہ کے نشان ظاہر ہون کر سکتے ہین سو آنکھ کی محافظت تو یہ ہی کہ سماق گلاب مین تر کرین اور چھان لین اور کچھ ایک کافور اُسمین ملاکر ٹپکائین اور آب کشنیز تر اور آب تخم انار ترش اور مازو گلاب مین گھسا ہوا آنکھ مین ڈالنا اور آنکھ کو آبلہ سے بچاتا ہی اور حضض صبر شیاف مامیثا اقاقیا ہر ایک ایک درم زعفران آدھا دانگ انکو کوٹ کر چھان کر شیاف بنائین اور کشنیز تر کے پانی مین گھسکر آنکھ کے باہر طلا کرین ویسی ہی تاثیر کرتا ہی اور اگر پھنسیان نکل آئی ہین کافور گلاب مین حل کرین اور آنکھ مین ٹپکالین اور جبکہ یہ تدبیرین مفید نہون اور آنکھین سرخ ہون یا آنکھ کی سیاہی پر بثور نکل آئین سرمہ اصفہانی اور کافور آب کشنیز مین پیسکر ہر لحظہ آنکھ مین ڈالین اور سرمہ گلاب مین رگڑا ہوا بہت نفع کرتا ہی خاص کر اگر اول مین اُسکا استعمال ہو اور شیاف ابیض عورت کے دودھ مین ملا ہوا جس شخص کی آنکھ مین پھنسیان نکل آئی ہین اُسکے لیے مفید ہی اور جسوقت جانین کہ امتلا کے سبب آنکھ ابھری آئی ہی اُسکو جحوظ کہتے ہین چاہیے کہ ادویہ مذکورہ کو آنکھ مین استعمال کرکے ایک گدی آنکھ کی پشت پر رکھین اور سیسہ کا پتر آنکھ کے اندازہ سے گدی پر رکھین اور پٹی سی باندھ دین تاکہ آنکھ کو دبائے رکھے اور کبھی کبھی کھولین اور پھر باندھ دین اور ناک کی محافظت یہ ہی کہ سرکہ اور گلاب یا فقط سرکہ لیکر ہر لحظہ چند قطرہ

ناک مین ڈالین یا بیمار اپنے آپ ناک مین لیوے اور اگر صندل شیاف مامیثا آب غورہ کا شیاف بنائین اور اُسکو گلاب مین یا پانی مین گھسکر ناک مین لیدین یا ناک مین ڈالین نفع کرتا ہی اور روغن گل یا روغن مورد کچھ ایک کافور ملاکر ڈالنا اور ناک کے اندر ملنا مفید ہی اور حلق کی محافظت یہ ہی کہ جسوقت آبلہ ظاہر ہو اور تپ حصبہ اور جدری کی تحقیق ہو فوراً حکم کرین کہ انار کو مع دانہ چبائے اور اسکا عرق ہر ساعت نگلتا رہے اور شربت خرنوب سے غرغرہ کرے اور اگر سماق گل سُرخ عدس مقشر گلاب مین پکاکر صاف کرین اور اُس سے غرغرہ کرین نہایت خوب ہی اور نہایت سرد پانی سے غرغرہ کرنا کلی نفع کرتا ہی خاص کر اگر اُسمین گلاب ملائین اور رب انار اور رب شاہتوت فائدہ کرتے ہین اور ریہ کی محافظت یہ ہی کہ جب آبلے بدن مین ظاہر ہون اور سینہ اور آواز مین خشونت اور حرارت قوی ظاہر نہو اور طبیعت نرم نہو تھوڑا تھوڑا مسکہ اور شکر چٹائین کہ بہت نفع کرتا ہی اور اگر حرارت کا زور ہو لعاب اسبغول اور لعاب بہدانہ اور قند اور روغن بادام دین اور بادام کوٹ کر مُنھ مین رکھنا فائدہ رکھتا ہی اور یہ لعوق مفید اُسکی ترکیب مغز تخم کدوے شیرین دو حصہ مغز بادام سپید ایک حصہ قند تین حصہ کتیرا ایک حصہ کوٹ چھان کر لعاب اسبغول یا لعاب بہدانہ ملاکر رکھین اور استعمال کرین اور اگر طبیعت نرم ہو صمغ عربی مغز بادام بریان مغز تخم خیارین بریان نشاستہ بریان لیکر اسبغول بریان کے لعاب مین چٹنی بنائین اور مفاصل کی محافظت یہ ہی کہ صندل شیاف مامیثا گل ارمنی گل سُرخ خشک اور کچھ ایک کافور گلاب مین پیس لین اور کچھ سرکہ اُسپر ڈالین اور جوڑ کی جگہ پر طلا کرین اور اگر مفصل پر کوئی بڑا اخراج پیدا ہو جلد چیر ڈالین تاکہ اُسکا زرد آب نکل جائے پھر زخم کا اندمال کرین اور امعا کی محافظت یہ ہی کہ شراب مورد اور قرص طباشیر اور رب بہ ہر وقت دیا کرین خاص کر جبکہ آبلہ کا انحطاط ہو اسلیے کہ جب آبلے ظاہر بدن سے کم ہوتے ہین کبھی مادے کا بقیہ امعا پر پڑتا ہی سو اُس وقت مین اُنکی رعایت ضروری ہی **فائدہ** آبلہ اور حصبہ والے کے کھانے اور پینے کا بیان جاننا چاہیے کہ آبلہ کا سبب حرارت غریبی ہی کہ خون رطوبت دار مین اثر کرتی ہی اور اُسکو جوش دیتی ہی تو اُسمین کھانے پینے کی چیز وہ بہتر ہی کہ سرد خشکی مائل ہو مثلاً جو کا بھنا آٹا یا بھنی مسور کا آٹا انار ترش کے پانی مین یا غورہ یا ریواج کے پانی مین ملاکر اور طبیعت خشک ہو اور سینے اور حلق مین خشونت ہو اور حرارت بہت قوی ہو بھنے جو کا آٹا جلاب کے ساتھ دین اور ترش چیزین نہ پلائین اور اگر طبیعت نرم ہو اور حرارت قوی ہو اور سینہ اور حلق مین خشونت نہو ستو کو دوبارہ بھونین اور قرص طباشیر قابض کے ساتھ دین اور اگر صمغ عربی اور طباشیر کچھ ایک نبات ملاکر کھلائین جائز ہی اور جہان کہین طبیعت بافراط نرم ہو کشک بریان اور انار دانہ اور تخم خشخاش کہ تینون برابر ہون کشکاب بنائین اور جہان کہ حلق مین خشونت ہو اور نیند نہ آئے کشک بریان اور تخم خشخاش کا کشکاب بنائین اور انار دانہ ملائین اور تراکیب طبیب حاذق کی راے پر موقوف ہین جیسا کہ واقعہ دیکھے اُسکے موافق تدبیر کرے اور اس سبب سے کہ حصبہ کا مادہ کمتر اور بہت تباہ ہوا کرتا ہی اور اسکا سبب صفراے سوختہ کی کثرت ہی کہ خون کو تباہ کرتی ہی سو اُسمین غذا اور شراب بہتر وہ ہی کہ سرد و تر ہو تاکہ صفراے سوختہ کی خشکی اور تیزی سے برابری کرے اور خون کی اصلاح کرے مثلاً کشکاب اور لعاب اسبغول وغیرہ اور کشکاب اور لعاب کو آب غورہ یا آب انار ترش وغیرہ مین ملاکر دینا چاہیے کہ لعابات اور کشکاب اور آب تربزا اور آب خرفہ اور آب کدو وغیرہ کو بے ترشی استعمال کرنا ضرر کرتا ہی لیکن اگر حلق مین خشونت ہو حموضات ندین اور جو کا ستو جلاب کے ہمراہ پلائین اور باقی وہی تدبیر ہی کہ آبلہ مین گذری اور جان لین کہ ترنجبین کا دینا حصبہ مین منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حصبہ مین اُسکی مضرت ایسی ہی جیسے محرور مزاج کو شہد کی مضرت اور بیچینی اور غثیان اور بیقراری کو بڑھاتی ہی اور ایسا ہی بنفشہ اور آب لبلاب حصبہ مین نہ دین کہ غثیان اور بیچینی لاتا ہی **فائدہ** تندرستون کی احتیاط کہ اس مرض مین مبتلا ہون

اور اگر نکلے تو بہت کم نکلے جسوقت کہ سال کی فصلون مین آبلے کے ظہور کے آثار دریافت کرین جونسے چودہ برس کے جوان ہون اور ابتک اُنکے چیچک نہین نکلی اُنکی فصد کرین اور جونسے بارہ برس سے کم ہون اُنکی حجامت کرین یا جونکین لگائین اور جو کچھ وبا کی احتیاط مین لکھا ہی عمل مین لائین اور جان لین کہ سرد غذا بالقوہ اور شربت سرد مثلاً شربت عناب اور سکنجبین وغیرہ اور اسبغول اور شکر وغیرہ اور شربت گزر اور سفوف طباشیر اور قرص کافور وغیرہ کا کھلانا کلی نفع کرتا ہی اور سرد پانی مین بیٹھنا اور اُس سے غسل کرنا فائدہ مند اور لازم ہی کہ ان دنون مین لڑکون اور جوانون کو جنکے چیچک اور کھسرا ابتک نہین نکلی دودھ اور مٹھائی اور شراب اور گوشت اور بینگن وغیرہ گرم غذاؤن سے اور گرم میوون سے جو کہ خون بڑھاتے ہون خاص کر خرما اور خربزہ اور شہد اور انجیر اور انگور سے منع کرین اور ایسا ہی مشقت اور ریاضت اور جماع اور آفتاب اور آگ کی حرارت اور غبار سے اور بند پانی کے پینے سے پرہیز کرائین اور کبھی کبھی آب فواکہ سے طبیعت کو نرم کرین اور طبیعت مین قبض نہ رکھین بقول سرد اور حموضات نافع ہین اور گوشت کو بدون ترشی اور سبزی ملائے کھانا نہ چاہیے **فائدہ** اکثر ایسا ہوتا ہی کہ آبلہ نکل کر خود بخود اچھا ہو جائے اور آبلہ کے پکانے اور خشک کرنے اور کھرنڈ گرانے کی حاجت نہ پڑے اور کبھی اِن تدبیرون کی حاجت پڑتی ہی اور پکانے اور خشک کرنے اور کھرنڈ گرانے کی تدبیر مع تدبیر ازالۂ نشان آبلہ
کے جدری اور حصبہ کے مقالہ مین بیان کی جائیگی جہان کہ امراض ظاہری کو ضبط کیا ہی انشاء اللہ تعالیٰ

مقالہ حمی غشیہ کے بیان مین یعنی وہ تپ کہ بیہوشی اور ضعف لاتی ہی اور وہ دو طرح پر ہوتی ہی پہلی نوع وہ ہی کہ بلغم خام سے پیدا ہو یہ اسطرح پر ہی کہ بلغم خام بدن مین بڑھ جائے اور متعفن ہو جائے اور تپ لائے اور جب تپ آئے مادہ حرکت کرے اور اُسمین تھوڑا سا دل کی جانب اور اُسکی حوالی مین گرے اور روح کو سرد کرے اس ضرورت سے قوت مقہور ہو کر غشی پڑے اور شاید کہ فم معدہ کے ضعف سے غشی پیدا ہو اور بلغمی تپین فم معدہ کے ضعف سے کمتر خالی ہوتی ہین اور جہان کہین فم معدہ بھی ضعیف ہوتا ہی اور مادہ بھی گرتا ہی نہایت قوی ہوتی ہی اسلیے کہ دو سبب جمع ہو جاتے ہین اور حمی غشیہ کی علامت یہ ہی کہ بدن مین ترہل اور مُنھ پر تہبج پیدا ہو اور تپ بلغمی کے دور پر اس تپ کا دورہ ہو اور بیمار کے مُنھ کا رنگ ایک حال پر نہین رہتا اکثر رصاصی ہوتا ہی اور کبھی زرد اور کبھی نیلگون اور سیاہی مائل اور سبزی مائل اور ہیجان کے وقت آنکھون مین گدلا پن ہو اور اُسمین دونون ہونٹھ ایسے معلوم ہون جیسے شاہتوت کے کھانے سے ہو جاتے ہین اور پسلیون کی پردون مین درد اور نفخ پیدا ہو اور اگر قی آئے ترش آئے **اشتباہ** کبھی ایسا ہوتا ہی کہ صفراے غلیظ بلغم مین ملجاتا ہی اور حمی غشی لاتا ہی اور اُسکی نوبتین بھی بلغمی کی دو طرح ہوتی ہین مگر احشا کی سوزش اور ترکیب صفرا کے دوسرے آثار اُسپر گواہی دیتے ہین **علاج** جاننا چاہیے کہ اس تپ کی تدبیر بہت دشوار ہی خصوصاً اگر اعضاے اندرونی مین ورم ہو کہ صورت مین فلاح کی امید نہین اور علاج کو مداخلت نہین اور اس تپ کا علاج جو دشوار ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ اگر طبیعت کے اوپر کام چھوڑ بیٹھین اور دوا اور غذا سے منع کرین چونکہ مادہ بہت ہی اور کچا قوت طبیعت غذا نہ دینے کی صورت مین اُسکو دفع نہ کر سکیگی اور قوت تمام باطل ہو جائیگی اور غذا اگر دیجاتی ہی چونکہ ہضم درست نہین خوب ہضم نہین ہوتی اور تپ کا مادہ ہو جاتی ہی اور اگر مادہ کو تھوڑا تھوڑا کم کرنا چاہین چونکہ مادہ خام اور بہت ہی دواے ضعیف العمل سے مطلب حاصل نہین ہوتا اور اس بات کا اندیشہ ہی کہ مادہ جنبش کرے اور نہ نکلے اور سانس اور روح کے راستون کو روک دے اور دم گھٹ جائے اور اگر چاہین کہ استفراغ قوی کرین قوت وفا نہین کر سکتی اس لیے کہ بدون خلط کے حرکت کرنے اور بغیر استفراغ کیے ہی غشی آتی ہی چہ جائے کہ خلط جنبش کرے اور مادہ کچا نکلے سو مناسب ہی کہ تپ کے شروع سے تین دن تک ماء العسل سادہ کے سوا کوئی دوسری چیز نہ دین اور اگر قوت ضعیف ہو جو اور نخود کا کشکاب ضروری

ہی اور اگر زیادہ قوی چاہین کچھ ایک روٹی کا ماء العسل مین یا جلاب مین ثرید بنا کر دین اور ضعف کے وقت روٹی کو مثلث یا شراب کے ساتھ دینا غشی کو دفع
کرتا ہی اور جہان کہین کہ طبیعت نرم ہو روکنا نہ چاہیے جبتک کہ ضعف کا خوف نہو اور جہان طبیعت مین قبض ہو اول امعا کو نرم حقنون سے جو بہت تیز نہون پاک
کرین جیسے آب چقندر کچھ ایک نمک ملاکر اور اُس تپ کے علاج مین قانون یہ ہی کہ مادے کی تلطیف ہو اور گرم نہو جائے اور جو کچھ کہ اغذیہ اور اشربہ کی قسم سے
دین چاہیے کہ ملطف اور حدت مین کم ہو اور فصل اور مرض اور مزاج کی حرارت کی کمی زیادتی دیکھکر اُسکے موافق ملطفات کی حدت مین کمی کر سکتے ہین اور اس جگہ بہتر
تدبیر یہ ہی کہ ہاتھون سے مالش کرنا اور مختلف ملنا تا خلط بے آفت خلط لطیف ہو جائے اور جسکو بے روغن مالش خوش نہ معلوم ہو روغن خیری اور روغن کنجد
تازہ اور اُسکے سوا جسمین قبض نہو اور سرد نہو شل روغن زیت اور روغن گل ملنا چاہیے اور مالش کی ترتیب یہ ہی کہ اول پنڈلیون کو گھٹنے سے پاؤن تک ملین پھر رانون
کو اوپر سے نیچے کی جانب پھر ہاتون کو مونڈھون سے ہتھیلی تک اُسکے بعد پشت اور سینے کو اوپر سے نیچے کیطرف اور پھر پاؤن کی مالش شروع کرین اسی طرح پر کہ لکھا گیا
کرتے رہین یہانتک کہ جلد سرخ ہو اور بیمار کے بیہوش ہونیکا اندیشہ ہو اور ایسا چاہیے کہ بیمار کا آدھا وقت مالش مین صرف ہو اور آدھا سونے مین اور اُسکو
ایسے مکان مین ٹھہرائین کہ سردی اور گرمی مین معتدل ہو اور اگر ہوا سرد ہو گرمی مائل کرین اور نیند معتدل نفع کرتی ہی اور اگر بافراط ہو نقصان ہی اور سرد پانی سے منع کرین اور
اگر بیمار اُسکا معتاد ہی اور گرم موسم ہی سکنجبین سرد پانی مین ملا کر دین اور جاڑون مین سکنجبین گرم پانی مین اور فقط گرم پانی دینا چاہیے اور جبتک ممکن ہو کسی قسم کا پانی
سکنجبین کے سوا نہ دین اور حمام معتدل مفید ہی اور جسکو قی آسان ہوتی ہی اجازت دین کہ قی نفع کلی کرتی ہی اور سکنجبین عسلی ایک درم تخم کرفس کے ساتھ اور ماء العسل
ایک درم زوفا کے ہمراہ ہر صبح دینا نفع کرتا ہی اگر فصل بہت گرم نہو فائدہ اس مرض مین فصد کسی طرح جائز نہین کیونکہ بیماری کا سبب مادہ خام ہی اور خون کے نکالنے
سے بدن سرد ہو جاتا ہی اور خلط کی خامی زیادہ ہوتی ہی اور ہضم باطل ہوتا ہی انتباہ جہان کہین کہ باطن مین آماس ہو مثلث اور شراب کی اور قی کی اجازت نہین بلکہ
کوئی علاج جائز نہین کیونکہ نجات کی امید نہین لیکن چونکہ علاج سے ہاتھ روکنے مین غیب کا پردہ کھلتا ہی اور بیمار ناامید ہوتا ہی اور لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ وارد ہوتا ہی
اُسکی تدبیر طبیب کی راے پر موقوف ہی کہ جو کچھ ورم کے لائق اور غشی کے موافق ہو توکلاً علی اللہ استعمال کرتا رہے اور قوتون کی رعایت مین کوشش رکھے دوسری
نوع حمی غشیہ کہ صفرا سے عارض ہو یہ ایسی ہی کہ صفرا بہت رقیق اور متعفن ہو جائے اور اُسمین سمیت آجائے اور جب تپ کی حرارت سے وہ مادہ بھی کچھ ایک دل
پر پڑے غشی پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اکثر غب کے دورے پر آئے اور بدن زرد اور لاغر ہو جائے اور ایک نوبت مین یا دو نوبت مین قوت اور نبض سست اور
ساقط ہو اور تھوڑے دنون مین بیمار کا ایسا حال ہو جائے کہ برسون کا بیمار ہی اور یہ تپ اکثر گرم ابدان مین جنمین کہ حرارت اور یبوست نہایت ہی عارض ہوتی ہی اور حمی
غشیہ کہ مادہ رقیقہ سمیہ صفراویہ سے پیدا ہوتی ہی اور دو تین دن مین قوت ساقط کرتی ہی ردی اور مہلک ہی خاصۃً اگر معدہ اور جگر مین ورم ہو فائدہ حمی غشیہ کہ غم اور ہم
یا بیخوابی یا استفراغ کثیر کے سبب عارض ہوتی ہی سالم تر ہی علاج ہر لحظہ ماء الشعیر آب انارین ملا کر دین اور آب خرفہ اور تخم خیارین اور شربت بہ اور شربت سیب اور شربت
صندل اور شربت فواکہ پلائین خصوصاً برف مین سرد کر کے اور سینہ پر صندل اور گلاب ضماد کرین اور برگ بید لیکر اُسپر گلاب چھڑک کر بستر پر ڈالین اور ریاحین خوشبو اور خوشبودار
میوے سونگھائین اور مکان کو خوشبو سے آرایش کرین اور اگر طبیعت مین قبض ہو ماء الشعیر اور آب کدو سرد کر کے حقنہ کرین اور جب نوبت کا وقت قریب آپہونچے
روٹی انار میخوش کے پانی مین یا لیمون یا ریواج کے پانی مین تر کر کے چند لقمہ کھلائین تا کہ ترشی کے سبب معدہ کو قوت دے اور صفرا کے بہت گرنے کو نافع آئے

اور شاید کہ بالکل روک دے اور جب غشی پڑے تب بھی روٹی کو انھین چیزون مین بھگو کر رقیق بناکر حلق مین ڈالنا چاہیے اگر کعک یا روٹی شراب ممزوج
مین بھنے اس مین پانی یا گلاب ملا ہو تر کرکے حلق مین ڈالین بہت جلد غشی دفع ہوتی ہو اور اگر تپ کی حرارت شدید ہو قرص کافور وغیرہ دینا چاہیے اور
جو چیز پلائین برف اور یخ مین سرد کرکے دین اور جو کچھ کہ محرقہ مین بیان کیا گیا استعمال کرین اور جہان کہین کہ معدہ اور جگر مین ورم ہو اُسکے موافق تدبیر چاہیے کہ
شاید کہ تقدیر شفا سے موافق آئے

فصل حمی دق کے بیان مین وہ اس طرح پر ہو کہ حرارت غریبہ اعضاے اصلی مین خاص کر دل مین چمٹ جائے اور بدن کے رطوبات ثلثہ طبیعیہ کو
فنا کرے اور جاننا چاہیے کہ آدمی کے بدن مین تین طرح کی رطوبت ہو کہ جسوقت اُنمین سے ایک خرچ ہو جاتی ہو دق پیدا ہوتی ہو اور لغت مین دق کے معنی ہزال اور
ہزال ہین یعنی ساکن اور نرم ہونا اور دُبلا ہونا اور اس سبب سے کہ اس تپ کی حرارت ساکن اور نرم ہوتی ہو اور دُبلا ہونا اسکو لازم ہو یہ نام رکھا گیا فائدہ رطوبات
ثلثہ کا ذکر پہلی رطوبت وہ ہو کہ شبنم کے طور پر چھوٹی چھوٹی رگون مین اور تمام اعضاے اصلی پر بکھر رہی ہو اور اُسکی منفعت یہ ہو کہ جب غذا نہ پہونچے تو تحلیل کا بدل
ہو جائے دوسری رطوبت وہ ہو کہ اعضا مین سرایت کر گئی اور ویسی بن گئی ہو لیکن ابھی انجماد کامل نہین ہوا اور یہ رطوبت قوی حرارت کے پہونچنے سے اور افراط
کی ریاضت سے گلتی ہو اور تحلیل ہو جاتی ہو تیسری رطوبت وہ ہو کہ اعضاے اصلی کا اس سے خمیر بن رہا ہو اور بدن کے تمام اعضا اُسی کی جہت سے مل رہے
ہین جسوقت کہ یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہو تمام اعضا کا اتصال باطل ہو جاتا ہو اور اطبا پہلی رطوبت کو چراغدان کے روغن سے تشبیہ دیتے ہین اور دوسری
رطوبت کو اس روغن سے کہ بتی نے کھینچ لیا ہو اور تیسری رطوبت کو اُس روغن سے کہ جسکے سبب بتی کے اجزا مین اتصال ہو تشبیہ کرتے ہین سو جسوقت
کہ پہلی رطوبت بدن سے کم ہو جاتی ہو خاص کر دل کے حوالی سے ایسا ہوتا ہو گویا چراغدان کا روغن خرچ ہو گیا اور روشنی کی مدد ٹوٹ گئی اور اب یہانتک
نوبت پہونچی کہ جونسا روغن فتیلہ مین ہو وہ بھی خرچ ہوا چاہتا ہو یہ دق کا پہلا درجہ ہو اسکا جلد علاج ہو سکتا ہو لیکن اس دق کا پہچاننا مشکل ہو کیونکہ دق اس
حالت مین حمی لثقہ کے مشابہ ہوتی ہو اور ان دونون مین جو کچھ فرق ہو وہ لثقہ مین گذرا اور جسوقت دوسری رطوبت خرچ ہوتی ہو اُسکی ایسی مثال ہو کہ فتیلہ کا
روغن صرف ہوتا ہو یہ دق کا دوسرا درجہ ہو اور اُسوقت مین دق کو ذبول کہتے ہین اور ذبول آسان معلوم ہو سکتا ہو اور اسکے تین مرتبہ ہوتے ہین اول اوسط
آخر اور جب مرتبہ آخر ہوتا ہو علاج پذیر نہین ہوتا اور دوسری مین اور اول مین دشوار اچھا ہوتا ہو اور جسوقت تیسری رطوبت خرچ ہونے لگتی ہو ایسا ہوتا ہو
کہ گویا جس رطوبت سے فتیلہ کے اجزا مین اتصال ہو وہ فنا ہوتی ہو اس حالت مین دق کو مفتت اور مخشف کہتے ہین یہ کسی صورت سے علاج پذیر نہین
الا ماشاء اللہ اور جان لے کہ اعضاے متشابہ الاجزا دو طرح پر ہین ایک تو وہ ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین اُنکو اعضاے اصلیہ اور منویہ کہتے ہین وہ یہ
ہین استخوان اور غضروف اور رباط اور عصب اور وترا اور غشا اور شرائین اور اوردہ دوسرے وہ ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین وہ یہ ہین گوشت اور شحم
سمین انکو اعضاے دمویہ کہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ تپ دق یا تو اسباب سابقہ سے عارض ہوتی ہو یا اسباب بادیہ سے اسباب سابقہ مثلاً تپ محرقہ
اور سینہ کا ورم گرم اور شطر الغب اور حمی یومیہ اور حمی ورمیہ اور جگر اور معدہ اور ریہ کی حرارت وغیرہ اور حمیات عفنہ اور اُسکے سوا کہ اُسکی حرارت
دل مین پہونچے اور اسی قسم کی بات ہو کہ طبیب بیمار کے ضعف قوت اور غشی سے گھبرا کر ماء اللحم یا شراب یا دوا ممسک دے اور اس سبب سے

دل گرم ہو جاتے اور دق کی نوبت پہونچے اور اسباب بادیہ مثلاً غم اور ہم اور غضب اور تعب اور بیخوابی بافراط اور بہت بھوکا رہنا جوان عمر مین اور جس شخص کا مزاج گرم اور خشک ہو اور اُنکے سوا اسباب بادیہ کہ دل کو نہایت گرم کرین کیونکہ دق کا مبدا دل ہے اور ظاہر ہو کہ تپ دق اکثر انتقالی ہوتی ہے کیونکہ یہ بات بعید ہے کہ حرارت غریبہ اول اعضا مین لگ جاتے بدون اس بات کے کہ خلط مین یا روح مین لگے اور یہ تپ کبھی تو مفرد ہوتی ہے اور کبھی کبھی عفنی کے ساتھ مرکب اور حمی خمس یا سدس یا سبع کے ساتھ اُسکا مرکب ہونا بہت بُرا ہے اور تپ دق مفرد یعنی غیر مرکب کی علامت یہ ہے کہ نبض صلب اور ضعیف اور متواتر ہو اور ایک حالت پر ثابت رہے اور تپ نرم لازم ہو اور بیمار کو تپ سخت کی خبر نہو کہ کیا ہوتی ہے اور جسوقت کہ اُسکے بدن پر ہاتھ رکھین بہت گرم نہو مگر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہنے دین زیادہ گرم معلوم ہو اور بول کو اگر غور سے دیکھین دہنیت اور اجزاے صغار اُسمین محسوس ہون اور سب علامتون سے درست یہ علامت ہے کہ جسوقت بیمار غذا کھائے تپ خوب ظاہر ہو اور نبض قوی ہو جاتے اور کچھ ایک عظم اُسمین آجائے سو مدقوق کے حق مین کھانا ایسا ہے جیسا چراغ مین روغن ڈالنے مین روشنی کو مدد پہونچتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیب جاہل اس خیال سے کہ تپ غذا سے ظاہر ہوتی ہے غذا سے منع کرے اور بیمار کو ہلاک کرے انتباہ اگرچہ دوسری تپون مین غذا کھانے کے بعد احوال مین تغیر آتا ہے مگر تپ دق کے تغیر مین اور دوسری تپون کے تغیر مین بہت فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسری تپون مین غذا دینے کے بعد قشعریرہ اور تپ مین درازی اور تکسر اور گرانی اعضا مین اور برودت اطراف اور نبض مین اختلاف زیادہ ہوتے ہین اور دق مین بجز اس بات کے کہ تپ ظاہر ہو جائے اور کوئی بات نہین ہوتی بشرطیکہ دوسری تپ اُسکے ساتھ مرکب نہو اور مرکب ہونے کا نشان یہ ہے کہ تپ نرم رہے اور عفنہ کی نوبت پر شدت کرجائے اور قشعریرہ یا نافض سے خالی نہو اگر مادہ عفنی رگون سے باہر ہو اور اسی طرح جونسی تپ کے ساتھ کہ مرکب ہو اسکے اعراض خاصہ سے جان سکتے ہین اور جسوقت کہ پہلی رطوبت خرچ ہو جائے اور حرارت دوسری رطوبت مین پہونچے دق کو اُسوقت مین ذبول کہتے ہین ذبول کی علامت یہ ہے کہ آنکھین گڑھ جائین اور خشک چرکے اُنمین آئین اور سر کے استخوان معلوم ہونے لگین اور کنپٹیان بیٹھ جائین اور پیشانی کا پوست کھنچ جائے اور پوست مین رونق اور تازگی نہ رہے اور ایسا معلوم ہو کہ غبار آلودہ ہے اور بھوین بھاری اور آنکھین خواب آلودہ معلوم ہون اور ناک کی نوک اور گردن باریک اور کان ہلکے اور چھوٹے ہو جائین اور حنجرہ اور سینے کے استخوان نکل آئین اور بول مین دہنیت اور چھوٹے چھوٹے اجزا بہت معلوم ہون اور بال بڑھ جائین اور اُن مین جوین پڑ جائین اور شانے چڑھ جائین پھر جبتک کہ ذبول پہلے درجہ مین ہے یہ نشان بھی بہت کم معلوم ہون اور اسی طرح بڑھ جائین یہانتک کہ دوسرے درجہ مین پہونچے اور جسوقت کہ دوسرے درجہ سے تجاوز کرے اور تیسرے درجہ مین آئے بدن کے بال جھڑنے لگین اور ناخن ٹیڑھے ہونے لگین اور پوست اور استخوان کے سوا کچھ نہ باقی رہے یہ اس بات کا نشان ہے کہ وصال قریب ہونے والا ہے اور جب تک کہ گوشت اور خون اور تازگی اور قوت کا بقیہ باقی ہوتا ہے اور استخوان پر گوشت رہتا ہے امید رہتی ہے کہ فلاح کو پہونچے تنبیہ جب کہ حمی یوم تین رات دن سے تجاوز کرے اور ٹوٹنے کے نشان ظاہر نہون اور حرارت زیادہ نہو مگر خشکی اسقدر بڑھ جائے کہ اُس تپ مین نہین ہو سکتی اور منھ پر زردی چھائے جاننا چاہیے کہ حمی یوم دق مین جا پڑے علاج جسوقت کہ تحقیق ہو کہ تپ دق ہے جلد علاج مین کوشش کرین اور مہلت نہ دین کیونکہ یہ تپ ابتدا مین جلد علاج پذیر ہوتی ہے اور اُسکی تدبیر یہ ہے کہ تبرید اور ترطیب مین کوشش کرین پانچ وجہ سے ایک تو کہ گھر کی ہوا اور مکان اور فرش کی آرایش کرین دوسرے یہ کہ حمام اور آبزن اور تمریخ استعمال کرین تیسرے یہ کہ دودھ پلائین اور اعضا پر ڈالین چوتھے

یہ کہ شربت اور دوائین مناسب دین پانچوین یہ کہ غذاے موافق کھلائین اور ہر ایک کا بیان فائدہ علیحدہ مین آتا ہی فائدہ ہوا اور مکان اور فرش کی تدبیر اگر گرمی کا موسم ہو خنک مکان مین کہ شمال رخ ہو بیمار کو رکھین اور اگر اُس مکان مین پانی جاری ہو بستر پانی کے کنارہ بچھائین یا چارپائی پر ڈال کر وہان بیمار کو رکھین تبرید اور ترطیب زیادہ ہوتی ہی اور نہایت خوب ہی اور نرم کتان کا بستر کرین اور عمدہ بستر حصیرہ تازہ ہی کہ کتان سے اُسکو بھرین اور ہر ہفتہ کے بعد کتان تازہ بدلتے رہین یا اسی کو دھوکر کام مین لائین تاکہ نرم ہو جاتے اور سر پھولون کے اور خوشبو کے اقسام مثل بنفشہ اور نیلوفر اور صندل اور گلاب اور کافور اور برف اور یخ کے تودے بیمار کے آگے رکھین اور اُسکے گرد بڑے بڑے کونڈون مین اور طاسون مین نیمگرم پانی بھر کر رکھین اور کتان کے پنکھے جھلوکر آہستہ آہستہ ہلائین اور صندل اور گلاب اور آب کشنیز تر اور آب برگ خرفہ اور آب حی العالم اور روغن گل اور روغن بنفشہ مین کپڑا تر کرین اور سینہ اور کنپٹین پر رکھین جب وہ کپڑا گرم ہو اُسکو اُٹھاکر دوسرا رکھین اور اُس کپڑے کا استعمال اُسوقت چاہیے کہ غذا قم معدہ پر نہو اور سات دن مین دو تین مرتبہ سے زیادہ نکرین کیونکہ تبرید کی افراط سے اعضاے تنفس مین تنگی آتی ہی اور آواز رک جاتی ہی اور جسوقت کہ سرد کپڑون کے استعمال سے بیمار کا بدن کانپنے لگے کپڑا ابردات نیمگرم مین بھر کر کام مین لائین اور پشت اور ناف اور تلوون اور ہاتھ اور ناک اور کان اور مقعد پر روغن بنفشہ اور روغن مغز تخم کدو سے شیرین مالش کرنا کلی نفع کرتا ہی اور اگر جاڑے کا موسم ہو مکان کی ہوا معتدل چاہیے اور بستر دھوئے ہوئے کرپاس نرم کا کہ اُسمین روئی زیادہ ہو مناسب ہی اور بیمار کو لباس فصول کے مناسب پہنائین مثلاً گرمیون مین کتان اور توزی اور جاڑون مین کرپاس نرم اور رشتہ فائدہ حمام اور آبزن اور تمریخ کی تدبیر کا بیان چاہیے کہ حمام اور آبزن بہت خوب اور نیمگرم ہون اور پانی مین اسقدر گرمی ہو کہ بیمار کو خوش معلوم ہو اور حمام کی گرمی اسقدر نہو کہ دل کو گرم کرے اور سانس مین فرق آئے اور عرق آجاے اور اگر پانی مین بنفشہ نیلوفر برگ کدو برگ کاہو پکائین نہایت خوب ہی اور اگر کدو تراش کر اور کچھ کشک جو آبزن مین پکائین تب بھی مفید ہی اور جسوقت کہ حمام کا عزم کرین اول کشکاب کھلائین اور دو ساعت صبر کرکے حمام مین لیجائین اور آبزن مین بٹھلائین اور حمام اور آبزن مین اسیقدر ٹھہرائین کہ پوست نرم ہو اور اُس مین تری آجاے اور حمام کے بعد بیمار کو سرد پانی مین غوطہ دین گردن تک اور ویسا ہی بلا توقف نکال لین اور پانی اس سے زیادہ نہو جیسا کہ گرمیون مین ہوتا ہی اور حمام کے بعد سرد پانی مین لانے سے یہ فائدہ ہی کہ حمام کی حرارت زائل ہو اور قوت آجاے اور کھلے ہوے مسام اعتدال پر آئین اسوجہ سے جو رطوبت کہ حمام اور آبزن سے اُسکے بدن مین پہونچی ہی تحلیل نہو اور سرد پانی سے نکالنے کے بعد روغنہاے مرطب مثلاً روغن بنفشہ روغن نیلوفر روغن مغز تخم کدو روغن مغز بادام ملین اور چاہیے کہ روغن کو پانی مین ملا کر ملین اشتباہ حمام کے بعد سرد پانی مین اُس شخص کو غوطہ دینا لائق ہی کہ ابھی کچھ گوشت اُسکے بدن پر موجود ہو اور سرد پانی مین لانے کا یہ طریق ہی کہ حمام کے بعد اس پانی مین کہ حمام کے پانی سے گرمی مین کم ہو لائین پھر اُس پانی مین کہ اُسکی گرمی اُس سے بھی کم ہو اور اسی طرح کچھ ایک سردی مائل پانی مین لائین یہانتک کہ سرد پانی مین نوبت پہونچے اور فائدہ بلا ضرر حاصل ہو اور جب حمام اور سرد پانی اور روغن استعمال کر چکین کوئی نرم چیز کھلائین مثلاً حریرہ کہ کشک جو کا بنائین یا دوغ تازہ یا زردہ بیضۂ نیمبرشت اور اگر غذا کھانے کے بعد جب چار ساعت گذرین ایک دفع پھر حمام مین لیجائین کلی فائدہ ہوتا ہی اور چاہیے کہ حمام کے لیجانے مین اور آبزن کے بٹھانے مین بیمار کو کوئی حرج نہو یہانتک کہ اگر آبزن مین آنے سے تکلیف ہو چاہیے کہ ایک تھیلے مین بٹھلا کر تھیلے کو دونون طرف سے پکڑ کر اُٹھائین اور گردن تک پانی مین بٹھلائین اور اسی طرح

دو تین بار بجھلائین اور نکال لین اور جلد باہر نکال لائین تاکہ ضعف نہو فائدہ دودھ اور دوغ کی تدبیر کے بیان مین اُنکو جو دق مین استعمال کرتے ہین اُنمین
چند شرائط ہین اگر اُنکی رعایت نہ کرین تو اُسمین ملال آتا ہو اور آخر وبال ہوتا ہو پہلی شرط یہ ہو کہ کوئی دوسری تپ دق کے ساتھ مرکب نہو دوسری شرط یہ ہو کہ بدن
مین کوئی زائد مادہ ایسا نہو کہ متعفن ہو جائے تیسری شرط یہ ہو کہ دق کے سوا کوئی عارضہ ایسا نہو جسکو دودھ اور دہی نقصان کرے چوتھی شرط یہ ہو کہ بیمار
کی طبیعت ایسی نہو کہ دودھ پینے سے بہت اسہال آنے لگین پانچوین شرط یہ ہو کہ پلانے کے بعد بیمار کو ایسی چیز سے منع کرین جس سے دودھ معدہ مین بستہ
ہو جائے اور مدقوق کے لیے سب قسم کے دودھ سے بہتر عورت کا دودھ ہو پھر گدھی کا دودھ پھر بکری کا دودھ اور شیر خر مین کچھ شرائط ہین ایک تو یہ کہ
اُسکے جننے پر چار مہینے گذرین اور تندرست اور جوان اور قوی الہاضمہ ہو اور تمام حیوانات کی قوت ہاضمہ کا یہ نشان ہو کہ اُسکے سرگین مین بہت بدبو نہو
اور خشکی اور تری مین معتدل ہو دوسری شرط شیر خر کے دینے مین یہ ہو کہ ایک پیالہ گرم پانی سے بھرین اور اُس پیالے مین چینی کا پیالہ رکھین پھر اُسمین دودھ
نکالین اور نکالتے ہی بلا توقف پلائین اور اگر ان دونون شرطون کی رعایت نہ کرین ضرر ہوگا اور جونسا دودھ مدقوق کو پلائین اسکا اندازہ اور ترتیب یہ ہو کہ
پہلے دن آدھا سکرہ دین اور دوسرے دن ایک سکرہ اور ہر روز اسی طرح آدھا سکرہ بڑھائین سات دن تک چنانچہ ساتوین دن ساڑھے تین
سکرے آجائین پھر سات دن اسی قدر رکھین نہ گھٹائین نہ بڑھائین اُسکے بعد ہر روز آدھا سکرہ کم کرین اور جالینوس کہتا ہو کہ دودھ پلانے کے بعد ایک ساعت
گذرنے پر بیمار کی نبض دیکھین اگر دودھ پینے سے پہلے کی نسبت زیادہ قوی اور مائل بعظم معلوم ہو اس بات کی علامت ہو کہ دودھ خوب ہضم ہوا اور
فاسد نہوا پھر دوسرے دن زیادہ دینا چاہیے اور اگر ضعیف اور مختلف یا صغیر اور متواتر معلوم ہو اس بات کی دلیل ہو کہ دودھ فاسد ہوا اور پھر دودھ
کے پلانے مین توقف کرین اور اسی طرح جب کبھی دودھ پلانے مین حرارت محسوس ہو اور تپ کے آثار معلوم ہون دودھ سے منع کرنا واجب ہو اور
اسکے بدلے مین آب خیارا اور آب خربزہ اور آب تخم خرفہ اور اقراص کافور دین انتباہ جہان کہین کہ دودھ کے پلانے سے عفونت پیدا ہو شربت آلو
اور شربت بنفشہ اور آب میوہ سے طبیعت کا نرم کرنا جائز ہو اور اس بات کی احتیاط کہ دودھ معدہ مین پنیر نہو اسطرح پر ہو کہ جسقدر دینا منظور ہو کئی مرتبہ
دین اور کچھ ایک نمک اور شہد اُسمین ملائین اور کہتے ہین کہ شکر شہد سے بہتر ہو اور جہان کہ طبیعت نرم ہو نمک نہ ملائین اور شکر بھی بہت کم ڈالین اور جسدن
کہ دودھ پلائین یا پلانے کا ارادہ ہو مچھلی سے منع کرین اور ترشی بھی نہ دین اور ایک جماعت کے نزدیک یہ ہو کہ ایک حصہ دودھ مین دو حصہ مینہہ کا پانی ملاکر
جوش دین جب آدھا باقی رہے شکر ملا کر دین کلی فائدہ کرتا ہو اور جہان کہین کہ طبیعت نرم ہو اور ضعف پیدا ہو دودھ نہ پلانا چاہیے اور اُسکے عوض دوغ
تازہ مسکہ نکال کر لوہے سے بجھا کر اور قابض چیز جیسے طباشیر یا طراثیث ڈال کر دینا چاہیے تاکہ قبض کرے اور اگر تپ دق کے ہمراہ سرفہ ہو ایک درم کتیرا
دودھ اور شکر ملا کر دین اور صمغ عربی منھ مین رکھین اور اُسکے سوا جو کچھ کہ حال کے مناسب ہو مدقوق کو دوغ کے دینے کا طریق اسطرح پر ہو کہ گائے
کا دہی لیکر اُسکو طبین کہ مسکہ علیحدہ ہو اور دوپہر تک رکھ چھوڑین کہ کچھ ایک ترشی کا مزہ اُسمین آجائے اور جب آدھا دن گذرے اُسکو ہلائین تاکہ اُسکا
پانی کہ اوپر آگیا ہو سب اُس مین ملجائے پھر ایک پاکیزہ روٹی بھونکر اور کوٹکر نرم کرین اور دس درم کے اندازہ سے تیس درم دوغ مین ڈالکر رکھدین
تاکہ ملجائے پھر بیمار کو دین اور دوسرے دن پانچ درم دوغ زیادہ کرین اور ایک درم روٹی کم کرین اور اسی طرح ہر روز پانچ درم دوغ بڑھائین اور

ایک درم روٹی گھٹائین یہان تک کہ روٹی موقوف ہو پھر ہمیشہ پانچ درم دوغ گھٹائین اور ایک درم روٹی بڑھائین یہانتک کہ دوغ تیس درم اور روٹی دس درم پر آجائے اور جس شخص کو یہ دوغ ایک زیادہ مدت تک دینا چاہین تو روٹی آدھے درم کے اندازہ سے بڑھائین اور اسی قدر گھٹائین انتباہ جسوقت اندیشہ ہو کہ دوغ کے سبب کوئی تپ یا عفونت پیدا ہوگی اُسوقت دوغ کو قرص طباشیر کے ساتھ دینا چاہیے **قرص طباشیر** کہ یہان کام آتا ہے طباشیر چار درم گل سرخ چھ درم مغز تخم خیارین مغز تخم کدوے شیرین تخم خرفہ ہر ایک تین درم گل ارمنی کہربا ہر ایک دو درم کوٹکر اور چھانکر بارتنگ کے پانی مین یا لعاب اسبغول مین ملائین اور قرص بنائین ہر ایک قرص ایک مثقال فائدہ دق والے کے اشربہ اور اغذیہ کی تدبیر ہر صبح قرص کافور شربت خشخاش یا آب انار شیرین یا آب تربزیا آب کدو یا آب خیار کے ساتھ یا جلاب کے ہمراہ دین اور جب طلوع آفتاب ہو کشکاب سرطانی مین آب انار شیرین ملاکر یا جلاب ملاکر پلائین اور جب کشکاب دینے کے بعد چار ساعت گذرین تو شربت عناب یا شربت خشخاش بیس درم سرد پانی مین ملاکر پلائین اور سونے کے وقت لعاب اسبغول اور جلاب شراب عناب کے ساتھ یا آب تخم خرفہ اور شکر اور روغن بادام یا لعاب بہدانہ اور جلاب دین انتباہ اشربہ مذکورہ کو اسوقت دین کہ معدہ ضعیف نہو اور نہین تو آب انار شیرین کے سوا کچھ نہین دے سکتے **کشکاب سرطانی کی ترکیب** سرطان جسکو فارسی مین خرچنگ اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین میٹھے پانی مین سے کہ جاری ہو منگا کر اُسکی شاخون اور پانون کو توڑ ڈالین اور اُسکو نمک اور راکھ سے کئی دفع ملکر دھوئین تاکہ اُسکی لسباہند اور سیل نکلجائے پھر کشکاب مین ڈالکر پکائین جیسا کہ معمول ہے اور سرطان مادہ بہتر ہے اور مادہ ہونے کا یہ نشان ہے کہ اگر اُسمین ایک سوئی چبھوئین رطوبت سفید دودھ کی صورت نکلے اور جہان کہین کہ سرطان موجود نہو اُسکے عوض عناب اور خشخاش کشکاب مین پکائین اور روغن بادام ڈالکر کھلائین کشکاب کہ ذبول کے ابتدا مین نفع کرتا ہے کدو کا پانی لیکر کشک جو اور سرطان موصوف مین پکائین اور روغن بادام یا روغن کدو ڈال کر دین اور اگر طبیعت نرم ہو قرص خشخاش دین **قرص خشخاش کی ترکیب** تخم خشخاش سپید مغز تخم کدوے شیرین تخم خرفہ مغز تخم خیارین مغز بہدانہ ہر ایک چھ درم صمغ عربی طباشیر گل قبرسی مغز تخم کدوے شیرین تخم حماض ہر ایک تین درم نشاستہ دو درم گل سرخ پانچ درم کافور ایک درم تخم اور مغز اور صمغ کو بھون لین اور باریک پیسکر قرص بنائین ہر ایک قرص دو درم اور ہر صبح ایک قرص سیب یا بہی یا امرود چینی کے پانی مین ملاکر دین اور بھنے ہوئے جو کا کشکاب بنائین اور پکانے مین کچھ ایک اور حب الآس اور بہی کے ٹکڑے کر کے ڈالین اور پکنے کے بعد گل ارمنی اور صمغ عربی باریک بناکر کچھ ایک اُسمین ملائین اور کھلائین دوسرا قرص کہ اسہال کو روکتا ہے گل ارمنی شاہ بلوط بریان تخم حماض گل سرخ ہر ایک چار درم طباشیر کہربا ہر ایک تین درم زرشک صاف چھ درم معمول کے موافق قرص بنائین اور رب بہ یا رب سیب یا شراب امرود یا شراب مورد کے ہمراہ دین اور رات کے وقت ایک مثقال اسبغول بریان اور آدھا درم صمغ عربی بریان اور آدھا مثقال گل ارمنی اور ایک درم سرطان رب بہ یا رب سیب کے ساتھ دیا کرین جب تک کہ شکم مین قبض ہو فائدہ غذا کی تدبیر جسوقت شربت اور کشکاب اور دودھ اور دہی اور جو کچھ کہ دین ہضم ہو جائے تو غذا دین اور چاہیے کہ بیمار غذا کو تھوڑا تھوڑا کئی مرتبہ مین کھائے تاکہ گرانی نہ کرے اور حرارت نہ بڑھائے اور یہ غذائین یہان مفید ہین نخود آش مقشر کہ اُسکے ساتھ کاہو اور اسفاناخ اور کدو اور مغز بادام کوٹ کر پکائین اور قلیہ کدو اور قلیہ خیار اور قلیہ اسفاناخ وغیرہ جائز ہے اور اگر پاکیزہ روٹی

گرم پانی مین ترکرین پھر اُسکا پانی گرا دین اور بھیگی ہوئی روٹی کو آب یخ مین لگا کر کھائین تپ کی حرارت کو باطل کرتی ہی اور اگر کشک جو کو عدس مُرخ اور کدو اور
ساق کاہو کے ہمراہ ایک ہی جگہ پکائین اور روغن بادام یا اُسکے شیرے کے ہمراہ دین وہی تاثیر کرتا ہی اور اگر قوت ضعیف ہو سرد پانی شراب مین ملائین اسطرح
کہ شراب ایک حصہ اور پانی تین حصہ ہو اور جہان کہ صفرا غلبہ کرے مصوص دراج اور تیہو اور چوزۂ مرغ خانگی اور ہلام اور قریص بزغالہ اور گوسالہ کے گوشت کا اور
تازہ مچھلی چھوٹی قسم کی مصوص بنا کر موافق ہی اور بیضۂ مرغ نیمبرشت بہت مفید ہی اور پنیر ترکہ نمکین ہو اُسکا اندیشہ نہین اور زیرباکہ نہایت ترش نہو دراج اور
چوزۂ مرغ خانگی اور بہت سے مغز بادام اور شکر کے ساتھ چاشنی کرین اچھا ہی اور میوون مین سے انار بے دانہ اور میٹھا سیب پکا ہوا اور تربز اور عناب تھوڑا
تھوڑا دینا جائز ہی اور مٹھائی کی قسم سے حلواے ترکہ شکر اور روغن بادام اور تخم خشخاش تر سے بنائین موافق ہی اور اگر تخم خشخاش تر نہو مغز تخم کدوے شیرین
اور مغز تخم خیار اور خیار بادرنگ اور مغز بادام کوٹکر اُسکا بدل کرین اور فطیری روٹی دینی نہ چاہیے اور شدت سے سرد پانی بکلی نقصان کرتا ہی اور حرارت غریزی
مردہ کرتا ہی یا دق الشیخوختہ مین ڈالتا ہی انتباہ جب تک کہ ممکن ہو احتیاط کرین کہ طبیعت نرم نہو اور جسوقت کہ نرم ہو عبیر اور زعرور اور شاہبلوط نفع کرتے ہین
اور جسوقت کہ مدقوق ضعیف اور بے قوت ہو چنانچہ غشی آنے لگے ماء اللحم دینا چاہیے ماء اللحم کی ترکیب بزغالہ کا گوشت لیکر اُسمین سے سپیدی الگ کرین
اور سرخی کا کباب کرکے دیگچی سنگین مین ڈالین اور کچھ ایک گلاب ڈالکر پتیلی کا مُنھ ڈھانک کر نرم آنچ پر رکھین تاکہ گوشت سے پانی علیحدہ ہو اور ابھی نہ پکا ہو کہ
اُسکا پانی لیوین اور گوشت کو بھی نچوڑلین کہ اُسمین تری بالکل نہ باقی رہے پھر اُس پانی کو پتیلی مین ڈالکر جوش دین تاکہ پک کر عمدہ ہو جائے اور کچھ ایک نمک اور
کشنیز خشک ملا کر کھلائین کہ باذن اللہ قوت کی حفاظت کرے تنبیہ جاننا چاہیے کہ اگر تپ دق پہلے درجہ مین ہو تبرید اور ترطیب کی زیادہ حاجت نہین پڑتی
مگر جب کہ ذبول کی نوبت پہونچے تو یہ مبردات اور مرطبات جو تمام مشروحاً گذر چکے حاجت کے موافق کام مین لائین فائدہ دق الشیخوختہ اور دق الہرم کے
بیان مین یعنے بڑھاپے کی دق مین جاننا چاہیے کہ یہ مرض حمیات کی جنس مین داخل نہین مگر اطبا کی عادت اسی طرح ٹھہر گئی کہ تپ دق کی ذیل مین اُسکو
ضبط کرتے ہین اس جہت سے کہ مدقوق حقیقی اور مدقوق الہرم مین مشابہت ہی کیونکہ اس مرض مین آدمی مدقوق کی صورت نظر آتا ہی اور باوجود بڑھاپا نہ آنے کے
بوڑھون کا سا حال ہو جاتا ہی اسواسطے دق الشیخوختہ بولتے ہین اور یہ مرض بوڑھون کو جوانون سے زیادہ اور جوانون کو لڑکون سے زیادہ عارض
ہوا کرتا ہی اور دق الہرم کے پانچ سبب ہین اول تو یہ کہ سرد پانی بیوقت پینے مین آئے مثلاً ریاضت قوی کے بعد اور جماع کے بعد اور حمام کے بعد کہ ابھی
مسام کھلے ہوئے ہین اور طبیعت اپنے حال پر نہین آئی اور عفونی تپون مین کہ ابھی مادہ خام ہی کیونکہ اس حال مین پانی کا پینا قوت کو باطل کرتا ہی اور
حرارت غریزی کو ضعیف دوسرے یہ کہ بُرے ابخرے رطوبات فاسدہ سے اُٹھکر دل مین آئین اور دل کو سرد کرین تیسرے یہ کہ ریاضت وغیرہ کے سبب رطوبت
کا ذوبان ہو اور حرارت غریزی کا مادہ تحلیل ہو کر سردی اور خشکی غلبہ کرے چوتھے یہ کہ استفراغات قوی کا اتفاق ہو اور حرارت غریزی کا مادہ خرچ ہو جائے
پانچوین یہ کہ گرم بیماریون مین حد سے زیادہ سردی کا استعمال کیا جائے اس سبب سے مزاج بدل جائے اور خشکی غالب آئے اور اکثر پانی کا افراط خاصکر
نہایت سرد کا گرم تپون مین اور تپ دق مین دق ہرم کا باعث ہوتا ہی غرضکہ یہ بیماری جب مستحکم ہو جاتی ہی تدارک نہین ہو سکتا اور اس مرض کی علامات
بول مین سفیدی اور رقت کا ہونا اور التہاب اور حرارت کا نہونا اور جو کچھ ذبول مین لکھا گیا ہی وہ ظاہر ہونا اور بیمار کا بوڑھون کے مشابہ ہونا ہی علاج

مزاج کی تعدیل کرین تاکہ مرض مستحکم نہو اور اگر مستحکم ہوگیا ہو تب بھی علاج نہ موقوف کرین کہ اللہ کے حکم سے ہلاک عاجل سے بے اندیشہ رہے اور اُسکے معالجہ مین قانون کلی یہ ہو کہ مزاج کو گرمی اور تری معتدل پر پھیر لائین اور یہ اسطرح پر ہوتا ہو کہ ہر صبح ترنج مربی اور زنجبیل مربی اور شقاقل مربی تھوڑا سا شہد کے ہمراہ دین پھر ایک ساعت کے بعد پانچ عدد زردہٗ بیضہ مرغ نیمبرشت یا زیادہ کھلائین اور اُسکے اوپر شراب انگوری چالیس درم کے اندازہ سے دین اور دو ساعت کے بعد استحمام اور آبزن کرین اور حمام کے بعد جب ایک ساعت گذرے اسفیدباج کہ اُسکو دارچینی اور زنجبیل اور خولنجان اور کبوترا اور برہ اور مرغ فربہ کے گوشت مین پکائین کھلائین اور غذا کھلانے کے بعد سُلانا لازم سمجھین اور جو کچھ محلل ہوائس سے بچائین اور کہتے ہین کہ شہد تھوڑا تھوڑا اکثر اوقات مین خوب ہو اور حقنہ کو برہ کی سری اور پایہ سے بنائین استعمال کرنا اس طریق پر تین دن برابر استعمال کرین اور پانچ روز چھوڑ دین پھر تین دن استعمال کرکے پانچ دن موقوف کرین اور اسی طرح کئی مرتبہ مکرر کرین اور ہر بار کہ حقنہ استعمال کرین روغن نرگس اور روغن سوسن اور روغن خیری اعضا پر ملین کہ نہایت مفید ہی اور جسوقت کہ فائدہ معلوم ہوا اور قوت آجائے بڑی بڑی معجون مثلاً دوا المسک اور مثرودیطوس اور تریاق کبیر نفع کرتی ہین اور جماع کسی وجہ سے جائز نہین حقنہ مذکور برہ کا سر اور ہاتھ اور پانون صاف کرکے کوٹ لین اور کشک گندم ایک چنگل بھر اور کشک جو اور نخود ایک چنگل بھر شبت دس درم بابونہ سات درم خسک آٹھ درم انجیر سیاہ فربہ دس دانہ اُسمین ملائین اور اُنکو پانچ سیر پانی مین پکائین جب ایک تہائی باقی رہے صاف کرین اور دس استار کے اندازہ سے لیکر دس درم روغن گاو اور دس درم روغن کنجد تازہ اور پانچ درم روغن بان اور دو درم موم سفید پکاکر اس شوربا مین ڈالکر حقنہ کرین اسی طریق پر کہ گذرا اور حقنہ کے بعد بدن پر روغن ملنا لازم سمجھین فائدہ بحران کی معرفت کے بیان مین بحران لفظ یونانی ہو اسکے معنی دشمن پر دشمن کا غلبہ اور اطبا کی اصطلاح مین یہ مراد ہو کہ طبیعت کا بیماری کے مقابل مین کوشش کرنا اور اس سبب سے بدن مین ایک تغیر عظیم پیدا ہونا خواہ اچھے حال مین ہو خواہ برے حال مین اور جاننا چاہیے کہ بیمار کے حال مین جو تغیر آتا ہو وہ آٹھ قسم کا ہوتا ہو اول تو یہ کہ طبیعت غالب آکر مرض کے مادہ کو یکبارگی بدن سے نکال دے اسکو بحران جید تام کہتے ہین دوسرے یہ کہ یکبارگی طبیعت مغلوب ہو جائے اور مرض غالب آکر فی الفور ہلاک کرے اُسکو بحران ردی تام بولتے ہین اور تام جید ہونا ردی کاتی ۱۲ امراض حادہ کو مخصوص ہو تیسرے یہ کہ اگرچہ طبیعت غالب ہو اور بحران اچھا ہو مگر سب مادہ کو ایکبارگی دفع نہ کرے بلکہ مابقی کو تھوڑا تھوڑا دفع کرے چوتھے یہ کہ اگرچہ طبیعت کا غلبہ اولاً خوب ظاہر نہو لیکن طبیعت مادہ کو تھوڑا تھوڑا لیجائے اور آخر مین اُسکا غلبہ دفعتہً ظاہر ہو اور مرض کو دفع کرے ان دونون بحران کو جید ناقص کہتے ہین پانچوین یہ کہ مرض غالب آئے اور بحران بد واقع ہو مگر یکبارگی ہلاک نکرے بلکہ اُسکے بعد طبیعت کو کچھ کچھ ضعیف کرتا رہے یہانتک کہ ہلاک کرے چھٹے یہ کہ اگرچہ مرض غالب ہو مگر اُسکا غلبہ خوب ظاہر نہو بلکہ طبیعت کو تھوڑا تھوڑا ضعیف کرتا رہے آخر دفعتہً مرض غلبہ کرے اور طبیعت مغلوب ہو جائے اور بیمار کو ہلاک کرے ان دونون بحران کو ردی ناقص کہتے ہین اور آخر کی یہ چارون قسم بحران مرکب کہلاتی ہین اور مرکب اسلیے نام رکھا کہ ان مین بیمار کے حال مین ملا جلا تغیر ہوتا ہو ساتوین یہ کہ طبیعت تھوڑی تھوڑی قوت پائے اور مرض کے مادے کو رفتہ رفتہ پکائے اور ایک مدت مین مادے کو دفع کرے اور تغیر عظیم ظاہر نہو اس قسم کے تغیر کو تحلیل کہتے ہین آٹھوین یہ کہ مادہ تھوڑا تھوڑا غلبہ پاتا ہو اور پکتا نہین اور طبیعت روز بروز ضعیف ہوتی ہو اور تغیر عظیم ظاہر نہین ہوتا یہان تک کہ بیمار ہلاک ہوتا ہو اُسکو ذبول اور ذوبان کہتے ہین اور تحلیل اور ذبول امراض مزمنہ سے مخصوص ہین اور جسوقت کہ طبیعت بحران کے وقت مادے

کو یکبارگی دفع نکرسکے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اعضاے رئیسہ سے دفع کرتی ہی اور دوسرے اعضا پر ڈالتی ہی اُسکو بحران انتقال کہتے ہین اور اُسکے بہت انواع ہین بعض تو جید ہی اور بعض ردی جید تو یہ ہی یرقان اور خارش اور قوبا اور بہق اور ردی یہ ہین اورام اور خراج اور دبیلہ اور طاعون اور نملہ اور نار فارسی اور آبلہ اور آکلہ اور خناق اور برص اور غدد اور داءالفیل اور لقوہ اور دوالی اور تشنج اور وجع الورک اور وجع الظہر اور وجع الرکبہ اور بحران جب ان امراض سے انتقال کرتا ہی اُسکو اس سبب سے ردی کہتے ہین کہ اگرچہ اصل مرض دور ہو جاتا ہی مگر بیمار دوسرے ایسے مرض مین مبتلا ہوتا ہی کہ اُنمین سے بعض تو حاد ہین اور بعض مزمن اور بحران کا انتقال اسی جگہ ہوتا ہی جہان کہ مادہ غلیظ ہو اور قوت ضعیف کیونکہ اگر قوت قوی اور خلط معتدل القوام اور قابل دفع ہوتی ہی بحران تام واقع ہوتا ہی اور بحران جید ہو یا ردی تام ہونیکے نشان یہ ہین کہ قلق اور اضطراب کی شدت ہو اور ناقص ہونیکا یہ نشان ہی کہ ان امور مین قلت ہو اور یہ بات کہ ہر ایک عضو کا بحران کیونکر ہوتا ہی سو اسکا بیان اس فائدے کے آخر مین آئیگا انشاءاللہ جس مرض کے انجام مین سلامتی ہی اُسکے چار درجہ ہوتے ہین ابتدا اور تزاید اور انتہا اور انحطاط اور بحران تام وقت انتہا کے سوا نہین ہوتا اور جونسا مرض کی ابتدا مین ہو جاتا ہی مہلک ہی اور جونسا تزاید کے وقت مین ہوتا ہی اگر جید ہی ناقص ہوگا اور اگر ردی ہی تو بیمار اس بحران مین نہایت بدحال ہوگا اور جونسا انتہا مین واقع ہوتا ہی سو اگر جید ہی مریض دفعۃً اسکے خوف سے نکل آیا اور اگر ردی ہی دفعۃً ہلاک ہوا مگر انحطاط کے وقت مین نہ بحران ہوتا ہی اور نہ موت اور موت کا وقت ابتدا ہی اور تزاید اور انتہا اور جونسا بحران کہ بحران کے دن واقع ہو سلامتی کا نشان ہی اور جونسا اس سے پہلے واقع ہو اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ مادہ بُرا ہی اور زیادہ اور طبیعت کو اضطراب ہو غرض کہ انتہا سے پہلے جو بحران کی حرکت ہوتی ہی یا تو اُسکا یہ سبب ہی کہ بیماری قوی ہوتی ہی اور طبیعت عاجز آتی ہی یا کوئی سبب خارجی کہ طبیعت کو بے وقت حرکت مین لاتا ہی مثلاً عوارض نفسانیہ اور اغذیہ اور اشربہ نا ملائم اور بے وقت اور جسوقت ایسا ہو کہ جس روز نیک بحران کی توقع پڑے اور علامت بد پیدا ہو نہایت بد ہوتا ہی تنبیہ بیماری کے زمانیکے بعضے دن تو بحران کے ہوتے ہین اور اُنکو باحوریہ کہتے ہین اور بعض دن اس بات کی خبر دیتے ہین کہ کب ہونے والا ہی اور اُنکو ایام الانذار کہتے ہین اور بعضے دن نہ باحوری ہوتے ہین نہ انذار کے مگر کسی انحراف سے بحران ان مین واقع ہوتا ہی اور اُنکو ایام الواقع فی الوسط کہتے ہین سو جونسے ایام مین بحران پڑتا ہی اور تام اور نیک ہوتا ہی اور وہ گیارہ دن ہین چوتھا اور ساتوان اور چودھوان اور بیسوان اور اکیسوان اور چوبیسوان اور ستائیسوان اور اکتیسوان اور چونتیسوان اور سینتیسوان اور چالیسوان اور جونسے دن ایسے ہین کہ اُن مین کبھی بحران ہوتا ہی اور کبھی نہین اور وہ ایام الواقع فی الوسط کہلاتے ہین اور وہ چھ دن ہین تیسرا اور پانچوان اور نوان اور گیارھوان اور تیرھوان اور سترھوان اور جونسے دنون مین بحران ناقص پڑتا ہی اور تکلیف اور اندیشہ ہوتا ہی اور وہ آٹھ دن ہین چھٹا اور آٹھوان اور دسوان اور بارھوان اور پندرھوان اور سولھوان اور اٹھارھوان اور اُنیسوان اور جونسے دنون مین بحران نہین ہوتا وہ تیرہ دن ہین بائیس اور تئیس اور پچیس اور چھبیس اور اٹھائیس اور انتیس اور تیس اور تیئیس اور تینتیس اور سینتیس اور اڑتیس اور انتالیس اور یہ جتنے دن ہین کہ اُن مین بحران ہوتا ہی یا نہین ہوتا یہ کل اڑتیس دن ہوتے ہین صحیح مذہب کی رو سے اور بعضے پہلے اور دوسرے دن کو بھی بحران کے دنون مین شمار کرتے ہین کسواسطے کہ حمی یوم پہلے یا دوسرے دن گذر جاتی ہی اور یہ گذر جاتا ہی حال کا تغیر ہی اور یہی بحران ہوتا ہی اور جو کچھ کہ ایام باحوریہ کی تعداد کا بیان گذرا یہ امراض حادہ مین ہوتا ہی اور تمام حادہ بیماریون کا بحران اکثر امر مین جونسے دن کہ طاق

ہوتا

ہوتے ہین اُن مین ہوتا ہی اسیواسطے تپ غب کا بحران گیارھوین دن چودھوین دن سے زیادہ متوقع ہوتا ہی اور اکثر امراض مین تپون کے دورے اور تین ایام بحران کے عدد پر ہوتی ہین مثلاً غب کے سات دور ایسے ہوتے ہین جیسے تپ محرقہ کے سات دن ہوتے ہین اور بحران کی قوت اور سختی آٹھوین دن تک ہوتی ہی اور اُسکے بعد آہستہ ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ بعض بحران چار چار دن کا ہوتا ہی اور بعض سات سات دن کا اور بعض بیس بیس دن کا اور چار دن والے بحران کی قوت بیس دن تک تمام وکمال ہوتی ہی اور سات دن والے بحران کی قوت چالیس دن تک ہوتی ہی مگر امراض مزمنہ مین مہینہ اور برس کا عدد امراض حارہ کے ایام کے عدد پر ہوتا ہی چنانچہ ربع سوداوی اور بلغمی مین سات مہینے نوبت غب کے سات دن کے برابر ہوتے ہین اور بقراط نے چالیس دن کے بعد ساٹھ اور اسّی اور سو اور ایک سو بیسوین دن کے سوا اور دنون کو بحران کے دنون مین نہین شمار کیا کیونکہ بیس بیس دن کے بحرانون کی قوت ایک سو بیس دن تک ہوتی ہی غرضکہ بحران کا دن ایک سو بیس دن کے بعد یا سات مہینے کے بعد ہوگا یا سات برس کے بعد یا چودہ برس کے بعد یا اکیس برس کے بعد اور جان لے کہ چالیسوان دن بحران حادہ مین سب سے پچھلا ہی اور بحران مزمنہ مین سب سے اگلا سو اگر مادہ نہایت حاد ہی بحران چوتھے دن ہوگا اور نہین تو جسقدر اُسکی حدت مین کمی ہوگی اُسی قدر دیر کر ظاہر ہوگا چالیس دن تک اور مرض مزمن جسقدر مزمن ہوگا اُسکا بحران چالیسوین سے اُسی قدر دور ہوگا اور ایام انذار وہ ہین کہ بحران کی خبر دین کہ کون سے دن ہونیوالا ہی اور انذار کے دن بھی کچھ ایک تغیر واقع ہوتا ہی اسی وجہ سے انذار کا دن ایام بحران کے نصف پر ہوتا ہی مگر منا صفت حقیقی نہین جیساکہ مطولات مین مشرح ومذکور ہی اور تھوڑا سا یہان بھی لکھا جاتا ہی جسوقت کہ امراض حادہ مین پہلے دن نضج کا اثر معلوم ہو بحران چوتھے دن ہو اور اگر بیماری بہت گرم اور سریع الحرکۃ ہی تیسرے دن بحران ہوگا اور اگر آہستہ ہوگا چوتھے دن بحران ہوگا اور اگر چوتھا دن یوم انذار ہو اور بیماری گرم ہی بحران ساتوین دن ہوگا اور اگر آہستہ ہو نوین دن ہوگا اور اگر یوم انذار چوتھا دن ہی اور نشان بد معلوم ہوتے ہین بحران چھٹے دن ہوگا اور اگر یوم انذار ساتوان ہی بحران گیارھوین دن یا چودھوین دن ہوگا اور اگر گیارھوین دن نوبت جلد آئے اور تپ بہت گرم ہو اور نضج کا نشان ظاہر ہو بحران چودھوین دن ہوگا اور اگر نضج کے نشان چودھوین دن ظاہر ہون بحران سترھوین یا اٹھارھوین یا بیسوین یا اکیسوین دن ہوگا اور بیسوین دن اکثر ہوتا ہی اور جیساکہ چوتھا دن ساتوین دن کی خبر دیتا ہی اور اگر گیارھوان چودھوین دن کا انذار کرتا ہی ویسا ہی سترھوان دن بیسوین یا اکیسوین کی خبر سناتا ہی اور اٹھارھوان اکیسوین دن کی خبر کرتا ہی اور اکثر نضج کا اثر سترھوین دن ظاہر ہوتا ہی اور ضعیف ہوتا ہی اور بحران اکیس سے نکلکر چالیس پر پہونچتا ہی اور بیسوان دن چالیسوین دن کا انذار کرتا ہی اور ایام واقعہ فی الوسط مین جبکہ تیسرے دن نشان ظاہر ہون بہت بُرے ہین بحران چھٹے دن ہوگا اور پانچوان دن نوین کا انذار کرتا ہی لیکن اگر بُرے نشان ہون بحران آٹھوین دن ہوگا انتباہ امراض حادہ مین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بحران کے نشان تین دن برابر ہوتے ہین یعنے بحران تین دن مین تمام ہو جاتا ہی اور جاننا چاہیے کہ ان تین دن مین سے جس روز کہ بحران کے نشان زیادہ اور قوی ہون اُسی کو بحران کا دن شمار کرنا چاہیے خاص کر اگر یوم انذار بھی اسپر گواہی دے اور وہ دن یوم باحوری بھی ہو اور یہی صحیح ہی تنبیہ امراض مزمنہ کے بحران کی حد یہ ہی کہ مزمن صیفیہ جاڑے دن مین زائل ہون اور مزمن شتائیہ گرمیون مین موقوف ہون اور سرسام گرم وغیرہ کا بحران اکثر گیارہ دن مین ہو جاتا ہی اور جاننا چاہیے کہ محرقہ تپون کا اور غب کا بحران یا تو عرق سے ہوتا ہی یا قے یا اسہال سے اور محرقۂ خالص کا بحران رعاف سے ہوتا ہی اور سرسام کا بحران اکثر عرق سے ہوتا ہی یا

رعاف سے اور تپ بلغمی اور تپ ربع کا بحران عرق سے ہوتا ہی یا اسہال سے اور ورم جگر اگر مقعر کی جانب مین ہی اسکا بحران عرق سے ہوگا یا اسہال سے
اور محدب کی جانب مین ہی تو عرق سے ہوگا یا ادرار سے اور سر کے امراض کا بحران مخاط سے ہوتا ہی یا دمعہ سے یا صدید سے کہ کان مین سے چھن کر
آتی ہی اور اعضاے تنفس کے امراض کا بحران نفث سے یعنی کھنکھار سے ہوتا ہی اور مادہ رقیق کا بحران عرق سے ہوتا ہی اور معتدل کا بحران رعاف
سے یا ادرار یا اسہال یا قے سے اور خون بواسیر کا کھلنا اکثر امراض مین نیک بحران ہی خاص کر جہان کہین کہ معتاد ہوگیا ہو اور سب بحرانون مین بہترین اور
کامل تر رعاف ہی پھر اسہال پھر قے پھر ادرار بول پھر عرق فائدہ اس بات کا پہچاننا کہ بحران کسطرف سے ہوگا سو جب مادہ کا میلان اوپر کی جانب ہوتا ہی
اُسکے سات نشان ہین ایک تو صداع دوسرے دوار اور صدغین مین گرانی تیسرے طنین اور دوی چوتھے کانون سے ایک دفعہ ہی بہرا ہوجانا پانچوین ان
نشانون کے پہلے یا اُنکے ساتھ کان مین گرانی اور سانس مین تنگی کا ہوجانا چھٹے شکم کی پسلیون کا سرا اوپر کی جانب بدون درد کے کھنچ جانا ساتوین سر گرم
ہونا پھر اگر ان آثار کے ساتھ آنکھین تیرہ ہوجائین اور نیچے کا ہونٹ پھڑکنے لگے اور مُنھ سے پانی آئے اور غثیان عارض ہو اور فم معدہ درد کرے اور دل مین
اضطراب پڑے تو جاننا چاہیے کہ بحران قے سے ہوگا خاص کر اگر تپ صفراوی ہو اور اس حال مین مُنھ زرد ہوگا اور اگر آنکھون کے سامنے سُرخ خطوط معلوم
ہون اور مُنھ اور ناک اور آنکھین سرخ ہوجائین اور آنسو آنکھ مین سے یکایک آئین اور ناک کھجائے اور سر کی رگون مین ضربان ہو تو جاننا چاہیے کہ بحران
رعاف سے ہوگا خاصۃً اگر بیماری دموی اور بیمار جوان ہو اور مادہ صفراوی بھی اکثر رعاف کا بحران کرتا ہی اور اُسکا نشان یہ ہی کہ آنکھ کے سامنے زرد خیالات
نظر آئین اور تپ محرقہ ہو اور بحران کے دن جاڑا معلوم ہونا اور پوست مین خشکی کا ہونا دونون رعاف کی علامت ہین بشرطیکہ سلامتی کے دوسرے آثار ہون اور
نہین تو موت کے آثار ہین اور رعاف بہتر وہ ہی کہ جس طرف مین بیماری کا مادہ ہو اُسی جانب سے ہو اور جب مادہ کا میلان اسفل مین ہوتا ہی اُسکے نشان یہ ہین
کہ بیمار کو نیچے کے بدن مین الم اور حرارت معلوم ہو اور ران کے گوشے یعنی چڈھون اور سُرین مین امتلا معلوم ہو اور جو کچھ اوپر کی جانب مین میلان مادہ کے
آثار گذرے وہ بالکل نہون پھر اگر قضیب کے سر مین جلن ہو اور مثانہ مین گرانی اور بول غلیظ آئے اور عادت سے زیادہ اور رسوب اُسمین ظاہر ہو اور طبیعت
مین قبض ہو اور عرق کم آئے تو جاننا چاہیے کہ بحران ادرار بول سے ہوگا اور ادرار بول کا بحران جاڑون مین اور فصول سے زیادہ ہوتا ہی اور اگر شکم
مین قراقر ہو اور براز اور بول سبزی مائل ہو اور تمام بدن مین خاص کر ناف سے نیچے بیچش اور گرانی معلوم ہو اور نبض صغیر اور قوی اور صلب ہو جاننا چاہیے
کہ بحران اسہال کا ہوگا خاص کر اگر تپ صفراوی مین بہت پانی پینے کا اتفاق ہوا ہو اور بول سپید اور رقیق ہو یا بیمار کی ایسی ہی عادت ہو کہ اُسکی طبیعت
نرم ہوا کرتی ہی اور دوسرا استفراغ کمتر ہوتا ہی اور اگر بیمار عورت ہو اور کمر اور رحم مین درد اور گرانی پیدا ہو اور دوسرے بحران کا کوئی نشان معلوم نہو تو جاننا
چاہیے کہ بحران حیض سے ہوگا خاص کر اگر اُسکی عادت کا وقت ہو اور اگر مقعد مین درد اور بوجھ پیدا ہو اور پشت اور کمر درد کرے اور نبض مین کچھ عظم
اور قوت ہو اور دوسرے بحرانون کے نشان ظاہر نہون تو جاننا چاہیے کہ مقعد کی رگون کے کھلنے سے بحران ہوگا خاصۃً اگر بیمار اُسکا معتاد ہو اور
جب مادے کا میلان عرق کی جانب ہوتا ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ بول کمتر آئے اور طبیعت مین خشکی ہو اور ظاہر مین پوست خشک معلوم ہو اور بدن
گرم ہو اور بخار گرم و تر اُٹھین اور نبض نرم اور موجی ہو اور بول جسقدر کہ آئے رنگین اور غلیظ ہو خاص کر اگر چوتھے دن رنگین اور ساتوین دن غلیظ

ہو جلئے اور جس جگہ بدن پر ہاتھ رکھین اور جسقدر رکھا رہنے دین وہ جگہ زیادہ گرم معلوم ہو سو جب یہ آثار ظاہر ہون کہدینا چاہیے کہ بحران پسینے کا ہوگا اور بیمار کو خواب مین حمام اور آبزن اور غسل کی تدبیر کا نظر آنا بھی عرق کے آنے پر دلالت کرتا ہی اور بحران انتقالی کا نشان تپ کا قوی ہو جانا اور استفراغ نہونا اور نضج کا اثر ظاہر نہونا اور تمام اعضا مین یا ایک عضو مین درد لازم ہونا اور کوئی بڑا اور خطرناک نشان نہونا مگر نضج کا نہونا سو جسوقت یہ آثار ظاہر ہون اور نبض قوی اور اُسمین نظام ہو حکم کرنا چاہیے کہ بحران انتقالی ہوگا پھر جونسا عضو کہ بہت ضعیف اور بہت گرم ہو اور درد کرے اور اُس عضو کی رگون مین اور اُسکے حوالی مین امتلا ہو جاننا چاہیے کہ مادہ اپنی جگہ کو چھوڑ کر اُس عضو پر گرنیوالا ہی اور بعض بحران انتقالی جید ہوتا ہی اور بعض ردی چنانچہ اُسکی تعداد اوپر لکھی گئی اور جسوقت معلوم ہو کہ مادہ اپنی جگہ چھوڑ کر کسی عضو پر پڑا چاہتا ہی اور اُس عضو پر مادے کے گرنے سے آفت قوی آئیگی چاہیے کہ اُس عضو کو قوت دین اور مادے کو کسی دوسرے عضو پر جو اُس سے زیادہ خسیس ہی اور اُسپر مادہ پڑنے سے کم ضرر ہوتا ہی پھیر لائین جس طریق سے کہ زیادہ آسان ہو اور اُسکا طریق اسی بحث مین لکھا جائیگا اور جاننا چاہیے کہ مریض کو بحران کے دن کسی وجہ سے حرکت نہ دین اور ساکن رکھین اور معاملہ طبیعت پر چھوڑ دین لیکن اگر یہ جانین کہ طبیعت اگرچہ غالب ہی مگر اپنے کام کے اتمام مین امداد کی محتاج ہی ہو سکتا ہی کہ اُسکو اُسکے ارادہ کے موافق قوت دین مثلاً اگر طبیعت مادے کو رعاف مین دفع کیا چاہتی ہی اور مدد کی محتاج ہی سر کو گرم رکھین اور گرم پانی بہت سا سر پر ڈالین اور اگر تعریق کی حاجت ہو گرم پانی بیمار کے آگے رکھکر بیمار پر اور پانی کے برتن پر ایک چادر ڈالین اور عرق رومال مین لیتے رہین تاکہ زیادہ نکلے اور اگر قی کی احتیاج ہی قی کرائین اور اگر تلیین کی حاجت ہو طبیعت کو نرم کرین اور اگر ادرار کی محتاج ہی مدرات دین جیساکہ صداع بحرانی مین مفصل بیان کیا گیا اور اسی طرح جو استفراغ بحرانی حد سے گذر جائے اور ضعف کا خوف ہو اُسکو طبیعت کا مخالف سمجھین اور اُسکو بند کرین اور کسی بحرانی استفراغ کو بے ضرورت بند نہ کرنا چاہیے ذکر اس بات کا کہ مادے کو ایک عضو سے پھیر کر دوسرے عضو پر ڈالین اور یہ کئی طور پر ہوتا ہی ایک تو یہ کہ جو عضو اُسکے برابر ہو اتنا مضبوط باندھ دین کہ درد کرنے لگے تاکہ الم کے سبب اُس طرف سے مادہ پھر جائے دوسرے یہ کہ جونسا عضو اُسکے برابر ہی اُسپر شیشہ یا شاخ کدو کا محجمہ لگائین یا دوائین گرم و جاذب اُسپر ضماد کرین تیسرے یہ کہ اگر مادہ داہنے ہاتھ مین ہو بائین ہاتھ سے کوئی سخت کام کرین اور کوئی بھاری چیز اُٹھائین چوتھے یہ کہ اگر مادہ سر مین اور آنکھ مین ہی چاہیے کہ ایسی دوائین اُسپر استعمال کرین کہ درد تھم جائے اور پانون کو بہت زور سے باندھ دین تاکہ مادہ اوپر سے اُتر آئے اور اسی طرح جسوقت کہ مادہ باطن مین پڑا چاہتا ہی اور معدہ اور سینہ کی طرف متوجہ ہی بازوا ور رانون کو بہت زور سے باندھ دین تاکہ اطراف کی جانب پھر جائے اور ادرار بول تعریق سے رک جاتا ہی اور عرق ادرار بول سے اور قی اسہال سے اور اسہال قی سے غرضکہ جب مادہ کو کسی عضو سے پھیرنا چاہین جانب مخالف مین اُتارنا چاہیے خواہ دور کے عضو مین خواہ نزدیک مثلاً کسی شخص کے تالو اور مُنھ مین سے خون آتا ہی اور یہ چاہین کہ جانب مخالف مین کہ قریب ہو اُسکو پھیر دین ناک کی جانب پھیر دینا چاہیے اور عضو مین بہت دور پھیر دینا چاہین نیچے کے اعضا مین سے کوئی رگ کھولین اسی طرح مثلاً ایک عورت کو بواسیر کا عارضہ ہی اور عضو نزدیک مین اُسکو پھیر دینا چاہین حیض کے طریق پر پھیر دین اور اگر اُسکو بہت دور کے عضو مین پھیر دینا چاہین اوپر کی آدھی جانب مین کوئی رگ کھولین اور جسوقت یہ چاہین کہ عضو پر مادہ نہ آئے قانون کلی یہ ہی کہ اول درد کو ساکن کرین اسلیے کہ درد مادے کو اپنی طرف کھینچتا ہی پھر جسوقت کہ درد ساکن ہوگا مادے کا ہٹانا آسان اور بے مزاحمت ہوگا

اور کسی وجہ سے عضو شریف اور عضو قوی الحس مین اور عضو ضعیف مین مادہ لانا نہ چاہیے جب تک ممکن ہو عضو خسیس پر کہ اس عضو سے زیادہ قریب ہو اور قوی ہو اور اُس مین حس بہت کم ہو لانا چاہیے اور جب مادے کے ہٹانے اور پھیر دینے کی ضرورت ہو دیر نہ کرین کیونکہ ابتدا مین مادہ کا پھیر دینا آسان ہی اس جہت سے کہ ابھی تھوڑا سا ہی اور ظاہر ہو کہ اگر بدن مین مادہ کم اور قلیل الحرکۃ ہی بدون استفراغ کے اُسکا پھیر دینا کافی ہی اور کچھ ضرر نہین کرتا لیکن اگر بدن مین امتلا ہی اور مادہ کثیر الحرکۃ ہی امالہ مع الاستفراغ کرنا چاہیے تاکہ کوئی دوسری آفت نہ برپا ہو اور اُسکے اخراج مین محاذات اور مقابل کی رعایت لازم سمجھین مثلاً اگر مادہ داہنے ہاتھ کی جانب مین ہی فصد بائین ہاتھ مین کرنی چاہیے یا داہنے پانوُن مین اور اُسکے برعکس اگر داہنی جانب مین اوپر کی طرف مائل ہی اسی طرف مین رگ کھولین داہنے ہاتھ مین یا داہنے پانوُن مین اور اگر بائین طرف مین اوپر کی جانب مائل ہو بائین ہاتھ مین یا بائین پانوُن مین فصد کرین اور اسی طرح اگر مادہ داہنے پانوُن مین ہی فصد بھی داہنے ہاتھ مین کرین اور اگر بائین پانوُن مین ہی بائین ہاتھ مین کھولین کیونکہ طرف مقابل سے مادہ آسان نکلتا ہی اور اسی طرح جسوقت کہ جگر کا مادہ پھیر دینا چاہین بائین ہاتھ مین کھولین اور دل اور طحال کے مادہ کے لیے دائین ہاتھ مین اور یہ جو کہا ہی کہ مادہ احشا کے اخراج مین مخالفت کی رعایت چاہیے یہ اس صورت مین ہی کہ ابھی مادہ آکر گرتا ہی اور جسوقت کہ مادہ کا جوش تھم گیا اور گرنا موقوف ہوا اُسوقت ان امراض کے لیے عضو آفت رسیدہ طرف مقابل مین فصد کھولنی چاہیے تاکہ اُسی عضو مین سے مادہ نکلے جیسا کہ ذات الجنب وغیرہ مین بھی ذکر آیا ہی اور اسی طرح جسوقت کہ اعضاے ظاہرہ مین مادہ ٹھہر جاے تنقیہ خاص اُسی عضو کا کرنا چاہیے کیونکہ اسوقت امالہ بے فائدہ ہی اسلیے کہ اُسکی حرکت موقوف ہو گئی

باب چوبیسوان اورام اور بثور کا بیان

کہ ظاہر بدن پر پیدا ہون اور جو کچھ کہ ظاہر بدن سے متعلق ہی اُسکا بیان اور اس باب مین چند فصول ہین -

فصل اورام اور بثور اور آکلہ اور جذام وغیرہ کے بیان مین اور اس فصل مین کئی مقالہ ہین اور ورم زیادتی غیر طبعی ہی کہ عضو مین مادہ فضلیہ سے کہ تمدد کرے پیدا ہو اسی طرح پر کہ بالفعل ضرر پہونچاے اور درد کرے چھونے سے یا بدون چھونے کے اور ورم اور نفخہ مین یہی فرق ہی اور بثور سے یہ مراد ہی کہ بہت چھوٹا ورم ہو **مقالہ** فلغمونی کے بیان مین فاے مفتوحہ سے اور رازی نے قاف سے کہا ہی اور وہ ورم غلیظ ہی بہت پھولا ہوا کہ اُسکا مادہ خون ہوتا ہی اور اُسکی علامت عضو کا بہت پھولجانا اور حرارت اور درد اور تمدد اور ضربان کی شدت اور ورم مین سرخی اور نبض عظیم اور بول سرخ ہونا اور اس ورم کی ایک بات ہی کہ جب اسپر ہاتھ رکھین ضربان کی شدت سے ہاتھ کو دفع کرے اور جاننا چاہیے کہ عضو متورم مین جسقدر زیادہ شرائین ہوتی ہین ویسا ہی درد اور ضربان کی زیادتی ہوتی ہی علاج جانب مخالف سے فصد کرین اور ابتدا مین صندلین اور فوفل اور گل ارمنی اور مامیثا اور اقاقیا اور گل سرخ اور کاسنی طلا کرین تاکہ عضو کو تقویت ہو اور مادہ پھر جاے اور ان رادع کا استعمال خاص ورم پر اُسوقت مناسب ہی کہ درد بشدت نہو تاکہ رادع کے استعمال سے شدت نہ کرے اور ایسا ہی اُسکا مادہ اعضاے رئیسہ کا دفع کیا ہوا نہو اور نہین تو ادویہ

مذکورہ ورم کی جگہ سے اوپر استعمال کرین اسی عضو پر تاکہ اور مادہ نہ آسکے اور جو کچھ آگیا ہو دفع نہ کرے اور یہ بھی تنقیہ تمام کے بعد کرسکتے ہین تاکہ بے مضرت ہو اور دوسرے دن کہ ایام تزاید ہو اور ادویہ رادعہ مین ادویہ مرخیہ ملائین مثلاً آرد جو اور کشنیز تر اور خطمی اور خبازی اور بعضے کہتے ہین کہ کچھ ایک ادویہ محللہ مرخیہ بھی تزائد کے ایام مین رادعات مین ملائین مثلاً بابونہ اکلیل شبت اور جب انتہا کو پہونچے اور بڑھنا موقوف ہو مرخیات محللہ مثلاً آرد باقلا اور خطمی اور خبازی اور بابونہ وغیرہ کام مین لائین اور بعضے کہتے ہین کہ روادعات اور مرخیات محللہ نصفا نصف ملا کر انتہا مین استعمال کرنا چاہیے اور جسوقت انحطاط کی نوبت پہونچے اور کم ہونے لگے بالاتفاق یہ بات ہو کہ فقط ادویۂ محللہ استعمال کرین مثلاً بابونہ اور اکلیل اور تخم کتان اور تخم حلبہ وغیرہ **فائدہ** جمیع اورام مین احوال اربعہ سے یعنے چارون احوال سے غافل نہونا چاہیے ابتدا مین تو رادع اور تزائد مین رادع اور مرخی کو جمع کرنا اور انتہا مین مرخی اور محلل اور انحطاط مین محلل استعمال کرنا چاہیے اور جسوقت کہ ورم کا مادہ تحلیل نہو اور جمع ہونے لگے ادویۂ منضجہ مثلاً تخم کنوچہ اور تخم کتان اور انجیر اور اُنکے مانند ضماد کرین تاکہ پک جائے پھر اگر خود بخود نہ پھوٹے سرگین کبوتر اور اشق سے اور نہین تو لوہے کے آلہ سے چیر ڈالین **انتباہ** فصد کے بعد اگر تلیین طبع کی حاجت ہو مطبوخ فواکہ وغیرہ دے سکتے ہین **فائدہ** اس ورم کی تدبیر کا بیان ہو کہ ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو جسوقت کہ اسباب خارجیہ سے بدن مین اماس پیدا ہو دیکھین کہ بدن مین کا امتلا ہو یا نہین اور ورم چھوٹا ہو یا بہت بڑا سو اگر بدن مین خلط کی کثرت نہین چاہیے کہ ادویہ مرخیہ اور محللہ اور روغن نیم گرم استعمال کرین اور نیم گرم پانی سے نطول کرین اور اگر اس تدبیر سے زائل نہو ورم پر پچھنے لگائین تاکہ خون نکلے اور ممکن ہو کہ پچھنے دینے کے بعد محاجم لگائین تاکہ خون بالکل نکل آئے اور جہان کہ بدن مین امتلا ہو فصد کو دوسری تدبیرون پر مقدم رکھین اور ورم کے نواح پر رادعات طلا کرین **سقالہ** سقاقلوس کے بیان مین اور وہ سین مہملہ اور دو قاف سے ورم خبیث عظیم ہو کہ خون غلیظ سے پیدا ہوتا ہو اور اس سبب سے کہ بڑا اور غلیظ ہوتا ہو اسجگہ کی رگون اور شریانون کو دب لیتا ہو پھر ہوا کی راہ بند ہونے اور ہوا نہ پہونچنے سے اس عضو کی حرارت غریزی مردہ ہوتی ہو اور اُسکے خون مین عفونت آتی ہو اور اُس عضو کو بگاڑ کر سیاہ کردیتی ہو اور اُسکا فساد اُسکے حوالی مین سرایت کرتا ہو اور اس مرض کے مقدمہ کو غانغرایا کہتے ہین چنانچہ امراض دماغی مین ذکر آیا ہو **علاج** اگر اس مرض کی ابتدا ہو اور اس رتبہ کو نہین پہونچا کہ حرارت غریزی کو مردہ کرے اور اعضا کو گندہ اور سیاہ بنائے جلد پچھنے دین اور گہرے پچھنے دین کہ مادہ فاسد کی جگہ پر پہونچین اس لیے کہ مقصود اسی خون فاسد کا نکالنا ہو کہ اصل فساد ہو اور جالینوس نے کہا کہ یہان خفیف پچھنوں کا لگانا عضو کو فاسد اور ہلاک کرتا ہو اور گہرا لگانا درستی اور اصلاح پر لاتا ہو کیونکہ مادۂ فاسد نکالتا ہو اور جسوقت پچھنے دے کر خون نکالدین تب اس عضو پر ایسی چیز کا ضماد کرین کہ عفونت کو مانع ہو اور رطوبت گندہ کو قطع کرے مثلاً آرد کرسنہ سکنجبین مین ملا کر یا گل ارمنی اور مازو اور شب یمانی شہد مین ملا کر اور اُنکے مانند اور جسوقت عضو سیاہ ہوجائے اور حرارت مردہ فی الفور اُس عضو کو کاٹ ڈالین تاکہ اُسکا فساد دوسرے اعضا مین سرایت نہ کرے کیونکہ اسوقت مین قطع کے سوا کوئی علاج نہین اور اگر قطع کرنا ممکن نہو اسکے گرد داغ دین تاکہ اُسکے فساد سے دوسرے اعضا محفوظ رہین اور قطع کرنیکے بعد مدملات استعمال کرین **فائدہ** جسوقت کہ یہ جانین کہ اس مرض کا مادہ جمع ہوتا ہو جلد اُسکو پکائین اور چیر ڈالین اور نضج کے لیے محللات مرخیہ استعمال کرین کیونکہ ورم جب صلب ہوجاتا ہو کمتر علاج پذیر ہوتا ہو سو اگر کچھ ایک صلابت اُسمین آنے لگے کبھی ملین اور کبھی محلل استعمال کرین تاکہ بہت صلب نہو اور عضو کو باطل نہ کرے **انتباہ** جو نسا سقاقلوس دماغ کے شرائین مین ہوتا ہو اسکی تدبیر سرسام مین مع

بہت سے فوائد کے گذری **مقالہ حمرہ کے بیان مین** حاے مہلہ سے اُسکو فارسی مین سرخ بادہ کہتے ہین وہ ورم صفراوی کہ پوست مین ظاہر ہوتا ہی اور منتقل ہوتا ہی یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو جاتا ہی اور درد بہت کم ہوتا ہی اور دو طرح کا ہوتا ہی ایک مادہ تو خالص صفراوی ہوتا ہی اُسکو حمرہ خالص کہتے ہین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ آماس چمکدار اور اُسمین سوزش اور شدت کی حرارت اور التہاب ہو اور رنگ خالص سُرخ ہو جیسا کہ صفرا کا رنگ ہوتا ہی اور درد کمتر ہو اور جب ورم پر انگلی زور سے رکھین وہان کی سرخی پھٹ جاتے اور سپید معلوم اور جب اُٹھائین پھر سرخی آجاے اور اُسکا خاصہ ہی کہ چلتا ہی اور پھیلتا ہی یعنی نزدیک کے اعضا پر جلد پہونچتا ہی دوسری قسم کا مادہ صفرا مرکب ہوتا ہی اس طرح کہ صفرا کے ساتھ خون رقیق ملتا ہی اُسکو حمرہ غیر خالص کہتے ہین اُسکی علامت بھی وہی ہی کہ خالص مین گذری مگر اتنی بات کہ جلد نہین پھیلتا اور اُسکی سرخی کمتر متفرق ہوتی ہی اور ورم سرخی سے ہوتا ہی اور غلظت مائل اور بول سرخ اور غلیظ آتا ہی اور نبض سریع مائل بعظم ہوتی ہی **علاج** اگر خالص ہو استفراغ صفرا کے لیے ہلیلہ اور تمر ہندی کا مطبوخ اور مغز فلوس وغیرہ دین اور تنقیہ کے بعد تراشۂ کدو اور آب برگ خرفہ آب کاہو آب لسان الحمل آب اسبغول وغیرہ مبردات اور مرطبات ضماد کرین اور جان لین کہ اس قسم مین اضمدۂ محللہ کی حاجت نہین کیونکہ اسکا مادہ لطیف ہی اور اگر غیر خالص ہو اول فصد کھولین اور اُسکے بعد مسہل دین اور ابتدا مین طلاے رادع کام مین لائین اور تزائد اور انتہا مین محللات بھی احتیاج کے موافق داخل کرین جیسا کہ فلغمونی مین لکھا گیا اور کبھی ورم حمرہ دماغ مین پیدا ہوتا ہی چنانچہ سرسام مین ہمنے بیان کیا ہی **مقالہ جمرہ کے بیان مین** جیم مفتوحہ سے فارسی مین آتشک وہ ایک آبلہ ہی کہ بدن مین ظاہر ہوتا ہی اور دبا ہوا اور پھیلا ہوا ہوتا ہی خواہ متفرق اور خواہ مجتمع اور اُسکا ہر ایک دانہ بدن مین سے زیادہ جگہ لیتا ہی اور گوشت کے عمق مین پہونچتا ہی اور سرخی زیادہ ہوتی ہی اور درد قوی گویا اس جگہ چنگاری رکھی ہی اسیواسطے یہ نام رکھا گیا اور اسکا مادہ پیپ نہین ہوتا بلکہ ویسا ہی اچھا ہو جاتا ہی اور کھرنڈ ہو کر پوست اُتر جاتا ہی اور اسکا سبب صفراے غلیظ شدید الحدت اور قوی المرارۃ ہی کہ خون مادہ مین ملا ہوا ہوتا ہی **علاج** جو کچھ کہ نملہ مین بیان کیا جائیگا عمل مین لائین اور کبھی ایسی حاجت پڑتی ہی کہ گہرے پچھنے لگائین تاکہ خون ردی کہ عضو کے عمق مین رُک رہا ہی نکل جاے اور نملہ کے اطلیہ کہ یہان استعمال کرین چاہیے کہ اُسمین کافور بھی داخل کرین اور یہ دوائین جمرہ کو مخصوص ہین سرکہ کا تلچھٹ لیکر گرم زمین پر ڈالین جبکہ جوش کھانے لگے اُٹھا کر اُسمین کافور ملا کر طلا کرین اور اگر گل ارمنی یا گل سرشوی بڑھائین بہتر ہی دوسرا نسخہ انار ترش کو چیر کر سرکہ مین پکائین جب نرم ہو جاے پیسکر ایک کپڑے پر لگائین اور جگہ پر رکھین دن مین دو بار اور رات کے وقت ایک دفعہ اور یہ دوائین ابتدا سے انتہا تک استعمال کرین انحطاط مین نہین اور تدابیر بھی خون یا صفرا کے غلبہ کی رعایت سے عمل مین لائین جیسا کہ مناسب جانین انتباہ اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ اگر خون غالب ہو اور کوئی امر مانع نہو فصد کرین اور اتنا خون نکالین کہ غشی کے قریب ہو جاے **مقالہ نملہ کے بیان مین** وہ نون کے فتح سے ہی کبھی تو ایک بثرہ ہوتی ہی اور کبھی چھوٹے چھوٹے بثور ایک دوسرے سے نزدیک اور آپسمین ملے ہوئے اور سوزش اور حرقت شدید اور خارش اُنکو لازم ہی اور اُسکی سوزش ایسی ہوتی ہی جیسے چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہی اور بعضے اطبا کہتے ہین اسی وجہ سے یہ نام رکھا گیا اور جاننا چاہیے کہ ان بثور کے حوالی مین بھی ورم ہو جاتا ہی اور جگہ سے چلکر پھیلنا نملہ کو لازم ہی اور وہ دو طرح پر ہوتا ہی ایک مادہ تو صفراے خالص سے ہوتا ہی اُسکو نملہ ساذج کہتے ہین اور ساذج فقط ظاہر جلد مین بہی دوڑتا ہی دوسرا وہ ہی کہ اسکا مادہ صفرا کچھ ایک خون حاد محترق مین ملا ہوا ہو اُسکو متاکلہ کہتے ہین ساذج کی علامت جلن کی شدت

اور رنگ مین زردی اور رمناکلہ کا نشان رنگ مین سرخی اور جلد قرحہ ہونا کیونکہ وہ گوشت تک پہونچ جاتاہی اور گوشت و پوست کو کھاجاتاہی سو سادہ تو فقط ظاہر جلد ہی مین پھیلتاہی اور رمناکلہ اُسکے ظاہر اور باطن مین دوڑتاہی اور نملہ کو ساعیہ بھی کہتے ہین **علاج** نملہ ساذج مین تمرہندی اور مغز فلوس خیارشنبر وغیرہ سے مسہل دیکر صفرا کو نکالین اور تنقیہ کے بعد مامیثا حضض اقاقیا آب کاسنی مین ملاکر طلا کرین اور نملہ اور رمناکلہ مین مطبوخ فواکہ یا ہلیلہ اور تمرہندی کے مطبوخ سے طبیعت نرم کرین اور اُسکے حوالی مین طلا الزد کہ وجع الاذن مین گذرا طلا کرین اور اسہال کے بعد اگر حاجت ہو فصد کرین اور جان لین کہ اس جگہ ادویہ قوی التجفیف استعمال کرین مثلاً قرص اندروخون وغیرہ اور مرہم اسفیداج سے زخم کا تدارک کرین **قرص اندروخون** مازو سے سبز کندر ہر ایک سات درم قلقدیس ایک درم شب مرہر ایک چار درم زراوند بارہ درم چھان کر شراب مین قرص بناکر رکھین احتیاج کے وقت طلا کرین **مقالہ جاورسیہ کے بیان مین** وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیان ہوتی ہین جیسے گاورس یعنی باجرے کا دانہ کہ سر سفید ہوتاہی اور جڑ سرخ اور بدن مین متفرق نکلتی ہین اور کبھی اُسکے ساتھ ہین لذع شدید اور ورم ہوتاہی اور اُنمین زرد آب آتاہی اور اُنکا سبب صفرا ہی کچھ ایک بلغم مائی مین ملا ہوا اور بعضے اور جاورسیہ کو غلہ کے اقسام مین شمار کرتے ہین **علاج** فصد کرین اور صفرا اور بلغم کے تنقیہ کے لیے مطبوخ ہلیلہ تربد ملاکر دین اور مازو اور کزمازو اور پوست انار اور گل ارمنی اور صندل مین گلاب اور کچھ سرکہ ملاکر طلا کرین اور اگر رطوبت بلغمی بہت زیادہ ہو تو سوزش کی کمی سے اُسکو پہچان سکتے ہین چاہیے کہ مجففات قویہ طلا کرین مثلاً قلقدیس اور کبریت مطبوخ کہ صفرا اور رطوبت بلغمی کو نکالتاہی ہلیلہ زرد تمرہندی عنب الثعلب تخم کشوث تخم کاسنی ہر ایک کو بقدر احتیاج کے جوش دین اور صاف کرین اور جسقدر مناسب سمجھین ترنجبین اور سقمونیا اور تربد ملاکر پلائین **مقالہ نار فارسی کے بیان مین** - وہ ایک پھنسی ہوتی ہی پانی سے بھری ہوئی اور اُسمین شدت کی جلن اور بہت ہی خارش ہوتی ہی اور جب نکلتی ہی جلد پھر ٹڈ بندھ جاتاہی اور اُسکا خاصہ ہی کہ جب نکلنے لگے اُس سے پہلے بدن مین اُسکے نکلنے کی جگہ منقوط سرخ طاوسی ظاہر ہون جیساکہ آگ کے شعلے ہوتے ہین اُسکے بعد بثور ظاہر ہون اور اُسکو بھی آتشک کہتے ہین اور بعضے اُسکو جمرہ کا مترادف جانتے ہین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اُسمین خارش اور سوزش حد سے زیادہ ہو اور آبلہ کی طرح جلد خشک ریشہ ہے آ کے **علاج** فصد کرین اور تسکین اور تلیین کے لیے شربت عناب اور آب تمرہندی اور آب انار دین اور آب کشنک جو اور آب کدو اور لعاب اسبغول اور مطبوخ ہلیلہ دین اور سپیدہ اور مردارسنگ اور صندل سفید گلاب مین گھسکر اور کچھ ایک کافور ملاکر طلا کرین اور اگر حضض اور کافور لعاب اسبغول اور لعاب بارتنگ مین گھسکر ایک کپڑے پر لگاکر ہر لحظہ عضو پر رکھین کلی نفع کرتاہی اور ایساہی نار نور گڑا ہوا اور جس وقت کہ ان بثور مین پانی بھرجاتے سوراخ کرین اور اُسکا پانی نکال ڈالین پھر مرہم اسفیداج لگائین اور اُسکے گرد گل ارمنی اور سرکہ اور گلاب ملین اور جہان کہ زرد آب زیادہ نکلتاہی حضض اور زردچوب کافور آب کاسنی یا آب حی العالم مین طلا کرین اور اگر گوشت مرغ وغیرہ کی حاجت پڑے اور کھانسی نہو آب غورہ سے اصلاح دینا چاہیے اور اس قانون کو تمام اورام مین یاد رکھین **مقالہ نفاطات کے بیان مین** وہ ایسی صورت کے بثور مین جیسے آگ کے جل جانے سے پیدا ہون اور جاننا چاہیے کہ اس طرح کے بثور مین رقیق پانی ہوتاہی اور کبھی خون رقیق ہوتاہی اور کبھی خون رقیق ہوتاہی اور کبھی فقط ریح غلیظ کے سوا کچھ نہین ہوتا اور اُسکو نفاطات کہتے ہین **علاج** فصد کھولین اور خون کی تغلیظ اور تطفیہ کے لیے شربت گذرا اور شربت عناب اور شربت انار وغیرہ جس چیزین حموضت اور عفوصت اور قبض ہو پلائین اور عدس مقشر سرکہ مین پکا ہوا

کھلائین اور اگر اُسمین عناب بھی پکائین بہتر ہی اور نفاطات مین سونے کی سوئی سے سوراخ کرین اسکے بعد سپیدۂ ارزیز اور مردار سنگ گلاب اور آب ورد مین مدبر کرکے طلا کرین تاکہ خون مین سردی اور قرحہ مین خشکی پہونچے اور اطلیہ کہ نار فارسی مین گذرے نفع کرتے ہین **مقالہ شری کے بیان مین** شین معجمہ مکسورہ اور راے مہملہ اور الف مقصورہ سے بثور مسطحہ سرخی مائل سے مراد ہی کہ اُن مین سے بعضے چھوٹے اور بعضے بڑے ہون اور خارش اور کرب اُسکو لازم ہی اور اکثر دفعۃً عارض ہون اور کبھی شری مین سے رطوبت بہتی ہی اُسکو فارسی مین دلم کہتے ہین اور اس بیماری کا سبب یہ ہی کہ خون مراری یا بلغم بورقی کے بخارات دفعۃً باہر کیجانب کو جوش مین آئین سو دموی کی علامت تو یہ ہی کہ بثور مین سُرخی اور گرمی زیادہ ہو اور دن مین اسکا غلبہ ہو اور بثور جلد ظاہر ہون اور بلغمی کی علامت یہ ہی کہ اُسکے رنگ مین سپیدی مارے اور رات کیوقت غلبہ کر آئے اور بثور جلد نہ نکلین اور شری بلغمی کو جالینوس نے حیلۃ البرء مین بنات اللیل بولا ہی علاج دموی مین فصد کرین اور آب انار اور زرد آلو ترش اور آلو کے نقوع وغیرہ سے طبیعت نرم کرین اور تنقیہ کے بعد قرص کافور وغیرہ سے حرارت ساکن کرین اور گرم پانی بدن پر ڈالین تاکہ جلد نرم ہو اور ابخرے تحلیل ہون اور مسام کھلین اور سبوس اور تخم خربزہ کوٹ کر ملین اور اسی طرح سرکہ اور گلاب اور روغن گل کی مالش کرین تاکہ سردی پہونچے اور حدت کو تسکین ہو اور مادہ پھر جائے اور جلد نرم ہو اور مسام کھلین اور غذا عدس سرکہ مین پکا ہوا اور قریص کہ سمک رضراضی اور کاہو اور اسفاناخ اور خرفہ اور سرکہ اور آب غورہ سے بنائین اور بلغمی مین تنقیہ کے لیے مطبوخ ہلیلہ دین تربد بڑھا کر اور تقطیع بلغم کے لیے سکنجبین عسلی کھلائین اور بلغم کی تلطیف اور تحلیل کے واسطے حمام کرین اور آب کرفس اور سرکہ مین جو کا آٹا ملا کر بدن پر ملین تاکہ عرق آئے اور مسام کھلین اور تقطیع اور تحلیل اور جلا حاصل ہو **مقالہ ماشرا کے بیان مین** ماشرا لغت سریانی مین اُس ورم کو کہتے ہین کہ خون اور صفرا سے پیدا ہو خواہ کسی جگہ ہو اور اطباے متقدمین کبھی اس لفظ کو فلغمونی پر کہ سر اور مُنھ پر پیدا ہو اطلاق کرتے ہین کبھی اُس فلغمونی پر کہ جو ہر دماغ مین اور اُسکے شرائین مین اور سر اور مُنھ پر عارض ہو بولتے ہین چنانچہ صاحب کامل نے ان دونون کی تصریح کی ہی اور شیخ الرئیس نے جگر کے ورم صفراوی پر بھی ماشرا بولا ہی لیکن اطباے متاخرین کے عرف خاص مین اُس ورم خاص سے مراد ہی کہ مُنھ پر پیدا ہو اور اُسکا مادہ خون حاد صفرا سے مرکب ہو اور اس جگہ یہی مراد ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ مُنھ نہایت سرخ ہو اور درد کرے اور سر اور کان اور ناک اور رخسار اور پیشانی منتفخ معلوم ہون اور درد اور ضربان اُسکو لازم ہی علاج رگ قیفال کھولین اور اگر کوئی امر مانع نہو اور کہتے ہین کہ اتنا خون نکالین کہ غشی کی نوبت پہونچے اور اگر فصد ممکن نہو پنڈلیون پر حجامت کرین اور جس طرح پر کہ ہو خون نکالنے کے بعد طبیعت کو آب فواکہ سے نرم کرین اور حسب وقت ملینات کا استعمال کرین حلق اور سینہ پر صندلین اور مامیثا اور حضض اور گل ارمنی اور کشنیز تر یا خرفہ یا کاہو یا عنب الثعلب کے پانی مین ملا کر ضماد کرین تاکہ مادہ یہان نہ پڑے اور اگر ایک فصد سے مقصود نہ حاصل ہو اور امتلا باقی رہے پھر دوسرے دن یا تیسرے دن فصد کھولین اور تلیین کے بعد گلاب اور کچھ ایک کافور مُنھ پر ملین تاکہ تبرید حاصل ہو اور اشربہ اغذیہ مین سے جو کچھ مبرد اور مغلظ ہو موافق ہی مثلاً طبیخ عدس اور کشنیز خشک یا کشک جو اور عناب یا ماش مقشر اور عناب تیس دانہ لیکر جوش دین اور اُسکے پانی مین سکنجبین ملا کر دین نفع کلی کرتا ہی اور یہ مرض سر کے امراض مین بھی مذکور ہوا **مقالہ طاعون کے بیان مین** اس پھنسی کا ورم کبھی چھوٹا سا ہوتا ہی جیسا باقلا کا دانہ یا اس سے چھوٹا اور کبھی بہت بڑا ہوتا ہی اخروٹ کے برابر یا اُس سے بھی بڑا اور جس طرح پر کہ ہو التہاب اور سوزش شدید اُسکو لازم ہی اور ایسا ہوتا ہی کہ گویا آگ رکھی ہی اور اسکا گرد سیاہ ہوتا ہی یا نیلگون اور سیاہی سے یا زرد یا سرخ مادہ کی

سمیت کی کثرت اور قلت کے موافق سو سیاہی تو بہت بُری ہوتی ہو اور جو کچھ کہ اُسکے بعد مین مذکور ہو اُسمین اوپر کی نسبت سمیت کمتر ہو اسی واسطے زردی یا
سُرخی کو بہت سالم شمار کرتے ہین اور جسقدر اُسمین سمیت زیادہ ہوتی ہو قے اور خفقان اور غشی کی شدت اسی قدر زیادہ ہوتی ہو اور جاننا چاہیے کہ طاعون اکثر
اس عضو مین پیدا ہوتا ہو جسکا گوشت غدوی ہو خواہ وہ عضو حس والا ہو مثلاً سینہ اور زبان کی جڑ اور خصیہ اور خواہ بےحس ہو مثلاً مغابن یعنی کانون کے پیچھے کی جگہ
اور چڈھے اور بغل اور کانون کے نیچے بہت بُرا ہوتا ہو کیونکہ دل اور دماغ سے نزدیک ہو خاص کر جس مین سمیت زیادہ ہو اور طاعون وبا مین زیادہ پیدا ہوتا ہے
علاج دل کی تبرید اور تقویت مین مبالغہ کرین اور اسکا طور یہ ہو کہ اشربہ سرد اور خوشبو مثلاً شربت انار اور شربت سیب اور شربت بہ اور شربت ترشی ترنج اور شربت
نارنج اور شربت لیمو پلائین اور ہر لحظہ صندل اور نیلوفر اور کافور گلاب مین پیسکر سینہ پر طلا کرین اور بنفشہ اور نیلوفر اور صندل اور کافور اور سیب اور بہی اور
ترنج اور اسی قسم کی خوشبوئین کہ دافع سمیت ہون سونگھائین اور گھر کی ہوا کی اصلاح کرین اُسی طرح پر کہ حمی وبائیہ مین گذرا اور جو کچھ کہ دل کے سوء مزاج
گرم مین اور حمی وبائیہ مین مذکور ہو عمل مین لائین اور ہرگز ادویہ رادعہ طاعون پر نہ لگائین بلکہ اُس جگہ کو چھوڑ کر اُسکے گرداگرد سرد چیزین طلا کرین تاکہ مادہ سمی اُلٹ کر
اندر نہ جائے اور ورم سکے اوپر گہرے پچھنے دین تاکہ مادہ سمیہ باہر آجائے اور پچھنے دینے کے بعد اُس جگہ کو گرم پانی سے دھو ڈالین تاکہ خون جلد بند نہو اور
دیر تک بہتا رہے کیونکہ مادہ جتنا نکلے بہتر ہو فائدہ جسوقت کہ اس بیماری مین خفقان اور غشی کا غلبہ ہو چاہیے کہ گرم پانی خاصةً اگر بابونہ اور شبت اسمین
پکا ہو ورم پر ڈالین بہت دیر تک تاکہ مادہ دل کی طرف سے پھر کر بیماری کی جگہ چلا جائے اور تحلیل ہو جائے اور ایسا ہی جسوقت کہ بیمار کو سرد مکان مین
بٹھلائین تو اُسکے گرد سردی کے لیے برف موجود رکھین اور واجب ہو کہ ورم پر پرسیاوشان اور خطمی اور بابونہ ضماد کرین اور بابونہ اور شبت کے مطبوخ سے
تکمید کرین تاکہ سرد ہوا اُس جگہ پر نہ پہونچے کیونکہ ورم مذکور پر سردی کی ممانعت ہو اسواسطے کہ سردی مادہ کو ہٹاتی ہو اسیوجہ سے کہتے ہین کہ پچھنے لگانے کے
بعد اگر خون فراغت سے نہ نکلے حکم کرین کہ اس جگہ مُنھ لگا کر خون کو تھوڑا تھوڑا چوسنے کے طور پر کھینچین اور جبتک کہ اس طرح کام نکلے گرم پانی نہین ڈال سکتے
اسلیے کہ پانی خالص اگرچہ بالفعل گرم ہو لیکن برودت بالقوہ سے خالی نہین مگر اس صورت مین کہ گرم دواؤن کی قوت اسمین ہو غذا کے لیے جو چیز کہ خون کو
سرد اور غلیظ کرتی ہو دے سکتے ہین مثلاً عدس اور مرغ اور تیہو کہ پانی مین پکا کر پھر سرکہ مین ڈالین اور قریص کہ چوزہ اور طیاہیج کے گوشت کا بنائین بقول
سرد مین ملا کر موافق ہو تنبیہ اطبا اس بات مین اختلاف رکھتے ہین کہ طاعون مین فصد کھولین یا نہ کھولین بعضون کے نزدیک تو یہ ہو کہ نہ چاہیے جیسا کہ ملسوع
کے لیے کھولنا مناسب نہین کیونکہ زہر تمام بدن مین پھیل جائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ فصد کھولین اور خون بہت سا نکالین کہ جیسا کہ عقرب جرارہ کے
لسع کے بعد کرتے ہین کسواسطے کہ رطوبت عفونت اور سمیت کی حامی ہو خاص کر خون سو جسقدر کہ رطوبت بدن مین سے کم ہوتی ہو اُسی قدر زہر کی قوت
بھی کم ہوتی ہو اور طبیعت غالب ہو کر اعضاے رئیسہ کی خوب محافظت کرتی ہو غرضکہ اگر امتلاے خونی ہو اور کوئی مانع نہو ٹھیک بات یہ ہو کہ فصد ضرور کھولین
اور خون زیادہ نکالین اور شیخ الرئیس اور سید کے نزدیک بھی یہی ہو اور ظاہر ہو کہ فصد اسلیے نہین کہ جو سمی مادہ عضو خاص مین ہو وہی نکلے بلکہ اس سبب سے
ہو کہ مادہ متعفنہ کہ سمیت اُسمین جلد آسکے وہ نکل جائے اور مادہ کی مدد موقوف ہو جائے انتباہ جسوقت کہ فصد کیا چاہین مناسب بلکہ واجب یہ ہو کہ چند
چیز کی رعایت ضروری سمجھین اول تو یہ کہ پہلے طاعون پر پچھنے لگائین اسلیے کہ جب سمی مادہ اسی عضو سے نکل گیا فصد کے وقت یہ خوف بہت

کم ہوگا کہ مادہ سمی بدن مین پھیل جائیگا دوسرے یہ کہ فصد کے پہلے طاعون کی دوائین سرد اور قابض طلا کرین مثلاً حضض اور گل ارمنی اور مامیثا وغیرہ تاکہ جو مادہ سمی کہ اس جگہ مین جمع ہی خون کے نکلتے وقت باطن کی طرف نہ الٹا پھرے تیسرے یہ کہ اعضاے رئیسہ خاص کر دل کی محافظت مین مبالغہ کرین تاکہ جو مادہ عضو سے حرکت کرتا ہی ان اعضا پر نہ آپڑے اور اُسکا طریق یہ ہی کہ اطلیہ عطریہ سرد سینے اور دل پر رکھین اور سرد خوشبوئین سونگھائین اور سرد پانی مین گلاب ملا کر گھونٹ گھونٹ پلائین جتبک کہ خون نکلتا رہے اور اُسکے بعد بھی اسی قاعدے کی رعایت رکھین تاکہ مادہ متحرک بیٹھ جائے اور یہ جو فصد کے وقت احتیاط کا بیان آیا ہی اُس صورت مین ہی کہ طاعون کے مادے مین بہت سمیت ہو اور نہین تو ان باتون کی حاجت نہین بے اندیشہ فصد کرین اور اگر سمیت کی قلت مین بھی فصد مین ان قواعد کی رعایت رکھین تو بہتر ہی اور احتیاط کی بات ہی اور سمیت کی کثرت اور قلت کو ورم کے رنگ سے پہچان سکتے ہین جیسا کہ بیان کیا گیا **فائدہ** فصد کے بعد یا بدون فصد کے خفقان اور غشی کا شدت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ مادہ دل کی طرف متوجہ ہی اور صداع اور ہذیان کا غلبہ اس بات کا نشان ہی کہ مادہ دماغ کی طرف چڑھتا ہی سو جسوقت معلوم ہو کہ مادہ دل مین جاتا ہی جلد بابونہ اور شبت کا مطبوخ یا گرم پانی ورم پر ڈالین جیسا کہ اوپر مفصل بیان کیا گیا اور جسوقت کہ مادہ کا میلان دماغ کی طرف معلوم ہو پاشویہ کرائین جیسا کہ صداع مین مذکور ہی اور ایسا ہی بڑی قسم کی محاجم پنڈلیون پر لگا کر زور سے کھینچین اور سینگی کو بہت دیر لگائے رکھین اور یہان حجامت بغیر شرط چاہیے تاکہ بخار دماغ سے کھنچکر نیچے کی جانب آئے اور جاننا چاہیے کہ حکماء ہند نے کہا ہی کہ روغن کنجد اس مرض مین نہایت مضر ہی یہانتک کہ اُسکا چراغ بھی نہ جلائین اور شیر برنج پکا کر طاعون پر باندھنا فائدہ کرتا ہی اور گاے کا دودھ اور چانول کھلانے کے لیے حکم دیا ہی اور شہد اور شکر سفید کو جمع کرکے ورم پر رکھنا مادہ کا جاذب اور محلل جانتے ہین واللہ اعلم مقالہ اُن اورام کے بیان مین کہ بغل مین اور کان کے پیچھے اور چڈھون مین پیدا ہو اور طاعون کی قسم سے نہو اور اُسکو اورام المغابن کہتے ہین اور یہ دو وجہ سے پیدا ہوتا ہی ایک تو یہ کہ اعضاے رئیسہ مادہ کو مغابن مین دفع کرین اسلیے کہ بغل ایسی جگہ ہی کہ اُسمین دل کا فضول مادہ پڑتا ہی اور کانون کے پیچھے دماغ کا مادہ اور چڈھون مین جگر کا مادہ دفع ہوتا ہی دوسرے یہ کہ کوئی قرحہ یا کوئی تکلیف ساق مین یا قدم یا ران مین پیدا ہو اس سبب سے طبیعت حمایت کے طریق پر ایذا کی جگہ پر متوجہ ہو اور اُسکے اتباع سے خون اور روح بھی اس جانب کو مائل ہو پھر تھوڑا سا مادہ چڈھون مین رہ جائے کیونکہ وہ جگہ فراخ اور نرم ہی اور ورم پیدا کرے اور جونسا ورم کہ ہاتھ کے قرحہ کے سبب بغل مین اور سر کے قرحہ سے کانون کے پیچھے پیدا ہوتا ہی وہ بھی اسی قسم کا ہوتا ہی کیونکہ یہ تمام ایسی جگہ ہین کہ نرم اور غدوی اور فراخ اور گوشے مین واقع ہین جو مادہ کہ اُن مین سے گذرتا ہی اُسمین سے کچھ ایک اُنہین رہ جاتا ہی اور ان اورام کو فارسی مین باغرہ کہتے ہین اور کبھی مادہ بحران مین مغابن کی طرف دفع ہوتا ہی اور یہ بات نہین ہوتی کہ اعضاے رئیسہ نے دفع کیا ہی اور کبھی خون اور دوسرے اخلاط کے امتلا سے اس جگہ ورم پیدا ہوتا ہی جیسا کہ اور مواضع مین ہوا کرتا ہی **علاج** پہلے فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کرین اور تقلیل غذا اور تلطیف تدبیر فرمائین اور ابتدا مین ہی ادویہ مرخیہ مثلاً بنفشہ اور خطمی اور تخم کنوچہ روغن بنفشہ اور موم سفید مین ملا کر ضماد کرین اور جان لین کہ ان اورام پر رادعات کا استعمال ممنوع ہی خاص کر اگر بدن مین بہت مادہ ہو اور تنقیہ نہوا ہو اور تزاید مین بھی مرخیات پر اکتفا کرین اور انتہا مین محللات بھی داخل کرین پھر اگر تحلیل ہو فہو المراد اور اگر جمع ہونے لگے پکائین اور توڑ ڈالین **فائدہ** جسوقت کہ ورم مغابن مین قرح کے سبب کہ نیچے کے اعضا مین ہو پیدا ہوا اکثر یہ ہوتا ہی کہ تھمنے کے بعد بدون استعمال دوا کے ورم زائل ہوتا ہی اور

اور جہان کہین کہ اورام مین رادعات کے ضماد کا اتفاق پڑے جیسا کہ بعض اطبا اس طرف گئے ہین لازم ہی کہ دل اور دماغ اور فم معدہ کی تقویت مین کوشش کرین تاکہ مادہ اعضاے رئیسہ کی طرف اُلٹا نہ پھرے غرض کہ رادعات کے استعمال مین مبالغہ کرنا بالاتفاق منع ہی خاص کر اس مادے پر کہ اعضاے رئیسہ نے اُسکو دفع کیا ہی اور مرخیات بھی تنقیہ کے پہلے جائز نہین اور بہتر یہ ہی کہ ادویہ موضعیہ مین توقف کیا جائے جبتک کہ حقیقت خوب معلوم ہو اور ابتدا مین زیت کے نطول سے اکثر شفا ہوتی ہی **مقالہ آکلہ کے بیان مین** اُسکو فارسی مین خورہ کہتے ہین اور اُس سے وہ تاکل اور تعفن اور فساد مراد ہی کہ اعضا مین واقع ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اول قرحہ یا ورم یا بثرہ خبیثہ بدن مین پیدا ہو اور جلد بہت فراخ ہو جائے اور اپنے گرد کا گوشت کھا جائے چنانچہ کہتے ہین کہ جس عضو مین پیدا ہو رات سے دن تک فلوس املتاس کے برابر اُس عضو کا گوشت کھا جائے اور بہت سخت زحمت ہی کہ جلد ہلاک کرتی ہی علاج اُسکے گرد لوہے سے داغ دین کہ دوسرے اعضا مین نہ پہونچے اور ایسی ہی گل ارمنی سرکہ مین ملا کر اُسکے گرد طلا کرین تاکہ رطوبات فاسدہ اُسپر نہ پڑین اور اسہال کرین اور بہت سا خون نکالین تاکہ بدن کا تنقیہ ہو اور سرکہ اور پانی سے زخم کو دھویا کرین تاکہ عفونت کو زائل اور رطوبات کو قطع کرے اور ایسا ہی کرنب پکا کر اور کوٹ کر روغن گل ملا کر آکلہ پر رکھین تاکہ جو کچھ سیاہ اور فاسد ہی سُست ہو کر گر پڑے اور اچھا گوشت نکل آئے پھر زخم کے اندمال کی تدبیر کرین اور اگر اس تدبیر سے آکلہ کی عفونت بالکل نہ جائے چاہیے کہ آکلہ پر داغ دین اور وہ اسطرح پر ہی کہ زنگار اور زراوند مدحرج اور قلقطار سرکہ اور شہد مین ملا کر اس جگہ پر رکھین اور مرہم زرنیخ زرد اعلی قسم اور آہک آب نارسیدہ اور زنگار کا بنائین اسطرح کہ تینون کو باریک بنا کر موم اور روغن گاو مین ملائین ویسی ہی تاثیر کرتا ہی اور اس دوا سے بھی اچھا نہو تو میٹھا تیل پکتا ہوا اس جگہ پر ڈالین اس طرح پر کہ وہ تیل دوسرے عضو مین نہ پہونچے اور اگر مادہ بہت ہی فاسد ہو اور اس تدبیر سے بھی اچھا نہو گرم لوہے سے اسی جگہ پر داغ دین اور یہ علاج انتہا مین ہی اور اُس سے آگے یہ بات ہی کہ عضو کو کاٹ ڈالین اگر کاٹ ڈالنا ممکن ہو **مقالہ دبیلہ کے بیان مین** وہ غمہ اور تشدید سے ہی اور اُسکی جمع دبابیل اور دمامل آتی ہی وہ ایک بڑی بثرہ سرخ رنگ ہی کہ ابتدا مین ہی شدت سے درد کرے اور اُسکی شکل اکثر صنوبری ہوتی ہی اور کبھی مستدیر یا مفرطح یعنی گول اور دبا ہوا ہوتا ہی اور اسکا مادہ خون حاد ہی کہ رطوبت غلیظ فاسدہ مین ملگیا ہی علاج فصد یا حجامت سے بدن کا خون کم کرین اور مسہلات دین اور جہان کہین کہ دبیل اطراف مین ہو تو قی کو بہت نافع جانین اور غذا کم کرین اور گوشت اور میٹھی چیزین چھوڑ دین اور سکنجبین پلائین تاکہ خون کی حدت ساکن ہو اور رطوبت غلیظ کو قطع کرے اور پہلے دن سے تین دن تک کہ ابتدا کا زمانہ ہی رادعات طلا کرین مثلاً صندل اور فوفل اور برگ خرفہ اور برگ اسبغول گلاب مین پیسکر اور اُنکے مانند اور تیسرے دن کے بعد اسبغول بیضہ مرغ کی سفیدی مین ملا کر طلا کرین تاکہ حدت ساکن ہو اور جلد مادہ جمع ہو اور جسوقت مادہ جمع ہو جائے اسپر منضجات رکھین تاکہ پک جائے اور نضج کے بعد اگر خود بخود پھوٹ جائے فبہا اور نہین تو ادویہ مفجرہ یا لوہے سے کھول ڈالین اور جب زرد آب نکل جائے اور قرحہ پاک ہو جائے اندمال کی تدبیر کرین اور اگر قرحہ تر ہو اور میل زیادہ ہو گلنار اور مر اور صبر اور مازو اور زرد چوب باریک بنا کر اُسپر ڈالین تاکہ جلد پاک ہو اور رطوبت خشک ہو پھر مراہم مدملہ استعمال کرین اور جاننا چاہیے کہ دبیل دو طرح کا ہوتا ہی ایک تو صنوبری شکل ہوتا ہی اور وہ آسانی سے پھوٹ جاتا ہی اور جس جگہ اُسکا سر اونچا ہوا ہی اُسی جگہ سے پھوٹکر مادہ نکلتا ہی دوسرے یہ کہ مستدیر یا مفرطح ہو اور یہ خود بخود نہین پھوٹتا کیونکہ اسکا مادہ غلیظ ہی توڑنے کا محتاج ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ تین جگہ سے یا زیادہ پھوٹ نکلتا ہی ادویہ منضجہ کا ذکر علک اور انجیر کو کوٹ کر ضماد کرین اور تخم

کنوچہ دو درم شہد مین ملا کر لگائین اور گیہون کے خمیر مین کچھ ایک نمک اور روغن تخم کتان ملا کر رکھین اور شاید کہ خمیر مین شہد بھی داخل کرین اور جوار کا آٹا چار حصہ تخم میتھی باریک بنا کر ایک حصہ ایلوا اور آدھا حصہ تینون چیز کو دہی مین پکائین یہانتک کہ غلیظ ہو جائے پھر نیم گرم دمل پر رکھکر پٹی باندھین اور صبح و شام تازہ بدلین یہ عمل مجرب ہی اور خاص کر حکماے ہند کا مجرب ہی اودیہ مفجرہ کا ذکر یعنی توڑنے والی دوائین خمیر ترش اور کنوچہ اور پنجال کبوتر اور بن بجھا چونہ بیضہ مرغ کی زردی مین اور شہد مین ملا کر ضماد کرین اور جان لین کہ اگر لوہے کے آلہ سے شگاف کرین بہتر ہی اور اورام کے شگاف کرنے کا طریق خراج مین بیان کیا جائیگا فائدہ کہتے ہین کہ اول روز کہ دمل ظاہر ہو چاہیئے کہ آک یعنے چونہ کو روغن کنجد یا سپیدۂ تخم مرغ مین ملا کر طلا کرین کہ ہرگز زیادہ نہین ہوتا اور اسی جگہ مادہ جلجاتا ہی اور اگر کسی شخص کے بدن مین ہر سال دمل نکلتے ہین ہر سال اُسکے بدن کا تنقیہ لازم سمجھین تاکہ سرطان اور آکلہ وغیرہ سے محفوظ رہے مقالہ دبیلہ کے بیان مین یہ تصغیر ہی اس سے وہ ورم مراد ہی کہ دمل سے بہت بڑا ہوا اور دانہ کرے مگر عفونت کے سبب یا تیز دواؤن کے استعمال سے اور اُسکا رنگ جلد کے ہمرنگ ہوتا ہی اور اکثر مستدیر الشکل ہوتا ہی اور جب اُسپر ہاتھ اور انگلی رکھین اور دبائین خوب نہین دبتا کیونکہ مادہ غلیظ ہی اور یہ عام ہی کہ دبیلہ ظاہر بدن مین پیدا ہو یا باطن مین اور بعضون نے کہا ہی کہ دبیلہ مین دو تہ تھیلی کی طرح ہوتی ہین ایک مین تو زرد آب گندہ بھرا رہتا ہی اور ایک مین مادۂ غریبہ زرنیخ اور استخوان زیرہ یعنی ہڈی کے چورے کی صورت اور اُسکے مانند اور دو کیسہ یعنی دو تھیلی کو عربی مین دبیلہ کہتے ہین اسیواسطے یہ نام مقرر ہوا اور جاننا چاہیئے کہ جو پیپ دبیلہ مین سے نکلتی ہی اُسکا رنگ مختلف اور قوام طرح طرح کا ہوتا ہی جیسے سیاہ مٹی اور ریت کا تلچھٹ اور کوئلہ اور ہرتال اور چونہ اور ناخن کے ریزے اور بال اور ٹھیکری کے ریزے اور پتھر کے ریزے اور ریت اور لکڑی کے ریزے اور اُنکے مانند جیسے مادہ کی استعداد ہو علاج تنقیہ اور تلطیف تدبیر کے بعد مادے کے نضج اور تلیین کے لیے روغن گل اور روغن زیت اور ایل کی چربی اور گاے کی چربی کا اُس پر ضماد کرین اور اگر لعاب تخم کتان اور لعاب حلبہ داخل کرین بہتر ہی اور مرہم داخلیون بھی فائدہ کرتا ہی اور جب پک کر نرم ہو جائے اسکو چیر ڈالین اور اُسکا مادہ کئی مرتبہ مین نکالین اسلیے کہ جو کچھ اُسمین ہی اُسکو ایکبار نکالنے مین غشی آجاتی ہی اور جب نکال لین اور صاف ہو جائے پرانی روئی اُسمین بھر دین تاکہ جو کچھ اُسمین رہ گیا ہو اُسکو بالکل چوس لے اُسکے بعد مرہمون سے زخم کا اندمال کرین اور دبیلہ کی ایک اور قسم ہی اکثر اُسکو دُبیلہ منکوسہ کہتے ہین وہ اس طرح پر ہی کہ مادہ عضو کے عمق مین جمع ہوا اور جلد سے بہت دور ہوا اور نضج کا اثر ظاہر نہوا اور جب اُسمین شگاف دین صرف خون کے سوا کچھ نہ نکلے مگر جبکہ گہرا شگاف دین یہان تک کہ استخوان پر پہونچے اُسوقت زرد آب نکلے اور اُسکا رنگ مختلف ہو جیسا کہ بیان کیا گیا اور یہ دُبیلہ اکثر قاتل ہوتا ہی علاج اسکی تدبیر وہی ہی کہ گذر چکی لیکن چاہیئے کہ تلیین اور نضج مین زیادہ کوشش رکھین اسلیے مادہ بہت گہراؤ مین ہی اور جب نضج کا یقین ہو جائے چیر ڈالین اور نشتر گہرا لگائین کہ ہڈی تک پہونچے اور گہراؤ مین سے مادہ نکلے فائدہ دبیلے کہ اعضاے باطنہ مین پیدا ہوتے ہین وہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر ذکر کیے گئے اور جاننا چاہیئے کہ احشا کے دبیلہ کی تدبیر کلی تحلیل اور تلطیف ہی اور جو کچھ کہ ریاح کو دفع کرے مثلاً تریاق کبیر اور تریاق افاعی اور مثرودیطوس کھلانا اور جو چیز کہ اُسکے درد کو ہلکا اور تحلیل کرے مثلاً تخم کنوچہ اور خبازی اور یہ کثیر القدر حاجت نرم کو ٹکر روغن بادام ملا کر صبح و شام دو درم کے برابر طرحشقون کے پانی مین یا دو قاشق شیر خر مین پلائین اور جہان کہین کہ تپ نہو اور یہ رطوبت

منظور ہو کہ احشا کا دبیلہ جلد ٹوٹ جائے چاہیے کہ ہر روز صبر دو دانگ اور زعفران ایک دانگ گلاب مین یا شراب مین دین اور ٹوٹنے کے بعد جس طرف کو اُسکا رخ ہو مدارات یا ملینات سے تنقیہ مین کوشش کرین اور تنقیہ کے بعد اندمال کی تدبیر کرین جیسا کہ دبیلۃ الکبد اور دبیلۃ المعدہ مین ہمنے مشرح بیان کیا ہی **مقالہ خراج کے بیان مین** وہ خاے معجمہ سے ہی جمہور اطبا کی اصطلاح مین اُس ورم سے مراد ہی کہ زرد آب جمع ہونے لگے خواہ ورم گرم ہو خواہ سرد اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ جب ورم گرم جمع ہونے لگے اُسکو نام یہ ہوتا ہی بعضون کے نزدیک وہ ورم گرم مراد ہی کہ حجم مین بڑا ہو اور اُسکے اندر ایسی جگہ ہو کہ مادہ اُسمین گرے اور پیپ ہو جائے اور خراج اس مادۂ غلیظ سے پیدا ہوتا ہی کہ طبیعت اُسکو کسی عضو پر پھینکتی ہی اور وہ مادہ غلظت کے سبب جلد مین نہین گھستا اور گوشت مین بھی نہین عضو کی فضا مین سُست ہو کر ویسا ہی رہ جاتا اور جو کچھ اُسکے گرد ہی اُسکو اپنی گرمی سے متعفن کرتا ہی اور جب پک جاتا ہی اکثر تو ایسا ہوتا ہی کہ پوست کو کھا کر پھاڑ ڈالتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جسوقت ورم کا درد شدت پکڑے اور اُسمین تمدد پیدا ہو اسبات کی علامت ہی کہ پیپ پڑتی ہی اُسکے بعد درد کا تھم جانا اور ورم کا نرم ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ پیپ پک گئی علاج ابتدا مین رگ کھولین اور مسہل دین اور جہان کہین اطراف مین ہو اور قی کو کوئی امر مانع نہو قی کرنا مسہل سے بہتر ہی اور جب مادہ جمع ہونے لگے خطمی اور تخم کتان اور خمیر آرد اور انجیر اور علک کا ضماد کرین اور جب پک کر خود نہ کھلے چاہیے کہ جلد کھول ڈالین تا کہ مادہ فاسد نکلجائے اور اُس عضو کے اوتار اور اعصاب اور عضلات اُسکے فساد سے محفوظ رہین طریق خراج وغیرہ اورام کے شگاف کا جاننا چاہیے کہ ورم جبتک خوب نہ پک جائے شگاف نہ دین اور شگاف کرنا اس جگہ بہتر ہی کہ بہت نرم اور بہت اونچی اور بہت نیچی جگہ ہو اور ہر ایک کا فائدہ لکھا جاتا ہی سو ورم نرم کا نفع تو یہ ہی کہ ایسی جگہ کا شگاف بہت آسان ہی اور ایذا بہت کم ہوتی ہی اور بہت جلد زخم مل جاتا ہی اور بہت اونچی جگہ مین شگاف کا یہ فائدہ ہی کہ ورم جگہ مین کسی جگہ کا اونچا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت مادے کو اُس جگہ سے دفع کرنا چاہتی ہی سو اس جگہ مین شگاف مقتضاے طبیعت کے موافق ہوگا اور اُس بات سے غرض یہ ہی کہ جمیع امور مین طبیعت کی رفاقت کیجائے اور بہت نیچی جگہ مین شگاف کا نفع یہ ہی کہ پیپ خود بخود نکلے اور دبا کر نکالنا نہ پڑے اور یہ آسان و بے اندیشہ ہی فائدہ بدن کے طول مین شگاف دینا چاہیے تا کہ لیفین نہ کٹ جائین اور بغل اور چدھون مین یہ بات نہین اُنکے ورم مین شگاف بدن کے طول مین نہ چاہیے بلکہ اسرہ کے اتباع سے کرنا چاہیے یعنی شکنج کے رخ پر اور بدن کے عرض مین اور جبہہ یعنی پیشانی اُسکے خلاف ہی کہ اگرچہ اُس مین بھی شکنج موجود ہی لیکن اُس مین شکنج کی سمیٹ پر نہ دینا چاہیے اور بدن کے طول مین دینا چاہیے جیسا کہ شارح نے کہا جسوقت کہ شکن دار عضو مین شگاف دینا چاہین مثلاً بغل اور چدھون مین اُسوقت شکنج کے ساتھ ہی شگاف دین مگر پیشانی مین کیونکہ اُسکی شگاف مین واجب ہی کہ شگاف مین شکنج کے مخالف رکھین اسلیے کہ اُسکی شکنج تو عرض مین ہی اور لیفین طول مین سو اگر شگاف شکنج کا اتباع کرینگے پیشانی کا عضلہ بھوون پر اور آنکھ پر گر پڑیگا جیسا کہ اندروماخس اور شہزادے کی حکایت مین نقل کیا گیا اور جسوقت کہ ورم کھل جائے اگر مادہ بہت ہی تھوڑا تھوڑا کئی دفع مین نکالین تا ضعیف نہو اور نکالنے کے بعد تمام پیپ کو پرانی روئی سے پاک کرین تا کہ آلایش بالکل صاف ہو جائے پھر اندمال کی تدبیر کرین جسطرح پر کہ ذکر آیا ہی اور اس حالت مین مرہم کہ اسفیداج اور توتیا اور گلنار اور مازو اور دم الاخوین اور انزروت سے بنائین بہت نفع کرتا ہی اور زخم کو جلد بھرلاتا ہی انتباہ سرار اور سرا سین مہملہ کے فتحہ سے شکنج اور چین کو بولتے ہین کہ پیشانی اور دوسرے اعضا مین پڑے اور اسرہ اور اسرار اُسکی جمع اور جمع کی جمع اساریر

مقالہ ورم رخو کے بیان مین جسکا نام اوذیما ہی وہ ایک ورم ہی نرم اور سفید رنگ کہ حرارت اور درد اُسمین نہو لیکن اُسمین متانت اور گرانی ہوتی ہی
اور جب انگلی سے دبائین دب جائے اور اُس جگہ دیر تک انگلی کا نشان باقی رہے اور کبھی اُس ورم مین ہلکا سا درد بھی ہوتا ہی اور یہ دو سبب سے پیدا ہوتا ہی ایک
تو یہ کہ مزاج فاسد ہو دوسرے یہ کہ بلغم زیادہ ہو جائے **علاج** اگر فساد مزاج اسکا سبب ہو اول اُسکی اصلاح کرین اُسکے بعد عضو پر روغن گل یا روغن
کنجد اور نمک اور سرکہ ملین اور اگر اُسکا سبب بلغم ہی اور یہ بول کی سپیدی اور غلظت سے معلوم ہو سکتا ہی چاہیے کہ اُسکے منضجات دین اُسکے بعد حب ایارہ
یا حب اوندا اور جو چیزین کہ بلغم کا تنقیہ کرتی ہین اُنسے بلغم کا استفراغ کرین اور مرطبات سے منع کرین اور نمک و زیت ورم پر ملنا اور نطرون آب خاکستر درخت
انگور اور کچھ ایک سرکہ مین ملا کر ضماد کرنا اور ایک کپڑا خاکستر درخت انگور اور خاکستر بلوط کے پانی مین بھر کر ورم پر رکھنا نفع کرتا ہی اور یہ طلا نہایت خوب ہی
نمک خاکستر درخت انگور سرگین گاو شب یمانی صبر سب برابر لیکر باریک کرین اور سرکہ مین ملا کر طلا کرین دوسرا نسخہ صبر مر اقاقیا سعد شیاف مامیثا زعفران گل ارمنی ہر ایک
برابر لیکر باریک کرین اور سرکہ اور آب کرنب ملا کر قرص بنائین اور احتیاج کیوقت گلاب یا آب کاسنی اور کچھ ایک سرکہ مین گھسکر طلا کرین **مقالہ ورم ریحی** کے بیانمین
یہ دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو وہ ہی کہ ریح عضو کے جوہر مین آجائے اور تہبج کی صورت ہو جانے اور فی الحقیقت ورم ریحی یہی ہی دوسرا وہ ہی کہ ریح عضو کے جوہر مین
نہ آئے بلکہ عضو کے اندر دو عضو کی فضا مین ایک جگہ جمع ہو جائے پھر اگر اس عضو کا جرم نرم اس جگہ سے پھول جائے اور اس قسم کو نفخہ کہتے ہین **فائدہ** بدن
مین ریح کے جمع ہونیکی جگہ یا تو عضو مجوف ہی جیسا معدہ اور امعا اور اُنکے مانند یا وہ فضا کہ دو عضو کے بیچ مین ہوتا ہی جیسا کہ اغشیۂ متخلخلہ اور اُس عضو کے بیچ مین کہ
وہ جسپر محیط ہین فضا ہوتا ہی اور جو ہوا کہ ہڈیون مین یا اُنکے اور اُنکے گرد کے اغشیہ کے بیچ جمع ہو جاتی ہی اُسکا تحلیل ہونا دشوار ہی کیونکہ وہ جگہ سرد ہی اور راستے
تنگ اور اُس جگہ مین دوا کا اثر کم پہونچتا ہی اور ورم ریحی کی علامت یہ ہی کہ ورم سبک ہو اور گرانی نہو اور ایسا ہو جیسا ہوا بھری مشک ہوتی ہی اور اُسکا خاصہ
ہی کہ اُنگلی رکھنے سے کچھ ایک دب جائے اور جلد برابر ہو جائے اور دبانے کا نشان بالکل نہو **علاج** نفاخ چیزون سے پرہیز کرین اور تلطیف کی تدبیر
کرین تاکہ جو مادہ ریاح کو اُٹھاتا ہی اُسکی مدد موقوف ہو جائے پھر آرد جو یا گاورس یا ارزن سے تکمید کرین تاکہ جو ہوا جمع ہو رہی ہی تحلیل ہو جائے اور درخت انگور
کی راکھ سرو یا جھاؤ یا ابہل کے پانی مین ملا کر طلا کرین اور گلقند اور گلاب اور شربت بزوری حار اور عرق بادیان کھلانا نفع کرتا ہی **مقالہ سلعہ** یعنی رسولی کے
بیانمین وہ سین مہملہ کے فتح اور کسرہ سے اور لام ساکن سے ورم غلیظ ہی کہ گوشت مین لگا ہوا نہین ہوتا اور پوست کے نیچے جسطرف کو پھرائین اپنی
جگہ مین پھر جاتا ہی اور کہتے ہین کہ چنے کے برابر سے خربوزے کی برابر تک ہوتا ہی اور سلعہ کا خاصہ ہی کہ اُسکے اوپر ایک غلاف ہوتا ہی اور یہ ورم بلغم غلیظ سے
پیدا ہوتا ہی اور چار طرح ہوتا ہی شحمیہ اور عسلیہ اور آردہالیہ اور شیرازیہ مگر شحمیہ سب اقسام مین سخت ہی اور اُسکا خاصہ یہ ہی کہ دبانے نہین دیتا اور کچھ درد کرتا ہی
اور اسکا رنگ اور قوام شحم یعنی چربی کے مشابہ ہی اسیواسطے شحمیہ کہتے ہین اور عسلیہ دبانے سے دب جاتا ہی پھر جلد برابر ہوتا ہی کیونکہ اسکا مادہ سب اقسام
کے مادے سے زیادہ لطیف اور رقیق ہی اور اُسکا رنگ اور قوام شہد کے مشابہ ہی اسوجہ سے عسلیہ بولتے ہین اور آردہالیہ سیاہی مائل ہوتا ہی اور اُسکے
مادے کا قوام ایسا ہوتا ہی جیسے گاڑھا حریرہ کہ آردہالیہ کہلاتا ہی اسلیے اسکا یہ نام رکھا گیا اور آردہالیہ فارسی کے دو کلمہ سے مرکب ہی سو آرد تو مشہور ہی
اُسکو عربی مین دقیق اور ہندی مین آٹا کہتے ہین اور ہالہ اُس روغن کو کہتے ہین کہ تازہ مسکہ سے لیوین اور شیرازیہ کا مادہ سپید اور غلیظ ہوتا ہی شیراز کی صورت

اور شیراز فارسی مین اُس نان خورش کو کہتے ہین کہ دودھ سے بنائین جیسے گاڑھا حریرہ اور آخر کی تینون قسمون مین حس کم ہوتی ہی اور نرم ہوا کرتی ہین علاج
اوّل بلغم غلیظ کا تنقیہ کرین تاکہ زیادہ نہو اور ہمیشہ اضمدۂ محللہ مثلاً داخلیون وغیرہ استعمال کرین کہ شاید ابتدا مین جو مادہ جمع ہوگیا ہی قلیل ہو جائے کیونکہ تھوڑا
ہی اور بہت سخت نہین ہوا اور جب ابتدا سے گذر جائے اور بہت غلیظ ہو جائے محلل سے فائدہ نہو اُسوقت دو کام مین سے ایک کام کرنا چاہیے یا تو
ادویہ معفنہ لگائین جیسی کہ دُمل مین مذکور ہین تاکہ سلعہ کو بوسیدہ اور متعفن کرکے سوراخ کردین اور ضماد کہ اُشق اور خاکستر بیخ کرنب اور چونہ اور صابون اور
زرنیخ اور روغن گل سے بنائین اس کام مین مخصوص ہی یا چیر ڈالین اور سلعہ کو نکال لین اور شگاف کا طریق یہ ہی کہ اُسکے اوپر کا پوست صنارہ سے کھینچکر چیر ڈالین
اسطرح پر سلعہ کی تھیلی کو صدمہ نہ پہونچے اور آہستہ آہستہ تمام سلعہ کے اوپر سے جدا کرین پھر سلعہ کو مع اُس غشا کے کہ اُسکے گرد آرہا ہی اور اُسکو کیس السلعہ
کہتے ہین صحیح اور سالم نکال لین اور احتیاط کرین کہ اس غشا مین سے کچھ بھی پوست مین باقی نرہے کیونکہ اگر غشا بھی پوست مین باقی رہ جائے سلعہ دشواری
سے باہر آتی ہی اور ایسا ہی ورم بھی عود کرتا ہی فائدہ جس سلعہ کو شحمیہ کہتے ہین وہ تحلیل اور تعفن کے قابل نہین اور اخراج کے سوا کوئی علاج نہین کیونکہ اسکا مادہ
نہایت غلیظ ہی مقالہ غدد اور عقد کے بیانمین جان لے کہ غدد دو طرح پر ہین ایک تو طبعی مثلاً زبان کی جڑ کا غدد اور وہ غدد کہ اوعیۂ منی کے قریب اور
گردن مین اور بغل مین اور جڈھون مین ہین دوسری ناطبعی ہین اور یہان اُنھین سے غرض ہی وہ ایک جسم ہی سخت کہ ظاہر بدن مین مادہ غلیظ سوداوی یا بلغمی سے
پیدا ہوا اور اکثر بلغم سے ہوتا ہی اور غدد اور سلعہ مین یہ فرق ہی کہ غدد سخت ہوتا ہی اور بڑھتا نہین اسیواسطے جہان کہین کہ مادہ غلیظ دوبارہ اُسپر پڑتا ہی دوسرا غدد
اُسکے برابر پیدا ہوتا ہی اور ایسا ہی غدد کا غلاف نہین ہوتا اور سلعہ اسکے مخالف ہی کہ زیادہ ہوتی ہی اور کسی حال مین نرمی سے خالی نہین ہوتی علاج داخلیون
ضماد کرین اور سیسہ کا ایک بھاری ٹکڑا اُسپر مضبوط باندھ دین پھر اگر تحلیل ہو فہوالمراد اور نہین تو نرم و سبک ہو جائیگا اور اضمدۂ محللہ کہ سلعہ مین مذکور ہین
استعمال کرین فائدہ کبھی چھوٹی سی پھنسی غددی ہوتی ہی اُسکی تدبیر یہ ہی کہ اُسکو چیر ڈالین اور بلغم غلیظ اُسمین سے نکال لین اُسکے بعد سیسہ کا بھاری سا پتر اُسپر
مضبوط باندھ دین تاکہ پھر نہ عود کرے اور جان لے کہ عقد کی بھی دو قسم ہین ایک تو وہ ہی کہ کسی ایسے عضو مین جسپر گوشت نہو جیسے ہاتھ کی پشت اور پانون کی پشت
اور پیشانی مین ایک گرہ سی گولی اخروٹ کے برابر پیدا ہوا اور اُسکا خاصہ ہی کہ دبانے سے غائب اور متفرق ہو جائے اور جب ہاتھ اُٹھالین اپنی ہیئت پر آجائے اور
اس قسم کے عقد کا مادہ اگر مالح یا بورقی ہی اُسمین درد ہوتا ہی اور اگر مادہ خام اور غلیظ ہی درد نہین ہوتا علاج جسمین درد نہو اُسکو ملین اور لکڑی سے کوٹین تاکہ
دبکر متفرق ہو جائے اسکے بعد صبر اور حضض اور اقاقیا اور سرس یا ہی ضماد کرین اور اُسکے اوپر سیسے کا بھاری سا پتر رکھ کر مضبوط باندھ دین اور جسمین درد ہو
اول اُسپر قیروطی ملین تاکہ درد ساکن ہو پھر تحلیل کے لیے ادویہ محللہ مثلاً بیخ سوسن آسمانی اور بیخ خطمی اور زوفا اور اکلیل اور تخم کتان اور بابونہ اور قرطم نکوفتہ
پانی مین پکا کر اُسکا پانی عقدہ پر ڈالین دوسری قسم عقدۂ لحمی ہی یہ ہاتھ لگانے سے سخت معلوم ہوتا ہی اور دبانے سے متفرق نہین ہوتا اور اُسکو ثالیل
مسندقہ کہتے ہین کیونکہ مضبوط اور سخت ہی اور بعضے اس قسم کے عقدہ کو سلعہ بولتے ہین اور کہتے ہین کہ نہایت بڑھ جاتا ہی علاج اگر گوشت مین ہو چاہیے
کہ اُسکو کاٹ کر نکال لین اور اگر گوشت مین نہو ضمادون سے نرم کرین اور قطع نہ کرین کہ اُسمین یہ خوف ہی کہ پٹھا یا وتر یا ورید یا شریان کٹ جائے اور
کبھی عصب مین بھی عقدہ یعنی گرہ سی پڑجاتی ہی اس سببسے کہ کوئی ایذا اور الم اُسکو پہونچے اور یہ عقدہ سلعہ کی صورت ہوتا ہی یعنی اونچے ہوتے ہین اور

دبنے مین اس عقدہ مین اور سلعہ مین فرق یہ ہو کہ سلعہ ہر طرف کو پھر جاتی ہو اور عقدہ نہین ٹلتی مگر دائین اور بائین علاج روغن اور قیروطی کہ مغز ساق گاو وغیرہ
سے بنائین چند روز ہمیشہ اُسپر ملین تاکہ عقدہ نرم ہو جائے اور جب نرم ہو جائے حمام مین لیجائین اور اعضا مین نرمی آنے کے بعد بیمار کو حکم دین کہ انگڑائیان لے
اور اپنے بدن کو کھینچے اور اُسکو ہاتھ سے ملے تاکہ گرہ کھلجائے اور کبھی ایسا ہوتا ہو کہ عصب پھٹ جاتا ہو یا کٹ جاتا ہو اور جب اچھا ہوتا ہو تب اعضا مین صلابت اور
عقدہ عارض ہوتا ہو اور ایسا ہی اکثر اعضا مین تفرق واقع ہوتا ہو اور زخم بھرنے کے بعد اعضا مین صلابت اور دشاپذ پیدا ہوتے ہین علاج ان صلابت اور دشانذ
پر روغن اور چربی اور مغز کے اقسام ملین تاکہ نرمی آجائے پھر اگر تحلیل ہو فبہا اور نہین تو اس جگہ شگاف دیکر گوشت زائد کو دشپذ کے نیچے سے تراش ڈالین لوہے
کے آلے سے یا مراہم اکلہ رکھکر پھر احتیاط سے زخم کا اندمال کرین اور دشانذ دشپذ کی جمع ہو اور وہ دال مہملہ کے ضمہ سے اور شین معجمہ کے سکون اور مثناۃ
تحتانی کے ضمہ سے یا فتحہ سے اور دال معجمہ کے سکون سے قنفذ کے وزن پر ہو اور زبرج کے وزن پر بھی کہا ہو ایک جسم ہو سپید اور سخت غضروف کے مشابہ
کہ غضروف اور استخوان پر ٹوٹنے کے بعد جسوقت کہ جڑنے اور ملنے لگین جم آتا ہو اور ایک اور چیز کو بھی بولتے ہین کہ زخم کے اوپر گرہ سی ہو جاتی ہو اور اُسکا
جوہر بدن کے جوہر سے الگ ہوتا ہو **مقالہ فوجشلا کے بیان مین** یہ اُس ورم سے مراد ہو کہ اعضائے غددی مین پیدا اور طاعون کی جنس سے ہو اور
بعضون کے نزدیک یہ نام اُسی ورم کا ہو کہ کان کے نیچے پیدا ہو علاج جو کچھ کہ سب اورام غددی مین لکھا گیا اُسکی تدبیر بھی وہی ہو اور اس بیماری کے لیے
دوائے خاص یہ ہو کہ حلزون کی راکھ اور پرانی چربی کہ بے نمک ہو آسمین ملاکر ضماد کرین اور ابن عرس کی راکھ یعنی نیولے کی راکھ روغن سوسن کی قیروطی
مین ملاکر ضماد کرین وہی تاثیر ہوتی ہو **مقالہ خنازیر کے بیان مین** وہ اونچے ہونے مین اور دبنے مین سلعہ کے مانند ہوتے ہین اور اُن مین فرق یہ ہو کہ خنزیر گوشت
سے چسپیدہ ہوتا ہو اور اکثر امر مین اپنی جگہ سے نہین ٹلتا مگر ابتدا مین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ حرکت دینے سے پھرتا ہو جیسے سلعہ پھرتی ہو اور ایسا ہی خنزیر سخت
نہایت ہوتا ہو کیونکہ اُسکا مادہ نہایت غلیظ ہو اور اکثر نرم گوشت مین عارض ہوتا ہو خاص کر گردن مین اور بغل مین اور گردن مین لڑکون کے اکثر عارض
ہوتا ہو اور متعدد ہوتے ہین اور ان سب کا ایک ہی غلاف ہوتا ہو اور کبھی سلعہ کی طرح ہر ایک کا جدا غلاف ہوتا ہو اور خنزیر کا خاصہ ہو کہ چھوٹا ہوتا ہو مگر شاذونادر
اور کبھی نہایت بڑھ جاتا ہو اور اس ورم کو خنازیر اسلیے کہتے ہین کہ خنازیر کو اکثر عارض ہوتا ہو اور اس بیماری کا مادہ رطوبت غلیظ ہو کہ تخمہ اور سوء ہضم کے سبب
بدن مین جمع ہو کر نرم اعضا پر گرے علاج مقیات اور مسہلات دین تاکہ بلغم غلیظ کا تنقیہ ہو اور غذا کی تلطیف اور تقلیل مین بہت کوشش کرین اور خالی شکم پر
ہمیشہ ریاضت کرین اور ترشیون سے اور غلیظ غذاؤن سے اور رات کیوقت کھانے سے اور بہت بولنے سے اور اونچی آواز کرنے سے اور غصہ کرنے سے پرہیز کرین اور بیمار کا
سرہانا اونچا رکھنا چاہیے اور تنقیہ کے بعد دویہ محللہ کا ضماد کرین پھر اگر تحلیل ہو جائین فہو المراد اور نہین تو ادویہ منضجہ اور مفجرہ ضماد کرین اُسکے بعد اندمال کی تدبیر
کرین اضمدہ محللہ خردل تخم انجرہ کف دریا زراوند مقال اشق زیت کہنہ موم سفید آسمین ملائین دوسرا زفت عنصل مقل بیخ کبر بیخ کبر ترمس کوٹ چھانکر
سرکہ اور شہد اور زیت مین ملاکر ضماد کرین اور مرہم داخلیون خنازیر اور جمیع اورام صلبہ کی تحلیل کرنے مین کلی نفع کرتا ہو خاصۃً اگر اسمین بیخ سوسن آسمان گون
کوٹ چھانکر داخل کرین اور مرہم رسل بھی فائدہ کرتا ہو اور ادویہ منضجہ مفجرہ کا بارہا ذکر آچکا ہو اور آرد جو آرد ترمس نبیت مین اور نابالغ لڑکون کے بول مین ملاکر خنازیر
پر رکھنا اُسکو پکاتا ہو اور توڑتا ہو اور تخم کتان اور تخم مرو اور بیخ سوسن کبود اور تخم حلبہ شراب مین پکا کر اور پتجال کبوتر بقدر حاجت اُسمین ملاکر طلا کرنا نفع کرتا ہو اور جسوقت

کہ ٹوٹ جائے چاہیے کہ فلدفیون اور دیک بردیک استعمال کرین تاکہ مواد فاسد بالکل پاک ہوجائے اوران تیز دواؤن کے استعمال کے بعد روغن ملین تاکہ جو کچھ فلدفیون نے قطع کیا ہی وہ گر پڑے اور جب قرحہ پاک ہوجائے مرہم زنگار استعمال کرین تاکہ زخم بھر جائے اور ایک قسم کا خنازیر یہ ہی کہ جلد پر پھیلا ہوا ہی اور اسلیے کہ اُسکا مادہ خبیث ہی جلد متقرح ہوجاتا ہی اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہی گویا کچا انجیر پھٹا ہوا ہی علاج لوہے کے آلہ سے قطع کرین اس طرح پر کہ اُسکے مادے کا اثر کچھ باقی نرہے اُسکے بعد داغ دین تاکہ پھر جمع نہو اور قطع کرنے مین احتیاط کرین کہ جونسی رگین اور پٹھے اُسکے قریب مین وہ کٹ جائین اور کتابون مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے خنزیر کو چیرا اور پٹھے کی ایک شاخ کٹ گئی اُسی وقت بیمار کی آواز باطل ہوگئی اسیواسطے اطبا نے کہا ہی کہ بہتر یہ ہی کہ جونسی جانب سالم ہو اور اُسمین پٹھے نہون اُسمین شگاف دین اور باقی کو دواؤن سے پاک کرین تاکہ قطع بھی ہوجائے اور ضرر نہ پہونچے اور ایسے حال مین مرہم زنگار نفع کرتا ہی اور خنازیر کی ایک قسم ہو کہ اُسکا مادہ سرطانی ہوتا ہی اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ جب گرم دوائین اُسکے علاج مین استعمال کرین اُنمین روغن گل ملائین اور اگر اُسمین حرارت ہو آرد گندم اور آب کشنیز ضماد کرین اور مر ایک حصہ اور خضض دو حصہ نرم ملا کر سبز دھنیا کے پانی مین طلا کرین فائدہ بعضے کھاتے کہا ہی کہ تازہ سینگ کے اندر ایک چینی ہڈی سی ہوتی ہی اُسکو لیکر جلائین اور ایک ہفتہ ہر صبح دو درم دین ہر قسم کے خنازیر کو دفع کرے اور اطریفل غددی نفع کرتا ہی اور بلغم اور سودا کے اخراج کے لیے حب خیزران اور حب اصلی مخصوص ہین مقالہ ورم صلب کے بیانمین جسکو یونانی زبان مین سقیروس بولتے ہین سین مہملہ کا ضمہ اور قاف کا فتحہ اور تین طرح کا ہوتا ہی ایک کا مادہ تو مرہ سودا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بہت سخت اور تیرہ رنگ ہو اور ہاتھ کو سرد معلوم ہو اور اُسمین حس نہو اور درد نہ کرے اور کبھی درد بھی کرتا ہی اور حس بھی ہوتی ہی اور جونسا بیحس ہوتا ہی اچھا نہین ہوتا اور دوسرے کا بلغم مادہ بلغم ہوتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ ورم بدن کے ہمرنگ ہو اور ہاتھ لگانے سے سرد معلوم ہو اور اُسکی صلابت کمتر ہو اور اکثر اورام کے بعد اطلیہ قابضہ حد سے زیادہ رکھین عارض ہوتا ہی تیسرا وہ ہی کہ سودا اور بلغم سے مرکب ہو اور اُسکی علامات بھی مرکب ہوگی علاج سوداوی مین سودا کا تنقیہ کرین اور سوداوی چیزون سے پرہیز کرین اور بلغمی مین بلغم تنقیہ کرین اور بلغمی چیزون سے منع کرین اور مرکب مین دونون خلط کا تنقیہ کرین اور تنقیہ کے بعد ملینات محللہ مثلاً داخلیون اور اشق اور مقل اور میعہ اور بط اور مرغ کی چربی اور مغز ساق گاؤ وغیرہ روغن اور لعابات محللہ اور انجیر کوٹ کر ضماد کرنا مفید ہو فائدہ جسمین کہ حس نہین وہ لاعلاج ہی اور جس مین حس کم ہو وہ اکثر اچھا ہوتا ہی مگر جو ایسا بہت سخت نہین اور حس بدستور اور ایذا پاتا ہی اور سقیروس غیرخالص کہلاتا ہی اُسکا تدارک انھین چیزون سے کہ گذرین ہو سکتا ہی مقالہ سرطان کے بیان مین وہ ایک ورم سوداوی ہی کہ صفرا کے احتراق سے یا بلغم کے احتراق سے کہ کچھ ایک صفرا بھی اُسکے ساتھ جل جائے حاصل ہو مگر سودائے خالص سے یہ ورم نہین ہوسکتا کیونکہ اُسمین حدت نہین اور اس ورم کی علامت یہ ہی کہ جب اول پیدا ہو بادام کے برابر یا اُس سے چھوٹا ہو اُسکے بعد زیادہ ہوجائے اور جتنا زیادہ ہو سُرخ اور سبز رگین کیکڑے کے پاؤن کی صورت ظاہر ہون اور اُسکی جڑ کیکڑے کے شکم کی صورت بدن مین گڑی ہولی اور مضبوط ہو اسی تشبیہ کے سبب سے یہ نام مقرر ہوا اور اُسکا خاصہ یہ ہی کہ شدت سے سخت اور تیرہ رنگ اور مستدیر الشکل ہوتا ہی اور جان لے کہ جسکا مادہ سودائے صفراوی ہوتا ہی البتہ متقرح یعنی زخمی ہوجاتا ہی اور جونسا بلغم اور کچھ ایک صفرا کے احتراق سے ہوتا ہی اکثر تو متقرح نہین ہوتا اور کبھی متقرح بھی ہوجاتا ہی غرضکہ سرطان متقرح کا قرحہ سیاہ اور اُسکے لب غلیظ ہوتے ہین اور باہر کی طرف اُلٹ آتا ہی اور زرد آب ور بدبو اُسمین آتی ہی اور عورتون کے سینہ اور رحم مین اور مردون کے

پانون مین اور آنت مین اور احلیل مین اور منھ مین پیدا ہوتا ہی اور بعضے مین درد شدید ہوتا ہی اور بعض مین درد نہین ہوتا اشتباہ یہ مرض طبیب کو عاجز کرتا ہی اسمین اچھے ہونے کی امید نہین اور صرف علاج سے یہ مقصود ہی کہ تین مین سے ایک غرض حاصل ہو یعنی بڑھنے سے روک دینا اور متقرح ہونے سے بچانا اور متقرح کے قروح کا علاج سے اندمال کرنا علاج تنقیہ سودا کے لیے رگ اکحل یا باسلیق کھولین اور سودا کے مسہلات دین اور کئی مرتبہ مسہل دین تاکہ بدن پاک ہو اور جگر کی حرارت کو ساکن کرین اور اشربہ اور اغذیہ مین سے جو کچھ کہ خون رقیق پیدا کرے کھلائین اسلیے کہ خون رقیق پیدا کرے کھلائین اسلیے کہ خون رقیق احتراق سے بعید ہی اور ابتدا مین رادعات طلا کرین سنگ آسیا کی گرد اور سیسے کی گرد اور روغن گل آب کشنیز سبز اور عنب الثعلب مین ملاکر طلا کرین اور ایسا ہی اسفیداج الرصاص اور گل ارمنی اور زیت کا ہو کے پانی مین ملاکر طلا کرین تاکہ قرحہ پڑنے سے محفوظ رہے اور جن چیزون مین حدت ہو انکو استعمال نکرین کیونکہ ورم کو حرکت دیتی ہین اور متقرح کے لیے ایسی چیز استعمال کرین کہ زخم کو بھر لاسکے اور درد اور سوزش کو ساکن کرے اور قرحہ کو زیادہ نہونے دے مثلاً سپیدہ کارزیزا اور توتیائے مغسول وغیرہ روغن گل مین ملاکر اور یہ مرہم نفع کرتا ہی اسفیداج رصاص توتیائے مغسول مردار سنگ گل ارمنی ہر ایک ایک جزو شادنج مغسول آب لسان الحمل ہر ایک دو جزو نشاستہ صمغ عربی ہر ایک تین جزو جو نسی دوا کوٹنے کے لائق ہو اسکو کوٹ کر موم اور روغن گل مین مرہم بنائین اور ورم پر طلا کرین اور اسکے گرد گل ارمنی آب عنب الثعلب یا آب کشنیز مین ملاکر لین اور جان لین کہ ورم سرطانی شاید کہ ابتدا مین نیک تدابیر سے اچھا ہو جائے اور سرطان کہ باطن مین ہو احتیاط کی بات یہ ہی کہ اسکا علاج نکرین مگر غذا کی اصلاح کرین اور شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر وغیرہ اس ورم کے لیے سب شربتون سے بہتر ہین اور سب سے بہتر غذا آب کشک جو اور مرغ اور بزغالہ اور برہ کا گوشت اور تازہ مچھلی کہ پتھریلے پانی مین سے لائین اور احتیاط کی بات یہ ہی کہ گوشت کو کدو اور جو اور بقلہ یمانیہ مین پکائین تاکہ بے مضرت ہو جائے اور اس بات مین ہر وقت کوشش رکھین کہ متقرح نہو کیونکہ جب متقرح ہو جاتا ہی اچھا نہین ہوتا اور ایسا ہی جو نسا سرطان کہ دونون شانون کے بیچ مین پیدا ہوتا ہی اکثر ہلاک کرتا ہی اور قطع کے سوا علاج نہین ہو مقالہ عرق مدنی کے بیان مین یعنی رشتہ اور نارو وہ اسطرح پر ہی کہ اول ایک پھنسی پیدا ہو پھر پک کر آبلہ ہو جائے اور سوراخ ہو جائے اور اسمین ایک چیز باریک رگ کی صورت نکلے اور اسکا رنگ سرخ سیاہی مائل ہو اور یہ چیز جو دھاگے کی صورت نکلتی ہی جب تمام نکل آتی ہی بالشت کے برابر دراز ہوتی ہی یا اس سے زیادہ اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پوست کے نیچے ایسی حرکت کرے جیسا کیڑا حرکت کرتا ہو اور یہ مرض گرم اور خشک شہرون مین جیسے حجاز اور مدینہ منورہ مین اکثر پیدا ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ مدینہ منورہ مین اکثر ہوتا ہی اسی کی طرف منسوب کیا اور اسکا سبب فضول ردی ہین کہ خون گرم سوداوی یا بلغم سوختہ سے رگون مین اور گوشت مین حاصل ہون اور حرارت کی شدت سے بھنکر اور خشک ہو کر رگون مین بستہ ہو جائین اسیواسطے رگ کی صورت ہوتا ہی اور اکثر پانون مین اور ناف کے نیچے عارض ہوتا ہی اور شیرینی زیادہ کھانے سے اور غذا کے خوب ہضم نہونے سے اور مشقت کی کثرت سے خاص کر جبکہ عادت نہو یہ مرض پیدا ہوتا ہی علاج اسکے ظاہر ہوتے ہی رگ باسلیق اور صافن جانب مخالف سے کھولین اور فصد کے بعد اس جگہ پر جونکین لگائین اور مطبوخ فواکہ اور حب قوقایا اور مطبوخ ہلیلہ سے اور اطریفل صغیر سے کہ سنا اور شاہترہ اسمین داخل ہو طبیعت نرم کرین اور اغذیہ مرطبہ اور حمام اور تر روغنون کی مالش سے مزاج کی ترطیب کرین اور بہت گوشت کھانے سے اور فواکہات اور نمک سود سے پرہیز کرین اور اس بیماری

کی پھنسی پر ایلوا آب کشنیز اور آب برگ کاسنی مین طلا کرین اور اسبغول سرکہ اور گلاب مین جوش دیکر ضماد کرنا نفع کرتا ہی مگر اس سے پہلے اس جگہ پر روغن گل ملین اور تخم مرو سرکہ اور گلاب مین روغن ملنے کے بعد وہی اثر رکھتا ہی اور صندلین اور کافور اور اسبغول اور گلاب اور دودھ انکو ضماد کرنا اس جگہ کی سوزش قوی کو ساکن کرتا ہی اور نقیع صبر آب کاسنی کے ساتھ اس مرض کی جڑ اکھاڑتا ہی پہلے دن آدھا درم دین اور دوسرے دن ایک درم اور تیسرے دن ڈیڑھ درم اور اسکا طریق یہ ہی کہ اسکو آب کاسنی مین بھگوئین تمام رات بھیگا رہے صبح ہی صاف کرکے پلائین اگر کچھ ایک قند ملائین جائز ہی اور اگر صبر کو خبیصہ کرکے ہمراہ دین نفع کرتا ہی غرض کہ اگر وہ پھنسی دفع ہو گئی اور اس تدبیر سے اسکا مادہ اکھڑ گیا فبہا اور اگر رشتہ نکل آیا مناسب یہ ہی کہ ایک سیسے کا ٹکڑا ایک درم کے برابر لیکر اور اس نارو کو اسپر لپیٹ دین تا سیسے کے بوجھ سے تھوڑا تھوڑا نکلتا رہے اور اسوقت مین چاہیے کہ ورم کے گرد روغن گل وغیرہ ملین اور گرم پانی بکری کے یا بیل کے شانہ مین ڈالکر تکمید کرین یا گرم پانی سے نطول کرین اور اسبغول اور روغن بادام ضماد کرین تاکہ عضو نرم ہو جاتے اور نارو آسانی سے نکل آئے اور اس بات کی احتیاط رکھین کہ وہ رشتہ ٹوٹ نہ جائے کیونکہ اگر وہ ٹوٹ گیا اندر کی طرف چلا جاتا ہی اور گوشت مین ورم عفنہ اور قروح ردیہ پیدا کرتا ہی اشتباہ اگر کسی سوء تدبیری سے نارو ٹوٹ جائے چاہیے کہ اسکو چیر ڈالین اور طول مین جسطرف سے کہ مادہ کا راستہ ہی شگاف دین تاکہ مادہ فاسد جسقدر وہان جمع ہی باہر نکل آئے اور شگاف کے بعد پرانی روئی روغن مین بھر کر اسمین رکھین تاکہ جو گندہ مادہ باقی ہی اسکو تراش ڈالے اور تنقیہ جراحت کے بعد ایسی تدبیر کرین کہ گوشت بھر جائے **فائدہ** معجون قنبیل بالخاصیت اس مرض کی پیدائش کو منع کرتی ہی **ترکیب معجون قنبیل** ہلیلہ کابلی ہلیلہ آملہ تربد زنجبیل قنبیل یہ چھ چیزین برابر ہین انکو کوٹ چھانکر سہ چند شکر یا قند مین معجون بنالین خوراک دو درم اطبا نے کہا ہی کہ بیس دن مین اس بیماری کا مادہ اکھاڑتا ہی

مقالہ جذام کے بیان مین ذجیم کے ضمہ سے ایک مرض ہی بہت بڑا اعضا کے مزاج اور ہیئت کو بگاڑ دیتا ہی اور بدن مین ایک ایسا تشنج اور تعقد پیدا کرتا ہی جس سے شکلین بدل جاتی ہین اور آخر مین کبھی اعضا خشکی کے غلبہ سے پھٹ جاتے ہین اور سیاہ ہو کر گر پڑتے ہین اور زرد آب بدبو زخم سے چھنتا ہی جیسا مردہ کے بدن سے نکلا کرتا ہی اور جب مرض مستحکم ہو جاتا ہی اکثر اعضا گل کر گرنے لگتے ہین اور اس مرض کا خاصہ ہی کہ اطراف مین سے شروع ہوتا ہی اور آخر اعضاے رئیسہ پر تمام ہوتا ہی اور اس مرض کا سبب یہ ہی کہ سوداے ناطبعی بدن مین پھیل جائے اور قرشی نے کہا ہی جسوقت کہ سودا تمام بدن مین پھیل جاتا ہی اگر متعفن ہو گیا تو حمی ربع پیدا کرتا ہی اور اگر جلد کی طرف مندفع ہو یرقان اسود وغیرہ کا باعث ہوتا ہی اور اگر اکٹھا ہو کر خوب جم گیا جذام پیدا کرتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جس سودا سے جذام پیدا ہوتا ہی وہ دو طرح کا ہوتا ہی ایک وہ خون کی تلچھٹ سے حاصل ہو اور اسکا نشان یہ ہی کہ اعضا کی حس باطل ہو اور انمین غلظت اور کثافت آ جائے اور اس قسم مین اعضا نہین گرتے کیونکہ اسکا مادہ سالم ہی اور اسمین حدت نہین لیکن یہ بات ابتدا مین ہوتی ہی کیونکہ جب مرض مستحکم ہوتا ہی اور بہت دن گذرتے ہین ممکن ہی کہ اس قسم مین بھی اعضا گل کر زخمی ہو جائین اور ایسا ہی اسکا یہ بھی نشان ہی کہ آواز بیٹھ جائے اور ناک چپٹی ہو جائے اور حدقہ گول ہو جائے اور بال جھڑ جائین اس قسم کو داء الاسد بھی کہتے ہین اسواسطے کہ ایسا بیمار کا منھ شیر کا سا منھ ہو جاتا ہی یا اس سبب سے کہ یہ مرض اکثر شیر کو عارض ہوتا ہی اور ابتدا مین اس قسم کا علاج جلد ہو جاتا ہی دوسرا وہ ہی کہ سودا مرۂ صفرا سے حاصل ہو اور جذام پیدا کرے اور یہ قسم کسی حالت مین اعضا کے گل جانے اور گر پڑنے سے خالی نہین ہوتی کیونکہ مادہ تیز ہی اور مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا پہلی قسم کی نسبت جلد علاج اثر مانتا ہی کیونکہ صفرا سودا سے بہت لطیف ہی اور عجب نہین کہ ابتدا مین زخمی ہونے سے پہلے ایسا ہی ہو مگر زخمی ہونے کے بعد اسکے دشوار

اچھے ہونے مین کچھ خلاف نہین اور جذام کے ابتدا کی علامت یہ ہی کہ منھ اور آنکھ کے رنگ مین سرخی سیاہی مائل ہو اور سانس مین تنگی اور آواز مین خشونت اور آنکھ کی سفیدی مین کدورت اور چھینک کی کثرت پیدا ہو اور ناک سے اور سینہ اور سر کے عرق سے بدبو اور آنکھ سے پانی آئے اور تکبر اور حسد اور خواب پریشان اور بحۃ الصوت اور بالون کا باریک ہونا اور جھڑنا اور ناخنون کا پھٹ جانا اور اُسکا رنگ سیاہی مائل ہونا اور ہونٹون کا موٹا ہونا اور آواز کا مکروہ ہونا اور اعضا مین غدد اور بثور صلبہ کا ظاہر ہونا یہ سب جذام کا مقدمہ ہی علاج کئی فصدین کھولین اور سودا کے مسہلات کئی مرتبہ دین تاکہ بدن کا تنقیہ ہو اور تنقیہ کے درمیان مین آرام دین اور خشکی کا ازالہ کرین اور اُسکا طریق یہ ہی کہ ہمیشہ حمام کرائین اور سرد وتر روغن ناک مین ڈالین اور بدن مین ملین اور روغن بادام اور روغن مسکہ گاؤ اور عورتون کا دودھ ناک مین ڈالنا اور بدن پر ملنا نفع کرتا ہی اور سعوط اور مالش حمام کے بعد کرین کہ زیادہ اثر ہوتا ہی اور مریض کی غذا جو چیز کہ نرم اور تر اور سریع النفوذ ہو مناسب ہی مثلاً حریرہ کہ شکر سفید اور روغن بادام اور شیر گاؤ سے بنائین اور اُسکے سوا اور پرند جانورون کے گوشت اور زردہ بیضہ مرغ نیم برشت اور سمک رضراضی اور جو کچھ کہ سودا کو بڑھائے اُسکی ممانعت ہی مثلاً گوشت گاؤ اور نمک سود اور عدس اور کرنب اور اُسکے مانند اور غذا سے بہتر بکری کا دودھ ہی اگر اسی پر اکتفا کرین اور اگر روٹی کے ساتھ کھائین مضائقہ نہین اور جان لین کہ پہلی قسم مین یعنی جہان سودا تلچھٹ کا ہوتا ہی سب دواؤن سے بہتر افعی یعنی کالے سانپ کا گوشت ہی اور تریاق اور دوسری معاجین مشہورہ کہ قرابادینات مین لکھی ہین اور دوسری قسم مین یعنی جہان سودا صفراوی ہوتا ہی اگرچہ ابتدا کے بعد اچھے ہونیکی توقع کم پڑتی ہی لیکن اسلیے کہ قروح اور تآکل کے فساد مین کمی آجائے اور مدت حیات دراز ہو جائے لازم ہی کہ تطفیہ اور ترطیب اور تنقیہ سے ہاتھ نہ روکین اور اس جگہ ماہی بن سفوف مسہل سودا کے ساتھ نہایت تاثیر کرتا ہی تنبیہ جذام کی ابتدا مین اول داہنے ہاتھ سے رگ قیفال کھولین اور چند روز مہلت دین پھر بائین ہاتھ سے رگ اکحل کھولین پھر اگر احتیاج پڑے پاؤن مین اور پیشانی مین اور کانون کے پیچھے کھولین اور اگر حلق مین بوجھ اور گرفتگی معلوم ہو رگ وداجین کہ گردن مین ہی کھولین اور اتنا خون نکالین کہ غشی کے قریب ہو جائے

مقالہ سعفہ یعنی گنج کے بیان مین وہ سین مہملہ کے فتحہ سے عین مہملہ کے سکون سے اُن قروح کو کہتے ہین کہ سر اور مُنھ پر پیدا ہون اور کبھی تمام بدن مین بالون کے مسامات مین پیدا ہوتے ہین اور جاننا چاہیے کہ ابتدا مین بثور مستحکم خفیف متفرق پیدا ہوتے ہین پھر زخمی ہو کر کھُرند سرخی مائل اُسپر پیدا ہوتا ہی اور جب متفرق ہو جاتے ہین اُنکو سعفہ کہتے ہین اور سعفہ دو طرح کا ہوتا ہی پہلی نوع وہ ہی کہ اُسمین سے زرد آب نکلتا ہی اسکو سعفہ رطب اور شیر پنجہ کہتے ہین اور اُسکا سبب فضلات عفنہ اور رطوبات فاسدہ ہین اور اکثر لڑکون مین اسی نوع کا سعفہ عارض ہوتا ہی علاج قیفال کی فصد کھولین اُسکے بعد اگر احتیاج ہو پیشانی کی رگ کھولین اور کہتے ہین کہ کانون کے پیچھے کی رگ کھول کر اُسکا خون سعفہ پر ملنا کلی نفع کرتا ہی اور جہان کہین کہ فصد سے کوئی امر مانع ہو مثلاً بیمار لڑکا ہی یا ضعیف ہی حجامت سے یا جونک لگا کر خون نکالین اور خون نکالنے کے بعد ہلیلہ اور شاہترہ کے مطبوخ سے طبیعت نرم کرین اور جو چیزین خون غلیظ پیدا کرتی ہین اور خون کو فاسد کرتی ہین اُنسے پرہیز کرین اور جو چیزین بے مزہ ہین اور قلیہ کدو اور قلیہ اسفاناخ اور زردہ تخم مرغ کھلائین کہ مفید ہین اور جب تنقیہ اور خون کی اصلاح ہو جائے اُسکے بعد اطلیہ مناسب استعمال کرین اور وہ یہ ہین زرد چوب بادام تلخ گلنار راتینج کاغذ سوختہ مازو برگ آس بیخ سوسن آسمان گون اقاقیا قنبیل یہ سب دوائین یا اُنمین سے جو کچھ میسر ہو باریک بناکر سرکہ اور روغن گل ملاکر طلا کرین **دوسری ترکیب** کہ ابتدا مین نہایت مفید ہی خاص کر لڑکون کے لیے زرد چوب پوست انار مردار سنگ حنا باریک بنا کر سرکہ اور روغن گل مین طلا کرین اور جہان دودھ پیتا ہوا بچہ اُسمین مبتلا ہو اُسکے کان کی پشت مین شگاف دیکر اُسکا خون

سعفہ پر ملین اور دودھ پلانے والی کو سفوف ہلیلہ اور انیسون اور شکر کھلائین اور اگر بدن مین امتلا ہو فصد کرین اور حب ایارج دین اور جماع سے ممانعت کرین دوسری نوع وہ ہی کہ سعفہ خشک ہو شورہ کی صورت اور سپید چھلکے اُسکے اوپر سے گرین اور اُسکا سبب خلط سوداوی ہی کہ رطوبت شورمین ملکر جلد مین آگئی علاج تنقیہ سودا کے لیے افتیمون اور ہلیلہ اور شاہترہ مطبوخ دین اور مرطب غذاؤن سے اور بپا پی حمام کرنے سے اور تدابیر مرطبہ سے کہ امراض سوداوی سے مخصوص ہین مزاج کی ترطیب کرین اور گرم پانی اور لعاب تخم خطمی اور لعاب تخم کتان سعفہ پر ڈالنا اور موم روغن اور مرغ اور بط کی چربی اور روغن کدو اور روغن بادام شیرین اور روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر سے اُسکو چکنا رکھنا نفع کرتا ہی اور ایسا ہی روغن باردہ مذکورہ سے سعوط کرنا مفید ہی اور اگر سعفہ غلیظ اور صلب ہو اول اُسکو لوہے سے یا کسی اور چیز سے چھیل ڈالین تاکہ خون آلودہ ہو جائے پھر سرکہ اور نمک آب صابون مین ملاکر ملین اور جو سعفہ غلیظ پر جونکین لگائین تو بہتر ہو اور جب چھیل ڈالین یا جونکین لگائین یہ مرہم استعمال کرین مردار سنگ زردچوب کوٹ چھانکر سرکہ اور زیت مین ملائین وہ دوا کہ سعفہ یابس کو نفع کرتی ہی زاک اور نمک ہر ایک ایک حصہ گوگرد سیماب کشتہ مازو زردچوب زراوند مردار سنگ ہر ایک دو حصہ سرکہ اور روغن گل ملاکر طلا کرین اور سعفہ رطب کی ایک قسم ہی کہ اُسکو شہدی کہتے ہین اُسکی علامت یہ ہی کہ سر کی جلد مین بیماری کی جگہ پر باریک باریک سوراخ پیدا ہون اور سوراخون کے اندر مواد فاسد بھرا رہے اور اُسکا خاصہ ہی کہ پوست کو فاسد کرتا ہی اور اس قسم مین اور سعفہ رطب کی پہلی نوع مین یہ فرق ہی کہ شہدی کا مُنھ کھُلا رہتا ہی اور اُسکے سوراخ مین پیپ بھری ہوئی نظر آتی ہی اور پہلی نوع اُسکی بخوف ہی کہ قرحہ پر پوست تر لگا رہتا ہی چنانچہ کبھی ایک قطعہ چار انگشت کے برابر ہوتا ہی اور اُسکے نیچے پیپ چھپی رہتی ہی علاج اول شہدیہ کو صابون کے پانی سے یا سرکہ اور نمک سے دھوئین اور پرانی روئی سے اُسکے پیپ صاف کرین اُسکے بعد زنگار باریک پیسکر اُسمین بھر دین تاکہ گندہ اجزا کو کھا لیوے اور رطوبات فاسدہ کو فنا کر دے اور ایک قسم اور ہی اُسکو روس لابرہ کہتے ہین وہ اسطرح پر ہی کہ بالون کے مسام مین سوراخ شہدی کے سوراخون سے باریک پیدا ہون اور اُنمین سے ایسی رطوبت نکلے جیسا گوشت کا پانی اور یہ بھی لازم ہی کہ مسام آماس کرائین اور اُس جگہ کے بال کھڑے ہو جائین او سخت ہو جائین گویا سوئیان ہین علاج فصد کرین اور ایک مسہل دین جیسا کہ ذکر آیا ہی اور تنقیہ کے بعد اُس جگہ کے بالون کو موچنہ سے اکھاڑ ڈالین اور محجمہ بلا شرط اُسپر رکھکر کھینچین تاکہ اُسمین سے ایک چیز روغن کی صورت کہ علت کا مادہ ہی نکل آئے پھر اُس جگہ کو سرکہ سے اسقدر دھوئین کہ اُس جگہ کے بالون مین سپیدی آنے لگے اور رطوبت کہ گوشت کے پانی کی صورت ہی زائل ہو اُسکے بعد توتیا مردار سنگ اقلیمیا روغن گل مدبر مین ملاکر طلا کرین اور روغن کی تدبیر یہ ہی کہ سرکہ مین پکائین یہانتک کہ سرکہ جلکر روغن باقی رہے اور ایک قسم اور ہی اُسکو عجز کہتے ہین یعنی عقد اور یہ قسم دبل کے مشابہ ہوتی ہی اور ابتداء سے سخت ہوتی ہی اور پیپ نہین لاتی علاج جبتک ممکن ہو بھوکا رکھین اور غذا کی تلطیف کرین اور بابونہ اکلیل برنجاسف کے مطبوخ سے نطول کرین اور تنقیہ ضروری ہی اور عقد کی تلیین سے غافل نہون اور ایک قسم اور ہی اُسکو تینی کہتے ہین اور وہ قروح مستدیر صلب ہین کہ اوپر سے سرخ ہوتے ہین اور اُنکے اندر ایک چیز انجیر کی صورت ہوتی ہی اور ایک اور قسم ہی کہ چھوٹی پھنسیان سرخ رنگ نکلتی ہین اور اُنکی شکل ایسی ہوتی ہی جیسا سر پستان اور اُنمین سے ایک ایسی رطوبت نکلتی ہی جیسے خون کی مائیت اور یہ دونون قسمین سبب مین اور علاج مین پہلی قسم کے قریب ہین اور ایک قسم اور ہی اُسکو سعفہ حمرا کہتے ہین وہ اسطرح پر ہی کہ جب سر کو منڈائین سر کا پوست سرخ ہو جائے اور اُسکی سرخی مین کچھ ایک سیاہی معلوم ہو اور ہاتھ لگانے سے درد کرے جالینوس کہتا ہی کہ اگر یہ قسم متقرح ہو جائے علاج پذیر نہو کیونکہ اُسکا مادہ غلیظ اور فاسد ہی علاج رگ قیفال کھولین اور استعمال کے لیے

شاہترہ اور افتیمون کا مطبوخ دین اسکے بعد چہار رگ قطع کرین اور رگ پیشانی کھولین یا پیشانی پر پچھنے لگائین اگر مناسب سمجھین اور قیروطی روغن بنفشہ اور موم سفید سے بنا کر اور اسکو خلاف اور خطمی اور خبازی کے پانی مین کئی مرتبہ دھو کر اسکے بعد کچھ ایک کف دریا اور صدف سوختہ اور بیضہ کی سفیدی اُسمین داخل کرین اور استعمال کرین کہ نہایت مفید ہی **فائدہ** کبھی یہ سعفہ منھ پر پیدا ہوتا ہی اور اسکا علاج بھی یہی ہی کہ قیفال اور رگ پیشانی کی فصد کرین اور ایسا ہی رگ ارنبہ جسکو ہندی مین پھنگ کہتے ہین اُسکی رگ کا کھولنا اور فقرہ اور ساقین پر حجامت کا کرنا اور جونک کا لگانا اور حمام کرنا نفع کرتا ہی اور گرم پانی پر انکباب کرنا نہایت مضر ہی اسلیے کہ جلد نرم ہوتی ہی اور یہ سعفہ سر مین ہو یا منھ پر فصد اور اسہال کے بعد قوی دوائین کہ سعفہ مین گذرین طلا کرین **مقالہ جرب یعنی خارش کے بیان مین** اُس سے یہ مراد ہی کہ چھوٹی چھوٹی پھنسیان بہت خارش کے ساتھ نکلین اور کبھی اُنمین پیپ پڑ جاتی ہی اور کبھی نہین اور جرب اکثر ہاتھون کی انگلیون کے بیچ مین اور رانون مین پیدا ہوتی ہی اور کبھی تمام بدن مین بھی ہو جاتی ہی اور اطبا کے نزدیک ان امراض مین سے ہی کہ دوسرے کو لگ جاتے ہین اور اسکی پیدایش کا سبب یہ ہی کہ خون صفرا اور سوداے سوختہ اور بلغم شور کی آمیزش سے فساد آجائے یا فی نفسہ اُسمین فساد آجائے اور خون کے فساد اور احتراق کا سبب کثرت استعمال گرم دواؤن کا اور شور چیزون کا اور میٹھی چیزون کا اور شراب وغیرہ کا ہی کہ خون کو باریک رگون مین اور عروق ساقیہ مین فاسد کرتی ہین اور اسکی جلد ضعف کے سبب خاص کر انگلیون کے بیچ کی جلد اسکو قبول کر لیتی ہی اور جرب دو طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ خشک ہوتی ہی اور خشک ریشہ ہو جاتا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ تر ہوتی ہی اور اسمین سے زرد آب نکلتا ہی اور کبھی جرب تر سے خون بہتا ہی اور کبھی اُسمین حیوان پیدا ہوتے ہین جیسے چیونٹی کے بیضے کہ چٹیان کہلاتی ہین اور جرب کے بثورہ کا مادہ جیسا جیسا قلت اور کثرت اور حدت مین کم و زیادہ ہوتا ہی اسی کے موافق اُنکی صورت مین اور اعراض مین اختلاف ہوتا ہی مثلاً جہان کہین کہ صفراے حار غالب ہی بثور بھی سرخ رنگ اور درد کے ساتھ ہونگے اور اُسمین شدت کی خارش ہوگی اور جہان سودا کی کثرت ہوگی درد کم ہوگا اور پھنسیان سیاہ معلوم ہونگی اور یہ جرب مدت تک رہتی ہی اور دیر مین جاتی ہی اور جس جگہ بلغم غالب ہوگا بثور سپید رنگ اور پھیلی ہوئی پانی سے بھری ہوئی ہونگی اور جرب خشک مادہ غلیظ اور خشک سے پیدا ہوتی ہی **علاج** اگر جرب خشک ہی گرم پانی مین استحمام کرین اور چنے کا آٹا چقندر کے پانی مین ملا کر بدن پر ملین اور گرم پانی سے نہلائین اور جس چیز سے خشکی زیادہ ہو اُس سے منع کرین اور جب مادہ مین نرمی اور رطوبت آجائے ماء الجبن دین تاکہ اسہال مین نکل جائے اور اگر ضرورت جانین فصد کھولین اور تنقیہ بدفعات کرنا چاہیے اور مسہلات کے درمیان مین ترطیب سے غافل نہون اور تنقیہ کامل کے بعد طلا کی ادویہ استعمال کرین اور یہ دوا نفع کرتی ہی تخم ریواج مغز زند و آلو تلخ ہر ایک دس درم سیماب کشتہ اور نمک ہر ایک ایک درم جو چیز کوٹنے کے لائق ہی اُسکو کوٹ لین اور سب دواؤن کو سرکہ مین تر کرین اور جغرات اور کنجد رگڑ کر اُسمین ملائین اور حمام مین تین دن پیاپے ملین اور غسل کرین اور اگر جرب تر ہی فصد کھولین اور جس خلط کا غلبہ ہو اُسی کے موافق مسہل دین مثلاً اگر صفرا غالب ہو ہلیلہ زرد اور سنا اور شاہترہ اور مامیران اور افسنتین کا مطبوخ دین اور یہ مطبوخ جرب کے مواد کے اقسام کو نکالتا ہی اور سفوف ہلیلہ اور حب بنفشہ اور مطبوخ خیار شنبر مناسب ہین اور نقوع صبر پرانی جرب کو اُکھاڑتا ہی اور اسکا طریق یہ ہی کہ ایک درم یا ایک مثقال صبر لیکر فقط پانی ہی مین یا آب کاسنی یا آب تمر ہندی مین ایک رات دن تر رکھین اور صبح کیوقت صاف پانی دین اسی طرح تین دن تک دین اور تین دن تک نہ دین اور پھر تین دن پلائین اور تین دن نہ پلائین پھر تین دن اور بھی دین تاکہ سب نو درم یا نو مثقال صبر دیا جائے اور اگر سودا کا غلبہ ہو مطبوخ افتیمون وغیرہ پلا کر استفراغ کرین اور اگر بلغم زیادہ ہی صبر اور تربد اور غاریقون اور شحم حنظل کی گولیان بنا کر اُنسے بدن کا تنقیہ کرین اور تنقیہ کے بعد مردار سنگ

اور برگ حنا اور شحم حنظل اور اقلیمیاے نقرہ اور آرد عدس مقشر اور سیماب کشته سرکه اور روغن گل مین ملا کر طلا کرین اور ہرگز گرم دوائین طلا نکرین که ضرر ہوتا ہی اور بہتر
غذائین جرب مین جو چیزین کہ بے مزہ اور سردی اور تری مائل ہین مثلاً اسفاناخیہ اور قرعیہ اور نرم گوشت اور روغن طائم لیکن بادنجان اور نمک سود اور شکار کا گوشت
مضر ہی اور کہتے ہین کہ جماع بھی مضر ہی مگر تنقیہ بدن کے بعد عجب نہین کہ جس شخص کے بدن مین منی کی کثرت ہی اُسکو نفع کرے مقالہ حکہ کے بیان مین وہ ایسی خارش
ہی جسمین پھنسیان نہین ہوتین اور نمک سود اور گندہ مچھلی نمک زدہ اور پنیر کہنہ وغیرہ جس چیز کا کیموس ردی ہوتا ہی اُسکے کھانے سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہی اور ایسا ہی جو
لوگ کہ جماع کے بعد گرم پانی سے غسل نکرین اور بدن کو خوب نہ ملین اکثر اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین اور کچھ عجب نہین کہ شرع شریف مین غسل جماع کے بعد اسی وجہ سے
واجب ہوا ہو اسی واسطے امام مالک رحمہ اللہ نے غسل مین مالش کرنا لازم رکھا ہی علاج فصد کرین اور ماءالشعیر اور ماءالجبن دین تا کہ خلط کی ترطیب اور قوام کی تعدیل
ہو جاوے اور ترطیب و تعدیل کے بعد کوئی ایسا مسہل کہ اخلاط محترقہ کو نکالے پلائین اور جس غذا سے رطوبت شیرین پیدا ہو وہ کھلائین اور ہمیشہ حمام مین لیجائین اور
روغن گل اور سرکہ مین کچھ آب کرفس اور بورہ ملا کر بدن پر ملین خاص کر حمام مین نفع ہوتا ہی اور جماع ضرر کرتا ہی اور کبھی بوڑھے آدمیون کو اور بوڑھے مزاج والون
کو خارش ہو جاتی ہی اس سبب سے کہ اُنکی جلد ضعیف ہی اور حرارت غریزی اور قوی طبعی کہ جلد تک پہنچنے کے بخارات کو تحلیل کرتی ہی ضعیف ہو گئی اور اُنمین اُسکا اچھا
ہونا مشکل ہی اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ غذا کی اصلاح مین کوشش کرین اور حمام اور مالش اور روغن اور سرکہ کی مالش حمام مین لازم رکھین اور جو چیز کہ حرارت غریزی کو
قوت دے اور رطوبت فضلی کو قطع کرے مفید ہی فائدہ جو حکہ کہ ناک اور مقعد اور رحم اور داغ وغیرہ مین پیدا ہوتی ہی انھین اعضا کے امراض مین اُسکی تدبیر گذری اور
جو نسی انگلیون کے بیچ مین ہو جاتی ہی اُسکا ذکر آنے والا ہی اور قبل اور دبر کی حکہ کے لیے یہ دوا مفید ہی شب یمانی بریان اور قطران ہر ایک برابر نرم کرکے ایک
درم کی مقدار کپڑے مین لگا کر شافہ کرین یا آدھے درم کے برابر آب شہد مین ملا کر شافہ کرین اور طین اور حلبہ اور تخم کتان شہد مین جوش دیکر اور ایک کپڑا اُسمین تر کرکے
قبل یا دبر مین اُٹھانا نفع کرتا ہی تنبیہ جرب اور حکہ اور شری کہ لڑکون مین پیدا ہون اگر ایک برس کا بچہ ہی حجامت کرین یا جونکین لگائین اور بعضے چھ مہینے کے بچے کو
حجامت کرتے ہین اور خون نکالنے کے بعد گل سرخ اور بنفشہ اور نیلوفر اور جو مقشر کوٹ کر پانی مین پکائین اور اُسکے پانی سے بدن دھو ڈالین اور روغن اُسکے
نزدیک بھی نہ لیجائین اور دایہ کو ہلیلہ اور شاہترہ کا مطبوخ اور سکنجبین دین اور جماع سے اور بُری بُری غذاؤن سے منع کرین اور اگر بارہ برس کی عمر مین ہی فصد
اور مطبوخ ہلیلہ اور خیار شنبر اور آب بادیان اور شیرہ خرفہ مفید ہی مقالہ حصف کے بیان مین حاے مہملہ اور صاد مہملہ کے فتح سے وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیان
سرخ نوک دار ہوتی ہین جوار بلکہ باجرہ کے دانہ کے برابر جلد پر نکل آتی ہین اور بہت خارش ہوتی ہی اور اُنکی چبھن اسقدر ہوتی ہی گویا کانٹا چبھتا ہی اسواسطے
شوکی کہتے ہین اور بیماری گرم شہرون مین اور اُن ابدان مین کہ عرق بہت آتا ہی اور درد ہونے کا کم اتفاق ہوتا ہی پیدا ہوتی ہی خاص کر جسوقت کہ ہوا
گرم یا سرد اُسمین پہونچے اور اُسکی ایک قسم ہی کہ پوست پر خفیف سی خشونت فقط خارش اور کچھ ایک درد کے ساتھ ظاہر ہو اور بثور نہون علاج فصد کرین
اور گرم اخلاط کا مسہل سے تنقیہ کرین اسکے بعد بابونہ اکلیل سبوس پکا کر اُسکے پانی سے غسل کرین خاص کر حمام مین اُسکے بعد سرکہ اور روغن گل
ملین اور ایسا ہی نمک اور حنا اور سرکہ سے مالش کرنا اور آرد جو اور روغن گل طلا کرنا نفع کرتا ہی اور سرد پانی مین غسل کرنا حصف کی پیدائش کو اور
اکثر امراض جلد کو منع کرتا ہی اور یہ دوا مفید ہی مازو زرد چوب کوٹ چھان کر روغن گل اور گلاب اور سرکہ مین ملائین اور حمام مین ملین اور ایک ساعت

ٹھہر کر سرد پانی اور سبوس سے دھو ڈالین **انتباہ** فصد اور اسہال کی اُسوقت حاجت ہی کہ بدن مین امتلا ہو اور نہین تو جلد کا پاک کرنا کفایت کرتا ہی **مقالہ** قوبا یعنی داد کے بیان مین قوبا قاف کے ضمہ سے وہ ایک خشونت ہی کہ جلد مین ظاہر ہوتی ہی خارش کے ساتھ اور درد نہین ہوتا اور اُس کا رنگ سرخ ہوتا ہی یا سیاہ اور اکثر وہ خشونت دائرہ کی صورت ہوتی ہی اور وہ کبھی پھیلتی ہی اور کبھی ٹھہر جاتی ہی اور کبھی جلد موقوف ہو جاتی ہی اور کبھی نرم ہو جاتی ہی اور کبھی نرمی کے اوپر سے پوست کے ایسے ٹکڑے کرتے ہین جیسے مچھلی کے چھلکے اور کبھی قوبا سے زرد آب ٹپکتا ہی اور مادہ جیسا جیسا حدت اور خباثت اور کثافت اور لطافت مین ہوتا ہی اُسی کے موافق یہ سب امور بھی ظاہر ہوتے ہین غرض کہ سرخ جلد علاج پذیر ہوتا ہی اور بہت غلیظ نہین ہوتا اور سیاہ دیر مین اچھا ہوتا ہی اور سطبر اور دل دار ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ قوبا کے تین مرتبہ ہین اور ہر مرتبہ کا علاج علیحدہ ہی پہلا مرتبہ تو وہ ہی کہ اول پیدا ہی ہوا ہی اور گوشت مین سرایت نہین کی دوسرا مرتبہ وہ ہی کہ گوشت مین کچھ ایک تاثیر کر گیا ہی تیسرا مرتبہ وہ ہی کہ نہایت شدت اور غلظت سے ہو اور گوشت مین خوب اثر کر گیا علاج جبتک کہ پہلا مرتبہ ہی اطلیہ خفیفہ سے زائل ہوتا ہی شلاً گیہون کا تیل اور روزہ دار کے دانت کا میل یا اُسکے مُنھ کا لعاب یا آس یا مخاش سرکہ مین یا مرغ اور بط کی چربی موم روغن مین کہ اُسمین کتیرا یا صبر حل کرین ملا کر یا صمغ آلو وغیرہ سرکہ مین گھسکر یا ہلیلہ سرکہ مین رگڑکر یا حضض سرکہ مین ملا کر اُنمین سے جو کچھ کہ میسر ہو استعمال کرین اور دوسرے مرتبہ کی تدبیر یہ ہی کہ اُسپر جونک رکھین اور اطلیہ پہلے مرتبہ سے زیادہ قوی استعمال کرین شلاً اشق سرکہ مین رگڑکر یا اشق اور کندش اور زرد چوبہ پانی مین ملا کر یا قردمانا کوٹ کر سرکہ اور روغن گل مین ملا کر یا مازوے سوختہ اور صمغ سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور تیسرے مرتبہ کی تدبیر فصد اور مسہل ہی اور اسہال کے لیے مطبوخ افتیمون ماء الجبن مین ملا کر دین چند مرتبہ اور حمام کلی مفید ہی اور تنقیہ کے بعد اُسپر جونکین لگائین یا کسی سخت اور کھری کھری چیز سے اُسکو چھیلکر اُسکے بعد قوی دوائین طلا کرین شلاً زراوند اور زرنیخ اور اُشق اور مقل اور خردل اور زاج روغن گندم اور سرکہ مین ملا کر اور اگر دوا سے اچھا نہوا اور ممکن ہو تو اُسکو چیر ڈالین پھر تیز دوا اُسپر لگائین تاکہ زائد گوشت کو کھالے اُسکے بعد مرہم اسفیداج سے زخم کا اندمال کرین اور اگر قوبا خصیہ پر پیدا ہو تو چاہیے کہ سپیدہ آٹھ درم اور گندک دو درم مویزج ایک درم کوٹ چھان کر اُسپر چھڑک دین اور اگر لڑکون کے بدن پر پیدا ہو روزہ دار کے مُنھ کا لعاب یا صمغ آلو اور سرکہ اور جو کچھ کہ پہلے مرتبہ مین گذرا نفع کرتا ہی اور جب قوبا زائل ہو رادعات استعمال کرین کہ پھر نہ عود کر آئے **فائدہ** جہان کہین کہ مادہ بدن مین زیادہ ہو اگرچہ قوبا کا پہلا ہی مرتبہ ہو فصد اور اسہال کو طلاؤن پر مقدم رکھین تاکہ کوئی اور آفت نہ برپا ہو اور گیہون کے تیل نکالنے کا یہ طریق ہی کہ خالص گیہون ایک رطل اُسکو کانچ کے شیشے مین ڈال کر اُسپر گل حکمت کرین اور اُسکے مُنھ پر لیف خرما یا اور کوئی ایسی چیز رکھین کہ جب شیشہ کو اُلٹا کرین تو گیہون نہ نکلین مگر روغن اُسمین چھنکر نکلتا رہے پھر چوتے کے طریق پر اُسکا تیل نکالین اور دوسرا طریق یہ ہی کہ گیہون کو صاف پتھر پر رکھین اور ایک لوہے کا توا گرم کرکے اُسپر رکھین اور کوئی بوجھل چیز اُسپر رکھکر دبائین اور جو کچھ عرق کی صورت گیہون مین سے اطراف مین نکلے اُسکو لیکر کام مین لائین اور روغن گندم کا ملنا اکثر قروح خبیثہ کو نفع کرتا ہی **مقالہ** بثور صغار کے بیان مین یعنے چھوٹی پھنسیان کہ رطوبت ردیہ سے پیدا ہوتی ہین اور انکا کوئی نام نہین اور جاننا ہے کہ اگر اسکا مادہ حاد ہی پھنسی بھی نوک دار ہوتی ہی اور اگر مادہ سرد و تر ہی تو پھنسیان فراخ اور پھیلی ہوتی ہین علاج اگر مادہ گرم ہی فصد یا حجامت سے خون نکالین اور ہلیلہ زرد کے مطبوخ یا نقوع سے کہ ہلیلہ زرد سے اُسکو قوت دین طبیعت نرم کرین اور اگر مادہ رطوبت غلیظ ہی حب ایارج سے اور اگر رطوبت رقیق ہو

مطبوخ ہلیلہ سے کہ اُسمین تربد کی قوت ہو طبیعت نرم کرین اور جسطرح بن پڑے ہو تنقیہ کے بعد گرم پانی مین کپڑا بھگو کر تکمید کرین اور دخلی اور سداب اور مرکوٹ چھانکر سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور جہان کہ مادہ گرم ہی سبز دھنیے کا پانی اور روغن گل طلا کرین **مقالہ بثور لبنی کے بیانمین** وہ بثرہ سپید ہی کہ ناک پر اور پیشانی پر نکلتی ہی اور ایسی معلوم ہوتی ہی کہ گویا دودھ کا نقطہ ہی اور جب اُسکو دبائین تو اُسمین سے ایک ایسی چیز نکلے جیسے جما ہوا روغن **علاج** اول بدن اور دماغ کا تنقیہ حب ایارہ وغیرہ سے کرین اُسکے بعد منھہ کو مجلیات یعنی صاف کرنیوالی چیزون سے دھوئین مثلاً آرد کرسنہ اور پوست بیضہ مرغ اور استخوان سوختہ اور قیمولیا اور آرد باقلا اور اگر اُنسے فائدہ نہو خربق سفید دو حصہ بیخ سوسن ایک حصہ سرکہ مین ملا کر ضماد کرین یا السی اور گل سرخ اور کلونجی سرکہ مین ملا کر اور اگر زیادہ قوی کیا چاہین خاکستر چوب انگور سرکہ مین ملا کر ضماد کرین **مقالہ بنات اللیل کے بیانمین** یہ چھوٹی پھنسیان ہوتی ہین کہ سردی کے وقت اور رات کے وقت ظاہر ہوتی ہین اور اُنمین خارش اور خشونت بھی ہوتی ہی اور اُسکا خاصہ ہی کہ جب اُنکو کھجلائین اگرچہ کچھ دیر تک خارش دب جائے مگر کھجلانے کے بعد درد پیدا ہوا اور اس سبب سے کہ اکثر رات کو عارض ہوتی ہین بنات اللیل کہلاتی ہین اور اس بیماری کا سبب یہ ہی کہ مسام بند ہو جائین اور جو کچھ جلد کے نیچے ہی وہ رک جائے **علاج** اول فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کرین اُسکے بعد حمام کرنے اور روغن ملنے سے اور مالش کرنے سے مسام کھولین اور باقی وہی علاج ہی کہ جو حکہ مین لکھا گیا اور آب کرفس اور سرکہ کا تلچھٹ ملنا مفید ہی **مقالہ ثاٰلیل یعنی مسہ کے بیانمین** وہ بثور صلب شدید الصلابت مستدیر الہیئت ہوتے ہین یعنی بہت سخت اور گول اور اُسکا مفرد ثولول ہی واو اور ہمزہ سے دو قول مختلف کے موافق اور وہ کئی طرح پر ہوتا ہی ایک تو معکوس یعنے گوشت مین گڑا ہوا دوسرا متشقق اور بڑا اور گول ہوتا ہی تیسرا وہ ہی کہ اُسکا سر گلمیخ کی صورت ہوتا ہی اور جڑ مین باریک اور بدن مین گڑا ہوا اُسکو مسماری کہتے ہین چوتھا دراز اور ٹیڑھا ہوتا ہی اُسکو قرنا بولتے ہین پانچوین وہ ہی کہ بیپدار ہوتا ہی اور زرد آب اُسمین سے نکلتا ہی اُسکو طرسوس کہتے ہین اور ثولول کے پیدا ہونیکا سبب خلط غلیظ بلغمی ہی کہ چھوٹی رگون مین تحلیل ہو کر خشک ہو جاوے یا خلط سوداوی یا سودا اور بلغم مرکب ہی کہ طبیعت نے ظاہر جلد مین دفع کیا **علاج** اگر ثاٰلیل کی کثرت ہو اور خون کا غلبہ ہو فصد کرین اور اُسکے بعد ماء الاصول اور روغن بادام سے مادے کا نضج کرین اُسکے بعد اسہال کے لیے مطبوخ افتیمون اور دوسری چیزین کہ بلغم اور سودا کو نکالتی ہین پلائین اور مزاج کی ترطیب مین مصروف رہین یعنی اغذیہ رطبہ جیسے الکیموس کھلائین اور جونسی دوائین کہ ثولول کو گراتی ہین وہ یہ ہین برگ کبر برگ خرنوب برگ آس سے ملین یا سیاہ دانہ اور نمک سرکہ مین ملا کر اور چاہیے کہ ہمیشہ ثاٰلیل کو روغن گل اور مرغ اور بط کی چربی سے چکنا رکھین اور ممکن ہی کہ اُسکو کاٹ ڈالین یا ادویہ حادہ مثلاً زرنیخ اور چونہ اور زراریح اور اشخار اور تیوعات سے اُسکو اکھاڑ ڈالین اور تیوع جونسی نبات کہ محرق اور مسہل اور مقطع ہو اور ایک قسم کا ثاٰلیل ہی اُسکو عدسیہ اور حنطیہ کہتے ہین وہ پیشانی اور منھہ پر پیدا ہوتا ہی مگر عدسیہ زرد اور چوڑا ہوتا ہی اور حنطیہ گیہون کی وضع پر دراز اور سرخی مائل ہوتا ہی **علاج** اگر مادہ زیادہ ہو بدن کا تنقیہ کرین اور قیروطی اور صمغ بطم اور صمغ آلو اور مومیرج اور شیطرج ملا کر طلا کرین اس طرح پر کہ صمغ کو موم روغن مین گگھلائین اور باقی دوائین کوٹ چھان کر ملائین اور چند مرتبہ اس پر استعمال کرین یہانتک کہ جڑ سے اُکھڑ جائے **مقالہ بلغیہ کے بیان مین** وہ قروح مع البثور خشک ریشہ والے ہوتے ہین اور اُن مین سے زرد آب نکلا کرتا ہی اور اکثر اُنکے ہمراہ خفقان اور غشی عارض ہوتی ہی اور اُنکا خاصہ ہی کہ اپنے گرداگرد سے عضو کو کھا جاتے ہین اور بُری قسم کے سعفہ

کی صورت ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ اکثر بلخ مین پیدا ہوتے ہین بلخیہ نام رکھا گیا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بُری قسم کے مچھر اور رتیلا کے کاٹنے سے بلخیہ عارض ہوتا ہے **علاج** جو کچھ کہ سعفہ ردی مین کام آتا ہے مثلاً تنقیہ وغیرہ وہی اسکی دوا ہے اور یہ اطلیہ مخصوص ہین گل ارمنی سرکہ مین ملا کر ہمیشہ طلا کرین یہانتک کہ قرحہ پاک ہو اور پوست گر پڑے اور صحیح گوشت پیدا ہو اور زیادہ قوی چاہین تو زراوند مدحرج اور زنگار اور اشق اور خردل اور نمک اور مقل اور زراوند اور روغن گندم اور کچھ ایک شہد ملا کر مرہم بنائین اور استعمال کرین اور ممکن ہے کہ چھیل ڈالین تا گوشت فاسد چھل جائے غرض کہ جب صحیح گوشت ظاہر ہو دم الاخوین اور مردار سنگ اور کندر اور سفیدہ کے مرہم سے اندمال کرین **مقالہ البطم کے بیان مین** وہ ایک بثرہ سیاہ ہے کہ پنڈلی مین پیدا ہوتی ہے اور متقرح ہو کر اُسمین سے زرد آب سیاہ نکلتا ہے چونکہ یہ بثرہ حب البطم کے برابر بڑائی مین ہوتی ہے اسلیے اس نام سے کہلاتی ہے اور یہ بیماری دیر مین اچھی ہوتی ہے کیونکہ اُسکا مادہ سوداے سوختہ ہے کہ تمام بدن سے پنڈلیون پر گرتا ہے **علاج** باسلیق کی فصد کھولین اُسکے بعد کئی دفعہ ذکر کرین اسکے بعد جونکین اور پچھنے لگائین تاکہ خاص اسی عضو کا تنقیہ ہو اور خون زیادہ نکلے پھر بثرہ کو چیر ڈالین اور اُسمین سے زرد آب اور خون فاسد نکالین اسکے بعد خاکستر قیصوم خاکستر چوب گز ماہیزان زراوند طویل پوست بیخ کبر حنا سوختہ سرکہ مین اور کچھ ایک زیت مین مرہم بنا کر طلا کرین اور باقی وہی علاج ہے کہ قروح خبیثہ مین گذرا **مقالہ توتہ کے بیان مین** دونون تاے فوقانی کے ساتھ وہ ایک بثرہ رحمی ہے کہ اکثر رخسارہ کے عمق مین پیدا ہوا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مقعد مین اور فرج مین پیدا ہوا اور اُسکا سبب وہ خلط غلیظ ہے کہ اُسمین حدت ہو **علاج** مرہم زنگار اور ادویہ حادہ استعمال کرین تاکہ توتہ فنا ہو اور گوشت صحیح ظاہر ہو اور ممکن ہے کہ چھیل ڈالین اور جب فنا ہو جائے اور اکھڑ جائے جہان حرارت ہو مرہم احمر سے اور جہان حرارت نہو مرہم اسود سے اُسکا اندمال کرین **مقالہ داخس کے بیان مین** وہ ورم گرم ہے کہ ناخن کی جڑ مین پیدا ہوتا ہے اور اُسکے ساتھ درد شدید اور ضربان اور تمدد قوی ہوتا ہے اور اگر ورم تمام ناخن کی جڑ مین ہوتا ہے ناخن اُکھڑ جاتا ہے اور اکثر درد کی شدت سے تپ ہو جاتی ہے اور اُسکا سبب مادہ غلیظ دموی ہے کہ اس جگہ پر گرتا ہے **علاج** فصد کرین اور مسہل دین اور تعدیل کے لیے ماء الشعیر وغیرہ پلائین اور ابتدا مین مازو سبز اور سرکہ یا خبث الحدید سرکہ مین رگڑ کر یا اسبغول سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور اُنکو برف مین سرد کر کے استعمال کرین اور انگلیون کو برف مین رکھنا بھی کام کرتا ہے اور اگر درد حد سے زیادہ ہو بیخ اور افیون سرکہ مین ملا کر طلا کرین پھر اگر ان تدابیر سے درد ساکن ہو اور آرام ہو جائے فہو المقصود اور نہین تو زیت کو خوب گرم کرین اور اُسمین انگلی رکھین یہانتک کہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس سے دفع نہو تو تخم کتان اور تخم کنوچہ کا ضماد کرین تاکہ ورم پک جائے پھر اُسکو نشتر سے کھولدین اور جو کچھ اُسمین ہے اُسکو نکال کر مراہم مندملہ سے اُسکا اندمال کرین **فائدہ** طلا کی دواؤن کو برف مین سرد کرنا اور انگلی کو برف مین رکھنا اور بہت سرد طلاؤن کا افراط کرنا اُسوقت مناسب ہے کہ مادہ تھوڑا سا ہو اور حرارت کی شدت نہو اور نہین تو یہ امور جائز نہین جیسا کہ شارح اسباب نے اُسکے باب مین کہا ہے کہ جس وقت تھوڑا سا مادہ شدید الحرارۃ ہوتا ہے برف اُسکے مزاج کی اصلاح کرتا ہے اور اُسکی ضخامت کو کم کرتا ہے اس طرح پر کہ اُسکے قوام کو غلیظ کرتا ہے سو اُسکی کشش کم ہو جاتی ہے اور اگر مادہ تھوڑا سا نہین ہوتا تو اُسکو غلیظ کرتا ہے اور تحلیل کو مانع آتا ہے اور ہوا کے راستون کو بند کرتا ہے سو اُس عضو مین حرارت کو ہوا نہین پہونچتی اس سبب سے وہ گھٹ جاتی ہے اور عضو مین خون اور مواد متعفن ہوتا ہے اور آخر عضو مردہ ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے **مقالہ ابو رسما کے بیان مین** اور بعضے باے موحدہ کی جگہ نون ثابت کرتے ہین اور اُسکا ترجمہ عربی مین سیلان الدم ہے یعنی خون کا

یہ نکلنا اور اُسکو ام الدم بھی کہتے ہین اور وہ اس طرح پر ہی کہ ضربہ اور سقطہ کے سبب جلد کے نیچے کوئی شریان پھٹ جائے پھر خون اور ریح ہوائی کہ اس شریان مین ہی اُسکے اندر سے باہر آکر اُس فضا مین کہ جلد اور شریان کے بیچ مین ہی جمع ہو جائے جسقدر کہ وہان سما سکے اور اسی قسم کی بات ہی کہ کسی عضو پر زخم لگے اور پوست اور شریان کٹ جائین پھر جلد تو مل جائے مگر شریان کھلی رہے جیسا کہ اوپر گذرا خون اور ریح اُسمین سے نکل کر پوست کے تلے جمع ہو اور اس ورم کی علامت یہ ہی کہ شریان کی حرکت کے ساتھ حرکت انبساطی اور انقباضی کرے اور جس وقت کہ شریان کا انبساط ہو ورم اونچا ہو جائے اور جب اُسکا انقباض ہو اونچا ہو جائے اور ایسا ہی جب ہاتھ سے دبائین ورم بہت کم ہو جائے اس سبب سے کہ فضا کا خون شریان کے اندر بھر جاتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب خون کو حرکت ہوتی ہی اس جگہ سے اُسکی آواز کان مین آتی ہی اور اس ورم کا رنگ بادنجانی اور بنفشجی ہوتا ہی یعنی سیاہ سرخی سے علاج قابض چیزین مثلاً اشاد بلوط اور مازو اور اقاقیا وغیرہ ضماد کرین تاکہ وہ جگہ مستحکم ہو جائے اور فضا کم ہو جائے اور خون بہت کم گرے اور اس بات سے احتراز رکھین کہ ورم پر کوئی ایسی چیز نہ لگے کہ اُسکو پھاڑ ڈالے اور شارح اسباب نے لکھا ہی کہ اس بات کا خوف رکھین کہ اُسکو کوئی ایسی چیز نہ لگے کہ اُسکو پھاڑ ڈالے کیونکہ جلد کے پھٹنے کے بعد اُسمین ایسا خون جاری ہوتا ہی جیسا شریان سے جاری ہوتا اور اُسکا انجام اچھا نہین ہوتا مقالہ ثبور غریبہ کے بیان مین یعنی شاذ و نادر پیدا ہوتے ہین اور وہ کئی طرح پر ہوتے ہین پہلی نوع وہ ہی کہ چھوٹے ثبورا اور سفید اور جڑ مین سے سخت ہون جیسے غدد ہوتے ہین اور سر اُبھرا ہوا اور درد کم ہو اور انکا کھلنا مشکل ہو اور ثبور کے سر مین سے کچھ کچھ زرد آب نکلے اُنکو ذات الاصل کہتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ذات الاصل بڑھکر دمل کے برابر ہو جائین علاج فصد کرین اگر کوئی امر مانع نہو اور مطبوخ افتیمون بلاکر طبیعت نرم کرین اور مزاج کی ترطیب مین کوشش رکھین اور ابتدا مین ورم پر اسبغول رکھین تاکہ مادہ جمع ہو پھر منضج دوائین مثلاً تخم مرو اور اسبغول اور کاسنی کی شاخین اور چقندر کی شاخین روغن بنفشہ مین ملاکر ضماد کرین تاکہ نضج کامل ہو اور چاہیے کہ کاسنی اور چقندر کے اطراف بھون کر استعمال کرین اور نضج کے بعد ورم کو لوہے سے یا اشق اور زردہ بیضہ کے ضماد سے کھولدین دوسری نوع وہ ہی کہ ثبور چھوٹے چھوٹے اور سخت اور سرخ ہون اور اُنمین درد نہو اور جگہ بدلین یعنی ایک جگہ نکلین پھر غائب ہو کر دوسری جگہ نکلین اور عرصہ دراز تک رہین علاج جو کچھ کہ شری دموی مین مذکور ہی کام مین لائین تیسری نوع وہ ہی کہ ثبور سخت مُنھ پر اور رخسارہ پر پیدا ہون اور اُسکے گرد ورم کے برابر سرخ ہو جائے اور اس نوع کو شیلم کہتے ہین اور اُسکا مادہ خون فاسد تیز ہوتا ہی اسیواسطے اگر اسکے علاج مین دیر ہوتی ہی یہ ثبور گوشت مین گڑ جاتے ہین اور تمام مُنھ کو گھیر لیتے ہین اور یہ بہت بُرا ہی علاج فصد کھولین اور مسہل دین اور تنقیہ کے بعد ثبور کو چیر ڈالین تاکہ سب مادہ نکل جائے اور کبھی شگاف دینے سے بثرہ کے اندر سے جما ہوا خون نکلتا ہی اور تنقیہ کے بعد کہ سب مادہ اُسمین نکل جائے چاہیے کہ مرہم اسفیداج اور مرہم رصاص محرق اور مرہم خل استعمال کرین چوتھی نوع وہ ہی کہ بڑے بڑے ثبور چھوٹے دمل کی صورت اصداع یعنی کنپٹیون پر نکلین اسیواسطے اُنکو ثبور اور اصداع کہتے ہین اور اُسکا خاصہ ہی کہ پکتی نہین مگر نرم اور باریک اور سرخ ہو جاتی ہین اور اگر شگاف دین خون غلیظ کے سوا کوئی چیز نہین نکلتی اور اکثر اس سے ناسور ہو جاتا ہی علاج رگ قیفال کھولین اور سر کا تنقیہ کرین اور آرد ترمس اور آرد باقلا اور آرد جو اور آرد مٹر اور تخم کنوچہ سرکہ مین اور بادیان کے پانی مین ملاکر ضماد کرین تاکہ تحلیل ہو اور موم روغن کی مالش سوزش کو ساکن اور صلابت کو نرم کرتی ہی پانچوین نوع وہ ہی کہ ثبور ثبور اصداع کی صورت سر کے پیچھے اور گردن مین پیدا ہون اُنکو ثبور القفا کہتے ہین یعنی

گدی کی پھنسیان اور بثور الاصداع اور بثور القفا مین فرق یہ ہی کہ قفا کی بثور گنتی مین زیادہ ہوتی ہین اور انکا درد شدید ہوتا ہی اور انسے نجات کی توقع کم ہوتی ہی اور اُسکا سبب خون تیز ہی کہ نخاع کے مجاری مین اگر انکو پیدا کرتا ہی **علاج** فصد کھولین اور مسہل دین اور برگ اسبغول اور برگ بارتنگ کوٹ کر لعاب اسبغول ملاکر ضماد کرین اور روغن بنفشہ اور عورتون کا دودھ ناک مین ڈالین اور سر پر ملین **مقالہ آبلہ فرنگ کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ حکماے سلف نے اپنی کتابون مین اسکا ذکر نہین کیا مگر بعضے کہتے ہین کہ بثور غریبہ سے یہی مراد ہی لیکن حکماے متاخرین نے مفصل اسکا بیان کیا ہی اور اسوجہ سے کہ اُسمین بہت فوائد داخل ہین اس مختصر مین بھی بثور غریبہ کے ذکر کے بعد ہم نے اُسکو جدا مقالہ مین بیان کیا اور اُسکی چار قسمین ہین پہلی قسم وہ ہی کہ خون کا غلبہ ہو اور اُسکی علامت سر مین گرانی اور امتلا اور رگون مین انتفاخ اور شرائین مین ضربان اور مُنھ مین میٹھاپن اور آنکھ کے حلقے مین گرانی اور مُنھ پر سرخی اور اعضا مین بوجھ اور مفاصل مین درد اور ان دانون کا رنگ سرخی مائل اور انکی تہ مین سرخی اور حلق مین خشونت اور نبض عظیم اور قارورہ غلیظ ہوتا ہی **علاج** فصد کھولین اور خون زیادہ نکالین کئی مرتبہ کرکے اور اکحل یا باسلیق کی فصد کے بعد رگ قیفال یا صافن کا کھولنا نہایت مفید ہی اور جس شخص کے سر اور مُنھ مین جوشش ہو رگ پیشانی کا کھولنا فائدہ کرتا ہی اور اگر بیمار لڑکا ہی یا عورت حاملہ اُسکو فصد کی جگہ دونون شانون کے بیچ مین یا دونون پنڈلیون پر حجامت کرین اور فصد کے بعد چند روز آرام و مہلت دین اور آب انارین اور آب تمر ہندی اور شربت لیمون اور رب ریواج اور شربت زرک مقتضاے حال کے موافق ہمیشہ پلائین اور مطبوخ سنا کلی نفع کرتا ہی جبتک ممکن ہو بدن کا تنقیہ کرین اور آبلے پر دوائین لگائین اور جسوقت کہ زخم وجود پر ہو جائے اور خصیہ مین سرایت کرے مرہم شادنہ اور ذرور انزروت سے اُسکو اچھا کرین اور معجون شاہترہ تین مثقال مطبوخ عناب کے ساتھ ہر صبح کھلانا بیس دن مین اُسکے مادے کو خشک کرتا ہی اور اگر اس مرہم اور ذرور مذکورسے آبلہ خشک نہو یہ طلا استعمال کرین زراوند طویل دس درم کندش ایک درم مغز زرد آلو تلخ دس درم سیماب کشتہ دو درم پیسکر اور سرکہ مین ملاکر روغن گل مین حل کرین اور حمام مین ملین مطبوخ سنا سنا مکی چار درم شاہترہ تین درم تمر ہندی بیس درم پوست ہلیلہ تین درم پوست بیخ کبر ایک درم عناب اور سپستان ہر ایک کے پندرہ دانہ عنب الثعلب تخم کاسنی نیم کوفتہ گل سرخ تخم خطمی ہر ایک ڈیڑھ درم انکو پکائین اور بقدر ضرورت شیر ملاکر شیر گرم پلائین اور دواؤن کے وزن کا بڑھانا اور گھٹانا طبیب کی راے پر موقوف ہی جیسا حال کے مناسب سمجھے عمل مین لائے مرہم شادنہ شادنہ عدسی کندر انزروت ہر یک ایک مثقال روغن گل بارہ درم موم سپید ڈیڑھ درم **ذرور انزروت** انزروت شادنہ اقاقیا گلنار کندر دم الاخوین زراوند باریک رگڑ کر زخم پر ڈالین اور چاہیے کہ ذرور کی دوائین بہت باریک ہون سرمہ کے مانند دوسری قسم وہ ہی کہ صفرا سے عارض ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ مُنھ اور بدن دُبلا ہو جائے اور مُنھ مین تلخی اور تشنگی اور بیخوابی اور ناک زبان مین خشکی اور نبض مین سرعت اور غضب اور قارورہ مین سرخی اور زرد خیالات آنکھ کے سامنے معلوم ہون اور جوشش کا رنگ زردی مائل ہونا اور اس جوشش مین سوزش ہوا کرتی ہی اور اُسمین سے بہت سا زرد آب نکلتا ہی مترجم پھر دوبارہ اس ترجمہ کے شائقین کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ ان معالجات سرد مین مبالغہ نہ کرین ایسا نہو کہ بیچارے بیمارون کو وجع مفاصل مین پھنسا کر ہلاک کرین **علاج** شربت نارنج اور شربت لیمون اور آب انارین اور آب تمر ہندی اور سکنجبین دین تاکہ صفرا کی اصلاح ہو جائے اسکے بعد اگر کوئی امر مانع نہو فصد کرین اور نہین تو حجامت کرین اور یہ مسہل اس جگہ نفع کرتا ہی **صفت** پوست ہلیلہ زرد سنا مکی شاہترہ ہر ایک پانچ درم تمر ہندی آلو بخارا ہر ایک پندرہ درم تخم کاسنی نیم کوفتہ تخم خطمی عنب الثعلب

زراوند نیکوفتہ گل سرخ ہر ایک ایک درم عناب سپستان ہر ایک بیس دانہ شیرخشت یا ترنجبین بیس درم انکو پکا کر شیر گرم پلائین اور تمر ہندی کا پانی مکرر بنا ہوا ایک دانگ سقمونیا کے ساتھ صفراے سوختہ کو نکالتا ہی اور نقیع صبر جس طریق پر کہ جرب مین مذکور ہی یہان بھی بہت تاثیر کرتا ہی اور جب شاہترہ مفید ہی اور اگر جوشش سرین اور منھ مین پیدا ہو گل ارمنی دو درم گل مختوم ایک درم کافور آدھا دانگ زعفران آدھا دانگ مردار سنگ دو مثقال باریک کوٹ کر گلاب اور سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور کندر اور مر اور انزروت اور دم الاخوین کا ذرور زخمون کو جلد خشک کرتا ہی اور فی الحال گوشت کو بھرتا ہی اور استعمال کا طریق یہہ ہی کہ اول بیمار کو حمام مین لیجائین اور زخمون کو خوب دھوئین اُسکے بعد ذرور مذکور اُسپر چھڑکین تیسری قسم وہ ہی کہ بلغم عفن سے عارض ہو اور اُسکی علامت مفاصل مین درد اور جلد مین سردی اور نیند کی زیادتی اور بول مین سفیدی اور جوشش کا رنگ سفیدی مائل ہونا اور زخم کے گرد سفید اور شورہ سا معلوم ہونا اور زخم سے رطوبت اور زرداب جانا اور ناک اور منھ سے پانی آنا اور سر اور آنکھ کا گران ہونا اور سرد ہوا سے ایذا پانا علاج حب اصطمخیقون اور حب ایارہ اور حب قوقایا وغیرہ سے بلغم کا تنقیہ کرین اور ہر تنقیہ مین ایک بار قی کرائین اور سکنجبین اور آبکامہ مین عاقرقرحا باریک ملائین اور اُس سے غرغرہ کرائین نفع کرتا ہی اور چاہیے کہ عدس گل سرخ تخم حلبہ شحم حنظل پانی مین پکائین اور آب کرفس ملا کر حمام مین ملین اور روغن بابونہ اور روغن گل اور روغن ساق گاؤ اور بط کی چربی اور موم سے قیروطی بنائین اور عاقرقرحا اور قسط باریک پیسکر اُسمین ملا کر مفاصل پر ملین اور اگر زخم پڑگیا ہی تو کندر اور مر اور انزروت اور مردار سنگ اور دم الاخوین اور صبر ہر ایک برابر باریک کوٹ کر اُسپر ڈالین اور جو چیز کہ بلغم کو بڑھائے خاص کر گوشت گاؤ اُس سے پرہیز کرین اور یہ طلا نفع کرتا ہی کندش دو درم زراوند مدحرج دو مثقال زردچوبہ تین مثقال سیماب کشتہ دو درم مویزج ایک مثقال انکو پیسکر اور سرکہ اور روغن کدو مین ملا کر حمام مین ملین چوتھی قسم وہ ہی کہ خلط سودا سے پیدا ہو اُسکی علامت گرانی اور منھ مین خشکی اور بیخوابی اور منھ کے رنگ مین اور بدن مین سیاہی اور نبض مین دقت اور بطوء اور بول مین سفیدی اور آنکھ اور ناک مین خشکی اور خیالات اور افکار فاسد اور جوشش کا سیاہی مائل ہونا اور زخم پر خشکی کا غلبہ ہونا اور یہ مرض دیر مین اچھا ہوتا ہی علاج مطبوخ افتیمون اور حبوب مسہلہ سودا سے سودا کا تنقیہ کرین اور مطبوخ اور معجون شاہترہ اور ہلیلہ مربا مفید ہین اور سکنجبین عسلی کہ اُسمین پوست بیخ کبر ہو یا ایارج فیقرا کہ شہد مین اور گرم پانی مین ملائین اُنسے غرغرہ کرنا فائدہ کرتا ہی اور یہ طلا فائدہ کرتا ہی کندش اقلیمیاے فضہ مردار سنگ ہر ایک دو مثقال سفال تنور کہنہ یعنی پرانے تنور کی جلی ہوئی مٹی تین مثقال گندک ایک درم زردچوبہ ایک درم زراوند دو مثقال سیماب کشتہ دو درم نرم کوٹ کر سرکہ اور روغن گل ملا کر حمام مین ملین اور اگر زخم ہو مردار سنگ اور کندر اور گل سرشوے اور گل سرخ اور انزروت باریک بنا کر زخم پر ڈالین فائدہ جتنک ہوسکے دواے قوی نہ ملین اور بدن کے تنقیہ مین کوشش کرین اور اگر بیمار لڑکا ہو یا حاملہ اور وہ کھاسکے یہ معجون ہمیشہ استعمال کرین بیس دن مین اُسکا مادہ ساکن ہو جاتا ہی تجربہ مین آیا ہی صفت پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ آملہ مقشر تربد زنجبیل شاہترہ ہر ایک پانچ مثقال قنبیل چار مثقال افتیمون تین مثقال باریک کرکے ایک سو بیس مثقال قند یا کشمش مین کہ دواؤن سے دوچند ہو ملائین اور دو درم نہایت دو مثقال کھلائین فائدہ جہان کہین کہ آبلہ فرنگ اخلاط مرکب سے پیدا ہو اُسی کے موافق تنقیہ مین اور شربتون مین اور غذاؤن مین تصرف کرین اور جانین کہ فصد سب اقسام مین مفید ہی اگر کوئی امر مانع نہو

مقالہ حصبہ اور جدری اور حمیقا کے بیان مین جاننا چاہیے کہ اگرچہ حمیات کی بحث مین ان امراض کا ذکر آگیا لیکن اس جگہ بھی مع فوائد کے ایک علیحدہ مقالہ مین کا حقہ بیان کیا جاتا ہی حصبہ جاے مہملہ کے فتحہ سے بثور سرخ متفرق

ہین کہ باجرے کے دانہ کے برابر ہوتے ہین جب شروع ہوتے ہین اول ورم سرخ ہلکا سا اُس جگہ پیدا ہوتا ہی گویا پسو کے کاٹنے کا نشان ہو گیا ہی اُسکے بعد دانہ ظاہر ہوتا ہی اور اُسکا خاصہ ہی کہ نہ تو پکے اور نہ اُسمین پیپ پڑے بلکہ خشک ریشہ ہو کر اُسکا پوست سبوس کے مانند اُتر جائے اور جدری جیم کے ضمہ سے اور فتحہ سے بھی آیا ہی اُسکو آبلہ اور نغزکان کہتے ہین اور وہ بڑی پھنسیان ہین کہ مسور کے دانہ کے برابر ہوتی ہین اور تمام بدن مین یا بہت سے بدن مین یا بعضی جگہ نکلتی ہین اور اُنکا خاصہ ہی کہ ابتدا مین سرخ ہوتی ہین اور پکنے پر سفیدی مائل ہو جاتی ہین اور اُسمین جلد پیپ پڑجاتی ہی اور شاید کہ جدری مضاعف ہو یعنے اُسکے جوف مین دوسری پھنسی ہو جائے اور شاید کہ جدری سے خون ٹپکے اور یہ علامت بد ہی اور حمیقا غیر اسکے وزن پر بڑے بڑے دانہ سفید متفرق ہوتے ہین اور کمی کی جہت سے گنتی مین آسکتے ہین اور اُسکا خاصہ ہی کہ اُسمین تپ نہین ہوتی اور عقل برقرار رہتی ہی اور نفس قوی اور سب اقسام مین بہت سالم ہی اور اُسکو خارک از خشخک اور باد آبلہ بولتے ہین اور اُسکی علامت اور علاج حمی مین مفصل بیان کیا گیا اور یہان آبلے کے پکانے اور خشک کرنے اور خشک ریشہ دور کرنے اور آبلہ کے نشان زائل کرنے کی تدبیر لکھی جاتی ہی آبلہ پکانے کی تدبیر جاننا چاہیے کہ جس وقت آبلہ نکلے اور تپ اور بیقراری اور اضطرابی کم ہو جائے اور نبض اور نفس حالت طبعی پر آجائین اور آبلے کے پکنے مین دیر معلوم ہو پکانے کی تدبیر کرین اور اگر باوجودیکہ آبلہ نکل آئے اور پھر بھی حرارت اور بیقراری کم نہو اور نفس اور نبض حالت طبعی پر نہ آئین نیک علامت نہین پکانے کی تدبیر کرین اور پکانے کا طریق یہ ہی کہ بابونہ اور اکلیل الملک یا بنفشہ اور خطمی یا سبوس گندم جو کچھ کہ حاضر ہو یا سب جمع کر کے پانی مین پکائین اور بیمار کے دامن کے تلے آگے اور پیچھے رکھین تاکہ اس تدبیر سے آبلہ تر ہو کر پک جائے اسکے بعد خشک کرنے کی تدبیر کرین آبلہ کے خشک کرنے کی تدبیر جس وقت کہ آبلہ تمام نکل آئے اور سات دن گذر جائین اور خوب نہ پکے دیکھین کہ جونسا بڑا ہی اسکو سونے کی یا تانبے کی سوئی سے آہستگی سے توڑ دین اور اُسکا پانی نرم کپڑے مین چن لین اور اُسکے بعد گل سرخ خشک یا برگ مورد یا برگ سوسن کوٹ چھان کر یا صندل اور چوب گز گھسکر دامن کے نیچے دھونی کرین مگر گرمیون مین گل سرخ اور مورد اور صندل بہتر ہی اور جاڑون مین برگ سوسن اور چوب گز کا تبخیر کرنا بہتر اور اگر کوئی جگہ زخمی ہو جائے گل سرخ اور کندر اور صبر اور انزروت اور دم الاخوین پیسکر زخم پر ڈالین اور اگر آبلہ بڑا ہی اور اُسمین پانی زیادہ ہی برگ گل پیسکر یا آرد ارزن یا آرد جو بستر پر ڈالین اور بیمار کو اُسپر لٹائین اور اگر پوست مین خراش ہو جائے برگ سوسن کو شاخ سے جدا کر کے اُسپر بیمار کو لٹائین اور برگ گل خشک اور برگ مورد خشک خراش پر ملین اور نرم ریت پر لٹانا بہت خوب ہی اور ایک دن مین اُسکا نفع معلوم ہو جاتا ہی اور اگر دیر مین خشک ہو نمک کا پانی ضروری ہی لیکن جہان کہ پوست مین خراش ہو یا آبلہ ٹوٹ جائے نمک کا پانی نزدیک لیجائین اور جبکہ بالکل نہ پکے نمک دور رکھین اور بہتر یہ ہی کہ عدس مقشر اور برگ گل سرخ اور چوب گز تراشیدہ پانی مین پکائین پھر اُس پانی مین نمک ڈالین اور نرم اور صاف روئی اُسمین بھگو کر آبلے پر رکھین اور اُسکا پانی آبلہ پر پہونچائین اور اگر حرارت قوی ہو کچھ ایک کافور اور صندل رگڑ کر اُس پانی مین حل کرین اور برگ بید اور برگ زعرور اور اسفیداج ارزیز اور مردار سنگ پیسکر چھڑکین اور زخمی آبلہ کو مرہم کافوری نفع کرتا ہی اور ایسا ہی اگر زخم ناک مین ہی یہی مرہم کافوری استعمال کرنا چاہیے اور جب آبلہ خشک ہو جائے ایسی تدبیر کرین کہ کھرنڈ گر پڑے خشک ریشہ کے دور کرنے کی تدبیر جان لے کہ خشک ریشہ اس پوست کو کہتے ہین کہ زخمون پر پیدا ہوتا ہی سو جس وقت کہ آبلہ خشک ہو جائے اور خشک ریشہ رہ جائے دیکھین کہ اگر خشک ریشہ خشک اور باریک ہو اور اُسکے نیچے تری بالکل نہین تو چاہیے کہ روغن نیم گرم

کا ایک قطرہ اُسپر ڈالین تاکہ جلد گر پڑے اور اس کام کے لیے روغن شیر بخت تازہ سب سے بہتر ہی لیکن اگر مُنھ پر استعمال کرین روغن پستہ تر استعمال کرین اور روغن شیر بخت دور رکھین کیونکہ روغن کنجد کا نشان مُنھ پر رہجاتا ہی اور اگر خشک ریشہ موٹا اور دلدار ہی یا اُسکے نیچے رطوبت ہو اُسکو آہستگی سے اُٹھائین اور روغن استعمال نہ کرین اور اُسکے نیچے سے رطوبت صاف کرین اور دیکھین کہ گہرا ہی یعنی پوست مین گڑ گیا ہی یا نہین اگر کچھ گہرا ہو صبر مرز زرد و زرد چوبہ مردار سنگ اقلیمیائے نقرہ سفیدۂ ارزیز سفید ورد زور بنا کر اُسپر ڈالین اور اگر گہراؤ نہین اور پوست سے برابر ہو شب یانی اور نمک پیسکر اُسپر ڈالین اور دیکھین اگر اُسکے نیچے بھی ویسی ہی رطوبت ہو ویسا ہی علاج کرین اور اگر رطوبت نہین علاج کی حاجت نہین اور اگر دوبارہ خشک ریشہ لائے روغن سے چکنا کرین تاکہ گر پڑے آبلہ کے نشان مٹانے کی تدبیر بیخ نی خشک یعنی بانس کی جڑ آرد باقلا مغز تخم خربزہ اور برنج اور نبات اور مغز بادام اور آرد جو ہر ایک سے ایک مقدار لیکر باریک کوٹکر سپیدۂ بیضۂ مرغ ملاکر طلا کرین دوسرا نسخہ کہ مُنھ کے اوپر سے نشان مٹانے جلی ہوئی ہڈی یا پرانی گھنی ہوئی بکری کی مینگنیان پرانی اور ریتا ٹھیکرا اور تخم خربزہ اور نشاستہ اور دھوئے ہوئے چاول اور چنے کا آٹا ہر ایک دس درم حب البان اور ترمس اور قسط اور تربد اور طویل ہر یک پانچ درم بانس کی جڑ خشک بیس درم ان سب کو کوٹ چھان کر خربزے کے پانی مین یا باقلا کے پانی مین یا گلاب مین ملائین اور رات کے وقت طلا کرین اور صبح بنفشہ خشک پانی مین پکا کر اُس پانی سے دھوئین اور جو کچھ باب زینت مین مذکور ہی کام آتا ہی **فائدہ** آبلہ کا نشان کہ آنکھ مین رہ جائے یا کوئی اور آفت مثلاً حول وغیرہ کہ آبلہ کے اثر سے پیدا ہو جو کچھ کہ آنکھ کے امراض مین مذکور ہی اُس سے اُسکا تدارک کر سکتے ہین اور اگر آبلہ کے نشان بدن مین گہرے ہونگے فربہ ہونیکے بعد زائل ہونگے اور جو نسے گہرے نہین دواؤن سے دفع ہو سکتے ہین اور اکثر آبلہ کے آثار و شاید کی صورت ہوتے ہین انپر بط کی چربی اور مرہم داخلیون ضماد کرنا نفع کرتا ہی اور جو کچھ کہ وشیند کے لیے لکھا گیا کام آتا ہی اور یہ طلا اُن نشانون کو کہ مُنھ پر یا بدن پر ہون نفع کرتا ہی مردار سنگ لیکر اُسکو سفید کرین اور روغن گل ملا کر استعمال کرین دوسری ترکیب مردار سنگ سفید کیا ہوا آرد نخود بیخ نی خشک استخوان کہنہ قسط حب البان آرد برنج تخم خربزہ کوٹ چھان کر خربزے کے پانی مین یا میٹھی اور السی کے لعاب مین طلا کرین **فائدہ** مرداسنگ کو سپید بنا کر ان دواؤن مین ملانا چاہیے کیونکہ بدون سپید کیے سیاہی لاتا ہی اور سپید کیا ہوا صفائی اور جلا کرتا ہی اور سپید کرنے کا طریق یہ ہی کہ ایک رطل مرداسنگ اور اُسکے برابر نمک ملا کر ایک برتن مین رکھین اور اُسمین پانی ڈالکر آفتاب مین رکھین اور جب پانی گرم ہو جائے اُسکو دور کرین اور نیا پانی ڈالین اسی طرح پانی کو بدلتے رہین یہان تک کہ مرداسنگ سپید ہو جائے ۔

فصل ان امراض کے بیان مین کہ جلد کے رنگ سے تعلق رکھتے ہین اور اس فصل مین چند مقالہ ہین مقالہ برص ابیض کے بیانین

فارسی مین پیس کہتے ہین یعنی دو رنگ وہ ایک سپیدی غلیظ کہ ظاہر جلد مین پیدا ہو اور وہ کبھی بعض اعضا مین ہوتی ہی اور کبھی تمام بدن مین پھیل جاتی ہی اور جہان کہ تمام بدن مین پھیل جاتی ہی اُسکو برص منتشر کہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ اس مرض کا علاج دشوار ہی خاص کر جبکہ مزمن ہو اور بڑھتا رہے لیکن جو نسا ملنے سے سرخ ہو جائے اور اسمین خشونت ہو اور جو نسی کہ بال اُسمین نکلتے ہین وہ بہت سفید نہون اور جب اس جگہ سوئی چبھوئین خون نکلے یا رطوبت سرخی مائل اور مستحکم نہ ہوا ہو جان لین کہ علاج پذیر ہی اور برص ابیض اور بہق مین فرق یہ ہی کہ برص براق ہوتا ہی اور جسقدر پرانا ہوتا ہی گوشت اور پوست مین گڑ جاتا ہی یہان تک کہتے ہین کہ مستحکم ہونے کے بعد استخوان تک سرایت کرتا ہی اور جو نسے بال وہان جمتے ہین سفیدی مائل ہوتے ہین اور آخر سفید

محض نکلتے ہین اور اُس جگہ کا پوست تمام بدن کی نسبت نرم اور تر اور سست ہوتا ہی اور آخر مین یعنی استحکام کے وقت اگر پوست مین سوئی چبھوئین ایک رطوبت نرم اور سفید نکلتی ہی اور خون نہین ہوتا اور اُس جگہ کو خواہ کیسا ہی ملین سرخ نہین ہوتی اور بہق ابیض ایسا نہین کہ اُسکی سفیدی رقیق اور سبک ہوتی ہی اور پوست مین نہین گڑتا ہی اور اکثر مستدیر الہیئت ہوتا ہی اور دفعۃً ظاہر ہوتا ہی اور اطلیہ جالیہ کے استعمال سے جلد زائل ہوتا ہی اور وہان کے بال سیاہ ہوتے ہین یا سیاہ سرخی سے اور ہرگز سپید نہین ہوتے اگرچہ مزمن ہو جائے اور ایسا ہی پوست مین سوئی کے چبھونے سے خون ہی نکلتا ہی خواہ کیسا ہی مستحکم ہو جائے انتباہ یہ جو امتحان کے لیے سوئی چبھوتے ہین چاہیے کہ پوست کو اُٹھا کر اُسمین چبھوئین نہ کہ گوشت مین اور یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ اُس جگہ سے پوست کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی مین پکڑ کر کھینچین تاکہ گوشت سے الگ ہو جائے اُسکے بعد اس پوست مین کہ اُٹھا رکھا ہی سوئی مارین تاکہ گوشت مین نہ چُبھے اور جلد کی حقیقت معلوم ہو جائے کہ اُسمین خون ہی یا نہین

علاج بلغم غلیظ کے تنقیہ کے لیے چند مرتبہ قی کرائین اور کئی دفعہ مسہل دین اور استفراغات کے بیچ مین تبدیل مزاج کے لیے معاجین گرم کہ اس کام مین مخصوص ہین کھلائین مثلاً کلکلانج اور قرص برکی اور تریاق اور مثرودیطوس اور جونسی غذا سے کہ خون گرم پیدا ہو کھلائین مثلاً تیتر کا گوشت اور اُسکے مانند اور حیوانات صحرائی کا گوشت اور ان لحوم کو بھون کر دین اور گرم مصالحے سے خوشبو کرین تاکہ زیادہ نفع کرین اور لبنیات اور مچھلی اور بقول باردہ اور رات کا رکھا ہوا کھانا اور فواکہ اور جو چیز کہ بلغم پیدا کرتی ہی اس سے پرہیز کرنا ضروری ہی اور جماع ضرر کرتا ہی اور اس مرض مین سب دواؤن سے بہتر کہ ہر زمانے مین نفع کرتی ہی اطریفل ہی اور گلقند عسلی اور ہلیلہ مربا اور بعضی ہندی دوائین اس باب مین عجیب اثر کرتی ہین اور اہل ہند نے فصد کرنا اور خون زیادہ لینا بھی تجویز کیا ہی اور عجب نہین کہ مفید پڑے جیسا اطباے یونانی محققین فالج مین فصد کو جائز رکھتے ہین غرضکہ تنقیہ اور تبدیل مزاج کے بعد وہ دوائین کہ طلا کے لیے مخصوص ہین استعمال کرین اور یہ دوائین کئی وجہ سے ہوتی ہین ایک تو وہ ہین کہ عضو کو شدت سے گرم کرین اور سرخ کر دین اور خون کو جذب کرین مثلاً زفت اور نفط سفید اور خردل سرخ اور خربق سفید اور سیاہ اور مویزج اور کندش اور چونہ اور زرنیخ سرخ اور بورق اور پیاز عنصل اور شیطرج اور عاقرقرحا اور شونیز اور پوست بیخ کبر وغیرہ تنہا یا جمع کر کے پانی مین یا سرکہ مین استعمال کرین اور حمام مین یا آفتاب مین یا آگ کے نزدیک دھوئین اور کالے سانپ کا خون طلا کرنا بالخاصیت نفع کرتا ہی دوسری وہ ہین کہ مقشر اور مقرح ہون مثلاً ذراریح سرکہ مین ملا کر اور عسل بلادر اور نفسیا اور کبیکج اور سرگین کبوتر اور تخم ترب اور ماذریون اور فرفیون وغیرہ اور شراب کہ قرع اور انبیق مین کھینچی جائے اور جس وقت کہ ان مقرح دواؤن سے زخم پڑ جائے اور برص کا گوشت ترش ہو جائے مراہم مدملہ سے اندمال کرین اور یہ تدبیر اس صورت مین ہی کہ برص کم ہو اور اُس جگہ کے زخم کا خوف نہ ہو تیسرے وہ ہین کہ برص کو رنگین کرین اور لوگون کی نفرت سے بچائین اور اس کام کے لیے یہ طلا مخصوص ہی شب یمانی شورج مردوی خرفوہ گل ارمنی شیطرج خبث الحدید نیل وسمہ سرکہ مین ملا کر چند مرتبہ طلا کرین اسکا رنگ تین ہفتہ نہایت ایک مہینے رہتا ہی اور جسوقت اس دوا کو استعمال کرنا چاہین اول اس جگہ کو نازو کے پانی سے دھوئین پھر اس دوا کو طلا کرین اور جب دوا خشک ہو جائے زاج اور شب کے پانی سے دوا کو دھو ڈالین فائدہ جہان برص کم ہی اور ایسی جگہ ہی کہ داغ دے سکتے ہین لوہے سے داغ دین کہ یقیناً اچھا ہو جاتا ہی اور داغ اسوقت ہوتا ہی کہ ادویہ مقرحہ سے نفع نہ ہو فائدہ اور کبھی حجامت کے نشانون مین یا داغ کے اور قروح کی جگہ زخم بھرنے کے بعد برص ہو جاتا ہی اور اسکا علاج یہ ہی کہ فوہ اور شیطرج آب قثاے بری اور آب مرزنجوش اور آب بقم ملا کر طلا کرین زائل کرتا ہی اور مردارسنگ اور فوہ

سرکہ مین ملا ہوا ویسی ہی تاثیر کرتا ہی **مقالہ بہق ابیض کے بیان مین** یعنی چھیپ وہ ایک سپیدی رقیق ہی کہ جلد کے ظاہر مین پیدا ہوتی ہی اور بہق اکثر مدور ہوتا ہی اور دفعۃً پیدا ہوتا ہی اور اطلیہ مجلیہ سے جلد زائل ہو جاتا ہی اور جو کچھ کہ اُسمین اور برص سفید مین فرق ہی وہ لکھا گیا علاج جو کچھ کہ برص کے لیے بیان کیا گیا اُس سے ہلکا سا علاج یہان کفایت کرتا ہی اور اسہال بلغم کے لیے تربد اور شحم حنظل یا تربد اور زنجبیل دین اور ہر مہینے مین دو بار قی کرائین اور ہضم کی درستی کے لیے اطریفل اور گلقند عسلی ہمیشہ کھانا اور حمام مین عرق لانا نفع کرتا ہی اور تنقیہ کے بعد ترمس یا بیخ کبر سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور شیطرج اور عاقرقرحا اور تخم ترب اور کندش اور خردل کوٹ چھانکر سرکہ مین ملا کر طلا کرنا مفید اور جب دوا استعمال کرین چاہیے کہ بیمار آفتاب مین ہو یا آگ کے قریب اور جسوقت دوا خشک ہو جائے ہاتھ سے ملکر علیحدہ کرین انتباہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بدن مین مادہ کم ہوتا ہی اور بے تنقیہ طلا کی دوا دن سے ہی کلی نفع حاصل ہوتا ہی اور یہ دوا مجرب ہی عاقرقرحا اطریلال پوست بیخ کبر شیطرج ہر ایک دو درم الکو کوٹ چھانکر سرکہ اور شہد مین ملائین اور ایک مثقال دین اور ایک ساعت دھوپ مین بٹھلائین تاکہ عرق آئے پھر اُسی دن یا دوسرے دن جس جگہ کہ بہق ہی آبلہ ہو جاتا ہی اور اُسمین سے زرد آب نکلکر عنایت الٰہی سے آرام حاصل ہوتا ہی **مقالہ بہق اسود اور برص اسود کے بیان مین** یعنی دونون قسم سیاہ ہون اور ہم اس مقالہ کو دو قسم مین بیان کرتے ہین پہلی قسم بہق اسود اور اُسکا خاصہ ہی کہ جب اُسکو ملین پوست کے چھلکے سبوس کی صورت جدا ہون اور ملنے کے بعد سرخ معلوم ہو اور جاننا چاہیے کہ بہق جوانی کے ایام مین اکثر پیدا ہوتا ہی خاص کر بہق سیاہ علاج فصد کرین اور تنقیہ سودا کے لیے ماء الجبن اور مطبوخ افتیمون اور غاریقون اور ہلیلۂ سیاہ اور بسفائج دین اور بدن اور مزاج کی ترطیب کے لیے حمام کرین اور وہ غذائین دین جنسے خون رطب پیدا ہو اور تنقیہ کے بعد خربق سیاہ سرکہ مین بادریخ اور زاج اور کبریت یا تخم ترب اور قسط اور کندش اور تخم جرجیر طلا کرین دوسری قسم برص اسود کے بیان مین اور وہ حقیقت مین بہق سیاہ ہی کہ اُسمین خارش اور خشونت شدید بھی ہوتی ہی اور اُسکے اوپر سے پوست مدور جیسے مچھلی کے چھلکے جدا ہون اور اُسکو قوباے مقشر بھی کہتے ہین اور وہ جذام کا مقدمہ ہی علاج جو کچھ کہ بہق اسود مین گذرا استعمال کرین مگر اسہال کی دوائین زیادہ قوی کرین اور مزاج کی ترطیب کا بہت خیال رکھین **مقالہ کلف اور نمش اور برش کے بیان مین** یہ الفاظ اول اور دوسرے کی تحریک سے آتے ہین سو کلف تو وہ ہی کہ جلد کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے اور نیلگون یا سرخ نشان آئین پیدا ہون اور یہ اکثر مُنھ پر پیدا ہوتے ہین اور اُسمین اور بہق اسود مین فرق یہ ہی کہ کلف صاف ہوتا ہی بخلاف بہق کے کہ اُسمین خشونت ہوتی ہی اور بہق اسود مین اور نمش اور برش مین بھی یہی فرق ہی اور نمش ایک قطعہ مستدیر ہی صرف سیاہ یا سیاہ سرخی مائل کہ بدن کی جلد مین پیدا ہو اور اکثر مُنھ پر ہوتا ہی اور یہ کبھی تو نقطہ سا ہوتا ہی اور کبھی کلف کی طرح دراز ہوتا ہی اور شاید کہ ہتھیلی کے برابر پھیل جائے اور برش چھوٹا سا نقطہ سیاہ یا سرخ یا تیرہ رنگ ہوتا ہی اور اکثر مُنھ پر پیدا ہوتا ہی اور جمہور اطبا کے نزدیک یہ ہی کہ اگر نقطہ کا رنگ سرخی مائل ہی نمش کہلاتا ہی اور اگر سیاہی مائل ہی برش بولا جاتا ہی اور اگر چند نقطے آپسمین ملکر ایک ہو جائین اُنکو کلف کہتے ہین علاج جمیع اقسام مین فصد کرین اور سوداوی خلط اور اخلاط سوختہ کو مطبوخ افتیمون اور غاریقون اور ماء الجبن وغیرہ سے نکالین اور تنقیہ کے بعد اطلیہ استعمال کرین کہ پھر نہ عود کر آئے فائدہ کلف دو طرح کا ہوتا ہی ایک تو اسطرح پر ہوتا ہی کہ معدے مین سودا جمع ہو اور اُسمین سے خون سوختہ کے اجزے اُٹھکر مُنھ کی جلد مین آئین اور اُسکا نشان معدے مین فساد کا ہونا اور کلف کا رنگ سبزی اور زردی

سے ہونا اور اُسکی تدبیر معدے کا تنقیہ اور اُسکی تقویت اور اس صورت مین باسلیق اور اسیلم کی فصد نفع کرتی ہو دوسرا اسطرح پر ہو کہ جلد اور گوشت کی فضا مین خون سودا کی آمیزش سے خراب ہو جائے اور اُسکے بخارات جلد کے اوپر ظاہر ہون اور یہ مرض اکثر اُن لوگون مین پیدا ہوتا ہو کہ اُنہین تپ ربع ایک مدت سے ہو اور ایسا ہی حاملہ عورتون کو اور جن عورتون کا حیض بند ہو جاتا ہو اُنکو اکثر عارض ہوتا ہو اور اُس کا نشان کلف کا رنگ سیاہ یا سرخ سیاہی مائل ہوتا ہو اور اسکی تدبیر تمام بدن کا تنقیہ کرنا جیسا کہ اوپر گذرا اور یہ سفوف نفع کرتا ہو افتیمون سات مثقال تربد ایک مثقال غاریقون ایک مثقال دو دفعہ شربت سکنجبین کے ساتھ کھلائین اکثرون کو پانچ اسہال لاتا ہو اور جو چیز کہ خون کو صاف کرتی ہو اور سودا کو نکالتی ہو مفید ہو اُن دواؤن کا بیان کہ سب اقسام مین نفع دیتی ہین بورہ فلفل سیاہ تخم خربزہ ترہ تیزک ترمس تخم ترب کندش دار چینی قسط حب محلب مغز بادام تلخ تراب زیبق حب بلسان ایرسا خردل ان سب کو باریک پیسکر انجیر کے شیرہ مین یا انجیر کے دودھ مین ملا کر طلا کرین اور جس وقت کہ اس دوا کو استعمال کرین چاہیے کہ اول اُسجگہ پر گرم پانی سے تکمید کرین پھر دوا طلا کرین تاکہ جلد اثر کرے اور مناسب یہ ہو کہ مرض کے شروع مین ان دواؤن مین بعض قوابض بھی ملائین مثلاً آب مورد اور آرد عدس کیونکہ تیز دوائین رگون کا منھ کھولتی ہین اور بیماری بڑھاتی ہین لیکن اگر مرض مزمن ہو قابضات کے ملانے کی حاجت نہین کیونکہ اب مادہ نہین گرتا ہو ٹھہر گیا ہو **انتباہ** مرض زائل ہونے کے بعد چند روز اور بھی قابض دوائین طلا کرین تاکہ پھر مرض عود نہ کر آئے اور تراب زیبق ایک مٹی ہو کہ سیماب کے معدن سے نکلتی ہو اور اُسکا رنگ ایسا سرخ ہوتا ہو جیسا شنگرف کا رنگ اور انجیر کے شیرہ سے یہ مراد ہو کہ انجیر خشک کو پانی مین پکائین جب نرم ہو جائے صاف کر کے پھر دوبارہ جوش دین تاکہ غلیظ ہو جائے اور بعضے کہتے ہین کہ پکے ہوئے انجیر کو کوٹ کر اسکا شیرہ نچوڑ لین یہی انجیر کا شیرہ ہو اور انجیر کا دودھ اس طرح پر نکلتا ہو کہ انجیر تر لیکر اُسکو پانی مین کائین اور اُسمین بھگا رکھین اور اُسکا پانی لین اور کہتے ہین کہ ایک چیز سفید انجیر کے توڑنے کے وقت کہ انجیر کے سر مین سے نکلتی ہو وہی انجیر کا دودھ ہوتا ہو حقیر مترجم کہتا ہو کہ شارح اسباب نے یہان ایسا لکھا ہو کہ انجیر کے درخت کو کاٹنے سے دودھ نکلتا ہو انتہی خواہ کاٹنے سے نکلے خواہ انجیر کے توڑنے سے نکلے دوسرا طلا ریوند چینی شہد ملا کر ضماد کرین دوسرا طلا تخم کرنب باقلے کے پانی مین یا خرگوش کے خون مین ملا کر ملین اور زرنیخ سبز دھنیے کے پانی مین یا مغز تخم خربزہ اور تخم ترب کسنبھ کی پیک مین ملا کر طلا کرین یا کسنبھ کے پانی کو پکائین یہانتک کہ غلیظ ہو جائے پھر دار چینی اور قسط باریک پیسکر اُسمین ملائین اور طلا کرین اور اطلیہ مذکورہ کو حمام کے بعد یا گرم پانی کے انکباب اور تکمید کے بعد استعمال کرنا چاہیے **فائدہ** جب طلاؤن کا استعمال کرین احتیاط رکھین کہ زخم نہ پڑ جائے اور اگر سوزش پیدا ہو روغن گل ملین **مقالہ خیلان** کے بیان مین وہ خال کی جمع ہو اور خال یعنی تل نقطہ سرخ یا سیاہ یا تیرہ رنگ کہ بدن اور منھ کی جلد پر ہوتا ہو اور اُسکی ضخامت بدن کی سطح سے اُبھری ہوئی ہوتی ہو اور کبھی تو مولودی ہوتا ہو اور کبھی نیا پیدا ہوتا ہو اور مولودی کا علاج نہ کرین اور ایسا ہی جو نسا خال کہ کہین کہین ہو یا اُسکا رنگ سرخ خالص ہو جیسا کہ شاہتوت کا رنگ اُس سے تعرض نہ کرین کیونکہ اُسکو لوہا لگانا اور اُن تیز دواؤن کا استعمال جیسا کہ خال سرخ مین گذرا اُسپر کرنا نہایت ضرر کرتا ہو کیونکہ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ شرائین کے کنارے پر پیدا ہوا ہو اور ظاہر ہو کہ اگر لوہے سے یا تیز دواؤن سے شریان مین آفت پہونچتی ہو خون جاری ہو جاتا ہو اور جونسا بہت کم ہو دوا کا محتاج نہین اور جان لین کہ خال کا سبب بھی خلط سوداوی ہو یا خون سوختہ کہ رگ مین سے نکلکر اُسی جگہ رک جاتا ہو جیسا کہ گوند درخت سے نکلکر اُسی جگہ چمٹ جاتا ہو علاج اُسکی وہی تدبیر ہو کہ کلف مین گذری

یعنی فصد اور مسہل اور محللات کا استعمال اور اس سبب سے کہ اُسکا مادہ بہت غلیظ ہی اور وہ دشواری سے تحلیل ہوتا ہی اگر ادویہ جالیہ سے نہ اُکھڑے چاہیے کہ اُسمین سوئی سے سوراخ کرین اور اُسمین سے جما ہوا خون آہستگی سے نکالین یہانتک کہ خون بستہ بالکل دور ہو اور رگون کے مُنہ کو جلائین تاکہ اور نہ آجائے پھر موم روغن استعمال کرین تاکہ اچھا ہو جائے **مقالہ خضرت کے بیان مین** وہ اسطرح پر ہی کہ جلد مین سے کوئی جگہ سبز ہو جائے اس سبب سے کہ خون اُسکے نیچے جمکر ٹھہر جائے اور یہ اس طور پر ہوتا ہی کہ کسی عضو پر ضربہ یا سقطہ پہونچے اور اُسکے سبب سے کوئی رگ یعنی وہان کے پوست کے نیچے پھٹ جائے اور اُسمین سے خون نکلکر جم جائے یا باہر سے پوست اور رگ مین کوئی زخم لگے اور زخم کی تنگی سے خون بفراغت نہ نکلے اور پوست کے تلے جمع ہو جائے جیسا کہ تنگ فصد کے بعد دیکھنے مین آتا ہی علاج برگ کرنب یا برگ ترب یا پودینہ یا زرنیخ اور اشق یا نطرون اور سرکہ ضماد کرین تاکہ خون بہ جائے اور تحلیل ہو جائے اور اگر یہ دوائین کفایت نہ کرین دیکھین کہ وہ خون ابھی تک جم گیا ہی یا نہین اگر منجمد نہین ہوا سوئیون سے اُسکو گودین تاکہ خون نکل آئے اور خون کو نکلتے وقت پونچھتے رہین یہان تک کہ سب بالکل باہر آجائے اور اگر جم گیا ہو اور گلانے سے نہین بہ سکتا چاہیے کہ پوست کی جانب مین نشتر سے چیر کر اُٹھائین کہ وہ خون نظر آنے لگے پھر اُسکو سوئی کی نوک سے آہستہ آہستہ باہر نکال لائین پھر نمک پیسکر اُسجگہ پر ملین اور نطرون اور علک البطم ضماد کرین فائدہ جو سبزی ضربہ کے بعد پیدا ہوتی ہی اور ہنوز ضربہ کا درد اور حرارت باقی ہو بالکل اُن تدابیر کو نہ کرین جب تک کہ درد ساکن نہو **مقالہ وشم کے بیان مین** وہ فتحہ سے آتا ہی اور اُس سے مراد یہ ہی کہ جلد کو سوئیون سے کوچ کر سرمہ یا نیل اُسمین بھر دین یا سیاہی یا آب گندنا وغیرہ ملین تاکہ عضو نیلا سبز معلوم ہو اور یہ عمل ملک مغرب اور ہند مین مشہور ہی آرایش کے طور پر کیا کرتے ہین اور فی الحقیقت دیکھیے تو بہت خراب بات لایعنی ہی غرض کہ اگر اُسکو زائل کرنا منظور ہو چاہیے کہ اول نطرون اور گرم پانی سے ملین اُسکے بعد علک البطم شہد مین پگھلا کر ضماد کرین اور تین دن رکھین اور تین دن کے بعد ضماد دور کرین اور نمک اور گرم پانی سے دھوکر پھر علک البطم شہد مین ملاکر ضماد کرین اور اسی طرح کیے جائین جب تک کہ اُسکا نشان بالکل زائل ہو اور اگر اس دوا سے دور نہو چاہیے کہ اُسپر عسل بلادر لگائین اُسکے بعد سوئیون سے کوچا دین تاکہ بلادر کا اثر اچھی طرح جلد کے اندر پہونچ جائے اور دوسری ادویہ مقرحہ بھی زخمی کرنیکے بعد ایسا ہی کام کرتی ہین اور بعد زخم پڑ جانے کے اور پوست رنگین دور ہو جانے کے مراہم مدملہ استعمال کرین تاکہ نیا پوست جم آئے **مقالہ بادشنام کے بیان مین** وہ ایک سرخی کدورت مائل ہی کہ مُنہ اور اطراف پر پیدا ہوتی ہی خاص کر جاڑے کے موسم مین اور سرد اوقات مین اور اُسمین زخم بھی ہوتا ہی علاج فصد کرین اسکے بعد اسہال کے لیے مطبوخ ہلیلہ دین پھر عضو آفت زدہ پر پچھنے دین اور جونکین لگائین تاکہ اُسی عضو سے مادے کا تنقیہ ہو اور تنقیۂ بدن اور تنقیۂ خاص کے بعد اگر ممکن اور آسان ہو چاہیے کہ اُس جگہ کو کھری چیز سے کھجلائین تاکہ اُسمین سے بہت سا خون نکلے کہ بہت نفع کرتا ہی اور زخم اور ناکل سے بچائین اور ایسا ہی جب تنقیۂ عام اور خاص کر چکین نمک طلا کرین تاکہ جتنا خون باقی رہا ہی وہ بھی بہ نکلے اور جہان کہین کہ خراش اور قرحہ ہو مرہم احمر اور سرکہ لگائین اور جو خون کہ اعضا مین باقی ہی اُس کے جذب کرنے کے لیے یہ تدبیر ہی کہ صابون طلا کرین اور چھوڑ دین تاکہ خشک ہو جائے اور خون کو بہا کر کھینچ لے پھر گرم پانی سے دھوئین اور دیر کے بعد صابون طلا کرین اور جب خشک ہو جائے گرم پانی سے دھو ڈالین اور اِسی طرح کیے جائین یہان تک کہ تمام مادہ باہر آئے

اور جلد پاک ہوجائے **مقالہ فساد لون کے بیان مین** یعنے بدن کا رنگ جیسا کہ تھا اُس سے بدل جائے اور یہ چھ طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہ کہ طبیعت اس خلط فاسد کو کہ رنگ کو بگاڑ سکتا ہو جلد کے باہر پھینک دے علاج ادویۂ جالیہ مثلاً آرد جو وغیرہ اور تخم ترب و رایرسا اور تخم خربزہ اور بادام مقشر اور نشاستہ اور کتیرا اور بورہ وغیرہ باریک بناکر دودھ مین ملائین اور طلا کرین جب خشک ہوجائے نیم گرم پانی سے دھوئین اور اسی طرح کئی مرتبہ استعمال کرین یہانتک کہ اصلی رنگ پر آجائے دوسرے یہ کہ مادہ بدن مین زیادہ ہوجائے اور خون مین ملجائے اس ضرورت سے اسی خلط کا رنگ جلد پر غالب ہو جیسا کہ یرقان مین دیکھا جاتا ہی تیسرے یہ کہ جگر مین یا طحال مین یا معدے مین کوئی آفت پیدا ہو اور اُسکے سبب بدن کے رنگ مین تغیر آئے اور اُسکی علامت ان اعضاے مذکورہ سے کسی عضو مین آفت کا ہونا اور اُنکے افعال مین ضعف معلوم ہونا علاج جو کچھ کہ اعضاے مذکورہ کے امراض مین لکھا گیا ہو ضرورت کے موافق استعمال کرین چوتھے یہ کہ کوئی عضو آفتاب مین ایک زمانہ کھلا رہے اور سیاہ ہوجائے اُسکی وجہ یہ ہو کہ آفتاب کی حرارت سے اخلاط بہ کر پوست کی جانب آتے ہین پھر اگر اعضا ڈھانکے ہوئے ہین اخلاط مذکور عرق اور بخار مین نکلتے ہین اور اگر کوئی عضو ننگا ہوتا ہو آفتاب کی گرمی سے اُسمین اخلاط جل جاتے ہین اور مسام مین رک جاتے ہین اور عضو سیاہ ہوجاتا ہی اور جو کچھ کہ گرم ہوا کے لگنے سے رنگ مین تغیر پیدا ہوتا ہی وہ بھی اسی قبیل کا ہوتا ہی اور جاننا چاہئے کہ جاڑون مین اور سرد اوقات مین رنگ مین تغیر آنیکا سبب یہ ہی کہ حرارت غریزی باہر کی سردی کے خوف سے اندر کی جانب مائل ہوتی ہی اور حرارت ناری باہر کی جانب غلبہ کرتی ہی اور پوست کو جلا کر سیاہ کرتی ہی اور ممکن ہی کہ اُسکا یہ باعث ہو کہ جلد کی کثافت سے اُسکے نیچے خون جم جائے علاج استحمام کرین اور گرم پانی پر انکباب کرین اور جسوقت کہ جلد مین نرمی آئے ادویۂ جالیہ استعمال کرین غمرہ کہ نفع کرتا ہی آرد باقلا آرد عدس پوست بیضۂ مرغ سپیدۂ ارزیز برادۂ دندان فیل استخوان بوسیدہ بادام تلخ تخم ترب نشاستہ کوٹ کر دودھ مین یا قثاے بری کے پانی مین یا برگ ترب کے پانی مین ملاکر طلا کرین اور غمرہ ضمہ سے اُن مرکب دواؤن کو کہتے ہین کہ اُنکے ملنے سے جلد صاف اور سفید ہوجائے اور فارسی مین روشویہ کہتے ہین پانچوین یہ کہ جو چیزین کہ رنگ کو خراب کرتی ہین اُنکے کھانے کا اتفاق پڑے مثلاً اجواین اور زیرہ کا بہت کھانا اور جونسا پانی کہ بند ٹھٹرا ہو اور استعمال مین نہین آتا اُسکا پینا اور ہمیشہ سرکہ یا مٹی کو زیادہ کھانا اور جاننا چاہیے کہ نانخواہ اور زیرہ بالخاصیۃ رنگ کو زرد کرتے ہین کیا کھانے مین اور کیا سونگھنے مین بلکہ دیکھنے کو بھی کہتے ہین علاج غذا کی تبدیل کرین اور جو چیز کہ تغیر کا سبب ہی اُس سے منع کرین اور جو چیز کہ اُسکی اصلاح کرے استعمال کرین اور ضرر کی چیزون سے پرہیز کرین چھٹے یہ کہ امراض کی درازی اور غذا کا نہ پہونچنا اور غم کی کثرت اور جماع کی زیادتی اور سا و جاع کی شدت اور ہوا کی گرمی بشدت بدن کے رنگ مین تغیر پیدا کرے علاج امراض کی تکالیف مین تقویت کرین اور غذا کی کمی مین غذا بڑھائین اور جن غذاؤن سے کہ خون رقیق اور عمدہ پیدا ہوتا ہی کھلائین مثلاً ماء اللحم اور بیضہ نیمبرشت اور نخود اور انجیر وغیرہ اور غم کی کثرت مین غم کو زائل کرین اور دل کو خوش رکھین اور جماع کی کثرت مین جماع کا ترک کرنا لازم ہی اور درد کی شدت مین درد کو ساکن کرین اور ہوا کی گرمی مین تبرید مناسب ہی جیسا کہ حمیات مین مبردات کا بیان گذرا فائدہ جو کچھ کہ خون غلیظ کو پاک کرتا ہی وہ اطریفل ہی اور ہلیلہ مربا اور جو کچھ کہ خونکو پھیلاتا ہی اور بکھیرتا ہی وہ فلفل اور سعد اور قرنفل اور زعفران اور زوفا مناسب ہی کہ کھانے مین ملا کردین اور جو چیز کہ خون اندر سے باہر کی جانب کھینچتی

ہی اور طلا مین مستعمل ہی وہ خردل ہی اور نسخہ انکو گاے کے دودھ مین ملاکر ملین اور مصطگی کندر مرکوٹ چھانکر پیاز عنصل کے پانی مین ملاکر غمرہ کے طور پر یا طلا کے

طور پر استعمال کرین

فصل حزاز کے بیان مین

حزاز حاے مہملہ کے فتحہ سے اور دونون زاے معجمہ اور دونون کے بیچ مین الف اسکو اہریہ بھی کہتے ہین اور وہ چھوٹے چھوٹے اجسام باریک سبوس کی صورت ہوتے ہین کہ سر کی جلد کے اوپر سے گرتے ہین اور انہین زخم نہین ہوتا اور کبھی انکے ساتھ زخم بھی ہوتا ہی علاج اگر خفیف ہی اور ابھی بہت عرصہ نہین گذرا اسپر روغن بنفشہ اور روغن کدو ملین اور اشیاے جالیہ سے دھوئین مثلاً آب چقندر مین بورہ ملاکر یا آرد نخود اور خطمی سرکہ مین ملاکر یا آرد کرسنہ اور ترمس لعاب اسبغول مین ملاکر یا آرد باقلا اور سبوس اور تخم خربزہ یا مغز خربزہ جمع کرکے استعمال کرین اور اگر قوی اور مزمن ہی چاہیے کہ اول خون کو بلغم اور سودا سے پاک کرین جیسا کہ خلط کا غلبہ ہو اسکے بعد سر منڈا کر کوئی چیز قوی الجلا استعمال کرین مثلاً آرد نخود آرد حلبہ بورہ آبگینہ سفید خردل ہویج سرکہ مین استعمال کرین اور دیر کے بعد اس دوا کو دھو ڈالین اور کوئی چیز لزج مثلاً روغن بنفشہ اور تخم خطمی اور کتیرا اور لعابات وغیرہ طلا کرین اور اسی طرح کیئے جائین یہانتک کہ بالکل دور ہوجاے اور غذا کی تلطیف لازم سمجھین اور کہتے ہین کہ شیرہ انگور روغن بادام مین پلانا خون شیرین پیدا کرتا ہی

فصل شقوق اطراف و وجہ و شفت کے بیانمین

یعنی ہاتھ اور پانون اور منھ اور ہونٹ کا پھٹ جانا علاج اگر اسباب خارجی شقاق کے کے موجب ہین مثلاً گرمی خشک کرنے والی اور سردی کثیف کرنے والی اور قابض پانی مین نہانا جیسے شبی اور زاجی وغیرہ چاہیے کہ ملینات جلد استعمال کرین مثلاً موم روغن اور روغن کے اقسام اور چربیان مرطب خاص کر روغن بادام اور روغن کنجد اور مرغ اور بط کی چربی اور اگر اسکا سبب اسباب داخلی ہین مثلاً سوء مزاج یابس چاہیے کہ ترطیب کے لیئے البان اور ادہان مرطبہ یعنی دودھ اور روغن کے اقسام پلائین اور بادی مین مسہل مرطب سے خلط کا تنقیہ کرین اور تبدیل اور ترطیب کے بعد کوئی ایسی چیز کہ مرطب اور مغری ہو طلا کرین اور ہر عضو کے لیئے ایک طلا مخصوص ہی سو منھ کے شقاق مین تو زوفاے تر اور بط کی چربی اور نشاستہ اور کتیرا اور لعاب بہدانہ اور روغن گل مرہم بناکر طلا کرنا مفید ہی اور لب کے شقاق مین روغن گل اور روغن حنا اور بطکی اور بھیڑ کی چربی اور علک البطم اور شاخ ایل سوختہ انکو ملاکر طلا کرنا مفید ہی اور چاہیے کہ بیضہ کا پوست اندرونی اسپر لگائین تاکہ دواؤن کو خشک نہ ہونے دے اور دیر تک رکھے اور بیضہ کا بھی فقط پوست لب پر رکھنا شقاق موذی کو دفع کرتا ہی اور مازو باریک کیا ہوا روغن زیت اور علک البطم اور بط کی چربی مین ملا ہوا ویسی ہی تاثیر رکھتا ہی اور ہاتھون کے شقاق مین کنجد اور بنفشہ باریک کوٹ کر اور روغن اور چربی مین ملاکر طلا کرنا مفید ہی اور پانون کے شقاق مین فقط زفت رطب کو یا علک کو زیت مین حل کرین اور زیت کا تچھٹ اور پیاز عنصل پکاکر لگانا سریع التاثیر ہی اور عقب یعنی اڑی کے شقاق مین مازو کتیرا کوٹ چھان کر بھیڑ کی چربی مین ملاکر ملنا بہت نفع کرتا ہی اور روغن سندروس فقط اور قنہ روغن اکارع مین ملاکر اور مغز ساق گاؤ اور موم اور روغن بنفشہ جمع کرکے اسمین کچھ ایک مرداسنگ ملاکر استعمال کرنا وہی تاثیر کرتا ہی اور اگر شقاق کا اثر گوشت مین پہونچے یہ دوا نفع کرتی ہی مرداسنگ باریک پیسکر روغن زیت مین پکائین یہانتک کہ غلیظ ہوجاے پھر چند قطرہ اسمین ڈالین اور چاہیے کہ اول شقاق کو گرم پانی مین رکھین کہ نرم ہوجاے اور پاک کرین اور اسکے بعد معالجہ کرین اور مناسب ہی کہ پانون کو گرد و غبار سے بچائین اور اس کام کے لیئے احتیاطاً موزہ پہنین اور سرد پانی نہ لگائین اور شقاق کے اقسام مین غبار اور خاک اور سرد ہوا ضرر کرتے

ہین فائدہ کبھی شد قین یعنی باچھون مین رطوبت شور سر کی طرف سے اُتر آتی ہی اس سبب سے اُسمین شقاق پیدا ہوتا ہی اور سفیدی اور تری معلوم ہوتی ہی علاج فصد کرین اور مسہل دین اُسکے بعد مازو اور سرکہ پکاکر اُس سے مضمضہ کرین اور آب سماق اور آب انار ترش مین سرمہ رگڑکر طلا کرین اور اگر روغن کدو اور روغن بادام اور موم سے قیروطی بناکر انار میخوش کے پانی مین اور سماق کے پانی مین اُسکو قوت دیکر طلا کرین نفع کرتا ہی فائدہ کبھی پانوؤن کے نیچے خاص کر ایڑی مین ایک درد عارض ہوتا ہی کہ آدمی زمین پر قدم نہین رکھ سکتا اور اُسکا سبب خلط گرم رقیق ہی کہ بدن مین سے قدم پر پڑتی ہی اور اس مرض کو بھی نزول الماء کہتے ہین علاج ذکر ین اور روغن گل ملین اور اگر ورم کر آئے اور پیپ پڑ جائے چاہیئے کہ لوہے سے یا اکال دواؤن سے اسکو کھولین اور زخم کا مُنھ فراخ کرین تاکہ زرد آب بالکل نکل جائے پھر حنا اور مازو سرکہ مین ملاکر اُسپر باندھ دین اور اگر جلد کی متانت اور کثافت کے سبب جلد نہ پکے ایک ٹکڑا الیہ تازہ کا لیکر (مچھلی دنبہ ۱۲) اُسپر باندھ دین تاکہ پک کر پھوٹ جاسکے اور اگر مادہ جم کر ٹھہر گیا ہی اس سبب سے پھوٹنے مین دیر لگتی ہی لوہا گرم کرین اور اُس جگہ گہرا داغ دین تاکہ زائل ہو

اور وجع العقب وجع مفاصل کے آخر مین بھی مفصل بیان کیا گیا

فصل قشف اور تقشر جلد کے بیان مین قشف قاف مفتوح اور شین معجمہ سے پوست کی خشونت ہی اور جان لے کہ کبھی جلد مین خشونت پیدا ہوتی ہی اور جلد کے اوپر سے ایسے پوست گرتے ہین جیسے مچھلی کے چھلکے کھر کھرے اور ناہموار علاج طبیخ افتیمون اور ایارجون سے بدن کا تنقیہ کرین اور تر غذائین دین تاکہ مزاج کی ترطیب ہو مثلاً شیرخوار جانورون کا گوشت اور کدو وغیرہ اور تازہ دودھ کا پینا نہایت موثر ہی اور ہمیشہ حمام کرنا اور آرام مین رہنا اور سرد و تر روغن اور قیروطیات کا ملنا مفید ہی فائدہ کبھی موزہ اور صوف کی حرارت سے یا کھر کھری چیزون کے لگنے سے دونون پانوؤن مین تقشر ہو جاتا ہی علاج حنا بلوط گلنار پوست انار جوز سرو کوٹ چھانکر سرکہ مین پکائین اور نرم کرکے ضماد کرین اور کبھی پیشانی کے اوپر سے پوست باریک خشک گرتے ہین اور کچھ ایک خارش ہوتی ہی علاج ایارجات اور غراغر سے دماغ کا تنقیہ کرین اُسکے بعد گرم پانی سے دھوئین تاکہ نرم ہو جائے اور اُسپر قیروطی ملین اور یہ ضماد نفع کرتا ہی آرد عدس گل سرخ یا آرد کرسنہ آرد جو آرد باقلا ندولہ کے پانی مین ملاکر ضماد کرین

فصل سحج جلد کے بیان مین یعنی پوست مین خراش آنا اور اُسکے چار سبب ہین اول تو کسی کھر کھری چیز کا اُٹھانا یا کسی کھر کھری چیز کا لگنا دوسرے گھوڑے کی سواری خاصکر جن لوگون کو کم استعمال ہی البتہ سرین مین خراش ہو جاتا ہی خصوصاً جبکہ سرین اور زین کے بیچ مین کوئی دوسری نرم چیز نہ ڈالین تیسرے پانوؤن مین تنگ موزہ اور تنگ جوتے سے دیکر خراش آنا چوتھے یہ کہ کھر کھری رسی کسی عضو پر باندھین یا اُسپر زور سے کھینچین اس سبب سے جلد کی سطح مین خراش آجاتے علاج اگر جلد مین خراش زیادہ ہو اور ورم کا اندیشہ ہو چاہیئے کہ فصد کھولین اور ایک کپڑا سرد کرکے خراش پر رکھین بشرطیکہ سحج عضل کے اطراف مین نہو کیونکہ اگر عضلون کے اطراف مین خراش ہوگا اور ٹھنڈا کپڑا وہان رکھین اکثر اس سے تشنج ہو جاتا ہی اور جب سرد کپڑا استعمال کر چکین مرداسنگ گلاب مین رگڑکر اور گل ارمنی ملاکر طلا کرین اور اگر اس جگہ کو روغن گل سے چرب کرین پھر گل سرخ اور السی باریک پیسکر اُسپر چھڑک دین نفع کرتے ہین اور مرداسنگ اور اسفیداج ارزیز اور روغن گل اور زرد چوبہ اور موم سفید اور سفیدۂ بیضہ کا مرہم بہی کرتا ہی اور درد کو ساکن اور خراش کو چپکاتا ہی اور یہ دوا بھی وہی اثر کرتی ہی جوتے کا پرانا تلا جلائین اور پیسکر رکھین اول روغن گل خراش پر ملین اُسکے اوپر وہ خاکستر ڈالین

اور درد تھمنے کے بعد بھیڑ اور بکری کے پھیپھڑے کی راکھ اور مازو باریک پیسکر اور اقاقیا باریک پیسکر سرکہ مین ملاکر طلا کرنا سریع التاثیر ہی اور جلا ہوا کدو سنج پڑ ڈالنا تبرید اور ردع کرنے مین بینظیر ہی خاص کر جہان کہین کہ موزے اور جوتے کے سبب سے خراش ہو اور اگر موزہ اور کفش سے آبلہ پڑ جائے رسوت یا مازو یا گل ارمنی یا اقاقیا پانی مین گھسکر طلا کرین اور اگر ورم ہو جائے بھیڑ کا پھیپھڑا اوسپر باندھین اور اگر رسی کے سبب خراش ہو جائے لعابات برف مین سرد کرکے اور روغن بادام یا روغن بنفشہ اور کچھ ایک کافور ملاکر خراش پر رکھین اور اگر سواری کے سبب سُرین مین خراش ہو جائے آرام مین رہین اور سواری ترک کرین اور برہنہ کرکے سرد ہوا مین رکھین یا کتان کا ٹکڑا یا کوئی کپڑا گلاب مین سرد کرین اور اوسپر رکھین اور مردار سنگ گلاب مین رگڑا ہوا اور مرہم اسفیداج نفع کرتا ہی فائدہ سحج اور شقاق کہ عانہ اور حالبین مین ہو جاتے ہین انکا علاج یہ ہی کہ تیز مادے بدن سے تنقیہ کرین اسکے بعد موم روغن کو روغن حنا اور قیلیل اور خاکستہ حنا سے بنائین استعمال کرنا مفید ہی چاہیئے کہ خاکستہ حنا دوسرے اجزا کی نسبت کم ملائین اور قیروطی کہ حکاک اسرب اور اسفیداج اور مردار سنگ اور روغن حنا سے بنائین اسکی بھی وہی تاثیر ہی اور مرداسنگ کندر اور دم الاخوین اور مردار سنگ برابر کوٹ چھان کر اوسپر چھڑکنا مفید اور تقسرح الفطات کا ذکر پہلے گذر چکا ہی

باب پچیسوان اُن امراض وغیرہ امور کے بیان مین کہ شعور یعنی بالون سے علاقہ رکھتے ہین اور اُسمین چند فصول ہین

فصل دار الثعلب اور دار الحیہ کے بیان مین یہ دونون ایسی بیماریان ہوتی ہین کہ اُنمین بدن کے بال گرتے ہین اور جلد مین فساد آتا ہی اور دونو مین فرق یہ ہی کہ اگر باوجودیکہ جلد متقرح ہی اور بال گرتے ہین پھر پوست باریک بھی سانپ کی کینچلی کی صورت اسجگہ سے چھوٹے اُسکو دار الحیہ کہتے ہین اور اگر پوست نہ چھوٹے دار الثعلب بولتے ہین اور یہ نام اسواسطے رکھا گیا کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو ہو جاتا ہی اور جاننا چاہیئے کہ یہ دونون مرض اکثر سر اور ریش اور ابرو کے بالون مین ہو جاتے ہین اور شاذ و نادر ہوتا ہی کہ دوسرے بدن کے بالون مین بھی پیدا ہون اور یہ مرض مادہ ردی سے پیدا ہوتا ہی کہ پوست اور بالون کی جڑون مین اور مسامون مین ٹھہر جاتا ہی اور بالون کو فاسد کرتا ہی اور دار الحیہ کا مادہ بہ نسبت دار الثعلب کے مادے کے بہت بڑا ہی اسیوجہ سے دار الثعلب کا علاج آسان ہی اور دار الحیہ مشکل سے اچھا ہوتا ہی اور اسوجہ سے کہ ان امراض کا مادہ یا تو بلغم سوختہ ہی یا صفراے حاد یا سوداے محترقہ یا خون غلیظ فاسد ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہی پہلی قسم اُس دار الحیہ اور دار الثعلب کے بیان مین ہی کہ بلغمی مادہ سے پیدا ہون اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اُس جگہ مین سفیدی اور نرمی ہی اور اس سے پہلے کثرت سے سرد و تر غذاؤن اور تیز اور شور چیزون کا کھانا اور بازیہ گرم وغیرہ کا استعمال کرنا جن چیزون سے کہ بلغم شور پیدا ہوتا ہی علاج اول بلغم کے منضجات دین اور نضج کے بعد مسہلات اور مقیات سے کہ بلغم کے اخراج مین مخصوص ہین تنقیہ کرین اور تنقیہ عام کے بعد خاص سر کا تنقیہ غرغرے سے کرین اُسکے بعد طلا کا استعمال کرین اور طلا سے پہلے اُس جگہ کو کھردرے کپڑے سے یا پیاز عنصل سے اسقدر ملین کہ سرخ ہو جائے پھر دوا رکھین اور اگر مادہ قوی اور جلد کثیف ہی اور کپڑے کی مالش اور عنصل کے ملنے سے سرخ نہین ہوتا چاہیئے کہ استرے سے پچھنے لگائین اُسکے بعد طلا کرین اور طلا کی یہ دوائین ہین تفسیا اور خردل یا فرفیون اور عاقرقرحا بیل کے پتے مین ملاکر طلا کرین اور لہسن کوٹ کر ملنا مفید ہی اور اگر اطلیہ حادہ کے سبب سے زخم ہو جائے مرغ کی چربی چند مرتبہ ملین اور روغن گل اور موم اور شاہ بلوط اور آب برگ سوسن اور زردہ بیضہ مرغ کا مرہم بناکر استعمال کرین اور جب تسکین ہو جائے پھر اُن مین دواؤن کو استعمال کرین یہانتک کہ بال نکلین اور بالون کو کئی مرتبہ مونڈ ڈالین تاکہ قوی

ہو جائین دوسری قسم وہ ہی کہ صفرا سے پیدا ہوا اور اُسکی علامت رنگ مین زردی اور بدن مین ناتوانی اور اُس سے پہلے صفرا انگیز چیزون کا استعمال کرنا اور اُسکا خاصہ ہی کہ اس جگہ کا پوست ایسا نظر آتا ہی جیسا پرند جانور کا پوست بال و پر نوچنے کے بعد نکل آتا ہی علاج صفرا کا تنقیہ کرین اور تبرید اور ترطیب مین کوشش رکھین اور تنقیہ کے بعد گرم سرکہ سے تکمید کرین اور اُسکے بعد روغن گل ملین تاکہ سرکہ کی مضرت کا تدارک ہو جائے پھر گوگرد اور زیت ملا کر طلا کرین تا صفائی حاصل ہو اور بڑا مواد کہ وہان ٹھہر رہا ہی اُکھڑ جائے اور بال نہ گرین اور بندق مع پوست جلا کر اُسکی خاکستر پرانے سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور اگر اس تدبیر سے بال نہ نکلین چاہیئے کہ پچھنے دین اور لادن روغن گل مین طلا کرین یا شیح سوختہ اور کف دریا اور حضض روغن بید یا روغن آس مین ملا کر ملین اور گل خطمی اور سبوس اور برگ بید کے مطبوخ مین دھوئین تیسری قسم وہ ہی کہ سودائے محترقہ سے پیدا ہوا اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اُس جگہ مین کمودت اور یبوست ہو اور پہلے مولدات سودا کا کھانا اور سوداوی مزاج ہونا علاج اول خلط کی تلطیف اور نضج مین کوشش کرین اور ترطیب مین مبالغہ کرین اُسکے بعد سودا کو نکالین اور تنقیہ کے بعد اس جگہ کو لہسن اور پیاز عنصل سے ملین اور شیر اور ریچھ کی چربی وغیرہ سے چرب رکھین اور یہ طلا نفع کرتا ہی گوگرد اور تفسیا اور فرفیون اور خردل اور بانس کی جڑ اور بکری کا جلا ہوا کھر اور یبروح صنمی کی خاکستر مولی کے پانی مین اور پرانے زیت مین ملا کر طلا کرین اور سر منڈانے کے بعد روغن لادن اور روغن ناردین ملنا نفع کرتا ہی فائدہ یبروح صنمی سراج القطرب کو کہتے ہین وہ ایک نبات ہی آدمی کی صورت کہ ہاتھ اور پانون اور سب اعضاء انسانی اُسمین ہوتے ہین اور اُسکے سر کے بیچ مین پتے نکلتے ہین اور اُسکی خاصیت ہی کہ جو کوئی آدمی اُسکو اُکھاڑتا ہی اُسی وقت مرجاتا ہی اور ایک حیلہ سے اُسکو اُکھاڑتے ہین اسطرح کہ کتا یا کوئی حیوان اُسمین باندھ دیتے ہین اور اُسکی جڑ کو خالی کرتے ہین خالی کرنے کے بعد اُس کتے کو کسی لالچ اور بہانہ سے بُلاتے ہین جب وہ ادھر آتا ہی وہ بوٹی جڑ سے اُکھڑ جاتی ہی اور وہ حیوان مرجاتا ہی پھر اُسکو لے آتے ہین چوتھی قسم وہ ہی کہ خون سے پیدا ہوا اُسکی علامت اُس جگہ مین سرخی اور خون کی علامت کا ظاہر ہونا علاج فصد کھولین اور حجامت کرین یا جونکین لگائین اور خون کی اصلاح مین کوشش رکھین اُسکے بعد اُس جگہ کو کھر کھرے کپڑے سے یا زوفائے تر یا عنصل یا لہسن یا خردل سے ملین پھر تفسیا یا فرفیون طلا کرین اور جو کچھ کہ صفراوی مین بیان کیا گیا نفع کرتا ہی فائدہ تفسیا کو تافسیا بھی کہتے ہین اور وہ سداب کا گوند ہوتا ہی

فصل انتشار و تساقط شعر کے بیان مین اس سے یہ مراد ہی کہ داڑھی اور سر اور بھون کے بال گرنے لگین اور جاننا چاہیئے کہ بال کی پیدایش بخار دخانی سے ہی کہ مسام مین بستہ ہو جاتے ہین اور اُسکی مدد ہمیشہ پیاپی پہونچتی ہی سو جسوقت کہ بخار کے بستہ ہونے مین یا ہمیشہ مادے کے پہونچنے مین کوتاہی اور فتور پڑتا ہی بالون مین فساد پیدا ہوتے ہین اور فساد کے اسباب بہت ہین اور ایک نوع مین بیان کیا جاتا ہی پہلی نوع وہ ہی کہ غذا مین نقصان واقع ہوا اس سبب سے وہ بخار جس سے بال پیدا ہوتے تھے پیدا نہون اور بالون کی مدد موقوف ہوا اسلیئے بال گرنے لگین چنانچہ امراض حادہ کے نقاہت والون مین اور مدقوق اور مسلول مین دیکھا جاتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بدن خشک اور دُبلا ہو اُس سے پہلے امراض حادہ اور غذا کی قلت کا اتفاق ہو علاج اچھی غذائین بفراغت کھلائین اور خواب و آرام مین رکھین اور حمام مین لیجائین اور بنفشہ اور نیلوفر اور آبی مشک سونگھائین اور صبح و شام خطمی اور اسبغول اور برگ بید کے پانی سے اُس جگہ کو دھوئین اور روغن بنفشہ اور نیلوفر ملین دوسری نوع وہ ہی کہ جلد متخلخل ہو جائے اور مسام کھل جائین

اس سبب سے بخار لبستہ نہوا اور اُسکی علامت جلد کا نرم ہونا اور بالون کا باریک ہونا اور جلد جلد گرنا علاج روغن آملہ سے سر اور بدن کو چکنا رکھین اور ہلیلہ کابلی اور مازو اور اقاقیا وغیرہ جو چیز کہ لبشدت قابض نہو روغن مورد مین ملا کر ملین اور اگر تین درم لادن شراب مین یا روغن مورد مین حل کرین اور ملین کلی نفع ہوتا ہی تیسری نوع وہ ہی کہ جلد کی خشکی اور کثافت سے مسام تنگ ہو جائین اس سبب سے بال کا مادہ بہت کم پہونچے اور اُسکی علامت مزاج مین خشکی اور بالون کا مُڑجانا اور غلیظ اور بہت سیاہ ہونا اور اُسکا خاصہ ہی کہ اگر بالون کو کھینچین آسان اُکھڑ جائین اور جلد نکل آئین علاج داخل اور خارج سے مزاج کی ترطیب کرین اور ہمیشہ روغن بابونہ سے چرب رکھین اور اگر شیح ارمنی اور بادام تلخ اور قیصوم جلائین اور اُسکی خاکستر روغن زیتون ملا کر ملین نہایت نفع کرتا ہی چوتھی نوع وہ ہی کہ رطوبت غلیظ بلغمی سے مسام تنگ ہو جائین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ بال باریک ہون اور خشکی کے آثار نہون علاج حمام مین بیجائین اور وہان دیر تک ٹھہرائین اور شیح اور قیصوم اور بادام تلخ سر پر ملین خاص کر حمام مین تاکہ رطوبت تحلیل ہو اور نطرون اور بیل کے پتے سے اسجگہ کو دھوئین اور جو غذا کہ رطوبات کی تقطیع اور تخفیف کرتی ہی کھلائین اور گرم مصالح غذا مین زیادہ ملائین فائدہ اُس نوع مین روغن ملنے کی ممانعت ہی کیونکہ وہ از حد زیادہ ترطیب اور تسدید مسام کرتا ہی پانچوین نوع وہ ہی کہ مواد خبیثہ جلد کے نیچے جمع ہو جائے اور بالون کے مادے کو فاسد کر دے اور بال گرنے لگین جیسا کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین بیان کیا گیا علاج جیسا کہ مادہ ہو اسی کے موافق تنقیہ کرین اور اطلیہ استعمال مین لائین چھٹی نوع وہ ہی کہ رطوبت جلد پر غالب ہو کر اُسکو سست کر ڈالے اس ضرورت سے بال گرنے لگین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ جلد مین نرمی ہو اور جو مادہ کہ اسکا سبب ہی اُسکے موافق جلد کے رنگ مین اثر معلوم ہو علاج مادے کا تنقیہ کرین اور مسام کی تقویت اُن چیزون سے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین مذکور ہین ساتوین نوع وہ ہی کہ سعفہ اور قرحہ انتشار کا باعث ہو علاج جو چیزین کہ ملین اور محلل ہین مثلاً خطمی اور خبازی اور لعابات اور روغن اور مراہم اور قیروطیات مناسبہ استعمال کرین تاکہ سعفہ اور قرحہ کا مادہ تحلیل ہو اور بال آسانی سے نکلین اور یہ علاج اس وقت مناسب ہی کہ سعفہ اور قرحہ سے جلد اصلی منقطع نہوا اور اندمال کے بعد مسام بند نہون کیونکہ اگر مسام فاسد ہو گئے ہین اور جلد اصلی منقطع ہوئی تو لا علاج ہی اور انتشار کی ایک قسم ہی کہ علت نُعامہ کہلاتی ہی کیونکہ نُعامہ کو اکثر ہو جاتی ہی وہ اسطرح پر ہی کہ باوجودیکہ بال جھڑتے ہین سر کا پوست چھونے سے ایسا معلوم ہو جیسا پرند جانور کا پوست بال و پر کے نوچنے سے نکل آتا ہی اور بال ایسے ملائم ہو جائین گویا ابریشم ہی اور جلد کا رنگ زرد معلوم ہو اور یہ بیماری امراض حادہ کے بعد اکثر پیدا ہوتی ہی علاج لازم ہی کہ جلد جلد سر منڈایا کرین اور روغن آس اور روغن آملہ اور روغن لادن اور روغن حب الغار ہمیشہ ملین اور روغن حب الغار اس طریق سے نکلتا ہی کہ حب الغار کو کچھ ایک پانی مین پکائین اُسکے بعد اُٹھا کر کوٹین اور تھوڑا پانی اُسپر ڈالین اور پتھر یا کسی دوسری چیز پر رکھین اور کوئی بوجھل چیز اُسپر رکھ کر زور سے دبائین یہانتک کہ روغن نکل آئے اور دوسرا طریق یہ ہی کہ حب الغار کو کوٹ کر روغن

کنجد مین جوش دین اور نچوڑ لین

فصل صلع کے بیانمین وہ اسطرح پر ہی کہ سر کے اونچے بال فقط معدوم ہون اور اصداغ کے بال سالم رہین سو اگر بوڑھاپے مین ایسا امر ہو علاج پذیر نہین لیکن جہان کہین اس عمر سے پہلے اتفاق پڑے اُسکا وہی علاج ہی کہ جو انتشار مین گذرا مع رعایت اسباب اسلیے کہ انتشار اور صلع کے اسباب یکسان ہین اور کبھی صلع کا باعث یہ ہوتا ہی کہ ہمیشہ سر پر بھاری چیزون کے اُٹھانے کا اتفاق پڑے اور اُسکا علاج یہ ہی کہ اُسکو

ترک کرین فائدہ ہو علی رح نے شفا مین لکھا ہی کہ عورتون کو صلع نہین ہوتا اسواسطے کہ اُنکے مزاج مین رطوبت زیادہ ہی اور خصیون کو بھی نہین ہوتا کیونکہ اُنکے مزاج مین کچھ زنانہ پن ہوتا ہی اور اُن مین رطوبت تحلیل نہین ہوتی

فصل تشقق شعر کے بیان مین یعنی بالون کا سر پھٹ جانا اُسکی مضرت یہ ہی کہ بال بڑھنے سے رہ جاتے ہین اور بیرونق معلوم ہوتے ہین اور شاید کہ انتشار کی نوبت پہونچے اور اُسکا سبب یبوست کا غلبہ ہوتا ہی علاج اگر خشکی کم ہی اور کوئی کوئی بال پھٹتا ہی اس کے لیے ادہان ملینہ معتدل کا ملنا مثلاً روغن بادام روغن بنفشہ وغیرہ اور لعابات مرخیہ کا ملنا مثلاً لعاب خطمی لعاب السی وغیرہ کفایت کرتا ہی اور اگر خشکی حد سے زیادہ ہی اور اسکا مادہ موجود ہی اول فصد کھولین اور مطبوخ افتیمون سے طبیعت نرم کرین اُسکے بعد لگانے کی دوائین باطن اور خارج سے استعمال کرین اور ترطیب مین مبالغہ کرین اور اگر خشکی سادہ ہی ہرگز تنقیہ نہ کرین اور ترطیب مین کوشش کرین اور یہ قسم کم عارض ہوتی ہی

فصل نوسہ کے بیان مین یعنی بالون کا چکٹنا اور چکنا ہونا اور وہ اسطرح پر کہ سر چکنا معلوم ہو کہ گویا تمام بالون کو بگڑے ہوے تیل سے چکنا کیا ہی اور جب ٹوپی یا دوپٹہ اور پگڑی سر پر رکھین تمام بھر جائے اور اس بیماری کا سبب یہ ہی کہ بالون کو غذا چکنی اور زیادہ پہونچے علاج معدہ اور دماغ کے تنقیہ کے لیے ایارجات اور اطریفلات دین اور سر کو کبھی تو ایسی چیزون سے دھوئین کہ بالون کو پاک کرین اور اوساخ وسمہ یعنی میل اور ابفا کو زائل کرین مثلاً نوشادر اور سبوس اور تخم خطمی اور بادام تلخ وغیرہ اور کبھی اُن چیزون سے کہ مسام کو تنگ کرین اور بخار کو نہ نکلنے دین مثلاً آس اور بلوط اور جوز السرو وغیرہ کا مطبوخ اور زیت آب غورہ مین ملا کر سر پر ملنا بہت فائدہ کرتا ہی

فصل شیب کے بیان مین یعنی بال سفید ہو جائین اس فصل مین ایسی دوائین لکھی ہین کہ بالون کو جلد سفید نہونے دین اگر کسی شخص کے بال بے وقت سفید ہو جائین انکو سیاہ بنائین اور جاننا چاہیے کہ جبتک بدن مین خون چکنا اور گاڑھا اور تیز اور چیپ دار ہوتا ہی بال سیاہ رہتے ہین اور جسوقت اُسمین مائیت آجاتی ہی بال سفید ہونے لگتے ہین پھر اگر حرارت غریزی اور طبیعت کے ضعف سے خون مین مائیت آئی ہی جیسا کہ جوانی کے بعد پیش آتا ہی وہ تدبیر سے خارج ہی اور ایسے شیب کا زائل کرنا غیر ممکن اور اگر کوئی نیا امر خون کی مائیت کا باعث ہو جیسا کہ بعضے جوانون کو پیش آتا ہی اُسکا ازالہ ممکن ہی اور جو امور کہ بالون کو جلد سفید نہونے دین اور اگر بے وقت سفید ہو جائین اُنکو سیاہ بنائین وہ یہ ہین خلط بلغم کا اکثر استفراغ کرنا خاص کر قی کرنے سے اور فصد اور جماع بہت کم کرنا اور اُن غذاؤن کا کھانا جنسے خون صفرا مائل اور غلیظ ہو جاتا ہی اور بلغم اکھڑتا ہی مثلاً قلایا کہ اُنمین خردل اور فلفل اور دارچینی ہو اور بھنی چیزین اور کواپنچ نگین اور گرم مصالحہ وہی تاثیر رکھتے ہین اور بالون کو اُن روغنون سے چکنا رکھنا جنمین گرم مصالحہ قابض پکائین مثلاً سنبل اور فقاح اذخر اور سلیخہ اور قرنفل اور عود اور قصب الذریرہ وغیرہ اور تریاق اور مثرودیطوس اور معجون بلادر اور مربائے ہلیلہ کھانا اس باب مین نہایت مؤثر ہی اور لبنیات سے اور حموضات اور فواکہات سے اور متواتر شراب پینے سے اور گلاب اور کافور کا استعمال اور غم اور ہم کی کثرت سے بال جلد سفید ہو جاتے ہین اور جوانی کے طالب کو اُنسے بچنا ضرور ہی معجون کہ بالون کو جلد سفید نہونے دے اور وقت معین تک سفیدی کو زائل کرتی ہی ہلیلہ سیاہ دس درم ہلیلہ کند رہر ایک پانچ درم فلفل اڑھائی درم زنجبیل گل سرخ وج ہر ایک ڈیڑھ درم صندل سفید تخم کاسنی ہر ایک تین درم ان سبکو کوٹ چھانکر ہلیلہ کابلی

مربلہ کے شیرہ مین ملائین خوراک تین درم انتہا ۵ معجون بلادر کو معجون جاودانی بھی کہتے ہین اور اس سبب سے کہ اس معجون کے مرتبان کو چھ مہینے جو مین دباتے ہین دوا رالشعیر بولتے ہین اور قرابادینات مین انقردیا کے نام سے مشہور ہی کیونکہ انقردیا بلادر کا نام ہی اور جو کہ انقردیا کی ترکیب کے مختلف نسخے قرابادینون مین مذکور ہین اسلیے ہمنے اُسکو یہان نہ لکھا

فصل بالون کی محافظت کے بیان مین تاکہ حالت طبعی پر رہین اور اس کام کے لیے ایسے روغنون کا ملنا مناسب ہی کہ اُنمین حرارت لطیف اور قبض ہو مثلاً روغن لادن اور روغن مورد اور روغن پرسیاوشان اور روغن شقائق اور روغن سنبل اور روغن مصطگی اور روغن سعد اور تخم چقندر اور تخم کرفس اور آملہ اور اقاقیا وغیرہ کے روغن جو نسا روغن اُنمین سے میسر ہو نفع کرتا ہی اور روغن لادن بہت مفید ہی اور اگر درخت صنوبر کا پوست جلائین اور اُن روغنون مین ملاکر استعمال کرین نہایت فائدہ کرتا ہی روغن لادن لادن دس مثقال باریک بناکر ایک پیالہ بھر روغن مورد لیکر اُسمین ایک رات دن تر رکھین اُسکے بعد پانی کی دیگچی مین رکھکر پکائین یہانتک کہ پانی کی گرمی سے لادن اس برتن مین گھل جائے جیساکہ روغن مصطگی کا طریقہ ہی اور دوسرے اشیار مذکورہ کے روغن نکالنے کا طریق قرابادینات مین مفصل مذکور ہی اور آسان سا طریقہ یہ ہی کہ اگر تر دوا ہو اُسکا پانی نکالین اور اگر خشک ہو پانی مین پکائین پھر اُس دوا کا پانی لیکر میٹھے تیل مین ملاکر جوش دین یہانتک کہ روغن رہ جائے اور آب ہلیلہ سیاہ اور آب چقندر اور آب ترمس اور آب آملہ سے بالون کو دھونا اُنکی حفاظت کرتا ہی

فصل تطویل الشعر کے بیانمین یعنی بالون کو دراز کرنا اور اُس سبب سے کہ بالون کی درازی عورتون کی سربلندی ہی اُسکا ذکر ضروری ہی اس کام کے لیے طالبہ کو مناسب ہی کہ جو کچھ کہ محافظت کی فصل مین بیان کیا گیا ہمیشہ اُسپر عمل رکھے تاکہ انتشار کی آفت سے بچے اور بالون کی درازی کے لیے آس اور گل سرخ اور برگ آزاد درخت اور مُر اور آملہ اور پرسیاوشان جو کچھ کہ بہم پہونچے کوٹ چھانکر اول آملہ کے پانی سے سر کو تر کرے پھر اُسکو سر مین ڈالے اور برگ کنجد اور برگ کدو اور جتنے روغنون مین قبض اور گرمی ہوتی ہی وہ مفید ہین اول سر کو چقندر کے پانی سے دھوئین پھر دوائین استعمال مین لائین اور اگر چقندر کے پانی مین کچھ ایک خردل بھی ملائین بہتر ہی روغن کہ بالون کو دراز کرتا ہی جو مقشر تیس درم آملہ پانچ درم دونون کو پانی مین پکائین یہانتک کہ نرم ہو جائین پھر صاف کرین اور اُس سے آدھا روغن بنفشہ اُس مین ملائین اور لادن بھی تین درم آب برگ خطمی اور آب برگ سمسم اور آب برگ کدو ہر ایک دس درم داخل کرین اور جوش دین یہانتک کہ پانی جلکر روغن رہ جائے یہ روغن سر مین ڈالین

فصل انبات شعر کے بیانمین یعنی بالون کا جمانا جاننا چاہیے کہ بال جمانیکے لیے جو کچھ کہ داء الحیہ اور داء الثعلب مین گذرا نفع کرتا ہی اور پرانا زیت اور خاکستر قیصوم اور زبد البحر ملاکر ملنا مفید ہی اور روغن بان مین ذراریح ملاکر ملنا بھوون اور داڑھی کے بال نکالنے مین بہت موثر ہی اور اُسکا طریق یہ ہی کہ ذراریح ایک حیوان ہی سرخ اور اُسپر سیاہ نقطے ہوتے ہین اور زنبور سے باریک ہوتا ہی اُسکو لیکر بہت سے جمع کرین اور اُنکے ہاتھ اور پانون جدا کرکے سایہ مین خشک کرین اور باریک کرین پھر اگر ذراریح تین درم ہون اُسمین ایک اوقیہ روغن بان ڈالکر اُسکو انگارون کی آنچ پر رکھین تاکہ روغن غلیظ ہو جائے پھر اُٹھا کر رکھین اور داڑھی اور بھوون پر ملین اور اگر آنچ سے اُٹھانیکے بعد کچھ ایک مشک اور عنبر ملائین بہتر ہی اور اس دوا کی خاصیت ہی کہ اول عضو مین نفاطات

پیدا کرتی ہو یعنی آبلہ ڈالتی ہو اُسکے بعد بال جما لاتی ہو اور سیاہ دانہ سوختہ اور ناسوختہ کو ٹکر روغن زیت مین ملائین اور بھوون پر ملین بالونکو جلد نکالتا ہو اور اگر سیاہ دانہ پانی مین پیسکر طلا کرین اُسکے بعد روغن لادن ملین ویسی ہی تاثیر کرتا ہو

فصل حلق شعر کے بیانمین یعنی بالون کا دور کرنا یہ دوائین بالون کو دور کرتی ہین آہک آب نادیدہ اور زرنیخ دونون کو برابر لے کر ملین اور اگر آہک کچھ ایک زیادہ ہو جلد اثر ہوگا اور بعضے کچھ ایک بیضہ کی سفیدی داخل کرتے ہین تاکہ جلد سیاہ نہو اور صدف سوختہ اور گچ سوختہ زرنیخ مین ملا ہوا یہی کام کرتا ہو اور استعمال کا طریقہ مشہور ہو فائدہ مردون کے تئین شایان نہین کہ موے زیر ناف کو ان چیزون سے مونڈین کیونکہ یہ مضرت سے خالی نہین اور شاید کہ کوئی بڑی آفت برپا ہو اور شہوت کم ہو جائے اور موے زیرناف کو اُسترے سے مونڈنا قضیب کی فربہی اور شہوت کی زیادتی کرتا ہو اور نہایت مفید ہو

فصل منع انبات شعر کے بیانمین یعنی بالونکا نکلنا موقوف کرنا جاننا چاہیے کہ جو چیز بالون کے نکلنے کو مانع آتی ہو وہ یا تو مخدر اور مبرد ہوتی ہو مثلاً بیج اور شوکران اور افیون سرکہ مین ملا کر یا مسام کو بند کرتی ہو مثلاً سپیدۂ ارزیز اور قیمولیا اور شب بیج کے پانی مین ملا کر یا بالخاصیۃ بالون کے نکلنے کو مانع ہو جیسے کچھوے کا خون اور چیونٹی کے انڈے وغیرہ انتباہ جسوقت کہ اِس قسم کی دوائین کسی عضو پر لگائین چاہیے کہ اول وہان کے بالون کو موچنہ سے اُکھاڑین یا نورہ سے دور کرین اسکے بعد دوا ملین اور اگر اُسترہ سے بال مونڈکر دوا لگائینگے کچھ اُسکا اثر نہوگا اسی واسطے حکمانے کہا ہو کہ موچنہ سے اکھاڑ کر یا نورہ سے مونڈکر طلا کرین نہ کہ اُسترے سے مونڈکر

فصل تجعید شعر کے بیانمین یعنی بالون کا موڑنا اور گھونگھروالا کرنا اور اس کام مین قابض دوائین کام آتی ہین مثلاً سدر اور مازو اور مردار سنگ اور آملہ اور آرد حلبہ اور برگ سرو اور کزمازو اور رغوۃ الملح وغیرہ اور رغوۂ ملح نمک کا کف ہو کہ دریا کے قریب پتھریلی زمین مین جمع ہوتا ہو۔

فصل ترقیق شعر کے بیانمین یعنی بالون کو باریک کرنا چاہیے کہ نورہ مین خاکستر چوب انگور ملا کر گولیان بنائین اور اُسکو جس جگہ کہ چاہین کچھ دیر تک پھرائین اور ایک جگہ نہ رکھین تاکہ پوست نہ جلے اُسکے بعد جو کچھ نورہ عضو پر رہ جائے پانی سے دھو ڈالین اور آرد جو اور آرد باقلا اور تخم خربزہ ملین تاکہ باریک کرنے مین امداد کرے اور چونہ کا ضرر بھی زائل کرے

فصل تسبیط شعر کے بیان مین یعنی بالون کو سیدھا کرنا اور ڈھیلا چھوڑنا اور جو چیز کہ بالون کو سیدھا رکھے اور مڑنے نہ دے یہ ہو کہ روغن کو پانی مین خوب ملائین اور نیمگرم بالون پر ہمیشہ ملا کرین اور جسوقت کہ اُسکو استعمال کرین کچھ دیر کے بعد گرم پانی سے دھوئین اور روغن شبت بھی نفع کرتا ہو

فصل تسوید شعر کے بیانمین یعنی سفید بالون کا سیاہ کرنا اور سیاہ کرنے والی چیزین بہت ہین مثلاً روغن لادن روغن آملہ روغن افسنتین وغیرہ کہ قرابادینون مین لکھی ہوئی ہین اور درخت جوز کا شگوفہ کوٹ کر اور مرا اُسمین ملا کر استعمال کرین اور مازو ایک رطل بھونین اور کتیرا اور شب یمانی اور روسنج ہر ایک پندرہ درم نمک سات درم باریک کوٹ کر اُنکو گرم پانی مین گوندھ کر تین ساعت باندھین اور مردار سنگ اور بجھا ہوا چونہ اور گل ملتانی تینون برابر باریک پیسکر پانی مین ملا کر بالون مین لگا کر باندھ دین اور ارنڈ کے پتے اُسپر رکھکر پٹیون سے مضبوط باندھ دین اور تین ساعت یعنی ایک پہر رکھین اُسکے بعد گرم پانی سے دھوئین پھر روغن ملین تاکہ دوا کی مضرت دفع ہو اور اگر روغن آملہ ہو بہتر ہو اور بعضے مٹی تین حصہ اور چونہ اور مردار سنگ ایک ایک

حصہ مرکب کرتے ہین اور مٹی ملتانی ہو یا اور کوئی مٹی وہی تاثیر کرتی ہی اور بن بجھا چونہ ملاتے ہین دوسرا نسخہ جوز سرد شراب مین پکائین اور خضاب کرین فائدہ جب خضاب کا ارادہ کرین اول بالون کو گرم پانی سے دھوئین تاکہ بالون کی چکنائی دور ہو جائے اور خشک کرین پھر خضاب استعمال کرین

فصل تشقیر اور تحمیر و تبییض شعر کے بیانمین یعنی بالون کا اشقر اور سرخ اور سفید کرنا اشقر کرنے کی یہ ترکیب ہی کہ حنا اور دردی شراب اور راتینج ملا کر استعمال کرین اور شب اور زرنیخ ملا ہوا اور فقط زعفران وہی تاثیر کرتا ہی اور شقرت ایک رنگ ہوتا ہی سرخی اور زردی کے بیچ بیچ مین اور بالونکو سرخ کرنے کی یہ ترکیب ہی کہ سعد اور کندش استعمال کرین اور سفید کرنے کے لیے خطاف کی بیخال ہی اور پوست خشخاش اور تفاح اور کافور اور تخم ترب اور گوگرد باریک بنا کر بیل کے پتہ مین ملائین اور اول بالون کو گندھک کی دھونی دین پھر اس دوا کو کئی مرتبہ لگائین یہانتک کہ بال سفید ہو جائین اور اگر نبو ماش کو باریک پیسکر سرکہ مین ملا کر خضاب کرین بالونکو سفید کرتا ہی

باب چھبیسوان امراض اظافیر کے بیانمین ظفر ناخن کو بولتے ہین اور اظافیر اس کی جمع ہی اور اس باب مین چند فصول ہین ۔

فصل برص الاظفار کا بیان وہ ایک سفیدی ہی کہ ناخن پر برص کی صورت ہو جاتی ہی اور اسکا سبب رطوبت غلیظ فاسد ہی کہ ناخن کے نیچے آجاتی ہی علاج اگر حاجت ہو بدن کا استفراغ کرین اور ان دواؤن کا ضماد کرین زفت رطب علک الانباط خاکستر سم بز بیخ نے دوسرا نسخہ زرنیخ تفسا ذرایج دبق سرکہ مین ملا کر ناخن پر رکھین دوسری ترکیب ترمس جوز السرو سرکہ مین ملا کر یا سرکہ کی تلچھٹ مین ملین دوسرا نسخہ تخم میتھی تخم السی کو ٹکر شہد مین ملا کر طلا کرین

فصل صفرۃ الاظفار کے بیان مین یعنی ناخن زرد ہو جائین اور ناخن کی زردی کا سبب خون کی کمی اور صفرا کا غلبہ ہی علاج تخم جرجیر اور سرکہ طلا کرین اور صفرا کو کم کرین

فصل وجع الاظفار کے بیانمین علاج برگ مورد اور برگ سرو کوٹ کر طلا کرین اور کچا انار شراب مین پکا کر ضماد کرین اور مرہم اور چربیان سرگین بز اور سرگین گاؤ مین ملا کر رکھین

فصل جذام اور تعقف الاظفار کے بیانمین اس سے مراد یہ ہی کہ ناخن موٹے موٹے ہو جائین اور سکڑ جائین خاص کر انکی جڑین نہایت خشکی سے ایسی ہو جائین جیسے بودی ہڈی اور جب انکو کھجائین ریزہ ریزہ ہونے لگین اور اسکا سبب فاعلی خلط سوداوی حاد ہی کہ صفرا کے احتراق سے حاصل ہو علاج تنقیہ سودا کے لیے فصد کرین اور مطبوخ افتیمون وغیرہ دین اور اغذیہ لطیفہ جید الکیموس سے خون کی اصلاح اور روغن بلینہ اور مغز ساق گاؤ اور موم روغن اور مرہم داخلیون ضماد کرین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ناخن گر پڑتا ہی اور جب دوبارہ نکلتا ہی اور سخت چیزون سے اسکی محافظت نہین ہوتی ہی اس سبب سے موٹا پڑ جاتا ہی اور سکڑ جاتا ہی اسکی تدبیر یہ ہی کہ مرغی اور بط کی چربی وغیرہ اسپر ملین تاکہ نرم ہو جائے اور کہتے ہین کہ فقاع کا ثفل ناخن کی صلابت کے نرم کرنے مین بہت نفع کرتا ہی غرض کہ جب ناخن نرم ہو جائے زوائد کو چھری سے چھیل ڈالین تاکہ اصلی شکل پر ہو جائے ۔

فصل تشقق الاظفار کے بیانمین یعنی ناخنون کا پھٹنا اور جب ناخن سر کی طرف سے طول مین پھٹتا ہی اور ریشے اسمین معلوم ہوتے ہین اسکو اسنان الفار

کہتے ہین یعنی دندان موش اور شقاق کا سبب خشکی کا غلبہ ہے اور بدن مین سودا کا جمع ہو جانا علاج بدن کی ترطیب مین کوشش رکھین اور ماء الجبن وغیرہ سے سودا کا تنقیہ کرین اور مرغ اور بط کی چربی اور لعاب تخم میتھی لعاب تخم السی ضماد کرین یا سرکہ اور سریش یا سریش اور نمک اور سرکہ کا تلچھٹ یا عنصل اور روغن کنجد یا مصطگی اور نمک کوٹ کر طلا کرین اور خزف اور نمک اور باریک پیسکر سرکہ مین ملا کر ملین اور سرکہ اور نمک سے ہمیشہ دھونا نفع کرتا ہے۔

فصل تقلع الاظفار کے بیان مین یعنی ناخنون کا اکھڑنا اُسکے دو سبب ہین ایک تو استرخا کہ انگلیون کے سرون مین رطوبت کی زیادتی سے پیدا ہو اس سبب سے ناخن جڑ سے چھوٹ جائے اُسکی علامت یہ ہے کہ درد نہو علاج بدن کو بلغم سے پاک کرین اور جو چیزین استرخا کو زائل کرتی ہین اُنکو استعمال کرین دوسرا یہ ہے کہ اُس جگہ کا خون تیز ہو کر ناخنون کی جڑ کو فاسد کردے جیسا کہ داخس مین ہو جاتا ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ درد بیتاب رکھے علاج فصد صافن کھولین اور ساق پر حجامت کرین اگر مرض ہاتھ کے ناخن مین ہے اور اگر پانون کے ناخن مین ہے رگ باسلیق کھولین اور ہر ایک صورت مین خون کی حدت وغیرہ کو شربت عناب وغیرہ سے ساکن کرین

فصل انتفاخ اور خارش اصابع و اظفار کے بیان مین یعنی انگلیون مین اور ناخنون مین خارش ہونا اور اُنکا پھول جانا علاج دریا کے پانی سے دھوئین یا عدس اور کرسنہ پکا کر اُسکے پانی سے دھوئین اور زفت اور انجیر کو علیحدہ علیحدہ کوٹ کر جمع کر کے ضماد کرین ۔

فصل رض الاظفار کے بیان مین یعنی ناخن کچل جائین علاج ابتدا مین برگ آس اور برگ انار ضماد کرین اور درد ساکن ہونیکے بعد آرد گندم اور زیت اور چربی بز اور کچھ ایک کرنب ملا کر ضماد کرین فائدہ جو زخم کہ پانون کی انگلیون کے بیچ مین ہو جاتا ہے اُسکا علاج یہ ہے کہ اُسپر ایک نیلا کپڑا باندھکر اُسپر پیشاب کرین اور اُسکو بندھا رکھین اور ایسا ہی مر اور کندر اور انزروت باریک پیسکر قرحہ پر ڈالین اور قرحہ کہ دونون قدم مین ہوتا ہے اُسکو عربی مین عشرہ کہتے ہین ناخن کے اکھاڑنے کی تدبیر جب کہ زخم وغیرہ کے باعث ناخن فاسد ہو اور اُسکو اکھاڑنا چاہین چاہیے کہ زرنیخ اور جاوشیر اور روغن بادام تلخ طلا کرین یا زفت اور کبریت اور زرنیخ طلا کرین اور اگر اول مین داخلیون کے ضماد سے ناخن کو نرم کرین پھر اکھاڑنے والی دوائین رکھین جلد اُکھڑتا ہے اور اُکھڑنے کے بعد محافظت کرین تاکہ ناخن ٹیڑھا پیدا نہو

فصل طلقیہ کے بیان مین وہ ایسا مرض ہے کہ ناخن طلق یعنی ابرک کی صورت سفید اور براق ہو جاتے ہین اور آسان ٹوٹ جاتے ہین اور اُسکا سبب خون کا کم ہو جانا اور رطوبت کا تھوڑا ہونا علاج ماء الاصول اور گلقند اور سکنجبین روغن بادام شیرین مین ملا کر دین تاکہ رطوبات کی تلطیف اور تقطیع حاصل ہو اور نضج کے بعد مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کرین اور زوفائے تر اور حب محلب اور بادام شیرین اور چربی بز تازہ ضماد کرین اور مرطب غذائین مفید ہین ۔

فصل موت الدم تحت الظفر کے بیان مین یعنی ناخن کے تلے خون مردہ ہونا اُسکا سبب یہ ہے کہ ناخون پر چوٹ لگنے سے یا کسی اور سبب سے کسی رگ کا شعبہ ناخن کے نیچے کھل جائے علاج آرد اور زفت یا سرطان نہری پکا کر زرنیخ سرخ ملا کر یا قطر اسالیون مینفخج مین ملا کر ضماد کرین اور ہر روز کئی مرتبہ مثلث مین دھوئین اور کبھی کبھی تخم جرجیر اور سرکہ طلا کرین نفع کرتا ہے اور ناخن کو ساعت بساعت مُنھ سے چوسنا نہایت مفید ہے اور شارح اسباب نے کہا ہے کہ ہمیشہ کئی مرتبہ چوسنا اُسکو زائل کرتا ہے کیونکہ چوسنا اُسکو اندر سے کھینچتا ہے اور مُنھ کا لعاب اُسمین نضج اور نرمی لاتا ہے اور تحلیل کرتا ہے اشتباہ داخس

کہ ایک مرض ہی اور ناخن کی جڑ مین ہوتا ہی باب اورام مین گذرا —

باب ستائیسوان امراض متفرقہ کے بیان مین اور اس باب مین چند فصول ہین

فصل قمل اور صیبان کے بیان مین قمل قاف کے فتحہ اور میم کی تخفیف سے سپش یعنی جون کو کہتے ہین اور صیبان صوبہ کی جمع اور صوبہ ایک چیز ہی سفید لٹکتی ہی اور بالون مین پروئی ہوتی ہی اُسکو بیضہ سپش کہتے ہین اور ہندی مین لیکھ بولتے ہین اور جاننا چاہیے کہ قمل کا مادہ فضول رطب ردی ہی کہ طبیعت اُنکو جلد کے ظاہر مین دفع کرتی ہی اور وہ غلظت کے باعث مسام مین سے نہین نکلتے او جلد کے اندر رُک جاتے ہین اور وہان متعفن ہوکر انکی جون پیدا ہوتی ہی اور یہ مسام کی راہ سے نکلتی ہین اور یہ بیماری اکثر اُن لوگون کو ہو جاتی ہی کہ غسل بہت کم کرین اور اُنکے بدن مین میل جمع ہو جائے اور جنابت اور حیض کے غسل مین دیر کرین اور انجیر کا کھانا بھی مادہ کو ظاہر کی جانب دفع کرتا ہی علاج جہان کہین کہ کثرت سے پیدا ہون چاہیئے کہ بدن کو فصد اور مسہل سے پاک کرین پھر کھاری پانی سے غسل کرین تاکہ جلد کا تنقیہ ہو اور برگ دفلی او رمویزج اور خبث الفضہ اور بادام تلخ طلا کرین اور قسط اور زراوند مدحرج سرکہ اور بیل کے پتے مین ملا کر طلا کرنا مفید ہی اور چقندر اور پودینہ کوہی اور برگ سرو اور ترمس کے مطبوخ مین بدن کا دھونا نفع کرتا ہی اور جلد جلد کپڑون کو بدلنا اور حریر اور کتان کا پہننا بہت نافع ہی اور قمل کی ایک قسم ہی اُسکو قمقام کہتے ہین وہ مسام مین چمٹ کر گڑ جاتی ہی اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہی کہ گویا بالون کی جڑین اماس کر آئی ہین اور جسوقت کہ اُسکو آگ کی گرمی یا آفتاب کی گرمی پہونچے یا گرم پانی پڑے وہ سر اُٹھائین اور ہلانے لگین اور اس قسم کا علاج بھی وہی ہی کہ بیان کیا گیا اور یہ دوا مخصوص ہی اُشنہ اور دفلی اور میعہ اور فلفل سفید اور پوست انار پانی مین پکا کر اُس عضو کو خوب دھوئین دوا کہ صیبان کے مارنے مین مخصوص ہی **بعر الضب** یعنی سوسمار کی مینگنیان اور نوشادر سرکہ مین حل کرین اور ملین اور صاحب اقسرائی کہتا ہی کہ فصد قمل اور صیبان کی پیدائش کو منع کرتی ہی اور اس باب مین بڑی تاثیر رکھتی ہی فائدہ طبیعت جبکہ رطوبت کو حکم الٰہی سے دفع کرتی ہی اگر وہ رطوبت رقیق ہوتی ہی اُسکا پسینا ہو جاتا ہی اور اگر غلیظ ہوتی ہی اُسکا میل ہو جاتا ہی اور اگر بہت غلیظ ہو اُس سے حصف پیدا ہو جائے اور اگر رطوبت جلد کے باہر دفع نہو اور جلد کے نیچے رہجائے داء الثعلب پیدا ہو اور اگر رطوبات صدیدہ اُسمین ملجاوین قوبا اور سعفہ پیدا ہوتا ہی اور اگر رطوبات صدیدہ نہ ملین اور اُسمین صورت حیوانیہ کے قبول کی استعداد ہو جوئین پیدا ہو جاتی ہین

فصل عرق کی کثرت سبب کے اختلاف کے بیانمین اسکے کئی اقسام ہین پہلی قسم وہ ہی کہ وقتی غذاؤن سے بدن مین امتلا ہو اور طبیعت رطوبات کو عرق مین دفع کرے جیسا کہ بقراط نے چوتھے مقالہ کی فصول مین لکھا ہی کہ بہت سا پسینا جو سونے کے بعد بلا سبب ظاہری آتا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ شخص اپنی قوت سے زیادہ غذا کھاتا ہی دوسری قسم وہ ہی کہ پُرانے امتلا جو بدن مین اخلاط کی کثرت سے حاصل ہون عرق کی کثرت کے باعث ہو جائین اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اخلاط سے امتلا ہو اور باوجودیکہ معدہ خالی ہی اور غذا بہت نہین کھائی جاتی مگر عرق بکثرت آتا ہی جہان کہین کہ وقتی کھانا اُسکا سبب ہو کھانے مین کمی کرین اور بھوکا رہنا اور ریاضت مفید ہی اور جس جگہ کہ اخلاط کا پہلا امتلا سبب ہو سبب اور مزاج کی رعایت سے خلط کا تنقیہ کرین تیسری قسم وہ ہی کہ ماسکہ سُست اور ضعیف ہو جائے اور مسام کھل جائین اور قوت اچھا ہضم نہ کر سکے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ قوت

مین فتور آجائے اور بدن مین روز بروز ضعف معلوم ہو خاص کر اگر فقط مواد صالح نکلتا ہی علاج جو کچھ کہ عرق کو روک دے اور مسام کو بند کر دے پلانے اور طلا کرنے مین اور غذا کے طور پر استعمال کرین مشروبات کا ذکر یخ اور سماق اور کشنیز خشک اور عدس اور عناب لیکر انکو پانی مین تر کرین یا پکائین اور اُسکا پانی کئی مرتبہ پلائین اور شربت خشخاش نفع کرتا ہی طلاؤن کا ذکر کہ پسینا بند کرتے ہین مازو یا تھوڑا سا اسفیداج ارزیز باریک پیسکر روغن گل مین ملائین اور بدن پر ملین اور گل ارمنی اور مردار سنگ گلاب مین مدبر کرکے باریک کرین اور گلاب مین طلا کرین اور مورد اور گل سرخ اور گلنار اور اقاقیا اور حضض اور کندر انمین سے ہر ایک گلاب مین یا روغن گل مین حل کیا ہوا نفع کرتا ہی اور روغن یہ ملنا مفید ہی اور آب لف الکرم اور آب غورہ اور صندل اور کافور اور سرد لعابات مثلاً لعاب اسپغول لعاب بہدانہ ملنا مفید اور قیروطی کہ روغن بنفشہ اور بادام اور غبار آسیا اور موم سپید اور مغز ساق گاؤ یا مرغ اور بط کی چربی سے بنائین عرق کو دفع کرتا ہی غذا کہ عرق کو بند کرتی ہی وہ ہریسہ ہی اور گوشت نمکسود اور گوشت گاؤ وغیرہ جو کچھ کہ غلیظ ہو فائدہ لف الکرم عسلوج الکرم ہی یعنی انگور کی نرم اور سبز شاخین اور بعضے کہتے ہین کہ لف الکرم وہ چیز ہی کہ انگور کے درخت پر لپٹتی ہی چوتھی قسم وہ ہی کہ طبیعت مرض کے مادے کو دفع کرے اور اُسکی علامت حمی کا ہونا اور ایام بحران مین کثرت سے پسینا آنا اور اس قسم کے عرق کو بند کرنا نہ چاہیے کہ ضرر کرتا ہی مگر جس وقت کہ ضعف کا اندیشہ ہو فائدہ اور عرق کے بند کرنیکا ایک یہ بھی حیلہ ہی کہ بہت ٹھنڈھا نکین اور معتدل ہوا مین بیٹھین اور پسینے کو نہ پوچھین کیونکہ پونچھنے سے زیادہ آتا ہی اور اگر اسی طرح چھوڑ دین اور نہ پوچھین بند ہو جاتا ہی روغن جالس آب برگ مورد آب بہی روغن گل مین پکائین یہانتک کہ پانی جلکر روغن رہجائے پھر پشت اور مفاصل پر ملین اور اگر مورد تر میسر نہو برگ مورد خشک اور گلنار اور گل سرخ اور عصفر اور بہی پانی مین پکائین اور صاف پانی لین اور چہارم حصہ روغن گل یا روغن کنجد ملا کر جوش دین تاکہ روغن باقی رہے اور اگر مازو نیکوفتہ ان دواؤن مین پکائین زیادہ قوت ہوگی ذرور کہ عرق کو بند کرتا ہی برگ مورد گلنار کہربا باریک بنا کر بدن پر چھڑک دین روغن کہ عرق کو بند کرتا ہی اور بدن کو قوت دیتا ہی اور غشی کہ گرم اوقات مین پیدا ہو اُسکو مانع آتا ہی آب سیب آب بہی گلاب روغن گل یا روغن کنجد سب برابر نرم آنچ پر پکائین یہانتک کہ روغن باقی رہے اور اُنکے سوا عرق کے بند کرنے کی تدبیر حمیات محرقہ مین بھی لکھی گئی فائدہ اکثر عرق لانے والی تدابیر کی احتیاج ہوا کرتی ہی اسواسطے بیان انکا ذکر کیا جاتا ہی تاکہ ضرورت کے وقت عمل مین لائین اور جو شخص عرق کی کثرت مین مبتلا ہو اُسکو ان چیزون سے دور رکھین جاننا چاہیے کہ جو چیز مسام کھولنے والی ہی عرق لاتی ہی اور تدابیر خارجی مین سے حمام کرنا اور ریاضت اور گرم پانی پر انکباب کرنا اور اُنکے مانند اور ایسا ہی آب کرفس اور گلاب اور کچھ ایک سرکہ اور روغن گل آپس مین ملا کر بدن پر ملنا اور ایسا ہی روغن بابونہ تنہا یا بورہ ارمنی ملا کر اور روغن غار اور روغن بلسان اور روغن سوسن اور آب ترب راوند کے ہمراہ معرقات بن سے ہین اور داخلیہ یہ ہین سکنجبین سادہ یا بزوری کاسنی کے پانی مین ملا کر پلانا اور شربت گل اور شربت بنفشہ یہ اسی طرح اثر کرتے ہین اور نخود آب اور قلیہ زردک کا کھانا بھی ایسا ہی اثر رکھتا ہی اور گرمیون مین بہت سرد پانی کا پینا بھی عرق لاتا ہی۔

فصل عرق الدم اور عرق دموی کے بیان مین عرق الدم وہ ہی کہ عرق کی جگہ خون صرف نکلے اور عرق دموی وہ ہی کہ عرق خون مین ملا ہوا آئے اور اس مرض کا سبب یہ ہی کہ خون صفرا کی آمیزش سے تیز اور رقیق ہو گیا ہو اور با این ہمہ قوت ماسکہ ضعیف ہی علاج فصد کرین اور قوت کی رعایت سے مسہل دین اور کوئی ایسی چیز پلائین کہ خون کو ساکن کرے اور اُسکی حدت کو توڑ ڈالے مثلاً زرشک اور کاسنی اور کشنیز اور عناب اور توت شامی اور زردآلو سے ترش اور

انار دانہ کا نقوع اور شربت آلو اور شربت عناب اور شربت سماق وغیرہ اور جبکہ تنقیہ ہو جاوے اور گرمی موقوف ہو قابض چیزین مثلاً پوست انار اور آس اور برگ طرفا اور جوز سرد اور جفت بلوط آب قمقم مین طلا کرین تاکہ مسام محکم ہو جائین اور مغلظ اور مبرد غذائین کہ بارہا اُن کا ذکر آیا ہی استعمال کرین —

فصل سمن وہزال مفرطین یعنی فربہی یا لاغری حد سے زیادہ ہونیکے بیان مین جاننا چاہیے کہ جس وقت بدن کے احوال مین اعتدال سے تغیر آتا ہی اور حد سے زیادہ دُبلا یا فربہ ہو جاتا ہی بدن ایک بڑی آفت پر مستعد ہوتا ہی جیسا کہ اُسکا بیان کیا جائیگا پہلی قسم تسمین کے بیان مین یعنی فربہ کرنا اور جو آفات کہ دبلے بدن مین اکثر آتی ہین وہ یہ ہین کہ ہر ایک امر اور حرکات نفسانی اور بدنی اور خارجی کا اثر جلد ملنے مثلاً غم اور ہم اور حمام اور جاگنا اور جماع اور حرکت اور سخت چیزون کی ملاقات اور ہواے گرم اور سرد وغیرہ کا اثر اور ایسا ہی دبلا آدمی صفرا کے غلبہ اور رگون مین خون کے رکے رہنے سے حمیات عفنہ پر مستعد رہتا ہی کیونکہ بدن مین گوشت کے بہت منافع ہین چنانچہ ظاہر ہین اور ہزال یعنی لاغری کے اسباب چھ طرح پر ہین ایک تو یہ کہ غذا کم کھائین اور تحلیل کا بدلہ نہ پہونچے اور بدن گھٹ جائے دوسرے یہ کہ غذا نہایت لطیف کھائین اور لطافت کے سبب جلد زیادہ تحلیل ہو اور بدن کو حصہ نہ ملے اسی واسطے اطبا نے کہا ہی کہ جو شخص اپنا بدن فربہ کیا چاہتا ہی غلیظ غذائین اختیار کرے تیسرے یہ کہ غذاے فاسد ناموافق کھائین اور اُس سے خون فاسد پیدا ہو اور فساد کی جہت سے طبیعت اُسکو بدن مین نہ لگائے چوتھے یہ کہ اعضا مین سوء مزاج پیدا ہو اس سبب سے غذا کو کمتر جذب کرین پانچوین یہ کہ احشا مین کوئی آفت ہو مثلاً جگر مین اور ماساریقا مین سدہ پڑے اسوجہ سے غذا اچھی طرح اعضا کی طرف نفوذ نہ کرے یا طحال بڑھجائے اور جگر سے سودا کو جذب نکرے اس سبب سے جگر کی قوت سست اور اُسکا مزاج فاسد ہو جاوے اور غذا کے بانٹنے مین فتور پڑے اور اعضا کو پورا حصہ نہ ملے یا معدہ اور امعا مین کرم پیدا ہون اور جو غذا کھائین اُسکو اپنی طرف لیجائین اس سبب سے اعضا کو حصہ کامل نہ ملے چھٹے یہ کہ غموم اور ہموم اور ریاضت کی کثرت اور سرعت کے سبب تحلیل زیادہ ہو اور ریاضت کی سرعت یہ ہی کہ سکون نہو اور اسباب مذکورہ مین سے ہر ایک کی علامت یہ ہی کہ سبب موجود ہو علاج اول ہزال کے اسباب کو زائل کرین اُن چیزون سے کہ ہر ایک اپنے اپنے مقام مین مذکور ہی اور سبب زائل ہونیکے بعد اشربہ اور اغذیہ اور مسمن دوائین حاجت کے موافق استعمال کرین اور حمام مین جانا اور گرم پانی سے بدن دھونا نفع کرتا ہی کیونکہ اعضا کی طرف اور ظاہر بدن مین غذا جذب کرتا ہی اور حمام کے بعد روغن مرطب ملین مگر روغن مقدار مین کم ہون کیونکہ اُنکی زیادتی سے جلد سست ہو جاتی ہی اور یہ منظور نہین اور اس باب مین نرم کپڑون کا پہننا اور آرام اور خوشی مین بیٹھا رہنا اور عطریات کا سونگھنا اور عیش اور لہو مباح مین مشغول رہنا اور معشوق سے ہم بستر ہونا بشرطیکہ جماع کم کرین نہایت موثر ہی مسمن چیزون کا ذکر باقلاے مقشر اور مغز تخم کدوے شیرین دونون باریک کرین اور روغن بادام اور آب کشک اور آب انار شیرین مین پکائین اور کھلائین دوسرا نسخہ عناب اور مویز دونون کو نمک کے پانی مین پکائین اور صاف کرین بعدہ مغز بادام اور خشخاش اور مغز تخم کدو اور صمغ عربی انکو بھون کر اور باریک بنا کر ملائین اور پھر کچھ ایک پکائین اور روغن بنفشہ اور فربہ مرغیون کی چربی ملائین اور پکائین یہانتک کہ حلوا سا ہو جائے پھر گلاب ڈالکر ملائین یہانتک کہ روغن جدا ہو جائے وہ حلوا کھائین اور اس روغن کو بدن پر ملین ترکیب نخود سفید دودھ مین بھگوئین یہانتک کہ دودھ اُنمین جذب ہو جائے پھر خشک کرین اور اُسمین سے بیس درم لیوین اور چانول اور کشک جو اور کشک گندم ہر ایک دو درم اور میدہ سے کی روٹی خشک دس درم ان چیزون کو کوٹ کر چھان کر دودھ مین حریرے کی طرح پکائین اور قند سے میٹھا بنا کر کھلائین اور چندروز ہمیشہ استعمال کرین یہانتک کہ نفع ظاہر

ہو ترکیب مغز بادام شیرین خشخاش بندق حب الصنوبر حب السمنہ حبۃ الخضرا انکو باریک کرین اور روغن گاؤ مین ملائین اور شکر قوام کرکے اُسمین ملائین اور صبح وشام اپنی قوت کے موافق کھائین ترکیب کہ تسمین کے باب مین اس سے بہتر نہین دیکھنے مین آئی اور عجب اثر کرتی ہو دوری سُرخ تخم خشخاش سفید ہر ایک پانچ درم حب المحلب زنجبیل قرنفہ دار چینی شقاقل ہر ایک تین درم حب السمنہ بوزیدان جوز جندم حب قلقل ہر ایک ایک درم زعفران دس درم مغز بادام شیرین ایک سیر بندق مقشر آدھ سیر جوز ہندی دس استار آرد برنج سیر بھر شہد کف گرفتہ دو سیر قند سفید ایک سیر شکر سفید سیر بھر کتیرا آدھ سیر روغن کنجد آدھ سیر آرد باقلا آرد نخود ہر ایک دس استار چاہیئے کہ قند کو کوٹ کر شہد مین ملائین اور آنچ پر رکھین تاکہ خوب ملجائے پھر اُتار کر باقی دواؤن کو زعفران کے سوا کوٹ چھان کر اُسمین ملائین اور زعفران کو گلاب مین حل کرین اور اُسمین شکر ملائین اور نرم آنچ پر رکھین اور روغن کنجد تھوڑا تھوڑا ڈالین اور چمچہ سے ملائین یہانتک کہ حلوا سا ہو جاے پھر اُسکو معجون کی دواؤن مین ملائین اور چمچہ مارین تاکہ خوب ملجائے اور ہر روز پانچ درم کھائین اور کچھ دیر کے بعد حمام کرین اور حمام مین دیر نہ لگائین اور دوسرے حلویات اور دودھ اور چانول مفید ہین اور یہ غذائین اس کام مین مخصوص ہین ہریسہ اور حلیم اور کلہ پایہ اور پرند جانور فربہ کا گوشت مثلاً بطا ورمرغی اور چکور کے کباب بناکر اور اُنکے مانند جو چیز کہ مرطب اور مغلظ اور جید الکیموس ہو ابتداہ غذاؤن کے کھانے مین ہضم کی رعایت واجب سمجھین کیونکہ جب چیزین مغلظ ضعف ہضم کی صورت مین مقصود کے خلاف ہوتی ہین اور سبب کو بڑھاتی ہین اور اس صورت مین تیترا ور بزغالہ کا گوشت سب غذاؤن سے بہتر ہو اور لاثانی اور بدن کو فربہ کرتا ہو اور غذا کا بڑھانا نہایت موثر ہو بشرطیکہ ہضم قوی ہو غرضکہ دوا اور غذا مین معدے کی رعایت ضرور ہو جسقدر اُسکو غذا اور دوا کی برداشت ہو اُسی قدر استعمال فرمائین دوسری قسم تہزیل کے بیان مین یعنے دبلا کرنا جاننا چاہیے کہ حد سے زیادہ فربہی مین بہت خوف ہو اسیواسطے حکما نے کہا ہو کہ حد سے زیادہ موٹا ہونا اچھا نہین ہوتا اور فربہی بافراط مین جن آفتون کا خوف ہو وہ سات ہین ایک تو ضیق نفس یعنی سانس رکنا رگون اور تجاویف کے امتلا سے دوسرے غشی اور سکتہ کہ امتلا کے سبب پیدا ہو اور مادہ دل یا دماغ کی فضا مین گرے تیسرے یہ کہ کوئی بڑی رگ جسکا جرم رقیق ہو پھٹ جائے اور پھٹنے کے بعد زخم نہ ملے اور بدن مین سے خون بالکل نکلجاے چوتھے یہ کہ خفقان اور تپ اور قی وغیرہ پیدا ہون کیونکہ رگین دب جاتی ہین اور ہوا سے سرد نہین پہونچتی اس سبب سے روح کا مزاج فاسد ہو جاتا ہو اور عفونت پیدا ہوتی ہو پانچوین عقم یعنے پیدائش کی بندش سو مردون مین تو اسلیے کہ منی کا نضج کم ہوتا ہو یا اسواسطے کہ اُسمین رطوبت زیادہ ہو اور اس سبب سے کہ گوشت قضیب کی جڑ کو داب لیتا ہو اسلیے کوتاہ ہو جاتا ہو اور فم رحم مین نہین پہونچتا اور عورتون مین اس سبب سے بھی کہ منی کا نضج کم ہوتا ہو اور اسوجہ سے کہ ثرب فم رحم سے مزاحمت کرتا ہو سو مرد کی منی اُس مین نہین پڑتی ہو اور اگر پڑ جاتی اور حاملہ ہو جاتی ہو ثرب کی مزاحمت سے جنین ساقط ہوتا ہو چھٹے یہ کہ فالج ہو جاے ساتوین ذرب اور اسہال رطوبات کی کثرت سے اور ایسا ہی جو امراض کہ موٹے آدمیون کو ہو جاتے ہین جلد پہچان مین نہین آتے جب تک کہ وہ سب مستحکم نہو جائین اور ایسا ہی ضرورت کے وقت دواؤن کا اثر اعضاے آلیہ مین نہین پہونچ سکتا کیونکہ منافذ اور مجاری تنگ ہو گئے ہین یہی وجہ ہو کہ فربہ آدمیون کے امراض شدید ہوتے ہین اور دشوار علاج کا اثر مانتے ہین اور ایسا ہی موٹا آدمی ہر ایک کام مین عاجز اور محتاج ہوتا ہو اور پیاس اور بھوک پر صبر نہین کر سکتا علاج مسہل اور مدرات دین تاکہ خشکی پیدا ہو اور غذا

کم کرین اور بہت سی مشقت اور استحمام یابس کرین اور سونا کم کردین اور پسینا لائین اور روغن گرم اور محلل مثلاً روغن شبت روغن قسط ملین اور ہمیشہ اطریفلات کا استعمال کرنا اور معجون کمونی اور انقرویا اور سجرینیا اور دوار الالک اور تمام گرم خشک دواؤن کا کھانا نفع کرتا ہی اور سخت زمین پر لیٹنا اور بے آرام رہنا مفید ہی اور جو کچھ کہ تسمین مین گذرا اُسکی مخالفت ضروری ہی اور نمک گوشت افعی کا کھانا اس باب مین سب دواؤن سے زیادہ قوی ہی اور استحمام یابس وہ ہی کہ حمام کی ہوا مین بیٹھین اور پانی استعمال نہ کرین اور کھانے سے پہلے حمام کرین نہ کہ شکم سیر ہونے پر کیونکہ شکم سیری پر فربہی لاتا ہی سفوف کہ بدن کو دبلا کرتا ہی نانخواہ بادیان سداب زیرۂ کرمانی ہر ایک چار درم مرزنگوش خشک بورۂ ارمنی ہر ایک ایک درم چوب لک یا لک مغسول دو درم کوٹ چھان کر ایک مثقال دین دوسرا نسخہ لک مغسول سندروس ہر ایک چار دانگ مرزنگوش آدھا درم ناج زرد او مذکر یا جنطیانا ہر ایک ڈیڑھ دانگ کوٹ چھانکر دو دانگ دین دوسرا نسخہ لک مغسول ایک درم سرکہ کے ہمراہ چند روز صبح کے وقت نہار کھلائین بدن کو دبلا کرتا ہی اور بہت پیاسا رہنا کلی موثر ہی —

فصل تشنج جلد راس کے بیان مین یعنے سر کی جلد مین تشنج آنا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ خشکی افراط سے سر کی جلد مین تشنج پڑتا ہی اور جن اجزا مین تشنج آتا ہی اُنکے بیچ مین نالیان سی پڑ جاتی ہین علاج استفراغات کو ترک کرین اور روغن بنفشہ روغن کدو اور عصارہ کاہو اور عصارۂ کدو اور عورتون کا دودھ اور دوسری مرطب چیزین سر پر ملین اور ناک مین ڈالین اور ایک دن مین کئی بار گرم پانی اور دودھ سر پر ڈالین اور سر گرم پانی کے اور دودھ کے بخار پر رکھین اور پگڑی اور عمامہ ایسی طرح سے باندھین کہ تشنج درست ہو جائین فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سر کی جلد مین تشنج خشکی سے نہین آتا

بلکہ اسکا باعث یہ ہوتا ہی کہ لڑکپن سے ہی دوپٹہ یا عمامہ سخت باندھین اور اُسکا تدارک مشکل ہی —

فصل تشنج جلد جبہ کے بیان مین یعنے پیشانی کی جلد مین تشنج آنا اور اُسکے ساتھ خارش اور جلد مین سرخی کا ہونا اور یہ اکثر جاڑے کے موسم مین ہوتا ہی اور اُسکا سبب یہ ہی کہ دماغ کے مقدم مین خلط رقیق سے امتلا ہو گیا علاج دماغ کا تنقیہ کرین اور زوفا اور سفیدۂ بیضۂ مرغ اور قیروطی

کہ موم اور روغن کدو و روغن بادام سے بنائین ضماد کرین

فصل تعظیم الراس یعنے سر بڑا ہونا اور یہ دو طرح پر ہی اول تو یہ کہ رطوبات اور ریاح غلیظ قحف کے نیچے جمع ہو جائین اور سر کی درزین جنکو قبائل الراس کہتے ہین ملنے کی جگہ سے ٹوٹ جائین اس ضرورت سے سر کے بعضے اجزا بڑے ہو جائین علاج جس جگہ اُس مین بڑھا ہو معلوم ہو وہان ایسی چیزون کا ضماد کرین کہ رطوبات اور ریاح کی تلطیف اور تحلیل کرین مثلاً حب الرشاد پانی مین لت کرین اور استعمال کرین اور زردچوبہ روغن بادام تلخ مین ملا کر ضماد کرین اور چاہیئے کہ صبر اور کندش اور زعفران آب مرزنگوش مین ملا کر ناک مین ڈالین دوسرے یہ کہ سر کی جلد اور اُس صفاق کے بیچ مین جو قحف کے اوپر ہی یا صفاق اور قحف کے بیچ مین رطوبت جمع ہو جائے اس سبب سے وہ مقام ورم کیا ہوا معلوم ہو اور چھونے سے نرم معلوم ہو اور درد نہو اور بدن کے ہمرنگ ہو کیونکہ یہ رطوبت رنگین نہین علاج پوست انار اور جوز سرو سرکہ مین ملا کر ضماد کرین اور اگر اس سے فائدہ نہو پوست کو اُس جگہ سے چیر ڈالین اور مائیت کو کئی دفعہ کر کے نکالین اور جب مائیت بالکل نکال لین مرہم لگا کر زخم کا اندمال کرین فائدہ اگر مائیت صفاق کے اوپر ہی شگاف خفیف رکھین اور اگر صفاق کے نیچے ہو شگاف گہرا دین تاکہ صفاق پھٹ جائے

اور ہر صورت مین اگر رطوبت کم ہو ایک شگاف عرلیض کافی ہو اور اگر زیادہ ہو دو شگاف متقاطع اور اگر بہت ہی زیادہ ہو تین شگاف متقاطع چاہیئین

فصل انتفاخ وحکۂ اصابع کے بیان مین یعنے اُنگلیان پھول جائین اور اُنمین خارش اُٹھے کبھی ایسا ہوتا ہو کہ جاڑے کے موسم مین اور خریف مین صبح اور شام کے وقت انگلیان کھجلاتی ہین اور پھول جاتی ہین اس سبب سے کہ اُنمین فضول رُک جاتے ہین اور اکثر صفراویون کو یہ حالت پیش آتی ہو **علاج** دریاے شور کے پانی سے یا نمک کے پانی سے یا چقندر کے مطبوخ سے یا شلغم کے طبیخ سے یا اُس پانی سے کہ جسمین انجیر اور کرنب یا عدس مقشر اور کرسنا اور ترمس پکا ہو انگلیون کو دھوئین اور کچھ دیر اُسمین رکھین اور ملین اور انجیر شراب مین پکا کر ضماد کرین اور اس سے موقوف نہو تو بیخ کا پانی اُسپر ڈالین وہ اُن ابخرون کو سرد کرتا ہو اور قطع کرتا ہو اور اُنکی لذع اور حدت کو اور جو خارش کہ اُنسے اُٹھتی ہو اُسکو ساکن کرتا ہو

فصل تقرح القطاۃ وحمرۃ القطاۃ کے بیانمین یعنی قطاۃ کا زخمی ہو جانا قطاۃ فتحہ سے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہین یعنے ڈھڈی اور شارح نے کہا وہ جو پانون مین پچھلے سوا کے بیٹھنے کی جگہ اور انسان مین ایسی ہی جگہ کو قطاۃ کہتے ہین یعنے ایک کولے سے دوسرے تک پچھلی طرف جاننا چاہیے کہ کبھی بہت چت لیٹنے سے بستر کی رگڑ سے بیٹھنے کی جگہ اور ڈھڈی سرخ ہو جاتی ہو اور اُسکے بعد چھل جاتی ہو اور پھٹ کر زخمی ہو جاتی ہو اور قروح ردیہ پیدا ہوتے ہین اور یہ اکثر ناطاقت بیمارون مین ہو جاتا ہو **علاج** سرخ ہوتے ہی چت لیٹنا موقوف کرین اگر ممکن ہو اور رسوت اقاقیا گل ارمنی ماز و گلنار وغیرہ رادعات طلا کرین اور گلاب اور سرکہ برف مین سرد کرین اور اُس سے اُسجگہ کو تر رکھین اور جہان کہین کر چت لیٹنے کو ترک کر سکین یعنے بیمار نہایت ناتوانی سے پشت پر لیٹے چاہیے کہ اُسکو ہر روز کئی مرتبہ کروٹ بدلوائین اور اُس جگہ کو ہوا مین کھلا رکھین تاکہ سختی آجائے اور اسی طرح برگ بید اور گاورس اور نرم ریت اُسکے نیچے بچھائین اور سخت اور کھُرکھُرا بستر اُس سے دور رکھین اور جس وقت خراش آجائے اور قرحہ پیدا ہو مرہم اسفیداج وغیرہ مجففات سے اچھا کرین

فصل صُنان کے بیانمین صاد مہملہ کے ضمہ سے وہ اسطرح پر ہو کہ آدمی کے بدن سے بدبو آئے اور اُسکا سبب اخلاط کا متعفن ہونا اور جلد کی طرف آنا ہی وجہ ہو کہ جماع اور حرکات مشوش کے بعد اُسکی بدبو زیادہ ہوتی ہو اور غسل جنابت مین تاخیر کرنا اور ایسی چیز کا کھانا جو تیز مادہ کو جلد کی طرف حرکت دے مثلاً حلتیت اور حلبہ اور لہسن اور بیخ انجدان اور اُسکی پتی اور خردل وغیرہ اس بیماری کو پیدا کرتا ہو اور اکثر چھپی ہوئی جگہ مین ہوتی ہو مثلاً بغل مین اور چڈھون مین اور خصیون کے نیچے اور شاید کہ تمام بدن سے بدبو آنے لگے اور اخلاط کی عفونت سے براز اور بول اور عرق بھی بدبو ہو جاتے ہین **علاج** فصد اور مسہل سے بدن کو پاک کرین اور اشربۂ مبردہ اور سکنجبین دین تاکہ اخلاط کی حدت کم ہو جائے اور مزاج کی اصلاح ہو اور مناسب غذائین مثلاً فراریج اور طباہیج سرکہ مین پکا کر کھلائین اور جو کچھ اس مرض کا ممد ومعاون ہو اور اوپر ذکر آیا ہو اُس سے پرہیز کرین اور تنقیہ کے بعد نیم گرم پانی مین غسل کرین اور آس اور شب اور برگ سوسن اور صندل اور طباشیر سیب کے پانی مین یا گلاب یا برف کے پانی مین طلا کرین اور یہ دوائین بغل مین اور دوسری جگہ جہان جہان بدبو ہو ملنے سے نفع کرتی ہین مردار سنگ سپید کیا ہوا گلاب مین مدبر اور توتیا اور کچھ ایک کافور گلاب مین قرص بنا کر رکھین اور ضرورت کے

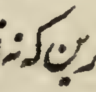
وقت گلاب مین یا پانی مین گھسکر ملین طلا آشق صندل سفید سعد پوست ترنج مرزنجوش شاہسفرم اشنہ گل سرخ سنبل سک شب یمانی سب برابر باریک کوٹ کر اور چھان کر بغل مین ملین اور جو چیز کہ مسام کو تنگ اور جلد کو کثیف اور عرق کو منع کرتی ہی اُسکا ملنا نفع کرتا ہی اور فقط مردار سنگ پانی مین رگڑا ہوا طلا کرنا سریع الاثر ہی **فائدہ** کبھی فربہی بہ کثرت اور عرق شور کے سبب مغابن مین اور پانون کی انگلیون کے بیچ مین یا تلوون مین اور پستان کے تلے عفونت ہو جاتی ہی **علاج** فصد کرین اور مسہل دین اور تہزیل مین کوشش کرین اور حرکات سے منع کرین خاص کر گرم ہوا مین اور تنقیے کے بعد اُس جگہ کو گرم پانی سے دھوئین تاکہ میل اور فضلہ دفع ہو پھر اُسجگہ پر سرد پانی استعمال کرین تاکہ جلد مین کثافت آئے اور مسام بند ہو جائین اور عرق اور فضول عفنہ نکلین اور ذرور نفع کرتا ہی اُسکی ترکیب برگ سوسن توتیا مردار سنگ گلنار گل سرخ گل ارمنی حنا سوختہ پوست انار سب برابر اور کچھ کافور سرکہ مین پیسکر خشک کرین اور احتیاج کے وقت اُس جگہ پر ڈالین اور جسوقت کہ عرق اور مادہ کی تیزی سے اُسجگہ مین زخم ہو جائے مرہم خل اور سپیدہ استعمال کرین اور اگر اول سرکہ سے دھوئین تاکہ قرحہ کا میل اور رطوبات جو اندمال کو مانع ہو قطع ہو جائے اُسکے بعد مرہم عروق کام مین لائین بہتر ہی **فائدہ** کبھی سر کے پوست مین بدبو ہو جاتی ہی اس سبب سے کہ بخارات دُہنی دماغ سے اُٹھکر سر کے پوست مین آتے ہین اور اُنسے خلط دسم وہان جمع ہو جاتے ہین اور اُس خلط مین تعفن آتی ہی اور یہ مرض مشائخ اور اطفال کو اکثر ہو جاتا ہی کیونکہ جون سی رطوبت عفونت کا مادہ ہی وہ اُنکے ابدان مین بہت ہی اور اُنکی حرارت غریزی کہ مانع عفونت ہو ضعیف ہی **علاج** تنقیہ موافق کے بعد برگ سوسن اور مردار سنگ اور توتیا اور پوست درخت صنوبر اور جوز سرو سوختہ اور دقاق کندر شراب مین ملا کر طلا کرین اور جن غذاؤن مین کہ لہسن اور پیاز ہو اُنسے پرہیز کرین اُن دواؤن کا ذکر ہی جنکے کھانے سے تمام بدن کا عرق خوشبودار ہوتا ہی اُہبل سلیخہ کرفس آب زرد آلو انوشدارو اُنمین سے ہر ایک اس باب مین مفید ہی جسقدر کہ مقرر ہی کھائین اور پانون کے عرق کے لیے شب یمانی کو پانی مین ملا کر ملنا مفید اور برگ سوسن یا برگ طرفا یا آس کا نچوڑا ہوا پانی بہی تاثیر کرتا ہی اور ہتھیلی کا عرق بھی اسی سے اچھا ہوتا ہی

فصل فساد الاطراف بالبرد جاننا چاہیے کہ کبھی حد سے زیادہ سردی کے پہونچنے سے ہاتھ اور پانون سُست اور متعفن اور سیاہ ہو جاتے ہین اور ایسے ہوتے ہین جیسے مُردون کے بدن اور خاص اطراف کا بھی فساد جو کہا گیا اُسکی وجہ یہ ہی کہ سردی کا اثر اُنمین تمام بدن سے زیادہ ہوتا ہی کیونکہ یہ حرارت غریزی کے چشمہ سے بہت دور ہین اور ہمیشہ کھلے رہتے ہین اور اُنکو سردی لگتی ہی **علاج** شروع مین جبکہ نیلگون ہونے لگین اور ابھی فساد اور عفونت اُنمین نہ آئی اور ورم نہو جلدی کرین اور روغن زیت اور روغن زنبق اور روغن ازقی اور دوسرے گرم روغن خوب ملین اور اگر ورم پیدا ہو گیا ہی لیکن سبزی اور سیاہی ابھی تک نہوئی ہی چاہیے کہ اکلیل یا بونہ شبت سبوس تین الحنطہ یعنی گیہون کا بھوسہ اور شلغم اور کرنب اور شیح اور نمام اور مرزنگوش اور حلبہ اور تخم کتان جو کچھ کہ میسر ہو اُسکے مطبوخ مین ہاتھ پانون رکھین اور دھوئین اور مطبوخ گرم ہونا چاہیے اور فقط گرم پانی بھی مفید ہی اور جب اُس مطبوخ کے اندر سے اطراف نکالین روغن ملین اور عدس باریک کوٹ کر شراب مین پکا کر اُنپر لگائین اور اگر اطراف مین ورم کے بعد سبزی یا سیاہی آجائے چاہیے کہ اُس جگہ پر شرط عمیق لگائین اُسکے بعد گرم پانی مین رکھین اور رکھے رہین اور خون نکلنے دین یہانتک کہ آپ ہی بند ہو جائے پھر نکالکر گل ارمنی پانی اور شہد اور سرکہ مین طلا کرین کچھ دیر کے بعد شراب نیمگرم یا پانی اور سرکہ سے ایک دن مین کئی مرتبہ دھوئین تاکہ قرحہ خشک ہو جائے اور شرط کی جگہ مین گوشت بھر آئے اور اگر سیاہ اور سبز ہونے کے بعد اطراف مین عفونت

پیدا ہو چاہیے کہ برگ چقندر اور برگ کرنب پکائین اور روغن گاؤ اور مسکہ مین ملا کر وہان رکھین اور یہی ضماد کیے جائین جب تک کہ گوشت گندہ اور سیاہ اور سبز گر پڑے اور پاس والے اعضا صحیح اور سالم رہین اور یہ کام لوہے کے استعمال کرنے سے بہتر ہی لیکن جہان کہین کہ اطراف اجزا متعفن کا دور کرنا بدون لوہے کے ممکن نہو ناچار وہان اُسکا استعمال ضروری ہی تاکہ دوسرے اعضا مین فساد نہ پہونچے لیکن نہایت احتیاط چاہیے کہ قطع کرنے مین عصب کے شظایا اور عروق نہ کٹ جائین اور جبکہ گندہ اجزا منقطع ہون خواہ دوا سے یا لوہے سے تب قرحہ کا علاج کرین یعنی مجففات وغیرہ کہ قرحہ کے علاج مین لوازم ہین اور عنقریب گذر چکے استعمال کرین

فصل آگ اور گرم پانی اور گرم روغن وغیرہ سے جل جانیکے بیان مین اور اسمین کئی قسم ہین پہلی قسم حرق النار یعنی آگ سے جلنا جسوقت کہ بدن آگ سے خفیف سا جلے اور آبلہ نہین پڑا چاہیے کہ ایسی تدبیرین کرین کہ اُس جگہ مین سردی پہونچے اور حرارت کی مضرت دفع ہو اور اُسکا طریق یہ ہی کہ ایک کپڑا برف مین سرد کر کے اُسجگہ پر رکھین اور گرم ہونیکے بعد دوسرا رکھین اور تمام سرد دواؤن کا طلا کرنا مفید ہی مثلاً گل ارمنی پانی اور سرکہ مین حل کر کے اور عدس پکا کر اور سیاہی کہ کاجل اور گوند سے بناتے ہین اور جالینوس نوین مقالہ مین کہتا ہی اگر لکھنے کی سیاہی پانی مین حل کرین اور آگ کے جلے ہوے عضو پر طلا کرین اور ایک ساعت رکھین اُسی ساعت نفع معلوم ہوجاتا ہی اور بیضہ کی سفیدی کا ملنا تبرید اور تسکین مین بے نظیر ہی اور وہی یا دودھ کا طلا کرنا مفید ہی اور روغن گل اور سفیدۂ تخم مرغ دونون کو ملا کر اُسپر لگا کر جمادین اور عدس مقشر اور گل سرخ پکائین یہانتک کہ گل جاے پھر آرد جو اور سفیدۂ بیضہ مرغ اور روغن گل مین ملا کر اُسی وقت طلا کرین کہ جلا ہی اور برگ خطمی اور خبازی پانی مین پکا کر کھرل مین ڈالکر اور سپیدۂ ارزیز اور آب کشنیز تر ملا کر مرہم بنائین اور کپڑے پر لگا کر وہان رکھین اور جہان کہین کہ احتراق شدید ہو یعنے بہت ہی جل گیا ہی اور اعضا مین نفاطات یعنی آبلہ پڑ گئے ہین اگر بدن مین امتلا ہی اور قوت قوی فصد کرین تاکہ اور مادہ وہان نہ پڑے اور مرہم اسفیداج استعمال کرین اور اگر اس مرہم سے درد نہ تھمے مرہم نورہ استعمال کرین انتہا آبلہ پڑنے کا یہ سبب ہی کہ کسی سبب داخلی یا خارجی سے مائیت خون سے علیحدہ ہوجائے اور عروق کے اطراف سے نکلکر پوست کے نیچے آجاے پھر اس ضرورت سے پوست جدا ہو کر مائیت کی مقدار پر اُبھر آئے مرہم نورہ چونہ لیکر اُسکو سات مرتبہ پانی مین دھوئین تاکہ اُسکی تیزی بالکل زائل ہو پھر خشک کرین اور روغن گل خام مین یا روغن مورد مین یا روغن کنجد مین ملائین اور طین قیمولیا اضافہ کرین اور جلے ہوے عضو پر استعمال کرین یا پُرانی روئی اُسمین بھر کر عضو پر رکھین اور نورہ اس طریق سے دھویا جاتا ہی کہ نورہ یعنی چونہ سپید لیکر باریک کپڑے مین باندھ دین اور پانی مین کئی دفعہ ہلائین تاکہ اُسکا تفل بیٹھ جائے پھر اُسکا پانی پھینک کر اور پانی اُسمین ڈالین اسی طرح سات دفعہ پانی کو بدلین اور اگر نورہ کو کپڑے مین نہ باندھین اور ویسا ہی پانی مین ڈال کر کچھ دیر رکھین اور وہ پانی بدل کر سات دفعہ پانی بدلین جیسا کہ گذرا اُسکو دھوئین مضائقہ نہین مرہم کہ یہی تاثیر رکھتا ہی مرغون کے پانوٗن کی راکھ خاکستر نمک درائی چانول کا آٹا سپیدۂ ارزیز ان چارون چیزون کو ایک جگہ پیسکر بیضہ کی سفیدی اور روغن بنفشہ مین ملائین اور استعمال کرین اور یہ جو خصوصیت کی گئی کہ مرغی کے پانوٗن کی خاکستر ہو مرغ کی نہو اسکا سبب یہ ہی کہ مرغ کے اعضا مین ایک رطوبت بورقی تیز اور لذاع ہوتی ہی دوسری قسم حرق دہن حار کے بیان مین یعنی گرم روغن سے جلنا علاج جو نسخے مراہم کہ آگ جلنے مین مذکور ہین روغن گرم کے جلنے مین بھی کفایت کرتے ہین اور یہ دوا مخصوص ہی

سپیدۂ بیضہ مین کچھ ایک ریت اور سفیدہ ملائین اور شیشے مین ڈال کر ہلائین تاکہ یکسان ہوجاے اور طلا کرین تیسری قسم گرم پانی سے جلنا علاج جبتک
کہ آبلہ نہین پڑا چاہیے کہ ماء الرماد یعنی راکھ کا پانی یا ماء الزیتون تلخ عضو پر ڈالین اور ایک کپڑا سرد کر کے وہان رکھین اور جو کچھ کہ حرق النار مین بیان کیا گیا
کام مین لائین اور آبلہ پڑنیکے بعد مرہم نورہ استعمال کرین اور سب دواؤن سے زیادہ مخصوص ہی کہ جو کی خاکستر زردۂ بیضہ مین ملائین اور حارث بن کلدہ ثقفی کہ
جناب رسالتماب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین مکہ والون مین سے طبیب تھے اُنکا دستور تھا کہ جو کوئی پانی سے جلتا تھا جو کی راکھ کو
انڈے کی زردی مین ملاکر اُسپر رکھتے تھے ماء الرماد کی ترکیب رماد یعنی راکھ لیکر اُسکو پانی مین ڈالین اور کچھ دیر کے بعد وہ پانی صاف اُتار لین پھر
اور خاکستر اُسمین ڈالین اسی طرح تین دفعہ یا پانچ دفعہ خاکستر تازہ اُسمین ڈالین پھر اُس پانی کو استعمال کرین اور وہ پانی بلا سوزش خشکی اور قبض کرتا ہی
چوتھی قسم احتراق صواعق کے بیانمین یعنی بجلی سے جلنا علاج جو کچھ حرق النار مین گذرا کام مین لائین فائدہ دخان کہ زمین سے اُٹھتا ہی اور ابر
مین جا ملتا ہی اور وہان اُسمین سردی آجاتی ہی اور اُسکی کثافت سے نیچے کو آتا ہی اور ابر کو پھاڑتا ہی حرکت قوی اور اصطکاک کے زور سے گرم ہوکر
رگڑنا ۱۲
مشتعل ہوتا ہی سو وہ آواز کہ اُس سے نکلتی ہی اُسکو رعد بولتے ہین اور اُس سے وہ روشنی کہ کود کر نکلتی ہی اور جلد بجھ جاتی ہی اُسکو برق کہتے ہین وہ دخان
مشتعل کے لطیف اجزا ہین اور دخان مشتعل مین سے کثیف وہ ہی کہ ہوا مین سرد نہوا اور زمین پر گرے اُسکو صاعقہ بولتے ہین اور وہ دخان مذکورہ مین سے
بہت کثیف ہوتی ہی کہ ارضیت کے سبب اپنے کرہ کی طرف اُلٹ کر آتی ہی اور اسکا خاصہ ہی کہ جس چیز پر گذرتی ہی اپنی ناریت سے اُسکو جلاتی ہی اور فنا کرتی ہی
لیکن اگہ وہ گرتی ہی اور کچھ اُسکی لپٹ اور گرمی آدمی پر اور دوسرے حیوانات پر پہونچتی ہی بدن جلتا ہی اور اسی کی تدبیر لکھی گئی اور نہین جس چیز پر کہ گرتی ہی
اُسیوقت جڑ سے اُکھاڑتی ہی چنانچہ ظاہر ہی حکایت سن گیارہ سو مین کرناٹک کے ملک مین ایک ہاتھی کے متصل بجلی گری اُسکا تمام پوست جل گیا اور
وہ مرگیا اور جہان کہ گری تھی وہان بہت بڑا غار کھل گیا اور جو حیوانات اور آدمی کہ اُسکے قریب تھے سلامت رہے اور ایک اور شخص کہ اُس جگہ سے
ایک تیر کی مار پر خیمہ کے اندر بیٹھا تھا بجلی کے گرتے ہی اُسکی گردن سے کمر تک حمائل کی طرح سینہ اور پشت کی طرف جلتے ہوے آبلے ایکبار پیدا ہوے اور
حال یہ ہی کہ اُسکی تابش سے اُسجگہ کوئی صدمہ نہین پہونچا اور ہر چند کہ فصد کھلواتا تھا اور مسہل پیتا تھا اور سرد دواؤن کا استعمال کرتا تھا کچھ فائدہ نہ پاتا تھا
اور اسی عارضہ مین تین برس کے بعد مکان اصلی کو چلدیا پانچوین قسم احتراق من الشمس کے بیان مین یعنی آفتاب مین جلنا کبھی نرم پوست والا آدمی
بہت گرم آفتاب مین چلتا ہی اس سبب سے اُسکا پوست جل جاتا ہی علاج مرہم کافوری اور مرہم سرکہ استعمال کرین چھٹی قسم احتراق الجلد من عسل البلادر یعنی
بھلانوہ کے شہد سے پوست جل جاے علاج پچھنے لگائین اور حجامت کرین تاکہ وہ زرداب کہ احتراق کے سبب خون سے جدا ہوا ہی نکل آئے اور بسیاہی
تیز مادہ کہ جلن اور الم کے سبب اسطرف جھک رہا ہی نکل جائے اُسکے بعد مرہم خل یعنی سرکہ کا مرہم استعمال کرین تاکہ قرحہ جلد خشک ہوجاے ساتوین قسم
احتراق اللسان من النورہ یعنی زبان چونہ سے جل جائے اکثر پان کھانے مین چونہ کی زیادتی سے زبان جلجاتی ہی چنانچہ یہ اکثر ہندوستان مین پیش
آتا ہی علاج لعاب اسبغول وغیرہ سے مضمضہ کرین اور روغن بادام اور روغن اخروٹ ملین اور اگر اُنکے روغن موجود نہون اُنکے مغزیات کا چبانا
بھی وہی عمل کرتا ہی اور جبتک کہ زبان اچھی نہو پان نکھائین اور سخت اور کھر کھری چیزون کے چبانے سے اور تیز اور شور چیزونکے کھانیسے پرہیز کرین

فصل جراحات یعنی زخمون کے بیان مین اسمین کئی مقالے ہین **مقالہ جراحت اور اُسکے اقسام اور جراحات مجوف اور غیر مجوف کے بیان مین** اور اُن اعضا کا ذکر جن مین زخم کی برداشت نہین اور زخم کے آتے ہی ہلاکت کی نوبت پہونچتی ہی جاننا چاہیے کہ جراحت اُس تفرق اتصال کو کہتے ہین کہ گوشت مین واقع ہو اور ابھی اُسمین پیپ نہ پڑے کیونکہ پیپ پڑنیکے بعد قرحہ کہلاتا ہی اور بعضے گوشت کے علاوہ اور چیز کے تفرق اتصال کو بھی جراحت بولتے ہین اور اول مشہور ہی اور جراحت کے اقسام یہ ہین صغیر کبیر بسیط مستوی الشفاۃ غائر منفصل المضغہ مرکب نافذ باطن غیر نافذ جراحت الراس جراحت البطن جراحت العصب جراحت العروق اور جان رہے اگر دل مجروح ہو مہلت نہین دیتا موت اُسکے زخم کا نشان ہی اور دماغ بھی جراحت کا کمتر متحمل ہوتا ہی اور اُسکے زخم کا نشان عقل مین اختلاط آنا اور گردہ اور مثانہ اور امعا دماغ کے جراحت کے حکم مین داخل ہین اور بول کا آنا مثانہ کے جراحت پر اور براز کا آنا امعا کے جراحت پر دلالت کرتا ہی اور جگر کا جراحت مخوف یعنی خوفناک لیکن اُسمین سلامتی کی امید بھی رہتی ہی اور عصب کا جراحت اور طرف عضلہ کا جراحت خوفناک ہوتا ہی رنگ کے متغیر ہونے اور قوت ساقط ہونے سے اور غشی اور اختلاط عقل اور تشنج سے پہچانا جاتا ہی اور شکم کا جراحت کہ اندر کی طرف نفوذ کرے خوفناک ہوتا ہی اور تہوع یا فواق یا اسہال اُسکو لازم ہی اور سینہ اور فضاے صدر کا زخم کہ نافذ ہو خوفناک ہی اور اُسکا نشان اُس جگہ سے ہوا کا نکلنا اور حجاب کا زخم خوفناک ہوتا ہی اور ضیق النفس اُسکا خاصہ ہی اور معدہ کا جراحت مجوف اور کھانیکا نکل آنا اُسکو لازم اور جو نسا زخم کہ ان اعضا کے سوا کسی اور عضو مین پڑتا ہی سلامتی کی امید اُسمین زیادہ ہوتی ہی **مقالہ جراحت صغیر کے بیان مین** کہ بسیط اور مستوی الشفاۃ ہو اور غائر نہو صغیر کو چھوٹا کہتے ہین اور بسیط وہ ہی کہ درد با فراط اور مواد کے انصباب سے اور سوء مزاج اور سوء ترکیب سے خالی ہو اور مستوی الشفاۃ وہ ہی کہ اگر زخم کو ملائین اُسکے کنارے آپس مین خوب ملجائین اور فاصلہ نرہے **علاج** جو ایسا زخم ہو اُسکی تدبیر یہ ہی کہ اُسکو دیکھین اگر تازہ اور خون آلودہ ہی فی الفور اُسکو ملا کر دو رفادہ یعنی گدیان مثلث اُسکے دونون طرف رکھکر رباط ذی راستین یعنی دو سری پٹی باندھ دین چنانچہ دونون کنارے آپس مین چپک جائین رفادہ مثلثین کی شکل  رباط ذی راستین کی صورت  اور بندش مین احتیاط کرین کہ نہ تو بہت سُست ہو نہ بہت چست کیونکہ سست بندش سے زخم کے کنارے خوب نہ ملینگے اور سخت باندھنے مین ورم کا خوف ہی اور ایسا ہی اس بات کی احتیاط کرین کہ زخم مین روغن یا بال وغیرہ اجسام غریبہ مین نہ پڑین اور اگر پڑین اول اُنکو نکال لین اُسکے بعد جراحت کو باندھین کیونکہ اگر اُنمین سے کوئی چیز اندر رہجائیگی تو زخم کے التحام کو مانع آئیگی اور اگر تازہ نہو اور دو دن یا تین دن اُسپر گذرین لیکن پیپ نہ پڑے تو چاہیے کہ اول کسی کھر کھری چیز سے کہ عریض ہو جراحت کے اندر خراش کرین تاکہ خون آلودہ ہو جائے پھر اُسی طریق سے کہ مذکور ہوا ہی اُسکو باندھ دین سوا اس تدبیر سے تین دن مین اچھا ہو جاتا ہی دوا لگانے کی حاجت نہین پڑتی **مقالہ جراحت کبیر اور غائر کے بیان مین** یعنی بڑا اور گہرا ہو چنانچہ اگر اُسکو جمع کرین اگرچہ کنارے آپس مین ملجائین مگر اُسکے گہراؤ مین گڑھا اور خلو رہے **علاج** ایسے زخم کی تدبیر یہ ہی کہ اُسمین ذرور ملحم چھڑکین اور زخم کے گرداگرد نرد کہ ایک کب دوا ہی اور صندلین کا سنی یا کشنیز کے پانی مین طلا کرین تاکہ مادہ وہان نہ پڑے اور صندل خشک باریک پیسکر فقط اُسی کو گدی پر چھڑک کر اُسکو ایسی طرح پر باندھ دین کہ زخم سے خون کے نکلنے کو مانع ہو اور صندل کو رفادہ پر خشک ڈالنا اور عصارات مین نہ ملانا اسواسطے ہی کہ جراحت کو تر رکھے

کیونکہ یہان تخفیف مطلوب ہی **فائدہ** جہان کہین کہ بدن مین خون زیادہ ہو اور زخم سے بہت نہین نکلا اور کوئی امر مانع نہین ہی کہ خون کم کرنیکے لیے فصد کرین اور جو کچھ خون کو بڑھائے مثلاً گوشت اور مٹھائی اُس سے منع کرین اور شارح نے اس مقام مین لکھا ہی کہ گوشت اور مٹھائی سے بچین تاکہ بدن مین خون زیادہ نہو کیونکہ زخمی عضو کا حصہ زیادہ پہونچیگا اور وہ ضعف کے سبب اُسمین خوب تصرف نہ کرسکیگا سو وہ فاسد ہو کر پیپ اور میل بنجائیگا اور عضو مین ورم لائیگا اور ذرور ملحمہ کا عمدہ نسخہ یہ ہی دم الاخوین دو حصہ اور مرا اور صبر اور کندر ہر ایک ایک حصہ **انتباہ** جہان کہین کہ زخم کے کنارے بندش سے نہ ملین چاہیے کہ ابریشم کے دھاگہ سے سی دین اور ہر بخیہ اور ٹانکے مین ایک گرہ لگائین جیسا کہ مشہور ہی اور اُسکے اوپر ذرور مذکور چھڑکین اور جسوقت کہ جراحت ورم کر آئے انار ترش شراب مین پکائین اور کوٹ کر وہان ضماد کرین تاکہ ورم موقوف ہو اور درد تھم جائے اور جو نسا زخم کہ بدن کے عرض مین آتا ہی اکثر اُسکے کنارے نہین ملتے **مقالہ جراحت منفصل المضغہ کے بیان مین** یعنی وہ زخم گہرا جسمین گوشت کا ٹکڑا گر پڑے اُسکا خاصہ ہی کہ زخم کے کنارے نہین ملتے اور اُسکی فضا مین رطوبات صدیدی اور میل جمع ہوتے ہین **علاج** ایسے زخم کی تدبیر یہ ہی کہ جو چیز کہ رطوبات کی تخفیف اور وسخ کی تقطیع بالعدل کرتی ہی مثلاً کندر صبر زراوند ایرسا اقلیمیا نقرہ توتیا ذرور بنا کر استعمال کرین اور موم روغن مین نہ ملاوین کیونکہ ادویہ مجففہ مین روغن اور موم کا داخل کرنا تجفیف سے اور اُسکے کمال سے مانع آتا ہی اور جب ذرور کو زخم مین ڈال دین اُسپر پٹی باندھ دین اور بندش کی ابتدا گہراؤ کی جگہ سے کرین اور اُسجگہ سے مضبوط باندھین اور اُسکے مُنھ کے پاس کچھ سست اور ڈھیلا رکھین اور گہراؤ کی جگہ سخت باندھنے کا نفع یہ ہی کہ زخم کے اطراف قعر مین جسقدر ممکن ہو ملجائین اور دواے ملحم ثابت رہے اور جو کچھ کہ میل اُسکے اندر موجود ہو خوب نچڑ جائے اور اوپر کیجانب آجائے اور زخم کے مُنھ کو سست باندھنے سے یہ فائدہ ہی کہ زرد آب فراغت سے نکلتا رہے اور اسی غرض سے بہتر یہ ہی کہ زخمی عضو کو ایسی طرح پر رکھین کہ زخم کا مُنھ نیچے کی جانب رہے اور اُسکا قعر اوپر کی جانب تاکہ زرد آب آپ ہی بہتا رہے اور جالینوس نے لکھا ہی کہ مین نے بہت سے ایسے زخمون کو اچھا کیا ہی جنکا قعر رانون کے قریب اور مُنھ رانون کے نزدیک تھا اسطرح پر کہ مین نے ران کو ایسی طرح پر کھڑا کیا کہ قعر اوپر اور مُنھ نیچے رہا اور اسی طرح مین نے ساعد اور ہتھیلی وغیرہ کو اسی طرح پر اونچا رکھا کہ ہر وقت زخم کا مُنھ نیچا رہا اور چاہیے کہ پرانی روئی پرانے روغن مین بھر کر زخم مین رکھین اور سر نو بدلتے رہین تاکہ اُسکا میل اور زرد آب خشک ہو جائے اور اگر فقط روئی کو بدون روغن کے کام مین لائین بہتر ہی اور جب زخم پاک ہو جائے مراہم اور ذرورات کہ گوشت بھر لائین استعمال کرین اور ذرور اور مراہم ملحمہ قروح کی فصل مین مفصل لکھے جائینگے اور ملحم کے معنی گوشت بھرنے والا اور گوشت بھر آنیکے بعد ادویہ مدملہ استعمال کرین مثلاً مردار سنگ اور شیح سوختہ اور برگ سوسن اور ہلیلہ اور مازو اور گلنار اور صبر اور زرد چوبہ وغیرہ کہ بلالذع زخم کو خشک کرتے ہین اور مدمل اُسکو کہتے ہین کہ زخم کے سطح کو خشک اور سخت کردے تاکہ اُسپر خشک ریشہ ہو جائے اور جبتک کہ پورا گوشت نہ بھر جائے صدمات اور آفات سے زخم کو بچائین **فائدہ** رگونکے زخم مین اور عورتون کے رحم مین وہ دوائین مدمل استعمال کرین جنمین ہلکی سی خشکی ہو جیسے مردار سنگ اور شیح سوختہ اور سخت ابدان کے زخم مین قوی التجفیف استعمال کرین مثلاً مازو اور گلنار اور صبر **مقالہ جراحت مرکب کے بیان مین** وہ اسطرح پر ہی کہ کسی مرض یا عرض کے ساتھ مرکب ہو مثلاً بدن کا سوء مزاج یا بدن کا امتلا یا ورم یا درد شدید اُسکے ساتھ شریک ہو یا ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا کوئی رگ یا کوئی پٹھا کٹ گیا ہو یا گوشت فاسد ہو گیا ہو **علاج** ایسے زخم کی تدبیر یہ ہی کہ اول اُن امراض اور حادثات کو مناسب چیزون سے زایل

کرین اُسکے بعد زخم کا تدارک کرین جیسا کہ لکھا گیا **فائدہ** سوء مزاج مین تبدیل ور امتلا مین تنقیہ کرین اور جہان کہین کہ ہڈی ٹوٹے یا رگ اور پٹھ کٹ جائے یا عضو ورم کر آئے اُن چیزون سے کہ ہر ایک اپنے اپنے مقام مین مذکور ہین تدارک کرین اور درد شدید کو ساکن کرین اور جہان کہین کہ گوشت فاسد ہو جائے اُسکا دور کرنا واجب سمجھین سو درد کی تسکین کے لیے مخدر دوائین مثلاً افیون اور بیخ اور بیخ تفاح وغیرہ ضماد کرین اور اگر ایک انار شیرین لیکر شراب مین پکا کر ضماد کرین بالخاصیت درد کو تھماتا ہی اور جسوقت کہ ورم کا زائل کرنا بھی ضروری ہو انار ترش شراب مین پکا کر استعمال کرین اور مردار گوشت کے دور کرنیکے لیے چاہیے کہ کاسنی اور عنب الثعلب اور خطمی کی شاخین کوٹ کر روغن گاؤ روغن بنفشہ ملا کر ضماد کرین تاکہ فساد ساکن ہو جائے اور سیاہی گر جائے اور جب زخم کا مزاج اصلاح پر آئے اور فساد کا پھیلنا موقوف ہو جائے مرہم زنگار لگائین تاکہ مردار گوشت کو کھائے اور زخم کو سیاہ اجزا سے پاک کردے **مقالہ جراحت الراس کے بیان مین** یعنی سر کا زخم اور جو ایسا زخم سر پر آتا ہو کہ اُس سے سر کے استخوان بھی ٹوٹ جاتے ہین اُسکو شجہ کہتے ہین شین کے فتحہ سے اور شجاج اُسکی جمع **علاج** اگر ہڈی نہین ٹوٹی ذرور ملحم کہ صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین اور اقاقیا سے بنائین اُسپر ڈالین اور اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو واجب ہو کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے ریزے نکالین پھر مرہمون سے اچھا کرین اور ذرور مذکور باوجودیکہ گوشت جماتا ہو ہڈیون کو بھی جوڑتا ہو اور جو ایسا زخم دماغ مین آتا ہو اُسکو آمہ کہتے ہین **مقالہ جراحت البطن کے بیان مین** یعنی پیٹ کا زخم اُسکو جائفہ بولتے ہین اگر جوف مین پہونچے سو جسوقت شکم پر زخم لگے اور امعا اور ثرب باہر آجائین **علاج** یہ ہو کہ اُسیوقت امعا اور ثرب کو اندر ہٹائین اور شکم کی جلد کو سیین اور اگر امعا سردی اور ہوا کے لگنے سے پھول جائین اس سبب سے اندر کی جانب نہ جائین اور انکو ہٹانا دشوار ہو چاہیے کہ انکو گرم شراب سے دھوئین یا اسفنج گرم شراب مین بھر کر امعا پر تکمید کرین تاکہ انکا نفخ زائل ہو اور آب کشنیز اور صندل سے اُسکی حوالی کو سرد کرین پھر اُسکے دونون ہاتھ اور دونون پانون پکڑ کر اُٹھائین کہ اُسکی پشت کبڑی ہو جائے اور امعا اندر اندر اُتر جائین اور اگر خود بخود نہ اُترین آہستگی اور نرمی سے اعانت کرین اور جسوقت کہ بیمار کو اس طریقہ خاص سے اُٹھائین چاہیے کہ زخم کی طرف اچھی طرف کی نسبت اونچی رہے اور یہ بات وہان چاہیے جہان شکم کے برابرون مین زخم آیا ہو اور اگر زخم بیچ مین آیا ہو وہان اونچا نیچا کرنے کی حاجت نہین اور جہان کہین کہ حمام میسر ہو بہتر یہ ہو کہ نفخ زائل ہونیکے بعد معتدل سے وقت حمام مین لیجائین اور وہان اُسکے اطراف پکڑ کر اُٹھائین تاکہ حمام کی ہوا سے نرم ہو کر اتر نا آسان ہو جائے اور اگر ان حیلون سے جگہ پر نہ آئین لازم ہو کہ زخم کا مُنھ کچھ ایک کشادہ کرین تاکہ امعا اتر جائین پھر جلد کو سیین **فائدہ** جسوقت کہ ثرب نکل آئے چاہیے کہ اُسکو جلد اندر کرین تاکہ اُسمین تغیر نہ آئے اور اگر جلد اُسکو اندر نہ کر سکین اور دیر تک ہوا مین رہے یا سبزی یا سیاہی اُسمین آجائے اُسکی تدبیر یہ ہو کہ جتنا سبز اور سیاہ ہو گیا ہو اُسکو کاٹ ڈالین اور بعضون کے نزدیک یہ ہو کہ اگر ثرب ایک عرصہ دراز ہوا مین رہے ہرچند کہ سبز اور سیاہ نہوا ہو تب بھی اُسمین سے تھوڑا سا قطع کرنا چاہیے غرضکہ جسوقت ثرب کو قطع کرین اول جون سے بڑی رگ شرائین اور اوردہ مین سے کہ اُسمین ہو اُسکو ابریشم کے باریک دھاگے سے مضبوط باندھ دین جہان کہ اُسمین تغیر نہین آیا پھر جن اجزا مین کہ تغیر آیا ہو اُنکو قطع کرین اور ممکن ہو کہ اول قطع کرین اور قطع کے بعد اُسکی رگونکے سر کو باریک ابریشم سے سی دین اور اس بات سے مقصود یہ ہو کہ اگر رگین بند نہونگی قطع کرنے سے خون جاری ہوگا اور شکم مین جمع ہوگا اور آفات لائیگا اور جس دھاگہ سے کہ شکم کا پوست سیین وہ سختی اور نرمی مین معتدل ہو کیونکہ اگر بہت سخت ہوگا پوست کو پھاڑ ڈالیگا اور بہت نرم ہین ٹوٹنے کا احتمال ہو **مقالہ جراحت العصب**

اور جراحت عضلہ کے بیانمین پہلے مقالہ مین کہدیا ہی کہ شدت کا درد اور دوسرے اعراض اُسکو لازم ہین علاج جو زخم کہ ان اعضا مین آئے چاہیے
کہ اُسکو کئی دن نہ بھرنے دین تاکہ ورم سے محفوظ رہے اور اس بات مین مصروف رہین کہ ورم نہو کیونکہ عصب کے ورم کرنے سے دماغ کے تشنج اور ہلاکت کا خوف
ہوتا ہی اور تدبیر یہ ہی کہ احتیاط رکھین تاکہ سرد ہوا اور سرد پانی اور گرم پانی اور سرد روغن اور بہت گرم روغن اُس عضو پر نہ پہونچے اور ابتدا مین سوا درد کی تسکین
کے اور کچھ نکرین اور اُسکا یہ طریق ہی کہ روغن زیت یا روغن گل یا روغن کنجد نیمگرم کرین اور ایک کپڑا اُسمین بھر کر زخم پر رکھین اور روغن نیمگرم چاہیے کہ مائل بہ گرمی
ہو اور تمام عضو کو اُس روغن سے تر رکھین اور زیت الانفاق یا روغن آس اور روغن گل کا موم روغن بنائین اور زخم پر لگائین اور اگر بیمار کا مزاج خشک
اور بدن کا گوشت سخت ہو کچھ ایک افیون بھی اُس موم روغن مین داخل کرین اور جو بہت مرطوب مزاج ہین مثلاً لڑکے اور عورتین اُنکے لیے علک البطم
باریک پیسکر کچھ ایک زیت مین ملاکر زخم پر ڈالنا نفع کرتا ہی فائدہ انفاق کچے زیتون کو کہتے ہین اور روغن کہ اُسمین سے نکلتا ہی اُسکو زیت الانفاق کہتے
ہین جسوقت کہ عصب مین ورم ہو آرد باقلا آرد نخود آرد کرسنہ آرد ترمس آرد جو سکنجبین مین جو بہت ترش نہو ملاکر ضماد کرین اور اگر حرارت کی شدت ہو یہ مرہم استعمال
کرین کندر توبال نحاس قنہ زیت موم سرکہ زاج ہر ایک کو مقدار مناسب لین اور زاج نہایت کم ملائین اور سب دواؤن کو سرکہ مین بہت باریک پیسکر کھرل
مین ڈالین اور خوب ملائین کہ یکسان ہو جائے اور جب اس مرہم کو زخم پر لگائین ایک صوف کا ٹکڑا سرکہ اور زیت مین بھر کر اُسکے اوپر رکھین بشرطیکہ
حرارت کی شدت ہو اور عفونت سے بچائین تاکہ عضو فاسد نہو اور اگر زخم کا مُنھ تنگ ہو اُسکا مُنھ کشادہ کرین تاکہ اُسمین میل نہ ٹھہرے اور عفونت نہ پیدا
ہو اور چاہیے کہ پٹھے کے زخم کو رات دن مین دو بار کھولین خاصکر اگر کچھ سوزش اور درد کی تکلیف ہو اور جسوقت کہ عصب مین تشنج آئے مناسب یہ ہی
کہ کھینچے ہوے پٹھے کو جلد قطع کرین تاکہ دماغ تشنج سے اور مریض ہلاکت سے محفوظ رہے اور عصب کے قطع کرنیکے بعد اُس جگہ پر اور اُسکے گرد روغن سے
تکمید کرین خاصکر روغن بنفشہ سے اور پشت اور گردن کے مہرون کو اور سر کو روغن بنفشہ اور مرغی کی چربی سے چکنا رکھین **مقالہ جراحت العرق کے
بیانمین** یعنی رگ کا زخم جسوقت کہ رگ کے اوپر زخم آئے خواہ ورید پر یا شریان پر اور اُس سے خون جاری ہو چاہیے کہ خون کو بند کرین اور جان لین کہ بڑی
شریان اور بڑی ورید کا خون بند ہونا مشکل ہی اور چھوٹی شریان کا مثلاً سر کی شریان کا آسان ہوتا ہی اور شریان کے خون کا نشان یہ ہی کہ رقیق اور ارغوانی
رنگ ہوتا ہی اور اُچھلکر نکلتا ہی اور اُسکے بہت کم نکلنے سے بہت سا ضعف ہوتا ہی اور خون بند کرنیکا طریق یہ ہی کہ ایک کپڑا گلاب اور سرکہ مین بھر کر زخمی رگ کے
اندر لیجائین اور زخم سے کچھ اوپر بہت سرد دوائین طلا کرین تاکہ خون کے انصباب کو مانع ہو اور رگون کا مُنھ بند ہو جائے اور جو کچھ کہ اُسکے اندر ہی غلیظ ہو کر
جم جائے اور اگر ممکن ہو زخم کی جگہ سے اوپر پٹیون سے باندھین نہ بہت سُست اور نہ بہت چست تاکہ مجاری اُسمین ملجائین اور درد نہو اور یہ بات پوشیدہ
نہین کہ سخت باندھنے سے درد پیدا ہوتا ہی اور اوپر سے مادہ کھنچ آتا ہی اور سُست باندھنا روک نہین سکتا سو بہتر یہ ہی کہ متوسط رکھین اور جہان کہین کہ بدن
مین امتلا ہو اور کوئی امر مانع نہو بہتر یہ ہی کہ اول خون کو فصد اور حجامت سے جانب مخالف مین کھینچین تاکہ جلد بند ہو جائے اور صمغ بلاط کا ضماد کرنا اور
جلی ہوئی مٹی کہ کمہار کے آوے مین سے اُسیوقت نکلے باریک کرکے اُسکو چھڑکنا اور انفیح نرم بناکر بھرنا خون کے بند کرنے مین مخصوص ہی اور آرد کرسنہ
اور دم الاخوین اور صبر اور مازو سوختہ سرکہ مین بجھا ہوا اور چکی کا غبار اور جبسین کوٹ کر حریر مین چھان کر بیضہ کی سفیدی ملاکر اور خرگوش کے بال

اسمین بھر کر زخم مین رکھین اور مکڑی کا جالا ہی فقط زخم مین رکھین اور صمغ عربی دم الاخوین اور انزروت اور کندر صمغ کے پانی مین ملا کر طلا کرین اور جاننا چاہیے کہ اگر زخم شریان مین ہو جب کہ اسپر دوا رکھکر باندھین چاہیے کہ ایک ہفتہ نکھولین بلکہ دس دن تک اور عضو کو آرام سے رکھین تاکہ گوشت جم آئے اور جہان کہین کہ ان دواؤن سے خون بند نہو چاہیے کہ بن بجھا چونہ راکھ کے ساتھ باریک پیسکر زخم مین رکھین کہ یہ داغ کے برابر ہی اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے چاہیے کہ جو کچھ گوشت اور پوست اس زخمی رگ کے اوپر ہی اسکو لوہے کے آلہ سے رگ سے علیحدہ کرین اسکے بعد رگ کو صناروں سے اٹھائین اور ابریشم کے دھاگہ سے رگ کو دونون طرف باندھ دین پھر جس جگہ سے کہ زخمی ہی کاٹ ڈالین اور اسکو جدا کر دین اور ادویہ کا ویہ مثلاً آہک آب نارسیدہ اور زاک وغیرہ باریک کرین اور اسمین بھر کر باندھ دین اور نہ کھولین جبتک کہ گوشت جم آئے اور زخم ہر طرف سے ملجائے اور جہان کہین کہ رگ کو قطع کرنا ممکن نہو سونیکا آلہ آگ مین سرخ کر کے داغ دین اور گہرا دین تاکہ زخم کے عمق مین پہونچے اور مطلب حاصل ہو کیونکہ اگر داغ زخم کے عمق مین نہ پہونچیگا کم زور ساکھرنڈ آئیگا اور ذراسی بات مین گر جائیگا اور پہلی آفت سے بڑی بلا مین مبتلا کریگا **فائدہ** صمغ بلاط کہ اوپر مذکور ہوا وہ ایک مرکب دوا ہی کہ بلوط کی طرح بناتے ہین زخم پر طلا کرنے سے بہتے ہوئے خون کو بند کرتا ہی اور قوی الاثر ہی اور اسکی ترکیب دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ زخام کو سریش مین جو گائے بیل کے پوست کا بنتا ہی ملائین اور بلوط کی صورت گولیان بنائین دوسرے یہ کہ صبر اور مر اور دم الاخوین اور علک اور انزروت اور صمغ عربی ہر ایک ایک حصہ اور بسد اور زاک ہر ایک آدھا حصہ کوٹ کر صمغ عربی کے پانی مین گوندھ کر بلوط بنائین **انتباہ** سرکہ باوجود تبرید اور قبض کے ایک اور بھی نفع کرتا ہی وہ یہ کہ گھسنے والا ہی اور عمق مین آتا ہی اور جراحت مین اسکا استعمال داغ کا قائم مقام ہی اسیواسطے بہتے ہوے خون کو بند کرتا ہی خواہ کسی جگہ ہو

مقالہ اس جراحت کے بیان مین جسمین استخوانکے شظایا ہون علاج زراوند مدحرج ضماد کرین تاکہ استخوان کے ریزے نکل آئین اسکے بعد کندر اور مر شہد مین ملا کر استعمال کرین تاکہ زخم بھر جائے اور ظاہر ہی کہ جبتک استخوان کا ریزہ زخم مین ہوگا زخم نہ بھرے گا اور جہان کہین کہ زخم کے اندر استخوان بوسیدہ اور فاسد ہو جائے اسکا نشان یہ ہی کہ وہان کا گوشت فاسد اور سست ہو جائے **علاج** گندہ گوشت کو لوہے سے یا اکال دواؤن سے دور کرین اور جبتک کہ اسکو دوا سے فنا کر سکین لوہا نہ لگائین کیونکہ کبھی لوہا عصب کے شظایا مین اور عروق کے شظایا مین پہونچتا ہی اور ایک اور آفت برپا کرتا ہی غرضکہ جب گوشت فاسد دور ہو جائے لوہے سے یا دوا سے اور ہڈی نظر آنے لگے چاہیے کہ فی الفور استخوان بوسیدہ کو کسی تیز چیز سے یا سوہان سے چھیل ڈالین تاکہ استخوان صحیح ظاہر ہو اور اگر تمام استخوان گندہ ہو جائے منشار یا مثقب سے یعنی آرہ سے یا برمہ سے اسکو قطع کرین جیسا کہ قروح مین کہا جائیگا اور جب استخوان کو کاٹ کر نکال لین اسکی جگہ کسی حیوان کی شاخ کا ٹکڑا جس قدر اس ہڈی کے برابر ہو بنا کر رکھدین

فصل نشوب النصل والشوک وغیرہ کے بیان مین یعنی بھال وغیرہ اور کانٹا چبھکر رہجانا جسوقت کہ پیکان وغیرہ چبھکر بدن مین رہ جائے چاہیے کہ اسکو باریک سر کے زنبور سے پکڑ کر کھینچ لین اور اسکے بعد مر اور کندر باریک پیسکر زخم مین بھرین تاکہ زخم ملجائے اور اگر پیکان استخوان مین گڑ گئی ہی اور بل کھا گئی ہی اسکو سیدھا کرین پھر اسکو زنبور سے پکڑ کر زور سے کھینچین اور اگر نہ کھنچے سنگ مقناطیس اسپر رکھین تاکہ اسکو کھینچ لائے اور جہان کہین کہ زخم کا منھ بند ہو جائے اور پیکان نظر نہ آئے اور زنبور سے اسکو پکڑ نہ سکین زخم کا منھ کشادہ کرین تا زنبور سے اسکو پکڑ سکین اور اگر کانٹا اور ہڈی اور کانچ کا ٹکڑا بدن مین

چبھ جائے اُسکو زنبور سے کھینچین اور اگر بہت چھوٹا ہی سوئی سے کُرید کر نکالین اور اگر ان حیلون سے نہ نکلے چاہیئے کہ مرخیات مثلاً پیاز نرگس اور اُشق اور بیخ نے شہد مین ملاکر ضماد کرین تاکہ زخم فراخ ہو جائے اور کانٹا وغیرہ آسان نکل آئے اور اگر زخم کو نرم اور فراخ کرنیکے بعد جاذبات مثلاً زفت اور علک البناط اور راتینج اور زراوند ضماد کرین جلد کھنچ آتا ہی

فصل قروح کے بیانمین جاننا چاہیے کہ قرحہ قاف کے فتحہ سے پیپ والے زخم کو بولتے ہین اور جراحت گوشت کے تفرق اتصال کو کہتے ہین خواہ تفرق اتصال کا سبب ارادات خارجی ہون مثلاً تلوار وغیرہ کا زخم خواہ حادثات بدنی مثلاً جراحت کا پھوٹ جانا اور پھنسیون کا پھوٹنا اور قروح کے اقسام بہت ہین ہر ایک کا بیان ایک نوع مین آئیگا پہلی نوع قروح بسیط کے بیانمین یعنی وہ قرحہ اُن عوارض سے جو اندمال کو مانع ہون خالی ہو اگر رطوبت کم ہو اور قرحہ چھوٹا سا ہو چاہیے کہ اُسکو شراب و سرکہ اور ماء العسل سے دھوئین تاکہ اُسمین صفائی اور خشکی آئے اُسکے بعد اُسمین پرانی روئی بھرین اور اُسکے اوپر تھوڑی سی اور پرانی روئی روغن گل مین یا روغن کنجد مین بھر کر رکھین تاکہ چکنائی کے سبب زخم کا مُنھ بند نہو جبتک کہ اندر سے نہ بھر جائے اور ہر روز اس روغن کی روئی مین کمی کرتے رہین تاکہ زخم جلد ملجائے اور ایسے قرحہ خفیف مین بہت خشک دوائین استعمال نہ کرین کیونکہ رطوبت اصلی کے فنا ہونیکا اندیشہ ہی اور اندمال کو بھی مانع آتی ہین اور اگر بڑا قرحہ ہو اور میل سے بھر رہا ہو اور نرم بدن مین ہو مردار سنگ اور زرد چوبہ لیکر دونون سرکہ اور زیت مین ملاکر مرہم بنائین اور استعمال کرین اور اُنمین سے کوئی اکیلی دوا استعمال نکرین کہ ضرر کرتی ہی اور جہان کہین یہ قرحہ بدن مین ہو جو چیز کہ قوی التجفیف ہی اس دوا مین بڑھائین مثلاً مازو گلنار شبت اقلیمیا برگ سوسن اور زنگار بہت کم ملائین اور سخت ابدان سے وہ لوگ مراد ہین کہ مشقت زیادہ کرین جیسے سنار لوہار کسان وغیرہ اور اگر قرحہ غائر ہی تجفیف مین مبالغہ کرین تاکہ جو رطوبت اُسکے قعر مین جمع ہی خشک ہو جائے پھر ذرورات اور مراہم ملحمہ کام مین لائین اور بہت احتیاط رکھین کہ مبادا کہین قرحہ کا مُنھ بند نہو جائے اور اُسکا قعر ویسا ہی رہجائے اور احتیاط کا طور یہ ہی کہ روغن مین روئی چرب کرین اور زخم کے مُنھ پر رکھین نہ ملنے دین اور جبتک کہ اُسکا قعر نہ بھرے جلد کا سطح برابر نہونے پائے اور چکنی روئی اسیواسطے استعمال کرتے ہین تاکہ قرحہ کا مُنھ چھوٹا رہی مرہم بتی پر لگاکر اندر رکھین اور ایسے قرحہ کا بہت ہی خیال رکھین کہ اُسکا مُنھ بند نہو اور احتیاط کا طریق گذر چکا اور جہان کہین کہ بہت گہرا ہی اور رطوبات بہت جمع ہین اس سببسے مجففات کا اثر نہین ہو سکتا چاہیے کہ اُس عضو سے نیچے جہان کہ گہراو کی انتہا ہی چیر ڈالین تاکہ مادہ اس راہ سے بالکل باہر آجائے اور دوا خوب اثر کرے مرہم ملحم مردار سنگ باریک پیسکر سہ چند زیت مین پکائین یہانتک کہ غلیظ ہو پھر اُتار کر کچھ ایک انزروت دم الاخوین قنہ کندر زفت اُسمین ملاکر حل کرین کہ یکسان ہو جائے اور سب مین بہتر ذرور ملحمہ یہ ہی صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین دوسری نوع قرحہ مرکب کے بیانمین یعنی وہ قرحہ جو دوسرے عوارض کے ساتھ مثلاً درد اور گوشت کی سیاہی اور سیلان فضول اور سوء ترکیب سے مرکب ہو اور سیلان فضول سے یہ مراد ہی کہ کسی عضو سے مادہ قرحہ پر گرتا ہو علاج اول عوارض کو دفع کرین جن چیزون سے کہ مناسب ہون اور اُنمین سے تھوڑا سا جراحت مرکب مین بھی بیان کیا ہی اور عوارض زائل ہونیکے بعد قرحہ کے علاج مین مشغول ہون تیسری نوع قرحہ عسرۃ الاندمال کے بیانمین یعنی جو قرحہ کہ دیر مین اچھا ہوتا ہی اور اُسمین فساد زیادہ ہوتا ہی اور اُسکے تیرہ سبب ہین اور ہر ایک کا سبب کے موافق ایک علامت اور علاج ہی اول تو یہ کہ بدن مین خون کم ہو جائے اس سببسے جو

عضو کہ گیا رہا ہو پیدا نہین ہوتا ہو کیونکہ خون ہی کے سبب سے اعضا کا ملنا اور پیدا ہونا ممکن ہو اور یہی وجہ ہے کہ جن اعضا پر گوشت نہین اُنین اور بوڑھے آدمیون کے بدن مین قرحہ دیر کر بھرتا ہو اور خون کم ہونے کی علامت یہ کہ بدن دُبلا اور زرد ہو جائے اور قرحہ مین اور اُسکے حوالی مین خشکی معلوم ہو اور ورم نہو اور سرخی کم ہو علاج قرحہ کے گرداگرد ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملا کرین اور ایک کپڑا گرم پانی مین ڈبو کر تکمید کرین اور جب مالش اور تکمید سے عضو مین سرخی اور پھولا پن معلوم ہو بس کرین کیونکہ اگر سُرخ ہونے اور پھول جانیکے بعد بھی دلک اور تکمید کرین بنا ہوا کام ہاتھ سے جائیگا اور ایسا ہی بہت گرم پانی سے تکمید کرین کیونکہ جسقدر زیادہ کھینچکر آتا ہو اُس سے زیادہ تحلیل ہوگا اور وہ غذائین دین جن سے خون پیدا ہو اور مرہم اسود زفت اور زیت اور راتینج اور شکر اور مغز ساق گاؤ کا بنائین اور استعمال کرین یہ مرہم خون کو جذب کرتا ہو اور گوشت پیدا کرتا ہو دوسرے یہ کہ خون فاسد ہو اسلیے اُس سے گوشت پیدا نہو اور جو کچھ قرحہ والے عضو کا حصہ ہو اُسکا زرداب اور ریم بنجائے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ رنگ مین اور بدن مین فساد ظاہر ہو پھر اگر خون کے فساد کا یہ باعث ہو کہ جگر کا مزاج متغیر ہو گیا ہو تو بدن کا رنگ جگر کی حرارت اور برودت کے موافق سپید اُنگہ سا یا زرد ہوگا اور اگر طحال کے مزاج کا تغیر اس فساد کا باعث ہوا ہو بدن کا رنگ سیاہی مائل ہوگا اور نمش پیدا ہوگا علاج اول فصد کرین تاکہ خون فاسد نکلجائے اُسکے بعد جگر اور طحال کے مزاج کی اصلاح کرین جسطرح پر کہ ہر ایک کے باب مین مذکور ہو تیسرے یہ کہ بدن اور قرحہ والے عضو مین سوء مزاج آکر اُسکی قوت کو ضعیف کرے اس سببسے جو غذا کہ اُس عضو مین پہونچے عضو کی قوت اُسمین پورا پورا تصرف نہ کرسکے اور اُسکا گوشت نہ بنا سکے اور اُسکی علامت قرحہ مین سرخی اور سوزش اور درد کی شدت ہو علاج جون سی رگ کہ اُس عضو کے مناسب ہو کھولین اور جسقدر کہ ضرورت ہو خون نکالین اور تدابیر سرد اور مطفی عمل مین لائین اور مرہم سرد استعمال کرین مثلاً مرہم اسفیداج اور وہ مرہم کہ سرکہ اور مردار سنگ اور زرد چوب سے بنتا ہو اور قرحہ کے گرداگرد طلا اور ملا کرین اور ایک گدی پر صندل خشک باریک ڈالکر قرحہ پر رکھین چوتھے یہ کہ سوء مزاج سرد کے سبب عضو ماؤف کی قوت ضعیف ہو جائے اُسکی علامت یہ ہو کہ رنگ تیرہ ہو جائے اور حرارت کے آثار نہون علاج مزاج کی تسخین کے لیے گرم غذائین کھلائین مثلاً ماء اللحم گرم مصالحہ کے ساتھ اور اُسکے مانند اور مویز اور انجیر کا کھانا نفع کرتا ہو اور عضو پر گرم پانی سے تکمید کرین اور مرہم باسلیقون کہ زفت اور راتینج اور قنہ اور موم اور زیت کا بنائین اور مرہم اسود کہ مردار سنگ کو باریک پیسکر زیت مین پکائین یہانتک کہ سیاہ ہو جائے پھر دوسری دوائین باریک بنا کر اُسمین ملائین مفید ہین پانچوین یہ کہ سوء مزاج تر عضو ماؤف کی قوت کو ضعیف کر ڈالے اُسکی علامت یہ ہو کہ قرحہ کا گوشت نرم ہووے اور اُسمین زرداب اور رطوبت زیادہ ہو علاج ہلیلہ اور تربد وغیرہ سے بدن کا تنقیہ کرین اور خشک غذائین مثلاً طباہیچ بریان اور بھنے گوشت وغیرہ کھلائین اور مرہم قوی التجفیف استعمال مین لائین اُسکی ترکیب مرداسنگ سرکہ اور زیت تیار کرین اور گلنار بازو زرد چوبہ نحاس محرق اسرنج شب اقلیمیا انکو باریک بنا کر ملائین اور مرہم بنائین چھٹے یہ کہ سوء مزاج خشک کے سبب عضو کی قوت سست ہو جائے اور غذا پر تصرف نہ کرسکے اور اُسکی علامت قرحہ مین اور بدن مین خشکی کا ہونا اور رطوبت اور ریم کا کم ہونا ہو علاج نیمگرم پانی اور روغن بنفشہ سے قرحہ کے گرداگرد تکمید کرین اور مرطب غذائین دین مثلاً حریرہ اور چکنا شوربا اور بیضہ مرغ نیمبرشت وغیرہ اور ادویہ قلیل التجفیف مثلاً آرد جو آرد کرسنہ مرغ اور بط وغیرہ کی چربی مین ملا کر قرحہ پر استعمال کرین ساتوین یہ کہ قرحہ کے کنارے پر یا اُسکے اندر گوشت سخت ہو جائے اس سببسے قرحہ کے دونون طرف نہ ملین سو اگر وہ گوشت قرحہ کے مُنھ پر یا اُس سے قریب ہوگا نظر آئیگا

اور اگر قرحہ کے عمق مین ہوگا کسی آلہ کے چھونے سے دریافت ہوگا یعنی جب آلہ اس مین ڈالین معلوم ہوگا کہ کسی سخت چیز پر لگتا ہی **علاج** جہان کہین کہ ممکن ہو کسی کھُر کھُری چیز سے چھیل ڈالین اور اگر بہت غلیظ ہو لوہے کے آلہ سے قطع کرین اور اگر گہرا دبین ہو اور آلہ سے نہ کٹ سکے ادویۂ اکّالہ حادہ مثلاً فلدفیون اور دیک بردیک سے فنا کرین اور فنا کرنے کے بعد مراہم ملحمہ سے اچھا کرین **آٹھوین** یہ کہ قرحہ کے قعر مین استخوان گندہ اور فاسد ہو جائے اس سبب سے اُس مین زرد آب ہمیشہ جاری رہے اور اندمال کو مانع آئے اور علامت یہ ہی کہ قرحہ کبھی تو ظاہر مین اچھا ہو جائے اور چند روز کے بعد پھر زخم ہرا ہو جائے اور زرد آب بے آئے اور صدید رقیق بدبو جاری ہو اور اس قرحہ کا خاصہ ہی کہ جب اُس مین سلائی ڈالین ہڈی تک پہونچے اسواسطے کہ گوشت سُست اور نرم ہو گیا ہی اور شاید کہ ہڈی پر سلائی کی رگڑ کی آواز کان مین پہونچے اور یہ بات اس صورت مین ہی کہ استخوان کا غشاے محیط فاسد ہو کر جدا ہو جاے اور استخوان برہنہ رہ جاے **علاج** اسجگہ مین ہڈی تک شگاف دین اور تیز دوا اُسپر لگائین تاکہ مردار گوشت فنا ہو جائے اور جسوقت کہ تیز دواؤن کے استعمال سے خشک ریشہ ہو جائے روغن نیمگرم اُسپر استعمال کرین تاکہ گوشت گندہ دور ہو جائے اور خشک ریشہ زائل ہو غرضکہ جب گوشت فاسد دور ہوا اور استخوان ظاہر ہو جسقدر کہ گندہ ہو کسی تیز چیز سے یا سوہان سے چھیل ڈالین اور اگر تمام استخوان فاسد ہو گئی ہی وہ سب کاٹ کر نکال لین اور اُسجگہ کسی حیوان کی شاخ مین سے اُسکے برابر بنا کر رکھین اُسکے بعد مرار صبر اور کندر وغیرہ ڈالین تاکہ گوشت پیدا ہو **فائدہ** استخوان کو دو طرح پر قطع کرتے ہین ایک تو یہ کہ باریک آرہ سے کہ کنگھی گرون کے آرہ کی صورت ہو قطع کرین دوسرے یہ کہ استخوان گرداگرد برمہ سے برابر بہت سے سوراخ کرین پھر لوہے کے تیز آلہ سے سوراخون کے بیچ سے ہڈی کا لگاؤ چھڑائین اور نکال لین اور ظاہر ہی کہ جسقدر استخوان فاسد ہی اُسکا قطع کرنا واجب ہی اور قطع کرتے وقت احتیاط کرین کہ برمہ یا آرہ کا سر گوشت سالم مین یا دوسرے اعضاے صحیحہ مین نہ پہونچے اور احتیاط کا طریق کسر اعظم مین بیان کیا جائیگا **نوین** یہ کہ قرحہ عفن اور خبیث ہو اس سبب سے جون ساخون کہ اُسکے حصے مین آتا ہی فاسد ہو کر پیپ بنجائے اور گیا ہوا عضو پھر نہ پیدا ہو اور اُسکی علامت یہ ہی کہ قرحہ سیاہ ہو اور کشادہ ہو جائے اور اُسکا فساد اور عفونت نزدیک کے اعضا مین جلد سرایت کر جائے **علاج** خلط فاسد کے موافق بدن کا تنقیہ کرین مثلاً اگر قرحہ مین لذع اور حرارت ہو اور اُسکے حوالی مین زرد ہو جائے اور زرد رطوبت اُس سے نکلے صفرا کا مسہل دینا چاہیے اور اگر قرحہ کے گرد سیاہی اور سختی ہی اور حرارت کی شدت نہین مسہل سودا اور اگر سیاہی مائل اور ریم سفید جاری ہی بلغم کا مسہل دین اور اگر اُسمین ورم اور سرخی ہی فصد کھولین اور جاننا چاہیے کہ فصد ہر حال مین مفید ہی کیونکہ خون اخلاط سے مرکب ہی اُسکے تنقیہ سے ہر ایک خلط کا تنقیہ ہو جاتا ہی اور ہر صورت مین اُن چیزون سے جو خلط ردی کے مناسب ہون مزاج کی تعدیل کرین اور گوشت فاسد کو گرانے کے لیے اطراف کاسنی اور برگ خطمی اور عنب الثعلب کوٹ کر اور تھوڑا سا گھی اور روغن بنفشہ اُسمین ملا کر ضماد کرین اور جب سُست گوشت ساقط ہو مرہم زنگار اور مسکہ استعمال کرین تاکہ باقی اجزاے فاسد بالکل دور ہو جائین اور گوشت سرخ صحیح نکل آئے اُسکے بعد گوشت جمانے والے مرہمون سے اُسکو اچھا کرین **دسوین** یہ کہ قرحہ ایسے عضو مین پڑے کہ وہان کا گوشت سست اور نرم اور بُرا ہو جیسے استسقا والون کے بدن اور رطوبت اور میل کی کثرت سے اُسمین خشکی نہ آئے اور زخم نہ بھرے **علاج** ادویہ اکّالہ اور مسکہ قرحہ پر رکھین تاکہ سُست گوشت دور ہو جائے اور صحیح اور مضبوط پیدا ہو پھر مدملات سے اچھا کرین **گیارھوین** یہ کہ قرحہ پر کوئی بڑی رگ واقع ہو کہ قرحہ کو ہمیشہ تر رکھے اس سبب سے اندمال

نہوسکے **علاج** فصد کھولین اور مطبوخ افتیمون سے طبیعت نرم کرین اور غذا کی اصلاح کرین اور فصد اور اسہال کے بعد اُس رگ مین بھی جو قرحہ پر آتی ہو فصد کرین اور جو یہ حکم کیا ہو کہ اس رگ کی فصد بعد مین کھولین اسکی وجہ یہ ہو کہ اگر امتلا کی صورت مین اول اسی سے تعرض کرین قرحہ سے زیادہ ایک اور بڑا امر پیش آتا ہو بارھوین یہ کہ جو دوائین اور مرہم کہ استعمال کرتے ہین اُنکا مزاج قرحہ کے مزاج کے موافق نہ آئے مثلاً گرمی مین افراط کرین اس سبب سے بہت مادہ اس عضو کی طرف آنے لگے اور عضو کی قوت اُسمین تصرف نہ کرسکے اور تسخین کے افراط کی علامت یہ ہو کہ دواؤن کے استعمال سے سرخی اور التہاب اور ورم زیادہ ہو **علاج** جو دوائین کہ استعمال مین آتی ہین اُنکو چھوڑ دین اور سرد مرہم استعمال کرین یا سردی مین افراط کیجاوے اس سبب سے عضو کی قوت سُست اور ضعیف ہو جائے اور غذا کو جذب نکرے اور نہ اُسمین تصرف کرے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ قرحہ مین سختی ہو اور سبزی اور سیاہی مائل ہو **علاج** مرہم اسود استعمال کرین یا صفائی مین قصور ہو اور اُسکی علامت یہ ہو کہ قرحہ میل سے بھرا رہے اور برا گوشت نرم اور ڈھیلا اسکے اندر لٹکا رہے **علاج** دوائین قوی التنقیہ مثلاً مرہم اخضر کہ زنگار اور شہد وغیرہ سے بنائین کام مین لائین یا اچھی طرح تجفیف نہو اور اُسکا نشان یہ ہو کہ قرحہ تر اور ڈھیلا رہے اور اُسمین زرد آب زیادہ ہو **علاج** مراہم مدملہ قوی القبض کہ گلنار اور مازو سے بنائین استعمال کرین یا کوئی چیز استعمال مین آئے کہ سوزش اور تیزی کے سبب گوشت گلاکر فنا کرے اور نہ جمنے دے اور اس گلے ہوئے گوشت کو جاہل طبیب زرد آب جان کر ادویہ جلائیہ کو زیادہ قوی کرین اور مرض بڑھتا جائے سو لازم ہوا کہ زرد آب مین اور گلے ہوئے گوشت مین فرق بیان کیا جائے تاکہ ایسی خطا سے بچا جائے اور فرق یہ ہو کہ جو کچھ قرحہ سے نکلتا ہو اگر رقیق اور سرخ ہو اور درد اور سوزش سے آتا ہو جاننا چاہیے کہ گوشت گلکر آتا ہو اور اگر زرد ہو اور میل غلیظ اُسمین ملا ہوا ہو وہ زرد آب ہو اور گوشت کے گلنے کا نشان یہ ہو کہ درد اور ورم اور حرارت زیادہ ہو اور قرحہ ہر روز کشادہ ہونے لگے **علاج** جن دواؤن کا استعمال ہوتا ہو اُنکو ترک کرین اور مراہم نرم کہ اُنمین حدت اور لذع بالکل نہو کام مین لائین تیرھوین یہ کہ بدن مین امتلا ہو اس سبب سے مادہ قرحہ مین آتا ہو اور بھرنے نہین دیتا اور اُسکی علامت یہ ہو کہ بدن مین امتلا اور قرحہ مین رطوبت زیادہ اور جاری رہے اس قسم کے قرحہ کو وضرہ کہتے ہین کیونکہ اُسمین میل بہت ہوتا ہو **علاج** اول مطبوخ ہلیلہ سے بدن کا تنقیہ کرین اور غذا کی تلطیف کرین اور تنقیہ کامل کے بعد ادویہ قوی التجفیف سے قرحہ کا معالجہ کرین **انتباہ** خیرونیہ خاے معجمہ سے ہر ایک قرحہ عسر الاندمال کو کہتے ہین کہ اُسمین بہت بڑا فساد ہو جالینوس نے شرح الفصول مین لکھا ہو کہ یہ قرحہ اُس شخص کی طرف منسوب ہو کہ اول اُسی نے بیان کیا ہو کہ اُسکے بدن مین پیدا ہوا اور وہ خیرون طبیب ہو چوتھی نوع ناصور کے بیان مین یہ لفظ سین مہلہ سے بھی آتا ہو جان لے کہ جونسا قرحہ پرانا عسر الاندمال ایسا ہوتا ہو کہ پھوٹنے کے بعد اُسپر چالیس دن گذر جائین اُسکو ناصور بولتے ہین اور اُسکا خاصہ ہو کہ اندر سے گہرا اور مُنھ مین تنگ اور قعر مین وسیع ہوتا ہو اور اُسکے اندر ہر طرف سے گوشت سخت اور سفید ہوتا ہو اور ہمیشہ اُسمین سے رطوبت جاری رہتی ہو اور درد کم ہوتا ہو اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ اُسکا بہنا موقوف ہوتا ہو اور خشک ہو جاتا ہو اور کبھی اُسکا مُنھ ملکر بند ہو جاتا ہو اور پھر کھل جاتا ہو اور بہتا ہو اور اُسکا جوف کبھی تو سیدھا ہوتا ہو اور کبھی پیچدار اور ٹیڑھا چنانچہ اسمین سلائی نجائے **فائدہ** کبھی ناصور استخوان تک پہونچتا ہو اور اُسکا نشان یہ ہو کہ جب اُسکے اندر سلائی ڈالین صلابت معلوم ہو اور جو رطوبت بہتی ہو وہ رقیق اور لطیف اور زردی مائل ہو اور کبھی پٹھے تک پہونچتا ہو اُسکا نشان یہ ہو کہ سلائی کے ڈالنے سے درد شدید اور اُسکی رطوبت رقیق و لطیف اور سپیدی مائل ہو اور کبھی رباط مین پہونچتا ہو اُسکا نشان یہ ہو کہ سلائی ڈالنے سے درد اور صلابت کچھ نہ معلوم ہو اور رطوبت رقیق اور سپید جاری رہے

ہے

اور کبھی وریدمین پہونچتا ہی نشان اُسکا یہ ہی کہ خون غلیظ بہت سا ناصور سے آئے اور کبھی شریان مین پہونچتا ہی اُسکا نشان یہ ہی کہ خون گرم رقیق اَشقر جاری ہو اور آنکھ کے کوئے کا ناسور کبھی ڈھیلے مین پہونچتا ہی اور سینے کا ناسور کبھی غشا تک پہونچتا ہی جیسا کہ جالینوس نے اُسکی حکایت لکھی ہی غرضکہ یہ ایسا مرض ہی کہ جس عضو مین ہوتا ہی اُسکو فاسد کرتا ہی اور جاننا چاہیے کہ کبھی ایک ناسور کے کئی مُنھ ہوتے ہین اور اس بات کی علامت کہ ایک ناسور ہی اور کئی جگہ سے پھوٹ نکلا ہی یا ہر ایک جدا جدا ناسور ہی اسطرح پر ہی کہ جو رطوبت کہ ہر ایک مُنھ سے نکلتی ہی اگر اُسکا رنگ یکسان ہو جاننا چاہیے کہ ایک ہی ناسور ہی اور اگر اُسکا رنگ مختلف ہی مثلاً ایک مُنھ سے زرد اور دوسرے مین سے سپید آتی ہی جان لین کہ ہر ایک جدا ناسور ہی اور ہر ایک کی اصل علٰحدہ ہی **علاج** اول گلاب مین خاکستر درخت انگور ملاکر اس سے قرحہ کو دھوئین تاکہ زرد آب خشک ہو اور قرحہ میل سے پاک ہو جائے اور اگر زیادہ قوی کیا چاہین دریاے شور کے پانی سے یا صابون کے پانی سے کہ اُسمین کچھ زرنیخ اور نوشادر ملا کر دھوئین اور دھونیکے بعد پرانی روئی شراب مین تر کرین اور ذرور اصفر کہ انزروت اور صبر اور مر اور دم الاخوین اور کندر اور افیون اور زعفران سے بنائین اُسمین بھر کر قرحہ مین رکھین اور اسی طرح کیے جائین جبتک کہ اچھا ہو اور اگر اس تدبیر سے اچھا نہو چیر ڈالین اور گوشت فاسد کہ اُسکے گرداگرد ہی اُسکو لوہے سے یا تیز دواؤن سے دور کرین یہانتک کہ گوشت سرخ نکلے پھر مدملات استعمال کرین اور جان لین کہ ناسور کا چیرنا بہت سخت ہی خاصکر اگر پٹھے کے نزدیک یا عضو شریف کے قریب ہی پانچوین نوع قروح ساعیہ کے بیانمین وہ ایسے قروح ہین کہ جمع نہون یعنی اُنکے اندر ایسی جگہ نہو کہ وہان مادہ جمع ہو اور اُنمین بڑا ریشہ پیدا نہو اور رطوبت اور زرد آب بھی اُنمین سے ہمیشہ نکلے اور اگر یہ رطوبت جلد اور گوشت صحیح پر پہونچے اُسکو بھی فاسد کرے اور اس قرحہ کو تپ لازم ہی کیونکہ عفونت شدید ہی اور شاید کہ خفقان پیدا ہو اور قروح بلخیہ اسی قبیل سے ہوتے ہین **علاج** فصد کرین اور صفرا کا مسہل دین اور تعدیل کے لیے آب انارین اور آب تمر ہندی پلائین اسکے بعد دُردی شراب کئی بار طلا کرین تاکہ اُسکی حدت ساکن ہو اور اُسکا فساد اطراف و جوانب مین نہ پھیلے پھر توتیا اور مردار سنگ اور کاغذ سوختہ اور اقلیمیاے نقرہ اور تراب نحاس اور تراب بوتہ نحاس اور ماميران باریک بنائین اور سرکہ یا شراب ملاکر طلا کرین اور غذا آش غورہ اور سماق اور زرشک اور اسفاناخ مرغ اور بزغالہ کے گوشت مین بنائین **فائدہ** تراب نحاس ایک چیز ہوتی ہی خاک کی صورت کہ جب تانبا گلاتے ہین اُسپر آجاتی ہی اور اُسکو شیشہ گر اور نہیار استعمال کرتے ہین اور قروح کی خشکی اور صفائی کرتی ہی اور اُنکو بھر لاتی ہی اور پھیلنے سے منع کرتی ہی اور تراب بوتہ نحاس وہ مٹی کی کٹھائی ہی جسمین تانبا گلاتے ہین چھٹی نوع قروح متاکلہ کے بیان مین **علاج** فصد کرین اور صفرا کا مسہل دین اور شربت سکنجبین سادہ یا آب انار سے تعدیل کرین اور قرحہ کے گرداگرد جونکین لگائین اور عضو کو سرد پانی مین رکھین یا ایک کپڑا آس کے پانی مین یا گلاب مین ڈبو کر برف مین سرد کر دین اور اُسپر رکھین اور شراب کہنہ مین ملاکر اُسپر رکھین مفید ہی اور یہ ضماد نفع کرتا ہی عدس مقشر پوست انار ترش تخم گل برگ مورد برگ حماض گل ارمنی کوٹ چھان کر سرکہ مین ملاکر ضماد کرین **نوع** برگ بارتنگ اور آرد جو اور برگ زیتون باریک کوٹکر طلا کرنا مفید ہی اور ایساہی برگ حماض شراب مین پکاکر اور اگر انسے اچھا نہو لوہے سے یا تیز دواؤن سے قرحہ والے عضو کو قطع کرین تاکہ اُسکے فساد کا اثر دوسرے عضو اور دل مین نہ پہونچے ساتوین نوع وہ قروح کہ خون سوختہ سوداوی سے جسکو طبیعت نے ظاہر بدن پر ڈالا ہی پیدا ہون اور اُسکی علامت یہ ہی کہ اول بڑی بڑی پھنسیان پیدا ہون بعدہ پھوٹ کر اُنمین زرد آب ہو جائے اور کھرنڈ سیاہ اور خاکستری رنگ بندھ جائے جیسا کہ داغ کا کھرنڈ ہوتا ہی اور اُسکا خاصہ ہی کہ اُنمین درد بہت کم اُٹھے اور اکثر مُنھ پر ہو جاتے ہین **علاج** فصد کرین اور مطبوخ افتیمون اور غاریقون اور ماء الجبن سے سودا کا تنقیہ

کرین اور یہ سفوف سودا کو کم کرتا ہی اور قوی الاثر ہی ہلیلہ کابلی سیاہ افتیمون اسطوخودوس بسفایج گاؤزبان نمک ہندی کوٹ چھانکر سفوف بنائین اور فصد اور اسہال کے بعد جونکین لگائین تاکہ جلا ہوا خون اسی عضو سے نکلے پھر مرہم احمر کہ مردار سنگ اور زرد چوب اور سرکہ اور زیت سے بنائین استعمال کرین فائدہ کبھی سر کی جلد مین سرخ پھنسیان نکل آتی ہین پھر قرحہ ہو جاتا ہی اور شدت سے درد کرتا ہی ایسا کہ آدمی بیقرار ہو جاتا ہی اور اُسکا سبب بخارات غلیظ دمویہ سوختہ ہین کہ قحف کے اوپر کے حجاب کے تلے ٹھہر جائین اور ناریت کے زور سے حجاب کو جلا کر باہر آئین علاج طین جزیرین مثلاً اطراف کاسنی کوٹ کر اور روغن کنجد مین پکا کر ضماد کرین تاکہ جون سے اجزے غلیظ ناری کہ نکلنے والے ہین آسان نکل آئین اور جلد باہر آجائین اور درد نہو اور اگر اس ضماد مین کچھ ایک آرد جو اور خطمی بڑھائین بہتر ہی اور اُسکے بعد مرہم کافوری لگائین تاکہ درد تھم جاسئے اور قرحہ بھر جائے اور مرداسنگ اور توتیا اور برگ حنا اور قنبیل روغن گاؤ مین ملا کر اچھا مرہم ہوتا ہی اور حمام کرنا فائدہ مند اسلیے کہ ابخرۂ غلیظ کو تحلیل کرتا ہی اور اُنکو آسان نکالتا ہی اور تکمید رطب بھی اسی قبیل سے ہی

فصل سقطہ اور ضربہ کے بیان مین یہ کئی طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اُسمین ورم گرم اور تپ اور تفرق اتصال اور نزف الدم شریک نہون علاج جو چیز کہ عضو کو مستحکم کرے مثلاً مغاث اور گل ارمنی اور اقاقیا اور برگ سرو اور صبر اور ماش مقشر آش کے پانی مین ضماد کرین اور اگر اُس جگہ اُسی وقت حجامت مع شرط کرین کلی نفع کرتا ہی دوسرے یہ کہ ورم گرم اور تپ بھی اُسمین شریک ہو علاج فصد کھولین یا حجامت کرین اور گل سرخ اور عدس مقشر اور گل ارمنی اور ماميثا اور صندل اور نوفل ضماد کرین اور تپ کی حرارت جسقدر رہو اُسی کے موافق مبردات دین اور ماش اور برنج اور نخود اور عدس کی غذا کھائین اور جبکہ تپ موقوف ہو عضو کی تقویت کے لیے ریوند ایک حصہ اور مجیٹھ سرخ اور لک منقی اور گل مختوم ہر ایک آدھا جز کوٹ چھان کر دو درم سے چار درم تک نخود کے نقوع مین پلائین اور ضماد کہ اول لکھا گیا اُسکو استعمال کرین فائدہ کسر اور وہن اور خلع مین مومیائی خالص کا کھانا اور طلا بہت ہی نفع کرتا ہی اور باوجود اسکے ضربہ اور سقطہ کے درد کو تھامتا ہی تیسرے یہ کہ سر پر واقع ہو علاج جسوقت کہ سقطہ اور ضربہ قوی سر پر آئے جلد قیفال یا اکحل کی فصد کھولین اُسکے بعد نرم حقنہ سے اور نقوع فواکہ سے طبیعت نرم کرین اور گلاب اور روغن گل اور کچھ ایک سرکہ پکائین اور کچھ ایک عود باریک بنا کر اُسمین ملائین اور طلا کرین اور سلیخہ اور قصب الذریرہ شراب مین ملا کر ایسا ہی مفید ہی اور جب ضربہ یعنی چوٹ آنیکے بعد تین دن گذرین مرغ کا بھیجا کھلائین کیونکہ وہ باوجودیکہ غذا بنتا ہی دماغ کو قوت بھی دیتا ہی اور جو نسا خون کہ اُسکے حجابون سے بہتا ہی اُسکو قطع کرتا ہی چوتھے یہ کہ سقطہ یا ضربہ سینے پر آئے اس سبب سے کوئی اندر کی رگ پھٹ جاسئے اور خون بہنے لگے علاج کہربا گل ارمنی خون سیاؤشان لک ہر ایک برابر کوٹ چھانکر اُسمین سے دو درم لیکر خرفہ کے پانی مین یا نقوع سماق مین پلائین اور اگر ضرورت ہو آدھے چنے کے برابر افیون بڑھائین یا تنہا وہی کھلائین فی الفور خون بند ہو جاتا ہی اور اگر بدن مین امتلا ہو فصد باسلیق کو دوا پر مقدم رکھین پانچوین یہ کہ معدہ پر لگے اور کوئی رگ پھٹ جائے علاج بدن کا تنقیہ کرین اور بسد اور کہربا گلقند مین ملا کر کھلائین اور یہ ضماد کرین اقاقیا گل سرخ مصطگی آس سنبل ہر ایک پانچ پانچ درم زعفران صبر جوز سرو ہر ایک ایک درم آب بارتنگ مین طلا کرین اور سیب اور بہی کا کھانا اور کوٹ کر معدے پر رکھنا مفید ہی چھٹے یہ کہ ضربہ اور سقطہ جگر پر واقع ہو علاج ریوند فوہ ہر ایک پانچ درم لک مغسول طباشیر ہر ایک تین درم کوٹ چھان کر ایک مثقال لیکر گلاب یا عرق کاسنی اور سکنجبین کے ساتھ کھلائین اور اس دوا کو ضماد کرین صندل سفید گل سرخ گل بنفشہ ہر ایک پانچ پانچ درم آرد جو سات درم زعفران ایک درم کافور آدھا درم گلاب اور روغن مین ملا کر ضماد کرین

اور اگر جراحت نہو گل سرخ پانچ درم سنبل اور مصطگی اور دارچینی ہر ایک دو درم آس تین درم لادن دو درم لادن کو روغن گل یا روغن خیرو مین حل کرین اور سب دواؤن کو ملاکر ضماد کرین اور مغاث اور گِل ارمنی اور مورد اجزا برابر اچھا ضماد ہی اور ریوند کو جلاب کے ساتھ کھانا بڑا مفید ہی ساتوین یہ کہ عضلہ پر اٰسے اور عضلہ منفسخ ہوجائے علاج جو رادعات کہ گذرے ہین اول اُنکو ضماد کرین اور اُسکے بعد جب خون گرنا موقوف ہو بابونہ اکلیل تخم کتان زوفائے خشک برگ خطمی برگ پودینہ مرزنگوش کے مطبوخ سے نطول کرین اور آرد جو اور زوفائے تر اور پودینہ کو ہی ضماد کرین **فائدہ** عضلہ کے فسخ سے یہ مراد ہی کہ عضلہ کے بیچ مین تفرق اتصال ہوجائے خواہ طول مین خواہ عرض مین خواہ ایک جگہ خواہ کئی جگہ آٹھوین یہ کہ سقطہ اور ضربہ عصب پر لگے اس سببسے اُس کے بعض اجزا ایک دوسرے سے جدا ہوجائین علاج اول ایسی دوائین طلا کرین کہ درد موقوف ہو اور یہ دوا نفع کرتی ہی آرد ماش دس درم گل ارمنی ساڑھے تین درم صبر زعفران سک ہر ایک ڈیڑھ درم آب باران اور گلاب اور کچھ ایک انڈے ین گل یا روغن سوسن مین ملاکر طلا کرین اور جب مادہ کا عصب پر آنا موقوف ہو ایسی چیز استعمال کرین کہ نرمی لائے اور تحلیل کرے تاکہ وہان کا مادہ تحلیل ہو اور اس باب مین خطمی بنفشہ اکلیل ضماد مین آتا ہی اور روغن نرگس روغن شبت روغن اقحوان کام آتا ہی نوین یہ کہ ضربہ اور سقطہ مفصل پر آئے اور اُسکو سست کرڈالے اور وہن اور وثی اُسمین پیدا کرے علاج روغن گل مفصل پر ملین اور آس باریک پیسکر اُسپر ڈالین اور پٹیون سے باندھین نہ تو بہت کسکر نہ بہت ڈھیلا اور جان لین کہ اثیہ جسکو فارسی مین نہ کہتے ہین اور خرما دو نون کو کوٹکر ملاکر اُسپر رکھین اور باندھ دین اس باب مین بہت مفید ہی اور مفصل کی صلابت اور تکان کو زائل کرتا ہی **فائدہ** کبھی سقطہ اور ضربہ سے عصب مین صلابت اور التوا پیدا ہوتا ہی علاج ایسا ضماد کرین جس سے التوا زائل ہو اور صلابت مین نرمی آئے مثلاً داخلیون یا مقل پانی مین حل کرکے یا بیخ خطمی اور تخم مرو بیفنجنج مین ملاکر یا اشق اور قنہ اور فرفیون روغن زیت مین ملاکر ہر ایک صلابت کی قوت اور ضعف کے موافق کام آتا ہی

فصل مضروب بہ سیاط کے بیان مین یعنی کسی شخص کو تازیانہ اور بید اور لکڑی سے مارین اس سببسے اُسکا گوشت پوست کے نیچے متفرق ہوجائے **علاج** ہاتھ سے یا پانون سے دبائین تاکہ گوشت کے اجزا اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور جب گوشت برابر ہوجائے ایک ٹکڑا کتان کا لین اور اُسکو سرد کرین اور چوٹ کی جگہ پر رکھین اور جب وہ کپڑا گرم ہوجائے بدل ڈالین اور مرہم اسفیداج کا طلا کرنا درد کو ساکن کرتا ہی اور سردی پہونچاتا ہی اور عضو کو سخت اور مضبوط کرتا ہی اور بہت ہی نافع ہی اور عمدہ علاج یہ ہی کہ جب گوشت برابر ہوجائے ایک بکری کو ذبح کرین اور اسی وقت اُسکا پوست جدا کرتے ہی اس عضو پر لپیٹ دین اور جبتک کہ خشک ہونے لگے رکھین اور جالینوس کہتا ہی کہ اگر بکری کی کھال ذبح کرتے ہی نکال کر چوٹ کی جگہ رکھی جائے سب چیزون سے زیادہ مفید ہی یہانتک کہ چوٹ کو ایک رات دن مین اچھا کرے اور جہان کہین کہ چوٹ کے سبب جلد کے خون مردہ ہو اور رنگ جائے چاہیئے کہ روٹی کا گودہ اور سولی کوٹ کر ضماد کرین کیونکہ روٹی کے گودے سے نرمی آتی ہی اور مولی تحلیل اور صفائی کرتی ہی۔

فصل کسر اور خلع اور وثی اور وہن اور وہی کے بیان مین اور اس فصل مین چار قسم ہین پہلی قسم کسر کے بیان مین یعنے ہڈی کا ٹوٹ جانا اور ہڈی کا ٹوٹنا نظر آتا ہی اگر اُسکے اجزا بہت سے جدا ہوجائین اور اگر اُنمین جدائی کم ہی اور استخوان کے اجزا ایک دوسرے سے بہت جدا نہین ہوئے اُسکا نشان یہ ہی کہ جب وہان ہاتھ رکھین اوپر نیچے ہاتھ کو معلوم ہون **علاج** اول نرمی سے اس عضو کو کھینچین تاکہ استخوان کے دونون سرے برابر آئین

اور اُنکو سیدھا کر لائین اور ہر ایک جزو اور ٹکڑے کو اُسکی جگہ لیجائین اور جب عضو صورت اصلی پر آجائے پٹی سے باندھ دین نہ بہت سخت اور بہت نرم کیونکہ بہت سخت باندھنا عضو کے مسام اور مجاری کو تنگ کرتا ہی غذا نہین پہونچتی اور اکثر اگر اُسکے کھولنے مین دیر ہوتی ہی عضو مردہ اور متعفن ہو جاتا ہی اور اس صورت مین اُسکو کاٹنا پڑتا ہی اور سُست باندھنے سے وہ اجزا نہین ٹھہر سکتے کہ شکل طبعی پر جڑ جائین اور اگر اُنمین بعض اجزا آہستہ کھینچنے سے سیدھے اور درست نہون اُنکو ویسے ہی چھوڑ دین اور بہت زور سے نہ کھینچین کیونکہ اُسمین بہت بڑا اندیشہ ہی اور باندھنے کا یہ طریق ہی کہ ایک بڑی پٹی ٹوٹے ہوئے عضو کے موافق لیوین اور اول جس جگہ سے کہ ٹوٹا ہی وہان تین پیچ لپیٹین پھر اوپر کی طرف لپیٹتے ہوے جائین اور ایکدوسری پٹی لیوین پھر اُسکو ٹوٹنے کی جگہ چار پیچ دیکر وہان سے نیچے کی جانب لپیٹتے ہوئے آئین اور اگر کسر عظیم ہی تیسری پٹی بھی باندھ دین اسطرح پر کہ اوپر کیجانب جہان پہلی پٹی کی انتہا ہی وہان سے لپٹینا شروع کرین اور نیچے کی جانب جہان دوسری پٹی تمام ہوئی ہی وہان تمام کرین اور جاننا چاہیے کہ پٹی کو اُسی جگہ پر جہان سے کہ ٹوٹا ہی زیادہ مضبوط باندھین اور اُسکے سوا اور جگہ نرم رکھین تاکہ غذا نہ رُک جائے اور پٹی ہموار ہو اونچی نیچی نہو اور پٹی کا عرض ٹوٹے ہوئے عضو کے موافق چاہیے چنانچہ سینہ اور پہلو کی پٹی ایک بالشت عریض چاہیے یا کم وبیش اور ساعد اور ساق کی پٹی تین انگشت یا چار انگشت اور علی ہذا القیاس اور پٹی باندھنے کے بعد جس جگہ گڑھا رہجائے گدیان رکھین ایسی طرح پر کہ تمام عضو سیدھا اور برابر ہو جائے اور کہین اونچا نیچا نرہے اور عصابہ اور رفادہ نرم پاکیزہ ہو تاکہ عضو کو کوئی صدمہ نہ پہونچے اور گدیان رکھکر تختہ باندھ دین اور اُن تختیون کو عربی مین جبایر کہتے ہین اور جبیرہ اُسکا مفرد ہی اور ہندی مین کھپچیان کہتے ہین اور اُنکو نرم لکڑی سے بنائین مثلاً انار کی لکڑی اور بید کی لکڑی وغیرہ اور ہموار بنائین تاکہ خوب ملجائین لیکن اگر تختہ کو جس جگہ سے کہ ٹوٹے عضو پر آئے وہان سے کچھ ایک پرکار اور غلیظ رکھین بہتر ہی اور تختہ چارون طرف رکھنا چاہیے تاکہ ٹوٹے عضو کی محافظت کرے اور جب جبایر کے باندھنے سے فارغ ہون فصد کرین اگر کوئی امر مانع نہو تاکہ ورم سے امن رہے اور مسہل خفیف سے طبیعت نرم کرین اور تلطیف کی تدبیر کرین اور سب غذا سے بہتر جوزہ مرغ کا مزورہ ہی اور ایک مثقال گل ارمنی جلاب مین کھلانا ٹوٹی ہوئی ہڈی کو سیدھا کرتا ہی اور بہت نفع کرتا ہی اور مومیائی فارسی بھی سریع الاثر ہی اور چاہیے کہ کھپچیون کو دو دن یا تین دن سے پہلے کھولنا نچاہیے مگر جس صورت مین ضرور پڑے مثلاً درد بہت ہو جائے اور پٹی کے نیچے سرخ ہو جائے یا خارش حد سے زیادہ پیدا ہو اس صورت مین لازم ہی کہ کھول ڈالین خواہ کسی وقت کھولین اور کچھ دیر تک ہوا مین رکھین تاکہ بیمار کو راحت ہو اور اگر خارش کی ایذا ہو نیمگرم پانی کہ بہت گرم نہو اُسپر ڈالین تاکہ رطوبت لذاعہ تحلیل ہو اور حدت ساکن ہو اور آرام دینے کے بعد پٹیون کو گلاب اور روغن گل اور سرکہ مین تر کرین اور پھر باندھین اور گلاب وغیرہ کا نفع یہ ہی کہ عضو کو قوت دین اور جون سے فضلات سے لذع اور خارش پیدا ہو اُسکو وہان سے ہٹائین اور کبھی جلد اور گوشت کا رنگ متغیر ہوتا ہی اور پوست اُبھر آئین اور اس سبب سے بند کھولنے کی ضرورت ہو جسوقت کہ ایسا حال ہو تختیان نہ باندھین اور پٹی اور گدی کی بندش پر اکتفا کرین اور جہان کہین کہ سات دن گذرین اور درد اور کوئی دوسرا عارضہ پیدا نہو اور عضو سے حرارت غریبہ بھی زائل ہو چاہیے کہ پٹی کو پہلی نسبت سے کچھ زیادہ سخت باندھین کیونکہ مضبوط باندھنا ٹوٹے عضو کو ٹلنے نہین دیتا اور اُسکی حفاظت کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ اسوقت مین خارش اور ورم کا خوف نہین رہا اور اس صورت مین جبایر کو نہ کھولین مگر چار پانچ دن کے

بعد اور ضمادات جو استعمال کرین اور تغلیظ کی تدبیر کرین یعنی اُسوقت لطیف غذائین چھوڑ کر اغذیہ غلیظ لزجہ کھلائین تاکہ ٹوٹا عضو مضبوط ہو جائے مثلاً کلہ پایہ اور ہریسہ اور اطون گاو وغیرہ اور چانول اور بیضہ مرغ بھی مفید ہو اور ضماد جبریہ ہو عدس مغاث گل ارمنی اقاقیا کوٹ چھانکر آس کے پانی مین ملاکر استعمال کرین ضماد دیگر خطمی سپید اقاقیا گل سرخ گل ارمنی باریک بناکر انڈے کی سفیدی مین ملاکر ضماد کرین اور اگر زیادہ گرم کیا چاہین مرزنجوش اور اکلیل اور برگ سرو ملائین فائدہ مرض کے آخر مین جب کہ وشبند کے پیدا ہونیکا وقت ہوتا ہو پٹی کو سُست باندھین اور ہر بار کی بندش مین زیادہ ست کرین کیونکہ سخت باندھنا وشبند کو دباتا ہو اور اُسکے پیدا ہونیکو مانع آتا ہو اور وشبند کی پیدایش کا نشان یہ ہو کہ پٹی اور گدّی پر خون معلوم ہو خواہ یہ خون بہکر آتے خواہ ٹپک کر اور چھنکر آئے اور جبتک کہ وشبند سخت نہو ہرگز عضو کو حرکت نہ دین کیونکہ حرکت سے ہل جاتا ہو اور اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہو اور ایسا ہی ٹوٹے عضو کو ایک وضع پر نہ رکھین تاکہ اعصاب اور عضلات سخت ہو کر اُسی وضع پر نہ رہجائین اور عضو حرکت نکر سکے بلکہ جب کچھ ایک استحکام معلوم ہونے لگے کچھ ایک حرکت دین یہانتک کہ بالکل صحت ہو جائے اور ایسا ہی تختیون کو جلد موقوف نکرین اگرچہ ہڈی کے جڑنیکا گمان ہو کیونکہ ممکن ہو کہ وشبند مضبوط نہین ہوا اس سبب عضو ٹیڑھا ہو جائے کیونکہ جبائر کے سبب سیدھا رہتا تھا انکا باندھنا موقوف ہوا اور اکثر ہوتا ہو کہ دس دن یا بیس دن جبائر کو باندھے رکھین اور کچھ مضرت نہو لیکن احتیاط بہتر یہ ہو کہ کئی دن مین کھولتے رہین کہ اگر جلد کے رنگ مین اور گوشت کے حال مین تغیر آئے اُسکا تدارک کرین اور صاحب ذخیرہ کہتا ہو کہ جبائر کو پانچ دن سے پہلے نہ کھولین مگر جہان کہین اس بات کا خوف ہو کہ عضو ٹیڑھا ہو جائیگا یا کوئی بڑی آفت پیدا ہوگی اور ٹوٹا ہوا عضو جتنا بڑا ہو اُسی قدر جبائر کو زیادہ مدت تک رکھین اور اس بات کو کان مین ڈال لین کہ عضو ہٹا ہوا اور کھسلا ہوا نرہ جائے اور اگر تختہ کے نہ باندھنے مین کوئی خوف ہو جلد باندھنا چاہیے اگرچہ پہلا ہی دن ہو ابتداءً ٹوٹی ہوئی ہڈی دوبارہ آپسمین مل نہین جاتی مگر لڑکپن مین سو لڑکپن کے بعد اتنی بات ہوتی ہو کہ خالق جل شانہ کے اذن سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے گرداگرد ایک غضروف کا غلاف وشبند کی طرح جم جاتا ہو اور ٹوٹے ہوئے عضو کو مضبوط رکھتا ہو سو بیمار کو لازم ہو کہ جو چیزین خون کو لطیف اور وشبند کے مادے کو تحلیل کرتی ہین مثلاً قوی حرکتین اور مشقت اور جماع اور غصہ اور ہوائے گرم وغیرہ اُنسے پرہیز کرے اور جاننا چاہیے کہ جہان کہین کسر کے ساتھ ورم بھی شریک ہو چاہیے کہ نرد کو بعضے سرد عصارون مین گھسکر طلا کرین اور ایسا ہی کھلا رکھین جبتک کہ ورم زائل ہو اور اُسکو اگر باندھنا چاہین تو بہت نرم باندھین اور ہر روز بلکہ ایک دن مین دو بار کھولین جبتک کہ ورم موقوف ہو پھر جو کچھ کہ کسر کی تدبیر ہو اُسپر عمل کرین اور جہان کسر کے ساتھ گوشت مین بھی کوفت پہونچے چاہیے کہ کٹے ہوئے گوشت پر پچھنے دے کر خون نکالین تاکہ فساد اور تآکل اور تعفن سے بچجائے اور جہان کسر کے ہمراہ جراحت ہو چاہیے کہ تختہ اور رفادہ کو زخم کی جگہ سے الگ رکھین یعنے زخم کو کھلا رکھین اور اُسکے گرداگرد پٹیان وکھپچیان باندھین جس شکل پر مناسب ہون اور صاحب اسباب وعلامات کہتا ہو کہ زخم کا منھ نہ ڈھاکین بلکہ زخم کے منھ سے اوپر جہان او کالب ہو ایک پٹی باندھین اور زخم دیکر نیچے کی طرف لائین اور دوسری پٹی نیچے کے کنارے پر باندھین اور زخم دے کر اوپر لیجائین تاکہ اسمین دوا پہونچے اور پیپ نکلتی رہے اور عصابہ اور جبیرہ کو بہت سخت نہ باندھین تاکہ درد سے امن رہے اور زخم کے منھ پر پرانی روئی بہر ذر رکھین تاکہ زرد آب کھینچ لے اور ورم اور ہوا سے بھی بچا رکھے اور جبائر اور رفادہ کو ہر روز یا تیسرے روز حاجت کے موافق کھولا کرین اور مرہم اور ذرور کہ لکھے گئے ہین اُن سے زخم کا تدارک کرین اور اگر ورم پیدا ہو انکا

اندیشہ ہو رفادہ کو سرکہ اور گلاب مین تر کرین اور سرد کر کے زخم کے گرد رکھین تاکہ آماس کو منع کرے اور اس حالت مین مراہم استعمال نہ کرین خاصکر گرمی مین تاکہ عفونت
کا اندیشہ نہو اور اگر بڑا زخم ہو یا کہین ایسی جگہ ہو کہ وہان جبائر کا رکھنا ضروری ہو چاہیے کہ زخم کے دونون طرف رفادہ رکھکر اُسپر جبائر رکھین ایسی طرح پر کہ جراحت کو صدمہ
نہ پہونچے اور مرہم اُسمین جا سکے اور زرد آب و ریپ اُسمین سے نکل سکے پھر ایک پٹی جبائر پر لپیٹ دین تاکہ کھی کا اور ہوائے گرم اور سرد کا زخم مین گذر نہو اور جہان
کہین کہ ٹوٹے ہوئے زخمی عضو سے خون جاری ہو چاہیے کہ مُر اور کندر اور دم الاخوین اور صبر باریک پیسکر زخم پر ڈالین اور اگر بدن مین خون زیادہ ہو جانب مخالف
مین فصد کھولین اور نہین تو جانب مخالف باندھنے سے یا کسی اور تدبیر سے اُسکو جانب مخالف مین پھیر دین تاکہ دوا جلد اثر کرے اور اگر استخوان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائین
اور پوست کو پھاڑ کر باہر نہ نکلین اور پوست کے نیچے رہین اُسکا نشان یہ ہو کہ جب اُسپر ہاتھ پھرائین ایسی آواز آئے کہ گویا ہاتھ کے نیچے خشخاش کے دانے جنبش کرتے
ہین بشرطیکہ استخوان بہت چور ہو جائے اور نہین تو اجزا کا اونچا نیچا ہونا اسکا گواہ ہو اور ایسے ٹوٹ جانیکی تدبیر یہ ہو کہ اول آہستگی اور نرمی سے اُن ٹکڑون کو انکی جگہ پر
سے بٹھلائین تاکہ بہت درد نہو اور اگر ہڈی کا کوئی ٹکڑا کھڑا ہو جائے اور درد کی شدت ہو اور ہاتھ کے زور سے اپنی جگہ پر نہ بیٹھے چاہیے کہ اُس جگہ شگاف دین پھر اگر یہ
ٹکڑا ہڈی سے جدا ہو گیا ہو باہر نکال لین اور اگر کچھ لگاؤ رکھتا ہو کاٹ دین جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور اگر استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے ہون ان سب ٹکڑون کو باہر نکال
لین اور اُسکی اصلاح کے بعد زخم کا علاج اور ٹوٹے عضو کی تدبیر کرین اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کا ٹکڑا اسطرح قطع کیا جاتا ہو کہ نمدا نرم لیکر اُسمین اس ٹکڑے کے انداز
پر سوراخ کرین اور وہان رکھین اسطرح پر کہ وہ ٹکڑا اُس نمدے کے سوراخ سے باہر آجائے پھر ایک پوست بھی اسی صورت سے نمدے پر رکھین اور ٹکڑے کو
اُسمین سے باہر نکال لین اور آہستہ آہستہ دبائین یہانتک کہ شظیہ یعنی ہڈی کے ٹکڑے کی جڑ پر آرہ کا پہونچنا ممکن ہو اور اُسکو جڑ سے کاٹ ڈالین اور اس کام کے
لیے آرہ باریک اور تیز اور کنگھی گرون کے آرہ سے بھی تنگ ہونا چاہیے اور بعضے شکست نیدا استخوان مین برمہ سے بہت سے سوراخ کر کے اُسکو قطع کرتے ہین جیسا کہ
قروح مین بیان کیا گیا اور اُسمین خطرہ ہو کیونکہ ممکن ہو کہ برمہ کا سر استخوان سے نکلکر عضو سالم یا شریف مین جو وہان سے قریب ہو ایذا پہونچائے اور اس بات کی احتیاط
یہ ہو کہ ایک صفحہ باریک نرم استخوان کے تلے رکھین تاکہ برمہ کا سر اندازہ سے باہر نجائے اور یہ بھی خوف سے خالی نہین غرضکہ جبتک آرہ سے قطع ہو سکے برمہ کو ہاتھ
نہ لگائین فائدہ ہر ایک ٹوٹے عضو کے انجبار یعنی جڑ جانے کی معتاد ٹھہرائی ہو چنانچہ ناک دس دن مین بستہ ہو جاتی ہو اور پہلو کے استخوان بیس دن مین اور ساعد
کے استخوان اور اُسکے مانند تیس یا چالیس دن مین اور ران کے استخوان پچاس روز مین اور شاید کہ تین یا چار مہینے مین بستہ ہو جائین اور جان لین کہ جب انجبار کی
معتاد گذر جائے اور استخوان بستہ نہون تو دو حال سے خالی نہین ایک تو یہ کہ وہان مادہ فاسد ہو گا کہ وشیذ کو مانع آتا ہو اور اُسکی تدبیر یہ ہو کہ اس جگہ کو ناخن
سے آہستہ کھلجائین اور ہتھیلی سے ملین تاکہ وہ جگہ گرم ہو جائے اور بُرا مادہ یعنی خون فاسد کہ وہان موجود ہو تحلیل ہو اور اچھا خون اور قوی وہان آجائے
اور دوسرے بڑے زخم کہ دشواری سے اچھے ہوتے ہین اُنکو بھی اسی طریق سے اچھا کرین دوسرے یہ کہ کوئی ایسا کام وقوع مین آئے کہ انجبار کے لائق
نہو اور اُسکے اقسام ہین مثلاً ٹوٹے ہوئے عضو پر پانی بہت ڈالنا اور بندش کو جلد جلد کھولنا اور عضو کو استحکام سے پہلے حرکت دینا اور رفادہ و عصا بہت
ثقیل یا بہت سخت باندھنا اور لطیف غذاؤن کا کھانا جن سے وشیذ کے قابل خون نہ پیدا ہو اور غذا کا کم کرنا بھی اسی قبیل کا ہوتا ہو اور ہڈی کا
ریزہ عضو مین رہ جانا یہ سب امور انجبار مین دیر کرتے ہین اور تدبیر یہ ہو کہ ترک کرین اور سبب کو زائل کرین پھر جہان کہین کہ غذا کی قلت اور لطافت

سبب ہی اغذیہ مغلظ دین اور تکمید کرین تاکہ ٹوٹے ہوئے عضو مین غذا کھنچ آئے انتباہ صفراوی اور خشک مزاج آدمی کی ہڈی دیر مین جڑتی ہی کیونکہ انکا خون لزج نہین ہوتا اور یہی وجہ ہی کہ جسکی ہڈی ٹوٹے اُسکی غذا کے لیے ہریسہ اور پایہ اور کعک وغیرہ جو چیز کہ غلیظ اور لزج ہو مقرر کیا ہی فائدہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ٹوٹے ہوئے استخوان مین بستہ ہونیکے بعد تعقد اور صلابت باقی رہتی ہی اور شائد کہ اس تعقد سے ایذا ہو اور حرکت سے اور بہت کام سے مانع ہو خاصکر اگر مفاصل کے قریب ہو اور اگر اُس سے ایذا نہو تب بھی اسوجہ سے کہ ایک بدصورتی ہی اُسکو زائل کرنا ضرور ہی علاج اگر وہ تعقد متحجر نہوا ہی اور اُسکو تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہی کہ پیدا ہوا ہی چاہیے کہ ایک سیسہ کا پتر یا قابض دوائین اسپر رکھکر اور مضبوط پٹی کھینچکر باندھ دین تاکہ تحلیل ہو اور اگر متحجر ہوا ہی اور پیدا ہونے پر عرصہ دراز گذرا چاہیے کہ چربیان اور مغز اور روغن اور مرہم صلابت پر رکھین تاکہ تعقد نرم ہو اور گرم پانی سے نطول کرنا مفید ہی اور یہ ضماد نرم کرتا ہی لُبنی اور قنہ اور جاؤشیر اور اشق اور مقل وغیرہ گرم روغنون مین اور بط اور مرغ کی چربی مین حل کرین اور نبیذ مین ملاکر استعمال کرین اور اگر بجاے روغن اُنکا تلچھٹ داخل کرین بہتر ہی خاصکر دُردی زیت فائدہ اگر بندش استخوان مین خم رہجائے یا باندھنے کے بعد خم ہو جاسے اور اُسکو توڑکر سیدھی بنانا چاہین اُسکی تدبیر یہ ہی کہ اول ملین دوائین کہ تعقد مین اُنکا ذکر ہوا اُسجگہ ملین تاکہ نرم ہو جائے اور دنبہ اور دُردی زیت کا ملنا اور آبزن مین بیٹھنا اور دنبہ پگھلاکر اور مغز پستہ اور بادام اور مغز پنبہ دانہ اور مغز تخم بیدانجیر ضماد کرنا و نبیذ اور تعقد کو نرم کرتا ہی اور بہت موثر ہی جسوقت کہ وہ شدید نرم ہو جائے عضو کو ملائین اور استخوان کو توڑ دین اور سیدھی رکھکر باندھ دین اور اگر زخم ہو جائے اُسکی رعایت بھی رکھین جیساکہ لکھا گیا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب عضو کو نرم کرلین جیساکہ نرم کرنیکا حق ہوتا ہی اور کھینچین خودبخود جگہ پر آجاتا ہی اور توڑنا نہین پڑتا اور یہ بہت آسان ہی اور جبتک اس طریق سے ہڈی سیدھی ہو ہرگز توڑنے کا ارادہ نکرین کیونکہ توڑنے مین بڑی آفات ہین اور جب توڑکر باندھین احتیاط رکھین کہ پھر ٹیڑھا نہو دوسری قسم خلع کے بیان مین خلع خاے معجمہ کے فتحہ سے وہ ہی کہ استخوان جس گڑھے مین مفصل کے وسیلہ سے دوسرے استخوان سے مرکب ہی اُسمین سے بالکل نکل آئے اور اُسکی علامت یہ ہی کہ عضو کی شکل متغیر ہو اور مفصل مین گڑھا ہو جائے اور اس مفصل کی حرکت باطل ہو اور اگر اُس خلع والے عضو کو دوسری جانب کے عضو پر جو اُسکے مشابہ ہی قیاس کرین چھوٹے اور بڑے ہونے مین اور راست اور خم ہونے کی وجہ سے اور حرکت کے کرنے نہ کرنے سے فرق معلوم ہو لیکن اگر خلع بازو اور ران کے مفصل مین ہی اسکا پہچاننا مشکل ہی اسلیے کہ اُسمین فرق خوب ظاہر نہین ہوتا کیونکہ جسوقت بازو کا سر مفصل سے نکلتا ہی ابط یعنی بغل مین آتا ہی اور اُسمین خم اچھی طرح معلوم نہین ہوتا اور نہ بہت اونچا نیچا معلوم ہوتا ہی اور اُسمین اور اُسکے مقابل کے عضو مین بہت مخالفت معلوم نہین ہوتی ہی اور مفصل ورک کو اسی پر قیاس کرین غرضکہ ہر ایک عضو کے خلع یعنے اُکھڑ جانے کی علامت اور تدبیر علیحدہ ہی چنانچہ علاج کلی کا ذکر کہ جمیع انواع مین کام آتا ہی اول بیان کرتے ہین پھر ایک ایک کا بیان علیحدہ نوع مین لکھتے ہین علاج جسوقت کہ عضو اپنی جگہ سے نکل جائے اور کوئی امر مانع نہو اور اُس بات کا اندیشہ ہو کہ درد کے سبب اس عضو پر مادہ آپڑیگا اول فصد کرین خاصکر اس رگ مین جو اس عضو سے متصل ہو اور ایک مثقال گل ارمنی قند اور گلاب کے جلاب مین کھلائین اور فلوس خیارشنبر اور ترنجبین اور تمرہندی اور آب لبلاب سے یا آب فواکہ اور شکر سے طبیعت نرم کرین اور غذا مزورہ روغن بادام ملاکر کھلائین تاکہ تپ اور ورم سے امن رہے پھر دیکھین کہ خلع بسیط ہی یا جراحت یا آماس یا قرحہ سے مرکب اگر مرکب ہو اول قرحہ اور جراحت اور آماس کا علاج کرین اُسکے بعد خلع کی تدبیر کرین خصوصًا اگر

خلع کسی بڑے مفصل مین ہو لیکن اگر کسی ایسے عضو مین ہو کہ اپنی جگہ پر سہل آجاتا ہو اُسکی جگہ پر لائین اور زخم اور ورم پر التفات نکرین اور اپنی جگہ اور ٹھکانے پر اس تدبیر سے آتا ہو کہ اُس عضو کو آہستہ تھوڑا تھوڑا داہنے بائین ہلائین پھر آہستہ آہستہ کھینچین تا کہ اپنی جگہ پر آ بیٹھے اور اکثر ایسا ہوتا ہو کہ جب عضو جگہ پر بیٹھتا ہو آواز آتی ہو اُس سے معلوم ہو جاتا ہو کہ اپنی جگہ پر جا ٹھہرا اور جب عضو اپنی جگہ پر آجائے اُسکو باندھ دین کہ پھر نہ نکلے لیکن اگر باندھنے سے درد کی شدت ہو بندش کھولین اور عضو کو ویسا ہی احتیاط سے رکھین اور خشک کپڑا اُسپر نہ باندھین کیونکہ خوف ہو کہ وہ مقام گرم ہو جائے اور ورم پیدا ہو سو بہتر یہ ہو کہ مغاث اور گل ارمنی برگ مورد کے پانی مین ملا کر اور اُسمین ایک کپڑا بھر کر سرد کرین اور باندھ دین اور آرد آس کے پانی مین ملائین اور کپڑا اُسمین بھر کر سرد کرین اور باندھ دین اور آرد آب برگ مورد مین ملا ہوا اچھا ضماد ہو اور پٹی سخت نہ باندھین اور تین چار پیچ سے زیادہ نہ دین فائدہ جسوقت کہ کسر اور خلع مین گوشت اور پوست بھی جدا ہو جائے چاہیئے کہ اس کھلے ہوئے پوست اور گوشت کو کاٹ ڈالین اور روغن زیت گرم کر کے وہان داغ دین تا کہ استخوان کو نہ بگاڑے جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ کسی زمانہ مین ایک شخص کے مونڈھے پر ایک پتھر آپڑا اور اُس جگہ سے اُسکا پوست اور گوشت کھل گیا اور بازو کے استخوان ننگے ہو گئے اور ہانس اپنی جگہ سے نکل گیا ایک شکست بند جاہل نے ایسا کیا کہ ہڈی کو اُسکی جگہ پر بٹھلایا اور گوشت اور پوست کو اپنی اپنی جگہ پر رکھکر باندھا سو وہ گوشت سڑ گیا اور استخوان بھی اُسکے سب فاسد اور سبز ہو گئے اور خلع سے بھی بڑھکر آفت برپا ہوئی اور علامت اور علاج کہ ہر ایک عضو سے مخصوص ہین ہر ایک کا بیان نوع علحدہ مین آتا ہو پہلی نوع خلع فک کے بیان مین یعنے جبڑہ کا اُترجانا اُسکی علامت یہ ہو کہ مُنھ کھلا رہجائے اور دانت آپس مین برابر نہون علاج ایک آدمی کو حکم کرین کہ بیمار کا سر پکڑ لے اور مُنھ اگرچہ کھلا ہوا ہو مگر زیادہ کھولے اور جبڑا سیدھا رکھے اور طبیب جبڑے کو پکڑ کر آہستہ آہستہ ہلائے اور داہنے بائین لا کر اُسکو جگہ پر بٹھلائے اور اگر طبیب بیمار کے پیچھے بیٹھے اور فک کو اپنی طرف کھینچکر اوپر لیجائے اور اُسکی جگہ بٹھلائے بہتر ہو اور اولی یہ ہو کہ حمام مین لیجائین اور روغن بنفشہ و بادام ملین اور گرم پانی ڈالین تا کہ وہ عضو نرم ہو جائے پھر اُسکو اُسکی جگہ پر لائین اس طریق سے آسان اپنی جگہ پر آجاتا ہو دوسری نوع خلع ترقوہ یعنی چنبر گردن جسکو ہندی مین ہانس کہتے ہین اُسکی علامت یہ ہو کہ اُس مقام مین گڑھا پڑ جائے اور ہاتھ سر پر نہ پہونچ سکے علاج ہاتھ سے درست کر کے اُسکی جگہ پر بٹھلا کر باندھ دین تیسری نوع خلع منکب جسکو فارسی مین دوش اور ہندی مین مونڈھا کہتے ہین یہ ایسا مفصل ہو کہ اُسکا اُترآنا اور چڑھ جانا آسان ہوتا ہو اور علامت یہ ہو کہ اگر اُنگلی سے اُسکو ڈھونڈھین بغل مین ایک چیز گول اور اُبھری ہوئی معلوم ہو اور منکب کا سرا کج ہو جائے اور دوسرے منکب کے مخالف نظر آئے اور اس ہاتھ کی کُہنی پہلو سے دور رہے اور پہلو تک نہ پہونچے مگر سختی سے اور درد شدید سے اور ہاتھ اوپر کی طرف نجا سکے اور حرکت دشواری سے کر سکے علاج طبیب اُسکے ہاتھ اور بازو کو پکڑ کر اور دوسرے ہاتھ کی دونون بیچ کی انگلیان بغل مین ڈال کر بازو کے استخوان کا مہرہ اُنسے تقویت اُٹھائے تا کہ جگہ پر آجائے اور اگر بیمار اُسی وقت کہ بند جدا ہوا ہو ہمت کرے اور اپنا ہاتھ بغل مین ڈال کر مہرہ کو جگہ پر بٹھلائے فی الفور جگہ پر آتا ہو لیکن جہان کہین کہ کئی دن گذر چکین اور مفصل سخت ہو گیا ہو چاہیئے کہ حمام مین لیجائین اور روغن اور گرم پانی اسپر ڈالین تا کہ نرم ہو پھر اُسکو چت لٹائین اور پوست یا پشم یا سخت روئی کا ایک گولہ بنا کر اُسکی بغل مین رکھین اُسکے بعد طبیب اپنی ایڑھی اس گولے پر رکھکے اُسکا ہاتھ اپنی جانب کھینچے تا کہ اپنی جگہ پر

آ ئے چوتھی نوع خلع مرفق کے بیان مین یعنی کہنی سے ہاتھ اتر جائے یہ مفصل اُسوقت جگہ چھوڑتا ہی کہ کوئی قوی صدمہ اُسپر پڑے اور پھر دشواری سے جگہ پر
آتا ہی اور اُسکی علامت ظاہر ہی آنکھ سے بھی نظر آتا ہی اور چھونے سے بھی معلوم ہوتا ہی علاج حکم کرین کہ ہاتھ کھلا رکھے اُسکی کلائی پکڑے رہین اور اُسکو کشش
کے مخالف کھینچین کہ بیمار نہ کھینچے اور وہ اپنی جگہ پر آتے اور جب اپنی جگہ آجائے اور ہاتھ مونڈھے پر پہونچ سکے باندھ دین مگر نہ بہت سخت اور نہ سست پانچوین
نوع ساعد اور ہاتھ کی انگلیون کے مفصل کا خلع علاج آہستہ کھینچین تا کہ شکل درست ہوجائے اور عضو جگہ پر آجائے پھر باندھ دین چھٹی نوع پشت اور
گردن کے مہرون کا ٹل جانا یہ مہلک ہوتا ہی کیونکہ نخاع کو دباتا ہی علاج اُسکو دونون گھٹنون سے اُٹھائین اور نرمی سے اُسپر ہاتھ ملین اور بقراط نے
پشت کے ٹلے ہوئے مہرون کے لیے یہ تدبیر ٹھہرائی ہی کہ جسقدر بیمار کا قد لانبا چوڑا چکلا ہو اُسکے اندازے پر ایک تختہ لین یا ایک چبوترہ اُسی قدر بنائین اور
اُس تختہ پر یا چبوترے پر کوئی نرم بستر بچھائین اور بیمار کو حمام مین لیجائین تا کہ اُسکے اعضا نرم ہوجائین پھر باہر لائین اور بیمار کو حکم کرین کہ اُسپر شکم رکھکر لیٹے
اور ایک پگڑی یا ایک لنگ لیکر اُسکے دو پیچ شکم پر لپیٹین اور اُسکے پلّون کو بغل سے نکالکر شانون کے بیچ مین گرہ لگائین اور ایک دوسری پگڑی لین اور
بیمار کے گھٹنون سے اوپر باندھین اور چڈھون پر گرہ لگائین اور پگڑی کے کنارون کو ایک کھونٹی مین مضبوط باندھین اور حکم کرین کہ زور سے اپنی طرف
کھینچے اور دونون ہتیلیون کو مہرے پر رکھین اور زور کرین کہ اپنی جگہ پر آئے اور ضماد مقوی ماش اور گل ارمنی اور صبر اور مغاث اور زعفران اور گلاب
اور زردہ بیضۂ مرغ کا بنا کر استعمال کرین ساتوین نوع خلع مفصل ورک کے بیان مین یعنے سُرین کا مفصل جسکو کولا کہتے ہین اور ران کے جوڑ نکل جانے
کی علامت یہ ہی کہ اگر اندر کیجانب نکل جائے وہ پانون دوسرے پانون کی نسبت زیادہ دراز ہو اور زانو اور کنج ران کا مفصل سکڑ نہ سکے اور کنج ران اُبھر
آئے اور اُسمین ورم ہوجائے اس سبب سے استخوان کا سرا چڈھے مین آجاتا ہی اور اگر باہر کیجانب نکلجائے وہ پانون دوسرے پانون کی نسبت چھوٹا
ہوجائے اور چڈھے مین گڑھا پڑ جائے اور اُسکے برابر مین ورم نظر آئے اسواسطے کہ ران کے استخوان کا سرا اُس جانب نکلا ہی علاج پانون کو کھینچین
اور دائین بائین ملائین تا کہ استخوان جگہ پر آجائے پھر اُسی طرح ٹھہرائے رکھین اور ضماد لگا کر باندھ دین اور ایک نرم نواڑ لیکر اُسکا ایک سرا رکاب کی صورت
بنائین اور بیمار کا پانون اس رکاب مین رکھین اور اُس نواڑ کو پنڈلی پر اور ران پر باندھین اور دوسرا سرا مونڈھے پر رکھکر پشت کی طرف سے بغل مین لائین
اور باندھ دین تا کہ پانون نہ کھینچے اور اُنکا سرا جگہ سے نہ ٹلے آٹھوین نوع خلع رکبہ کے بیان مین یعنی گھٹنا اُتر جانا علاج بیمار کو کرسی پر بٹھلائین اور کوئی زور آور
اُسکی ران کو پکڑکر تھامے اور دوسرا آدمی اُسکی بغلون مین ہاتھ ڈالکر ٹھہرائے رکھے اور ایک اور آدمی اُسکی ساق کو پکڑکر کھینچے اور وہ دونون آدمی اُسکو تھامین
اور اوپر کیجانب کھینچتے رہین اور طبیب مفصل پر ہاتھ رکھے تا کہ جب استخوان اپنی جگہ کے برابر آئے اور خود بخود جگہ پر بیٹھ جائے اُسی وقت اُسکو باندھکر
ضماد کرین نوین نوع خلع کعب یعنے ٹخنا اُتر جانا علاج اُسکو کھینچین تا کہ جگہ پر آجائے اور اگر اپنی جگہ پر سے بالکل نکل آئے اور پھر آسانی سے جگہ پر
نہ آسکے چاہیے کہ ایک کھونٹی زمین مین گاڑ دین اور بیمار کو لاکر ایسی طرح پر چت لٹائین کہ یہ لکڑی کی کھونٹی دونون ران کے بیچ مین رہے اور
اُس لکڑی پر کوئی موٹا سا کپڑا لپیٹ دین کہ جس وقت پانون کو کھینچنے لگین اُس لکڑی سے چڈھے مین ایذا نہ پہونچے پھر اُسکا پانون پکڑکر بہت زور
سے کھینچین اور ایک آدمی اُسکی ٹانگ کھینچے رہے تا کہ جگہ پر آجائے پھر ضماد کرین اور باندھ دین اور بندش ایسی چاہیے کہ تلوے پر لاکر ٹخنے

کے اوپر باندھین فائدہ پانون کی انگلیون کے مفصل جب اتر جائین انکا علاج یہ ہے کہ کھینچنے سے اپنی جگہ پر آتے ہین جیسے ہاتھ کی انگلیون کے جوڑ آجاتے ہین اور جسوقت کہ جوڑ اپنی جگہ پر آجائین لیکن وہ جگہ سخت اور ناہموار رہے ان دواؤن سے جنکا ذکر آماس صلب کے علاج مین آیا ہے تدارک کرین تیسری قسم وثی واو کا فتحہ اور مثلثہ کا سکون اور آخر مین تحتانی لغت عام مین اور صحیح یہ ہے کہ بجاے تحتانی کے ہمزہ ہے اور وثی وہ ہے کہ استخوان مفصل سے نکلے مگر بالکل نہ نکلے کیونکہ اگر اپنی جگہ سے بالکل نکل آئے اسکو خلع کہتے ہین اسکی علامت یہ ہے کہ مفصل مین ایک گڑھا ہو جائے جسقدر کہ مفصل زیادہ و کم نکلے اور دوسری جانب مین ابھار محسوس ہو اور اس عضو سے بعضی حرکتین دشواری سے ہوسکین علاج اگر استخوان اپنی جگہ سے کم نکلی ہو روغن ملین اور برگ مورد نرم کوٹکر اسپر ڈالین اور معتدل بندش باندھین اور مغاث اور خطمی زردہ بیضہ مین ملاکر طلا کرین اور اگر زیادہ نکل آئے ادویہ قوی کا ضماد کرین مثلاً برگ اثل برگ سرو برگ بید مشک گل سرخ گل ارمنی اقاقیا خطمی ماش اکلیل صندل سرخ اور اگر ورم بھی پیدا ہو ماش گلنار اقاقیا فوفل مغاث بیضہ کی سپیدی مین ملاکر طلا کرین چوتھی قسم وہن اور وہی کے بیان مین یہ دونون لفظ فتحہ سے آتے ہین اور دونون ہم معنی آتے ہین اور انسے مراد یہ ہے کہ استخوان اور جو کچھ اسپر محیط ہے یعنی گوشت اور رباط اور جلد وغیرہ اسمین درد اور کوفت لاحق ہو حالانکہ استخوان اپنی جگہ سے نہ جنبش کھائے اور نہ نکلے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اس عضو مین درد اور گرفتگی معلوم ہو اور باوجود اسکے سب حرکتین ہر طرف مین ممکن ہون لیکن بعضی حرکتین آسان ہون اور بعضی دشوار علاج جو کچھ کہ وثی خفیف کے علاج مین کام آتا وہی یہان کفایت کرتا ہے نیا لیکن جسوقت کہ وثی اور وہن مین ورم کا اندیشہ ہو چاہیے کہ جلد فصد کرین پھر اسکے علاج پر متوجہ ہون فائدہ کبھی مفصل مین ایک ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ مقدار طبعی سے زیادہ دراز ہو جاتا ہے اور اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ اعصاب اور روابط مین رطوبت زائد کے گرنے سے استرخا آجاتا ہے اور ایسا عضو بہت جلد اتر جاتا ہے اور مفصل کے استرخا کی علامت یہ ہے کہ عضو ڈھیلا اور لٹکا ہوا معلوم ہو اور اگر اسکو ہاتھ سے اٹھائین یا بیمار کسی چیز پر اسکو قائم کرے بے تکلف مقدار طبعی پر آئے اور پھر جب چھوڑ دین جیسا کہ تھا اسی قدر ہو جائے اور ایسا ہی اسکا خاصہ ہے کہ مفصل مین گڑھا معلوم ہوتا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ گڑھا اتنا ہو جائے کہ اسمین انگلی جاسکے علاج اس ڈھیلے عضو کو اندر کیجانب ہٹائین تاکہ اپنی جگہ پر بیٹھے اور اسی ہیئت پر رکھین اور اسپر ایسی چیزون کا ضماد کرین جو اسکو قوت دین اور روک کر مضبوط رکھین مثلاً مازو گلنار اقاقیا وغیرہ گرم اور خشک دواؤن مین جیسے قسط اور اشنہ اور کچھ ایک جند بید ستر ملاکر ضماد کرین اور عضو کو اسی ہیئت پر رکھین باندھین یا نہ باندھین جیسا کچھ مناسب جانین جبتک کہ استرخا زائل ہو جائے اور مفصل مین قوت آئے اور اسی مرض مین جوز السرو اور ابہل اور جو کچھ کہ فتق مین ضماد کرتے ہین نفع کرتا ہے **فصل مسموم کی تدبیر کلیہ اور زہر سے بچنے کی تدبیر کے بیان مین** مسموم وہ ہے جسکو زہر دیا جائے جسوقت معلوم ہو کہ کسی شخص نے زہر کھایا اسیوقت اس سے پہلے کہ زہر کا اثر بدن مین پھیلے قے کرائین اور نیمگرم پانی اور روغن کنجد یا مسکہ بہت سا پلائین تاکہ قے کرتا رہے اور اگر قے بفراغت نہ آئے شبت پکاکر اسکے پانی مین کچھ ایک بورہ یا نمک حل کرین اور بہت سا روغن ملاکر پلائین تاکہ فراغت سے قے آئے اور اگر جوز القی بھی شبت کے ہمراہ پکائین زیادہ قوی ہو جاتا ہے غرضکہ جو چیز قے کے لیے دین زیادہ دین کہ قے فراغت سے لائے اور اگر بالفرض قے نہ لائے تو زہر کی قوت کو توڑ ڈالے اور جب قے بفراغت آئے تازہ دودھ خاصکر گاے کا دودھ پلائین جسقدر کہ بیمار سے پیا جاے

کیونکہ دودھ زہر کی قوت کے باطل کرنے مین بہت ہی موثر ہے اور اگر دودھ کے پینے سے قی آنے لگے نہایت خوب ہے اور مسکہ اور گاے کا گھی گرم کیا ہوا زہر کے دفع کرنے مین دودھ کے برابر ہے بلکہ کہتے ہین کہ دودھ سے بھی بہتر ہے اور لعاب تخم کتان اور بط کی چربی پگھلا کر اور شراب شیرین فائدہ مند اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس وغیرہ سریع الاثر ہین اور تریاق طین مختوم اگر اسی وقت کھلایا جائے معدے کو زہر سے پاک کرتا ہے اور جہان کہین کہ گرم معاجین سے حرارت پیدا ہوئی ہو اور روغن دین اور قی کرائین اور مسموم کو ہرگز سونے نہ دین اور جس طرح سے بن پڑے جگائے رکھین اور اگر کھانا مانگے غذاے مناسب شکم سیر کھلائین تاکہ بہت سا کھانا اس زہر پر غالب ہو اور شاید کہ قی آسانی سے آئے اس سبب سے کہ معدہ بھرا ہوا ہے اور یہ جو ہمنے بیان کیا ہے یہ ایسی تدبیر کلی ہے کہ زہر کے سب اجناس مین کام آتی ہے اور جسوقت کہ زہر کی نوعیت یا شخصیت پر اطلاع ہو یعنے کس تاثیر کا ہے اور کون زہر ہے تو چاہیے کہ جو کچھ اسکے مضاد ہے اس سے تدارک کرین سو نوعیت کی پہچان یہ ہے کہ ملتہب اور حاد کے اقسام سے ہے یا مخدرات سے اگر ملتہب سے ہے کافور اور گلاب اور کشنیز وغیرہ جو چیزین کہ سرد ہین اور زہر کو دفع کرتی ہین انسے معالجہ کرین اور اگر مخدرات کی قبیل سے ہے جونسی گرم چیزین کہ زہر کو مفید ہین مثلاً انگزہ شراب مین حل کیا ہوا اور لہسن وغیرہ انسے تدارک کرین اور جہان زہر کی شخصیت معلوم ہو جائے کہ مرداسنگ ہے یا افیون یا کوئی اور چیز سو جو کچھ کہ اس سے مخصوص ہو استعمال کرین چنانچہ تفصیل لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی اور یہ بات کہ کونسا زہر کھایا اسکو کئی وجوہ سے پہچان سکتے ہین اول تو یہ کہ منھ کی بو پر خیال کرین کیونکہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ کھانے مین آتا ہے اسکی بو منھ سے آیا کرتی ہے دوسرے یہ کہ قی کو دیکھین غالب یہ ہے کہ جو کچھ کھایا ہے اور اسپر عرصہ دراز نہین گذرا وہ قی مین نکل آتا ہے اور قی کی بو سے بھی پایا جاتا ہے تیسرے یہ کہ اعراض پر نظر کرین مثلاً اگر لذع اور تقطیع اور مغص پیدا ہو جاننا چاہیے کہ زرنیخ یا سیماب مقتول یا انکے مانند کوئی چیز اکالی ہے اور اگر التہاب اور تشنگی اور منھ پر سرخی اور آنکھون مین زردی اور منھ مین بو اور عرق کی کثرت پیدا ہو جان لین کہ کوئی چیز گرم خشک کھائی ہے مثلاً فرفیون وغیرہ اور اگر نیند آئے اور اعضا مین بحسی اور بدن مین اور زبان اور اطراف مین گرانی اور بوجھ معلوم ہو جاننا چاہیے کہ کوئی چیز سرد اور خشک اور مخدر ہے مثلاً افیون اور بنج وغیرہ اور اگر قوت ساقط ہو اور غشی بافراط اور ذبول عارض ہو اور سرد پسینا آئے اور نفس مین سقوط اور تواتر پیدا ہو معلوم ہو سکتا ہے کہ زہر قاتل ہے کہ اسکا جوہر ہی مزاج انسانی کے مضاد ہے فائدہ جسوقت کہ مسموم کو غشی آئے اور اسکا حدقہ الٹ جائے اور آنکھ کی سیاہی غالب ہو جائے اسوقت بچنے کی امید نہین ہوتی اور دوا فائدہ نہین کرتی اور ایسا ہی جسوقت کہ آنکھین سرخ ہون اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہو اور سرد پسینا جاری ہو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حالت تباہ ہے اور جبتک کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچے غنیمت جانین اور علاج مین کوشش کرین کہ نجات کی امید زیادہ ہے جاننا چاہیے کہ ہر ایک زہر کا ضرر ایک عضو سے مخصوص ہے سو واجب ہے کہ اسی کے موافق اس عضو کی تقویت مین کوشش کرین کہ اسکی ایذا سے سلامت رہے مثلاً اگر شکم مین نیچے کی جانب اضطراب معلوم ہو شافہ یا حقنہ نرم سے طبیعت نرم کرین اور اگر معدے مین ہو ادویہ ملائم سے تلیین کرین اگر یرقان ہو جائے جونسی دوائین اور شربت کہ مخصوص ہین دین اور اگر خفقان اور غشی پیدا ہو جان لین کہ دل مین ضرر پہونچا دل کی تقویت مین مبالغہ کرین اور اگر تشنج ہو دماغ مین ضرر کیا ہے دماغ کی تقویت کرین اور اگر بدن مین کسی جگہ گرمی اور سرخی پیدا ہو طحلب اور صندل سرد کر کے وہان رکھین تاکہ وہ عضو بحس ہو جائے لیکن اس شرط پر کہ اعضاے رئیسہ سے بہت دور ہو اور جہان کہین یہ سرخی جلد مین کسی عضو رئیس یا عضو

شریف سے نزدیک ہو ہرگز اُسپر ضماد سرد استعمال نہ کرین اور اگر زہر کھانے سے کسی عضو مین سردی معلوم ہو اُسکو گرم کرین اور زہر کھانے سے بچنے کا طریق اسطرح پر ہی کہ جہان کہین اس بات کا خوف ہو ایسے مقام مین نہ جائین اور شربتون اور غذاؤن سے جو بہت ترش اور شورا ور شیرین اور تیز ہون پرہیز کرین کیونکہ زہر کا مزہ اِن چیزون مین بہت کم محسوس ہوتا ہی اور تا امکان جس کھانے مین شبہہ ہو اُسکو نہ کھائین اور اگر ایسی خوفناک جگہ مین جانا اور وہان کھانا ضروری ہو چاہیے کہ وہان شکم سیر ہو کر جائین اور بھوک پیاس کی حالت مین نہ جائین کیونکہ بھوک پیاس کی حالت مین اُس کمبخت دوا اور خبیث زہر کا مزہ معلوم نہین ہوتا اور ایسا ہی خالی شکم مین زہر کا اثر جلد رگون مین پھیلکر دل مین پہونچتا ہی اور جس صورت مین کہ معدہ اور رگین کھانے سے بھر رہی ہین وہان ایسا نہین ہوتا کیونکہ ایسے وقت مین زہر کو راستہ نہین ملتا اور اول اُسکی قوت کھانے مین آکر ضعیف ہو جاتی ہی خاصکر اگر وہ کھانا اُس زہر کے مضاد ہی اور جہان اس بات کا اندیشہ ہو واجب ہی کہ کھانے سے پہلے یا اُسکے بعد جب فرصت ملے جونسی دوائین کہ زہر کی مضرت دفع کرتی ہین اُنکو استعمال کیا کرین کہ شاید زہر کھانے کا اتفاق پڑے تو اُسکا عمل ضعیف ہو جائے مثلاً مثرودیطوس اور تریاق طین مختوم اور اُنکے مانند اور انجیر اور فندق نمک اور پودینہ کے ساتھ اور آب جو اور برگ سداب شراب کے ہمراہ اور بدون شراب کے بھی نفع کرتا ہی اور یہ دوا مفید ہی چار مغز مقشر ایک حصہ نمک اور سداب ایک جزو کا چھٹا حصہ انجیر سفید جسقدر کہ اُسمین دواخل جائے حاجت کے موافق شربت سداب کے ہمراہ دین تریاق طین مختوم گل مختوم اور حب الغار برابر

لیکر باریک کرین اور سہ چند شہد مین ملا کر روغن گاؤ مین چرب کرین اور کھلائین۔

فصل ادویہ سمیہ اور سموم کے بیان مین اور اُنکے علامات اور معالجات چونکہ اُنمین سے بعضے تو معدنی ہین اور بعضے نباتی اور بعضے حیوانی یہ فصل بھی تین قسم مین لکھی جاتی ہی پہلی قسم معدنیات کے بیان مین **زیبق** یعنے سیماب اگر زندہ کھائین اکثر ضرر نہین کرتا کیونکہ اُسی وقت نکل آتا ہی مگر جونسا کہ مصعد اور مقتول ہوتا ہی اُسکا کھانا باطن مین درد اور بدن مین ورم اور مغص شدید اور زبان مین گرانی اور معدے مین بوجھ اور بول کی بندش لاتا ہی **علاج** ماء العسل اور بورہ پلا کر قی کرائین اور اُنھین سے حقنہ کرین اور تین درم مُر ماء العسل کے ہمراہ کئی مرتبہ مین دین اُسکے بعد دودھ اور بزور کے لعاب اور شراب اور مُر مفید ہین اور دل کی تقویت ادویہ اور اغذیہ مناسب سے ضروری ہی اور جو کچھ کہ مرداسنگ کھانے کے باب مین بیان کیا جائیگا نفع کرتا ہی اور اگر زندہ سیماب کان مین چلا جائے تشنج اور درد شدید اور اختلاط عقل اور اُس جانب مین بہت بوجھ پیدا ہو جاتا ہی اور اکثر سکتہ اور صرع بھی ہوئے اور اُسکے نکالنے کی تدبیر یہ ہی کہ رصاص یعنے رانگا کان مین لیجائین تاکہ سیماب اُسپر چمٹ جائے اور باہر نکال لین مرداسنگ کے کھانے سے بدن آماس کرتا ہی اور غدد محکم اُسپر پیدا ہوتا ہی اور قولنج اور مُنھ مین خشکی اور زبان اور معدہ اور امعا مین گرانی پیدا ہوتی ہی اور کبھی حد سے زیادہ شکم جاری ہوتا ہی جس سے تشنج اور جراحت امعا کی نوبت پہونچتی ہی **علاج** انجیر اور شبت اور بورہ کے مطبوخ سے کئی مرتبہ قی کرائین اور جوارش مسہل اور حقنہ قوی سے طبیعت نرم کرین اور شراب نفع کرتی ہی اور تین درم مُر اور دو درم سنبل شہد یا شراب کے ہمراہ چار مرتبہ مین دینا مفید ہی اور زنجبیل مربی اور حمام سے یا دواؤن سے عرق لانا اور ادرار بول نفع کرتا ہی اور غذا مرغ کے گوشت کا نخود آب بنائین اور ایک درم فرفیون اور آدھے درم کے برابر فلفل شراب کے ہمراہ معرق ہی اور تخم کرفس اور افسنتین اور مُر اجزا برابر دو مثقال لیکر آب کرفس کے ساتھ یا شراب کے ہمراہ بول کا ادرار کرتا ہی **برادۂ رصاص** اُسکے کھانے سے

وہی اعراض پیدا ہوتے ہین کہ مرداسنگ سے ہوتے ہین اور اُسکا علاج بھی ویسا ہی ہوتا ہی جیسا مرداسنگ کا ہوتا ہی **اسفیداج** اسکا کھانا زبان مین سفیدی
ور سرفہ اور فواق اور حلق اور زبان مین خشونت اور خشکی اور معدے مین درد اور اختلاط عقل پیدا کرتا ہی **علاج** عسل اور انجیر کے پانی سے قی کرین اور اسہال کے
لیے ایک درم کی چوتھائی سقمونیا ماء العسل مین دین اور حقنہ حادہ استعمال کرین اور شربت افسنتین سے بول کا ادرار کرین اور سونے سے منع کرنا اور مسکہ اور شراب کا
کھانا مفید **سم الفار** جسکو فارسی مین مرگ موش بھی کہتے ہین اُسکا کھانا قولنج اور اختناق اور مُنھ مین خشکی لاتا ہی **علاج** جو کچھ کہ اسفیداج مین کام آتا ہی استعمال مین
لائین اور پرانی شراب ورماء العسل اور لعابی چیزین اور آب خطمی تر اور شیرۂ سبوس ین اور اگر سحج پیدا ہو سحج کا علاج کرین **شنجرف** اور **سُک** ان دونون کے اعراض
سیماب کشتہ کے سے اعراض ہوتے ہین لیکن اُنسے اسہال پیدا ہوتے ہین **علاج** زیبق کی تدبیر کرین اور چکنا شوربا مفید ہی **زنجار** اُسکے کھانے سے تپ اور
حلق مین سوزش اور جراحت معدہ اور قے پیدا ہوتی ہی **علاج** جو کچھ کہ زرنیخ مین کہا جائیگا کام مین لائین **خبث الحدید** و **برادۂ حدید** اُسکا کھانا درد سر اور مُنھ
مین خشکی اور شکم مین درد لاتا ہی **علاج** بہت سا تازہ دودھ پلائین تاکہ اسہال آئین اور اُسکے بعد روغن گاؤ اور مسکہ دین اور ہمیشہ مرطب روغن مثلاً روغن گل اور
روغن بنفشہ اور روغن بید سرکہ مین ملاکر سر پر رکھین اور سنگ مقناطیس کھلائین تاکہ جو کچھ بکھر رہا ہی جمع ہو جاوے اسکے بعد اسہال کی تدبیر کرین اور شاید کہ اس بات کی حاجت پڑے
کہ ہر روز ایک درم مقناطیس دیا جاوے اور اُسکے بعد چکنا شوربا کہ روغن گاؤ سے چکنا کرین کھلایا جائے تاکہ اسہال آئین اور لوہے کے اجزا جبتک معدے مین ہین قے بہت ہی مفید ہی
زرنیخ اور **نورہ** زرنیخ و نورہ کا زیادہ کھانا سحج اور جراحت امعا اور شکم مین درد شدید اور مُنھ مین خشکی اور اسہال دموی اور عسر البول اور سرفہ اور اطراف مین کدی اور دوسرے اعراض کہ بوتیہ
مقتول اور آب صابون اور زنگار سے پیدا ہوتے ہین لاتا ہی اور چونے کے غبار کا حلق مین جانا بھی اُسکے کھانے کے برابر ہوتا ہی **علاج** گرم پانی اور جلاب اور روغن بادام اور مسکہ اور روغن
گاؤ ملاکر کئی مرتبہ دین تاکہ قے آئے پھر کشک گندم اور کشک جو اور برنج اور کچھ ایک تخم کتان شہد کے ساتھ کھلائین اور آب خبازی اور شہد نفع کرتا ہی اور اُس کے بعد تازہ دودھ
اور مسکہ اور لعابات اور شوربا ہے چرب مفید ہین **زاج** اور **شب یمانی** اُسکے کھانے سے اس شدت کی کھانسی ہوتی ہی جس سے سل کی نوبت پہونچے
علاج دودھ اور مسکہ قند مین ملاکر دین اور شربت بنفشہ آب کشک جو اور روغن بادام ملاکر پلائین اور فرخ مرغ کے بھینے کی زردی اور اسفاناخ کا قلیہ کھلائین
سرد پانی نہار پینا اور حمام اور جماع کے بعد استسقا اور جگر کا فساد مزاج پیدا کرتا ہی **علاج** دوار الکرکم اور دوار اللک اور شراب کہنہ اور شربت دینار دین دوسری
قسم نباتات کے بیان مین **بیش** حاد اور قاتل ہی اُسکا کھانا ہونٹھ اور زبان مین ورم اور نفس مین تواتر اور غشی اور دوار اور صرع لاتا ہی اور قوت کو ساقط کرتا ہی
اور اگر آدمی اُس سے بچتا ہی دق اور سل مین مبتلا ہوتا ہی **علاج** تخم شلغم سے قی کرین اور شراب اور روغن بکثرت کھلائین اور کئی مرتبہ قی کرائین تاکہ نفع حاصل
ہو اور طبیخ شاہ بلوط کہ اُسمین ایک درم دوار المسک یا آدھا دانگ مشک فقط حل کرین مفید ہی اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور فادزہر حیوانی مجرب ہی اور
اُسکے تریاقات مین سے جو بہت موثر ہی یہ ہی پوست بیخ کبر اور روغن گاؤ اور جس حیوان کو میش موش کہتے ہین اُسکا گوشت بہت مفید ہی **قرون السنبل** اُسکا
کھانا زبان مین سیاہی اور بول الدم اور سرسام کے اعراض لاتا ہی **علاج** ماء الشعیر یا روغن گاؤ یا روغن بنفشہ سے قی کرائین اور تنقیہ کے بعد کافور گلاب
کے ساتھ اور قرص کافور دوغ کے ہمراہ اور آب خیار کے اور لعاب بہدانہ اور لعاب اسبغول اور آب انار اور شیرۂ خرفہ اور روغن بادام اور روغن گل اور
آب تربزا اور آب عنب الثعلب ان سب کے تئین سرد کرین اور دین اور صندل اور گلاب سینہ اور جگر پر رکھین **فرفیون** اُسکا کھانا کرب شدید اور شکم

مین لذع اور احشا مین سوزش اور فواق اور اسہال بافراط لاتا ہی علاج قے کرین اور دودھ اور مسکہ اور روغن گاؤ وغیرہ دین تاکہ اسہال آئین اور سبوس کا حریرہ
برف مین سرد کرکے کھانا اور سرد پانی مین آنا اور گلاب اور آب انار گھونٹ گھونٹ پینا اور سیب کا کھانا نفع کرتا ہی اور باقی وہی تدبیر ہی کہ قرون السنبل مین گذری **یتوع**
نبات شیردار حاد مثلاً شبرم اور لاغیہ مقدار سے زیادہ اُنکا کھانا عسر البول اور قلق اور لذع اور اسہال بافراط لاتا ہی علاج تازہ دودھ اور مسکہ اور روغن اور دوغ
گاوی اور پست سیب اور رُب قابض اور اقراص قابض کہ مانع اسہال ہون کھلائین اور میٹھا پانی کہ حرارت اور برودت مین معتدل ہو اُس سے حمام کرنا نافع ہی
سقمونیا مقدار سے اُسکو زیادہ کھانا اسہال بافراط اور عطش اور ضعف جگر پیدا کرتا ہی علاج دوغ اور رُب بہ اور ریواج اور شربت فواکہ اور فادزہر اور پست
سیب دین **بلادر** اُسکا کھانا مُنھ مین اور حلق مین آبلہ اور التہاب اور امراض حادہ اور وسواس اور فساد اعضا لاتا ہی اور دو مثقال قاتل ہی اور نجات کے
بعد وسواس رہتا ہی علاج سرد و تر چیزین اور روغن بادام اور روغن کدو اور چکنا شوربا کھلائین اور اخروٹ کا مغز بالخاصیت اُسکا تریاق ہی **فائدہ** بعضے
ابدان مین بلادر کی مضرت نہین ہوتی اور بعضے ابدان مین شر عظیم پیدا کرتا ہی یہانتک کہ اُسکا شہد بھی بلکہ اُسکا دھوان بھی اگر لگ جاتا ہی بدن آماس کر آتا ہی اور
کھجلاتا ہی اور آفت قوی برپا ہوتی ہی اور شاید کہ بدن کا پوست پھاڑ ڈالے اور ہلاک کرے اور جب بلادر کے سبب بدن پر ورم ہو اُسکی تدبیر یہ ہی کہ اُس مقام
کو دوغ سے دھوئین اور دوغ جسقدر ترش ہو بہتر ہی اور مغز چار مغز اور مغز نارجیل اور حب السمنہ اور کنجد سیاہ باریک کوٹکر ضماد کرین اور کئی
ساعت کے بعد دور کرین اور دوغ سے دھوئین اور کچھ دیر تک ویساہی رکھین اور پھر تازہ ضماد کرین اور تمر ہندی کا صاف پانی لین اور اُس پانی
مین مغز نارجیل کو صندل کی طرح گھسکر طلا کرین سوزش اور گرمی کو فی الفور زائل کرتا ہی اور صندل سفید اور سرخ طلا کرین اور سرگین
گاؤمیش نازادہ کا ملنا خاصکر اُسی وقت کہ شکم سے نکلے کہتے ہین کہ بہت موثر ہی اور جب خشک ہو جائے دوغ سے دھو ڈالین اور جہان کہ بدن مین امتلا
ہو اور عفونت پر مستعد اور آماس قوی پیدا ہوا ور اس تدبیر سے زائل نہو چاہیے کہ فصد کرین اور مسہل دین تاکہ بدن نہ پھٹ جاے اور فصد ہر حالت مین
فائدہ کرتی ہی اور ورم کو جلد زائل کرتی ہی **بوزنج** اُسکے اعراض ذراریح کے اعراض کے مانند ہوتے ہین اور علاج بھی اُسی کا سا علاج ہوتا ہی **سداب** اُسکا کھانا
سوزش اور لذع اور تپ دق لاتا ہی علاج قے اور حقنہ کے بعد تریاق نفع کرتا ہی **ثافسیا** اور **دفلی** ثافسیا لکھا گیا اور دفلی کنیر کو کہتے ہین اُنکا کھانا حلق اور معدہ مین
سوزش اور مُنھ پر سرخی اور احتباس بول و براز اور ورم زبان اور قراقر اور نفخ شکم اور تنگی نفس اور غشی لاتا ہی علاج قے کے بعد تازہ دودھ سے غرغرہ کرین اور
کشک جو مین روغن گل ملا کر پلائین اور جند بیدستر سرکہ اور عسل مین بالخاصیت مفید ہی اور تخم سداب بھی بالخاصیت مفید اور دودھ اور مسکہ نافع **خربق**
ابیض اُسکا کھانا اسہال اور خناق اور خفقان اور مغص اور حرقت بول اور شکم مین ریاح پیدا کرتا ہی علاج دودھ اور مسکہ اور روغن اور پنیر تر شہد کے ہمراہ
دین اور مرغ فربہ کا شوربا ے مرغن کھلائین اور رُب قابضہ سے اسہال کا دفعیہ اور گرم ارزن سے شکم پر تکمید کرین اور شراب ممزوج نفع کرتی ہی **جند بیدستر**
اُسکا کھانا سرسام لاتا ہی خاصکر اگر سیاہ قسم کا ہوتا ہی علاج شبت اور سپستان کے مطبوخ سے قے کرائین اور اُسکے بعد شراب لیمون اور دوغ ترش اور شیرخرا اور
آب سیب اور آب بہ اور فادزہر دین اور حماض اترج اور لیمون اُسکا تریاق ہی **عنصل** اُسکا کھانا درد باطن اور درد سینہ اور خون کے اسہال پیدا کرتا ہی **علاج**
شیرۂ خرفہ اور آب فواکہ قابض اور دودھ لوہے سے بجھا ہوا اور بیضۂ مرغ نیمبرشت دین اور جو چیز کہ خون کے اسہال کو مانع ہو اور لعاب بہدانہ مفید ہی **قشر برنج** ۴۰

یعنے چانول کی بھوسی اُسکا کھانا ورم زبان اور درد معدہ اور درد اسعا لاتا ہی علاج جو کچھ کہ ذراریح کی تدبیر مین تیسری قسم مین آئیگا اُسپر عمل کرین راونہ چینی کبھی اُسکے کھانے سے اسہال بافراط اور اضطراب پیدا ہوتا ہی علاج قی کرائین اور تازہ دودھ اور مسکہ دین اور رب سیب اور رب بہ اور سرد پانی مین نہانا اور سرد پانی سر پر ڈالنا اور تریاق کبیر اور فادزہر مفید ہین ادہان ولبوب زنخہ یعنے وہ روغن اور مغزیات جنکی صورت مین تغیر آیا ہی کبھی ایسے روغن اور مغزیات کے کھانے سے غثیان اور غشی اور حرارت پیدا ہوتی ہی علاج تازہ دودھ پلاکر قی کرائین اور شربت لیمون اور شیرۂ خرفہ پلائین شراب یعنی خمر اُسکو نہار مُنھ کھانا درد سر اور غم اور خناق اور اختلاط عقل لاتا ہی اور کبھی تشنج بھی ہو جاتا ہی علاج فصد اور قی اور تلیین طبیعت کرین اور قرص کافور اور دوغ ترش اور آب فواکہ سے مزاج کی تبرید کرین کندش اور آب قثاء الحمار اور غاریقون سیاہ اور تربد زرد ان چیزون کو حد سے زیادہ استعمال کرنا غثیان اور قی شدید اور خناق اور غشی اور سرد عرق پیدا کرتا ہی علاج تیز حقنون سے طبیعت نرم کرین اور جو کچھ کہ ہیضہ مین کام آتا ہی استعمال کرین اور تریاق اور فادزہر اور گرم پانی اور دودھ نفع کرتا ہی اور اگر اُسکے کھانے پر بہت دیر نہین ہوئی اور ابھی تک معدے مین موجود ہی قی کرائین افیون کھانے سے سبات پیدا ہوتی ہی اور زبان رک جاتی ہی اور خدر پیدا ہوتی ہی اور آنکھین گڑجاتی ہین اور جلد مین خارش اُٹھتی ہی اور سرد پسینہ آتا ہی اور ہچکی اور ضیق النفس پیدا ہوتا ہی اور آنکھون مین اندھیرا چھا جاتا ہی اُسکی بو مُنھ مین سے آتی ہی اور وہ دو درم کے مقدار قاتل ہی علاج شبت اور ترب کے مطبوخ مین شہد اور نمک ملاکر قی کرائین اور تیز حقنہ سے طبیعت نرم کرین اور تریاق مثرودیطوس دین اور اگر موجود نہو حلتیت ماء العسل مین یا شراب کہنہ مین جسمین کہ دارچینی کوٹ کر ملائین دینا چاہیے اور تریاق اربعہ اور عاقرقرحا اور جندبیدستر مفید ہی اور فلفل اور حلتیت اور ابہل باریک کوٹکر ایک بندق کے برابر کھلائین مفید ہی اور جندبیدستر کا سونگھنا اور روغن قسط سر پر اور بدن پر ملنا نافع ہی فائدہ اگر افیون کو روغن کنجد مین ملاکر کھائین وہ لا دوا ہی جوز ماثل اُسکے کھانے سے اول تو سبات اور آنکھون مین سرخی اور اندھیرا پیدا ہوتا ہی اور جب غلبہ ہوتا ہی عقل مین اختلاط آتا ہی اور وہ ایک مثقال قاتل ہی اُسکا علاج افیون کے علاج کے مانند ہوتا ہی اور چکنا شوربا کلی نفع دیتا ہی بیروج اُسکے اعراض جوز ماثل کے اعراض کے مانند ہوتے اور دوار اور کانون کا بہرا ہونا اور حکہ اور سُبات شدید اُسکو لازم ہی علاج قی اور حقنہ سے تنقیہ کرین اور روغن گل اور گلاب مین کچھ ایک سرکہ ملاکر سر پر رکھین اور افسنتین اور صعتر پکاکر صاف کرین اور پلائین اور تریاق اور دودھ مفید ہین بنج اُسکے کھانے سے زبان مین استرخا آتا ہی اور سانس تنگ ہوتی ہی اور عقل جاتی رہتی ہی اور ہذیان ہوتا ہی اور کھجلی آتی ہی علاج قی کے بعد دودھ اور انجیر کا مطبوخ اور روغن بادام اور مسکہ اور شراب اور دوغ سرد اور تریاق اور سنجر ینیا اور معاجین کبار دین جو چیز کہ میسر ہو کزبرۂ رطب اُسکو بہت کھانا دوار اور سدر اور بحۃ الصوت اور سُبات لاتا ہی اور تمام بدن مین کزبرۂ کی بو آتی ہی اور آدھا رطل اُسکا جرم قاتل ہی مگر اُسکا پانی کہتے ہین کہ چالیس درم تبرید کی جہت سے قاتل ہی علاج مطبوخ شبت اور بورہ مین روغن زیت یا روغن سوسن ملاکر دین تاکہ قی آجائے اُسکے بعد زردۂ بیضہ مرغ نیمبرشت فلفل اور نمک ملاکر اور مرغ فربہ کا گوشت دارچینی اور فلفل ملاکر کھلائین اور شراب مثلث مفید ہی فائدہ اگر کشنیز تر دوسرے بقولات مین ملا ہوا ہوتا ہی تو ضرر نہین کرتا اور اگر زہر مین ملتا ہی اسی کے حکم مین داخل ہوتا ہی بزر قطونا یعنی اسبغول اگر اُسکو کوٹ کر کھائین غم اور کرب اور ضیق نفس ہوتا ہی اور قوت اور نبض ساقط ہوتی ہی اور خدر اور تمدد پیدا ہوتا ہی اور غشی آتی ہی اور تمام بدن سرد ہوتا ہی علاج گرم پانی اور شہد یا شبت اور بورہ کا مطبوخ پلاکر قی کرائین اور شراب اور تریاق اور زردۂ تخم مرغ اور جدوار دین

اور شیرۂ خرفہ چار تخم کے ہمراہ دین نفع کرتا ہی **عنب الثعلب** جاننا چاہیے کہ عنب الثعلب کی ایک قسم ہی اُسکا پھول سیاہ ہوتا ہی اور پتا ایسا ہوتا ہی جیسے جرجیر کا پتا یہ بُری قسم ہی اُسکا کھانا زبان مین خشکی اور ہچکی اور خون کی قی اور اسہال مخاطی جنسے سحج ہو جائے پیدا کرتا ہی **علاج** قی کے بعد دودھ اور شہد پینون ملا کر اور مرغ فربہ اور بادام تلخ کا کھانا نفع کرتا ہی **فطر** یعنے کماۃ ہندی کھنبی اُسکا زیادہ کھانا خناق اور قولنج لاتا ہی اور اُسکی کئی قسم ہوتی ہی سفید اور سیاہ اور نیلگون اور طاؤسی اور سرخ اور سفید قسم کے سوا سب بُری ہوتی ہین کہ سفید فادزہر ہی اور سرخ زہر اور اسی طرح جونسی قسم کہ حشرات کے سوراخ سے قریب ہو یا اُن درختون سے جنمین کیفیت قوی ہی نزدیک ہو غرض کہ فطر کا کھانا سانس مین تنگی اور سرد پسینا اور معدہ اور شکم مین نفخ اور مغص اور فواق اور غشی لاتا ہی **علاج** مولی کا پانی یا اُسکا مطبوخ بورہ مین یا نمک ہندی مین ملا کر دین تاکہ قی آجائے اور نمک سکنجبین مین ملا کر دینا ایسا ہی نفع کرتا ہی اور قی کے بعد فقط شراب ہی یا ابکامہ خاکستر چوب انگور کے ہمراہ یا انجیر گرم پانی کے ساتھ دین اور تریاق اربعہ اور سنجرینیا اور فلافلی اور کمونی شراب یا آب سداب کے ہمراہ جو کچھ کہ میسر ہو کھلائین اور صندل اور گلاب کا معدے پر ضماد کرین اور جدوار اور تیز حقنہ مفید ہین **تیسری قسم حیوانات کے بیان مین** یعنے جاندار چیزین **ذراریح** گرم اور تیز ہوتے ہین اُنکے کھانے سے مُنھ مین اور مثانہ مین سوزش ہوتی ہی اور مروڑا اور شدت کا درد پیدا ہوتا ہی اور پیشاب جلکر آتا ہی اور قضیب ورم کرتا ہی اور تپ اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہین **علاج** گرم پانی اور روغن کنجد یا انجیر اور شبت اور پودنہ کا مطبوخ پلا کر کئی مرتبہ قی کرائین اور مثانہ کی اصلاح کے لیے باسلیق کی فصد کھولین اور تازہ دودھ اور لعابات پلائین اور حقنہ کہ آب جو اور حلبہ اور برنج اور بط اور مرغ کی چربی سے بنائین استعمال کرین اور شوربائے مرغن کھلائین اور کہتے ہین کہ روغن بہ کا کھانا اور ملنا اُسکا فادزہر ہی اور حب صنوبر صغار اور کبار مثلث کے ہمراہ دینا مفید ہی اور انجیر اور بنفشہ اور روغن مسکہ وغیرہ اور زردۂ تخم مرغ مفید ہین اور چاہیے کہ روغن گل اور بیضۂ مرغ کی سفیدی احلیل مین ڈالین اور آرد جو اور شہد کا ضماد کرین **وزغہ اور حربا** وزغہ چھپکلی اور حربا گرگٹ وزغہ کہ سالامندرا کی ایک قسم ہی اُسکا گوشت قاتل ہی اگر شراب مین گر پڑے اور پھول کر پھٹ جائے اُسکا کھانا قی اور وجع الفواد شدید لاتا ہی اور حربا کا گوشت ایسی ہی تاثیر رکھتا ہی اور اُسکا بیضہ اگر کھائین ہلاک کرتا ہی **علاج** وزغہ کے لیے جو کچھ ذراریح مین کام آتا ہی کام مین لائین اور حربا کے لیے چاہیے کہ کنجد اور خرنوب اور قند تینون کو برابر لیکر روغن گاؤ مین دیوین اور تازہ دودھ نفع کرتا ہی اور روغن ملنا اور حمام مین جانا مفید ہی اور حربا کے بیضہ کا یہ علاج ہی کہ قی کرین اور بدن پر روغن ملین اور گرم نمک سر پر رکھین اور مسکہ اور خبطیا نا کھلائین **سالامندرا** اُسکا کھانا معدے مین درد شدید اور شکم مین ورم استسقا کے مانند اور احتباس بول اور ورم زبان اور زوال عقل لاتا ہی اور بدن مین بعضی جگہ سیاہ اور متعفن ہو جاتے ہین **علاج** قی اور حقنہ سے شکم کو پاک کرین اور تریاق افعی اور علک البطم اور راتیانج یابسہ اور شہد اور حب الصنوبر روغن زیت مین مفید ہی **ضفادع** اُنکا کھانا بدن مین ورم اور رنگ مین نیلاپن اور زردی اور غشی لاتا ہی اور بالون کو اور دانتون کو گراتا ہی اور کھانے کی اشتہا کو باطل کرتا ہی **علاج** گرم پانی سے قی کرائین اور مسہل دین اور کثرت سے شراب کا پینا اور ریاضت کرنا اور حمام مین پسینا لانا اور آبزن مین آنا اور روغن بدن مین ملنا مفید ہی اور دوا المسک اور دوا الکرکم اور سعد اور بیخ فی دو مثقال شراب کے ہمراہ مفید ہی **زہرۂ سگ آبی** اُسمین سے مسور کے دانہ کے برابر ایک ہفتہ کے بعد ہلاک کرتا ہی **علاج** روغن اور تازہ دودھ خبطیا نا اور دارچینی اور پنیر مایۂ خرگوش کے ہمراہ کھانا اور روغن بادام بدن مین ملنا اور تلطیف کی تدبیر کرنا نفع کرتا ہی **زہرۂ یوز**

پلنگ ہندی چیتا اُسکے کھانے سے زردا اور سبز قی اور مُنھ مین تلخی اور آنکھون مین زردی پیدا ہوتی ہی علاج روغن اور گرم پانی سے قی کرین اور تریاق
دین گل مختوم حب الغار تخم سداب ہرایک برابر ہرایک جزو کا آدھا حصہ کوٹ کر شہد مین ملائین اور ایک مثقال دین اور ہیضہ کا سا علاج کرین ہر عجمی
اُسکا کھانا پیاپے غشی لاتا ہی اور اُس سے نجات پانا دشوار ہی علاج روغن مسکہ گرم کرکے اور روغن کنجد دین اور اُسکے بعد گرم پانی پلائین اور قی کرائین اور
فادزہر اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس کھلائین اور غذا کے لیے ماراللحم دین عرق دواب [حیوانات ۱۲] اُسکا کھانا کرب شدید اور مُنھ پر زردی اور ورم اور خناق
پیدا کرتا ہی اور عرق بدبو جاری کرتا ہی علاج قی کرائین اور تریاق گل مختوم دین اور زراوند اور نمک اندرانی ہرایک آدھے درم کے برابر گرم پانی مین کھلائین
شیر گاؤ کبھی معدہ مین فاسد اور ترش ہو جاتا ہی اور غشی اور دوار اور فم معدہ مین پیچ و تاب لاتا ہی اور شاید کہ ہیضہ ہو جائے اور ہلاک کرڈالے علاج
ماء العسل پلاکر قی کرائین اور صرف شراب اور فلافلی کھانا اور روغن ناردین روغن بادام روغن مصطگی معدے پر ملنا اور گلقند اور گلاب مفید ہی اور کبھی
معدے مین دودھ جم جاتا ہی اور غشی اور سرد عرق اور نافض لاتا ہی علاج پنیرمایہ آدھا مثقال لیکر پرانے سرکہ مین یا باقلے کے دانہ کے برابر حلتیت
آب پودینہ اور سکنجبین مین یا طبیخ تخم کرفس آب عسل مین دین تاکہ بہ جائے پھر ماء العسل سے قی کرائین فائدہ پنیرمایہ کو اگر دودھ کے اوپر یا اُس سے
پہلے کھائین دودھ کو معدے مین جما دیتا ہی اور اگر دودھ جم جائے اور اُسکے اوپر کھائین اُسکو بہاتا ہی اور بہتر یہ ہی کہ دودھ پیکر نہ سوئین اسی واسطے
رات کو اُسکا کھانا ممنوع ہی اور دودھ کے اوپر کوئی غذا نہ کھائین اور تجبن لبن و دم یعنی دودھ اور خون کا جم جانا امراض معدہ مین مع فوائد کے گذرا
خون جسوقت کہ صرف خون معدہ مین یا سینہ مین یا آنتون مین یا مثانہ مین جم جاتا ہی خناق اور سقوط قوت اور غشی اور اعضا مین سُستی اور اطراف مین
سردی اور نبض مین ضعف لاتا ہی علاج خاکستر چوب انجیر اور مغز خرگوش یا ایک درم پنیرمایہ شراب مین ملاکر دین پھر اگر سینہ اور معدہ مین جم گیا ہی قی
کرین اور اگر آنتون مین ہی حقنہ کرین اور اگر مثانہ مین ہی جونسی دوائین کہ حصات مین مخصوص ہین اُنکو استعمال کرین سمک بارد کہ سمک اللیل بھی
کہتے ہین یعنی جس مچھلی پر ایک رات گذر جائے کبھی اُسکے کھانے سے اضطراب اور ہیضہ پیدا ہوتا ہی اور شاید کہ ہلاک کرے علاج قی کرین
اور میبہ اور شراب مین عصارہ بھی ملاکر دین اور گل مختوم مفید ہی اور بھنا ہوا گوشت کہ اُسکو گرم ہی لپیٹ کر اور ڈھانک کر رکھین اور ٹھنڈا ہو جائے
اور اُسکا بخار گھٹ کر اُسمین رہجائے زہر کے حکم مین ہوتا ہی اُسکے کھانے سے غشی آتی ہی اور عقل جاتی ہی اور ہیضہ پیدا ہوتا ہی علاج اول
معدے کو قی سے پاک کرین پھر میبہ اور شراب مین آب بہ اور آب سیب اور گل مختوم ملاکر دین اور دواء المسک اور جو کچھ کہ ہیضہ مین مذکور ہی نفع کرتا
ہی اور سونے سے اور جماع کرنے سے ممانعت کرین ارنب بحری یعنے خرگوش دریائی اسکا کھانا نفث الدم اور ربو اور عرق بدبو اور معدے
مین اور سینہ مین درد لاتا ہی علاج گرم پانی سے قی کرین اُسکے بعد خطمی اور خبازی کا مطبوخ پلائین اور سکنجبین اور حمام مفید ہین اور اگر سینہ مین کچھ درد باقی
رہے باسلیق کی فصد کھولین اور شربت خشخاش اور شربت عناب پلائین گاؤ کوہی اگر کوئی شخص اُسکی دُم کا سرا کھائے امعا مین درد پیدا ہوتا ہی
علاج گرم پانی اور روغن ملاکر قی کرائین اور پستہ اور فندق اور انجیر کھلائین اور جب قی سے معدے کا تنقیہ ہو جائے آدھا درم فیلزہرج
سیفنج کے ہمراہ مفید ہی اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس نافع اور بہتر غذا برہ کا گوشت ہی مگر اُس مین گرم دوائین نہ ملائین —

فصل سانپ وغیرہ زہردار جانورون کے کاٹنے کے علاج مین کلی طریق پر جاننا چاہیے کہ سانپ کے اقسام بہت ہین اور شمار مین نہین آسکتے اُنمین سے بعض تولا علاج ہین مثلاً مکللہ یعنے کلغی والا سانپ وغیرہ کہ بڑی بڑی کتابون مین انکا ذکر مفصل لکھا ہی اور اس مختصر مین اُسکا لکھنا مناسب نہ سمجھا اور ایک قاعدہ جامع کہ سموم کے دفع کرنے مین کام آتا ہو فقط وہی لکھا جاتا ہی جان لین کہ زہر چھ طریق سے دفع ہوتا ہی اول تو یہ کہ کوئی ایسی چیز دین کہ حرارت غریزی کو مشتعل کرے اور احشا کو قوت دے اس سبب سے طبیعت کو قوت ہو اور زہر کو دفع کرے مثلاً تریاق کبیر اور لعبت بربری وغیرہ دوسرے یہ کہ جلد بدن سے رطوبات کو نکالین تاکہ زہر اُنکے ساتھ بدن مین نہ پھیلے اور اعضاے رئیسہ مین نہ پہونچے اور رطوبات کی تقلیل کا طریق قی ہی اُسکے بعد فصد اور اسہال اور ادرار مگر قی زہر کے جمیع اقسام مین جامع النفع ہی بخلاف فصد کے کہ اُسکو ہر ایک جگہ نہین کر سکتے تیسرے یہ کہ جو فادزہر آزمودہ اور جو تریاق کہ بالخاصیت اُس زہر سے مخصوص ہو دیوین جیساکہ تمساح کا گوشت تمساح کے کاٹنے مین اور افعی کا گوشت افعی کے ڈسنے مین چوتھے یہ کہ کوئی ایسی دوا کھلائین کہ اُس حیوان کے مزاج سے مضاد ہو مثلاً انگزہ کہ بچھو کے مزاج سے مضاد ہی اور اُسکے مانند پانچوین یہ کہ کوئی دوا اور کوئی تدبیر ایسی کرین کہ طبیعت کو حرکت ہو اور طبیعت موج کے طور پر زہر کو جلد کی طرف پھینک دے مثلاً مشہور دواؤن سے عرق لانا یا دوڑنے سے اور اُسکے سوا لیکن یہ تدبیر خوف سے خالی نہین کیونکہ کبھی اخلاط کی حرکت سے زہر اعضاے رئیسہ مین سرایت کرتا ہی چھٹے یہ کہ کوئی ایسی تدبیر کرین کہ زہر کو نہ پھیلنے دے اور یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ جسوقت کاٹنے کی نوبت پہونچے اُسی وقت اُس عضو کو کاٹ ڈالین اور جڑ سے الگ کرین اگر ممکن ہو پھر داغ دین یا یہ کہ کاٹنے کی جگہ سے اوپر اُس عضو کو بہت سخت باندھین اور کاٹنے کی جگہ ادویۂ مخدرہ رکھین تاکہ زہر حد سے آگے نہ بڑھے یا یہ کہ اُس جگہ حجامت مع الشرط یا بلا شرط کرین یا فقط پچھنے ہی لگائین اور شاخ نہ کھینچین یا جونکین لگائین تاکہ زہر اُس راہ سے نکل آئے اور بدن کی طرف نہ جائے اور اُس عضو کو مُنھ سے چوسنا زہر کے کھینچنے کا آسان طریقہ ہی اور مفید ہی انتباہ جو شخص مُنھ سے چوسکر کھینچتا ہی وہ شخص چاہیے کہ شکم سیر ہو بھوکا نہو اور مُنھ کو دھوئے اور شراب سے کلی کرے بلکہ کچھ ایک پی جائے اور اپنا مُنھ روغن گل یا روغن بنفشہ سے اول چکنا کر لے پھر چوسنے کا ارادہ کرے اور جسوقت کہ مُنھ وہان سے اُٹھائے مُنھ کا لعاب اور پانی نکال ڈالے تاکہ وہ اور اُسکے دانت آفت سے بچین فائدہ اول مفرد اور مرکب دواؤن کا ذکر ہی کہ زہریلے جانورون کے کاٹنے مین نفع کرتی ہین لاغیہ اُسکا دودھ کالے سانپ کے کاٹے کو بہت نفع کرتا ہی خمر کہ اُسمین کالا سانپ گر کر مر جائے سب جانورون کے کاٹے ہوئے کو مفید ہی بزر الاترج یعنے تخم ترنج دو مثقال سب حیوانات کے زہر کی ضد ہوتا ہی ثمرہ فنجنکشت اور بیخ انجدان سب زہرون کا فادزہر ہی حب بلسان اور بادام اور انجیر اور بندق اور خبطیانا اور جاؤشیر اور زراوند اور شگوفہ خرزہرہ اور اُسکی تی اور دارچینی اور جرجیر اور راسن اور قیصوم اور قردمانا اور غاریقون یہ سب مفید ہین اور ثمرۃ الدلب یعنی چنار کے درخت کا پھل کہ تازہ نکلا ہو عجیب اثر کرتا ہی اور ریطون اور معدۂ ابن عرس یعنی نیولے کا پاک کر کے کشنیز کے ہمراہ بھونا ہوا اور خشک کیا ہوا نفع کرتا ہی اور ابن عرس زندہ کا مطبوخ اور موش دشتی کا مطبوخ اور شراب اور طبیخ سرطان نہری اور کچھوے کا خون اور طحال عجیب الاثر ہی اور سرگین بز سوختہ کھانا اور ضماد کرنا اور کماذریوس اور تخم باد آورد اور حرف اور زیرہ کہ کلونجی کی وضع کا ہوتا ہی اور لہسن اور پیپل اور بزر خندقوقی پانی مین یا شراب مین اور طبیخ پودینہ کو ہی ضماد کرنا اور

کھانا مفید ہی **تریاق** کہ سب زہری جانورون کے کاٹنے کو اور تمام سمّی دواؤن کے ضرر کو فائدہ کرتا ہی شونیز تخم ہزارا سپند زیرہ ہر ایک دو درم جنطیانا زراوند گرد ہر ایک ایک درم فلفل سفید مُر ہر ایک آدھا درم یہ سات دوا ہین اُنکو کوٹ چھانکر شہد مین ملائین خوراک باقلاے رومی کے برابر شراب مین دیوین دوسرا نسخہ حب البلسان زوفاے خشک تخم شلغم دشتی فلفل سفید فلفل سیاہ دارفلفل وج انیسون فطراسالیون اسارون زیرہ بزرالبنج ہر ایک چار درم سنبل فقاح اذخر ہر ایک چھہ درم یہ چودہ دوا ہین انکو کوٹ چھانکر شہد مین ملائین خوراک باقلاے رومی کے برابر دوسرا نسخہ کہ عجیب اثر کرتا ہی افیون مُر ہر ایک ڈیڑھ درم بیخ زراوند طویل بیخ زراوند مدحرج ہر ایک تین درم سداب دو درم ان پانچون دواؤن کو جرجیر کے پانی مین کہ اُسکو پکاکر کف اُتار ڈالین اور صاف کرین ترکرین اور شہد مین ملائین اور ایک مثقال شراب مین دین اودویہ کہ کاٹنے کی جگہ پر اُنکا رگھنا مفید ہی نفط سپید یا ازرق طلا کرین اور دودھ کچا اور پکا ہوا روغن گاؤ مین ملاکر رکھین اور جندبیدستر پودینہ نہری کے عصارہ مین ملاکر یا گوگرد بول مین گھسکر یا سرکہ اور نمک یا زہرہ گاؤ فقط یا خاکستر چوب انجیر اور خاکستر چوب انگور سرکہ مین یا لہسن اور نمک کوٹ کر یہ سب مفید ہین دوسری تدبیر مرغ خانگی نر بہ لیکر اُسکو زندہ ہی سینہ چاک کرین اور اُس جگہ پر رکھین اور جب اُسکی گرمی کم ہو جاوے دوسرا رکھین اور سرگین بز تمام زہری جانورون کے کاٹنے کو نفع کرتا ہی مگر اُس سانپ کے کاٹے ہوئے کو جسکو عربی مین ضما کہتے ہین اور زفت اور روغن زیت پکاکر اور نمک ملاکر طلا کرین افعی کے کاٹے ہوئے کو نفع کرتا ہی اور داغ دیتا ہی ابتدا وسوقت کہ لسع کے مقام مین دواؤن کے استعمال سے یا خود بخود زخم ہو جائے اُسکو غنیمت سمجھین اور بھرنے نہ دین تاکہ زہر اچھی طرح نکلتا رہے اور جہان کہین کسی ایسے عضو مین کاٹا ہو کہ اُسکا قطع کرنا اور باندھنا ممکن نہین یا تدابیر مذکورہ فائدہ نہ کرین لازم ہی کہ اُسکے گرداگرد گوشت استرہ سے کاٹ ڈالین تاکہ استخوان صاف نکل آئے پھر اُن طلاؤن سے معالجہ کرین جو زہر کے مزاج کو بدل ڈالین اور اُسکو وہین جما دیوین مثلاً یہ وج وغیرہ جو کچھ کہ اس زہر کے مناسب ہو یا اُس جگہ گرم لوہے سے داغ دین یا زفت اور روغن زیت پکاکر اُسپر طلا کرین۔

فصل حیوانات زہردار کے کاٹنے کا بیان تفصیل کے طور پر اور ہر ایک ایک نوع مین لکھا جاتا ہی پہلی نوع لدغ عقرب کے بیان مین بچھو کے کاٹنے کی علامت یہ ہی کہ اُس جگہ ورم اور سرخی اور صلابت ہو اور اُس جگہ مین درد کی شدت ہو اور اگر نیش شریان پر لگتا ہی غشی لاتا ہی اور اگر عصب پر لگتا ہی صرع اور صداع پیدا کرتا ہی علاج اُسی وقت جہان ڈنک مارا ہی اسجگہ سے اوپر بند لگائین اور زہر کو مُنھ سے یا محاجم سے کھینچین اور گرم پانی سے یا بابونہ اور سبوس اور برنجاسف اور سداب کے طبیخ سے اُس عضو کو دھوئین اور بندق ہندی مُنھ مین چبائین اور کھرل مین گرد کر اسجگہ پر رکھین اور پودینہ اور آرد جو سداب کے پانی مین یا گوگرد اور تخم کتان اور نمک اور علک البطم اور جندبیدستر یا لہسن کوٹ کر روغن زیت مین ملاکر ضماد کرین یا اُنہین سے جو چیز کہ میسر ہو اور روغن فرفیون اور روغن زنبق ملین اور سیر اور حلتیت اور عاقرقرحا شراب مین کھلائین یا ایک مثقال حلتیت ایک اوقیہ شراب مین اور تریاق اربعہ اور سنجرینا اور سیر اور اُسکے برابر رُب جوز کچھ ایک شراب مین ملاکر مفید ہی اور عرق لانا اور حمام مین جانا مفید ہی اور اگر کوئی ایسی تدبیر ہو کہ اُسی عضو کو جسمین کاٹا ہی پسینا آئے بہتر ہی اور کہتے ہین کہ حمام کے بعد شراب مفید ہی اور مجرب ہی نمک طعام تھوڑا سا کھانا اور بعضے کہتے ہین کہ اگر ترب اور بادروج کھائین بچھو کے کاٹنے سے ضرر نہین ہوتا سو جہان کہین کہ بچھو کی کثرت ہو ترب اور بادروج ہمیشہ کھائین اور

جو چیز کہ مسام اور راستون کو کھولے اُس سے پرہیز کرین مثلاً تخم کرفس وغیرہ اور ایک قسم کا بچھو ہوتا ہی کہ اُسکو جرارہ کہتے ہین اسواسطے کہ جب وہ چلتا ہی اُسکی دُم زمین پر کھنچتی ہوئی جاتی ہی اور اُسکا زہر گرم ہوتا ہی اور اُسکا خاصہ یہ ہی کہ جسبدن کاٹتا ہی درد کم ہوتا ہی اور دوسرے تیسرے دن درد کا غلبہ ہوتا ہی اور زبان ورم کر آتی ہی اور بجاے بول خون آتا ہی اور کرب شدید اور غشی اور خفقان اور یرقان اور حبس طبیعت لاتا ہی اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے علاج اول محاجم سے چوسین اور داغ دین پھر فصد کرین اگر داغ نہو سکے فرفیون اور جندبید ستر اُسجگہ پر رکھین اور اُسکے گرداگرد گل ارمنی اور سرکہ طلا کرین اور جان لین کہ تازہ دودھ کھانا اور رب سیب اور رب بہی اور شیرہ کاہو اور شیرہ کاسنی اور شیرہ خیارین اور کدو اور آب جو اور آب طلحشقوق اور پست سیب سرد پانی مین اور قرص کافور مفید ہین اور آدھا مثقال کافور آب سیب ترش کے ہمراہ بہت ہی نفع کرتا ہی اور اگر درد شدید ہو آب فواکہ سرد کرکے اور دوغ ترش دین اور طلحشقوق اور برگ سیب ترش اور کشنیز خشک اجزا برابر باریک کوٹکر تین کف مُنھ مین ڈالین اور میوون کا پانی روغن مین ملا کر سرد کرین اور پلائین اور اگر شکم مین نفخ ہو جائے حقنہ کرین اور اگر زبان مین ورم ہو رگ زیر زبان کھولین آب کاسنی اور سکنجبین سے غرغرہ کرین فائدہ جب عقرب جرارہ کا زہر محاجم سے چوسنے کا ارادہ کرین چاہیے کہ محجمہ کے اندر دُھنی ہوئی روئی بھر دین کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے چوسنے والا ہلاک ہوتا ہی سوا اُسکا چوسنا کسی طرح سے مناسب نہین مگر اُن شرائط سے کہ معالجۂ کلی مین مذکور ہین دوسری نوع لدغ زنبور اور شہد کی مکھی کے بیان مین اُسکے نیش سے آماس سرخ اور درد شدید پیدا ہوتا ہی اور ایک اور قسم کی زنبور ہوتی ہی کہ اُسکا سر بڑا اور سیاہ ہوتا ہی اور اُسکے اوپر دائرے ہوتے ہین اُسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اُٹھتا ہی اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے علاج اُسی وقت تین کف کشنیز کھلائین درد کو موقوف کرتا ہی اور یخ کا شیاف اُٹھائین اور آب خطمی آب خبازی آب خرفہ آب عنب الثعلب آب کا کنج طلا کرین اور ایک کپڑا سرکہ مین بھگو کر برف وغیرہ مین سرد کرین اور وہان رکھین اور خالص مٹی سرکہ مین یا کافور سرکہ مین یا طحلب سرکہ مین یا جو کا آٹا سرکہ مین ملا کر یا کنجد کوٹکر سرکہ مین یا آب کشنیز تر مین سرکہ اور کچھ ایک کافور ملا کر طلا کرین اور رب سیب اور سکنجبین اور آب انار ترش اور آب خیار اور آب کاسنی اور کاہو اور کشنیز اور قند سرد پانی مین کھانا مفید ہی اور اگر بڑی زنبور نے کاٹا ہی یا بدن مین امتلا ہی فصد کرین اور زنبور کے گھر کی مٹی سرکے مین ملا کر طلا کرین کہ مفید ہی فائدہ جب شہد کی مکھی ڈنک مارتی ہی اُسکا ڈنک اُسی جگہ رہ جاتا ہی اور جیسا سب قسم کی زنبور کا علاج ہوتا ہی اُسکا بھی ویسا ہی علاج ہوتا ہی اور اُس جگہ پر مکھی کا ملنا درد کو بھلاتا ہی تیسری نوع لسع النملہ یعنے چیونٹی کا کاٹنا نملہ کی بہت قسم ہوتی ہین اور ایسا کہتے ہین کہ اندلس کے جنگل مین بعضی جگہ بہت دور پر چیونٹی ہوتی ہین گرگ کے برابر کہ جب آدمی کو پاتی ہین مار ڈالتی ہین غرض کہ جیسا زنبور کا علاج ہی چیونٹی کے کاٹنے کا بھی ویسا ہی علاج ہی چوتھی نوع رُتیلا اور عنکبوت کے کاٹنے کا بیان یعنی مکڑی کا کاٹنا اُسکے اقسام بہت ہین اور اُسکے اقسام مین بہ تر مصری ہی کہ پروانہ کی صورت ہوتی ہی اور سب اقسام کے کاٹنے سے اکثر ورم اور کچھ ایک سرخی اور نیلاپن اور سبزی پیدا ہوتی ہی اور اُسکی ہر ایک قسم کو اعراض مخصوص ہین چنانچہ سرخ مکڑی کے کاٹنے سے تھوڑا سا درد ہوتا ہی اور خارش ہوتی ہی اور جلن ہوتی ہی اور سیاہ کے کاٹنے سے درد شدید اُٹھتا ہی اور بدن مین سردی آتی ہی اور رعشہ ہو جاتا ہی اور اگر سفید کاٹتی ہی تو اسہال آتے ہین اور تھوڑا سا درد اور خارش عارض ہو اور کوکبہ یعنے جسکی پشت پر لکیرین چمکدار ہون اگر وہ کاٹتی ہی تو خدر اور بدن مین سستی ہو جاتی ہی اور زرد جسپر رُوان ہوتا ہی اُسکے کاٹنے سے

درد شدید اور رعشہ ہوتا ہی اور عرق آتا ہی اور شکم مین نفخ ہو جاتا ہی اور کبھی ہلاک کرتا ہی علاج جمیع اقسام کا یہ ہی کہ اول اُسجگہ کو مُنھ سے یا محجمہ سے چوسین تا کہ زہر کچھ آئے اور اُسکے بعد گرم پانی مین رکھین اور نمک کا پانی طلا کرین اور حمام درد کی تسکین مین بہت مفید ہی اور مناسب یہ ہی کہ ہر لحظہ گرم پانی مین رکھین یا چوب انجیر کی خاکستر اور نورہ اور قلمی باریک کوٹ کر گرم پانی مین طلا کرین اور مرزنگ اچھا ضماد ہی اور تریاق اربعہ اور سنجر بینا اور سفوف کہ سیاہ دانہ اور تخم کرفس کا بنایا ہوا ہو یا حلتیت گرم پانی مین ملا ہوا مفید ہی اور ایک قسم کی مکڑی ہوتی ہی کہ اُسکے کاٹنے سے اطراف سرد ہو جاتے ہین اور بدن مین قشعریرہ اور قضیب مین انتشار اور تمدد اور شکم مین نفخ پیدا ہوتا ہی اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ سداب اور سعد اور شونیز شراب مین کھلائین اور تریاق کا کھانا اور حمام مین عرق لانا مفید ہی اور ایک اور قسم کہ سیاہ ہوتی ہی اور اُسکے پانون چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اُسکے کاٹنے سے تپ مطبقہ اور خارش پیدا ہوتی ہی اور وہ جگہ سیاہ ہو جاتی ہی اور اُسکا زہر گرم ہوتا ہی بخلاف سب اقسام کے اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ فصد کئی دفعہ کرین اور مطبوخ فواکہ سے طبیعت نرم کرین اور اُس گوشت فاسد کو قطع کرین پھر قروح ردیہ کا معالجہ کرین اور عنکبوت کی ایک اور قسم ہی کہ فہد کہلاتی ہی اور وہ مکھی کے اوپر کود کر آتی ہی اور اُسکو پکڑتی ہی اسیواسطے فہد کہتے ہین یعنے جیسا چیتا اور شیر شکار کرتا ہی اور اُس مکڑی کے پانون چھوٹے چھوٹے اور سفید اور اُسپر نقطے سیاہی مائل ہوتے ہین اور اُسکے کاٹنے سے خارش ہوتی ہی اور سرد پسینا آتا ہی اور اُسکی تدبیر یہ ہی کہ حضض اور روغن گل اور سرکہ کہ اُسمین بیخ کرفس پکا ئین طلا کرین فائدہ کو دنے والی مکڑی جسکے ہاتھ اور پانون دراز ہوتے ہین اُسکے کاٹنے سے معدے مین درد ہوتا ہی اور بول و براز دشوار ہو جاتا ہی اور یہ بہت بُری قسم ہی اور قاتل ہی اُسکا علاج رتیلا کا سا علاج ہوتا ہی اور رتیلا ایک حیوان ہی مکڑی کی صورت پانچوین نوع مین سام ابرص جسکو کرپاسہ اور چلپاسہ اور ہندی مین چھپکلی کہتے ہین اُسکے کاٹنے کا بیان ہی اُسکے کاٹنے سے قلق ہوتا ہی اور تپ پیدا ہوتی ہی اور رطوبت فاسد بہتی ہی اور جہان کاٹا ہی وہان ہر وقت درد رہتا ہی کیونکہ اُسکے دانت اُسی جگہ رہجاتے ہین علاج کوئی ایسی تدبیر کرین کہ اُسکے دانت باہر آجائین اور اسطور سے ہوتا ہی کہ روغن اور خاکستر ملین یا ابریشم اُسپر ملین یا ابریشم اُسپر رکھ کر کھینچین اُسکے بعد خاکستر روغن مین ملا کر وہان رکھین اور اگر درد ہر وقت رہے اور اس تدبیر سے زائل نہو مُنھ سے خوب چوس کر سبوس کا پانی گرم اُسپر ڈالین اور تریاق رتیلا مفید ہی اور اگر تھوڑا سا ابریشم چُھری پر لپیٹکر اس جگہ پر رکھکر چارون طرف کو کھینچین اُسکے دانت جلد نکل آتے ہین اور صوف کو ریزہ ریزہ کرین اور اسبغول مین ملائین اور صمغ عربی کے پانی مین ملا کر اُسجگہ پر دیر تک رکھین اور دفعۃً زور سے اُٹھائین تا کہ دانت جلد باہر آجائین اور اُنکے باہر آنے کی علامت یہ ہی کہ تپ موقوف ہو اور اُس جگہ کا نیلا پن زائل ہو اور پیپ کا بہنا موقوف ہو جائے چھٹی نوع مین سالا مندرا کے کاٹنے کا بیان ہی وہ ایک جانور چھپکلی کی صورت ہی اور چار پانون رکھتا ہی اور دُم کوتاہ ہوتی ہی اور سر اُسکا سیاہ اور گردن باریک اور وہ سام ابرص سے بڑا اور چکلا ہوتا ہی اور اُسکا رنگ ابلق زرد اور سیاہ ہوتا ہی اور نوشادر کی کان مین بہت ہوتا ہی اور کہتے ہین کہ آگ مین نہین جلتا اور پتھر اُسپر کارگر نہین ہوتا اور سموم قتالہ مین سے ہوتا ہی جیسے ذرایح ہوتے ہین اور اُسکے زہر کی مضرت یہ ہی کہ درد شدید اور باطن مین گرمی آگ کے مانند پیدا کرتا ہی اور ورم گرم لاتا ہی اور زبان رُک جاتی ہی یا بوجھل ہو جاتی ہی اور اعضا کانپتے ہین اور بحس ہو جاتے ہین اور شاید کہ جہان کاٹا ہی وہ جگہ سیاہ ہو جائے اور شاید کہ متعفن ہو کر گر پڑے علاج جو کچھ کہ ذرایح کے معالجہ مین کہا ہی وہی اُسکا علاج ہی اور جنگلی کچھوے کے اور دریائی کے بیضہ کا کھانا مفید ہی اور طبیخ ضفدع کا کھانا اور ضماد نفع کرتا ہی ساتوین نوع مین آدمی کے کاٹے کا بیان جاننا چاہیے کہ بھوکے

آدمی کا کاٹا ہوا بہت بُرا ہوتا ہی اور روزہ دار کے کاٹنے سے عوارض پیدا ہوتے ہین علاج زیت اور موم پکا کر یا خاکستر چوب انگور سرکہ مین ملا کر یا ایرسا
اور سرکہ یا پوست بیخ بادیان اور شہد یا مرہم اسود کہ قند اور زیت اور موم اور مرغ کی چربی سے بنائین یا آرد باقلا اور پانی اور سرکہ اور روغن گل یا پیاز اور نمک
اور شہد لگائین جو کچھ کہ میسر ہو ضماد کرین اور اگر ورم ہو جاے مردار سنگ کا طلا کرنا بہت مفید ہی اور تخم شبت جلا کر اور باریک کوٹ کر یا کرنب کی خاکستر اور
سرکہ اور کچھ ایک روغن زیت یا روغن کنجد کا طلا مفید ہی فائدہ جس آدمی کو دیوانہ کتا کاٹے اور وہ بھی دیوانہ ہو جائے واجب ہی کہ اُسکی صحبت سے
پرہیز کرین کیونکہ ایسے آدمی کے کاٹنے سے بھی وہی حالت پیدا ہوتی ہی کہ جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے ہو جاتی ہی اور اُسکا تدارک مشکل ہوتا ہی اور
تدبیر وہی ہی کہ سگ دیوانے کے لیے لکھی جائیگی آٹھوین نوع مین کتے کے کاٹنے کا بیان کہ دیوانہ نہو یعنے ہوشیار ہو علاج جو کچھ انسان کے کاٹنے مین
بیان کیا ہی وہی مفید ہی اور پیاز اور نمک اور شہد اور نطرون اور سرکہ یا نمک اور پیاز اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ اور شہد خالص اچھا ضماد ہی اور اُسجگہ
پر سرکہ ڈالنا یا صوف سرکہ مین بھر کر رکھنا مفید ہی اور اگر سرکہ مین تھوڑا سا روغن گل ملائین بہتر ہی اور تھوڑا سا نطرون سرکہ مین ملا کر وہان رکھکر باندھنا اور
تین دن کے بعد اُسکو بدلنا اور اسی طرح استعمال کرنا نہایت نفع کرتا ہی خاص کر اگر یہ خوف ہو کہ شاید دیوانہ کتا ہو گا نوین نوع مین چیتا اور شیر اور اُسکے اقسام
کے کاٹنے کا اور اُنکے چنگل کے زخم کا بیان ہی جاننا چاہیے کہ اُنکے دانت اور چنگل زہر سے خالی نہین سو بہتر یہ ہی کہ اول زخم کی جگہ محجمہ استعمال کرین تاکہ
زہر کا مادہ باہر آجاے اُسکے بعد زراوند اور بیخ سوسن اور شہد کا ضماد کرین پھر جراحت کو سرکہ سے دھوئین اور قشور نحاس اور ایرسا اور خبث الفضہ اور
موم اور روغن زیت کا مرہم بنا کر استعمال کرین باقی قروح کا علاج کرین فائدہ اگر چاے کو پکا کر اُسکے پانی سے شیر کے زخم کو دھوئین اُسکی خاصیت ہی کہ معاً
اچھا کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی دسوین نوع مین دریائی کتا اور مگر اور سیاہ مچھلی جسکو سچ بولتے ہین اُنکے کاٹنے کا بیان ہی علاج اُنکا زہر کھینچین پھر جالیات
استعمال کرین اور نمک روئی مین بھر کر یا نطرون شہد مین ملا کر زخم پر لگائین اور بط اور مرغ کی چربی اور مطلقاً چربی اور مسکہ اور روغن گل مفید ہین گیارھوین نوع
مین ابن عرس یعنے نیولے کے کاٹنے کا بیان ہی جاننا چاہیے کہ اُسکے کاٹنے کا درد بدن مین جلد پھیل جاتا ہی علاج لہسن یا کچا انجیر یا آرد کرسنہ ضماد کرین
اور اگر ابن عرس کا گوشت اُسجگہ پر رکھین اُسی وقت درد کو ہٹاتا ہی اور بڑا فائدہ کرتا ہی فائدہ کبھی نیولا بھی کتے کی طرح باؤلا ہو جاتا ہی اور جسکو کاٹتا ہی وہ بھی
دیوانہ ہو جاتا ہی اور دیوانہ نیولے کے کاٹنے کا وہی علاج ہی کہ جو باؤلے کتے کے علاج مین آئیگا بارھوین نوع مین بلی کے کاٹے ہوئے کا بیان ہی
اکثر اُسکے کاٹنے سے درد شدید پیدا ہوتا ہی اور وہ جگہ سبز اور سخت ہو جاتی ہی علاج مُنہ سے چوسکر یا محاجم لگا کر اُسکا زہر کھینچین اور پیاز اور پودینہ کا
ضماد کرین اور سیاہ دانہ یا کنجد پانی مین ضماد کرنا اور پودینہ کھانا مفید آتا ہی اور باقی احتیاج کے موافق علاج عام کرین تیرھوین نوع مین بھیڑئیے اور بندر کے
کاٹنے کا بیان ہی علاج جو کچھ کہ چیتا وغیرہ کے زخم کے معالجہ مین نوین نوع مین گذرا اُسپر عمل کرین اور پیاز اور نمک دونون کو کوٹ کر بندر کے زخم پر
رکھنا مفید ہی چودھوین نوع مین ورل کے کاٹنے کا بیان ہی ورل ایک حیوان ہی سوسمار کی صورت جب کاٹ کھاتا ہی زخم ہو جاتا ہی اُسکا علاج قروح
ردیہ کا سا علاج کرین فائدہ دریا اور جنگل مین بہت سے کاٹنے والے جانور ہوتے ہین کہ اُنکے کاٹنے سے بڑے بڑے اعراض پیدا ہوتے ہین اور
اُن سبھون کا علاج یہ ہی کہ زہر کو جذب کرین اور تاوقتیکہ اس سے بالکل امن نہو زخم کو بھرنے نہ دین اور تریاقات اور فادزہر اور جدوار اور زہر کے

مسکنات ہمیشہ دیتے رہین اور کھانے اور پینے مین رعایات مناسب بجالائین پندرھوین نوع مین قملۃ النسر کے کاٹنے کابیان ہی یہ ایک جانور ہی
جون ۱۲ کرگس ۱۲
بڑی چیونٹی کی صورت اور اُسکے کاٹنے سے تمام مجاری سے خون جاری ہوتا ہی یہانتک کہ آنکھ مین سے اور مسوڑون مین سے نکلتا ہی علاج فادزہر
اور آب کاہو اور صندل سرخ اور خرفہ اور طحلب اُس جگہ پر رکھین اور حلتیت اور گاے کا دودھ یا شیر خر اور گل مختوم اور اسبغول خیار کے پانی مین
اور آب کدو اور جو کچھ کہ زہر کو ساکن کرے مثلاً تریاقات وغیرہ استعمال کرین سولھوین نوع مین ضفدع بحری یعنے دریائی مینڈک کے کاٹنے کابیان ہی یہ
مینڈک سرخ رنگ ہوتا ہی اور پلید جانور ہی اور اُسکا زہر بدبو ہوتا ہی اور جس جانور کو دیکھتا ہی اُسپر ارادہ کرتا ہی اور دور سے کود کر آتا ہی اور اگر نہین کاٹ سکتا
اُسکو پھونکتا ہی اور اُسکے پھونکنے سے بھی ضرر ہوتا ہی اور اُسکی مضرت یہ ہی کہ بڑا آماس پیدا ہوتا ہی اور جلد ہلاک کرتا ہی علاج تریاق کبیر دین اور جو کچھ
رتیلا کے علاج مین لکھا گیا کام مین لائین اور غوک بری اور نہری کے کاٹنے سے ورم نرم پیدا ہوتا ہی اور اُسکا علاج جیسا کہ سرد زہرون کا علاج ہوتا
ہی کرین سترھوین نوع مین ذوالاربعۃ والاربعین کابیان ہی اُسکو کنکھجورا کہتے ہین اور چوالیس پانوَن رکھتا ہی دونون طرف مین بائیس بائیس ہوتے ہین اور
آگے کی طرف سے بھی چلتا ہی اور پچھلی طرف سے بھی چل سکتا ہی اور ایک انگشت کے برابر ہوتا ہی اور بڑا ایک بالشت بھی ہوتا ہی اور اُسکے کاٹنے سے
درد شدید اور ایک حالت وسواس اور خوف کے مشابہ اور ضیق النفس پیدا ہوتا ہی اور طبیعت مٹھائی کے کھانے پر راغب ہوتی ہی علاج
اسی حیوان کو کوٹ کر اُسجگہ پر رکھین اور زراوند طویل اور حنظیانہ اور پوست بیخ کبر اور آردکرسنہ اجزا برابر شراب مین یا ماء العسل مین کھلائین اور
تریاق اربعہ اور دواء المسک اور سنجرنیا مفید ہین اور نمک اور سرکہ کا طلا نفع کرتا ہی اٹھارھوین نوع مین موش کے کاٹنے کابیان ہی جاننا چاہیے کہ
بعضے چوہے کے دانت زہردار ہوتے ہین اور اُسکے کاٹنے سے عضو آماس کر آتا ہی اور زخمی ہو جاتا ہی اور درد کرتا ہی اور وہ مقام نیلا یا سیاہ ہو جاتا ہی اور
شاید کہ فاسد ہو جائے اور اُسکا فساد اندر کی جانب پھیلے اور دوسرے اعضا کو فاسد کرے جیسا کہ ناسور فاسد کرتا ہی علاج زہر کو چوسنے کے طور پر کھینچین
اور جو تدبیر کہ زہر کے کھانے مین اور لگانے مین مفید پڑے استعمال کرین اور اگر اُس جگہ مین پچھنے لگا کر خون نکالین بہتر ہی اور اگر دیر ہو جائے اور
فساد آنے لگے رطوبات کی تقلیل کرین یعنے فصد اور اسہال اور قے اور ادرار کرین اور فادزہر استعمال کرتے رہین انیسوین نوع مین سگ دیوانہ یعنے
باولے کتے کے کاٹنے کابیان ہی سگ کو عربی مین کلب کہتے ہین کاف کے فتحہ اور لام کے سکون سے اور کلب کاف اور لام کے فتحہ سے ایک
مرض ہی جذام کے مانند کہ کتے کو اور بھیڑیے کو اور شیر کو اور گیدڑ کو اور نیولے کو اور لومڑی کو اور خچر کو اور کفتار کو ہو جاتا ہی اور اُسکو باؤلا بنا تا ہی پھر
یہ دیوانہ حیوان جسکو کاٹتا ہی وہ بھی اسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی اگر تدارک نہ کرین اور اس سبب سے کہ یہ مرض اکثر کتے کو ہوتا ہی کلب کلب مشہور ہوا
اور اس نوع کو تین فائدہ مین لکھا جاتا ہی پہلا فائدہ سگ دیوانہ کی علامت کا بیان اور اُسکے کاٹنے کا امتحان جسوقت کہ کتا دیوانہ ہوا اور اُسکے
احوال متغیر ہون اور کھانا کم ہو جائے اور پانی کو دیکھکر تھرائے اور اُس سے ڈرنے لگے اور پانی نہ پیے پیاسا رہے اور آنکھین سرخ ہو جائین
اور زبان منھ سے باہر پڑی رہے اور لعاب اور کف نکلتا رہے اور ناک سے رطوبت بہنے لگے اور کان ڈھلکائے ہوئے اور سر جھکائے
ہوئے اور کمر اونچی کیے ہوے اور دُم دبائے ہوے ایسا چلے گویا مستی کے عالم مین ہی اور چند قدم چلکر سر کے بل گر پڑے اور دیوار اور

درخت وغیرہ پر حملہ کرے اور آواز ایسی ہو جائے جیسے بیٹھی ہوئی آواز ہوتی ہی اور کتے اُسکے نزدیک نہ آئین اُسکو دیکھتے ہی بھاگ جائین اور اس بات کا امتحان کہ دیوانہ کتے نے کاٹا ہی یا دیوانہ نہ تھا یہ کئی طرح پر ہی ایک تو یہ کہ مغز اخروٹ زخم پر ایک ساعت رکھین پھر مرغ کے آگے ڈالین اگر مرغ اُسکو نہ کھائے یا کھا کر مر جائے تو دیوانہ کتے نے کاٹا ہی دوسرے یہ کہ روٹی کا ایک ٹکڑا اُس زخم کی رطوبت مین بھر کر کتون کے آگے ڈالین اگر کتا نہ کھائے یا کھا کر مر جائے تو اس بات کی علامت ہی کہ باولے کتے نے کاٹا ہی تیسرے یہ کہ اُسکے بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالین اگر اُسکے بعد بدن گرم ہو جائے باولے کتے نے کاٹا ہی اور شیخ کہتا ہی کہ یہ علامت خاصہ نہین **انتباہ** چونکہ کبھی اندھیرا یا کوئی اور سبب ایسا ہوتا ہی جس سے اُس کاٹنے والے کتے کی صورت اور حال پر اطلاع نہین ہوتی کہ دیوانہ تھا یا ہوشیار اسی وجہ سے امتحان کا طریقہ لکھا گیا سو جسوقت کہ کتا کاٹ کھائے اور اُسکے حال سے اطلاع نہو جلد امتحان کرین کیونکہ اگر دیوانہ ہی فی الفور اُسکا تدارک کرین دوسرا **فائدہ** اُن احوالات کے بیان مین کہ باولے کتے کے کاٹنے سے پیش آتے مین جسوقت کہ باولا کتا کاٹ کھائے یا کوئی دوسرا حیوان دیوانہ اور کئی دن گذر چکین اور تدارک نہ کیا جائے اُس شخص پر ایک حالت سخت اور فاسد غیر طبیعی آتی ہی مثلاً بڑے بڑے اندیشہ اور غم اور غصہ اور اختلاط عقل اور مُنھ مین خشکی اور پیاس اور پریشان خوابون کا دیکھنا اور روشنی سے بھاگنا اور تنہا رہنا اور اعضا کا سرخ ہو جانا خاص کر مُنھ کہ زخمی ہو جائے اور آخر مین رونے لگے اور جسوقت کہ پانی کو دیکھے اُسمین کتے کا خیال کرے اور اُس سے ڈر کر بھاگے اور فریاد کرے اور سرد عرق اور غشی آئے اور ہلاک ہو اور شاید کہ ان اُمور سے پہلے ہی ہلاک ہو اور شاید کہ کتے کی طرح آواز کرے یا آواز منقطع ہو جائے اور اُسکے بول کے راستے سے چھوٹا سا حیوان پلے کی صورت نکلے اور اُسکا بول رقیق اور کبھی سیاہ ہوتا ہی اور بعضی جگہ بول بند ہو جاتا ہی اور طبیعت خشک ہو جاتی ہی اور لوگون کے کاٹنے کی حرص کرتا ہی اور جسوقت کہ اپنا مُنھ آئینے مین دیکھے نہ پہچانے اور کتے کا مُنھ اُسمین دیکھے اس سبب سے آئینہ سے بھی ڈرنے لگے **انتباہ** اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب دیوانہ کتا کاٹتا ہی ایک ہفتہ کے بعد حال مین تغیر آتا ہی اور بعضون کا حال چھ مہینے کے بعد یا چالیس دن کے بعد بدلتا ہی اور ایک قوم نے کہا ہی کہ سات برس کے بعد بھی اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہی اور یہ قول بعضے اطبا کے نزدیک ٹھیک نہین لیکن جو نسے تجربہ والون نے دیکھا ہی اُنکے نزدیک یہی بات ہی چنانچہ اس فقیر کے زمانے مین ایک شخص کو دفعۃً یہی حالات مذکورہ پیش آئے اور بالکل اُسکے حواس ٹھکانے پر تھے مگر بہت حیرت مین مبتلا تھا اور پانی نہین پیتا تھا اور اگر اُس کے سامنے پانی لاتے تھے دیکھتا تھا مگر جب پینے کا قصد کرتا تھا اُسکے بدن مین ایک بڑا جوش آتا تھا اور حرکات نا طبیعی کرتا تھا اور چلاتا تھا اور پانی کا پیالہ ڈال دیتا تھا اُسکے وارثون کو جنات کا شبہہ ہوا اور کتے کے کاٹنے کا دھیان نہ کیا جب اِس فقیر نے پوچھا تو اُنکو یاد آیا کہ اُسکو دیوانے کتے نے کاٹا تھا اور ہمنے اُسی کتے کا کلیجا اُسکو کھلایا تھا اسلیے بالکل اُسکا کھٹکا نہ رہا تھا اب چار برس کے بعد پھر اُسکا اثر ظاہر ہوا وہ شخص جب سے کہ اُسکے حال مین تغیر آیا تھا آدھے دن تک اُسی حالت مین رہا اُسکے بعد بیہوش ہوا اور اُسکا شکم پھول گیا اور ایک گھڑی مین مر گیا اور مر گیا حقیر مترجم کہتا ہی کہ مین اپنے اُستاد مسیح وقت جناب حکیم میر فیض علی صاحب مرحوم و مغفور تلمیذ حکیم عزت اللہ خان صاحب مرحوم دہلوی کی خدمت مین استفادہ مطب کے لیے حاضر تھا کہ اچانک ایک بیمار آیا عرض کیا کہ پہلے میرے حال پر توجہ فرمائیے مجھے اضطراب ہی اور سوا اس بات کے اور کوئی تکلیف نہین کہ یہ معلوم ہوا جب بدن پر لگتی ہی جان سی نکلتی ہی جناب مغفور و مرحوم نے خاموش ہو کر تامل کیا اور کچھ ایک دیر کے بعد ارشاد فرمایا کہ کبھی تجکو کتے نے بھی کاٹا ہی بولا پانچ برس گذرے کہ باولے کتے نے کاٹا تھا جھاڑ وغیرہ سے علاج کیا تھا اب چھ مہینے گذرے کہ پھر ایک کتے نے کاٹا مگر باولا نہ تھا اچھا

ہوشیار تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ اُسی کا اثر ہی جلد اُسکی خبر لے اُس دن وہ شام تک ویسا ہی رہا جو کہ غریب آدمی تھا اُسکے اقربا مین سے کوئی اُسکے علاج مین پھرا
رات کے وقت اُسکے حال مین تغیر آیا اگلے دن اُسی حالت مین رحلت کی تنبیہ جس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہی اور اُسکے حال مین تغیر آیا ہی وہ جسکو کاٹتا ہی
یا جو شخص اُسکا جھوٹھا کھاتا ہی اُسکو بھی یہی مرض ہو جاتا ہی اور جاننا چاہیے جس شخص کو باؤلا کتا کاٹے اور اُس جگہ سے خود بخود بہت سا خون نکلے عمدہ بات
ہی اور امید ہی کہ علاج پذیر ہو اور ایسا ہی اگر اُسکو ادویہ تریاقیہ دین اور پیشاب کرے پانی سے ڈرنے کا اندیشہ نہین رہتا اور کہتے ہین کہ کتے کا کاٹا ہوا
جب پانی سے ڈرتا ہی لا علاج ہوتا ہی **تیسرا فائدہ** اُسکے علاج کے بیان مین جسوقت معلوم ہو جائے کہ باؤلے کتے نے کاٹا ہی چاہیے کہ بیمار کو پیادہ یا سوار
کر کے دوڑائین تاکہ عرق آئے اور زخم کو بھرنے نہ دین کم سے کم چالیس دن تک اچھا نہونے پاوے اور زخم کے مُنھ پر محاجم رکھکر جیسا کہ دستور ہی زہر کو کھینچین
تاکہ زہر باہر آجائے اور اگر زخم کو زیادہ کشادہ کرین بہتر ہی تاکہ رطوبت بفراغت نکلے اور اُسکے ساتھ مین زہر بھی باہر آجائے اور جہان کہین کہ ابتدا مین خطا
واقع ہو اور زخم بھر جائے اُسکو دوبارہ چیر ڈالین اور مقرح دوائین مثلاً لہسن اور جاؤشیر اور تیز سرکہ یا لہسن اور پیاز اور نمک کوٹ کر ضماد کرین تاکہ زخمی ہو اور مرہم
زخمی کرتا ہی زفت ایک حصہ اور نمک اور نوشادر ہر ایک دو حصہ جاؤشیر تین حصہ جاؤشیر کو سرکہ مین حل کرین اور سب دوا ملا کر استعمال کرین اور اگر زیادہ قوی کی ضرورت
ہو اکال دوائین رکھین مثلاً فلدفیون اور زخمی ہونے کے بعد روغن گاؤ استعمال کرین تاکہ اجزاے فاسد کو دور کرے اور سمیت کو زائل کرے اور سودا کے
نکالنے مین مبالغہ کرین خاص کر جسوقت کہ زہر پھیلنے لگے اور حالت بدلنے لگے اور ہمیشہ تریاق اربعہ اور دوا السرطان کہ بہت ہی مفید ہین کھلائین اور کہتے
ہین کہ اُسی کتے کا جگر بھون کر کھلانا نفع کرتا ہی اور اگر پا ہو دانہ اور جندبیدستر کا شیاف بنا کر رکھین فائدہ کرتا ہی اور کہتے ہین کہ جنطیانا کے برابر کوئی دوا نہین ۔
دوا السرطان سرطان نہری بریان پانچ جزو جنطیانا کندر ہر ایک تین حصہ لیکر پانی اور گھی کے ہمراہ پہلے دن ایک مثقال دین اور دوسرے دن زیادہ دین
یہانتک کہ چار مثقال ہو جائے **قرص** ذراریح کہ اس جگہ نفع کرتا ہی ذراریح لیکر اُسکے ہاتھ اور پانون اور سر دور کرین اور ایک حصہ لین اور عدس مقشر ایک حصہ اور
زعفران سنبل قرنفل فلفل دارچینی ہر ایک ایک جزو کا چھٹا حصہ لیکر اُنکو باریک کوٹکر پانی مین قرص بنائین ہر ایک دو دانگ کے برابر ایک قرص ہر صبح دین
اور حمام مین لیجائین اور آبزن مین بٹھلائین یہانتک کہ آبزن مین ہی پیشاب کرے اور مرغ فربہ کا نخود آب کھلائین اور شراب شیرین نفع کرتی ہی اور اگر اس دوا
کے بعد مثانہ مین پیچش معلوم ہو چاہیے کہ عدس پانی مین پکا کر اُسکا مطبوخ لیکر روغن بادام یا مسکہ ملا کر پلائین اور گاوی گھی کھلائین **سفوف** کہ فائدہ کرتا ہی
سرطان نہری جنطیانا ہر ایک پانچ درم کندر پودینہ ہر ایک تین درم گل مختوم دس درم کوٹ چھانکر دو درم دین اور کہتے ہین کہ گفتار کے پوست کا پیالہ بنا کر
اُسمین پانی اور دوا ڈال کر پلائین یا ایک لکڑی کا پیالہ لیکر گفتار کا پوست اُسپر اندر اور باہر لگا کر اُسکو اُسمین پانی پلائین اور اگر باولے کتے کے پوست کا پیالہ بنائین
اور گفتار کا پوست اُسپر لگائین بہتر ہی اور یہ سب بالخاصیت مفید ہین پانی کے خوف سے بچاتے ہین **انتباہ** جسوقت کہ بیمار پانی سے ڈرنے سے اور
نہ پیے کسی حیلہ سے اُسکو پانی دین تاکہ پیاس کی شدت سے ہلاک نہو اور حیلہ یہ ہی کہ ایک بڑی نلکی لیوین اور اُسکا ایک سرا پانی مین اور دوسرا اُسکے حلق مین
رکھین اور پانی پہونچائین اسطرح پر کہ پانی پر اُسکی نظر نہ پڑے اور لعابات اور شیرجات سرد اور اقراص اور غذائین مرطوب اور بہتی ہوئی اور بارد کہ پیاس
کو بجھائین دیتے رہین غرضکہ ترطیب اور تبرید مین بہت کوشش کرین تاکہ خشکی اور تشنگی سے جلد ہلاک نہو اور بعضے تجربہ کار کہتے ہین کہ جسوقت باؤلا

کتا کاٹے اُسی کتے کا تھوڑا سا خون پانی مین ملا کر اُس شخص کو پلائین اُسکا زہر اثر نہین کرتا غرض کہ یہ جو کچھ تجربہ والون نے کہا ہی اُسکو کر سکتے ہین لیکن ایسا نہ کرنا چاہیے کہ اُسی پر اکتفا کرین اور اصل علاج کہ لکھا گیا ہی اُسکو چھوڑ بیٹھین اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ جب تک اُس کتے کی ہڈیان پانی سے نہ بھیگین اُسکا زہر اثر نہین کرتا اور اُسی وجہ سے تاکید کرتے ہین کہ جب باؤلا کتا کاٹے اُسکو مار کر مٹی کے مضبوط برتن مین ڈالین اور زمین مین ایک گڑھا گہرا کھود کر اُسمین رکھکر مٹی سے بند کرین اور ڈھانک دین تاکہ اُسمین پانی نہ پہونچے اور کہتے ہین کہ ہر روز ایک ماشہ مشک چھ مہینے تک کھلائین کہ نہایت مفید ہوتا ہی اور تین مہینے تک زخم کو بھرنے نہ دین

فصل طرد الهوام کے بیان مین حشرات کو نکال دینا حیہ یعنے سانپ شاخ گوزن کی دھونی سے اور سُم بزادر بیخ سوسن اور عاقر قرحا کی دھونیون سے بھاگتا ہی اور خردل سانپ کو مار ڈالتی ہی اگر اُس راہ مین ڈالین جس راہ سے وہ آتا ہی اُس راہ سے نہین چلتا اور اگر اُسکو نوشادر اور پانی مین حل کرین اور سانپ کے سوراخ مین ڈالین وہان سے بھاگتا ہی اور روزہ دار آدمی کا تھوک اگر سانپ کے مُنھ مین ڈالین مرجاتا ہی خاص کر اگر مُنھ مین نوشادر ہو عقرب یعنے بچھو اگر سیعہ اور بکری کی مینگنی اور زرنیخ اور چربی بزبرابر لیوین اور چربی کو گرم کرین اور باقی دوائین اُسمین ملا کر اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی کرین بچھو نہین نکلتا اور اگر مولی کا پوست بچھو پر رکھین یا اُسکے پتون کا پانی اُسپر ڈالین مرجاتا ہی اور برگ بادروج اور اُسکا پانی بھی ایسا ہی اثر کرتا ہی اور روزہ دار کا لعاب خاص کر اگر محرور ہی جب بچھو پر پڑتا ہی ہلاک کرتا ہی اور اگر مولی کی قاش اُسکے سوراخ پر رکھین نہین نکلتا اور اگر ایک بچھو کو جلائین دوسرے بچھو بھاگتے ہین براغیث یعنے پسو کہ فارسی مین کیک کہتے ہین اگر حنظل پانی مین بھگوئین اور وہ پانی مکان مین چھڑک دین پسو مرجاتے ہین اور بھاگتے ہین اور گندک کی بو سے اور کنیر کے پتون سے نہین رہتے اور اگر خارپشت کی چربی ایک لکڑی پر ملین سارے پسو اُسپر جمع ہوتے ہین اور حشیشۃ البراغیث یعنے گیاہ کیکواشہ اگر بستر مین ڈالین پسو بیحس ہو کر مرجاتے ہین اور سداب اور خسک اور خرنوب کا پانی کام آتا ہی بق یعنے پشہ ہندی مین مچھر بولتے ہین چوب صنوبر کی سبوس کی دھونی سے اور اُسکے تراشہ کے دھوئین سے بھاگتے ہین اور ایسا ہی اشق اور قلقدیس کے دھوئین سے اور برگ مورد خشک اور برگ سرو کے دھوئین سے اور مقل اور گوگرد اور شاخ گوزن اور سرگین اور اسپند کے دھوئین سے اور اگر برگ سرو اور سرو کی لکڑی بستر پر رکھین مچھر وہان سے ٹل جاتے ہین اور اگر بدن پر روغن بادام ملین انکی ایذا نہین پہونچ سکتی ارضہ یعنے دیمک برگ چنار کی دھونی سے بھاگتی ہی اور جس گھر مین ہدہد ہوتا ہی دیمک نہین رہتی اور اگر ہدہد کو جلا کر دیمک کے گھر مین ڈالین بالکل مرجاتی ہی ذباب یعنے مکھی زرنیخ اور کندش کے دھوئین سے مرتی ہی اور زرنیخ زرد دودھ مین ڈالین یا کسی برتن مین ڈالین سب مکھیان اُسمین گر کر مرجاتی ہین اور خربق سیاہ کا طبیخ بھی ایسی ہی تاثیر رکھتا ہی ابن عرس یعنے نیولہ شراب کی بو سے بھاگتا ہی فار یعنے چوہا زاک کی بُو سے بھاگتا ہی اور اگر اُنمین سے ایک چوہا پکڑ کر کچھ اُسکا پوست اتارین یا خصی کر کے چھوڑ دین سب کے سب بھاگتے ہین اور اگر مرداسنگ اور سک اور خربق اور خبث الحدید اور بزر البنج اور زعفران لیوین اور خمیر مین گوندھ کر گولیان بنا کر تمام سوراخون مین اور گھر کے ہر ایک کونے مین ڈالین اُسکے کھانے سے جتنے چوہے وہان ہین مرجاتے ہین اور سم الفار آٹے مین ملا ہوا ایسا ہی اثر کرتا ہی بشرطیکہ اُنکو پانی نہ ملے نملہ یعنے چیونٹی اگر اُنکے سوراخ مین مقناطیس رکھین یا گندک اور قطران کی دھونی یا ایل کا پتا یا زفت اور انگزہ اُنکے گھر مین ڈالین بھاگتی ہین زنبور گندک کے دھوئین سے اور لہسن سے بھاگتی ہی اور اگر خطمی کا نچوڑا ہوا پانی یا خبازی کا پانی اور زیت

بدن پر ملین زنبور پاس نہین آسکتی سوس وہ ایک کیڑا ہی کہ کپڑون مین اور کتابون مین ہو جاتا ہی اگر افسنتین اور شونیز اور پودینہ نہری اور پوست ترنج پوشاک
کے صندوق مین ڈالین اُسمین وہ کیڑا نہین پیدا ہوتا فائدہ مناسب یہ ہی کہ مکانون مین لق لق اور طاؤس اور بط اور خارپشت اور گوزن اور راسو موجود رکھین اور
مکان کے گرداگرد شبج اور حلتیت اور غار اور خربق اور پودینہ اور درمنہ چھڑک دین یا ایک بڑا رومال انگور کے درخت کی خاک مین یا ایک رسی قطران اور ہینگ مین
بھر کر گھر مین رکھین کہ حشرات نہ نکلین اور چوب انار اور بیخ سوسن اور بیرزد اور سرو اور آدمیون کے بال اور چارپایون کے کھر اور سم کے دھوئین سے اور مقل
اور زفت اور ہینگ اور برگ غار کے دھوئین سے سب حشرات بھاگتے ہین خاص کر افیون اور سیاہ دانہ اور قند اور شاخ بزکوہی اور گندھک کے دھوئین سے اور
رات کے وقت شمع اور چراغ اپنے سے بہت فاصلے پر رکھین تاکہ حشرات اُس طرف جائین اُن بعض دواؤن کا ذکر ہی کہ حیوانات چارپایہ کی قاتل ہین خربق مکتے
اور بھیڑیے کو مار ڈالتی ہی کسی چیز مین لگا کر دین خانق النمر چیتے کو اور شیر کو ہلاک کرتا ہی خانق الذئب سے بھیڑیا اور گیدڑ مرجاتا ہی بادام تلخ روباہ کو ہلاک
کرتا ہی خرزہرہ اور برگ آزاد درخت اکثر بہائم کو ہلاک کرتا ہی

فصل منافع کیّ کے بیان مین یعنے داغ کے منافع اور اُن بیماریون کا ذکر جنکا داغ سے علاج کرتے ہین جاننا چاہیے کہ داغ کا نفع یہ ہی کہ کسی عضو
مین کہ بہت رطوبات جمع ہو جائین اور اُس عضو کو اور اُسکے مزاج کو بگاڑ دین اور بڑی بیماریان پیدا ہون اور سب طرح کے استفراغات سے اُسکا تنقیہ نہو آگ کے داغ
سے وہ رطوبت ردی فنا ہو اور بڑے بڑے منافذ جنین سے اس رطوبت کی مدد آتی ہی بند ہو جائین اور سخت ہو جائین یا درجو فسے امراض مین داغ کو استعمال کرتے ہین
وہ سولہ مرض ہین ایک تو آنکھ کا درد پرانا کہ دماغ کا نزلہ اُسکا باعث ہو دوسرے ضیق النفس کہ نزلہ کی کثرت سے پیدا ہو تیسرے جذام چوتھے دردسر اور شقیقہ اور نزلہ کا پانی
کہ آنکھ مین اُتر آئے پانچوین پلکون مین پربالون کا نکل آنا چھٹے آنکھ کے کوئے مین ناسور ہونا ساتوین خراج کہ شوصہ سے پیدا ہو آٹھوین خراج کہ جگر مین ہو اور زرد آب
جگر کی غشا مین پڑے اور ضماد اور شربت فائدہ نہ کرے نوین طحال کے امراض دسوین ضعف معدہ کہ نزلہ کی کثرت سے پیدا ہو گیارھوین استسقا بارھوین یہ کہ رطوبت
کی کثرت سے یا زخم اور صدمہ کے سبب بازو کے استخوان کا مہرہ مونڈھے مین سے نکل آئے تیرھوین سرین کے مفصل کا استرخا اور وجع الورک چودھوین عرق النسا
پندرھوین قیلۃ الماء سولھوین فتق کہ چڈھے مین ہوتا ہی جان لین کہ ہر ایک داغ کا ایک طریقہ ہی جیسا کہ لکھا جاتا ہی جونسا داغ آنکھ کے درد مین اور نزلہ کے
ضیق النفس مین دیا جاتا ہی اُسکا طریق یہ ہی کہ سر کے بیچ مین سے بال منڈائین اور وہان داغ دین چنانچہ سر کا پوست بالکل جلجائے اور جب پوست دور
ہو جائے استخوان کو بھی کچھ ایک چھیل ڈالین تاکہ نزلہ کے مادہ کا بخار نکلے اور جہان کہین کہ نزلہ بہت قوی ہو دو داغ یا تین داغ دیوین اور داغ کے زخم
کو ایک مدت جاری رکھین اور بھرنے نہ دین تاکہ رطوبات اُسی طرف سے نکلین پھر مراہم نبت اللحم سے اچھا کرین جذام کے داغ کا طریق جسوقت کہ
جذام ہونے کا اندیشہ ہو اُسکے سر پر پانچ داغ دین ایک تو جہان کہ پیشانی کے بالون کی حد ہی دوسرا اُس جگہ پر کہ تالو سے اونچی ہی تیسرا سر کے پیچھے اسجگہ
کہ نقرہ سے اونچی ہی اور نقرہ ایک گڑھا ہی سر کے پیچھے گردن سے ملا ہوا اور باقی دو داغ دونون کانون کے پیچھے درزقشری کی جگہ پر دین دردسر اور شقیقہ
مفرط کے داغ کا طریق اور جہان نزول کے اُتر آنے کا خوف ہو بڑی شریان کہ کنپٹیون مین ہوتی ہی اُسپر داغ دین اور بعضے شل کرتے ہین یعنے کاٹتے
ہین اور بعضے کنپٹی کا پوست چیر کر شریان کو برہنہ کرتے ہین پھر داغ دیتے ہین تاکہ جلجائے اور رگ کے سرے اندر کی جانب کھنچ جائین اس سبب سے

اُسمین رطوبت کو راستہ نہ ملے اور شقیقہ اور نزول الماء مین بھی اُسکو لکھا ہی پربال کے داغ کا طریق اول پربال کو موچنہ سے پکڑکر اکھاڑ ڈالین اور ایک آلہ باریک کہ سوئی کی وضع پر ہوتا ہی اُسکو گرم کرین اور اُس بال کی جڑ پر رکھین اور شاید کہ دو دو بال کی جڑ مین ایک ایک داغ کفایت کرے جہان کہین کہ بال آپسمین بہت نزدیک اور متصل ہون اور نہین تو ہر ایک بال کا داغ جدا جدا چاہیے اور بعضے دواؤن سے داغ دیتے ہین اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ اکال دوائین کہ بدن کو جلاتی ہین آنکھ کی پشت پر جہان تشمیر کرتے ہین اُسی صورت پر اور اُسی قدر کہ تشمیر کرتے ہین طلا کرین اور دوا کو ایک دن ٹھہرائین اور دوسرے دن دھوکر صاف کرین پھر تیسرے دن دوا لگائین اور اسی طرح ایک دن تو دوا لگائین اور ایک دن موقوف رکھین یہان تک کہ اُسجگہ کا پوست جلکر سیاہ ہو جائے پھر اسفنج گرم پانی مین بھگو رکھین تاکہ جلا ہوا پوست گر پڑے پھر قابض دوائین استعمال مین لائین مثلاً اقاقیا اور مازو اور شب یمانی اور طین قبرسی اور اگر پلک یعنی برنی آپسمین نہ ملے اور کھنچ جائے مرہم داخلیون اور موم روغن طلا کرین اور جلانے والی دوا یہ ہین بجھا چونہ اور صابون اور بورہ ارمنی برابر لین اور چوب بلوط کی اور چوب انجیر کی راکھ مین اور نابالغ لڑکون کے بول مین ملائین اور جس طرح کہ لکھا گیا پلک پر استعمال کرین ناسور یعنی جو ناسور کہ کوئے مین ہوتا ہی اُسکے داغ کا طریق چاہیے کہ ناسور مذکور کو اُسترے سے لے ڈالین تاکہ استخوان کھلجائے اور غور سے دیکھین کہ استخوان درست اور پاکیزہ ہی یا کچھ تباہ ہو گئی پھر اگر تباہ ہو گئی ہی اُسمین سے تھوڑی سی چھیل ڈالین اُسکے بعد باریک آلہ سے استخوان کے سوراخ مین داغ دین اور جب داغ دینے پر مستعد ہون اول اسفنج یا روئی کا پھویہ سرد پانی مین بھگو کر آنکھ پر رکھین تاکہ داغ کی گرمی آنکھ مین نہ پہونچے اور اگر ایک بار داغ کفایت نکرے دو بار یا تین بار سلائی گرم کرکر سوراخ مین رکھین یہانتک کہ اس داغ کا سوراخ ناک کے سوراخ مین جا پہونچے اور یہ جو ناک کے سوراخ کی جانب راستہ کھل جاتا ہی اُسکا نشان یہ ہی کہ بیمار کی ناک اور اُسکا مُنھ بند کرین پھر خیال کرین کہ اس سوراخ مین سے سانس کی ہوا نکلتی ہی یا نہین اگر آتی ہی جان لین کہ یہ سوراخ ناک مین جا ملا پھر روئی کا پھویہ مرہم زنگار مین بھر کر اُسمین رکھین اور ایک دن صرف پُرانی روئی ہی رکھین تاکہ زخم بھرنے لگے خُراج کہ شوصہ سے پیدا ہوتا ہی اُسکے داغ کا طریق اور اُس خراج کو طبیب لوگ ذات الجنب کہتے ہین جس وقت کہ یہ خُراج بڑھ جائے اور کھنکھار مین اُسکا مادہ صاف نہو اور پیپ ہو جائے چاہیے کہ اُسپر بیخ زراوند طویل سے داغ دین اس طریق پر کہ روغن زیت کو خوب گرم کرین اور زراوند اُسمین ڈالین جب خوب گرم ہو جائے نکال کر اُس سے داغ دیوین اور جاننا چاہیے کہ اس مرض مین لوہے سے داغ نہ دین اور ایسا ہی تشگاف بھی نہ دین کہ اُسمین بڑا اندیشہ ہی اور اگر اس خطرہ سے محفوظ رہے وہان ناسور ہو جاتا ہی اور اچھا نہین ہوتا اور اُسمین سات جگہ داغ دیا جاتا ہی ایک تو جہان کہین کہ چنبر گردن کے دونون استخوان کے سرے آپسمین ملتے ہین اور جب یہان داغ دیوین اول اُس جگہ کا پوست اوپر کی جانب کھینچین پھر داغ دین دوسرے اُسجگہ کہ اوداج کے قریب اور آگے کی جانب مائل ہو اور چھوٹا داغ دینا چاہیے ایک تو دائین طرف اور ایک بائین طرف تیسرے پہلو کے بیچ جونسی جگہ کہ اگلی طرف مائل ہی اور بڑا داغ دین چوتھا پہلو مین جونسی جگہ کہ وہ پشت کی طرف مائل ہی دو داغ اور دین پانچوین قسم معدہ کے اوپر ایک داغ چھٹے دونون شانون کے بیچ مین ایک داغ اور دو داغ اور پشت کی دونون طرف شانون کے داغ سے نیچے کی جانب اور یہ پشت کے دو داغ چھوٹے چھوٹے ہونے چاہئین اور داغ کے بعد مرہم اسفیداج اور مرہم آہک سے علاج کرین جگر کے داغ کا طریق جسوقت کہ جگر مین خراج ہو جائے اور اُس کی علامت کہ تپ اور گرانی اور دائین جانب مین درد بھی ظاہر ہو جان لین کہ جگر کے گوشت مین خراج ہی اُسکا علاج کرین چنانچہ ورم جگر مین مذکور ہی اور جسوقت کہ درد

کی شدت ہو اور کوئی علاج مفید نہو جان لین کہ غشا کے نیچے مادہ ہی اس صورت مین داغ دینا چاہیے اُسکا طریق یہ ہی کہ داغ کا آلہ گرین اور جگر کے آخر پر چڑھے سے کچھ اوپر داغ دین چنانچہ پوست بالکل جلجائے اور غشا پر پہونچے اور پیپ نکل آئے اور کچھ ایک عرصہ تک بھرنے نہ دین تاکہ بالکل پاک ہو جائے اور ایسے شربت پلائین کہ موافق ہون اور اُسکو دھو دھا کر پاک کر دین اُسکے بعد اندمال کی تدبیر کرین طحال کے داغ کا طریق چاہیے کہ شکم کے پوست کو طحال کے اوپر سے صناروں مین اُٹھائین پھر لوہے کا آلہ کہ دراز ہو اور اُسکا سر دو شاخہ ہو لیکر داغ دین تاکہ ایک دفعہ مین داغ متصل آجائین اور دو داغ اور بھی دین یہانتک کہ تین دفعہ مین چھ داغ متصل دیے جائین اور بعضے اطباے قدیم نے کہا ہی کہ ایک آلہ چھ شاخہ بنانا چاہیے تاکہ ایک ہی دفعہ مین چھ داغ آجائین معدے کے داغ کا طریق جن لوگون کے داغ سے بہت سا نزلہ معدے پر گرتا ہی اور معدے کو تباہ کرتا ہی اس سبب سے دوا مفید نہین پڑتی چاہیے کہ فم معدہ پر تین جگہ داغ دین مثلث کی شکل پر اسطرح پر کہ ایک داغ تو غضروف حنجرہ سے نیچے ہو اور دو داغ دونون جانب سے نیچے کی جانب اسقدر آئین کہ مثلث کی صورت ہو جائین اور چاہیے کہ داغ پوست کی سطبری سے زیادہ نہ بڑھے اور اُن داغون کو اچھا نہونے دین تاکہ اُنہین سے ہمیشہ رطوبت نکلے استسقا مین داغ کا طریق جسوقت دیکھین کہ دوا سے علاج کرتے ہین اور فائدہ نہین ہوتا چاہیے کہ پانچ جگہ داغ دین ایک تو فم معدہ پر دوسرا جگر پر تیسرا طحال پر چوتھا قعر معدہ پر پانچوان ناف کے اوپر کتف کے داغ کا طریق جسوقت کہ بازو کی ہڈی کا سرا مونڈھے مین سے نکلجائے چاہیے کہ اول مہرہ کو اُسکی جگہ پر بٹھلائین پھر داغ دیوین اس طریق پر کہ بیمار کو جس طرف مین بدن سالم ہی اُس کروٹ پر لٹائین اور جس جگہ سے کہ جوڑ اُتر گیا ہی وہانکا پوست صناروں سے یا انگلیون سے پکڑ کر اُٹھائین تاکہ داغ کا اثر وہان کے اعصاب اور رباطات مین نہ پہونچے پھر اُسجگہ کے گرداگرد داغ دین اور یہ داغ کم سے کم چار داغ مربع کی صورت آئین اور داغ ایسا دین کہ پوست کی سطبری تمام جل جائے سرین کے مفصل کا داغ اسطرح دیا جاتا ہی کہ جب وجع الورک اور عرق النسا پر ایک مدت گذر جائے اور پرانے ہو جائین اور رطوبت لزج کہ سرین مفصل مین جمع ہو جاتی ہی اُسکے سبب وہان کے اعصاب اور رطوبات سُست ہو جائین اور ران کے استخوان کا سر ورک کے جوڑ مین سے نکل جائے اور پانون دبلے ہو جائین چاہیے کہ مہرۂ ران کے گرداگرد داغ دین اور بعضے اطبا نے پیالہ کی صورت کا آلہ بنایا ہی اور دو دایرے اور بھی اُسکے اندر لگائے ہین چنانچہ ایک بار تین داغ آجاتے ہین اور اس قدح مین ایک لانبی سی دُم لگاتے ہین اور اُس قدح کا قطر آدھ بالشت ہوتا ہی اور اُسکے کنارون کی مُٹائی دانہ خرما کے برابر اور دائرون کا پیچ ایک انگشت کی سطبری کے برابر ہوتا ہی اور داغ کے بعد مدت دراز تک اچھا نہونے دین تاکہ رطوبات نکلتے رہین اُسکے بعد مراہم منبت اللحم سے علاج کرین اور یہ جو آلہ قدح کی صورت ہوتا ہی اُسکی تعریف وجع الورک مین بھی لکھی گئی اور ایسا ہی جس عضو کے لیے داغ مناسب ہی اُسی جگہ پر اُسکا ذکر کیا گیا

خاتمہ یہان اس باب کا بیان ہی کہ جونسی دوا مرکب معلوم ہو اور اطبا کی اصطلاح کا جونسا لغت اس کتاب مین مذکور ہی کونسی فصل مین ہی تاکہ اُسکے طالبون کو اُسکے دیکھنے مین آسانی ہو اور خاتمے مین دو باب ہین پہلا باب مرکبات کے بیان مین دوسرا باب مصطلحات اور امراض کے فرق وغیرہ کے بیانمین

پہلا باب ادویۂ مرکبہ کے بیان مین اور اُسکو حروف تہجی کے طریق پر لکھا جاتا ہی تاکہ خوب آسان ہو۔

فصل الالف انوش دارو ی مالیخولیا مین اکسیرین سور سرح مین اثاناسیا ورم جگر مین اخلاط زعفران ضیق مین اطریفل صغیر بواسیر مین اطریفل مقل بواسیر مین

فصل الباء باسلیقون سبل مین بردو حصرم ضعف بصر مین بردو بنفشجی جرب الاجفان مین بنادق بزور جرب گردہ مین۔

فصل التاء تریاق الاسنان وجع الاسنان مین تریاق اربعہ صرع لسعی مین تریاق طین مختوم تدبیر سموم مین تراب زیبق کلف مین۔

فصل الثاء . . . . خالی ہی۔

فصل الجیم جوارش خوزی ضعف معدہ مین جوارش خرنوب اور جوارش کندر ذرب مین۔

فصل الحاء حب شبیار سر کے امراض مین صداع مادی کی بحث مین حب مسہل سودا ایک تو صداع مین اور ایک نسخہ سرسام مین حب شیطرج اور حب منتن صغیر اور کبیر اور دوسری حبوب کہ بلغم کو اعصاب کے اندر سے نکالتی ہین فالج مین لکھی ہین اور حرم صغیر اور حرم معسل باجن مین حب ذہب نزول الماء مین حب المسک بحر مین حب غاریقون حب جاوشیر ربو مین حب سکبینج وجع معدہ مین حب مقل ممسک یعنے قابض بواسیر مین حب ذہب قبل مین حب سورنجان وجع مفاصل مین

فصل الخاء خندیقون قولنج ثفلی مین خل خبث الحدید وجع الاذن مین خل الجوز خناق مین۔

فصل الدال دواء المسک حار مالیخولیا مین دواء المسک حلو اور تلخ خفقان مین دواء الرمان طرش الاذن مین دواء الکرکم ورم کبد مین دواء الترنجبین ہزال کلیہ مین دوائے یداللہ سنگ مثانہ کی فصل مین لکھی ہی دواء اللک کبیر اور صغیر عقر کی فصل مین دواء التربد حمی بلغمی مین دواء السرطان کلب کلب کے باب مین لکھی ہی

فصل الذال ذرور ابیض ملتحمہ کے امراض مین رمد بلغمی کے بیان مین لکھا ہی ذرور اصفر اور ذرور فکایا اور ذرور بنایم شبکیہ کی بیماریون مین ذرور مادی سبل مین ذرور کمنہ کمنہ مین ذرور انزروت قروح العین مین اور دوسرا نسخہ آبلہ فرنگ مین ذرور ممسک بیاض مین ذرور عرق تفرقات مین صنان کے بیان مین

فصل الراء راسنک بخر الفم مین رب الجوز خناق مین روغن گل وغیرہ صداع ساذج مین روغن عقرب سنگ مثانہ مین روغن بید سعال مین روغن بیع رجہ معطات قضیب مین روغن گندم قوبا مین روغن حب الغار انتشار الشعر مین روغن لادن بالون کی حفاظت مین۔

فصل الزاء زرعونی قوت باہ کی فصل مین۔

فصل السین سورنجان اکلۃ الفم مین سفوف سرطان سل مین سفوف حب الرمان اور سفوف زلق الامعاء ذرب مین سفوف مسہل سودا اور سفوف حرف ورم الطحال اور نفخہ طحال مین سفوف مقلیاثا سحج مین

فصل الشین شربت خشخاش زکام مین شراب ریحانی بخر الانف مین شراب بنفشہ سرعت انزال مین شراب افسنتین تپ غب غیر خالصہ مین شیاف ابیض افیونی طبقہ صلبیہ کے امراض مین شیاف دینارگون طفرہ مین دوسرا نسخہ سبل مین شیاف دیزج طفرہ مین شیاف سماق و شیاف اسود سبل مین

شیاف احمر حاد ملتحمہ کے انتفاخ مین شیاف احمر لین اور شیاف کندر دمعہ مین شیاف زعفران دمعہ مین اور دوسرا نسخہ بھی یہ شیاف مرارت اتساع مین شیاف اصفر اور شیاف اخضر ضعف بصر مین شیاف اصطفطیقان قروح الجفن مین شیاف زنگار انتشار الاہداب مین شیاف زحیر زحیر مین شیاف کحلی بواسیر مین شیاف عزب ناصور المقعد مین شیاف ممسک حیض سیلان الطمث مین

فصل الصاد صمغ بلوط جراحت عرق مین۔

فصل الضاد ضماد شوصہ شوصہ مین ضماد سک حمی بلغمی مین۔

فصل الطار طبیخ حلبہ ربو مین طبیخ خطاطیف کلیہ اور مثانہ کے امراض مین لکھا ہی۔

فصل الظار والعین والغین . . . . خالی ہی

فصل الفار فلدفیون آکلۃ الفم مین فرزجہ ممسک حیض قرحۂ رحم مین۔

فصل القاف قیروطی اخضر سعال مین قرص نفث الدم نفث الدم مین قرص کافور خفقان مین اور دوسرا نسخہ دق مین قرص کوکب الارض وجع المعدہ مین قرص عود اور قرص راسن ہیضہ مین قرص سنبل ورم المعدہ مین قرص کہل قی الدم مین قرص طباشیر ذرب مین اور دوسرا نسخہ دق مین اور ذیابیطس مین مختلف نسخہ لکھے ہین قرص مقل اور قرص زرشک کبیر یہ دونون ورم جگر مین قرص بادزیون استسقا مین قرص فنجنکشت نفخہ طحال مین قرص زرنیخ جہان کہ مدہ امعا کے جرم مین سے آتی ہی اُسکی بحث مین لکھا ہی قرص کاکنج کے دو نسخہ گردہ اور مثانہ کے قروح مین لکھے ہین قرص ذیابیطس ذیابیطس مین قرص بول الدم بول الدم مین قرص کہربا سیلان الطمث مین قرص مر سیلان حیض کی بحث مین قرص بنفشہ اور قرص گل غب غیر خالص مین قرص غافث اور قرص افسنتین اور قرص گل کا دوسرا نسخہ تپ بلغمی مین قرص کافور کا دوسرا نسخہ ذیابیطس مین قرص خشخاش تپ دق مین قرص اندروخون نملہ کی بحث اور ام ثبور مین

فصل الکاف کحل عزیزی حکۃ الاماق مین کحل روشنائی انتشار الاہداب مین کلکلانج حارا ور بارد استسقا مین کشک آب سرطانی دق مین۔

فصل اللام لازق افیونی سر کے شقیقہ مین لعوق کرنب اور لعوق زنجبیل فساد الصوت مین۔

فصل المیم مطبوخ ہلیلہ دوار مین اور دوسرا نسخہ مالیخولیا مین مطبوخ افتیمون مالیخولیا مین مطبوخ فنطوریون نزول الماء مین مطبوخ سورنجان وجع مفاصل مین مطبوخ سنا آبلہ فرنگ مین ماء الاصول مالیخولیا مین اور مقالات مین بھی مختلف طریقے سے مذکور ہو ماء الجبن دوار مین اور مالیخولیا مین بھی لکھا ہی ماء اللحم دق مین میفختج زکام مین ماسک البول تقطیر البول مین مثلث سعال مین مفرح مالیخولیا مین مقیات اور مقویات معدہ ہر خلط کے موافق صرع مین مذکور ہین معجون میسالیوس صرع مین معجون نفی سعال مین معجون حجر الیہود اور معجون عقرب سنگ گردہ مین معجون مفتت الحصاۃ سنگ مثانہ مین معجون لبوب اور معجون زر مذی فی الجماع قوت باہ مین معجون خیار شنبر غب غیر خالصہ مین معجون خبث الحدید سرعت انزال مین معجون ذراریح کلب کلب کی بحث مین مرہم ابیض اور مرہم مصری اور مرہم باسلیقون کبیر یہ تینون وجع الاذن مین لکھے ہین مرہم اسفیداج بواسیر مین مرہم شادنہ آبلۂ فرنگ مین مرہم نورہ حرق النار مین مرہم باسلیقون کا دوسرا نسخہ قرحۂ رحم مین لکھا ہی۔

فصل النون نرد وجع الاذن مین۔

فصل الواو وہا و یا . . . . خالی ہی-

دوسرا باب اسمین لغات مصطلحہ اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض دواؤن کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف کے کھولنے کا طریق اور نزلے کا روکنا اور دوسرے فوائد کہ ضروری ہین مذکور ہین اور اُنمین سے ہر ایک ایک قسم مین لکھا جاتا ہی پہلی قسم مصطلحات کے بیان مین اعضائے مفرد اور اعضائے مرکب امراض سر کے مقدمہ مین انکباب صداع سادج مین اخلاط اور استنشاق صداع مادی ہین افعال دماغیہ صداع ضعف دماغی مین ارائح صداع شمی ہین احتراق اخلاط اور احشا مالیخولیا مین اقدام یعنے دلیری اخلاط عقل مین اسفیداج صرع مین بطون شریفہ سکتہ مین برود جرب الاجفان برود حمی مطبقہ مین تبطیل اور تکمید اور تغریق سر اور تدہین صداع سادج مین تسعیط اور تقطیر صداع مادی مین توثب مالیخولیا مین تقلص تشنج مین تشمیر استرخاء الجفن مین تنکار معدنی اور مصنوعی سیلان طمث مین تکسیر حمی مطبقہ مین تراب زیبق کلف مین تراب نحاس اور تراب بوتہ قروح مین حسا صداع مادی مین حمامات صداع سادج مین حس باطنی اور ظاہری نسیان مین خمار صداع شرابی مین خبز سمید مالیخولیا مین دہن صداع سادج مین رب صداع شرکی مین رائب خفقان مین رغوہ ثلج تجعید شعر کے بیان مین زبرباج استرخا مین زرافہ کہ ایک آلہ ہی طرش الاذن مین سکوت صداع سادج مین سرد ادو دوار مین سوء مزاج مختلف اور مستوی دوار مین سمک رضراضی مالیخولیا مین سوء ترتیب کہ کھانے مین ہوتی ہی امراض معدہ مین ضعف ہضم وغیرہ مین مذکور ہی شرائین سباتیہ دوار مین شیرج التین کلف مین ضحر جنون کی فصل مین طین فارسی قذی مین یہ آنکھ کے امراض مین لکھا ہی طریخ ایک قسم کی مچھلی ہے اور عطوس صداع مادی مین غذا صداع مادی مین غمرہ فساد لون مین فکر نسیان مین فسخ عضلہ قروح مین قلق صداع سادج مین قطور صداع مادی مین قوت نفسانی نسیان مین قوت حیوانی امراض قلب کے باب مین قوت طبیعی امراض جگر کے باب مین قشار کندر صرع معدی مین فاناطیر احتباس بول مین قشعریرہ حمی مطبقہ مین کشط ظفرہ مین لفط سبل مین نخلخہ صداع مادی مین لبن التین کلف مین لف الکرم کثرت عرق مین مزورہ اور ماء الشعیر صداع سادج مین مستنقعات صداع شمی مین مراق مالیخولیا مین مصفات خشم الانف مین محجمہ ناری نفخۃ الطحال مین ملحم اور مدمل جراحت مین ماء الرماد حرق النار الحار مین نطول صداع سادج مین نضج صداع مادی مین نقوع سرسام مین نفس صعدا عشق مین اور نفس کے تمام اقسام ریہ کے امراض مین مذکور ہین ناصور قروح کی فصل مین ناقض حمی مطبقہ مین وداجین دوار مین وردہ ایک آلہ ہوتا ہی جرب الاجفان مین مذکور ہی دوسری قسم مین امراض متشابہ کا فرق مذکور ہی سبات اور غشی کا فرق اور سکتہ اور سبات کا فرق سبات مین اور رعشہ اور اختلاج کا فرق رعشہ مین اور سبات سہری اور اختناق رحم کا فرق سبات سہری مین اور جمود اور سبات اور سکتہ اور سرسام بارد کا فرق جمود مین اور یہ فرق کہ جو مادہ سر سے آنکھ پر پڑتا ہی قحف کے اندر سے آتا ہی یا قحف کے باہر سے امراض عین کے باب مین فائدہ قانون علاج چشم کے ضمن مین لکھا ہی اور سور سرج اور بثور قرنیہ کا فرق بثور قرنیہ مین اور مدہ اور بلغم کا فرق سبل مین اور صدید اور لحم ذاب کا فرق قروح مین اور ہم اور غم کا فرق حمی یوم ہمی مین تیسری قسم بعض دواؤن کی تدبیر اور اصلاح یعنے مدبر کرنا ماذریون کی تدبیر استسقا مین انزروت کی تدبیر طبقۂ ملتحمہ کے امراض مین رمد کی ذیل مین خبث الحدید کی تدبیر سرعت انزال مین سیماب کا دھونا صاف کرنا قولنج مین عقرب کا جلانا سنگ گردہ مین محمودہ کی اصلاح صداع شرکی مین ادویہ حجریہ کا دھونا سرسام مین صبر کا دھونا مالیخولیا مین حلبہ کا دھونا ملتحمہ کے

امراض مین رمد کے ذیل مین آنکھ کی دوائون کا پکانا امراض عین کے باب مین آثار الشعیر کو سرطانات کے ساتھ پکانا اسل مین مذکور ہی چوتھی قسم مین بعض تدابیر اور فوائد کا بیان ہی ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف مادے کو پھیر دینا اس کا طریق بحران مین مذکور ہی رعاف کے کھولنے کا طریق صداع بحرانی مین نزلہ کو فم معدہ سے روکنا اُسکا طریقہ ذرب کی ساتوین قسم مین کہ اسہال دماغی ہوتے ہین لکھا ہی آب کدو آب فواکہ کے نکالنے کا طریق سرسام مین اُسرب کی میل بنانے کا طریق طبقۂ قرنیہ کی بیماریون مین خشونت قرنیہ کی ذیل مین جاؤشیر کا ضرر اعصاب سے دفع کرنا ربو مین حصول منی کا طریقہ نقصان باہ مین اور اگر کسی شخص کے سر پر ادویۂ مخدرہ کا استعمال کرین اور اُسکے حواس مین خلل آجائے اُسکی تدبیر صداع حس دماغی مین سر اور دماغ اور عصب اور غشا اور نخاع کی تشریح امراض سر کے مقدمے مین لکھی ہی جو مرض کہ درد کے ہمراہ ہوتا ہی اول اُس درد کو ساکن کرتے ہین اُسکے دلائل ملتحمہ کے امراض مین رمد صفراوی مین مذکور ہین اور یہ علامات کہ مادے کا میلان کونسی طرف ہی اُسکا بیان صداع بحرانی مین اور اس بات کا بیان کہ کان کے پیچھے کی رگون کا کاٹنا نسل کو مانع آتا ہی یہ صداع شقیقی مین مذکور ہی فائدہ بعض لغات اور فوائد کہ اس کتاب مین جابجا لکھے ہین اور ایک مقام مین اُن کو حل کیا ہی اس خاتمے مین اُنکا اشارہ کر دیا ہی تا کہ ہر ایک دوا مرکب معلومہ اور لغت مصطلحہ اور فوائد ضروریہ کو کہ اس مختصر مین لکھے گئے جسوقت تلاش کرین اس خاتمے سے اُس مقام کا پتہ پہچان لین اور اس درویش دل ریش کو فاتحۂ خیر سے یاد رکھین ۔

خاتمہ از جانب مترجم جمیع حمد اُس حکیم مطلق کو سزاوار ہی کہ مفردات عناصر متضادہ کو اپنی حکمت کاملہ سے امتزاج دیکر ایسی ایسی صور نوعیہ بناکر اُنمین ایسے ایسے خواص کو رکھ دیا کہ چون وچرا کو اُسمین دخل نہ ملا اور صورت عجیبۂ انسانی کو فیضان عقل سے مشرف فرماکر خواص اشیا اور کیفیات اجزا سے مطلع کیا کہ جسوقت کیفیات خارج الاعتدال کو اسکے اشیاے متضادہ سے اصلاح پر آتے دیکھے اور اکثر عوارض مین خواص ادویہ کو موثر پائے اُسکی حکمت بالغہ کا اقرار زبان پر لائے کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور تحیات درود وسلام کامل اُس ختم الرسالت فخر الاولین و الآخرین طبیب حاذق جان وجان دارو ے ایمان پر نازل کہ اپنے دار الشفا مدعوت عام مین دفع علت ضلالت کے لیے معجون حیات ابدی کلمۂ طیبہ کی ترکیب کو ایسا مفرح اکبر بنایا کہ جو مبتلاے سوداے کفر وشرک خلوص اعتقاد سے اُسکی مداومت مین رہا جمیع اسقام ضلالت سے نجات پاکر صحت ابدی سے مطمئن ہوکر ایسے رتبہ کو پہونچا کہ مستحق استدعا اس نعمت ابدی کا ہوا کہ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اسکے بعد درود وسلام اُسکی آل اطہار واصحاب اخیار پر یعنی اطبار حاذق دین عناصر وارکان ملت متین جنکی سعی مشکور اور حذاقت ماجور سے لاکھون مبتلاے مرض شرک ونفاق نے امراض صعبۂ قلبی سے خلاص پایا اور اُنکی محبت سے غریب اور بیکسون کو سلسلۂ نجات ہاتھ آیا اُسکے بعد مترجم حقیر سراپا التقصیر محمد حسین صدیقی نانوتہ ضلع سہانپور کا رہنے والا ناظرین باتمکین کیخدمت مین التماس کرتا ہی کہ سند طب اس حقیر کی یہ ہی کہ اول یہ حقیر شہر شاہجہان آباد مین جسکی خوبی ولطافت اور اہل شہر کی فضل وبلاغت وفیض رسانی سے زبان قلم قاصر ہی طالب علمی کرتا تھا کہ یکایک اس علم شریف کا شوق دل مین آیا اول جناب حکیم صاحب بقراط زمان جالینوس دوران جنکی تم ابیر ومعالجات شائستہ اعلال واسقام مین بمنزلۂ اعجاز مسیحی ہین یعنی جناب حکمت مآب محمود خان خلف الرشید حکیم صادق علی خان صاحب کی خدمت مین پہونچا اُنکے خاندان سے اس علم مین ایک عالم کو فیض ہوا ہی کتب طبیہ کے مطالب کا استفادہ اُنکی خدمت مین کیا پھر مطب کا شوق ہوا تب جناب مغفور

مبرور زبدۂ خاندان سیادت طبیب حاذق مسیح وقت حکیم میر فیض علی صاحب تلمیذ رشید حکیم عزت الدولہ خانصاحب کی خدمت مین حاضر رہا اور انکو اُسی خاندان شریف سے بھی فیض پہونچا تھا یعنی جناب حکیم اشرف خان مرحوم و حکیم صادق علی خان صاحب مرحوم کی خدمت سے فیضیاب تھے پھر بعد حصول اجازت اپنے وطن مین آیا ایک مدت کے بعد زمانے کی گردش مین آکر تلاش معاش مین سفر کیا آخر لکھنؤ مین پہونچا چونکہ اُس گردش کی انتہا نہوئی تھی کوئی صورت معاش نظر نہ آئی زادراہ تمام ہوا ضروریات نے ناچار کیا آخرالامر جناب منشی نول کشور صاحب فیاض زمان کی ملازمت حاصل ہوئی اُنکے تشریح اوصاف مین زبان قلم کو طاقت اور میدان کاغذ کو وسعت نہین کچھ اُنکے اخلاق کاشمہ جلد اول کے آخر مین لکھا ہی چونکہ اُنکے مطبع مین اکثر کتب علوم شریفہ مطبوع ہوتی ہین اس عاجز تہیدست بے سامان کو فرمایا کہ طب اکبر کا ترجمہ ہوجائے تو خوب ہو اُنکی فرمایش اور اپنی خواہش کے سبب یہ عاجز اس کام مین مشغول ہوا اور جیسا کچھ بن پڑا اپنی استعداد کے موافق اُسکو توفیق آلہی سے تمام کیا چونکہ کتب طبیہ کا ترجمہ اُردو مین بیجا ہی کیونکہ اکثر اُردو خوان بدون اس بات کے کہ مطلب سمجھین اور مطب کی اجازت اُستاد سے حاصل کرین ناحق بیچارے بیمارون کو تختۂ مشق بناکر خراب کرینگے اسلیئے ترجمہ اُردو پر اطباے کامل کا اعتراض بجا واقع ہوتا ہی لیکن چونکہ اس سے پہلے ایک حکیم صاحب دہلوی نے میزان الطب کا ترجمہ کیا ہی اگرچہ اس حقیر نے اُسکو اب تک نہین دیکھا مگر بہت مشہور ہی اور لوگون نے اور بھی رسالے اُردو مین لکھے ہین اس عاجز نے یہ نیا کام نہین کیا اور اوپر جو کچھ کہ سفر اور غربت اور بیسامانی کا عذر کیا ہی اس سے بھی معذور ہی اور بناچاری ایک اور بھی بات ہی کہ اکثر فارسی خوان ذی استعداد جو طب اکبر پڑھتے ہین چونکہ اُسکے مضامین طبیہ اُنکے ذہن سے عالی ہین اس ترجمہ کو اُن عبارات سے کہ وہ کتب متفرقہ کے مضامین کا ترجمہ ہی اور ایک جگہ اُسکا ملنا مشکل ہی ملاکر دیکھین تو مطلب کو خوب سمجھ لین اور اس حقیر نے حتی الامکان شرح اسباب اور سدیدی اور اقسرائی سے دیکھکر ترجمہ کیا اگر کہین غلطی ہو اُسکا یہ سبب ہی کہ طب اکبر مین اکثر اُن کتابون کے مضامین ہین جنکا ملنا دشوار ہی اس نحیف کو معاف فرمائین اور قلم اصلاح سے درست بنائین مگر خواہ نخواہ دزبردستی سے عیب نہ لگائین اور اگر ناظرین مین سے کسی کو کوئی بات پسند آئے اس ناچیز کو دعاے خیر سے یاد فرمائین اور اس ترجمہ کا نام تاریخی سن ہجری کے موافق مظاہر العلاج رکھا گیا اور اس نام کو جناب فضیلت مآب بحر علوم مولانا محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا اب خداوند کریم اپنے
۱۲۸۱ھ
فضل سے اُسکو طبع ہونے کے بعد مطبوع خواطر کرے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تقریظ مطبوعہ سابقہ چکیدۂ قلم مشکین رقم جناب فضیلت مآب و کمالات انتساب جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مولوی محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ

بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت ناظرین ترجمۂ طب اکبر مؤلفہ برادرم عزیز حکیم محمد حسین مرحوم و مغفور محمد یعقوب نانوتوی یہ عرض کرتا ہی کہ کتاب طب اکبر تصنیف جناب غفران مآب حکیم محمد اکبر ارزانی جسکے فیض عام سے آج ہر حرف شناس کو ہمت مطالعۂ کتب فن طب میسر ہی اور ہر صاحب فہم کو تحصیل اس فن شریف کی آسان اعلی اللہ درجاتہ فی علیین ایسی عمدہ کتاب فن طب مین لکھی ہی کہ معالجات مین احتیاج رجوع اور کسی کتاب کی طرف باقی نہین ہرچند بظاہر ہمرنگ شرح اسباب ہی مگر بحقیقت یہ کچھ اور ہی کتاب ہی برادرم عزیز القدر گرامی شان حکیم محمد حسین صدیقی نانوتوی مرحوم نے بارشاد عالی مظہر الالطاف منبع الاعطاف ناشر انواع علوم مظہر اقسام فنون اعنی ذوالمناقب المشہور جناب منشی نولکشور مد ظلال فیوضہم ترجمہ اُسکا بزبان سلیس کیا اور اُسی زمانہ مین قصد تھا کہ

کتاب ترجمہ ہوتی جاوے اور چھپتی جاوے مگر اتفاقاً مترجم کو بعضے حرج حدثان زمان سے پیش آئے اور ختم ترجمہ مین تعویق ہوئی اسلیے اُس زمانہ مین چھپنا بھی موقوف رہا بعد اُسکے بوقت فراغ مترجم مغفور نے کتاب کو اتمام کو پہونچایا اُسی اثنا مین اچانک مرض اسہال کبدی مین مترجم نے داعی اجل کو لبیک پکارا اور سب ساتھیون کو چھوڑ ریاض رضوان کی راہ لی انا للہ وانا الیہ راجعون سبکو کمال رنج والم ہوا اور مزید تاسف یہ ہوا کہ کوئی خلف یادگار نچھوڑا اُسوقت سے سب دوستون کو علی الخصوص احقر کو یہ آرزو تھی کہ ترجمہ موسومۂ برادر مغفور اگر چھپ کر مشتہر ہو جاوے تو اُس عزیز کے لیے زمانہ مین ایک یادگار رہے چنانچہ اسی نظر سے جناب منشی صاحب موصوف بالقابہ الشریفہ کی خدمت مین احقر نے استدعا کی اور جناب موصوف نے حسب عرض احقر بمزید عنایت اُس ترجمہ کو طبع فرمایا گویا برادر عزیز حکیم محمد حسین مغفور کو حیات تازہ بخشی جزاہم اللہ خیر الجزا اور اُس ترجمہ مین رعایت ترجمہ تحت لفظی کی نہین ہی اور اتباع الفاظ مصنف رحمہ اللہ کا بھی بالکل نہین چھوٹا البتہ کہین نہ کہین توضیح مطالب کی وجہ سے کچھ الفاظ زائد ہو گئے ہین اور تقدیم و تاخیر کی تو نا چاری رہی کیونکہ ترکیب اُردو ترکیب فارسی سے بہت مخالف ہی اور سب جگہ یہ ملحوظ رہا ہی کہ عبارت صاف اور تقریر واضح ہو مطلب خبط ہو مغلق اور چیستان نہو جائے اور اسی نظر سے مترجم مغفور نے اُس ترجمہ کو اکثر جگہ سے مکرر سہ کرر احقر کو سنایا اور ایک بار من اولہ الی آخرہ سامنے احقر کے پڑھا اور جہان کہین کوئی جگہ مخدوش معلوم ہوئی اُسکو درست کیا اور اکثر جا سے بنظر مطابقت مضمون شرح اسباب کے مفید مطلب سمجھکر کچھ کمی بیشی قلیل وقوع مین آئی اور اتفاقات عجیبہ سے یہ ہی کہ اُنھین ایام مین برادر مرحوم نے ایک شب جناب حکمت مآب حکیم ارزانی رحمہ اللہ کو بعالم رؤیا دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہین اور کمال بشاشت سے ایسا ارشاد فرمایا سنا ہی کہ تمنے طب اکبر کو اُردو مین ترجمہ کیا ہی اُنھون نے اُسوقت گویا وہ ترجمہ پیش کیا اُسوقت جناب حکیم ارزانی رحمہ اللہ نے نہایت خوش ہو کر کچھ ایسا فرمایا کہ ہمنے بھی بنظر تعمیم فائدہ اُن کتابون کو بزبان فارسی تالیف کیا تھا اب اس تمھاری سعی سے ہمکو موجب زیادہ سرور کا ہی صبح کو برادر مرحوم نے احقر سے یہ خواب ذکر کیا اس سے احقر کو اور برادر مغفور کو کمال خوشی تھی کہ یہ ترجمہ مصنف رحمہ اللہ کو پسندیدہ ہوا ہی امید ہی کہ انشاء اللہ پسند عام اور مفید تام ہوگا اب احقر ناظرین ترجمہ کی خدمت مین ملتمس ہی کہ برادر عزیز القدر مرحوم و مغفور کو کہ مؤلف ترجمۂ ہذا ہین دعاے مغفرت اور ثواب فاتحہ سے یاد فرماوین اور اس ناکارۂ خلائق محمد یعقوب کو کہ راقم سطور ہی دعاے حسن خاتمہ سے محروم نہ رکھین اور جناب منشی صاحب موصوف بالقابہ کے لیے کہ باعث اصلی ترجمۂ ہذا ہین اور سبب طبع اور اشاعت کتاب ہذا ہوے ہین دعاے ترقیات دارین سے یاد کرین فقط۔ نام تاریخی اس ترجمہ کا مولف مغفور نے مظاہر العلاج جسکے سن ۱۲۸۱ ہجری سن تالیف ہین تجویز کیا تھا اور احقر نے اس عبارت مین یہ سن تالیف نکالا حکیم محمد حسین نے ترجمہ طب اکبر چھاپا کیا

۸۱ سنہ ۱۲ ھ

یہ قطعہ تاریخ ہی بطرز تخرجہ

قطعۂ تاریخ

دو بارہ ترجمہ شد طب اکبر
بتوضیح مطالب گشتہ معجون
سن تالیف چون مرغوب دل بود
سنِ تالیف و سالِ طبع جستم
شدہ مرغوب دلہا طبع شد چون
یک افزون آمد و شد ہر دو موزون

۱۲۸۳ھ ۱۲ ۸۸ھ

خاتمۃ الطبع حال از جانب کارپردازان مطبع

سپاس بیقیاس کا سزاوار وہی صورتگر ہی جسکی حکمت بالغہ نے آدمی کو ترکیب اضداد متضادہ سے پیدا کیا جل جلالہ وتحیات بیغایات کے لائق وہی طبیب حاذق ہی جسکے مطب برہین ودرالشفاء ملت متین مین مبتلایان امتلائے ثقالت ضلالت نے صحت پائی اور تحفہ صلوۃ وسلام خلوص انضمام نذر اصحاب کرام کہ اربع عناصر وجود شریعت ہین اما بعد شرح اسباب تحریر سطور ہذا بیان ہوتی ہی کہ فضل کردگار سے محسود تجار دیار وامصار مشہور یادگار روزگار جناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مرحوم ومغفور مالک مطبع اودھ اخبار کو کتب مشکلہ علوم شریفہ وفنون منیفہ کے طبع وترجمہ ہونیکا ذوق وشوق ہمیشہ رہا چنانچہ اکثر کتب طبیہ کا ترجمہ اُردو مین محض عام نفع کے لیے بذل توجہ دبصرف زرخطیر منجانب مطبع نہایت خوبی سے ہوا اور سب ترجمے معرض طبع مین آئے جیسے ترجمہ قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا وترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی کہ کلیات ومعالجات طب مین بیمثیل وکمیاب ہی وترجمہ علاج الغربا وترجمہ مفرح القلوب جسکا نام اکسیر القلوب ہی وترجمہ امرت ساگر کیمیائے عناصری وترجمہ قرابادین قادری وترجمہ علاج الامراض وترجمہ تجربات اکبری وترجمہ قرابادین ذکائی وغیرہ اور اگر نام ہر ہر کتاب کا جو ترجمہ ہوئی ہین حیز تفصیل مین آئے ایک ایسی ہی دوسری کتاب تیار ہوجائے المختصر حکیم فاضل طبیب کامل صاحب طبع سلیم مالک رائے مستقیم حکیم محمد حسین ادخلہ اللہ فی جنات النعیم نے طب اکبر کا ترجمہ کیا اور مظاہر العلاج تاریخی نام رکھا اور اکثر کتب طبیہ معتبرہ سے ترجمہ کو مقابلہ کرکے مکمل کیا جیسی کہ چاہیے ویسی داد محنت کی صلہ مین اہل علم طب سے شاباش لی لیکن یہ ترجمہ ختم ہوتے ہی مؤلف کا خاتمہ بالخیر ہوا بعدہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے کہ بڑے بھائی مترجم مرحوم کے اور واقف اسرار وکاشف استار علوم وفنون کے تھے بہ کرات ومرات من اولہ الی آخرہ اس ترجمہ کو ملاحظہ فرمایا اُسکے بعد منشی صاحب موصوف الصدر کی رحم دلی وخوش نیتی جوش پر آئی مطالب شہرت مؤلف مرحوم کو فوت نہونے دیا بلکہ خلعت فاخرہ بقائے نام علی الدوام بخشا چنانچہ ابا اول سنہ ۱۸۹۱ء مین نقش مدعا سنگ نشین ہوا اور ازانجاکہ یہ کتاب مستطاب ہر دل عزیز ہوئی اور مہوسین عالم کو ایسی اکسیر اعظم مٹی کے مول ملی چند روز مین طبع اول کا نشان باقی نرہا حتی کہ کئی مرتبہ معرض طبع مین آئی اور بہت جلد ہدیۂ شائقین ہوگئی ۱۹ فروری سنہ ۱۸۹۵ء کو جناب منشی صاحب ممدوح الصدر کا انتقال ہوگیا اور اُنکے خلف الرشید جناب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ قدم بقدم اپنے والد بزرگوار مرحوم ومغفور کے امور مطبع مین سرگرم بلکہ بفضلہ تعالی ترقی روز افزون ہورہی ہی اور انشاء اللہ اس جوان بخت ذی ہمت کے عہد مین یہ کارخانہ زیادہ ناموری حاصل کریگا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اس زمان برکت اقتران مین طبع بار ہشتم کا رنگ جما اور ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۶ھ مین رائے بہادر جناب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف کی عالی ہمتی سے منشی نولکشور پریس مین حلیۂ طبع سے آراستہ ہوئی حق سبحانہ تعالی محبوب ومطبوع اہل عالم فرمائے بمنہ وکرمہ۔

اعلان

اس ترجمۂ ہر دل عزیز کا حق تالیف کہ بصرف زر کثیر مطبوع ہوا ہی بحق نولکشور پریس محدود ومحفوظ ہی کوئی صاحب بلا اجازت قصد طبع نفرمائین۔

نام کتاب	قیمت
رسالہ مزیل الاوہام ہر مرض کے	
مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب	۲ر
ترجمہ زاد غریب - مترجمہ حکیم	
محمد ہادی حسین خان -	۲ر
مخزن سلیمانی - ترجمہ اکسیر عربی از	
حکیم محمد شمس الدین -	[illegible]
ترجمہ ہر دو جلد قرابادین کبیر -	
مشہور و معروف مترجمہ حکیم ہادی حسین خان	
مراد آبادی کاغذ سفید -	سے پ
تریاق مسموم - علاج زہر مار مع اشکال	
اقسام سانپوں کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد	[illegible]
ترجمہ قانون شیخ الرئیس حکیم ابو علی	
سینا عبد اللہ بن حسین جسکا ترجمہ	
اردو سلیس از جانب مطبع حکیم	
غلام حسنین صاحب کنتوری نے	
فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدوں مین	[illegible]
جلد اول - امور کلیہ طب -	[illegible]
جلد دوم - ادویہ مفردہ -	[illegible]
جلد سوم - امراض جزئیہ -	سے پ
جلد چہارم - امراض عامہ -	[illegible]
جلد پنجم - قرابادین و مرکبات	عہ پ
ترجمہ علاج الامراض - از علامہ	

نام کتاب	قیمت
حکیم شریف خان دہلوی مترجمہ حکیم	
ہادی حسین خان -	[illegible]
دستور النجات عن مصائب الحمیات	
اقسام تپ مع علاج بقاعدہ یونانی	
و ڈاکٹری از حکیم اصغر حسین -	۵ر
جواہر النفیس - فی شرح ارجوزہ	
شیخ الرئیس عربی با ترجمہ اردو	
از حکیم محقق ابو عبد العزیز محمد بٹالوی	
مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی	عہ
مجربات اکبری - مترجمہ حکیم	
واجد علی موہانی -	۵ر
طب نبوی - انتخاب علاج احادیث	
نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین	۲ر
رموز الحکمت - علامات سے شناخت	
انجام نیک و بد مع تدابیر مولفہ	
حکیم رجب علی -	۲ر
معالجات احسانی - دلائل تشخیص	
مع علاج مولفہ حکیم احسان علی -	[illegible]
مرکبات احسانی بطور قرابادین	
کے بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -	۲ر
رسالہ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ	
مولفہ حکیم غلام یحیی -	ار

نام کتاب	قیمت
عجالہ مسیحی معالجہ امراض وبائی	
و سو ہضمی مولفہ حکیم سید محمد ولی	ار
تریاق ہیضہ - از حکیم سید علمدار حسین	ار
رسالہ معالجہ تپ لرزہ از علمدار حسین	۲ر
کیمیائے عناصری - ترجمہ	
قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم	[illegible]
علاج بر محل - ترجمہ کتاب انگریزی	
فرست ایڈ ٹو انجورڈ مصنفہ ڈاکٹر	
سمول آسبرن صاحب بہادر مترجمہ	
منشی زوار حسین صاحب مترجم	
اودھ اخبار کاغذ سفید ولایتی چکنا	[illegible]
ایضاً - کاغذ سمی -	[illegible]
ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی کلیات	
و معالجات طب مین اعلی درجہ کی	
کتاب مشہور عام ہو اسکا ترجمہ اردو	
کامل پورے دس حصہ مین منجانب مطبع حکیم	
ہادی حسین خان نے بہت سلیس اردو مین کیا	عہ پ
امرت ساگر اردو - مجربات علاج	
بید کے مترجمہ پنڈت پیارے لال مرحوم	[illegible]
مجموعہ میزان الطب اردو -	
مع پنج رسالہ نفیس دیگر مترجمہ	
حکیم صادق علی -	۸ر

نام کتاب	قیمت
اکسیرالامراض۔ مصنفہ حکیم سید علمدار حسین۔	۸ر
مطلوب الطالبین خطوط استعلاجی	۲ر و ۹
مجربات بشیر۔ علاج قوت باہ از حکیم بشیر احمد۔	۲ر
اُردو ترجمہ دستور العلاج۔ فن طب مین نہایت جامع و نافع کتاب ہی جملہ ابواب طب حفظ صحت و امراض و علاج اسمین مذکور ہین۔	عہ ۸ر
ترجمۂ قانونچہ اُردو مع رسالۂ قبریہ حامل المتن اور فقرہ فقرہ کا علحدہ ترجمہ گویا عربی قانونچہ پڑھانیوالا اُستاد موجود ہی مترجمۂ حکیم غلام حسنین کنتوری منجانب مطبع اودھ اخبار۔	۵رپ
ترجمۂ کامل الصناعہ۔ یہ کتاب مولفہ ابوالحسن علی ابن عباس متطبب مجوسی شاگرد ابو ماہر موسیٰ ابن سیار ملک جلیل عضد الدولہ والدین کی ہی اسمین بیس مقالہ اور ہر مقالہ مین ابواب ہین یہ کتاب بسیط و جامع بمثل ہی نظریات و عملیات و اصناف مزاج و تشریح اعضا و تدابیر حفظ صحت و تفصیل رؤس ثمانیہ وغیرہ کو بہت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہی مترجمۂ حکیم غلام حسنین کنتوری منجانب مطبع ہذا کامل در دو جلد کاغذ سفید	عے پ
ایضاً جلد اول۔	للعہ پ
ایضاً۔ جلد دوم۔	صہ پ
ترجمۂ کفایۂ منصوری۔ مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی	عہ
اُردو ترجمۂ نفیسی۔ مترجمۂ مولوی سید عابد حسین صاحب۔	للعہ پ
تحقیقات انسانی۔ مصنفۂ منشی کامتا پرشاد۔	۳ر
قرابادین احسانی۔	۵ر

کتب طب فارسی

نام کتاب	قیمت
غایۃ الشفا۔ اسم بامسمّیٰ۔	۴ر
قرابادین کبیر۔ تین کالم مین کامل در دو جلد مصنفۂ حکیم سید محمد حسین خان اسمین مؤلف علامہ نے بڑی عرقریزی کو کام فرمایا ہی کہ کل قرابادینون کا مجموعہ اس کتاب مین ایسا تحریر کر دیا کہ آج تک کبھی نہوا تھا اور مقدمۂ کتاب مین بضمن بیس فصلون کے نہایت ضروری امور طب کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہی یعنی کل امراض کے صدہا نسخے اپنے خاندانی مجربات سے اُسمین مندرج کر دیے ہین اور اُنکے طریق استعمال و منافع بیشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشرح و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ مین لکھے ہین کہ خوبی اُسکی معائنہ پر موقوف ہی کاغذ سفید۔	صہ پ
ایضاً حسب مراتب بالا کاغذ سفید گندہ	۸ر پ
نیر اعظم۔ اسم بامسمّیٰ از حکیم محمد اعظم خان مصنف اکسیر اعظم و قرابادین اعظم۔	۷ر پ
جامع شفائیہ۔ و افادات کیمیائیہ از شفاء الدولہ سید فضل علیخان بہادر فیض آبادی جامع طب یونانی و ڈاکٹری بے نظیر کتاب۔	صہ پ
قرابادین قادری۔ از حکیم ارزانی	عہ و ۱ر